نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف و صحیفۂ لطیف کنوز احادیث و مفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

جلد رابع

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث لطیفی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد چہارم یعنی علم اجمالی کتاب مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع چہارم

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث علیمی مولانا مولوی محمد قطب الدین خانصاحب دہلوی دامت برکاتہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

کتاب الطب والرقی

یہ کتاب [illegible] بیان طب اور منتروں کی [illegible] طب ساتھ زیر طا کی مشہور ہی اور کہا [illegible] الطب بکسر الطاء [illegible] علاج [illegible]

[illegible] طب جسمانی ہی اور نفسانی جسمانی علاج [illegible] مرض [illegible] نفسانی علاج [illegible]

[illegible] مفردہ یا مرکبہ اور روحانی [illegible] قرآن [illegible] قرآن [illegible]

[illegible] رقیہ کی ہی یعنی افسون کی [illegible] ساتھ قرآن اور اسمای [illegible]

بالاتفاق [illegible] ماسوا اسکی اگر کلمات [illegible] معلوم ہون معانی اونکی اور مخالف [illegible] شریعت کی وہ بھی [illegible] الاجماع [illegible]

[illegible] نزدیک اہل دیانت و تقوی کی کذا قال العلماء

الفصل الاول پہلی فصل

عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داءً الا انزل لہ شفاءً رواہ البخاری روایت ہے ابو ہریرہ

سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اتاری اور نہیں پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اوسکی لیے شفا یعنی علاج [illegible]

نقل کیا [illegible] وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داءٍ دواءٌ فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ

رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر بیماری کی دوا ہے پس جس وقت کہ پہونچی دوا اوس بیماری کو اچھا

ہو جاتا ہے ساتھ حکم اللہ کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مستحب ہی اور یہی مذہب صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہی اور اس میں اشارہ ہی طرف رد اوس شخص کی کہ انکار کرتی دوا کرنی کا اور کہی کہ ہر چیز ساتھ قضا و قدر کی ہی نہیں حاجت دوا کرنی کی اور حجت جمہور کی یہ حدیثین ہین اور اعتقاد رکہتی ہین وہ یہ کہ فاعل اللہ تعالی ہی ہی اور دوا کرنی بہی تقدیر الہی ہی ہی یہ مانند امر کی ہی ساتھ دعا کی اور قتال کفار کی باوجودیکہ اجل مین تاخیر کرتی حاصل کہ رعایت اسباب کی ساتھ دوا وغیرہ کی نہین منافی ہی توکل کی جیسی کہ نہین منافی ہی دفع کرنا بہوک کا ساتھ کہانی کی آنحضرت سید المتوکلین تہے وہ بہی دوا کرتی تہی ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ کَیَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفا بیچ تین چیزون کی ہی بیچ لگانی سینگی کہ بہی وال کی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا بیچ داغنی کی ساتھ آگ کی اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنی سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** محجم ساتھ زیر میم اور جزم حا اور زبر جیم کی سینگی کو کہتی ہین اور یہان مراد وہ لوہا ہی کہ جس سی پچہنی دیتی ہین یعنی استرہ اور شرط ساتھ زبر شین کی پچہنی لگانی تا خون نکلی پس ترجمہ فی شرطۃ محجم کا یہ ہوا کہ بیچ پچہنی لگانی استرہ کی اور سفر السعادۃ کے مصنف نی لکھا ہی کہ علما نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی اسلیی کہ امراض مادی یا دموی ہین یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج اونکا ساتھ نکالنی خون کی ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج اونکا ساتھ اسہال کی ہی پس ساتھ شہد کی تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھ داغنی کی آگ سی اشارت کی اوس حالت پر کہ طبیب معالجہ سی عاجز آوین اسلیی کہ نفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باقی کہ منقطع نہین ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیی کہا ہی کہ آخر الدوا الکی انتہی اور منع داغنی سی باوجود ہونی اسکی کی علاج اس سبب سی ہی کہ عرب عظیم الشان جانتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ وہ قطع کر دیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغین نہین تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تہا درمیان اونکی کہ آخر الدوا الکی پس نہی کی اوس سی تا شرک خفی مین نہ گرفتار ہوں اور نہی اس سی تنزیہی ہی والا اگر داغی اور امید شفا کی حق سی رکہی تو جائز ہی اور بعضی کہتی ہین کہ نہی داغنی ہی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہان کہ داغنی مین خوف ہلاکت اور سرایت کا ہی اور جزم نہو فائدی کا اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ حدیثین بیچ مقدمہ داغنی کی مختلف آئی ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر جیسی یہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ دوست نہین رکہتا ہون مین داغنی کو اور کہین مدح اور ثنا آئی ہی اوسکی ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثون کی علما نی لکھا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اوپر جواز پر اور عدم محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اولویت ترک اوسکی کی اور نہی محمول اوسپر کہ داغنا بطریق اختیار کی ہو بلا سبب ضرورت کی یا بیچ دفع مرض کی احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور یہ احتمال ہی کہ بیان کیا گیا کہ نہی ارتکاب اسکی سی بسبب واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کی تئین بسبب زخم اور قطع عضو کی تہا اور صحت اوسکا اونکی تہی اور حاصل یہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰی اَکْحَلِهٖ فَکَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت جابر سی کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کی رگ ہفت اندام پر دن احزاب کی کہ اوسکو جنگ خندق بہی کہتی ہین پس داغ دیا اونکو پیغمبر خدا نی یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتہ سی داغا ساتہ ہون بند ہو اوسکا نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْهُ قَالَ رُمِیَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِیْ اَکْحَلِهٖ فَحَسَمَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ بِمِشْقَصٍ** [illegible] **ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِیَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی اونہین سی کہا کہ تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام پر پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہ سی [illegible] پہر ورم کیا ہاتہ اونکا پس داغ دیا اوسکو دوسری بار نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُبَیِّ** [illegible]

ابی بن کعب کے ایک طبیب کو پس کاٹی طبیب نے اونکی رگ پہر داغ دیا اوسکو نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ السَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ
السَّوْدَاءُ الشُّوْنِیْزُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونہی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی ہر
بیماری سی سوای سام کی کہا ابن شہاب نی کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ اگرچہ حدیث عام ہی
کہ کلونجی مین شفا ہی ہر بیماری سی ولیکن مخصوص ہی ساتہ اون امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہین اسلیے کہ وہ حار یابس ہی پس دفع کرتی ہی
اون امراض کو کہ ضد اسکی ہین اور بعضوں نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا مین ساتہ ترکیب کے اور کرمانی نی کہا کہ متعین ہے عموم لیکن
استعمال کی اور سفر السعادة کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت اکابر سی بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتہ کلونجی کی کرتی تہی اور بعضے بیچ تمام امراض کی شہد
استعمال کیا کرتی تہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض اونکی دفع ہوتی تہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ
فَقَالَ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ
اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے
ابی سعید خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بہائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلی آتی ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ پلا اوسکو شہد پس پلایا اوسکو پہر آیا وہ اور کہا پلایا تہا مین نی اوسکو شہد پس زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اوسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتی تہی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پہر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا مین نی اور پیٹ اور زیادہ چلا پہر آیا چوتہی بار
یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلا تو اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق مین پلایا اوسکو پس زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پہر فرمایا آنحضرت
نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جہوٹا ہی پیٹ بہائی تیری کا پہر پلایا اوسنی بہائی کو شہد پس اچہا ہو گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف پلایا اوسکو شہد یعنی تیسرا بار ملاکر
پانی مین اور حضرت علی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس چاہیے کہ مانگے اپنی بیوی سی کچہہ روپے اوسکو اپنی مہر مین سی پہر خرید کری اوسکا شہد اور مینہہ کے
پانی مین ملاکر پیوی پاوی گا شفا با برکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیت مین فیه شفاء للناس یا یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پیوی گا تو اوسکی پیٹ کو
آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جہوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہین کذب کو جگہہ خطا کی جیسی کہ کذب سمعه جہوٹ کہا کان اوسکے
نی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اوس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیے کہ لوگون کو بیچ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتہ پینی شہد کی اسہال مادہ مین توقف اور حیرت
ہی یعنی شہد مسہل اور چلانی والا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتہ پلانی اوسکی کی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا اسلیے کہ ہر بار کہ شہد پلایا
پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعای آنحضرت سے اور بطور معجزہ اونکی کی ہو نہ بیچ مادہ خاص کی پس اور مواد کو اسپر قیاس نہین کر سکتی اور
یہ بہی اگرچہ ایک روش نیک ہی اہل ایمان کی لیے ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتہ پلانی شہد کی اس مادہ مین موافق مذہب
طب کی ہی اور دلیل کمال موافقت پر ہی اسلیے کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلای مادہ فاسد کی تہا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی
اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب اطبا کی ہی اور صاحب سفر السعادة نی کہا کہ طب نبوی ساتہ طب اطبا کی نسبت نہین رکہتی اسلیے کہ وہ طب متیقن الانجاح
ہی الہی کہ صادر ہوئی ہی آپ سی اور وحی سی اور کمال عقل سی اور طب غیر اونکی کی اکثر اٹکل گہی ہی اور تجربہ سی کہ مظنہ خطا کا ہی اوسمین اور جو کوئی کہ
کہ ساتہ طب نبوی کی کہ متیقن الانجاح ہی منتفع نہو بالیقین جاننا چاہیے کہ نقصان ایمان اوسکی مین ہی اور جو کوئی اوسکو ساتہ قبول و صدق کی برتاو

پاک کی عمل مین لاوی البتہ اوس سی منتفع ہو جیسی کہ قرآن کریم کہ شفا سینون اور دلون کی ہی جو کوئی اوسکو ساتھ اخلاص و قبول
کی نہ لیکے سبب زیادتی مرض اور وبال حال اوسکی کا ہوتا ہی اس سے لیے بعضون نی کذب پیٹ اوسکی کو اوپر عدم صدق نیت اور عدم
خلوص اعتقاد اوسکی کے حمل کیا ہی فافہم وباللہ التوفیق ۃ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اوسکے بہرے ہوئے سینگے کچھوانا اور استعمال کرنا
قسط بحری یعنی کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفسا رد ہونی لیتی ہین
اوسکی اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو
اور اسکی پینی سی پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتھی دن کی تپ کو بھی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانی سی چھائیان اور چھیپ جاتی رہتی ہے
اور دھونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوای اسکے منافع اس مین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین
اسلیے اوسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ
اور بحری افضل ہی ہندی سی اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ۃ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتھ دبانی کی ہاتھ سی یا کپڑی سے
بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کی حلق
مین پیدا ہوتی ہی جوش خون سی اور عورتیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی تالو کو انگوٹھی سی دباتی ہین اور اوس مین سے خون سیاہ
نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکا دی کہ اوسکو سعوط کہتے ہین پس
وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اوسکو دفع کریگا اور کٹ حار یابس ہے اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنے کو ساتھ کٹ کی
تعجب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکون کو حرارت سی ہوتا ہی خصوصًا لوگ حجاز مین کہ حارہ ہی اور
علما اوسکا جواب یہ دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھ کٹ کی مفید ہوتا ہے
اوسکو اسلیی کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبھی نفع دوا کا باخاصیت بھی ہوتا ہی یا آنکہ ہوسکتا ہی کہ یہ تجویز واسطے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہو واللہ اعلم ۃ ح وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی
مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا
ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام قیس سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتھ اس دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال کرنا
عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیی کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سے ذات الجنب ہی سعوط اسکے
جاوی عذرہ سی یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہ مین یا چہرے کے طرف سی ٹپکائی
جاوی ذات الجنب سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانی کو اونگلی سے سبب عذرہ کے

کہ نہی کی اوس سے حدیث سابق مین اور یہان ہی اطلاق انکا ہے کے فرمایا کہ اسواسطے واسطے ہو علاق لڑکون کے ہو سنتے علاج کے
وہی ہین جو دغرے کے مذکور ہوے اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہے ساتھ زبر ہمزہ کے اور کہا ہے علما نے کہ یہ روایت
اولی اور اصوب ہی اور سنتے اعلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ دباؤ اپنے اولاد کے حلق ساتھ اونگلی کے جیسا کہ
مذکور ہین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری ہی یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی
کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعضون نے ساتھ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین
لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سے ہی اور یہان مراد ذات الجنب
سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہو جاتے ہین نواحی پہلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اوس وقت اور
شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون ہی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہ بہت بیماریکو
مفید ہے جیسی کہ بعض اسکے اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کو بہت نفع کرتی ہو اس سبب سے ان کو ذکر فرمایا اور بعضون نے
کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی اور ہزار کی

وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اوسکو ساتھ پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے
کہ حرارت و مشابہت دیتا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کی بیچ شوندا ہونے کا ہی اور بعضون کی نزدیک حقیقت
پر ہے جیسی کہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی سخت کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہوسکتا ہی کہ حرارت تپ کی
بھی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی کہ مدینے والون کو کہ اکثر تپ انکی ہوتی ہی سبب گرمی
آفتاب کی یا حرکت یا غضب یا مانند اسکے اور اوسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنی پانی بدن پر ڈالنا بہت فائدہ کرتا ہی ٹھنڈ
ٹھنڈا کرنے سے استعمال کرتا ہی دواؤن سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنی سے یہ ہی کہ صدقہ پانی پلاوے اوسکی برکت سے حق تعالیٰ
تعالیٰ تپ کو دور کر دے گا اور مولانا عبد الحق **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا اون نے رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم ہی اور ڈنک سے اور پھنسیان نکلنی کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد افسون سے
دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کی اور دعا مین نظر کی اشارہ ہی جن کا بیان ذکر کیا گیا تحت میں ذکر ان کا اشتہار
سی اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا ہی کی حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک
بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتے ہین مشابہت دی اوسکو ساتھ چیونٹی کے سبب انتشار اوسکے کے
اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ افسون ان مین
اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہے افسون مگر ان تین چیزون مین

اس مین بھی یہی تاویل ہی یا یہ کہ اول افسون سی منع فرمایا تھا بسبب الفاظ جاہلیت کے بعد اوس کے رخصت ہوئی
ان چیزون مین بسبب اہتمام شان اونکی کے اور کمال نفع لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق
واللہ اعلم **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھوا وین ہم نظر لگنے سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا**
سَفْعَةٌ يَعْنِيْ صُفْرَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکے چہرے مین سفعہ یعنی زردی تھی
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھوا و واسطے اسکے پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ظاہر حدیث سی نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کے ولیکن شارحون نے اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر
اونکی تیز تر بھال سے ہے ۱۲ح **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو**
بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا
عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے
کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئے اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتے تھے
پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہمارے پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہین ہم اوسکو ڈنک مارے
بچھو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پھر عرض کیا اونہون نے وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے یعنی تا معلوم کرین کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکھتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے
تم مین سے یہ کہ نفع پونہچاوے اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پونہچاوے اوسکو یعنی جس طرح کر سکے خواہ منتر
ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ**
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى
مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہا کہتے ہم پڑھتے منتر زمانہ
جاہلیت کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا
بیان کرو روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اس مین شرک نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے اس مین اسمار جن و شیاطین کے ہون اور معانی اوسکے سے کفر لازم آوے اسیلیے کہا ہے علمانے
کہ جن الفاظ کے معانے معلوم نہون افسون ساتھ اوسکے نکرنا چاہیے مگر آنکہ بنقل صحیح شارع سے آیا ہو اور یہ
بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑھتے جاتی ہین
افسون ساتھ اسمار شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات اون کو اور نکل جاتے ہین جگہ اپنے سے اور اسی طرح
سانپ کے کاٹے ہوئے کو بھی کبھی اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑھا جاتا

اوسپر افسون ساتھ نامون شیاطین کے تو سیلان کرتا ہے زہر اوسکا بدن انسان سے اور دفع ہوجاتا ہے
اون سے پس اجماع ہی علما ی امت کا اسپر کہ مکروہ ہے افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسما و صفات اسکے کے
اور بزرگترین افسونون کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورۂ فاتحہ ہے اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور وہ آیتین
کہ مشتمل ہین اوپر معنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئی
ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین ازانجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسی کو
نظر اپنی مال پر یا فرزند پر کہ جو اوس کو خوش لگتا ہی پڑی چاہیی کہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اونہون نی ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کر دو گڑہا ٹھوڑی اسکے کا تا نظر اوسکو
نہ لگے اور افسونون مشہورہ سی آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکھا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نی آپ کی جناب مین
بیٹی کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نی قرآن مین آیات شفا کو پس
پائین مین نی چھہ جگہہ کہ وہ یہ ہین ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه
فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
پس لکہا مین نی ان آیات کو اور پانی مین دہو کر پلائین اوسکو پس شفا پائی اوسنے فی الحال گویا بند اوسکے پانون سے
کہولا گیا کذا فی المواہب اللدنیہ اور سعدی چلپی نے حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سنا و ابو القاسم قشیری کی
لایا ہے اور دیکھنا اللہ تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑھنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا انکا چینی کے باسن
مین اور دہو کر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکھا مین نے بہت مشائخ کو کہ
لکھتے تھی ان آیات کو واسطی بیماری کی رہا یہ کہ یہ مذکورات کہ اجزا آیات ہین انہین کو لکھی یا تمام آیتین جو کچھ کہ لکھا گیا
ہی لکھنا انہین جائز کا ہی واللہ اعلم وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ
حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی یعنی اگر ہوتی کوئی چیز بڑھنے والی
تقدیر سے تو بڑھ جاتی اوس سے نظر اور جس وقت کہ طلب دہوئی کی جاوے تم سے پس دہو ڈالو نقل کی یہ مسلم نی ف
نظر حق ہی یعنی کارگر جانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اوس پر اثر کرتی ہی ثابت و واقع ہے ساتھ تقدیر الٰہی کی
اور حق تعالی نی یہ خاصیت بعضون مین رکھی ہی مانند زہر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اوس چیز کا کیا ہے
اور بڑھنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیش اون سی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الٰہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور تغیر کرتی اوسکو
اور یہ مبالغہ ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکی کی اشیا مین اور طلب دہونی کی کہی جاوے الخ تھا دستور
تھی لوگون کی کہ نظر لگانی والی کی ہاتھ پانون اور ازار کے نیچے سے دہوتے تھے اور وہ پانی ڈالتے تھے اوسپر
جسکو نظر لگتی تھی اور اوسکو سبب شفا کا جانتی تھی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور اوسکے فائدہ کا یقین ہی

کہ وہ ہم دفع ہو جاتا ہے اور طور اس وہم کا فصل دوسری کی اخیر میں آوی گا اور جمہور علماء اہل حق اس پر ہیں کہ تاثیر نظر کی ثابت ہے نفوس اور اموال
وغیرہ میں اور بعضی لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہیں جیسے کہ تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتے ہیں کہ جو چیز مقدر میں ہے ہونی والی ہے کسی چیز کو دخل نہیں اور بعض اہل سنت
نہیں جانتے کہ تقدیر منافات ساتھ عالم الاسباب کی نہیں رکھتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہی کہ یہ خاصیت اللہ تعالی نے اس میں رکھدی
اور اسکو سبب کیا ہے اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہے اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازاں کلام کیا ہے اہل علم نے
بیچ کیفیت تاثیر نظر کی کہ کیونکر لگتی ہے اور ضرر پہونچاتی ہے بعضی نظر لگانی والوں سے منقول ہے کہ کہا انہوں نے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کسی چیز کو اچھا
جان کر تو ایک حرارت پاتے ہیں ہم کہ آنکھ سے نکلتی اور بعضوں نے کہا کہ نظر لگانی والی کی آنکھ سے قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے اور متکیف ہوتی ہے
ساتھ اوسکی ہوا اور پہونچتی ہے منظور زدہ کو اور باعث ہوتی ہے فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ افعی سے پہونچتا ہے اور بعضی افعی ایسے ہوتے ہیں کہ مجرد نظر
کرنی کی زہر پہونچاتے ہیں اور ہلاک کرتا ہے حاصل یہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانی والی سے جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع
کہ بچاوے اوسکا کر بی درمیان میں نہو تو پہونچتی ہے اور کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع درمیان میں ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا کی ہے
تو نہیں پہونچتی اور نہیں نفوذ کرتی ہے اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانی والی ہی کی طرف پلٹ آتی ہے مانند تیر معکوس کے بر تقدیر پہنچنے سپر کی اور جیسے کہ
بعضوں میں قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہے نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اوسکی کا دیا ہے اھ

الفصل الثانی

فصل دوسری عن اسامة بن شريك قال قالوا يا رسول الله أفنتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله
لم يضع داء الا وضع له شفاء غير داء واحد الهرم رواه احمد والترمذي وابو داود روایت ہے اسامہ بن شریک
سے کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دوا کریں ہم فرمایا کہ ہاں اے بندو اللہ کی دوا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے نہیں
رکھی ہے کوئی بیماری مگر کہ مقرر کی اوسکی لیے شفا سوائی ایک بیماری کی کہ وہ بڑھاپا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے ف امر جو
اسکی یہ اشارہ ہے اسپر کہ دوا کرنی نہیں منافی ہے توکل وغیرہ کی لیکن اعتماد دوا پر نکرے شافی حقیقی اللہ ہی کو جانے اور دوا کو صرف سبب شفا
کا وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكرهوا مرضاكم على الطعام فان الله
يطعمهم ويسقيهم رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی کرو اپنے بیماروں کو کھانا کھلانے پر اسلیے کہ اللہ تعالی کھانا کھلاتا ہے انکو اور پلاتا ہے انکو نقل کی یہ
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف کھانا کھلانے پر زبردستی کھلانی پلانی پر اصرار کرنا [illegible] کی حکم میں ہے اور آخر کلام
حدیث کی یہ معنی ہیں کہ قوت بخشتا ہے اللہ تعالی اور مدد کرتا ہے ساتھ اوس چیز کی کہ کام دیتی ہے مثل کھانے کھانی اور پینی کی اور زندہ رہنا
اور قوت ہونی ساتھ قدرت الہی کی ہے نہ ساتھ کھانی پینی کی حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز میں مشغول ہے کہ احتیاج طعام کی نہیں رکھتا اور اگر کھانا
بیمار بعادت کی کوئی [illegible] کی جاتی ہے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی کی تحلیل سے کرتی ہے کافی ہوتی ہے وعن انس ان
النبي صلى الله عليه وسلم كوى اسعد بن زرارة من الشوكة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت
انس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف داغ دیا یعنی اپنے ہاتھ سے یا کسی کو حکم کیا داغنے کا اور نہیں معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیے داغ کہاں اور کیونکر دیا اھ وعن زيد بن
ارقم قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتداوى من ذات الجنب بالقسط البحري والزيت رواه الترمذي

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ دوا کرین ہم بیماری ذات الجنب کے لیے ساتھ قسط بحری کی یعنی کٹ کی اور
تیل زیتون کی یعنی ساتھ کھانی یا لگانی اوسکے کی یا دونون کی نقل کی یہ ترمذی نی وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ینعت الزیت والورس من ذات الجنب رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی
اور صفت کرتی زیت اور ورس کی واسطی علاج ذات الجنب کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ورس ساتھ زبر واو اور جزم رای کی نام ایک گھاس کا ہی کہ زرد ہوتی
ہی مانند زعفران کی اور یمن میں ہوتی ہین اور ظاہر یہ ہی کہ علاج ذات الجنب کا ساتھ اوسکی بطریق لدود کی یعنی پہکانی کی گوشہ دہن میں ہوگا

وعن اسماء بنت عمیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سألها بما تستمشین قالت بالشبرم قال حار حار
قالت ثم استمشیت بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئا کان فیہ الشفاء من الموت کان فی السنا
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی اسماء بنت عمیس سی یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی پوچھا انسی کہ ساتھ کس چیز کی جلاب لیتی ہو تم کہا ساتھ شبرم کی فرمایا گرم ہی گرم ہی کہا اسماء نی پھر جلاب لیا مین نی ساتھ سنا کی
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اوسمین شفا موت سی تو البتہ ہوتی بیچ سنا کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہ حدیث حسن غریب ہی ف شبرم نام ایک گھاس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دیکر پانی اوسکا پیتی ہین
اور لفظ حار دونون ساتھ حای حطی اور تشدید رای کی ہین اکثر نسخون میں اور اصول معتمدہ میں اور بعضون نی دوسری لفظ کو ساتھ جیم کی ضبط کیا
ہی یا اتباع ہی اور اتباع یہ ہی کہ ایک لفظ اصل اور لفظ موضوع کی کہ مناسب ہوتا ہی لاتی ہین واسطی مبالغہ کی جیسی چادر وادر اور [illegible]
کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حرارت درجہ چہارم میں ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اوسکی استعمال سی بسبب زیادہ مسہل ہونی اوسکی کی اور [illegible]
[illegible] سنا کی کہ شفا دیتی ہی امراض کثیرہ سی اور مسہل لطیف ہی [illegible]
اول [illegible] اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور [illegible]

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء
دواء فتداووا ولا تداووا بحرام رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
تحقیق اللہ تعالی نی اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو ولیکن نہ دوا کرو ساتھ حرام کی نقل کی یہ ابوداود نی
ف ساتھ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند اوسکی کی جو حرام ہین [illegible]
[illegible] ابن مسعود [illegible] کہ خدای تعالی نی نہین [illegible] شفا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وعن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوای خبیث سی نقل کی یہ احمد اور ابوداود [illegible]
ف یعنی دوای نجس یا حرام کی استعمال سی منع فرمایا [illegible]

نفع اوسمین کثیر ہوتا ہی بسبب قبول کرنی طبیعت کی اور اس تقلید پر بھی تنزیہی ہوگی ع **وعن** سلمٰی خادمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی رأسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال اخضبہما رواہ ابو داؤد اور روایت ہی سلمٰی خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا نہیں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی درد کی بیچ سر کی اپنی بیماری کا کہ ہوتی کثرت خون سی مگر فرماتی بہری ہوئی سینگی کہچوا اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤں اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارت کی ہوتا مگر فرماتی مہندی لگا اونکو نقل کی ابو داؤد نی **ف** حدیث مطلق شامل ہی مردوں اور عورتوں کو لیکن لائق یہ ہی کہ اکتفا کری مرد ساتہ مہندی لگانی کی کف پر اور پرہیز کری ناخون پر لگانی سی واسطی احتراز کرنی کی مشابہت عورتوں کی سی حتی الامکان ع **وعنہا** قالت ما کان یکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی ان اضع علیہا الحناء رواہ الترمذی اور روایت ہی سلمٰی سی کہ کہا نہ پہونچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چہری یا مانند انکی کا اور نہ زخم پتھر یا کانٹی کا مگر فرماتی مجکو یہ کہ رکھوں اوسپر مہندی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ مہندی کی برودت سی تخفیف ہو جاتی ہی بیچ حرارت اور الم زخم کی ع **وعن** ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ہامتہ وبین کتفیہ وہو یقول من اہراق من ہذہ الدماء فلا یضرہ ان لا یتداوی بشیء لشیء رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہری ہوئی سینگی کہچواتی تہی اپنی سر مبارک پر اور درمیان دونوں مونڈہوں اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالی بعضی ان خونوں میں سی پس نہیں ضرر کرتا اوسکو یہ کہ نہ دوا کری کچہہ واسطی کسی بیماری کی نقل کی ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبہی سر پر سینگی کہچواتی ہوں اور کبہی درمیان دونوں مونڈہوں کی اور احتمال یہ بہی ہی کہ دونوں جا کہچواتی ہوں ایکہی اور خونوں میں سی ظاہر یہ ہی کہ مراد خون ان اعضا کی ہی یا کوئی کاہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اوسکی نکالنی کی ع **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ورکہ من وثء کان بہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی کہچوائی اوپر سرین مبارک کی اپنی کولہی پر بسبب موچ کی کہ آئی تہی حضرت کو پاؤں مبارک میں نقل کی ابو داؤد نی **ف** وثی ساتہ ہمزہ اور جیم کی اوسکو کہتی ہیں کہ درد اور ضرر پہونچی عضو کو بغیر ٹوٹنی ہڈی کی ع **وعن** ابن مسعود قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری بہ انہ لم یمر علی ملأ من الملائکۃ الا امروہ مر امتک بالحجامۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس رات سی کہ سیر کرائی گئی یعنی شب معراج کی کہ نہیں گذری حضرت کسی جماعت پر فرشتوں میں سی مگر حکم کیا انہوں نی حضرت کو یعنی پوچہا ہوا یا انکا کہ امت اپنی کو حکم کرو ساتہ سینگی کہچوانی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** [illegible] بیماریوں کا سبب اکثر غلبہ خون کا ہی اور سینگی خون کو اچہی طرح [illegible] نکالتی ہی اور سبب اطبا قائل ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ع **وعن** عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلہا فی دواء فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان سی یہ کہ ایک طبیب نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مینڈک کی بابت کہ ڈالی اوسکو بیچ دوا کی پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی اوسکی سی

اسکی ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** قتل کرنا اوسکی ہی یعنی اور دوا کی اوسکی ہی اور اس سبب سے کہ حاصل ہوتی ہے بات بیان اس ممانعت کی اور دوسری اسکی وہ روایت کہ جامع میں آئی ہی نہی عن قتل الضفدع للدواء کہا قاضی نے شاید کہ حضرت نے منع کیا مارنے مینڈک کو اسلیے کہ نہیں مطلب نجاست ہوا کرنی ساتھ دوا کی یا نجاست حرمت کے لیے کیونکہ نہیں جائز ہی دوا کرنی ساتھ حرام چیزوں کی یا واسطے کراہت طبع کی اور تنفر کی اوس سے اس سبب کہ کبھی حضرت نے اوس میں مضرت زیادہ اوس چیز سے کہ وہ کبھی طبیب نے اس میں منفعت ہو **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بھری ہوئی کھوالی پیچ دو رگو کہ دونوں طرف گردن کی ہیں اور درمیان مونڈھوں کی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ عبارت اور تھی حضرت سینگی کھوالی سترھویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کھنچی سینگی لینی سترھویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھوا دے سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں کو ہوتی ہے شفا ہر بیماری سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهٗ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَاُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہے کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سے یہ کہ تحقیق اونکے باپ تھے منع کرتے اپنی گھر کی لوگوں کو سینگی کھوالنے سے منگل کے دن اور نقل کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہے یعنی غلبہ خون کا اس میں ایک ساعت ہے کہ نہیں تھمتا خون یعنی اگر اس وقت میں خون لیوے شاید کہ موافق اس ساعت کی پڑے اور ہلاک ہوجاوے نہ تھمنے خون سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهٗ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ وَقَدْ اُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ** اور روایت ہے زہری تابعی سے بطریق ارسال کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص سینگی کھوائی بدھ کے دن یا ہفتہ کے دن پھر پہونچی اوسکو کوڑھ پس نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور کہا ابو داؤد نے کہ تحقیق اسناد کی گئی ہے یہ حدیث یعنی متصل ہے باعتبار راویوں کی ایک اور اسناد سے اور صحیح نہیں ہی وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہے اس سبب اوسکی قوت مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہمارے نزدیک تمام فقہاء کی **وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ اَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ اَوِ الْاَرْبِعَاءِ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ فِي الْوَضَحِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہے زہری سے بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھوائی یا لیپ یعنی کسی عضو بدن پر نورہ ملے ہفتہ کی یا بدھ کی پس نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو پہونچ جانے کوڑھ کی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاٰى فِيْ عُنُقِيْ خَيْطًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ فَاَخَذَهٗ فَقَطَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ اٰلَ عَبْدِ اللّٰهِ لَاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ**

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَۃَ شِرْکٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ ھٰکَذَا لَقَدْ کَانَتْ عَیْنِیْ تَقْذِفُ وَ
کُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰی فُلَانٍ الْیَھُوْدِیِّ یَرْقِیْھَا فَاِذَا رَقَاھَا سَکَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّمَا ذٰلِکَ عَمَلُ الشَّیْطَانِ کَانَ یَنْخَسُھَا بِیَدِہٖ فَاِذَا
رَقٰی کَفَّ عَنْھَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکِ اَنْ تَقُوْلِیْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ
النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی زینب عورت عبد اللہ
بن مسعود کی سی کہ تحقیق عبد اللہ نی دیکھا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہ پس کہا میں نے تاگا ہی یہ منتر پڑھا گیا ہی واسطے
میری اس میں کہا زینب نی پس لیا عبد اللہ نی اوس تاگی اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اوسکو پھر کہا تم اے اہل عبد اللہ کی البتہ بے پروا ہو شرک
سی سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہیں پس کہا میں نے کس طرح کہتی ہو اسطرح سی یعنی اور حکم کرتی ہو
مجکو ساتھ توکل کی اور منتر کرنی کی باوجودیکہ میں نے منتر کرنی میں فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق تہی آنکھ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور میں آمد و رفت کرتی تہی طرف
فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑھ کر دم کیا اوسنی آنکھ پر آرام پایا آنکھ نی پس کہا عبد اللہ نی نہیں ہی یہ درد آنکھ کا اور اچھا ہونا اوسکا بسبب منتر کی مگر کام
شیطان کا تہا شیطان چونکتا تہا آنکھ کو اپنی ہاتھ سی پس جب منتر پڑھا گیا باز رہا شیطان آنکھ سی سوائی اسکی نہیں کہ تہا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسکہ
تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہودی تو بیماری کو اے پروردگار لوگوں کی اور شفا دی تو ہی شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑے
بیماری کو نقل کی یہ ابو داؤد نی ف یعنی بے پروا ہو شرک سی اور محتاج اسکی نہیں کہ بیچ دفع امراض و مضرتوں کی تمسک ساتہ ان افعال کی کرو کہ
شرک کرتی ہیں اور متضمن شرک کو ہیں ایسی کہ شعار تہا اس زمانہ میں منتر عہد جاہلیت کی تہی کہ مشتمل تہی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رحمہ اللہ اور ملا علی قاری نی
لکہا ہی کہ مراد شرک سی اعتقاد و اسکا ہی کہ یہ سبب قوی ہی اور اوسکی لیی کچھہ تاثیر ہی پس یہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہ کہ وہ موثر ہی
پس وہ شرک جلی ہی اور مستفید ہی وہ منتر کہ اسمیں نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوای اسکی وہ چیز ہو کہ نہیں جائز ہی شرعًا اور اسمیں داخل ہی وہ
منتر کہ نہ معلوم ہوں معنی اوسکی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی معنی تعویذ کی کہ لڑکی کی گلی میں ڈالا جاوی اور یہاں وہ تعویذ مراد ہی کہ ہوں اوسمیں اسما اور آہی
اور آیات اور دعائیں ماثورہ اور بعضوں نی کہا کہ تمیمہ کہتی ہیں منکی کو کہ عورتیں اولاد کی گلی میں ڈالتی ہیں بگمان اسکی کہ اس سی نظر نہیں لگتی اور تولہ
ساتہ زیر تے اور زبر واو والا کی ایک قسم ہی سحر کی کہ عورتیں اوسکا تعویذ بناتی ہیں واسطی محبت مرد و عورت کی کرتی ہیں اور شرک ٹہرا یعنی یہ سب کام اہل شرک
کی ہیں اور متضمن شرک کو یعنی یا شرک جلی کو ہیں یا شرک خفی کو اور منتر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تہا یعنی یہ درد جو تہی آنکھ میں تہا نہیں تہا درد حقیقۃً
بلکہ ضرب تہا ضربات شیطان سی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَۃِ فَقَالَ ھُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہا پوچھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نی
ف نشرہ ساتہ پیش نون اور سکون شین معجمہ کی ایک قسم ہی افسون کی کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہیں اور قاموس میں ہی کہ نشرہ رقیہ یعنی
افسون ہی کہ علاج کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی مجنون و مریض سی تمام ہوئی معنی اوسکی اور تعویذ ہیں پس مراد ساتہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کا ہی
وہ نشرہ ہی کہ اہل جاہلیت سی ہو اور [illegible]
کی ہو وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ
تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَۃً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی
[illegible] نقل کی یہ ابو داؤد نی ف

نہیں پرواکرتا مین الخ یعنی اگر ان چیزون مین سی ایک چیز بھی مجھ سی صادر ہو تو مین ان لوگون مین سی ہوؤن کہ پروا نہیں کی ہر چیز کی کرنی کی طرح یعنی جو
نہین کیے تا شرع سی مقصود یہ ہی کہ کرنا ان چیزون کا کام اوس شخص کا ہی کہ نہ قید ہی پروا اور نہ ہیچ کرنی ناشروعات کی اون چیزون کا استعمال
حضرت نی اسلیے برا جانا کہ تریاق مین گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہی لیس حرام ہی وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ او مین حرام چیزین نہ پڑتی ہون
پس مضائقہ نہین وسکا اور بعضون نی کہا کہ ترک اوسکا بھی اولی ہی عمل کرنی کو ساتہ اطلاق حدیث کے اور مراد تمیمہ سی تمیمہ جاہلیت کی ہین یعنی منتر
اونکی اور منکی اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتہ قرآن اور دعا کی ہو نہ داخل ہی اس حکم مین بلکہ مستحب ہی واسطی برکت کی لٹکانا اوسکا الخ
یعنی قصد کرون مین شعر کہنی کا اور کہون اپنی دل سی یہ بات حضرت کی بسبب اس قول اللہ تعالی کی فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بغیر قصد
کی بطور زبان سی کلام موزون نکلی وہ اور بات ہی اصل کہنی شعر کی اور مذموم یہین ہی کہ اہل عرف کا اصطلاح ہی او کو داخل شعر کی نہین کہتے
چونکہ حق تعالی نی آنحضرت کو منزہ و معصوم کیا تہا مطلق شعر کہنی حضرت کی ایسی رواہ رکہی یہ کمال مخصوص ہی ساتہ حضرت کی اور بیچ حق
غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر مثل اور کلامون کی ہین کہ اچہی مضمون کی اچہی ہین اور بری مضمون کی بری ہان تو جہ باطن کی اوسکی طرف اور
صرف کرنا عمر کا اور بہت کثیر کہنا اسکا بے وجہ البتہ ضرور برا ہی مذموم ہی اور کہا ابن ملک نی یعنی کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا برابر ہی
بیچ اور بیچ حق آنحضرت کی تمائم اور کہنا شعر کا حرام نہین جبکہ ہو وہ بیچ ہجو مسلمان کی یا کوئی چیز گناہ کی اور اسی طرح وہ تریاق کہ اوس مین کوئی
حرام چیز مثل سانپ وغیرہ کی نہین حرام انتہی ترجمہ ع **وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى**
فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داغ
لیوی یا منتر پڑہوائی پس تحقیق بری ہوا توکل سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی داغ اور منتر اگرچہ مباح ہین وقت حاجت کے
ولیکن مقام توکل بالاتر ہی اس سی فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون بیچ اس الخ کی مباشرت اسباب کی دلالت ہی اوپر غفلت اونکی کی
رب الارباب سی چنانچہ لکہا ہی امام غزالی نی کہ جو کوئی بند کری روزنہ اپنا واسطی دفع چور کی یا ایک قفل کی دروازہ کی ساتہ ہی مخالفت
کرنا توکل سی الخ ع **وَعَنْ عِيسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ تَمِيمَةً فَقَالَ**
نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عیسی بن حمزہ
سی کہ کہا گیا مین عبد اللہ بن عکیم کی پاس اس حال مین کہ اونکی بدن مین ایک سرخی کی بیماری تہی یعنی کیون نہین لٹکاتی تم تعویذ پس کہا پناہ مانگتا ہون
مین ساتہ اللہ کے اس سی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لٹکاوی کوئی چیز کو سونپا جاتا ہی طرف اوس چیز کی نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی کہا عبد اللہ نی
عیسی کو کہ پناہ مانگتا ہون ساتہ اللہ کی لٹکانی تعویذ کی سی اسلیے کہ وہ منع ہی کیونکہ ...
انکی کہ اس اعتقاد سی کہ یہ چیزین نفع دیتی ہین اور دفع کرتی ہین ضرر کو اور ...
کیا جاتا ہی طرف اوسکی یعنی محروم کیا جاتا ہی اعانت اور امداد الہی سی اور شفا نہین پاتا ...
مقصود نسبت الی ہی اوپر تعویذین منع توکل کی ترجمہ ع **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ**
عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ بُرَيْدَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا نہین منتر تاثیر کرتا مگر نظر سی یا ڈنک زہر سی یعنی بچہو اور مانند اوسکی کی ڈنک سی نقل کی یہ احمد ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی
یہ ابن ماجہ نی بریدہ سی **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ**

لیکن یعنی منتر
اگرچہ مباح ہو
مقام توکل مین
توکل کا مقام
سب سی بڑا
اعلی اور ارفع ہی
۱۲ مولانا

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں تاثیر کرتا منتر مگر نظر سی یا ڈنک ہر دار سی یا خون سی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف اس
حدیث میں لفظ خون کا زیادہ آیا اور علما نی مراد اس سی خون نکسیر کا کہا ہی اور اگر عام مراد رکہیں کہ جو بیماریاں خون کی سبب سی ہیں خواہ بسبب ورم
ہونی خون کی یا بسبب فساد خون کی تو بہی جائز معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم اور ابو داؤد کی ایک روایت میں لا رقی الا من نملۃ آیا ہی بجای الا فی عین کے اور کہا علما نے
کہ مراد نفس سی نظر ہی اور بجای او دم کی او لدغۃ آیا ہی کہ یعنی کاٹنی کی ہی زہری جانوروں سی جیسی کہ سانپ و زنبور کی اور منتر ہر کچہہ بیماری کو نافع ہی مانند درد سر اور
درد دانتوں وغیرہ کی جیسی کہ احادیث میں آیا ہی اور صحیح مسلم میں آیا ہی کہ جبرئیل پیغمبر خدا کی پاس آئی اس حال میں کہ حضرت بیمار تہی کہا جبرئیل نی بسم اللہ
ارقیک من کل امر یوذیک پس مراد ساتہ حصر کی اس حدیث میں مبالغہ ہی اور مراد یہ ہی کہ منتر ان تین چیزوں میں اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور چیزوں کے
اور شائع اور متعارف ہی درمیان لوگوں کی ہم وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ
الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کی سی کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہونچتی ہی طرف اونکی نظر یعنی بسبب خوب صورت اور خوب سیرت
ہونی اونکی کی آیا منتر پڑہوا ؤں میں ہم اونکی لیی فرمایا ہاں اسلیی کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانی والی تقدیر سی تو سبقت لیجاتی اوس سی نظر
یعنی نظر امر عظیم ہی پس جائز ہی منتر پڑہوانا اوسکی لیی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف جیسی کہ بعضی نظر بسبب حسد اور خبث طبع کی ضرر پہنچانی
والی ہی ایسی ہی اوسکی مقابلہ میں نظر عارفوں اور واصلوں کی نافع ہوتی ہی مانند اکسیر کی کہ کافر کو مومن کر دیتی ہیں اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم ۱۲ ع
وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ اَلَا تُعَلِّمِيْنَ
هٰذِهٖ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی شفاء بیٹی عبد اللہ کی سی کہ کہا داخل ہوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اس حال میں کہ میں تہی نزدیک حفصہ کی پس فرمایا کیا نہیں سکہلاتی تو اوسکو یعنی حفصہ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکہلایا تو نی اوسکو لکہنا نقل کی یہ ابو داؤد نی
ف شفا ساتہ زیر شین کی بیٹی عبد اللہ بن عبد شمس کی قرشیہ عدویہ ہیں نام اونکا لیلی ہی اور شفا لقب ہی کہ غالب آیا ہی نام پر اسلام لائیں پہلی ہجرت کی اور تہیں
فاضلہ عاقلہ عورتوں میں اور حضرت انکی ہاں تشریف لیجاتی اور قیلولہ کرتی اور حضرت کی لیی بچہونا اور ازار رکہ چہوڑا تہا کہ وقت آرام کرنی کی خدمت میں [illegible]
اور نملہ پہنسیاں ہیں کہ پہلو پر نکلتی ہیں اور نہایت دکہ دیتی ہیں اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا چیونٹیاں چلتی ہیں اور شفا منتر پڑہتی تہیں نملہ کی
دفع کی لیی مکہ میں جب یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت مدینہ میں تشریف لائی تو انہوں نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ایام جاہلیت میں منتر نملہ کی لیی
کرتی تہی چاہتی ہوں کہ آپ کی آگی عرض کروں پس عرض کیا اور حضرت نی جائز رکہا اور فرمایا کہ اسکو حفصہ کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
سکہلانی کا [illegible] کلمات مشہور ہیں العروس تنتعل وتختضب وتکتحل وکل شیء تفتعل غیر ان لا تعصی الرجل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لیا اوسکی اور کہا بعضون نی کہ یہ حکم خاص ہی حضرت سے مخصوص ہی کسی کی یہ شان نہیں وعن ابی امامة بن سهل بن حنيف قال رأى عامر بن ربيعة سهل بن حنيف يغتسل فقال والله ما رأيت كاليوم ولا جلد مخبأة قال فلبط سهل فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل له يا رسول الله هل لك في سهل بن حنيف والله ما يرفع رأسه فقال هل تتهمون له احدا فقالوا نتهم عامر بن ربيعة قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عامرا فتغلظ عليه وقال علام يقتل احدكم اخاه الا بركت اغتسل له فغسل له عامر وجهه ويديه ومرفقيه وركبتيه واطراف رجليه وداخلة ازاره في قدح ثم صب عليه فراح مع الناس ليس له بأس رواه في شرح السنة ورواه مالك وفي رواية قال ان العين حق توضأ له فتوضأ له اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل بن حنیف سی کہ کہا دیکھا عامر بن ربیعہ نی سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نی قسم ہی اللہ کی نہیں دیکھا مین نی کوئی دن مانند آج کی دن کے اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند اس جلد کی یعنی جلد سہل کی کہا ابو امامہ نی پس گر پڑا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر مارے ٹوک اوسکی کی پس لایا گیا سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا گیا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہی آپ کو رغبت بیچ علاج کرنی سہل بن حنیف کی قسم ہی اللہ کی نہیں اوٹھا سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا گمان کرتی ہو کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نی کہ گمان کرتی ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنی نظر لگائی کہا راوی نی پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا کسواسطی قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنی بھائی کو کیون نہ دعا دی تونی اوسکو ساتھ برکت کی یعنی کیون نہ کہا تونی بارک اللہ علیک تاکہ نہ تاثیر کرتی اسمین نظر دہو یعنی اعضا اپنی سہل کی لیی واسطی اوسکی پس دہوئی عامر نی واسطی اوسکی منہ اپنا اور ہاتھ اپنی اور کہنیان اپنی اور گھٹنی اپنی اور سری اپنی دونون پاؤن کی اور انگلیون اور نیچی ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران اور کولی ایک پیالہ مین پہر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اوٹھکر ساتھ لوگون کی اس حال مین کہ نہ تہا اوسکو کچھ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی اور کیا نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین اور نقل کی یہ مالک نی اور مالک کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی نظر کی تاثیر تحقیق حق ہی وضو کر دی واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی ف کہا نووی نی کہ وصف نظر لگانی والی کی وضو کا نزدیک علما کی اس طرح ہی کہ لایا جاوی پیالہ پانی کا اور نہ رکھا جاوی پیالہ زمین پر پہر لیوی وہ ایک چلو اوسکی کرکی پہر ڈالی کلی پیالہ مین پہر لیوی اوسمین سی پانی اور دہووی اوس سی منہ اپنا پہر لیوی بائین ہاتھ سی پانی اور دہووی داہنی ہتیلی اپنی پہر لیوی داہنی ہاتھ سی پانی اور دہووی اوس سی ہتیلی بائین پہر بائین ہاتھ پانی لیوی اور دہووی کہنی داہنی پہر داہنی ہاتھ سی لیوی پانی اور دہووی بائین کہنی اور نہ دہووی اوس چیز کو درمیان کہنیون اور ہتیلیون کی ہی پہر دہووی قدم داہنا پہر بایان پہر گہٹنا داہنا پہر بایان بطور سابق کی اور یہ سب پیالہ مین ہووی پہر تہبند کی اندر سی دہووی پہر پیالہ [illegible] دہو چکی تو ڈالی پانی اوسکی پیچھی سی اوسکی سر پر اور اس طرح کی معالجات [illegible] یافت کرنی [illegible] اور کہا [illegible] اور پہر کیا جاوی [illegible] روایت کی [illegible] اور سے [illegible] اوسکو [illegible] لوگون مین اور حکم کری اوسکو کہ اپنی گہر مین [illegible] اللہ [illegible] اور کہا نووی نی کہ قول [illegible] واللہ اعلم [illegible]

[illegible] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتی جنون سی اور نظر آدمی کی سی یہانتک کہ اوتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یعنی جب اوتریں یہ سورتیں تو شروع کی حضرت نی پناہ مانگنی ساتہ ان دونوں سورتوں کی اور چہوڑدی پناہ پکڑنی سواے ان دونوں کی نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دکہلائی دیتی ہین تمہارے اندر مغربون کہا مین نی کہ کون ہین مغربون فرمایا وہ لوگ ہین کہ شریک ہوتی ہین اونمین جن نقل کی یہ ابوداود نی **ف** شریک ہوتی ہین جن یعنی اونکے نطفہ مین اور ہوا اولاد ہین سبب ترک کرنی ذکر اللہ کی وقت صحبت کرنی کی بیوی سی پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کی ساتہ ملاتا ہی اور جماع کرتا ہی ساتہ اوسکی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ یعنی اجنبیہ النسا لوکہ کری جسطرح حدیث مین آیا ہی کہ جب صحبت کرنی لگی بیوی اپنی سی تو کہی بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جب ترک کرتا ہی یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہی شیطان صحبت کرنی مین پس معنی مغربون کی ہین تجاوز کرنی والی کرخدا سی اور دور ہونی والے نفس اپنے کو ذکر حق سی وقت جماع کی یا دور ہونی والے فرزند کو جنس اپنی سی اور لانی والی رگ غریب کو نسب مین پس وہ وقت غفلت کا ہوتا ہی ہوشیار رہنا چاہیئے اس بلای عظیم سی اور بسبب اسکی ترک کرنی کی فساد اہنای روزگار کا ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد مشارکت جن سی اون مین حکم کرنا اونکا ہی اونکو ساتہ زنا کی اور اچہا کر کہ دکہانا ہی زنا کا اونکو پس پیدا ہوتی ہی اولاد حرامی **ع** وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ فِيْ بَابِ التَّرَجُّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سرا اوسکا خیر ما تداویتم ہی بیچ باب ترجل کے

الفصل الثالث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معدہ آدمی کا بنسبت بدن کی مانند حوض کی ہی بنسبت درخت کی اور رگین پیٹ آدمی کی کہ اعضا سی آئی ہین طرف معدہ کے اور پیوستہ ہین ساتہ اسکی ایسی ہین کہ جیسے کوئی پانی پینی کی لیی حوض پر آدمی پس جسوقت تندرست ہوتا ہی معدہ پہرتی ہین رگین معدہ سی طرف اعضا کی ساتہ طوبات جیدہ اور غذای صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوت اوسکی کی ہی اور جب فاسد ہوتا ہی معدہ پہرتی ہین رگین طرف اعضا کی ساتہ رطوبات ردیہ فاسدہ کے کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکے کے ہین **ف** یعنی حال اوسکا مانند حال حوض کی ہی کہ رگ اور ریشہ درخت کی اوسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتی ہین اگر پانی صاف ستہرا ہی تو سبب تازگی اور نشو نمای درخت کا ہوتا ہی اور اگر پانی مکدر و شور ہی تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہی کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ حمل کرین اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال و آداب اوسکی موافق کہانی پینی اوسکی کی ہوتی ہین پس اگر داخل ہو حرام پیٹ مین صادر ہوتی ہین افعال و غیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہین افعال و غیرہ فضول ہر اصول و فروع سی پس ہی طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہین اوس سی فی احوال جیسی کہا گیا ہی کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نی من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث مین بعضون نی کلام کیا ہی اور بعضون نی اسکو موضوعات مین گنا ہی اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق و تقویت اسکی کی ساتہ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہی حسن یا ضعیف پس نہین صحیح ہی یہ کہ کہا جاوی اسکی حق مین انہ باطل لا اصل لہ **ع** وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهٖ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهٗ اَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهٗ

ثم دعا بملح وماء فجعله في اناء ثم جعل يصبه على اصبعه حيث لدغته ويمسحها ويعوذها بالمعوذتين
رواهما البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہا اوس وقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات
نماز پڑھتے پس رکھا ہاتھ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی انگلی میں بچھو نے پس مارا اوسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کی پس مار ڈالا اوسکو پس جبکہ پھری آنحضرت
نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو یعنے
ہر ایک کو ایک باسن میں پھر شروع کیا کہ ڈالتے تھے اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن میں تھی اپنی انگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے انگلی کو اور
پڑھتے تھے اوس پر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں وعن عثمان بن عبد الله بن
موهب قال ارسلني اهلي الى ام سلمة بقدح من ماء وكان اذا اصاب الانسان عين او شيء بعث اليها مخضبه
فاخرجت من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت تمسكه في جلجل من فضة فخضخضته له فشرب منه
قال فاطلعت في الجلجل فرأيت شعرات حمرا رواه البخاري اور روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا بھیجا مجھکو اہل میرے نے
طرف ام سلمہ کی ساتھ پیالہ پانی کے اور تھی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بھیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتیں ام سلمہ بال پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھیں رکھتیں بال کو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتیں اوسکو اوسکی لیے بیچ پیالہ اوس پانی کے پس پیتا وہ اوس میں سے کہا راوی نے پس جہانکا میں نے بیچ نلی میں
پس دیکھے میں نے کتنے ایک بال سرخ روایت کی یہ بخاری نے ف کہا طیبی نے کہ احتمال ہے کہ نلی چاندی کی بنائی ہو مانند ڈالنی حریر کی واسطے تعظیم کی اور بال سرخ خلقی تھے یا بعد رحلت
تھے بسبب آپ کے بال کی مہندی میں رنگی ہوئی تھی یا بسبب خوشبو لی کی تغیر ہو گئی تھی رنگ وعن ابي هريرة ان ناسا من اصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم الكماة جدري الارض فقال رسول الله صلى الله عليه و
سلم الكماة من المن وماؤها شفاء للعين والعجوة من الجنة وهي شفاء من السم قال ابو هريرة فاخذت
ثلثة اكمؤ او خمسا او سبعا فعصرتهن وجعلت ماءهن في قارورة وكحلت به جارية لي عمشاء فبرأت رواه
الترمذي وقال هذا حديث حسن اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کتنے ایک آدمیوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ میں سے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہنبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنبی
قسم من سے ہے اور پانی اوسکا شفا ہے واسطے آنکہ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہے بہشت سے ہے اور وہ شفا ہے زہر کی کہا ابو ہریرہ نے پس لیں
میں نے تین کہنبیاں یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے اونکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکھا میں نے اونکا پانی شیشہ میں اور لگایا سرمہ کی مانند آنکھ میں اوسکا
ایک اپنی لونڈی چندھی کی آنکھہ میں پس اچھی ہو گئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف چیچک ہے الخ یعنی جیسے دانہ چیچک
کی فضلات دیہ ہیں کہ لڑکون کی پوست میں سے باہر نکلتا ہے اوسیطرح یہ کہنبی بھی فضلہ زمین کا ہے کہ زمین سے نکلتی ہے یہ بات صحابہ نے از راہ
مذمت کہنبی کی کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کہنبی من سے ہے یعنی جابجا عطایا سے ہے کہ منت کہی اللہ تعالی نے اپنے بندون پر
ساتھ اسکی کہ نہ محنت ہوتی اور پانی دیتی کی زمین سے نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مشابہت ہی اوس من کی ساتھ کہ حضرت موسی کی قوم پر اوترا
تہا یعنی جیسے وہ بلا مشقت اوترتی تھی ویسی ہی یہ بھی بلا مشقت تخم ریزی وغیرہ کی نکلتی ہے اور ظاہر تر ہے ایسی کہ ایک روایت میں آیا ہے الکماۃ من المن
والمن من الجنة اور پانی اسکا الخ کہا نووی نے کہ کہا بعضون نے کہ خالی پانی کہنبی کا شفا ہے اور بعضون نے کہا ملاکر ساتھ کسی دوا کی اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو دوا
ٹھنڈک آنکہون کی گرمی کی تو خالی پانی شفا ہے اور اگر ہو غیر اسکی تو ملاکر ساتھ اور دوائی او صحیح بلکہ صواب یہ ہے کہ فرمایا ہے شفا اوسکی مطلق

چنانچہ دیکھا میں نے بعضے مشائخ زمانہ اپنے کی تھی کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی مجرد بینی پانی آنکھ کی کی سبب اعتقاد کرنے کی ساتھ حدیث کی اور سے تبرک جانتے آنکھ کی شفای کامل پائی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات فی کل شہر لم یصبہ عظیم من البلاء اور روایت ہے انہیں سے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین صبح ہر مہینے میں صبح کو نہیں پہونچے اوسکو بڑی بلا **ف** یعنی برکت اثر خاصیت شہد سے بلای عظیم دفع ہوتی ہے چہ جای حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ میں شہد ساتھ پانی کی ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتے تھی انتہی اور لکھا ہے علمائے کہ بیچ پینے شہد کی پانی میں ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہیں پایا ہے معرفت اوسکے کے مگر فضل الٰہیہ ایسے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہے بلغم کو اور دھوتا ہے معدہ کو اور دور کرتا ہے لزوجت اور فضلوں کو اور گرم کرتا ہے معدہ کو ساتھ اعتدال کی اور کھولتا ہے سدے ونکو **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین العسل والقرآن رواھما ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح ان الاخیر موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہیں نقل کیا ہے ان دونوں حدیثوں کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہے کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہے ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہے **ف** شہد میں شفا ہے بحسب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق میں فرمایا ہے ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہے بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر باطن کی چنانچہ ایسے ہی فرمایا کہ ہدی وشفاء ہے **وعن** ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ھامتہ من الشاۃ المسمومۃ قال معمر فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذھب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ نے کھینچی بیچ درمیان سر کے بسبب بیماری کی کہ ہوئی تھی کھانے زہر کی بکری ہردار کی سے کہا معمر نے کہ راوی اس حدیث کے ہیں پس پچھنے لیے میں نے بغیر کھانے زہر کی اسی طرح بیچ میان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھسے یہانتک کہ سکھلایا جاتا تھا میں الحمد نماز میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر میں سے بغیر علت اور کی کہ محتاج کرے خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ میں ہے **وعن** نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فأتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وھی تزید فی العقل وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ یوم الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء فانہ الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ الاربعاء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا کہا ابن عمر نے اے نافع جوش کیا ہے میری بدن میں خون نے پس بلالا میرے پاس سینگی والی کو کہ پچھنے لوں اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھے کو اور نہ لڑکے کو یعنی قوی سینگی اچھی طرح کھینچے گا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہوئی سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہے اور وہ زیادہ کرتی ہے عقل میں اور زیادہ کرتی ہے حفظ میں یعنی اوسکو کہ حافظہ نہیں رکھتا اور زیادہ کرتی ہے حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ سینگی کھچوانی والا ہیں کھچواوے دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کھچوانی سے دن جمعہ کی اور دن ہفتی کی اور دن اتوار کی اور سینگی کھچواؤ پیر کے دن اور منگل کی دن اور بچو سینگی کھچوانی سے دن بدھ کی اس لیے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پڑی اوسمیں ایوب بلا میں اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کی یا بدھ کی رات کے

ف یعنی اس حدیث سے بظاہر یہی ہے کہ سبب پڑنے کا بلا مین لینا پچھنے کا ہے بدھ کے دن اور مفسرون نے اور بھی اسباب اسکی ذکر کیے ہین
شاید کہ یہ جملہ اون اسباب سے ہو اور لکھا ہے علما نے کہ حدیث کبشہ بنت ابو بکرہ سے کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل
کے دن خوب نہیں اور اس حدیث مین برخلاف اسکے آیا جواب اسکا یہ کہ برتقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد وہان یہ ہے کہ منگل کے سترھوین
تاریخ واقع ہو جیسے کہ حدیث آئندہ مین آتا ہے اور مگر بیچ دن بدھ کی ظاہر یہ ہے کہ یہ حصر باعتبار غالب کے واز راہ مبالغہ کی ہے ۱۲ ع ح

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ
دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى
وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے بیچ
منگل کے دن سترھوین تاریخ مہینے کے سے دوا ہے واسطے بیماری برس روز کی نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نے کہ صاحب امام احمد بن حنبل کا
اور نہیں ہے اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوسپر اعتماد کرین اسی طرح ہے منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی ہے اور روایت کی رزین نے مانند اسکے
ابی ہریرہ سے ف منگل کے دن پچھنے لینے مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق ہے یہ کہ پرہیز کرے اس سے جبتک کہ ہو وے نہایت ضرورت
واللہ اعلم ۱۲ ع ف چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب ہے اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی نے احکام
واقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیہ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سے لکھی ہین ترجمہ اوسکا خلاصہ کرکر لکھا جاتا ہے تا سنیہ ہو جانا چاہیے کہ حکم سحر کا
مختلف ہے اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنے نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتھ اسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کے ہے
اور ثابت کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کے یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیرہ ذالک تو بلا شبہ وہ سحر کفر ہے اور کرنے والا
اوسکا مرتد ہوتا ہے اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرح کا سحر واسطے کسی مطلب اپنے کے کروا دے دیدہ و دانستہ تو وہ بھی کافر ہوتا ہے اور احکام ارتداد
کی اوسپر جاری ہونگی اگر مرد ہے تو اوسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیے تا توبہ کرے اور اس قول وفعل سے تبرا کرے اور بعد تین دن گذرنے کی اگر توبہ اوس سے
درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین اور پیچھا کہتے ہین اور بیچ مقابر مسلمانون کی اوسکو دفن نکرین اور ریت مسلمانون کی اوسکو تجہیز وتکفین نکرین اور اوسکی لیے
فاتحہ اور درود وصدقات نکرین اور اگر عورت ہے تو اوسکو بھی نزدیک امام شافعی کی برابر مردون کی بعد از مہلت دینے تین روز کی مار ڈالین اور امام
اعظم رح کی نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کرے اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد کا نہو لیکن کرنے والا اوسکا دعوی کرتا ہے کہ مین
اپنی سحر سے کار خدائی کر سکتا ہون مثلاً آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کی یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرون کے
اور معجزات اونکی کر سکتا ہون مانند اوڑنے کی ہوا مین یا قطع کرنے مسافت ایک مہینے کی ایک لحظہ مین ایسا شخص بھی کافر اور مرتد ہوتا ہے بسبب اس دعوی کے
نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر کہتا ہے کہ ان اعمال سحری مین ایک خاصیت ہے کہ بسبب اوسکی قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا او تندرست کرنا بیمار کا اور
پہونچانا امن کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون پس یہ سحر جھوٹ باندھنا اور فسق ہے اور کرنے والا اسکا کاذب و فاسق ہے اگر یہ اپنی سحر سے نفس معصوم کو
ہلاک کرے تو مانند قصاص اور پھانسی چڑھانے کی اسکو مار ڈالین اسلیے کہ سعی کرنے والا ساتھ فساد کی ہے اور اس باب مین بیان ساحر اور ساحرہ کی کچھ فرق
نہین ہے ہر چند کہ امام فخر الدین رازی اور اور علمای حنفیہ نے منتخب کیا ہے اور ایک روایت مین امام اعظم رح سے یون آیا ہے کہ جو کسیکو معلوم کرین کہ وہ سحر
کرتا ہے ساتھ اقرار و بینہ کی یا بینات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیے اور طالب تحقیق کی اوس سے نکرنی چاہیے اور اگر کہے کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون
تو اوسکا یہ قول قبول نکیا جاوے ہان اگر کہے کہ مین نے سحر کرنا تھا اور ایک مدت سے اس شغل کو ترک کر دیا ہے تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکے

ذکر کیا ہے اور امام شافعی رحمہ کے نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اوسکے مسحور وہ مر گیا ساحر سے پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ میں نے اسکو سحر کیا تھا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہے اوس پر قصاص واجب ہوتا ہے اور اگر کہے میں نے اسکو سحر کیا ہے لیکن سحر میرا کبھی مار ڈالتا ہے اور کبھی نہیں پس یہ قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنے چاہییں اور اگر کہے کہ میں نے اور کو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اسکا ساتھ نام اوسکی کے موافق پڑا یا گندا اسکا بیچ جگہہ سحر کی پڑا اور اسمیں تاثیر کی ہیں یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کی اوپر جاری کئے ہیں اور یہاں ایک شبہ ہے کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الٰہی سے صادر ہوتی ہیں اکثر اوقات اولیا سے ظہور میں آتی ہیں مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون کی اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کی ہیں مانند زندہ کرنے موتی کی اور قطع کرنے مسافت طویلہ کی ایک ساعت میں اور مانند انکی کی اولیا سے کثیر الوقوع ہیں اور احوال لکھنے والے ان اولیا کی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکھتے ہیں اگر نسبت کرنا فعل الٰہی کا ساتھ غیر کی کفر ہو تو یہاں بھی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکھتا ہے کفر نہو تو ساحر کی حق میں کیون حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ بیچ حال عزیمتون کے اور عزائم خوانون کی کہ ساتھ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتے ہیں مشابہت تمام ساتھ ساحرون کی بہم پہونچتی ہے فرق انمین کیا ہے جواب اسکا یہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور جنس کے سب اللہ تعالی کی قبضۂ قدرت میں ہیں اور اوسی کی ارادہ اور پیدا کرنے سے صادر ہوتی ہیں اور اون افعال میں کہ اولیا کی ہاتھ سے صادر ہوتی ہیں اور اون افعال میں کہ ساحرون سے صادر ہوتی ہیں اس باب میں فرق نہیں ہے مگر یہی فرق ہے کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہیں کرتے بلکہ طرف قدرت اللہ تعالی کی یا خواص اسما اوسکی کی نسبت کرتے ہیں پس شرک نہیں لازم آتا اور ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتے ہیں کہ وہ ارواح خبیثہ اور سیر اور خواص منترون کی اور نام بتون کی ہیں اور اسیلیے اون افعال کو بھی قابو اور حکم میں جانتے ہیں اور اون افعال پر اجرت لیتے ہیں اور بھینٹ چاہتے ہیں اور نذرین اور قربانیان واسطے اون ارواح خبیثہ اور اون بتون کی درخواست کرتے ہیں پس شرک صریح لازم آتا ہے اور موجب کفر کا ہوتا ہے مانند اسی کی کہ افعال عادت الٰہی کو مانند بخشنی فرزند کی اور فراخ کرنے رزق کی اور شفا مریض کے اور مانند انکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتے ہیں اور کافر ہوتے ہیں اور موحد تاثیر اسمای الٰہی یا خواص مخلوقات اوسکی سے کہ وہ انمین ہیں جانتے ہیں یا تاثیر و عاون صلحا بندون اوسکی سے کہ اوسکی جناب سے درخواست کرکر حاجت روائی کے کروا لیتے ہیں سمجھتے ہیں اور انکی ایمان میں خلل نہیں آتا اسی طرح یہ آدمی کہ ہرگاہ کہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اوسکی کتنی ہیں اور کونسی قسم اوسکی موجب کفر کی ہے اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت میں جائز ہے تفصیل اس بحث کی طویل ہے مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت کا ہے اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کی بسبب مزاولت اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الٰہی میں ساتھ دعا یا پڑھنے اسما اللہ تعالی کی اور بغیر نسبت کرنے اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالی کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم میں کئی طرح ہیں سحر کی بھی کئی قسمیں ہوئیں اور منضبط اون اقسام کا یہ ہے کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہے یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہیں مانند روحانیات کواکب اور افلاک کے اور روحانیات عناصر کے یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہیں مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانورون کی کہ بعضی آدم کی بدنون میں سے نکل گئی ہیں کہ اون جانورون کو بعد مسخر کرنے کی اپنی کام میں بیر کہتی ہیں لغت ہندی میں اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتے ہیں یا بسبب خواص کی یعنی بمقتضای صور نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہے کو پھر طریق حاصل کرنے مناسبت کا ساتھ روحانیات کی اور طریق کھینچنے تاثیر اونکی کا یاد کرنا نامون اونکی کا ہے اور التجا کرنے طرف اونکی ساتھ شرائط معتبرہ کی یا بنانا صورتون مناسبہ کا

لوکرتا عملون مرغوبہ اونکی کا باپرہتا اوس کلام کا کہ مفردات اوس کلام کی بغیر واسطہ ترکیب کے اشارہ کرتی ہین اوپر عظمت ایک روح کی ارواح علوی یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے کہ اوس سی کبہی سرزد ہوا تہا اور زبان خاص وعلم کی ساتہہ اور ثنا اونکی کی جاتی ہوئی تہی پس اقسام سحر سے مطلق سحر کی تعداد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچہہ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی اگاہ کسی اوس سی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین کا سحر ایسا ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد مذہب ور باطل کرنی عقیدہ اونکی کی مبعوث ہوئی تہی اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت وماروت سے ہی کہ اہل بابل اوسکو اونسی سیکہہ کر کام مین لاتی تہی اور اوسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت کہتی تہی بہت اس علم مین مشغول رہتی تہی تواریخ معتبرہ مین لکہاہی کہ حکماء بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تہا چہہ طلسم بنائے تہی کہ عقول اوہام بیچ دریافت کرنی کیفیت اونکی کی حیران تہین اول یہ کہ ایک بطتانبی کی بنائی تہی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سی آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اوس آواز کو سنتے اور جانتی کہ مقصود اسکا کیاہی اور اوس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسری ایک نقارہ بنایا تہا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب مارتا اوس نقارہ مین سی آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہہ ہی اور بعد از تلاش کی اوسی طرح نکلتا تیسری ایک آئینہ بنایا تہا واسطی معلوم کرنی حال غائب کے کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکہتا حال اوسکے غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہوجاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین صورت اونکی ساتہہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا تہا چوتہی ایک حوض بنایا تہا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تہی اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے تہی اور ہر کوئی جو کچہہ چاہتا اقسام شربتوں سی لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطی پلانی لوگون کی کہڑی ہوتی اور حوض مین سی نکالتی تو ہر کسی کی لیی وہی نکلتا کہ آپ لایا تہا پانچوین ایک تالاب بنایا تہا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا آپس مین اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کی آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سی نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر پہرجاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل سی باز آتا تو اوسوقت نجات پاتا چہٹے نمرود کی ڈیوڑہی پر ایک درخت لگایا تہا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹہتی تہی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بہی بڑہتا جاتا تا آنکہ اگر لاکہہ آدمی ہوتی سایہ بہی اوسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سی ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹہی رہ جاتے اور نمرود کہ بادشاہ اونکا تہا وہ ہی اس باب مین توغل بسیار رکہتا تہا کہتی ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد ازانکہ کسی کو پہونچتا طرف حقیقت اوس صناعت کے میسر ہو جو کچہہ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت کے یا منع کرنی موافق عادت سی کرسکتا ہی جیسی کہ معالجہ کرنا اون امراض کا کہ اطبا اونسی عاجز ہون مانند برص اور جذام وغیرذلک کی سبب اوس سی ہو سکتا ہی ایسی کہ وہ ساتہہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتہہ استعانت جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح واجسام دکہائی اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور بی اختیار دیکہا سب سے منہ اپنا پہیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوئی جیسی کہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات الآیۃ وما انا من المشرکین اور اس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہی یعنی کہ شرائط اس سحر مین چندرہ مین لکہا ہی کہ اول شرط اسکی یہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز گمان عجز وجہل کا اون کی حق مین نکری والا وہ ارواح انکا کہنا نمانین اور مطلب کو نپہونچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کو کہ بیان کرتی ہین کہ ابتدا ساتہہ دعوت قمر کی کرتی ہین بایں الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اس طرح کہتی ہین کل ما حصل لی من السحر فہو منک وکل ما یندفع من الشر عنی فہو منک علی ہذا القیاس بیچ دعوت ہر کوکب کی اور ظاہر ہی کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام

اور توجہ اور ہمت نفس کی ہی اور قسم دوسری اوس سحر سی تسخیر کرنا جن و شیاطین کا ہی خاصۃ اور وہ سہل الحصول و کثیر الرواج ہی اور اس تسخیر کرنے
مین بڑی جنون سی مانند بہوانی اور ہنومان اور مانند انکی کی التجا و تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اونکی لیے گذرانی اور عطریات
مناسب بیچ جگہون حضور اونکی کی رکہنیں ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح بیچ لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا ہمزاد کا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی
کہ اول وہی انسان کو کہ قوی القلب و الجثہ مرا ہو تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتہ پڑہنی بعض الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑے شیطانونکی ہوتی
ہین تعظیم بہت سی اونکی اوسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کہینچین اور بقوت اون الفاظ کی اور رکہنی نذر اور ہدیہ کی اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لیوین
بحدی کہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کرے سر انجام کرین پس یہ عمل بہی لازم کرنی والا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پونہچاتا ہی و غالباً اس
طرح کی ارواح کہ ساتہ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کی متوجہ ہوتی نہین ہوتین مگر جنس خبیث سی مانند ہنود یا فساق کی پس مخالطت خبائث کی بہی
اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتہی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضے ارواح جنون کی بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین تا اوسکو جو کچھ کہ موجود
نہین ہے نظر آوی تا صورتون ہائلہ متخیلہ اپنی سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور بیچ قصہ ساحران
فرعون کے بیچ آیۃ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسی طرح کا سحر سمجہا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی کی نبوت پر
کیا جاوی یا بیچ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ اونکی کی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسی کو دغا دیوین اور اوسکی
آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کی خیال مین کرتی ہین التجا کرنی ارواح جنون سے
یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلی ہنود
مین رواج بہت رکہتا تہا اور اب نام و نشان بہی اوسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق الوہم بہی کہتی ہین اور طریقہ اوسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ
کو تصور کر کر پیش نظر رکہکر وہم کو ساتہ حاصل کرنی اوسکی کی متعلق کرتی ہین اور شرائط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگونسی غیرہا ہین
عمل مین لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان مرد و زنا کار کے
یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنے
معصوم کی حرام ہی اور قسم چہٹی سحر کی نیرنج ہی یعنی بسبب خواص اشیاء کے ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہین انگلیون سی آگ روشن کرین تو تہوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین تر کر کر تہوڑا سا گندہک اوسمین ملاوین اور انگلی پر ملین اور رال اوس مقام پر ڈالین
پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس انگلی کو آگی چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاوی گی اور جلنی کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل ہین
کہ ساتہ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل
ساحران فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کی کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹہوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بعضے
بہانہ متی عمل مین لاتی ہین واسطی متعجب کرنے لوگونکے اور سبب خفی اس طرح کی سحر مین حرکات خفیہ اور تبدیل اشکال کا ساتہ سرعت کی ہی اور یہ تینون قسمین
سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیے کہ اکثر اقسام سحر کو اولیا
امت مصطفویہ نی علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ
علویہ کو ساتہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسمای عظام الہی اور آیات قرآنی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی ہی کہ موکلات
زمین کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسما و آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا التجا و تعظیم غیر اللہ کی بلکہ ساتہ حکومت و استیلا انکی اور اصلاح

قسم تیسری کی حاصل کرنا رابطہ کا ساتھ ارواح طیبہ صلحاء اور اولیاء کی ہی کہ ان ارواح سی مشرب عمل ہوا کرتی ہین اور اپنی حوائج مین اور خلق کی حوائج مین ساتھ اونکی منتفع ہوتی ہین اور یہ طریق حاصل کرتی اونکی کی ہی طہارت اور تلاوت اور بخشنا ثواب صدقات کا واسطی اون ارواح کی منتظر کرتی ہین اور عملیات پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیاء ابرار سی واسطی حل مشکلات کی عمل مین آتی ہی اور وہ تعلیق وہم مستکیف ساتھ کیفیت عظمی کے ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسمای الٰہی سی میسر ہوتا ہی اور عملیات قسم چھٹی کی تمسک ہی بیچ خواص آیات اور اسماء اور ارقام اور ادعیہ اور ادویہ کی اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسیکہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسماء اور سورتون قرآن کی ساتھ قیود و شروط کے اور بیچ کتابون تکسیر کی مفصل اور مشروح ہی حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہی کہ سحر ساتھ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ملوث ہو اور التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک رہنی کی بیچ دیکھنی اسباب کی ساتھ اس طرح کی کہ دیکھنی قدرت مسبب کے سی غافل کری اور جب یہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوی تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی لیی بہتر ہی اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کی لکھتی ہین کہ یہ ہود اوپر توغل کرنی کی بیچ سیکھنی ان دو طرح کی سحر کی کہ مذموم و معیوب ہی اکتفا نہین کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اور علمون کے بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی آلہی کی ہی ہین صرف کرتی ہین **وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ** یعنی سیکھتے ہین ان علمونکو کہ ضرر کرتی ہین اون کو کو کہ اور ونکو ضرر نا دیتی ہین اور نفع نہین دیتی اونکو کو کہ اورونکو نفع دین اور عاقل کو چاہیی کہ احتراز کری اوس چیز سی کہ ضرر کری اور نفع ندی یہان جاننا چاہیی کہ علم مذموم نہین ہی تا بندونکی حق مین مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتون مین سی اول یہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سی اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی اسی باب سی ہی اسلیی کہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سی کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کی ایک طرح پر دیکھتے ہین تو اونکی خاطرون مین تقرر ہوتا ہی کہ یہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کی اور خوف فوت ہونی اونکی کا جہت ستارہ اور برج سی لیمین جگہہ پکڑتی ہین اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم دلپر حائل ہوتا ہی کہ نظر الی اللہ سے مانع آتا ہی دوسری یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نرکہی لیکن یہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین معلوم کر سکتا اور جہل اوسکی دقائق کو نہ پونہچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ اسی قبیل سی ہی بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ اور علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جھگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون کی واقع ہوئین وغیر ذلک اور اسی طرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کی کہ اونکی دل بہری ہوئی شہوات سی ہین حکم سم کا رکھتا ہی اور سرشت ملکہ تخییل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی تیسری یہ کہ بیچ علمون محمودہ و شرعیہ کی تعمق بیجا کری اور افراط و تفریط کری مثلا علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہ کی حیلون اور روایات نادرہ کی اصل کو بیان کری اور علم سلوک مین اشتغال جوگیہ دخل دیوی اور علم دعوت اسماء کی مین قواعد سحر اور طلسم کو دخل دیوی اور بیچ علم قصص انبیاء کی جھوٹ بیہودہ اور رد و قدح کی سنی تا موجب فساد عقائد کا ہو علی ہذا القیاس اور یہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اوسکو نہین پہونچتا اور تدوین اسی طرح کی علم یہ مشغوف تھی اور علوم محمود سی اعراض کیا تھا

باب الفال والطیرۃ

یہ باب ہی بیچ بیان فال اور طیرہ کی ف فال ساتھ ہمزہ کی اور اکثر استعمال اوسکا ساتھ ابدال ہمزہ کی الف سی ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہی جیسی کہ مثلا بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی کہ صحت پاوُن گا یا نہین سُنی کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی مین بھی آتا ہی جیسی کہ کہتی ہین فال نیک و

فال اور طیرہ ساتھ زیر طا اور یرہ کی صیغہ سے تطیر سے جیسے کہ خیرہ تخیر سے اور دعوی ادعاء و تطون کی مصدر ہیں وزن پہ طیرہ آیا ہے اور استعمال طیرہ کا نہیں ہوتا ہے مگر فال بد میں اور کبھی طیرہ بمعنی مطلق فال کی بھی آتا ہے نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک لینی محمود ہے اور سنت ہے آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتے تھے خصوصاً لوگوں کے ناموں سے اور جگہوں سے اور فال بد لینی مذموم اور ممنوع ہے اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتے تھے پرندوں سے یعنی جب قصد کسی کام کا کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو چھکارتے اگر داہنی طرف بھاگتا اسکو مبارک جانتے اور فال نیک لیتے اور اوس کام کو چلے جاتے اور اگر بائیں طرف جاتا منحوس جانتے اور کام سے باز رہتے اور شکاری کی بائیں طرف سے سامنے آتی تھی اور داہنی طرف سے آئی کو سنح اور سنوح کو مبارک جانتے ہیں اور بروح کو نحس رہے ہیں سے فال لینی کی ساتھ سوانح اور بوارح کی کہ عبارت اوسمیں واقع ہے اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کی یہ ہے کہ امید نیکی کی جناب الہی سے اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت اوسکی کا ہونا بہرحال بہتر ہے اگرچہ خطا کرے اور غلط پڑے اور قطع کرنا امید کا حق سے اور نا امید ہونا اور بداندیشی کرنی مذموم ہے عقلاً اور شرعاً اور ہوویگا وہی جو اوسنے چاہا ہے تحقیق سے خیال طیرہ کی یہیں ذکر کیے گئے اور مؤلف اور حاشیہ میں بھی لایا ہے اس میں بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ اور مانند اونکی کی کچھ حکم تطیر کی ہیں نوع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا طيرة وخيرها الفال قالوا وما الفال قال الكلمة الصالحة يسمعها احدكم متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں شگون بد اور بہتر اوسکی فال ہے عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہے فال فرمایا کلمہ اچھا کہ سنے اوسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں شگون بد یعنی نہیں ہے شگون بد لینی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنے منفعت کے اور دفع کرنے ضرر کی اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیے اسکا جو کچھ کہ ہوتا ہے ہووے ہی گا اور شارع نے اسکو سبب اعتبار نہیں کیا ہے بعد ازان کہ نفی کی تطیر کو منع فرمایا اوس سے مدح کی فال کی کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہے یہاں طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا و لیکن یہاں اشکال یہ ہے کہ اس عبارت سے ایسا سمجھا جاتا ہے کہ فال نیک لینی بہتر ہے اور فال بد بھی اچھی ہے حالانکہ فال بد قطعاً اچھی نہیں جواب اسکا یہ ہے کہ لفظ خیر یہاں مثل ... کی ہے نہ بمعنی بہتر کی جیسے کہتے ہیں والآخرة خير وابقى و اصحاب الجنة خير یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہے کہ طیرہ میں بھی اعتقاد بہتری کا رکھتے تھے یا مراد یہ ہے کہ اگر فرضاً ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنے اوسکو ایک تمہارا اور تفاؤل لے اوس سے وہ ڈھونڈھنے والا ہے یا واجد اور گمراہ ہے یا راشد وغیرہ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم كما تفر من الاسد رواه البخاري اور روایت ہے اونہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے لگنا بیماری کا اور نہ شگون اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ تو جذامی سے جیسے بھاگتا ہے تو شیر سے نقل کی یہ بخاری نے ف نہیں ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسری کو نہیں لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلو میں بیمار کے بیٹھتا ہے یا ہمراہ اوسکی کھاتا ہے تو سرایت کرتی ہے بیماری اوسکی اوسمیں لکھا ہے علماء نے کہ اطبا کی زعم میں چھ ہیں سرایت والے امراض میں سے جذام اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتے ہیں اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نے اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے دوسری کو نہیں ہوتا بلکہ قادر مطلق نے جیسے اوسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ ساتھ تخفیف میم کی اصل میں بمعنی سر کی ہے اور مراد یہاں نام ایک جانور کا ہے کہ زعم عرب میں استخوان میت سے پیدا ہوتا ہے اور اوڑتا ہے اور کہتے تھے عرب کہ باہر نکلتا ہے سر مقتول سے ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہے اور ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ پانی دو مجھکو پانی دو مجھکو یہاں تک

کر ڈالا جاتا ہی مارا ہی وہ الا ور صفر بعضوں نی کہا کہ مہینہ ہی اوسکی بعد فتنہ ہو جاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تاکید اپنا انتقام لی مال اوسکی بہی جب کہ لیا جاتا ہی اور جاتا ہی اور جا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بہی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ بہی بعضوں نی کہا ہامہ الو ہی کہ آتا بیٹھتا ہی جسکی گہر پر اور بولتا ہی تو گہر ویران ہو جاتا ہی یا کوئی مر جاتا ہی اسکو باطل کیا کہ یہ باطل طیرہ کی ہی اور صفر میں سے قوال کا بعضوں کی نزدیک تو مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتی ہین یہ اعتقاد بہی باطل ہی اصل اور بعضوں کی نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کی وقت بہوک کی کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تہی کہ الم کہ وقت بہوک کی ہوتا اوسی ہی ہوتا ہی اور ایک سی دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ وہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بہوک کی اور کبہی اوس سی زرد ہو جاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہو جاتا ہی پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہی اور باوجودی کہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پہر فرمایا بہاگ جذامی سی الخ وجہ تطبیق انکی کی آخر فصل مین بیان کرین گی انشاء اللہ تعالی ط ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنی بیچ تندرستی اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہی اونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہی اورون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کسی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ بہی بتقدیر الہی خارشتی ہوا تہا یہ بہی بتقدیر الہی ہوئی روایت کی یہ بخاری نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نوء ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** نوء ساتہ زبر نون اور سکون واو کی اور آخر مین ہمزہ ہی یعنی غروب ہونی ایک ستارہ کی اور نکلنی دوسری ستارہ کی عرب گمان کرتی تہی کہ مینہ اسکی سبب سی برستا ہی جیسے منجم کہتی ہین کہ مینہ برسا ہی فلانی نچہتر سی اور نہایہ مین ہی کہ نوء جمع انواء ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹہائیس منزل ہین چنانچہ آیۂ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انہین کی طرف ہی پس عرب نسبت کرتی تہی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہ کی اور موثر اسمین آنا جانا انکا ہی بیچ منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہ کا بتقدیر الہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علامت کا ہی اور اگر جانی یہ کہ حق سبحانہ تعالی مینہ برساتا ہی اوس وقت مین کہ گویا وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلی اوس وقت سے یا بعد اوس وقت کی سبب برسا دی اور اگر چاہی اوس وقت مین ہی نہ برساوی جیسی کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل کفر نہ ہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بہی کفر نہی اسلیے کہ شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ نہی مطلق ہی واسطی قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اس لیے کہ نہین وارد ہوئی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی کی اور حاصل معنون کا یہ ہی کہ نکہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوء سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتہ فضل اللہ تعالی کی واللہ اعلم ط ع ح **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین لگ جاتی بیماری کسی کی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتہ ضمہ غین معجمہ ... ایک جنس ہی جن و شیاطین سے بیابان ...

... رسول اللہ ۱۲

کرتی تہی کہ غول جنگلون مین دکہائی دیتی ہین لوگونکو ساتہ شکلون طرح بطرح کی اور لوگون کو راہ بہلا دیتی ہین اور ہلاک کرتی ہین پس نفی کیا اسکو شارع
نی اور کہا ہی علمانی کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہی بلکہ نفی ہو جانا اوسکی ہی صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرنی کی آدمیونکو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالی کے
کی اوپر راہ بہلا دینے اور ہلاک کرنی لوگون کے قدرت نہین ہی ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ
فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی اپنی
باپ سی کہ کہا تہا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اوسنی اسکا کہ آوی آنحضرت کی پاس بیعت کے لیے پس بہیجا آنحضرت نے طرف
اوسکے ایک شخص کو یہ کہنی کی لیے کہ تحقیق ہمنی بیعت کی تجہسے یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتہ کی پس پہر جا روایت کی یہ مسلم نی ف اس حدیث سی
اور اوس سی کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لا عدوی ہی خلاف اسکے پس انکے
تطبیق مین علمار کی بہت اقوال آئی ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ مین کہا کہ اولی بیچ وجہ تطبیق کے یہ ہی کہ نفی عدوی کی باقی ہی اوپر عموم اطلاق
اپنی کی اور مخالطت ان بیماریون کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہین ولیکن امر بہاگنی کا جذامی سی باب سد ذرائع سی ہی تا کوئی ورطہ شرک مین نہ پڑ جاوی یعنی
اگر کسی نی مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الہی سی علت جذام مین مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا پس حکم کیا ساتہ بچنی کی
تا اوسکو وہم مین نہ پڑی اور اسلیے آنحضرت نے آپ جذامی کی ساتہ طعام کہایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی پس حکم بہاگنی کا اوسکی لیے ہے
کہ اپنی نفس مین صدق و یقین نپاوی اور بتقدیر پہونچنی مرض کی ورطہ شرک خفی مین پڑ جاتی اور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنی ہی لا عدوی سی اور
نووی نی کہا کہ جذام کی لیے ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہمبستری پس یہ بات طب سی ہی عدوی نہین جسکو شرع رد کرتا ہی طعام
ناخوش اور بوی ناخوش اور سبب اذن خدا کی ہی واللہ اعلم ح

الفصل الثاني

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابن عباس سے
کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکہتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتہ اوسکی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین
وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہی روایت
کی یہ ابو داود نی ف عیافہ ساتہ زیر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطوری کہ بیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی اور اعتبار
اسکی ساتہ نام جانورون کی ہی جیسی کہ فال لیجاوی ساتہ عقاب کے عقاب پر اور ساتہ غراب کی غربت پر اور ساتہ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ
اور طیرہ کی یہ ہی کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی یا اور جانور وغیرہ سی اور عیافہ کا استعمال خاص جانوری کی آواز وغیرہ سی فال لینی
مین آتا ہی اور نہایہ مین ہے کہ عیافہ ڈانٹنا پرندہ کا اور فال لینی ساتہ اسما اور آواز اور گذرنی اوسکی کی اور طرق ساتہ زبر طا اور جزم را کی سنگریزہ مارنا
کہ عادت عرب کی عورتون کی تہی کہ وقت فال لینی کی مارتی تہین اور بعضون نی کہا کہ خط ریت مین کہینچنا جیسی کہ عادت رمالون کی ہی اور جبت ساتہ
زبر جیم اور جزم با کی معنی سحر کہانت کے ہی اور بعضون نی کہا کہ جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کی جاوی سوای اللہ تعالی کی یعنی یہ افعال سبب شرک اور اعمال
شرکون کی سے ہین اور اظہر یہ ہی کہ جبت شیطان ہی یعنی یہ افعال شیطان سی ہین ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ

بالتوکل هذا عندی ہے قول ابن مسعود کا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی اونہی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمایا یہ بات تین بار یعنی بنا بر مبالغہ کے بہت بچکر اوس سے اور نہیں ہم میں سے کوئی مگر یعنی گزرتا
کوئی کہ نہیں وہمی خاطر میں قال ابن مسعود اور دور کر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر کسی کی حضرت کی
کچھ شک اور وہم خاطر میں آوے تو چاہیے کہ توکل خدا پر کرے اور اوس کام کو جاری رکھے اور اوس ہم کا شگون کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے
کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے کہ تھا سلیمان بن حرب شیخ بخاری کا یہی کہتا اس حدیث میں کہ وما منا الا ولکن اللہ یذهبه بالتوکل یہ
کلام میرے نزدیک جیسی قول ابن مسعود ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک کہا شگون بد لینا شگون کی رسم دین میں سے ہی اور یہ سبب حق کا او
اگر جزما اعتقاد کرے کہ یوں ہی ہو گا وہ شگون بیشک کفر ہی ان ح **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید مجذوم
فوضعها معه فی القصعة وقال کل ثقة باللہ وتوکلا علیه رواه ابن ماجة اور روایت جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا
ہاتھ جذامی کا اور رکھا اوسکو ساتھ اپنے بیچ پیالہ کی اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہوں میں ساتھ اللہ کی اور توکل کرتا ہوں اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ حکم اشارہ
ہی اوپر کہ بعد حصول توکل ویقین کی بھاگنا جذامی سے لازم نہیں ح **وعن** سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا هامة ولا عدوى ولا طيرة وان تكن الطيرة في شيء ففي الدار والفرس والمرأة رواه ابو داود اور
روایت سعد بن مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہامہ اور نہیں ہی عدوی اور نہیں ہی شگون بد اور اگر ہوتا شگون بد
کسی چیز میں تو ہوتا گھر میں اور گھوڑی میں اور عورت میں نقل کی یہ ابو داود نے **ف** حدیثوں بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئی ہیں بعضیوں میں نفی
تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اوسکی مطلق سمجھی جاتی ہی اور یہ بہت ہیں اور بعضیوں میں ثبوت طیرہ کا عورت میں اور گھوڑی میں اور گھر میں ساتھ
لفظ حصر کی جیسی کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشؤم فی ثلاثة الفرس والمرأة والدار اور ایک روایت میں تین چیزیں زمین اور خادم اور فرس
کی یا ساتھ لفظ شرط کی آیا ہی جیسی کہ اس حدیث میں اور ساتھ اسکی ہیں اور بعضیوں سے انکا ثبوت نحوست کا ان امور میں سمجھا جاتا ہی مانند
تمام امور کی جیسی کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہیں ابن عباس سے آیا ہی اور بعضی حدیثوں میں آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور میں بیچ اہل جاہلیت
کی تھا جیسی کہ حدیث حضرت عائشہ کی ہیں آیا ہی وجہ تطبیق کی انمیں یہ ہی کہ تطیر کسی چیز میں نہیں ہی اور اگر فرض کیا جاوے ثبوت اوسکا تو یہ
چیزیں مظنہ اور محل اوسکی ہیں اور جگہ اوسکی کہتی ہیں کہ اگر ثابت ہو یہ ایسا ہی جیسا حضرت نے فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقته العین اور
اسی طرح کلام ہی قاضی کا کہ اوسنے کہا لا طیرة کی حصر اولی کو دلالت کرتا ہی اوپر کہ نحوست تطیر کی نفی ہی اور یہی نفی اگر نحوست کو وجود ثبوت ہوتا
تو ان چیزوں میں ہوتا [illegible] لیکن وجود ثبوت نہیں انمیں اصلا [illegible] اور بعضوں نے کہا کہ نحوست گھر میں تنگی اور خباثت اوسکی
ہی اور یہ کہ پڑوس برا ہو اور نحوست عورت کی یہ کہ بانجھ ہو یا بدشکل ہو زبان دراز ہو اور نحوست گھوڑی میں یہ ہے کہ تنگ ہو اور [illegible] بری ہوں اور
ہوا ناموافق ہو اور نحوست گھوڑی میں یہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گراں قیمت ہو اور موافق غرض سواری کے نہ ہو اور یہی مراد خادم میں سے
یا نحوست محمول ہی اوپر کراہت اور ناخوشی کی [illegible] طبع کی پس نفی شوم وتطیر کی اوپر [illegible] حقیقت کے محمول ہو گی واللہ اعلم ح
وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعجبه اذا خرج لحاجة ان يسمع يا راشد يا نجيح رواه الترمذي
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خوش آتا اونکو جس وقت نکلتے واسطے کسی کام کی یہ کہ سنیں یا راشد ای نجیح یعنی فال
نیک [illegible] ح **وعن** بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتطير من شيء فاذا بعث عاملا سال

عن اسمه فإذا أعجبه اسمه فرح به ورئي بشر ذلك في وجهه وإن كره اسمه رئي كراهية ذلك في وجهه وإذا دخل قرية سأل عن اسمها فإن أعجبه اسمها فرح بها ورئي بشر ذلك في وجهه وإن كره اسمها رئي كراهية ذلك في وجهه رواه أبو داود اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے پھر جس وقت کہ بھیجنے لگتے عامل یعنی حاکم کو پوچھتے نام اوسکا پس جس وقت کہ اچھا لگتا آپ کو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکی اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکی کی اور اگر مکروہ جانتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکی کی یعنی اور بدل دیتے اوس نام کو ساتھ اچھی نام کی اور جس وقت کہ داخل ہوتے کسی بستی میں تو پوچھتے نام اوسکا پس اگر اچھا لگتا اونکو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکی اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہری اونکی کی اور اگر مکروہ رکھتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہری اونکی کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** تطیر نہیں تھی اسلیے کہ بسبب اسکی اوس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اوسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت و قبح اوسکی کا چہرہ مبارک میں ظاہر ہوتا تھا اسلیے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہے بیچ خوشی و ناخوشی کی قطع نظر کر کے تطیر و تفاول سے اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے یہ کہ اختیار کرے آدمی اپنی فرزند اور خادم کی لیے نام اچھا اسلیے کہ بری نام کبھی موافق ہو جاتی ہیں تقدیر کی جیسے کہ اگر نام رکھے کوئی اپنی بیٹی کا خسار یعنی بعض اوقات بیماری ہوتی ہے تقدیر الٰہی ساتھ اوسکی کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکی بیٹی کو خسار پس اعتقاد کرتے ہیں بعضی لوگ یہ کہ یہ بسبب نام اوسکی کی ہے پس شوم جانتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں ہمنشینی اوسکی سے ہوج ع **وعن أنس** قال قال رجل يا رسول الله إنا كنا في دار كثير فيها عددنا وأموالنا فتحولنا إلى دار قل فيها عددنا وأموالنا فقال عليه الصلاة والسلام ذروها ذميمة رواه أبو داود اور روایت ہے انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر میں بہت تھے اوس میں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہم نے طرف ایک اور گھر کی کم ہو گئے اوسمیں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے چھوڑ دو اوس گھر کو اس حال میں کہ برا ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** حضرت نے جو اوس گھر کے چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیلہ تطیر کی سے نہیں ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو اونکی اسلیے فرمایا کہ اونکی دلوں میں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ نقصان خرابی بسبب ہی کی اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاؤ تاکہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کی نہ پڑیں ع **وعن** يحيى بن عبد الله بن بحير قال أخبرني من سمع فروة بن مسيك يقول قلت يا رسول الله عندنا أرض يقال لها أبين هي أرض ريفنا وميرتنا وإن وباءها شديد فقال دعها عنك فإن من القرف التلف رواه أبو داود اور روایت ہے یحیی بیٹے عبداللہ بیٹے بحیر کی سے کہ کہا خبر دی مجھکو اوس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کی سے کہ کہتا تھا کہا میں نے یا رسول اللہ نزدیک ہمارے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ابین وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اور شہروں سے وہاں آکر غلہ جمع ہو جاتا ہے کہ لیجاتا ہے اور شہروں کو لوگ لیجاتے ہیں اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اوسکو داخل ہونی اوسمیں یعنی اوسمیں آمد و رفت کرنی سے طرف اوسکی اسلیے کہ قریب ہونے بیماری اور وبا کی سے پیدا ہوتا ہے تلف و ہلاک نقل کی یہ ابو داود نے **ف** کہا طیبی نے یہ قبیلہ عدوی کی سے نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کی سے ہے اسلیے کہ ہوا کی صالح اور موافق ہونا اچھا ہے بیچ صلاح بدن کی اور فساد ہوا اور عدم موافقت اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے انتہی اور شاید کہ بہاگنی والی وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کی تمسک کرتی ہوگی کہ اوس شخص نے شکایت وبا سے کی کہ اوس میں پڑی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اوسکو اور باہر نکل اوس زمین سے اسلیے کہ مخالطت ساتھ مرض و وبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی ولیکن توکل کی ساتھ اسکی نہین ہوسکتا اسلیٔ کہ اس شخص نے شکایت کی ابتداء ہوئی وبا کی ہی اس زمین مین اوس وا سطی اوسکو تحویل کا حکم فرمایا
اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اوسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ وہم شرکت خفی کی اوسکو ساتھ نکل آنی کی وہان سی اجازت دی
تو یہ کہ وہا وہان واقع ہوی اور بعد اوقع ہونی کی وہان سی بہاگنی کو جائز نہ کہا اور کلام اسمین ہے اور وظیفہ بیچ بلا کی پیش از وقوع
کی احتراز واجتناب ہی اور بعد از وقوع کی صبر ورضا ہی گو دعا وتضرع کرے کہ حکم ساتھ اوسکی فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیحہ کی کہ صحیحین
مین ہے ساتھ منع اور نہی کی نکلنی اور بہاگنی وبا کی سی اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر وثبات پر آئی ہین اور یہ حدیث سنن ابی داؤد مین
ہی معارض صحیحین کے حدیثون کی نہین ہوسکتی اور لکہا ہی علماء نی کہ فروہ بن مسیک سی سوا ایک وحد یثون کی روایت نہین کی گئی مین
اور وہ بہی ایک مرد مجہول سی کہ معلوم نہین نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی بہی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین تحاکل کہ بیشک وبا
سی بہاگنا ممنوع اور معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ بہ تقدیر صبر کی مرجاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہی اور غیر
اعتقاد کی گناہ ہی اور قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گہر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب وارد ہونی نص کی اوپر خلاف اسکی کی اور
یہ بہی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گہر کی اور لگنی آگ کی بیچ ظن غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرض کی وقت نکلنی کی وبا
کی شکوک وموہوم ہی ❊ **الفصل الثالث** تیسری فصل **عن عروۃ بن عامر قال ذکرت الطیرۃ عند رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنہا الفال ولا ترد مسلما فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقل اللہم لا یاتی
بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ رواہ ابو داؤد مرسلا
روایت ہی عروہ بن عامر سی کہا ذکر کیا گیا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر اونمین سی فال ہی اور نہ روکی
شگون بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جس وقت کہ دیکہی ایک تمہارا وہ چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون لیتی
ہین اوس سی رنجیدہ اور وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہئی کہ کہی یا الٰہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہین پہیرنا برائی
اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت وتوفیق خدا کی نقل کی یہ ابو داؤد نی بطریق ارسال کی **باب الکہانۃ** باب
بیچ بیان کہانت کی ❊ ف ❊ صراح مین لکہا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت بہ فتح کی فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کی پیشہ اوسکا اور طیبی نی کہا
کہ کاہن وہ کہ خبر کرے حوادث آیندہ کی اور دعوی کرے معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزون کا عرب مین کاہن تہی کہ بعضی اونمین سی دعوی کرتی تہی کہ تابع
جنات خبر دیتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سن آتی تہی احکام الٰہی آسمان پر سی اور کاہنون سی کہدیتی تہی اور وہ اوسمین کچہہ بہت
زیادہ کرکی کہتی ہین قبول کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانت اور بعضی بتقدمات
اور اسباب علامات سی کچہہ معلوم کرتی تہی کہ انکو عراف کہتی تہی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہونی کا بتا دیتی تہی جیسی رمال کرتی ہین اور کبہی
اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بہی آتا ہی اور یہ افعال حرام ہین اور اونپر مال لینا بہی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونون گنہگار ہوتی ہین
اور محتسب پر منع اور تادیب اونکی لازم ہی انتہی ❊ **الفصل الاول** پہلی فصل **عن معاویۃ بن الحکم قال قلت یا رسول**
اللہ امورا کنا نصنعہا فی الجاہلیۃ کنا ناتی الکہان قال فلا تاتوا الکہان قال قلت کنا نتطیر قال ذلک شیء
یجدہ احدکم فی نفسہ فلا یصدنکم قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن
وافق خطہ فذاک رواہ مسلم روایت ہے معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ کتنے ایک چیزین ہین کہ تہی ہم

اونکو جاہلیت میں ایک اونمیں سے یہ ہے کہ تھے ہم آتے کاہنوں کے پاس یعنی اور پوچھتے ایسے چیزیں اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنوں کی پاس کہا معاویہ نے کہا میں نے دوسری چیز یہ ہے کہ تھے ہم شگون بدلیتی فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتا ہے اوسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنے کی پس نہ باز رکھی تمکو یعنی کسی کام سے یہ خیال آنا کہا معاویہ نے کہ کہا میں نے ایک اون میں سے یہ ہے کہ ہم میں کتنی ایک شخص خط کھینچتے ہیں فرمایا تھے ایک نبی انبیاء میں سے خط کھینچتے یعنی بامر الہی یا بسانۃ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہے **ف** مراد نبی سے دانیال ہے اور بعضوں نے کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہے والا خطا مراد اس سے نہی ہے یعنی جب علم اوس خط کی کھینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اوپر اوسکی ممنوع ہوا یعنی یہ کیا جانتا ہے کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھے تا یہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اوسکا بھی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب لا یجوز من العمل فی الصلوۃ میں بھی ہو چکا ہے **وعن** عائشۃ قالت سأل اناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکہان فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم لیسوا بشیء قالوا یا رسول اللہ فانہم یحدثون احیانا بالشیء یکون حقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفہا الجنی فیقرہا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ فیخلطون فیہا اکثر من مائۃ کذبۃ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ سوال کیا لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال کاہنوں کا کہ آیا باتیں انکی سچ اور لائق اعتماد کی ہے یا نہیں پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نہیں وہ کچھ یعنی پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو اونکی خبر پر عرض کیا لوگوں نے کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتے ہیں اور خبر دیتے ہیں کبھی ساتھ ایک چیز کی کہ ہوتی ہے حق پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ یہ بات ہے سچ اوچک لیتا ہے اوسکو جن پھر ڈالتا ہے اوسکو بیچ کان دوست اپنے کی مانند آواز کرنے مرغ کی کہ بلاتا ہے دوسری مرغ کو دانہ کی لیے پس ملاتے ہیں کاہن اوس کلمہ میں زیادہ سو جھوٹ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سچ اور ثابت ہے کہ سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا اونہوں نے حق سے وحی کی یا بسانۃ مکاشفہ لوح محفوظ کی واسطی اونکی اور بعضوں نے کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالنی کی ہیں یعنی ڈالتا ہے وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی ڈالتا ہے مرغی سے جنتی کرنے کی وقت اسطرح کہ نہیں جانتی اوسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہے اوس کلمہ کو اپنی دوست کے کان میں اسطرح کہ نہیں مطلع ہوتا اوس پر غیر اوسکا **وعنہا** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الملئکۃ تنزل فی العنان وہو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکہان فیکذبون معہا مائۃ کذبۃ من عند انفسہم رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق فرشتے یعنی ایک جماعت اون میں سے اوترتی ہیں عنان میں اور عنان کہتے ہیں ابر کو پس ذکر کرتے ہیں کاموں کا کہ تقدیر کیے گئے آسمان میں پس چوری سے اور پوشیدہ کان رکھتے ہیں اوسپر شیاطین پس سنتے ہیں اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہے پس پہنچاتے ہیں اوسکو طرف کاہنوں کی پس جھوٹ بنا لیتے ہیں کاہن ساتھ اون کلموں کی کہ شیاطین سے سنی ہیں سو جھوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی اس سبب سے بعضی چیزیں موافق واقع کی ہو جاتی ہیں لیکن ہر گاہ کہ غالب ہوتا ہے اونمیں جھوٹ بند کر دیا شارع نے دروازہ استفادہ کا اونسے اور فرمایا کہ نہیں وہ کچھ **وعن** حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسألہ عن شیء لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہے حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن اور نجومی کی پاس اور پوچھے اوس سے کچھ یعنی غیب کی باتیں نہیں قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس راتوں کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہایت خسار اور کم بختی اوسکی ہے کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہے ضائع اور نامقبول ہوئی یا مراد یہ ہے کہ جب تک نماز قبول نہوئی

تو اور اعمال بطریق اولیٰ نامقبول ہونگی اور مردود نہ مقبول ہونی سی یہ ہی کہ ثواب نہیں حاصل ہوتا اگرچہ ادا ہو جاوے کہ قضا اوس سے واجب ہو ساقط ہی اور
حدیث میں کہ جماعت ہی کا ذکر کیا لیکن مراد ہر ایک شخص ہی اسلئے کہ کلام عرب میں اسطرح آتا ہی کہ رور حیاشت کر کر لی ہین ساتھ مطلع اوسکا
ہوتا ہی ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ
عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ
بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
زید بن خالد جہنی سے کہا نماز پڑہوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیبیہ میں کہ نام ایک جگہہ کا ہی پیچہے مینہ برسنے
کی کہ تہا رات کو پس جبکہ پہری آنحضرت نماز سے متوجہ ہوئی لوگون کی طرف اور فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے
یعنی اسوقت اشارت کی ساتہ آنی وحی کی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ
صبح کی بعضی بندون میری نے کہ ایمان لانیوالے ساتہ میرے اور بعضون نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم ساتہ فضل اللہ کی اور رحمت
اوسکی کی پس شخص ایمان لایا ساتہ میرے اور کفر کیا ساتہ ستارون کی اور جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم بسبب غروب ہونے
ایک ستارہ کی اور نکلنے ایک ستارے کی شخص کافر ہوا ساتہ میرے اور ایمان لایا ساتہ ستارے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جو کوئی یہ اعتقاد
کرے کہ ستارے فاعل اور مدبر مینہ برسانے کی ہین مانند اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہی اور جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ مینہ اللہ کی طرف سے اور فضل
اوسکی سے ہی اور ستارے علامت اور مظنہ مینہ برسنے کی ہین یہ کفر نہیں اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ بہی مکروہ تنزیہی ہی ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ
يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں
نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون میں سے ساتہ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہ پس کہتے ہین
کہ مینہ برسا بسبب ستارے فلانی اور فلانی کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ مراد برکت سے مینہ ہی اور جملہ ینزل اللہ الغیث بیان اوسکا اور احتمال ہی
کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل اللہ الغیث مثال اور بیان ایک فرد اوسکی کا ہو ع

الْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سیکہتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سے حاصل کرتا ہی
ایک شاخ سحر سے زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** تشبیہ دی
علم نجوم کو ساتہ سحر کی واسطے برائی بیان کرنی اوسکی کی کیونکہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحرون اور کاہنون سے ہی کہ بُری کام کرتے ہین اور خبر دیتے ہین
غیب کی بتاتی ہین ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ
اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن کی پاس اور سچا جانے اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کی اپنی بیوی سے
حالت حیض میں یا بدفعلی کری اپنی بیوی سے بیچ مقعد اوسکی کی پس تحقیق بیزار ہوا اوس چیز سے کہ اوتاری گئی اوپر محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ احمد نے

اور ابو داؤد نے ۔ ف بیزار ہوا یعنی کافر ہوا یہ محمول ہی حلال جاننی پر یا تغلیظ و تشدید ہی اوس پر کہ نہ اتی ایسا کام کری

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ فِی السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ کَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ فَیَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰکَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ فَیَسْمَعُ الْکَلِمَةَ فَیُلْقِیْهَا اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ ثُمَّ یُلْقِیْهَا الْاٰخَرُ اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰی یُلْقِیَهَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْکَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَکَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ یُلْقِیَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ یُّدْرِکَهٗ فَیَکْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ کَذْبَةٍ فَیُقَالُ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَنَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیُصَدَّقُ بِتِلْکَ الْکَلِمَةِ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَآءِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا آسمان میں مارتی ہین فرشتی بازو اپنی یعنی ڈرتی اور کانپتی ہین ہیبت اور عظمت حکم الہی سی بسبب خوف قول اور کلام الہی کی گویا آواز کلام الہی کی یعنی بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم اور استماع اوسکی کی مانند زنجیر کی ہی کہ کھینچی جاوی پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کی دلون سی کہتی ہین یعنی تمام فرشتی کم رتبہ فرشتون مقرب سی کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہاری نی کہتی ہین فرشتی مقرب اور پیغمبر کو کہ حکم کیا پروردگار نی یا کہتی ہین اون فرشتون پوچھنے والون سی حق ہی یعنی حق ہی جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتی ہین اون باتون کو چوری سی سننی والے کہ جن اور شیاطین ہین اور چوری سی سننی والی اسطرح ہین کہ بعضے اونکی اوپر بعضون کی ہین اور بیان کی سفیان نی ہیئت اونکی ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی ہاتھ اونگلیون ہاتھ کی پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان انگلیون اپنی کی پس سنتا ہی چوری سی سننی والا بات کو پھر ڈالتا ہی اوسکو طرف اوسکے کہ نیچے اوسکے ہی پھر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہان تک کہ ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس اکثر پاتا ہی چوری سی سننی والی کو شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کی طرف ساحر یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہونچنی شعلی کی پس پہنچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جھوٹ جنا لیتا ہی کاہن ساتھ اوس بات کی سو جھوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتھ اوس بات کی بیچ اثنا جھوٹی باتون کی پس جب جھٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتھ بعضی جھوٹی باتون اوسکی کی تو کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنی والا کاہن کا ساتھ اوسکی کہ جھٹلاتا ہے اوسکو کیا نہین ہی اور نہین جانتا تو کہ کہا واسطی ہماری اور خبر دی ہمکو کاہن نی فلانی فلانی دن ایسی ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کی کہ سنی گئی آسمان سی اور راست ہوا وہ نہین یعنی اور وہ سو جھوٹ نہین منظور کرتی بسبب بات سچی کی کہ اونکی باطن مین ہی جیسی کہ نجومیون کا حال ہے کہ اگر ایکبار بات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہو گئی تو دنیا دار معتقد اونکی ہو جاتی ہین بسبب نہایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکی دلون مین ہی نقل کی یہ بخاری نی ف ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث مین آگی آتی ہی صریح آیا ہی کہ کاہن یا ساحر ہی پس ساحر ہی یہان مراد کاہن ہی اس صورت مین شک کی لیی ہوگا یا ساحر سی مراد منجم ہی جیسی کہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر یعنی کہ ساحر خبر غیب کی نہین بتاتا ہی پس لفظ او واسطی تنویع کی لیی ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہی اسمین کہ مرجوم آیا ساتھ رجم کی ایذا پاکر مرتا ہی یا جل جاتا ہی ساتھ رجم کی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَیْنَمَا هُمْ جُلُوْسٌ لَیْلَةً مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُمِیَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِذَا رُمِیَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سی کہ تہا انصار سی کہ صحابہ اوسوقت کہ بیٹہی ہوئی تہی ایک رات ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تہی تم کہتی جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی یعنی حقیقت حال کی تہی ہم کہتی کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبہی یون کہتی تہی اور کبہی یون یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق یہ شعلہ نہین پہینکا جاتا بسبب مرنی کسیکی اور نہ بسبب حیات کسی کی ولیکن پروردگار ہمارا کہ بابرکت ہی نام اوسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتی ہین فرشتی اوٹہانی والی عرش کی پہر تسبیح کرتی ہین جو آسمان والی کہ متصل ہین عرش کی اوٹہانی والون کی یہانتک کہ پہونچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پہر کہتی ہین وہ فرشتی کہ متصل اوٹہانیوالون عرش کے ہین یعنی عرش کی اوٹہانی والون کی کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نی پس خبر دیتی ہین وہ اونکو اوس چیز کی کہ فرمائی پہر خبر پوچہتی ہین بعضی آسمان والی بعضون سی یہانتک کہ پہونچتی ہی یہ خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اوچک لیتی ہین جن سننی کو یعنی اون خبرون کو چوری سی لی آتی ہین پہر ڈالتی ہین طرف دوستون اپنی کی یعنی کاہنون کی اور پہینکی جاتی ہین طرف اونکی یہ ستاری یعنی یہی سبب اون ستارون کی پہینکی جانی کا یہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتی ہو پیدایش و موت کا پس جو چیز کہ لائی کاہن اوسکو اوپر اس طرح کی کہ ہی یعنی بغیر تصرف کی راست و درست پس وہ چیز راست ہی ولیکن وہ کاہن جہوٹ ملالیتی ہین اوسمین اور زیادہ کرتی ہین یعنی اوس سنی ہوئی پر نقل کی یہ مسلم نی

وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيٰطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلٰئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيعِ مِثْلُهُ وَزَادَ وَاللهِ مَا جَعَلَ اللهُ فِي نَجْمٍ حَيٰوةَ أَحَدٍ وَلَا رِزْقَهُ وَلَا مَوْتَهُ وَإِنَّمَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنُّجُومِ

اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا پیدا کیی اللہ تعالی نی یہ ستاری واسطی تین باتون کی ایک بات یہ کہ پیدا کیا انکو واسطی زینت آسمان کی اور دوسری واسطی مارنی شیطانون کی اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب انکی یعنی بیچ دریا اور جنگل کی پس جسنی کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کی خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوس چیز مین کہ نہین جانتا اپنی نہین جو وہی علم اوسکا اسلیے کہ خبرین آسمان کی نہین پائی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سی حال آنکہ اسمین نہین ہی زیادہ اوس چیز سی کہ گذری نقل کی یہ بخاری نے بلا اسناد اور بیچ روایت رزین کی یون ہی کہ تکلف کیا اوس چیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننی اوس چیز کی کہ نہین اوسکو علم ساتہ اوسکی اور تکلف کیا بیچ جاننی اوس چیز کی کہ عاجز ہوئی علم اوسکی سی انبیا اور فرشتی اور روایت ہی ربیع سی مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نی یہ کلام کہ قسم ہی اللہ کی نہین مقرر کی اللہ تعالی نی ستارے مین زندگی کسی کی یعنی پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنی مال وجاہ اور نہ مرنا کسی کا اور سوا اسکی نہین کہ افترا کرتی ہین کاہن اوپر

ہوتی اور ٹھہرتی ہیں طلوع ہوتی ستارہ کو علت واسطی ایک چیز کی **ف** خلع کیا حصہ لینا یعنی اپنی عمر میں سی اور وہ مشغول ہوتا ہی بیفائدہ چیز میں کہ نہ فائدہ دیتی ہی دنیا میں اور نہ آخرت میں شرح یہاں ملا علی اور حضرت شیخ رح نی خوب تفصیل سی لکھا ہی خلاصہ ذکر کیا گیا **وعن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سیکھے کوئی قسم علم نجوم سی واسطی غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نی یعنی قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں تحقیق سیکھا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہی اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ علامتوں کی خبریں غیب کی بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتھ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری مع اعتقاد اوسکا کہی کافر ہی یعنی اسی طرح کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سی ہیں اور کافروں اور بددینوں کی اعمال سی ہیں نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ القطر عن عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکھے اللہ مینہ اپنی بندوں سی پانچ برس یعنی مثلا پھر برساوے البتہ ایک جماعت آدمیوں میں سی کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کی کفر کرنیوالی کہیں برسائی گئی ہم بسبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہ نسائی نے **ف** مجدح ساتھ زبر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کی منازل قمر سی ہی کہ سبب اوس کی مینہ کا ہی

کتاب الرؤیا

کتاب ہی بیچ بیان خواب کی **ف** حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونی والی کی علوم اور ادراکات کو جیسے جاگتی کی دل میں اور اللہ سبحانہ قادر رہی اوسپر نہ بیداری باعث اسکی ہی اور نہ نیند مانع اوس سی پیدا کرتا ان ادراکات کا سونی کی دل میں علامت ہی اور امور پر کہ پیش آتی ہیں فی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہی جیسی کہ ابر دلیل ہی جو مینہ پر ہی

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری وزاد مالک بروایۃ عطاء بن یسار یراھا الرجل المسلم او تری لہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں باقی رہا آثار نبوت سی کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینی والی کہا صحابہ نی کیا ہے مبشرات فرمایا خواب اچھے نقل کی یہ بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نی ساتھ روایت عطاء بن یسار کی اس عبارت کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مرد مسلمان یعنی اپنی لیے یا دکھایا جاوی واسطے اوسکی یعنی کوئی اور مسلمان دیکھی واسطی اوسکی **ف** نہیں باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہو جائی گی بسبب نہ رہنے پیغمبر کی اور نہیں باقی رہے گی وہ چیز کہ جانی جاوی اوس سی چیز ہونی والی مگر خواب کہ اس سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کریں گی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی ساتھ پیش میم اور زیر شین کی معنی خوشخبری کے اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہی اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حلم کہتی ہیں ساتھ پیش حا کے لیکن تخصیص شرعی ہی اور لغت میں معنی مطلق خواب کی ہیں چنانچہ اس حدیث میں بھی یہی مراد ہی اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی ساتھ صالحہ کی واسطی بیان و ایضاح کی ہی یا صالحہ بمعنی صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی اول اگرچہ اظہر اور موافق تر ہیں ساتھ معنی مبشرات کی کہ غالباً یا کلیاً بیچ خبر نیک شادی بخش کی مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ امین صدق بھی معتبر ہی جیسی کہ طیبی نے کہا و لیکن سیاق حدیث ناظر بیچ معنی ثانی کی ہی اسلیے کہ ثبوت میں خبر صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کے ہی اھل

اوپر ہی سے طاری کی گئی ہیں ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب اچھا ایک ٹکڑا ہی چھیالیس ٹکڑوں نبوت کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتھ رویای صالحہ کی بیان صادقہ ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزو شی کا ساتھ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نہ رہی تو جزو اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ وہ ایک جزو ہی اجزای علم نبوت سی اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہیں مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہ پر تو ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ یہ معنی الاہی نہو جیسی کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ راہ و روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سی ہیں اور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کے اگرچہ بعض علما نے کچھ کچھ لکھی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ علم اوسکا اور اور چیزوں معدودہ کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت میں پینتالیس آیا ہی بدلی چھیالیس کے اور ایک میں ستر اور ایک میں چوبیس وغیر ذلک مراد اون سب سے تکثیر ہی نہ تحدید ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نی دیکھا مجکو خواب میں پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطی کہ شیطان نہیں بنتا ہی میری صورت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تحقیق دیکھا مجکو یعنی گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری میں لیکن نہیں مبنی ہوتی ہیں اوسپر احکام کہ وہ صحابی ہو جاوی یا عمل کری اوس چیز پر کہ سنی اوس حالت میں اور بعضوں نی کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہیں یعنی میری وقت کی لوگوں میں سی جسنی مجکو خواب میں دیکھا توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میری دیکھنی کی حالت بیداری میں دنیا میں یا آخرت میں اور بعضوں نی کہا کہ یہ معنی اخبار کی ہی یعنی جسنی دیکھا مجکو خواب میں پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃً اور سچا ہی نہیں ہی اضغاث احلام سی اسلیے کہ شیطان نہیں بنتا ہی میری صورت میں یعنی یہ مجال نہیں شیطان کی کہ کسی کی خواب میں آوی اور اوسکی خیال میں ڈالی کہ میں آنحضرت ہوں اور آنحضرت پر یہ جھوٹ باندہی اور بعضی محققین نے لکھا ہی کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکھنی والی کو وسواس میں ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کی ہرگز نہیں بن سکتا اور جھوٹ نہیں باندہ سکتا اسلیے کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہیں اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کی ضد ہی اور حق تعالی جامع ہی صفات ضلال و ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہ ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سی صریح البطلان ہی اور محل اشتباہ نہیں بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسیلیے اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سی متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کری تو معجزہ اوس سی ظاہر نہیں ہوتا ع ح وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دیکھا مجکو پس تحقیق حق دیکھا یعنی سچا ہی خواب اوسکا کہ اوسنی مجہی کو دیکھا نہ غیر میری کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہی کہ یہ حدیثیں ساتھ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہیں کہ جسنی آنحضرت کو خواب میں دیکھا اونہیں کو دیکھا اور شیطان کو اوسمیں دخل نہیں اور علمانی اسکو خصائص حضرت کی سی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی اسمیں بعضوں نی تو یہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکھی آنحضرت کو ساتھ صورت اور حلیہ مخصوص کی کہ آپ رکھتی تھی اور بعضوں نی اس میں تعمیم کیا اور کہا کہ اوسی شکل و صورت میں دیکھی کہ مدت عمر شریف میں اوسپر تھی خواہ جوانی میں خواہ کہولت میں یا آخر عمر میں اور بعضوں نی دائرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اوس صورت پر دیکھی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سی سدہاری تا آنکہ تعداد سفید بالوں کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک میں تھی اوسکو بہی نوبت بیس کی پہونچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب میں دیکھنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان کر

لیکن اس صورت میں جو دیکھا ہی تو وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص کی بیان کرتا تو وہ لکھتی کہ جانو کی آنحضرت کو نہیں لیکھا اور امام نووی نی کہا صحیح یہ ہی کہ
آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکھا خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوای اوسکی اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف و تفاوت
صورتون کا باعتبار کمال و نقصان دیکھنی والی کی ہی جیسی حضرت کو اچھی صورت مین دیکھا بسبب کمال دین اپنی کی دیکھا اور جیسی برخلاف اوسکی دیکھا بسبب نقصان
دین کی دیکھا اور اسیطرح پر ایک نی بڈہا دیکھا اور ایک نی جوان اور ایک نی راضی اور ایک نی خفا اور ایک نی روتی ہوئی اور ایک نی خوش اور ایک نی ناخوش تمام یہ
مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنی والی کی پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت حال دیکھنی والی کی اور اوس مین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کی لیی کہ اوس سی حال اپنی
باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی قیاس پر بعضی ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سی خواب مین سنی تو اوسکو سنت قویمہ پر عرض کری اگر موافق ہی
تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ اوسکی کی ہی پس وہ ہی ذات کریمہ ونکی کا اور اوسچیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف
کہ ہی مجسے ہی حضرت شیخ علی متقی نقل کرتی تہی کہ ایک فقیر نی فقرای مغرب سی آنحضرت کو خواب مین دیکھا کہ اوسکو شراب پینی کی لیی فرمائی ہین اوسنی واسطے
رفع اس اشکال کی علماء سی استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نی محمل اور تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تہی مدینہ مین نہایت متبع سنت کی کہ انکو
شیخ محمد بن عراق کہتی تہی جب وہ استفتا انکی نظر سی گذرا تو اونہون نی فرمایا کہ یون نہین ہی جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نی اوسکو فرمایا
لاتشرب الخمر اوسنی لاتشرب کو اشرب سنا ۱۱ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي
فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی دیکھا مجکو خواب مین
پس شتاب دیکھی گا مجکو جاگتی مین اور نہین بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کے زمانہ مین جو شخص دیکھتا تہا خواب مین
حضرت کو تو اللہ تعالی توفیق دیتا تہا اوسکو کہ جاگتی مین دیکھی اور مسلمان ہو اور یا یہ مراد ہی کہ آخرت مین دیکھی گا جاگتی مین ۱۲ع **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ
فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا
أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب اچہا اللہ کیطرف سی ہی اور
خواب برا شیطان کیطرف سی ہی پس جسوقت دیکھی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکہی اوسکو پس بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کی جو برکہ دوست رکہتا ہی
اوسکو یعنی علما اور صلحا اور اقربا سی اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسی کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی اور جسوقت دیکھی ایسا خواب کہ ناخوش رکہتا ہی
پس چاہی کہ پناہ مانگی ساتہ اللہ کی برائی اوسکی سی اور برائی شیطان کی سی اور چاہیی کہ تہتکاری بائین طرف یعنی بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان
کری اوس خواب کو کسیکی روبرو یعنی دوست کے روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بری کی تحسب ظاہر صورت اوسکی کی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی
واقع ہوتی ہی تقدیر الہی سی تحقیق وہ خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** شیطان کیطرف سی یعنی باعث خوشی اوسکی کا
ہوتا ہی اگرچہ پیدا کرنا اور دکہانا دونون کا ساتہ پیدایش الہی کی ہی حاصل یہ ہی کہ اچھا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سی بندی کی لیی تا باعث
حسن ظن کا ہو ساتہ اللہ تعالی کی اور موجب مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور برا شیطان دکہاتا ہی تا غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان اور سست
ہووی بیچ سلوک طریق حق کی اور یعنی نہ ضرر کری کی یہ ہین کہ اللہ تعالی نی گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سی جیسی کہ
گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا ۱۳ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى
أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

کوا او مستقبل اور روایت ہی جابر سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کوئی ایک تمہارا خواب کہ اوسکو برا جانی تو چاہئی کہ تہوکی بائیں طرف
تین بار اور پناہ مانگی ساتہ اللہ کی شیطان سی تین بار اور پہری کروٹ سی کہ تہا اوپر اوسکی روایت کی مسلم نی **ف** اس حدیث مین بیان
ذکر کیا کہ نفل پڑہی یا دو ہی نفل تہوک منہ سی نکالنا او بعض منہ کی اندر ہی نکالنا کہ کچہ علق ہی نکلی او بعضی تہوک کہ نکلی او نام اوسکو دون بہی کہتی ہین
لیکن نفل بعض کی ہی اور بعد اوس نفث ہی کہ پہونکنا ہی ساتہ آب لبون کی اور بعد اوسکی تفل ہی کہ پہونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی نفث
بہی آیا ہی اور اسی حدیث مین ذکر انہیں طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق اور اس حدیث مین کروٹ سی پہرنا بہی آیا ہی تاکہ اسکو بہت تاثیر ہی بیچ تغیر حال کے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَأَنَا أَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يُكْرَهُ الْغُلُّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهُشَيْمٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب جہوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب
مومن کا ایک جز ہی چہالیس جز نبوت کی سی اور جو چیز کہ ہوا جزائ نبوت سی پس تحقیق وہ نہین جہوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ میں کہتا ہون
اور روایت کرتا ہون ان احادیث سی کہ آنحضرت نی فرمائین ہین خواب تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسری ڈرانا شیطان کا اور تیسری
بشارت اللہ کیطرف سی پس جو شخص کہ دیکہی خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکہی اوسی پس بیان کری اوسکو روبرو کسی کی اور چاہیی کہ کہڑا ہو اور نماز پڑہی
یعنی تا بسبب برکت اور نورانیت نماز کی تو ہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نی اور تہی آنحضرت مکروہ رکہتی طوق کا دیکہنا خواب مین
اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہی نقل کی یہ یعنی ساری حدیث مشتمل ہی اوپر مرفوع و
موقوف کی بخاری اور مسلم نی لیکن دونون کو تردد ہی آخر حدیث مین کہا بخاری نی کہ روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس
نی اور ہشیم اور ابو ہلال نی ابن سیرین سی نقل کی اونہی ابی ہریرہ سی اور کہا یونس نی کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر
پیغمبر خدا ہی بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی حدیث مرفوع ہی موقوف
ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اسکو ابن سیرین نی ابی ہریرہ سی اور اونہون نی آنحضرت سی بخاری نی تو یون کہا اور کہا مسلم راوی نی
سی کہ نہین جانتا مین کہ یہ قول انکو رقیہ مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نی اپنی طرف سی اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکی بیچ کہا
گیا اور یہ بہی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نی حدیث مین اس قول اپنی کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ غل اور قید
کی واقع ہوا ہی سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہی کلام اپنی کو درمیان
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری اور مسلم کی سی حقیقت حال ضمیرون قال او رکان یکرہ کی بہی ظاہر ہو جاتی ہی **ف**
جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علما نی اول تو یہ کہ مراد قریب ہونی زمانہ کی سی اخیر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسی کہ
حدیث مین صحیح آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین نہ ہوگا مومن کہ جہوٹا ہووی خواب اوسکا اور بعضی مشائخ اپنی سی سنا ہین نی کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی دوسری

کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب اور دن کا ہی یعنی کہ جس موسم میں رات اور دن برابر ہوتی ہین مزاج تندرست و معتدل بہت ہوتا ہی خواب درست تر اور خلط
اول بہی سالم تر ہوتا ہی تیسری یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہی کہ سال مانند مہینے کی گذرین گی اور مہینے مانند ہفتے کی اور ہفتہ مانند روز کی اور روز مانند
ساعت کے اور کہا ہی علماء نے کہ مراد اس سے ابتدا امام مہدی کا ہی کہ اون لوگوں میں اونکی عدل کی سبب عیش میں ہونگی اور زمانہ عیش کا ہرچند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہی اور زمانہ غم و محنت کا ہرچند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہی پس بیچ زمانہ مہدی کی بہی خواب صحیح و راست ہونگی اہلی کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی راست تر ہی خواب اوسکا بہی راست ہی اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور رجح اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطے بیان اقسام خواب کی ذکر کیا اور اس عبارت میں اشارہ ہی اسپر کہ تمام اقسام خواب کی صحیح اور قابل تعبیر اعتبار کی نہیں بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام
ہی حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہی اور خیال النفس ہے جیسی کہ ایک شخص ایک کلام یا حرفہ کرتا ہی اور اسکی وہ خیال میں بیٹہا ہی وہی خواب مین دیکہتا ہی
یا عاشق معشوق کی خیال مین ہوتا ہی اوسکو خواب میں وہ دیکہتا ہی اور ڈرانا شیطان کا تا انگیں اور رنجیدہ کری اوسکو بسبب دشمنی کی کہ بنی آدم سے کہتا ہے
اور وہ فعل شیطان ہی کہ ساتہ اوسکی آدمی زاد سی بازی کرتا ہی جیسی کہ دیکہتا ہی کہ میرا سر کٹ گیا ہی اور اسی قبیل سے ہی احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہے
اور کبہی سبب فوت ہونی نماز اور تاخیر اوسکی کا ہوتا ہی وغیر ذلک پس یہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کی نہیں اور تیسری قسم بشارت وہی اور اعلام کرتا ہے
جانب حق سے بندہ کی لیے تا ساتہ اوسکی خوش ہووی اور طلب حق مین تازہ ہووی اور حسن ظن اور امیدواری کہی یہ قابل تعبیر کی ہی اور نہ بیان
کری الخ یعنی اسلیے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کی نہیں تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہی اور یہ بہی ہی کہ جب کہے گا اور سننی والا تعبیر بد کہی گا تو توہم
اور تطیر لازم آوی گا اور وسواس میں ڈالی گا اور تعبیر کو خاصیت ہی وقوع میں اور شارحون نی بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کی چند احتمالات لکہی ہین ایک
یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہرتی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہی اس مین اور اس تقدیر پر ضمیر بیچ کان
یکرہ کی پہرتی ہین آنحضرت کی طرف اور معنی یہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نی تہی آنحضرت کہ ناخوش رکہتی اوسکو کہ کوئی دیکہی خواب مین کہ طوق اوسکی گردن مین
ڈالا ہی اہلی کہ یہ صفت دوزخیون کی ہی جیسی کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہری اور کان
یکرہ کی ابو ہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہی ابو ہریرہ سی یعنی کہا ابن سیرین نی کہ تہی ابو ہریرہ ناخوش رکہتی دیکہنی طوق کو خواب مین اور
ابو ہریرہ نی آنحضرت سے سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی پہری طرف راوی کی ابن سیرین سے اور کان یکرہ مین ابن سیرین
کی طرف یعنی کہا راوی نی کہ تہی ابن سیرین کہ مکروہ رکہتی طوق کو اور ظاہرا یہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکہتا ہی اہلی کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر
خواب مین واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا یعنی بیڑیون کا پانون مین اور یعجبہم ساتہ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی مین آیا ہی پس بحسب احتمال اول
کی ضمیر راجع ہی طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکی کی اور بحسب احتمال دوسری کی طرف ابو ہریرہ اور اتباع اونکی کی اور بحسب تیسری کی طرف ابن سیرین
اور تعبیر کرنے والی اہل عصر اونکی کی یعنی اگر کوئی خواب مین دیکہتا کہ قید اوسکی پاؤن مین ہی تو اوسکو اچہا جانتی تہی کہ علامت باز رہنی کی قبائح اور معاصی سے اور
ثابت قدم رہنی کی طاعت پر ہی جیسی کہ فرمایا ویقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و طاعت کے ہی اور لکہا ہی اہل تعبیر نی کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکہی کہ قید پاؤن مین ہی تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہی کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہی ساتہ
اختلاف دیکہنی والی کی مثلا اگر تاجر دیکہی خواب مین کہ اسباب کشتی پر رکہکر بیٹہا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت فائدہ کی اور نفع کی تجارت مین ہے
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکہی تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنی کی مقام حقیقت مین ہی ۔ وعن جابر قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت فی المنام کان رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ إِنَّمَا تَلَعَّبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا تُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی اور جا پڑا ہی میں آگی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان کھیلتا ہی ساتھ ایک تمہاری کی خواب میں پس نہ بیان کرے اوسکو واسطے لوگون کے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنی یہ خواب ہی از قسم اضغاث احلام جس سے کچھ فائدہ اوس قسم سے ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتھ آدمی کی تا غمگین ہووے اوسکو ایسی خواب کو چھپانا چاہیے اور طیبی نے کہا کہ آنحضرت نے وحی سے جانا ہوگا کہ یہ حال ہی کہ یہ خواب اضغاث احلام میں سے ہی اور بازی شیطان ہی اگرچہ نزدیک تعبیر کہنے والون کی اوسکی تعبیر ہی مثل زوال نعمت اور مفارقت منعم اور مانند اوسکی کی طرح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکھتا ہی سونے والا یعنی خواب میں دیکھتا ہون کہ گویا ہم اور صحابہ میری بیٹھے ہیں بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئیں میری پاس کھجورین تر کہ نام رطب ابن طاب ہی پس تعبیر کی میں نے کہ سربلندی اور بزرگی واسطے ہمارے ہی دنیا میں اور عاقبت نیک آخرت میں یعنی رفعت لفظ رافع سے لیا اور عاقبت عقبہ سے اور یہ کہ دین ہمارا اچھا ہی یعنی یہ لفظ رطب ابن طاب سے لیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** عادت شریف آنحضرت کی تہی کہ ناموں سے بطریق تفاول تاویل کی معانی لیتے تہی اور یہ مخصوص ساتہ تعبیر خواب کی نہ تہا بیداری میں بہی ساتہ اوسکی فال لیتے تہی جیسے کہ سفر ہجرت میں کہ مکہ سے مدینہ کو تشریف لیجاتی تہی بریدہ اسلمی کو ساتہ چند سوارون کی [illegible] قریش سے اوسکو واسطے پکڑنے آنحضرت کی تعیین کیا تہا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا تہا فرمایا کہ تو کون ہی اونے نام تیرا کیا ہی اوسنی کہا بریدہ پس حضرت نے ابوبکر سے فرمایا قد برد امرنا یعنی ٹھنڈا ہوا کام ہمارا الی آخر الحدیث **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو موسی سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا میں نے خواب میں کہ تحقیق میں ہجرت کرتا ہون مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اوسمین کھجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکی کی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی اپنے گمان میں تہا مدینہ نام تہا جسکا یثرب اور دیکھا میں نے اپنے اوس خواب میں کہ تحقیق ہلایا میں نے تلوار کو پس ٹوٹ گئی اوسکی نوک پس ناگہان تعبیر اوسکی مصیبت تہی کہ پہونچی مسلمانون کو جنگ احد میں [illegible] اور شہید ہوئی پہر ہلایا میں نے تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی اور پہلے سے بہتر ہوگئی [illegible] تہی اوسکی تعبیر وہ تہی کہ لایا اوسکو خدای تعالی کہ فتح تہی اور جمع ہونا مسلمانون کا [illegible] اوسکی فتح کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یمامہ نام ایک شہر کا ہی [illegible] اور ہجر بہی نام ایک شہر کا ہی [illegible] مدینہ کا نام یثرب تہا پہر نام اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ رکہا گیا اور اون نامون کی حضرت نے [illegible] فرمایا کہ یثرب مشتق ہی [illegible] کی ہی اور اس حدیث میں اور بعض حدیثون میں جو حضرت نے یثرب فرمایا تو یہ نہی کی فرمانے سے پہلے ہی یا اسکی [illegible] کہ ابتدا ہجرت میں لوگ اس نام کو جانتے تہی [illegible] ہی اور یثرب کہنا [illegible] احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ میں جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الآیہ تو وہ قول ہی منافقون کی [illegible] **وَعَنْ** [illegible] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سلم بينا انا نائم اتيت بخزائن الارض فوضع في كفي سواران من ذهب فكبرا علي فاوحي الي ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين الذين انا بينهما صاحب صنعاء وصاحب اليمامة متفق عليه وفي رواية يقال احدهما مسيلمة صاحب اليمامة والعنسي صاحب صنعاء لم اجد هذه الرواية في الصحيحين وذكرها صاحب الجامع عن الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی اوسوقت کہ تہا مین سوتا لایا گیا مین خزانی زمین کی پس رکہی گئی میری ہاتہون مین دو کڑی سونی کی پس گران ہوئی مجہپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت پہننی سونی کی پس وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نی مجکو سوتی مین یہ کہ پہونک مار انکو پس پہونک مارا مین نے اونکو پس اڑ گئی وہ پس تعبیر کی انکی مین نے دو جہوٹی کہ مین بیچ مین دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کی یون ہی کہ بیچ بیان تعیین اون دونون جہوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک اونمین سے مسیلمہ ہی صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعاء نہین پایا مین نے یہ روایت صحیحین مین او رذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی **ف** لایا گیا مین الخ یعنی لائی گئی میرے پاس کنجیان زمین کے خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃ لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہو وینگی اوسکی حضرت اور امت اونکی اور دین و ملت اونکی عالم مین پہیلے گی او رصنعاء ایک شہر ہی یمن کے شہرون مین سے اوسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کی مین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض وفات آنحضرت کے اوسکو مار ایس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نی بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کی نی حضرت صدیق کی خلافت مین مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑون کی ساتہ دونون جہوٹون کی لکہا ہی علماء نی کہ کڑی مشابہ ساتہ قید ہاتہ کی ہین اور قید باز رکہتی ہے ہاتہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کما حقہ تصرف کرنی سی پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کی ہوئی تہی مشابہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک اونکی مین ہی اور مانع ہی عمل و تصرف سی گویا ہاتہ اونکا پکڑ رکہا ہی اور نہین چہوڑتی کہ کام کرین اور دیکہنا سونی کی کڑون کا تہا بسبب انہماک کی بیچ زیب و زینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلظت اون دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ ح

وعن ام العلاء الانصارية قالت رأيت لعثمان ابن مظعون في النوم عينا تجري فقصصتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذلك عمله يجري له رواه البخاري اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا مین نے واسطے عثمان بن مظعون کے خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا مین نے اوسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اوسکی کا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی پہونچتا ہی طرف اوسکی ثواب اوسکی عمل صالح کا بعد مرنی اوسکے کی قیامت تک اسلیے کہ تہا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہین اوسکی لیے عمل اوسکی قیامت تک ۱۲ ع

وعن سمرة ابن جندب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى اقبل علينا بوجهه فقال من رأى منكم الليلة رؤيا قال فان رأى احد قصها فيقول ما شاء الله فسألنا يوما فقال هل رأى منكم احد رؤيا قلنا لا قال لكني رأيت الليلة رجلين اتياني فاخذا بيدي فاخرجاني الى ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بيده كلوب من حديد يدخله في شدقه فيشقه حتى يبلغ قفاه ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم شدقه هذا فيعود فيصنع مثله قلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل قائم على رأسه بفهر او صخرة يشدخ بها رأسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق اليه ليأخذه فلا يرجع الى هذا حتى يلتئم رأسه وعاد رأسه كما كان فعاد اليه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا

إلى ثقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع تتوقد تحته نارا فإذا ارتفعت ارتفعوا حتى كاد أن يخرجوا منها وإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل قائم على وسط النهر وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ وصبيان وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا وسط الشجرة لم أر قط أحسن منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا هي أحسن وأفضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرے اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا تم میں سے آج کی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالیٰ پس پوچھا حضرت نے ہم سے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم میں سے کسی نے خواب عرض کیا ہم نے کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصوں کو کہ آئے میری پاس پس پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اوسکے ہاتھ میں آنکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے اوسکو بیچ کلے بیٹھے ہوئے کی اور چیرتا ہے اوسکو یہانتک کہ پہنچتا ہے گدی اوسکی تک پھر کرتا ہے ساتھ کلے دوسرے اوسکے کی مانند اسی کی یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہے اور ملجاتا ہے کلا اوسکا پہلا پھر کرتا ہے مانند اسی کی اوسی طرح کلے پہلے کو چیرتا ہے اور جب ملجاتی ہے پھر چیرتا ہے ہر بار یونہی کرتا ہے آنحضرت فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اون دو شخصوں سے کہ کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلو یعنی آگے چلو پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھوگے میں تعبیر اسکی معلوم ہو جاوے گی پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ساتھ پتھر کے یا ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا[1] بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہے ساتھ اوسکے سر اوسکا پس جس وقت مارتا ہے اوسکو لنڈھ جاتا ہے پتھر پس جاتا ہے طرف پتھر کی تاکہ لاوے اوسکو پھر نہیں پھرتا طرف اوسکی یہانتک کہ ملجاتا ہے سر اوسکا اور رہو جاتا ہے سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اوسکی اور مارتا ہے اوسکو پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کی کہ تھا مانند تنور کی اوپر سے تنگ تھا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکے آگ پس جس وقت کہ اونچی ہوتی آگ اوپر اوٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں یہانتک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل آویں اوس سے اور جس وقت کہ پست ہوتا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اوسمیں اور اوس آگ میں تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اور بیچ اوسکے ایک شخص تھا کھڑا بیچوں بیچ نہر کے اور نہر کے کنارہ پر ایک شخص تھا کہ اوسکے آگے پتھر تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچ میں نہر کے پس جس وقت ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکلے اوس سے وہ شخص کہ کنارہ پر تھا پتھر مارتا اوسکے منہ پر پھیرتا ہے اوسکو جیسے تھا پس جب آتا ہے وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہے کنارہ والا بیچ منہ اوسکے کے پتھر پس پھر جاتا ہے اوسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ پہنچے ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمیں تھا ایک درخت بڑا اور جڑ میں اوسکی ایک بوڑھا ہے اور لڑکے اور ناگہاں ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کی آگے اوسکی آگ ہے کہ جلاتا ہے اوسکو پس چڑہایا مجکو دونوں شخصوں نے درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر میں کہ تھا بیچ درخت کی نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمیں کتنے مرد ہیں بوڑھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر نکالا اون دونوں نے مجکو اوس گھر سے

[1] قولہ او صخرۃ قبل اولاد کے ... شک ہے راوی کا ... الی آخرہ

اور لیچڑہی مجکو اوپر درخت کی پہر داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ وہ بہت اچہا اور افضل تہا پہلی گہر سی اوسمین تہی بڈہی اور جوان پس کہا مین نی واسطی اون دونون شخصون کی کہ تحقیق تم نی بہت پہرایا مجکو آج کی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز کہ دیکہی مین نی قالا نعم اما الرجل الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ ما تری الی یوم القیمۃ والذی رایتہ یشدخ راسہ فرجل علمہ اللہ القرآن فنام عنہ باللیل ولم یعمل بما فیہ بالنہار یفعل بہ ما رایت الی یوم القیمۃ والذی رایتہ فی الثقب فہم الزناۃ والذی رایتہ فی النہر اکل الربوا والشیخ الذی رایتہ فی اصل الشجرۃ ابراہیم والصبیان حولہ فاولاد الناس والذی یوقد النار مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامۃ المؤمنین واما ہذہ الدار فدار الشہداء وانا جبرئیل وہذا میکائیل فارفع راسک فرفعت راسی فاذا فوقی مثل السحاب وفی روایۃ مثل الربابۃ البیضاء قالا ذاک منزلک قلت دعانی ادخل منزلی قالا انہ بقی لک عمر لم تستکملہ فاذا استکملتہ اتیت منزلک رواہ البخاری کہا اون دونون نی کہ ہان خبر دیتی ہین ہم اب پر وہ شخص کہ دیکہا تم نی اوسکو کہ چیری جاتی ہین کلی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی جاتی ہین جہوٹی باتین اوس سی یہانتک کہ پہونچتی ہین اطراف مین ہین پس کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی جو کچہہ کہ دیکہا تمنی قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنے اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنے کی پس سو رہا اوس سی راتکو اور نہ عمل کیا دنکو موافق اوس چیز کی کہ قرآن مین ہی کی جاتی ہی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تمہنی تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین پس سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکی گرد اونکی پس اولاد ہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوئی تم اوسمین گہر ہی عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہونگی اور اب پر یہہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل ہین اوپر اوٹہاؤ تم سر اپنا پس اوٹہایا مین نی سر اپنا پس ناگہان اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ ہی یہہ مکان آپ کا کہا مین نی چہوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنی مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنی اوسکو پس اگر پورا کروگی تم اوسکو داخل ہوو گی اپنی مکان مین نقل کی یہہ بخاری نی ف سو رہا اوس سی راتکو الخ یعنی نہ پڑہا قرآن راتکو اور دنکو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو ہی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتہ تلاوت اوسکی کی ہی مخصوص کیا ساتہ اوسکی اور عمل ساتہ اوامر و نواہی قرآن کی متعلق ساتہ روز کی رکہا باعتبار غالب کی انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت پائی تہی یعنی علم قرآن پس اوسکی تلاوت سی غافل ہو کر سو رہا اور یہہ بعض اوقات باعث بہول جانی کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور تہاون کرنی والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجود دیکہ اوس نے حصول قرآن سی عمل چہوڑ دیا پس گویا اوس نی عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی رح نی سو رہا اوس سی یعنی اعراض کیا اوس سی اور جو کہ سودی بغیر اعراض کی اوس سی پس تقصیر کی یا تاخیر کی پس وہ ضایع ہی امر جمیدی اتنہی ا تمہ شہیدون کا بعنی مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ربانی الہی کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی تولی جاوے گی شہیدون کی خونون پر اور کہا نووی نی کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر یہہ کہ مستحب ہی واسطی امام کی بعد سلام کی متوجہ ہوں ہیا اور ساتہ مستحب یہہ کہ پوچہنی کی خواب ہی اور اوسپر ساتہ ارادہ ہی

کہنے والے کی طرف تعبیر دینے کی عجلت ورین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے **وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ فِي بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن عمر کی بیچ خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں بیچ باب حرم مدینہ کی

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَا تُحَدِّثْ إِلَّا حَبِيبًا أَوْ لَبِيبًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک جزو ہی چھیالیس جزو نبوت سی اور خواب اوپر پانون پرندی کی ہی جبتک کہ نہیں کہتا اوسکو پس جسوقت کہتا ہی کسی سے روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کی مگر روبرو دوست کے یا دانا کی نقل کی یہ ترمذی سے اور بیچ روایت ابوداود کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پاون پرندی کی ہی جبتک تعبیر نہین کی جاتی پس جبکہ تعبیر کی جاوی واقع ہوتی ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانون پرندی کی یہ مثل ہی بیچ عدم ٹھہرنی کی کسی چیز کہ قرار نہین پاتا ہی اوسکو عرب کہتی ہین علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہین ہلتا رہتا ہی او حرکت کرتا ہی اور جو کچھ اوسکی پانون پر ہوتا ہی وہ بھی نہین ٹھہرتا ہی ویسی ہی یہ امر بھی ٹھہرتا نہین پس فرماتی ہین کہ خواب جبتک کسی سی کہا نہین اور دل مین پوشیدہ رکھا ہی اعتبار نہین رکھتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسنی تعبیر کی واقع ہوتا ہی اوسطرح کہ تعبیر کی پس نہ کہنا چاہئی اور یہ بھید خواب کی حق مین ہی کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکھتا ہی جیسی کہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور کہا ساتھ دوست یا عاقل کی پس کری اور تعبیر اچھی کہی بخلاف دشمن کی کہ بسبب عداوت کی تعبیر بری کہیگا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچھی کہیگا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ سبب وقوع سب چیزون کا ساتھ قضا و قدر کی ہی تو تاثیر کہان خواب کی بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سی ہی مانند تاثیر صدقہ اور تمام اسباب کی ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ إِنَّهُ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ وَلَكِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کی ہی کہ وہ مومن تھا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ تحقیق ورقہ تصدیق کرتی تھی آپکی ولیکن مری پہلی ظاہر ہونی نبوت آپ کی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکھلایا گیا ہون مین اوسکو خواب مین بیچ حال اسکی کہ اوپر اوسکی کپڑی سفید تھی اور اگر ہوتا وہ دوزخیون مین سی تو ہوتا اوپر کپڑی اور طرح کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا زاد بھائی حضرت خدیجہ الکبری کی تھی اور وہ ہون نی ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکھا تھا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی تھی اور عبادت بتون کی چھوڑ دی تھی پیشتر اور آخر عمر مین اندھی ہوگئی تھی اور ورقہ چچا زاد بھائی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتدای وحی مین اونکی پاس اور بشارت دی اونکی آنحضرت کو ساتھ نبوت حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابہ مین اونکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علما کا بیچ اسلام اونکی کی ذکر کیا ہی اور یہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہوگا کیونکہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت کی خدمت مین نتھین اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی الخ یعنی پہلی جواب دینی حضرت کی حضرت خدیجہ نی بابت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور کہا تحقیق

ادب کی ساتھ آنحضرت کی کلام میں ہی کہا کہ اول نظر بیچ ثبوت ایمان ورقہ کی ہی کہ کہا اوسنی اور تصدیق کی آپکی نبوت میں اور رکہا کہ یہ فرشتہ کہ آپ نی دیکہا ہی
وہی ناموس ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اوترتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر میں بیچ وقت ظہور وغلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری
کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان ورقہ کی کہ کہا ولکن بات قبل ان تظہر یعنی آگی آنحضرت کی کلام مذکور فرماکر ایمان ورقہ کا ثابت کیا
پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور راویوں کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوت آنحضرت کی میں موے تصدیق کی اگر پہلی نبوت کے
کرتی تو گنجایش کہنا تہا اح **وَعَنِ** ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُزَيْمَةَ أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے
ابن خزیمہ بن ثابت سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہ کہ اونہوں نی دیکہا اس حالت میں کہ دیکہتا ہی سونی والا یعنی خواب میں دیکہا
کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہ خواب وہ پر حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کی تا سجدہ کرلیں اور فرمایا سچ
خواب اپنا یعنی عمل کر مقتضای خواب کی پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اوپر کہ
مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سی ہو جیسیکہ خواب میں دیکہی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد
صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک اح **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيثَ أَبِي بَكْرَةَ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَ
عُمَرَ اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا وسکا یہ ہی کانّ میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابی بکر وعمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى
أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا
ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطُولِهِ وَفِيهِ
زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ وَهِيَ قَوْلُهُ فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ
الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا
مَا هَذَا مَا هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ
قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا
فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ
قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا
فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الزِّيَادَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ
الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ
الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ
كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی اصحاب اپنی کے کہ آیا دیکہا ہی کسی نی تم میں سے کوئی خواب یعنی بیان
کرتا وہ پر حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرت نی ہمکو ایک روز کہ آئی میری پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق دونوں نی

اور دیا ہاتھ مجھکو اور وہ دونون نی کہا مجھکو چلو اور تحقیق مین چلا ساتھ اونکی اور ذکر کیا سمرہ نی مانند حدیث ذکر کی گئی کی بیچ فصل اول کی ساتھ درازی کی اور اوس مین ہی
مین کچھ زیادتی ہی کہ نہین بیچ حدیث مذکور کی اور وہ زیادتی یہ ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ پس آئی ہم اوپر ایک باغ اندھیری کی یعنی بسبب بہت سبزی کی اوسمین ہرا
بہرا ہوا اوسمین ہر طرح کی شگوفہ بہار کی تہی اور ناگہان درمیان اوس باغ کی ایک شخص ہین لمبی نہین قدرت رکہتے دیکہون مین سر اونکا بسبب بلندی کی جانب آسمان کی اور ناگہان
گرد اوس شخص کی اکثر لڑکی ہین کہ نہین دیکہا مین نی اونکو ہرگز کہا مین نی اون دونون شخصون کو کہ کون ہی یہ لمبا شخص کون ہین یہ لڑکی فرمایا حضرت نی کہا
اون دونون شخصون نی مجھکو چلی چلو پس چلی ہم پہر پہنچی ہم طرف ایک بڑی باغ کی کہ نہین دیکہا مین نی کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سی اور نہ بہتر اوس سی فرمایا حضرت نی
کہ کہا اون دونون نی مجھکو چڑہ اوسمین فرمایا پس چڑہی ہم اوسمین پس پہنچی ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتھ سونی کی اینٹون کی اور ساتھ چاندی کی
اینٹون کے پس آئی ہم اوس شہر کی دروازی پر اور کہلوایا ہم نی پس کہولا گیا واسطی ہمارے پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملی ہمسی اوس شہر مین کتنی ایک شخص کہ تہا آدہا بدن
ہر ایک کا اونمین سے مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی کہ کہا
اون دونون نی اون شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر مین فرمایا آنحضرت نی اور ناگہان وہان ایک نہر تہی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص ہی
سفیدی مین پس گئی وہ اور پڑی اوسمین پہر پہر کر آئی طرف ہماری اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی ان سی پس ہو گئی بیچ بہتر صورت کی اور
ذکر کیا آنحضرت نی بیچ تفسیر اس زیادتی کی ہی پر وہ شخص لمبا کہ تہا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور لیکن وہ لڑکی کہ تہی گرد اونکی پس ہر لڑکا کہ مرا فطرت پر
یعنی ہر لڑکا چہوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس ہوتا ہی کہا راوی نی کہ پس عرض کیا بعضی مسلمانون نی کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکون کی
پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ لڑکی مشرکون کی بہی اونکی پاس ہوتی ہین اور لیکن وہ لوگ کہ تہا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ ملائے انہون نی
عمل نیک بہی کچہ نیک کچہ بد درگذر کیا اللہ تعالی نی اونسی نقل کی یہ بخاری نی ف لفظ قط پہلا یہان تاکید مثبت کی واقع ہوا ہی اور نحویون نی اسکو
مخصوص ساتہ تاکید نفی کی کہا ہی مثل ما رأیتہ قط اور نہین کہتی ہین رأیتہ قط لیکن تحقیق یہ ہی کہ وارد ہوئی ہین مقام اثبات مین بہی واقع ہوا ہی اور طیبی نی کہا
کہ حاصل ترکیب یہ ہی واذا اطول الرجل والولدان ما رأیت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ الخ وعن ابن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہ ہی کہ دکہلاوی آدمی اپنی آنکہون کو وہ چیز کہ نہین دیکہا ہی اونہون نی نقل کی یہ
بخاری نی ف یعنی جہوٹ باندہی آنکہون پر کہ انہون نی دیکہا ہی حال آنکہ واقع مین کچہ نہین دیکہا ہی منقول ہی کہ خواب ہوتا ہی اور بڑا بہتان
اسلیے ہوتا ہی کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدای تعالی پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب
دکہلاوی الخ وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف اسلیے کہ
اوسوقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول برکات اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہی الخ

کتاب الاداب

کتاب ہی بیچ بیان آداب کی
ف ادب کہتی ہین استعمال کرنی اوس قول اور فعل کو کہ محمود ہی اور بعضون نی کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر ہی اور بعضون نی کہا کہ قائم ہونا ساتھ اچہی باتون کے
اور اعراض کرنا سیئات سی اور بعضون نی کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلی اوس سی ہی اور نرمی کرنی اوس سی کہ پست تر ہی الخ

باب السلام

باب ہی بیچ بیان سلام کی ف سلام اسم ہی تسلیم سی یعنی سلامتی اور برائت کی نقایص اور عیوب سی اور اسم ہی اسماء الہی سی اور معنی السلام علیکم کی یہ
ہین کہ اللہ تعالی مطلع ہی تیری حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدای تعالی کا نگہبان ہی تیرا یعنی اوسکی حفاظت تیری ساتھ ہی

اور اکثر اسپر ہیں کہ معنی السلام علیک کی یہ ہیں کہ سلامتی ہیں ہی تو مجھسے اور مجکو بھی سلامت کہ اپنی ہی ہیں شوق ہی یا علم ہی کہ معنی مصاحت کی ہو یعنی اگر وہ مجھسے دور باامن کہ مجکو اور شریعت اسکی ابتدای اسلام میں تہی واسطی تمیز مسلمان کی کافر سی تا تعرض نکری گویا آگاہ کرنا تہا ساتہ اسلام کے بعد ازان جاری ہی یہ شریعت ہی

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اوسکی ساٹہ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور سلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتی ہیں تجکو پس تحقیق وہ جواب ہی تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت آدم اور کہا سلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدم کی لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس ہر شخص کہ داخل ہوگا بہشت میں اوپر صورت آدم کی ہوگا حال آنکہ لنبائی اوسکی ساٹہ گز کی ہوسکے یعنی یا ہین بلندی قد اور حسن و جمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت میں داخل ہون گی اور دوزخی بد ہیئت اور بد صورت پس ہمیشہ پیدایش کم ہوتی رہی یعنی لوگونکی بیچہی آدم کی اب تک کہ اس مقدار کو پہونچی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ معنی اس حدیث کی بعضی تو کہتی ہین کہ یہ احادیث صفات میں سے ہی اسپر تاویل اسکی ہی باز رہی جیسی بیچ امثال اسکی کی متشابہات سے مذہب سلف کی ہی اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل میں یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کی ہی جیسی کہ کہتی ہین صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال یون ہی یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہ اون صفتون کی کہ پر تو صفات کریمہ اوسکی کی ہین پس کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریفی کی ہی جیسی کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سی بخشی اور بعضون نی کہا کہ ضمیر آدم کیطرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدا ہی حال سی نفر تام الخلقت کامل الصورت بطول ساٹہ گز کی نہ جیسیکہ اور آدمیون کو کہ اول میں نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہ بیان پیدایش آدم علیہ السلام کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکی کی ہی بخلاف تمام صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اوسکی مجملا معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہی کہ اگر کوئی کہی السلام علیک اوسکی جواب میں کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام میں ورحمۃ اللہ بہی کہی اوسکی جواب میں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی روایت میں لفظ ومغفرتہ کا بہی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جواب میں السلام علیک بہی درست ہے جیسے کہ وعلیک السلام اور دونون عبارتون میں کچہ تفاوت نہیں لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب میں وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نی بہی ارادہ کیا ہو سلام کرنی کا ابتدا آدم پر جیسیکہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگون میں لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کی یہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہ کہ واقع ہوں دونوں ساتہ جیسے کہ دلالت کرتی ہی اسپر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور سلام علیک کریں آپس میں ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب اور اخیر جملہ حدیث میں تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹہ گز کا قد رکہتی تہی بعد اونکے لوگ کوتاہ ہوتی گئی پہر جب بہشت میں جاوینگے

بلند قد ہو جاوین گی مانند آدم علیہ السلام کی ف ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ
الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے
ہی کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا
اور بیگانہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص ان دونون صفتون کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی حضرت جانتی تھی کہ سائل کو یہی ضرور
فرمایا ہی اور بعضی جا ہی کسیکو تو مناسب حال پوچھنی والی کی ہوتا تھا کہ جسکی طبیعت میں ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتی اوسکی لیی اس
خصلت نیک کو افضل فرماتی مثلا ایک کی مزاج مین بخل دیکھا اوسکی لیی کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرأ ساتھ پیش ت کی مشتق ہی اقراء سی
بمعنی پڑھوانی کی اور ساتھ زبر ت کی قرأت سی معنی پڑھنی کی بھی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین مگر باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن
معنی اسکی خوب ظاہر نہین توجیہ اسکی یہ ہی کہ چونکہ سلام کرنی والا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑھواتا ہی اوسکو سلام کی تئین اور
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سی ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح عیادت اور مانند اسکی کی جیسی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے ع
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَ
یَشْہَدُہٗ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَہِدَ وَلَمْ اَجِدْہُ
فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰکِنْ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہین عیادت کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جسوقت کہ مری اور
قبول کری دعوت اوسکی جبکہ بلاوی اوسکو کھانی کی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا از راہ فخر و ریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت
کہ ملی اوس سے اور جواب دے اوسکے چھینک کا جسوقت کہ چھینکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چھینکنے کی والا مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکی
جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مؤلف نی کہ نہین پائی یہ حدیث مین نی صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی بیچ ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول
والی نی ساتھ روایت نسائی کی ف خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہی یہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبت
کری کہ یہ صفت منافقین کے ہی ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا
وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہوگی تم بہشت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگی یعنی ایمان کامل نہین ہوگا
یہانتک کہ آپس مین دوستی کرو یعنی بعد اور کہا گیا اور نہ بتلاؤن مین تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپس مین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنے یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نی ف مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشائخ کبار کی آگے
پڑھی گئی ہین لفظ لا تؤمنوا ساتھ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تؤمنوا کی ہی اور بعضی نسخون مین لا تؤمنون
نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ
عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سلام علیک کری سوار پیادہ پا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹھی پر اور تھوڑی بہتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف سوار پیادہ پر سلام
علیک کری واسطی تواضع کی بسبب اسکی کہ نعمت دی ہی اللہ نی اوسکو سبب سواری کی اور اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی اور تھوڑی بہتون پر کہ یہ واسطی تواضع اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نے جبکہ ملے ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کسی ایک لوگوں کو اونمین سے ساتھ سلام کے تو کروہ ہی اسلیے کہ قصد سلام سے موانست اور الفت ہی اور بیچ تخصیص بعض کی وحشت ڈالنی ہی باقیون کی اور اکثر یہ سبب عداوت کا ہی ہوتا ہی اور جبکہ چلتی ہون بازارمین یا شارع عام مین بہت سے لوگ تو وہان سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہی اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو بازرہیگا سب کامون سے ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم الصغير على الكبير والمار على القاعد والقليل على الكثير رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** لکھا ہی علمانے کہ یہ حکم ملاقات کا ہی یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہ ہی اور اگر وارد ہو آدمی ایک دوسرے پر تو ابتدای سلام وارد پر ہی ہر حال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ع ح **وعن انس** قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على غلمان فسلم عليهم متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکون پر پس سلام کیا اون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وجزاه الله عن المسلمين خيرا ع ح **وعن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام واذا لقيتم احدهم في طريق فاضطروه الى اضيقه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا کرو یہودیون اور نصرانیون سے ساتھ سلام کی اور جبکہ ملو تم ایک اونکی سے راہ مین پس تنگ کرو اونکو طرف راہ تنگ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنی اول تم اونسے سلام علیک نکہو اسلیے کہ ابتدا ساتھ سلام کی واسطے اعزاز مسلمین کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسی طرح نہین جائز ہی محبت کرنی اونسے ساتھ سلام اور مانند اوسکی کی بموجب فرمودہ خدای تعالی کی لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله الخ اور اگر وہ سلام علیک کرین اوسکے جواب مین علیک یا علیکم کہی اور لکھا ہی علمانے کہ بیچ جواب سلام کفار کے کہی ہداک اللہ اور بعضی علمانے ابتدای سلام یہود و نصاری پر واسطے ضرورت یا حاجت کے جائز رکھا ہی اور یہی حکم ہی بدعتیون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کی ایک انجان سے اور پہر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہے یہ کہ طلب سلام پھیرنے کی کرے اوس سے کہ کہی استرجعت سلامی یعنی طلب کی مینے پھیرنی سلام اپنی کی اور تنگ کرو الخ یعنی غلبہ کرو ایسا کہ یکسو ہو جاوی اور تنگ ہو اور پیرا وے واسطے اظہار عزت و شوکت اسلام کی اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ مراد تنگ کرنی سے حکم کرنا ہی یکسو ہونی کا اور بیچ راہ کا چھوڑنا ہی مسلمانون کیلیے ع ح **وعن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم عليكم اليهود فانما يقول احدهم السام عليك فقل وعليك متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سلام کرتی ہین تم سے یہود پس سوای اسکی نہین کہ کہتا ہی ایک اونکا سام علیک یعنی موت تمپر کہو تو اوسکی جواب مین وعلیک یعنی تجہی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن انس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا سلم عليكم اهل الكتاب فقولوا وعليكم متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت سلام علیک کرین تم سے اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو اونکی جواب مین وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلی حدیث مین لفظ فقل اور وعلیک ساتھ صیغہ مفرد کے ہی اور اس مین فقولوا اور وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کی اور اور روایتون مین وعلیک ساتھ واو اور بدون اوسکی دونون طرح آیا ہی اور کلام مؤلف مین ساتھ واو کی ہی اور روایت مالک مین علیک بدون اوسکی اور اسی طرح روایت دارقطنی مین علیکم بدون واو کی اور بعضی علمانے کہا ہی کہ مختار یہ ہی کہ بدون واو کی کہی تا شارکت لازم نہ آوی اور چنین کہا ابن عیینہ نے کہا کہ مضائقہ نہین ساتھ واو کے اسلیے کہ موت سب کو آنی والی ہی گو یا معنی یہ ہونگی کہ ہم اور تم اوسمین برابر ہین ہم سب مرینگی اور بعضون نے کہا کہ واو یہان واسطے مشارکت کی نہین ہی بلکہ استینافی ہی اس صورت مین تقدیر یہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونه من الذم اور صواب یہ ہی کہ دونون طرح جائز ہی ساتھ واو کی اور بدون اوسکی اسی سبب سے واقع ہوئی ہین دونون روایتین

دونوں طرح اور کہا نووی نی کہ اتفاق کیا ہی علما اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن کہا جاوے علیکم السلام یعنی وعلیکم السلام کہی اور علیک السلام کہی تو علیک
یا وعلیکم کہی اور وعلیکم بھی جب ہے کہ جب وہ کہی ہوں رحیث و ایک ہو تو علیک کہی کہ یہی ہی تعلیم اولیٰ ہی ح وعن عائشة قالت استأذن رهط
من اليهود على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم فقلت بل عليكم السام واللعنة فقال يا عائشة ان الله رفيق
يحب الرفق في الامر كله قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم وفي رواية عليكم ولم يذكر الواو متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سے واسطے آنے کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اونہوں نے السام علیکم یعنی موت
تمہپر پس کہا میں نے بلکہ تمہپر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نی ای عائشہ تحقیق اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہی دوست رکھتا ہی نرمی کو بیچ سب کام کی کہا میں نی کیا
نہیں سنا آپ نی اوس چیز کو کہ کہا اونہوں نی یعنی بدلے سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نی کہ تحقیق کہا میں نے یعنی اونکی جواب میں اور تمہپر اور ایک روایت میں
تمہپر ہے نہیں ذکر کی واو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وفي رواية للبخاري قالت ان اليهود اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا
السام عليك قال وعليكم فقالت عائشة السام عليكم ولعنكم الله وغضب عليكم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم مهلا يا عائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش قالت اولم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعي ما قلت رددت
عليهم فيستجاب لي فيهم ولا يستجاب لهم في وفي رواية لمسلم قال لا تكوني فاحشة فان الله لا يحب الفحش والتفحش اور
ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہی کہ کہا عائشہ نی تحقیق یہود آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا موت ہی تمپر فرمایا حضرت نے اور تم پر بھی پس
کہا حضرت عائشہ نی بیچ جواب یہودیوں کی موت ہی تمپر اور لعنت ہی تمپر اللہ کی اور غضب اللہ کا تمپر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرو اے عائشہ اوپر تیری
نرمی کرنی اور بچی رہو سختی اور بیحیائی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نی کیا نہیں سنا آپ نی اوس چیز کو کہ کہا یہودیوں نی فرمایا پیغمبر خدا نی کیا نہیں سنا
تو نی اوس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نی اونپر پس قبول کیجاتی ہی دعا میری اونکی حق میں اور نہیں قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری کی اور بیچ ایک روایت
مسلم کی یوں ہی کہ فرمایا حضرت نی نہو تو ای عائشہ بیحیا یا بیحیائی کرنی والی اسلیے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو بہ تکلف ح وعن
اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة
الاوثان واليهود فسلم عليهم متفق عليه اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک مجلس پر کہ بیچ اوسکی
لوگ تھی ملی جلی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نی اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا نووی نی کہ اگر گذری ایک جماعت پر کہ اون میں کی مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہوں تو سنت یہ ہی کہ سلام کری
اونپر بقصد مسلمانوں کی یا مسلمان کی اور لکھا ہی علمائی کہ اختیار رکھتا ہی چاہی السلام علیکم کہی اور مسلمان مراد رکھی اور چاہی کہی السلام
علی من اتبع الهدی اور اگر لکھی خط مشرک کو تو سنت یہ ہی کہ لکھی جیسی کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرقل کو سلام علی من اتبع الهدی الخ
ح وعن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا رسول
الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها قال فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق
يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه اور روایت ہی ابی سعید
خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعضی صحابہ نے کہ یا رسول اللہ
نہیں واسطے ہماری مجلسوں ہماری کی راہوں میں چارہ یعنی بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرتے ہیں ہم اونمیں یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

ندا لڑہ اور معانقہ اور مصافحہ اور معاملہ کی فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کا ہوں سہی اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی حق اگر باز نہ آؤ و بیٹھنی سی نہ ہو سکیں پس دو تم راہ کو
حق اوسکا یعنی اگر راستی میں بیٹھتی ہو تو راستی میں بیٹھنی کی حق ادا کرو کہا صحابہ نی کیا ہی حق راستی کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیزوں پہ نظر
نہ ڈالی اور باز رہنا ایذا سی یعنی گذرنی والوں کو ایذا نہ دی ساتھ تنگ کرنی راہ کی اور زبان اپنی کی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں مشروع
کی اور منع کرنا نامشروع سی یعنی اس طرح کہ نہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جواب دینا سلام کا کہنا سلام علیکم ہی کہ سنت ہی
کہ چلنی والا اسلام کری بیٹھی کو جیسی کہ ذکر کیا گیا م ح **وعن** أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذه القصة قال
وإرشاد السبيل رواه أبو داود عقيب حديث الخدري هكذا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی بیچ اس قصہ کی یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بھولی ہوئی کو یا نہ جاننی والی کو نقل کی یہ ابو داود نی پیچھی حدیث ابو سعید
خدری کی اسی طرح یعنی جیسی ذکر کی مصابیح والی نی اور اتباع کیا اوسکا مشکوۃ والی نی **وعن** عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
في هذه القصة قال وتغيثوا الملهوف وتهدوا الضال رواه أبو داود عقيب حديث أبي هريرة هكذا ولم أجدهما
في الصحيحين اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ اس قصہ کی کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی
اور راہ بتلانی بھولی کو نقل کی یہ ابو داود نی پیچھی حدیث ابی ہریرہ کی اسی طرح سی اور نہیں پایا میں نی ان دونوں حدیثوں کو صحیحین میں یعنی
بخاری اور مسلم میں

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمسلم
على المسلم ست بالمعروف يسلم عليه إذا لقيه ويجيبه إذا دعاه ويشمته إذا عطس ويعوده إذا مرض
ويتبع جنازته إذا مات ويحب له ما يحب لنفسه رواه الترمذي والدارمي روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہیں پسندیدہ خدا سلام علیک کری اوس سی جسوقت کہ ملی اوس سی اور قبول کری جسوقت کہ بلاوی اوسکو
یعنی کہانی کی لیی یا اور کام کی لیی اور یرحمک اللہ کہی جسوقت کہ چھینکے اور خبر پوچھی اوسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھی جاوی جنازہ کی جسوقت کہ مری
اور دوست رکھی اوسکی لیی اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** عمران بن حصين أن رجلا
جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبي صلى الله عليه وسلم عشر ثم
جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله
وبركاته فرد عليه فجلس فقال ثلاثون رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہی عمران بن حصین سی یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نی اوسکی سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لکھی گئیں اسکی لیی دس
نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہی تمپر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نی کہ لکھی گئیں اسکی لیی
بیس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہی تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نی اوسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اوسکی لیی
تیس نیکیاں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یہ کلام بیچ فضل مسلم کی تھا اور اگر مسلم السلام علیکم کہی اور مسلم علیہ اوسکی جواب میں لفظ و رحمۃ اللہ
زیادہ کری یا مسلم السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہی اور مسلم علیہ اوسکی جواب میں و برکاتہ زیادہ کری تو اوسکی لیی بھی یہی حکم ہو گا بیچ زیادتی اجر کی
اور ایسا ہی حکم و مغفرتہ کا ہی جیسی کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہی م ح **وعن** معاذ بن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم
بمعناه وزاد ثم أتى آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته فقال أربعون وقال هكذا

تَكُونُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسی معنون پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نی
ایک بار دیکر پہر آیا ایک اور شخص جو تہا پس کہا اوسنی سلام علیکم پہر ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا حضرت نی چالیس نیکیاں لکہی گئیں اور فرمایا اسیطرح
زیادہ ہوتا جاتا ہی ثواب یعنی جسقدر سلام کرنی والا لفظ بڑہاتا جاوی ثواب بڑہتا جاوی نقل کی یہ ابوداود نی ف لکہا ہی علما نی کہ افضل سلام میں یہ ہی
کہ کہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتہ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب دینی والا بہی ساتہ ضمیر جمع اور واو کی کہی یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام کا
السلام علیکم ہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہی تو بہی کافی ہی اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہی اور اگر بدون واو کی کہی تو بہی کافی ہی
اور اتفاق رکہتی ہیں علما اسپر کہ اگر کہی جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتہ واو کی کہی تو اوسمیں دو وجہیں ہیں طرح وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور
روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتہ اللہ کی وہ شخص ہی کہ ابتدا کری ساتہ سلام کی
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی ف مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں اوپر آپس میں ایسی کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام کی اور
اگر ایک بیٹہا ہوا اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہی بیٹہی پر پس اگر وارد سبقت کری ساتہ سلام کی نزدیک تر ہوگا اسلیی کہ اوسنی ادا کیا ہی
حق کو کہ لازم تہا اوسکی ذمہ پر اور اگر بیٹہا ہوا ابتدا کری گا فضیلت اوسکی ایسی ہوگی اور حضرت عمر سی منقول ہی کہ تین چیزیں ہیں جنسی خلوص محبت بہائی مسلمان
کی ہی ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کی دوسری پکارنا ساتہ اوس نام کی کہ دوست رکہی اوسکو تیسری جگہہ دینی جب آوی مجلس میں طرح
وَعَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جریر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذری عورتوں پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہ احمد نی ف یہ مخصوص ہی حضرت کی لیی بسبب امن کی واقع ہونی سی فتنہ میں اور غیروں کی کو مکروہ ہی یہ کہ سلام
کری عورت اجنبیہ کو مگر یہ کہ ہو بڑہیا بعید مظنہ فتنہ سی اوسی سلام علیک جائز ہی طرح وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ
اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوَى اَبُوْدَاؤُدَ
وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاؤُدَ اور روایت ہی علی ابن ابیطالب سی کہا کہ کفایت کرتی ہی جماعت کی طرف سی جسوقت کہ
گذریں یہ کہ سلام علیک کری ایک اون میں سی اور کفایت کرتا ہی بیٹہنی والوں سی یہ کہ جواب دی ایک اونمیں سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی
یعنی قول آنحضرت کا ہی نہ حضرت علی کا اور روایت کیا اِسکو ابوداود نی یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابوداود نی یعنی بعد تمام کرنی سند اپنی کی کہ رفع کیا اِسکو
حسن بن علی نی اور حسن بن علی شیخ ہیں ابی داود کی یعنی نہ امام حسن بن علی ابن ابیطالب حاصل یہ کہ بیہقی نی اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداود نی طریق حسن
ابن علی سی مرفوع نقل کیا اور طریق دوسری سی موقوف ف جسوقت گذریں اور ایسی ہی جسوقت داخل ہوں اوپر بیٹہنی والوں کی ایک جماعت پر یا ایک شخص پر حاصل
حدیث کا یہ ہی کہ ابتدا کرنا ساتہ سلام کی سنت کفایہ ہی اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سی ایک شخص نی بہی سلام کیا یا ایک نی جواب دیا تو کافی ہی سب کی ذمہ سی
ساقط ہو جاوی گا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہی طرح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ
بِالْاَكُفِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور اوسنی نقل کی
اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں ہم میں سی وہ شخص کہ مشابہت کری ساتہ غیر ہماری کی یعنی غیر
اہل سنت ہماری کی نہ مشابہت کرو ساتہ یہودیوں کی اور نہ ساتہ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہی ساتہ انگلیوں کی اور

[illegible]

اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ کرنا ہی ساتھ ہتھیلیوں کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** یعنی مت مشابہت کرو یہود و نصاریٰ کی بیچ
تمام افعال اونکی کی خصوصاً بیچ ان دو خصلتوں کی اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہوں گی سلام کرنی میں یا جواب دینی میں یا دونوں میں ساتھ اشارہ ان
مذکوروں کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا سی اور گویا کہ ان حضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت
میں سی بعضی لوگ کرین گی اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ خم کرنا پشت کا ہی یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کی فقط اور اس حدیث کی سند اور بہی ہی کہ
وہ ضعیف نہیں چنانچہ جامع صغیر میں مذکور ہی ہ ع **وعن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا لقي احدكم
اخاه فليسلم عليه فان حالت بينهما شجرة او جدار او حجر ثم لقيه فليسلم عليه رواه ابو داود اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمہارا اپنی بھائی مسلمان سی پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر پس
اگر حائل ہو درمیان اون دونوں کی درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملی اوس سی پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل یہ ابو داود نی
ف یعنی اس قدر مفارقت میں سلام مستحب ہوتا ہی چہ جای زیادہ اور اس میں کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اصل عرب کی
اور مستثنی ہیں اس سی کتنی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی کی تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور
جواب دینا اوسپر واجب نہیں اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگہتا ہو یا نماز پڑہتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہو حمام میں یا کہاتا ہو اور نوالہ اوسکی منہ میں ہو لیکن اگر
سلام کری اوسکو ایسی وقتوں میں تو بھی نہیں مستحق ہوتا جواب کا اور اسی طرح خطبہ کیوقت سلام کہنی والا مستحق نہیں جواب کی اور قرآن پڑہنی والی کو بھی سلام نکری
اور اگر کوئی کری تو اوسکو نہیں چاہیی کہ ٹہہر کر جواب دی اور پھر اعوذ پڑہ کر پڑہنا شروع کری ہ ع **وعن** قتادة قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم بيتا فسلموا على اهله واذا خرجتم فاودعوا اهله بسلام رواه البيهقي في شعب الايمان
مرسلا اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب داخل ہو تم گہر میں پس سلام کرو اپنی گہر کی لوگوں پر اور جب نکلو تم گہر سی پس
رخصت کرو اپنی اہل کو ساتھ سلام کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گہر میں کوئی نہو تو مستحب ہی کہ کہی السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہاں ہوں میں سلام پہونچی اور ظاہر یہ ہی کہ ایداع یہاں بمعنی تودیع کی ہی جو وداع سی ہی یعنی رخصت کرو ساتھ
سلام کی اور کہا بعضی ہماری علمانی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہی ایسی کہ یہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی ق اور کہا حضرت شیخ رحمہ نی
کہ لفظ اودعوا ایداع سی ہی یعنی ودیعت کرو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تم نی وقت نکلنی کی تو گویا کہ ودیعت رکہا تم نی سلام کی خیر و برکت
کو پاس گہر والوں کی اور لوگی اوسکو آخرت میں جیسی کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کی پاس رکہتا ہی پہر پہر لی لیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تا رجوع کرو طرف
اونکی اور پہر لو ودیعت اپنی جیسی کہ ودیعتیں لی جاتی ہیں اس میں تفاول ہی ساتھ سلامتی کی اور معاودت کی دوبارہ ہ ع **وعن** انس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا بني اذا دخلت على اهلك فسلم يكون بركة عليك وعلى اهل بيتك
رواه الترمذي اور روایت ہی انس سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو درمیان اہل اپنی
کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجہپر اور تیری گہر والوں پر نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم السلام قبل الكلام رواه الترمذي وقال هذا حديث منكر اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلی کلام کی ہی یعنی اول چاہیی کہ سلام کری پہر کلام اور پہلی سلام کی کلام کرنا خوب نہیں نقل کی
یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہی **وعن** عمران ابن حصين قال كنا في الجاهلية نقول انعم الله بك عينا

وَاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا ہم جاہلیت میں کہتے تھے یعنی وقت ملاقات کی ہمیشہ کہ ابقی اللہ بسبب تیری آنکھوں کو اور روشن رکھی آنکھوں تیری وقت صبح کی پہر جب ہوا اسلام منع کیے گئے ہم اس کہنے سے نقل کی یہ ابوداود نی **ف** انعم اول صیغہ مضارع کا ہی نعومت سے یعنی نرمی اور تازگی اور خوشی کی اور یہ عبارت محتمل دو معنی کو ہی ایک تو یہ کہ با معنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خدای تعالی بہ سبب تیری آنکھیں تیری دوستوں کی کہ کنایہ ہی رفاہت حال سی کہ خوشحال ہوتا دوست بسبب دیکھنی اوسکی کی خوش ہون دوسری یہ کہ حرف ہی زیادہ ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خرم کری تجکو خدای تعالی یعنی بسبب دیکھنی اوس چیز کی کہ دوست رکھتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش ہو اور یہ صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح میں یہ بہی کنایہ ہی خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی بسبب اسکے ہی کہ اکثر جو غارتیں اور مکارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہوتی ہین **ملح ع وَعَنْ غَالِبٍ** قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی غالب سی کہ کہا تہی ہم بیٹھی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میری نی دادا میری سی کہ کہا بہیجا مجکو باپ میری نی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میری نی جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ انکو سلام کہا دادا میری نی پس آیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپ کو پس فرمایا آنحضرت نی تجہپر اور تیرے باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کیطرف سی سلام پہنچاوی تو سنت یہ ہی کہ پہنچانی والی پر بہی سلام بہیجی اور جسکی طرف سی سلام پہنچایا اوسپر بہی یعنی علیک وعلی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی مین انہین یہ الفاظ روایت کیے ہین **ملح ع وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ** اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابو العلا حضرمی سے کہ علا حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اور تہا علا جس وقت لکہتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا تہا اپنی طرف سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** ابو العلا کا نام ہی یزید بن عبد اللہ اور ایک نسخہ میں مطابق جو انہون نی مصابیح کی ابی ہی ابن العلا الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضر موت کی کہ نام شہر کا ہی اور اوسکی آگی کی عبارت انکی نسخون میں ان العلا الحضرمی ہی اور ایک نسخہ میں ان العلا بن الحضرمی اور تقریب میں لکہا ہی کہ علا بن حضرمی صحابی تہی یہ کنیت صحابی بزرگ عامل تہی آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بہی بدستور اوکو عامل وہان کا کیا اور وہان تک کہ وہ مری اسی شہر میں اور اگرچہ لکہتی یون لکہتی من العلا الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علا باتباع آنحضرت کی اس طرح لکہا کرتی تہی کہ آنحضرت بہی لکہتی تہی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد از ان سلام لکہتی اور خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علیٰ مسلم لکہتی سلام علی من اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکہا تہا اور آنحضرت نی ہرقل کو جو خط کہ لکہا تہا اس میں یون لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لا ناس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی آنکی ہی کہ سلام لکہنے کی بیان کیا گیا اور اسی طرح ... اور اسکی ... احوال کتابت کی ... اوسکی کی ہی ساتھ

سلام کی کبھی سلام لکھدیں جاتا ہی ور اسی طرح ہی عادت مؤلف کی کہ آخیر فصل میں وہ حدیثیں لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب باب کی ہوتی ہین

ح ع **وعن** جابرٍ انّ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال اذا کتب احدکم کتابًا فلیترّبہ فانّہ انجح للحاجۃ رواہ الترمذیّ وقال ھذا حدیثٌ منکرٌ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ کوئی ایک تمہارا خط لکھی پس چاہیی کہ مٹی پر ڈالدی یعنی اوسپر گرد چھڑکدی کہ تحقیق یہ فعل بہت بر لانیوالا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث منکر ہی **ف** یہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت برآری کی کہ سوای شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہین لیکن بعضی ارباب معرفت نی بیچ توجیہ معنی اول کی لکھا ہی کہ النا خط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی اوسکی کی ہی نظر اعتبار سی اور اعتماد ہی حق جل و علا پر بیچ پہونچانی اوسکی کی مقصود کو اور دوسری معنوں کو مؤید ہی یہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص نی رقعہ لکھا کرایہ کی مکان مین پھر ارادہ کیا کہ مٹی ڈالی اوسپر مکان کی دیوار مین سی پھر خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہی پھر یہ خطرہ آیا دل مین کہ کیا مضائقہ ہی اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنی ہاتف کو کہ کہتا ہی کہ قریب ہی کہ جان لیگا حلال جاننے والا اس مٹی کا اوس چیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کی اور یہ حدیث منکر ہی باعتبار اونچی

اور طبرانی نی اوسط مین بیچ در دا سی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدأ بنفسہ و اذا کتب فلیترب کتابہ فھو انجح ح ع

وعن زیدِ بنِ ثابتٍ قال دخلتُ علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وبین یدیہ کاتبٌ فسمعتُہ یقول ضع القلم علی اُذنک فانّہ اذکر للمآل رواہ الترمذیّ وقال ھذا حدیثٌ غریبٌ وفی اسنادہ ضعفٌ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا داخل ہوا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تھا پس سنا مین نی حضرت کو کہ فرماتی تھی کہ قلم رکھ اپنی کان پر اس لیی کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور بیچ اسناد اسکی کی ضعف ہی **ف** یاد دلاتا ہی مطلب کو یعنی عبارت کو واسطی بیان مطالب کی اور یہ بالخاصیت ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نی کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہی جیسی کہ کہا علما نی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکھنا زبان کا کان پر کہ جگہ سننی کی ہی موجب نزدیکی کا ساتھ دل کی ہی تا سنی جو کچھ کہا ادا کرتا ہی یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہای نحویانہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنی باعتبار متن کی یا سند کی اور ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویون اسکی کی پس حدیث ضعیف ہی اور یہ منافی صحت کی نہین اور مؤید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی ہی انس سی بطریق مرفوع کی اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سی بروایت مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی ح ع **وعنہ** قال امرنی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ان اتعلّم السّریانیّۃ وفی روایۃٍ انّہ امرنی ان اتعلّم کتاب یھود وقال انّی ما آمن یھود علٰی کتابٍ قال فما مرّ بی نصف شھرٍ حتّی تعلّمتُ فکان اذا کتب الی یھود کتبتُ واذا کتبوا الیہ قرأتُ لہ کتابھم رواہ الترمذیّ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ سیکھون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہی یہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہ کہ سیکھون مین خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا یہودی اوپر خط کتابت کی کہا زید نی نہیں گذرا مجکو آدہا مہینہ یہانتک کہ سیکھا مین نی یہی حضرت جسوقت کہ لکھتی طرف یہود کی لکھتا مین اور جسوقت کہ لکھتی یہودی طرف حضرت کی تو پڑھتا مین واسطی حضرت کی خط اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہون کہ اگر یہودی نامہ کسی یہودی کی لیی لکھواؤن تو کم زیادہ نہ لکھدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑھواؤن تو کم زیادہ نہ پڑھدی اور اس سی معلوم ہوا کہ بنابر ضرورت کی بات

کنارے کی طرف بیٹھنا جائز رہے اور بغیر ضرورت کی بیٹھنا اوسکا اچھا نہیں کیونکہ مشابہت کنارے کی لازم آتی ہے اور وضع ہے کہ فرمایا آنحضرت نے من تشبہ بقوم فہو منہم
کہ بیٹھے بلا ضرورت بیٹھنے کو حرام لکھا ہے واللہ اعلم **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتہی
احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرۃ
رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچے ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے
پس چاہیے کہ سلام کرے پھر اگر دل میں آوے بیٹھنا پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پیچ جسوقت کہ کھڑا ہووے اوٹھ چلنے کی پس چاہیے کہ سلام کرے اسلیے کہ نہیں سلام کرنا
پہلا زیادہ تر دوسرے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** جسوقت کہ کھڑا ہو یعنی بعد بیٹھنے کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ اسکے یہ ہے کہ جب
ارادہ کرے چلنے کا اگرچہ نہ بیٹھے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کرنا سنت ہے وقت چلنے کے جیسے کہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور ایسے ہی
جواب بھی دونوں کی واجب ہیں اور بعضے محققین نے لکھا ہے کہ سلام چلتی وقت کا اور جواب اسکا مستحب ہے ۱۲ **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا خیر فی جلوس فی الطرقات الا لمن ھدی السبیل ورد التحیۃ وغض البصر واعان علی الحمولۃ
رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھلائی بیچ بیٹھنے کی راہوں پر مگر واسطے اوس
شخص کے کہ بتادے راہ یعنی اندھے کو اور راہ بھولے ہوئے کو اور جواب دے سلام کا اور بند کرے نگاہ کو یعنی دیکھنے حرام چیزوں کے سے اور مدد کرے اوس
شخص کے کہ بوجھ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** حمولہ ساتھ پیش ح کی ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ح کی ہے اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر ح کے
وہ جانور ہے کہ جسپر بوجھ لادا جاتا ہے مانند گدہے وغیرہ کی اور ساتھ پیش ح کی بوجھ کہ لادا جاتا ہے یعنی مدد کرے اوس شخص کی کہ اوٹھاتا ہو بوجھ اپنے
جانور کی پیٹھ پر رکھنے کی لیے یا اپنی پیٹھ پر یا سر پر رکھنے کی لیے ۱۲ **وذکر** حدیث ابی جری فی باب فضل الصدقۃ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ الروح عطس فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال
لہ ربہ یرحمک اللہ یا آدم اذھب الی اولئک الملائکۃ الی ملإ منہم جلوس فقل السلام علیکم فقال السلام
علیکم قالوا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ ثم رجع الی ربہ فقال ان ھذہ تحیتک وتحیۃ بنیک بینہم فقال
لہ اللہ ویداہ مقبوضتان اختر ایتہما شئت فقال اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ثم بسطہا
فاذا فیہا آدم وذریتہ فقال ای رب ما ھؤلاء قال ھؤلاء ذریتک فاذا کل انسان مکتوب عمرہ بین عینیہ فاذا فیہم
رجل اضوؤہم او من اضوئہم قال یا رب من ھذا قال ھذا ابنک داود وقد کتبت لہ عمرہ اربعین سنۃ
قال یا رب زد فی عمرہ قال ذلک الذی کتبت لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ من عمری ستین سنۃ قال انت
وذاک قال ثم سکن الجنۃ ما شاء اللہ ثم اھبط منہا وکان آدم یعد لنفسہ فاتاہ ملک الموت فقال لہ آدم
قد عجلت قد کتب لی الف سنۃ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داود ستین سنۃ فجحد فجحدت ذریتہ ونسی فنسیت
ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشہود رواہ الترمذی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ
پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پھونکی اون میں روح چھینکے پس ارادہ کیا الحمد کہنے کا پس کہی الحمد للہ ساتھ توفیق اوسکی کے پس کہا واسطے آدم کے پروردگار اوسکے نے رحمت کرے تجھکو
اللہ اے آدم جا طرف اون فرشتوں کی [illegible] پس گئے آدم اور کہا سلام [illegible] پھر کہا فرشتوں نے [illegible]

پھر پھر گئے آدم طرف رب اپنے کی یعنی اوس مکان میں کہ کلام کیا تھا اون سے اللہ تعالیٰ نے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق یہ ہے دعا تیری اور دعا اولاد تیری
کی آپس میں پس فرمایا واسطے اوسکے اللہ تعالیٰ نے اس حال میں کہ دونوں ہاتھ اوسکے بند تھے پسند کر تو ان دونوں میں سے جو چاہے تو پس کہا آدم نے
کہ پسند کیا میں نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے داہنے با برکت ہیں پھر کھولا اوسکو پس ناگہان اوس میں شکل
آدم کی اور اولاد اونکی کی تھی یعنی دیکھا آدم نے مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی عالم غیب میں پس کہا آدم نے اے رب میرے کون ہیں یہ فرمایا یہ ہے
اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اوسکی درمیان دونوں آنکھوں اوسکی کے پس ناگہان اون میں ایک شخص تھا بہت روشن اون کا یا
جملہ روشن ترین لوگوں کا یعنی یہ شک ایسے ہی ہے یعنی اون میں ایک جماعت تھی روشن تر اوروں سے اور یہ شخص منجملہ اونکے تھا کہا آدم نے اے رب میرے
کون ہے یہ فرمایا کہ یہ ہے بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکھی میں نے واسطے اوسکے عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نے اے رب میرے زیادہ کر بیچ
عمر اوسکی کے فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ لکھی میں نے واسطے اوسکے کہا آدم نے اے رب میرے پس تحقیق دی میں نے واسطے اوسکے عمر اپنی میں سے ساٹھ برس فرمایا
تو جانے اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہے فرمایا آنحضرت نے پھر رہے آدم بہشت میں جبتک کہ چاہا اللہ نے پھر اوتارے گئے بہشت سے اور رہتے آدم گنتے
واسطے اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تاآنکہ عمر اونکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکے پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنے کے لیے پس کہا واسطے اوسکے
آدم نے کہ تحقیق جلدی کی تو نے تحقیق لکھی گئی ہے واسطے میرے عمر ہزار برس کے کہا فرشتے نے البتہ ولیکن تو نے دیے ہیں اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم
نے پس انکار کرتی ہے اولاد اونکی اور بھول گئے آدم یعنی اللہ تعالیٰ کی منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کے اور کہا لیا اوسکو پس بھولتی ہے
اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نے پس اوس دن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گواہوں کے نقل کی یہ ترمذی نے ف بند تھے جیسے کہ کوئی ہاتھ میں کچھ لیکر
ہاتھ بند کر کر اوسکو چھپا لیتا ہے اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے الخ یہ کلام حضرت آدم کا ہے یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتھ اور داہنا ہاتھ کہنا متشابہات
سے ہے اور علما نے اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکھی ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہے یہ صفت نہ بطور جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہے
نفی جارحہ سے اسلیے کہ اگر جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بھی ہوتا اور اخیر کلام میں اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہے کہ لازم یمین اور زیادہ شرف ان
اوسکی کا ہے اور دوسری یہ کہ شمال یعنی بایاں ہاتھ ناقص ہوتا ہے قوت اور کرنے میں پس دونوں ہاتھوں کا یمین ہونا کنایہ ہے نفی نقصان سے بیچ
صفات اللہ تعالیٰ کی اور بیان ہے اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہیں اور تیسری یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالیٰ کا ہے ساتھ نہایت جود اور کرم اور
احسان کے اسلیے کہ عرب کہتے ہیں اوسکو کہ بہت نفع پہنچاتا ہے کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے
کہ اس سے لازم آتی ہے فضیلت حضرت داؤد کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داؤد کو آدم علیہ السلام پر ساتھ ایک طرح کی
امتیاز کے تا باعث ہو اوس سوال کی حال و نگی سے اور مترتب ہو اوسپر جو کچھ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونے سے یہ مراد نہیں ہے
کہ زیادہ تر رکھتے تھے بیچ تمام صفات کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کی ایک طرح کی نورانیت اوس عالم میں تھی یا اس عالم میں بھی کہ ساتھ اوسکے ممتاز ہوں اور
پیغامبر نہیں ہے کہ ہر ایک نبی ممتاز مخصوص تھی ساتھ ایک صفت کی پس اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور لکھی گئی واسطے میرے الخ یہ قول حضرت
آدم کا سچا تھا اور اسکی ضمن میں انکار تھا سہو سے کہتے ہیں سے نہیں یا اپنی عمر سے کچھ اس لیے کہ صادر ہونا ہو لی خبر کا قصدًا اور عمدًا انبیا علیہم
السلام سے نہیں ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو گا مثل اسکی انبیا سے پایا گیا ہے یا کہیں ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کے تھا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیوں کی
طبیعت میں اس سبب سے پڑا کہ اول حضرت آدم سے صادر ہوا اگرچہ اون سے بطریق تعریض یا نسیان کے تھا اور ان سے صریحًا اور عمدًا صادر ہوتا ہے

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا د ق

ابو داود و ابن ماجۃ والدارمی۔ اور روایت ہی اسماء بنت یزید کی ہی کہا گذری ہی آپ یعنی جماعت عورتوں پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در حالیکہ ہم تہین ہم درمیان جماعت عورتوں کی پس سلام کیا آنحضرت نی ہم پر یعنی جماعت عورتون پر نقل کی ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہ مخصوص ہی آنحضرت کی لیے جیسی کہ پہلے شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذر چکا

وعن الطفيل بن أبي بن كعب أنه كان يأتي ابن عمر فيغدو معه إلى السوق قال فإذا غدونا إلى السوق لم يمر عبد الله بن عمر على سقاط ولا على صاحب بيعة ولا مسكين ولا على أحد إلا سلم عليه قال الطفيل فجئت عبد الله بن عمر يوما فاستتبعني إلى السوق فقلت له وما تصنع في السوق وأنت لا تقف على البيع ولا تسأل عن السلع ولا تسوم بها ولا تجلس في مجالس السوق فاجلس بنا ههنا نتحدث قال فقال لي عبد الله بن عمر يا أبا بطن قال وكان الطفيل ذا بطن إنما نغدو من أجل السلام نسلم على من لقيناه رواه مالك والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی طفیل بیٹی ابی بن کعب کی سی یہ کہ وہ تہی آتی ابن عمر کی پاس پس صبح کو جاتی ساتہ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نی پس جسوقت جاتی ہم طرف بازار کی نگذرتی عبد اللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنے والی کی اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتی وہ پس کہا طفیل نے پس آیا مین عبد اللہ بن عمر کی پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبد اللہ طرف بازار کی پس کہا مین نی انکو کہ کیا کروگی تم بازار مین حال آنکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنی پر اور نہ پوچھتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکو اور نہ بیٹھتی ہو بازار کی مجلسون مین پس بیٹھو ساتہ ہماری اس جگہ باتین کرین ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجکو عبد اللہ بن عمر نی ای بڑے پیٹ والی اور تہی طفیل بڑی پیٹ والے سوای اسکی نہین کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطی سلام کرنی کی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوس سی یعنی اوس مین ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ✦ **وعن** جابر قال أتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال لفلان في حائطي عذق وإنه قد آذاني مكان عذقه فأرسل إليه النبي صلى الله عليه وسلم أن بعني عذقك قال لا قال فهب لي قال لا قال فبعنيه بعذق في الجنة فقال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت الذي هو أبخل منك إلا الذي يبخل بالسلام رواه أحمد والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میری کی درخت ہی کہجور کا اور تحقیق شان یہ ہی کہ ایذا دی تہا مجکو ہونی درخت اوسکی نی کہ بسبب اوسکی و قت اور بیوقت باغ مین آتا ہی پس بہیجا آنحضرت نی یعنی اوسکی پاس کہ بیچ تو میری ہاتہ درخت کہجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطی میری یعنی اگر بیچتی نہین عار آتی ہی تو ہبہ کر تاکہ مین ہبہ کرون کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میری ہاتہ اسکو بدلی درخت کہجور کی کہ جنت مین ہو تیری لیے پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دیکہا مین نی اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتہ سلام کی یعنی وہ البتہ تجہسے زیادہ بخیل ہی کہ سبب تہوڑی فعل کے ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کہا بعضی علما نی کہ جو درخت تہا اوسکا باغ مین اوس شخص کے فرمایا آنحضرت نے بیچ ڈالنا واسطی امر کی والا خلاف امر کے نہ کرتا اور وہ شخص مسلمان تہا بدلیل فرمانی آنحضرت کی کہ اسکی عوض درخت جنت میں ہی لیکن ہو سکتا ہی کہ منافق تہا

وعن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البادئ بالسلام بريء من الكبر رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی عبد اللہ سی نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتہ سلام کی پاک ہی تکبر سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

ف یعنی جب دو شخص ملیں خواہ متفق ہوں وصف میں جیسے دونوں پیادہ یا چلتے ہوں یا دونوں سوار ہوں یا مختلف ہوں تو سے جو پہلے سلام علیک کرے وہ پاک ہے تکبر
سے اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا اوسکا فرض اور اگر ایک قوم سے ایک نے سلام کیا واجب ہے اونپر جواب سلام کا اور اگر سلام کرکے مجلس میں دوبارہ آیا اور سلام کیا واجب
نہیں ہے اوسکا جواب لیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیے کہ ساتھ صیغہ جمع کے ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا کہ فرشتوں کو بھی ساتھ اوسکے شامل ہو اور حدیث شریف میں آیا ہے
کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آنحضرت سے سلام علیک کی حضرت نے اوسکو جواب نہ دیا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کے مرتکب امر
نامشروع کا ہو مستحق جواب کا نہیں ہوتا ۔ ح

باب الاستیذان

اس میں بیان اذن چاہنے کا ف یعنی کسیکی دوارے پر جاوے تو مستحب ہے
کہ اذن چاہے گھر میں آنیکے لیے اور اصل اس میں قول اللہ تعالیٰ کا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا
عَلَى أَهْلِهَا الآیۃ یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گھروں میں کہ غیر ہوں تمہارے گھروں کے یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والوں پر اور سنت اسمیں یہ ہے کہ کہے
السلام علیکم میں آؤں ۔ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَتَانَا أَبُو مُوسَى قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ
أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا
عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ أَقِمْ عَلَيْهِ
الْبَيِّنَةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو موسیٰ
اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمرؓ نے بھیجا تھا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہوں میں انکے پاس پس حاضر ہوا انکے دروازے پر اور سلام کیا میں نے تین بار یعنی بقصد اذن
چاہنے کے پس نہ جواب دیا مجھکو پس پھر آیا میں پس کہا عمر نے کس چیز نے منع کیا تھا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا میں نے کہ تحقیق میں آیا تھا پس سلام کیا میں نے اوپر دروازے
تمہارے کے تین بار پس نہ جواب دیا تم نے یعنی تمنے اور تمہارے خدام نے مجھکو پس پھر گیا میں اور تحقیق فرمایا تھا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اذن مانگے
ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوے واسطے اوسکے پس چاہیے کہ پھر جاوے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس کھڑا ہوا میں ساتھ ابو موسیٰ
کے اور گیا میں پاس حضرت عمر کے پس گواہی دی میں نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو موسیٰ نے یہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ تم نے بھی یہ حدیث
سنی ہے آنحضرت سے میرے ساتھ چلو عمر کے پاس اور گواہی دو پس گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمر کی بنابر احتیاط کی تھی تا جھوٹی جرأت نکریں
حدیث بنا لینے پر والا خبر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصاً ابو موسیٰ اشعری جیسے کہ کبار صحابہ سے ہیں اور تین سلام اس لیے کرے کہ ایک تعرف کے لیے ہو اور
دوسرا تامل کے لیے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لیے ۔ ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اذن تیرا مجھ پر یہ ہے کہ اوٹھاوے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام میری یہاں تک کہ منع کروں میں تجھکو نقل کی یہ مسلم نے ف آنحضرت کے
گھروں کے دروازوں پر پردے پڑے رہتے تھے پس فرمایا کہ نشانی اذن تیری کی واسطے آنے کی مجھ پر یہ ہے کہ اوٹھاوے تو پردہ اور یہ ہے کہ سنے تو کلام
پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹھاوے اور دیکھے کہ میں کسی سے کلام خفیہ کرتا ہوں تو بھی چلا آ کہ تجھکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے
مبالغہ ہے یعنی اگرچہ مخصوصوں کے ساتھ کلام خفیہ کرتا ہوں چلا آ پھر جائے کلام آشکارا حاصل یہ ہے کہ جب ہو تا میرے گھر میں جانے تو چلا آ حاجت اذن چاہنے
کی نہیں ہے تا آنکہ منع کروں میں تجھکو آنے سے اور یہ نہایت عنایت تھی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گھر والوں میں سے تھے کہ جب چاہتے تھے چلے
آتے تھے اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ بیچ غیر وقت حاضر ہونے عورتوں کی ہوگا خصوصاً بعد اوترنے آیہ حجاب کے ۔ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روا

ہی جابر نے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ قرض کے کہ تھا میرے باپ پر پس کھٹکھٹایا میں نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کون
ہے پس کہا میں نے میں ہوں پس فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا کہ برا جانا اس کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ مقدمہ قرض کے یعنی قصہ
قرض کا یہ ہے کہ باپ جابر کے عبداللہ انصاری تھے وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور قرض اپنے ذمہ پر چھوڑا تھا اور قرض خواہوں نے جابر کو تنگ کیا
وہ آنحضرت کے پاس استعانت کے لیے آئے تاکہ تخفیف طلب کریں پس بسبب معجزہ آنحضرت کی دعا کے مال میں کھجوروں میں برکت ہوئی کہ بعد
ادا قرض کی جو ان کی تھیں باقی رہیں کچھ جیسے تھیں کم نہ ہوا اور سبب برا جاننے کا میں انا کا یہ تھا کہ اس سے ادا ابہام کا نہیں ہوتا اور تعیین اور تشخیص نہیں حاصل
ہوتی پس چاہیے تھا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرے کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبھی واسطے شناخت کی آواز سے بھی تعیین حاصل ہو جاتی ہے لیکن
آنحضرت نے مکروہ جانا واسطے تعلیم آداب کی جابر کو اور احتمال ہے کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کی ساتھ سلام کی ہو کہ سنت ہے اور تکرار کلمہ انا کی واسطے انکار کی
جابر پر تھی بیچ وعن ابي هريرة قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد لبنا في قدح فقال ابا هر
الحق باهل الصفة فادعهم الي فاتيتهم فدعوتهم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لهم فدخلوا رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ
سے کہا داخل ہوا میں ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ان کے گھر میں پس پایا آنحضرت نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا اے ابوہریرہ جا اہل صفہ کی
پاس بلا لا ان کو میری پاس پس آیا میں ان کے پاس سو بلایا میں نے ان کو پھر آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا ان کو پس داخل ہوئے وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اہل صفہ آئے اور سیر ہوئے بسبب معجزہ آنحضرت کی دودھ پیا اور سیر ہوئے جیسے کہ درحدیث میں مذکور ہے اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ کتنے ایک لوگ
تھے فقرای مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بلانا اذن چاہنے کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ ساتھ قریب ہو
انتہی اور آگے جو حدیث آتی ہے کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کی تو اذن ہے اوسکی لیے یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں پس
توفیق اوس حدیث میں اور اس میں یہ ہے کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کے آئے ہوں گے ساتھ نہ آئے ہوں گے پس محتاج ہوئے اذن کی یا بسبب متابعت کے اذن چاہا
یا لوگوں کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہاں کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کی ہوگی اور یہ احتمالات ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات

الفصل الثانی

فصل دوسری عن كلدة بن حنبل ان صفوان بن امية بعث بلبن وجداية وضغابيس الى النبي صلى الله عليه
وسلم والنبي صلى الله عليه وسلم باعلى الوادي قال فدخلت عليه ولم اسلم ولم استاذن فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارجع
فقل السلام عليكم ءادخل رواه الترمذي وابو داود روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا میرے ہاتھ دودھ اور بچہ
ہرن کا اور ککڑیاں پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت تھے جانب بلند میں جنگل کے کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا میں آنحضرت
کی پاس اور نہ سلام کیا میں نے یعنی پہلے داخل ہونے کی اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تعلیم کی کہ پھر جا تو یعنی دروازے پر پھر کہہ
السلام علیکم کیا داخل ہوؤں میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دعي احدكم
فجاء مع الرسول فان ذلك له اذن رواه ابو داود وفي رواية له قال رسول الرجل الى الرجل اذنه اور روایت ہے ابوہریرہ
سے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کی یعنی بلانے والے کی تحقیق یہ آنا ساتھ بلانے والے کی
اذن ہے اوس کی نقل کی یہ ابوداود نے اور بیچ ایک روایت ابوداود کی یوں ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کی اذن اوسکا ہے ف یعنی جب کسی نے
کسی کو بلانے کی لیے بھیجا اور وہ اوسکی ساتھ آیا حاجت اذن کی نہیں ہے وعن عبد الله بن بسر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اتى باب قوم لم يستقبل الباب من تلقاء وجهه ولكن من ركنه الايمن او الايسر فيقول السلام عليكم

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَذٰلِکَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَکُنْ یَوْمَئِذٍ عَلَیْهَا سُتُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن بسری کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنے کرتے دروازہ کی منہ اپنا یعنی تاکہ گھر والون پر نظر نہ جا پڑی ولیکن آتی طرف داہنی دروازی کی یا بائین اوسکی پہر کہتی سلام ہی تمپر
سلام ہی تمپر اور یہ یعنی سامنے نہ آنا اسواسطی تہا کہ نہ تہی اون دنون مین دروازون پر پردی نقل کی یہ ابوداؤدنی **ف** تکرار سلام کی اسلیی تہی کہ تا تحقق ہو سماع اور اذن اور مراد
تکرار سی تعدد ہی نہ قصد دو بار پر اسلیی کہ عادت شریف تہی تین بار سلام کرنی کی جیسی کہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سی یہ سمجہا گیا کہ دروازی مین کواڑ ہوں یا پردہ پڑا ہو
اوسپر تو نہیں مضائقہ ہی سامنی آنی کا ولیکن انحراف اولی ہی بہ رعایت اصل سنت کے اور اسلیی بعض اوقات کواڑ کہلا یا پردہ کہولتی ہوئی اندر نظر جا پڑتی ہی اگر سامنے ہو تا ہی ۱۲ ع

وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فِیْ بَابِ الضِّیَافَةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی
کہ جسکا وہ سکا یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوة والسلام نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ بیچ باب ضیافت کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰی اُمِّیْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ
اِنِّیْ مَعَهَا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْیَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا رَوَاهُ مَالِکٌ مُرْسَلًا اور روایت ہی عطا بن یسار سی بطریق ارسال کی کہ
ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہا کیا اذن طلب کرون وقت جانی کی اپنی مان کی پاس پس فرمایا کہ ہان یعنی اسلیی کہ بعض اوقات کہلی ہوتی ہین
اوسکی وہ اعضا کہ نہین جائز بیٹی کو دیکہنا اونکا پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں ساتہ اوسکی رہتا ہون یعنی ایک گہر مین پس کیون مانگون گویا اوس شخص نے یہ خیال کیا کہ اذن
مانگنا بیگانہ کی لیی ہی کہ گاہ گاہ آتا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن طلب کر وقت جانی کی اوس پاس پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں خادم ہون
اوسکا یعنی بار بار جاتا ہون اوس پاس خدمت کے لیی پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہی دفع حرج کی لیی مقتضا قواعد شرعیہ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
اذن مانگ وقت جانی کی اوس پاس یعنی اگرچہ ساتہ کنہکارنی اور آہٹ پانوں یا بلند کرنی آواز کی ہو کیا دوست رکہتا ہی تو یہ کہ دیکہی اوسکو ننگا یعنی اگر ناگہان چلا جاوی گا
اور شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑی گی کہا نہیں چاہتا میں کہ دیکہون اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانی کی پاس اوسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے

ف مان کا سا حکم اور محارم کا ہی ہی خواہ وہ نسبی ہون یا دودہ کی علاقہ کی یا سسرال کی سوای بیوی کی ۱۲ ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ کَانَ لِیْ مِنْ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّیْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَکُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ تَنَحْنَحَ لِیْ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی حضرت
علی سی کہ تہا واسطی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنا رات کو اور آنا دن کو پس تہا میں جب وقت داخل ہوتا رات کو کہنکہارتی آنحضرت واسطی اذن میری کی نقل کی
یہ نسائی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کہنکہارنا تہا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ تہا میں جب آتا رات کو پس اگر کہنکہارتی پہر آتا میں پس آہستہ
معلوم ہوا کہ کہنکہارنا علامت عدم اذن کی تہی ظاہر ہر وقت میں بقرینہ حال کی علامت مختلف ہوتی تہی واللہ اعلم اور اب یہ کہ علامت داخل ہونی کی دن میں کیا تہی پس احتمال
ہی یہ کہ ہو امر بالعکس بمقتضائی مفہوم مخالف کی یعنی تہا میں جب داخل ہوتا دن کو تو کہنکہارتا میں واسطی اونکی اور احتمال ہی غیر اسکی کا واللہ اعلم ۱۲ ع **وَعَنْ**
جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ یَبْدَأْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ اذن دو آنی کا اوسکی لیی کہ نہ ابتدا کری ساتہ سلام کی روایت کیا اسکو بیہقی نی شعب الایمان میں

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

باب ہی بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کی **ف** معانقہ کی معنی ہین دست در گردن یکدیگر در آوردن اور مصافحہ کی معنی ہین دست یکدیگر را
گرفتن اور مصافحہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور چاہیی کہ دونون ہاتہون سی ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتی ہین بعد از نماز عصر کی یا جمعہ کی کچہ نہیں ہی ہی بدعت ہی
بسبب تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہی بعض علما ہمارے نی کہ مصافحہ مذکور مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہان اگر کوئی آدمی مسجد میں اور لوگ نماز میں ہون یا ارادہ

شروع ہوا کہ مصافحہ بعد فجر کی اگر مصافحہ کری یا عصر کی پس یہ سب سنت سلام کی مصافحہ ہی تو یہ مصافحہ مسنون نہیں ہی بلا شبہ مصافحہ اجنبی عورت کہ جسکا ساتھ نکاح
درست ہو اسکا ساتھ مصافحہ کرنی حرام ہی مگر کہ دونوں یا دونوں میں سے ایک بڑھا ہو یعنی بڑھیا کی کہ جسکی تئیں شہوت نہ ہو اسکو زیادہ ہی ملاحظات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ
کرنا حرام ہی اور مصافحہ فیما بین بڑی یا بڈھی کہ شہوت نہ ہو چنانچہ منقول ہی کہ ابوبکر صدیق مصافحہ کرتی تھی اپنی خلافت میں ان بڑھیوں سی کہ وہ دودھ پلایا تھا
اسی طرح اگر مرد بڈھا ہو کہ امن میں ہو شہوت سی اسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سی درست ہی اور مصافحہ ساتھ امرد خوش شکل کی درست نہیں اور جسکو دیکھنا حرام ہی اسکو
چھونا بھی حرام ہی بلکہ حرمت چھونی کی سخت تر ہی نظر سی کذا فی مطالب المؤمنین اور صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہی کہ جب السلام علیک کہی ہاتھ دی یعنی مصافحہ کری یہ کہ ہاتھ دینا
سنت ہی لیکن ہتھیلی ہتھیلی پر رکھی اور سر انگلیوں کی نہ پکڑی کہ بدعت ہی اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصاً وقت آنی کی سفر سی جیسا کہ بیچ حدیث جعفر
بن ابی طالب کی آتا ہی اور امام ابوحنیفہ اور محمد سی منقول ہی کہ اہمیت معانقہ کی اور چومنی ہاتھ ساتھ منہ اور آنکھوں کی اور وہ کہتی ہیں کہ معانقہ سی جو آتا ہی بیچ
فصل اول میں بیچ حدیث انس کی وہ ہی مذکور ہی اور معانقہ جو کراہت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تھا اور شیخ ابومنصور ماتریدی نی بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی
کہ جو معانقہ کہ بروجہ شہوت کی ہو مکروہ ہی اور جو کہ بروجہ بر و کرامت کی ہو مشروع ہی اور لکھا ہی علمائی کہ خلاف اس جگہ ہی کہ ایک جامہ ہو اور ساتھ قمیص کی ہونا
نہیں بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتھ عالم متورع کی جائز ہی اور بعضوں نی کہا کہ مستحب ہی اور بعد مصافحہ کی جو اپنا ہاتھ چومتی ہیں یہ فعل
جاہلوں کا ہی اور مکروہ ہی اور زمین بوسی کرنا آگی امرا اور علما اور مشائخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دونوں گنہگار ہیں کذا فی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نی کہا کہ جو
کوئی زمین بوسی کری آگی سلطان یا امیر کی یا سجدہ کری اگر بطریق تحیہ کی ہی کافر نہیں ہوگا لیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کی ہو کافر ہوگا اور اگر کچھ
نیت نہ کی ہو کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر علما کی اور زمین بوسی کرنا سخت تر ہی کہ بسبب رکھنی رخسارہ یا پیشانی کی ہی زمین پر کذا فی الظہیریہ اور اگر بوسہ ہاتھ عالم یا سلطان کی
بوسہ بسبب علم عدالت کی اور اعزاز دین کی کچھ مضائقہ نہیں ہی اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو مکروہ ہی اور اگر کوئی عالم یا زاہد ہی التماس کری کہ پاؤں چومنی
کری تو چاہتی ہی کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہی اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ لینا اور پیار اطفال کی سنت ہی اور کہا ہی علمائی نی بوسہ پانچ
طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسار پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر تیسرا بوسہ شفقت کا
اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی منہ پر اور چوتھا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانوں کا ہی آپس میں ہاتھ پر اور پانچواں بوسہ دینا بھائی کی
پیشانی پر اور بعضوں کی نزدیک بوسہ دینا آپس میں اوپر ہاتھ اور منہ کی مکروہ ہی اور بعضوں کی نزدیک بوسہ لینا چھوٹی لڑکی کا واجب ہی اور کہا نووی نی
کہ بوسہ لینا ساتھ شہوت کی حرام ہی بالاتفاق برابر ہی کہ بیٹا ہو یا غیر اوسکا ہو

الفصل الاول

پہلی فصل میں عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی قتادہ سی کہ کہا میں نی
واسطی انس کی کہ کیا تھا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کی بعد سلام کی کہا کہ ہاں نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ
مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ بوسہ لیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسن بن علی کا اور تھی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس حاضر پس کہا اقرع نی کہ تحقیق میری دس بیٹی ہیں نہیں بوسہ لیا میں نی ان میں سی کسی کا
پس دیکھا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر فرمایا جو شخص نہیں مہربانی و شفقت کرتا یعنی خلق خدا پر یا اولاد پر نہیں رحم کیا جاتا یعنی اللہ بھی اوسپر رحمت نہیں کرتا نقل کیا
یہ بخاری اور مسلم نی وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ أَكُنْ أَلَمْ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
وَذِكْرُ حَدِيثِ أُمِّ هَانِئٍ فِي بَابِ الْأَمَانِ اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ اسکی اول ہی اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت کی

صلی اللہ علیہ وسلم علیہم اجمعین کے گھر جا پہونچا اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث انہماکی کی بیچ باب الایمان کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داود قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنی آپس مین مگر کہ بخشش کیجاتی ہی واسطی ان دونون کی پہلی جدا ہونی سی نقل کی اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جس وقت ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اللہ سی بخشش کیجاتی ہی واسطی ان دونون کی **ف** روایت کی حکیم ترمذی نی اور ابو الشیخ نی عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کری ایک ان دونون کا اپنی یار پر ہوتا ہی محبوب تر ان دونون کا نزدیک اللہ کی وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پہر جب مصافحہ کرتی ہین دونون تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی ان پر سو رحمتین نوّے تو ابتدا کرنی والی پر اور دس اوسپر کہ جس سی مصافحہ کیا گیا **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہا کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ ایک شخص ہم مین سی ملتا ہی مسلمان بہائی اپنی سی یا دوست اپنی سی کیا جہکی واسطی اوسکی یعنی وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نی کیا گلی لگی اوس سی اور بوسہ دی اسکا فرمایا کہ نہیں کہا اس شخص نی کیا پکڑی ہاتہ اوسکا اور مصافحہ کری اوس سی فرمایا کہ ہان نقل کی اسکو ترمذی نی **ف** جہکنی کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کی ہی اور رکوع عبادت اللہ کی ہی ہمارے شیخ کی دیکہا ہی نی صحیح السنۃ سی نقل کیا ہی کہ جہکانا پیٹہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونی حدیث صحیح کی بیچ نہی کی اوس سی اگرچہ بہت اہل علم و صلاح اوسکو کرتی ہین لیکن علما اور اصحاب اوسپر انکار کیا ہی اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوی کوئی آگی کسی کی زمین کو یا جہکی سر اپنی کو یا پیٹہ کو تو ہی کافر نہیں ہوتا لیکن گنہگار ہی کہ اس سی قصد تعظیم کا ہی نہ عبادت انتہی اور بعضی مشایخ نی بیچ منع ہونی اسکی کی تاکید و تشدید بہت کی ہی اور کہا کہ دال الانحنا ان یکون لغیر اللہ اعلم اور سماتہ اسی حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ مکروہ ہی گلی لگنی اور بوسہ لینی کو جیسی کہ مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد سی نقل کیا گیا اور بعضون نی کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق اور تعظیم کی ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنی کی اور آنی کی سفر سی ہو یا ہو بسبب نی ملاقات کی بہت دنون سی یا بسبب غلبہ محبت کی اور اگر بوسہ دی تو ہاتہ پر نہ دی بلکہ ہاتہ اور پیشانی پر دی **وعن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عیادۃ المریض ان یضع احدکم یدہ علی جبہتہ او علی یدہ فیسالہ کیف ہو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ رواہ احمد والترمذی وضعفہ اور روایت ہی ابو امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پورا پوچہنا بیمار کا یہ ہی کہ رکہی ایک تمہارا ہاتہ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتہ پر پہر پوچہی اوس سی کہ کیسا ہی اور پوری سلام تمہاری آپس مین کی ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بہی کرو تا سلام تمام و کامل ہو نقل کی اسکو احمد اور ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **وعن** عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رایتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی میری گہر مین پس آئی زید حضرت کی پاس اور کہٹکہٹایا دروازہ پس کہڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوای تہبند کی چادر اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تہا کہینچتی ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکہا مین نی اونکو ننگا پہلی آنکی اور نہ پیچہی اسکی یعنی وقت استقبال کسی کی ساتہ اسطرح کی شوق کی ننگی بدن جانی نہیں دیکہا پس گلی سی لگایا زید کو اور بوسہ دیا اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یہ حدیث اور اسی طرح حدیث جعفر بن ابی طالب کے دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنی کی سفر سی جائز ہی بلا کراہت **وعن** ایوب بن بشیر عن رجل من عنزۃ انہ قال قلت لابی ذر ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا

يَلْتَزِمُنِيْ قَالَ مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِيْ وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِيْ أَهْلِيْ فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيْرٍ فَالْتَزَمَنِيْ فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ وہ عنزہ سے تھا یعنی کہا کہ کہا میں نے واسطے ابی ذر کے کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تم سے جس وقت کہ ملتے تم ان سے کہا ابوذر نے نہیں ملاقات کی میں نے ان سے کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نے مجھ سے اور بھیجا میرے پاس ایک دن یعنی ایک شخص کو میرے بلانے کے لیے اور نہ تھا میں اپنے گھر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کے پاس اور حضرت بیٹھے ہوئے تھے تخت پر پس گلے سے لگایا مجھ کو پس ہوا یہ گلے لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سے بسبب حاصل ہونے راحت اور برکت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنے کی سفر سے بھی آیا ہے واسطے اظہار محبت اور عنایت کی طرح **وعن** عِكْرِمَةَ ابْنِ أَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکرمہ بیٹے ابی جہل کے سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن کہ آیا میں ان کے پاس یعنی سال فتح مکہ میں واسطے بیعت اسلام کی خوشی ہے سوار مہاجر کو نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع میں مصعب بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ جب آنحضرت نے عکرمہ بن ابی جہل کو دیکھا تو اوٹھے اور اوسکی طرف چلے اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے اور عکرمہ سوار مشہور تھا بہاگا دن فتح مکہ کے اور پہنچا یمن میں پس گئی پاس اوسکے بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کے پاس اور اسلام لایا اور ہوا بہت اچھا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طلب بخشش کی کی آنحضرت سے اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنے کی ساتھ مصافحہ کے ہے طرح **وعن** أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِيْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيْصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایک شخص ہے انصار میں سے کہا اوس نے اوس وقت کہ اسید باتیں کرتے تھے قوم سے یعنی اونکی مزاج میں خوش طبعی تھی اوس وقت ہنساتے تھے سید کو پس چبھو دیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو ونکی کے ساتھ لکڑی کے پس کہا اونہوں نے بدلہ دیجئے مجکو فرمایا آنحضرت نے کہ بدلا لے مجھ سے کہا اونہوں نے تحقیق آپ کے تن پر کرتا ہے اور میرے تن پر نہ تھا بدن پر کرتہ یعنی گرمی میں کرتی پہنے ہوئے تھا تو برابر بدلا نہیں ہوتی پس اوٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا حضرت کے پہلو پر کہا اونہوں نے کہ سوای اسکے نہیں کہ ارادہ کیا تھا میں نے یہی یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ رجل من الانصار کہ مصابیح میں ہے کوئی یعنی ساتھ زبر الف کے مقتضی اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنے والا اور بدلا لینے والا وہی اسید بن حضیر ہوے ہے اور لفظ جامع الاصول کے ان ہے عن أسيد بن حضير قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ يُضْحِكُهُمْ إِذْ طَعَنَهُ النَّبِيُّ الخ یہ الفاظ دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے کہ اسید بن حضیر اوسکی حال سے روایت کرتا ہے اور طیبی نے عبارت متن کی توجیہ کر کر موافق اسکی کیا ہے اور اوسمیں تکلفات کیے ہیں اور باعث ارتکاب تکلفات کا یہ ہے کہ اسید بن حضیر عظمای صحابہ سے ہیں اون سے ایسی چیز جو اس معنی کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتے تھے اور ہنساتے تھے قوم کو آنحضرت نے اونکی ساتھ اوسی کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسنا اوسکا مباح ہے اگر اوسمیں کوئی چیز ممنوع شرع نہو طرح **وعن** الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر بن ابی طالب سے پس گلے سے لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں اوسکی کے نقل کیا ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخوں مصابیح کی اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کی ہے **ف** یہ وہی قصہ ہے جعفر کا جو حبشہ سے چلے تھے حدیث آئندہ میں ذکر ہوا اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو مذکور ہوا ہے انصار کی قوم سے ہے عبداللہ بن جابر انصاری

سچائی ہوتی ہیں رخ وعن جعفر بن ابی طالب فی قصة رجوعه من ارض الحبشة قال فخرجنا حتی اتینا المدینة فتلقانی رسول الله
صلی الله علیه وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح خیبر رواه فی شرح السنة اور روایت ہے
جعفر بن ابی طالب سے بیچ قصہ پھرنی اونکی کی حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنی حبشہ سے یہاں تک کہ آئے ہم مدینہ میں پس ملے ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے
لگایا مجکو پھر فرمایا نہیں جانتا میں کہ ساتھ فتح خیبر کی زیادہ خوش ہوں میں یا ساتھ آنے جعفر کی اور اتفاق یہ ہوا تھا جعفر کا دن فتح خیبر کی نقل کی یہ شرح السنہ میں ف
منقول ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کی پاس آئی مالک نے اونسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے ملتا میں اگر بدعت نہو تو سفیان نے کہا کہ گلے لگے
وہ کہ بہتر تجہسی اور تم سی تھی گلے لگی ہیں پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب سے اور بوسہ لیا اونہوں نے وقت آنے اونکی کی حبش سے مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھ جعفر کی سفیان نے کہا
کہ نہیں بلکہ عام ہے اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہے اگر صالحین سے ہوں ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس میں حدیث بیان کروں میں مالک نے کہا ہاں اذن دیا
میں نے پھر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ سند کی اور مالک نے سکوت کیا ح وعن زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینة
فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجله رواه ابوداود اور روایت ہے زارع سے اور تھے وہ بیچ ایلچیوں
عبد القیس کے کہا جبکہ آئے ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہمنے کہ جلدی کرتے تھے اوترتے ہیں سواریوں اپنی سے پس بوسہ دیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہوں پر
اور پانوں پر نقل کی یہ ابوداود نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پانوں کا جائز ہے لیکن فقہا اسکو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کی توجیہ یہ کرینگے کہ خصائص
حضرت کے سے ہو یا ابتدا اسلام میں ہو یا وہ لوگ ناواقف تھے یا مضطرب تھے بیچ اون کی فیصلہ ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب وعن عائشة قالت ما رایت احدا کان اشبه
سمتا وهدیا ودلا وفی روایة حدیثا وکلاما برسول الله صلی الله علیه وسلم من فاطمة کانت اذا دخلت علیه قام الیها
فاخذ بیدها فقبلها واجلسها فی مجلسه وکان اذا دخل علیها قامت الیه فاخذت بیده فقبلته واجلسته فی مجلسها رواه ابوداود
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ میں اور روش میں اور سیرت میں اور بیچ ایک روایت کی باتیں کرنے میں کلام کرنے میں ساتھ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سے یعنی حضرت فاطمہ ان امور میں بہت مشابہ تھیں ساتھ آنحضرت کی پس حضرت عائشہ نے یہ بیان کر کر اونکی محبت آپ سے بیان کی کہ اثر اور نشان
مشابہت اور مجانست کی ہے کہ تھیں فاطمہ جس وقت داخل ہوتیں حضرت کی پاس کہڑی ہو جاتی حضرت اور متوجہ ہوتے طرف اونکی پھر پکڑتی ہاتہ اونکا اور بوسہ لیتی اونکا بیچ
دونوں آنکھوں کی درمیان میں بٹھاتی اونکو بیچ جگہہ بیٹھنی اپنی کی یعنی اپنی جگہہ اونکی لیے چھوڑ دیتے اور اونکو بٹھاتے اور تھی حضرت جس وقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس
کہڑی ہو جاتیں طرف حضرت کی اور پکڑتیں ہاتہ حضرت کا اور بوسہ لیتیں اونکا یعنی حضرت کی دست مبارک کا یا کسی عضو کا اور بٹھلاتیں اونکو اپنی جگہہ نقل کی یہ ابوداود نے
وعن البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابها حمی فاتاها ابوبکر فقال
کیف انت یا بنیة وقبل خدها رواه ابوداود اور روایت ہے براء سے کہا گیا میں ساتھ ابی بکر کی یعنی اونکی گھر میں بیچ ابتدا آنی اونکی کی مدینہ میں یعنی کسی
غزوہ سے پس ناگہاں دیکھا میں نے کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق اونکو پہنچی تھی تپ پس آئے اونکی پاس ابوبکر صدیق اور کہا کہ کیسی ہے تو
اے بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسارہ پر یعنی از راہ شفقت و محبت کی باپ پر رعایت سنت کی نقل کی یہ ابوداود نے وعن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم
اتی بصبی فقبله فقال اما انهم مبخلة مجبنة وانهم لمن ریحان الله رواه فی شرح السنة اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب نامردی کی اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہے نقل
کی بغوی نے شرح السنہ میں ف یعنی اولاد کی سبب سے آدمی بخل کرتا ہے کہ کسیکو کچھ دیتا نہیں اور اونکی سبب سے نامردی بھی کرتا ہے کہ جہاد سے بچتا ہے بخوف اسکے
کہ مارا جاوے اور اولاد بیکس رہ جاوے اول حضرت نے اولاد کی مذمت بیان کر کر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ ریحان ہیں ریحان کی معنی یا خوشبو یا رزق و نعمت کے

الفصل الثالث تیسری فصل امر دینی کی طرف سے باعث ہوتی ہے کہ وہ بیٹا اوس کو بخیل اور بزدل کر دیتا ہے

عن يعلى قال إن حسنا وحسينا استبقا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمهما إليه وقال إن الولد مبخلة مجبنة رواه

احمد روایت ہے یعلی سے کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلے لگایا ان دونوں کو آنحضرت نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے

بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہ احمد نے ف کہا بعض علماء نے یہاں مقصود محبت و شفقت و مدح ہے بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں سے کراہت ہے

وعن عطاء الخراساني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تصافحوا يذهب الغل وتهادوا تحابوا وتذهب الشحناء رواه

مالك مرسلا اور روایت ہے عطا خراسانی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرو پس جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی

رہیگی دشمنی نقل کی یہ مالک نے بطور ارسال کے وعن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى أربعا قبل الهاجرة

فكأنما صلاهن في ليلة القدر والمسلمان إذا تصافحا لم يبق بينهما ذنب إلا سقط رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے براء بن عازب

سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دوپہر کے پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان جس وقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں

باقی رہتا درمیان ان دونوں کے کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ف ظاہر مراد گناہوں سے صغیرہ گناہ ہیں اور ابن الملک نے کہا کہ مراد گناہ سے وہ ہے

کینہ اور دشمنی ہے جیسی کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا واللہ اعلم

باب القیام

یہ باب ہے بیچ بیان کھڑے ہونے کی یعنی تعظیم کے لیے ف کہا بعض علماء نے کھڑے

ہو جانا واسطے آنیوالے کی سنت ہے اور دلیل پکڑتے ہیں ساتھ حدیث قوموا الی سیدکم کے اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے اور بدعت اور منہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہے حدیث

انس کی میں مکروہ ہونا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابو امامہ کی آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا نہ اٹھو جیسے کہ عجمی اٹھتے ہیں اور فرمایا کہ [illegible]

الفصل الاول پہلی فصل عن أبي سعيد الخدري قال لما نزلت بنو قريظة على حكم سعد بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم

إليه وكان قريبا منه فجاء على حمار فلما دنا من المسجد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للأنصار قوموا إلى سيدكم متفق عليه روایت ہے

ابی سعید خدری سے کہا کہ جب اتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف سعد بن معاذ کی اور بلایا انکو اور تھے بنو قریظہ میں نزدیک

اور تھے سعد قریب آنحضرت سے پس آئے سعد گدھے پر سوار پھر جس وقت کہ پہنچے سعد مسجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انصار کے کھڑے ہو تم طرف سردار

اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنو قریظہ ایک قبیلہ ہے یہود میں سے آنحضرت نے بعد فتح خندق کے انکو بیس روز تک گھیرا پھر وہ اترے قلعے سے حکم پر

سعد کے کہ سردار اوس کی تھے اور بنو قریظہ حلفا اوس کی تھے وے لوگ گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہماری کریگا پس جب اترے اوس کے حکم پر [illegible]

آنحضرت نے سعد کو بلوایا کہ حکم کریں انکی حق میں اور سعد قریب اترے ہوئے تھے حضرت سے اور اونکی زخم پہنچا تھا اکحل میں غزوہ خندق میں اور خون زخم میں جمع ہو رہا تھا جب آنحضرت

نے انکو بلوایا تو خون ٹھہر گیا پس آئے معاذ اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ جہاں آنحضرت نے اقامت میں نماز پڑھا کرتے تھے نہ مسجد نبوی کی کہ آنحضرت بنو قریظہ میں

تھے اور مسجد کہاں تھی [illegible] بنائی ہو اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہے [illegible] اہل فضل کی ساتھ کھڑے ہو جانے کی

اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ اسکے قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہے کہ وہ واسطے آنیوالے مجلس کے متعارف و عادت ہوا ہے اور اوس سے نہی واقع ہوئی ہے اور فرمایا کہ [illegible]

عجمیوں کی سی ہے اور آنحضرت کے نزدیک اخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نے کہا کہ یہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتے نہ الی سیدکم پس مراد قیام سے یہ تھا

کہ اوٹھو جلدی جاؤ انکی طرف اور مدد کرو انکی اوترنے میں سواری سے تا حرکت کیا موجب نہ ہو ان کا زخم [illegible] اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت

کھڑے ہو گئے عکرمہ بن ابی جہل کے لیے وقت آنے انکی کے پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا انہوں نے نہیں آیا میں پاس آنحضرت کی مگر کہ

کھڑے ہو جاتے تھے واسطے میرے [illegible] پس ان دونوں کی دلیل پکڑنی صحیح نہیں [illegible] ضعیف ہونے انکی کے [illegible] قیام

آنحضرت کا حضرت فاطمہؓ کی لیے اور قیام اونکا حضرت کے لیے باوجود یکہ معلوم ہوا اور ہمارے بعض نے تاویل کرلی کہ وہ قیام محبت اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہ حاصل جد یہ
نہیں طیبی نے بھی محی السنہ سی نقل کیا ہی کہ اجماع کیا ہی جمہور علماء نے ساتھ اس حدیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علماء صلحا کی اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ یہ
قیام اہل فضل کی لیے بیچ وقت آنی کی مستحب ہے اور حدیثیں بہت بیچ اس کے وارد ہوئی ہیں اور بیچ نہی اوسکی کی صریحاً کچھ صحیح نہیں ہوا اور مطالب المؤمنین میں قنیہ سی نقل کیا ہی کہ مکروہ
نہیں قیام بیٹھنے والوں کا واسطی آنی والی کی بسبب تعظیم کی اور قیام فی نفسہ مکروہ نہیں ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اوسکی لیے اور وہ محبت قیام کی نہ رکھی
قیام اوسکی لیے مکروہ نہیں ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق میں ہی کہ بیٹھا ہو اور اوسکی آگی لوگ کھڑے رہیں اوسکی بیٹھنے تک جیسے کہ ایک حدیث
میں آیا ہی بیچ قیام اور تعظیم کی واسطی اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی ح **وَمَضٰى الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ فِيْ بَابِ حُكْمِ**
الْاُسَرَاۤءِ اور گذری حدیث تمام بیچ باب حکم قیدیوں کی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ
ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سی اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اوٹھاوی کوئی کسی کو جگہہ
بیٹھنے اوسکی سی پھر آپ بیٹھ جاوی جگہہ اوسکی میں و لیکن فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنی والی کو یعنی تا حاجت اوٹھانی کی نہ پڑی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعضوں
نے کہا کہ تقدیر حدیث میں ان ہی لکن لیقل تفسحوا یعنی و لیکن چاہیے کہ کہے کہ کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نے کہ یہ نہی واسطی تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ
مباح کی یعنی مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطی نماز کی یا غیر اوسکی کی پس وہ حق ہی ساتھ اوسکی اور حرام ہی اوپر غیر اوسکی کی اوٹھا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی ح
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اوٹھی اپنی جگہہ بیٹھنی کی سی پھر پھری طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتھ اوس جگہہ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہی
علماء نے کہ یہ حکم او صورت میں ہی کہ اوٹھا بقصد پھر آنی کی عنقریب جیسے وضو کو یا ادا کرنے کو کسی کار ضروری کی لیے اوٹھا اور پھر آیا جلدی تو وہی اوس جگہہ کا مستحق ہے
پس اگر کوئی وہاں آن بیٹھی تو اوسکو اوٹھا دینا درست ہے اس لیے کہ نہیں باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی جو ع کرنی مباح کے طرف اصل اپنی کی اور دلالت کرتی ہی
اوپر اس حدیث کہ آگی آدی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتی پھر اوٹھتی اور ارادہ رکھتی پھر آنی کا تو اوتار جاتی جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اوٹھا اور کسی کام کی لیے
دور دراز گیا اور پھر آیا تو جگہہ اوسکی نہ رہی اور وہ مستحق اوسکا نہیں ہی ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ
اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی انسؓ سی کہ کہا نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تھی وہ جسوقت کہ دیکھتی حضرت کو
نہ کھڑی ہوتی بسبب اسکی کہ جانتی تھی وہ ناخوش کہنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کھڑی ہونی کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش کہتی تھے
حضرت کھڑی ہونی کو واسطی تواضع کی اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام میں اور بیٹھنی میں اور
کھانی میں اور پہننی میں اور چلنی میں اور تمام افعال اخلاق میں واسطی اسی لیے روایت کیا گیا ہی انا و اتقیاء امتی براء من التکلف اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش کہنا بسبب کمال
محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تھا کہ درصورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہیں ہی حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بسبب
زمانہ اور اشخاص احوال کی ح **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ
مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی معاویہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کری یہ کہ کھڑی رہیں
آگی اوسکی لوگ کھڑی رہنی کر پس چاہیے کہ تیار کری جگہہ بیٹھنی اپنی کی دوزخ سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** تیار کری الخ یہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا
جسکو خوش کری یہ کام ارہنا و جب ہوا واسطی اوسکی یہ کہ نازل ہو گا ایک جگہہ دوزخ کی میں کہا گیا ہی کہ یہ وعید اوس کی حق میں ہی کہ بیٹھ رہی تکبر سے تعظیم کیا جاوی ساتھ کھڑی ہونی لوگوں

کی کھڑی رہتی کو اور اگر یہ خوف ہو کہ اگر کھڑا نہ ہوگا تو فتنہ اور عداوت پیدا ہوگی تو کھڑا ہونا جائز ہے اور اگر ایسے شخص کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو جو دوست رکھتا ہی کھڑی ہونیکو بطریق تعظیم کی اور اگر اس طرح ہو تو مکروہ نہیں اور نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان میں حلیمی سے کہ حدیث کی یہ معنی ہیں کہ حکم کریں اوسکو ساتھ اوسکی اور لازم کریں اوسپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ یہ حدیث سعد کی دلیل ہے اوپر اسکے کہ کھڑا ہونا آدمی کا آگے رئیس فاضل امام عادل کی مانند کھڑی ہونے متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نے کہ یہ قیام ہوتا ہی ان مقاموں میں بطریق بر و اکرام کی جیسے تھا قیام انصار کا واسطی سعد کی اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کی اور نہیں لائق ہی واسطی اوس شخص کی کہ قیام کیا جاتا ہی واسطی اوسکی یہ کہ ارادہ کرے اسکا صاحب ایسی یہان تک کہ اگر وہ قیام ترک کرے تو شکوہ کرے یا غصے ہووے اوس سی **وعن** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى عَصًا فَقُمْنَا لَهُ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابوامامہ سی کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹیکے ہوئی اوپر عصا کے یعنی عصا پر تکیہ کئی ہوئی پس کھڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کے پس فرمایا نہ کھڑی ہو جیسے کھڑی ہوتی ہیں عجمی تعظیم کرتا ہی بعض اونکا بعض کی نقل کی ابوداود نے **ف** یعنی جب کوئی سردار اونمیں آتا ہی تو بعد دیکھنے اوسکی کی اوٹھ کھڑی رہتی ہیں گھبرا کر اور اوسکی تعظیم کی لیے کھڑی رہتی ہیں جیسے کہ اشارہ کیا اوسکی طرف ساتھ قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض اونکا یعنی چھوٹی بعض کی یعنی اکابر کی پس اس سی منع فرمایا اس توجیہ سی اصل قیام ممنوع نہوا جیسی کہ بعض حدیثوں میں آتا ہی بلکہ بطریق تکبر و عظمت ان کی ہی منع **وعن** سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن سی کہ کہا آئی ہماری پاس ابوبکرہ صحابی واسطی ادائی شہادت کی یعنی ایک قضیہ میں گواہ تھی وہ اوس میں پس کھڑا ہوا واسطی تعظیم اونکی کی ایک شخص اپنی بیٹھنے کی جگہ سی تو اوس جگہ میں بیٹھنے سی انکار کیا ابوبکرہ نے جو مفتی تھی اوس جگہ بیٹھنے سی اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اس سی یعنی کسی کی جگہ بیٹھنے سی کہ اوٹھا دیں اوس سی کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سی کہ پونچھے آدمی ہاتھ اپنا ساتھ کپڑے اوس شخص کے کہ نہیں پہنایا ہو اسکو کپڑا اوس نے نقل کی ابوداود نے **ف** یعنی اگر ہاتھ طعام وغیرہ میں بھرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑے سی نہ پونچھے اور اگر غلام یا فرزند یا خادم ہوسکا ہو کہ اسی کپڑا اوسکو پہنایا ہو اوسکی کپڑے سی اگر پونچھے تو مضائقہ نہیں اور ظاہر تر یہ ہی کہ اگر اجنبی بھی راضی ہو اوسکی کپڑے سی پونچھنے سی تو جائز ہی اوسکو یہ اور اسی طرح اگر جانے کہ کوئی اپنی جگہ سی بسبب خاطر اوٹھا ہی تو مضائقہ نہیں بیٹھنے کا جگہہ اوسکی میں جیسے کہ مستفاد ہوتا ہی اس آیت سی تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ جیسے کہ دلالت کرتی ہی اوپر یہ حدیث صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں صاحبہا الا اذا اذن اور مانند اسکی بہت سی فروع ہیں اور ابوبکرہ صحابی نے جو انکار کیا تو سبب یہ تھا کہ یا تو اونکو شک ہوگا اوس شخص کی خوشی میں کہ شاید وہ کسی کی کہنی سی اوٹھا ہو یا بسبب حیا کی یا احتیاط کی یا ورع کی نہی پر عمل کیا اونہوں نے حدیث کو اطلاق پر **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَهُ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹھتی اور بیٹھتی ہم گرد اونکی پھر اوٹھتی یعنی کسی حاجت کی لیے اور ارادہ رکھتی پھر آنیکا تو اتار جاتی یا پاپوش اپنی یعنی جوتی کی جگہہ رکھ جاتی اوسکی یا کوئی اور چیز جاتی جیسے پٹکا کہ ہوتی ہے بدن پر یا جادر وغیرہ پس پہچانتے ساتھ اسکی اصحاب حضرت کی پھر آنا اپنا مجلس میں پس ٹہرے رہتی وہ نقل کی ابوداود نے **ف** اور اوسکی یعنی اوٹھنا یا مہمان کی یہ ملیکی کیا کہ وارد ہوئی ہی نہی اوٹھنے سی درمیان حلقہ کی **وعن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ نقل کی اونہی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں حلال ہی کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصوں کی بیٹھی ہوؤں کی مگر ساتھ اذن ان کی نقل کی ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی اونکی بیچ میں بیٹھی

ایسی لکھی ہوئی ہی اون میں محبت اور رضیا ہیں کرنی منظور ہوتی ہیں بیچ انکے شان کنندہ کا بیٹھنا انکے بیچ میں لیکی اور لکھا ہی علمائی کہ اگر دونو
محبت ہوئی اونکی آپس میں معلوم ہی تو بیٹھی اور اگر معلوم ہی کہ علاوہ محبت کے بیچ میں ان کے تو بیچ میں جادی اور اگر مبہم و نا معلوم ہی تو احتیاطا بیچ میں ہی دبیٹھی
وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يجلس بين رجلين الا باذنهما
رواه ابو داؤد اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونسے نقل کی اپنی دادی سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیٹھے درمیان دو شخصون
کی مگر ساتھ اون دونکی پروانگی کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يجلس معنا في المسجد يحدثنا فاذا قام قمنا قياما حتى نراه قد دخل بعض بيوت ازواجه روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھتے ساتھ ہمارے مسجد میں باتین کرتے ہم سے پس جس وقت اوٹھتے کھڑے ہوتے ہم کھڑے ہوتا یعنی برابر رہتا یہانتک کہ دیکھتے ہم آپ کو کہ داخل ہوئی بعضی گھرون بیبیون اپنی کی میں
ف کھڑے ہوتے یعنی بسبب خلعت ہونی مجلس کے واسطے تعظیم حضرت کی سلیے کہ صحابہ نہیں کھڑے ہوتے تھے وقت تشریف لانے حضرت کے لیکن کیونکر کھڑی ہوتی وقت
جانے کی اور کھڑے رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ لئے تھا کہ منتظر اسکی رہتی ہونگی کہ حضرت کسی کام کو لیے فرماوین یا پھر تشریف لاوین بیٹھنے کی لیے پس جب یقین ہی تو متفرق
ہوتی ع وعن واثلة بن الخطاب قال دخل رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في المسجد قاعد فتزحزح له رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال الرجل يا رسول الله ان في المكان سعة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان للمسلم لحقا اذا راه اخوه ان يتزحزح
له رواهما البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال میں کہ آپ مسجد میں بیٹھی
پس حرکت کی اور ایک طرف ہوگئی اپنی جگہہ سے واسطے اوسکی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ مکان میں فراخی ہی یعنی اپس کیون تکلیف فرمائی آپنے
حرکت کرنے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے مسلمان کی حق ہی جب دیکھی اوسکو بھائی مسلمان اوسکا یہ کہ حرکت کری واسطے اوسکی یعنی قطع نظر
تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہہ سی بقصد اکرام بھائی مسلمان کی حق ہی روایت کیں یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان میں

باب الجلوس والنوم والمشی

باب ہی بیچ بیان بیٹھنی اور سونی اور چلنی کی اور آئین لیٹنے کا بیچ پہلی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بفناء الكعبة محتبيا بيديه رواه البخاري اور روایت ہی ابن عمر
سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کی بیٹھی ہوئی گوٹ مارے ساتھ ہاتھون اپنی کی نقل کی یہ بخاری نے ف ہیئت انشست کی یہ ہی کہ دونون
زانو کھڑی رکھی اور تلوی زمین پر رکھی اور دونون ہاتھون سی پنڈلیون پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکھی یا نہ رکھی اور بجای ہاتھون کی کبھی کپڑا بھی زانون پر پیٹ سمیت لپیٹ کر باندھ
دوپٹہ وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹھا کرتی تھی اور آنحضرت کا بیٹھنا کپڑا لپیٹ کر بھی روایت کیا گیا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹھنا جائز بلکہ مستحب ہی متفق علیہ ع
وعن عباد بن تميم عن عمه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد مستلقيا واضعا احدى قدميه على الاخرى
متفق عليه اور روایت ہی عباد بن تمیم سے نقل کی اوسنی چچا اپنی سے کہا اوسنی کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو مسجد میں چت لیٹی ہوئی رکھی ہوئی ایک قدم پر دوسری
قدم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کشادہ کرنا قدم کا قدم پر ممنوع نہیں ہی تا کہ کھلنے ستر کا بخلاف کھڑی پانون پر پانون کے پس بعض اوقات ستر کھل جاتا ہی وہ ممنوع ہی تطبیق ہو گئی درمیان حدیثون
اور درمیان حدیثون نہی اسکی کہ آگے آتی ہیں اور زیادہ تحقیق اسکی آگی ہوگی اور اسی طرح لیٹنا آپ کا کبھی کبھی تھا واسطے بیان جواز کی یا حاصل کرنی راحت اور دفع کسالت
کی اور معلوم ہوا ہی کہ بیٹھنا حضرت کا مسجد میں بخلاف اسکی تھا کہ بیٹھتے تھے چار زانو یا ہوا کرتا تھا متواضع و ع وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان يرفع الرجل احدى رجليه على الاخرى وهو مستلق على ظهره رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا منع فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سی کہ اوٹھاوی مرد ایک پانو اپنا دوسرے پانون پر اس حال میں کہ وہ لیٹا ہوا ہی پیٹھ اپنی کی بل وعنه

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يستلقين احدكم ثم يضع احدى رجليه على الاخرى رواه مسلم اور روايت ہے جابر سے كه
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چت لیٹے ایک تمہارا پھر رکھے ایک پانو اپنا دوسرے پانو پر نقل کی یہ مسلم نے ف یہ دو حدیثیں کہ ظاہر میں آپس میں
تعارض رکھتی ہیں ساتھ حدیث ابن عمر کے کہ اول میں مذکور ہوئی اور تطبیق ان دونوں میں یہ ہے کہ رکھنا ایک پانو کا دوسرے پانو پر دو طرح سے ہوتا ہے
ایک تو یہ کہ دونوں پانو دراز ہوں اور ایک کو دوسرے پر رکھے اس طریقہ کا مضائقہ نہیں اس سے ستر کا کھلنا لازم نہیں آتا اور طرح دوسری یہ ہے
کہ ایک پانو کا کھڑا رکھے اور پانو دوسرا اس پانو کے زانو پر رکھ کر کھڑا کیا ہے رکھے یہ منع ہے اور یہ بھی اوس صورت میں ہے کہ ستر کھل جاوے جیسے کہ پاجامہ نہ پہنے
ہو اور تہبند یا دامن کرتے کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہ بھی منع نہیں پس مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنے اور نہ کھلنے ستر کے ہے ایسا ہی کہا علما نے ۱۲ وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يتبختر في بردين وقد اعجبته نفسه خسف به الارض فهو
يتجلجل فيها الى يوم القيامة متفق عليه اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ ایک شخص اتراتا اور ناز کرتا چلتا
تھا بیچ دو کپڑوں خطدار کے اور تحقیق عجب میں ڈالا تھا اوسکو نفس اوسکی نے اور خوش آتی تھی اوسکو وہ کپڑے یعنی اوسکی پہننے سے تکبر اور عجب میں پڑا تھا دھنسا دیا گیا اوسکو
زمین میں پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ وہ شخص قارون تھا اور بعضوں
نے کہا احتمال ہے کہ وہ شخص اس امت میں سے ہو یا اگلی امتوں میں سے ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑ کر چلنی میں برا ہے اور انجام اوسکا
اعاذنا الله منه ۱۲ رفتار کی دو قسمیں آئی ہیں ہر ایک کا زبان عرب میں ایک نام جدا ہے چنانچہ شرح عربی میں ذکر کیا ہے ایک ... اور اصل ... دونوں
ہی ہیں ... کہ آہستہ ساتھ حرکت تمام اور تھوڑی سی سرعت کے چلیں مثل مردوں اور افسردوں کی مانند لکڑی خشک کی چلیں ... ساتھ ...
اور گھبراہٹ کے کہ یہ دونوں قسمیں مذموم ہیں اور دلیل ہیں اوپر مردہ دلی اور نقص عقل کی اور قرآن شریف میں اللہ تعالی نے بندوں کی تعریف کی ہے اور اپنے خاص بندوں
ساتھ اوسکی وصف کیا ہے عباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا یعنی بندے رحمن کے وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں زمین پر آرام و وقار سے بغیر تکبر اور بے مردگی اور
افسردگی کے الفصل الثاني فصل دوسری عن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم متكئا على وسادة على يساره
رواه الترمذي اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا جابر نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اوپر تکیہ کے کہ رکھا تھا بائیں طرف آپ کی نقل کی
یہ ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہے اور آیا ہے کہ آنحضرت تکیہ کو دوست رکھتے تھے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی تکیہ دیوے رد نہ کرے
جیسے کہ بیچ مقدمہ خوشبو کے فرمایا ہے ۱۲ وعن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في
المسجد احتبى بيديه رواه رزين اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے مسجد میں گوٹ کرتے ساتھ دونوں
ہاتھوں اپنے کے نقل کی یہ رزین نے ۱۲ وعن قيلة بنت مخرمة انها رأت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد وهو قاعد
القرفصاء قالت فلما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم المتخشع ارعدت من الفرق رواه ابو داود اور روایت ہے قیلہ بیٹی مخرمہ
کی سے کہ تحقیق دیکھا اونہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھے ہیئت قرفصا کی کہا قیلہ نے پس جبکہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سے بیٹھے
کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور میں تھے کانپ گئی میں مارے ہیبت کے نقل کی ابو داود نے ف ... ساتھ ... اور ...
اور ... ساتھ ... اور مرود دونوں طرح آیا ہے اور قاموس میں ... کہا ... اور وہ ... ہے کہ بیٹھے دونوں
سرینوں پر اور لگا دے اپنے پیٹ کو اور ... کرے ساتھ دونوں ہاتھوں کے ... دونوں ... کرے پانو پر ... دونوں زانوں ... اور لگاوے
زانوں پیٹ سے اور داخل کرے ہتھیلیاں ہاتھ کی دونوں بغلوں میں ... اور ... بیٹھنا عرب کے ... کا ہے

اور فرمایا اور مشغول کیجو ویسی کلام ولہو میں اس خیال کرتا ہو وہ بھی اسی طرح جیسی ہیں رح وعن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء رواہ ابوداؤد اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھ چکتے
فجر کی چار زانو بیٹھی رہتی بیٹھنے کی جگہ میں یہاں تک کہ جب نکلتا آفتاب روشن نقل کی یہ ابوداؤد نی وعن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
عرس بلیل اضطجع علی شقہ الایمن واذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع راسہ علی کفہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت
ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جس وقت کہ اترتی رات کو سفر میں یعنی راحت پانی کی لیی لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اترتی قریب صبح کے
کھڑا کرتی پہنچا مبارک اپنا اور رکھتی سر مبارک اپنا اوپر ہتھیلی اپنی کی نقل کی یہ شرح السنہ میں ف یعنی عادت شریف یہ تھی کہ جب اترتی کسی وقت سفر میں اگر رات
ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتی جیسی عادت غیر سفر میں تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کر کر ہتھیلی پر سر مبارک رکھتی اور آرام فرماتی تا نیند غفلت کی
نہ آجاوی اور نماز فجر کی نہ جاتی رہی اور داہنی کروٹ سی سونی میں ہی غفلت بہت نہیں ہوتی اسلیے کہ دل لٹکتا رہتا ہی اور قرار کم ہوتا ہی اوسکو اور جب بائیں پہلو پہ
سوتا ہی تو دل اپنی ٹھکانے پر ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سی آتی ہی چنانچہ اطبا کہ غرض اونکی سونی سی آرام اور ہضم طعام ہی بائیں کروٹ سوتی ہیں تا
آرام کامل ہو اور ظاہر کی حرارت باطن میں رک جاوی اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ جب آنحضرت آخیر شب کو اترتی تو ایک اینٹ سر مبارک کی
نیچی رکھتی اور جب قریب صبح کی اترتی تو پہنچا کھڑا کر کر سر مبارک ہتھیلی پر رکھتی مرح وعن بعض آل ام سلمۃ قال کان فراش رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نحوا مما یوضع فی قبرہ وکان المسجد عند راسہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کی سی کہا تھا بچھونا حضرت کی آرام
کرنی کا مانند اوس کپڑی کی کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک آپکی کی نقل کی یہ ابوداؤد نی ف اول جملہ کی معنی یہ ہیں تھا بچھونا حضرت کی آرام
کرنی کا قریب اوس کپڑی کی کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تھا بعضی لوگوں کو یعنی تھوڑا سا تھا طول عرض میں تھا اور بعضوں نی یہ معنی کہی ہیں کہ بچھونا حضرت کا
اوس کپڑی کی جنس سی تھا کہ رکھا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کی حضرت کے نیچی بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تھا
اونی بغیر اتفاق صحابہ کی قبر شریف میں جسد مبارک کی نیچی رکھدی اور کہا نہیں چاہتا میں کہ پہنی کپڑا حضرت کا بعد اونکی کوئی ہی اور صحیح یہ ہی کہ صحابہ نی بعد اوسکی کہ پوری
قبر بند ہوئی تھی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہ تھا کہ بجای یوضع کی وضع ہوتا ساتھ صیغہ ماضی کی لیکن بدل ماضی ہی طرف مضارع کی کیا واسطی حکایت حال کی اور تھی مسجد الخ یعنی
وقت آرام کرنی کی سر مبارک مسجد کی طرف کرتی تھی آیا ہی کہ جب بقبلہ لیٹتی حجرہ شریف میں تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف جانب مشرق مسجد کی تھا اور
رو بقبلہ سونی سی مسجد سرہانی ہوتی ہی اور ایک نسخہ میں مسجد ساتھ زبر جیم کی ہی یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنی کی مصلی سرہانی رہتا تھا تا جاگی ہی نماز کی لیی بچھا لیں
مرح وعن ابی ہریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ہذہ ضجعۃ لا یحبہا اللہ
رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو لیٹی اوندھا پس فرمایا آپنی اوسکو یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہی کہ نہیں دوست رکھتا ہی
اللہ نقل کی یہ ترمذی نی ف لکھا ہی علما نی کہ لیٹنا چار قسم کا ہی ایک چت اور یہ لیٹنا اہل عبرت کا ہی کہ بیچ گردش آسمان و ستاروں کی نظر عبرت کی کرتی ہیں
اور اوپر قدرت اور حکمت کی کارگار تعالی کی دلیل پکڑتی ہیں اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سی ہی اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتھ اس وضع کی سنت ادا ہوتا ہی اور تیار
کی لیی ہوتی ہیں نکلنی شب اور بیداری صبح کی اور تیسرا لیٹنا بائیں کروٹ پر ہی اور یہ لیٹنا حکیموں اور طبیبوں کا ہی کہ ساتھ اس کی ارادہ کرتی ہیں ہضم ہونی طعام کا
اور راحت آرام طبیعت کا اور چوتھی لیٹنا اوندھا ہی اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور منہ کہ شریف عضو اور افضل اجزای بدن کی ہیں اونکو خاک مذلت کی
اوپر ڈالتی ہیں بیچ غیر حالت سجدہ کی اور یہ لیٹنا اہل دوزخ کا ہی ... رح وعن یعیش بن طخفۃ بن قیس
الغفاری عن ابیہ وکان من اصحاب الصفۃ قال بینما انا مضطجع من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ فقال ان ہذہ

صحبہ یعنی بہا اللہ فقطرت یداہ فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک رواہ ابوداود اور روایت ہے عمرو بن شرید سے
کہ کسی شخص کی بیٹی پاس ہی یعنی پیچھے تھی اور تھا اوسکا اصحاب صفہ سے کہا اوسکی طرف اوسنے کہ سید اولاد ... تھا اوسکے پیچھے ہاتھ اوسکا کہا اوسکی
سخت ... مجلس میں ... اور شخص نے کہ یہ ... اللہ تعالیٰ اوسکو پس کہا ... کہتا ہوں کہ وہ شخص ... بائیں
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کے عذر اوسکا معلوم ہوگا اسی طرح فرمایا یا ایسی فرمایا کہ کسی ... کہ دونوں
دونوں ہاتھ ... اور ... بیچ بیچ ... **وعن علی بن شیبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علی ظہر**
بیت لیس علیہ حجاب وفی روایۃ حجار فقد برئت منہ الذمۃ رواہ ابوداود وفی معالم السنن للخطابی حجی اور روایت ہے علی بن
شیبان سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات کو سووے گھر کی چھت پر کہ نہو اوسپر پردہ یعنی گرد اوسکے دیوار کہ مانع ہو گرنے سے اور ایک روایت میں ہے لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب
کی اور حجار جمع حجر کی ہے ساتھ ہمزہ کی یعنی چیز مانع کی گرنے سے مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چھت پر سووے پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد نقل کی
یہ ابوداود نے اور بیچ معالم السنن کے کہ نام کتاب خطابی کا ہے بجای حجاب کے حجی واقع ہوا ہے **ف** بری ہوا اوس سے یعنی عہد کہ حق سبحانہ تعالیٰ واسطے نگہبانی اوسکی کے
باندہا ہے یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے از راہ کرم و مہربانی کی واسطے حفاظت اپنی بندوں کی عہد کیا ہے اور ملائکہ اور اسباب اس کام کی لیے پیدا کیے ہیں جب اس شخص نے اپنی جان
سے تقصیر کی تہلکہ میں ڈالا اور ایسی جگہ سویا کہ بحکم عادت کے ہلاکت اوسکی کا ہو وہ عہد اور حفاظت اوسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتھ زیر ح اور زبر جیم کی کی تشدید
ساتھ تنوین کی ہے اور حجار دونوں معنی پردہ ہی ایسی کہ زیر ح جو حجی ہی معنی عقل کی ہی تشبیہ دی پردہ کو ساتھ عقل کی کہ جیسے عقل مانع ہی امور ناشایستہ سے ایسی
ہی پردہ مانع ہی گرنے سے اور ساتھ زبر کی جو حجی ہی یعنی جانب کے ہی کہ اوسکی معنی جو ہم نے کہی ہیں اور پردہ جانب کو بھی کہتے ہیں اسکو حجی کہا اور ح **وعن**
جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر سے کہ منع
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے آدمی کی سے اوس چھت پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہ ترمذی نے **وعن حذیفۃ قال ملعون علی لسان**
محمد صلی اللہ علیہ وسلم من قعد وسط الحلقۃ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے حذیفہ سے کہا لعنت کیا گیا ہے اوپر زبان محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹھے درمیان حلقہ کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** اسکی اول کئی طرح کی ہی علماء نے ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ باندھے بیٹھے ہیں اور ایک شخص یا
لوگوں کی گردنوں پر پہلانگ کر بیچ میں جاکر بیٹھا اور یہ کہ جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھ جاتا اور دوسری یہ کہ بیچ میں حلقہ کی جاکر بیٹھا اسطرح کہ بعضی لوگوں کی
منہ کا سامنا اوسکا ہو اور دوسری کو نہیں دیکھتا پس ضرر دیا لوگوں نے اس سے اور تیسری یہ کہ بیچ میں جا بیٹھا واسطے ہنسی کی لیے تاکہ لوگوں کو ہنساوے مانع
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر المجالس اوسعہا رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی سعید
سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مجلسوں کی فراخ تر ان کی ہی یعنی ایسی جگہ مجلس کی چاہیے کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہ ہوں ایذا نہ پاویں نقل کی
یہ ابوداود نے **وعن جابر بن سمرۃ قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ جلوس فقال ما لی اراکم عزین رواہ ابوداود**
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے باہر نکلے اور اصحاب حضرت کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپ نے کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہوں
تمکو متفرق نقل کی یہ ابوداود نے **ف** عزین جمع عزۃ کی ہی ساتھ تخفیف ز کی یعنی جماعت کہ گروہ کیا آنحضرت نے تفرق کو کہ وہ باعث ہی بیگانگی اور
دوری کا ہی اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کی اشارہ کیا کہ علیحدہ اتحاد کا ہی یہ حال ہے کہ بیٹھنے کی حالت کو وصف کرکے متفرق یا منتشر کرنے ... ممنوع
وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ
فی الظل فلیقم رواہ ابوداود وفی شرح السنۃ عنہ قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ فلیقم فانہ مجلس الشیطان ہکذا رواہ معمر موقوفا

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیچ سایہ کی پس اٹھ جاوی اوس سی یعنی پس بیچ کچھ اوسکا آفتاب میں اور کچھ سایہ میں پس چاہیی کہ اوٹھہ کھڑا ہووی یعنی اور جگہ چاہیی تاکہ ہو وی سارا سایہ میں یا آفتاب میں اسلیی کہ جب ایسی بیٹھتا ہی ایسی جگہ کہ کچھ سایہ میں ہو اور کچھ دہوپ میں تو فاسد ہو جاتا ہی مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال کی نقل کی یہ ابو داود نی اور شرح السنہ میں ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا ابو ہریرہ نی جس وقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس اوٹھ جاوی اوس سی سایہ پس اوٹھہ کھڑا ہووی اسلیی کہ جگہ کہ کچھ سایہ میں ہی اور کچھ آفتاب میں جگہ بیٹھنی شیطان کی ہی اسی طرح یعنی جیسیکہ شرح السنہ میں ہی روایت کیا ہی اسکو معمر نی موقوف ابو ہریرہ پر **ف** یعنی قول ابو ہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع میں ہی اسلیی کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سی نہیں معلوم ہو سکتی اوسکو صحابی بغیر سنی حضرت سی نہیں کہہ سکتا اور جگہ بیٹھنی شیطان کی ہی ظاہر ہی کہ یہ محمول ہی ظاہر پر اور بعضوں نی کہا کہ شیطان کی طرف اسلیی نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی اسپر کہ پہنچی اوسکو ضرر پس وہ دشمن ہی اوس کا جیسا کہ دشمن ہی دین کا مع اگر تمام آفتاب میں ہو تو یہی بسبب ایذا نفس کی تعب و مشقت میں ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونی اوسکی کی مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑی کا ہو تو مضائقہ نہیں مع **وعن** أبي أسيد الأنصاري أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء في الطريق فقال للنساء استأخرن فإنه ليس لكن أن تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق فكانت المرأة تلصق بالجدار حتى أن ثوبها ليتعلق بالجدار رواه أبو داود والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ اونہوں نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہتی تہی یعنی باتیں اور امر و نہی کرتی تہی لوگوں کو اس حال میں کہ آنحضرت نکلنی والی تہی مسجد میں سی پس مل گئی مرد ساتھ عورتوں کی راہ میں پس فرمایا آنحضرت نی عورتوں کو پیچھی چلو مردوں کی اور الگ ہو اسلیی کہ نہیں پہنچتا تمکو ای عورتو یہ کہ بیچ میں راہ کی چلو لازم کرو اپنی پر کہ چلو راہ کی کناروں میں پس جب یہ حکم ہوا تو عورت چلنی میں دیوار سی الگ چلتی تہی یہانتک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تہا ساتھ دیوار کی یعنی کبہی بسبب نہایت الگ چلنی کی بحسب اطاعت اور امر حضرت کی نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **وعن** ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يمشي يعني الرجل بين المرأتين رواه أبو داود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا یہ کہ چلی یعنی مرد درمیان دو عورتوں کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** لفظ یعنی تفسیر ہی ضمیر کی جو یمشی کی ہی یعنی ارادہ کرتی تہی آنحضرت فاعل یمشی سی الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہیں ہی اصل حدیث میں پس یہ جملہ معترضہ ہی اور منع اسلیی ہی کہ اختلاط مرد عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروت سی بعید ہی اور مرد کو جیسی عورتوں کی بیچ میں چلنا منع ہی اسی طرح راہ میں سایہ کی اوسکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی مع **وعن** جابر بن سمرة قال كنا إذا أتينا النبي صلى الله عليه وسلم جلس أحدنا حيث ينتهي رواه أبو داود اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی ہم جب آتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اونکی مجلس شریف میں بیٹھہ جاتا ایک ہم میں اوس جگہ کہ پہنچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھہ جاتا قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب اور ترک تکلف اور مخالف خواہش نفس کی طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسی کہ شان اہل جاہ کی ہی مع **وذكر** حديثا عبد الله بن عمرو في باب القيام وسنذكر حديثي علي وأبي هريرة في باب أسماء النبي صلى الله عليه وسلم وصفاته إن شاء الله تعالى اور ذکر کی گئیں دو حدیثیں عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کی سو ایک حدیث کا تو یہ ہی لا یحل للرجل اور دوسری کا کہ بعد اوسکی ہی لا تجلس بین رجلین اور ذکر کرینگی ہم دونوں حدیثیں حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسما النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی انشاء اللہ تعالی کہ ایک کا سر تو یہ ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسری کا یہ ہی ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الفصل الثالث

تیسری فصل **عن** عمرو بن الشريد عن أبيه قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جالس هكذا وقد وضعت يدي اليسرى خلف ظهري واتكأت على ألية يدي فقال أتقعد قعدة المغضوب عليهم

نکالا ابو داؤد نے روایت ہے یعیش بن طخفہ غفاری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور ان کے باپ اصحاب صفہ میں سے تھے کہا کہ گذرے مجھ پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں
کہ میں بیٹھا تھا اس طرح یعنی جس طرح کہ کہتا ہوں بعد اس بیان کے بیٹھنے کی ساتھ قول اپنے کے اور حال آنکہ تحقیق رکھا تھا میں نے بایاں ہاتھ اپنا پیچھے پیٹھ کے
پیچھے اور ٹیکا تھا میں نے اوپر گوشت کے کہ انگوٹھے کی جڑ میں ہے پس فرمایا آنحضرت نے کیا بیٹھتا ہے تو اوپر بیٹھنے ان لوگوں کے کہ غضب کیا گیا ہے ان پر نقل کیا اس کو ابو داؤد
نے ف مراد مغضوب علیہم سے یہود ہیں لیکن ان کو اس طرح ذکر کرنے میں فائدہ ہے ایک تنبیہ ہے اس پر کہ اس طرح کا بیٹھنا ان چیزوں کی قسم سے ہے کہ غضب کرتا ہے ان کو
حق تعالیٰ اور دوسری یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہم ہیں چاہیے کہ تشبہ نہ کریں ان لوگوں کے ساتھ کہ جن پر غضب کیا اللہ تعالیٰ نے اور لعنت کی اور سورہ فاتحہ میں بھی مغضوب علیہم سے یہی گروہ
مراد ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے اس حدیث میں عام ہیں کافر اور فاجر متکبرین کہ ان کی بیٹھنی اور چلنی وغیرہ میں آثار عجب اور تکبر کے ہوتے ہیں **وَعَنْ**
أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ يَا جُنْدُبُ إِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ گذرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں لیٹا تھا اپنے پیٹ کے بل یعنی اوندھا پس لات ماری مجھکو آنحضرت نے اور فرمایا
اے جندب نہیں ہے اس طرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیوں کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** جندب نام ہے ابوذر کا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اس طرح کا لیٹنا عادات کفار
یا فجار کی سے ہے اس دنیا میں یا اس طرح کا لیٹنا انکا ہوگا احوال مذکورہ ہونے کی دوزخ میں **باب العطاس والتثاؤب** یہ باب ہے بیچ بیان
چھینکنے اور جمائی لینے کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ
وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ
مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے
چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پس جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور تعریف کرے اللہ کی حق ہے ہر مسلمان پر کہ سنے اس کو یہ کہ کہے واسطے چھینکنے والے کے
یرحمک اللہ پس لیکن جمائی پس سوا اس کے نہیں کہ وہ شیطان سے ہے پس جس وقت کہ لے جمائی ایک تمہارا پس چاہیے کہ دفع کرے اس کو جہاں تک کہ ہو سکے پس تحقیق ایک
تمہارا جس وقت کہ جمائی لیتا ہے یعنی کھولتا ہے منہ ہنستا ہے اس سے شیطان نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کی یوں ہے کہ تحقیق ایک تمہارا جس وقت
کہتا ہے ہا یعنی جمائی لیتے میں ہنستا ہے شیطان اس سے **ف** دوست رکھتا ہے چھینکنے کو الخ اس لیے کہ چھینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوای اور اکے ہی ہے اور باعث
اور معین ہوتا ہے طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہے امتلاء اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے باعث ہوتی ہے غفلت اور کسالت اور بد فہمی کی اور طاعت
میں نشاط نہیں رہتی ہے پس شیطان اس سے خوش ہوتا ہے اور اسی سبب سے اس کو شیطان سے کہا اور نسبت اس کی طرف کی اس کلام سے مراد یہ ہے کہ دوست رکھتا ہے حق تعالیٰ
چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ ان کے کہ نشاط طاعت میں اور کسالت اس میں ہے اور تعریف کرے اللہ کی یعنی الحمد للہ کہے یا الحمد للہ رب
زیادہ کرے بہتر ہے اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہے بہت بہتر ہے کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے کتاب مصنف میں حضرت علی سے کہ فرمایا
کہ جو کوئی کہے وقت چھینکنے کے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال نہیں پاوے گا درد داڑھ اور کان کا کبھی اور حکمت بیچ حمد کرنے کے بعد چھینکنے کے یہ ہے
کہ چھینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہے اور یہ حق الخ یہ عبارت دلالت کرتی ہے اس پر کہ جواب چھینکنے والے کا ساتھ یرحمک اللہ کے فرض ہے ہر مسلمان پر لیکن
علما کو اس میں اختلاف ہے صحیح مذہب حنفی میں یہ ہے کہ واجب علی الکفایہ ہے اگر ایک بھی حاضرین میں سے کہے گا سب کے ذمے سے ساقط ہو جاوے گا اور ایک روایت
میں سنت ہے اور سفر السعادۃ کے مولف نے کہا کہ ظاہر صحیح حدیثوں کا یہ ہے کہ جواب چھینکنے والے کا فرض ہے ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اوروں سے نہیں ساقط
کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سے ہے اور مذہب شافعی یہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایہ ہے ولیکن افضل یہ ہے کہ ہر ایک دے اور مذہب مالک میں اختلاف

ہی کہ وجوب ہی یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ وجوب یا سنت اس صورت میں ہی کہ چھینکنے والا حمد کہی اور حاضرین سنیں اور اگر حمد کہی تو جواب لازم نہیں ہوتا اور اگر آہستہ کہی کہ کوئی نہ سنی تو بھی جواب لازم نہیں ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کا اس حدیث میں ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایہ کا ہی مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند انکی کی اور شرح السنہ میں ہی کہ آمین دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہ کہ بلند آواز سے حمد کہے تاکہ سنیں اسکو پاس والے اور مستحق جواب کا ہووے متع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله وليقل له اخوه او صاحبه يرحمك الله فاذا قال له يرحمك الله فليقل يهديكم الله ويصلح بالكم رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اور چاہیے کہ کہے واسطے اوسکی مسلمان بھائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہے اسکو یرحمک اللہ پس چاہیے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ بخاری نے ف خطاب کرنا ساتھ جمع کی باعتبار تمام کی ہی کہ اکثر یہ ہوتا ہی کہ چھینکنے والے کے پاس کئی آدمی ہوتے ہیں پس دعا میں سبکو شریک کرے یا خطاب کو واسطے تعظیم کی ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہے متع وعن انس قال عطس رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فشمت احدهما ولم يشمت الاخر فقال الرجل يا رسول الله شمت هذا ولم تشمتني قال ان هذا حمد الله ولم تحمد الله متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا چھینکا دو شخصوں نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جواب دیا حضرت نے اون دونوں میں سے ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسری کی چھینک کا پس کہا اوس شخص نے کہ جسکی چھینک کا جواب نہ دیا تھا یا رسول اللہ جواب دیا آپ نے اوسکو اور نہ جواب دیا مجھکو فرمایا کہ تحقیق اسنے حمد کی تھی اللہ کی اور تینے حمد کی تونے اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تو مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نے کہ تھا میں ابن عمر کی پہلو میں پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب میں پس کہا ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو کہ چھینکا پیچھے دیوار کی اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چھینک کا متع وعن ابي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا عطس احدكم فحمد الله فشمتوه وان لم يحمد الله فلا تشمتوه رواه مسلم اور روایت ہی ابو موسی سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس نہ جواب دو اوسکو نقل کی یہ مسلم نے وعن سلمة بن الاكوع انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وعطس رجل عنده فقال له يرحمك الله ثم عطس اخرى فقال الرجل مزكوم رواه مسلم وفي رواية للترمذي انه قال له في الثالثة انه مزكوم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سے یہ کہ اونہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت میں کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اوسکی حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہی اور ایک روایت ترمذی کی میں ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکو تیسری بار میں کہ یہ زکامی ہی ف یعنی یہ بیمار ہی بہت چھینکے گا اور حمد کرے گا اور اوسکی ہر بار کی جواب میں حرج ہوگا اور ابو داؤد اور ترمذی سے آیا ہی کہ تین بار تک جواب دو اور بیچ زیادہ کی اس سے اختیار رکھتا ہی چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل حدیث کا یہ ہی کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہی تین بار ہے اور اس سے زیادہ میں اختیار رکھتا ہی میان ہنگو یعنی کہ جو حدیث ہی اوسکا جواب کہ مستحب ہی مراد اوس سے یہ ہی کہ واجب یا سنت نہیں جواب اوسکا بعد تین بار کی نہ یہ کہ غیر جائز ہی واللہ اعلم وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا تثاءب احدكم فليمسك بيده على فمه فان الشيطان يدخل رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اسواسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہی یعنی اوسکی منہ میں اگر کھلا رکھتا ہی نقل کی یہ مسلم نے ف احتمال ہی کہ مراد دخول سے حقیقۃً ہو یا مراد قادر ہونا ہی وسوسہ ساتھ وسوسہ ڈالنے کی متع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عطس غطى وجهه بيده او ثوبه وغض بها

[illegible] رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب [illegible] روایت ہے [illegible] سے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] چھینکے [illegible] اور [illegible] کی [illegible]

[illegible] **ف** یعنی [illegible] چھینکنے میں [illegible]

[illegible] چاہیے [illegible]

کہ یہ [illegible] چھینکنے والے کو [illegible] دعا کریں [illegible]

کہ اس کا جواب [illegible] **وعن** ابي ايوب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله على كل حال وليقل الذي يرد عليه يرحمك الله وليقل هو يهديكم الله ويصلح بالكم رواه الترمذي والدارمي اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ ہر حال میں اور چاہیے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اوسکو یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے یعنی چھینکنے والا اوس کے جواب میں یہدیکم اللہ اور درست کرے حال تمہارا یہ حدیث نقل کی ہے ترمذی اور دارمی نے **وعن** ابي موسى قال كان اليهود يتعاطسون عند النبي صلى الله عليه وسلم يرجون ان يقول لهم يرحمكم الله فيقول يهديكم الله ويصلح بالكم رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے ابو موسی سے کہا تھے یہود چھینکتے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امید رکھتے کہ آپ حضرت ان کو یرحمک اللہ فرمائیں پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے حال تمہارا نقل کی ہے ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنی نہ فرماتے یرحمکم اللہ کیونکہ رحمت خاص ہے واسطے مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکی کرتے **وعن** هلال بن يساف قال كنا مع سالم بن عبيد فعطس رجل من القوم فقال السلام عليكم فقال له سالم وعليك وعلى امك فكان الرجل وجد في نفسه فقال اما اني لم اقل الا ما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذ عطس رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم وعليك وعلى امك اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله رب العلمين وليقل له من يرد عليه يرحمك الله وليقل يغفر الله لي ولكم رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے ہلال بن یساف سے کہا تھے ہم ساتھ سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص قوم میں سے اور کہا السلام علیکم یعنی گمان کیا کہ بدلے الحمد کے سلام بھی چاہیے پس کہا واسطے اوسکے سالم نے تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام پس گویا وہ شخص غصہ ہوا اپنے جی میں یعنی لفظ وعلی امک کا کہنا برا لگا پس کہا سالم نے خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نے مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہے واسطے اوسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے یعنی چھینکنے والا بعد جواب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی ہے ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنی چھینکنے میں یہ الفاظ کہنے چاہییں سلام کہنا خلاف سنت ہے [illegible] اور کہا [illegible] درمیان یغفر اللہ لکم کے اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کے [illegible] معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا الفاظ سوائے الحمد للہ کے کہے تو مستحق جواب چھینک کا نہیں ہوتا لیکن چونکہ اوسنے سلام کہا آنحضرت نے جواب سلام اوسکو دیا لیکن جواب میں لفظ علی امک بڑھا دیا [illegible]

[illegible]

[illegible] **وعن** عبيد بن رفاعة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شمت العاطس ثلثا

فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے
اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے کو تین بار یعنی ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے تو اور اگر چاہے
نہ جواب دے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا چھینک کا جواب دے تو بھائی
اپنے کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے نہیں جانتا میں ابوہریرہ کو مگر یہ کہ وہ پہنچاتے ہیں حدیث پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابوہریرہ پر نہیں اور ابوہریرہ نے اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر نہ کریں تو بھی یہ حکم
مرفوع کی ہوگی اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سننی کے شارع سے نہیں کر سکتے ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ
ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہے نافع سے
کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور سلام ہے اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمر نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر
رسول خدا کے لیکن نہیں اسطرح سے یعنی نہیں ہے ادب ماموروستحب اسطرح کہ ملاویں سلام ساتھ حمد کے وقت چھینکنے کی بلکہ ادب متابعت امر کی ہے بغیر زیادتی او نقصان کی سکھایا ہمکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہیں ہم حمد ہے واسطے اللہ کی اوپر ہر حال کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **باب الضحك** باب ہے بیچ بیان
ہنسنے کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ
لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں حلق
کا کوا کہ اندر منہ کے ہوتا ہے سوای اسکی نہیں کہ تھے مسکراتے یعنی اکثر نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ
أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا
مجکو مگر یہ کہ مسکرائے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں منع کیا یعنی آنے سے پاس اپنے جب چاہتا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس عورتوں کی ہوتی
یا منع کیا مجکو اس چیز سے کہ طلب کی میں نے حضرت سے یعنی جو کچھ کہ میں نے حضرت سے مانگا دیا مجکو ع ح **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ
فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتے مصلے اپنے سے کہ نماز پڑھتے اوس میں صبح کی یہاں تک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جس وقت کہ نکلتا آفتاب اوٹھتے اور تھے صحابہ
باتیں کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کی یعنی بطریق مذمت کے او ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کی
یہ ہے کہ پڑھتے تھے صحابہ شعر **ف** اوٹھتے یعنی واسطے نماز اشراق کی یا پھرتے گھر میں تشریف لیجاتے کی لیے اور مراد شعروں سے وہ شعر ہیں کہ جن میں مضمون توحید
اور ترغیب و ترہیب کے ہوتے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کی کرنی اور ہنسنا اونپر ح **الفصل الثاني** فصل دوسری **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے عبد اللہ
بن الحارث بن جزء سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو بہت مسکراتے زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ

أَعْظَمِهِمْ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا

رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی قتادہ سے کہا سوال کیا گیا ابن عمر کو کیا تہی صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستی کہا ابن عمر نی ہان اور حال یہ کہ ایمان دلوں مین بہت بڑا تہا پہاڑ سی اور کہا بلال بن سعد تابعی نے کہ پایا مین نی صحابہ کو کہ دوڑتی تہی درمیان نشانوں تیر کی یعنی وقت تیراندازی کی اور ہنستا تہا بعض اونکا متوجہ اور مائل ہوکر طرف بعضی کی پس جسوقت ہوتی رات ہوتی بہت ڈرنی والی اللہ سی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین **ف** حال انکا یہ تہا کہ ایسا ہنستے تہی کہ جیسا اہل غفلت ہنستی ہین اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان مین آتا ہی بلکہ اس حال مین بہی وہ آداب شرع نہ چہوڑتی تہی اور ایمان کامل رکہتی تہی اور بہت ڈرنی والی یعنی ماری خوف الٰہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چہوڑ دیتی

باب الاسامی

یہ باب ہی بیچ بیان ناموں کے **ف** مراد بیان احکام ناموں کا ہی کہ کیسا نام رکہی اور کیسا نہ رکہی اور کونسا نام اچہا ہی اور کونسا برا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** انس قال كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نی یعنی پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پہر کر دیکہا طرف اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا اوس شخص نی کہ نہین پکارا تہا مین نی مگر اس شخص کو یعنی اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہان حاضر تہا اور ابو القاسم کنیت رکہتا تہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نام رکہو تم ساتھ نام میری کی اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نام رکہو تم ساتھ نام میری کی اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کی اسواسطی کہ تحقیق مین اسکی نہین کہ ٹہرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہاری نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** کنیت اسکو کہتی ہین کہ بیٹی یا باپ کی طرف منسوب ہو جیسی بیٹا فلانی کا یا باپ فلانی کا تقسیم کرتا ہون یعنی علم و غنیمت [illegible] اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ دیتا ہون بشارت [illegible] صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سے گنہگارون کو پس یہ بات تمہاری حق مین [illegible] بلکہ نام ہی [illegible] تمہاری حق مین نہ تمہاری اولاد کی حق مین [illegible] مین ابو القاسم [illegible] اسی سبب سی [illegible] پس نہین ہون مین مانند ایک تمہاری کی [illegible] تو میری سی کنیت [illegible] جیسی کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اوسکا فضل نہو اور بعضون نی کہا ہی کہ یہ نہی خاص [illegible] کی زمانہ مین تہی تاکہ [illegible] غیر کی اور یہی صحیح ہی کذا ذکرہ الملا علی قاری [illegible] اور شیخ [illegible] نی کہا ہی کہ [illegible] علما مین [illegible] کنیت [illegible] ابو القاسم درست نہین خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونون آپکی جمع ہون یا نام [illegible] اور یہی قول امام شافعی اور اصحاب ظاہر کا ہی [illegible] ساتھ انہین دونون حدیثون کی ہی اور علما کی اس مسئلہ مین کئی قول ہین [illegible] اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اوسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر نہ ہو ابو القاسم [illegible] فافہم اور یہ قول [illegible] کا ہی اور قول [illegible] سلف [illegible] درست ہی اور اس قول کی نسبت امام مالک کی طرف کرتی ہین [illegible] منسوخ ہوئی [illegible] ایک جماعت کہتی ہی کہ [illegible] آنحضرت کی [illegible] کیا کہ اگر ہو آپ کی [illegible] فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت [illegible] علی [illegible] کی کنیت ابو القاسم رکہی اور ایک جماعت [illegible]

بعد از [illegible] کہ [illegible] [illegible] جمع [illegible] [illegible]

کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب ہی کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی ہو ممنوع ہی اور زمانہ شریف میں منع قوی تر تھا
اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی ممنوع بطریق اولی ہی اور حضرت علیؓ نی جو کیا تو وہ مخصوص تھا اونکی لیی اور کو جائز نہیں جیسی کہ سیاق حدیث سی معلوم
ہوتا ہی جمع الجوامع میں ایک حدیث ہی اس مضمون کی آئی ہی اسد اعلم انتہی تقریر الشیخ رح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوست تر
ناموں تمہاری کی طرف اللہ عز وجل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں نقل کی یہ مسلم نی **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہی کہ بعد انبیا علیہم السلام کی ناموں کی یہ نام دوست تر
ہیں لیکن دونوں نام اسم محمد سی دوست تر نہیں ہیں بلکہ برابر ہیں محبوبیت میں یا کم ہیں **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهُ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا اور روایت ہی سمرہ بیٹے جندب کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نام رکھ اپنے
غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیے کہ تحقیق تو پوچھیگا کیسی ہی کیا اس جگہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلا پس نہو وہ فرضا پس کہیگا جواب دینی والا نہیں یسار
یا رباح یہاں نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہی کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنی غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سی ہی یعنی
آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سی ہی یعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سی یعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سی ہی یعنی چھٹکارہ کی اور نافع نفع سی ہی پس
اسطرح کی نام رکھنی کو اسلیی منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والوں سی پوچھی کہ فلانا یہاں ہی اور کہی وہ کہ نہیں ہی تو باعتبار اصل معنی الفاظ کی مکروہ ہی اگرچہ مراد یہاں
ذات معین ہی اور اخیر روایت میں نافع مذکور ہوا نہ نجیح اور اس سی معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہیں ناموں پر نہیں ہی بلکہ جو کہ انکی معنی میں ہوں وہی حکم رکھتا ہی اور کہا نووی
نی کہا اصحاب ہمارے نی کہ مکروہ تنزیہی ہیں اسطرح کی نام رکھنی نہ تحریمی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْهٰى اَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى
وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی
کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ منع کریں نام رکھنی سی ساتھ یعلی اور ساتھ برکت کی اور ساتھ افلح کی اور ساتھ یسار کی اور ساتھ نافع کی اور ساتھ مانند انکی کی
پھر دیکھا میں نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اوس ارادہ کی ان ناموں کی منع کرنی سی پھر وفات پائی اور نہیں منع کیا اس سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ اسطرح کی نام رکھنی سی نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نی کہ گویا جابر نی علامتیں نہی کی دیکہیں یعنی وہ چیز کہ شعر نہی پر تہی اور نہیں سنی نہی تو
اسلیی اسطرح کہا ولیکن نہی اوس سی احادیث صحیحہ میں واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر انتہی کہتا ہوں میں کہ ایکی اور بہی تاویل ہی وہ یہ ہی کہ حضرت
نی ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کرنی کا پھر سکوت کیا بعد اوسکی از راہ رحم کرنی کی امت پر کہ اکثر لوگ حسن و قبیح ناموں میں فرق کرتے نہیں ہیں حرج میں پڑینگی پس نہی
منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَى الْاَسْمَاءِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ
يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کی
نزدیک اللہ کی وہ شخص ہی کہ نام رکھا جاتا ہی شہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش تر اور بدکار تر نزدیک
اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہی کہ نام کہا جاوی بادشاہ ہے کل بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہی بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہے
سوای اللہ تعالی کی جو بادشاہ بادشاہان کہ اصلا اوسمیں شراکت کا ہی اس لیی منع کرنا **وَعَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ
سُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سی کہ رکہا گیا نام میرا برہ یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مت پاک کہو اپنی نفسوں کو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہی

اہل نیکی کو تم مین نام رکہو اسکا زینب نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایسا نام رکہنا کہ جس مین نفس کی تعریف ہو منع ہی **وعن ابن عباس** رضی اللہ عنہما

قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تہین جویریہ ایک ازواج مطہرات سی تہین نام اونکا تہا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام اونکی کو جویریہ اور تہی حضرت

مکروہ رکہتی یہ کہ کہا جاوی نکلی برہ کی پاس سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** برہ کی معنی ہین نیکوکار پس حضرت نی مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوی کہ نکلی نیکوکار کی پاس سی

اسلئے کہ نکلنا نیکوکار کی پاس سی اچہا نہین رکہان یکرہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال ہی یہ بہی کہ حضرت ہی کی خبر ہی ہووی انکی تغیر کی اور سبب

مانعت اسطرح کی نام رکہنی کا یہان یہ فرمایا اور در باب زینب کی تزکیہ نفس اسلئے کہ مزاحمت اسباب مین نہین ہوتی ہی دونون چیزین علت ممانعت کی ہوسکتی ہین

شاید کہ قوم زینب سی معلوم کیا ہو کہ قصد اونکا اس نام کی رکہنی سی مدح اور ثنا ہو نفس کا یہان اور یہ بہی ہی کہ یہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کی پاس سی نکلی

فلانی کی پاس سی مستعمل و متعارف تہی پس یہان اسی کو کہا واللہ اعلم اور بدفالی جیسی نجیح و فلاح بہ اعتبار کی گئی احتمال ہی کہ یہان بہی ہو اور تزکیہ اور کراہت

کہ بیان اعتبار کی ہی اون ہی ممکن ہی متع **وعن ابن عمر** أَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جَمِيلَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تہا اوسکو عاصیہ یعنی گنہگار پس نام رکہا اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمیلہ

نقل کی یہ مسلم نی **ف** عرب ایام جاہلیت مین اپنی اولاد کا نام عاصی و عاصیہ رکہتی تہی یعنی سرکشی اور تکبر اور تعظیم کی عیب نقصان اور انقیاد و ذلیل ہونی سی جب

ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نی اسکو اور اس سی معلوم ہوا کہ بری ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہی متع **وعن سہل بن سعد** قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ

ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی لایا گیا منذر بیٹا ابی اسید کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جس وقت کہ جنا گیا پس رکہا آنحضرت نی اوسکو اپنی ران مبارک پر

اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا ابی اسید نی فلانا فرمایا نہین لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکہا تہا بیان کیا لیکن

راوی کو وہ نام معلوم تہا اسطرح کہا اور منذر انذار سی مشتق ہی کہ معنی تبلیغ احکام اور ڈرانی کی ہی متع **وعن ابی ہریرۃ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ

وَفَتَاتِي وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي وَفِي رِوَايَةٍ لِيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ فَإِنَّ

مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہی ایک تمہارا عبدی اور نہ امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی

سب تمہاری بندی اللہ کی ہین اور سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین ولیکن چاہیی کہ کہی غلامی اور جاریتی یعنی لڑکا میرا اور خادمہ میری اور فتای و فتاتی یعنی

اور نہ کہی غلام یعنی مالک کو رب میرا ولیکن چاہیی کہ کہی سید میرا اور ایک روایت مین ہی چاہیی کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہی نہ کہی غلام اپنی

مالک کو مولی میرا اسواسطی کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نہ کہی عبدی الخ اسی واسطی منع فرمایا کہ اس مین شرک کی بو ہی اسمین یا تہمت عبودیت

یا اسی طرح امتی کہنی سی منع فرمایا کہ اسمین بہی ملاحظہ کی ہی کہ ذاتی اتحاد ملک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کی لیی اور غلام یعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ یعنی لڑکی

اور فتی یعنی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان ہیں ان الفاظ مین معنی شفقت اور مہربانی کی ہین اور فتا اور فتاۃ اکثر بولی جاتی ہین لونڈی غلام پر چنانچہ بہی ہوتی ہین

انکی ساتہ معاملہ جوانون کا سا کرتی ہین اور حرمت بڑہاپی کی اون کا نہین کرتی اور ہوسکتا ہی کہ یہ سبب ہو شفقت و مہربانی کی حدیث مذکور کی [illegible]

فرماتی ہین کہ یہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیی بہتر ہین عبدی اور امتی کہنی سی اور تاکہ ہی علماء نی کہ نہی یہ اسی واسطی ہی [illegible]

ہی کہ بروجہ تفاخر اپنی لی اور حقارت وکمی کی ہو والا اطلاق عبد وامتہ کا قرآن و احادیث میں آیا ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نی والصالحین من عبادکم وامائکم
وقال عبدا مملوکا لایقدر علی شئی اور اسی طرح حدیثوں میں بھی بہت آیا ہی لو جیسے کہ مالک کو فرمایا ساتھ محافظت ان کی بعضی الفاظ اشارہ سی ملوکون کو
بھی فرمایا کہ نہ کہیں اپنی مالک کو ربی ایسی کہ رب اگرچہ بمعنی تربیت کرنی والی کی ہی ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی
پس اطلاق آدمی پر وہم ڈالنی والا شرک کا ہی اور یہ بھی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قرآن میں آیا ہی اذکرنی عند ربک اور سید کہی ایسی کہ سیادت اور
فضیلت و ریاست ثابت ہی مالک کو بنسبت مملوک کی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک میں آیا کہ نہ کہی تو جاننا چاہیے کہ مولی کی کئی معنی آئی ہیں
منعم و ناصر اور معین اور جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اور اوسکو متصرف اپنا امور کہی چنانچہ اسیلیے طلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتق پر اور معتق پر
جیسے کہ فرمایا آنحضرت نی مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری ومولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی اسلیے کہ مولا
حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی ونعم النصیر پس منافات نرہی دونون حدیثون میں حاصل یہ کہ مرجع اسکا یہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت
تعظیم کی منع ہی والا نہیں ۱۲ح **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم
وفی روایۃ لہ عن وائل ابن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیے کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں وائل بن حجر سی ہی کہ نہ کہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلہ
ف حبلہ ساتھ زبر ح اور ب کے اور ساتھ جزم ب کی بھی ہی یعنی درخت انگور کی اور کہی بطریق مجاز کی انگور کو بھی کہتی ہیں یعنی انگور اور درخت انگور اور یہی نام
ہیں و نام لیا کرو لیکن کرم نہ کہا کرو اور اوسکو جاننا چاہیے کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتھ جزم ر کی کہتی تھی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوس سی بنتی ہی اور وہ باعث
سخاوت و کرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اوس سی اسلیے کہ وصف کرنا ساتھ کرم و خیر کی ایسی چیز کہ اصل خباثت ہی مناسب نہیں تا وسیلہ تعریف
محرمات کا اور رغبت لانی اوسکی کا نہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطی مومن اور دل اوسکی کی کہ کان انوار علم و تقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہی اور کرم
مشتق تمام بھلائیون کو ہی اور لکہا ہی علمائی کہ جب وصف کیا تونی کسیکو ساتھ کرم کی ثابت کیا تونی اوسکی لیے تمام بھلائیاں ۱۲ح **وعن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ البخاری اور روایت ہی
ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای ناامیدی زمانہ کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسی کی اختیار
میں ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت میں جب لوگونکو مصیبت پہونچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر اور کہتی تہی یعنی برا کہنا زمانہ کا پس منع کیے
گئی اس سے اسلیے کہ پہیرنی والا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت میں خدا کی طرف سی ہی فاعل حقیقی
وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی ۱۲ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم الدہر
فان اللہ ہو الدہر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی
وہی ہی پہیرنی والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی
ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا خبیث ہوا جی میرا لیکن
کہی لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کی زبان عرب میں ایک ہی معنی ہیں یعنی متلی اور شورش دل کی پس یہ بھی
منافی نہیں لیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہیں بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کی خبث کی طرف اپنی ۱۲ح
وذکر حدیث ابی ہریرۃ یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سراوسکا یہی ہی یؤذینی ابن آدم

الفصل الثانی

باب الاسامی میں الفصل الثانی یعنی دوسری فصل عن شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكَنُّونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنَّى أَبَا الْحَكَمِ قَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ بِحُكْمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہی شریح بن ہانی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ قوم اپنی کی سنا حضرت نے اوسکی قوم کو کنیت کرتی ہیں اوسکو ساتھ ابی الحکم کی پس بلایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی حکم اور طرف اوسی کی ہی حکم پس کیوں کنیت کیا جاتا ہی تو ابو الحکم کہا اوس نی کہ تحقیق قوم میری جس وقت کہ اختلاف کرتی ہی بیچ کسی چیز کی آتی ہی میری پاس پس حکم کرتا ہوں میں درمیان اونکی پس راضی ہوتی ہیں دونوں فریق ساتھ حکم میری کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہی یہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگوں کی پس کیا ہی واسطی تیری اولاد سی کہا میری اولاد شریح ہی اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہی بڑا اونمیں کہا میں نے شریح فرمایا پس تو شریح ہی نقل کی اسکو ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ساتھ ابی الحکم کی کنیت کرنے سے منع فرمایا اور کنیت جیسی کہ ابی الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہی ساتھ نسبت کرنی کی طرف اولاد کی جیسی ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مناسبت [illegible] ہوتی ہی جیسی ابی ہریرہ آنحضرت نے دیکھا تھا اونکو ساتھ بلی ہیں پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہی ساتھ نیک فالی کی مانند ابی بکر اور ابو عمرو کی اور طرف اسی کی [illegible] آنحضرت نے اونکو منع فرمایا [illegible] کی لیں [illegible] اور کہا ابو الحکم کہنا [illegible] شریک کرنی کا اونکی صفت میں [illegible] اور یہ [illegible]

وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا ملاقات کی میں نی حضرت عمر سی پس فرمایا کون ہی تو کہا میں نے مسروق بیٹا اجدع کا ہوں فرمایا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی اجدع شیطان نقل کی ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہی اور اجدع اوسکو کہتی ہیں جس کی ناک اور کان کٹی ہوئی ہو [illegible] حضرت عمر نے کلام مذکور از راہ خوش طبعی کی فرمایا [illegible]

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلائے جاؤ گے تم دن قیامت کے ساتھ ناموں اپنے کی اور ناموں باپوں اپنے کی پس اچھے رکھو نام اپنے نقل کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے [illegible] یہ خطاب تمام آدم کو ہی [illegible] باپ [illegible] پکارے جاؤ گے [illegible] کہتا اولاد زنا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] اور بعضوں کو نسبت ماؤں کی [illegible]

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَيُسَمِّيَ مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ جمع کرے کوئی درمیان نام حضرت اور کنیت اونکی کی اور نام رکھا جاوی اور کنیت کیا جاوی محمد ابو القاسم نقل کی اسکو ترمذی نی **ف** یعنی [illegible] جیسی کہ جامع ترمذی [illegible]

یعنی بنا بر صیغہ معلوم کی ہو گا یعنی نام و کنیت کرے کوئی محمد نامی کو ساتھ ابا القاسم کی در تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنے کی پہ بحث چلی ہے آپ ح **وعن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا تسميتم باسمي فلا تكتنوا بكنيتي رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وفي رواية ابي داود قال من تسمى باسمي فلا يكتني بكنيتي ومن تكنى بكنيتي فلا يتسم باسمي اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کی پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کی نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داؤد کی فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کی پس نہ رکھے کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھے نام میرا **ف** یہ حدیث صریح ہے بیچ نہی کی جمع کرنے سے درمیان اسم و کنیت حضرت کے اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں ہے **وعن** عائشة ان امرأة قالت يا رسول الله اني ولدت غلاما فسميته محمدا وكنيته ابا القاسم فذكر لي انك تكره ذلك فقال ما الذي احل اسمي وحرم كنيتي او ما الذي حرم كنيتي واحل اسمي رواه ابو داود وقال محي السنة غريب اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے جنا ہے ایک لڑکا پس نام رکھا میں نے اوسکا محمد اور کنیت کی میں نے اوسکی ابا القاسم پھر ذکر کیا گیا واسطے میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپ کی کی تحریم پس فرمایا کیا چیز ہے کہ حلال و جائز کیا نام رکھنے کو ساتھ نام میرے کی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھ کنیت میری کی یا فرمایا کیا چیز ہے کہ حرام کیا کنیت میری کو اور حلال کیا نام میرے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ یہ غریب ہے **ف** شک کیا ہے راوی نے کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازاں حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکے حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں کا ایک ہے اور اگرچہ دونوں میں مقصود ایک ہے لیکن محدثین بیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط تمام کرتے ہیں کہ جس طرح حضرت سے سنتے ہیں اوسی طرح روایت کرتے ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنیکی درمیان نام و کنیت کی تحریم کے لیے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کے لیے ہے **وعن** محمد بن الحنفية عن ابيه قال قلت يا رسول الله ارأيت ان ولد لي بعدك ولد اسميه باسمك واكنيه بكنيتك قال نعم رواه ابو داود اور روایت ہے محمد بن حنفیہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ حضرت علی ہیں یعنی علی مرتضی نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ اگر پیدا کیا جاوے میری واسطے بعد آپ کی کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سے یا اور سے تو نام رکھوں میں اوسکا ساتھ نام آپ کی کے اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپکی کی فرمایا ہاں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر جمع کرنے درمیان نام اور کنیت آنحضرت صلعم کے بعد جائز ہے اور خلاف علماء کا اوپر مذکور ہو چکا ہے **وعن** انس قال كناني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقلة كنت اجتنيها رواه الترمذي وقال هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وفي المصابيح صححه اور روایت ہے انس سے کہا کنیت کہی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک ساگ کے کہ تھا میں توڑتا اوسکو یعنی ترہ تیزک اور کہا ہے کہ اوسکو عرب میں حمزہ کہتے ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ساتھ اس طریق کے یعنی ساتھ اس اسناد کے کیونکہ کہی ہے ترمذی نے جامع اپنی کے یعنی یہ حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہے مگر ساتھ ایک طریق اور ایک اسناد کی اور مصابیح میں صحیح کہا ہے اسکو **وعن** عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغير الاسم القبيح رواه الترمذي اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے بُری نام کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مثلاً ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کا نام اصرم تھا یعنی کاٹا گیا ہوا پس حضرت نے بدل کر اوسکا زرعہ رکھا اسکا نام یعنی کھیتی کو اوگائے **وعن** بشير بن ميمون عن عمه اسامة بن اخدري ان رجلا يقال له اصرم كان في النفر الذين اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسمك قال اصرم قال بل انت زرعة رواه ابو داود وقال وغير النبي صلى الله عليه وسلم اسم العاص وعزيز وعتلة وشيطان والحكم وغراب وحباب وشهاب وقال تركت اسانيدها للاختصار اور روایت ہے بشیر بن میمون سے کہ نقل کی اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے یہ کہ ایک شخص تھا کہ کہا جاتا تھا واسطے اوسکے اصرم تھا وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی پاس پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنی کہ نام میرا اصرم ہی فرمایا آنحضرت نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہی اور اصرم
بمعنی قطع اور کاٹنی درخت کی ناخوش کہا اوسکو آنحضرت نے اور اوسکی بدلی زرعہ نام رکہا کہ زراعت سی ہی شعر جو اور خیر اور برکت کو نقل کی یہ ابو داود نی یعنی بطریق
تعلیق کی اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہی دلالت کرتا ہی عصیان و عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہے
اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیے کہ عزیز اسماء الٰہی سی ہی پس لائق ہی یہ کہ کہا جاوی عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہی عزت و غلبہ پر اور رواب بندوں کا
ذلت اور خضوع اور فروتنی ہی اور اسی طرح نہیں لائق ہی یہ نام کہا جاوی حکیم اسلیے کہ یہ اسماء و صفات الٰہی سی ہی بروجہ مبالغہ کی پس نام کہا جاوی عبد
الحکیم اور اسی طرح کریم اور بابتدا کی اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیے کہ معنی اوسکی غلظت و شدۃ کی ہین اور مومن موصوف ہی ساتھ لین جانب و خفض جناح کی اور تغیر کیا نام
شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہی اور حاکم حقیقی اللہ تعالی ہی ہی اور نہیں حکم ہی مگر اوسکا پس جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابو الحکم کو جیسا کہ اوپر گذرا
تو حکم بطریق اولی لائق تغیر کی ہی اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اسلیے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتی ہین پلید تر ہی جانوروں مین کہ مردار و نجاست کہاتا ہی اور اسلیے
کہ معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلیے کہ حباب نام شیطان کا ہی اور سانپ کو بھی کہتی ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیے کہ آگ کی شعلہ کو
شہاب کہتی ہین اور ماری جاتی ہین ساتھ اوسکی شیاطین و ظاہر یہ ہی کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوی طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکہین تو مکروہ ہی اور کہا ابو داود نے
کہ ذکر کی مین نے اسناد ان حدیثوں کی کہ جنمین تغیر ان اسماء کا واقع ہوا واسطی اختصار کی **وعن** اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَوْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ
لِاَبِیْ مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ مَطِیَّۃُ الرَّجُلِ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ حُذَیْفَۃُ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا اونہونی واسطی ابی عبد اللہ کی یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطی ابی مسعود کی
یعنی شک ہی راوی کو کہ کسنے کسکو کہا کہ نہیں کیا سنا ہی تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بیچ زعموا کی کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی برا ہی
زعموا نقل کی یہ ابو داود نی اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا ہی حذیفہ بن الیمان کی ہی کہ کبار صحابہ سی تھی **ف** بیچ زعموا کی یعنی بیچ الفاظ کی اور معنی
اسکی یہ کہ نسبت زعم کی کرنی مین طرف لوگون کی کہتی ہین زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھ پیش اور زبر زے کی قریب ہی ظن کی ہی کذا فی النہایہ اور
صراح مین لکہا ہی کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بی حجت و بی اعتماد کو کہتی ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتھ پیش اور زبر اور زیر زے کی بولا اور
اطلاق ہوتا ہی اوپر باطل اور صدق و کذب کی اور اکثر اوس چیز مین کہا جاتا ہی کہ اوسمین شک ہی [illegible] دوسری [illegible] زعموا
حق مین کیا فرمایا نہی [illegible] تشبیہ دی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدائی کلام مین لاتا ہی [illegible] بسبب اوسکی [illegible] سواری کی [illegible]
پہونچتی ہین اوسکی حاجت کی ہین پس فرمایا ہی کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہی [illegible] کہتی ہین [illegible]
نہ جزم و یقین پر [illegible] کلام مین کہتی ہین کہ [illegible] حکایت کہ [illegible] کی زبان [illegible] حکایت
اعتبار کرین [illegible] روایت نکرین [illegible] دوسری [illegible] آدمی کو [illegible] نسبت [illegible] کی طرف
کری [illegible] زعم فلان کذا [illegible] اوسکی [illegible] لوگ [illegible]
[illegible] **وعن** حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ
اللّٰہُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ [illegible]
[illegible] اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]

پھر چاہے فلانا یعنی تابعیت مشیت اللہ تعالیٰ کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور ایک روایت میں آیا ہے بطریق انقطاع کی یعنی متصل نہیں ہے کہ فرمایا نہ کہو جو چاہے
اللہ اور چاہے محمد اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنی خواہ چاہے غیر اس کا یا نہ چاہے پس یہ منافی نہیں ہے اوپر کی حدیث کی کہ جس میں ہے ما شاء اللہ ثم شاء فلان کہا ہے نقل کیے یہ بغوی نے
شرح السنہ میں **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقولوا للمنافق سيد فإنه إن يك سيدا فقد أسخطتم ربكم رواه
أبو داود اور روایت ہے حذیفہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اس لیے کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نے پروردگار اپنے کو نقل کی یہ
ابوداؤد نے **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب علم اور لونڈی غلام اور مال کا تو اس کی سید کہنے سے اللہ تعالیٰ غضب ہوتا ہے اس لیے کہ اس میں تعظیم اس کی ہوتی
ہے اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہیں اور جس صورت میں وہ سردار ہوگا نہیں تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ کافر اور فاسق مجاہر بھی حکم منافق میں
ہو لیکن خاص منافق کو اس لیے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اس کا پوشیدہ ہے تعریف و تملق اس کی لیے محتمل تھی پس منع کی کہ اس کو سید کہو شروع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبد الحميد بن جبير بن شيبة قال جلست إلى سعيد بن المسيب فحدثني أن جده حزنا قدم على النبي صلى الله عليه
وسلم فقال ما اسمك قال اسمي حزن قال بل أنت سهل قال ما أنا بمغير اسما سمانيه أبي قال ابن المسيب فما زالت فينا الحزونة بعد رواه البخاري
روایت ہے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہا بیٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میری یہ کہ دادا اس کا نام اس کا حزن تھا آیا پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل ہے کہا حزن نے کہ نہیں میں تغییر کرنے والا اس نام کو کہ رکھا میرا نام باپ میرے نے کہا سعید
بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے کی سختی اب تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حزن زمین سخت کو کہتے ہیں اور سہل ضد اس کی یعنی نرم اور چونکہ اس نے نام ضایع
کیا ہوا حضرت کا نہ کہا اور نام بڑا ہی رہنے دیا پس شومی اس کی اس کی خاندان میں سختی باقی رہی اور غالباً یہ قبول نہ کرنا اس کا ابتدائی ہجرت میں تھا کہ جب یہ ہجرت کر کر اسلام
کی لے آئے تھے اور ہنوز ساتھ صحبت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کی مشرف نہ ہوئے تھے **وعن** أبي وهب الجشمي قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم تسموا بأسماء الأنبياء وأحب الأسماء إلى الله عبد الله وعبد الرحمن وأصدقها حارث وهمام وأقبحها حرب ومرة رواه
أبو داود اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ ناموں انبیا کی اور بہت پیارے ناموں میں طرف اللہ کے عبد اللہ و عبد الرحمن
یعنی اور مانند ان کی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند ان کی اور بہت سچے ناموں میں یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدتر ناموں سے حرب اور مرہ کہ معنی اس کے لڑائی
اور تلخ کی ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ساتھ ناموں انبیاء کی یعنی مثل ابراہیم اور موسیٰ اور ناموں جاہلیت کے مانند کلب و حمار اور عبد شمس اور مانند ان کی اور حارث کے معنی ہیں
کسب کرنے والا اور ہمام ہم سے ہے یعنی قصد و ارادہ کی اور کوئی شخص کسب وہم سے خالی نہیں اس لیے ان کو سچا فرمایا شروع

باب البیان والشعر

باب ہے بیچ بیان
اور شعر کی **ف** بیان کے معنی اصل میں کشف و ظہور و وضوح کی ہیں اور صراح میں لکھا ہے کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح و اوضح
کلاما اور شعر لغت میں بمعنی دانائی اور زیرکی کی ہے شاعر بمعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح میں شعر کہتے ہیں کلام موزون مقفیٰ کو کہ کہنے والے نے قصد و نیت اس کی کا کیا ہو پس
جو کہ قرآن و حدیث میں موزون واقع ہوا ہے مقصود بالذات نہیں شروع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق
فخطبا فعجب الناس لبيانهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من البيان لسحرا رواه البخاري روایت ہے ابن عمر سے کہا آئے دو شخص
جانب مشرق سے پس کلام آپس میں کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگوں نے بسبب بیان و فصاحت ان کی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ آنحضرت نے اس وقت فرمایا تھا کہ ایک جماعت تمیم کی جانب مشرق سے آئی تھی اور ان میں دو شخص تھے ایک کا
نام حصین بن بدر تھا اور لقب اس کا زبرقان تھا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نے بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ
میں سردار ہوں ایسا اور ایسا ہوں اور عمرو اس بات کو جانتا ہے پس عمرو نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اس کا اس طرح کیا کہ یہ ایسا ہے اور اس کی بیان کئے زبرقان نے کہا یا رسول اللہ

بعضا البیان سحرا یعنی بعض بیان جادو ہی یعنی اثر میں سحر کا رکھتا ہی جیسے سحر سے دل پھر جاتا ہی اسی طرح بعض بیان سے لیکن یہ حضرت نے فرمایا کہ ہوا اعتقاد رکھتا ہی بر خلاف اسکے پھر لی کہا اور خلاف اسکے پھر جاتا ہی اور اسمین اختلاف ہی کہ یہ
بیچ تغیر حال اور پھیرنی دلون کی کہ جیسی کہ سحر آدمی کو ایک حال سے طرف دوسری حال کی پھیر دیتا ہی ویسا ہی بعضا بیان پھیر دیتا ہی اور اسمین اختلاف ہی کہ یہ
کلام حضرت کی بیچ برائی بیان کی فرمایا ادسکی تعریف میں اور ظاہر یہ ہی کہ محتمل دونوں وجہوں کو ہی اور معنی یہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون
کی اور عاجز کرنی کی لانی سی مثل اسکی اور یہ ممدوح ہی اگر حق میں ہو اور مذموم ہی اگر باطل میں ہو جیسے کہ حدیث میں آیا ہی الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح
وعن أبي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من الشعر حكمة متفق عليه اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضا شعر حکمت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی تمام شعر بری نہین ہوتی بلکہ بعضی اون مین فائدہ کی بہی ہوتی ہین اور
وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلك المتنطعون قالها ثلاثا رواه مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوئی وہ شخص کہ مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نی اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی تکلف کرتا
کلام کرنی مین اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کی اور متوجہ کرنی اونکی کی اپنی طرف بڑا ہی ہی **وعن** ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد ألا كل شيء ما خلا الله باطل متفق عليه اور
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نی کلمہ لبید کا ہی کہ یہ ہی خبردار ہو ہر چیز سوای اللہ کے فانی ہی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لبید صحابی تھی اور جاہلیت اور اسلام مین عزیز و مکرم تھی اور ایک سو پچاس برس کی عمر اونکی ہوئی تھی **وعن** عمرو بن الشريد
عن أبيه قال ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال هل معك من شعر أمية بن أبي الصلت شيء قلت نعم قال هيه فأنشدته بيتا فقال هيه ثم
أنشدته بيتا فقال هيه حتى أنشدته مائة بيت رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی انہی اپنے باپ سی کہا پیچھے بیٹھا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی سواری پر ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہی تجکو شعرون امیہ بن ابی الصلت سی کچھ کہا مین نی کہ ہان یاد ہین تب فرمایا ان پڑہ پس پڑہا مین نی حضرت کی آگی ایک بیت
پس فرمایا اور بہی پڑہ ایک بیت پہر پڑہی مین نی ایک بیت پس فرمایا کہ اور پڑہ کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑہین مین نی سو بیتین نقل کی یہ مسلم نی **ف** ظاہر یہ ہی کہ
ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتی تہی اور وہ پڑہتا تہا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تہا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سی ہو گیا تہا اور عبادت
اور دینداری کی باتین کہتا تہا اور ایمان بعث و روز قیامت پر رکہتا تہا اور اشعار پند نصیحت کہتا تہا چنانچہ آنحضرت نی اوسکی حق مین فرمایا آمن شعرہ
وکفر قلبہ اور وہ حریص تہا اوپر پوچھنی اور جاننی خبر کی اوصفت پیغمبر آخر الزمان کی اہل کتاب سی اور گمان کرتا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہون جب معلوم ہوا کہ قریش مین
ہونگی اور صفات آنحضرت کی تفصیل جانین پہر گیا اس طرف سی اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا کہ تہی مجہی ایمان لانا اور پہر کسی کی متابعت کرنی ہو اور ابن جوزی نی کتاب
وفا مین لکہا ہی کہ وہ علامات نبوت آنحضرت کی جانتا تہا آرزو کرتا تہا کہ کاشکی پاؤن میں اوسکو اور خدمت اور مدد اونکی کرون جب نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا پہر گیا اور
راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اس شعر کا کہ اوسمین علم و حکمت ہو سنت ہی اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر و فاسق ہو **وعن** جندب أن النبي
صلى الله عليه وسلم كان في بعض المشاهد وقد دميت إصبعه فقال هل أنت إلا إصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت متفق عليه
اور روایت ہی جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیچ بعضی لڑائی کی اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی اونگلی مبارک آپ کی پس فرمایا نہین تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی
اور بیچ راہ خدا کی ہی وہ چیز کہ دیکہی تو نی اور پہنچی تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین ہی الخ جملہ اونگلی حضرت کی غزوۂ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب کیا
فرمایا اوسکو بطریق استفسار کی یا حقیقۃ کی در حالیکہ تسلی دیتی تہی اوسکو اور سہولت گنتی تہی یعنی ہی تو زخم و خون آلودہ ہوئی ہی کیا ہی اگرچہ تو مبتلا ہوئی ہی کیسی چیز سے
یعنی ہلاک و قطع کی سواے اسکی نہین کہ خون آلودہ ہوئی ہی تو اور یہ بہی ضائع نہین بلکہ بیچ راہ خدا کی ہی ... انتہی

اور انہیں نقص ہی امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا میں پہونچے تو صبر کریں اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہیں اس سے
اور تصدیق اوسکی حضرت سے آیتی کہ فرمایا اللہ تعالی نے وما علمناہ الشعر اور جواب اوسکا یہ ہی کہ کہنے والے نے قصد موزونیت کا کیا ہو جیسے کہ اوپر معلوم ہوا
اور صدور اس قول کا آنحضرت سے بغیر قصد موزونیت کی ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہ قبیلہ رجز سے ہی اور اوسکو داخل شعر کی نہیں کہتی ہیں اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی
بطریق ندرت کی کبھی شعر کہے وہ شاعر نہیں ہی اور مراد قول سبحانہ سے وما علمناہ الشعر یہ ہی کہ وہ شاعر نہیں ۞ ع ح **وعن** البراء قال قال النبی
صلى الله عليه وسلم يوم قريظة لحسان بن ثابت اهج المشركين فان جبريل معك وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لحسان اجب عني اللهم ايده بروح القدس متفق عليه اور روایت ہی براء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ
کی واسطے حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبرئیل ساتھ تیرے ہیں یعنی امداد و اعانت تیری کرتی ہیں بیچ القا اور الہام مضامین کی اور تھے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے واسطے حسان کی جواب دے میری طرف سے یعنی کافروں کو کہ ہجو کرتے ہیں اور نامناسب کہتے ہیں مجکو یا الٰہی تائید کر اور قوت دے حسان کو ساتھ جبرئیل کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن قریظہ کی یعنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہودیوں سے ایک جانب مدینہ کی اونکو آنحضرت نے محاصرہ کیا تھا بعد غزوہ خندق کی اور حسان
بن ثابت انصاری ہیں صحابی بڑے شعرائے اسلام سے ہیں ایک سو بیس برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹھ برس کفر میں گذری اور ساٹھ برس اسلام میں ۞ ح **وعن** عائشة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اهجوا قريشا فانه اشد عليهم من رشق النبل رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی شاعروں کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اونپر پھینکنے تیر کی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافروں کی اور دشمنوں دین کی ولیکن چاہی کہ ہجو کریں اونکی بعد ہجو کرنی اونکی کی مسلمانوں کی اور اس سے پہلی ہجو اونکی نکریں تا کہ شاید
ہجو مسلمانوں کی نہو موجب فرمانے اللہ تعالی کی ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم **وعنها** قالت سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول لحسان ان روح القدس لا يزال يؤيدك ما نافحت عن الله ورسوله وقالت سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول هجاهم حسان فشفى واشتفى رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے واسطے حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کی طرف سے یعنی مشرکوں کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور
ذکر کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ رض نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہجو کی کفار کی حسان نے پس شفا دی مسلمانوں کو اور شفا پائی آپ یعنی
تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينقل التراب يوم الخندق حتى اغبر بطنه
يقول والله لولا الله ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا فانزلن سكينة علينا وثبت الاقدام ان لاقينا ان الاولى قد بغوا علينا
اذا ارادوا فتنة ابينا ابينا يرفع بها صوته ابينا ابينا متفق عليه اور روایت ہی براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتے مٹی خندق کی یعنی جس
زمانہ میں خندق کھودی جاتی تھی غزوہ احزاب میں تو حضرت بھی بذات شریف سے اوسکی کاروبار میں مشغول رہتے تھے کہ مٹی اوٹھا اوٹھا کر پھینکتے تھے یہاں تک کہ غبار آلودہ
ہوا تھا پیٹ حضرت کا فرماتے یعنی پڑھتے تھے یہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سے ہی قسم ہی خدا کی اگر نہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نپاتے ہم اور نہ صدقہ دیتے ہم اور نہ نماز
پڑھتے ہم پس اوتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملیں ہم دشمنوں دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہی ہمپر سبب کفر کی جب ارادہ
کرتی ہیں فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پھیرنے کا انکار کرتے ہیں ہم اور بلند کرتے تھے آنحضرت ساتھ ان بیتوں کے آواز اپنی خصوصا لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف بہا کی ضمیر پھرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا ابینا کی لفظ قائم مقام ہی اور مکرر کہتے تھے اسکو واسطے تاکید اور تلذذ [illegible] اور رنگ مسلمانوں اور
کافروں کی ہی اور کہا طیبی نے کہ پھرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بیتوں کی اور ابینا ابینا حال ہی یعنی منصوص ساتھ لفظ ابینا ابینا کی ۞ ع ح **وعن** انس قال

جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا شروع کیا مہاجرین اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اوٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے اس جز کو ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جب تک کہ باقی رہیں ہم ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال آنکہ جواب دیتے تھے اونکو ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی نہیں ہے کچھ گزران مگر آخرت کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آپ نے تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالی کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور اور لعب

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ بگاڑ دیوے پیٹ اوسکا بہتر ہے بھرنے پیٹ کے سے شعر مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ جسمیں مستغرق ہو اسطرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رکھے پس اس صورت میں ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر پر مضمون ہے کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشایستہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ اونہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالی نے نازل کی بیچ حق شعر کے وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن لڑائی کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکے ہے گویا کہ مارتے ہو تم اونکو ساتھ شعر کے مانند مارنے تیروں کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور ذکر ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کے کہ اچھا ہے یا برا پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے ف لکھا ہے علماء نے کہ تین شخص ممتاز شعرائے اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کے اور ڈالتے تھے رعب بیچ دل اونکے کے اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب اونکے کے اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے اونکو کفر پر پس کعب نے بقصد تحقیق حکایت کے قبح شعر سے اور تاسف کی اوپر حال اپنے کے عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالی نے بیچ مذمت شعر کے یہ آیت اتاری والشعراء یتبعهم الغاوون حضرت نے فرمایا کہ شعر کہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتے ہیں حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں کہنے والا اوسکا اون شعراء میں کہ اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں چنانچہ اسی سے مستثنی کیا ہے اللہ تعالی نے اونکو ساتھ قول اپنے کے الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان ہونے ہجو کفار کے بیچ حکم جہاد کے والذی نفسی بیدہ الخ

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان کی بستگی دو شاخیں ہیں ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بفائدہ دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے ف حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اوسکا کتاب الایمان میں ہو چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور کمال ادب اور سکینے اور شغل عبادت اور صلاح باطن کی قدرت نہیں رکھتا ہے اوپر تقریر و بیان کے اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد سے بوجہ مبالغہ اور تیزی زبان اور تقوی کرتا ہے بری باتوں سے بخلاف منافق کے کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و قادر ہوتا ہے اوپر بیان اور تیز زبانی کے

وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ

وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَسَاوِيكُمْ أَخْلَاقًا الثَّرْثَارُونَ الْمُتَشَدِّقُونَ الْمُتَفَيْهِقُونَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ
عَنْ جَابِرٍ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ اور روایت ہے
ابی ثعلبہ خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب تر ہیں تمہاری طرف میری اور بہت نزدیک تمہارے مجھ سے دن قیامت کے بہت اچھے اخلاق تمہارے
ہیں اور تحقیق دشمن تر ہیں تمہارے طرف میری اور دور تر ہیں تمہارے مجھ سے برے اخلاق تمہارے ہیں کہ وہ ہیں بہت کلام کرنے والے تکلف کر کر اور خلاف حق کے اور فراخی دینے والے
کلام میں بغیر احتیاط کے اور متکبر نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی جابر سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یوں ہے کہ عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ تحقیق جانا ہم نے ثرثاروں اور متشدقوں کو پس کون ہیں متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالے **ف** فیق کہتے ہیں فراخ کرنے منہ کو اور منہ بھر کر کلام کرنے کو
جیسے متکبر بغیغاتے ہیں پس چونکہ مطرح کا کلام سبب تکبر کی کرتے ہیں تفسیر کیا متفیہقون کو ساتھ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ کرنی
اور تقریریں بنا بنا کر کرنی ہیں مذموم و مکروہ ہیں لیکن جو کچھ کہ خطبوں میں اور وعظوں میں بہ نیت تاثیر کی دلوں میں اور نرم کرنے دلوں کی اور متوجہ کرنے کی طرف
طاعتوں کی کرتے ہیں مکروہ نہیں لیکن اسمیں بھی موافق سمجھ لوگوں کی کلام کریں نہ یہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولیں یہاں تک کہ نہ سمجھیں کہ یہ بھی اچھا
نہیں ہے ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ
بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی
قیامت یہانتک کہ نکلے گی ایک قوم کہ کھاوے گی ساتھ زبانوں اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہے گائے ساتھ زبان اپنی کی نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھ زبانوں کے یعنی زبانوں کو
وسیلہ کھانے کا کرینگے کہ تعریف اور مذمت لوگوں کی کرینگے جھوٹی اور ظاہر کرینگے فصاحت و بلاغت تاکہ لوگوں کو جال میں پھانسیں اور حاصل کریں اونسے دنیا
اور خواہش نفسوں اپنی کی جیسے کہ کھاتی ہے گائے الخ یعنی جیسے وہ کھاتی ہے اپنی زبان سے اور تمیز نہیں کرتی بیچ چرنے چارے کی درمیان تر اور خشک اور شیریں
و تلخ کی اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانوں کو وسیلہ معاش اپنی کا کیا ہے تمیز نہیں کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ح وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی
دشمن رکھتا ہے اس شخص کو کہ مبالغہ کرے فصاحت کلام میں جو کھاوے ساتھ زبان اپنی کی یا پھیرے زبان اپنی کو گرد دانتوں کی یعنی از راہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت و
بیان کی جیسے کہ پھیرتی ہے اور کھاتی ہے چارہ گائے ساتھ زبان اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث غریب ہے **ف** پس وہ
کلام اچھا ہے کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتھ باطن اوسکی کی بموجب شریعت کے ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ
أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے گذرا میں رات کہ معراج کرائی گئی مجھکو ایک قوم پر کہ کاٹے جاتے تھے ہونٹ اونکے ساتھ مقراضوں آگ کی پس کہا میں نے اے جبرئیل کون ہیں یہ لوگ کہا یہ خطبا
قوم تیری کی ہیں کہ کہتے ہیں وہ چیز کہ آپ نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی لوگوں کو کہتے ہیں کہ کام نیک کرو اور آپ
نہیں کرتے اور برائی اونکی ذکر نہیں ہے اور کسی نے برائی نہیں اگرچہ آپ کہ میں جانتا چاہیے امر بالمعروف میں فعل شرط نہیں ہے اور اگر کرے بھی بہتر ہی لیکن
امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہیں کرتا ہے ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ
لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان ایسے ہوتے ہیں کہ جادو کا سا اثر رکھتے ہیں اسی طرح بیان کرنا کلام کا تا کہ لوگوں کے دلوں میں اثر کرے اور لوگ باطل کو حق سمجھیں مذموم ہے اس لیے فرمایا کہ لوگوں کے دلوں کو پھیر دیتا ہے کلام ہی مثل جادو کے اللہ تعالیٰ دین میں ہی اور بیان حسن کے ساتھ کہ نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** عمرو بن العاص انه قال يوما وقام رجل فاكثر القول فقال عمرو لو قصد في قوله لكان خيرا له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد رأيت او امرت ان اتجوز في القول فان الجواز هو خير رواه ابو داؤد اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ انہوں نے کہا ایک دن جس حالت میں کہ کھڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑھنے کو اور وعظ کہنے کو اور بہت کلام کیا یعنی واسطے اظہار فصاحت بلاغت کی بہت بات کہتا تھا پس لوگ بیزار ہوئے پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں البتہ بہتر ہوتا واسطے اس کے میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا میں نے یا فرمایا حکم کیا گیا میں یہ کہ اختصار کروں میں تقریر میں پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حدیث میں لفظ فقال عمرو ذکر ہی بسبب طول کلام کی یعنی کہ لو قصد الخ مقولہ ہی قال یوما کا اور قام رجل حال ہی پس چونکہ قول عمرو کا قولہ میں فاصلہ پڑ گیا بسبب حال کی پھر اعادہ کیا قول کو کہا فقال عمرو الخ **وعن** صخر بن عبد الله بن بريدة عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان من البيان سحرا وان من العلم جهلا وان من الشعر حكما وان من القول عيالا رواه ابو داؤد اور روایت ہے صخر بن عبد اللہ بن بریدہ کے نقل کی اپنے باپ یعنی عبد اللہ سے اور انہوں نے نقل کی صخر کی دادا یعنی بریدہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر ہے اور تحقیق بعضا علم جہل ہی اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہی اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہی یعنی قائل پر یا بال ہی سننے والے پر کہ جاہل ہی تو سبب اس کے کہ کہنا نہیں عالم ہی تو سبب اس کے کہ وہ خود جانتا ہی یا گران ہی اور پھر کہنا نہیں چاہتا کہ سنے اوسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بعضا علم جہل ہونے کی توجیہ میں اکثر علما نے کہا مراد یہ ہے کہ سیکھے ایسے علوم کہ احتیاج نہیں ہی اونکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند اونکی کی اور چھوڑ دیوے علم دین کو کہ جس میں نفع ہی اور فائدہ ہی اسکو جہل فرمایا اور مراد جہل سے حاصل میں جہل ہی کا یہ ہی کہ بعضے علوم لازم کرتے ہیں جہل کو اور عادم کی ہوتی ہی باعتبار حاصل کے جہل کی اور دوسرے یہ کہ وہ بھی ہی کہ جو کوئی علم رکھے اور عمل نہ کرے تو گویا جاہل ہی اور ممکن ہی کہ مراد یہ ہو کہ ایک شخص دعویٰ علم کا کرتا ہی اور اپنے گمان میں عالم ہی اور واقع میں جاہل ہی اور بیان حکم ساتھ پیش آنے کی یعنی حکمت کی ہی اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہی

الفصل الثالث

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او ينافح ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے حسان کی واسطے منبر مسجد میں کہ کھڑے ہوتے اوس پر کھڑے ہو کر فخر کرتے یا حمایت کرتے حضرت کی طرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تائید کرتا ہی حسان کی ساتھ جبرئیل کی جب تک کہ حمایت کرتا ہی یا فخر کرتا ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم حاد يقال له انجشة وكان حسن الصوت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم رويدك يا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة يعني ضعفة النساء متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنے والا کہا جاتا تھا اوسکو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ ہانک اونٹوں کو ای انجشہ مت توڑ تو شیشوں کو کہا قتادہ نے مراد رکھتی ہی یعنی آنحضرت شیشوں سے ضعیف عورتوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتھ گانے اور آواز کی کہ اوس سے اونٹ خوش ہو کر تیز چلتے ہیں اور یہ حدی ایک قسم ہی گانے کی مباح ہی بالاتفاق اور حکم اوس میں یہ ہی کہ جب حدی کہتا تھا انجشہ تو اونٹ تیز چلتے تھے اور عورتیں سوار تھیں اور تیز چلنے سے ان کو تکلیف ہوتی ہی اور قتادہ نے کہا یعنی شیشوں سے ضعیف عورتیں مراد ہیں یعنی عورتوں کی ان کے بدن نازک ہیں مانند شیشے کی کہ ٹوٹ جاتے ہیں

مشقت کی ہی اور دوسری معنی یہ کہ مراد ضعف نہ ہی دل عورتوں کی ہی یعنی مبادا اوسکی کان میں تغیر کی باطن میں پیدا ہو اور خطرے بری آوی اور کہا گیا ہی الغناء رقیۃ الزنا
طبیعت کو جنبش میں لاتا ہی اور وسوسی لیں ڈالتا ہی اسی سبب سے فضیل بن عیاض رح نے فرمایا کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ یہ احتمال اوّل واضح ظاہر
یعنی ضعیف ہی لیکن وسوسہ خاطر کی طبیعی ہیں اختیار میں نہیں اہ احتیاط کی چلنی اولی ہی کذا قالوا اور حقیقت میں افعال و اقوال آنحضرت کے واسطی تعلیم و تلقین امت کے
ہیں اور اکثر شارحین نی دوسری معنون کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہیں باعتبار الفاظ کی ۞ وعن عائشة قالت ذكر عند رسول الله صلى الله
عليه وسلم الشعر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو كلام فحسنه حسن وقبيحه قبيح رواه الدارقطني وروى الشافعي عن عروة
مرسلاً اور روایت ہی عائشہ سے کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہی یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شعر
کلام ہی پس اچھا اوسکا اچھا ہی اور برا اوسکا برا ہی یعنی مدار مضمون پر ہی اگر اچھا مضمون ہی تو وہ شعر اچھا ہی اور اگر برا ہی تو برا ہی نقل کی یہ دارقطنی نی اور نقل کی
شافعی نی عروہ سے مرسل ۞ وعن ابي سعيد الخدري قال بينا نحن نسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ينشد فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا الشيطان او امسكوا الشيطان لان يمتلئ جوف رجل قيحا خير له من ان يمتلئ شعرا رواه مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا جس وقت چلتی تھی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرج میں کہ نام ہی ایک بستی کا مکہ کی راہ میں ناگہاں سامنے آیا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا نہ جانی دو اس شیطان کو البتہ بھرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہی اوسکی لیی بھرنی سے ساتھ شعر کی نقل کی یہ مسلم نی ف
چونکہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ شعر پڑھتا ہی و بیباک اور بی محابا چلا جاتا ہی اور التفات مسلمانوں کی طرف نہیں کرتا جاتا کہ نہایت شائق ہی شعر کا اور بھری ہوئی ہی
شعر سے اوسکی باطن ہر اور بیحیا اور نی ادب ہی پس اوسکو شیطان کہا کہ دور ہی قرب و رحمت الٰہی سے اور نہایت شعر کی کہ ساتھ اوسکی مغرور و مبتلا تھا ۞ وعن جابر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء الزرع رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی جابر سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ راگ جماتا ہی نفاق کو دل میں جیسا کہ جماتا ہی پانی کھیتی کو نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں ف یعنی راگ ہی سبب نفاق کا الخ

روایت کی انس سے یہ الفاظ آئی ہیں کہ ان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القرآن والذکر ینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب
کہا نووی نی کتاب روضہ میں کہ گانا ساتھ نرم آواز کی مکروہ ہی اور سننا بھی اوسکا مکروہ ہی اور اگر سننا اوسکا اجنبی عورت سے ہو تو بہت مکروہ اور گانا ساتھ بازی کی شعار شرب کی
ہی مانند طنبور و طبلہ اور ادر باجوں کی حرام ہی ہیا گانا ہی اور سننا ہی ۞ وعن نافع قال كنت مع ابن عمر في طريق فسمع مزمارا فوضع اصبعيه في
اذنيه وناء عن الطريق الى الجانب الاخر ثم قال لي بعد ان بعد يا نافع هل تسمع شيئا قلت لا فرفع اصبعيه من اذنيه قال كنت مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمع صوت يراع فصنع مثل ما صنعت قال نافع وكنت اذ ذاك صغيرا رواه احمد وابو داود اور روایت
نافع سے کہا تھا میں ساتھ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اونہوں نی نی پس رکھیں دونوں اونگلیاں اپنی کانوں میں اور دور ہو راہ سے دوسری طرف یعنی بقصد اسرار اور
اجتناب کی پھر کہا واسطی میری بعد پھر اسکی کہ دور ہوئی ای نافع کیا سنتا ہی تو کچھ یعنی آواز سنی کہا میں نے نہیں پس اوٹھالیں دونوں انگلیاں اپنی دونوں کانوں سے کہا ابن عمر نی
تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنی آواز نی کی پس کیا حضرت نی مانند اوسکی کہ کیا میں نی کہا نافع نی اور تھا میں اوسوقت لڑکا چھوٹا نقل کی یہ احمد اور ابو داود
ف یعنی اس سبب سے مجھکو منع نہ کیا سننی اوسکی سی کہ میں چھوٹا تھا تکلیف شرعی مجھپر نہ تھی اکوئی کہی کہ کراہیت تنزیہی تھی نہ تحریمی و رجعان اس ابن عمر کا اسی پر ہی کہ اکثر اہم
اور ورع کی تھا والا نافع کو بھی اوس سی منع کرنی اور کلام در باب غنا کی اوپر لکھا ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ محدثین کہتی ہیں کہ کوئی حدیث تحریم غنا میں صحیح نہیں ثابت ہوئی
اور علما کہتی ہیں کہ جو کچھ ہے نام بھی نہیں واقع ہوا ہی مراد یہی ہی کہ آواز لی ساتھ باجا ہو اور رقص اس باب میں تشدید بلیغ کہتی ہیں جیسا کہ تحفہ قاضی خان میں لکھا ہی کہ سننا
آواز لہو کا یعنی باجوں کا حرام اور گناہ ہی بسبب فرمانی آنحضرت کی استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سنی اچانک تو معذور ہی اور کوشش کرنا ہی

باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم

[illegible] کہ انگلیاں کی ہیں کہ اوکا حضرت سے منقول ہیں یعنی ایسی ہی کہ کرتے ہیں [illegible]

یہ باب ہے بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سے کہ نکلنا جائز نہیں خصوصاً غیبت اور برا کہنا اوسکا کہ بچا رہے کسی کی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول

فصل پہلی عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنة رواه البخاري روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ضامن ہو میرا اسکے واسطے جو کہ درمیان ہے دونوں جبڑوں اوس کی اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونوں کلوں اوسکی کی ہے یعنی زبان اور ضامن ہو زبان کو بچاوے کلام بے فائدہ اور بری سے اور دانتوں کو کھانے اور پینے حرام کی سے اور لازم پکڑے محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونوں پاؤں اوسکی کی ہے یعنی ستر کو محفوظ رکھے تو ضامن ہوں میں واسطے اوسکی بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کے درجات عالی میں اور یہ ضمانت حقیقت میں پروردگار کی طرف سے ہے جیسا کہ اپنی فضل سے ضامن ہے رزق بندوں کا ہو اسی طرح سے ہے وعدہ فرمایا جزائے اعمال کا بھی کیا ہے اور آنحضرت نائب اوسکی ہیں ع ح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لا يلقي لها بالا يرفع الله بها درجات وان العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يلقي لها بالا يهوي بها في جهنم رواه البخاري وفي رواية لهما يهوي بها في النار ابعد ما بين المشرق والمغرب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ ایک بات کے کہ اوس میں رضامندی حق کی ہے نہیں جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہے اللہ سبب اوسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہیں جانتا ہے قدر اوسکی اور گمان کرتا ہے اوسکو سہل و کم اعتبار حال آنکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑی ترقی کی چیز ہے اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ ایک بات کے کہ اوس میں ناخوشی اللہ کی ہوتی ہے [illegible] نہیں جانتا اوسکی کچھ [illegible] گرتا ہے بسبب اوسکی دوزخ میں نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ اور روایت بخاری اور مسلم کی یہ الفاظ آئی ہیں کہ گرتا ہے بندہ بسبب اوس بات کے آگ دوزخ میں گڑہا وہ کہ مسافت درمیان [illegible] اوس مسافت سے کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہے ف یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہئے اور اوسکی قول کو آسان نہ سمجھنا چاہئے ایک بات کہ بندہ زبان سے نکلتی ہے اگرچہ آدمی اوسکو آسان سہل جانے اگر وہ بات حق ہے تو سبب بلندی درجات کی بہشت میں ہوتی ہے اور اگر بری ہے تو سبب گرنے کی درکات دوزخ میں ہوتی ہے ع وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنا مسلمان کا فسق ہے [illegible] اور اوسکا کفر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف [illegible] مسلمانوں کی [illegible] حدیث المسلم من سلم المسلمون [illegible] بے شک کہی قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکی کے [illegible] حلال جانے کی کفر ہے وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل قال لاخيه كافر فقد باء بها احدهما [illegible]

[illegible] کہ جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر [illegible] دونوں [illegible] نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی [illegible] اگر سچ کہا تو وہ شخص کافر ہے اور اگر [illegible] کفر کا ذکر کیا تو ایمان کو کفر جانا [illegible] اسلام کو باطل [illegible] مشکلات سے [illegible] کی اپنے بھائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان [illegible] اسلام [illegible]

پس اس صورت میں معنی باء بہا کی یہ ہوں گی کہ رجوع کرتا ہے طرف اوسکی کفر اور دوسری یہ کہ معنی اوسکی یہ ہیں کہ رجوع کرتی ہے اوپر معصیت تکفیر اوسکی کی اور تیسری یہ کہ یہ محمول ہے اوپر خوارج کی کہ کافر کہتے ہیں مومنین کو اور یہ ضعیف ہے اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثروں کی نزدیک یہ ہے کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کی کافر نہیں جاویں کہتا ہوں میں کہ یہ بیچ غیر حق روافض و خوارج زمانہ ہمارے کی ہے اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتے ہیں کفر اکثر صحابہ کبار کا بلکہ تمام اہل سنت وجماعت سے پس وہ کافر ہیں بلا نزاع ۱۲ طرح ع **وعن** ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کرے اوسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہے کلمہ کفر و فسق کہنے والے پر اگر نہو یار اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اس طرح کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی فاسق وکافر نہیں یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہیں ہے تو آپ کافر ہوا ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پکارے کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے دشمن خدا کے اور نہیں ہے وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہے کفر یا عداوت اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس وابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی ما لم یعتد المظلوم رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے اور ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص برا کہنے والے آپس میں گناہ اوس چیز کا کہ کہیں وہ اوپر ہے کہ پہلے برا کہا یعنی دو شخص کہ برا کہتا ہے اوسکا گناہ پہلے پر ہے کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہے اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنے پر جب تک کہ تجاوز کرے مظلوم نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس اگر تجاوز کرے مظلوم نے حد سے یعنی زیادہ برا کہا اوسکا برا کہنے پہل کرنے والے کی ہے اور اپنا اوسکی سے ہوتا ہے گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنے والے کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہیں ہوتا ہے گناہ فقط پہل کرنیوالے پر بلکہ ہوتا ہے دونوں پر گناہ کا سبب تعدی کی ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جائز ہے واسطے صدیق کی کہ ہو بہت لعنت کرنے والا نقل کی یہ مسلم نے **ف** صدیق صیغہ مبالغہ کا ہے بمعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ میں صدیقیت ایک مقام ہے بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیہ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہے اوسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور ایسے مقام میں پہنچا کہ بعد مقام نبوت کے ہے اور تمام انبیاء واسطے رحمت کے اور نزدیک کرنے لوگوں کی مبعوث ہیں لعنت کرنے کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سے ہے شان اوسکی نہوا اور مقتضائے مقام صدیقیت کا نہیں اور اسلیے خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا طعن ولعن کا ہے کہ کسیکو لعنت نکریں اگرچہ مستحق اوسکا ہو اور اپنی زبان کو ساتھ اوسکی آلودہ نکریں اور تضییع وقت ساتھ اوسکی نکریں اور ساتھ لعنت کرنے بدوں کی اپنے تئیں خوب نکیں جو کہ ملعون ہے نزدیک خدا کے کیا حاجت ہے اور کوئی اوسکو لعنت کرے مگر جائز ہے اوس کافر پر کہ مخبر صادق نے خبر دی ہو ساتھ مرنے اوسکی کی کفر پر اور جانا چاہیے کہ لعنت و شتم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہے رحمت الہی سے اور ناامید مطلق کرنا ہے فضل الہٰی سے اوسکی سے یہ تو مخصوص کافروں کی لیے ہے اور دوسرا دوری اور محرومی مقام قرب ابرار و رضائے حق سے کہ لاحق اور عائد ساتھ ترک اولی اور راجح کی ہے پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہے بیچ ترک بعضی اعمال و اوراد کی اور بعضے صحابہ وغیرہم سے منقول و ماثور ہے سب اسی باب سے ہے نہ قسم اول سے اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائے کہ احتراز تھوڑی سی لعنت سے نادر الوقوع ہے مومنین میں کہا ابن ملک نے کہ صیغہ مبالغہ میں اشارہ ہے اسپر کہ یہ حکم نہیں ہے اوسکی لیے کہ صادر ہو لعنت اوس سے ایکبار یا دو بار ۱۲ ع **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللعانین لا یکونون شہداء ولا شفعاء یوم القیامۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بہت لعنت کرنے والے نہونگے گواہی دینے والے اور نہ شفاعت کرنیوالے

دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے ف گواہی نہ ہونگے یعنی لوگوں پر کہ وہ اگلی امتوں کی طرف ہیں اس امت محمدی کو گواہی نبی کی طرف کی ہے سولون تبلیغ احکام
الٰہی کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ یہ فرمائی ہے کہ لعنت کرنے والوں کو لعنت علیہ خدا کی
ہی ہے شہادت یعنی گواہی ہی کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگوں کی شفاعت کریں نصیب نہیں ہوگی کا دن قیامت کے **وعن ابی ہریرۃ قال**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوئے ہیں وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی یہ کہے
بقصد عجب کی اور حقارت لوگوں کی ناامید کرتی کی لوگوں کو رحمت الٰہی سے نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کی اوپر حال انکی کی تو وہ کہنے والا اور کا سب سے زیادہ ہلاک
ہونے والا ہے کہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگوں کو چشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے ناامید کیا اور یہ معنی اہلکہم کے ہیں کہ پیش کاف کو بصیغہ تفضیل اور
اہلکہم ساتھ زبر کاف کی بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اوسکی معنی یہ ہیں کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہے لوگوں کو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور انہماک بیچ
کی معاصی ہیں ڈالتا ہے اپنی کہ سنتی ہیں کلام کی ہی شکستہ دل اور ناامید بے شوق ہوتی ہیں گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کی ہیں انکو نصیحت ساتھ نرمی کی کرنی اور ساتھ
رحمت و مغفرت الٰہی کی امیدوار کرنا خوب و مفید ہے یہ بیان اشارہ ہے اوپر کہ لوگوں کو بشارت دیجے اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کا کرنا چاہیے **وعنہ قال**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین لوگوں کا دن قیامت کے دو رویہ منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس
ساتھ ایک طرح کی اور آتا ہے دوسری جماعت کی پاس طرح یعنی ہر جماعت سے از راہ خوشامد کی ایسی باتیں کرتا ہے کہ موافق مرضی انکی کے ہو رعایت حق کی
نہیں کرتا جیسے کہ حال منافقوں کا تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن حذیفۃ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہو بہشت
میں یعنی ساتھ نجات پانے ہو دو نگی چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں بجائے لفظ قتات کی لفظ نمام کا آیا ہے **ف** قتات اور نمام کی
ایک ہی معنی ہیں جو ایک کی بات دوسری کو پہنچاوے اوپر وجہ فساد کی ع **وعن عبد اللہ بن مسعود** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى
يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ
وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكَذِبَ
فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے اوپر سچ بولنے کو
اسلئے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکوکاری کی یعنی خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق دیتی ہے نیکی کرنے کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہے یعنی
پہنچاتی ہے نیک کار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اوسکی کی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے میں یہاں تک لکھا
جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئیں جھوٹ بولنے سے اسلئے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہنچاتا ہے یا بتاتا ہے طرف فسق و فجور کی اور تحقیق فسق
پہنچاتا ہے طرف آگ دوزخ کی اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے میں یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے نام اوسکا نزدیک اللہ تعالیٰ کی جھوٹا نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ الفاظ آئی ہیں کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پہنچاتی ہے طرف بہشت کی اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور
اور تحقیق فجور پہنچاتا ہے طرف آگ کی **ف** لکھا جاتا ہے الخ یعنی حکم کیا جاتا ہے اوپر اسکے ساتھ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکی لیے مقام صدیقیت اور

ثواب اوسکا لکھا جاتا ہے نام اوسکا نیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملاء اعلیٰ کے یا لوگ اپنے کتابون مین نام اوسکا صدیق لکھتے ہین اور مقصود یہ ہے کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتھ اس صفت نام کی اور ڈالا جاتا ہے لوگون کی دل مین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون پر کہ یہ سچا ہے بر قیاس قول اللہ تعالیٰ کی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنے والی پر حکم کیا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکی لیے عذاب جھوٹون کا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہے اور لوگ اوس سے نفرت کرتے ہین ۱۲ **وعن ام کلثوم** قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام کلثوم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہے درمیان لوگون کی اور کہتا ہے باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ جھوٹ ہی ہون اور پہنچاتا ہے اچھی باتین یعنی ایک کی طرف سے دوسری کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہتا ہے الخ یعنی کلام کہ متضمن ہے خیر کو نہ شر کو مثلاً زید و عمرو مین بگاڑ ہے آپس کی اصلاح کی لیے کہتا ہے ایک کی طرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہے اور تعریف کرتا ہے تیری اور کہتا ہے کہ مین دوست رکھتا ہون اوسکو اگرچہ اوسنے نکہا ہو ۱۲ **وعن المقداد بن الاسود** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِهِمُ التُّرَابَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اونکی منہ مین مٹی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین اور مقصود اونکا تمہاری طمع مال کی برابری ہے کہ تعریف نہ ہو یا نظم اونکی منہ مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ نہ دو یا مراد یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا دو کہ مشابہ ہے ساتھ ڈالنے خاک کی قلت و حقارت مین تا کہ بچو تکبر مین تمہاری اور بعضی علما نے اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہے چنانچہ مقداد ہی کہ راوی اس حدیث کا ہے آیا ہے کہ مٹی خاک کی لی اور ڈالی امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے والی کی منہ مین ڈالدی اور اسمین سر یہ ہے تعریف کرنے والی کو اسلیے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہے اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہے کہا خطابی نے کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہے اونہون نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کی درمیان حق و باطل کی اور مستحق و غیر مستحق کی اور کیا ہے تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے ہین نفع کی پس جو کہ تعریف کرے کسی کی اچھے فعل اور امر محمود پر تا کہ اوسکو رغبت ہو اور بھلائیون کی کرنے کی اور لوگون کو رغبت ہو اوسکی اقتدا کی پس نہین ہے وہ مداح یعنی مداح برا ہے ۱۲ **وعن ابی بکرۃ** قال اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت نے وای ہو تجکو کاٹی تو نے گردن بھائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین تعریف کرنے والا ضرور پس چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً اور اللہ ہی حساب کرنے والا اوسکا یعنی جاننے والا حقیقت حال اوسکی کو اور حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اوسکا ہے اوسکی کردار پر اگر گمان رکھتا ہے تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہے اور نہ پاک کرے کسی کو یعنی تعریف کی اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کی کسی کو کہ وہ ایسا ہے یعنی احتیاط کرے تعریف مین اور یہ کہے کہ گمان کرتا ہون کہ وہ ایسا ہے واللہ اعلم اور یہ جزم نکہے کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے تا حکم علم الٰہی پر نہو **ف** کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کی ہے استعارہ کیا اوسکو بیچ ہلاک دین کی کہ ممدوح کو اوس سے عجب و غرور پیدا ہوتا ہے وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہ دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کی بھی ہوتی ہے جیسیکہ تعریف سننی سے مغرور ہوا اور سب کو ہلاک کیا اور اوسکی تدبیر مین اوسکو ہلاک کر ڈالا ۱۲ **ف ۲** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے منہ پر پس یہ تو وہ ہے کہ نہی کی گئی ہے اوس سے اور دوسری یہ کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہے کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچے پس اس سے بھی نہی کی گئی ہے اور تیسری یہ ہے کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ احتمال نہو اوسکے پہنچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ چیز کی کہ اوسمین ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہین ہے ۱۲ **وعن ابی ہریرۃ** ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ

فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْكَ مَا فِیْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے غیبت کہا بعضے صحابہ نے کہ اللہ رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز کے کہ صفت کی کہ ناخوش رکھے کہا بعضے صحابہ نے پس خبر دو تم اگر ہووے بیچ بھائی میرے کی یعنی اوس شخص میں کہ اوسکو بدی سے ذکر کیا میں نے وہ چیز کہ کہتا ہوں میں یعنی اگر وہ صفت پایا او بیچ اوس کے کہا اور اوسکو ناخوش لگا یہ ہی غیبت ہے فرمایا حضرت نے اگر ہے اوس شخص میں وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی اور اگر نہ ہووے اوس میں وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق بہتان کیا تو نے اوسپر یعنی غیبت یہی ہے کہ عیب کسی کا سچ کہے اور اگر سچ نہ کہے تو افترا و بہتان ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ الفاظ آئے ہیں جسوقت کہے تو واسطے بھائی اپنے کی وہ چیز کہ اوسمیں ہے پس تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی اور جسوقت کہے تو وہ چیز کہ نہیں اوسمیں پس تحقیق بہتان کیا تو نے اوسپر **ف** جان کہ غیبت ایک گناہ ہے نہایت برا اور بہ نسبت اور گناہوں کی زیادہ پھیلا ہوا ہے لوگوں میں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ کہ بچے ہوں اس سے غیبت کہتے ہیں کسی کی یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن میں ہو یا اوسکی عقل میں یا اوسکی دین میں یا اوسکی دنیا میں یا خلق میں یا اوسکی نفس میں یا اوسکی مال میں یا اولاد میں یا ماں باپ میں یا بیوی میں یا اوسکی خادم میں یا کپڑے میں یا رفتار و گفتار میں یا ہیئت میں یا نشست و برخاست میں یا اوسکی حرکات و سکنات میں یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تند خوئی میں اور شگفتگی اور خاموشی میں اور سوا اسکی ان کی میں جو کچھ کہ تعلق ہے ساتھ اسکی خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتھ آنکھ اور بھوؤں اور سر اور ہاتھ اور مانند اسکی کی اور قاعدہ کلیہ اسمیں یہ ہے کہ جس چیز سے سمجھا جاوے نقصان کسی مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی ہو پس وہ غیبت حرام ہے اور اگر اوسکی منہ پر کہے اور ناخوش لگے اوسکو بے حیائی اور ایذا اور وقاحت ہے کہ یہ بھی گناہ ہے اور کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشوائے اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہے اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہے اور اگر نہیں پہنچی ہے یا وہ مر گیا یا مسافت دور ہے تو استغفار کافی ہے اور بخشوانے میں لازم نہیں ہے کہ تفصیل کہے بطریق اجمال کی کافی ہے کہ کہے تیری غیبت کی ہے میں نے بخش دو اور بعضے کہتے ہیں کہ استغفار کرنی کی اوسکی لئے کہ جسکی غیبت کی ہے یہ ہی کفارہ غیبت کا ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے **ف ۲** ذکر کرنا آدمی کی برائیوں کا بطریق اہتمام کی نہیں ہے غیبت اور مکروہ ہے اس صورت میں کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنے اور نقصان کا اور جیسے غیبت کی ایک شہر والوں کی یا بستی والوں کی تو نہیں ہے وہ غیبت جب تک نام نہ لے کسی قوم میں کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے لیکن ضرر پہنچاتا ہے لوگوں کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اوسکا ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمیں ہے نہیں ہے غیبت اور اگر خبر پہنچاوے سلطان کو اوسکی تا کہ وہ تنبیہ کرے اوسکو پس نہیں گناہ ہے اوپر کذا فی فتاوی قاضی خان عالمگیریہ **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَأْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتٰی عَهِدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ تَرَکَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنے کا پس فرمایا اذن دو اوسکو آنے کا برا ہے اپنی قوم میں پس جب بیٹھا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نے بیچ ملاقات اوسکی کی اور تبسم کیا واسطے اوسکی اور اوسکی باتیں کیں جب چلا گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے اوسکی حق میں ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نے بیچ ملاقات اوسکی کی اور میٹھی باتیں کیں اوس سے پس فرمایا حضرت نے کب پایا تو نے مجھکو فحش بولنے والا تحقیق بدترین آدمیوں کا نزدیک اللہ کی مرتبہ میں قیامت کے وہ شخص ہے کہ چھوڑیں اوسکو لوگ واسطے بچنے برائی اوسکی کی اور ایک روایت میں واسطے بچنے فحش اوسکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفة القلوب سے اور مسلمان نہ تھا اور اپنی

قوم میں بیٹھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان بیچ ایمان کی اوس سی حضرت کی حیات میں اور بعد وفات حضرت کی ظہور میں آئی اور بعد رحلت آنحضرت کی مرتد ہو گیا تھا اور حضرت ابوبکر کی ہاتھ میں اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان مرا اور اوس وقت میں کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نہ تھا اور کلام کو آنحضرت کا اوسکی حق میں علامات نبوت اور معجزات سی تھا کہ خبر غیب ہے اور حقیقت حال اوسکی سی دی آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوس سی ظہور میں آئی اور یہ مدت اوسکی واسطی ظاہر کرنی حقیقت حال کے اوسکی کی تھی تا لوگ اوسکو پہچانیں اور فریب نہ کہاویں اور فتنہ میں نہ پڑیں پس غیبت نہ تھی اور نووی نی کہا کہ حضرت نی اوس شخص کی کلام کیا واسطی تالیف قلب اوسکی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور مداہنت کی یہ ہی کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونوں کی اور یہ مباح ہی اور بعض اوقات میں اچھی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطی کسی اصلاح کی اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکہنی کی اسلئی کہ اکثر لوگ غافل ہیں اس سی اور ان دونوں کی فرق سی جاہل ہیں اور حضرت نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نی الخ یہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ نی مخالفت کی حاضر و غائب میں پس کیوں برا کہا آپ نی اوسکو حاضر میں جیسی کہ برا کہا آپ نی غائب میں اور سوالی بچنی فحش اوسکی کی اس حدیث کی دو معنی لکھی ہیں ایک تو یہ کہ میں نی اوسکی منہ پر فحش اور سخت نہ کہا اسبب اسکی کہ فحش گو نہیں ہوں میں اور اوس جماعت سی نہیں کہ لوگ ساتھ ترک کرنی اونکی کی ہیں بسبب فحش اونکی کی دوسری یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکی چھوڑ دیا میں نی اور اوسکی منہ پر اوسکو برا کہا اور برا شخص ہی وہ کہ چھوڑ دیں اوسکو لوگ بسبب پرہیز کرنی کی برائی اوسکی سی انتہیٰ

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امتي معافى الا المجاهرين وان من المجانة ان يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله فيقول يا فلان عملت البارحة كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام امت میری عافیت میں ہی یعنی بیخوف ہوتی اور نہیں عذاب کی جاتی مگر آشکارا کرنی والی برائی کی اور تحقیق بی پروائی سی ہی یہ کہ کری آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پھر صبح کری اس حال میں کہ تحقیق ڈھانکا تھا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی اوسکی عمل کو لوگوں سی یا پردہ پوشی کی تھی اوسکی کہ نہیں عذاب کیا اوسکو رات میں یہاں تک کہ ہشیار یا دن تک پس کہی وہ شخص کسی سی ای فلانی کیا میں نی آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اوسکی پروردگار اوسکی نی اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنے سی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** حضرت شیخ نی معنی معافی کی یہ لکھی ہیں کہ سلامت رکہی جاتی ہی یعنی غیبت نہیں کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنیوالی اور طیبی نی بھی یہی معنی لکھی ہیں اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہیں یعنی جو کہ ترجمہ میں مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی لکھا ہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کرنی حرام ہی اوسکی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیا ہی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت نہیں اور لکھا ہی علماء نی کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگوں کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت داد خواہی اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت و تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی۔

وذكر حديث ابي هريرة من كان يؤمن بالله في باب الضيافة

اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہ ہی من کان یومن باللہ باب الضیافہ میں

الفصل الثاني

فصل دوسری

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة ومن ترك المراء وهو محق بني له في وسط الجنة ومن حسن خلقه بني له في اعلاها رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن وكذا في شرح السنة وفي المصابيح قال غريب

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چھوڑ دی جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بیچ کنارہ جنت کے اور جو شخص کہ چھوڑ دی جھگڑا اور حالت میں کہ ہی حق پر بنایا جاتا ہی اوسکی لیی مکان بیچوں بیچ بہشت کے اور جس شخص نی کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکی لیی بیچ جگہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی اور ایسی ہی بیچ شرح السنۃ کے اور بیچ مصابیح کی کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف**

اور جو وہ واعظ ہیں بدعتی ہیں کہ لوگوں کو جھوٹ وغلط مسئلے بتلاتے ہیں جاہلوں کو ہیں لیکن جب عوام ڈرتے ہیں اس کا سوال کرتے ہیں اور صلح کرانا اور محبت
اہل اسلام میں کہ ناحق جاتا ہے اور جو کہ وہ دونوں کے گناہ کی جان بوجھ کر ہو لیکن جس کی کہ نہیں ارادہ چاہتا ہوں و رہی حق پر یعنی اگرچہ حق جانب ہو
تا لیکن بعض نے کہا کہ اور آدمی ازراہ تواضع اور کسر نفسی کے اور بہ نیت جھگڑا دور کرنے کے ہے کہ سکوت کرلے ہمیں میں کی خلل نہیں ہے امام شافعی سے یہ بھی
منقول ہے کہ فرمایا بحث و مناظرہ نہ کیا میں نے ہرگز دوست رکھا میں نے اوس کو حق اوپر زبان خصم میری کی ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مراء کی یعنی جھگڑے
کی اعتراض کرنا ہے اوپر کلام غیر کے ساتھ ظاہر کرنے خلل کے اوس میں باعتبار لفظوں کے یا معنوں کے یا بیچ قصد متکلم کے اور ترک مراء یہ ہے کہ ترک کرے انکار و اعتراض کو
پس جو کلام سنے تو اگر حق ہو تصدیق کرے اوس کی اور اگر باطل ہو اور نہ ہو متعلق ساتھ امور دین کے تو سکوت کرے اور حسن خلق شامل ہے تمام اچھی صفات و کمالات
کو اور اکثر اطلاق اوس کا بیچ عرف بیان کے کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہے ع وعن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی الله وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم
والفرج رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز کثرت سے داخل کرتی ہے آدمیوں کو
بہشت میں یعنی اسباب جو داخل کرنے اون کی بہشت میں ساتھ فائز ہونے کی بہشت میں یعنی کونسی چیز ہے کہ اکثر سبب جنت کے ہی ہے وہ تقویٰ اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتے
تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتے سبب آدمی کو آگ میں وہ چیزیں دو کاواک منہ اور شرمگاہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ادنیٰ تقویٰ کا یہ ہے کہ نہیں شرک کرے اور اعلیٰ
اوسکا یہ ہے کہ نہیں خطرہ ماسوائے اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنیٰ اوسکا ترک کرنا ایذا اون کی کا ہے اور اعلیٰ اوسکا یہ ہے کہ احسان کرے اوس پر کہ جو برے
پونہچاوے اوسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقویٰ میں ہے پس ذکر اوسکا بعد ذکر تقویٰ کے تخصیص بعد تعمیم ہے مگر یہ کہ مراد تقویٰ سے
اعمال ظاہرہ کے لیویں اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی نے کہا کہ تقویٰ اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کی ساتھ خالق کی کہ بجا لاوے تمام نواہی سے اور بجا لاوے تمام اوامر کو
اور حسن خلق اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کی ساتھ خلق کی اور منہ کہ زبان ہے داخل اوس میں ہے اور بڑا گناہ کہانی اور پینے حرام کی اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور
لاطائل کا ساتھ زبان کی ہے اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے مخالفت حق تعالیٰ کی کرتا ہے مغلوب العقل ہو جاتا ہے وعن بلال بن الحارث
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الخیر ما یعلم مبلغها یکتب الله له بها رضوانه الی یوم
یلقاہ وان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الشر ما یعلم مبلغها یکتب الله بها علیه سخطه الی یوم یلقاہ رواہ فی شرح السنۃ و
روی مالک والترمذی وابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہے بلال بن حارث سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے
ایک بات بھلائی کی نہیں جانتا قدر اوس کی ثابت کرتا ہے اللہ واسطے اوس کی بسبب اوس کی خوشنودی اپنی اوس دن تک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور تحقیق آدمی
البتہ بولتا ہے ایک بات برائی کی نہیں جانتا قدر اوس کی ثابت کرتا ہے اللہ بسبب اوس کی اوپر اوسکے خفگی اپنی اوس دن تک کہ ملاقات کرے اوس سے نقل کی یہ شرح السنہ میں
اور روایت کیا مالک نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اوس کی ف ثابت کرتا ہے خوشنودی اپنی یعنی دنیا میں توفیق دیتا ہے چیزوں کی کہ باعث ہو اوس کے نجات کے
میں بچا آتا ہے عذاب قبر سے فراخ کیا جاتا ہے قبر اوس کی اور کہا جاتا ہے سو جا مانند سونے دلہن کی اور روز قیامت کے اوٹھے گا اور اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوگا
پھر داخل ہوگا بہشت میں اور ملاقات کرے گا اوس سے اور خفگی ہوگی اوس کی حق میں بعکس اس کے یعنی ہمیشہ رہے گا یعنی یا تا مرتے دم تک نہیں نجات پاوے گا اور
اوسپر لکھی جاوے گی اور ذکر کی ہے قول اللہ تعالیٰ کا آئی ہے حق اون کے یعنی ان کے ساتھ الی یوم یلقونه کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد اس سے وہ بات ہے کہ نزدیک
بادشاہ کے یا ظالم کے کہی جاوے اس قسم کی جس سے بادشاہ کو ظلم پر ابھارا جاوے اور جس بات سے بادشاہ کی خوشی کے واسطے ظالمانہ حکم جاری ہو جاوے
ع وعن بهز بن حکیم عن ابیه عن جدہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک به القوم

الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے حکیم نے نقل کی بہز کی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واے ہے واسطے اوس شخص کے کہ بات کرے جھوٹ تاکہ ہنساوے ساتھ اوسکے قوم کو واے ہے واسطے اوسکے واے ہے واسطے اوسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف ویل کے معنی ہیں ہلاک عظیم یا نام ایک نالہ گہری کا ہے جہنم میں اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید اور تشدید کے ہے جو وعید میں اور جھوٹ بولے اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یاروں کے مضائقہ نہیں اور بچا ہے یوں کہ اوسکو بھی عادت و پیشہ نہ کرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہے لیکن کبھی کبھی ہے نہ ہمیشہ اور بچا ہے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسیکہ حدیث آئندہ میں فرماتے ہیں ع ح

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِي بِهَا أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہیں بولتا ہے اوسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اوسکے لوگوں کو گرتا ہے بسبب اوس بولنے کی یعنی دوزخ میں گرتا کہ دور تر ہے مسافت مبدا اور منتہی اوسکی کی اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کی ہے اور تحقیق بندہ پہسلتا ہے سبب زبان کی اپنی زیادہ تر پہسلنے سے قدم اپنے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی جھوٹ غیرہ کہ اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اوسکو بہ نسبت ضرر کرنے اوسکی کی پانوں سے منہ کی بل گرنے کی کہ ضرر بدن سہل تر ہے ضرر دین سے ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا و آخرت میں اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہے زبان کی سبب سے پہونچتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم ہے ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمیں ضرر بھی ہے اور نفع بھی ہے اور چوتھا وہ کہ نہ اوسمیں ضرر ہے اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور و لازم ہے خاموشی اوس سے اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونوں رکھتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے حاصل کرنے نفع کی سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہے اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اوسکے موجب ضائع کرنے وقت کا ہے اور وہ عین ٹوٹا ہے رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوسمیں بھی خطرہ و آفت ہے کہ کبھی اوسمیں آمیزش ریاکی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہے اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا مشکل ہے پس خاموشی ہر حال بہتر ہے کہ زبان کی آفتیں ان گنت ہیں کیا خوب کہا ہے کسی نے اللسان جرمه صغير وجرمه كبير كثير ع

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات کی میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے کہ کیا ہے سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت میں فرمایا محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہوں پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف لفظ املک ساتھ زبر ہمزہ کی اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکھ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہیں ہے خیر کہا ہے ایک شارح نے اور ظاہر تر یہی ہے کہ معنی اوسکے یہ ہیں کہ بند کر اپنی زبان کو حالانکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنے پر امور اپنے کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا یہ کہ رہے تو اوسمیں اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹھنے سے اوسمیں بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہے شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہے ہذا زمان السکوت و ملازمة البيوت والقناعة بالقوت الى ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر میں گھر کو ہے اور حقیقت میں مخاطب پر یعنی بیٹھ گھر میں مشغول ساتھ عبادت مولی کی اور رو یعنی اگر رونا آوے اور الا صورت رونے کی بنا نادم ہو کر اپنے گناہوں پر ع

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ

۱عنہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہونچاتی اوسکو حضرت تک فرمایا آنحضرت نے جب صبح کرتا ہی آدمی یعنی
پس تحقیق سارے ہی اعضا عاجزی کرتی ہیں بہ زبان کی اور کہتی ہیں ڈر اللہ سی بیچ حق ہمارے کی اسلئے کہ تحقیق ہم ساتھ تیری ہیں پس اگر سیدھی رہیگی تو سیدھے رہینگے
ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھی ہونگے ہم نقل کی یہ ترمذی نی ف اگر کوئی کہی کہ اصل اور مدار کا دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہیں اور اگر وہ
فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد جیسی کہ حدیث میں آیا ہی ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان
دل او خلیفہ اوسکا ہی پس حکم اوسکا حکم دل کا ہی گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتی ہیں ۲ **وعن علی بن**
الحسین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ رواہ مالک واحمد ورواہ
ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عنہما اور روایت ہی علی بن حسین سی یعنی حضرت امام زین العابدین سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خوبی اسلام آدمی کی سے ہی چھوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دی اوسکو نقل کی یہ مالک واحمد نی اور نقل کی یہ
ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی اور ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں دونوں یعنی ابو ہریرہ اور علی بن حسین سی ف یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا
اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اوسکی نہ رکھی اور غرض ساتھ اوسکی متعلق نہ ہو اور شان اوسکی ایسی نہ ہو کہ اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنی اوسکی کے
یعنی امر ضروری نہ ہو امر لایعنی کہتی ہیں اوسکی یہی معنی ہیں اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کی معاش میں
اور سلامتی و نجات اوسکی کی معاد میں متعلق معاش کی طعام ہی کہ سیری بخشی اور پانی کہ پیاس دفع کری اور کپڑا کہ ستر ڈھانکی اور بیوی کہ سبب عفت ستر اوسکی کی ہی
اور مانند اونکی وہ چیزیں ہیں کہ دفع حاجت کریں نہ وہ چیزیں ہیں کہ لذت پاوی اوس سی اور بہرہ مند دولت مند اوس سی اور نہ فضول اقوال وافعال تمام جو کچھ کہ اسکا
متعلق ہی معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان ہیں چنانچہ کہ حدیث جبرئیل میں بیچ کتاب الایمان کی مذکور ہوا حاصل کہ جو چیزیں ضروری ہیں اسکی معاش اور معاد
میں اونکی سبب بچنا ہی اوس نی فی کی چیزیں تو لایعنی نہیں اور سوای اونکی لایعنی ہیں عام ہی کہ وہ چیزیں کہ فی کی ہوں یا کہنی کی اور کہا امام غزالی نی کہ حد
لایعنی کی یہ ہی کہ کلام کری تو ساتھ اوس چیز کی کہ اگر سکوت کرتا اوس سی تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال میں اور مثال اسکی یہ ہی کہ بیٹھی تو ساتھ ایک قوم کے
پس ہلکی کہی تو اون سی احوال سفر کا اور اون چیزوں کا کہ سفر میں دیکھا مانند پہاڑوں اور نہروں کی اور وقایع کہ وہاں واقع ہوں اور جو کہانی اور کپڑی
وغیرہ اسکا پسند آیا ہو یہ ہیں کہ اگر سکوت کرتا تو ایسی تو گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا انتہی ۳ **وعن انس قال توفی رجل من الصحابۃ فقال رجل**
ابشر بالجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولا تدری فلعلہ تکلم فیما لا یعنیہ او بخل بما لا ینقصہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیوں میں سی پس کہا ایک شخص نی خوش وقت ہو تو ساتھ داخل ہونی بہشت کے نہیں یعنی بپہشت صحبت
آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا کہتا ہی تو یہ بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال اسکا شاید کہ اوسنی کلام کیا ہو بیچ اوس چیز کی کہ ضرور نہ ہو
اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کی کہ نقصان نہ ہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی جیسی کہ تعلیم علم اور دینا کوچ کا کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا
بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیونکر جزم کیا تو نی ساتھ داخل ہونی اوسکی کی بہشت میں شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اوسنی یا بخل کیا ہو پس ہووی اوس سبب
گرفتار ہوا ہو اور دخول ہونی بہشت سی منع کیا گیا ہو ۴ **وعن سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ ما اخوف ما تخاف**
علی قال فاخذ بلسان نفسہ وقال ہذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سی کہ کہا کہا میں نی یا رسول اللہ
کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزوں سی کہ ڈرتی ہو تم اوس سی مجھ پر کہا سفیان نی پس پکڑی حضرت نی زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہ اسکی شر سی بہت ڈرتا ہوں
تمہاری حق میں کہ اکثر باتیں گناہ کی اوس سی سرزد ہوتی ہیں نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کیا اسکو ۵ **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ**

وسلم اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جس وقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتی ہیں اوس سی فرشتی یعنی محافظت کرنی والی کوس بھر بسبب بدبو اوس چیز کی سی کہ لایا بندہ اوسکو
یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نی وعن سفیان بن اسید الحضرمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کبرت خیانۃ
ان تحدث اخاک حدیثا ھو لک بہ مصدق وانت بہ کاذب رواہ ابو داؤد اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سی کہ کہا سنا میں نی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی بہت بڑی بات ہی ازروی خیانت کی یہ کہ بات کہی تو بھائی اپنی سی کہ وہ تجکو سچا اوس بات کی سچا جانتی ہی الاہی تو اوس
بات میں جھوٹ بولتی ہی الاہی یعنی جھوٹ بولنا تو بھائی اپنی ہی اور اس صورت میں بہتر ہی نقل کی یہ ابو داؤد نی وعن عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من کان ذا وجھین فی الدنیا کان لہ یوم القیمۃ لسانان من نار رواہ الدارمی اور روایت ہی عمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا میں ہونگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانیں آگ کی نقل کی یہ دارمی نی ف دو رویہ اوسکو کہتی ہیں کہ وہ کسی کی سامنی
ہو تو ایسی باتیں کہی کہ وہ جانی کہ یہ میرا دوست ہی اور اوسکی پیچھے اور باتیں کہی کہ باعث اوسکی ایذا کی ہوں اور بعضوں نی کہا کہ دو رویہ ہی کہ وہ شخص کہ دشمن
ہو وی یہ ہر ایک پاس جا کر ایسی باتیں کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کے پاس جا کر دوسری کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی
کہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی ۱۲ ع وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان
ولا الفاحش ولا البذی رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان وفی اخری لہ ولا الفاحش البذی وقال الترمذی ھذا حدیث
غریب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش کہنی والا اور نہ زبان درازی
کرنی والا نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہیں ہوتا مومن فحش کہنی والا زبان درازی کرنی والا یعنی اس روایت
میں عطف کیا فاحش کو ساتھ بدی کی یعنی نہیں ہی مومن فحش کہنی والا مبالغہ اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعانا وفی روایۃ لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنی والا اور عادت کرنی والا اوسکی اور نہ چاہیی اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت میں یہ
الفاظ ہیں نہیں لائق مومن یعنی مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجھنم وفی روایۃ ولا بالنار رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ لعنت خدا کی یعنی آپس میں ایک دوسرے کو نہ کہو کہ تجھ پر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ غضب خدا کی اور نہ ساتھ
داخل ہونی کی دوزخ میں یعنی نہ کہو کہ غضب خدا کا تجھ پر اور دوزخ میں جاوی تو اور ایک روایت میں ہی اور نہ ساتھ آگ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور ابو داؤد نی وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونھا ثم تھبط الی الارض فتغلق
ابوابھا دونھا ثم تأخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک اھلا والا رجعت الی قائلھا رواہ
ابو داؤد اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق بندہ جس وقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو
یا غیر آدمی کو چڑھتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بند کیی جاتی ہیں دروازی آسمان کی آگی لعنت کے پھر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس بند کیی جاتی ہیں
دروازی اوسکے نزدیک ظہور لعنت کے پھر مائل ہوتی ہی داہنی اور بائیں یعنی بیچ ادھر ادھر کی جاتی ہی پس جس وقت کہ نہیں پاتی راہ پھر آتی ہی طرف
اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہیں ہوتا وہ لائق اوسکی پھر آتی ہی لعنت طرف کہنی والی اپنی کے

نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جب لعنت کی جاتی ہی کسی پر تو اول وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے پھر جب وہاں سے پھرتی ہے تو زمین کی طرف آتی ہی پھر جب وہاں بھی جگہ نہیں پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہیں ہوتا تو پھر آتی ہی لعنت بھیجنے والے پر یہاں تک کہ یقین ہو گیا کہ مستحق لعنت کا وہی ہی کہ جسنے لعنت کی تھی بغیر حق شرع کی تحقیق نہیں ہوتی **وعن ابن عباس** ان رجلا نازعته الريح رداءه فلعنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلعنها فانها مأمورة وانه من لعن شيئا ليس له باهل رجعت اللعنة عليه رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک شخص سے اوڑا لی ہوا نے چادر پس لعنت کی اوسنے ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت نکر تو اوسکو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہی یعنی تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہیں ہے وہ لائق لعنت کی رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** حکم کی گئی ہی ساتھ چلنے کے اور بھیجا ہی اسکو واسطے حکمتوں کے تو لعنت کرنا اوسپر بری اور مکروہ جانا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہی اور اسی طرح ہی ادب تمام اوضاع زمانہ کی اور وارد ہوئے احکام الہی کی چاہیے کہ باطن اور ظاہر میں ساتھ دل اور زبان کی راضی ساکت ہو اور اگر دل میں بحکم ضعف بشری کی تغیر راہ پاوی تو پاس رکھے زبان کو نگاہ رکھی **وعن ابن مسعود** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغني احد من اصحابي عن احد شيئا فاني احب ان اخرج اليكم وانا سليم الصدر رواه ابو داود اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچاوی کوئی میرے صحابیوں میں سے کسی کی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال اور جملوں سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یوں کہا اور فلانا ایسا ہی اسلیے کہ میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ نکلوں میں یعنی گھر سے طرف تمہارے اس حال میں کہ صاف ہو سینہ میرا کسی پر غصہ اور کسی سے رنجش نہ ہو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی کو نچاہیے کہ نزدیک امیروں اور بزرگوں کی بات نزدیک کسی کی کسی کی طرف سے برائی کہی تا باعث ہو تو کدورت کی نہوے اور معنی اسکی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلیں نماز کو اس حال میں کہ دل اونکا خالی ہو اپنے صحابیوں سے **وعن عائشة** قالت قلت للنبي صلى الله عليه وسلم حسبك من صفية كذا وكذا تعني قصيرة فقال لقد قلت كلمة لو مزج بها البحر لمزجته رواه احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کفایت ہی تمکو صفیہ سے اونکی عیب میں سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھیں عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ کوتاہ قد ہیں عائشہ نے چاہا کہ یا ان میں عیب اونکا حضرت کے سامنے ذکر کریں تو حضرت کی محبت کم ہو جاوے پس فرمایا کہ تحقیق کہا تونے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوی ساتھ اسکی دریا البتہ متغیر کر دیوی یہ کلمہ دریا کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی عیب یہ بات اور غیبت ایسی بدتر ہی اور غالب ہی اور بہت بری اعمال کا کیا حال ہوگا اسمیں معلوم ہوا کہ غیبت کی تمام عیب کا کہنا اگرچہ کوتاہ قدی ہو اور لفظ اور کنایہ سے ذکر کرے اور بعضی روایت میں ہی کہا ایک شخص نے نقل کیا عائشہ کا کہ اشارہ کیا طرف بالشت ہاتھ کی یعنی ظاہر کیا کہ ہی قد و قامت اونکی کاہی بلکہ اشارہ سے کہا اور اپنی زبان سے کہ وہ کوتاہ ہیں اور اشارہ کیا ہاتھ سے تو اسمیں معلوم ہوا کہ غیبت زبان سے اور اشارہ سے برابر ہی **وعن انس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان الفحش في شيء الا شانه وما كان الحياء في شيء الا زانه رواه الترمذي اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز میں مگر کہ عیبناک کرتا ہی اسکو اور نہیں ہوتا حیا کسی چیز میں مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا طیبی نے اسمیں مبالغہ ہی کہ اگر فحش اور حیا جمادات میں ہوتا تو بھی عیبناک کرتا یا زینت دیتا **وعن خالد بن معدان عن معاذ** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله يعني من ذنب قد تاب منه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وليس اسناده بمتصل لان خالدا لم يدرك معاذ بن جبل

روایت ہی خالد بن معدان سی کہ اونسی نقل کی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوی یعنی سرزنش و ملامت کری اپنی بہائی مسلمان کو ساتہ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہی اوس سی نہیں مرتا وہ عار دلانی والا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اوسکو اور کہتی تہی حضرت عار دلانا اوس گناہ سی کہ توبہ کر چکا ہی اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہیں اسناد اسکی متصل اسلیے کہ خالد نی نہیں پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کر چکا ہی اور اگر توبہ نہیں کی ہی اور اوس گناہ میں گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتی ہیں اسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کی نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کی اور باز رکہنی کی اوس سی اور یہ تفسیر قول العی من ذنب الخ منقول ہی امام احمد بن حنبل سی اور اس میں یہ ہی کہ ترمذی نی کلام کیا لیکن کہا عراقی نی کہ ولیکن کیا اسکو محمد طبرانی نی ساتہ اسناد جید کی ع **وَعَنْ وَاثِلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی واثلہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطی مسلمان بہائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان پڑا ہی بلای دینی یا دنیوی میں تو خوش نہو بسبب دشمنی کی کہ رکہتا ہی اوس سی پس اگر خوش ہووے گا تو رحم کریگا خدای تعالی اوسپر اور مبتلا کریگا تجکو ساتہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی میں نہیں دوست رکہتا یہ کہ نقل نکالوں میں کسی کی حال آنکہ ہو میری لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ پاجاؤں میں کتنا ہی مال دنیا سی سبب اس نقل نکالنی کی نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** حرام ہی نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ میں ع **وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ قَالُوا بَلَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی جندب سی کہا آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹہلایا اوس نی اونٹ اپنی کو پہر باندہا پاؤں اوسکا رسی سی پہر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑہی پیچہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ سلام پہیرا اس اعرابی نی آیا اپنی اونٹ کی پاس کہولا اوسکو پہر سوار ہوا پہر پکارا یا الہی رحم کر مجہپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہتی ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تمنی اور کان نہیں رکہا تمنی طرف اوس کلام کی کہ اسنی کہا کہا صحابہ نی کہ ہاں سنا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی اسنی ہو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا ہر چند کہ رحمت خدا ہوئی پس دامن تنگی کرنی چاہی کہ یہ بات بہاری ہی لیکن ہو رکی لیے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے ع **وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا فِي بَابِ الِاعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ** اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا ہی کفی بالمرء باب الاعتصام کی فصل پہلی میں

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلاً کہا اوسکو امی سردار و غیر ذلک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنیوالی پر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب غضب عرش کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** ہلنا عرش کا یا تو محمول بظاہر ہی یا کنایہ ہی وقوع ہونی امر عظیم سی اسلیے کہ تعریف فاسق کی راضی ہونا ہی ساتہ اوس چیز کی کہ واجب ہی ناخوشی اور ناراضی اوس سی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہو سبب کفر کی اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پہنچی طرف حلال جاننی حرام کی پس اگر تعریف کری اکثر علما ہی کی عمل ... ریا کار کی داخل ہی اس میں اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا پس چاہیے کہ ...

ع وعن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطبع المؤمن على الخلال كلها إلا الخيانة والكذب
رواه أحمد والبيهقي في شعب الإيمان عن سعد بن أبي وقاص روایت ہے ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان
اوپر ہر طرح کی خصلتوں کے سوائے خیانت اور جھوٹ کی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے ف یعنی مومن کا اور طرح طرح کی خصلتیں
ہوتی ہیں بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضا ہی تصدیق و ایمان کی ہیں یا مراد مبالغہ ہی بیچ نفی ان دونوں صفتوں کے مومن سے کہ حال ایمان کے لائق نہیں
ہی اور ظاہر تر یہی کہ مراد منع کرنا ان دونوں صفتوں سے ہی یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہوں ساتھ ان صفتوں کے ع وعن صفوان بن سليم
أنه قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم أيكون المؤمن جبانا قال نعم فقيل له أيكون المؤمن بخيلا قال نعم فقيل له
أيكون المؤمن كذابا قال لا رواه مالك والبيهقي في شعب الإيمان مرسلا اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے یہ کہ کہا گیا واسطے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آیا ہوتا ہی مومن بزدل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کی کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہی
مومن بہت جھوٹا فرمایا کہ نہیں نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی ف یعنی مومن بہت جھوٹا نہیں ہوتا اسلیے کہ صدق واقع رفقا
ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر میں باطل و ناحق ہی اور یہ بھی محمول ہی اوپر تاویلات سابقہ کی اور بیچ لفظ کذاب کی صیغہ مبالغہ کا ہی اشارہ ہی اس طرف کہ اگر
کبھی بحکم بشریت کی بیچ بعضی جگہہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سی ہو جھوٹ واقع ہو جاوی تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ہی ثقہ اور جلیل القدر
اہل مدینہ سی اور نہایت صالح تھی کہتی ہیں کہ چالیس برس تک بچھونے زمین پر نہیں لیٹا اور وقت مرگ کی بیٹھی ہوئی جان دی تھی اور اونکی پیشانی میں کثرت سجود سی گڑھا ہو گیا تھا
اور نہایت قانع تھی کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہیں کرتی تھی اور مناقب اونکی بہت سی ہیں ع وعن ابن مسعود قال إن الشيطان ليتمثل
في صورة الرجل فيأتي القوم فيحدثهم بالحديث من الكذب فيتفرقون فيقول الرجل منهم سمعت رجلا أعرف وجهه
ولا أدري ما اسمه يحدث رواه مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تحقیق شیطان صورت بنا لیتا ہی بیچ صورت ایک شخص کی لوگوں میں سی پس آتا
ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی اونکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص اونمیں سی سنا میں نے ایک شخص سی کہ پہچانتا ہوں میں چہرہ اوسکا
تو پہچانتا ہوں اور نہیں جانتا میں نام اوسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی یہ مسلم نے ف مراد یہ ہی کہ اوس حدیث کو نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتا ہی یا مطلق خبر جھوٹی
اور مقصود حدیث سی تنبیہ ہی اوپر اسکے کہ احتیاط و تحری کرنی چاہیے حدیثوں میں کہ معلوم کری صحیح و غیر صحیح ہونا اوسکا اور جو کہ پہچانتا نہ ہو اوس سی نقل نہ کری
بغیر دریافت صدق اوسکی کو اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کی نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اوسپر بغیر حضرت کی ممکن نہیں
حکم مرفوع میں ہی ع وعن عمران بن حطان قال أتيت أبا ذر فوجدته في المسجد محتبيا بكساء أسود وحده
فقلت يا أبا ذر ما هذه الوحدة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الوحدة خير من جليس السوء
والجليس الصالح خير من الوحدة وإملاء الخير خير من السكوت والسكوت خير من إملاء الشر اور روایت ہی عمران بن حطان
سی کہا عمران نے کہ آیا میں ابوذر کے پاس پس پایا میں نے اونکو مسجد میں گوٹ مارے ہوئی ایک کملی سیاہ سی تنہا بیٹھی ہوئی پس کہا میں نے ای
ابوذر کیا ہی یہ تنہائی یعنی کیوں نہیں صحابہ کی ساتھ بیٹھتا اور افادہ و استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتی تھے تنہا بیٹھنا بہتر ہی بیٹھنے سی ساتھ ہمنشین بد کی اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کی بہتر ہی تنہا بیٹھنے سی اور سکھلانا خیر کا بہتر ہی چپ رہنے سی
اور چپ رہنا بہتر ہی سکھلانے برائی کی سی یعنی اور معنی سکوت پر گوشہ نشینی و تنہائی ہی ف تنہا بیٹھنا ابوذر کا یعنی چونکہ اسوقت میں لائق خاص
کہ اعتماد و پختگی اور صلاح اوسکی کی ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور صحبت کی میں تو بیٹھتا ہی ہوں ع وعن عمران بن حصين

أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مقام الرجل بالصمت أفضل من عبادة ستين سنة اور روایت ہی عمران بن حصین سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے ف مقام ساتھ میم کی اور ساتھ
پیش میم کی بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت ومکی کی شہری افضل ہی اوس عبادت ساٹھ برس کی کہ ساتھ کثرت
کلام کی اور نہ مستقامت ہیں کی ہو اور طیبی نی مقام کی معنی کی ہین مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونی کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین
بہت سے آفتین ہین سلامت رہتا ہی اونسی بسبب چپ رہنی کی یعنی مراد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ رح نی یون لکھا ہی کہ
کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کی بسبب خاموشی کی افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سی اسلیے کہ جو سکوت کہ اوسمین جولانی کری فکر بیچ معاد اور
حقائق الٰہیہ اور کونیہ کی یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریائے ذکر خفی کی اور متنور ہو ساتھ نور ذات وصفات الٰہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی طاعت
وعبادات جون یعنی عضاسی کی بیچ تفرقہ اور بیحضوری کی کری اور دل ساتھ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ بسیار ہو وہ وعن أبي ذر قال دخلت على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث بطوله إلى أن قال قلت يا رسول الله أوصني قال أوصيك بتقوى
الله فإنه أزين لأمرك كله قلت زدني قال عليك بتلاوة القرآن وذكر الله عز وجل فإنه ذكر لك في السماء ونور لك
في الأرض قلت زدني قال عليك بطول الصمت فإنه مطردة للشيطان وعون لك على أمر دينك قلت زدني
قال إياك وكثرة الضحك فإنه يميت القلب ويذهب بنور الوجه قلت زدني قال قل الحق وإن كان مرا قلت
زدني قال لا تخف في الله لومة لائم قلت زدني قال ليحجزك عن الناس ما تعلم من نفسك اور روایت ہے
ابوذر سے کہ کہا ابوذر نی داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابوذر نی یا راوی ابوذر نی حدیث دراز یعنی حدیث
دراز ذکر کی یہان مذکور نہین یہانتک کہ کہا ابوذر نی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ نصیحت کر مجھکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجھکو ساتھ تقویٰ اللہ کے
اسلیے کہ تحقیق تقویٰ بہت زینت دینی والا ہی واسطی سب کامون تیری کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا مین نی زیادہ کر مجھکو یعنی اور نصیحت
فرمایئے فرمایا لازم ہی تجھکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کا
ہی تجھکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرینگی تجھکو ساتھ خیر ورحمت کی بلکہ اللہ تعالیٰ ہی چنانچہ یہ آیت بتلاتی ہی فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی
تیری لیے زمین میں یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مین نی زیادہ کر مجھکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجھکو
چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون الٰہی کی اسواسطی کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے آتا ہی جو باعث
بلاؤن کا ہی اور مدد کرنی والی ہی تیری لیے اوپر کار دین کی کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سی اور سبب حصول علوم اور معارف اور انوار کے
ہی بسبب فکر خفی کی کہا مین نی زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا بچا رہ بہت ہنسی سی اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی سبب ہوتی ظلمت غفلت اور
قساوت کی اور کھوتی نور علم ومعرفت کی کہ حیات دل اس سے ہی اور کھو دیتا ہی منہ کی نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونی علامت عبادت کی سے ہی کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے سیماهم في وجوههم من أثر السجود اور حیات ضروری ہی کہ جب دل مرتا ہی تو منہ کی نور وہ جاتا ہی اسلیے کہ نور اور بہجت اور تازگی اون کی باعث حیات
حسی اور معنوی کی ہی کہا مین نی زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا کہہ حق اگرچہ تلخ ہو یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا مین نی زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا
نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کی اور تائید وتقویت اوسکی کی ملامت سے ملامت کرنی والی کی ہی کہا مین نی زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا اور کہی تجھکو لوگون سے
عیب جوئی سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو اپنی نفس سی ف ذکر خدا کا تمام اقبال نہ کرنے سے نزدیک اللہ کی کہین افضل کر کی ہی اگر

تو ذکر کرنا اللہ کا بعد تلاوت کی وعظ و تعلیم وغیرہ بغیر تخصیص کے ہوگا اور حدیث میں آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگرچہ مراد کثیر کے ترقیق الذکر و معاملی
بعد کل کی سبب ا وس فضل و شرف کی اور مذکورہ میں قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل و تعاہت رہنا اوسپر بغیر نظر کرنی کی طرف عیب لوگون کی اور
تعریف اونکی کی فرمایا اللہ تعالیٰ نی و تبتل الیہ تبتیلا اور قدس ہی ہی معنی عیوب نفس اپنے سی یعنی امر بالمعروف و نہی منکر کر لیکن عیب جوئی کی اور غیبت کی
کہ اور اپنی عیبوں لیکن حب سے خوار و نا قص جان سے فاطلنا این خلق از خود تجبر لا جرم گو بیند عیب یکدگر و روایت کیا ہی بیہقی نی انس سے طوبیٰ لمن شغلہ
عیبہ عن عیوب الناس وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ
عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا
اور روایت انس ہی کہا اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ای ابو ذر کیا نہ بتلاؤں میں تجکو دو خصلتیں کہ وہ بہت ہلکی ہیں پشت پر یعنی
پشت کلفت پر اور بدن اوسکی پر یا پشت زبان پر اور بہت بھاری ہیں میزان اعمال میں کہا ابو ذر نی کہا میں نی ہان فرمائیے فرمایا دراز
چپ رہنی کی یعنی ساتھ تفکر اور خوش خلقی کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہی نہیں عمل کیا خلق نی مانند ان دو خصلتوں
کی یعنی کوئی کام بہتر ان کاموں سی نہیں **ف** سبکی و آسانی دونوں صفتوں کی اس سبب سی ہی کہ خاموش رہنی میں مشقت نہیں
حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینی میں مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور سکی خوش خلقی میں اسی قیاس پر ہی کہ اسمیں نرمی اور آسانی
اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمیں وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّھُوَ یَلْعَنُ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ فَقَالَ لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ کَلَّا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَاَعْتَقَ اَبُوْبَکْرٍ
یَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ ثُمَّ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَآ اَعُوْدُ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا عائشہ نی گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر پر اس حال میں کہ وہ لعنت کرتی تھی بعضی
غلاموں کو پس التفات کی حضرت نی طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکھا ہی تو نی لعنت کرنی والوں اور صدیقوں کو یعنی اونکو جمع ہوتی اور ہرگز نہ
ہونگی دونوں صفتیں لعنت اور صدیقیت جمع ہونی کی بی شک گذری اللہ کی صدیق ان اوصاف سی ہرگز نہیں جمع ہوتیں یہ دونوں
صفتیں قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابو بکر نی اوسدن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ میں اس امر کی پھر آئی ابو بکر یعنی عذر کرنی کی لیے
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پھر نہ کرونگا میں ایسا کام یعنی کبھی لعنت نہ کرونگا نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان میں پانچوں حدیثیں
کہ حدیث عمران بن حطان سی اس حدیث تک ہوئی ہیں وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَھُوَ یَجْبِذُ
لِسَانَہٗ فَقَالَ عُمَرُ مَہْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّ ھٰذَا اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی اسلم سی کہا بیشک
حضرت عمر داخل ہوئی ایکدن ابو بکر صدیق کی پاس اس حال میں کہ ابو بکر کھینچتی تھی زبان اپنی کو یا کھال ڈالنا اوسکا چاہتی تھی مقصود ظاہر کرنا
تجبر و قہر کا تھا اوسپر پس کہا حضرت عمر نی یہ کرو بخشی اللہ تجکو پس کہا اونسی اونکو ابو بکر نی کہ تحقیق اس زبان نی ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہوں میں
نقل کی یہ مالک نی وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ
الْجَنَّۃَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا
اَیْدِیَکُمْ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ متکفل ہو تم میرے واسطے چھ چیزوں کی اوپر
منفعت نفسوں اپنی کی ضامن ہوں گا میں واسطی تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونی بہشت کا سچ بولا کرو لوگوں کی جس وقت کہ بات کرو

اور

[illegible]

اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کی سے کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کی اور بند رکھو اپنے ہاتھ یعنی مار لینے اور پکڑنے اوس چیز کی سے کہ حرام و مکروہ ہے یا یعنی ہیں کہ باز رکھو اپنے نفسوں کو ظلم سے وعن عبد الرحمن بن غنم واسماء بنت يزيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال خيار عباد الله الذين اذا رؤوا ذكر الله وشرار عباد الله المشاؤون بالنميمة المفرقون بين الاحبة الباغون البراء العنت رواهما احمد والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں کہ جس وقت دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ اور بدتر بندے اللہ کے وہ ہیں کہ چلتے ہیں مجلسوں میں ساتھ چغلی کے یعنی بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اوسکو جدائی ڈالتے ہیں درمیان دوستوں کے چاہتے ہیں پاک لوگوں سے مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک اور منزہ ہیں گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتے ہیں اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت میں ڈالتے ہیں نقل کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف یاد کیا جاوے اللہ یعنی بیچ تعلق اور خیرخواہ ہیں ساتھ اللہ تعالی کی ایسے مرتبہ کو پہنچے ہیں کہ آثار و انوار اوسکی اوپر احوال و اطوار اونکی کے ظاہر ہوئیا ہیں کہ جب آنکھ اونکی جمال پر پڑتی ہے تو خدا تعالی یاد آتا ہے بسبب ظہور علامت عبادت کے اوپر منہ اونکے کے اور بعضوں نے کہا کہ معنی اوسکی یہ ہیں کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہیچ ہے کہ کہا ہے علماء نے کہ نظر کرنی عالم کے منہ پر عبادت ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ بسبب نظر کرنی کی صالح کے منہ پر نور ایمان ایسا باطن میں آتا ہے کہ دل کو روشن کر دیتا ہے اور حدیث میں آیا ہے النظر الی وجه علي عبادة اور یہ حدیث تصدیق کرتی ہے معنی اول کو بھی آیا ہے کہ حضرت علی رضی جب گھر سے نکلتے تھے اور لوگوں کی نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا اله الا الله ما اشرف هذا الفتى لا اله الا الله ما اكرم هذا الفتى لا اله الا الله ما اعلم هذا الفتى لا اله الا الله ما اشجع هذا الفتى یعنی دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمہ توحید کا ۔ وعن ابن عباس ان رجلين صليا صلوة الظهر او العصر وكانا صائمين فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة قال اعيدا وضوءكما وصلوتكما وامضيا في صومكما واقضياه يوما اخر قالا لم يا رسول الله قال اغتبتم فلانا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصوں نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونوں روزہ دار جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار نکرو اور قضا کرو بدلے اوسکی ایکدن اور یعنی یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور روح جاتی رہی اوسکی قضا او ولیکن باوجود اسکے بھی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور اوسکے علاوہ اوسکے بدلے رکھو احتیاطاً اور کہا اون دونوں نے کس واسطے یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو و روزہ اور نماز کا کیوں فرمایا غیبت کی تمنے فلانے شخص کی ف یعنی اور غیبت توڑتی ہے وضو اور روزہ کو اور کہا ہے علماء نے کہ یہ حدیث بر سبیل تغلیظ و زجر کے واقع ہوئی ہے والا حقیقت میں غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہیں لیکن کمال و ثواب کو کھو دیتی ہے اور نزدیک سفیان ثوری کے غیبت مفسد روزہ کی ہے بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہے احتیاط و تقوی یہی ہے کہ بعد وقوع غیبت کی تجدید وضو کے کرنی چاہیے بلکہ کہا ہے علماء نے کہ اگر کلمہ فحش یا سخن لغو کہے اور بہتان ہے تو وضو کرنا مستحب ہے واسطے ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہے اوس سے اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے احتراز کرے ۔ وعن ابي سعيد وجابر قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغيبة اشد من الزنا قالوا يا رسول الله وكيف الغيبة اشد من الزنا قال ان الرجل ليزني فيتوب فيتوب الله عليه وفي رواية فيتوب فيغفر الله له وان صاحب الغيبة لا يغفر له حتى يغفرها له صاحبه وفي رواية انس قال صاحب الزنا يتوب وصاحب الغيبة ليس له توبة روى البيهقي الاحاديث الثلثة في شعب الايمان اور روایت ہے ابی سعید و جابر سے کہا او

اور وہ جو اوسنے قول حق تعالی ہے اور سنا ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ غیبت اشد ہے زنا سے فرمایا آنحضرت نے
البتہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پس اللہ تعالی قبول کرتا ہے توبہ اوسکی اور ایک روایت میں ہے کہ توبہ کرتا ہے پس بخشتا ہے اللہ تعالی اوسکو یعنی اوسکی اور حق اللہ کا ہے
اور تحقیق غیبت کرنیوالا نہیں بخشا جاتا ہے یہانتک کہ بخشے اوسکو وہ کہ اوسکی غیبت کی ہے یعنی اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے اور ایک روایت انس کی ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے مذاکرہ کرنیوالا تو بہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالا نہیں اوسکے واسطے توبہ نقل کیا ہے بیہقی نے تینوں حدیثوں شعب الایمان میں **ف** نہیں واسطے اوسکی توبہ
یعنی غالبا ایسی کہ زانی ڈرتا ہے اپنے گناہ سے پس توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالا سہل جانتا ہے اگرچہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑی گناہ کی چیز ہے ایسی کہ بلا
جب علم ہوتی ہے تو اوسکی برائی دل سے نکل جاتی ہے یا نزدیک ہے کہ غیبت کرنیوالا غیبت کو ہنر و حلال جانے اور زنا کو فحش جانے اور یہ معنی
ہیں کہ نہیں اوسکے لئے توبہ مستقل یا کہ موقوف ہے صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکی کہ جسکی غیبت کی ہے جیسے کہ اوپر کی روایت میں گذر چکا ۱۲ ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ضُعْفٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشش چاہے تو واسطے اوس شخص کی کہ غیبت کی ہے تو نے اوسکی کہے تو یا الہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی بیہقی نے
دعوات کبیر میں کہ نام اوسکی کتاب کا ہے اور کہا کہ اسکی اسناد میں ضعف ہے **ف** بخشش چاہنی اگر ہوں بہ جماعت تو یوں کہیں یا الہی بخش ہمکو اور سب
مسلمین کو اور ظاہر یہ ہے کہ بخشش چاہنا اوس صورت میں ہے کہ نہ پہونچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے اور جبکہ پہونچ جاوی اوسکو تو ضرور ہے بخشوانا
اوس سے اسی طرح کہ خبر دی اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے مانند اوس چیز کی کہ کہا ہے اوسکو اور بخشوا دے اوسکو اوس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ کرے کہ جب
ہو سکیگا بخشواونگا اوس سے پس جبکہ بخشوا دیگا اوس سے ساقط ہو جاوی گا اوس سے جو کچھ کہ اوسکا حق تھا اور پہونچ رکھنا چاہئے واسطے
بسبب اسکے اگر ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلا تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اوسکی فضل و کرم سے امیدوار ہے کہ راضی کریگا اوسکو اور
ابو اللیث نے کہا کلام کیا ہے لوگوں نے بیچ توبہ غیبت کرنیوالی کی کیا جائز ہے بغیر بخشوانے اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہے یا نہیں کہا بعضوں نے
کہ جائز ہے اور یہ ہمارے نزدیک بطرح پر ہے ایک تو یہ کہ اگر غیبت نہ پہونچی ہو اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے تو جائز ہے توبہ بغیر بخشوانے اوس سے اگر
نہ پہونچی غیبت تو بخشش چاہے اللہ سے اور دل میں یہ ارادہ کرے کہ پھر غیبت نہیں کرونگا اور اسی پر ہے کہ کفارہ ہے اوسکا اور کہا بعضوں نے کہ استغفار
کفایت کرتی ہے حدیث ضعیف ہے جامع صغیر میں ایک روایت انس سے منقول ہے کہ ابن ابی الدنیا نے روایت کی ہے کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر ۱۲ ح

بَابُ الْوَعْدِ بیچ بیان وعدہ کی **ف** احتمال ہے کہ وعدہ خیر و شر میں ہو اور اگر کہیں وعدہ خیر کا ہو تو کہا جاتا ہے وعدہ اور
وعید شر اور اگر مذکور ہوں تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہے خیر میں اور وعید شر میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے جابر سے کہا جب فوت ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آیا حضرت ابو بکر صدیق کے پاس مال علاء بن حضرمی کی طرف سے
تھی حضرت کے عہد میں پس کہا ابو بکر نے جس کسی کا کہ حضرت پر قرض ہو یا ہو واسطے اوسکی طرف حضرت کی وعدہ یعنی آنحضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو چاہئے
کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نے پس میں نے کہا کہ وعدہ کیا تھا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیں گے ایسا اور ایسا اور ایسا پس پھیلائے دونوں

ہاتہ بہر کر پس گنے ہیں جابر نی دونوں ہاتہ اپنی تین بار یعنی واسطی کہا صدیق نی کہ آنحضرت نی ہم سے وعدہ کیا تہا کہا جابر نے پس لی لپ بہر کر مجکو ابو بکر صدیق نے ایکبار پس گنا میں نی اوس چیز کو کہ تہی لپ میں پس تہی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نی کہ لو دو مثل اوسکی یعنی ہزار تاکہ زیادہ ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکی کا خلیفہ کی لیی اور برابر ہی آمین وارث اور جنبی مین اور اس مین اشارہ ہی اسپر بہی کہ وعدہ ملحق ہی ساتہ دین کی جیسی کہ آیا ہی آنحضرت سی العدة دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی و ابن مسعود

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی جحیفة قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علی یشبہہ وامر لنا بثلثة عشر قلوصا فذھبنا نقبضہا فاتانا موتہ فلم یعطونا شیئا فلما قام ابو بکر قال من کانت لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدة فلیجیء فقمت الیہ فاخبرتہ فامر لنا بہا رواہ الترمذی روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تہا بڑہاپا اور تہی حسن بن علی مشابہ حضرت کی یعنی نصف اسفل مین حیات کی اسلی اثبات صحبت ابی کی حضرت سی ایسی کہ پیغمبر سن تہی صحابہ مین وقت رحلت کی حضرت کے پس کہتی ہین ابو جحیفہ دیکہا مین نی آنحضرت کو بایں صفت اور حکم فرمایا واسطی جماعت ہماری کی ساتہ تیرہ اونٹنیوں جوان کی پس گئی ہم تا قبض کرین ان اونٹنیوں کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچہ پس جب کہڑی ہوئی ابو بکر یعنی خطبہ کی لیی یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہو واسطی اوسکی لیی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچہ دینی کا پس چاہیی کہ آوی پس کہڑا ہوا مین اور گیا طرف ابو بکر کی پس خبر دی مین نی یعنی اوسکی کہ حضرت نی وعدہ کیا تہا تیرہ اونٹنیوں کی دینی کا پس فرمایا ابو بکر نی واسطی ہماری ساتہ دینی اونٹنیوں کی نقل کی یہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یبعث وبقیت لہ بقیة فوعدتہ ان اتیہ بہا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلث فاذا ہو فی مکانہ فقال لقد شققت علی انا ہہنا منذ ثلث انتظرک رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الحمساء سی کہ کہا خرید کیا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ پہلی نبی ہونی سی اور باقی رہا واسطی حضرت کے کچہ مول پس وعدہ کیا مین نے حضرت سی یہ کہ لاونگا مین اوسکی لیی بقیہ مول کو بیچ جگہ اوسکی کی کہ جہاں آپ بیٹہی تہی یا بیچ جگہہ بیع کی پس بہول گیا مین وعدہ پس یاد کیا مین نی بعد تین دن کی یعنی اور لیگیا مین مول نزدیک آنحضرت کی اوسی جگہہ پس ناگہاں دیکہا مین نی کہ آنحضرت وہیں بیٹہی ہین پس فرمایا کہ تحقیق مشقت میں ڈالا تو نی مجکو مین اسی جگہہ ہوں انتظار تیرا تین دن سی نقل کی یہ ابو داود نی ف لفظ حسماء مشکوة کی نسخوں مین ساتہ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کی میم ساکنہ پر واقع ہوا ہی اور اسیطرح مصابیح کی نسخوں مین بہی لکہا ہی علماء نی کہ یہ سہو و غلط ہی صاحب مصابیح والی سی ہی اور اوسی کی تقلید مشکوة والی نی کی اور صواب ابی الحمساء ساتہ تقدیم میم کی حاء پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں مین ذکر ہی اور تہرنا حضرت کا واسطی پورا کرنی وعدی کی تہا نہ واسطی لینی مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو پورا کرنی وعدی کی اور وعدی کی پورا کرنی کا حکم سب پیغمبروں کو رہا ہی اور سب مول محافظت اوسکی کرتی رہی ہین چنانچہ اسمعیل بطریق تعریف کی فرمایا وابراہیم الذی وفی الخ وعن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وعد الرجل اخاہ ومن نیتہ ان یفی لہ فلم یف ولم یجیء للمیعاد فلا اثم علیہ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ نقل کی اونہی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کری آدمی اپنی بہائی سی اور نیت میں ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیی اور نہ پورا کیا یعنی بسبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہیں گناہ اوسپر نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نی ف اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکہتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہیں ہوتا اور یہ اس سی سمجہا گیا کہ جسنی وعدہ کیا اور نیت اوسکی یہ ہی کہ نہیں وفا کرنیکا اوسکو تو گنہگار ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسلئی کہ

یا خلاف اوس کا منافقین کی صفتوں میں سے ہی اور بعضوں نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر عذر کے حرام ہی اور مراد حدیث میں یہی ہی اور مجمع البحار میں کہا کہ
اتفاق کیا ہی علما نے کہ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے ایک امر غیر ممنوع کا تو وفا کرے اوسکو اور وفا کرنا وعدہ کا واجب ہی یا مستحب اسمیں اختلاف
ہی جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہیں کہ مستحب ہی اور وفا نکرنا باعث مکروہ ہی لیکن گناہ نہیں اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا
واجب ہی اور عمر بن عبدالعزیز بھی اونہیں میں سے ہیں اور عبداللہ بن مسعود وعدہ کے ساتھ انشاء اللہ کہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بھی آیا ہی کہ فرماتے تھے لفظ عسی ﴿ع﴾ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ
قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبداللہ بن عامر سے کہا بلایا مجکو میری ماں نے ایکدن اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے
میرے گھر میں پس کہا میری ماں نے آگاہ ہو آؤ میں تجکو کچھ دوں پس فرمایا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تھا تو نے دینے کا اوسکو کہا ارادہ کیا تھا
میں نے کہ دوں میں اوسکو ایک کھجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو کچھ لکھا جاتا تجپر ایک جھوٹ نقل کی یہ ابوداؤد اور بیہقی نے
شعب الایمان میں ف کیا ارادہ کیا تھا الخ آنحضرت سمجھے کہ کہنا اوسکا لڑکے کو کلام مذکور واسطے بہلانے خاطر اوسکی کی ہی جیسے عورتیں لڑکوں کو وقت رونے کی
تسکین کرتی ہیں اور جھوٹ بولتی ہیں اور ڈراتی ہیں اور حقیقت کلام وہاں مراد نہیں ہوتی پس بقصد اعتراض کی اس عورت سے پوچھا اوس

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا
إِلَى وَقْتِ الصَّلَاةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ایک اون میں سے نماز کے وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تھا تاکہ نماز پڑھے پس نہیں گناہ اوپر اوسکے نقل کی یہ رزین نے ف صورت
اسکی یہ ہی کہ دو شخصوں نے آپس میں وعدہ کیا کہ فلانی جگہ فلانی وقت ہم دونوں آویں گے اور جمع ہونگے پھر ایک اون دونوں میں سے اوس جگہ آیا اور منتظر دوسرے کے
آنے کا رہا تا آنے وقت نماز کے اور وہ دوسرا اوس وقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ آگے منتظر اوسکا بیٹھا تھا بعد آنے کے انتظار کرے اور نماز کے لیے اوٹھکر چلا جاوے
خلاف وعدہ اوس نے نکیا اور گنہگار نہیں ہوتی کا ہیکہ جانا نماز کے لیے ضروریات دین سے ہی اور اگر پہلے آنے وقت نماز کے بلا ضرورت اوٹھکر چلا
جاوے برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کھانے اور پینے اور بول و براز اور مانند اونکی پیش آجاوے اوسکے لیے چلا جانا بہتر ہی

بَابُ الْمِزَاحِ

یہ باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کی ف لفظ مزاح ساتھ زبر میم کے مصدر ہی یعنی خوش طبعی کرنے کی اور ساتھ
پیش میم کے اسم ہی بمعنی ساتھ اسکے یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتے ہیں کہ بغیر ایذا وغیرہ کے ہو اور اگر ساتھ ایذا کے ہو تو اوسکو سخریہ
کہتے ہیں اور یہ جو حدیث میں آیا ہی لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمیں افراط اور مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسی اور
قسوت قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سے اور فکر سے مہمات دین میں اور اکثر اوقات انجام کو اوسکے ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط
کرتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہے ان امور سے پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بھی کرتے تھے واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب کے اور
مونست کی اور یہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہے کہ یہ قول مخالف اوس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبداللہ بن حارث سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ اکثر
مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اوسکا یہ ہی کہ حضرت کی برابر کوئی اپنے نفس پر قادر نہیں ہو سکتا پس یہ مختصات حضرت کی ہی
اور اوروں کو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی میں آیا ہی کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتے ہیں ہم سے فرمایا کہ میں نہیں کہتا

کرتی ہین حاصل یہ ہی کہ سوائی حضرت کی اور لوگ داخل ہین نہی مین مگر جبکہ قدرت رکہتا ہو مستقیم رہنی کی اوسکی حد پر اور نہ منحرف ہونی کی راہ اوسکی سی ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُولَ لِاَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ كَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا اونہون نی کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ ملاتی خوش طبعی کرتی ہمسی یہانتک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کی واسطی بہائی چہوٹی میری کی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی ایک نغیر کہیلتا تہا ساتہ اوسکی پس مر گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** انس کا یہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی مان شریک کہ اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام تہا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضون نی کہا کہ مثل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضون نی کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتی مین پس وہ جانور لعل ہوگا یا مانند اوسکی اوسکو انکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جیسی کہ چہوٹی آتی ہین ناگہان وہ جانور مر گیا پہر جو حضرت کی پاس حاضر ہوا تو فرماتی ازراہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کہیلنا جانور سی اگر عذاب نکرین اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہین ہی جہوٹ مین بلکہ بطریق تفاؤل کی ہی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي دوسری فصل **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّي لَا اَقُولُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی سچ اور نہین ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطی نہ معصوم ہونی تمہاری کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ منشا صحابہ کی سوال کا یہ تہا کہ آنحضرت نی منع کیا تہا اونکو مزاح سی جیسی کہ اوپر گذرا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مگر سچ یعنی مین مزاح کرنی مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کی یہی ہی کہ اگر متضمن جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی بہا وست اوسپہ نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سی تہا جیسی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا ۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سی چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہین ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نی کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازان متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام سننی والی کو کہ تامل کری اوسمین اور نہ سبقت کری اوسکی سو بروگر بعد غور کرنی کی ۱۲ ع **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اونکو ای دو کانون والی نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نی **ف** اسمین خوش طبعی بہی ہی اور تعریف بہی ہی انس کی ذکاوت اور فہم اور خوب سننی اونکی کی ۱۲ ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوزٍ اِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِينَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنَاهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِينٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ اور روایت ہی انس سی اونسی نقل ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی بسبب اوسنی التماس دعا کی کی تہی آنحضرت سی یا تحفہ

ہوئی بہشت کی یہ کہ داخل ہوگی جنت میں بڑھیا یعنی پس کہا بڑھیا نی از راہ تحیر و حسرت کیا ہی واسطی اونکی کہ داخل ہوں گی جنت میں اور تھی وہ عورت پڑھتی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطی اوسکی کیا نہیں پڑھا تو نی قرآن میں کہ تحقیق ہم پیدا کرین گی بہشت کی عورتوں کو پیدا کرنا پس کرین گی ہم اونکو کنواریان یعنی بڑھیوں کو جوان کر کے اور نہادین گی اور بہشت میں لیجاوین گی پس مقصود یہ تھا کہ بڑھیاں بصفت بڑھاپی کی بہشت میں نہیں داخل ہوں گی نقل کی یہ حدیث ان لفظوں سی یعنی ساتھ ان الفاظ کہ مشکوۃ میں مذکور ہیں بیچ شرح السنہ میں کہ بغوی کی کتاب ہے ساتھ لفظ مصابیح کی اور ف مصابیح میں یون ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشت میں نہیں داخل ہوگی بڑھیا پس مسند پھیرا اور گئی وہ عورت اس حال میں کہ روتی تھی پس فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو اوسکو کہ نہیں داخل ہوگی بہشت میں درحالیکہ بصفت بڑھاپی کی ہوگی اسلئی کہ اللہ تعالی نی فرمایا انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابکارا الخ

وعنه ان رجلا من اهل البادية كان اسمه زاهر ابن حرام وكان يهدي للنبي صلى الله عليه وسلم من البادية فيجهزه رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان زاهرا باديتنا ونحن حاضروه وكان النبي صلى الله عليه وسلم يحبه وكان دميما فاتى النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو يبيع متاعه فاحتضنه من خلفه وهو لا يبصره فقال ارسلني من هذا فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يألو ما الزق ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم حين عرفه وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري العبد فقال يا رسول الله اذا والله تجدني كاسدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد رواه في شرح السنة اور روایت ہی انس سے یہ کہ ایک شخص باہر رہنی والا تھا نام اوسکا زاہر بن حرام اور تھا وہ تحفہ لاتا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سی یعنی ایسی چیزیں کہ جو باہر ہوتی ہیں جنگل میں جیسا کہ ساگ اور لکڑیاں اور پھولوں وغیرہ کی اور سامان سفر کا درست کر دیتی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنی کا یعنی مدینہ سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکی حق میں کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہمارے لیے باہر کی چیزیں اور ہم گماشتہ ہیں اوسکی شہر کے دیتی ہیں اوسکو چیزیں شہر کی اور تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی اوسکو اور تھا زاہر بدشکل پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بازار میں اور وہ بیچتا تھا اسباب اپنا پس گود لی بھری آنحضرت آئی اوسکی پیچھی سی اس حال میں کہ وہ نہیں دیکھتا تھا آنحضرت کو یعنی پیچھی سی بیٹھکر دونوں ہاتھ اوسکی بغلوں کی نیچی سی نکالکر اوسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھدی تا نہ پہچانی پس کہا زاہر نی چھوڑ مجھکو کون ہی یہ پس کن انکھیوں سی دیکھا زاہر نی پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہیں تقصیر کرتا تھا اپنی پیٹھ کی لگانی میں ساتھ سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطی حاصل کرنی برکت کی اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتی تھی کون شخص خریدی گا غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہی اللہ کی پاؤگی مجھکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نی لیکن نزدیک اللہ کی نہیں تو ناکارہ نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلئی کہ وہ غلام اللہ کا تھا اور وجہ انعام کی خریدنی سی کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت میں کبھی پر مقابلہ شی کی اور کبھی پر استبدال کی یہ ہی کہ حضرت نی ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کی اکرام کو یعنی اوسکا اکرام کری یا کون بدلی اوسکو مجھسے کہ لاوی میری پاس مثل اوسکی اور ممکن ہی یہ کہ جو قبیلہ تجربہ بی پہنچانی یہ ہوگی کہ کون شخص اوسکو خریدی **وعن عوف بن مالك** الاشجعي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم فسلمت فرد علي وقال ادخل فقلت اكلي يا رسول الله قال كلك فدخلت قال عثمان بن ابي العاتكة انما قال ادخل كلي من صغر القبة رواه ابو داود اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک میں اس حال میں کہ حضرت تھی بیچ خیمہ چمڑی کی پس سلام علیک کی میں نی پس جواب دیا مجھکو اور فرمایا آؤ میں کہا میں نی بطریق مزاح کی آیا تمام بدن میرا آوی یا تمام بدن اپنی کو در لاؤں میں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نی آوی تمام بدن

تیل یا دورلا اپنی تمام بدن کو پس داخل ہوا میں اندر خیمہ کی کہا عثمان بن ابی العاتکہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سوا اسکی نہیں کہا عوف نے درلاؤں تمام بدن اپنا کو واسطی چھوٹی ہونی قبہ کی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتی تھی حضرت سے مقام بے تکلفی میں ۴ **وَعَنِ النُّعْمَانِ** بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ اَبُوْ بَكْرٍ اَيَّامًا ثُمَّ اسْتَاْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا اذن آنے کا چاہا ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئے گھر میں ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ ماریں اونکو اور کہا نہ دیکھوں میں تجھکو یعنی بعد اسکی کہ بلند کری تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتے تھے حضرت صدیق کو یعنی مارنے حضرت عائشہؓ کی سے اور نکلے ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلے ابوبکر کسطرح دیکھا تو نے مجھکو اے عائشہ کہ چھڑایا میں نے تجھکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سے کہا عائشہؓ نے پس ٹھہر گئے حضرت ابوبکر کئی یعنی نہ آئے ملازمت آنحضرتؐ میں کئی دن یعنی بسبب خفگی کی کہ عائشہ سے کی تھی یا بسبب شرمندگی کی حضرتؐ سے پھر آئے دروازہ پر اور اذن آنے کا چاہا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرتؐ کو صلح میں بیٹھے پس کہا ابوبکر صدیقؓ نے اون دونوں کو کہ داخل کرو مجھکو اپنی صلح میں جیسا کہ داخل کیا تھا مجھکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہم نے تحقیق کیا ہم نے یعنی داخل کیا تمکو صلح میں مکرر تاکید کیلیے فرمایا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ظاہراً مزاح اسمیں قول آنحضرتؐ کا ہی کہ عائشہ کو کہا کس طرح دیکھا تو نے مجھکو کہ چھڑایا تجھکو اس شخص سے اور یہ بھی لیے فرمایا کہ تیری باپ سے گویا آنحضرتؐ نے بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سے بقصد مزاح کی طرح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑ تو اپنی بھائی سے اور نہ مزاح کر اوس سے یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کری تو اوسکو اور حضرت شیخ نے یہ ترجمہ کیا ہی کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کری تو اوسکو یعنی وعدہ کو پورا کر یا سری سے وعدہ کری مت اور راہ وعدہ کرنی کی بند کرتا خلاف وعدگی میں نہ پڑی تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

باب ہی بیچ بیان مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح میں ہی فخر اور فخور رنازیدن یعنی اترانا باب نصر سے تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کی تفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخر میں افتخار و تفخر بڑھانا ایک کو دوسری پر اور مفاخرت اگر حق میں ہو اور واسطی حق کی ہو اور واسطی مصلحت دینی کی اور اظہار قوت کی اعدا کی تئیں تو جائز ہی اور اصحاب و سلف سے آیا ہی اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اسکا عرف میں بامعنی آتا ہی اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتی ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیی غضب کری اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کری اوسکی لیی کذا فی القاموس اور صراح میں کہا کہ عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کی جانب کی اور تعصب اصل میں معنی تشدید اور سخت کرنی کی آتا ہی چنانچہ اسلیئی پٹھی کو عصب کہتی ہیں کیونکہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑوں بدن کا ہی اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور متعصب وہ کہ تعصب کری اپنی قوم کی لیی اور وہ کہ جدل و بحث کری ایک مذہب میں واسطی اظہار قوت و شدت کی اور تعصب بھی اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہو مستحسن ہی اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو مذموم ہی اور اکثر اطلاق اوسکا ظلم و ناحق میں آتا ہی جلدی سی کہ معلوم ہوگا حدیثوں سے کہ ذکر کی جاوینگی ابھی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ فَقَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ

فاکرم الناس یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا لیس عن ھذا نسألک قال فعن معادن العرب تسألوننی قالوا نعم قال فخیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقھوا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پوچھی گئی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں میں سے کون بزرگتر ہے فرمایا بزرگتر ان کا نزدیک خدا کی بہت پرہیزگار ان کا ہے یعنی اگر بزرگی ذاتی پوچھتے ہو کہ اوس میں کسب اور اعمال کو دخل ہو تو

سب لوگوں کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل ذاتی اور فضائل نفسی کے کی وہ تقوی ہے کہا صحابہ نے نہیں اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا آنحضرت نے یعنی

اگر بزرگی حسب و نسب کی پوچھتے ہو تو بزرگ لوگوں کا ان میں یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پرپوتا دوست خدا کا یعنی طرح طرح کی

بزرگیاں جمع ہوئیں کہ خود بھی نبی ہیں اور تین پشت تک اونکی نبی ہیں اور پردادا اونکی لقب خلیل اللہ کا رکھا ہے کہ اللہ تعالی نے اونکو دوست اپنا

پکڑا اور وہ متصف تھے ساتھ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کے دین و دنیا میں پس اس اعتبار سے بزرگتر وہ تھے کہا صحابہ نے

نہیں اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس اصول اور حسب اور نسب عرب سے سوال کرتے ہو جو کہ ساتھ فضائل اور خصائل اپنی کے اور باپوں اپنے کے

افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے ساتھ ان صفات کی بزرگی کرتے ہیں بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہاں یہ پوچھتے ہیں

فرمایا بہتر ان تمہاری جاہلیت میں بہتر تمہارے ہیں اسلام میں یعنی جو کہ جاہلیت میں بزرگتر اور رئیستر اور پسندیدہ تر تھے وہی بزرگتر اور بہتر ہیں

اسلام میں جس وقت کہ فقیہ و دانا ہوں ساتھ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جنکی جوہر ذات میں صفات تھیں ساتھ

اونکی ممتاز و متعین تھے جاہلیت میں ساتھ اون صفات کی اسلام میں بھی عزیز و مکرم ہوئے غایت یہ کہ جاہلیت میں ساتھ اوس کفر اور ظلمت معصیت

جہل کی پوشیدہ و مغلوب تھی اور ساتھ ہدایت و نور اسلام کے زیادہ تر ساتھ نہایت ایمان اور نور اطاعت اور علم کی جلا اور نور ہوئی اور تمام

اور راس تقریر سے ظاہر ہوا کہ وہ معادن ہیں وہی ذوات و اشخاص لوگوں کی ہیں جیسے کہا اور روایت ہے آیا الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ

کتاب العلم میں مذکور ہے ترجمہ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن

الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراھیم رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پرپوتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نے **وعن** البراء بن عازب قال

فی یوم حنین کان ابو سفیان بن الحارث آخذا بعنان بغلتہ یعنی بغلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما غشیہ

المشرکون نزل فجعل یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب قال فما رئی من الناس یومئذ اشد منہ متفق علیہ

اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا ابراء نے کہ دن جنگ حنین کے تھا ابو سفیان بن حارث پکڑنے والا باگ خچر اونکی کی یعنی خچر آنحضرت کی پس

جبکہ ہجوم لیا آنحضرت کو مشرکوں نے اوتری اپنی خچر پر سے پھر شروع کیا کہ فرماتے تھے اس رجز کو میں ہوں نبی نہیں کچھ جھوٹ اس میں ہوں میں بیٹا

عبد المطلب کا راوی نے کہا پس نہیں دیکھا گیا لوگوں میں سے اس دن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت

خچر پر سے اس لیے اترے تاکہ کریں لشکر مشرکین اپنے سے جبکہ گھیر لیا اونہوں نے اوتر کر زمین پر یہ کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ وہی حضرت کو

میں کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تھی اور صورت شکست کی لشکر اسلام میں ظاہر ہوئی تھی اور آپ خچر پر سوار تھے اور

حملہ کرتی تھی اور جب چھوڑا اونہوں نے پیادہ ہوئے اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنے سے منع فرمایا ہے آنحضرت نے لیکن فخر کرنا

اس طرح کا نہیں کہ جو ممنوع ہے کہ وہ وہ ہی کہ ہو جاہلیت کی بڑائی و عجب اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہ فخر کرنا مقابلہ میں کفار

کی تھا کہ وہ چاہتے اور یہ بھی تھا کہ بعضے لوگ اہل کتاب کے ان کتابوں میں بھی نکلنا حضرت کی خبر دیتے تھے ساتھ ظاہر ہونے اس کے اونکی کی اور

ثنا و لہ

تشانون نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب میں سے پیدا ہو گا پس آنحضرت خبر دیتی تھی کہ میں وہی پیغمبر خدا اور اولاد عبد المطلب سے ہوں کہ نشان نبی کے ساتھ مشہور ہے کی مدح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا اے بہترین خلق پس فرمایا یہ بہترین خلق کی ابراہیم ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیاء ہیں پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئے جواب اسکا تین طرح پر دیا ہے علماء نے ایک تو یہ کہ آنحضرت نے یہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور باپ ہونے کی جیسے کہ ایک شخص کو حق ہے ساتھ تعظیم و تقدیم کی وہ اور کو اپنے پر مقدم رکھے اور تعظیم کرے دوسرا یہ کہ یہ حضرت نے پہلی اسکی فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہیں یا مراد یہ ہے کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنے وقت میں تھے ولیکن عبارت مطلق لائی واسطے مبالغہ کی مدح

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کے جیسے کہ زیادتی کی نصاری نے بیچ تعریف بیٹے مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوائے اسکے نہیں کہ میں بندہ خدا کا ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہے کہ بندہ حقیقی وہی ہیں اور یہ سبب کمال تواضع منشا ہیں اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کے ہے وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف میری کہ تواضع اور فروتنی کرو یہانتک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کرے کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں دلیل ہے اوپر کہ فخر بطریق تکبر و ستم کی ہو حرام ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ باز آویں قومیں کہ فخر کرتی ہیں ساتھ باپوں اپنے کی کہ مر گئے سوائے اسکے نہیں کہ وہ کوئلے دوزخ کے ہیں یا البتہ ہونگے ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آویں گی فخر کرنے سے ہونگے خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کے سے کہ ڈھکیلتا ہے نجاست کو ساتھ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نے دور کی تم سے نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپوں کے نہیں آدمی مگر مومن متقی ہے یا فاجر بدکار یعنی پھر فخر کرنا ساتھ باپوں کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہیں اگر متقی ہے تو وہ خود عزیز ہے ساتھ باپوں کی فخر کی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی کی ہے اور اگر فاجر ہے تو ذلیل ہے نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنے سے کیا علاقہ تمام آدمی اولاد آدم ہیں اور آدم پیدا ہوئے مٹی سے یعنی اور مٹی خوار و پست ہے تو فخر اور ترفع اوسکو سزاوار نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف مگر کوئلے دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ میں سوختہ اور سیاہ ہوتے ہیں مانند کوئلوں کی ہر دو احتمال ہیں کہ بالیقین دوزخ میں ہیں اور اگرچہ حق میں غیر مشرکین کے مت بار کریں اوسکو بھی محتمل ہے آنکہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا جگہ فخر کرنے کی ہے اور لفظ خرا ساتھ پیش خ اور زبر را کے ہے اور پہلا سکون رے کی اور آخر میں ہمزہ یعنی پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرت نے فخر کرنے والوں اونکے ساتھ باپوں کی کہ ایام جاہلیت میں مرے ہیں ساتھ کرم نجاست کے

اور تشبیہ دی اونکی باپون کو کہ مری ہین ساتھ پلیدی کی اور تشبیہ دی اونکی فخر کرنی کو ساتھ باپون کی ساتھ دھکیلنے دیا نال کے نجاست کو کہا ہے جیسا کہ کہا ہے
کسی نے روش ویدیم کہ بلبلی مجاورت سپہرمین وزیر رضا بودہ است بارہا ہو دیکہ پست علوم خود کرفتم کہ انجنان بودہ است و آنکس ویدہ کہ
کہ کہ خورد است ہلکین بعہد قدیم نان بودہ است انتہی **وَعَنْ** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ
أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی کہا یعنی میری باپ نے یعنی عبد اللہ نے
کہ صحابے ہی جیسی کہ ابو داود وہن ہی کہا مین بیچ جماعت کے کہ بطریق ایلچی گری کی بہیجا تہا بنی عامر نی اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنے
یعنی بعد پہونچنی کی کہ آپ سردار ہین ہمارے یعنی یا سردار خدا ہی پس کہا ہمنی آپ بہتر ہین ہمارے ازروے بہترائی کی اور بزرگتر ہین ہمارے ازروے بخشش مین
پس فرمایا کہو یہ بات یا اس سی بہی کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتھ اوس چیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی یعنی اسقدر کہہ سکتی ہو بلکہ اگر
اس سی بہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین نجاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل کرے تمکو شیطان نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اور نہ وکیل کرے تمکو شیطان
کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کی اوسکی طرف سی کہنی لگو اور لفظ جری ساتھ زیر جیم اور زبر را اور تشدید یے کی وکیل کو کہتی ہین کہ جاری ہو جری وکیل
اپنی کی ہی اور لا یستجرینکم ساتھ ہمزہ کی جگہہ یے کی بہی پڑہا ہی جرأت سی یعنی دلیر و بیباک نکردی شیطان تمکو کہ کہو جو کچہہ کہ چاہو اور سردار خدا ہی یعنی وہ
کہ مالک تمام امور خلائق کا اور روہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اوسکی مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علما نی کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت
اس سبب سی تہا کہ اونہون نی خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتھ امرا اور روسا قوم و قبائل کی کرتی ہین اور چاہیے یون تہا کہ خطاب کرتی
ساتھ انبیا ہی اور رسول کی کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تہا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت اونکی کی اہلیہ کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہین بلا شبہ الخ
وَعَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی حسن سی اوسنی نقل کی یہ سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف حسب کہتے ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگون کی پس فرماتی ہین کہ حسب و فضیلت دنیا کے
لوگون کی بیچ مال ہی کہ مرد بغیر مال کی سبکی نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک
اللہ تعالی کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی کوئی فضیلت اعتبار نہین رکہتی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم
وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوْهُ بِهَنِ أَبِيْهِ
وَلَا تَكْنُوْا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت
کری ساتھ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو بن باپ اوسکی کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** لفظ ہن ساتھ زبر ہا اور تخفیف نون کی اور بہا
مین ہی ساتھ تخفیف و تشدید یے کی ہر چیز قبیح کو کہتی ہین کہ نام اوسکا نہ لی سکین اور اوس سے مراد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہین پس فرمایا کہ جو کوئی
فخر کری ساتھ باپ دادا اون اپنی کی کہ ایام جاہلیت مین گذری ہین پس کٹواؤ اور اوسکی منہ مین ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کہ کاٹ لی اور منہ مین لی ستر باپ
اپنی کا اور بکنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام اوس ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی تا مفاخرت نکرین ساتھ اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی یہ اوسکی یہ ہین
کہ جو کوئی چلی طریقہ اہل جاہلیت پر بیچ رسم جاہلیت کی قبیلہ سے اپنی کہنی اور لعنت کرنی اور مار ڈالنی اور گالی گلوچ کرنی لوگون کی سی باپ
ذکر کرو صراحۃ کہ انکہ واسطی اوسکی قباحت باپ اوسکی کی فی الحقیقت ہتون ہی اور زنا کرتی ہی اور شراب پیتی ہی اور مانند اونکی یہ تا کہ وہ کنایۃ نہ

کی اور برو بری کری ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْ عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِّنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ
هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِيُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا
وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سی تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مین نی ایک
شخص کو مشرکین سی یعنی تیغ یا نیزہ یا تلوار سی کہا مین نی لی تو یہ ضرب میری طرف سی اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر وہیبت ناک والا مین پس کیا آنحضرت سے
طرف میری اور فرمایا کیون نکہا تو نی کہ لی مجہسی اور مین ہون غلام ہون انصاری نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی اگر اسطرح کہا تو بہتر ہوتا کہ انصار کی طرف کہ
کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو او نہین سی ہی تو یہ بہتر ہوتا مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہین
اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو بیچ سایہ تالیف اور حمایت اصحاب کی اثنا جو ان اور انصار مین سے
پناہ پکڑتی تہی اور اگ اختیار اپنی کی نیک بدمین انکی ہاتہ مین دیتی اور اسکو موالاہ موالات کہتی تہی اور ایک قسم مولی عتاقہ ہی یعنی غلام آزاد کردہ شدہ
اور ابو عقبہ صحابی تہی نام اوسکا رشید تہا ساتہ بیش آزاد رسیدین کی اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ۱۳ ح وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَّصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی
ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہی کہ گر پڑا کنوین مین
پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہ دم اپنی کی نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنی کو ساتہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل پر یا مشکوک پر
پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہ گناہ کی کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکی نکالنی کی نرہی اور
بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہ اونٹ ہلاک ہونی والی کی اسلیے کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونی والا ہی اور مشابہت دی اونکی مددگار کو
ساتہ دم اوس اونٹ کی جیسی کہ کہینچنا اونٹ کا ساتہ دم اوسکی کی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو مہلکہ سی اسی طرح یہ مددگار نہین خلاص کریگا اونکو کنوین
ہلاکت کی سی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ۱۴ ح وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ
عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت فرمایا کہ مدد کری تو
قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابو داود نی ف اس سی علوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسی کہ حدیث آیندہ مین فرمایا ۱۵ ح
وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ
يَاْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہماری آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہتر ہین تمہارا
وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جبتک کہ گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنی کی نقل کی یہ ابو داود نی ف اگر کہا جاوی کہ وہ دفع
ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سی ظلم کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سے
حاصل ہو تو جان سی مارنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی کری تو ظلم و تعدی ہی ۱۶ ح وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے
وہ شخص کہ بلاوی لوگون کو طرف عصبیت کی یعنی باعث ہو لوگون کو کہ حمایت کرین اوسکی باطل پر اور نہین ہم مین سی وہ شخص کہ جنگ کری بسبب

عصبیت کی طرف نہیں ہم میں سی وہ شخص کہ مری اوپر عصبیت کی نقل کی یہ ابو داود نی ف مراد عصبیت سی حمایت ہی ناحق ہونا اگرچہ ظلم ہو اور طرف
ظلم کی ہو مذموم و ممنوع ہی وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابی درداء سی اونہوں نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی نقل کی یہ ابو داود نی
ف یعنی محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہی تو اچھی معلوم ہوتی ہی اور اگر اوس سی بد سنتا ہی تو اچھا جانتا ہی بسبب غلبہ محبت کی محبوب کی عیب
عیب نہ دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی طیبی نی فرمایا یہ مراد ہی کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہی محب کو غیر محبوب سی کہ سوای جمال اوسکی کی نہ دیکھتا ہی اور نہ سوای
کلام اوسکی کی سنتا ہی اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہی اوپر کہ وارد ہوئی ہی بیچ حق اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہی کسی کی
باطل پر بسبب محبت اوسکی کی حق نہ دیکھتا ہی ورنہ سنتا اور محبت کی حمایتی بن رہا ہی بیچ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرِ الشَّامِيِّ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبادہ بن کثیر شامی سی کہ تھا اہل فلسطین سی نقل کرتا ہی ایک عورت سی کہ تھی اونمیں سی کہا جاتا تھا اوسکو فسیلہ اوس عورت نی کہا کہ سنا میں نی اپنی باپ سی کہ کہتا تھا پوچھا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس عرض کیا میں نی یا رسول اللہ کیا عصبیت سی ہی دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہ ہی کہ مدد کری مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُكُمْ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ نسب تمہاری نہیں ہیں جگہ برا کہنی اور سبب عار کی اوپر کسی کی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسری صاع کی نہیں بھرتی تم اوسکو نہیں واسطی کسی کی کسی پر بزرگی مگر ساتھ دین اور تقوی کی کفایت کرتا ہی شخص کو برائی میں یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنی والا بخیل نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں ف برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم مانند قریب ہونی اوس چیز کی کہ میانہ میں ہی یا برابر ہونی اوسکی کی ساتھ پیمانہ کی جس وقت کہ نہ بھری پورا اور تقوی کی یعنی بچنی کی شرک خفی وجلی سی اور احتراز کی کبائر وصغائر سی حاصل یہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان وخسران میں ہیں مگر صاحب تقوی وکمال دیندار جیسا کہ اشارہ کیا طرف اوسکی سبحانہ تعالی نی والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ الطیبی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نی طیبی سی یہ معنی نقل کیی ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک دوسری کی نقصان میں مانند طف صاع کی کہ نہ بھرا ہو اور طف صاع نزدیک بھرنی کی پیمانہ یعنی نزدیک وہ برابر ہو نقصان میں اور نہ پہونچی میں درجہ کمال کو بسبب ہونی تمہاری کی اولاد آدم کہ پیدا کیی گئی ہیں خاک سی

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ باب

بیچ بیان بر وصلہ کی ف بر ساتھ زیر ب کی معنی احسان ونیکی کی ہی اور مراد یہاں نیکی کرنی ساتھ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہی اور صلہ لغت میں معنی ملانی اور پیوند کرنی کی ہی اور مراد یہاں انعام واحسان ہی ساتھ اقارب کی بیچ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا ایک

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہے ساتھ اچھی صحبت کرنی میری کی فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہے اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کے معتبر ہے کہ جو بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق تر ہے ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہے کہ ماں کی لیے تین حصے احسان ہے بہ نسبت باپ کی اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہے بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہے کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہے حق باپ سے اور نیکی و احسان کرنا اوسپر واجب ہے مؤکد تر ہے اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کی حق کی مشکل ہو جیسیکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنی حق دوسری کی آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کیجیے اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہ بھی ماں باپ کی حقوق مین سے ہے کہ بیچ تواضع اور تملق کرنے کے اداے خدمت کرے یہان تک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہون اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند نکرے اور اونکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اونسے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کرے اور ایک بار کہے اگر قبول نکرین سلوک کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہے بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ کو **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم انفه رغم انفه رغم انفه قيل من يا رسول الله قال من ادرك والديه عند الكبر احدهما او كلاهما ثم لم يدخل الجنة رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہووے ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول اللہ کہ جسکی حق مین آپ یہ بددعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑہاپے کی ایک کو اون مین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنے سے راضی نکر کہا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اسماء بنت ابي بكر قالت قدمت علي امي وهي مشركة في عهد قريش فقلت يا رسول الله ان امي قدمت علي وهي راغبة افاصلها قال نعم صليها متفق عليه اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر کی سے کہ کہا آئی میری پاس ماں میری یعنی کہ سگی نہ تہی اور وہ تہی مشرکہ بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی یہ آنا اوسکا اوسوقت مین تہا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد و صلح کی تہی کہ اونسے لڑنے کی نہین اور یہ حدیبیہ مین تہی کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میری پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے آیا اوس سے سلوک کرون مین اوس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اوس سے نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہے **وعن** عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان ال ابي فلان ليسوا لي باولياء انما وليي الله وصالح المؤمنين ولكن لهم رحم ابلها ببلالها متفق عليه اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کی نہین میری دوست سوای اسکی نہین کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اونکی ناتا ہے یعنی جسیسے کہ رکہتا ہون اوسکو ساتھ تری اوسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکہا ہے علما نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تہا اور راوی نے کنایہ کیا کہ لفظ فلان کا ذکر کیا ظاہرا وقت روایت کی ذکر کرنے نام سے صرف خوف فتنہ کا ہوگا اور بیچ نسخون اصول کی بعد لفظ ابی کی سفیدی چہوڑدی ہے اور نام نہین لکہا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلان سے ابولہب ہے اور بعضون نے کہا ابوسفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر یہ ہے کہ یہ علی العموم ہے یعنی مراد ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہین میری دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاءه الا المتقون اور مراد صالحین سے جنس صلحا ہین نہ ایک شخص مخصوص اور بعضون نے کہا کہ ابوبکر مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت علی اور تر کرتا ہون الخ یعنی کچھ دیتا ہون اونکو کہ اوس سے ضرورت

اوسی میں بھلا ہی اور یہی سبب اشیا کی ہی اور خشکی و سختی موجب بد دعائی کی ہی کہ بعضی [illegible] اعتبار کری اوس کی [illegible]
کی اور بس کو اوسمیں شکی کی ہی واسطی کا متی ان کی کی ع وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حرام کی تم پر ایذا دینی ماؤں کی اور گاڑنا بیٹیوں کا کہ جیتے
زمین میں گاڑ دیتے تھے بسبب ڈر فقر و عار کے اور حرام کی تم پر بخیلی اور گدائی کرنے اور مکروہ رکھی واسطے تمہارے قیل و قال
و بہتایت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف خاص ماؤں کا ذکر کیا واسطی غالب ہونی حقوق اونکی کی یا اسلئے کہ
معلوم ہوا بسبب ضعیف ہونی دلوں اونکی کی کہ ذرا سی بات میں رنجیدہ ہو جاتی ہیں یا بسبب تقصیر و سستی کرنی اولاد کی اونکی حقوق میں اور لفظ منعا
ساتھ جزم اور زبر نون کی اور ساتھ زیر عین کی بنابر اسکی کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اوس سی بخل و امساک ہی اور لفظ ہات معنی آت کے کہ امر ہی ایتاء
یعنی دینی اور عبارت ہی طلب و سوال سی اور لکھا ہی علماء نی کہ مراد نہ دینا حقوق واجبہ کا ہی مال میں اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہیں لوگوں کے
مال میں سی اور بعضون نی کہا کہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی سوال ہون یا افعال ہون یا اقوال ہون اور اخلاق میں اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا
کہ واجب نہیں لوگوں پر قسم حقوق سی اور تکلیف دینی اونکو ساتھ بجا لانی اوس چیز کی کہ واجب نہیں اونپر اور کرہ ساتھ زبر کے اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید
را اور زبر دال کی اور قیل و قال ساتھ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول و معلوم سی ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم بیٹھکے فضول
باتیں کریں کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نی ایسا اور نہی قیل و قال سی اوس صورت میں ہی کہ واسطی تحقیق کسی امر کے نہو واسطی تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت
اوسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگوں کی نقل کریں حرام نہیں اور بعضون نی کہا کہ مراد قیل و قال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوت دل کی
پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور بہتایت سوال کی کتنی ہی معنی لکھی ہیں علماء نی ایک تو یہ کہ بہت پوچھنا باتیں اور تجسس کرنا احوال لوگوں کی
اور دوسری بہت سوال کرنا علم میں واسطی امتحان اور اظہار فضیلت اور جھگڑنی کی اور تیسری بہت پوچھنا آنحضرت سی کہ سبب ایذا دینی اور باعث شاق
و تشدید کا ہی احکام میں چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کی بیجا اور ناحق خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق میں ہی کہ
کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دیدی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہوں یا مال اپنی دریا میں ڈال دی یا آگ میں جلا دی یا کسی فاسق کو دی کہ بغیر مرضی حق میں
صرف کری اور تفصیل کلام کی اس مقام میں یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہی تو اوسمیں ضائع کرنا اور اسراف کی گنجایش نہیں رکھتا اور اگر حرام و مکروہ ہی
تو البتہ ضائع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوس جگہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر بموجب اوسکی قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سی
نکلتی ہوں جیسا کہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانوں و در و دراز کی بغیر حاجت اور بیچ مزین کرنی اونکی کی وسعت و قسمت میں ہی کہ احتیاج اونکی نہیں ہوتی
اور اسراف خرچ کرنی میں اور توسع بیچ پہننی اچھی کپڑوں کی اور کھانوں لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی واسطی نہ ہی حفظ نفس کے اور تا غم کی بغیر رعایت
جانب فقراء و محتاجوں کی کہ یہی ہی کہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہ ہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلبہ نفس کی ہوتی ہی اور ایسے
ہی آراستہ کرنا [illegible] ہتھیاروں کا ساتھ سونی اور جواہر کی اور چاندی کی اور [illegible] ساتھ اوٹھانی [illegible]
اور [illegible] کرنی مدتوں دراز کی اور چاندی کی سب [illegible] ضائع کرنی اور اسراف کی ہی ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ
فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ

کیا یہ بھی ہی کہ گالی دیوی اپنی ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نی یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنی یہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور
بطور مجاز اکثر لیکن تم اوسکو نہیں جانتی ہو پہر بیان کیا اسکو گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اوسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسیکی ماں کو پس وہ
گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** چونکہ یہ باعث گالی دینی ماں باپکا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپکو اور گالی دینی ماں باپکو بہر حال کہ
ہو گناہ کبیرہ ہی ایسی کہ داخل عقوق کی ہی سعدی گر با در خویش دوستی دشنام دہ و بد ادر من اور اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ فسق کا
ہو وہ بھی فاسق ہی اور داخل ہی اوسکی گناہ میں ش **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ
اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نیکتر نیکیوں میں سی احسان کرنا
آدمیوں کا ہی اپنی باپ کی دوستوں سی بعد از مرنی یا غائب ہونی باپ کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی باپ مر گیا ہو یا سفر میں ہو اوسکی پیچھی اوسکی دوستوں سی احسان
کرنا گویا احسان کرنا باپ سی ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی کی ش **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جو شخص چاہی کہ کشادگی کی جاوی اوسکی روزی میں اور تاخیر کی جاوی اوسکی اجل میں یعنی عمر دراز ہو پس چاہی کہ سلوک کری اپنی ناتی داروں سی نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اثر اصل میں معنی نشان پاؤں کی ہی چلنی میں زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم زمین پر نہ پایا پس اثر
سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل میں سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہیں نہ زیادہ ہوتی ہیں نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نی فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سی پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت
قلب کا ہی یا درازی عمر ساتہ بقای نام نیک کی ہی جہان میں یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کریں اور نام نیک اسکا باقی رکہیں گویا ہی ولادت
پیدایش ثانی ہی مرد کی لیی اور حقیقت میں حق سبحانہ تعالی نی سلوک کرنی کو ناتی داروں سی سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نی
ہر چیز کی لیی سبب پیدا کیا ہی جسکی لیی چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کری توفیق اداء حقوق کی بخشتا ہی اور کہا ہی علماء نی
کہ یہ محو اثبات بہ نسبت خلق کی ہی جیسی کہ لوح محفوظ میں لکہا کہ عمر اسکی ساٹہ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اور زیادہ ہو جاوینگی اور بہ نسبت
علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہ ہی کہ جب شارع نی اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیی نہ مناقشہ کرنا شان سعادت یہ ہی کہ مجرد سننی ان خبروں کی انہا
عمل اوسپر کریں اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالی کی کریں نہ یہ کہ بحث کریں اور چون و چرا میں پڑیں ش **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ
الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیدا کی اللہ نی خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں جس طرح پر کہ وقت
پیدایش کی ہونگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کہڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نی یہ ہی جگہ کہڑی ہونی پناہ
پکڑنی والی کی ساتہ تیری کاٹنی سی یعنی میں کہ روبرو تیری کہڑا ہوا اور ساتہ دامن عزت و عظمت تیری کی میں یا الہی پناہ مانگتا ہوں ساتہ تیری اس سی کہ کوئی قطع
کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نی کیا نہیں راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤں میں اوسکو یعنی سلوک و احسان کروں
اوسپر کہ ملاوی تجکو یعنی سلوک کری تجسی اور کاٹوں میں اوس سی یعنی احسان و انعام نکروں اوسپر کہ قطع کری تجسی کہا ناتی نی ہاں راضی ہوا میں ای پروردگار میری
فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیری لیی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فارغ ہوا یعنی پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کی ہی کام میں ہی

اور رحمن بھی رحم سے مشتق ہے جیسا کہ آگے آتا ہے کہ تعلق رحم کا عرش سے بطریق تمثیل ہے جیسا کہ ظاہر ہے اسی واسطے شارحین نے لفظ تعلق کو استعارہ کہا ہے
اس معنی پر کہ رحم ایک چیز ہے جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے یا اس کے معنی یہ ہیں کہ رحم عرش کے ساتھ پناہ پکڑتا ہے اور اس کا دامن تھامتا ہے جیسے کہ کوئی
الرحمن یعنی دونوں طرفین یعنی اطلاق کرتے ہیں اور اسی پر دیگر اہل لغت اسکے سے مراد ہوا کلام کا طرز زبان عرب کے ہی کہ عادت ہے
لوگوں کی کہ جب کوئی کسی سے پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا گوشہ ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبھی کہ کار سخت ہوتا ہی اور مضطر ہوتا ہی کام میں اوسکے اور ناامید
ہوتی ہی تو ہاتھ دونوں حقو ازار پکڑ رہتا ہی تاوقتیکہ مقصد پورا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطے پناہ ڈھونڈھنے رحم کے
ساتھ حضرت رحمن کے قطع کرنے رحم سے بعد ازاں یہ عبارت مثل ہوئی اس معنی میں نظیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنے اوسکی کی منظور ہوں جیسے کہتے ہیں یداہ مبسوطتان
یعنی دونوں ہاتھ اوسکے فراخ ہیں یعنی سخی و جواد ہی اگرچہ اول پیدایش ہی ہاتھ رکھتا ہو یا ہاتھ اوسکی لیے ہوں یا محال ہو وجود ہاتھ کا اوسکی لیے جیسی کہ پروردگار تعالے
اور یہ طرز زبان عرب میں بہت واقع ہوتی ہی اور قرآن اور حدیث اوپر طرز زبان عرب کے واقع ہوا ہی یہ اصل عظیم ہی واسطے تاویل متشابہات قرآن اور احادیث کے
بلا تکلف اور رحم ایک معنی ہیں معانی میں سے ذات نہیں ہے کہ کھڑا ہوا ور پناہ پکڑے کھڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈھونڈھنا اوسکا بطریق تشبیہ و تمثیل کی ہی گویا رحم
ایک شخص ہے کہ کھڑا ہوا اور دامن گیر ہوا عزت و عظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈھونڈھی اور کہا نووی نے کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی
وہ معنی ہی معانی میں سے نہیں آتا اوس سے قیام اور کلام پس ہے کی مراد تعظیم شان اوسکے کی اور فضیلت صلہ رحم کرنے والے کی اور بڑائی گناہ قطع کرنے والے اوسکی کی اور
نہیں خلاف ہی اس میں کہ صلہ رحم واجب ہی فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجے ہیں کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا
چھوڑنا مہاجرت یعنی ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتھ کلام کے ہوتا ہی اگرچہ ساتھ سلام کے ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتھ اختلاف قدرت اور حاجت
کی ہیں بعض اس سے واجب ہی اور بعض مستحب ہے اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہیں نام رکھا جاوی گا قاطع اور اگر قصور کیا اوس چیز میں کہ قادر
اوسپر اور لائق تھا اوسکو یہ کہ کری اوسکو نہیں نام رکھا جاوی گا صلہ کرنیوالا انتہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحم
شجنۃ من الرحمن فقال اللہ تعالی من وصلک وصلتہ ومن قطعک قطعتہ رواہ البخاری اور روایت ہی انہیں ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سے پس فرمایا اللہ تعالی نے اپنی رحم کو کہ جو شخص ملا وے تجھکو یعنی رعایت تیرے
حق کی کرے ملاؤں گا میں اوسکو یعنی ساتھ رحمت کی اور جو شخص کہ کاٹے تجھکو کاٹوں گا میں اوسکو یعنی اپنی رحمت سے محروم کروں گا نقل کی بخاری نے
ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ پیدا کیا میں نے رحم کو اور اشتقاق کیا میں نے اوسکی لیے نام اپنی نام سے کہ رحمن ہے اور
احتمال ہی کہ مراد دونوں لفظوں سے حقیقی ہوں یعنی قرابت رحم کہ واجب ہی رعایت اوسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمن کی کہا قال الشیخ اور ملا علی
نے کہا کہ لفظ شجنہ مثلثۃ الشین یعنی ساتھ زبر اور زیر اور پیش شین کی قاموس میں لکھا ہے ساتھ زیر اور پیش شین کی اور جمع شجن کی اصل میں رگ اور شاخ درخت
درخت کی ملی ہوئی ہیں اور یہاں مراد اس سے یہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سے یعنی رحمت کہ مشتق ہے اوس سے جہاں سے پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی
ملا ہوا ہی ساتھ رحمن کے مانند اشتباک رگوں درخت کی اور بعضوں نے کہا یہ وجہ شجنہ کی یہ کہ حروف رحم کی موجود ہیں لفظ رحمن میں اور داخل ہیں جیسے
مانند داخل ہونے رگوں درخت کے واسطے ہونے اوسکی کی اصل واحد سے اور معنی یہ ہیں کہ رحم اثر ہی آثار رحمت کا اور ملا ہوا ہی ساتھ اوسکی پس قطع کرنے والا
اوس سے قطع کرنے والا ہی رحمت خاص سے اور وصل کرنے والا اوسکا ملنے والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جیسا کہ فرمایا حضرت نے قال اللہ الحدیث **وعن**
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحم معلقۃ بالعرش تقول من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ
اللہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم لٹکا یا گیا ہی ساتھ عرش کی اور کہتا ہی یعنی بطریق تمثیل اور

دعا کی جو شخص ملاوے مجکو ملاوے گا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو شخص کاٹے مجکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لٹکا یا گیا ہے یعنی پکڑے ہوئے ہے عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہے اوس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہے حکم صلہ رحم اور قطع رحم سے از راہ تمدن کی ساتھ
او چیز کی کہ سنا ہے اللہ تعالیٰ نے بطریق دعا کے ترجمہ **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں کاٹنے والا
رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم اوسکے
کی وہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا اور یا یہ مراد ہے کہ ساتھ نجات پانے والوں کی اور سابقین کے نہیں داخل ہوگا ترجمہ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے صلہ رحم کرنے والا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھ اقربا کے کہ اگر وہ اوسپر
احسان کرتے ہیں تو یہ بھی اونپر احسان کرتا ہے ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہے کہ جس وقت کاٹا جاوے رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوے حق قرابت اوسکی کے
وصل کرے رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کرے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ جوانمرد وہ ہے کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کرے اور حق
اوروں کا ادا کرے ترجمہ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ
إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ
عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے قرابتی ہیں کہ سلوک کرتا ہوں میں
اون سے اور وہ نہیں سلوک کرتے ہیں مجھسے اور احسان کرتا ہوں میں اون سے اور وہ برائی کرتے ہیں مجھسے اور حلم کرتا ہوں میں اور درگذر کرتا ہوں
اون سے اور وہ جہل کرتے ہیں مجھپر یعنی برا کہتے ہیں اور غضب ہوتے ہیں مجھپر پس فرمایا کہ اگر ہے تو جیسا کہ کہتا ہے پس گویا کہ پھنکاتا ہے تو اونکو راکھ
گرم اور ہمیشہ ہے ساتھ تیرے اللہ کیطرف سے مددگار اور دفع کرنے والا شر و ایذا اونکی کا اونپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہے تو اس صفت پر نقل کی یہ مسلم نے
ف پھنکاتا ہے الخ یعنی چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہیں ادا کرتے ہیں حرام ہے عطا تیری اونپر اور حکم آگ کا رکھتے ہے اونکی پیٹوں میں تشبیہ دی اسگناہ کو کہ لاحق
ہوتا ہے اونکو کہانے اوسکی سے ساتھ راکھ گرم کے اور بعضوں نے کہا کہ تو بسبب احسان کرنے کے اونپر رسوا و حقیر کرتا ہے اونکو آگے نفسوں اونکے کی مانند اوس
شخص کے کہ منہ میں ڈالتا ہے راکھ گرم کو اور کہاتا ہے اوسکو اور بعضوں نے کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکھ گرم کی ہے کہ جلاتا ہے اور ہلاک کرتا ہے اونکو
اور بعضوں نے کہا کہ منہ اونکا کالا کرتا ہے مانند راکھ گرم کی ترجمہ **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں
مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کی ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہے روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہے اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مراد تقدیر
سے تقدیر معلق ہے نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالیٰ نے سبب گردانا ہے رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے تقدیر کیا ہے کہ بندہ دعا
کرے گا اور یہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کے یہی حکم رکھتے ہیں جیسے کہ دوا میں طبیب شفا کی ہے اور اعمال نیک ہوں
واسطے داخل ہونے بہشت و دوزخ کے اور بعضوں نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندے کا آسان کرتا ہے وارد ہونے قضا کو اور خوش لگتا ہے اوسکو
اوسکی قول میں یعنی جب دعا کی اور دیکھا کہ تقدیر نہیں پھرتی ہے راضی ہوتا ہے اور تن بتقدیر دیتا ہے پس آسان ہو سکتا جاتا ہے بوجھ اوسکا اوسکی

دل پر بھلائی اوسکی کے سکا کیا ہی اور ا سکا نام نازل ہو پس کوئی کہ رد کیا دعا نی اوسکو کہ نازل ہوئی بلکہ سکین کے دلمین یون آتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مقصود بالذات ان امر دعا کی اوسج ہو کہ کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہیں کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسا کہ مشکوۃ کی بیچ مقدمہ نظر کی کے حدیث میں آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی او مین سی کہ فصل اول مین بیان مفصل ہو چکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ گنہگار اور فاسق کافر ہین اور رزق اونکا فراخ ہی بنسبت مومنون اور مطیعون کی بعضی تاویل کرتی ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سے اور اگر مراد رزق دنیا کہیں تو مال و حشمت کا مراد ہی تو جواب یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سی کہ ساتھ کدورت و ظلمت کے جیسے کہ متقیون اور مطیعون کے لیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکے وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اوسکی سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا اور اگر مومن ہی تو فکر بدانجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی کی راہ پاتی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی ساتھ بعضی مومن گنہگارون کی لیکہ حق تعالی چاہتا ہی کہ اونکو کدورت گناہ سی پاک کر کے بہشت مین داخل کرے پس بعض اوقات کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کر دیتا ہی و صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتھ پہنچنی بلا کی متنبہ کرکر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہ کہ جو مومن نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی کی ہی تو ساتھ فقر یا مرض کی اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اوسکے حال پر نہین نازل رکہتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مین نی اوسمین آواز پڑہنی قرآن کی پس کہا مین نی کون ہی یہ کہ قرآن پڑہتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلای صحابہ سی تہی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اوسنی کس عمل سی یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نی واسطی بیان سبب پانی اوسکی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سی اسی طرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سے اور تہا وہ بہت سلوک کرنی والا ساتھ ماں اپنی کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا تہا مین پس دیکہا مین نی اپنی تئین بہشت مین یہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنہ مین گذری وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی ف اور ایسے ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِي امْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْ ضَيِّعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی الدرداء سی تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری لیی ہی ایک عورت اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اوس کی پس کہا اوسکو ابو درداء نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی باپ بہتر مین

دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب داخل بہشت کی محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہی کہ در آوی بہشت مین جس دروازہ سی کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیی کہ رضا باپ کی نگاہ رکہی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی اگر طلاق دی تو تو نی رضای والدہ کی نگاہ رکہی تو نی ورنہ ضائع کی تو نی اور اس حدیث ابو درداء کی حکم ان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس یعنی شخص جننے والا مراد رکہا یہ مناسب ہی کہ ماں اور باپ دونون کو شامل ہی ۱۲ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی ماں سی کہا مین نے پہر کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا مین نے پہر کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا مین نے پہر کس سے فرمایا اپنی باپ سی پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب ہی نسب مین یعنی بعد ماں باپ کی جیسی کہ بہائی اور بہن پہر اوس کے بعد اوسکی قریب ہی یعنی جیسی کہ چچا اور ماموں ساتہ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ فرمایا اللہ برکت والی اور بلند قدر نی کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مین نے یعنی رحم ناتے کو اور نکالا مین نی یعنی نام رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو اپنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہ ابو داود نی ف بیان اون امرین دونون کی وجہ الوجود یہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین اوترتی رحمت اوس قوم پر کہ اوس مین کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مراد قوم سی وہ لوگ ہین کہ مدد کرتی ہین کاٹنی والی ناتی کے کاٹنی ناتی پر یا انکار نہین کرتی اوسپر اور احتمال یہ ہی کہ مراد رحمت سی مینہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اون سی مینہ بسبب نحوست کاٹنی ناتی کی ۱۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرٰى أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی گناہ لائق تر ساتہ اس کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکی کی بیچ آخرت کی نکل جانی سی اطاعت امام اور کاٹنی ناتی کی سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی ہوئیگا چونکہ اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت لوگون مین عذاب انکا دنیا مین جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بہی ہوگا اور اگرچہ بعضا اور گناہ بہی یہ صفت رکہتی ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکہنی والا بعد دینی کی اور نا فرمانی کرنیوالا ماں باپ کا اور نہ شراب پینی والا ہمیشہ جو کہ

نہ کہی چاہی نسل کی یہ شان [illegible] ف یعنی [illegible] جاوی یہ ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے [illegible]

یا من والاذی اور بعضوں نے کہا کہ انسان مر جاتا ہی قطع کی یعنی کاٹنی والا مال کا اور عاق ہی اونی ایذا دینی والا ماں باپ کا اور اقربا کا بے جہت شرعی

کی یا عاق مخصوص ہی ساتھ ایذا دینی والدین کی یا ایک ان دونوں میں سی اور مراد نہ داخل ہونی سی یہ ہی کہ ساتھ اولین کی یعنی نجات پانی والوں کی

نہیں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کی نہیں داخل ہوگا لیکن گر اللہ تعالیٰ چاہی گا تو بغیر عذاب کی بہی داخل کر دی گا ہو جب عدل اپنی کی یغفر ما دون ذلک

لمن یشاء ہی ج وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم

فان صلة الرحم محبة فی الاھل مثراة فی المال منسأة فی الاثر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ

سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکہو تم اپنی نسبوں میں سی اوس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوسکی اپنی ناتی داروں سی اسواسطی کہ سلوک کرنا ناتی داروں سے

سبب ہوتا ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہوتا ہی کثرت برکت کا مال میں اور سبب ہی تاخیر کا اجل میں نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

ف سیکہو تم الخ یعنی باپ دادا اور ماؤں اور دادیوں اور نانیوں اور اولاد اونکی کو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام اونکی یاد رکہو تا کہ ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ

اونسی سلوک کرنا چاہیی جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی ج وعن ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول

اللہ انی اصبت ذنبا عظیما فھل لی من توبة قال ھل لک من ام قال لا قال وھل لک من خالة قال نعم قال فبرھا رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں پہنچا ہوں ایک گناہ بڑی کو پس کیا ہی واسطی میری توبہ

یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنی اللہ تعالیٰ کا مجہ پر ساتہ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوی اوس نی فرمایا کہ کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ نہیں اور کیا ہی

واسطی تیری خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی تا بخشا جاوی گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہ کا

ہی اگرچہ کبیرہ ہی ہو یا آنحضرت نی اسکو خاص اس شخص کے حق میں وحی سے معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اونکی نزدیک سبب [illegible] معلوم ہوا ہو

میں صغیرہ ہو اور یہ بہی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکہتی ہے ج وعن ابی اسید الساعدی قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل من بنی سلمة فقال یا رسول اللہ ھل بقی من بر ابوی شیء ابرھما بہ بعد موتھما قال نعم

الصلوة علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما من بعدھما وصلة الرحم التی لا توصل الا بھما واکرام صدیقھما رواہ

ابوداؤد وابن ماجة اور روایت ہے ابی اسید ساعدی سی کہ کہا اوس وقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک

شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ میری کی سی کچہ یعنی ماں باپ اونکی زندگی میں سلوک کرتا تہا آیا باقی رہا اونکی سلوک سی کچہ

کہ کروں میں اوسکو بعد مرنی اونکی کی یعنی بعد اونکی مرنی کی ہی اونکی ساتہ سلوک کرنی کی کوئی صورت ہی فرمایا ہاں [illegible]

نماز جنازہ پڑہنی اونپر اور استغفار کرنی اونکی لیی اور پورا کرنا اونکی وصیت کو بعد مرنی اونکی کی اور سلوک کرنا اونکی ناتی داروں سی کہ نہیں کیا جاتا مگر ساتہ

ماں باپ کے یعنی سلوک اونکی قرابت کی سبب ہے اور واسطی طلب رضا اونکی کی [illegible] اور تعظیم کرنی ماں باپ کی دوستوں کی

نقل کی ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ج وعن ابی الطفیل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانة اذ اقبلت

امرأة حتی دنت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لھا رداءہ فجلست علیہ فقلت من ھی فقالوا ھی امہ التی ارضعتہ رواہ

ابوداؤد اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا دیکہا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتی ہوئی جعرانہ میں کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سی کہ ناگہان آئی

ایک عورت یہاں تک کہ نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بچہا دی آپ نی اوسکی لیی چادر مبارک اپنی پہر بیٹہ گئی وہ اوسپر پس کہا میں نی [illegible]

ف یعنی دودہ پلانی والی حلیمہ سعدیہ اور ثوبیہ لونڈی ابولہب کی تہی دودہ پلایا تہا حضرت کو ثوبیہ نی بہی اور وہ تہی دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی انکے اسلام مین اور دونون ہی سکے اسلام مین کون ہی کہ کون ہی یہ پس کہا اونہون نی کہ یہ ہی مان حضرت کی بلکہ جسنی دودہ پلایا تہا حضرت کو قبل کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا

روایت ہی ابن عمر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اوس وقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی با ہم لیا اونکو مینہ نی پس گئے وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی منہ پر ایک پتہر پہاڑ مین سی پس بند کر دیا اوپر دروازہ غار کا پس کہا اونہون نی آپس مین کہ دیکہو اون عملون کو کہ ہین تمنی خالص اللہ ہی کی لیے یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کی لیے دعا مانگو اللہ تعالی سی ساتہ وسیلی اون عملون کی امید ہی کہ کہول دیوی اللہ اس پتہر کو

فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ قَدْ نَأَى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتَّى يَرَوْنَ السَّمَاءَ

پس کہا ایک نی اونمین سی کہ یا الہی تحقیق تہی واسطی میری مان باپ بوڑہی بڑی اور چہالڑکی تہی میری بہی چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریان کہ خرچ کرون مین وی وہ اونکا اوپر پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچون کی پاس اور دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہ مان باپ اپنی کی پلاتا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سی اور تحقیق اتفاقا ایک دن دور لیگئی مجہکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کی تہی دور پڑ گئے پس دور چلا گیا مین چرائی کو پس نہ آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مین نی مان باپ کو کہ سو رہی پس دودہ دوہا مین نی جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین برتن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سی پس کہڑا رہا مین مان باپ کی سر کی پاس اس حال مین کہ مکروہ جانتا مین نی جگانا اونکا اور مکروہ جانتا مین نی یہ کہ دون مین بچون کو پہلی اون سی اور بچی روتی اور چلاتی تہی ماری بہوک کی پاس پاؤن میری کی پس ہمیشہ رہا حال میرا اور حال اونکا یعنی مان باپ سوتی رہی اور بچی فریاد کرتی تہی اور مین کہڑا تہا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مین نی کیا یہ واسطی محض طلب رضا تیری کی پس کہول دی واسطی ہمارا اس پتہر مین سی کہولنا کہ دیکہین ہم اوس کشادگی سی آسمان کو پس کہول دیا اللہ تعالی نی واسطی اونکی یہانتک کہ دیکہا اونہون نی آسمان ف کو یا ہیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا مان باپ پر مقدم تہا حق اولاد پر یا برابر تہا اور یہ شخص مقدم کرتا تہا مان باپ کو اور بعضون نی کہا شاید کہ مقدار سد رمق کی بچون کو دیا ہوا اور بہیا لی اور فریاد اونکی واسطے زیادہ کی ہو

قَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً

کہا دوسری شخص نی یا الہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا مین اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنی مردون کی عورتون کو پس طلب کیا مین نی طرف اوسکے نفس اوسکی کو یعنی خواہش کی مین نی اوسکی صحبت کرنیکی اور سمجہا کسیکو اوسکی بلانی کی لیی پس انکار کیا اوسنی یہانتک کہ لاؤن مین اوسکی پاس سو دینار پس کوشش کیا مین نی یہانتک کہ بہم پہنچائی مین نی سو دینار پس ملا مین اوس سی ساتہ اون دینارون کی پس جبکہ بیٹہا مین درمیان دونون پاؤن اوسکی کی یعنی جماع کی لیی کہا اوسنی اے بندی خدا کی ڈر اللہ سی اور نہ کہول مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اوٹہہ کہڑا رہا مین اوس سی یعنی بسبب خوف خدا کی چہوڑ دیا مین نی اوسکو

الٰہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مین نی یہ واسطی طلب رضامندی تیری کی پس کہول ہم سے جو ہم مین ہی پس کہول دیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے کشادہ کر کے

وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيْرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ أَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَأَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِيْ فَقُلْتُ إِنِّيْ لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور کہا تیسری نی یا الٰہی تحقیق مین نی مزدوری کو لگایا تہا ایک مزدور بدلی فرق چاولوں کی پس جب کہ چکایا وہ کام اپنا کہا اوس نی مجکو حق میرا پس پیش کیا مین نی اوسپر حق اوسکا یعنی دینی لگا اوسکو حق اوسکا پس چہوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس نی پس ہمیشہ رہا مین زراعت کرتا اون چاولون کی یہانتک کہ جمع کیی مین نی اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانی والی اونکی پس آیا میری پاس وہ مزدور یعنی بعد مدت کی اور کہا ڈر خدا سی اور ظلم کر مجپر اور دی مجکو حق میرا پس کہا مین نی جا تو طرف ان بیلون کی اور چرانی والون اونکی کی کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نی ڈر اللہ سی اور ہنسی کر مجسی پس کہا مین نی تحقیق مین نہین ہنسی کرتا تجہسے پس لی تو ان بیلون کو اور چرانی والی اونکی کو پس لیا اوسنی اونکو اور لی گیا سبکو پس اگر جانتا ہی یا اللہ کہ تحقیق کیا مین نی یہ واسطی طلب رضامندی تیری کے تو کہولدی پتہر کو کہ باقی رہا ہی پس کہولدیا اللہ نی اون سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فرق ساتہ زبر اور حرکت کی نام ہی ایک پیمانہ کا مدینہ میں کہ اوسمین سولہ رطل یعنی قریب آٹہ سیر کی غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانی والی اونکی یعنی غلام اور اس روایت مین ذکر بیل اور چرانی والی اونکا کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ اوسکی مزدوری سی بہت سا کچھ حاصل کیا میں نی تا آنکہ بہت ہوئی اموال قسم قسم اور بیل اور گوسپند اور غلام سی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتہ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب بلا مین یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے دعا اونکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نی اوسکی اس قسم ہی بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین فضیلت سلوک کرنی کی ماں باپ کی اور ترجیح دینی اونکو سب اہل اور اولاد پر اور احترام کرنا اونکی تکلیف و مشقت اور مد نظر رکہنا اونکی راحت آرام کو اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جگانا سوتی کو مکروہ ہی خصوصا جبکہ ادب و تعظیم کی اگر واسطی نماز کی وقت فوت ہونی فرض کے اور یہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ راحت پہنچانی کی لذیذ کہانا اور خوش آیند دستر ہی کہانا کہلانی سی اور معلوم ہوئی اس سی فضیلت عفت و پارسائی کی اور بازرکہنی نفس کی محرمات ہی خصوصا وقت قدرت کے اور پہول جانی کی اور خواہش نفس کی خصوصا بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب اور سرکش ہی پس شہوت کا قتل یا مشکل ہی جہان آتا ہی مقرر اور یہ بہی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکی کی جائز ہی اگر اجازت دی بعد اوسکی جیسی کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکی کی نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادای امانت اور خوش معاملگی امر مین بہتر اور پہنچانی والی ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندی کی بعد از وقوع بلا کی قبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی و شدت ابتلا کی اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیاء کی حق ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہی

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَدْتُّ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ

اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سی کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نی یہ کہ جہاد کو جاؤں میں اور تحقیق آیا مین کہ مشورہ کروں آپ سی پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو پس تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اوسکی کی ہی نقل کی یہ احمد اور نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

ف یعنی ماں کے پاؤں کے پاس رہو اور خدمت اوسکی کر کہ باعث دخول بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم سلطان اوسکی اولاد کو واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ ح وعن ابن عمر قال كانت تحتي امرأة احبها وكان عمر يكرهها فقال لي طلقها فابيت فاتى عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم طلقها رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ تھی نیچے میرے ایک عورت یعنی نکاح میں تھی میری کہ دوست رکھتا تھا میں اسکو اور تھے حضرت عمرؓ ناخوش رکھتے دشمن رکھتے اوس عورت کو پس کہا حضرت عمرؓ نے مجھکو طلاق دیدے اسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس کہا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دے اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف یہ امر بنا بر استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہو اسجگہ کوئی باعث اور ح وعن ابي امامة ان رجلا قال يا رسول الله ما حق الوالدين على ولدهما قال هما جنتك ونارك رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کی فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی حق ادا کرنا اور رضا اونکی ہی کہ سبب ہے داخل ہونے کی بہشت میں اور ترک کرنا فرمانبرداری کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ میں وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليموت والداه او احدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو لهما ويستغفر لهما حتى يكتبه الله بارا اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہیں ماں باپ اوسکے یا ایک اون میں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے اونکے اور استغفار کرتا ہی واسطے اونکے یہانتک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ف یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد از مرنے اونکی کی وہ فائدہ رکھتا ہی کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالی اونکو راضی کر دیگا اوس سے اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والوں کے ساتھ ماں باپ کی اور رضا جو ہوں اونکی کی ح وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح مطيعا لله في والديه اصبح له بابان مفتوحان من الجنة وان كان واحدا فواحدا ومن امسى عاصيا لله في والديه اصبح له بابان مفتوحان من النار وان كان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه وان ظلماه اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمانبرداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کی یعنی حق ادا کرتا اور اکرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہیں اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ کھلے ہیں اوسکی لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہی ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب فرمودہ حق کی ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکی اوسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر ف تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی نہ دینیہ میں اسلیے کہ فرمانبرداری ماں باپ کی کہ مخالف دین کی ہو ضرور نہیں ہی ح وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من ولد بار ينظر الى والديه نظرة رحمة الا كتب الله له بكل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر كل يوم مائة مرة قال نعم الله اكبر واطيب رواه [illegible] اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنیوالا کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کی طرف یا دونوں میں سے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکی بدلے ہر دیکھنے کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابی نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سے کہ تمہارے گمان میں ہی کہ کیونکر کہا جاوی کا عوض ہر نظر کی حج مقبول

وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الذنوب یغفر اللہ تعالیٰ منہا ما شاء الا عقوق الوالدین فانہ یعجل لصاحبہ فی الحیاۃ قبل الممات اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام گناہ یعنی شرک کی بخشتا ہی اللہ تعالیٰ اونمین سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کے نافرمانی کرنیوالی کو بیچ زندگانی دنیا کی پہلی مرنی کی **ف** یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنیوالی کی پہلی فنا اوسکی کی اور ممکن ہے یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلی مرنی اونکی اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پہر احتمال ہی کہ ہون بیچ حکم اونکی کی تمام حقوق بندون کی اسلیئے کہ مثل وعید کی وارد ہوا ہی بیچ حق اہل الظلم اور باغی بغیر حق کی اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی اوپر نافرمانی ماں باپ کی انتہی وعن سعید بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق کبیر الاخوۃ علی صغیرہم کحق الوالد علی ولدہ روی البیہقی الاحادیث الخمسۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق بڑی بھائی کا اوپر چھوٹی کی مانند حق باپ کے ہی اوپر بیٹی اپنی کی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین

باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق

باب بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر

الفصل الاول

فصل پہلے

عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس متفق علیہ روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رحم کرتا یعنی رحمت خاص کامل اللہ اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشۃ قالت جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتقبلون الصبیان فما نقبلہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوَ املک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور دیکھا حضرت کو کہ بوسہ لیتی ہین لڑکون کی پس کہا کیا بوسہ لیتی ہو تم لڑکون کا پس نہین بوسہ لیتی ہم لڑکون کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مالک ہوں مین واسطی تیری یہ کہ دور کرے اللہ رحمت نکال کر تیری سینی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالیٰ جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہی مین اوسکو دفع نہین کرسکتا اور یہ معنی اوسکی ہین کہ لفظ ان کو ساتہ زبر ہمزہ کی پڑہین جیسا کہ اکثر روایات مین ہی اور ایک نسخہ مین ساتہ زیر ہمزہ کی ہی اوسکی معنی یہ ہین کیا مالک ہون مین کہ رحمت کا تیری دل مین اگر نکال لی اللہ تعالیٰ تیری دل سی رحمت کو یعنی اللہ تعالیٰ نی جو تیری دل مین رحمت و شفقت نہین رکہی سکتا تو نہین رکہہ سکتا ہون اور توضیح ہی مسلم رحمی پر اور اشارت ہی اسپر کہ نہین رحمت پیدا ہوتی اللہ کی ہی اگر وہ نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کرسکتا اور دل و نون دونون کا ایک ہی تفاوت نہ علیہ السلام انتہی

وعنہا قالت جاءتنی امرأۃ ومعہا ابنتان لہا تسألنی فلم تجد عندی غیر تمرۃ واحدۃ فاعطیتہا ایاہا فقسمتہا بین ابنتیہا ولم تأکل منہا ثم قامت فخرجت فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال من ابتلی من ہذہ البنات بشیء فاحسن الیہن کن لہ سترا من النار متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آئی میری پاس ایک عورت اور اوسکی ساتہ دو بیٹیان تہین اوسکی مانگتی تہی وہ عورت کچہ مجہ سے پس نہ پایا اوسنی میری پاس سوای ایک کہجور کی پس دی مین نی اوس عورت کو وہ کہجور پس بانٹ دی اوس عورت نی وہ کہجور درمیان دونون بیٹیون کی اور آپ نہ کہایا اوسمین سے کچہ پہر اوٹہی وہ عورت اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مین نی آنحضرت سی قصہ اوس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوی ساتہ ان بیٹیون کی ساتہ کسی چیز کی یعنی جاہلیت کی یاد دلاوی اور اونکے ساتہ احسان کرے تو ہوجاوینگی وہ پردہ واسطے اوسکے آگ دوزخ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بیٹیون کی ساتہ احسان کرنا زیادہ واجب ہی بہ نسبت بیٹون کی اسواسطے کہ وہ ضعیف ہین اور احسان ساتہ ان کی نہایت ثواب ہی

یا ساتھ اوس چیز کی کہ صادر ہوئے اونسے قسم محبت و [illegible] اور صبر کرنی ہی اوسپر اور ظاہر انی ہی اور شرط احسان کی یہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہانتک کہ حاصل ہووی بیپروائی اونکو سبب نکاح کی یا غیر اوسکی کی آہ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیوں کو یہانتک کہ پہنچیں وہ حد بلوغ کو یا پہنچیں اپنی خاوندوں کی پاس آویگا وہ دن قیامت کی اس حال میں کہ میں اور وہ ہم ہونگی اسطرح اور ملائیں اونگلیاں اپنی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی جو مثلی بیان معنی ہکذا کی او کیفیت ہم ہونی کی انگلی شہادت کی او بیچ کی ملائیں یعنی جیسی کہ ان دونوں انگلیوں کو ملا ہوا دیکھتی ہو اسی طرح میں اور وہ روز قیامت کی ہم ہونگی یعنی میں اور وہ محشر میں ساتھ ہونگی یا جنت میں ساتھ داخل ہونگی آہ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر گیری کرنی والا عورت بن خاوند والی کا او مسکین کا مانند سعی کرنی والی کی ہی راہ خدا میں یعنی جو کہ سلوک و خبر گیری کری عورت بن خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب سعی کرنی والی او خرچ کرنی والی کی راہ خدا میں کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہوں میں اونکو کہ یہ بھی کہا کہ خبر گیری کرنی والا عورت بن خاوند کا او مسکین کا مانند قیام کرنی والی کی ہی رات کو نماز کی لیی کہ سستی نہیں کرتا او فتور واقع نہیں ہوتا اوسکی شب خیزی میں اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہیں افطار کرتا یعنی دن کو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فقیر بھی بیچ حکم مسکین کی ہی بلکہ بالاولی ہی بعضوں کی نزدیک اور یہ جو کہا کہنی والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسی کہ تصریح کی ساتھ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہ ہیں کہ گمان کرتا ہوں میں مالک کو کہ یہ بھی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوٰۃ و مصابیح کا یہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابو ہریرہ ہی پس تقدیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابو ہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ مؤید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد اور شیخین و ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ والقائم اللیل الصائم النہار آہ **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میں اور پرورش کرنی والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت میں اس طرح ہونگی او اشارہ کیا ساتھ اونگلی شہادت کی او بیچ کی اونگلی کی اور کشادگی رکھی درمیان اونکی تھوڑی سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** واسطی عدم تعدد و کثرت کی اور گویا آنحضرت نی اشارہ کیا ساتھ اسکی طرف عالی ہونی مرتبہ نبوت کی اور طرف اسکی کہ بعد نبوت کی رتبہ فتوت و مروت کا ہی آہ **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھیگا او دیکھنی والی تو ای مخاطب کامل مسلمانوں کو بیچ رحم کرنی آپس میں اونکی [illegible] ایمانی کی بغیر اور [illegible] اوسیچ رعایت کرنی احوال کی بعض [illegible] آپس میں [illegible] مانند الفت کرنی کی آپس میں [illegible] مہربانی اور مدد کرنی کی آپس میں مانند حال بدن کی جسوقت [illegible] ایک عضو بدن کا [illegible] ایک دوسری کو بلاتی [illegible] ساتھ بیداری [illegible] نقل کی یہ بخاری [illegible]

ف [illegible]

اون ہوا کرے اسکی سبب سے ہر ایک کو ... اوکی اس سبب سے ... کا ترجمہ ہی شیخ سعدی کا کہا ہی بنی آدم اعضای یکدیگر اند
کہ در آفرینش ز یک گوہر اند چو عضوی بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
المؤمنون كرجل واحد إن اشتكى عينه اشتكى كله وإن اشتكى رأسه اشتكى كله رواه مسلم اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہین جیسے اعضا ایک شخص کے ہین کہ اگر ایک عضو مین درد ہو اگر دکھتی ہی آنکھ اوسکی دکھتا ہی
بیمار ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر دکھتا ہی سر اوسکا دکھتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابي موسى عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا ثم شبك بين أصابعه متفق عليه اور روایت ہے ابی موسی سے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ مسلمان واسطے مسلمان کی مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکھتی ہین اور جیسے مضبوط کرتی ہین بعضی اجزا مکان کی بعضی کو
یعنے اسی طرح مسلمانون کو چاہیے کہ آپس مین ایک دوسرے کی تقویت و تائید مین رہین پہر داخل کین آنحضرت نے انگلیان اپنی ایک ہاتھ کی بیچ انگلیون دوسرے کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی واسطے بیان تمثیل کی کہ مسلمان اس طرح آپس مین ملے ہوئے اور ایک دوسری کا مددگار رہے لیکن مددگاری حق بات مین ہو
حرام مکروہ اور موجب گناہ کی نہو **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا أتاه السائل أو صاحب حاجة قال
اشفعوا فلتؤجروا ويقضي الله على لسان رسوله ما شاء متفق عليه اور روایت ہی اوسی ابو موسی سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق تہی آنحضرت جب آتا اونکے پاس سائل یا حاجتمند فرماتی یعنی صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر
اپنی کی جو کچھ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم سفارش کرتی رہو تا ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کیونکہ وہ تقدیر الہی
اور حکم اوسکی کی ہی اور بلا لحاظ اسکی کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک کرو اوسکو اور ثواب اوسکا ہاتھ سی نہ جاوے اور جاننا چاہیے کہ سفارش حدود مین اللہ کے بعد پہونچنے
کی امام تک جائز نہین اور پہلے پہونچنے کی اوس تک جائز ہی اور تعزیرات مین جائز ہی سفارش مطلق اور یہ سب صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ نہو مشہور بد
وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انصر أخاك ظالما أو مظلوما فقال رجل يا رسول الله أنصره مظلوما
فكيف أنصره ظالما قال تمنعه من الظلم فذلك نصرك إياه متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدد کر اپنے بہائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اوسکی اس حال مین کہ مظلوم ہو یا کیفیت اوسکی معلوم ہی پس
کیونکر مدد کرون اوسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نے منع کرنیوا اور باز رکہی تو اوسکو ظلم سی یعنی باز رکہنا اوسکا ظلم سی مدد کرنی تیری ہی اوسکی یعنی شیطان اور
نفس پر کہ باعث ہین اسکی ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المسلم أخو المسلم لا يظلمه
ولا يسلمه ومن كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة
ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بہائی
مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم ان کا رکہتی ہی یا ارشاد ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا یا چاہیے کہ نہ ظلم کرے مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالے اوسکو ہلاکت مین نہ چہوڑے اوسکو
دشمن کے ہاتھ مین بلکہ مدد کرے اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بہائی مسلمان کے ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اوسکی کی اور جو کوئی دور
کرے مسلمان سے کوئی غم یعنی خواہ تہوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک غم غمون دن قیامت کے سے کہ کسی قسم نہین ... اوسکی کا اور جو کوئی
ڈہانکی یا عیب کسی مسلمان کا ڈہانکیگا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتر ڈہانکنی کی ... موقوف سی اور
ترک کرنی محاسبہ کی اور پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی کی اور لکہا ہی علما نے کہ پردہ پوشی مستحب ہی اہل عزت و حیا کی ہی کہ ... پوشیدہ رہی

اگر کوئی کام ناشائستہ کرتی ہیں تو پردہ حیا میں اوسکو پوشیدہ رکھتی ہیں اور جسنے کہ پردہ حیا کا اوٹھا دیا اور بیباکانہ اظہار فسادکی ہمہ وقت ہو اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اوسکا واجب ہی اور منع اور زجر اوس سے لازم ہوا اگر منع سے باز رہی تو خبر حاکم کو کردینی چاہیے تا اوسکو ایذا لوگون کی سی اور فساد ڈالنی سی فتنہ مین باز رکھی اور عیب راویون کا اور گواہون اور حاکمون اور ظالمون کا واسطی نگہبانی دین کی اور حفاظت حقوق لوگون کی واجب لازم ہی اور قبیلہ اظہار عیبون کی سی نہین ہی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی ظلم کری وہ اوسپر اور نہ ترک مدد کری اوسکی اور حقیر نجانی اوسکو پرہیزگاری اس جگہہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **ف** حقیر نجانی الخ یعنی ساتہ ذکر کرنی عیبون اوسکی کی اور بدزبانی اور ٹہٹہا کرنی کی اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین ہو اور نامراد اور خراب حال ہوگیا جاننا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سبحانہ واسطی اونکی ہی فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ہر وجہ عزت ایمانی اونکی ہاتہ سی ندینی چاہیے خصوصاً جو کہ نور علم سی آباد سینہ روشن ہو رہے ہین عایت تعظیم اونکی کی بطریق اولی ملحوظ رکہی اکثر لوگ خصوصاً اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین وبال فقراء و غربا مین گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت مین ہی محبت فقراء و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کی اور حکم کیا گیا تہا ساتہ ہمنشینی فقراء کی جیسیکہ سورہ کہف مین ہی پرہیزگاری اسجگہہ ہی الخ یعنی نہین جایز حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیزگار ہو شرک و گناہون سے یا یہ مراد ہی کہ تقوی سینہ مین ہی اور کار باطن ہے اور مقصود اس جملہ سی تاکید تقویت جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کری حالانکہ حقیقت حال اوسکی کی معلوم نہین یا یہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دل مین ہی پس جسکی دل مین تقوی ہو وہ مسلمان کی حقارت نکری اسلئی متقی حقارت کرنی والا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکری اور کلام کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اوسکا تلف ہووی اور آبروریزی اوسکی ہو اور حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تہی وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتہ سابقین و مقربین کے بہشت مین داخل ہوونگی تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنی والا لوگون سی توفیق دیا گیا بہلائیون کی اور دوسرا شخص مہربان یعنی چہوٹون بڑون پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنی والا یعنی اوبچیرہی کہ نہین حلال پر پرہیزگار یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیالدار یعنی نہین باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کی اور ساتہ سوال کرنی کی خلق سی اور حاصل کرنی کی مال حرام کی اور ساتہ غافل ہونی کی علم و عمل سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب مشغول ہونی ان افعال کی مقصود برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظا اور تشدیدا نہ حصر جیسی او پہ تعریف تقسیم اقسام مذکورہ کی کی اول ضعیف العقل کہ نہین عقل اوسکو بازرکہی ناشائستہ

سنی اور شرابخوری اور مقامات فسق و فجور کی طرف حریص ہونا اور شہوت کی اور غضب کی اطاعت کرنا ہو گیا ہو ان میں سے کسی ایک بات کی اور کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور حسد کرنا اور کسی کا مال کھانا کسی کو ستانا اور اہل اللہ سے عداوت رکھنا اور دنیا کے مال کو طلب کرنا اور حرص کرنا ہو شامل ہیں اہل مال کو اپنی طرف کھینچنا اور جاہ و حشمت کی طلب بھی حرص ہی ہے اور حرام کی طرف میلان ہو اس کی طلب سے حاصل کریں اور اہل حق سے عداوت رکھے اور غفلت کے ساتھ زندگی بسر کرے اور موت کو یاد نہ کرے اور یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک شخص کو بچنا چاہئے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ جو امانت میں خیانت کرے یعنی وہ پوشیدہ رکھنا اور جو چیز اس کو سپرد کی گئی ہو اس میں خیانت کرے ہو مگر کہ ہو نہ چھپتا ہی اور جو شخص کہ اس کو امانت دی اور مطلع ہو اس پر خیانت کری اور بعضوں نے کہا کہ مطلب یعنی طمع کے سبب آتا ہی یعنی خیانت کی طرف نہیں ہوتا اور چھپتا ہی یعنی ظاہر کرتا ہی اور یہ ہمیں نہیں لگتا کہ خیانت کرتا ہی اور اس کو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہیں کرتا اور شام نہیں کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجھ کو سبب اہل ہیر کی یعنی ہر صبح و شام کا اور اس کا فریب یہ ہی کہ طمع کہتا ہی اہل مال تیری ہیں اور ظاہر کرتا ہی عفت و امانت کو لیکن باطن میں خیانت کرتا ہی اور ہیں اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جھوٹے کو اور بد خلق فحش گو کو نقل کی مسلم نے **ف** طرح جیسے صفت فعلیہ سے ظاہر ہو وجود اس کا خارج میں یعنی غیر میں اور رفیق سے مراد ہی صفت قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر میں اثر اس کا یا نہ ہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل و کذب مصدر ہیں قائم مقام فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرت نے اس مقام پر اور ان کی بخیل و کاذب کو یعنی فرمایا اور راوی کو دونوں میں سے بخیل اور کاذب میں اور اس صورت میں عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نہ کہا ذکر البخیل والکاذب تو اس لئے کہ یہ بیان ہی کہ آنحضرت کی بات نہیں سنی ٹھیک ٹھیک ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل و کذب کی لفظ سے سمجھے جاتی تھی خواہ یوں فرمایا البخیل والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او الکذب میں اکثر روایتوں میں لفظ او شک راوی کی ہے جو معنی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو اور بعضی روایت میں و الکذب ساتھ واو کی آیا ہی اور بہتر ہے یہی کہ واو ہو یعنی ایک ہی اور لفظ شنظیر بعضوں نے کہا کہ منصوب ہے فاعلیت پر وہ اولی کی کذب پر اور ہم بیان کریں گے اور یہی بہتر ہوگا معطوف ہوا پر اور ہو یہ جو بخیل ہی یا کاذب اور یا پانچواں شنظیر یعنی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس ذات کی کہ جان میری اس کی ہاتھ میں ہی نہیں ایمان لاتا بندہ یعنی کامل نہیں ہوتا ایمان اس کا یہاں تک کہ دوست رکھی واسطے بھائی مسلمان کی اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطے اپنی نفس کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بھلا دنیا اور آخرت کا اور ایک روایت میں انصاف کے ساتھ صریح آیا ہی اور بھلائی آخرت کی نجات پانا ہی عذاب سے اور پہنچنا درجات جنت کو سبب اعمال صالحہ کی اور بھلائی دنیا کی اسباب اور متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کی ہوں پس ان چیزوں کو اپنی لیے دوست رکھتا ہی چاہئے کہ سب مسلمانوں کی لیے بھی دوست رکھی اور جو کہ سبب فتنہ اور شیطانی اور حرص اور نقصان اور فساد باطن کی ہو اپنی لیے مال اور جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد اور وبال ہو نہ دوست رکھتا ہی اور دوست رکھتا ہی کہ کوئی مسلمان اس بلا میں ہو پس دوست رکھی ان کی لیے اور ایسا ہی رفیق کی لیے جو دوست رکھتا ہی کہ ہو اور کی لیے کیونکہ وہ خیر ہیں یا ایک شخص ہے کہ مال و جاہ اس کی لیے سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب حق تعالی کا ہوتا ہی کہ اس کی واسطے خبر گیری فقراء کی کام آتی ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ جس کو جو ہوتا اس کی لیے ایسا ہی فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس پہچاننا حال مال و جاہ کا اور دوست رکھنا اس کا اس کی لیے درست ہوگا اور نہیں **وَعَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی نہیں ایمان لاتا
قسم ہی خدا کی نہیں ایمان لاتا قسم ہی خدا کی نہیں ایمان لاتا پوچھا گیا کون ہی یا رسول اللہ فرمایا وہ شخص کہ امن میں نہ رہی ہمسایہ اس کا

میں نہیں ہوتا ہمسایہ جسکا بدیوں اوسکی سے روایت کیا اسکو بخاری نے وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة
من لا يأمن جاره بوائقه رواه مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتھ نجات پانے کے
وہ شخص کہ نہیں امن میں ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکی سے نقل کی یہ مسلم نے ف یہیں مبالغہ ہی کہ گردانا انہوں نے امن کو وقوع ضرر سے سبب واسطے نفی دخول جنت
کی پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر وشر کا وعن عائشة وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما زال جبريل
يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے اور ابن عمر سے کہ نقل کی اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبریل امر کرتے تھے مجکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتھ احسان کرنی کی اوسپر اور دفع کرنی ضرر کی اوس سے یہانتک کہ گمان کیا
میں نے کہ تحقیق جبریل نزدیک ہیں کہ وارث کرینگے یعنی ساتھ وحی الہی کی ہمسایہ کو کہ آپس میں ایک ہمسایہ دوسری ہمسایہ کا وارث ہوا کرے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنتم ثلثة فلا يتناجى اثنان
دون الآخر حتى تختلطوا بالناس من اجل ان يحزنه متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہووین تم تین شخص پس سرگوشی نکرین دو شخص آپس میں بے سنائی شخص دوسری کی کہ تیسرا ہی یہانتک کہ ملو تم ساتھ لوگوں کی یعنی بعد
ملنی لوگوں کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کریں مضائقہ نہیں پس اگر چار شخص مصاحب ہوں اور دو شخص آپس میں سرگوشی کریں تو روا ہی
منع سرگوشی کرنی دو شخصوں کی ہی وقت مصاحبت تین شخصوں کی بسبب غمگین ہونے اوس تیسری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لفظ یحزن ساتھ زبر ی اور پیش ز کی اور ایک لغت میں ساتھ پیش ی اور زیر ز کی ہی اور دونوں لغت فصیح ہیں متعدی بخود یحزنه واحزنه
اندوہگین ہوا اور روایت اول مشہورتر ہی اور سبب غمگین ہونے کا یہ ہی کہ اوسکو خیال آوے گا کہ شاید میری ہلاکت اور بداندیشی کا مشورہ کرتی ہوں
کہا نووی نے کہ یہ نہی سرگوشی کرنی دو کی بیچ حضور تیسری کی اور اسی طرح نہی سرگوشی کرنی تین یا زیادہ کی بیچ حضور ایک کی نہی تحریمی ہی اسی طرح ہے
جماعت سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر اگر بے اذن اوسکی کی اور یہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا ہی یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا کہ یہ نہی ہمیشہ ہے
ہر زمانہ میں سفر میں ہو یا حضر میں ع وعن تميم الداري ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الدين النصيحة ثلثا قلنا لمن
قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم رواه مسلم اور روایت ہے تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دین نصیحت ہی یعنی فرض اعمال دین کی یا اہم مہمات دین خیر خواہی ہی تین بار فرمائی یہ بات کہا ہم نے یعنی صحابہ نے کس کی لیے ہی اور کس کی خیر خواہی
کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالی کی اور واسطے کتاب اوسکی کی اور واسطے رسول اوسکی کی اور واسطے اماموں مسلمانوں کی یا اماموں کی کہ امرا و علما ہیں
اور واسطے سب مسلمانوں کی نقل کی یہ مسلم نے ف خیر خواہی اللہ کی یہ ہی کہ ایمان لاوے اوسکی وحدانیت اور صفات پر اور ترک کرے الحاد کو اوسکی صفات میں
اور خالص کرے نیت اوسکی عبادت میں اور فرمان برداری کرے اوسکی امر و نواہی کی اور اقرار کرے اوسکی نعمتوں کا اور شکر کرے اوسکا اور محبت رکھی
اوسکی فرمانبرداروں سے اور دشمنی رکھی اوسکی نافرمانوں سے اور خیر خواہی اوسکی کتاب کی یہ ہی کہ اعتقاد کرے یہ کلام ہی اللہ کی پاس سے اور عمل کرے
اوسپر اور تلاوت اوسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کرے اور خیر خواہی اوسکی رسول کی یہ ہی کہ تصدیق کرے اوسکی نبوت کی اور قبول
کرے اوس چیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سے لائے ہیں اور اطاعت کرے اونکی اور مدد کرے اونکی زندگی اور بعد وفات اونکی کے اور دشمنی رکھے اونکے دشمنوں
سے اور محبت رکھے اونکی اہل بیت اور صحابہ سے اور اقتدا کرے اونکی سنت کی اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہی یا سب کتابیں اللہ تعالی کی اور مراد رسول
سے آنحضرت ہیں یا سب رسول اللہ تعالی کے ہیں اور یہ خیر خواہی فی الحقیقت بندہ کی طرف راجع ہی کہ خیر خواہی اپنی آپ نفس کی کرتا ہی اپنے لیے یعنی خیر خواہی

امام کی یہ ہی کہ اونکی خیر خواہی کی کرے یہی باتون میں اطاعت کرنی بہتر ہی اونکو وقت غفلت کی اور حرج کی امر شرعی کی طرف کرتی رہی

سلطان کی یہ ہی کہ اونکی کی ہمیں روایت کرنی اور خیر خواہی سب مسلمانون کی یہ ہی کہ ہدایت کری اونکو طرف بھلائیون کی دین اور دنیا کی اور منع کری

ضرر اونکی سی اور نفع پہنچاوی اونکو اور یہ حدیث جامع الکلم ہی کہ برابر تمام دین و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی شرح اوسمین ہی

وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جریر سی کہ کہا جریر نی کہ بیعت کی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر قائم کرنی نماز کی اور دینی زکوۃ کی اور خیر خواہی کرنی کی

واسطی ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد ہین حق اللہ سی وہ عبادتین خاص کرکین کہ عمدہ عمل ہین تو

بدنی اور مالی ہین اور ارکان اسلام سی ہین بعد شہادتین کے کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہو سکتا ہی کہ روزہ اور حج اوس وقت مین فرض نہوا ہو اور خیر خواہی

مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندون کی منقول ہی کہ جریر نی ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنی والی کو کہ گھوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سی آیا

بیچتا ہی تو چار سو درہم کو اوسنی کہا کہ یہ تم جانو ای عبد اللہ پھر کہا کہ گھوڑا تیرا بہتر ہی اوس سی آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پھر سو سو بڑھاتی گئی یہانتک

کہ پہنچی آٹھ سو درہم کو پھر خریدا اوسکو آٹھ سو درہم کو پس لوگون نی سبب اوسکا پوچھا کہا اونہون نی یہ کہ مین نی بیعت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی

ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنی کی اوپر **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ

الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا سنا مین نی

ابو القاسم سی کہ سچی تھی سچی کہی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کی دل سی نقل کی یہ احمد اور

ترمذی نی **ف** سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالی نی اونکی سچی ہونی کی خبر دی ہی یا بہ نطق عمل ہوی اور بدبخت سی مراد کافر ہی یا فاجر **وَعَنْ**

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي

السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شفقت کرنی والی خلق پر رحمت

کرتا ہی اونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کری تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** اونپر کہ زمین مین ہین یعنی

جانور اور آدمی خواہ نیک ہون خواہ بد اور رحم کرنا بد پر یہ ہی کہ اونکو بدی سی باز رکھین جیسیکہ گذرا کہ مدد کر اپنی بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم اگر مراد یہ ہی

کہ رحم کرو اونپر کہ مستحق رحم کی ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت اور سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین رحمت انکی یہ

یہ ہی کہ محافظت کرین دشمنون سی اور موذیات سی کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب باری تعالی سی واسطی

رحم کرنی والون کی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا

وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی ہماری تابعین مین سی وہ شخص کہ نہ رحم کری ہماری چہوٹون پر اور عزت نکری ہماری بڑون کی اور نہ امر کری ساتھ

نیکی کی اور نہ منع کری برائی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تعظیم کی کسی جوان نی کسی بوڑہی کی بسبب بڑہاپی کی اوسکی مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی نزدیک بڑہاپی اوسکی کی

اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کری اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اسلئی کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی

کہ عمر دراز ہوتی ہی اوس جوان کی جو تعظیم کرتا ہی بوڑہی کی منقول ہی کہ ایک مرید کہ خراسان ہی جو ملنی ملازمت شیخ کی کہ مصر میں تہا اور وہان پہونچا اور ایک مدت اوسکی خدمت مین مصر رہا اور ساتہ نہین ہوئی ایک جماعت بزرگون کی مدت شیخ کی لیے آئی پس اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جا اور سوار ہو اونکی تہام لی پس نکلا وہ مرید لیکن تہا عطوہ گذرا اوسکی ملال مین کہ سفر دور دراز کر کر مین شیخ کی پاس آیا اوسکا نتیجہ ہوا یہی جب آ گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پہر کی پاس پس کہا پیری اوی بیدہ بیری قریب ہی کہ تیری پاس اکابر آوین گی اور تعظیم کرینگی اللہ تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت مین گئے اونکے پس کہتے ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازی پر نہین پائی جاتی تہی جگہ خچر اور گہوڑی بسبب کثرت آنی اکابر کی اوسکی ملاقات کیلیے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بہی اللہ تعالی نی یہہ مرتبہ عطا کیا بسبب حبیب رب العالمین کے کہ وہ سن عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی پس برابر کی اللہ تعالی نی عمر اونکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اونکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی * وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْہُ وَاِکْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بوڑہی مسلمان کی اور تعظیم کرنی اوٹہانیوالی قرآن کی یعنی پڑہنی والی قرآن کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور رہنی والا اوس سی اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابو داؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دو قیدین لگائین اوٹہانی والی قرآن کی لیے ایک تو غلو کرنی والا نہو اور دوسری یہ کہ نہ دور رہو اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ مین اور غلو کرنی والا وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظاً اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قرآن مین ساتہ تحریف اوسکی کی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علما کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور بعضون نی کہا کہ غلو مبالغہ کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اس طرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور رہنی والا وہ کہ اعراض کری تلاوت قرآن سی اور احکام قرأت سی اور عمل کرنی سی اوس چیز پر کہ اوسمین ہی اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین ہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اوراد عبادات کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ بغیر قرآن مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور ادنی عادل کا یہ ہی کہ غالب ہو عدل اوسکا ظلم پر بخلاف عکس اوسکی کی یعنی ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاوی گا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ اسی لیی کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ جو کوئی کہی اس زمانی مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایک طرح کی عدل سی اور تحقیق اسکی مبنی ہی اوپر فرق کی درمیان اوسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبہی کبہی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اوسپر کہ ہو موصوف ساتہ عدل کی بطریق دوام کی جیسی کہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح اسنتہ مین ہی کہ کہا طاؤس نی سنت سی ہی یہ کہ توقیر کری تو چار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین مان ہی اور مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیی ہی کہ ظاہر ہی یا اسلیی کہ کلام اجنبیون مین ہی پس جبکہ ہوا پیر شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیجیو تعظیم اوسکی اسلیی کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی خطیب نی جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ مِنْ اِجْلَالِیْ تَوْقِیْرَ الشَّیْخِ مِنْ اُمَّتِیْ * وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْہِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہتر گہرون کا

مسلمانوں کی گھروں میں وہ گھر ہی کہ اوسمیں ہو یتیم کہ احسان کیا جاتا ہی طرف اوسکی اور برا گھر مسلمانوں کی گھروں میں وہ گھر ہی کہ اوسمیں ہو یتیم کہ برائی کیجاتی ہی طرف اوسکی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** اور ایذا دیجاتی ہی اوسکو یعنی وہ گردو یعنی تعلیم و ادب کی اور میں تو داخل احسان کی ہی برائی کا یعنی

وعن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسح راس یتیم لم یمسحه الا للہ کان له بکل شعرة مرت علیها یده حسنات ومن احسن الی یتیمة او یتیم عنده کنت انا وهو فی الجنة کهاتین وقرن بین اصبعیه رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی امامہ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کی ہاتھ پھیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کی درحالیکہ نہیں پھیرا ہی ہاتھ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی نہ واسطی اور غرض کی ہوگی ہیں واسطے اوسکی بدلی ہر بال کی کہ پھیرا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا نیکیاں اور جو شخص کہ احسان کری طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکی کی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اوسکی پرورش میں ہے خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا میں اور وہ بہشت میں مانند ان دونوں کی اور ملائیں دونوں انگلیاں اپنی یعنی بیچ کی انگلی اور اوسکی پاس کے کہ انگوٹھے کی طرف ہی یعنی میں اور وہ مانند ان دونوں انگلیوں کی نزدیک ہونگی بہشت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے

ف لفظ تمر ساتھ زبر تے اور پیش میم کی ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش تے اور زبر میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہی اور فاعل اوسکا ضمیر راجع کی ہی اور یدہ مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ پھیرا ہی وہ شخص ان بالوں پر ہاتھ اپنا اور لفظ حسنات ساتھ رفع کی ہی بنا بر ہونے اوسکی کی اسم کان کا اور ظاہر یہ ہی کہ نیکیاں مختلف ہوتی ہیں کمیت کیفیت میں باعتبار اچہا کرنے نیتوں کی اور احسان کرنی یعنی شفقت مہربانی کری اور پہر اور تادیب و تعلیم کری اوسکو اور نکاح کر دی اوسکا اور محافظت کری اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ او یتیم میں تنویع کی لیے ہی اور ظاہر یہ ہی کہ شک کی لیے ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمہ فرمایا یا یتیم اور اس حدیث میں اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی کی اور ح **وعن** ابن عباس قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوی یتیما الی طعامه وشرابه اوجب اللہ له الجنة البتة الا ان یعمل ذنبا لا یغفر ومن عال ثلث بنات او مثلهن من الاخوات فادبهن ورحمهن حتی یغنیهن اللہ اوجب اللہ له الجنة فقال رجل یا رسول اللہ او اثنتین قال او اثنتین حتی لو قالوا او واحدة لقال واحدة ومن اذهب اللہ بکریمتیه وجبت له الجنة قیل یا رسول اللہ وما کریمتاه قال عیناه رواه فی شرح السنة اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص جگہ دیوی یتیم کو طرف کھانی اور پینی اپنی کے واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلا شک و شبہہ موجب وعدہ الہی کی مگر یہ کہ کری وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا اور جو شخص پرورش کرے تین بیٹیوں کی یا پرورش کری اونکو کہ مانند تین بیٹیوں کی ہیں کہ تین بہنیں ہوں پہر ادب سکہا دی اونکو اور شفقت کری اوپر یہاں تک کہ بی پرواہ کری اون کو یعنی بڑی ہوں اور نکاح کیجاوی پس واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا ایک شخص نی اے رسول اللہ یا دو یعنی فرماتی ہی کہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کرنی میں بہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کری دو بیٹیوں یا دو بہنوں کو یہاں تک کہ اگر کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرماتی یا ایک کو اور جس شخص کی لیلے اللہ دو پیاریاں واجب ہوی اوسکی لیے بہشت پوچھا گیا اے رسول اللہ کیا مراد ہی دو پیاری چیزوں سے فرمایا دونوں آنکھیں اوسکی نقل کی یہ شرح السنہ میں

ف وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا ہی یعنی شرک اور حقوق بندوں کی پس تقدیر یہ ہی مگر یہ کہ کری وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا مگر ساتھ توبہ کی یا ساتھ بخشوانے اور مانند اوسکی کی حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالی کی ہیں بخشی جاتی ہیں اگر چاہتا ہی اللہ سوای شرک کی اور اگر کہتی لوگ اگرچہ موجب ہیں بخشنا کی کہ کہتی ہیں احکام مخصوص ہیں آنحضرت جو کچھ چاہیں کریں جس کو چاہیں تخصیص کریں اکثر ظاہر ہی اور جو کہ قائل عدم تفویض کی ہیں وہ کہتی ہیں کہ بعد التماس اونکی کی وحی ہوتی ساتھ اوسکی کہ موافق مقصود اونکی کی تھی اور مانند اسکی بہت سی حدیثوں میں آیا ہی **وعن** جابر بن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ

[illegible]

تعالیٰ علیہ وسلم لان یؤدب الرجل ولدہ خیر لہ من ان یتصدق بصاع رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وناصح الراوی
لیس عند اصحاب الحدیث بالقوی اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی البتہ ایک
ادب سکہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی نہیں
نزدیک محدثون کی قوی ف یعنی حفظ وضبط مین کہ اعتماد اوسپر کیجیے لیس یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین
جائز ہی اجماعاً اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہی م ح ع وعن ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان
وقال الترمذی ہذا عندی حدیث مرسل اور روایت ہی ایوب بن موسیٰ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسیٰ سی موسیٰ نی نقل کی
ایوب کے دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث نزدیک میرے مرسل ہی وعن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا وامرأة سفعاء الخدین کہاتین یوم القیمة واومأ یزید بن زریع الی الوسطی والسبابة امرأة امت
من زوجہا ذات منصب وجمال حبست نفسہا علی یتامٰہا حتی بانوا او ماتوا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی کی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئی مانند
ان دونون انگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی انگلی کی اور انگلی شہادت کی یعنی
واسطی بیان مانند انگلیون کی وہ عورت ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ وجمال والی روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنی سی
واسطی پرورش اور شفقت کرنی کی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہوئی یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بڑی یا بالغ ہونی کی محتاج مان کی نرہی یا مر گئے
نقل کی یہ ابوداؤد نی ف یعنی جس عورت کا خاوند مر گیا یا طلاق دی اور چہوٹی اولاد چہوڑ گیا اور اوس عورت نے اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی
نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکی کی تک اور بسبب خدمت اونکی کی اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا
کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون انگلیون کی قریب باہم ہونگی اوس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوند نکرین
اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک کرین زینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول ہین تو بڑی فضیلت رکہتا ہی م ح ع وعن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ انثی فلم یئدہا ولم یہنہا ولم یؤثر ولدہ علیہا یعنی
الذکور ادخلہ اللہ الجنة رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو
زندہ یعنی جیسیکہ جاہلیت مین بسبب عار وفقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر وذلیل کرکر رکہا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکونکو یعنی لانی وغیرہ مین داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابوداؤد نی ف یعنی ساتہ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہین کہا ابن عباس نی کہ اس
حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین م ع وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اغتیب عندہ اخوہ المسلم
وہو یقدر علی نصرہ فنصرہ نصرہ اللہ فی الدنیا والآخرة فان لم ینصرہ وہو یقدر علی نصرہ ادرکہ اللہ بہ فی الدنیا والآخرة
رواہ فی شرح السنة اور روایت ہے انس سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی
مسلمان کی حال آنکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکی کی یعنی ساتہ دفع کرنی غیبت وعار کی اوس سی اور منع کرنی کی غیبت اوسکی سی پس مدد کی اوسکی

مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی دنیا و آخرت مین اور اگر مدد نکی ہوگی اور وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر تو مواخذہ کریگا اللہ اوسپر بدلی اوسکا اوس سبب سے کہ مدد نکی
دنیا و آخرت مین نقل کی یہ شرح السنۃ مین وعن اسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذب عن لحم
أخيه بالمغيبة كان حقا على الله أن يعتقه من النار رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص باز رکہے کہانی گوشت بہائی اپنی کی سے یعنی غیبت کرنیوالے کو منع کرے غیبت کرنے سے بہائی مسلمان کے سے غائبانہ ہے
حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف کہانی گوشت کی سے کنایہ ہے غیبت کرنی سے جیسی قرآن مجید مین آیا ہے
بیچ برائی غیبت کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانی کو تشبیہ دی غیبت کو ساتہ کہانی
گوشت مُردار کے چونکہ آبروریزی اوسکی کرتا ہی گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اوسکا کہاتا ہی اور واسطی مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقدیر
پر بالمغیبۃ بمعنی غیبت کے ہی ساتہ زیر غین کے یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتہ لفظ ذب کے اور احتمال ہے کہتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو لحم اخیہ کے بتقدیر یاکل لحم
اخیہ کی اور مغیبۃ بمعنے غیبت کے ہو ساتہ زیر غین کی یعنی باز رکہی کہانی گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور آل دونون معنون کا ایک ہی ہی کہ منع کرنا اور باز رکہنا
لوگون کا ہی آپس کی غیبت سے یعنی جو کہ باز رکہی لوگون کو غیبت کرنے سے تو آزاد کریگا اللہ یعنی اول ہلہ مین پہلی داخل ہونی کی اوسمین یا بعد داخل ہونی کی یعنی
پورا کرنی عذاب کی دوزخ وعن ابي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يرد عن عرض أخيه
إلا كان حقا على الله أن يرد عنه نار جهنم يوم القيامة ثم تلا هذه الآية وكان حقا علينا نصر المؤمنين رواه في شرح السنة
اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی کہ نہین کوئی مسلمان کہ دور کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کے سے
یعنی منع کری اوسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ باز رکہی اوس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پہر پڑہی آنحضرت نے واسطی استشہاد کی یہی قول کان حقا
الخ آیت اور ہی ثابت واجب ہم پر مدد کرنی مومنون کی نقل کی شرح السنۃ مین وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من امرئ
مسلم يخذل امرأ مسلما في موضع ينتهك فيه حرمته وينتقص فيه من عرضه إلا خذله الله تعالى في موطن يحب فيه
نصرته وما من امرئ مسلم ينصر مسلما في موضع ينتقص فيه من عرضه وينتهك فيه من حرمته إلا نصره الله تعالى في
موطن يحب فيه نصرته رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری
مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سے اوس جگہہ کہ بیحرمتی کی جاتی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اوس جگہہ مین آبرو اوسکی سی مگر کہ نہین مدد
کریگا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی اوسمین مدد کو یعنی آخرت مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کی
اوس جگہہ مین کہ نقصان کیجاتا ہو اوسمین آبرو اوسکی سے اور بیحرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہ
اوسمین اوسکی نقل کی یہ ابو داود نے وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأى عورة فسترها كان
كمن أحيا موؤدة رواه احمد والترمذي وصححه اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکہے
یعنی جانی عیب یا برائی یعنی کسی مسلمان مین اور ڈہانکدی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کی کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کے ساتہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہ کہی ہی علما نے کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے
مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جسنے کہ عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس سی خجالت کہ وہ اوسکی
نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس ہوا گویا کہ بمنزلہ زندہ کرنی کی ہوا جیسی کہ جیتی لڑکی کو دفن کیا گیا تہی قبر مین اور قریب تہی کہ مر جاتی لیکن نکالی اور زندہ ہوگئی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم مرآۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمطہ عنہ رواہ
الترمذی وضعفہ وفی روایۃ لہ ولابی داود المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن اخو المؤمن یکف عنہ ضیعتہ ویحوطہ من
ورائہ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے بہائی اپنے کا بس اگر دیکھے اوسمین ایذا تو چاہیے کہ دور
کرے اوس سے برائی یعنی او سکو مشغول ہو ساتہ اصلاح حال اوسکی کی جسطرح کہ ہوسکے ساتہ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسے کہ شرط ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور
ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتہ اس لفظ کی ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داود کی یون ہے مسلمان آئینہ مسلمان کا ہے
اور مسلمان بہائی ہے مسلمان کا باز رکہتا اور دفع کرتا ہے اوس سے وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہے اور نگاہ رکہتا ہے یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکے
ف مسلمان آئینہ دوسرے مسلمان کا ہے یعنی آگاہ کر دیتا ہے اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچھ دیکھنے والے کی وجہ میں ہے اگرچہ چہوٹی چیز ہو
دکہا دیتا ہے تحقیق آگاہ کرے تا وہ ذلیل نہو لوگون میں جیسے آئینہ آگاہ کرتا ہے کہ سوا اوسکے کسی پر معلوم نہین کرواتا اور وہ دوسرا بہی مطلع ہو جاتا ہے اپنی برائی
بسبب آگاہ کرنے مومن دوسرے کی جیسا کہ مطلع ہوتا ہے اپنے چہرے کی برائی پر بسبب دیکہنے کی آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر میں
جبتک کہ کاوش کرتے ہین حال ایک دوسرے کی سے اور جب متفق ہونگے ہلاک ہونگے اور واسطے تقویت تائید ان مضمون کی فرمایا المؤمن اخ المؤمن الخ
اور نگاہ رکہتا ہے الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہے اوسکی تو منع کر دیتا ہے اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہے تمام حقوق اوسکی کی نفس
میں اور مال میں اور آبرو میں الخ ع وعن معاذ بن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمی مؤمنا من منافق بعث
اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جہنم ومن رمی مسلما بشیء یرید بہ شینہ حبسہ اللہ علی جسر جہنم حتی یخرج
مما قال رواہ ابو داود اور روایت ہے معاذ بیٹے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنی اوسکی
آبرو کو منافق کی شر سے بہیجے گا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاوے گا گوشت اوسکی کو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کی آگ دوزخ کی سے اور جو شخص کہ تہمت
کرے کسی مسلمان کو ساتہ کسی چیز کی یعنی عیبون میں سے درحالیکہ چاہتا ہے ساتہ اوس چیز کی عیب اوسکا قید کرے گا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک
کہ نکلے عہدہ اوس چیز کی سے کہ کہا ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سے ساتہ راضی کرنے مدعی اوسکی کی یا ساتہ شفاعت کے یا ساتہ
عذاب کرنے کی بقدر گناہ کی اور منافق سے یہان مراد غیبت کرنیوالا ہے اوسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہے خیرخواہی اور دل میں ارادہ رکہتا ہے فضیحت
کا اور غیبت گوئی کا رمنافقون کا ہے کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی الخ ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ وخیر الجیران عند اللہ خیرہم لجارہ رواہ الترمذی والدارمی
وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین یارون کا
یعنی اکثر اونکا از روی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہے واسطے یار اپنے کی یعنی اکثر اونکا از روی احسان کی اگرچہ ساتہ خیرخواہی کی ہو اور بہتر
ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہے واسطے ہمسایہ اپنے کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے وعن ابن
مسعود قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ کیف لی ان اعلم اذا احسنت واذا اسات فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعت جیرانک یقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتہم یقولون قد اسات فقد
اسات رواہ ابن ماجہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرون مین
نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیکوکار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجہسے ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح

اور کہا سنا تو جسوقت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت سنے تو اپنے ہمسایوں کو کہتے ہیں کہ تحقیق نیکی کی تو نے تحقیق نیکی کی تو نے اور جسوقت سنے ہمسایوں
کو کہتے ہیں تحقیق برا کیا تو نے پس تحقیق برا کیا تو نے یعنی نیکی و بدی تیری ساتھ گواہی دینے ہمسایوں کی معلوم ہوگی نقل کی ہے ابن ماجہ نے ف یعنی
ہمسایوں کو یعنی سب ہمسایوں کو یعنی اکثر کو کہ جن میں جمع ہوتی ہیں اسباب عدالت پر غالب اور اس میں اشارہ ہی اس پر کہ السنة الخلق اقلام الحق کذا ذکر
اور حضرت شیخ نے کہا کہ یہ اسوقت ہی کہ جسوقت ہوں ہمسائے اوسکے اہل حق انصاف والے اور نہ بہت محبت کرتے ہوں نہ بہت دشمنی ع وعن عائشة
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انزلوا الناس منازلهم رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اوتارو تم آدمیوں کو بیچ مراتب اونکی کے نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی بیچ مراتب معینہ اونکی کی یعنی جاہ و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک سے
شریف و اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع و ذلیل دونوں کو یکسان نکرو تعظیم و تکریم میں ہر ایک کی ساتھ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اوسکی کا نہو
پس برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کی بلکہ ہر ایک سے موافق مرتبہ اوسکی کی پیش آؤ فرماتا ہی اللہ تعالی ورفعنا بعضهم درجات اور احیاء العلوم
میں منقول ہی کہ حضرت عائشہ کہانا کہا رہی تہیں کہ ایک فقیر اوس راہ سے گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اوسکو بہیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اوس سے کہلا بہیجا کہ
طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئیے ایک شخص نے حاضرین میں سے تفاوت احوال سے پوچھا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے انزلوا الناس منازلهم وہ مسکین ایک روٹی کی ٹکڑی سے راضی ہوگیا اور اگر سوار سے بہی ویسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اوس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت
اوسکی لازم آتی اور یہ حدیث مبدا ہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کی اور تفضیل خلفا کی اور مانند اونکی کے جیسیکہ یہ حدیث منشا ہی وہم اغنیا و متکبرین کا
امرا و وزرا سے جیسی دیکہا جاتا ہی بیچ مجلسوں اونکی کی قد علم کل اناس مشربهم و فہم کل فریق منہم یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا یعنی علما کا فہم اس سے
سمجہا ہی کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتے ہیں اونکی غیر پر اور اغنیا کا وہم سمجہا کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتی ہیں اور فاسق و ظالم و جبر و ان
کی عزت و تعظیم کرتی ہیں اور اس حدیث کو دلیل لاتی ہیں اونکو اللہ تعالی نے اس سے گمراہ کیا اور علما کو راہ دکہایا ع

الفصل الثالث

فصل تیسری ع عن عبد الرحمن بن ابي قراد ان النبي صلى الله عليه وسلم توضا يوما فجعل اصحابه يتمسحون بوضوئه فقال
لهم النبي صلى الله عليه وسلم ما يحملكم على هذا قالوا حب الله ورسوله فقال النبي صلى الله عليه وسلم من سره ان يحب الله
ورسوله او يحبه الله ورسوله فليصدق حديثه اذا حدث وليؤد امانته اذا اؤتمن وليحسن جوار من جاوره روایت ہی عبد الرحمن
بیٹی ابی قراد کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن پس شروع کیا صحابیوں نے کہ ملتے تھے اپنے بدنپر پانی حضرت کی وضو کا پس فرمایا واسطی اونکی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو
خوش لگی یہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کے یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہئے کہ سچ بولی اپنی بات میں جسوقت
بات کری اور چاہئے کہ ادا کری امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس ہی جسوقت کہ امانت سونپی جاوی اور چاہئے کہ اچہی کری ہمسائگی ہمسایوں سے کہ
ف مراد وضو کی پانی سے اکثروں کی نزدیک بقیہ وضو کی پانی کا ہی کہ باسن میں بچ رہتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہی جو جدا ہوا
اعضاء مبارک سے اور لینا اوسکا بطور تبرک کی ہی اور یہ مرتبہ بالا تر ہی اول سے اور حقیقت میں دونوں مستلزم ایک دوسری کی ہیں
کہ ہر کوئی اپنی دوستدار کو دوست رکہتا ہی یا لفظ او بمعنی بل کی ہی اور یہ بالا تر ہی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی طرف سے ہو اور معنی حدیث یہ ہیں کہ دعوی
محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی باتوں سے کہ مبدا انکی پیشانی میں ثابت نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہی بجا لانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصا
بجا لانا اون امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایوں سے کہ معاملات میں حقوق العباد اون چیزوں میں مبتلا ہوتا اکثر ہی

اور رضا پاوی اون لوگون مین حضرت کی کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی بیچ ادای اون حقوق کی ہو اس سبب سے خاص اون چیزونکو ذکر کیا ہو ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ رَوَاهُمَا
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مروی ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین مومن کامل وہ شخص کہ
پیٹ بھر کر کہاوی اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بہوکا ہو اوسکی پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جملہ وجارہ الخ حال سے
ضمیر یشبع سی یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بہر کر کہاوی اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اوسکی کا اور بیچ ذکر کرنی پہلو کی اشارہ ہے
کمال غافل ہونی اوسکی کی بیچ خبر گیری ہمسایہ سی ہو ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا
وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَ
صَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ
شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی یعنی لوگون مین بطریق شہرت کے بسبب بہت
نماز اوسکی کی اور روزہ اوسکی کی اور صدقہ دینی اوسکی کی یعنی لوگ کہتی ہین کہ وہ بہت عبادت کرتی ہی لیکن وہ ایذا دیتی ہی اپنی ہمسایونکو ساتھ زبان اپنی کی
فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینی ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودی کہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکی کا نہین ہونگی کہا اوس
شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کم رکھنے روزون کی اور کم صدقہ دینی کے اور کم نماز پڑہنی کی اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہی چند
ٹکڑی قروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سی اپنی ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف**
اصلی کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہی اور نہین ہی فائدہ بیچ حاصل کرنی فضول کی یعنی عبادات نفل کی اور چھوڑ کرنی معمول کے
جیسا کہ وہ واقع ہی بیچ اکثر علما اور صلحا کی کہ علما تو ترک کرتی ہین اون چیزونکو کہ واجب ہی اوپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتی صلحا اوس علم کو کہ واجب ہے
اونپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کہ صوفیہ کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکہتی ہین رعایت پرہیز کرنیکو اوپر دینی دوا کی وہ چاہتی ہین اوس کمارکی کہ وہ کہتی ہین
کہ تخلیہ مقدم ہی تحلیہ پر اور سلبی کرنا ہی اونہون نی توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہی طرف اس معنی کی بطریق نفی و اثبات کی اور اشارہ ہے
طرف اوسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی بلکہ لازم آتا ہی اول سی حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ع **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ
رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑی ہوئی لوگون پر کہ بیٹھی ہوئی تھی پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نیکترین تمہاری کی اور ممتاز کرون نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری سی
یعنی بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نی پس چپ رہی لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کر فرما دین کہ یہ نیک ہی اور یہ بد سماعۃ
مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہ بات موجب فضیحت اور زلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے
ہمکو اور تمیز کر دیجیے نیکترین ہماری کو بدترین ہماری سی پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکھتی ہون لوگ بہلائی اوسکی کی اور امن مین رہتی ہون اوسکی
بدی سی اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکھتی ہون لوگ اوسکی بہلائی کی اور نہ امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان
مین کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بہلائی کی رکھیں اور اوسکی بدی سی امن مین نہون یا اوسکی بدی کی

اس میں معلوم ہوا کہ ایسی بہلائی کی باتوں میں جو شخص ہو دل میں سچی نیت رکہ کر ہے وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قسم بينكم اخلاقكم كما قسم بينكم ارزاقكم وان الله تعالى يعطى الدنيا من يحب ومن لا يحب ولا يعطى الدين الا من احب فمن اعطاه الله الدين فقد احبه والذى نفسى بيده لا يسلم عبد حتى يسلم قلبه ولسانه ولا يؤمن حتى يأمن جاره بوائقه اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے تقسیم کی ہی درمیان تمہارے خلق تمہارے جیسے کہ تقسیم کی درمیان تمہارے رزق تمہارے تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا میں سے مثل سلیمان علیہ السلام اور عثمان کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہیں دوست رکہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہیں دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی جس شخص کو دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ میں ہی نہیں مسلمان ہوتا یعنے کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہیں مومن ہوتا یعنے کامل یہانتک کہ امن میں ہو ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکی سے ف اسلام دل کا پاک کرنا اوسکا ہی عقائد باطلہ سے اور اسلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالا یعنی سے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سے ہی بلکہ کنایہ ہی تسویہ ظاہر باطن سے اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونے اونکے مدار اسلام و ایمان کی ہے وعن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال المؤمن مألف ولا خير فيمن لا يألف ولا يؤلف رواهما احمد والبيهقى فى شعب الايمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن محل ہے الفت کا اور نہیں بہلائی اوس شخص میں کہ نہیں الفت کرتا یعنی مسلمانوں سے اور نہیں الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست رکہیں اوسکو نقل کین یہ دونوں حدیثیں احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف لفظ مالف ساتہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بیچ معنی فاعل و مفعول کے یعنی یالف و یولف یعنے الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسے کہ ایک روایت میں ہی اور موید ہی اوسکی آخر حدیث ہی اور کہا طیبی نے احتمال ہی یہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کی جیسے کہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا الف اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہہ الفت کی اور منشا اوسکا اوسکی کہ الفت کی حاصل ہوتا ہے اجتماع درمیان مسلمانوں کی اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نے منت کہی ہی مومنوں پر ساتہ تالیف قلوب اونکی کی اس آیت میں كنتم اعداء فالف بين قلوبكم اور کئی جگہہ مثل اس مضمون کی ہی ١٢ ع وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قضى لاحد من امتى حاجة يريد ان يسره بها فقد سرنى ومن سرنى فقد سر الله ومن سر الله ادخله الله الجنة اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کی امت میری سے یعنی استدعا حاجت درحالیکہ چاہتا ہو کہ خوش کرے اوسکو ساتہ حاجت روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی اوسکے اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت میں ف اور جامع صغیر میں ہی کہ جسنے روا کی واسطے بہائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطے اوسکی ثواب مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا او عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نے انس سے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغاث ملهوفا كتب الله له ثلاثا وسبعين مغفرة واحدة فيها صلاح امره كله وثنتان وسبعون له درجات يوم القيامة اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص فریاد رسی کرے کسی مظلوم کی لکہتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکی تہتر بخششیں ایک اون تہتر بخششوں میں سے بخشش ہی کہ اوس میں اصلاح ہے کاموں اوسکی کی ہی یعنی دنیا اور آخرت میں اور بہتر بخششیں واسطے اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کی ف وعنه وعن عبد الله قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلق عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الى عياله روى البيهقى الاحاديث الثلثة فى شعب الايمان

اور روایت ہی اونہی انس سے اور عبد اللہ سے کہ کہا اونہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہتر خلق کا طرف اللہ کی وہ شخص ہے کہ احسان کرے اوس کی طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہ تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو وہ پرورش کرتا ہی اور کہلاتا ہی اور نان خرچ کرتا ہی پس یہ نسبت غیر اللہ تعالی کی مجاز ہی اور بہ نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی جیسا کہ خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنیوالے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگے نقل کی یہ احمد نے ف یعنی اول دو شخص آپس مین جھگڑنے والے بعد جھگڑنے اہل کفر کی دو ہمسایہ ہونگے کہ جھگڑینگے بیچ اوس چیز کی کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپس مین حقوق واجبۃ الاداء مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہووی گا بندی سے در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاوی گا اوسمین میان لوگون کی خون ہونگے اور ایک روایت مین یہ آئی کہ اول جھگڑنیوالے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگے پس تطبیق انمین یون کی ہی علماء نے کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اوسکی کی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاوی گا در مقدمہ خونون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہ حدیث مشعر ہی ساتھ اہتمام خصمین کے یعنی جو لوگ آپس مین کہ ہر ایک نے بہ نسبت دوسری کی قصور کیا ہی ادای حقوق مین اور اوس سے گناہ لازم ہوا ہی انمین اول یہ دو شخص جھگڑتے آوینگے اور انکا فیصلہ کیا جاوی گا اور اگر بالفرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب اور مشاکلہ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وجزاء سیئۃ سیئۃ بس اولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات نہ لازم آئی انمین ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهِ قَالَ امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ وَأَطْعِمِ الْمِسْكِينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی فرمایا پھیر تو ہاتھ یتیم کی سر پر اور کہلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نے ف یتیم کی سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت یاد آتی ہی پس غنیمت جانیگا تو حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہی اور کہلا مسکین کو تا کہ دیکھی تو آثار نعمت الہی کی اپنی پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اوروں کو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ع وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی سراقہ بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہی اوپر بیٹی اپنی کے درحالیکہ پھیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نے اور تیری گھر آن پڑی ہی اور نہیں واسطی اوس بیٹی کی کوئی کمانی والا سوای تیرے یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کرے اوسکی اور نہ کوئی خبر گیران ہی ناچار تیری گھر مین آن پڑی ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ

باب ہی بیچ بیان محبت کے بیچ ذات خدا کے اور واسطی خدا کی ف حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور وجہ اوسکی کی کہ نہ آمیزش ہو اوس مین ریا اور خواہش نفسانی کے اور من اللہ یعنی بسبب اللہ کے اور رضا اوسکی کی یعنی جب دوست رکھی کسی بندی کو تو دوست رکھی اوسکو واسطی اللہ کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روحین پہلی آنی کی بدنون مین مانند لشکر کی تہین یعنی ایک جا جمع تہین بعد ازان متفرق کیا اونکو اور بدنون مین بھیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تہین اون مین سے یعنی بعلاقہ مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپس مین الفت رکہتی ہین یعنی بعد تعلق کی بدنون مین اور جو انجان تہین اونمین سے اختلاف رکہتی ہین آپس کی

یہ مجاز ہے اور اصل کی تجسیم ہے اپنی ہیں یہ ہے **ف** یعنی جو روحیں روز ازل کی مناسبت سے صفات میں یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جو روحیں ان
اختلاف تھا یہاں بھی اختلاف رہتا ہے مثلاً نیکوں میں آپس میں موافقت ہوتی ہے اور فاسقوں کو فاسقوں سے اور ظہور وہاں کی عادت کا سبب
الہام خدا کی ہوتا ہے کہ لوگوں کی دلوں میں بسبب ان کی محبت کے یہاں ظہور ہوا کرتا ہے طیبی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ
إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أُبْغِضُ
فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ
الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو یعنی
ارادہ کرتا ہے اظہار محبت اپنے کا واسطے کسی بندے کی اپنی بندوں میں سے تو پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں فلانے کو پس
دوست رکھ تو اوسکو فرمایا حضرت نے پس دوست رکھتا ہے اوسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمان میں یعنی بموجب حکم الٰہی کے پس کہتا ہے تحقیق اللہ تعالی
دوست رکھتا ہے فلانے کو پس دوست رکھو تم اوسکو پس دوست رکھتے ہیں اوسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہے اوسکی ایسی قبولیت یعنی محبت بیچ زمین کے یعنی زمین والے
بیچ اہل زمین کے محبت رکھتے ہیں اور جس وقت کہ بغض رکھتا ہے اللہ تعالی کسی بندے سے پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق میں بغض رکھتا ہوں
فلانے شخص سے تو بھی بغض رکھ اوس سے فرمایا حضرت نے پس بغض رکھتے ہیں اہل آسمان اوس سے پھر کہا جاتا ہے واسطے اوسکی بغض بیچ زمین کے یعنی زمین والے
بھی اوس سے عداوت رکھتے ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو ارادہ کرنا خیر کا ہے واسطے اوسکی اور ہدایت انعام کا اور رحمت کا
اوپر اوس کے اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنے کا اور بدبخت کرنے کا اور محبت جبرئیل اور فرشتوں کی احتمال رکھتی ہے دو وجہوں کو ایک یہ کہ استغفار
کرتے ہیں واسطے اوسکی اور ثنا کرتے ہیں اوپر اور دعا کرتے ہیں اوسکی لیے اور دوسری یہ کہ محبت ظاہری معروف پر لیں کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اوسکے
اور اشتیاق لقا اوسکی کا ہے کہتا ہوں میں یہ ظاہر ہے اسلیے کہ صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیوں معنی مجازی کی طرف پھیرے جہاں
معنی اول متعذر نہیں ہیں **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ
بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
بلاشبہ اللہ تعالی فرماوے گا دن قیامت کے یعنی سب لوگوں کی سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضوں بندوں کی کہ کہاں ہیں آپس میں محبت رکھنے والے
بسبب بزرگی میری کی اور واسطے تعظیم میری کی کہاں ہیں وہ کہ تھی محبت آپس میں واسطے رضا جناب میری کی اور طلب ثواب میری کی آج کے دن جگہ دوں گا میں ان کو
بیچ سایہ اپنی کی ایسا دن کہ نہیں سایہ سوای سایہ میری کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد سایہ خدای تعالی کی سے یا سایہ عرش کا ہے جیسے کہ بعضی حدیثو
میں صریح آیا ہے اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف و تعظیم کی ہے یا مراد سایہ سے ہے حفاظت اور رحمت اوسکی ہے جیسے کہ سلطان ظل اللہ
آیا ہے اور یا سایہ عبارت ہے راحت اور نعمت سے جیسے کہتے ہیں عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ
قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنی کا اپنی بھائی
مسلمان سے کہ رہتا تھا ایک اور بستی میں پس بیٹھا یا اللہ نے واسطے اوسکی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اوس فرشتے نے اوس شخص سے کہ کہاں جایا چاہتا ہے

تو کہا اوسنے ارادہ کرتا ہون مین اپنی بہائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اوس فرشتے نے کہ آیا ہی تیری لیی اوسپر حق نعمت کا کہ پالتا ہی تو اوسکو یعنی کوئی نعمت تو نے دی ہی تو نی اوسکو کہ واسطے طلب کرنے بدلی اوسکی کی جاتا ہی کہا اوس شخص نے کہ نہین سوای اسکی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو واسطے طلب رضا اللہ کی کہا فرشتے نے کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیری تا خبر دون تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نی دوست رکہا تجکو جیسے کہ تو دوست رکہا تو نے اوسکو واسطے خدا کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہے ملاقات صالحین کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبہی اللہ تعالی فرشتون کو بہیجتا ہی اولیا کی پاس اور وہ کلام کرتی ہین اونسی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اگلی امتون کی خصائص سی ہی کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی ہے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کے لیی کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سی اور نہین پونہچا اونکی صحبت مین یا اونکی علم وعمل کو نہین پونہچا پس فرمایا وہ شخص ساتہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حشر کیا جاویگا ساتہ محبوب اپنے کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کی ہی وہی ہی کہ متابعت اور موافقت کیطرف کہینچی لیکن اصل انجذاب اور عقاو مورث معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہے دوستدارون صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اونکی زمرہ مین اوٹہین گی اور اونکی ساتہ ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطی صالح اور بدبخت کے اور موید ہی اسکی حدیث المرء علی دین خلیلہ جیسی کہ آدمی کی پس اسمین ترغیب ہی اور ترہیب ہی اور وعدہ وعید **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وای ہی تجکو کیا تیار کیا ہی تو نی قیامت کے لیے اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پوچہتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبہی ہو وی ظاہرا آنحضرت کو یہ سوال اوسکا خوش نآیا اور گمان کیا کہ ازراہ تعنت اور استبعاد کی پوچہتا ہی نہ ازراہ خوف اعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مین نی اوسکی لیی کچہہ مگر یہ کہ دوست رکہتا ہون مین اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے نہین دیکہا مین نے مسلمانون کو کہ خوشی ہوئی ہون ساتہ کسی چیز کی پیچہے اسلام کے مانند خوشی ہونی اونکی کی ساتہ اس کلمہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** دوست رکہتا ہون مین الخ اوسنی یہی ذکر کیا اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیے کہ یہ سب شاخین ہین محبت کے اور لازم ہین محبت کو اور اسلیی کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطی محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالی نی یحبہم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی یعنی ملحق ہی ساتہ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی اوپر محبت غیر اوسکی کے کہ نفس اور اہل اور مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکی کی اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر مراد غیر اوسکی کی جیسی کہی کہا رابعہ نی **نظم** تَعْصِي الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ ✽ هٰذَا لَعَمْرِيْ فِي الْقِيَاسِ بَدِيْعٌ ✽ لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ ✽ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعٌ ✽ اور مسلمان اسلیی خوش ہوئی کہ وہ پہلی یہ گمان کرتی تہی کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتہ نبی کی محبت اور متابعت کے بلکہ ہوتی ہے اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی اور مجاہدون کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اوپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین ابن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میری جان میری سی اور اہل میری سی اور فرزند میری سی اور مین اپنی گہر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہانتک کہ آتا ہون آپ کی پاس اور دیکہتا ہون آپ کو اور جب یاد کرتا ہون

ہی اور دوست آپکی تو خیال کرتا ہون کہ جب داخل ہونگی جنت مین اعلی درجہ مین ہونگی ساتھ نبیون کی اور اگر مین داخل ہوا جنت مین تو ڈرتا ہون
ہون کہ نہین دیکھنی کا آپکو پس جواب نہ دیا اوسکو آنحضرت نی یہانتک کہ اوتری یہ آیت وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَ
الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ الآیۃ پس ظاہر ہوا ساتھ اوسکی یہ کہ مراد ساتھ معیت کی یہان معیت خاص ہے اور معیت خاص یہ ہے کہ حاصل ہوگی اون سے ملاقات درمیان محب
و محبوب کے نہ یہ کہ وہ دونون ہونگی ایک درجہ مین اسلیی کہ یہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل مختصر وہ حکایت یہ ہی
کہ اعلی درجی والی اوترینگی طرف اونکی کہ نیچے ہین اون سی پس جمع ہونگی بیچ باغون جنت کی اور ذکر کرینگی اون چیزون کا کہ انعام کی ہین اونپر اللہ نی
اونپر اور ثنا کرینگی اوسپر اور اوترینگی اونکی لیی اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لاوینگی اونکو وہ چیز کہ چاہین گی وہ اور مانگینگی پس وہ باغ جنت مین خوش
ہووینگی اور چین کرینگی پھر ظاہر یہ ہی کہ یہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف حسن عمل کی واللہ اعلم **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ
وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کی مانند اوٹھانی والی مشک کی اور پھونکنی والی دہونکنی کی
ہی پس اوٹھانی والا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خرید یگا تو اوس سی اور یا دیگا تو اوس سی خوشبو یعنی اگر مشک تو نہین لیتا خوشبو ہی پہونچتی
ہی طرح اگر ہمنشین نیک سی فیض و نعمت بیشتر نہین پہونچتا ہی بس یہی کہ ایک ساعت اوسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹھتا ہی اور پہونکنے
والا دہونکنی کا یا جلا دیگا کپڑی تیری یا پاویگا تو اوس سی ہوا بدبو ہو ان ہی طرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی
سرمایہ سعادت کو اور اگر یہ نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی البتہ وقت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ یحذیک ... ترجمہ مین لکھا گیا
حضرت شیخ نی لکھا ہی اور ملا علی نی لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ لازم کر اپنی پر صحبت صاحب اول کی اور بچ تو صحبت و موافقت دوسری کی سی اس مین
رغبت دلائی ہی اوپر صحبت ہمنشینی صلحا اور علما کی کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرت مین اور منع کیا ہی صحبت اشرار و فساق کی سی کہ ضرر کرتی ہی
دین و دنیا مین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ
قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ اور روایت ہی معاذ بیٹی جبل کی سی کہ کہا سنا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطی محبت کرنیوالون کی آپس مین سبب
اور ہمنشینی بیٹھنے والون کی بسبب میری اور ثنا میری کی اور واسطی ملاقات کرنی والون کی میری رضا کی لیی یعنی بعض سی ملتی ہین میری محبت کی لیی اور واسطی
مال خرچ کرنیوالون کی میری رضا مین نقل کی یہ مالک نی اور بیچ روایت ترمذی کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ محبت کرنی والی آپس مین
بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیی منبر نور کی کہ رشک کرینگی اونپر نبی اور شہید **ف** یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر رشک کرینگی انبیا
افضل سب لوگون سی ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا مین صرف کرتی ہین باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہی رشک لیجاوینگی
جماعت پر کہ یہ عمل ساتھ اسی آسانی کی کیا اور رشک ہونا مفضول کی فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علما نی دیا ہی کہ مراد رشک سی یہان اچھا جاننا اور
ثنا ہی نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طلب کرنا ہی مثل اوس چیز کو یہ کہتی ہین یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کرتی ہین اور اونکی مقام کو اچھا جانتی ہین دوسرا جواب یہ کہ
کلام مبنی ہی اوپر فرض و تقدیر کی یعنی اگر انبیا اور شہدا کسی پر غبطہ کرتی ہوتی تو اونپر ہوتا اور مشہور جواب یہ ہی کہ ہوسکتا ہی کہ مفضول مین ایک فضیلت کہ فاضل

مین

میں ہو باوجود فضائل و کمالات کی کہ اونکی مقابلہ میں صفت مفضول کی تھوڑی ہی جیسے کہ ایک کے پاس ہزار غلام ہوں بصورت ساتھ گنتی ایک صنفوں اور ہنروں کی ہوں اور
ایک اور کی پاس ایک غلام ہو کہ وہ بھی ہنر یاب ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بھی میری ہاتھ لگ جاوی واللہ اعلم **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ
لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بندگان خدا سی البتہ آدمی ہیں یعنی جماعت عظیم ہی اولیا سی کہ نہیں وی نبی اور نہ شہید رشک
لیجاوینگی اونپر انبیا اور شہدا اور دن قیامت کے بسبب مرتبہ اونکی کی کہ نزدیک خدا کی کہینگی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگی وی فرمایا وہ قوم ہیں
کہ محبت رکھتی ہیں آپس میں بسبب روح خدا کی کہ قرآن ہی حال آنکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر ناتی کی درمیان اونکی ہوا اور بغیر اموال کی کہ دوست رکھتی اونکو آپس میں
پس قسم ہی اللہ کی کہ تحقیق منہ اونکی البتہ نورانی ہونگی یا وہ نفس نورانی ہونگی یعنی یہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کی اور تحقیق وہ نور کی منبروں پر ہونگی یا سلوک سے
اور متمکن نہ ہونگی نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکی کا ہی نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگی جبکہ غمگین ہونگی لوگ اور پڑہی حضرت نی یعنی
اور ثابت کرنی ولایت خدا کی اونکی لیے اور واسطے نفی خوف و حزن کی اونسی یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کی نہیں ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی نقل کی اسکو ابو داؤد
نی اور نقل کی بغوی نی شرح السنہ میں ابی مالک سی ساتھ لفظ کی کہ مصابیح میں مذکور ہی ساتھ اور زیادتیوں کی یعنی جیسے کہ مصابیح میں ہیں اور اسیطرح روایت کی
ہی بیہقی نی یعنی ساتھ زیادتیوں کی شعب الایمان میں **ف** رشک لیجاوینگی انبیا یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہو وی گی اون سی ملاقات آپس کے والا اور صحبت
ہمنشینی آپس کے للہ درمیان ہر نبی اور امت کی حاصل ہی بلا شبہہ اور اسی طرح شہدا سی وہ شہدا مراد ہیں کہ فوت ہوئی ہی اونسی ہمنشینی اور بلند اوسکی کے
اور لفظ روح ساتھ پیش رکی اصل میں معنی اوس چیز کی ہی کہ زندہ ہو ساتھ اوسکی بدن اور مراد اوس سے یہاں قرآن ہی جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وکذلک
اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسے کہ حیات بدنوں کی ساتھ روح کی ہی حیات دلوں کی ساتھ قرآن کی ہی اور دوست رکھنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار
ہی کہ جہت جامع اور باعث محبت اونکی کا قرآن ہی یعنی دین و اسلام ہی اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہی ساتھ محبت مومنین کی
آپس میں اور بعضی مراد روح اللہ سے محبت کہتی ہیں الہی کہ محبت ہی سبب حیات و نشاط اور تازگی دلوں کی ہی جیسے کہ محبوب کو کہتی ہیں جان من اور بعضی
نسخوں میں لفظ روح ساتھ زبر رکی ہی معنی راحت و رزق کی کذا فی الصحاح اور مآل سنوں کا ایک ہی ہی یعنی دوست رکھنا واسطے اللہ کی اور لفظ مصابیح کے
اسطرح ہیں عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان اللہ عزوجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء
بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینہم ارحام یتواصلون بہا ولا دنیا یتباذلون بہا
یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور قدام عرش الرحمن **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَبِيْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے ابی ذر کی ای ابی ذر کونسی رسی مضبوط تر ایمان کی یعنی
شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابو ذر نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا وہ دوستی کرنی آپس میں بسبب اللہ کی اور دوست رکھنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ
ایک طرف سی ہو مانند دوست رکھنی ہماری کی بعض اولیاء اللہ کو کہ نہیں دیکھا ہی ہمنی اونکو اور بغض رکھنا اللہ کی راہ میں نقل کی بیہقی نی شعب الایمان میں

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عاد المسلم اخاہ او زارہ قال اللہ تعالی طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ عیادت کرتا ہی مسلمان بہائی اپنی کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی کہتی ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بلا واسطی یا زبانی ملائکہ کی خوش ہوئی زندگانی تیری یعنی دنیا اور آخرت میں اور خوش ہوا ہی چلنا تیرا کہ بسبب اوسکی تو ہر قدم پہ ثواب کمایا تو نی اور کیا ہی تو نی بہشت سی ایک مکان بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** خوش زندگانی دنیا میں ہی ساتہ قناعت کی اور رضا کی اور برکت رزق کی اور وسعت حال کی اور حسن خلق کی اور توفیق علم وعمل کی اور یہ تینوں لفظ یعنی طبت وطاب وتبوأت اخبار ہیں اور احتمال دعا کا بہی رکہتی ہیں یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑی تو بہشت سی منزل **وعن** المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکہی شخص اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہی کہ خبر کری وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست کہتا ہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ جب وہ سنی گا تو وہ بہی اسکو دوست رکہی گا اور حقوق محبت کی ادا کری گا اور دعا کو اور خیر خواہ اوسکا رہی گا **وعن** انس قال مر رجل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ناس فقال رجل ممن عندہ انی لاحب ہذا للہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال قم الیہ فاعلمہ فقام الیہ فاعلمہ فقال احبک الذی احببتنی لہ قال ثم رجع فسألہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت مع من احببت ولک ما احتسبت رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ الترمذی المرء مع من احب ولہ ما اکتسب اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال میں کہ نزدیک حضرت کی تہی کئی ایک شخص پس کہا ایک شخص نی اون لوگوں میں سی کہ حضرت کی پاس بیٹہی ہوئی تہی تحقیق میں البتہ دوست رکہتا ہوں اس شخص کو کہ گذرا واسطی خدا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی تو اسکو کہا اوسنی کہ نہیں فرمایا کہ اوٹہہ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو پس اوٹہا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ میں دوست رکہتا ہوں تجکو پس کہا اوس شخص نی یعنی دعا دی کہ دوست رکہی تجکو وہ کہ دوست رکہا تو نی مجکو واسطی اوسکی یعنی اللہ تعالی کہا انس نی پہر پہر آیا وہ شخص پس پوچہا اوس سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نی تیری جواب میں پس خبر دی اوسنی حضرت کو ساتہ اوس چیز کی کہ کہی تہی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتہ اوس شخص کی ہوگا کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو اور تیری لیی ہی جزا اور اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی بیچ محبت کرنی اوسکی کی بلکہ ہر عمل میں نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور بیچ روایت ترمذی کی یہ لفظ آئی ہیں کہ مرد ساتہ اوس شخص کی ہوگا کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اور واسطی اوسکی لیی ہی اجر اوس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کی **ف** معنی احتساب کی ہیں امید ثواب کی رکہنی خدا سی اور نیت کرنا نیک اور جزم یقین کی ساتہ اوسکی اور اصل اوس لفظ کی حساب سی ہی معنی گننی کی گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت نیک کی اپنی حساب میں لاتا ہی **وعن** ابی سعید انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصاحب الا مؤمنا ولا یأکل طعامک الا تقی رواہ الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ صحبت کر اور نہ محبت رکہ مگر مسلمان سی یعنی نہ کافر سی یا یہ مراد ہی کہ یار نہ بن مگر مسلمان کامل سی نہ فاسق سی اور منع اس سی نہی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کہاوی کہانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی **ف** یعنی چاہی کہ طعام تیرا وجہ حلال سی ہو تا قابل کہانی متقیوں کی ہو اور چاہی کہ متقیوں کو کہلاوی تا کہ اونکو اوس سی قوت عبادت کی ہو اور فاسقوں کو نہ کہلاوی تا کہ قوت گناہ کی نہ ہو ...

کی ہی یا سبب الفت و محبت کا نہ ہوا در آدمی کی مصاحبت سے بری صفتیں سرایت کر جاتی ہیں اور کھانا متقی عالم کی کو کھلانا خاطر مدارات کی ہو بعض علما مر حاجت مند پہلے کر الله تعالی نی فرمایا ہی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا الخ ہیں ناپرہیزگاروں کا فرق ہے یہاں پر تفع حاجت ناہی ہو کہ کی کا فر کو دینا جائز ہی اخ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب وقال النووی اسنادہ صحیح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہی کسیکو البتہ اوسکی مذہب و سیرت پر ہوتا ہی غالبا پس چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نی کہ اسناد اسکی صحیح ہی ف چاہیے کہ دیکھے الخ فرمایا اللہ تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نی کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کی باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی رغبت کرتی ہی دنیا میں اسلیے کہ طبیعتیں مجبول ہیں اوپر تشبہ و اقتدا کی اور بعد حدیث کی جو مؤلف عبارت رواہ الخ لاتے ہیں اس سے مبالغہ ہی بیچ رد کی اوسپر کہ توہم کیا ہی اوسنی کہ یہ حدیث موضوع ہی الخ وعن یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا آخی الرجل الرجل فلیسألہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن ہو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے یزید بن نعامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت بھائی چارہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھے اوس سے نام اوسکا اور نام باپ اوسکی کا اور پوچھے کہ کس قبیلہ سے ہی اسلیے کہ یہ پوچھنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطے دوستی کی نقل کی یہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی ذر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ای الاعمال احب الی اللہ تعالی قال قائل الصلوۃ والزکوۃ وقال قائل الجہاد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الاعمال الی اللہ تعالی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ احمد وروی ابو داؤد الفصل الاخیر اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا ابی ذر نی کہ نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی طرف اللہ کی کہا ایک کہنی والی نی نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنی والی نی جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کی دوستی ہی بیچ راہ خدا کی اور بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ احمد نی اور نقل کی ابو داؤد نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کہ اول میں کور ہوا روایت نہیں کیا ف لفظ والزکوۃ میں ظاہر یہ ہی کہ واو بمعنی او کی ہی یا تقدیر یہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر ہوا ہو کہ حب فی اللہ و بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سے ہوں حالانکہ یہ افضل اعمال ہیں علی الاطلاق جواب یہ سکا ہی کہ جو کوئی محبت اللہ کی رکھتا ہوگا محبت رکھے گا انبیا اور اولیا اور صلحا سے اور بالضرور اطاعت و اتباع کرے گا اونکی اور جو کوئی دشمنی رکھے گا واسطے خدا کی دشمن رکھے گا دشمنان دین کو اور کوشش کرے گا جہاد و قتال اونکی میں پس یہاں سب طاعتیں نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیر ذلک داخل ہیں نہیں کوئی چیز باہر رہی اسکی گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال و طاعات حب للہ اور بغض للہ ہیں اور یا یہ مراد ہی کہ اعمال قلبی میں حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد اس صورت میں کچھ تعارض نہ ہوا اور یہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب امورات شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کی حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہیں پس لازم پکڑو تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہیں ہی کہ یہ دونوں افضل ہیں نماز اور روزہ اور زکوۃ سے ثواب میں جو تمویہ ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی نے نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المؤمن الخ ع وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احب عبد عبدا للہ الا اکرم ربہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں دوست رکھا کسی بندہ نی کسی بندہ کو واسطے اللہ کے مگر تعظیم کی اوسنی اپنی پروردگار عز وجل کی نقل کی یہ احمد نی وعن اسماء بنت یزید انہا

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انبئکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم الذین اذا رؤوا ذکر اللہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے اسماء بنت یزید کی ہے کہ تحقیق اوسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کیا نہ خبر دوں میں تمکو کہ بہتر میں تمہاری کون ہیں فرمایا بہتر تمہاری وہ لوگ ہیں کہ جب دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ تعالیٰ کی یہ ابن ماجہ کی **ف** اب حفظ اللسان کی بیچ فصل میں حدیث مع ترجمہ کے گذر چکی ہے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان عبدین تحابا فی اللہ عز وجل واحد فی المشرق واٰخر فی المغرب لجمع اللہ بینھما یوم القیمۃ یقول ھذا الذی کنت تحبہ فی اور روایت ہے ابی ہریرہ کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دو بندے محبت کریں آپس میں واسطے خدا کے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں یعنی مثلاً البتہ جمع کرے گا اللہ تعالیٰ درمیان ان دونوں کے دن قیامت کے یعنی واسطے شفاعت آپس کے یا جنت میں بطریق مصاحبت کے فرماوے گا یعنی زبانی فرشتے کی یا بلا واسطہ ہر ایک کو ان دونوں میں سے یہ بندہ وہ ہی کہ تھا تو محبت کرتا اوس سے بسبب میرے **وعن** ابی رزین انہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علیٰ ملاک ھذا الامر الذی تصیب بہ خیر الدنیا والاٰخرۃ علیک بمجالس اھل الذکر واذا خلوت فحرک لسانک ما استطعت بذکر اللہ واحب فی اللہ وابغض فی اللہ یا ابا رزین ھل شعرت ان الرجل اذا خرج من بیتہ زائرا اخاہ شیعہ سبعون الف ملک کلھم یصلون علیہ ویقولون ربنا انہ وصل فیک فصلہ فان استطعت ان تعمل جسدک فی ذلک فافعل اور روایت ہے ابی رزین سے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین کو آیا نہ آگاہ کروں میں تجھکو اوپر جڑ اس امر کی یعنی دین کی کہ پاوے تو بسبب اوسکی بھلائی دنیا اور آخرت کی کو کہ وہ یہ چیزیں ہیں لازم کر اپنی پر بیٹھنا اہل ذکر کی مجلسوں میں یعنی ذکر کی اور جب تنہا بیٹھے تو ہلا زبان اپنی جہانتک کہ ہوسکے ساتھ ذکر اللہ کی یعنی لوگوں میں اور تنہا ذکر کیا کر اور دوست رکھ واسطے اللہ کی یعنی جسکو دوست کہے تو اور دشمن رکھ واسطے اللہ کے یعنی جسکو دشمن کہے تو اے ابو رزین آیا جانتا تو کہ تحقیق آدمی جس وقت نکلتا ہے اپنی گھر سے بقصد ملاقات اپنی بھائی مسلمان کی پیچھے اوسکی ہوتی ہیں ستر ہزار فرشتے سب دعا و استغفار کرتے ہیں اوسکی لیے اور کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاپ کیا واسطے تیرے پس ملا اوسکو ساتھ رحمت اور مغفرت اپنی کے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ کام میں لاوے تو اپنے بدن کو اسمیں یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر **وعن** ابی ھریرۃ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لعمدا من یاقوت علیھا غرف من زبرجد لھا ابواب مفتحۃ تضیٔ کما یضیٔ الکوکب الدری فقالوا یا رسول اللہ من یسکنھا قال المتحابون فی اللہ والمتجالسون فی اللہ والمتلاقون فی اللہ روی البیھقی فی شعب الایمان الاحادیث الثلثۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ ستون ہیں یاقوت کی اوپر بالاخانے ہیں زمرد کی انکے دروازے ہیں کہلی ہوئی روشن و چمکتے ہیں وہ بالاخانے و دروازے اونکی جیسے کہ روشن و چمکتے ہیں ستارے روشن کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کون رہیں گے اونمیں فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں واسطے اللہ کی اور ہمنشینی کرتے ہیں واسطے اللہ کی اور ملاقات کرتی ہیں آپس میں واسطے اللہ کے نقل کیں بیہقی نے شعب الایمان میں یہ تینوں حدیثیں

باب ما ینھی عنہ من التھاجر والتقاطع واتباع العورات

باب اوس چیز کا کہ منع کیا گیا ہے اوس سے چھوڑنی ملاقات کی سے اور کاٹنی دوستی کی سے اور ڈھونڈنا عیبوں کے **ف** تہاجر کے معنی ہیں کاٹنا اور یہی معنی ہیں تقاطع کی پس تقاطع بیان تفسیر ہے تہاجر کی اور مراد اونسے ترک ملاقات اور سلام بھائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند محبت کا اور رابطہ اسلام کا زیادہ تین دن سے اور یہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا تہا اسیلئے کہا ما ینھی عنہ من التھاجر والتقاطع اور

عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکہی اور مکروہ جانی آدمی اوسکی ظاہر ہونی کو اور دوست رکہی کہ پوشیدہ رہی یعنی عیب و نقصان کہ آدمی مین ہین اور اتباع عورت عیب جوئی کرنی ہی

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للرجل ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ہذا ویعرض ہذا وخیرہما الذی یبدأ بالسلام متفق علیہ روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال واسطی کسی شخص کی یہ کہ ترک ملاقات کری اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی کہ ملین دونون آپس مین نہ پہیرلی یہ ایک طرف اور منہ پہیرلیوی وہ دوسری طرف یعنی ایک دوسری کو نہ دیکہی اور بہتر ان دونون کا وہ ہی کہ ابتدا کری ساتہ سلام کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** زیادہ تین دن سی اس قید سی سمجہا جاتا ہی کہ تین دن تک ترک ملاقات حرام نہین اس لیئی کہ آدمی کی طبیعت مین غضب اور بدخلقی اور رحمت اور مانند انکی کی بیٹہہ رہی ہین پس اس قدر معاف کی گئی اور غالب یہی کہ تین دن کی عرصہ مین خفگی جاتی رہی یا کمتر ہو جاوی اور بعد اسکی کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتہ قول یلتقیان الخ کی اور مراد یہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکی حقوق کی ہو تو منع ہی مثلا اوسنی اسکی غیبت کی اور یا اوسکی خیرخواہی نکی اوس سی اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہ منع ہی اور اگر تقصیر امور دین مین کرتا ہی جیسے اہل ہوا و بدعت تو اوس سی ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جبتک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اوسکی طرف حق کی اور سیوطی نی موطا کی حاشیہ مین ابن عبد البر سی نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علما نی اسپر کہ جو کوئی ڈر رکہتا ہو کسی کی کلام کرنی سی اور ملنی سی اپنی دین کی فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہی اوسکو کنارہ کشی اور دوری ڈہونڈہنی اوس سی بوجوہ یعنی بغیر واقع ہونی کی بیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کی انتہی اور احیاء العلوم مین ایک جماعت صحابہ وغیرہم سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی انمین سی ترک ملاقات کی تہی مرتی دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان تین صحابیون پر کہ غزوہ تبوک مین نہ گئی تہی پچاس روز تک صحابہ کو اور بیبیوں اور قرابتیونکو حکم کر دیا تہا کہ انسی ملاقات و کلام نکرین بسبب خوف راہ پانی نفاق کی اون مین اور آنحضرت ایک مہینی تک اپنی بیبیون سی خفا رہی تہی اور حضرت عائشہ نی ابن زبیر سی ایک مدت تک ترک ملاقات کی تہی غرض کہ امور دین مین ثابت ہی یہ خفگی لیکن چاہیی کہ نیت صادق رکہی اسمین حظ نفسانی نہو اور ابتدا کری یعنی پہلی کری سلام علیک اور رفع کدورت کری اسمین اشارہ اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سی اور اسی قدر کفایت کرتا ہی اس سی کہ پہنچا ہی تا حق مسلمانی ہاتہ سی نہ جاوی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا وفی روایۃ ولا تنافسوا متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم گمان بد سی اس لیئی کہ گمان بد دروغ ترین باتون کا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودی کی خریدنی کا او منظور نہ لینا اور حسد نکرو آپس مین اور نہ بغض کرو آپس مین اور نہ غیبت کرو آپس مین اور رہو بندی اللہ کی بہائی اور ایک روایت مین ہی اور نہ حرص کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ دروغ ترین باتون کا ہی کہ جب کسی پر کچہہ گمان لیجاتا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع مین ویسا ہوتا نہین وہ حکم جہوٹ ہوگا اور مراد ساتہ بات کی بات نفس کی ہی اور وہ بالقای شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اوسکو اس سبب ہی یا مبالغہ ہی آیا ہی ان بعض الظن اثم اور مراد اوس سی گمان بد ہی اور لکہا ہی علما نی کہ گمان بد کہ نہی آئی ہی اوس سی وہ ہی کہ استقرار کری اور جزم کری ساتہ اوس نہ وہ کہ بطور خطرہ کی گذری دل مین اور بعضون نی کہا کہ موجب گناہ کا جب ہی کہ کلام کری ساتہ اوسکی اور زبان پر لاوی اور بہر تقدیر دلیل نہ رکہتا ہو اسپر یا دونون دلیلین متعارض ہون اور حکم دلیل اور قرینہ واضحہ کی جو گمان لیجاوی اوس سی ماخوذ نہین ہوتا اور [illegible] سو پہلا ساتہ جملہ کی ہی اور دوسرا

ساتھ جیم کی اور بالعکس اور فرق درمیان تجسس اور تحسس کے علماء نے کئی وجہ کہا ہے قاموس میں بیچ فصل جیم کے کہا ہے کہ تجسس یافت کرنا خبرون کا اور
تجسس کے اور جاسوس اور جسیس مشتق اس سے ہیں یعنی صاحب سر شر کی اور فصل حا میں کہا ہے کہ حاسوس معنی جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتھ خبر خیر کی اور
جیم سے مخصوص ہے ساتھ خبر شر کی انتہی اور بعضون نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کی اور حا سے یافت کرنا اوسکا حاسہ سے جیسے چوری سے
سننا اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سے اور حا سے سننا اونکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا غیر کی لیے اور حا سے
اپنے لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکی کا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر طلب کرنے
خبر خیر کے یہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانی کی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لا تناجشوا نجش سے ہے نجش ساتھ جزم جیم کی کہا بعضون نے کہ مراد اس سے
ہی طلب نعمت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنی کی تا دوسرا اوسکی دیکھا دیکھی قیمت کو لی لی اور اصل میں
نجش کہتی ہیں شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نی کہا کہ نجش حدیث میں معنی ورغلانی کی کسی کو کسی سے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت
غیر ظالم کی یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہونچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض رکھو آپس میں یعنی احتراز کرو اسباب باعث ہونی بغض کی سے والا حب و بغض
خلقی ہین کہ بندہ کو اونمین اختیار نہیں ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا اور مذاہب میں اسلیے کہ بدعت دین میں اور گمراہی راہ استقامت سے باعث ہین بغض
کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی آپس کے بغض سے تاکید ہی واسطی امر محبت رکھنے کی آپس میں مطلقا مگر جہان کہ خلل پڑتی دین میں تو اوس صورت میں نہیں جائز ہی محبت
آپس کے بلکہ واجب ہی بغض اسلیے کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہی بموجب قول اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اور اسمین شک نہیں
ہی کہ محبت آپس کے سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا پس معنی یہ ہین کہ نہ بغض رکھی بعضا تمہارا بعض سے اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین
کہ نہ کرو تم عداوت مسلمانون میں آپس میں ہو گی نہی نمیمہ یعنی چغل خوری سے اسلیے کہ اسمین بنیاد رکھنی فساد کی ہوتی ہی اور لا تدابروا یعنی غیبت نکرو آپس میں
پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سے تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹھ دیتا ہی دوسری کو یعنی اعراض کرتا ہی بیچ ادای
حقوق اسلام کی اور ہو بندی اللہ کی الخ یعنی جب تم بندی ایک اللہ کی ہو تو سب عبودیت میں برابر رہو اور آپس میں بھائی اور حسد اور بغض اور غیبت
کو چھوڑ دو اور لا تنافسوا ایک روایت میں ہی ظاہر یہ ہی کہ بعد لا تقاطعوا کی ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کے تحاسد میں
یا قریب اسکی اور احتمال ہی کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا میں جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہی کہ ڈرتا ہون میں تم پر کہ فراخ ہو تم پر دنیا پس تنافس یعنی
رغبت کرو اوسمین ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ
فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولی جاتی ہین دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کی پس بخشش
کیجاتی ہی واسطی ہر بندی کی کہ نہ شریک کیا ہو ساتھ اللہ کی کسیکو پس نہیں رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کے
دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہی یا انتظار کرو ان دونون کو یعنی ان دونون کو مہلت دو بخشش میں یہانتک کہ صلح کرین آپس میں نقل کی اسکو مسلم نے ف کھولی جانے
دروازون بہشت کے یعنی بابقا اسکی کی یا بالارادہ اور درجات اوسکی کی ان دونون دنون میں واسطی کثرت رحمت کے اور ترقی ہی ان دونون دنون میں اور
باعث مغفرت کی اعمال عمل اور حضرت شیخ نی لکھا ہی کہ کھلنا دروازون کا کنایہ ہی کثرت مغفرت سے اور درگذر کرنی سے جرائم خلق سے اور دینی ثواب اور
رفعت درجات سے اور حدیث نے کہ محمول ہی یہ ظاہر پر اسلیے کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر اوجب ہے جبتک کہ کوئی دلیل پھیرنے والی ظاہر سے نہو اور کھلنا دروازی
علامت شوق کی ہو اور یہانتک کہ صلح کرین ظاہر یہ ہی کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہی اوسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہی کہ دوسرا صاف نہ ہو

واللہ اعلم **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض اعمال الناس في كل جمعة مرتين يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد مؤمن الا عبدا بينه وبين اخيه شحناء فيقال اتركوا هذين حتى يفيئا رواه مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہیں عمل لوگوں کے آگے پروردگار تعالی کے ہر ہفتہ میں دو بار دن پیر کے اور دن جمعرات کے پس بخشش کی جاتی ہے واسطے ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اوسکے اور درمیان مسلمان بھائی اوسکے کی دشمنی پس کہا جاتا ہے کہ چھوڑو ان دونوں کو یہاں تک کہ رجوع کریں اور باز آویں دشمنی سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ام كلثوم بنت عقبة بن ابي معيط قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ويقول خيرا وينمي خيرا متفق عليه وزاد مسلم قالت ولم اسمعه تعني النبي صلى اللہ عليه وسلم يرخص في شيء مما يقول الناس كذب الا في ثلاث الحرب والاصلاح بين الناس وحديث الرجل امرأته وحديث المرأة زوجها اور روایت ہے ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سے کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں جھوٹا وہ شخص کہ صلاح کرے درمیان لوگوں کے یعنے ساتھ جھوٹ اپنے کے اور کہے نیک بات یعنی ہر ایک کو دونوں دشمنوں میں سے ایسی بات کہے کہ باعث صلح ہو اور پہنچاوے نیک بات نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے اور نہیں سنا میں نے اونکو مراد رکھتی تھی ام کلثوم ضمیر اسمعہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رخصت دیتے ہوں بیچ کسی چیز کے اون چیزوں میں سے کہ کہتے ہیں لوگ اوسکی حق میں کہ وہ جھوٹ ہیں مگر بیچ تین چیزوں کے ایک تو لڑائی میں اور دوسرے صلح کرانے میں درمیان لوگوں کے اور تیسری بات کرنی مرد کی ہیں اپنی بیوی سے اور بات کرنی بیوی کی ہیں اپنی خاوند سے **ف** پہنچاوے نیک بات دونوں کو جو نہ ہووے ان سے مثلا کہے کہ فلانا سلام کہتا تھا تجکو اور دوست رکھتا ہے اور نہیں کہتا ہے تیری حق میں مگر اچھی بات اور مانند اسکی کی اور جھوٹ لڑائی میں یہ کہ ایسی باتیں کہے اوس سے قوت مسلمانوں کی ظاہر ہو اور دل اپنے لشکر کی لوگوں کی قوی ہوں اور دشمن پر رعب چھا جاوے اگرچہ خلاف واقع کے ہو مثلا کہے کہ لشکر ہمارا بہت ہے اور مدد اونکی بہت سے آتی ہے یا کہے کسی کافر کو کہ دیکھ اپنی پیچھے کہ فلانا آ پہنچا ہے تیری پیچھے مارنے کو تیری اور میاں بیوی کا جھوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسرے سے اظہار محبت و خوشنودی کا کرے زیادہ اوس سے کہ واقع میں ہوتا باعث محبت و الفت کا ہو ع ح **وذكر** حديث جابر ان الشيطان قد ايس في باب الوسوسة اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا یہ ہے ان الشیطان ایس بیچ باب الوسوسہ کے

الفصل الثاني فصل دوسری **عن** اسماء بنت يزيد قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا يحل الكذب الا في ثلاث كذب الرجل امرأته ليرضيها والكذب في الحرب والكذب ليصلح بين الناس رواه احمد والترمذي اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہہ کی جھوٹ بولنا مرد کا ہے اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اوسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافروں کے اور جھوٹ بولنا اس لیے کہ صلح کرے درمیان لوگوں کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** اس روایت میں فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے کہ چونکہ عورتیں جاہل و بدگمان ہیں اونکی تسلی اور راضی کرنے کی اکثر حاجت پڑتی ہے اور اوپر کی حدیث میں دونوں کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نے از راہ اختصار کے ایک ہی کو ذکر کیا ع ح **وعن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا يكون لمسلم ان يهجر مسلما فوق ثلاثة فاذا لقيه سلم عليه ثلاث مرات كل ذلك لا يرد عليه فقد باء باثمه رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق واسطے مسلمان کے یہ کہ ترک ملاقات کرے دوسرے مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جس وقت کہ ملاقات کرے اوس سے چاہیے کہ سلام علیک کہے اوس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دے اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پھرا وہ ساتھ گناہ اوسکی کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی

کہ جواب یا پھیرو ہو ساتھ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتھ گناہ ابتدا کی یا ساتھ گناہ سلام علیک کرنی ان کی یعنی سلام کرنی الاگناہ ترک ملاقات کی سی کا پھرا
اور گناہ نہ جواب دینی ان کی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنی والی کا بھی اوسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا اوس **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہیں ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کری
ملاقات اپنی بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سی پس جو شخص کہ چھوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت ہو پھر مرجاوی یعنی اسی حالت میں
بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ میں نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نی **وَعَنْ** اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ
ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی خراش سلمی سے کہ سنا اونسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک
کری ملاقات اپنی بھائی مسلمان سے برس روز پس وہ مانند خون کرنی اوسکی کی ہی یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلٰثٌ
فَلْیَلْقَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَآءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَۃِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں حلال ہی واسطی مومن کے کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سے
زیادہ تین دن سی پھر اگر گذریں تین دن تو چاہیے کہ ملی اوس سی یعنی جس سی کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سی پس اگر جواب دیا اوسنی اسکی
سلام کا تحقیق دونوں شریک ہوئی دونوں ثواب میں یعنی ثواب ملجانی میں پہلا بسبب ابتدای سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے
اوسکی کی اور اگر جواب نہ دیا اوسنی سلام کا پس تحقیق پھرا وہ نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کی اور نکلا گناہ ترک
ملاقات سی سلام کرنی والا نقل کی یہ ابوداؤد نی **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ
مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس عمل کی کہ افضل ہی درجہ
اوسکا اور بہت ہے ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کی سی کہا ابوداؤد نی کہ کہا ہمنی ہاں یعنی فرمایئے فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصوں کے
اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصوں کی وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین میں خلل ڈالنی والا نقل کی یہ ترمذی نی اور ابوداؤد نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف**
ظاہر یہ ہی کہ واو الصدقہ وغیرہ میں جمع کی لیے ہی پس معنی یہ ہونگی کہ صلح کروانی افضل ہے ان سب چیزوں کے مجموعہ سی اور احتمال یہ بھی ہی کہ واو بمعنی او کے
ہو پس معنی یہ ہونگی کہ یہ افضل ہے ان ہر ایک سے اور اول قریب ہے مقام ترغیب میں اور کہا اشرف نی کہ مراد ان چیزوں کے روزی یعنی روزہ وغیرہ سے
نوافل ہیں نہ فرائض کہتا ہوں میں کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ مراد کیا ہی سوا اسکی کہ کبھی مقصود ہی یہ کہ ہو صلح کروانی فساد میں کہ متفرع ہوا ہے خونریزی اور
لوٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل ہوں عبادات فرض سے کہ ممکن ہے قضا اونکی اور یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کی حقوق میں سی ہیں کہ سہل ہیں حق سبحانہ
کی نزدیک بندوں کی حقوق سی پس جبکہ ہوا ایسا اس طرح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوی کہ یہ جنس عمل سی افضل ہی اون جنسوں سے بسبب بعض افراد اوسکی کے
افضل کالبشر خیر من الملک والرجل خیر من المراۃ اور صلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا کہ درمیان یکدیگر کی ہی جیسی کہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل
مثلا ایک جماعت میں واقع ہی اور فساد پڑ رہا ہی اونکو بدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کی کرنا اور فساد سی طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے
یہ معنی ہیں اور ذات البین نام ہوں احوال کا ہی کہ درمیان لوگوں کی ہیں اور اصلاح اونکا نیک کرنا ہی اور بدل کرنا اونکا فساد سی ساتھ صلاح کی اور فساد

احوال کو ذات البین سے حالقہ ہی حلق کہتی ہیں بال مونڈنے کو اور حالقہ بال مونڈنے والی لیکن مراد یہاں ہلاک کرنا دین سے اور کاٹنا ہی یعنی فساد ذات بین ایک خصلت ہی ہلاک کرنے والی دین کی اور جڑ سے اوکھیڑنے والی ثواب کی جیسے اوسترہ بالوں کو جڑ سے مونڈتا ہی اور اسمیں رغبت دلائی ہے ہمکو صلح کرانے پر اور دفع فساد پر اور تفرقہ ڈالنے ہی فساد ڈالنے سے آپس میں ع **وعن** الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ہی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی زبیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہی طرف تمہاری اور سرایت کی ہی تم میں بیماری امتوں کی کہ پہلی تمسے تھیں وہ بیماری حسد بغض ہے وہ بغض یا ہر ایک ان دونوں میں سے مونڈنے والا ہی نہیں کہتا میں کہ مونڈتا ہی بالوں کو ولیکن مونڈتا ہی یعنی جڑ سے اوکھیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اوسکا بڑا ہے دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ع **وعن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سے اسلیے کہ حسد کھاتا ہی یعنی فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنے والے کی نیکیوں کو جیسے کہ کھاتی اور جلاتی ہے آگ لکڑیوں کو نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی معتزلہ نے اپنی مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیاں لیجاتی ہیں نیکیوں کو اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک نہیں ہی بلکہ نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو جیسے کہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیئات اور جواب اونکی دلیل پکڑنے کا اس حدیث سے یہی کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ جاتا رہتا ہی اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیوں کا جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہی الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور بعضوں نے یہ جواب دیا ہی کہ مراد کھانے اور لیجانے حسد کے سے حسنات کو یہ ہی کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنے مال کی اور ہلاک کرنے نفس کے اور ہتک حرمت محسود کی اور اگر یہ چیزیں کرتا نہیں تو ارادہ رکہتا ہی اور کچھ نہیں تو ہتک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہی پس روز قیامت کے نیکیاں اوسکی محسود کو دینگی عوض میں اوسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہی کہ مفلس میری امت میں سے وہ شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور زکوة اور روزے اور شب بیداری کی آویگا اور حال اوسکا یہ ہوگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیاں اوسکی اونکو دینگی کہ جن پر ظلم کیا تھا سے یعنے جبکہ اعمال کے یہ ہیں نہ مٹانا اور فنا کرنا اون کا وہ بلوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھ کس اعمال کی آویگا حالانکہ حدیث ناطق ہی ساتھ آنے کی مع اعمال کی روز قیامت کے اور اور جواب یہ ہی کہ حسنات مضاعف ہوتی ہیں ساتھ استعداد و صلاح بندہ کی پس جب تک حسد اوسکا ہوتا ہی تو مضاعفت سے محروم رہتا ہی اھ ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم وسوء ذات البین فانہا الحالقة رواہ الترمذی اور روایت ابو ہریرہ سے ہی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی ڈالنے سے بیچ دشمنوں کے آپس میں کہ وہ مونڈنے والی ہی یعنی تباہ کرنیوالی ہی دین کی نقل کی یہ ترمذی نے ع **وعن** ابی صرمة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضار ضار اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ علیہ رواہ ابن ماجة والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی صرمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوے کسی کو مال میں یا بدن میں پہنچاوے گا اللہ ضرر اوسکو یعنی سزا دیگا اوسکی عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالے کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** اور لفظ شاق الخ کی معنی یہ بھی آئی ہیں کہ جو شخص عداوت اور مخالفت کرے کسی مسلمان سے اوس سے عداوت کریگا اللہ یعنی عذاب کریگا اوسکو ع **وعن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ملعون ہی یعنی دور ڈالا گیا ہی رحمت الٰہی سی وہ شخص کہ ضرر پہونچاوی کسی مسلمان کو یعنی ظاہر میں یا مکر کری یعنی ضرر پہونچاوی خفیہ اوسکو نقل کیا ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابن عمر

قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْھُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِھِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّتَّبِعْ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا چڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگوں کو ساتہ آواز بلند کی پس فرمایا کہ اے گروہ اون شخصوں کے کہ اسلام لائی ہین ساتہ زبان اپنی کی اور نہین پہونچا ہی ایمان طرف دل اونکی کی نہ ایذا دو تم مسلمانوں کو یعنی کامل مسلمانوں کو کہ جو اسلام لائی ہین زبان سی اور ایمان لائی ہین دل سی اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ تلاش کرو عیب پوشیدہ اونکی پس تحقیق جو شخص کہ ڈہونڈہی عیب اپنی بہائی مسلمان کا ڈہونڈہی گا اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈہونڈہی اللہ عیب رسوا کری گا اوسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگوں سی بیچ گہر اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اسلام لائی ہین الخ شریک ہین اس مین مومن و منافق اور نہین پہونچا ہی ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال اوسکا طرف دل اونکی کی پس شامل ہی یہ فاسق کو بہی اور یہی ظاہر تر ہی ایسی کہ لگی آتا ہی من یتبع عورۃ اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوت یعنی بہائی چارا ہی نہین پر طیبی نی جو اختیار کیا ہی کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہی منافق مین یہ خلاف ظاہر کی ہی اور حکم اعم بہت مناسب اور کامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن کرو اوس گناہ پر کہ پہلی ہوچکا ہی اگلی زمانہ مین برابر ہی کہ جانو تو بہ کرنی اونکی اس سی یا نہ جانو اور عار دلانی حالت مباشرت مین یعنی جبکہ کر رہا ہی یا بعد اوسکی پہلی ظاہر ہونی توبہ کی واجب ہی اوسکی اوپر کہ قادر ہو اوپر اور کہتی جب ہوتی ہی حد تعزیر پس قبیلہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی سی ہی اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نکرو اونکی اون عیبوں مین کہ نہین جانتی ہو تم اونکو اور نہ اظہار کرو اون عیبون کو کہ جانتی ہو تم پس تحقیق شان یہ ہی کہ جو کوئی ڈہونڈہی یعنی طلب کری عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بہائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کی کہ واجب ہی ذکر کرنا اوسکا حذر کروانا اور کو اوس سی اور ڈہونڈہی گا اللہ یعنی ظاہر کری گا عیب اوسکا یعنی یہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بہائی مسلمان کا ہی اور رسوا کری گا یعنی ظاہر کری گا برائیان اوسکی کہا امام غزالی نی کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتہ مسلمان کی پس دل نہین ہوسکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنی کہ پس مشغول ہوتا ہی دریافت کا اور حد پردہ کی یہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کرلی اور چہار دیواری ہو مکان کی پس نہین جائز ہی چوری سی کان لگانا اوسکی گہر تک کہ سنی آواز تارون کی یعنی ستار و غیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اوس پر واسطی دیکہنی گناہ کی مگر یہ کہ ظاہر کری وہ اسطرح کہ معلوم کرلی اوسکو وہ کہ باہر گہر کی ہو مانند آواز مزامیر کی اور آواز نشی والون کی کہ آپس مین نشی والون کی سی باتین کر رہی ہوں اور اسیطرح جبکہ چہپالین بات شراب کی اور آلات لہو کی آستین مین اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہی کہ دیکہنا اونکا اور اسی طرح نہین جائز ہی پوچہنا کہ پاوی کہ شراب کی اور نہین جائز ہی کہ بلاتو پڑوسی کی کہ خبر دیوین تا کہ خبر دیوین وہ اوسکو ساتہ اوس چیز کی کہ ہوتا ہی شراب کی گہر مین اور اس قول مین کہ نہین پہونچا ہی ایمان ان الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ ایذا دینا نہین پاوی پہنچتا ہی ایمان طرف دل کی نہین حاصل ہوتی اوسکو معرفت بندگی اور نہین ادا کرتا حقوق اوسکی پس تحقیق تمام بزرگی دل کا معرفت اللہ تعالی کی ہی اور حقوق ادا کرنی مسلمانوں کی پس نہ ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ ضرر پہونچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی اونکی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم بخیر ہوا اسی شرح **وعن** سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اربی الربا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق رواہ ابو داود والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سعید بن زید سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا زیادہ تر بری سود ون کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی ...

کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوسپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بدون مصلحت شرعی کی اور زیادہ ترین سودون کا ہی یعنی بڑا سود ہی غیبت اور
سودون کی حرمت گناہ مین اور یہ بطور مبالغت مین یعنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی کسی کی آبرو ریزی مین
لینا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکھتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت ہے تشبیہ دی اوسکو ساتھ ربوا کی کہ زیادہ حق سی لیتا ہی اور اوسکو اربی یعنی بڑا ربوا
کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی لینی مین زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضی احوال مین مباح
ہوتی ہی آبرو ریزی جیسا کہ صاحب حق کہی یا ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو جرح یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیلہ سی ہی جرح رواۃ کا
کہ محدثین نے اونکو واسطے مصلحت دین کے کی ہی اور اسکی مانند ہی ذکر کرنی برائی منگنی کرنیوالی کی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو

ع وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما عرج بي مررت بقوم لهم اظفار من نحاس يخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء الذين يأكلون لحوم الناس ويقعون في اعراضهم رواه ابو داود اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخون تھی تانبی کی کہ نوچتے تھی سو منہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا مین نے کون ہین یہ ای جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ کہاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتی ہین اونکی اور پڑتی ہین لوگون کی آبرو مین نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی غیبت کرتی ہین اور برا کہتی ہین اور بسبب اسکی آبرو ریزی کرتی ہین لوگونکی غیبت کے کہ جو کہا کہانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبرو ریزی لوگون کی کی اور اوس سی خوش ہوئی حق تعالی نی منہ اور سینے اونکی ہی اونکی ہاتھون سی نوچی کروائی

م وعن المستورد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكل برجل مسلم اكلة فان الله يطعمه مثلها من جهنم ومن كسي ثوبا برجل مسلم فان الله يكسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة ورياء فان الله يقوم به مقام سمعة ورياء يوم القيمة رواه ابو داود اور روایت ہی مستورد سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص کہ کہاوی بسبب غیبت کی یا بہتان کی یا کرنی بی آبروئی کسی شخص کی لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاوی گا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ پہناوی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناوی گا مانند اوس کپڑی کی آگ دوزخ کی اور جو شخص کہ کہڑا کری کسیکو بیچ مقام سنانی اور دکھلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوئیگا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکھانی کی روز قیامت کی نقل کی یہ ابو داود نی

ف لفظ اکلۃ ساتھ پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی یعنی لقمہ کی اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کی ہی معنی ایکبار کہانا کی جیسا کہ کوئی بسبب اوسکی غیبت اور برائی کسی مسلمان کی سی خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور از راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اوس سی اپنی لیے روٹی پیدا کری اور وجہ روٹی کی بہم پہنچاوی اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کی ہی یعنی البس شخصا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مفعول کی ہی پہنایا جاوی کپڑا اور پہنانا سبب قرینہ سابقہ کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اول کی ہین کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کی اوسی طرح کہ اوپر ذکر کی گئی کہانی مین اور قام برجل مین حرف با تعدیہ کی لیے ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا اور کو بیچ مقام کہانی اور سنانی کی یعنی تعریف کری اور خوبیان کہا وی اپنی یا اور کی تا لوگ دیکہین اور سنین اور اسکی فضیحت کی لیے کہڑا ہوگا اللہ اسکی کہڑا ہونا اللہ کا مقام سنانی اور دکہانی مین کنایہ ہی اسکی فضیحت کرنی سی اور کہا مظہر نی کہ با برجل مین احتمال ہی کہ تعدیہ کی لیے ہو یا سبب کی پس اگر تعدیہ کی لیے ہو تو معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی کہڑا کری کوئی کسیکو مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی تعریف کری کسی کی ساتھ صلاح و تقوی کی اور ساتھ زہد اور عبادت کی شہرت دی تا لوگ اوسکی معتقد ہون اور خدمت کرین اوسکی اور اوسکا حال ٹہراوی اپنی لیے تا کہ اوسکی سبب سی مال جمع کری اپنی لیکن

حاصل یہ ہے کہ بعضے عالم مریدوں کی کرتے ہیں ہر روز باتیں نقل کرتے ہیں کہ فلاں شخص نے ایسی بات کہی اور فلاں پر فلاں مقام پر ایسا حال گذرا الی
یعنی کرتے ہیں ساتھ اس طرح کی باتوں اور ایکا مشہور کرانا انکا کہ بعضی ہے کہ ایک شخص کو جھوٹ شہرت کی تھی اپنی غرض نفسانی کی لیے بعد اس
عذاب ہی گا اوسکو عذاب ہوونگا اور اگر سبب کی لیے ہو تو معنی یہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کرے صلاح اور زہد اور تقوی سبب سے اسکی کہ معتقد ہوویگا
کوئی شخص وسے قدر اور بہت مال و اسباب کہ حاصل ہو اوسکو مال و جاہ جیسا کہ کہتی ہیں لوگ عرف میں کہ یہ اللہ ایسا ہی کہا ہوگا اللہ تعالیٰ اوسکی سوا کرنی کی لیے
یعنے ارادہ کریگا اوسکی فضیحت کریگا مقام سنانی اور دکھانی میں یعنی فرماوی گا ملائکہ کو ندا کریں کہ یہ ریا کار تھا خلق کی لیے کام کرتا تھا بعد ازان عذاب کریگا اوسکو
عذاب ریا کاروں کا ع

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک گمان کرنا جملہ عبادات حسنہ سے ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے

ف یعنی نیک گمان رکہنا ساتھ اللہ تعالیٰ کی جملہ عبادات حسنہ سے ہے پس نہیں لائق ہے ترک کرنا عبادتوں کا بخلاف اوس شخص کی کہ گمان کرتی ہیں عوام کہ حسن
ظن یہ ہے کہ ترک کرے عمل کو اور اعتماد کرے اللہ پر اور کہی کہ وہ کریم و غفور رحیم ہے پس جسنے ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتھ رب کے وہ مغرور
و مردود ہے یا معنی یہ ہیں کہ گمان نیک لیجانا مسلمانوں پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکہنا ساتھ اونکی جملہ عبادات حسنہ سے ہے یا ناشی ہے حسن عبادت سے یعنے جو کوئی
متعبد نیکوکار ہے لوگوں پر گمان نیک لیجاتا ہے اور بدگمان سوا بدکار کی نہیں ہوتا بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار نامہ خود خواند اندر حق یار ع ح

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِیْرٌ لِصَفِیَّۃَ وَعِنْدَ زَیْنَبَ فَضْلُ ظَہْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِزَیْنَبَ اَعْطِیْہَا بَعِیْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِیْ تِلْکَ الْیَہُوْدِیَّۃَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَہَجَرَہَا ذَا الْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تہی سواری زیادہ یعنی ایک اونٹ تہا زیادہ اونکی حاجت سے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو کہ دے تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے کیا میں دوں اوس یہودیہ کو پس غصہ ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اونسی ملاقات یعنی ذی حجہ کی اور محرم کی اور کچہ صفر کی یعنی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرت
صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تہیں حیی ابن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل میں سے تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام سے کہ نبی تہی اور یہودی تہیں تحقیق کہ ایک لڑائی
جنگ خیبر میں اسیر کی گئی تہیں پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنی نکاح میں لائی اور یعنی بیویوں مطہرات کو انسی سوء ظن تہی چنانچہ حضرت عائشہ سے بہی
میں ہوتی تہیں آنحضرت حمایت اور رعایت اونکی کرتی تہی ایک دفعہ انکو حضرت عائشہ نے یہودیہ کہا اور کچہ نسبت کہا اور دونوں حضرت سے شکایت
کی فرمایا کہ تو اونسی کہہ کہ میں پیغمبر زادی ہوں اور تو بیٹی ابوبکر کی اور حضرت زینب بہی ہوئی تہیں حضرت کی لیے آپ خفا ہوئی اونسی سبب زبانی کرنی کی
اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سے بسبب قبیح کی یعنی بقصد ادب دینی کی نہ بارادہ عداوت و بغض کے اور اس تقریر سے
حاصل ہو جاتی ہے تطبیق حدیثوں میں جیسا کہ اوپر گذرا ع ح

وَذُکِرَ حَدِیْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا فِیْ بَابِ الشَّفَقَۃِ وَالرَّحْمَۃِ

اور ذکر کی گئی حدیث معاذ بن انس کی کہ سر اوسکا یہ ہے من حمی مؤمنا بیچ باب شفقت اور رحمت کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَہٗ عِیْسٰی سَرَقْتَ قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَقَالَ عِیْسٰی اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا حضرت عیسیٰ بیٹے مریم کی نے ایک شخص کو چوری کرتی پس کہا واسطے اوسکی کہ تو نے چوری کی تو کہا نہیں کیا چوری کی تو نے
کہا ہرگز نہیں قسم ہے اوس اللہ پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکی پس کہا عیسیٰ نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی اور جھٹلایا میں نے آنکھوں کو

نقل کی یہ سلم نی **ف** ایمان لایا ہوں ساتھ اللہ کی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سمجھی جاتی ہی جملہ قسمیہ سے یا التقدیر یہ ہی کہ تصدیق کیا میں نے تیری قسم کھانی کو ساتھ اللہ کی اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو یعنی اوس چیز میں کہ دیکھی میں نی بنا بر ظاہر کی واسطے استعمال اسکی کہ یہ لینا خفیہ ہو چوری واسطے ہونی کسی شرط کے اون شروط میں سے کہ معتبر ہیں حد چوری میں شرعاً اذکرہ علی اور حضرت شیخ رحمۃ نی لکھا ہی کہ یعنی تصدیق کیا میں نے تجکو تیری قسم میں اور پھر ایمن اوس چیز سی کہ گمان کیا تھا میں نے اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوی ہر چند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہو چاہیے کہ اپنی علم کو متہم کری اور موجب اوسکی عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالیٰ کی + **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان یغلب القدر اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہے حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہے کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنی کی اللہ تعالیٰ پر اور یا بسبب ناراضی ہونے کے قضائی اللہ پر اور بسبب شکوہ کرنی کی ماسوی اللہ سے یا بسبب میل کرنی کی طرف کفر کی بسبب دیکھنے اسکی کی کہ اکثر کفار اغنیاء و چین میں ہیں اور اکثر مسلمان فقراء آزمایش میں ہیں مقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الدنیا سجن المؤمن و جنۃ الکافر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی بندون کی تسلی کی لیے لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماوٰہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار آیا ہی کہ تھی بعضی مومن دیکھتے تھی مشرکون کو چین میں پس کہتی تھی کہ اعداء اللہ کا حال تو ہم اچھا دیکھتے ہیں اور ہم ہلاک ہو گئی مارے بھوک اور مشقت کی پس یہ آیت اوتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہی پھر فنا ہونی والا ہی اور تمہاری لیے ہی چین آخرت کی ہیں اس حال کو دیکھ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسے ہی دولت غنا کی بھی سبب سرکشی اور گرفتار ہونی گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیے متوسط اور بقدر ضرورت کی ملنا افضل ہی غنا و فقر سے خیر الامور اوسطہا اور اخیر حصہ حدیث کی معنی یہ ہیں کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضوں نے کہا قریب ہے حسد یہ گمان حاسد کی یہ کہ بدل دی گا تقدیر کو ع ح **وعن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتذر الی اخیہ فلم یعذرہ او لم یقبل عذرہ کان علیہ مثل خطیئۃ صاحب مکس رواہما البیہقی فی شعب الایمان وقال المکاس العشار اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بھائی مسلمان اپنی کی پس معذور نکری اوسکو وہ بھائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کری اور کہی عذر نہیں کہتا ہی تو جھوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکھتا ہی تو لیکن میں نہیں قبول کرتا ہوگا اوس بھائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا مکاس عشر لینی والا ہی **ف** یعنی وہ کہ ظلم کری اور موافق حق کی نہ لی اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی حدیث میں نہیں داخل ہوگا جنت میں صاحب مکس عیاذاً باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون میں یہ ہی کہ صاحب مکس بھی نہیں قبول کرتا ہی زیادہ تر کا اس کہنی اوسکی میں کہ یہ مال امانت کا ہی یا اور شہر میں مجھ سی عشر لی لیا ہی یا میں قرضدار ہون یا مانند اسکی کی اور حضرت شیخ نی بطریق مرفوع آئی ہی حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہ طبرانی نی اوسط میں منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون میں ساتھ بری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نی کہ بہتر اگر چاہیے تو فرمایئے یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم میں سے وہ ہی کہ اوتری منزل پر اکیلا اور روکے اپنی غلام کو اور نہ دیوی سوال آپنی فرمایا کیا نہ خبر دون میں تمکو ساتھ بری کی اس سے کہا انہوں نے ہاں اگر چاہی تو فرمایئے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھی لوگون سی اور لوگ بغض رکھیں اوس سے فرمایا کیا میں خبر دون تمکو ساتھ بری کی اس سے کہا ہاں اگر چاہیے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہیں قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہیں قبول کرتی معذرت اور نہیں بخشتی گناہ فرمایا کیا میں خبر دون

مین مجکو مانند بُری کی کسی سی کہا اونہوں نی ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اوس سی بہلائی کی اور نہ امن ہو شر اوسکی سے نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی اور جابر
سی صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کرتی ہین کہ فرمایا آپ نی عفت کرو لوگون کی عورتون سی یعنی بدنظری کرو اور عفت کرینگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنی
باپون سی نیکی کرینگی تم سی بیٹی تمہاری اور جسکی پاس آوی مسلمان بہائی اوسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیے کہ قبول کرے اوسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر اگر
نہ قبول کیا نہین آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نی اور کہا یہ صحیح الاسناد ہی تم ع

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّي فِي الْأُمُوْرِ

باب ہی بیچ بیان بچنی اور درنگ کرنی کی کامون مین **ف** حذر ساتھ زبر ح اور ذال کے اور جزم ذال کی یعنی پرہیز و احتراز کرنیکی اور حذر ساتھ زبر ح
اور زیر ذال کی مرد بیدار او تأنی توقف و درنگ کرنا کام مین اور شتابی نکرنی او سمین او آنات برو زن قنات کی اسم ہی اسی معنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہیے
کہ لوگون کے شر اور زمانہ کی آفات سی خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پرحذر رہے اور اپنی کام مین ہشیار اور خبردار رہی اور انجام کار کو دیکہتا رہی اور کامون مین
جلدی نکری اور حلم و وقار اختیار کری مگر بعضی کامون خیر کی مین کہ شتابی اونمین فرمائی ہی ان مین شتابی کری جیسے نماز وغیرہ تم ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سی دو بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لدغ کاٹنا سانپ اور
بچہو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضمومہ کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ و بچہو اور مانند انکی کا فرماتی ہین کہ شان مومن کی کہ موصوف ہے عنایت حق و حمایت
دین کی ہو یہ ہی کہ عہد شکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہی در گذر نکری اور غضب و بدلہ اوس سے لینا چہوڑی اور ہر بار حلم و تغافل کرے اور فریب کہاوی
اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کہائی تو سہل ہی لیکن امور دین مین نہ چاہیے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہی کہ باعث عنایت و حمایت دین کا ہی
اور سبب وارد ہونی اس حدیث کا یہ ہی کہ ابو عزہ ایک شاعر تہا شعرای کفار سی کہ مسلمانون کی ہجو کیا کرتا تہا اور اپنی قوم کی بد ذاتون کو
مسلمانونکی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تہا وہ جنگ بدر مین بندیون مین پکڑا آیا پس عہد کیا کہ اب ایسی افعال بد کی پاس نہ پہٹکونگا آپ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چہوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو پہر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پہر جنگ احد مین
ہاتہ لگا پہر امان چاہی اور عہد کرنی لگا پس آنحضرت نی اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوس وقت بعضی لوگون نی درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا آنحضرت نی
لا یلدغ المؤمن الخ تم ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ اَلْحِلْمُ
وَالْاَنَاۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اشج کی کہ سردار عبد القیس کا تہا کہ تحقیق تجہمین دو خصلتین
ہین کہ دوست رکہتا ہی اونکو اللہ یعنی خواہ تجہمین ہین یا تیری غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و وقار نقل کی یہ مسلم نی **ف** عبد القیس نام
ایک قبیلہ کا ہی کہ جب جماعت عبد القیس کی آئی حضرت کی زیارت کی لیے تو حضرت کو دیکہکر اونٹون پر سی کود پڑی اور ملازمت آپ کی کی اور بیقراری اور
وفور محبت ظاہر کی پس آنحضرت نی اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو اون کے اضطراب سی منع نہ کیا لیکن اشج کہ نام اوسکا منذر تہا اور رئیس و سردار اونکی تہی مکان پر اوترا
اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندہا اور غسل کیا اور اچہی کپڑی پہنی اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سی مسجد شریف مین آئی اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کے
پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی آنحضرت کو یہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجہمین دو خصلتین ہین الخ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت
نی اونکو ساتہ وجود ان دو صفتون کی خبر دی تو اونہوں نی کہا کہ یا رسول اللہ یہ صفتین کسبی ہین بتکلف حاصل کی ہوئی میری یا ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئے
ہین میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا اونہوں نی شکر اوس خدا کا کہ پیدا کیا مجکو اوپر دو صفتون کی کہ دوست رکہتا
اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکہتین لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہی کہ ہمیشہ رہ باقی رہینگی تم ع

الفصل الثانی

سن دوسری عن سھل بن سعد الساعدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاناۃ من اللہ و العجلۃ من الشیطٰن رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وقد تکلم بعض اھل الحدیث فی عبد المھیمن بن عباس الراوی من قبل حفظہ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی اوسکی الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضی اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اوسکی کی یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکھتا تھا **ف** یعنی ہے وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نہ رکھتا تھا ابن الہمام اوسکا سہل سے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکی یہ ہیں التانی من اللہ والعجلۃ من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا میں شیطان سے ہے یعنی اوسکے وسوسہ سے ہے کہا ہے بعضوں نے کہ مستثنے ہیں اس سے وہ چیزیں کہ نہیں ہے شبہہ اونکے خیریت میں یعنی اچھی چیزوں میں جلدی کرنے شیطان سے نہیں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و یسارعون فی الخیرات کہتا ہے مؤلف کہ فرق ظاہر ہے درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کی اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات میں پس اول محمود ہے اور دوسری مذموم ہے یعنی مسارعت و مبادرت طرف طاعات کی یہ ہے کہ مثلاً وقت نماز کا آیا درنگ نکری اور بیچ جلدی سے طیار ہوکر ادا کرنی لگی اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کر لی پس اول یعنی مسارعت اچھی ہے اور دوسری یعنے جلدی سے کر لینا نیک کام کا برا ہے پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھی کام کی لیے اچھا ہے اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہے مؤلف وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حلیم الا ذو عثرۃ ولا حکیم الا ذو تجربۃ رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے صابر و بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** مگر صاحب لغزش کا یعنے جو کہ گناہ میں پڑا اور خطا اور خلل کا رہنا اوس سے وجود میں آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اوسکی دوست رکھتا ہے کہ لوگ عیب چھپائیں اوسکی ڈھانکیں اور قصور اوسکی عفو کریں پس حاصل کیا یہ ہے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنے میں پائی تو لوگوں سے بھی عفو کرے گا اور بردباری اختیار کرے گا اور نہیں ہے حکیم کامل الخ حکیم کہتے ہیں دانا اور درست و استوار کار کو اور حکمت کہتے ہیں جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہیں کاموں کی پہچاننی کو پس فرماتی ہیں کہ جسکو حاصل ہووے پہچان اشیاء کی اور جاننا نفع اونکا اور پہچاننا اشیاء کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا الخ وعن انس ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی فقال خذ الامر بالتدبیر فان رأیت فی عاقبتہ خیرا فامضہ وان خفت غیا فامسک رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمایئے مجکو یعنی ساتھ ایک چیز کی کہ جاتا رہے تحیر میرا بیچ کام میری کی پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنی اوسکی کا ساتھ دیکھنی انجام اوسکی کی اور تامل کرنی کے بیچ مصالح اور مفاسد اوسکی کی پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اوسکی کی بھلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کر اوسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اوس کام میں پس باز رہ اوس کام کی کرنی سے اور چھوڑ دے اوسکو نقل کی شرح السنۃ میں وعن مصعب بن سعد عن ابیہ قال الاعمش لا اعلمہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التؤدۃ فی کل شیء خیر الا فی عمل الآخرۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے مصعب بن سعد سے کہ نقل کی اس نے باپ سے یعنی سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے نہیں جانتا میں اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اوسکی باپ نے کہ سعد ہے آنحضرت سے روایت کی نہ از خود فرمایا کہ ڈھیل کرنی ہر چیز میں بہتر ہے مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسلیے کہ بیچ تاخیر بھلائیوں کی آفات میں اور منقول ہے کہ اکثر چلانا ہونا خیر سوں کا تاخیر عمل سے ہوگا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہے کہ امور دنیویہ جو ہیں نہیں جانا جاتا انجام اونکا اونکی ابتدا میں

کہ انجام اسکا یہی ہوا کہ جلدی کچھا ہی اور جس بات میں انجام کار نہ ہوا اوسمیں مخالفت اور خرابی ہوئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَتَبَیَّنُوا اور حضرت وہب اہل
الیٰ یمن سے مروی ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قسم ہے قول اللہ تعالیٰ کی اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ کی لائق ہی مومن کو کہ جب کوئی بات کرے اوسکی تحقیق کرے اور صحیح کرے کا موقت
کرے اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اس سے فقر کا اور ڈراتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنے سے تھی ابو الحسن پانجانہ میں پہونچا اونہوں نے اپنے شاگرد کو
اور کہا کہ وہ میری بدن پر سے قمیص کو اور دی اسکو فلانی کو کہا شاگرد نے کیون یہ صبر کیا تم نے یہانتک کہ نکلتی پاخانہ سے کہا اونہوں نے
کہ میری دل میں آیا تھا دینا اسکا اور نہیں امن ہی مجھکو اپنے نفس پر اسکے متغیر ہونے سے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَۃُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے
عبد اللہ بیٹے سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ و روش نیک اور آہستگی اور دیر نکرنی کام میں اور میانہ روی جزو ہین چوبیس
جزو نبوت سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** میانہ روی یعنی بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال افعال میں اور بچنا دونوں طرفوں کمی اور زیادتی
سے جیسی اختیار کرنا جود کا کہ بیچ میں ہی اسراف و بخل کے اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ میں تہور اور جبن کی اور اسی قبیلہ سے ہی میانہ روی
اعتقاد میں کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنت کا کہ بیچ میں ہے جبر و قدر کی اور اسی طرح میانہ روی معیشت میں جیسا کہ حدیث میں فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ
نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنے میں کہ بیچ بیچ میں ہو اسراف و تنگی کی آدھی معیشت ہے اور اسی طرح حکم ہی میانہ روی کا تمام احوال و افعال
میں جیسا کہ بعضی چیزونکو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ الآیۃ اور قول اللہ عز وجل کا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اور کہا بعض عارفین نے
کہ طالب علم کو یہ چاہیے کہ نہ منع کرے تجھکو عمل سے اور عمل کر یہانتک کہ نہ باز رکھے تجھکو علم سے غرض کہ سب چیزوں میں میانہ روی چاہیے
اور چوبیس جز یعنے سب چیزین بمنزلہ ایک جزو کی ہین یا ہر ایک انمین سے جز ہی یعنی ایک خصلت ہی خصال انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین
کی سے اور تعیین عدد کی سپرد ہی شارع کی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہیں معلوم ہو سکتی ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْھَدْیَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جز ہین پچیس جز نبوت سے نقل کی یہ ابو داود نے
ف فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہ ہی کہ ہدی تعلق ہی ساتھ احوال باطنہ کی اور سمت ساتھ اخلاق ظاہرہ کی پس دونوں طرف
میں بمنزلہ ایمان اور اسلام کی ہین شریعت میں اور جمع درمیان ان دونوں کی نور علی نور ہی اور تمام ہوتی ہی ساتھ اسکی حقیقت اور اس حدیث میں
ایک جز پچیس میں سے کہا اور پہلی میں چوبیس جز سے پس ہو سکتا ہی کہ یہ تفاوت وہم اور خطا راوی سے ہی ہو یا بسبب سہو کی واللہ اعلم اور احتمال ہی
کہ پہلی یہ حکم ہوا ہو بعد اسکی بعوض عنایت کی وہ حکم ہوا ہو کہ اوپر کی حدیث میں گذرا یا یہ کہ اون تین چیزوں کا یا کوہ حکم ہوا اور ان تین چیزوں کا لکس میں
صورت میں نسبت کرنی خطا و وہم کی طرف راوی کی پیغمبر ورت نہیں ہی اور اللہ اعلم **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِیْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَھِیَ اَمَانَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے اونہوں نے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسوقت کہ کوئی شخص کوئی بات کہی یعنی کوئی بات کا ذکر کرتا ہی اوسکی انفا کا بہر غائب ہو وے یعنی چلا جاوی پس
وہ امانت ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے **ف** یعنی حکم اسکا حکم امانت کا ہی بنسبت اہل اون کی کہ جنہوں نے سنی ہی پس چاہیے کہ
اسمین خیانت نکرین یعنی افشا نکرین اوسکو **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِی الْھَیْثَمِ بْنِ التَّیِّھَانِ
ھَلْ لَّکَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْیٌ فَاْتِنَا فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَیْنِ فَاَتَاہُ اَبُو الْھَیْثَمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّي رَأَيْتُهُ

يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ابو الہیثم بن تیہان

کی کہ کیا ہی واسطی تیری خادم کہا نہیں پس فرمایا کہ جسوقت آوی ہماری پاس بندی تو آ تو ہماری پاس پس لائی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

پاس دو بندی پس آئی آنحضرت کی پاس ابو الہیثم بسبب وعدہ آنحضرت کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کر لی تو ایک کو ان دونوں میں سی کہا یا نبی اللہ

تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتھ اوسکی چاہیی کہ امین ہو یعنی جسمین مصلحت ہو بہتری مشورہ چاہنے

والی کی ہو وہی وہی کہی اور خیانت نہ کری اور مقصود یہ ہی کہ چونکہ تو نی مشورہ مجہسی کیا اور مجہی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارہ کیا

ایک کی طرف ان دونوں میں سی اور فرمایا کہ لی تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق میں نی دیکہا ہی اسکو نماز پڑھتی اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اوسکی

احسان کرنی نیکی کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اور حدیث میں آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گہر میں آئی اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہ غلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نی مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کرنی کی اسکی حق میں وصیت کی ہی تو اونکی بیوی نی کہا کہ بجا لانا اس وصیت کا مشکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو

آزاد کر دو پس **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ**

اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مجلسیں ساتھ امانت

کی ہین یعنی جو باتین مجلس میں سنین اوسکو کہیں نقل نکریں اور سخن چینی نکریں مگر تین مجلسیں یعنی باتین کہ مجلس میں سنین جب نقل اور پہنچا دینا اونکا

غیر کو روا ہی یہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکہتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چہیننے مال کا بیحق نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی اگر سنی کسی سی یہ بات کہ میں ارادہ

رکہتا ہوں کہ فلانی شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا از راہ ظلم کی تو چاہیی کہ ان باتوں کو پہنچا دی

اون لوگوں کو تا پرحذر رہوں اور اپنی کو بچاویں یہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنے یہ ہین کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکہی

اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چرچا کری اوس چیز کا کہ دیکہی ہی اون سی مگر تین مجلسین یعنی ایک مجلس میں مجلسونمیں سی الخ **وَذُكِرَ حَدِيْثُ**

اَبِيْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ مراد اوسکا یہ ہی ان اعظم الامانۃ

بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کی **ف** یعنی یہ حدیث مصابیح میں مکرر مذکور ہوئی ہی ایک بار باب المباشرۃ میں کہ کتاب النکاح میں ہی محل مذکور کی

اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی میں حسان سی لایا اور مہنی باب المباشرۃ میں بحال خود چہوڑ دی اور باب الحذر والتانی میں ترک میں کی بسبب

تکرار کی اور صواب کرنا اسکا صحاح ہی میں ہیں اور شاید کہ مصابیح کی نسخوں میں کہ مولف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور ہو لیکن جن نسخوں میں کہ

ہمنی دیکہی ہی اس باب میں مذکور نہیں اور باب المباشرۃ میں ہی فقط غالبا لکہنی والوں نی بسبب تکرار کی اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ**

قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ

وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ

تُكُلِّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت پیدا کیا اللہ تعالی نی عقل کو فرمایا اوسکو کہڑی ہو

پس کہڑی ہوئی پہر فرمایا اوسکو پیٹہہ پہیر پس پیٹہہ پہیری پہر کہا اوسکو منہہ کر میری طرف پس منہہ کیا پہر کہا واسطی اوسکی بیٹہہ پس بیٹہی

پہر کہا اوسکو نہیں پیدا کی میں نی کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجہسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تجہسی کمال میں اور نہ خوبتر تجہسی بسبب تیری لیتا ہون میں

لیتا ہوں اور دیتا ہوں یعنی مقرر رکھتا ہوں کہ عقل ہی دیتا ہوں تیری ہی سبب سے لیتا ہوں کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیری ہی دیتا ہوں یعنی ثواب وہ درجات بہشت کا یعنی دیتا ہوں جو عاقل تیری دیتا ہوں کہ خدمت کی اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیری پہچانا جاتا ہوں میں اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہوں یا بسبب تیرے ثواب دیتا ہوں اور بسبب تیرے عذاب کرتا ہوں یعنی مدار تکلیف و خطاب و عتاب و ثواب و عقاب تو ہی اور آخر میں عقل ہی ہی اور محققوں نے کلام کیا ہے بیچ صحت اس حدیث کی بعضے علماء اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسا کہ پیدا کیا جاوے گی موت بصورت دنبہ کی اور ذبح کی جاوے گی درمیان بہشت و دوزخ کی **وعن**

ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الرجل لیکون من اھل الصلٰوۃ والصوم والزکٰوۃ والحج والعمرۃ حتی ذکر سھام الخیر کلھا وما یجزٰی یوم القیٰمۃ الا بقدر عقلہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نماز یوں میں سے اور روزہ داروں میں سے اور زکوٰۃ دینی والوں میں سے اور حج اور عمرہ کرنیوالوں میں سے یہانتک کہ ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنی کلیات و جزئیات خیر کی ذکر کیں یا اکثر ذکر کیں و للاکثر حکم الکل اور جزا نہیں پاوے گا وہ شخص روز قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سے یہاں پہچاننا اشیاء کا ہی اور معلوم کرنا صلاح و فساد و مبدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر اور احتراز کرنا گمراہیوں اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتھ حق کی اور عقل معاد کہ بعضوں کے کلام میں واقع ہوئی ہی یہی ہی اور اس جگہ میں ہی اختلاف علماء کا اور بحث اوس کی بیچ تفضیل علم و عقل کی کہتے ہیں علم افضل ہی یا عقل یعنی بعضے علم کو افضل کہتے ہیں اور بعضی عقل کو اور اگر علم کو ہی او پر معنی تمیز و دریافت کی حمل کریں کہ اثر عقل کا ہو یا ان معنی کچھ خلاف درمیان میں نہیں رہتا اور ساتھ اس معنی کے علم و عقل فضیلت ہی عقل کو عبادت سے لکہا ہی علماء نے کہ ایک رکعت اوس عالم عاقل کی افضل ہوگی اور کئی ہزار رکعتوں سے جاہل کی **وعن**

ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا ابا ذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابی ذر نہیں ہے کوئی عقل مانند تدبیر کی اور نہیں ہی ورع مانند باز رہنی کی اور نہیں ہی حسب و بلندی مانند خوش خلقی کی **ف** تدبیر کی معنی ہیں انجام کار کو دیکھنا پس معنی اس جملہ کی یہ ہیں کہ نہیں ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کی یعنی مانند اوس عقل کی کہ ساتھ ہو اوسکی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکھنا اور راہ اوسکی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کی معنی ہیں پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کی ہیں اور بعضی کہتی ہیں کہ ورع بالاتر ہی متقی سے اور کہتی ہیں کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزوں سے ہی اور ورع پرہیز کرنا مکروہات و شبہات سے بھی اور صواب یہ ہے کہ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور کلام قوم میں اسی طرح واقع ہوا ہی پس فرماتے ہیں کہ نہیں ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طلبی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بہ معنی باز رہنی کی حرام چیزوں سے ہی ہی پس ورع مثل الکف کیا معنی رکھتا ہی اور جواب اسکا یہ پایا ہی کہ مراد کف سے یہاں باز رہنا ہی مسلمانوں کے ایذا سے یا باز رکھنا زبان کو لایعنی سے چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہیں حصر کیا ورع کو اس میں از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہے کہ کہا جاوے ورع اور تقوی اگرچہ لغت میں معنی باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہیں لیکن عرف شرع میں شامل ہیں امتثال اوامر اور اجتناب کو سب اور اگر بعضے اجتناب ہی کی ہوں تو ترک کرنی امتثال اوامر کی بھی اجتناب کرنا چاہیے تا ہیں وجہ پر شامل امتثال و اجتناب کو ہوگی اور حاصل یہ کہ ورع اور تقوی چاہتا ہی فرمودہ سے باز رہنا امتثال و اجتناب کی پس ورع کی لیے دو چیزیں چاہیئیں امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور لکہا ہی علماء نے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرور تر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کی اور اگر کوئی جانب امتثال میں اقتصار کرے فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب میں اہتمام خوب کرے تو پہونچ جاوے گا مقصود کو کہ پہونچنا طرف حق کی اور قرب الہی کی ہی اور اگر اہتمام امتثال میں خوب کرے جیسا کہ ادا کرے سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بھی کرے تو منزل مقصود کو نہیں پہونچ سکیگا

اسکی مثال ایسی ہی جیسی ایک بیمار ہو کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہیں کھاتا تا اچھا ہو جاویگا اگرچہ شاید بہت برس میں اچھا ہو اور اگر دوا کھاوی اور پرہیز کری تو جلد شفا نہیں پاویگا اور بہرحال زیادہ تر خراب ہو جاویگا اور اس کلام کی تفصیل لکھوں کتابوں میں مذکور ہی اور نہیں ہی حسن خلق بسبب فضیلت مانند خوش خلقی سے حسب ایک چیز کو کہتی ہیں کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپوں کی پس فرماتی ہیں کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہی چاہیے آدمی میں بدون اسکی سب کچھ ضائع ہی اور مراد خلق سے اگر تمام صفات باطن کہیں تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسا کہ عرف میں خلق اسی کو کہتے ہیں تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کے کلام اہل تصوف سے ڈھونڈھنی چاہیے حضرت حسن بصری فرماتی ہیں کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا ہی خلق سے باز رہنا اور واسطی نے کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتھ خلق کے اور راضی رکھنا خلق کو راحت و محنت میں ہی اور سہل تستری نے کہا کمتر مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ جفا اوٹھاوی خلق سے اور بدلہ نہ لی اور رحم اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لیی ہو ع ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ** روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خرچ میں آدھی معیشت ہی اور دوستی آدمیوں کی آدھی عقل ہی اور اچھی طرح سوال کرنا آدھا علم ہی نقل کیں بیہقی نے یہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** میانہ روی الخ یعنی کہ زیادتی نکرنی خرچ میں آدھا سرمایہ ہے زندگانی کا یعنی زندگانی کرنی میں دو چیزیں چاہییں دخل اور خرچ بنا خرچ میانہ روی پر چاہیے پس غایت میانہ روی کی آدھی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیوں کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صاحبوں کے اور سررشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکھنا آدھی عقل معاش ہے گویا تمام عقل ہی کہ کچھ سبب کار کری اور آپس میں محبت ہی کہی اور یہ اس صورت میں ہی کہ محبت اونکی موجب تجارت ہو دین و دیانت کی نہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچھی طرح سوال کرنا علم آدھا علم ہی ایسی کہ پونچھنی والا دانا اوس چیز سے سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اوسکی اور یہ محتاج ہی ساتھ زیادتی علم کے اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام مسئولات کی کہ کیا پوچھنا چاہیے اور کیونکر پوچھنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتھ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا حاصل یہ کہ علم دو قسم پر ہی سوال اور جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوسکی سی ساتھ تمام شقوق کی اور احتمالات کی تا جواب شافی کافی پاوی اور کچھ نرہ جاوی جواب میں پس سوال اس طرح پر قبل علم سی ہوگا اور روا نہیں ہوگا کہ سوال ہوتا ہی بسبب جہل و تردد کی نہ علم کی اسکو علم اور نصف علم کیونکر کہیں اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہا جاوی کہ سمجھا جاتا ہی اچھی طرح سوال کرنی طالب کی ہی کہ اوسکو مشارکت ہی علم میں اور وہ چاہتا ہی یہ کہ ملاوی ساتھ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹھا تھا مجلس میں پس کہا ابو یوسف نی کہ جسوقت مشکل ہو تجھپر کوئی چیز تو پوچھ اور شرم نکر ایسی کہ حیا باز رکھتی ہے علم سے اور اوسوقت امام موصوف کلام کرتے تھی تعریف صوم میں کہ وہ صبح سے غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکھی پس کہا امام نی کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیری کلام کرنی سے اور کیا خوب کہا ہی بعضی حکما حیا پر جاہل نی کہ جاہل جب کلام کرے تو مانند گدھے کی ہی اور جب چپ ہی تو مانند دیوار کی ہی ہو ع ح

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلق کی **ف** رفق ضد ہی عنف کے یعنی مدارات کرنی ساتھ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولت سے اور حیا شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب خوف عیب لگنی کی اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہے کسی اوس چیز کی سے کہ بری ہی شرع میں اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکھنے نعمتوں الہی کی اور تقصیروں اپنی کی

مضمون کی تاکید ہی میں کہ اول فرق کیا جاتا ہے محبت کا لیکن جانب حضرت کی سبب کے ہوں گذشتہ کی اور کہا دقاق نے کہ وہ ترک کرنا ہے دعوی کا ہی کی
مولی کی اور حسن خلق کی بہت ظاہر تفسیر یہ ہیں کہ اتباع کری اوس چیز کا کہ لائے ہیں اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت
چنانچہ سلف نے جب پوچھیں گئیں حضرت عائشہ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خلق آپکا قرآن
تھا یعنی جو کہ قرآن میں خصلتیں اچھی ہیں تھی حضرت متصف ساتھ اونکی اور جو خصلت کہ بری ہیں اون سے پرہیز کرتے تھے حضرت اور نصیب ہر اتباع بقدر محبت اور
توفیق متابعت کے ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ روایت
ہی عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنی اپنے بندوں پر چاہتا ہی اونکی لیے آسانی نہ دشواری اور نہیں تکلیف دیتا اونکو ایسے
چیزوں کی کہ طاقت نہیں رکھتے اونکی یا یہ معنی ہیں کہ دوست رکھتا ہی یہ کہ نرمی کریں بندے آپس میں جیسا کہ بیان کیا کہ دوست رکھتا ہی مہربانی کو یعنی راضی
ہوتا ہی اوس سے اور دیتا ہی مہربانی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہیں دیتا اوس چیز پر کہ سوای نرمی کی ہی نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک
روایت مسلم کی یوں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سے تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیتی
ہی اوسکو اور نہیں دور کیجاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کر دیتی ہی اوسکو **ف** دوست رکھتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا کہ آپس میں نرمی سے
اور مہربانی کریں اپنی کاموں میں خواہ طلب رزق ہو یا اور کچھ ہو آسانی کریں اور سختی نہ اختیار کریں بعد اسکی اشارہ کیا ساتھ اختیار کرنے طریق نرمی
کی بیچ طلب رزق کی اور حاصل کرنے مطلب کے اور رغبت دلائی بیچ ساتھ اس قول کی کہ دیتا ہی بندوں کو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہیں دیتا
سختی پر اور دیتا ہی نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا اوس چیز پر کہ سوای نرمی کی ہی یعنی اور سبب پر پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہی اور دوبارہ اشارہ کیا
اوس پر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہی اوپر تمام اسباب حاصل کرنے مقصد کی اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کی سے ہیں تو ترجیح کی گنجایش نہیں رکھتی اور اگر قبیلہ
سختی سے ہیں تو بھی کلام اول سے ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا ہی جواب یہ کہ یہ تاکید ہی پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت تعبیر اور مقصود
یہی کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ کی بطریق نرمی کی کری کہ دینے والا خدا ہی اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اوسکی ہی زیادہ دیگا اوسکو
بہ نسبت سختی کرنے اور زیادہ مہنی کی بیچ مباشرت اسباب کے **وَعَنْ** جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوی نرمی سے محروم کیا جاوی نیکی سے نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنی سب بھلائیوں سے جیسا کہ جامع صغیر میں لفظ کلہ کا اس میں فضیلت ہے نرمی کی اور رغبت دلانی ہے اوسکی حاصل کرنے پر اور مذمت ہے سختی کے
اور یہ کہ نرمی سبب تمام بھلائیوں کی ہی اور **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ
فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پر انصار میں سے کہ وہ نصیحت کرتا تھا اپنے بھائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دی اوسکو
اسلیے کہ تحقیق حیا شاخ ہی ایمان سے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی منع کرتا تھا اوسکو حیا کرنے سے اسلیے کہ حیا باز رکھتا ہی آدمی کو حقوق سے اور
طلب حق سے [illegible] ایمان ہی [illegible] کی بھائی کی [illegible] اوسکو حال پر اور کہا طیبی نے کہ معنی یعظ کے
یہ ہیں کہ منع کرتا تھا اور ڈراتا تھا اوسکو [illegible] نصیحت کرنا ساتھ خیر کی ہی [illegible]

نرم

ترجمہ ہو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ یہاں بمعنی عتاب کی ہے جیسا کہ ایک روایت مین لفظ یعاتب کا آیا ہی ۳ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہین لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہے کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی بجا آوری
کہ جس جگہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہین ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہی کہ نقصانون مین سے ہی اور اگر اوسکو حیا کہین گے تو مجاز کہین گے
اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کی یہ ہی کہ باعث ہوا وپر ترک کرنی قبیح کی یہ جواب علما نے دیا ہی اور صواب یہ ہے کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کرنے
قبیح کی سے کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھی اور تعریف کی گئی ہی شرع مین وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس
ظاہر تر جواب مین یہ ہی کہ کلیہ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہی ساتھ اوسکی کہ موافق رضای حق کی ہو ۴ع **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اوس چیز سے کہ پایا ہی لوگون نے پہلی انبیا کی کلام مین سے یہ کلام ہی جسوقت شرم
نکی تو نے پس جو چاہی کر نقل کی یہ بخاری نے **ف** پایا ہی الخ یعنی پہنچا ہی اونکو اور باقی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نے اوسمین راہ نہین پائی
ہی اور معنی اس حدیث کی کئی طرح بیان کیے ہین لوگون نے ایک تو یہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہین ہے بلکہ یہ خبر ہی اور مقصود یہ ہی کہ مانع بری
چیزون کی کرنی سے حیا ہی اور جب حیا نہ رکھی تو نے تو کریگا تو جو کچھ کہ چاہیگا اور دوسری یہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہی جیسا کہ اعملوا ما شئتم
یعنی جو کچھ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤ گے ۵ع **وَعَنْ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ
فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نواس بن سمعان کے
سے کہ کہا اونہی نے کہ پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ
ہی کہ تردد کرے تیری سینے مین اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہوون اوس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تردد کرے اور اطمینان نہو اوسپر
دل کو لیکن یہ اوس شخص کے حق مین ہی کہ کھولدیا ہی خدای تعالی نے سینہ اوسکا اسلام کی لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتھ نور تقوی
کی اور یہ اوس جگہہ ہی کہ انکار شارع کا اوس بات مین ہو نہین اور اقوال علما کی وہان مختلف ہوون اور علامت دوسری گناہ کی پہچان کی بعد اوسکے
فرمائی کہ مکروہ جانے تو الخ اور یہ بھی اچھی ہی لوگون کا حال ہی ۶ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری نیک ترین تمہارا ہی از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جو کہ خصلتین اچھی رکھتا ہو کہ رعایت
کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی ۷ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ
أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین تمہاری نیکترین تمہارے
ہین روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي دوسری فصل

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ
مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا نرمی

سے بچے وہ کیا کہ اپنا نصیبہ کا بھلائی دنیا اور آخرت کی یہ نقل کی شرح السنہ میں **وَعَن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شرم رکھنی بعض کاموں سے ایمان سے ہی اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بیحیائی بدی سے ہی اور بدگو میں ہیں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وَعَن** رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِی شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سے ہی کہا اوس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہی اوس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سے ہی **وَعَن** حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ فِی سُنَنِہٖ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْہِ عَنْ حَارِثَۃَ وَکَذَا فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَلَفْظُہٗ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ یُقَالُ الْجَعْظَرِیُّ الْفَظُّ الْغَلِیْظُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ وَھْبٍ وَلَفْظُہٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِیُّ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ اور روایت ہی حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا روایت کرنیوالے نے اور جواظ سخت گو سخت خو ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نے بھی نقل کی ہی جامع الاصول میں حارثہ سے اور ایسے ہی شرح السنہ میں نقل کی گئی ہی حارثہ سے اور لفظ حدیث کی شرح السنہ میں اس طرح ہیں نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنی وصف کیا جواظ کو ساتھ جعظری کی اور کہا کہ کہا جاتا ہی جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہی معنی ہیں اور مصابیح کی نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے ہی یعنی مصابیح کی بعضی نسخوں میں عکرمہ سے ہی والاکثر نسخوں میں حارثہ سے ہی اور لفظ حدیث اون مصابیح کی نسخوں میں یوں ہیں کہ کہا راوی نے اور جواظ وہ ہی کہ جمع کرے مال اور نہ دے سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہی **ف** یعنی بعضے روایتوں سے معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونوں کی ایک ہی معنی ہیں اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابوں سے معلوم ہوتا ہی کہ جواظ معنی متکبر کی ہی اور جعظری معنی بدخلق کی اور حاصل یہ کہ یہ دونوں لفظ قریب ہیں معنوں میں اور ظاہر یہی کہ مراد جواظ اور جعظری سے بدخلق اور سخت دل ہی ایسی کہ خطیب نے حضرت عائشہ سے بطریق مرفوع کی روایت کی ہی کہ ہر چیز کی لیے توبہ ہی مگر صاحب بدخلق کی لیے نہیں اسلیے کہ وہ توبہ نہیں کرتا ایک گناہ سے مگر کہ پڑتا ہی اوس سے بری میں اور حرف لا زائدہ جو لائی لفظ جعظری پر تو اشارہ ہی اسپر کہ موصوف ساتھ ہر ایک کے دونوں خصلتوں میں سے نہیں داخل ہوگا جنت میں مطلق اگر ہی منافقین سے یا نہیں داخل ہوگا ساتھ نجات پائے ہووں کی اگر ہی مومنین سے **وَعَن** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہے ابی درداء سے اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری چیزوں میں سے کہ رکھی جاوینگی مومن کی ترازو میں اعمال میں دن قیامت کے خلق نیک ہی اور تحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہی فحش بکنیوالے بیہودہ گو کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ابوداؤد نے پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ رح نے بھی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہی لیکن ملا علی قاری نے اشباع سے بذی کی معنی بدخلق نقل کیے ہیں اور لکھا ہی کہ مناسبت اسکی یہی معنی ہیں اور یہ بھی لکھا ہی کہ دوسرا ٹکڑا جو پہلی ٹکڑے کی مقابل ہی لایا

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدخلقی بہت ہلکی ہو گی میزان اعمال میں **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق مومن یعنے کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہے البتہ پاتا ہے بسبب خلق نیک کے درجات کی نماز گذار کا راتوں اور دن کے روزہ رکھنے والے کا سا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا سہل نے کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہ ہے کہ متحمل ہو لوگوں کی ایذا کا اور ترک کرے بدلا لینے کو اور درگذر کرے ظالم سے اور استغفار کرے اوسکے لیے اور شفقت کرے اوس پر **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابوذر سے کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقوی کر تو اللہ کا جہاں ہووے تو اور پیچھے کر برائی کے نیکی تا کہ مٹا دے نیکی اوس کو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** تقوی کر یعنی ساتھ بجالانے جمیع واجبات کے اور باز رہنے کے تمام برائیوں سے اسلیے کہ تقوی بنیاد ہے دین کی اور بسبب اسکے حاصل ہوتے ہیں مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہے کہ ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ بیزار ہو اور پاک ہو شرک سے اور اعلی درجہ اوسکا یہ ہے کہ اعراض کرے ماسوی اللہ سے اور مابین ان دونوں درجوں کی اور مراتب ہیں کہ بعض اونکے برتر ہیں بعض سے کہ ترک کرنا ممنوع کا ہے پھر مکروہ کا پھر مباح بیفائدہ کا اور جہاں ہووے تو یعنی خلوت میں اور جلوت اور وطن میں اور سفر میں اور نعمتوں میں اور بلاؤں میں اسلیے کہ اللہ تعالی جانتا ہے تیری چھپی ہوئی باتوں کو بھی جیسیکہ جانتا ہے تیری ظاہر کی باتوں کو پس لازم ہے تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کے بیچ محافظت اوامر اوسکی کے اور نہی کی گناہوں سے اوسکے سے داؤد طائی سے منقول ہے کہ اونہوں نے سنی آواز ایک قبر میں سے کہ میت کہتا ہے کیا نہیں کی وہ دی میں نے تیرے لیے کیا نہیں نماز پڑھی میں نے کیا نہیں کیا میں نے ایسا اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہاں اے دشمن اللہ کے کیا تو نے یہ سب کچھ ولیکن جب خلوت میں ہوا تو مقابلہ کیا تو نے اللہ کا ساتھ کرنے گناہوں کی اور نہ لحاظ کیا تو نے اوسکا اور پیچھے کر برائی کے نیکی الخ یعنی تجسے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکے پیچھے نیکی کر تا پاک کرے وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سے یا توبہ ہے اور یا طاعت مطلق یا یہ کہ کرے وہ نیکیاں کہ ضد ہیں ان برائیوں کے کہا طیبی نے کہ آدمی کو چاہیے کہ مٹانے آثار سیئات کے سے ساتھ کرنے حسنات کے فارغ نہو اور ہر بدی کی بدلے کرے نیکی کہ اوسکی جنس سے ہے جیسیکہ گانا بجانا سنے اور صحبت رکھے اونسے کہ جو گرفتار ہیں اوسی میں تو اوسکے بدلے میں قرآن سنے اور ذکر کی مجلسوں میں بیٹھے اور اگر شراب پیوے تو اوسکے بدلے میں حلال چیزیں پینے کی لوگوں کو دے اور تکبر کے بدلے میں تواضع کرے اور بخل کا تدارک کرے ساتھ دینے مال کے انتہی اور مٹانے سے مراد یہ ہے کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی بسبب نیکی کے آثار برائی کے دل سے یا اعمال کی لکھنے والے فرشتوں کی دیوان سے اور یہ جب ہے کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہیں نیکیاں اوسکے کو یعنی مظلوم کو عوض میں اوسکی حق کی یا راضی کرے اللہ تعالی اوسکو اپنے فضل سے منقول ہے کسی بزرگ کا حال کہ اونکو دیکھا کسی نے خواب میں بعد انتقال کے پس پوچھا اونسے کہ کیا معاملہ کیا اللہ نے تم سے کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر اوس نے حساب لیا مجسے یہانتک کہ مطالبہ کیا مجسے ایک دن کا کہ تھا میں روزے سے بیچ جسکے ہوا وقت افطار کا تو لیا میں نے ایک گیہوں اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا میں نے اوسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیہوں میرا نہیں ہے پس ڈال دیا میں نے اوسکو گیہوں پر پس لے گئی میری نیکیوں سے مقدار نقصان توڑنے اوسکی کی اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹے گناہوں کا کفارہ نیکیاں ہوتی ہیں اور اسی طرح اون گناہوں کا جو کہ پوشیدہ رہے کبائر میں سے بسبب عام ہونے قول اللہ تعالی کے نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ اور بسبب عام ہونے اس حدیث کے اور جو کہ ظاہر ہوئے اون کبائر میں سے اور ثابت ہوئے حاکم کے نزدیک پس نہیں ساقط ہوتی حد اونکی اور نہیں معاف ہوتی توبہ سے بغیر حد کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ

عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہووے آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آسان طبیعت نرم خو نزدیک ہونے والے کے لوگون سے اور نرم خو کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** سوال مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ آل دونون عبارتون کا ایک ہی ہی یعنی دور رہنا آگ سے اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی و متعارف بان پہی یہی ہی کہتی ہین آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر یعنی بدکار بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** غر ساتھ زیر غین کی مرد فریب کھانے والا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کی مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کھاجاتا ہی ہر اوس شخص سے کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگون کا اور تفتیش و کاوش نہین کرتا اور یہ بسبب جہل اور نادانی اوسکی کی نہین ہی بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی کی ہی اور بعضی یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگون پر گمان نیک رکھتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگون کی سینون کی کینہ پر مطلع نہین تا جو کچھ کہ اوسکی سامنی کہین قبول کرلیتا ہی اور فریب کھاجاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھ امر آخرت و صلاح نفس اپنے کی ہی کار معاش دنیا کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کھاجاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی باوجود اسکی تنبیہ کی حضرت نے ساتھ قول اپنی کی لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ اسپر کہ نہ چاہئی کہ ہمیشہ فریب کھاوی اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتہ سی دیوی پہلی اسکی بیان ہو چکا ہی کہ یہ شامل ہی امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نی کہا کہ یہ مخصوص ساتھ امر آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا اور مکار اور شرانگیز فساد میں اور فتنہ انگیز ہی اور احوال سے چشم پوشی نہین کرتا اور فریب مین کہاتا اور اپنی ساتھ فریب کے نہین ہوتا اور اگر کبھی کہاوی تو دیدہ و دانستہ اور اپنی ہوشیاری نہین کہاتا اور اوسپر مخفی نہین ہوتا اوح **وَعَنْ** مَکْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد مین مانند اونٹ مہار دار کی اگر کھینچا جاوی کھینچ آوی اور اگر بٹھلایا جاوی پتھر پر بیٹھ جاوی نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہی شرع کی امر و نواہی کا جس طرح حکم ہوتا ہی شرع کا اوسی طرح چلتا ہی اپنا کچھ اختیار نہین رکھتا اور تحمل ہوتا ہی مشقت کا اوسمین اور احتمال ہی کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کی اور یہ بھی حقیقت مین اطاعت الٰہی کی ہی اوح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُهُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگون سی اور صبر کریی اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ نہ ملا رہی لوگون سی اور نہ صبر کری اونکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہی عزلت سی اور اکثر تابعین اور صحابہ بھی اسی پر ہین اور یہ افضل و اکمل ہی باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنی کی اور اعانت مسلمانون کی اور عزلت کی حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اوسکی فضیلت پر اور تحقیق اس باب مین یہ ہی کہ مختلف ہی ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون اونکی کی یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانون

اور بعضی لوگون کی ساتھ ملے رہنا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون مین اور بعضی لوگون سے الگ رہنا افضل ہی اور یہ مسئلہ مفصل اوس باب صاحب احیا
مین کتاب احیا سے نقل کیا گیا ہی اور مختار اسمین توسط ہی کہ عزلت کری اکثر لوگون سے اور اونکی عوام سے اور ملا رہی صالحین و خواص مین اور جمعہ
اور اونکی عوام کی ساتھ جمعہ اور جماعت مین اور عزلت جب ہی کہ پہلے علم کہ باعث عمل ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سے حاصل کرے چنانچہ کہا ہی بعضے
عارفین نی کہ عزلت بغیر عین علم کی زلت ہی اور بغیر زاہد کی علت اور یہی طریقہ تہا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ وغیرہ کے
کہ لوگون سے الگ بہی تہی اور مہلی بہی تہی ترجمہ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ
غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَلَاَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّاِيْمَانًا اور روایت ہی سہل بن معاذ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوس
نی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصے کو اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاوی گا اوسکو اللہ روبرو خلائق کے
دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو بیچ پسند حور کی کہ چاہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے
اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کی منقول ہی سوید بن وہب سے کہ اونہون نی نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی اصحاب کی بیٹون مین سے تہا روایت
کرتا ہی اپنی باپ سے یعنی صحابی سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ سبب کہنے کی آیا ہے امن اور ایمان
ف بلاوی گا اوسکو الخ یعنی شہرت دیگا اوسکو لوگون مین اور ثنا کریگا اوسکی اور فخر کریگا ساتھ اوسکی اور کہا جاوی گا اوسکی حق مین کہ پیدا
ہی کہ صادر ہوئی اس سے یہ بری خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سے جنت مین اور پہنچانی اوسکی سے درجہ بلند کو اور
غصہ کے روکنی کی تعریف اسلیے کی کہ وہ سخت قہر کرنا نفس امارہ پر اور اسلیے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور وجہ
نفس کو باز رکھتا ہی اوسکی خواہش سے اوسکا بدلا جنت ہے اور حورعین جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ سبب ہوا تنہی غصہ کی روکنی پر پس کیسا
حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتھ عفو کرنی کو یا احسان کری اوسپر کہا ثوری نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر اسلیے کہ احسان
کرنا احسان کرنی والی پر بدلا ہی ترجمہ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ... تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ اور ذکر کی گئی حدیث
کی سوار اوسکا یہ ہی من ترک لبس ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا وَّرَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہی زید بن طلحہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ تحقیق واسطے ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت غالب رہتی ہی اور خلق کہ غالب ہی بیچ دین اسلام مین حیا ہی نقل کی یہ مالک نی بطریق ارسال کی یعنی
زید بن طلحہ سے بطریق ارسال کی یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین انس اور ابن عباس سے **ف**
حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ مشروع ہی اور جسمین حیا خلاف اوسکے ہی کہ دین مشروع اور جسمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اور حکم
کرنی کی ساتھ حق اور قائم ہونی کی ساتھ حق کی اور ادا کرنی شہادت کی ایسکے چاہیے اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب ہر دین مین اور کو
ایک خصلت ہی سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہماری دین کی ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطے تمام دینون کی بیچ تمام خصلتون کی واسطے قول
علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر یہ ہی کہ تمام اخلاق تہی ناقص جیسے پہلون مین اور وہ کامل ہوئی ہماری دین مین

بہت حیادار تہی جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج سے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ہیں جنکو اللہ دوست رکھتا ہے ایک حلم اور دوسری حیا ابن عباس سے بطریق مرفوع کی نہ موقوف کی
اور فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دین کی ایک خصلت ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کی ہیں انہوں نے یعنی انس اور ابن عباس سے
اور احتمال ہے کہ ہو بطریق لف و نشر مرتب کی یعنی ابن ماجہ نے انس سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباس سے واللہ اعلم کہا ابن حجر نے صغیر مکی نے اسناد کیا ہے
اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کی روایت انس و ابن عباس کی پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے بھی دونوں سے روایت کیا ہوگا۔ ع **وعن** ابن عمر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحیاء والایمان قرناء جمیعا فاذا رفع احدھما رفع الاخر وفی روایۃ ابن عباس فاذا سلب احدھما
تبعہ الاخر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان ایک جگہ کیے گئے
ہیں اکٹھے پس جس وقت کہ اوٹھایا جاتا ہے کسی سے ایک ان دونوں میں سے اوٹھایا جاتا ہے دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یوں ہے کہ پس جسوقت دور کیا جاتا ہے
ایک ان دونوں میں سے دور کیا جاتا ہے دوسرا یعنی وہ بھی جاتا رہتا ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لفظ قرناء جمع قرین کی ہے بمعنی رفیق
ہے اوسکی طیبی کہتا ہے اقل جمع دو ہیں اور بعضے نسخوں میں قرنا ساتھ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کی آتا ہے۔ ع **وعن** معاذ قال کان اخر
ما وصانی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضعت رجلی فی الغرز ان قال یا معاذ احسن خلقک للناس رواہ
مالک اور روایت ہے معاذ سے کہا معاذ نے کہ تہی آخر وصیت کہ وصیت کی مجکو ساتھ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ رکھا میں نے پاؤں اپنا رکاب میں
یہ کہ فرمایا اے معاذ اچھا کر خلق اپنی کو واسطے تربیت لوگوں کی نقل کی یہ مالک نے **ف** آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کے بھیجا تہا اور وقت
بھیجنے کی بہت سی نصیحتیں کیں اونکو اور سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پہنچانے کو گئے اور فرمایا اے معاذ شاید کہ تو پھر نہ دیکھے مجکو اور بعد اونکے جانے کے
رحلت فرمائی پس اوسوقت میں آخر نصیحت یہ فرمائی اور سیوطی نے کہا کہ مراد لوگوں سے یہاں وہ لوگ ہیں کہ مستحق خلق و نرمی کی ہیں اور اہل کفر و فسق اور
ظالم اس سے خارج ہیں اور اونکی لیے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہے اور پوشیدہ نہو تغلیظ و تشدید ساتھ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کی ہے
کہ تربیت اور تہذیب اونکی اسی میں ہے اور سلامتی اور رفاہیت حال ان دونکی اوسی میں ہوتی ہے اور سیوطی نے گویا مراد حسن خلق سے یہاں نرمی اور درگذر کرنا کہا
ع **وعن** مالک بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواہ فی الموطاء ورواہ
احمد عن ابی ھریرۃ اور روایت ہی مالک سے کہ پہنچا اونکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھیجا گیا میں واسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے
نقل کی یہ مالک نے موطا میں اور نقل کی احمد نے ابی ہریرہ سے **ف** تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث میں ہو چکی ہے ع **وعن** جعفر بن محمد
عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر فی المرأۃ قال الحمد للہ الذی حسن خلقی وخلقی وزان منی ما شان
من غیری رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہی امام جعفر صادق سے کہ نقل کرتی ہیں اپنی باپ بزرگوار امام باقر سے کہا تہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ دیکھتے آئینہ میں کہتے سب تعریف واسطے اللہ کی ہے ایسا اللہ کہ اچھی کی پیدایش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب
بنائی مجہسے یعنی میری پیدایش اور خلق سے وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی **ف** یعنی بعضے
آدمیوں میں جو چیز ناقص پیدا کی مثلا کسی کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں پیدا کیا یا ٹیڑھا پیدا کیا اور مجکو ان عیبوں سے صحیح و سالم رکھا یہ مولانا اسحاق نے لکھا
اور ملا علی نے بعد نقل اسی تقریر کی لکھا ہی برابر ہی کہ عیب تہیں بیچ پیدایش اونکی کی یا خلاق اونکی کی اور حدیث دلالت صریحہ ہے اوپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت
کی بہت سی خوبیوں جمیعت پر تہی کہ اسمیں ہے یعنی قول آنحضرت کی میں بعثت لاتمم حسن الاخلاق کریم انا افتخار انکو عیب اور مثل اس کی حمد اور
اور سلیمان علیہما السلام کی ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولقد اتینا داود وسلیمن علما وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین اس علوم

یہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ مین ور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچھی پیدایش ورا اوپر اچھی خلق کی اسلیے کہ یہ دونون نعمتین ایسی کہ بخشی ہوئی ہین واجب ہے شکر کرنا اوپر
انکی باقی رہا کہ حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ مین دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچھ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین
اوسکو اوسکی ساتھ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یون پایا جاوی کہ ظاہر عنوان باطن ہی اس مناسبت سی اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ آیا حضرت کی سوا
اور کو بہی پہونچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہ حمد یا یہ خاص حضرت ہی کی لیی ہی اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہین کہ اوسکی بعد کی
حدیث مین ہی جواب اسکا یہ جائز ہی ہر مومن کی لیی کہ پڑہی یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سی کہ پیدا کیا گیا ہی حسن صورت پر اور رہا سبب ایمان کے
نہین شک اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی ﴿ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ ﴾ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی
اچھی کی تونی پیدایش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نی ﴿ ف ﴾ فرمانا یعنی مطلق یا وقت دیکھنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتھ
اسکی جزری نی حصن حصین مین امر یہی لائق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم و تلقین امت کی تہی یا مراد طلب
کامل کرنی دین کی اور تمام کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سبب اچہی اور مہذب کرنی خلق آنحضرت کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرت
کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنی خلق کا حقیقت مین طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی ﴿ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ
اَخْلَاقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ بہترین تمہاری کون ہین عرض کیا
صحابہ نی کیون نہین خبر دیجیی فرمایا بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچھے ہین خلق اونکی نقل کی یہ احمد نی ﴿ ف ﴾ اسلیے کہ جنکا اخلاق
نیک ہی اگر اونکی عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کرینگی اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگی اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو
مبارک ہی اور حقیقت مین عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول ہی ﴿ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ ﴾ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل تر مومنون کے
ایمان مین بہترین اونکی ہین اخلاق مین نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نی ﴿ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ
عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَّ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا
كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی برا کہا ابو بکر کو اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب اوس شخص نی بہت کہا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابو بکر نی بعضی بات اوسکی کا یعنی کچھ
اونہون نی بہی اوسکی مقابلہ مین کہا پس غصے ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھہ کہڑی ہوئی پس پیچھے اوس پایا آنحضرت کو ابو بکر نی یعنی عذر کرنی کی
لیی یا پوچھنی کی گیی اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجھکو اور تم بیٹھی ہوئی تہی پس جبکہ جواب دیا مین نی اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصہ ہوئی آپ
اور اوٹھہ کہڑی ہوئی یعنی پس کیا حکمت ہی اسمین فرمایا کہ تہا تیری ساتھ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تو نی اوسکو یعنی

اور داخل کیا اونھین حظ نفس کو اور شیطان پھر فرمایا ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھہ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کی بندہ اوس سے یعنی واسطی طلب رضا اور ثواب اوسکی کی نہ واسطی سنانی اور دکھانی کی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم کی یا اوس خصلت کے مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرت مین اور نہین کھولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھہ اوس بخشش کے سلوک کرنا ناتی واروں اور مسکینوں سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتایت مال کی اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین کھولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہی ساتھہ اوسکی بہتایت مال کے یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہ احمد نے **ف** تعجب کرتی تہی یعنی بسبب برا کہنی اوس شخص کے اور قلت حیا اوسکی کی یا بسبب صبر ابوبکر اور کثرت حلم اونکی کی اور مسکراتی تہی یعنی بسبب دیکہنی فرق کی دونون شخصون مین اور نہ بسبب دیکہنی اوس چیز کی کہ مترتب ہوئی دونون کے فعلوں پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کامل کی ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوئی تہی اور جواب بالمثل یعنی عمل کرنی کو رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنی کو عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کے فرمایا اللہ تعالی نے وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابوبکر رضی نے درمیان دونون یعنی بعض حق اپنے کے اور درمیان صبر کرنی کی بعض سے ولیکن چونکہ مطلوب اونکی لیے کمال تہا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کے نہ پسند آیا حضرت کو اور غصہ ہوئی یعنی ترہم ہوئی مانند ترہم ہونی غصہ کرنیوالی کی اور اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سے بسبب عمل کرنی کی قول اللہ تعالی پر واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه اور آپڑا شیطان یعنی بیچ میں پڑ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بہیائی اور برائی کا مین قرابین تجہہ پر یہ کہ تعدی کرے کوئی تو اوپر دشمن پر اور ہو جاوے تو ظالم بعد اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کرے ظالم سے در گذر کرے اوس سے اور ترک کرے جواب اوسکا یا امر اللہ اوسکا دنیا میں یا مطلق معاف کر دے اور **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلی اللہ علیه وسلم لا یرید الله باهل بیت رفقا الا نفعهم ولا یحرمهم ایاه الا ضرهم رواه البيهقي في شعب الایمان روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین چاہتا اللہ تعالی ساتھہ کسی گہر والون کی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الغضب والکبر

یہ باب ہی غصہ کا اور تکبر کا **ف** غضب ساتہہ زبر غین و ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت غضب کے ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کے ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلا لینی کی اور دفع کرنی مکروہ کی اسلیے کہ حقیقی میل کرتی ہی حالت غضب مین طرف روح اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوسپر بدلا لینی اوس سے اور دفع کرنی مکروہ کو اور اسی باعث سرخ ہو جاتا ہی منہ اور چوپہائی آنکہین جیسے حالت خوشی مین بھی میل کرتی ہی خارج کی طرف تا پہنچے آدمی محبوب کے چنانچہ اسی وقت افراط غضب کے اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا بسبب نکلنے تمام روح کی باہر کی طرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی ہو منہہ کی اور اکثر ان کی سے بسبب ہوتی ہی اور اسکا بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلے جانے روح کی اندر کی جانب یہ مختصر ہونی اوسکی کی اطلاق اوپر تو آیا ہی کہ جو اوپر اللہ تعالی کی انتہی کلامہ اور غضب حق تعالی کا یہ مجاز ہی یعنی کرتا ہی اوس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کی اپنی دوستون پر کہ بدلا لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور غضب کا ظاہر ہی اور حلم عبارت ہی تسکین اور ہی انتقال النفس سے کہ اوسکو وقت پہونچنی کی محبوب کے پاس ہی اور نگری جسکی نیچی حدیث مجاہد ہیں کہا ہی کہ حضرت سے عرض کیا ایک شخص نے وصیت کیجئے مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا جیسا کہ اوسکی قوت کی تہی آنحضرت نے اوسکی لیے حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب سے منع کیا اور معلوم ہو اور فرمودہ شرع پر چلے اور اگر حق کی لیے ہو تو محمود ہی اور مقصود یہ ہی کہ مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی

[illegible marginal note]

اور غضب سبب انتظام و بقای حیات کا ہی سبب دور کرنے ضررونکا ہو یا ہی اور اسیلئے جبلہ نباتات مین کچھ غضب نہین کہ ہمیشہ ہی ہر کوئی قادر ہے
اوسکی ہلاک کرنے پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کاملہ الٰہی نے حیوانات کو آلات پیدا کی ہین کہ اونسے دفع کرے موذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور آدمی
کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین ولیکن اوسکو عقل و تدبیر سکھا دی ہی کہ اوس سے ہر طرح کے ہتیار کرلاتا ہی اور مناسب حال کی کہون بناکر
اور موذی کو دفع کرے اور ایہہ کبر منشا اوسکا عجب ہے کہ اپنا دیکہنا نفس اپنے کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور حب اسکو اظہار کرے اور بسبب اوسکی کو تر
سمجہے اور بلندی ہونڈہے اور فرمانبرداری حق اور رعایت اوسکی سے انکار کرے اور سرکشی ہونڈہے کبر اوسپر مستعار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر خلاف
واقع کی ہو اور بیچ ذات اوسکی کی صفات اور کمالات کے دعوی کرتا ہی نہون اور رسالت تکلف اور تصنع کی نفس سے اظہار کرے اور واقع مین وہ فضائل کہ سبب اوسکے
سبقت اور بلندی ہونڈہی موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کبر یہی کہ جو کچھ رکھتا ہو
اوس سے زیادہ کا دعوی کرے اور صغر یہ ہی کہ اپنی مقام سے فروتنی کرے اور جس چیز کا استحقاق رکھتا ہی اوسکو بہی ترک کرے اور تواضع قائم ہونا اوپر
طریقہ توسط اور اعتدال کی ہی اور مشائخ صوفیہ قدس اللہ ارواحہم نے جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکہی تو اوسکا مبالغہ اوسکی ازالہ مین کیا ہی صغر
کو جگہہ تواضع کی رکہا اور نفس مقام تواضع مین ٹہہری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال مین

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ
لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وصیت کیجیے مجکو فرمایا کہ غصہ مت کر
پس پہیر پہیر کر اوسنے یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ہر بار کہ اوس شخص نے وصیت طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا
کہ غصہ مت کر اسلیئے کہ اوس شخص مین صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف ایسی ہی تہی کہ موافق حال ہر سائل کی جواب دیتے تہی اور ہر ایک
کی درد کا مناسب حال اوسکی کی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق مین اسکی منع کرنے کی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نے کہ غضب وسوسون
شیطانی سے ہی نکل جاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سے صورت مین اور سیرت مین یہانتک کہ کلام کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل سے شرعا اور
عرفا اور دل مین کینہ اور بغض رکہتا ہی اور سوای اسکی بہت سی بری چیزین کہ نشانیان بدخلقی کی ہین کرتا ہی بلکہ کبہی کفر بہی سرزد ہو جاتا ہی غصہ
والی سے اسلیئے کئی بار حضرت نے اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اوسکو کہ اچہا کر خلق اپنا اور خلق
جوامع الکلم سے ہی پہر علاج اوسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہ جانے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہی مین ضرر پہنچانے والی پر کیون غصہ
کرون اور اپنی نفس کو نصیحت کرے کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت کرتی ہین لوگ اوسکی حکم کی اور روز
غصہ نہین ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچہا مالک ہے ہمارا جل شانہ و عم نوالہ تو ایسا کہان کا بڑا آیا کہ جینکی ناک کاٹی ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہتا ہی اور
وضو کرے تاکہ شغل مین لگ جاوی نفس **ح ع** وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ
اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑے لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت مین وہ شخص ہے کہ مالک ہو اپنی نفس کا وقت غصہ کے نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہی جیسی کہ فرمایا اعدی عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوت عطا ہر یہ
نفسیہ فانیہ ہی اور یہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہے اور پچہاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکہتا ہی سو مردی نہ زور بازو
والی نہ زور کنف بالنفس اگر ہیں الی دائم کہ شاطری **ح ع** وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَہْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُّتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَہْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُتَکَبِّرٍ اور روایت ہے حارثہ بن وہب کی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتیون کی یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اوسکو لوگ اور بسبب تکبر کرین اوسکو لوگ بسبب اوسکی شکستہ حالی اور تنگی کی اگر قسم کہاوی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کے ہر سخت گو جہگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ہی ہر جمع کرنیوالا مال کا حرامزادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سے یہان یہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی جو ذکر کیا گیا اور بعضون نے زیر بہی پڑہا ہی اور اوسکی معنی ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکے بہشتی ہونی سی یہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے جیسے کہ اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی الخ اسکی کئی طرح سے معنی بیان کئی ہین علما نی ایک تو یہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع اوسکے کرم الہی کی اور اعتماد کرنی کر اوسکی لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی امید طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی قسم اوسکی ٹوٹتی نہین اور دوسری یہ کہ اگر سوال کری اپنی پروردگار سی کچہ قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہ کہ اگر قسم کہاوی کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اوسکا اللہ تعالی یعنی اوسی طرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنی کو کسی قوم کیطرف منسوب کری اور واقع مین ہو وی نہین او مین سی جیسی کہ قرآن مجید مین ہی عتل اور زنیم یعنی عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہین انتہی **ع وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشگی کی وہ کوئی کہ اوسکی دل مین ہو مانند دانہ رائی کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہ سابقین کی وہ کوئی کہ اوسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سے اور ظہور ایقان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کی بات شبہی اوسکی بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سی مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسی کہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا والحیا شعبۃ من الایمان اس لیی کہ اتباع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین سنے حدیث یہ ہی نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوس سی اور خصلت بری ہی یا اوسبب عذاب بیٹہنی کی احسان کری اللہ تعالی اوسپر عفو کرنی کی پہر داخل کریگا بہشت مین اور کہا خطابی نی کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہ کہ مراد کبر سی کفر و شرک ہی اور دوسری یہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت مین تو نکال ڈالیگا اوسکی دل سی کبر یہان تک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سی تکبر کرنا لوگون پر ہی **ع وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّنَعْلُہٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہو بیچ دل اوسکی کی مقدار ذرہ کی کبر سی کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہی یہ کہ ہو کپڑا اوسکا
اچھا اور پاپوش اوسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہی دوست رکھتا ہی جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگون کا ہی نقل کی یہ مسلم نے
ف مراد ذرہ سی یا تو چھوٹی چیونٹی ہی یا غبار کہ وقت روشنی کی چمکتا ہی اور مراد شخص پوچھنے والے سی معاذ بن جبل ہین یا عبد اللہ بن عمرو
بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اور پاپوش اچھی یعنی دوست رکھتا ہی اونکی مہتی کو بغیر اسکی کہ خیال ہو اوسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور
اترانی اور سنانی اور دکہانی کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہ ہی کہ دوست رکہی اوسکو تنہائی مین ہی اور پوچھنے والی نی جو دیکہا کہ عادت
متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہین اوسنی خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر ہی ہی اور اللہ جمیل ہے یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور
افعال مین اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اثر اوسکی جمال کی ہین پس نہین ہی جمال اور جلال مگر اوسی ذات پاک کی لیے اور بعضون نے کہا کہ جمیل بہ معنے
آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ جمیل بمعنے جلیل کی ہی یعنی بزرگ اور بعضون نے کہا لائق اور محبت اور حسن جمال کا ہے
اور بعضون نے کہا نیکو کار ساتھ بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہی کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتھ حق کی اور دفع کرنا
اور نہ قبول کرنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکھی ہین باطل کرنا جمال حق کا ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اون سی اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت
مین یہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکھیگا طرف اونکی یعنی نظر رحمت و عنایت سی اور ہوگا واسطی اونکی عذاب درد دینی والا ایک بڈہا زنا کار اور دوسرا
پادشاہ جہوٹا اور تیسری مفلس تکبر کرنی والا نقل کی یہ مسلم نی ف دن قیامت کے یعنی وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالی
کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اونکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے یہ معنی ہین کہ نہین پاک کریگا اونکو نجاست گناہون کی ساتھ
عفو کرنی گناہون اونکی کی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت دوسری کا ہی یا عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معنے یہ ہی اور
یہ سبب کنایہ ہی ناراضامندی اور غضب الہی سی اونپر اسلیے کہ جو کوئی کسی سی ناراض اور خفا ہوتا ہی تو اوسکا نہین کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا اوسکا
اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زنا کار اسلیے کہ جب برا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکی عذر رکہنا تو بڈہی
کی حق مین کہ شہوت نہین رکہتا اور غفلت اوس سے دور ہوتی ہی ہوگا بدتر اور دلیل ہے یہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جھوٹ
بولنا اسکی حق مین برا ہی او پادشاہ کی حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنی اور حکم اوسکی کی ہین بدتر ہی اور
یہ بھی ہی کہ جھوٹ جو بولتی ہین تو اکثر واسطی دفع ضرر یا حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور پادشاہ خود قادر ہی اوپر بغیر جھوٹ بولنی کی پس یہ
اوسکو جھوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیے برا ہی اور فقیر کی لیے کہ اسباب تکبر کی ہی کہ وہ مال جاہ ہی عاری ہی بدنما تر اور
دلیل ہے اوسکی خبث باطن اور لئیم طبعی پر سہ کبر زشت و از گدایان زشت تر ۔ روز سرد و برف و انگہ جامہ تر ۔ اور بعضی عائل سی عیالدار مراد رکھتے
ہین کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملایمت لوگون کی سی کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہین تکبر کرتی ہین اور عیال
کو ضرر پہنچاتی ہین اور ہلاک کرتی ہین تعفف اور حیا کرنی سوال سی اور چھپانا حال کا بسبب توکل کرنی کی ہولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بی اندامی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگون سے بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہ کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سے محصن ہے یعنی بیاہا ہوا

بلکہ جوان ہویا بڈہا اور بسبب ہونے زنا کی بدتر انکی حق میں شرعا اور عرفا واجب ہوئی اوپر سنگساری جیسی کہ شیخ سی مراد بڈہا [illegible]
بیچ آیہ منسوخہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کے اور مراد بادشاہ سی غنی ہی اسلیے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی غرض
حاسد کی لیے کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہیں محتاج ہوتا اوسکا مطلق پس جھوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سی وہ شخص ہے کہ تکبر
کری فقرا پر اسلیے کہ تکبر کرنا اغنیا پر متکبرین کی صدقہ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب کے لیے اور مشقت کری اپنے
اور اپنے عیال کی لیے باوجود قادر ہونی کی سبب پہنچنے بدن کی جیسا کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ میں اور نہیں شک ہے کہ یہ تکبر کہ متضمن ہے واسطے عزت اور
ریا اور سمعہ کی ساتھ ضرر پہنچانی نفس کے اور کرنی سوال کے اور لینی مال کے بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کی سی خصوصا جبکہ تکلف کری اور
بنا وی وضع بزرگون کی سی مانند بعضی فقہا کی کہ جو کہتی ہیں کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئے بسبب ہماری اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنے پس یہ بیمار
مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہیں اس سی حکما اگرچہ پہنچیں حد کمال کو ۔ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْھُمَا اَدْخَلْتُہُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
قَذَفْتُہُ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی
ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میری ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہاری پس جو شخص کہ
چھینی مجھسے ایک کو ان دونون میں سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کے یا صفات اپنی کی اور چاہی ایک طرح کی شرکت کرنی ساتھ میری بیچ ذات اور صفات
میری کی تو داخل کرونگی میں اوسکو آگ میں یعنی آگ عذاب میں کہ جسکی حق میں فرمایا ہی فادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا فلبئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت
میں ہے کہ پھینکونگا میں اوسکو دوزخ میں یعنی اس عبارت میں حقارت ہی کہ پھینکونگا بیسکہ پہلی کو پھینکا ہی میں نی اہانت والی اور یہ اعتبار
کی نقل کی ہی مسلم نی **ف** یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نی بیان کی ہی واسطے سمجھانے اپنی کی صفت کبریا اور عظمت میں یعنی یہ
دونون صفتیں خاص میری ہی ذات کی لیے ہیں کہ کسیکو مجال شرکت کی نہیں اور متصف ہونا ساتھ انکی درست نہیں یعنی جود و کرم اور مہربانی
صفتیں میری ہیں اور خلق کو بھی انمیں ایک طرح کا حصہ ہے اور جائز ہی متصف ہونا اوسکا ساتھ انکی بطریق مجاز کی مگر یہ دو صفتیں کہ بطریق
مجاز کی بھی میری غیر کو وصف کرنا انکا درست نہیں مشابہ و کپڑون کی کہ کوئی پہنے ہو تو پہننا دوسری کا انکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت
بیچ دونون ایک ہی معنون پر آتی ہیں کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونون میں کہ ایک کو چادر کی ساتھ
تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتھ پس بعضون نی کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات میں خواہ دوسرا جانی یا نجانی
اور عظمت عبارت ہے ہونی اوسکی سی اسطرح کا کہ اوسکا غیر یعنی خلق بھی اوسکو بڑا جانتی ہیں پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت
اضافی اور یہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بھی اعلی ہی ازار سی پس یہی مناسب ہی تشبیہ دی کبریا کو
چادر کی ساتھ اور عظمت کو ازار کی ساتھ ۔ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْھَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَھُمْ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمہ بیٹے اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کہ کھینچتا ہی اپنی نفس کو
یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشون میں یعنی ظالمون اور متکبرون کی دیوان میں پس پہنچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہنچی انکو یعنی
آفات و بلیات دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ ترمذی نی **ف** لفظ بنفسہ میں ب تعدیہ کی لیے ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی

اوسکو لوگون سے مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر یا بسبب صاحبت کی لیے یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کے بیچ جانی اوسکی کی طرف بڑائی اور
عزت سیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر در خلاصہ معنی کا یہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اوسکو اوسکی درجہ
اور مرتبہ سے طرف مرتبہ اعلی کی یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہہ اور مرتبہ سی کہ اوسمین ہے جگہہ بلند اور درجہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کی اور موافقت کرتا ہی نفس کے
اور جاتا ہی ساتھ اوسکی ہر جانب مین گو وہ جاتا ہی اور یا زمین کہ نفس کو سرکشی اور تکبر سی الخ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیے
جاوینگی تکبر کرنے والی مانند چہوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت اونکی آدمیون کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا
آوی گی اور ڈہانکی گی اونکو خواری ہر جگہہ سی ہانکی اور کہینچے جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہے نام کہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اوپر
اونکی اور گہیر لیگی اونکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کی سی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور پیپ لہو اور پیپ دوزخیون کے
بدن سی بہینگی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** مانند چہوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علماء نی کہا بعضون نے کہ یہ
کنایہ ہی اونکی خوار ہونی سی اونکی محشر مین اور پامال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیون کا ہی بدلیل اسکی کہ اوٹہنا اور عود کرنا بدنون
ساتھ اون اجزای اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکہتی تہی اور صورت چیونٹیون کی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکے رکہنا نہین چنانچہ آگے کہا فی صور الرجال
تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث
بہی دلالت کرتا ہی اوپر اور ثواب یہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹہنا متکبرون کا ہے بہیات چیونٹیون کی حقیقت مین ولیکن
صورت مین مردون کی حق تعالی قادر ہی کہ اجزای اصلی کو کہ ساتھ اونکی اوٹہینگی بیچ مقدار جثہ چیونٹی کی جمع کری اور ساتھ اس
صورت کی بناوی اور خوار کری یہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی ق نی بہت سی قول یہان نقل کیے ہین اور تورپشتی سی نقل کیا ہی
کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی اپنی نہین لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اجساد عود کیے جاوینگی اوپر اون اجزا کی کہ تہی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹہینگی
کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بہی لگ جاوی گی پس کیونکر ہو سکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہا چیونٹی کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب
بہی علماء سی نقل کرکر پہر اوپر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا اونکو وقت نکالنی اونکی کی اونکی قبرون سے
اوپر کامل ترین صورتون اونکی کی اور ساتھ تمام اجزای معدومہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی بروجہ کمال پہر کردیگا اون کو موقف جزا
مین اوپر صورت ذکر کیے گئی کی از راہ اہانت و ذلت یعنی اونکی یا چہوٹی ہو جاوینگی ہیبت آنی سی وقت آنی اونکی کی طرف حساب
کی جگہہ کی اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہو جاوی غبار پراگندہ اور ثابت بہی ہوئی ہی تبدیل
دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون اپنی کی یہانتک
جاتا رہتا ہی اشکال و اسماء علم حقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھ زبر بے اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس مین ساتھ پیش بے اور زیر لام کی مشتق ہے
ابلاس سے بمعنی تحیر اور نا امیدی کی اور ابلیس بہی اسی سی مشتق ہی اور نار الانیار آگ آگون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھ
اور چیزون کی کہ جلا دیتی ہی اور خبال ساتھ زبر خ کی یعنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام ہی عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ لہو

ار دونوں کاموں کا وہ ذمہ دار ہی ہیں **وَعَنْ** عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عطیہ بیٹی عروہ سعدی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطی خدا کی نہو شیطان سی ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجھائی نہیں جاتی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا پس چاہیی کہ وضو کری نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** پانی سرد کی استعمال کرنی کی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اوسپر گواہ ہی اور اگر ٹھنڈا پانی پیوی اوسکی بھی یہی خاصیت ہی اور چاہیی یوں کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث میں آیا ہی کہ اس سی ہی غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہیں گیا تو اوٹہکر وضو کری اور دو رکعت نماز کے پڑہی واسطی اللہ تعالی کی **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا یعنی بادی اثر غصہ کا کسی پر اس حال میں کہ وہ کہڑا ہو پس چاہیی کہ بیٹھ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سی غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** شرح السنہ میں ہی کہ حکمت اسمیں یہ ہی کہ تا غصہ میں کوئی حرکت وجود میں نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی حرکت میں بنسبت بیٹہی کی اور بیٹھا دور تر ہی کہڑی سی اور ظاہر یہ ہی کہ بیچ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع شورش غصہ کی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کی سی کہا اسماء نی کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئیں اچھا جانا اور روشنی اور تکبر کیا اور بہول گیا خدای بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب عذاب کو باین حیثیت کہ نہ تقوی کیا دنیا میں برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگوں پر اور ظلم و فساد میں حد سی گذر گیا اور بہول گیا خدا وند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت و سطوت میں سب سے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا میں اور بہول گیا مقبروں کو اور کہنگی و بوسیدگی بدن کو خاک میں برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدای حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تہا اور اپنی انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکہنا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی میں جاتا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونوں حالتوں کی درمیان میں برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی یا یہ معنی ہیں کہ فریب دیوی اہل دنیا کو ساتہ عمل صلحا کی تا کہ وہ معتقد ہوں اوسکی اور حاصل کری مال و جاہ اونسی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتہ شبہات کی برا بندہ ہی وہ

بندہ کہ طمع اوراُمید واری کی طرف سے کھینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیا دارون کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدہر جاہتی ہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا مین اور حرص اوسکی حاصل کرنی مین اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبرو ریزی اوسکی دین کی کرتی ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی اور بیہقی نی کہ نہین ہے اسناد اس حدیث کی قوی اور یہ بہی ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** بہول گیا مقبرون کو یعنی اہل مقبرون کو کہ عبرت نہ پکڑی ساتہ اونکی یاد کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہول گیا موت کو ساتہ نہ سامان درست کرنی کی اوسکی لیی اور طمع الخ عجیب لطیفہ ہی سید شاذلی سے ہی کہ وہ پوچہی گئی کیمیا سی اونہون نی کہا کہ وہ دو کلمی ہین گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی اسبات کی کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سی کہ قسمت مین ہی تیری اور نہین اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی بہی اور بیہقی نی نعیم بن ہمار سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بہی اپنی مستدرک مین اسماء بنت عمیس سے اور اسمین شک نہین ہی کہ کثرت طرق قوی کر دیتی ہی ضعیف کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سی تمام ہوجاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہے اور غرابت نہین منافی ہی صحت اور حسن کے اور نہایت کار یہ کہو گی کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال مین اتفاقا پس واعظون مین لائق ہی یہ کہ ہو اوس پر عمل بطریق اولی ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پیا کسی بندہ نی گہونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کی گہونٹ غصی کی سی کہ پی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہ احمد نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتہ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس نی صبر کرنا نزدیک غصے کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب یہ لوگ صبر اور عفو نگاہ رکہی خدای تعالی اونکو آفات نفس و خلق سی اور پست ہوتا واسطی اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہی یعنی قریب ہی نقل کی یہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیہ کریمہ کا یہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار مین اسکی بعد یہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر ساتہ اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجسے بدی کری تو نیکی کر اوس سے مصرع اگر مردی احسن الی من اساء پس ابن عباس اوسکی تفسیر مین کہتی ہین کہ مراد دفع کرنی برائی کی سی ساتہ نیکی کی یہ ہی کہ جب غصہ آوے صبر کری اور اگر کسی سے برائی پونہچے درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنی قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو یعنی کمال ایمان کو یا اوسکی نور کو اور کبہی غصہ ایمان کو باطل ہی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ

صَغِیْرٌ وَّ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَّفِیْ نَفْسِهٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِنْ
کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اس حال مین کہ منبر پر تہی اے لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیے کہ مین نی سنا ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص تواضع کری ساتہ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا
پس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب کہینی کی اپنی کو نظر کرتی ہی اور لوگون کی آنکہہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اوسکی
مرتبہ کو بسبب اوس خصلت نیک کی اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدای تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکہون مین حقیر ہی اور اپنے
نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوارتر اور بے قدرتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو
بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی ولیکن خدای تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا
اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدای تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ع **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَی ابْنُ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ
عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام
نی اے رب میری کون عزیزتر ہی تیری بندون مین تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قابو پاوی بخشدی **ف** یعنی درگذر کری اوس
کو جسنی ظلم کیا اور رنج دیا اوسی ہمین اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلیے کہ تہا غالب اونپر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی
عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کری گا اللہ تعالی اوس سی دن عسرت کی یعنی دن قیامت کی ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَهٗ کَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ
اِلَی اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب و نقصان
لوگون کی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب و نقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کی لکہنی والون سی یا دونون سی اور جو کوئی روکی غصہ
اپنا یعنی لوگون سے باز رکہی گا اللہ تعالی اوس سی عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی
اللہ عذر اوسکا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُّنْجِیَاتٌ وَّثَلٰثٌ مُّهْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ
فَتَقْوَی اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالسُّخْطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِکَاتُ فَهَوًی
مُّتَّبَعٌ وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِیَ اَشَدُّهُنَّ رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سی اور تین چیزین ہلاک کرنی والی ہین آخرت مین
پس وہ چیزین نجات دینی والین ایک تو یہ ہی ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کی یا باطن و ظاہر مین اور دوسرے
کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور وہ جو ہلاک کرنی والی چیزین ہین سو وہ بہی تین
ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسری گھمنڈ کرنا مرد کا ساتہ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک
جانے اور اپنی صفتون کو خوش لگی کہ اس سی کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدتر ہی ان خصلتون
ذکر کی گئیون سے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سے راضی ہو سوای سچ اور واقعی بات
نہ کہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سوای سچ کی نہ کہی مثلاً اگر کسی فاسق و ظالم سی نفع پہونچتا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف و ثنا ناحق اوسکی

طلاوت واقع کی کری اس سبب سے اور اگر کسی مصالح سی رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت و برائی نکری او سکی دونون مین طریق استقامت پر ثابت ہی اور میانہ روی کرنا یعنی خرچ کرنے مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر و غنا کی جیسیکہ کہا ہی علما نی کہ بقدر قوت کی ہم پہونچنا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کے کہ پیروی کی گئی ہی یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچہ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل یہ ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی یعنی طبیعت آدمی کی خالی بخل و حرص سی نہین لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اوسکے کرتا ہی اور بسلر حاطہ فرمان اوسکی سی نہین نکال سکتا اور خرابی نفس طبعیت ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہیی اور سخت تر انکی یعنی بڑی ہی انمین از روی گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سی اور خرابی بخل سی بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور رہوتا ہی اور اپنی کو اچہا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جاتی کی مانند بدعتی کے کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی

بَابُ الظُّلْمِ

یہ باب ہے بیچ بیان ظلم کی **ف** ظلم کی معنی ہین لغت مین رکہنا ایک چیز کا بیچ جگہ مخصوص اوسکی کی اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سی تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہیی واقع نہو ساتہ زیادتی یا نقصان کے یا بے وقت و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار اسمین یہ کہ محل شرعی او رد وجہ شرعی مراد ہو یعنی ظلم شرع مین اوسکو کہین گی کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سی تجاوز کری۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیریون کا ہوگا دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لی گی اور محروم ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ اس آیت مین فرمایا نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یا مراد ظلمات سی شدائد اور عذاب ہین بیچ عرصات قیامت مین اور دوزخ کی طبقون مین یا وہ اونکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسیکہ اس آیت مین قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ع

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ حَتّٰی اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ یُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اَلْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تاکہ بہت سا ہو اوس سی ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اوسکو نہین چہوڑی گا اوسکو اور نہین بہاگ سکیگا ظالم اوسکی عذاب سی پہر پڑہی آنحضرت نی موافق اسکی یہ آیت اور اسطرح سے ہے پکڑنا رب تیری کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنی بستی والونکو کہ ظالم ہین پڑہی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ بعد اوسکی ہے اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ اور اسمین تسلی ہی مظلوم کی لیی فی الحال اور وعید ہے ظالم کی لیی تاکہ نہ مغرور ہو ساتہ مہلت دینی کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مَاۤ اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اجْتَازَ الْوَادِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا اپنی صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم ان لوگونکی مکانون مین کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونی والی یعنی عبرت پکڑنی والی اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب رونی کا ہی اور نہ گذرو یہان سی ساتہ سہو و غفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہونچی تمکو وہ چیز کہ پونہچی اونکو یعنی اسلیے کہ ایسی جگہون سی ساتہ غفلت کے گذرنا اور اوس سی عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہ محل

اوس کی وجہ سے عذاب کا ہوا اور حضرت نے منع فرمایا اونکی منزلوں پر داخل ہونے سے اور حکم کیا کہ جلدی گذر جاوین آنحضرت کی ہمراہ تھا جو صحابی اونکی منزلون مین آئی تو فرمایا کہ گذرو اوس مکان سے روتی ہوئی یہ بخاری و مسلم کی روایت ہی **ف** حجر نام ہی مقام ثمود کی قوم صالح پیغمبر علیہ السلام کا ہی اور یہ گذرنا حضرت کا وہان اوس وقت ہوا کہ غزوہ تبوک کو جاتے تھے اور حضرت چادر ڈالکر منہ پر جلدی سی گذر گئی مانند ڈرنے والی کی گو پیچھی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہ حضرت نے واسطی تعلیم امت کے تاکہ پیروی کرین وہ حضرت کے اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کی تاکید کیلئے یا اسلئے کہ حضرت نہایت خوف الٰہی رکھتی تھی جیسا کہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللّٰه واخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرت نے منع کیا کہ اوس جگہ کا پانی پیوین اور کہانا کہاوین اسمین دلیل ہی اسپر کہ ظالمون کی مکانون کو دیکھ کر جگہ ہنسی کی ٹھہرا وی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیٔ فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درھم ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچھہ حق بھائی مسلمان اپنی کا آبرو ریزی اوسکی کے ساتہ کرنی غیبت و برا کہنی اور مانند اوسکی کی یا کچھہ اور ہو خون اور مال سی پس چاہیی کہ معاف کرواوی اوس سی اوس حق سی آج کی دن یعنی دنیا مین پہلی اس سی کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کی اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوس سی موافق ظلم اوسکی کی کہ کیا ہی یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اوسکی سی کہ مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کے یہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دینگی اور اگر وہ نیکیان نرکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوسپر رکہینگی اور اوسکو بسبب اوسکی عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب سی کہ بسبب اون گناہون کی جو تہی اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہ جو اوپر کہا کہ نہوگا دینار اور نہ درہم او سمین یہ تنبیہ ہی اسپر کہ واجب ہی اوسپر یہ کہ بخشواوی حق اوس ہی اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو واسطی کہ لینا دینار اور درہم کا آج بخشنے والی پر آسان ہی یعنی حسنات کی ہی یا رکہنی سیئات کی ہی برتقدیر بخشنے کی اور موافق ظلم اوسکی کی مقدار طاعت و معصیت کی اندر کمیت اور کیفیت کی سپرد علم الٰہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لیی جاوینگی اور کہا ابن ملک نی احتمال ہی یہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوینگے نفس اعمال ہون مجسم ہوکر کہ ہوجاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہ بھی ہی کہ جو نعمتیں اور عذاب کہ واسطی کیی گئی ہین اونکی لیی یا مین **وعنہ** ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا صحابہ سی کیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا بعضی صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہین ہی درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد وجنس سے کچھ نہ رکہتا ہو جو مشہور ہی اونہون نی جواب یا ساتہ اوس چیز کی کہ وہ جانتی تھی حسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا تحقیق مفلس میری امت سی یعنی امت اجابت سی حقیقت مین وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کے ساتہ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی طرح بطرح کی عبادتین مقبول اوس پاس ہونگی اور آویگا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسیکا یعنی ناحق اور خون کیا ہی کسی کا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق اوسکا تہا یعنی یہ کہ مفلس حقیقی وہ ہی کہ حسنی جمع

لیا درمیان انکی جو نیکیاں اور ان برائیوں کی پس یا جاوی گا یہ مظلوم صاحب حق بعضی نیکیوں ظالم کی سی اور یہ یعنی اوس شخص صاحب حق نیکیوں اوسکی سی پس اگر تمام ہو جاوین گی نیکیاں اسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتھ جو اوس گناہ کی کہ اوسپر ہی یعنی ہنوز جو ادا ادن حقوق کی کہ اوپر ہین تمام نہو گی کچھ باقی رہ جاوی گی لی جاوین گی برائیاں مظلومون کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر ڈالا جاوی گا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہ کہ چاہی گا اللہ کسی کی لیے تو راضی کریگا اوسکی مدعی کو ساتھ اوس چیز کی کہ چاہی گا کہا نووی نی کہ حاصل حضرت کی فرمانی کا یہ ہی کہ حقیقت مفلس یہی ہے کہ جو ذکر کی مین نی اور لوگ اوسکو مفلس گنتے ہین کہ جسکے پاس مال نہین ہوتا یا جسکے پاس کم ہوتا ہی مال حال آنکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہی اسلئے کہ یہ افلاس منقطع ہو جاتا ہی بسبب مر جانے اوسکے کی اور کبہی منقطع ہو جاتا ہی بسبب تونگری کی کہ حاصل ہوتی ہی بعد اسکی اوسکی حیات مین بخلاف اس مفلس کے کہ یہ پورا ہی ہلاک ہوگا انتہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیامۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ ادا کیے جاوینگی حق طرف حقدارون کی دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی گا واسطی بکری بی سینگ کی بکری سینگدار سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت اوس دن یہانتک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سی بہی کہ داخل دائرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاوی گا اور کہا ہی علمانے کہ یہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا موج اور ملا علی نی لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونے اوسکی کی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ پس کہا جاوی کہ بکری غیر مکلف ہی اوسی کیونکر قصاص لیا جاوی گا کہینگے ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسأل عما یفعل اور غرض اوس سی آگاہ کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضائع نہین ہوتی بلکہ قصاص لیا جاوی گا حق مظلوم کا ظالم سی انتہی اور یہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہی **وذکر** حدیث جابر اتقوا الظلم فی باب الانفاق اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساءوا فلا تظلموا رواہ الترمذی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم ولیکن قرار دو اپنی نفسون کو اوسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** امعہ ساتھ زیر ہمزہ اور زبر میم مشدد اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگون کا عقل مین بغیر ثابت اپنی رای پر اور تا مبالغہ کی لئی ہی اور عورت کو نہین کہتی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہوون گا ساتھ لوگون کی جیسی کہ ہوون گی تو ساتھ ہی اگر وہ بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی کرونگا اور اگر وہ برائی کرین گی تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتھ لفظ تقولون الخ کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو بلکہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا احسان ہی کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی نکرو اور بدلہ حد اعتدال جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتھ بدلہ لینی کی مقید نہو یا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور تیسرا درجہ خص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نی اپنی بعضی رسالون مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہ چار چیزین ہین جسکو کہ غالب زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بی تقریب اور بی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس حد کی محبت نہین ہی ابتدا کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنی کی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کی قوی ہی کہتا ہی

اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس سی کا ایذا دی اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہے مقابلہ مین ظلم کی اور یہ درجہ صدیقون اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ منہ ع **وعن** معاویۃ انہ کتب الی عائشۃ ان اکتبی الی کتابا توصینی فیہ ولا تکثری فکتبت سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس والسلام علیک رواہ الترمذی

اور روایت ہی معاویہ سی یہ کہ اونہون نی لکہا طرف حضرت عائشہ کی یہ کہ لکہو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت نکی لکہو یعنی مختصر اور جامع لکہو پس لکہی حضرت عائشہ نی یہ کلمات سلام تجہ اوپر پیچہی سلام کی تحقیق مین نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ڈہونڈہتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوس مین ہے اور خلق بسبب خواہش نفس اپنی کی اوس سی ناراض ہون تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈہتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہہ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجہ پر نقل کی یہ ترمذی نی

ف سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر اونکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنی اصل رضاء خدا ہی اگر یہ ہوئی تو خلق بہی راضی اور مطیع ہو جاویگی اور اگر یہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی ہے اور اس سی یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بہی لکہی اور آخر مین بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی الاع ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابن مسعود قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم شق ذلک علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا یا رسول اللہ اینا لم یظلم نفسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذاک انما ہو الشرک الم تسمعوا قول لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم وفی روایۃ لیس ہو کما تظنون انما ہو کما قال لقمان لابنہ متفق علیہ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی بگمان اسکی کہ مراد ظلم مطلق گناہ ہین کہا اونہون نی یا رسول اللہ کون سا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے مراد ظلم سی جو تم سمجہی ہو گناہ وہ نہین ہی اسکا مراد ظلم سی نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنی قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کر تو ساتہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کر نیکو ساتہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی کہ واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہے مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیت یون ہی کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنی یہ لوگ ہین کہ اونکی لیی امن ہی اور یہ راہ سیدہی پانیوالی ہین اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اوس سی گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملانا ایمان کا ساتہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی شرک ضد ایمان ہی ہان ملنا گناہ کا ساتہ ایمان کے البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سی اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہے جواب اوسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی واقع ہی جیسیکہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور بت پرستی کرتی تہی اور بتون کو عبادت مین شریک حق کا کرتی تہی شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت مین ہی اور یہ نص قرآن

دلالت کرتی ہی اوپر وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ یعنی ایمان نہیں لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ شرک ہین یا مراد ایمان لانا ہی ساتھ زبان کی اور شرک رکھنا دل مین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کی اور شرک بڑا ہی ظلم ہی یہ ہنیاف تعلیل ہی یعنی باطل کر دیتا ہی شرک ایمان کو اور نہیں جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہیں ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کی پس صحابہ نی اول سمجھا تہا ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کی اہلی کہ شرک نہیں متصور ہی ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی پس جواب دیا حضرت نی کہ ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی ممکن ہی اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکی کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی الا ایمان باللہ نہیں معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالیٰ کی لیی اور پاک کرنی اوسکی کی نقصانون سی والا لازم آوی یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکہنی والی اللہ تعالیٰ پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ولیکن اللہ تعالیٰ نی نہیں رخصت دی شریک کرنی ظاہری کی بہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ الخ **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بدتریں آدمیون کا از روی مرتبہ کی دن قیامت کی وہ بندہ ہے کہ کہوئی اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا واسطی دوسری کی حاصل کی اور بسبب اسکی ظلم لوگون پر کیا جیسے عامل اور مددگار ظالمون کی کرتی ہین الخ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفتر یعنی نامہ اعمال تین طرح کی ہین ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں بخشتا اللہ تعالیٰ اوس چیز کو کہ اوس مین ہی وہ وہ نامہ اعمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتھ خدا کی یعنی کفر ہی فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ خدا تعالیٰ نہیں بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہیں مہمل چہوڑی گا اوسکو خدای تعالیٰ اور بالضرور حکم کری گا ساتھ اوسکی وہ ظلم بندون کا ہی آپس مین یہان تک کہ بدلا لی بحکم الٰہی بعضی انکا بعض سے یعنی یا فضل کری اللہ بعضون پر ساتھ راضی کرنی مدعیون اونکی کی پس وہ بمنزلہ بدلہ لینی کی ہوگا قائم مقام دیت کی ہی دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں پروا کرتا اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکی یعنی اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہ ہی ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کی حقوق مین پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کی اور اگر چاہی درگذر کری اوس سے اور عذاب نکری اوسپر **ف** پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالیٰ کی حقوق میں شرک نہیں بخشا جاوے گا اور باقی سو موقوف ہی مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کری چاہی بخشدی الخ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بچ تو بد دعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نکر کہ تجہپر بد دعا کری اسلیی کہ وہ نہیں مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا **وَعَنْ** اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشیٰ مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام روایت ہی اوس بن شرحبیل سے
کہ اونہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور موافقت کرے اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کرے اوسکی حالانکہ وہ
شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلے گا وہ شخص اسلام سے یعنے کمال ایمان سے **وعن** ابی ھریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم
لا یضر الا نفسہ فقال ابو ھریرۃ بلی واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرھا ھزلا بظلم الظالم رواہ البیہقی الاحادیث
الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق ابو ہریرہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہیں ضرر پہونچاتا مگر نفس اپنے کو
یعنی ضرر اوسکا سرایت نہیں کرتا پس کہا ابو ہریرہ نے ہاں یعنی غیر کو بھی ضرر پہونچاتا ہی قسم اللہ کی یہانتک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی
اپنی گہونسلی میں دبلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کے نقل کین بیہقی نے چاروں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** حباری ساتھ پیش ح کے ایک جانور ہی کہ اوسکو
تغدری کہتی ہیں یعنی بازرکہتا ہی خدای تعالی مینہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہیں بسبب اسکی انسان اور جانور یہانتک کہ حباری بہی اور
تخصیص حباری کی اس سبب سے ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش میں یہانتک کہ دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ میں سے حبۃ الخضرا نکلا ہی کہ وہ بصرہ
کی سوا اور کہین نہیں ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنے کی جگہہ میں اور بصرہ میں کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گہونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہے
کہ مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ میں چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سے پانی پیکر آتا ہی پس مرنا اوسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور بسبب امساک
باران پر اور مراد اوس شخص کی کہ جسنے کہا کہ ظالم ضرر نہیں کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر میں نقصان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت میں
اپنا ہی نقصان کرتا ہی اور مظلوم کی لیے ایسا نقصان ہی کہ جسکا اجر پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابو ہریرہ نے اوسکو ساتھ قرینہ کی کہ اوس مقام میں
پیش آیا ہو عموم پر حمل کرکے بیان کیا اور غالب یہ ہی کہ یہ قول ابو ہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا اوسنے
استنباط کیا کہ بازرکہنا مینہ کا بشومی ظلم کی وارد ہوا ہی اور اوس سے لازم آتا ہی نقصان پہونچنا حیوانات کو **باب الامر
بالمعروف** باب بیچ بیان امر معروف کے **ف** معروف معرفت سے ہی معنی پہچاننے کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع میں اور
شرع ساتھ اوسکی وارد ہوئی ہی مثل مرد آشنا کی کہ سب اوسکو پہچانتے ہیں اور مقابل اسکے منکر ہی ساتھ زبر کاف کی یعنی نہ پہچانی گئی کی شرع میں کہ نہ وارد ہوئی ہو
ساتھ اوسکی شرع جیسے کہ مرد ناآشنا کہ کوئی اوسکو نہ پہچانے اور عجب ہے مؤلف سے کہ شروع باب میں النہی عن المنکر نہ لکہا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجودیکہ اکثر کتابوں میں
دونوں لکہی آتی ہیں اور بعضی حدیثوں میں بہی کہ اس باب میں ہیں کور ہیں صریح بیان نہی منکر کا ہی اور شاید کہ ترک اسلیے کیا کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو بہی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا
فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم روایت ہی ابی سعید خدری سے
اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکہے یعنی جانے تم میں سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کرے اوسکو ساتھ ہاتہ اپنے
یعنی مثلا باجے توڑ ڈالے اور نشہ کی چیزیں اوندہاوے اور غصب کی چیز مالک کو دلاوے پس اگر طاقت نہ رکہی ہاتہ سے تغیر کرنیکی بسبب ضعف حال اوسکے کے قوت والے کی
پس تغیر کرے اپنی زبان سے اور مراد ہی بیان کرے برائی اوسکی اور عیب اوسکے کی اور نصیحت کرے اور ڈراوے اور خوف دلاوے اگر ساتھ طرح نرمی کی پس اگر تغیر نکرسکے زبان سے پس تغیر
کرے ساتھ دل کے یعنی مکروہ رکہے دل سے اور دشمن رکہے اوسکو دل سے اور ارادہ رکہے اوسکی تغیر کرنیکا ہاتہ اور زبان سے بقدر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ
کرے اوسکی کرنے والے سے تاکہ انکار اور بی رضای ہو اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کے سست ترین ایمان کا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی یہ خصلت
ثمرہ ایمان کا ہی کہ اگر قوی اہل زمانہ کی قوی ہو قادر ہوتی اوپر انکار قولی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کے اوپر انکار

قلبہ یعنی یا یہ معنی ہیں کہ شخص فقط دل ہی سے انکار کرتا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہے ایسے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین میں تو زبان سے انکار کرتا اور ہاتھ سے پھیر ڈالتا اور مؤید ہے اوسکی یہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ امر اول واسطے امرا کے ہے اور دوسرا واسطے علما کے اور تیسرا واسطے تمام مومنین کے اور بعضوں نے کہا کہ معنی اوسکے یہ ہیں کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے یعنی ضعیف ترین نتیجہ ایمان کا ہے ایسے کہ جب دیکھے ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہے دین میں بالضرور اور نہ مکروہ رکھے اوسکو اور راضی ہووے ساتھ اوسکے اور اچھا جانے اوسکو تو ہوگا کافر پھر جاننا چاہیے کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اوسی اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بھی تابع ہے اوس چیز کے کہ حکم کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر یہ ہے کہ نہ باعث ہوں فتنہ کے جیسے کہ جانا گیا اسی حدیث سے اور شرط یہ ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کرے کہ وہ نہیں قبول کرنے کا تو واجب نہیں لیکن مستحسن ہے واسطے ظاہر کرنے شعائر اسلام کے اور لفظ من شامل ہے ہر ایک کے یعنی یہ امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہونچتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیے کہ پہونچنے واجب امر معروف کے یہ شرط نہیں ہے کہ امر کرنے والا خود بھی کرتا ہو اور بغیر اوسکے درست نہ ہووے ایسے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب چھوٹتا ہو تو ترک کرنا دوسرے واجب کا جائز نہیں ہوگا اور یہ جو کلام اللہ میں آیا ہے لم تقولون ما لا تفعلون پر تقدیر تسلیم کے کہ وارد ہوا اوسکا امر معروف و نہی منکر میں ہے مراد اوس زجر اور منع کرنا نہ کرنے سے ہے نہ کہنے سے یعنی مراد یہ ہے کہ آپ کیوں نہیں عمل کرتے اور یہ مراد نہیں ہے کہ کہیں نہیں لیکن اس میں شبہ نہیں کہ اگر آپ بھی کریں تو بہتر ہے ایسے کہ جو شخص آپ عمل نہیں کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہیں کرتا اور کہا نووی نے کہ امر معروف و نہی منکر بترتیب مذکور واجب ہے ساتھ کتاب و سنت اور اجماع امت کے اور نہیں مخالف اس میں مگر بعضے روافض سو اوسکا کچھ اعتبار نہیں اور جیسے کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول کیا واجب اوسکی فرضیت سے ساقط ہو گیا اور بعد اوسکے کچھ اوس پر لازم نہیں اور کہا ہے علما نے کہ فرضیت اوسکی بطریق کفایہ کے ہے اور جو کوئی قادر ہو اوس پر اور نہ کرے اوسکو بلا عذر تو گنہگار ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہیں جانتا ہے اوسکو کوئی سوا اوسکے یا نہیں قادر ہے اوسکی ازالہ پر کوئی سوا اوسکے جیسے کہ دیکھے اپنی بیوی کو یا بیٹے کو برا کام کرتے تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہے اور نہیں ساقط ہوتا ہے مکلف سے بگمان اسکے کہ نہیں فائدہ کرے گا بلکہ واجب ہے اوس پر کرنا اوسکا فان الذکری تنفع المؤمنین و ما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف و نہی منکر میں مخصوص حاکموں ہی کے لیے اور امر حاکم کا بھی اوس میں شرط نہیں ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پہونچتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر کریں اگلی بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے حاکموں پر اور مسلمان اوسکو جائز رکھتے تھے اور سرزنش نہیں کرتے تھے اونکو پھر امر معروف اور نہی منکر وہ کرے کہ علم رکھتا ہو اوس چیز کا کہ امر کرتا ہے اوسکا اور نہی کرتا ہے اوس سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اوس چیز کے پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سے مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب اور مانند اونکی کے تو تمام مسلمان علم رکھتے ہیں انکار کرنے میں شرع سے اور اگر دقائق افعال اور اقوال سے ہے اور اوس قبیلہ سے کہ متعلق ہے ساتھ اجتہاد کے نہیں ہے عوام کو دخل اوس میں ایسے کہ انکار اوس پر علما ہی کو پہونچتا ہے اور انکار متفق علیہ میں ہے اور مختلفات فیہ میں انکار نہیں چاہیے بنا بر اوس مذہب کے کہ بعضے علما کہتے ہیں ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہے کہ امر معروف و نہی منکر بطریق نرمی کی کرے اور واسطے خدا کے کرے نہ واسطے نفس کے تا تاثیر کرے اور ثواب پاوے اور نصیحت پوشیدہ کرے کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے ۔

وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المدھن فی حدود اللہ والواقع فیہا مثل قوم استہموا سفینۃ فصار بعضہم فی اسفلہا وصار بعضہم فی اعلاہا فکان الذی فی اسفلہا یمرون بالماء علی الذین فی اعلاہا فتاذوا بہ فاخذ فاسا فجعل ینقر اسفل السفینۃ فاتوہ

فَمَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ
وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حال اور مثال سستی
کرنی والی کی بیچ حدود اللہ کی اور پڑنی والی کی بیچ حدود اللہ کی یعنی کرنی والی گناہ کی مثال او رحال ایک قوم کی ہی کہ اونہونی کشتی مین قرعہ ڈالا
تا جگہ کا قرعہ بنام جس کسی کی آیا اوسپر بیٹھا جیسکہ عادت شرکا کی ہی پس ہوئی بعضی اونکی کشتی کی نیچے کے مکان مین اور ہوئی بعضی اوپر کی مکان مین
پس تہی وہ کہ نیچی کی مکان مین تھی کشتی کی گذرتی واسطے پانی کی اون لوگون پرکہ اوپر تھی پس ایذا پائی اوپر والون نی بسبب اسکی یعنی وہ کہ نیچے
سے آتا پانی لینی کی لیی اور اوپر والون پر گذرتا اونہون نی ایذا پائی بسبب اسکی پس لیا نیچی والی نی تبر اور شروع کیا کہودنا کشتی کی نیچی کی طرف
سی پس آئی اوپر والی اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کہودتا ہی کہا نیچی والی نی کہ ایذا پائی تم نی بسبب آنی میری کی اور
گذرنی کی پیمانہ پانی کی اور ضرور ہی مجکو پانی لینی سی پس اگر پکڑین اوپر والی اوسکی ہاتہ کو نجات دین گی اوسکو اور نجات دین گی اپنی کو یعنی غرق
اور ہلاکت سی اور اگر چھوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتہ اوسکا اور کہودنے دین ہلاک کرین گی اوسکو اور ہلاک کرین گی آپکو نقل کی یہ بخاری نی

ف حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہی کہ ایک چیز خلاف شرع دیکہی اور تغیر نہ کری اوسکو
اور منع نکری اوس سی باوجود قدرت کہنی کی اوسپر بسبب شرم کی یا اپنی ہمچشمون کی یا کسی کی جانبداری کی یا بطمع رشوت لینی کی یا بی پروائی کی دین مین
اور لغت مین مداہنت اور مدارات کی ایک ہی معنی ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضی جگہ مستحب ہی اور مداہنت سی منع فرمایا ہی
اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہ ہی کہ مدارات یہ کہ واسطے حفظ دین کی او رنگاہ رکہنی کی تشویش وقت سی یا دفع کرنی ظلم ظالمون کے کری اور مداہنت کہ
واسطے نفع اور طلب کرنے دنیا اور طلب کرنے منافع کے لوگون سی ہو اور بسبب بی پروائی کی دین مین کری اور مثال سستی کرنی والی کی بیچ حدود اللہ کی یعنی
بسبب قائم کرنے حدون کی یا بسبب منع کرنی کی گناہون کی کرتی سی کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہی یہ کہ ہو مراد حدود سی مطلق
گناہ پس فرماتی ہین کہ مثال اور حال مداہنت کرنی والی کی حدود خدا مین اور کرنی والون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کے
بیٹھنی کی لیی الخ یعنی تقسیم کیا اوسکی حصون کو ساتہ قرعہ کی اور یہ قید اتفاقی ہی ایسی کہ نہین سمجہو ہی یہ مگر ایک جماعت خاص ہین کہ مالک ہین اوسکی ساتہ
شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم سب حکم مالک کشتی کی ہو جب اجارہ غیر کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ بعض کے
لائی اور اشارہ ہی اسپر کہ اگر ایک ہو تو بھی امر ایسا ہی ہی اور اکثرون کی نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سے
پیشاب و پاخانہ ہی کہ نیچی گرتا اور اوپر لاتا ہی تا دریا مین ڈالی اور لانی مین اونپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹہانا اون کا اس صورت مین ظاہر تر ہی
حاصل یہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیی یا پیشاب پاخانہ پہینکنے کی لیی اور اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نی کشتی
کہودنی شروع کی تا وہان سی پانی لیوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پہر ایس مین کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی تک بنا بر معروف و رعادت او ربیان واقع اور
تقریب صورت کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کے یہ ہی کہ فرمایا ہی اگر پکڑین الخ اور معنی یہ ہین کہ اسی طرح اگر منع کرین لوگ
فاسق کو فسق سے اور باز رکہین اوسکو اوس سی تو خلاص کرین گی اوسکو اور اپنی تئین عذاب سی اور اگر چہوڑ دین گی اوسکو گناہ ہی کی حالت
مین اور منع نکرین گی اوسکو تو ہلاک کرین گی اوسکو ہی اور اپنی تئین بہی اور اوترے گا ان سب پر عذاب اور یہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی وَاتَّقُوْا
فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پہونچی گا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونہون نی تم مین خاص کر کی یعنی
بلکہ تم سبکو پہونچی گا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی ہمنشا مداہنت کی بیچ نہی صلی اللہ علیہ وسلم کی سستی کرنیوالی کو اللہ تعالی کی حدود بیچ ساتھ اوس

شخص گے کہ اوس کی وجہہ مین ہی کشتی کی او رمشابہت ہی سدود مین پڑنی والی کو یعنی گناہ کرنی والی کو ساتھ اوس شخص کشتی کی نیچی کی رہنے مین جو کہ
مشابہت ہی اوسکی انہماک یعنی مستغرق رہنی کو اون چیز و دہیلی پر اوسکی نہ چھوڑنی کو اون چیز و دہینی گناہون کو ساتھ کھودنی اوسکے نیچے کشتی کے
اور تعبیر کیا نہی کرنی والی کی نہی کو گناہ کرنی والی کی تئین سیلنے پکڑنی ہاتہ اوسکی کی اور ساتھ منع کرنے اوسکی کے اوسکی تئین کھودنی سے اور تعبیر کیا اس منع کرنیکے
فائدہ کو ساتھ خلاصی پانی منع کرنی والی کی او منع کیے گئی کی اور تعبیر کیا منع کرنی والون کی نہ منع کرنیکو ساتھ چھوڑ دینی کی اور تعبیر کیا ہلاک ہونے گنا ہون کی بچنی
نہ منع کیا اور کرنیوالون کی گناہون کو ساتھ ہلاک کرنی اونکی کی اونکو اور اپنی کو اور کشتی عبارت ہی اسلام سے کہ گھیری ہوئی ہی دونون فریق کو اور جو
لائے منع کرنیوالون کی فرقہ کو واسطی بہلائی کی طرف اوسکی کہ مسلمانون کو ضرر دینی کو یدد کرین ایسی نہیون پر اور بہر رائی گناہ کرنیوالونکی واسطی انکی کہ
وہ ناقص ہین جتنے ہی ہون **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ
مَاشَأْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی حاکم جیسا کہ بعض نے کہا ہے
امر معروف و نہی منکر کی دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ مین پس جلدی ہی نکل پڑینگی انتڑیان اوسکی آگ مین پس پیسی گا اپنی انتڑیونکو یعنی پہریگا گرد
اوسکے اور پامال کریگا اوسکو مانند پیسنی خر اس کے گرد پہرنی کی ساتھ چکی اپنی کی پس جمع ہونگی دوزخی یعنی فاسق اوسپر کہینگے ای فلانے کیا ہے
حال تیرا کیا نہین کہتا تہا تو ہمکو ساتھ نیک کام کی اور منع کرتا تہا تو ہمکو بری کام سی کہیگا تہا مین کہتا تمکو ساتھ نیک کام کی اور آپ نکرتا تہا مین اوسکو
اور منع کرتا تہا مین تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تہا مین اوسکو نقل کی یہ مسلم اور بخاری نے **ف** پہلی معلوم ہوچکا ہی کہ یہ عذاب سبب عمل کرنی اوسکے
ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنی کی کہ اگر یہ بہی نکرتا تو زیادہ اس سی مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنی دو واجب کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ**
فصل دوسری **عَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ
الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حذیفہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی البتہ امر کروگی تم ساتھ نیکی کی اور البتہ منع کروگی تم برائی
یا قریب ہے کہ بہیجے گا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سی پہر البتہ دعا مانگوگی تم اور نہ قبول کی جاویگی واسطی تمہاری نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی
قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سی ہونی والی ہی یا امر معروف و نہی منکر تم سی یا عذاب بہیجنا تمپر اللہ کی طرف سے یعنے اگر امر معروف و نہی منکر
نکروگی تو عذاب بہیجیگا خدای تعالی تمپر پہر دعا کروگی تم اللہ تعالی سی اوسکی دفع کی لیے اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری یعنی اور عذاب و بلا مین دعا سی
احتمال دفع ہونی کا رکہتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف و نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہین رکہتا اور دعا اوس مین قبول نہین ہوتی اور روایت
کی ہی بزار اور طبرانی نے کتاب اوسط مین ابی ہریرہ سی کہ البتہ امر معروف کروگی تم اور البتہ منع کروگی تم منکر سی یا البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر تمہاری بدونکو
پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجاویگی دعا اونکی **وَعَنِ** الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ
فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عرس بن عمیرہ سے
اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کیے جاوین گناہ زمین میں پس ہو جاوی اون گناہون کو یعنی اگر چہ دل ہی سی برا جانی ہو تو
مانند اوس شخص کے کہ غائب ہے اونسی یعنی اور نہ جانا اونکو اور جو شخص کہ غائب ہو اونسی یعنی اور جانا اونکو پس اچھی سمجھی اونسی یا اچھا جانی اونکو ہو گا مانند اوس

نہیں کرتے گناہ ظاہر ہوا کہ گناہوں میں جتنا ہی اور منع جاتا اور انکو نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی جو حدیث حاضر اور غائب ہونی کی اول میں تھی اوس میں جب اسکو مکر
کو دیکھا وہ حاضر کی دل سی ہی او حقیقت میں ایسی غائب ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہی اور جب والے اوس سے راضی ہو تو وہ حکماً حاضر ہیں اگرچہ بظاہر غائب ہے اوس

وعن ابی بکر الصدیق قال یا ایہا الناس انکم تقرؤن ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم
من ضل اذا اہتدیتم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا منکرا فلم یغیروہ یوشک
ان یعمہم اللہ بعقابہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ وفی روایۃ ابی داود اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی
یدیہ اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب منہ وفی اخری لہ ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم
لا یغیرون الا یوشک ان یعمہم اللہ بعقاب وفی اخری لہ ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی ہم اکثر ممن یعملہ اور حضرت
ابی بکر صدیق سی روایت ہی کہ کہا اے لوگو تحقیق تم پڑھتے ہو یہ آیت ای لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا
تمکو جو شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑھتے ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونے پر حمل کرتے ہو اور اس سے وجوب امر معروف
اور نہی منکر کا سمجھتے ہو یوں نہیں ہے پس تحقیق میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکھیں ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر
نکریں اور منع نکریں پس نزدیک ہے کہ پکڑے اونکو خدا تعالی اپنے عذاب میں نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود کے
یوں ہے کہ جب دیکھیں لوگ کسیکو ظلم کرتے پس نہ پکڑیں ہاتھ اوسکا قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو خدا تعالی ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داود
کے یہ ہے نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے اون میں ساتھ گناہوں کے اور قدرت رکھتی ہو وہ قوم اوسکی تغییر کرنے پر پھر تغییر نکریں اوسکو یعنی ہاتھ اور زبان سے
مگر قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو اللہ تعالی ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داود کی یوں ہے کہ نہیں کوئی قوم کہ کیے جاویں اون میں گناہ حالانکہ
وہ قوم زیادہ ہوں اون لوگوں سے کہ کرتے ہیں گناہ **ف** یعنی جب وہ لوگ کہ نہیں کرتے گناہ زیادہ گناہ کرنیوالوں سے ہوں اور منع نکریں اون کو
گناہوں سے تو اللہ سبکو عذاب میں پکڑیگا اسلیے کہ یہی حکم قدرت میں ہے کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہیں قدرت رکھتے ہیں کم پر اور
اصل مدار قدرت پر ہے کم ہوں یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنی چونکہ ترک کرنے نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اوسکا
کیونکر جائز ہو پس آیت عام و مطلق نہیں بلکہ مخصوص اور مقید ہے ساتھ اسکے کہ لوگ اوسکو نہ سنیں اور اون میں تاثیر نکرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور
ہو جیسے کہ حال لوگوں کا آخیر زمانہ میں ہوگا منقول ہے کہ یہ آیت لوگوں نے ابن مسعود کے آگے پڑھی اونہوں نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمہارا زمانہ
اس آیت کا نہیں ہے اسلیے کہ اسمیں لوگ سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں ولیکن آخیر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ نہیں سنینگے
یہ آیت اونکی آنے کی خبر دیتی ہے اور حدیث ابی ثعلبہ کہ آگے آتی ہے وہ بھی دلالت کرتی ہے اس مضمون پر اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ
مراد راہ پانے سے اس آیت میں انکار اور نہی منکر ہے اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور بعضے نے کہا مراد عذاب عام ہے اور مراد
انفسکم سے مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو اپنے پر اصلاح آپس کے ضرر نہیں کرنے کی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگے تم اور گناہوں سے
منع کرتے رہوگے یا معنے آیت کے یہ ہیں کہ لازم پکڑو تم حفاظت اپنے نفسوں کی گناہوں سے پس جب حفاظت کی تم نے اپنے نفسوں کے
نہیں ضرر کریگی تمکو جاہلیت ہو تم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہو اسواسطے کہ منع کرنے سے منع نکرے کی جبکہ راہ یاب ہوئے تم
طرف بچنے کی گناہوں سے الخ **وعن** جریر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من
رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیہ ولا یغیرون الا اصابہم اللہ منہ بعقاب

قبل ان یموتوا رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
کہ نہیں کوئی شخص کہ ہووی ایک قوم میں کرتا ہو اونمیں گناہ قدرت رکہتی ہو وہ قوم اوپر کہ تغیر کرین اور غالب ہوں اوس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر
پہونچاتا ہی اونکو اللہ بیچ پاس ہی یا بسبب تغیر نکرنی کی عذاب پہلی اس سے کہ مرین نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا میں اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا میں بہی پہونچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہوں کے
کہ عذاب ہونا اونپر دنیا میں لازم نہیں ہی ح **وعن** ابی ثعلبۃ فی قولہ تعالی علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم
فقال اما واللہ لقد سألت عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناھوا عن المنکر حتی
اذا رأیت شحا مطاعا وھوی متبعا ودنیا مؤثرۃ واعجاب کل ذی رأی برأیہ ورأیت امرا لا بد لک منہ فعلیک نفسک
ودع امر العوام فان وراءکم ایام الصبر فمن صبر فیھن قبض علی الجمر للعامل فیھن اجر خمسین رجلا یعملون مثل عملہ
قالوا یا رسول اللہ اجر خمسین منھم قال اجر خمسین منکم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے
بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسوں کو نہیں ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ پاؤ تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو
قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچہا میں نے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا ترک کریں بمقتضای اس آیت کے امر معروف نہی منکر کو
پس فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتہ امر معروف کی اور منع کرو منکر سے یہانتک کہ جب دیکہو تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگوں میں کہ فرمان
برداری اوسکی کی جاتی ہی اور دیکہو تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکہو تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکہو تو خوش کرنا
اور اچہا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا اور مفتی نفس اپنے کا ہونا اور دیکہو تو ایک امر کو کہ چارہ
اور جدائی نہیں ہے تجکو اوس امر سی ایسی ان صورتوں میں لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکہہ نگاہ اپنی کو گناہوں سی اور چہوڑ دی امر عوام کو اور فکر
نکر اونسی اور گوشہ پکڑ اونسی پہلی کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ میں ایسی دن آتی ہیں کہ اونمیں صبر کرنا چاہیے ابتدا ان ایام کی بعد خلفای راشدین
کی ہوئی تا آج کی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کری اون ایام میں گویا کہ ہاتہ میں لیا انگارہ واسطی عمل کرنی والی کی شریعت اوپر
احکام دین پر اون ایام میں اجر ہی پچاس شخصوں کا کہ عمل کرتی ہیں مانند عمل اوسکی کی یعنی اونمیں سی کہ جنکو ایسی ہیں آگی ہی بلا و ابتلا نہیں
ہیں اون ایام میں کہا صحابہ نی یا رسول اللہ انکی لیی اجر پچاس شخصوں کا ہی کہ اونمیں سے ہوں فرمایا اجر پچاس شخصوں کا تم میں سے نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** دیکہی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کری طرف اوسکی خواہش نفس تیری کی بسبب صفات بری کی کہ اگر درمیان
کی آوی تو اور راہ نہیں رہی تجکو اختیار بحکم طبیعت کے اوسمیں پڑی تو اس صورت میں کنارہ کرنا اوس ہی لازم ہی کہ برائی میں نہ پڑی کذا قالہ
الطیبی اور بعضی حواشی میں لکہا ہی کہ معنی یہ ہیں کہ مراد لا بدی سکوت اور اعراض ہے بسبب عاجز ہونی کی نہی منکر سی اور یہ معنی موافق ہیں اوسکے
کہ بعضے نسخوں میں واقع ہوا ہی ہوا لا بد لک منہ ساتہ یای تحتانیہ کی یعنی لا طاقت لک علیہ کی یا مراد یہ ہو کہ دیکہی تو کام ضروری کہ آتا ہے تجکو
اور سکی اور چارہ نہیں ہی اوس سے اگر امر نہی کری تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چہوڑ امر عوام کا اور حاصل یہ کہ جب دیکہی تو بعضی لوگوں کو
گناہ کرتی اور ضروری ہی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری کی تو نگاہ رکہہ اپنی نفس کو گناہوں سی اور چہوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتہ نفس اپنی
کی اور چہوڑ امر لوگوں کا طرف اللہ تعالی کی پہلی کہ اللہ تعالی نہیں تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی کی اور ہاتہ میں لیا انگارہ
یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالی کی اوپر پکڑنی انگاری کی اپنی ہاتہ میں اور اخیر اس حدیث سے فضیلت آخر امت کی

اور ان ہی صحابہ میں سے بعض بہت فضیلت رکھتے ہیں اور انہی صحابہ میں بعض ایسے ہیں کہ فضل میں کسی صحابی سے کم نہیں ہیں جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود صحابی کہ ان کا بیٹا صحابی ہے ملازم صحبت میں رہے کہ حضرت کی صحبت سے اس مسئلہ میں کلام کیا ہی اور کہا کہ جس قدر صحابہ کو صحبت ہوئی ہے اور ان کا زمانہ دراز ہوا ہی اور ساتھ حضرت صلعم کے رہے ہیں سو وہ بہتر ہیں اور جو صحبت کی جانب سے کمی ہی جانی ہی دلیل لایا ہی اور جمہور کا خلاف کیا ہی اور بطلان اسکا ان صحابہ میں ہی کہ ایمان لائے ہیں اور اپنی وطن کو چلے گئے زیادہ اس سے صحبت نہیں رکھی ہی وہ اصحاب بالا ہی اور انکی صحبت اور حضرت صلعم کے ساتھ رہنا کم تھا اور انوار و آثار صحبت کے جمع کیے تھے اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ میں پائی ہی اور اس فضیلت میں سب کو ان کی ساتھ اشتراک نہیں ہی اور قوت القلوب میں کہا ہی کہ ساتھ ایک نظر کی اوپر جمال مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑتی وہ کچھ کھلتا ہی اور وہ کاربراری ہوتی ہی کہ اوروں کو ساتھ چلوں کے حاصل نہو واللہ اعلم ۱۲ ع ح

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَكَرَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَلَا غَدْرَ أَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ قَالَ وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُغَيِّرَهُ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ قَالَ قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانے کو بعد عصر کے پس نہ چھوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کی کہ ہونے والی تھی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکھا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکھا اور بھول گیا اوسکو جو بھول گیا یعنی احوال سے بعض نے یاد رکھا اور بعضوں نے فراموش کیا اور تھا بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیریں ہی سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا میں پس دیکھنی والا ہی کیونکر عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطے ہر توڑنی والے عہد کی نشان کھڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اوسکی کی دنیا میں یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی وتنا ہی نشان بلند ونمایاں ہوگا تاکہ پہچانا جاوے بسبب اوسکے روز قیامت کے اور ہو باعث رسوائی کی یعنی نشان گاڑا جاوے گا تا اوس سے پہچانا جاوے اور نہیں ہی کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی امیر عام کی سے گاڑا جاوے گا نشان اوسکا نزدیک مقعد اوسکی کی یعنی واسطے ذلت و فضیحت اوسکی کی فرمایا آنحضرت نے اور نہ بازرکھے کسی کو تم میں سے ہیبت آدمیوں کی یہ کہ کہے بات حق کی جبکہ جانے حق کو یعنی چاہیے کہ کلمۃ الحق کہے بیخوف و ملاحظہ کسیکا مگر جبکہ خوف ہلاک کا نہو اور اگر ہو تو بھی کہنا اولی ہی اور ایک روایت میں ہی یعنی بجائے کہنی حق کی یہ ہی الخ عبارت چاہیے کہ منع نکرے کسیکو ہیبت لوگوں کی جب دیکھے خلاف شرع تغیر کرنی اوسکی سے پس رویا ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا ہمنے خلاف شرع کو پس باز رکھا ہمکو ہیبت لوگوں کی نے بولنے سے اوس میں پھر فرمایا پیغمبر خدا نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اوپر طبقوں متفرقہ اور اقسام و مراتب متفاوتہ کے پس بعضی اون میں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتی ہیں یعنی تمام عمر اور وقت موت کے بھی مومن ہی مرتی ہیں اور بعضی اون میں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتی ہیں کافر اور زندہ رہتی ہیں کافر اور مرتی ہیں کافر اور بعضی اون میں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتی ہیں مومن اور مرتی ہیں کافر اور بعضی اون میں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتی ہیں کافر اور زندہ رہتی ہیں کافر اور مرتی ہیں مومن ف دنیا شیریں ہی کہ مذاق طبیعت میں مزہ اوسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ ان ظاہر کی آنکھوں کو خوش معلوم ہوتی اور

بہت زیادہ اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وجہ تعجب چیزون کو خضر اور کہتی ہین بسبب مشابہ ہونی کی ساتھ خضراوات یعنی سبزیون کی ساگون اور ترکاریون کی بیچ جلدی جاتی رہتی اور کم ٹہیرنی کی اور آسمین بیان ہی مکر اور غدر دنیا کا کہ لوگون کو ساتھ لذتون اور شہوتون کی فریب دیتی اور حسن و جمال ظاہری کی فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہو جاتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی معنی آسکی یہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہین ہین تمہاری بلکہ ملک اللہ کی ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اوسکی ہو تصرف مین یا یہ معنی ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگون کا کہ پہلی تم سی تہی زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی تہی متعلق پس دیکھنی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کس طرح تصرف کرتی ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتھ احوال گذری ہوؤن کی اور تصرف کرتی ہواون کی اموال مین اور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نفع ہو آخرت مین اور بچو عورتون سے یعنی اونکی مکر و فریب سی اور محبت سی کہ باعث ہواوپر جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سی اور مراد امیر عامہ سی متغلبی ہی کہ غالب ہوا ہی اوپر مسلمانون پر اور اونکی شہرون پر اور عام لوگون نی اوسکو امیر کیا اور پشتیبان اوسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور ارکین وقت ہین اور ابو سعید جو روئی کلام کو رکر کر تو غرض اونکی یہ تہی کہ ہم سی اولویت ترک ہوئی والا اونہون نی ہی عمل کیا تہا بعضی حدیثون پر کہ جن مین اجازت تہی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر در صورت عاجز ہونی اور زمانہ ضعف ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تہی باوجود کمال قوی ہونی اپنی کی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکہتی تہی اظہار حق کی نسبت اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی تو وامی برحال ہماری کہ سلاطین و امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے اور علمای عاملین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کے اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون کی انا للہ و انا الیہ راجعون ایس شک نہین ہے کہ یہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹہی رہنی گہرون کا ہی اور قناعت کرنی کا قوت لا یموت پر اور پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن ماں باپ کی ہان پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی مین پیدا ہوتا ہی یہ اطیبی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان کی اوسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الٰہی کی اوسکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر ماں باپ سی پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین اور یہ منافی نہین ہی اس حدیث کی کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ طیبی کہا اوس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہو کوئی مانع باعث گمراہی کا جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کی ہی والا بعضی ان مین سی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن اور بعضی ان مین سی پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمین نہین ذکر کین اسلیے کہ مقصود اس سی یہ ہی کہ اعتبار خاتمہ کا ہی اور وہ جاتا گیا اوس سی کہ ذکر کیا گیا اجمالا الا آسمع **قَالَ** وَذَکَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهٗ جَمْرَۃٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَی انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَۃِ عَیْنَیْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ فَلْیَضْطَجِعْ وَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَکَرَ الدَّیْنَ فَقَالَ مِنْکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا کَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَیِّءَ الْقَضَاءِ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ الدَّیْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ الدَّیْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُءُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِیْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی اِلَّا کَمَا بَقِیَ مِنْ یَوْمِکُمْ

هذا الحديث حسن صحيح رواه الترمذي کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا انمیں سے وہ ہی کہ ہوتا ہی جلد غضب اور
جلد جاتا رہے یعنی ہوتی ہی جلدی غصہ میں آجاتا ہی لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہی پس ایک ان میں سے بدلے دوسری کی ہی یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری
ہی اور جلد جاتے رہنا خصلت اچھی پس یہی خصلت مکافات بری کی کرتی ہی پس ایسا شخص مستحق مدح کا ہی مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ ان میں سے واسطے برابر ہونے دونوں حالوں کے
اسمیں بیچ دونوں خصلتوں میں کہا جاوی گا کہ یہ بہتر ہی لوگوں میں اور نہ کہا جاوی گا کہ برا ہی انمیں اور بعضا انمیں سے وہ ہی کہ ہوتا غصہ دیر میں اور جاتا ہی غصہ دیر میں
پس یہاں بھی ایک ان دونوں خصلتوں میں سے مقابل ہی دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر میں اچھا ہی لیکن دیر میں جانا برا ہی یہاں بھی یہی ہی اور
بہترین تمہاری وہ ہین کہ دیر کر غصہ آوی اور جلد جاتا رہی اور بد تمہاری وہ ہین کہ جلد آوی غصہ اور دیر کر جاوی فرمایا حضرت نے بچو تم غصہ کرنی سے
اسلیے کہ وہ ایک آگ کا ہی روشن یعنی حرارت غریزیہ اور صدرت جبلیہ جلتی ہی مانند انگارہ آگ کی کہ پوشیدہ ہی بیچ انگیٹھی نفس کے اوپر دل بنی آدم کی یعنی غالب ہے
اوسپر وقت غلبہ غصہ کی کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہیں کیا نہیں دیکھتے تم طرف پھولنی رگون گردن غصہ والی کی اور سرخی آنکھوں اوسکی کی یعنی یہ اثر حرارت
اور اوٹھنی بخارات غلیظہ کا ہی اور وہ سبب پھولنے رگوں کا ہوتا ہی جیسیکہ پایا جاتا ہی یہ وقت حرارت طبیعت کی تپ میں اپنا ظاہر عنوان بالطبع ہے
پس جو شخص کہ پاوی کچھ اسمیں سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوی پہلو پر اور لگ جاوی ساتھ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نے قرض کا یعنی احوال
واقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم میں سے وہ ہی کہ اچھا ہوتا ہی ادا کرنی میں یعنی جبکہ ہوتا ہی اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہی
قرض اسکا اوسکی یعنی کسی پر سختی کرتا ہی طلب کرنی میں یعنی نہیں رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہی اوسکی تقاضا کرنی میں اور تشدد کرتا ہی طلب کرنے
میں پس یہ خصلت اوسکی ادا میں تو نیک ہی اور طلب میں برا پس ایک ان دونوں خصلتوں میں سے ہی مقابل ہی دوسری کی اور بعضا انمیں سے وہ ہی کہ ہوتا ہی بری ادا
کرنی ہو ادا میں کا اور اگر ہو اوسکا کسی پر اچھی طرح اور بہ سہولت ہی طلب کرتا ہی یعنی ادا میں برا ہی اور طلب میں نیک پس ایک ان دونوں خصلتوں
میں سے مقابل ہی دوسری کی اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ جب ہو اوسپر دین اچھی طرح ادا کرین اور اگر ہو اوسکا کسی پر اچھی طرح طلب کرے اور بدتر تمہاری وہ
لوگ ہین کہ جب ہو اوسپر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہو اوسکا کسی پر سختی کرین اوسکی طلب کرنی میں آنحضرت نے خطبہ میں یہ سب بیان فرمائیں
یہانتک کہ جسوقت ہوا آفتاب کھجور کی درختوں کی سرون پر اور دیوار کے کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق نشان یہ کہ نہیں
باقی رہا ہے زمانہ دنیا سے بہ نسبت اوس زمانے کی کہ گذرا ہی اوس میں مگر جیسیکہ باقی رہا ہی اس دن تمہارے سے بہ نسبت اوس زمانے کی کہ گذرا ہی اوس نقل کی
یہ ترمذی نی ف وقت آنی غصہ کے لیٹ جانی کو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوی اوسکو اصل اپنی مٹی ہی پس نہ تکبر کرنا چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے
اور اس لیٹ جانیکو بہت دخل ہی دفع غضب میں ۲ وعن ابي البختري عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لن يهلك الناس حتى يعذروا من انفسهم رواه ابو داود اور روایت ابی البختری سے ہی کہ نقل کی ایک شخص
نے [illegible] صحابہ رسول [illegible] سے ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگی لوگ یہاں تک کہ بہت ہوں گناہ
اور عیب [illegible] نقل کی یہ ابو داود نی ف [illegible] اور [illegible] کی اعذار [illegible] میں ہی کہ اعذار
[illegible] گناہ ہوتا [illegible] حقیقت [illegible] اعذار یعنی صاحب عذر [illegible] کیا ہی اور
[illegible] گناہ [illegible] عذاب [illegible] لوگون کی اوسکو منکرات سے جاوی عذر [illegible] پس اوسکے
سبب کثرت گناہ [illegible] اور عذر [illegible] صاحب عذر ہونی کی [illegible] آتا ہی اور یہ معنی بھی یہاں درست ہین [illegible]
[illegible] اور عذر [illegible] پیدا کرین اور بعضی روایتوں میں یعذروا ہی

نہ ہو سکی ای آیا ہی عذر سی ساتہ بعض کی یعنی معذور رکھنا اونکا یعنی اسکی یہ ہین کہ ہلاک نہوونگی لوگ یہان تک کہ معذور رکہین ملامت کرنی والون اور
نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالی ہی اونکی معذور رہین والے پہون ملامت کرنا ہین بسبب کثرت گناہون کی اور حاصل معنی یہ ہون
توجیہ ہونا یہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب اسکی محل نہ رہا منع اور نہی کا اونسی ہون ع **وعن عدیّ**
بن عدیّ الکندی قال حدثنا مولی لنا انہ سمع جدی یقول سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول ان الله تعالی
لا یعذب العامة بعمل الخاصة حتی یروا المنکر بین ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فاذا فعلوا ذلک
عذب الله العامة والخاصة رواہ فی شرح السنة اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی کی سی کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہماری نی
کہ اوسنی سنا دادا میری سی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تہا کہ سنا مین سے پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق الله تعالی نہین عذاب
کرتا اکثر قوم کو ساتہ عمل کرنے بعضون اونکی کی یعنی اگر بعضی قوم مین سی گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہان تک کہ دیکہین اکثر
خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس نہ تغیر کرین اوسکو پس جب کرین اکثر
اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کی عذاب کریگا خدای تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی شرح السنة مین **ف** یعنی
بعضون کو بسبب گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور منع کرنی کی **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله
علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم وآکلوہم وشاربوہم
فضرب الله قلوب بعضہم ببعض فلعنہم علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون فجلس رسول الله
صلی الله علیہ وسلم وکان متکئا فقال والذی نفسی بیدہ حتی تاطروہم اطرا رواہ الترمذی وابو داؤد وفی روایة قال
کلا والله لتامرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتاخذن علی یدی الظالم ولتاطرنہ علی الحق اطرا ولتقصرنہ علی
الحق قصرا او لیضربن الله بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنہم اور روایت ہی عبد الله بن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول الله صلی الله علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور ہفتہ کی شکار کرنی مین اور سوا انکی مین منع کیا اونکو
علما اونکی نی یعنی اول پہر نہ باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چہوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی اونکی علما نی اونکی بیچ مجلسون
اونکی کی یعنی گنہگارون کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ ہوئی اونکی یعنی مداہنت کی اور آپس مین اختلاط رکہا پس خلط کیئ خدای تعالی نی اونکی آپس مین
ملائی دل بعضون انکی کی ساتہ بعضون کی پس لعنت کی الله تعالی نی اون کو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی اور جو ساکت اور مصاحب تہی
تہے اونکی اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹی مریم کی یعنی لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکی کی ہمہ حدون سی یعنی بسبب اسکی کہ
کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتہ حلال جاننی اور مانند اونکی کی اور بسبب تجاوز کرنی کی گناہون سی اور بسبب اچہا جاننی گناہون کی
کرنیوالون اونکی سی کہا ابن مسعود نی پس اٹہ بیٹہی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم اور تہی تکیہ کئی ہوئی یعنی پہلو پر یا پشت پر تکیہ بیٹہی ہوئی تہی پہلی اسکی پس
تکیہ چہوڑکر سیدہی ہو بیٹہی اور کہی اپنا کلام ظاہر کرنی پس فرمایا نہین نجات پاؤگی تم عذاب سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی
یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور ایک روایت مین ابو داؤد کی یون آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سی باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہو اون سی بات اچہی اور منع کرو
بری بات سی اور پکڑو ہاتہ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یا کردیا البتہ ماریگا اور خلط

کری گا اللہ تعالیٰ دلون بعضون تمہاری کا بعضون پر پہر لعنت کری گا اللہ تمکو جیسیکہ لعنت کیے بنی اسرائیل کو یعنی اونکی کفر و گناہون پر یعنی ایک مرادی ہونون
مین سی ہر نی والا ہی تمہا **ف** طیبی نے کہا مراد لعنت کا بنیا سے بنی اسرائیل نو وہی ہو لکہا گیا اور ملا علی قاری ابن ملک سی یہ نقل کیا ہی کہ لفظ
بعضون مین سبب کی ہی معنی یا گی ہی بنا کی سبب گناہ کیا تہا او نہون نی بسبب نحوست گناہگارون کی پس ہو گئی دل سہوا کے
سخت اور دور قبول کرنی حق اور خیر اور رحمت کی بسبب گناہون اور مخالطت بعض ونکی کی بعض سی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رأیت لیلۃ اسری بی رجالا تقرض شفاھھم بمقاریض من نار قلت من ھؤلاء یا جبریل قال ھؤلاء
خطباء من امتک یامرون الناس بالبر وینسون انفسھم رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ
قال خطباء من امتک الذین یقولون ما لا یفعلون ویقرؤن کتاب اللہ ولا یعملون اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مین نے شب معراج مین کتنے ایک شخصون کو کہ کترے جاتی ہین ہونٹہ اونکی آگ کی مقراضون سی کہا مین نے کون ہین
یہ اے جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کی کہتی تہی لوگون کو ساتہ نیکی کی اور بہولتی تہی اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل
نکرتی تہی اور لوگون کو حکم کرتی تہی عمل کرنیکا نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین او بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین آیا
کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہتی تہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتی تہی کتاب اللہ اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہ سزا بسبب عمل
نکرنی اونکی کی ہو گی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم الخ اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی ویل للجاھل مرۃ وویل
للعالم سبع مرات اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ **وعن** عمار بن یاسر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت المائدۃ من السماء خبزا ولحما وامروا ان لا یخونوا ولا یدخروا
لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردۃ وخنازیر رواہ الترمذی اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر آسمان سی روٹی اور گوشت اور حکم کیے گئی یہ کہ نہ خیانت کرین
یعنے ساتہ کہانی ہو ترکی یا اکثر کی غیر اپنی سی اور نہ ذخیرہ کرین واسطی کل کی یعنی واسطی دن کی کہ نہ آوی خوان کی اوترنی کے دن سے
پس خیانت کی اونہون نی اور ذخیرہ کیا اور اوٹہا رکہا کل کی لیے پس تبدیل کی گئین صورتین اونکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
ظاہر یہی ہی کہ بڈہی اونمین کے بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیب امتی فی اخر الزمان من سلطانھم
شدائد لا ینجو منہ الا رجل عرف دین اللہ فجاھد علیہ بلسانہ ویدہ وقلبہ فذلک الذی سبقت لہ
السوابق ورجل عرف دین اللہ فصدق بہ ورجل عرف دین اللہ فسکت علیہ فان رای من یعمل الخیر
احبہ علیہ فان رای من یعمل بباطل ابغضہ علیہ فذلک ینجو علی ابطانہ کلہ روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شان یہ ہی کہ پہونچین گی امت میری کو اخیر زمانہ مین انکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان یعنی دین کے
یا دنیا کی یا دونون کی نہین نجات پاوی گا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سی پہونچی مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی نہین خالی
پائی گا زمانہ اوس سلطان پر شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم و عمل کی اور کمال و تکمیل کی پس پہچانا دین خدا کا اول ساتہ تحصیل
اوسکی کی اصول و فروع سی اور عمل کیا واسطی نفس اپنی کی ساتہ اوس چیز کی کہ مقتضے ہی اوسکو امر شرع پس جہاد کیا اوپر اوسکی کہ رفع کرنی اعدا دین

خدا کی ساتہ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت بیان کی اور ساتہ ہاتہ اپنی کی یعنی اگر ہوا اوسکو قدرت قوت اور ساتہ دل اپنی کی یعنی دل سی براجانا وقت عجز کی پس یہ وہ شخص ہے کہ پہلی پونہچا واسطی اوسکی کمال ثواب اور نیکنجتیان اچہی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سی پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتہ دل اور زبان کی نہ ہاتہ کی مطلب یہ معلوم ہوا ساتہ قرینہ مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی تعیین کیا ان دو ہی ساتہ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا اور اجملہ پس خاموشی قبول کی اوسپر اور جہاد نکیا مگر ساتہ دل کی پہر بیان کیا حال صفت او سکی مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکہتا ہی یہ دوسرا شخص کو کہ کام نیک کرتا ہی دوست رکہتا ہے اوسکو بنابر اوسکی اور اگر دیکہتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکہتا ہی اوسکو بنابر اوسکی پس یہ شخص نجات پاتا ہی بنابر پوشیدہ رکہنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ کہ جسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت ہوا دین خدا میں پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کی ساتہ ہاتہ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سی اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا دین اللہ کا اور پہچاننا اور سکوت کیا پس نہ کوشش کی اوسمین مگر بقدر ایمان اپنی کی کہ مکروہ رکہنا دل سی ہی اور یہی ہی جو لکہی حدیث میں فذلک اضعف الایمان پس یہ تینون قسمین مردون عارف اور پہچاننی والون دین کی ہین بتفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط اور تیسرا ظالم جیسیکہ آیہ کریمہ میں ہی فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ تیسری کو بسبب ادنی تقصیر کی ظالم فرمایا اور دوسری کو میانہ وار اور اول کو سابق اور یہ تینون برگزیدہ درگاہ کی جیسیکہ اول آیت میں فرمایا ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ الخ اور سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر مین یعنی سبقت لے گیا ہی لوگون پر اس کار مین پس حاصل یہ کہ شخص سابق ہین بالخیرات سی ہوا کہ سبقت لے گیا حاصل کرنی سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین ساتہ جزا اور ثواب کے اور توفیق طاعت عبادت مین اس مین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ یعنی جمع کرنیوالی درمیان مراتب کمال اور تکمیل کے اور درجات علم وعمل کی اور تعلیم کی أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ یہ لوگ مقرب ہین ۱۲ مع **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی بہیجی اللہ عز وجل نی طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہ کہ اولٹ دی شہر ایسے اور ایسے کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی ہی مع اہل اوسکی کی پس کہا جبرئیل نے ای رب میری تحقیق اون لوگون مین بندہ تیرا ہی فلانا کہ نہین گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولٹ دی بستی کو اوسپر اور اونپر اسلیے کہ مونہہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا بسبب میری اور بسبب دین میری کی ایک ساعت کبہی **ف** حاصل یہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک ساعت کبہی اور یہ مین قرائن ہی کہ اگر ایکبار ہی غصہ ہوتا اللہ کے لیے تو در گذر کیا جاتا بیچ بقیہ وقات عمر کی ۱۲ مع **وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ مَا لَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلَقَّى حُجَّتَهُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ رَوَى الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ عز وجل پوچہی گا بندہ کو دن قیامت کی پس آدمی کا کیا ہوا تجکو جب دیکہا تونی ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تونی اوسکو اپنی زبان اور ہاتہ سی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس

سکہلایا جاوی گا وجہ اوسکی یہہ ہی کہ جب تک کوئی اظہار نہ کریگا اور کوئی کا اسعدکی بجات ہی کا ایسا کا حکم ہے کہ آدمی گناہ کرکے اوسکا
اظہار کرے کا زبان اور دل سے اور امید رکہتا تہا مین تیری عفو و مغفرت کی اوسکی طرح ہم نی یہہ بیان کیا ہی شعب الایمان مین ف یعنی اقرار کرنا اپنے
گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اعتماد ہی کرم رب پر کہلا لیتے کی احتمال ہی یہہ کہ ہو یا اوس شخص کے حق مین کہ دیتا ہو لوگون کی دید یا اور عطیے
اور نہ قدرت رکہتا ہوا اوسکی دفع کرنی کی اپنی نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ در گذر کرنا امر معروف اور نہی منکر ہی اگر سبب علیہ اور رد کرنا لوگون
کی ہو سکی تو جائز ہی اور امید عفو کی ہی اور یہہ ہم نے ذکر طیبی و الشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع مین پس نہین عتاب
کیا جاوی گا اوسپر اور نہین محتاج ہی سکہانی حجت کا بلکہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ قصور کیا اوسنی فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اللہ یہہ عذر تاکہ

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ
وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ اَصْحَابَہٗ وَیُوْعِدُھُمُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ
اِلَیْکُمْ اِلَیْکُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہٗ اِلَّا لُزُوْمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہ مین ہی کہ تحقیق عمل شرع اور نا مشروع پیدا کئے جاویں گے
یعنی بصورت آدمیون کی مانند تمام اعمال کی کہڑی کئے جاوین گی واسطے لوگون کی یعنی اونکی کہ کیا ہی انکو دن قیامت کے پس امر مشروع بشارت
یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور امر خلاف شرع پس کہے گا یعنی اپنے
یارون کو دور ہو مجہسے اور نہین طاقت رکہین گے یہہ واسطے اوسکی یعنی اوس سے جدا ہونی کی مگر لگنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین
ف یعنی جدا اوس سے نہین ہو سکتی کی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہی اس سے الگ نہین ہو سکنی کی اور حاصل یہہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگی اچہی صورت
پہلی خوشبو دار قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتہ صیغہ مونث کی ہی اوپر بنا مجہول کی اور ایک
نسخہ مین ساتہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ خلیقتان مین تانیث کی لیے نہین بلکہ مبالغہ کی لیے ہی اور معنی یہہ ہین کہ یہہ دونون نوع ہین مخلوقات
سی کہ ظاہر ہون گی لوگون کی لیے ۱۲

كِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب رقاق کا ف رقاق جمع رقیق کے ہی معنی
میں نرم کی یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکے سننے سے دل مین نرمی پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور
رغبت آخرت اون سی حاصل ہوتی ہی ۱۲

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو نعمتین ہین کہ فریب اوٹہاتی اور ٹوٹا کہاتی ہوئی ہین ان مین بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی ان
دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوٹی مین پڑی ہین کہ قدر اونکی نہین جانتی اور مفت ہاتہ سی دیتی ہین بیچ معاملہ اونکی کی نفس سے فریب کہاتی ہین جیسی کہ
بیچ معاملہ بیع و شرا کی کوئی فریب کہاتا ہی اور متاع کو مفت ہاتہ سی دیتا ہی نقصان اوٹہاتا ہی اور وہ دو نعمتین یہہ ہین صحت بدن اور فراغت ہی اور خالی ہونا وقت کا
شغل سے اور تشویشات سی پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتی یعنی کار آخرت نہین کرتی ان مین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتی جس وقت
کہ جاتا رہتا ہی اونکی ساتہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہون قدر اونکی جانین جیسا کہ کہا ہی علماء نی النعمۃ اذا فقدت عرفت مرج سے
اونکی یہہ ہین کہ نہین پہچانتی قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتی ہین اونمین ایسی اعمال بیچ دونون معاش کے کہ محتاج ہونگی اونکی آخرت مین اور
نادم ہونگی اوپر ضائع کرنی عمرون اپنی کی وقت جاتی رہنی اونکی کی اور نہین نفع دیگی اونکو ندامت جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذلک

ہو جاتی ہیں تمام لذتیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر اس حال میں کہ نہیں یاد کیا اونہوں نے اللہ کو اوسمین ع وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مستورد بیٹی شداد کی سی کہ کہا اونہوں نے سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی قسم ہی خدا کی نہیں ہی مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتوں اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کی یعنی نعمتوں اور ایام اوسکی کی مگر مانند ڈالنی ایک تمہاری کی اونگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیی کہ دیکھی ساتہ کسی چیز کی پہرتی ہی انگلی کی پہیلی ف یعنی کس قدر پانی اوسمین لگیا ہاہی دریا مین سی کچہہ نہین لگتا سوای رطوبت یا ایک آدہ قطرہ کی پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہی بہ نسبت آخرت کی اور یہ ہی تمثیل ہی واسطی سمجہانی لوگون کی والا متناہی کو محصور متناہی کی ساتہ کچہہ نسبت نہین قطرہ جو دریا سے نکلتا ہی باوجود قلت وحقارت کی کچہہ نسبت رکہتا ہی دریا سی اور دنیا آخرت سی اسقدر بہی نسبت نہین رکہتی ہی حاصل یہہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتوں پر مغرور ہوا اور نہ اوسکی تکالیف وتنگی پر جزع فزع اور شکوہ کری بلکہ کہی اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہی ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجة الوداع مین پہر جانی کہ دنیا مزرعة الآخرة ہی اور دنیا ایک ساعت ہی پس صرف کری اوسکو طاعت مین ع وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک بکری کی بچہ چہوٹی کان والی یا بن کان والی یا کان کٹی مری ہوئی پر پس فرمایا کون تم مین دوست رکہتا ہی کہ یہ ہووی اوسکی لیی بدلی ایک درم کی یعنی کوئی ہی تم مین ایسا کہ اسکو ایک درم کو خریدی پس عرض کیا اصحاب نے کہ نہین دوست رکہتی ہم کہ ہماری لیی یہہ ہو بدلی کسی چیز کی فرمایا آنحضرت نے قسم ہی خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتہ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہی نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سی نزدیک تمہاری انگل کی پہیلی ف مقصود اس سی بی رغبت کرنا ہی دنیا سی اور رغبت دلانی ہی عقبی مین اسلیی کہ حب الدنیا راس کل خطیئة بنا بر اوس چیز کی کہ روایت کیا ہی اوسکو بیہقی نی حسن بطریق ارسال کی جیسیکہ ترک الدنیا راس کل عبادة اور سبب اسمین یہہ ہی کہ محبت کہتی ہین الا دنیا کا اگرچہ مشغول ہوا امور دنیوی مین ہوتا ہی اوسکی اعمال مین دخل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہوا امور دنیوی مین مقصد ہوتی ہی اوسکو آخرت چنانچہ اسی لیی کہا ہی بعضون عارفون نے صاحبان یقین سے کہ جسنی دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرسکین گے اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کرسکین گے اوسکو تمام مفسد ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور بہشت ہی کافر کی انگل کی پہیلی ف یعنی دنیا مشابہ قید خانہ کی ہی مسلمان کی لیی کہ محنت اور ریاضت دیکہتا ہی اوسمین اور منہیات سی اپنی تئین بچاتا ہی اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہی یا تنگ ہی میدان دنیا اوسکو نت اوسمین ایسی ہمیشہ چاہتا ہی کہ اوس سی نکلی اور میدان ملکوت مین جولانی کری اور بمنزلہ بہشت کی ہی کافر کی لیی کہ ساتہ لذتون اور شہوات کی اوسمین مشغول ہے اور نہین چاہتا اوس سی نکلنا اور بعضی کہتی ہین مراد یہ ہی کہ دنیا مانند قید خانہ کی ہی مومن کی لیی بہ نسبت اون نعمتوں کی کہ طیار کی گئی ہین اوسکی لیی آخرت مین اور مانند بہشت کی ہی کافرون کی لیی مقابلہ مین اوس عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہے اوسکی لیی آخرت مین یعنی مومن ہرچند کہ دنیا مین نازونعمت مین ہی ہنوز کم ہی ہا اور آخرت مین بہتر اس سی پاویگا اور کافر ہرچند دشمنی و شدت دیکہی دنیا مین آخرت مین بدتر حال اوسکا اس سی ہوگا اور مشہور ہے کہ ایک یہودی نی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکہکر کہا کہ تمہاری نانا صاحب نے

جو کہا ہی الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یہ کیونکر صادق آوی نسبت میری اور تمہاری تم تو گویا بہشت میں ہو اور میں مصیبت اور بلا میں ہون اور طرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ میں گرفتار رہتا ہون آپ نے یہی جواب دیا جو بقول بعض کی نقل کیا گیا ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً یُعْطٰی بِھَا فِی الدُّنْیَا وَیُجْزٰی بِھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَمَّا الْکَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِھَا لِلّٰہِ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَۃِ لَمْ تَکُنْ لَہٗ حَسَنَۃٌ یُجْزٰی بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہیں ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن تمام بھلائیاں بسبب اوس نیکی کی دنیا میں یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذالک نعمتیں اور بدلہ دیا جاوی گا بسبب اوسکی آخرت میں اور کافر پس کھلایا جاتا ہی یعنی دیا جاتا دنیا میں بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطے اللہ کی یعنی کھلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکی کی یہانتک کہ جب پونہچی گا طرف آخرت کی نہوگی اوسکی لیے نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت میں جزا اور ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا میں بھی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق میں اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات ناگوار چیزون سے اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیے تو بدلا اوسکا تمام دنیا میں پایا جاتا ہی اور آخرت میں اوسکا بدلہ نہیں دیکھتا اور اوسپر ثواب نہیں پاتا اور مقتضے مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث میں کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا میں ساتہ انواع محنت اور مشقت اور بلاؤن کی یہانتک کہ جب پونہچی گا آخرت میں نہیں ہوگی اوسکی لیے برائی کہ عذاب پاجاوی اوسپر اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی آیت مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءًا یُّجْزَ بِہٖ کہا ابوبکر نے کہ کون نجات پاوی گا ساتہ اسکی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشی اللہ تجکو ای ابوبکر کیا نہیں غمگین ہوتا تو کیا نہیں رنج اوٹھاتا تو کیا نہیں تعب ہوتا ہی تو کیا نہیں دکھ پہنچتیں تجکو بلا میں کہا اونہون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا یہ چیز ہی کہ بدلا اور سزا دیئے جاتی ہو تم ساتہ اوسکی اور ترمذی نے اور ابن جریر نے روایت کیا ہی کہ سیئات اور جزا اونکی دنیا میں ہی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈہانکی گئی ہی آگ دوزخ کی ساتہ شہوتون اور لذتون کے اور ڈہانکی گئی ہی بہشت ساتہ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کی لفظ حفت کا ہی یعنی گہیری جاتی کی بدلے حجبت کی **ف** یعنی جب ہمیشہ مداومت کرنا طاعات عبادات پر اور پرہیز کرنا شہوات ولذتون سے سختی دیکہ اور مشقت کہینچ بہشت کو پونہچینگے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ میں ہوتی ہی جب تک اوسکو دور نکرو نہیں پہنچتی اور جو درمیان سے اوٹہا دی وہ چیز ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتون کو برداشت کرینگے اور پرہیز کرینگے تب بہشت کو پونہچینگے اور اسی طرح شہوات یعنی خواہش نفسانیاں پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پونہچین اور اونکی مرتکب ہون دوزخ کو پونہچینگے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہین مانند شراب اور زنا اور غیبت اور مانند انکی کی والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہیں ہی مگر ایسا مقام پر لیجا روایت ہی کو ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پونہچے اور اوس میں راہ اور معرفت ملی اوسکو پونہچیگا فافہم **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْھَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ قَدَمَاہُ اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَۃِ کَانَ فِی السَّاقَۃِ

ان

إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنی معبود وجبار کی رضا پر اسطرح
کہ لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہیں صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہو اور جمع کرتا ہی اوسکو
اور بخل کرتا ہی ساتہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب و زینت مین بقصد تکبر و تجمل کے اور صفت اوسکی نشان بندہ
ہونی زر اور کپڑی کا یہ ہی کہ اگر دیا جاوی زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی اور حرص وسعی اوسکی
جمع کرنی مین ہے اگر دیا راضی ہوا اور نہ دیا ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہے کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب ہونا
اوس سے ہو پہر فرمایا بد دعا کے تاکید کی لیے ہلاک ہو جیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہو جیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگی اوسکی پاؤن مین نہ نکالا
جائیو یعنی جب شدت و محنت مین ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتاروں دنیا و حرص و طمع کے چاہا کہ اونکی مقابلہ مین ذکر کرین طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین و بیرغبت ہین دنیا اور زینت اوسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون مین
خوار و ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوش حالی ہو جیو واسطی اوس بندی کی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ خدا مین
پراگندہ ہین بال سر اوسکی کی گرد آلودہ ہین پاؤن اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر مین نگہبانی کی لیے مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی
بیچ نگہبانی کامل کی یعنی نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو
پیچہی کی لشکر مین نگہبانی کی لیے رہتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمان بردار مسلمانون کا ہی جو کچہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان رکہتی ہین
رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون کی مجلسون مین نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش
کرتا ہی کسی کی قبول نہین کی جاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی کی لوگون کی نظرون مین نقل کی یہ بخاری نی ف بندہ
دینار کا الخ یہ اسسبب سی کہا کہ مذموم ہوتی اور گرفتار ہی اسباب دنیا مین اگر بال اوسکی ملک مین ہوا اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور
خاص دینار اور درہم ہی کو پہلی ذکر کیا کہ یہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کی اور لفظ خمیصہ ساتہ زبر خ کی
اور پر وزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہے خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو پہلی ذکر کیا کہ اکثر اسکی
پہننی مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہین طاقت رکہتی اوسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندی
اوسکی ہوتی ہین اور نقش کی معنی ہین کانٹا پاؤن سی نکالنا یعنی جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پاؤن
سی نکالنا ادنی مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اوسکی اس سی زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہو گا اور رجحان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت شارحین کے
کیا ہی ہمنی والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبح حال اوس جماعت کے سے اور برائی اور ذلت و خواری اونکی بیچ دنیا اور آخرت مین تو بہی جائز ہی جیسا کہ
نہین پوشیدہ ہی یہ ترجمع **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا
أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ
الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ
ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَ

بغیر حقہ کان کالذی یاکل ولا یشبع ویکون شہیدا علیہ یوم القیامۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ ان چیزون سی کہ ڈرتا ہون مین تمپر ای صحابہ اور ای امت پیچہی وفات اپنی کے
وہ چیز ہی کہ کہولی جاوی گی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا لاوی گی بہلائی برائی
کو یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بہلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ ہو رہی حضرت یعنی
بانتظار وحی کی دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نی پس پونچہا آنحضرت نی
اپنی چہرہ مبارک سی پسینا کہ وقت اوترنی وحی کی آتا تہا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچہنی والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی یعنی
اور اچہا جانا اوسکو اس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بہلائی برائی کو یعنی رزق
اگرچہ بہت ہو جملہ بہلائی سی ہی اور اس سی برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کی اور تجاوز کرنی کی حد اعتدال سی لیکن یہ ہا سکے
کہ نہین لاتی مگر جو کچہہ کہ خیر ہی فی نفسہ و بہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کہانی کی ہوتا ہی جیسیکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جملہ اوس چیز سی کہ اوگا
تی ہی بہار قسم گہانس سی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ پہلا کر یا قریب ہلاک کی ہو جاتا ہی یعنی اگر مر نہین قریب پہونچتا ہی یعنی ہلاک کے
مگر کہانیوالا جانور گہانس سبز کا اسطرح کہ کہائی گہانس یہانتک کہ تن گئین کوکہین اوسکی بیٹہا سامنی قرص آفتاب کے یعنی یہ عادت ہے جانور کی
کہ جب بہت کہا لیتا ہی پیٹ اوسکا پہول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنی بیٹہتا ہی جب ہضم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچہہ اوسکی پیٹ مین ہوتا ہی
نکلجاتا ہی جیسیکہ فرمایا پس جگالی کی اور گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس وہ مادہ پیٹ کا جاتا رہا پہر پہرا طرف چراگاہ کی پس کہایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز
اور تر و تازہ اور شیرین و رنگین ہے کہ آنکہہ مین اچہا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لینا اوسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوی اوسکو
ساتہ حق اوسکی کی یعنی بقدر احتیاج کی وجہ حلال سی اور رکہی اوسکو بیچ حق اوسکی کی یعنی مصرف اوسکی کی کہ واجب یا مستحب ہی پس اچہا مددگار ہونیوالا
وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوی اوسکو بغیر حق اوسکی کی ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال یعنی اسپر
اسکی اسراف و حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف لفظ زہرۃ کا عطف تفسیری ہی اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہے
اسپر کہ ابتدا اوسکی خیر ہی اور سبزی اور پہر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہ ہین کہ ڈرتا ہون تمپر اس سی کہ کثرت اموال تمہاری کی وقت فتح ہو
شہرون کی باعث ہوگی [illegible] اعمال ہی اور علوم نافع ہی اور پیدا ہونگی تممین اخلاق بد مانند تکبر اور تعجب بغرور اور محبت مال و جاہ کی اور ان چیزون کا
[illegible] ساتہ ان دونون کی لوازم امور دنیوی ہی [illegible] اور پہر [illegible] یعنی کہاتا ہی اور بدہضمی کرتا
اور پیٹ اوسکا اپہرا ہی اور [illegible] ہی حال اوس شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سی تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت
پہونچتا ہی بسبب غلبہ شہوت اور حرص کی [illegible] لیکن جلدی اوس سی توبہ کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا
اور [illegible] آفتاب [illegible] توبہ [illegible] اور ساتہ پاک کرنی نفس کی گناہون سی علاج نفس اپنی کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز
کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کی کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اونمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار
کی نپائی اور ساتہ [illegible] دونون قسم [illegible] معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ [illegible] گناہ پر [illegible] اور گرفتار شہوت نفس کا ہوا
اور [illegible] کی اول ظالم ہی اور دوسرا [illegible]
[illegible]

عرف تفاوت ساتھ احوال آدمیون کی بیچ محبت مال اور صرف کرنی اوسکی کی پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز ہی اور بغیر حق لینا اوسکی کی یعنی بغیر احتیاج کی طرف اوسکی اور جمع
کیا اوسکو حرام سی اور خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کی اور مانند اوسکی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبۂ حرص کی مانند اوس شخص کی ہے
کہ اوسکو مرض جوع البقر ہو اور مانند اوس بیمار کی کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا ہو جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بہڑک ہوتی ہی پیاس اوسکی اور پیٹ
پہولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی نی کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانی منتر اوسکا جائز ہی لینا اوسکا والا نہین جائز لوگون نی
کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نی وہ یہ ہی کہ معلوم کری کہ کہان سی لیتا ہی اوسکو اور کس جگہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو روایت ہے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ
الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمرو بن
عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین فقر سی ڈرتا مین تمپر یعنی اسلیے کہ اوسمین سلامتی غالب ہے اور وہ انفع ہی تمہاری لیے ولیکن
ڈرتا ہون مین تمپر اس سی کہ فراخ کیجاوی گی تمپر دنیا یعنی بسبب فتح کی تم سے معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہو گی ساتھ انواع بلا کی جیسی فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تہی
پہلی تم سی یعنی پس ہلاک ہوئی وہ بسبب ترک رحم کرنی کی فقرا پر بسبب کمال رغبت کے مال مین پس رغبت کروگی تم دنیا مین یعنی اختیار کروگی اوسکو تم اور رغبت کروگی
اوسمین نہایت جیسیکہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوسمین اور ہلاک کری گی تمکو جیسے ہلاک کیا اونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سبب فتنہ کا فراخی
دنیا سی کہ باعث رغبت اور ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی اوسکی کی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا
بیچ نزاع و خلاف کے کہ نوبت قتل و قتال کی پہونچی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقر سی یہ ہی کہ نہو اونکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین
اور بدن سی اور غنا سی مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہی سرکشی اور غافل ہونی کی عبادت رحمان سی روایت ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَةٍ کَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای لفظ قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف مراد آل محمد سی ذریت اور اہل بیت حضرت کے ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت کی اور قوت اوس قدر کہانی پینی کو کہتی ہین کہ جو نگاہ
رکہی بدن کو اور قیام پذیر ہو اوس سی اور بعضون نی کہا کہ جان بچا رکہی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتھ زبر کاف کی وہ ہی کہ باز
رکہی اور بی پروا کری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان
ہی اوسکا کہ اکتفا ساتھ ادنی معیشت کی اولی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کی بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگون سی کہ ارادہ کیا برگزیدہ
کرنی اونکی کا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایک تو یہ ہی کہ عادت ساتھ قلیل کہانی کی ہی جیسیکہ دو تین
روز یا زیادہ اوس سی بہوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا یہ ہی کہ ایک وقت دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکہتا
اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اوس سی طلب کرتا ہی
پس مقدار کفاف کی منضبط نہین ہو سکتی اور [illegible] ہی کہ بسبب اوسکی قوت طاعت حاصل ہو اور جو کہ آدمی قوت نہین [illegible] بیان نہ کیا اور
ارشاد ہی اسکو کہ بیچ طلب کرنی زیادتی کی مشقت نہ اوٹہاوین اور مقدار قوت کفاف پر کفایت کرین [illegible] اعتدال ہی [illegible] اور
لکہا ہی علما نی کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بہلائیون اور
عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی روایت ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت کی یعنی اوس قدر کہ کفایت کری امر دنیا میں اور باز رکھی اوسکو ماسوی اللہ سی اور قانع کیا اوسکو خدای تعالیٰ نی ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو قسم رزق سی اور راضی کیا اوسکو ساتھ قسمت کے نقل کیا یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہی بسبب اکثر ہونی مال کی اور تکبر کرتا ہی ساتھ نسبت کرنی اوسکی کی اور نہیں جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیز ہیں یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیے اوسکی مال سی تین منافع ہیں فی الجملہ لیکن ایک منفعت اون میں سی حقیقۃً اور باقی ہی اور منفعت صورۃً ہیں ظاہر دنیا کی ہیں رفتنی ہونی والی ہیں وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہاڑ ڈالی یا اسنے دی پس ذخیرہ کی یعنی عقبی کی لیے اور وہ چیز کہ سوای اسکی ہی یعنی ذکر کی گئی کی قسم اور اموال سی مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد ہی اور جواہر اور مانند انکی کے پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سی اور چھوڑ جانی والا ہی اوسکو واسطی لوگون کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ذخیرہ کیا اشارہ ہی طرف اوسکی سے کہ جمع کرنا مال کا حقیقت میں یہی ہی کہ خرچ کرتی اور اسنے دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اسکا واسطی روز حاجت کی قیامت میں ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پس پھر آتی ہیں دو چیزیں یعنی اپنی مکان کو اور چھوڑ آتی ہیں اوسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتھ جاتی ہیں اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی کی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکی کے اور عمل اوسکی یعنی اچھی اور بری پس پھر آتی ہیں اہل اور مال اوسکی اور ساتھ رہتی ہیں اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کچھ منتہی ہوتا ہی اوسپر ثواب و عذاب ہی چنانچہ اسیطرح کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کون ہی تم میں سی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے یعنی کون ہی کہ دوست رکھی یہ کہ اوسکی لیے مال نہو اور اوسکی وارث کی لیے مال ہو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اوسکا پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت میں وہ ہی کہ آگی بھیجا یعنی صدقہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا وہ ہی کہ پیچھی چھوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نی **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیے مال ہو تو چاہیے کہ صدقہ دی اور آگی بھیجی اور پیچھی نہ چھوڑی اور چونکہ آگی نہیں بھیجتا اور پیچھی چھوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنی کی واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چھوڑ جاوے سو افضل ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چھوڑی تو بہتر ہی اس سی کہ محتاج مانگنی کی لیے لوگون کی [illegible] تم [illegible]

وعن مطرف عن ابيه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ الهاكم التكاثر قال يقول ابن آدم مالي مالي قال وهل لك يا ابن آدم الا ما اكلت فافنيت او لبست فابليت او تصدقت فامضيت رواه مسلم اور روایت ہی مطرف تابعی ہی کہ نقل کیے اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تہی الہکم التکاثر یعنی باز رکہا تمکو اندیشہ آخرت کی سی آپس کے فخر کرنی نی ساتہ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کی کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری ای بیٹی آدم کی نفع اور نصیب مال سی کہ وہ چیز کہ کہائی تو نی پس فنا کی تو نی اور یا پہنی تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیی نقل کی یہ مسلم نی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس الغنى عن كثرة العرض ولكن الغنى غنى النفس متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال و متاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ساتہ قناعت اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور بچنی کی سوال سی اور ساتہ ترک کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتہ جمع کرنی مال کی اور حریص ہے اوپر طلب باقی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہ قوت اور کفاف کی اور دور ہے حرص و زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نرکہی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اوسکی محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہی نہ بسبب مال کے بیت تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال کہ مال تالب گورست بعد ازان اعمال کہا بعض اہل کمال نی نظم

رضينا قسمة الجبار فينا لنا علم وللاعداء مال فان المال يفنى عن قريب وان العلم يبقى لا يزال

اور یہ بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علماء اور اولیاء کی ہی ع

الفصل الثاني

فصل دوسری عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يأخذ عني هؤلاء الكلمات فيعمل بهن او يعلم من يعمل بهن قلت انا يا رسول الله فاخذ بيدي فعد خمسا فقال اتق المحارم تكن اعبد الناس وارض بما قسم الله لك تكن اغنى الناس واحسن الى جارك تكن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلما ولا تكثر الضحك فان كثرة الضحك تميت القلب رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہی کہ سیکہی مجہسی یہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہ انکی یا سکہا دی اوس شخص کو کہ عمل کری اونپر کہا مین نے کہ سیکہتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہ اپنا یا ہاتہ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتی ہین پکڑکر گنتی ہین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچی گا تو تو ہوگا عابد ترین لوگون کا اور راضی رہ تو ساتہ اوس چیز کی کہ قسمت کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئی گا تو قسمت حق پر تو ہوئی گا تونگر ترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنی نصیب پر اوس طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بی نیاز ہوا اور یہی تونگری کی ہی ہاں اور نیک احسان کر تو اپنی ہمسایہ سے یعنی اگرچہ برائی کری وہ تجہسے ہوئی گا تو مومن کامل اور دوست رکہہ سب لوگون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کے لیی یعنی خیر دنیا اور آخرت کے ہوئی گا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیی کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کردیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہی یاد خدا سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف عمل کرنی کی الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ فضل اور شریف ہی کہ عمل کیا اوسپر فہو المراد و گرنہ

قال قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعه الله بما آتاه رواه مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت
کی یعنی اوس قدر کہ کفایت کری اور دنیا میں اور باز رکہی اوسکو ما سوی اللہ سی اور قانع کیا اوسکو خدای تعالی نی ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو قسم
رزق سی اور راضی کیا اوسکو ساتھ قسمت کی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
العبد مالی مالی ان ما لہ من مالہ ثلث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی وما سوی ذلک فہو
ذاہب وتارکہ للناس رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی
فخر کرتا ہی بسبب اکٹھی کرنی مال کی اور تکبر کرتا ہی ساتھ نسبت کرنی اوسکی کی اور نہیں جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیزیں
ہین یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیے اوسکی مال میں سے تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اون میں سی حقیقۃ اور باقی ہی اور منفعت وصورت
مین ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونی والی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہرا اوتار ڈالی یا اسد دی پس ذخیرہ کی یعنی
عقبی کی لیے اور وہ چیز کہ سوای اسکی ہی یعنی ذکر کیے گئی کی قسم اور اموال سی مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد ہی اور جواہر اور مانند انکی کے
پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سی اور چہوڑ جانی والا ہی اوسکو واسطی لوگون کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ذخیرہ کیا اشارہ ہین طرف اوسکی ہے
کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہی کہ بخشنی اور اسد دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اسکا واسطی روز حاجت کی قیامت مین اھ **وعن** انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع المیت ثلثۃ فیرجع اثنان ویبقی معہ واحد یتبعہ اہلہ ومالہ وعملہ
فیرجع اہلہ ومالہ ویبقی عملہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتھ جاتی ہین
میت کی تین چیزیں پس پہر آتی ہین دو چیزیں یعنی اپنی مکان کو اور چہوڑ آتی ہین اوسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتھ جاتی ہین
اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی کی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکی کے
اور عمل اوسکی یعنی اچہی اور بری پس پہر آتی ہین اہل اور مال اوسکی اور ساتھ رہتی ہین اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کچھ
مترتب ہوتا ہی اوسپر ثواب و عذاب سی چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہی القبر صندوق العمل اھ ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکم مال وارثہ احب الیہ من مالہ قالوا یا رسول اللہ ما منا احد الا مالہ احب الیہ
من مال وارثہ قال فان مالہ ما قدم ومال وارثہ ما اخر رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کون ہی تم میں سی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے
یعنی کون ہی کہ دوست رکہی یہ کہ اوسکی لیے مال نہو اور اوسکی وارث کی لیے مال ہو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اوسکا بہت
پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت میں وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی اسد دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا
وہ ہی کہ پیچہی چہوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نی **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیے مال ہو تو چاہیے کہ اسد دی اور آگی بہیجی پیچہی نہ چہوڑی اور
چونکہ آگی نہیں بہیجتا اور پیچہی چہوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی
اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنی کی واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چہوڑ جاوے سو
افضل ہے بیشک حدیث میں آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چہوڑی تو بہتر ہی اس سی کہ بہیک مانگنی کی لیے لوگون کی آگی ہاتھ پہیلاویں

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تھی الہٰکم التکاثر یعنی باز رکہا تمکو اندیشہ آخرت کی سی آپس کے فخر کرنی نی ساتہ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری ای بیٹی آدم کی نفع اور نصیب مال سی کہ وہ چیز کہ کہائی تو نی پس فنا کی تو نی اور پہنی تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چھوڑی آخرت کی لیی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال و متاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ساتہ قناعت اور بی پروائی اور رہائی ہی اور بچنی کی سوال سی اور ساتہ ترک کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتہ جمع کرنی مال کی اور حریص ہی اوپر طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہ قوت اور کفاف کی اور دور ہی حرص و زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نہ رکہی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اونکی محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہی نہ بسبب مال کے **بیت** تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال * کہ مال تا لب گورست بعد ازان اعمال * کہا بعضے ارباب کمال نی **نظم** رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا * لَنَا عِلْمٌ وَلِلْأَعْدَاءِ مَالٌ * فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنَى عَنْ قَرِيبٍ * وَإِنَّ الْعِلْمَ يَبْقَى لَا يَزَالُ * اور یہ بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علماء اور اولیاء کی ہی **ع** **الفصل الثانی** فصل دوسری

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہی کہ سیکہی مجہسی یہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہ اونکی یا سکہاوی اوس شخص کو کہ عمل کری او نپر کہا مین نی کہ سیکہتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہ اپنا یا ہاتہ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہین پکڑ کر گنتی ہین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچی گا تو تو ہوگا عابد ترین لوگون کا اور راضی رہ تو ساتہ اوس چیز کی کہ قسمت کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئی گا تو قسمت حق پر تو ہوئی گا تو تونگر ترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنی نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہا بی نیاز ہوا اور یہی تونگری کی یہی ہی اور نیکی اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنی اگرچہ برائی کری وہ تجہسے ہوئی گا تو مومن کامل اور دوست رکہہ سب لوگون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کے لیی یعنی خیر دنیا اور آخرت کے ہوئی گا تو مسلمان کامل اور بہت بہت ہنس اسلیی کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا یاد خدا سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** عمل کرنی الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ فضل اور شرف ہی گو عمل کیا اوسپر فہو المراد و گرنہ

بسبب علم اور دین کی اور ہدایت کرنے انکی کی بھی ثواب پاتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مروف عالم بعمل عامل ہی درست ہی اور بعض شامل ہی تمام کرنی منہیات کو اور ترک کرنی مامورات کو اور عابد جو ہین لوگون کا ایسا ہی کہ نہین ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض سے اور عوام لوگ ترک کرتی ہین فرائض کو اور مشغول ہوتی ہین کثرت نوافل کی پس ضائع کرتی ہین اصول کو اور قیام کرتی ہین ساتھ فضیلتون کی پس بعضی اوقات ہوتا ہے ایک شخص بیچ قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہی ادا کرنی سے اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش کرتا ہی طواف اور نفل عبادتون مین اور ہوتی ہی ایک سیپ زکوۃ یا حقوق لوگون کی اور کہلاتا ہی فقراء کو اور بہاتا ہی مسجد مین اور مدرسے اور مانند انکی کی اور راضی ہو تو اللہ پوچھا ایک شخص نے سید ابو الحسن شاذلی سے اسی حال کیمیا سے پس کہا انہون نے کہ وہ دو کلمہ ہین ایک تو خلق کو اپنی نظر سے اوٹھا کر تو اسد سے طمع یہ کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور کہا سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ نے کہ جان تو کہ قسمت نہین فوت ہوتی کی تجسے بسبب ترک کرنی طلب کی اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچیگی تو اوسکو بسبب حرص نبی اپنی کی طلب مین اور بسبب کوشش اور شدت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اوسکی تا کہ راضی ہووی تجسے ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنی مثل اوس چیز کی کہ دوست رکھی تو اوسکو اپنی لیے خاص یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کا فرکی لیے اور توبہ فاجر کی لیے اور مانند انکی کی اور بہشت میں ہوئیگا تو خوشدل اور زندہ ساتھ ذکر رب کے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَقُولُ ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ای آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر اپنی دل کو واسطے عبادت رب اپنی کی بھر دونگا مین سینہ تیرا بی پروائی یعنی بھر دونگا دل تیرا علم و معارف سے کہ پیدا کرینگی بی پروائی کو غیر مولی سے اور بند کرونگا مین راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کی اور اگر نکریگی تو یعنی فارغ نہووی تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار ہو ساتھ مشاغل دنیا اور نفس کے بہی تو بہر دونگا مین ہاتہ تیرا یعنی دل تیرا طرح طرح کی شغلون سے اور دور نہین کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یا طیبی نے ہاتہ ف ساتھ یعنی گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کی فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال رہتی ہی اور اپنی تئین فارغ ہونی کی واسطے عبادت کی آسائش سمجھے ہی اور غنا ہی تین نقل کیا ہے کہ پس جب فارغ ہوگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت مشغولی کے بیچ طلب کرنی مال کی اور نہین پہونچیگا تو مگر اوس قدر کہ مقدر کیا ہی تیری لیے ازل میں اور رہیگا تو محتاج قلب سے بسبب ترک کرنی عبادت رب کے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہا انہون نے ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کی ساتھ عبادت کرنی کی اور ساتھ کوشش و مشقت کرنی کی یعنی طاعت مین باوجود کم بچنی کی گناہون سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتھ پرہیزگاری کی اگرچہ اوس قدر عبادت و کوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نے ف ساتھ انکی یعنی ورع تفسیر ہی کسی راوی نے لفظ رعہ کی اور ورع سے تقوی ہی یعنی بچنا حرام چیزون سے اور ان چیزون سے کہ ہی مشتبہ ہوتا ہی بجالانی سے اونکا ذمہ جبھی ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بیٹے میمون اودی سے کہا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی واسطی ایک شخص کے اوس حال مین کہ حضرت نصیحت کرتی تہی اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہوون ان احوال پہلی پانچ عوارض کی کہ متوقع ہوون بطور آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلی بڑہاپی اپنی کی یعنی اور ضعیف ہونیکے طاعت سی اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑہاپی مین ہو پہلی بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہی بعد ایمان کی اور غنیمت گن تونگری کو پہلی درویشی کی اپنی اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل اور مشوشات سی پہلی مشغول ہونی اور مبتلا ہونی کی اوس مین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلی موت کی یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنی والی ہین جبتک کہ نہین پونہچی ہین وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت اصل مین اوس مال کو کہتی ہین کہ کافرون کی لڑائی سی ہاتہ لگی اور بعضی بلا مشقت کی ہی آتا ہی اور اسی لئے غنیمت نام سی ہی یعنی لیکن یہان مراد یہ ہی کہ تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادات مالیہ پر اور خیرات اور ثواب اوون اخرویہ مین پیچ مطلق احوال کی اور پہلی فقر اپنی کی یعنی مفقود کرنی تیری کی اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنی کی **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینتظر احدکم الا غنی مطغیا او فقرا منسیا او مرضا مفسدا او ھرما مفندا او موتا مجھزا او الدجال فالدجال شر غائب ینتظر او الساعۃ والساعۃ ادھی وامر رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنی والی اور حد امر و نہی سی باہر ڈالنی والی ہی یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بہلا دینی والی ہی طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بہوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنی والی ہی بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کی یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہی بسبب اوسکی یا انتظار نہین کرتا ہی مگر بہت بڑہاپی کا کہ کم عقل و بیحواس اور بیہودہ گو کر دیتا ہی یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنی والی ہی اور ہلاک کرنی والی ہی کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اوسپر نہ رہے یا انتظار نہین لیجاتا ہی مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بری غائب ہی کہ انتظار کیا جاتا ہی اوسکا او حاضر ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہی مگر قیامت کا اور قیامت بہت سخت حوادث اور تلخ تر مین آفات کی ہی نقل کی ترمذی اور نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ فراغت آدمی کو فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہی یعنی حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہی کہ سرکشی مین ڈالی اور راہ راست سی لیجاوی اور اسی طرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا ہی کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کو بہلا دی اور اسی طرح صحت اور جوانی کی بہت کچہ نہین انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہی بطور توبیخ کی اور پر تقصیر مکلفین کے بیچ دینداری کی یعنی کب عبادت کروگی تم اپنی رب کی اپس تمہی اگر عبادت کی اوسکی باوجود فراغت اور قوت بدن کی تو کیونکہ عبادت کروگی اوسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوت کی شاید ایسا تمہارا حال نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہی اور دور کی گئی ہی درگاہ رحمت سی یعنی ایسی ہی کہ دور کرنی والی ہی اللہ تعالی سی اور راندی گئی ہی ہر چیز کہ دنیا مین ہے یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سی مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی خدا اوسکو اور عالم اور سیکہنی والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین اللہ

یا مرادالا سے معنی یہ ہیں وہ چیز کہ قریب ہو منتقل ہی ذکر کی قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سی یا وہ چیز کہ تعلق ہی ذکر کی اور لوازم اور متعلقات اوسکی سی ہی قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی جو احمد کی سی اور مراد اوالاہ سے اول پہلی سی ہی یعنی محبت اور دوجہ ثانی پر پہلی سی ہے بمعنی قرب کے اور او پر وجہ ثالث کی موالات سی ہی یعنی تابعیت کی اور لیکن تقریر یہ ہے کہ مراد ساتہ ذکر اسم الٰہی کا ہو عز اسمہ جیسی کہ متعارف ہی اور اگر مراد ساتہ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ نیت تقرب اور تعبد کی کرین تو طاعتین اور عبادتین باعتبار ان معنی کی سب داخل ذکر کی ہونگی اور مراد ساتہ ما والاہ کی اسباب اور آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مدد کرنیوالی او سپر ہین قسم کفاف معیشت اور اور ضروریات کی ہی اور ذکر کرنا عالم او متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کی ہی ہو گا اور **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بیٹے سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس مین سی گھونٹ پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر دنیا کی کچہ بہی قدر ہوتی اللہ کی نزدیک تو کافر کو ادنی چیز بہی نہ ملتی اسلیے کہ عدو اسکی ہین اور عدو کو نہین دیجاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینی والی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافرون کو دیتا ہی اور اپنی دوستون کو نہین دیتا جیسی کہ اشارہ کیا اس حدیث مین ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرة له اور اوسکی اہانت ہی کا سبب ہے کہ حق تعالی کی نزدیک کہ بہت دیتا ہی دنیا کفار و فجار کو جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی لولا ان یکون الناس امة واحدة الخ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو وین گی لوگ جماعت واحد یعنی کفر پر تو کرتی ہم واسطی اونکی کہ کافر ہوئی ہین واسطی گہرون اونکی کی چہت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما عند الله خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی الخ **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا مین ہو نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضیعہ ساتہ زبر ضاد اور جزم یے کے صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گاؤن اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونی سی ان مین اور مانند انکی مین کہ جو مانع ہون عبادت سی اور متوجہ ہونی سی طرف اللہ اور عقبی کی تاکہ اسلیے کہ ان چیزون کی اختیار کرنی مین حرص اوپر طلب کے زیادہ کی پیدا ہوتی ہی اور یہ اوسکی حق مین ہے کہ گرفتار ہونا اسباب مین اوسکو مانع حضور نسبت ہو اور ادا کی حقوق سی باز رکہی اور اگر ایسا نہ ہو تو منع نہین اور ان دونون معنون کو آیہ کریمہ رجال لا تلہیہم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہی یعنی اسکی یہ کہ وہ مرد کہ باز نہین رکہتے اونکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا کی سے بیع اور تجارت نہین کرتی تا مانع ہو یا یہ مراد ہی کہ ہونا اونکا ذکر سی باز نہین رکہتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالی کا واقام الصلوة وایتاء الزکوة مناسب پڑتا ہی سعد کرتے مال و جاہ ہست زرع و تجارت + چو دل باخدا ہست خلوت نشینی ہی اور **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص دوست رکہتا ہی دنیا کو یعنی اپنا دوست رکہنا کہ غالب ہو محبت دل پر نقصان پہونچاتا ہی آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت مین اسلیے کہ مشغول ہوتا ہی ظاہر و باطن اوسکا دنیا مین پس نہین ہوتی اوسکو فراغت واسطی کار آخرت اور طاعت کی اور جو شخص دوست رکہتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی دنیا اپنی کو یعنی نسبت متوجہ ہونی اوسکی کی امر دنیا پر بسبب مشغول ہونی اوسکی کی امر آخرت مین اور رعایت اوسکی مین پس جب کہ جانا تم نی کہ دوستی دنیا اور آخرت کی جمع

جمع نہیں ہوتیں تو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر اوس چیز کی کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف علامت اختیار کرنی عقبے کی اور اعراض کرنی کی دنیا سی یہ ہی کہ مستعد ہی موت کی لیے پہلی آنی اوسکی کی ؏ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی جو کوئی گرفتار ہے محبت کا ہی اور بسبب انکی بندگی خدا سی دور پڑا ہی وہ گویا بندہ انکا اور لعن کے معنے ہیں ہانکنا اور دور کرنا ہے اور رحمت سے ؏ وَعَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کعب بیٹے مالک کی سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا اوسکی باپ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں دو بھیڑیے بھوکی کہ چھوڑی گئی بیچ ریوڑ بکریوں کی بہت خراب کرنیوالی بکریوں کو حرص کی شخص کے سی مال و جاہ پر واسطی دین اوسکی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال و جاہ پر بہت خراب کرتی ہی اوسکی دین کو کہ مشابہ ہی بکری کی بسبب ضعف اوسکی کی مقابلہ مین حرص کی بہ نسبت خراب کرنی دو بھیڑیوں بھوکوں کی اون بکریوں کو یعنی وہ بھیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہیں کرتی جیسی حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث مین جو ہی عن ابیہ تو ہی اسی طرح مشکوۃ کی نسخوں مین لیکن یہ بسبب سہو و خطا کی ہی اور صواب یہ ہی کہ لفظ عن ابیہ نہو اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہی ساتھ شرف اسلام کی مشرف نہیں ہوا اور جامع ترمذی مین یون ہی عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کی بعضی نسخوں مین بھی اسیطرح واقع ہوا ہی پس یہ حدیث کعب بن مالک سی ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اون تین تنون مین سی کہ پیچھے رہ گئی تھی غزوہ تبوک سی ؏ وَعَنْ خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی خباب سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا خرچ نکیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنی مین مگر کہ ثواب دیا جاتا ہی اوسمین مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی گھر کی بنانی مین کہ اوسمین اجر و ثواب نہیں ملتا اور یہ خرچ غیر صورت ضرورت و احتیاج کی اور بنانی مکانوں خیر کی ہی وہ الا بنانا گھر کا ضروریات سی ہی اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکان خیر کی مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکی کے بنانا انکا مستحسن اور مستحب ہی ؏ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خرچ کرنا سب راہ خدا مین ہی یعنی ثواب رکھتا ہی اگر نیت تقرب کی رکھی مگر خرچ کرنا بیچ بنانی عمارت کی یعنی اگر زائد ہو حاجت سی پس نہیں ہی نیکی اور ثواب اوسمین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف واسطی واقع ہونی اسراف کی اور اللہ نہیں دوست رکھتا اسراف کو اور سوای اوسکی جو خرچ کرتا ہی نیت تقرب کی اوسمین اسراف نہیں اسلیے کہ وہ قبیل صلہ اور انعام کی سی ہی اور یہ دونوں چیزیں برابر ہیں کہ واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ؏ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

عليه وسلم قالوا خرج فرأى قبتك فرجع الرجل إلى قبته فهدمها حتى سواها بالأرض فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلم يرها قال ما فعلت القبة قالوا شكا إلينا صاحبها إعراضك فأخبرناه فهدمها فقال أما إن كل بناء وبال على صاحبه إلا ما لا إلا ما لا يعني إلا ما لا بد منه رواه أبو داود اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن اس حال میں کہ ہم جماعت اصحاب کی ساتھ آنحضرت کی تھی پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے انصار میں سے بنایا تھا پس فرمایا آنحضرت نے بطریق انکار و تحقیر کے کہ کیا ہے یہ گنبد یعنی یہ عمارت بڑی ہے اور کسنے بنایا ہے اسکو عرض کیا حضرت کے صحابہ نے کہ یہ گنبد ہے فلانے شخص کا کہ ایک مرد انصار میں سے ہے پس سکوت فرمایا حضرت نے اور کچھ نہ کہا ولیکن رکھا اس بات کو بطریق کراہت کی اور غضب کے اپنے دل میں یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوسنے حضرت پر لوگوں میں پس مونہہ پھیر لیا حضرت نے اوس سے جواب اوسکی سلام کا نہ دیا اور مونہہ پھیر لیا التفات نکیا اوسکی طرف واسطے تنبیہ اوسکی کے اور تنبیہ کرنے غیر اوسکی کی کیا آنحضرت نے یہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تھا اور آنحضرت مونہہ پھیر لیتے تھے اور جواب اوسکے سلام کا نہ دیتے تھے یہانتک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ چہرہ مبارک پر حضرت کی اور روی مبارک پھیرنا اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اسکی حضرت کی یاروں سے یعنی خاص یاروں سے کہ ہمنشین و مصاحب تھے اور کہا اوس شخص نے قسم ہے خدا کے میں نا آشنا دیکھتا ہوں اپنے تئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہوں حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکھا تھا میں نے سبب اسکا کیا ہے کہا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرت پس دیکھا تھا گنبد تیرا اسکو وہ جانا تو پس پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کی پس گرا دیا اوسکو یہانتک کہ برابر کردیا اوسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرت ایکدن پس نہ دیکھا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے شکایت کی طرف ہماری مالک اوسکے نے آپکی مونہہ پھیرنے کی اوس سے پس خبر دی ہم نے اوسکو کہ سبب اسکا کیا ہے پس خبر دی ہم نے اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکی بسبب بنانے گنبد کی ہے پس گرا دیا اوسنے اوسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی بسبب مکروہ جانے اوس عمارت کی آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت میں اوپر مالک اوسکی کی الا مالا الا مالا یعنی مگر وہ چیز کہ نہیں ہے چارہ اوس سے اور ضروری ہے اس قدر رہائش نقل کیا اسکو ابوداود نے ف معنی حدیث کی یہ ہیں کہ جو عمارت کہ بناوے اوسکو مالک اوسکا پس وہ وبال ہے یعنی عذاب ہے آخرت میں اور وبال ثقل ہے بوجھ اور مکروہ کو کہتے ہیں اور مراد عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو تفاخر اور چیزیں ہے زیادہ حاجت سے نہ عمارتیں خیر کی مانند مسجدوں اور مدرسوں اور خانقاہوں کی کہ یہ آخرت کی چیزوں میں سے ہیں اور اسی طرح جو چیز کہ ضروری ہے آدمی کی لیے قدر قوت اور لباس اور مکان سے کی ہے روایت کیا بیہقی نے انس سے بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہے اپنی مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعا کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتھ ہتھیلی اپنی کی یعنی تھوڑی بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہے [illegible] وعن ابي هاشم بن عتبة قال عهد الي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما يكفيك من جمع المال خادم ومركب في سبيل الله رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجه وفي بعض نسخ المصابيح عن ابي هاشم بن عتيد بالدال بدل التاء وهو تصحيف [illegible] اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ سے کہا وصیت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوا اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجھکو جمع کرنے مال کی سے ایک خادم [illegible] اور ایک سواری [illegible] [illegible] اور [illegible] کی [illegible]

سے غلطی ہوئی ہے۔ وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن آدم حق فی سوی ہذہ الخصال
بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے واسطے ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر کہ رہے اوس میں یعنے بقدر ضرورت کے جو کہ دفع کرے گرمی اور سردی کو اور کپڑا
کہ ڈہانکے ساتھ اوسکے ستر اپنے کو اور روٹی خشک بغیر لاون کے کہ اوس سے بہوک کو دفع کرے اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجہاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد
ساتھ حق کے وہ چیزیں ہیں کہ واجب ہیں واسطے اوسکے اللہ تعالی کی طرف سے بغیر رنج و سوال کے اور اوس سے آخرت میں پس جب اکتفا کرے گا اوپر حلال کے سے
نہیں سوال کیا جاویگا اوس سے یعنی کہ یہ چیزیں اون حقوق میں سے ہیں کہ نہیں چارہ نفس کو ان سے اور جو کچھ کہ سوائے انکے ہیں حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اونسے
اور مطالبہ کیا جاویگا اور جلف ساتھ زیر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کے اور ساتھ زبر جیم کی بھی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی بمعنے
ٹکڑی خشک روٹی کے کہ اوس سے بہوک کو دفع کرے وعن سہل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی
عمل اذا انا عملتہ احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما عند الناس یحبک الناس
رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے کام کی کہ جس وقت میں کروں اوس کو دوست
رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھیں مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا میں یعنی ساتھ ترک کرنے محبت اوسکی کے اور اعراض کرنے بیچ امداد اوسکی کے اور متوجہ
ہونیکی طرف آخرت کے تا دوست رکہے تجکو اللہ یعنی بسبب دوستی تیری کی عدو اللہ کو کہ دنیا ہے اور رغبت نکر اوس چیز میں کہ نزدیک لوگوں کے ہے یعنی مال و
جاہ تا دوست رکہیں تجکو لوگ نقل کیا یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف زہد کہتے ہیں نہ میل کرنیکو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہ ہے کہ باوجود میسر ہونیکے
تلذذات کے بے رغبتی کرے کہا ہے بعضوں نے کہ نہیں متصور ہوتا زہد اوس سے کہ نہیں ہے اوسکی لیے مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد تو کہا انہوں نے
کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تہے کہ دنیا چلی آئی تہی اور باوجود اسکی اونہوں نے ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز میں ہیں کہ زہد کرینگے انتہی حاصل یہ کہ قناعت کرے
ضرورت پر ہر چیز میں مانند کہانے اور پینے وغیرہ کے اور چہوڑے فضولیوں کو جن کا حساب ہوتا ہے وعن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک
ونعمل فقال ما لی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اوٹھے حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریے نے حضرت کی
بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو یہ کہ بچہاویں ہم واسطے آپکے فرش نرم اور بناویں ہم واسطے آپکے
کپڑا اچہا تو بہتر ہوتا سوتے آپ اوس پر نہ اس بوریے سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہے مجکو الفت ساتھ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت و محبت ساتھ میرے
اور نہیں ہے حال میرا ساتھ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اور سوار ہی کہڑا رہا پہر چل کہڑا ہوا اور چہوڑ گیا اوس درخت کو نقل کیے
یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما استفہامیہ ہے یعنی نہیں ہے واسطے میرے الفت ساتھ دنیا کی اور نہ واسطے
دنیا کی الفت و محبت ساتھ میری تا کہ رغبت کروں میں طرف اوسکی بچہونے بچہاؤں اور سیر اوسکی کروں [illegible]
الفت و محبت کہ واسطے میرے ساتھ دنیا کی یا کوئی چیز حاصل ہو کہ واسطے میرے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]

کرنی کی ساتھ قطع مسافت اوسکی کی اور قطع تعلق اور التفات کرنیکی سوی ہر چیز کی طرف کرلینی ہوا **وعن** ابی امامة عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اغبط اولیائی عندی لمؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوٰة احسن عبادة ربہ واطاعہ فی
السر وکان غامضا فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع وکان رزقہ کفافا فصبر علی ذلک ثم نقد بیدہ فقال عجلت
منیتہ قلت بواکیہ قل تراثہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ اور روایت ہے ابی امامہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کی میری دوستون مین سے نزدیک میری یعنی بہت اچھا اونکا از روی حال اور فضل اونکا از روی مال کے نزدیک میرے مومن ہے سبک
دین و مذہب میں البتہ مومن ہی سبکبار عیال صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سے اچھی کرتا ہی بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت میں عبادت
الہی میں مشغول رہتا ہی یعنی جیسے کہ اطاعت و عبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر میں اور تھا وہ گمنام لوگون میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھ انگلیون
کی یعنی مشہور اور انگشت نما خلق میں نہیں ہی بسبب علم و عمل کی اور تھی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کی اوسپر پھر چٹکی بجائی
حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے اور پہونچنی کسی چیز کی بجاتی ہین پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین
عورتین رونی والیان اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتھ تخفیف ح کے پیٹھ سواری
کی اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح میں خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سی سبکدوش ہی پس اوسکی خالق
کی بہتر خوب طرح کرسکتا ہی اور نہیں مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی اور صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی یعنی بہت پڑھتا ہی نماز ساتھ حضور
قلب کے اور مناجات ساتھ اللہ کی چونکہ مشاغل اور تعلقات اہل و مال کی کم رکھتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوٰة اور بہت حضور رکھنی والا ہو اور شرح کہ
ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہین ایسی کرتی ہین کہ نماز اور عبادت مولی تعالی بخشوع کر سکین اور تھا وہ گمنام لوگون مین اس مین اشارہ ہی طرف
اسکی کہ نہیں نکل جاتا اونمین سے ایسی کہ نکل جاتا اونمین موجب شہرت کا ہی اونمین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگون سے عام لوگ ہین پس
نہیں ضرر کرتی اوسکو معرفت خاص لوگون کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ ولا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ
کی معنی یہ ہین کہ مارا سر انگوٹھی کا بیچ کی اونگلی کی سر پر یہانتک کہ سنی گئی اوس سی آواز اور نہایہ میں ہی کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھ اونگلیون دست مبارک کے
کی جیسی کہ دنبی نقد کرتی ہین یعنی پہ کہتی ہین ایک بار پھر اور پھر اور جانور جو دانہ اوٹھاتا ہی ایک پھر اور پھر اوسکو بھی نقد کہتی ہین پھر اور مارنا
ساتھ انگلیون کا ہی ایک کا دوسری پر بقصد تعجب اور تقلیل کے یعنی حال اوسکا یہ تھا چند روز مین موت آگئی پس چل کھڑا ہوا جیسے کہ فرمایا جلدی کی
گئی موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہو گیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سے یا مراد یہ ہی کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کے
دنیا میں اور غلبہ شوق آخرت کی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء
مکة ذھبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک واذا شبعت
حمدتک وشکرتک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے اونہین ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش
کیا اور ظاہر کیا مجھپر پروردگار میری نی کہ کردی میری لیے مکہ کی سنگریزون کو سونا پس کہا مین نے نہیں چاہتا ہون یہ اے پروردگار میری ولیکن
چاہتا ہون مین کہ پیٹ بھر کر کھاؤن ایک روز اور بھوکا رہون ایک روز پس جس وقت بھوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیری اور یاد
کرون میں تجھکو اور جس وقت سیر ہوون میں تعریف کرون تیری اور شکر کرون میں تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** بطحا کہتی ہیں زمین کشادہ کو یا مستوی
اور یہ ظاہر تر ہی یعنی مشہور ہی کہا طیبی اور اختیار دیا آنحضرت کو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا میں اور چاہو تو [illegible]

لئے جگہہ جاری ہوئی پانی فراخی کی کہ اوسمین سنگریزی باریک ہون اور مراد سونی کردینی سے یعنی کہ بھر دیتا اوس نالہ کا ہی سات سونی کی یا کردیتا سنگریزی نکلسونا اور یہ ظاہر تر ہی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونی کی کردی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیے سنگریزہ مکہ کی سونی کی کردون اور آخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ مین نے فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکا رہون تا فضیلت مقام صبر وشکر کے پاؤن مین اور یہ تعلیم اگاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار کرنی فقر وقناعت کے اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ یہ فقر افضل ہے غنا سی ت ح وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کری تم مین سے اور بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر وباطن مین اور نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سے پس گویا جمع کی گئی واسطی اوسکی لیے تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف نذر یعنی دشمن سے یا اسباب عذاب خدای تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سی اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتھ زیر سین اور جزم را کی ہی یعنی نفس مین طریق اور حال اور دل کی اور یہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہ کہ جو کوئی کہ اوٹہا صبح کو فارغ البال اور بی تشویش اور نذر چیزون ذکر کی گئی سی اور بعضون نی کہا کہ سرب یعنی جماعت کے ہی یعنی یہ کہ اپنی اہل وعیال مین اور بعضون نی کہا کہ ساتھ زبر سین اور جزم را کی ہی یعنی مسلک اور طریق کی اور بعضون نی کہا سرب ساتھ زبر سین اور را کی ہی یعنی خانہ زیر زمین کے مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکی ہی مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ت ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنی سی ایسی برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہو سکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی کہ سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کے لیے درستی کرنی وجہ معاش کی لیے پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور رہا اور اونی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیے تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کہا طیبی نی واجب ہے یہ کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی ہی بسبب اوسکی پیٹہ اوسکی تا کہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدای تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہہرایا پیٹ کو اول ظرف مانند اون ظروف کی کہ کام مین آتی ہین حوائج گہر کی از راہ حقارت شان اوسکی کی پہر اوسکو بدترین ظرفون کا فرمایا اسلیے کہ ظروف استعمال کیی جاتی ہین بیچ چیزون کہ اوسکی لیے موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوت جب حاصل ہو گی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین ودنیا کا ہی پس بدتر ہوا اور ظروف سے کہا ابو سلیمان نے کہ بہوکا رہنی مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بیمار رہتا ہے سیری کی پیٹ بہرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دل کو اور بہت سا ہوتا ہی اوس سے بخار دماغ مین دوسری نرمی دل کی اور صفائی اوسکی کہ اس سے دل مین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسری سبب ہے انکسار اور جاتی رہتی اکڑ اور بطر اور فرحت کہ جو سبب طغیان ہی اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوکے سی اور چوتہی یہ کہ نہین بہولتا بلائی خدا اور عذاب الٰہی کو اور اہل بلا کو اسلیے کہ پیٹ بہرا بہول جاتا ہی بہوکون کو اور بہوکے کو اور پانچوین بڑا فائدہ یہ ہی کہ ٹوٹنا شہوات سب گناہون کا ہی اور رغبت الحمد للہ ... اور زیادہ اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوت و قوت کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہوا آدمی اپنی نفس کا اور شقاوت اسمین ہی کہ مالک ہوا اوسکا نفس اوسکا اور چوتھی نفع ہونا اوی مند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسکی پیٹ بہرا پانی بہت پیتا ہی اور جسنی پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اوسکی اور اوسکی کثرت مین ضائع ہوتی ہی عمر اور فوت ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت اور سخت دلی ہوتی ہی اور عمر بڑا نفیس جوہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کرے اور نیند موت ہی بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر مین ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سے اسلیے کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدے اوسمین طعام یا پکاوے اوسکو پہر محتاج ہوتا ہے ہاتہ کی دہونے کا اور خلال کرنے کا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہ پینی کی لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اور تمام عبادات مین تو بہت نفع اوٹہاوے اور سے کہا تستری رح نی کہ دیکہی مین نے علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی ہین اوسمین سے پس کہا مین نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسکی اونہون نے کہا کہ مین نے حساب کیا ہی مین چباتی کی پہانکنی تک ستر تسبیحین پس نہین چبائی مین نے روٹی چالیس برس سے اور آٹہوین کم کہانی سے صحت رہتی ہی بدن مین اور دفع ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سے اور تشویش ہوتی ہی دل کو اور محتاج ہوتا ہی فصد کا اور پچہنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزین سب محتاج ہین محنت کے اور بہوک مین ان سب سے امن ہے اور نوین خفت محنت ہی اسلیے کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دسوین یہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتہ اوس طعام کی کہ زائد ہے حاجت سے اوپر مسکینون کی پس ہوگا دن قیامت کے اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہے جزا اوسکی فضل اللہ تعالی کا ہی ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِکَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَطْوَلُہُمْ شِبَعًا فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سی اسلیے کہ درازترین لوگون کا بہوک مین دن قیامت کے درازترین اونکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت مین بہت بہوک لگی گی اوسکو نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی ف نام شخص ڈکار کا وہب بن عبد اللہ تہا اور یہ گنی گئی ہین چہوٹی صحابیون مین کہ حضرت کے زمانہ مین بالغ نہوئی تہی منقول ہی اونسی کہ کہا اونہون نی کہ کہایا مین نی ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نی کہ کیا ہی یہ باز رہ ڈکار اپنی سی الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کہانی سی کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ اسلیے فرمایا اسلیے کہ درازترین لوگون کا الخ آیا ہی کہ پہر اونہون نی پیٹ بہر کبہی نہین کہایا یہانتک کہ مفارقت کی دنیا سی جبکہ رات کو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر صبح کو کہاتی تہی تو رات کو نہین کہاتی تہی ۱۲ ع

وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عِیَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃً وَفِتْنَۃُ اُمَّتِی الْمَالُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی کعب بیٹی عیاض کے سے کہا اونہی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق واسطے ہر امت کے فتنہ اور آزمایش ہی جانب حق سی اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالی اونکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا آزماوی کہ صدقات دیتی ہین یا نہین نقل کی یہ ترمذی نی ۱۲ ع

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہٗ بَذَجٌ فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَعْطَیْتُکَ وَخَوَّلْتُکَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْکَ فَمَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰی بِہٖ اِلَی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ

اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا کہ لایا جاوی گا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہی یعنی بسبب ضعف وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کھڑا کیا جاوی گا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماوی گا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلا واسطہ ساتھ زبان قال یا حال کی دی تھی مین نی تجکو زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکی کی اور دی مین نی تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ اور مانند انکی کی اور انعام کیا مین نی تجپر یعنی ساتھ اوتارنی کتاب کی اور بہیجنی رسول کی وغیر ذلک پس کیا کام کیا تو نی یعنی کیا شکر گذاری کی تو نی انکی پس کہی گا ای رب میری جمع کیا مین نی مال کو اور بڑہایا مین نی اوسکو یعنی ساتھ سوداگری کی اور چہوڑا مین نی اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنی اپنی کی بہت اوس چیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پہیر بہیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیری پاس مال سارا یعنی ساتھ خرچ کرنی اوسکی کے تیری راہ مین جیسی خبر دی ہی کفار کی حال سی انہم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماوی گا اللہ تعالی اوسکو کہ دکہلا مجکو وہ چیز کہ آگی بہیجی تو نی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اب وہ مال رکہا ہوا دنیا مین فائدہ نہین رکہتا اور ممکن نہین پہر پہونچنا پس کہی گا یعنی چونکہ کچھ آگے نہ بہیجا ہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے اوس کا نہین کہی گا دوبارہ جیسیکہ عادت ہی گنہگارون کی اور بیہودون کی کہ جو عذر صحیح نہین رکہتی بار بار اوسی پہلی بات کو کہی جاتی ہین ای رب میری جمع کیا مین نی اوسکو اور بڑہایا مین نی اوسکو اور چہوڑا مین نی اوسکو بہت اوس چیز سی کہ تہا پس پہیر بہیج مجکو کہ لاؤن مین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہین بہیجی اوس نی آگی کوئی بہلائی یعنی اوس کی کچھ چیزون مین پس لیجایا جاوی گا اوسکو اور حکم کیا جاوی گا اوسکی لیے طرف دوزخ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ معنی اوسکی صحیح ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نی کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے کہ دیا تہا اوسکو مالک اوسکی نے مال تاکہ تجارت کری اوس سی اور نفع حاصل کری پس نہ فرمانبرداری کی اوسنی مالک کی حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اسطرح کہ صرف کیا اوسکو غیر جگہہ اوسکی مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی مین ہی کہا ابو حامد نی جان کہ تمام بہلائیان اور لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت ولیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہی اور نام کہنا سوای اسکی کا سعادت غلط ہی یا مجاز مانند نام رکہنی سعادت دنیویہ کی کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب پونہچاوی طرف سعادت اخرویہ کی اور مدد ہوں اوسکی ساتھ ایک واسطہ کی یا کئی واسطون کے اگر اون کو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہی بسبب اسکی کہ پونہچاوین گی طرف نعمت حقیقی کی ع **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسئل العبد یوم القیمۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونروک من الماء البارد رواہ الترمذی** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچھی جاوی بندی کا روز قیامت کے نعمت سی یہ ہی کہ کہا جاوی گا اوسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تہی ہمنی تیری بدنکو اور نہین سیراب کیا تہا ہمنی تجکو ٹھنڈی پانی سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ ٹھنڈا پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نی اپنی مرید سی کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کر کی پی اسلیی کہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دل سی اوتہی والدی یاد رکہتا ہون مین کہ جب پانی سرد پیتی بیخود ہو جاتی اور تہوڑی تہوڑی ٹہہرتی تا بحال خود آوین جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ یہ کیا چیز ہی اور کیا جوہر ہی اور کچھ کلمات عالم ذوق اور توحید سی کہتی اور عجائب حال پانی کی سی یہ ہی کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اوسپر اور قیمت کچھ نہین رکہتا اور آئین عجیب ایک حکایت منقول ہے کہ ایک پادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پونہچا ہلاک کی پس ظاہر ہوا اوسکی لیی ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دی گا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا پادشاہ نی کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسنی پانی پہر رکا اوسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اوسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دی گا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیرا

اس مرض کا پس کہا بادشاہ نے کہ آدہا ملک اور دونوں کا پس علاج کیا اوسنے پہر کہا اوس بادشاہ کو لیکن ملک لینا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی
رونق پر اور بیچ جمع کرنی کی درمیان نعمت صحت اور پانی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہ دونوں نعمتیں جو آگے بیان فرمائیں تو اشارہ ہی اسپر کہ یہ ایسی
بڑی نعمتیں ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہ نعمتیں ایک طرف واللہ اعلم ۔ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ**
قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا
اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرمایا نہیں سرکنی کی پاون آدمی کی روز قیامت کی یعنی کہڑا رکہین گی اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہانتک کہ پوچھا جاویگا پانچ حالتوں سی
پوچھا جاویگا عمر اوسکی سی کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچھا جاویگا جوانی اوسکی سی کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ
رفتہ رفتہ پرانا ہوجاتا ہی اور پوچھا جاویگا مال اوسکی سی کہ کہانسی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال یا حرام سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت
مین یا معصیت مین اور پوچھا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانا یعنی علم کہ پڑہا یا عمل کیا یا نہیں نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی **ف** ابو درداء سی ہی کہ کہا اونہون نی ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاویگا تجکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہیگا
تو کہ عالم تہا تو مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نی بیچ علم کی کہ سیکہا تو نی اور کہیگا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا تہا عذر تجکو جاہل
رہنی مین کیوں نہ علم پڑہا تو نی ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ابوذر کو کہ تحقیق تو نہیں ہے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی سی مگر یہ کہ زیادہ ہووی تو ایک اون دونوں مین سی ساتہ تقوی الٰہی کے
نقل کیا یہ احمد نی **ف** یعنی فضیلت نہیں ہے موقوف صورت شکل ظاہر کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگوں کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی کی اکثر اور ظاہر
یہ ہی کہ مراد ساتہ ان دونوں کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نی کہ مراد
ساتہ سرخ رنگ کے عجم ہی اور ساتہ سیاہ رنگ کی عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہی ہی اونکی رنگ پر اور
عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اوپر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوے
اور عمل صالح کی نسبت کرنی فضیلت نہیں کہتی جیسا کہ فرمایا حق سبحانہ نی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقوی کی کئی مراتب ہین ادنی اونکا
تقوی ہی کرنا شرک جلی سی اور اوسط اونکا ساعی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سی ہی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی اونکا یہ کہ ہو تمام اسکا ساتہ
الٰہ کے اور نہ رکہی دل اپنا ماسوی اللہ کا ۔ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا**
اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا
اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں
بی رغبتی کی کسی بندہ نی دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے زیادہ مگر کہ اوگائی اللہ نی حکمت یعنی معرفت اسرار اوسکی
دل مین گویا کیا ساتہ حکمت کے اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دیکہنی والا ساتہ عیان الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور خستہ شرکا اور سرعت فنا
اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دکہائی بیماری اوسکی کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اوسکی کا اور دوا اوسکی کا یعنی معالجہ اوسکی کا
ساتہ ہونی علم اور عمل کی اور پرہیز کرنی کی اوس سی اور صبر قناعت کرنی کی اور راضی ہونی کی ساتہ تقدیر کی اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا اور آفات

اور

اور بلایا ہے سالم یعنی بسبب اعراض کرنے کی دنیا سے اور متوجہ ہونی کی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی بہشت کے
اشارہ ہے اسمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام کمال و آخرت میں ہے و بہشت میں ہے ایک درویش سے پوچھا لوگون نے کہ کیا حال ہے کہا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت میں آؤں میں **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ
اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً
وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمَعٌ وَاَمَّا الْعَیْنُ فَمُقِرَّۃٌ لِمَا یُوْعِی الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَہٗ وَاعِیًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اوسکا
واسطے ایمان کے یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سے اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق بُرون اور احوال بد سے مانند
حب دنیا اور غفلت کے نیکی ہوئی سے اور بہول جانی کی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اور کی زبان
اوسکی راست گو اور کیا نفس اوسکی کو مطمئن یعنی ساتھ ذکر رب اپنے کے مجتنب اوسکی کی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکی سیدھی یعنی غیر مائل
طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کی اور کیا اوسکی کان کو سننے والا بات حق کا اور کیا اوسکی آنکھ کو دیکھنے والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور صنعتون صانع کا
پس لیکن کان قیف ہین اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے اوسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اوسنے کہ کیا خدا تعالی
نے دل اوسکی کو یاد کیا اوسنے اپنے دل کو یاد اور نگاہ رکھنے والا حق کا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لیکن کان الخ یعنی کان سبب
پونہچانی اوسکی کی کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع یعنی قیف کی رکھتے ہین اور قیف اوسکو کہتے ہین کہ ظرف یعنی شیشہ کے منہ پر رکھکر اوس مین روغن
اور شراب اور مانند انکی کی ڈالا جاتا ہے ظرف مین اسی طرح داخل ہوتا ہے سخن حق از راہ گوش کی دل مین اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی
ہے اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے دل اوس چیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہے یا ظرف کرتی ہے وہ چیز دل کو اور در آتی ہے اوس مین اور بنظر اس معنی کی قلب کو مرفوع
اور منصوب پڑھا ہے اور حاصل معنی یہ کہ آنکھ کی راہ سے بیچ دل مین چیزین در آتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسے کہ کان
کی راہ سے بعد ازان حاصل دونون چیزون کا بیان کیا ساتھ قول اپنے کی وقد افلح الخ **وعن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْہِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ
مُبْلِسُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت دیکھے تو اللہ عز وجل کو کہ دیتا
ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنی اوسکی کی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے یعنی اسباب دنیا پس سوائے اسکی نہین کہ وہ دنیا استدراج ہے پہر پڑہی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق استشہاد کی یہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہے پس جبکہ بہول گئے کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیے گئے تہے
ساتھ اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون نے امر و نہی اوسکی کو کہولی ہمنے اوپر دروازے ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے
ساتھ اوس چیز کی کہ دیے گئے یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیرہ واسطے اون نعمتون پکڑا ہمنے اونکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید ہو کر تحیر تہے نقل کی یہ
احمد نے **ف** استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہے یعنی سیڑہی کی ایک پایہ چڑہا پہر دوسرے پر پہر اوپر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہ ہے کہ جب گناہ
کرے بندہ دیوے اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دے اور مہلت دے اوسکو تا بندہ گمان لیجاوے کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے میرے حق مین پس
توبہ او استغفار گناہ سے نہ کرے اور مغرور رہے ناگہان اوسکو گرفتار کرے عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کے فرح **وعن**

عن ابی امامة ان رجلا من اهل الصفة توفی وترک دینارا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیة قال ثم توفی اٰخر
فترک دینارین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیتان رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر
کہا ابوامامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں نقل
کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ایک جماعت تھی فقرا اور غربا صحابہ سے کہ صفہ مسجد میں رہتی تھی اور صفہ مسجد ایک جگہہ تھی مسجد
شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھپر کے اور اصل اوسکی مسجد تھی کہ جس وقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی اوسی
جگہہ کو اوسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہان رہتی تھی مقدار اسی تن کی اور کبھی کم بھی ہوتی تھی اور کبھی زیادہ بھی اور اونکی لیے نہ مکان تھا اور نہ اہل
اور نہ اولاد مقام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں مشغول
ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتی تھی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تھی اغنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تھی اور قوت پہونچاتی تھی اور اپنی گہرون میں بطریق مہمانی
لیجاتی اور کتنی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تھی کہ حضرت کی گہر سے طعام کہاتی تھی اور کبھی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام کے
ہوتی تھی چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت حکم کیتی تھی اونکی ساتھ بیٹھنے کا پس لاتے اونکو اپنی حضور شریف میں مشرف
کرتی تھی اور فرماتی کہ میں تم میں سے ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت میں تم میری ساتھ ہوو گی اور میری ساتھ بہشت کو جاؤ گی اور ابوہریرہ بھی
اونہیں میں تھے ۔ دلا خوش باش کان محبوب جانانرا ۔ بار پریشان و مسکینان ہمی ہست ۔ اور استاد اور نہایت طائفہ صوفیہ کی اصل یہی ہے اور اونکی ہی اگرچہ
اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سے تکلف ہے لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دیناروں کے چھوڑنے پر وعید فرمائی تحقیق
اوسکی یہ ہے کہ اگرچہ جمع کرنی اور نگاہ رکھنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ گنج رکہنی بعد ادای حق زکوٰۃ
کی تو ممنوع نہیں ممنوع وہ گنج ہی کہ اوسمین سے حق زکوٰۃ ادا نکری لیکن شان اہل صفہ اور تارکان دنیا کی کہ سب کچھ چھوڑ کر اور سب سے چشم پوشیدہ کر
اور صحبت فقرا کی اختیار کر کر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھتی ہین اور یہی ہی کہ اوس پر تشدید اور توبیخ اوپر جہوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہی چنانچہ طیبی نے
کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مراد ہے کہا کہ ایک مرد اصحاب سے امر یعنی اصحاب صفہ سے تھا کہ ظاہر و بناہم زہد و فقر کی ہین اور اونکی صحبت میں بیٹھا
اور دعوی حال اونکی کا کرنا منافی جمع کرنے درہم و دینار کی ہی اگرچہ اوروں پر کار آسان ہی صحیح اور توضیح مقصد کی اس مقام میں یہ ہی کہ وہ دونون
تھی ساتھ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تھی اونپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ اونکی کی پس وہ بمنزلہ سائلین کہ تھی یا اندر وہی قال ایہال سے کے
اور حلال ہی نہیں کسیکو یہ کہ سوال کری اس حال میں کہ اوسکی پاس ہو قوت ایک روز کا پس حرام واقع ہوا کہانا اونکا با وجود ہونی دینار کی پاس
اونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورت فقرا کی کہ پہنی کپڑی پرانی یا بناوی وضع مثل انہین کے اور اوسکی پاس کچھ ہو قسم نقود سے
یا مال چیز کہ قائم مقام ہو نقود کی اور لیوی اوس چیز سے کہ لوگون کی ہاتھ میں ہی اور کہاوی تو وہ حرام ہی اوپر اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین
عالم یا صالح یا شریف اور نہو نفس الامر میں مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی کی یا شرافت اوسکی کی پس ہوگا حرام اوسپر منقول ہی کہ شیخ
ابوالحسن [illegible] نی دیکہا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کہاتی ہین طعام سے کہ موضوع تہا اہلی مستحقون کی لیے کہا ہی کہاتی و الو حرام کی پس باز رہی
[illegible] کہا شیخ [illegible] پس نہو کچھ دنیا سے کہاوی وہ والا نہ کہاوی پس کہا [illegible] اور باز رہی بعضی پس کہا سبحان اللہ [illegible]
[illegible] اور حلال ہے [illegible] اور روان کی [illegible] فی الدار [illegible]

کوئی اونہین سے اسحال مین کہ وہ غنی شرعی ہوا و قاف مین ہی کہ موضوع ہی واسطی فقراکی وربسطرح جو شخص کہ ہوی ہجرون مین کہ وقف کہی گئی ہون مساکین کی لیے بسبب تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتھ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہ کہ رہوی خانقاہون کے حجرون مین و سندا عتبار کری کوئی ساتھ اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطی فقیر و غنی کی پس تقدیر صحت اوسکی کی نہین صحیح ہی وقف ہمارے نزدیک اغنیا پر جبکہ ہون وہ غیر محصور ع **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَإِنِّي أُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سی یہ کہ وہ گئی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا تہا ابی ہاشم بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کسچیز نی رولایا تجکو ای ماموں میری کیا بیماری نی قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص دنیا نی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تو نی و لیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت کی تھی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ عمل کیا مین نی اوسپر کہا معاویہ نی اور کیا ہے وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نی کی تھی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مین نی آنحضرت سے فرماتی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کی سی ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کری تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نی مال نقل کی اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ اُرانی ساتھ پیش ہمزہ کی بمعنی اظن کے ہی یعنی گمان کرتا ہون اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ع **وَعَنْ** أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقِلُونَ فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہی ام درداسی کہ بیوی ہیں ابو درداکی کہا مین نی ابو درداکو کیا ہوا ہے تمکو کہ نہین مانگتی ہو تم یعنی مال و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسیکہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذرینگی اوس سے بطریق سہولت کی گرانبار لیس دوست رکہتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہو وین بیچ ساتھ ترک کرنی طلب کی اور صبر کرنیکی اوپر قلت مال کی واسطے چڑہنی کی اوس گہاٹی پر **ف** گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہاری اور درمیان داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سی ہی موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اوسکی ہین اور گرانبار یعنی اوٹہانی والی بوجہ مال و جاہ کی اور وسعت حال کی اور اسی کہا گیا ہی فاز المخففون وہلک المثقلون ع **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی چلتا ہی پانی پر بغیر تر ہونی قدمون اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہی ایسا کہ چلی پانی پہ اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیا دار سلامت نہین رہتا گناہون سی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہون سی کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکہنی والون کیلیے اسمین خوف شدید دلاتا ہی غنیون کو لیے اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت کرتا ہی اونکی نقصان مین کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی اغنیا کی پانسو برس جعلنا اللہ منہا بکرمہ و فضلہ ع **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلَكِنْ

مظاہر حق جلد دوم

أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ اور روایت ہے جبیر ابن نفیر سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وحی کی گئی طرف میری یہ کہ جمع کروں میں مال اور ہووں میں تجارت کرنے والوں میں سے ولیکن وحی کی گئی ہے طرف میری یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور ہو تو سجدہ کرنے والوں میں سے یعنی نمازیوں میں سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجھکو موت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ابی مسلم سے **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح و تحمید اور عبادت کے خصوصا نماز کے مستغرق رکھوں اور اخیر عمر تک مشغول اسمین رہوں مجھکو وحی نہیں ہوئی کہ ساتھ تجارت و خرید و فروخت اور امور دنیا کے کمانے کے مشغول ہوں **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنیکے اپنے عیال کے لیے اور واسطے احسان کرنیکے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اس حالت میں کہ چہرہ اوسکا مانند چودہویں رات کے چاند کے ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کے اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنے والا ہے مال میں اور فخر کرنے والا ہے یعنی فقرا پر بسبب مال کے جیسے کہ طریقہ اغنیا کا ہے ریا کرنیوالا ہے یعنی اگر تصدیق کرتا ہے بطریق ریا اور دکھانے لوگوں کے کرتا ہے ملیگا خدای تعالی سے اس حالت میں کہ اللہ تعالی اوسپر ہوگا خفا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** اس حدیث سے یہ طلب کرنے مال حلال کے بقصد زیادہ کرنے مال کے اور فخر کرنے کی آپس میں ریا کرنیکی تو یہ حال ہے طلب کرنے مال حرام کا کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا طلب کرنیوالے حرام کا واسطے اشارہ کرنے کی طرف اسکی کہ نہیں ہے یہ کار اہل اسلام کا اور یا اسلئے نہیں ذکر کیا کہ وہ فحوای کلام سے آپ ہی سمجھا جاوے گا **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ** اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خیر یعنی مال کثیر خزانے ہیں کہ اون خزانوں کے لیے کنجیاں ہیں یعنی باخبر لوگ ہیں کہ خزانے کھولتے ہیں اور بخشتے ہیں پس خوشی ہو جیو اوس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اوسکو خدای تعالی نے کنجی واسطے خیر کے یعنی سبب کھلنے دروازوں نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جیو اوس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اوسکو خدای تعالی نے کنجی شر کا اور سبب کھلنے دروازہ اوسکی کا اور سبب بند ہونے دروازے خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ ترجمہ و غیرہ ترجمہ حضرت شیخ رحمہ کے ہے لکھا گیا ہے اور ملا علی رحمہ نے لکھا ہے کہ خیر یعنی جنس خیر پوشیدہ معلوم ہے کہ مانند چیز کے ہے خزانے ہیں یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئیں اور پوشیدہ کی گئی ہیں درمیان بندوں اوسکی کے اور واسطے اون خزانوں کی کنجیاں ہیں یعنی اوسکی بندوں کے ہاتھ وہ جو بمنزلہ کھولنے اوسکے ہیں اوسکی کنجی واسطے خیر کے یعنی از راہ علم و عمل کے یا از راہ مال اور حال کے اور کنجی واسطے شر کے یعنی واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کے ساتھ بھائی مسلمانوں کے کہا راغب نے کہ خیر وہ چیز ہے کہ رغبت کرتے ہیں اوسمیں سب مانند عقل کے مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کے اور شر ضد اسکی ہے اور خیر اور شر فائدہ دیتے ہیں یہ کہ ہو خیر یا احد شر دوسری کی مانند مال کے کہ اکثر ہوتا ہے خیر واسطے زید کے اور شر واسطے عمرو کے اور اسیطرح علم نسبت بعض کے حجاب ہے سبب طلب کا

اور بہشت وہاں کی جو سبب ہے کا طرف اللہ تعالیٰ کی اور قیاس کر لیں اسپر اور عبادتوں کو کہ بعضے اونمیں سے باعث عجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث فور و سرور کے اور مانند تلوار اور گھوڑی اور مانند انکی کہ یہی ہوتی ہین آلہ جہاد کی ساتھ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبھی اون سی قتل کیے جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہونچتا ہی بسبب انکے نیچی کی درجے و فرع کی ہین ٭ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ اور روایت ہی علیؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت نہ برکت دی جاوی واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی کی یعنی بسبب اسکی کہ خرچ کری اوسکو بیچ رضای مولی اور عمارت عقبی اپنی کی گردانتا ہی اوس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کے کہ جو زائد ہی حاجت سے ٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهُ أَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتوں کی اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتوں مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضے کہتی ہین کہ معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام ہی بنانا ہی اور معنی کلمہ فی کی مانند اسکی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ مین دو سیر لوہا ہی نہ یہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سی خرابی دین کی ہی اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کی ہی کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسی کہ وارد ہوا ہی سے لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ ٭ اسی طرح ہی بعضی شرحون مین اور یہی مشہور ہی کہ مراد حدیث سی یہ کہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین ایسی نہ بناؤ کہ وہان بیٹھو اور فسق کرو اور ساتھ بدون کی صحبت رکھو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق کرین آخر کو خراب ہوتی ہی شرح اور ملا علی رح نی دو احتمال لکھی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارت مین اور دوسرا یہ کہ نہین دلالت کرتی اوسپر اور اسکو لکھا ہی کہ یہ مناسب تر ہی ساتھ باب کے ٭ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عائشہؓ سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گھر اوس شخص کا ہی کہ نہین گھر واسطی اوسکی یعنی آخرت مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور واسطی اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکے نقل کی احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف دنیا گھر اوس شخص کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش اسمین ممکن نہین پس جسنے کہ دنیا کو گھر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیے گھر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیے مال یعنی مقصود مال سی خرچ کرنا اوسکا ہی بھلائیوں اور رضیات الٰہی مین اور جبکہ شہوات و لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیے اور مال اوسکی کو مال نہ کہنا چاہیے بسبب فنا اور حقارت اوسکی کی اور ترجیح اس معنی کا یہی معنی اول کی ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گھر اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکی لیے آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیے غنا و مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گھر ٹھہرایا اور مطمئن ہوا ساتھ اوسکی اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا اور فرمایا يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ اوسکی لیے آخرت مین گھر اور غنا نہین ہوگا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ اوٹھانی کی بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین فائدہ ہی یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکھتا ہی

حال ہستی کی یہی ہے کہ دنیا میں سلامت نہیں رہتی اوسکی کوئی جادی کہ ہر روز کم ہوتی جاتی ہے اوسکی اور نہ سلامت رہتی ہے اوسکی کوئی جاوی ملک الموت کے لیئی کہ نہیں
مال ہوسکی لیئی اور مقصود عبادت دنیا کی اور ساقط کرنا بندہ کی کا ہی اوس کے کئی جاوین گہر یا مال اوسکی لیئی کہ ہی آخرت اوسکی لیئی تو اوسکا اور وبال ہو **وعن**
حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ
الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ میں شراب یعنی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اوس میں جمع ہین اوس سے ہو جاتی آتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کے
اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا میں نے حضرت سے کہ فرماتی تہی پیچہی
ڈالو عورتون کو جیسا کہ پیچہی ڈالا ہی اونکو خدا ہی تعالی نی یعنی ذکر میں اور گواہی میں اور جماعت میں اور فضل میں اور رتبہ میں اونہین مقدم کرو تم اون کو
چیزون ذکر کی گئی ہین نقل کی یہ تمام حدیث جیسی کہ مذکور ہوئی رزین نی نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان میں حسن بصری سی بطریق
ارسال کہ یہی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ **ف** روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع
علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار
کیا پہر بلایا گیا طرف پینی شراب کے پس آیا پس جب کہ پی شراب کین تمام چیزین طلب گئین اور محبت دنیا کی انجام اور منہ ہو مخالف اسکا یہ ہی کہ ترک دنیا سر ہے
ہر عبادت کا کہا بعضون نی کہ جسنے دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نی
کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سی گناہونکو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک ان میں سی علیحدہ علیحدہ داخل ہی بہت سی گناہون کی **وعن** جابر
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَى وَطُولُ الْأَمَلِ فَأَمَّا الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ
الْحَقِّ وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا
بَنُونَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْآخِرَةِ
وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت ڈرانی والی اون
چیزون کی کہ ڈرتا ہون میں اپنی امت پر وہ چیزین ہین خواہش نفس کی اور دراز آرزو جینے کی یعنی ساتہ تاخیر عمل کی پس اتباع خواہش نفس کی جو کہ مخالف
ہی ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق سی اور فرمانبرداری اوسکی سی اور اپیر درازی آرزوی جینی کی پس بہلا دیتی ہی
آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنی والی جانی والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنی والی آنیوالی ہی یعنی دنیا دم بدم چلی جاتی ہی اور آخرت دم بدم چلی آتی ہے
اور واسطی ہر ایک کی دنیا اور آخرت سی بیٹی ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور محبت کرنیوالی پس اگر کرسکو تم یہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی
ایسا کام کرو کہ دنیا کی بیٹی گری سی نکل جاؤ اور تابع اور محکوم اوسکی نہو واسطی کہ تم آج کی دن دنیا میں ہو کہ عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو
عمل کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہی حساب دنیا میں عمل ہی اور تم کل کو بیچ گہر آخرت کے ہو وگی کہ نہین ہی عمل اوس میں بلکہ جگہہ حساب کی ہی نقل کی
بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اسطرح سے کہ نہین جانتا صاحب اوسکا جیسے کہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹہنی والا اوسکا اور
اس سے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد سمجہا جاتا ہی اسلیی کہ اگر آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا اوسطرف جاتی تو بہی آخر گذر جاتی اور
تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بہی اوس طرف سی ادہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی اودہر چلی جاتی ہی درمیان دو ہی میں تمام ہوگی اور نہین حساب یعنی

عجب

بحب ظاہر کی بہ نسبت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ۱۲ ع ح **وعن** علی قال ارتحلت الدنیا مدبرۃ
وارتحلت الاخرۃ مقبلۃ ولکل واحدۃ منہما بنون فکونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل
ولا حساب وغدا حساب ولا عمل رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے یعنی بطریق موقوف کی کہا کوچ کیے جاتی ہی دنیا
پشت دیتی ہوئی اور کوچ کیے آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہماری یعنی ظاہر ہی پشت پھیرنا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت
کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کی اون دونون میں سی بیٹے ہین پس ہو و تم آخرت کی بیٹون مین سی یعنی ساتھ متوجہ ہونی کی طرف اوسکی اور
نہ ہو و تم دنیا کی بیٹون مین سی یعنی ساتھ اعراض کرنی کی آخرت سی اور متوجہ ہونی کی طرف دنیا کی اسلیے کہ آج کی دن یعنی دنیا مین عمل ہی یعنی
وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کے حساب ہے اور نہین ہی عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نی ترجمۃ الباب مین
ف یعنی عنوان ایک باب مین بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی رض پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مضمون اوسکا
ع ح **وعن** عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما فقال فی خطبتہ الا ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہ
البر والفاجر الا وان الاخرۃ اجل صادق ویقضی فیہا ملک قادر الا وان الخیر کلہ بحذافیرہ فی الجنۃ الا وان الشر
کلہ بحذافیرہ فی النار الا فاعملوا وانتم من اللہ علی حذر واعلموا انکم معروضون علی اعمالکم فمن یعمل
مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی اور روایت ہی عمرو سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمایا
ایکدن پس فرمایا بیچ خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہاتا ہی اوس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع
سب رزق دنیا سے حصہ رکہتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک وقت
معین وعدہ کی گئی سچی یعنی متحقق و ثابت اور حکم کری گا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک بد اور مومن اور کافر کی ساتھ
ثواب عذاب کی آگاہ ہو و تحقیق خیر و خوبی سب ساتھ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت مین ہی آگاہ ہو و اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھ
انواع اپنی کی دوزخ مین ہی خبردار ہو و پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب اللہ سی خوف پر ہو یا یہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ
کہ قبول ہوتا ہی یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیے جاؤ گی اپنی عملون پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکھی گا جزا اوسکی یعنی آخرت
مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی دیکھی گا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی **ف** پیش کیے جاؤ گی اپنی عملون پر یہ عبارت
محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیے جاوینگی تم پر یا معنی یہ ہین کہ تم پیش کیے جاؤ گی حضرت پروردگار تعالی کی
جیسے کہ تمہاری عمل ہین اور ظاہر تر یہی کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ تم سامنے کیے جاؤ گی اللہ تعالی کے ساتھ افعال اپنی کی اور جزا دیے جاؤ گی اوپر اعمال اپنے
کے مانند پیش کرنے لشکر کے امیر پر ۱۲ ع ح **وعن** شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایہا الناس
ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہا البر والفاجر وان الاخرۃ وعد صادق یحکم فیہا ملک عادل قادر یحق فیہا
الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعہا ولدہا اور روایت ہی شداد
کہ کہا اونہی سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہی کہاتا ہی
اوس دنیا سی نیک و بد یعنی مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع ہونیوالا ہی حکم کری گا اوس مین بادشاہ عادل
قادر یعنی غیر عاجز ثابت کری گا اوس مین حق کو اور نابود کری گا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کر دی گا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھ ثواب عذاب

اور وہ تم آخرت کی بیٹوں میں سے اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹوں میں سے اسلئے کہ تحقیق ہر آن آج ہوتا ہی اور کل ہوگا ف دنیا اطلاک کا مکان اور وہ تم
ہی اور آخرت حقہ کی جگہ جنت ہی تحقیق جو طالب مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتھ دوزخ میں ہونگی اور جو طالب آخرت کی ہین وہ اوسکی ساتھ
جنت میں ہونگی یہ مولانا علی حق نی لکھا ہی اور حضرت شیخ رحمہ نی بعد حدیث کی لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق
اوسکی عمل کرے گا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیی کریگا وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْہَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ
یَا اَیُّہَا النَّاسُ ہَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِمَّا کَثُرَ وَاَلْہٰی رَوَاہُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہی ابی درداء سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں طلوع ہوتا ہی آفتاب مگر کہ دونوں پہلو اوسکی میں دو فرشتے ہین کہ پکارتی ہین سناتی ہین خلائق کو
یعنی سبھی ہی اونکو خلائق سوای جن و انس کے ای لوگو آو طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی کی یا انقطاع کر کر اور طرف اوسکے رجوع ہو و
طرف اوسکی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کری یعنی امروں میں یا زادعقبی میں بہتر ہی اس مال سی
کہ بہت ہو اور باز رکھی عبادت سی اللہ تعالی سی اور خوشحالی سی اور روایت کین یہ دونوں حدیثین ابو نعیم نی کتاب حلیہ میں ف شاید کہ نہ سنانا
جن و انس کی ہین یہ ہی کہ ندا اوٹھہ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پھر اگر کوئی کہی کہ یہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب انہوں نے نہ سنا تو کیونکر
متنبہ ہونگی جواب اوسکا یہ کہ کفایت کرتا ہی اونمین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انسان مین سی خطاب خاص انسان کیطرف کی اور
کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہانتک کہ باز رکہا اونکو اسنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی کی پس کہا گیا
اونکو کہ یہانتک یہ غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سی آو طرف عبادت رب اپنی کی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ
قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہنچاتی تھی
اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تھی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابوہریرہ نی جس وقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور
پوچھتی ہین فرشتی کہ کیا آگی بھیجا اپنی اعمال خیر سی اور کہتی ہین آدمی کہ کیا پیچھی چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر ہی
وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْہِ مَا یُوْعَدُوْنَ وَہُمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ سِرَاعًا یَذْہَبُوْنَ
وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَۃَ وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْہَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْہَا رَوَاہُ
رَزِیْنٌ اور روایت ہی امام مالک سی کہ تحقیق لقمان نی کہا اپنی بیٹی کو ای بیٹی میری تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد آدمیوں کا اوس چیز کی کہ وعدہ
دی جاتی ہیں ساتھ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو ای بیٹی میری تحقیق پشت دی ہی تو
دنیا کو جبسے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کیطرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کیطرف ہی گویا دنیا کو پیٹھ دی اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہی تو
طرف اوسکی بہت نزدیک ہی طرف تیری اوس گھر سی کہ نکلتا ہی تو اوس سے نقل کی یہ رزین نی ف دراز ہوئی الخ معنے اسکی یہ ہین کہ دراز و بعید ہوا
لوگوں پر وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کئی گئی ہین اور اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کی
لیکن وہ نہیں جانتی مانند بیٹھنے والوں کشتی بہری ہوئی کی پھر بیان کیا معنی کو ساتہ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور
مراد اس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیی اور آخر جملہ حدیث کی یہ دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوس سے دور ہوتا ہی اور
جس چیز کیطرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی اگرچہ مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوس سے بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہوچکی کی اور وہاں پونہچی گا اور مقصود اس نصیحت سی دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سی
ہو ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ
اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اونہی کہا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہرگز جھوٹ بولی پس
کون ہی مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہین ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور نہ ہی کذب اور نہ کدورت کینہ اور نہ حسد نقل کی آئی ابن ماجہ نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف مخموم خم سی ہی یعنی جہاڑنی خاک اور کوڑی کی زمین اور کنوین سی پس مراد اوس سی یہ ہی کہ دل اوسکا جہڑا ہوا
اور صاف ہے غبار اغیار سی اور پاک ہی بری اخلاق سی جسکو سلیم القلب کہتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور نقی یعنی صاف
دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور تقی یعنی بچنی والا بری عقائد اور بری اخلاق سی اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کی پوچہی احتمال ہی کہ وہ
اس لغت کو نہ جانتی ہون اسلیی کہ آنحضرت کبہی ایک لفظ فرماتی تہی کہ صحابہ باوجود پہچاننی زبان عرب کی اور کہنی فصاحت اور بلاغت کی نہ سمجھتے
تہی اور معنی اوسکی نہ جانتی تہی لیکن اضافت مخموم کی قلب کیطرف اور متعین ہونا مراد کا اوس سی نہ دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہ احتمال
ظاہر ہی واللہ اعلم ت ح وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ
الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی
اوسی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب پائی جاوین تجہ مین ای مخاطب پس نہین ہی خوف
تجہپر اور ضرر نہین ہے تجہکو فوت ہونی اور نہ ہونی دنیا سی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندگی اور حقوق نفس کے
اور دوسری سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتہی پارسائی کہانی مین یعنی پرہیز کری حرام سی اور اکتفا کری مقدار حاجت پر اور بہت نہ کہاوی
نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ضرر نہین الخ یعنی چونکہ حصول نعمت اخروی کی حاصل ہی ہین اور نفس اسکے سبب سی کمال پایا
اور نورانی ہوا اور زیادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا باہم پونہچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سی کیا غم
ہی بلکہ اگر وہ ہون تو خلل وحشت کا زمانہ جمعیت حضور مین اور کثافت اور ظلمت اور پرجال لطافت و نور کی پیدا ہوتا ہی ط ح وَعَنْ مَالِكٍ
قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ
مَا لَا يَعْنِيْنِيْ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ اور روایت ہی امام مالک رحمہ اللہ سی کہ کہا پونہچا ہی مجکو یہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کے کہ کس چیز نی پونہچایا ہی
تمکو اس رتبہ کو کہ دیکھتے ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پونہچایا ہی مجہی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی کی
اپنی بات کہنی مین اور اور کی بات نقل کرنی مین اور ادای امانت نی یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چہوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نہ نفع دی مجکو
اور ضرورت نہو مجکو اوسکی روایت کی یہ مالک نی موطا مین کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث مین ف ای جگہ سی کہا ہی کہ حکمت اسے کہتا ہی
اور نیک گزاری ہی اور لقمان بہانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تہی اور اختلاف ہے درمیان علما
کی ہین کہ لقمان پیغمبر تہی یا نہین اور صحیح یہ ہی کہ وہ حکیم ولی تہی اور آیا ہی کہ اونہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تہی
اور ابن عباس سی منقول ہی کہ لقمان پیغمبر نہ تہی نہ پادشاہ تہی ایک غلام کالی تہی کہ بکریان چراتی تہی حق تعالی نی اونکو مقبول بنایا اور حکمت اوسے

جو امر ہو عقل میں اور اپنی کتاب میں ذکر کر دیا وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجیء الاعمال فتجیء الصلوٰۃ فتقول یا رب انا الصلوٰۃ فیقول انک علی خیر فتجیء الصدقۃ فتقول یا رب انا الصدقۃ فیقول انک علی خیر ثم تجیء الصیام فیقول یا رب انا الصیام فیقول انک علی خیر ثم تجیء الاعمال علی ذلک یقول اللہ تعالیٰ انک علی خیر ثم تجیء الاسلام فیقول یا رب انت السلام وانا الاسلام فیقول اللہ تعالیٰ انک علی خیر بک الیوم اٰخذ وبک اُعطی قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگی اعمال پس آوے گی نماز پس کہے گی اے پروردگار میرے میں نماز ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پس آوے گا صدقہ یعنی زکوٰۃ پس کہے گا اے رب میرے میں صدقہ ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آوے گا روزہ پس کہے گا اے رب میرے میں روزہ ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آوینگے اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکی کے اوپر اسی طرح کے کہ مذکور ہوئی فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے یعنی موقوف رکھے گا اللہ تعالیٰ ہر ایک کی شفاعت کے قبول کو اور مہلت دیگا اونکی درخواست کے قبولیت کو بنرمی و مہربانی پھر آوے گا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہہ وارد ہونی اوامر و احکام کا ہے پس کہے گا اے رب میرے نام پاک تیرا سلام ہے یعنی سالم اور پاک تمام نقصانوں و آفتوں سے ہے اور سلامتی بخشنی والا بندوں کا تمام شدائد اور خوفوں سے اور میں ہوں اسلام کہ عاجزی کرنی والا اور مطیع مراد تابعدار تیرے حکم کا ہوں اور فرمایا ہے تونے ان الدین عند اللہ الاسلام پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق تو خیر پر ہے بسبب تیرے آجکے دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب تیرے جس سے کہ مواخذہ کرونگا ساتھ دینے عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دونگا میں یعنی ثواب بسبب تیرے حاصل ہے اور مدار ہے تجھپر طاعت مقبولیت کا جیسا جو کچھہ چاہتا ہے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو شخص طلب کرے سوا دین اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سے وہ دین اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانی والوں سے ہے ف آوینگی اعمال بندوں کی یعنی نیک اعمال خصوصاً خداوند تعالیٰ کی جناب میں اور شفاعت کرینگے اپنے کرنے والوں کی یا جھگڑینگے اپنی ترک کرنی والوں سے اور اعمال یا تو اچھی صورت میں آوینگی کہ اللہ تعالیٰ اونکو اچھی صورتیں عطا فرماوے گا جیسا کہ بعضی حدیثوں اور آثار سے سمجھا جاتا ہے اور یا قدرت الٰہی ثابت ہے اوپر لانی اعراض کی اور کلام کروانی انکی کی اور میں نماز ہوں آئی ہوں بیچ درگاہ لطف تیری کی تا شفاعت کروں بندی کی باعتماد قبولیت و آبرو کی کہ تیری درگاہ میں رکھتی ہوں کہ مجکو ستون اپنی دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت میں بٹھایا ہے تونے اور فرمایا ہے ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر چونکہ دنیا میں منع کرنی والی فسق و فجور کی میں امیدوار ہوں آجکے دن کہ مانع غضب و عذاب تیری سے ہوں میں پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ تو اے نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہے اور یہ توقف اور مہلت دینی ہے قبول شفاعت اوسکی میں ساتھہ پاکیزہ توجہ کی اور اچھی کلام کی یعنی تجکو بھی فضل و شرافت ہے اور سچائی خود مگر تو لیکن شفاعت کا وصف ایک دوسری کی کہ اصل و مبنی تیرا اور اور عبادتوں ہم مثل تیری کا ہے اور جامع ہے تمام اچھی صفتوں کا کہ وہ اسلام ہے جیسا کہ آگی آتا ہے اور یہاں ایک نکتہ ہے کہ کھڑا ہونا مقام شفاعت میں سزاوار اوس ذات کی ہے کہ جامع ہو کمالات کی جیسا کہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الٰہی کی ہے کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہیں کھلواوے گی کا مگر وہ اسی طرح اعمال میں وہ عمل شفاعت کریگا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہے جیسا کہ آخر حدیث میں بیان ہوگا اور میں ہوں صدقہ شفاعت کرتا ہوں اس بندی کی اور مجکو ساتھ لطف اپنی کی نوازا تونے اور میری حق میں فرمایا الصدقۃ تطفی غضب الرب اور میں ہوں روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تونے ساتھ جزاء خاص

کی کہ سوای تیری کوئی اوسکو نجات دینے والا کا اور جسنی کہ تجکو پایا اور رحمت حق نگاه رکھا مین اچھا تونی اور وعده بہشت مین جانیکا کیا تونی اوس سے لیے
اسلام جو کلام مذکور کہیگا اسلیے کہ درباب شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتہ تعظیم و ثنای آلہی کی کریگی جیسیکہ حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
اول ثنا خاص کرینگی بعد ازان شفاعت کرینگی پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتہ اسم سلام کی ثنا کریگا اور اپنی تئین بندہ مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت اوسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سے مراد ہو صفت رضا و تسلیم و ترک اختیار کی کہ اعلی مقامات اہل قرب اور
اصطفا کی ہی جیسیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق مین آیا ہی کلام مجید مین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین ۱۲ح **وعن عائشۃ**
قالت کان لنا ستر فیہ تماثیل طیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ حولیہ فانی اذا رایتہ ذکرت
الدنیا رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا عائشہؓ نی کہ تہا واسطی ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوارگیری اوسمین تہین تصویرین پرند جانورونکی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیے کہ مین جب دیکہتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو **ف** یہ تعلیل دلیل ہی اسپر کہ
صورتین بہت چہوٹی تہین یا یہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکہنا اوس اسباب کا کہ جسمین کسرتی ہین
ساتہ اوسکی اغنیا لیجاتا ہی فقرا کی حلاوت قلوب کو ۱۲ع **وعن** ابی ایوب الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال عظنی واوجز فقال اذا قمت فی صلوتک فصل صلوۃ مودع ولا تکلم بکلام تعتذر منہ غدا واجمع الایاس
مما فی ایدی الناس رواہ احمد اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرمائیے مجہکو اور
مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت ﷺ نی جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس مانند نماز اوس شخص کی کہ رخصت کرنی والا اور چہوڑنی والا ہی ما سوی اللہ
کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتہ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووی تو عذر خواہی کا
بسبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام کرنیکو یارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سی یعنے
ایسی بات نہ کہہ کہ اوس سی پشیمان ہووی تو اور محتاج عذر کرنی کا ہووی اور قصد مصمم کر اوپر نا امیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہ مین ہی
یعنے قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کی مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی تو رخصت کرنی کی یہ ہین جو ذکر ہوئی اور ممکن ہی کہ مراد
رخصت کرنا حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہ اخیر نماز تیری ہی اور یہ آخر وقت ہی اوقات تیری کا جیسیکہ مشائخ کی وصیتون مین آیا ہی کہ [illegible] ہی نماز
اپنی مین ایسا قصد کر کہ یہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور خضوع اور تعدیل سی ادا کریگا اور آخر حدیث مین اشارہ
ہی طرف اوسکی کہ نسبت پکڑنی لوگون سی علامت افلاس کی ہی اور غنای قلبی یہی ہی کہ نا امیدی ہو اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہ مین ہی ۱۲ع
وعن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوصیہ ومعاذ راکب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی
ان لا تلقانی بعد عامی ہذا ولعلک ان تمر بمسجدی ہذا وقبری فبکی معاذ جشعا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثم التفت فاقبل بوجہہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا روی الاحادیث
الاربعۃ احمد اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کر
طرف یمن کی نکلی ساتہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہنچانی کی لیے اس حال مین کہ وصیت کرتی تہی اوسکو اور معاذ تہی سوار اور رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم چلتے تہی ہمراہ سواری اوسکی کی پس فارغ ہوئی حضرت وصیت سی فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہی کہ نملی تو مجہسی بعد سال عمر میری کی یہ سال ہی

اور شاید کہ تو گذرے اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر التفات کیا آنحضرت نے یعنی منہ پھیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب تر اور متصل تر ین لوگون کی ساتھ میری پرہیزگار ہیں جہان یعنی عربی یا عجمی گورے ہون یا کالے ہون اشراف ہون یا رذالے ہون اور جہان ہون نقل کیا ہے چارون حدیثون کو احمد نے **ف** لفظ فاقبل الخ تفسیر ہے التفات کی اور شاید کہ وجہ منہ پھیرنے کی معاذ سے یہ تھی کہ تا نہ دیکھیں رونا اونکا اور ہو سبب واسطے آپکے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا اسپر کہ ضروری چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نے اونکو از راہ فعل کی اور وصیت کی زبان سے کہ تو جدا ہوئیگا مجھسے اور جدا ہوئیگا مدینہ سے اور پھر دیکھیگا تو مدینے کو اور نہیں دیکھیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا میں ہی پس فرمایا کہ قریب تر ین لوگون کی ساتھ میری یعنی ساتھ شفاعت میری کی یا قریب تر ین لوگون کیطرف مرتبہ میری کی متقی ہیں الخ اور جہان ہون یعنی مکہ میں ہون یا مدینہ میں یا بصرہ میں یا کوفہ میں یا یمن میں وغیر ذلک پس وجہ پھیرنے طرف تبادویس قرنی کی یمن میں ہین سبب کمال تقوی کی اور طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ اوتھون نے باوجود دور رہنے کی تقوی سے کیا درجہ پایا اور نیز سبب کہ تقوی کی کیسی محروم رہے مقام قرب سے بلکہ اشقی ہوئی بسبب پونچانی ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہے معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیے اور ہماری فراق پر غم نکھا چاہیے متقیون سے ہو وے تو صورت میں اگرچہ جدا ہوتا ہے معنی میں ہماری ساتھ ہے تو اور طیبی نے کہا کہ یہ تسلی ہے معاذ کو بعد خبر دینے کی اوسکو ساتھ رحلت اپنی کی یعنی جبکہ پھر آوے تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتھ متصل تر ین اور قریب تر ین آدمیون کی ساتھ میری کہ متقی ہیں اور کہا کہ یہ کنایہ ہے ابو بکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگی جیسی کہ حدیث جبیر بن مطعم میں آیا ہے کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرت کے اور کلام کیا ایک امر میں فرمایا پھر آنا اور وقت اوس عورت نے کہا کہ اگر آون میں اور آپکو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرون میں گویا کنایہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آوے تو اور نہ پاوے مجکو تو تو ابو بکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے حضرت نے اوپر رعایت کرنے تقوی کی اور اسمین تسلی ہے واسطے اہل بیت کی کہ جو ہون نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ صحبت کا کہ اگر تقوی کرینگی تو قرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ مع ع **وعن** ابن مسعود قال تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النور اذا دخل الصدر انفسح فقیل یا رسول اللہ ھل لتلک من علم یعرف بہ قال نعم التجافی من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ پڑھی آنحضرت نے یہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہے اللہ ہدایت کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوے اوسکو طرف مقام اختصاص کی کھولتا ہے اور فراخ کرتا ہے سینہ اوسکا واسطے اسلام کی یعنی واسطے شرائع اسلام کی اور طریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہے سینہ مین کھلجاتا ہے اور فراخ ہو جاتا ہے سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اس حالت کے کچھ نشانی ظاہر ہے کہ پہچانی جاوے وہ حالت ساتھ اوس نشانی کے فرمایا آنحضرت نے ہان واسطے اسکی یہ نشانی ہے دور رہنا گھر غرور کی سے یعنی دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان بسبب اوسکی لوگون کو فریب دیتا ہے اور مراد دور ہونی سے زہد اختیار کرنا ہے اور رجوع کرنا طرف آخرت کی کہ جگہ ہمیشگی کی ہے اور مستعد ہونا واسطے موت کے پہلے اوترنی اوسکی کی یعنی ساتھ کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی کی طرف عبادت کے اور صرف کرنی وقت کے طاعت مین **ف** یعنی قبول کرتا ہے تمام شرائع اسلام کی اور شبہہ مین معلوم ہوتی ہے اوسکی مذاق مین تلخی اور احکام کی کہ مقرر کیے ہین اللہ تعالی نے اور حکم کیا ہے اونکا اور یہ

قلب حقیقت میں عرش رب ہے جیسے کہ حدیث قدسی میں آیا ہی ان اللہ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن اور دنیا مکر کرنے والی اور فریب دینے والی اور عہد شکن ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا یغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گھر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت میں نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنی دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی پر حقیقت میں ایسی ہوگی میں پڑرہی ہیں بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی اسکے موت کے یا ظاہر ہولی مقدمات اوسکی کی کہ مرض ہی اور بہت بڑا یا کہ نہ قادر ہوا ہمیں اوپر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اوسوقت ندامت نفع ندی ہے **وعن** ابی ہریرۃ وابی خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم العبد یعطی زھدا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ رواھما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی خلاد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت دیکھو تم بندی کو کہ دیا جاتا ہی بے رغبتی دنیا میں اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سے پس نزدیکی ڈہونڈو اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکہایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** اور یہی حدیث بہت سے طریقوں سے ثابت ہوئی ہی اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت پوچھی گئی کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور مابعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث میں جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالی حکمت عطا فرماوی اوسکی بڑی فضیلت ہے آئی ہی فرمایا اللہ تعالی نی ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہ ہی مرشد کامل کہنیوالا ایسی واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کری ہمنشینی اوسکی اور حاصل کری ہمکلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نی کہ صحبت کہو ساتہ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکہو تو صحبت رکہو ساتہ اوسکی کہ وہ صحبت رکہی ساتہ اللہ کی اور علامت صحت احوال اوسکی کی بعد تصحیح اقوال و افعال اوسکی کی وہ ہی کہ جو اوپر گذری حدیث سابق میں علامات انشراح صدر سے یا یہ حدیث کہ مؤثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور میں اور بیرغبت کری یاد دلانی کو دنیا سے یعنی تحصیل مال و جاہ سے اور زیادتی قدر حاجت سی کہ پہنچاوی طرف آخرت کی پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ

باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنی قدر ضرورت کے **ف** مراد فضیلت سے زیادتی اجر و ثواب کی ہی اور دونوں مضمونوں کو جمع کرنی گئی کی جمع کرنی میں نکتہ یہ ہی کہ حضرت کے اوقات بسر ہی بطور فقرا کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقرا کی فضیلت میں یہ باب لکہا ہی اور جاننا چاہی کہ علما کو اختلاف ہی آپس میں فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضے کہتے ہیں کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اوسکی ہاتہ سی خیرات اور بہت سے چیزیں مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہیں اور حدیث میں ہی بیچ شان اغنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر ہیں کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور حدیثیں باب کے تمام دلیلیں اونکی ہیں اور حق یہ ہی کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہی مطلق اور وجوہ مختلف ہیں اور بیچ شخص خاص کے کبھی صلاح کار غنا میں ہوتا ہی اور کبھی فقر میں جیسے کہ حدیث میں آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز میں صلاح حال اوسکی کا ہوتا ہی وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اسی طرح بیچ تمام صفتوں متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی سی منقول ہی کہ اونسی کسی نی پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونوں سے بہتر ہی اور اس میں اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہی کہ اوسپر شکر کرنا چاہی نہ بلا ہی کہ اوسپر صبر کرنا چاہی شیخ عالم عارف علی عبدالوہاب متقی اپنی شیخ سے نقل کرتی تہی کہ جب تک اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کی ہم سی نکروالیا بیعت ہماری قبول کی اور کہا کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازاں ہاتہ پکڑا اور مرید کیا اور جانا ہے

کہ بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھ بہی نرکہتا ہو اور بعضون نے عکس اسکے کہا ہی اور مراد فقرا سے
یہان فقیر اور مسکین ہین ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ ڈہکیلے گئی دروازون سی اگر قسم کہاوین اللہ پر تو البتہ سچا کری اللہ اونکو
قسم مین نقل کی یہ مسلم نے ف ڈہکیلے گئی الخ یعنی روکی گئی دروازون سی ساتہ ہاتہ یا زبان کی اور معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے
دروازی پر جا کہڑے رہین تو اونکو اپنی گہر مین نہ آنی دی بسبب نہایت حقارت اونکی کی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے ڈہکیلے
گئی تو مجلسون مین آنی سے بطریق اولی منع کیی جاوینگی اور یہ اسلیی ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی چہپانا حال اونکی کا خلق سے تاکہ نہ حاصل
ہو اونکو سوای اللہ تعالی اور کسی سے کچہہ انسیت پس محفوظ رکہتا ہی اونکو کہڑی رہنی سی ظالمون کے دروازون پر اور کہانی مال حرام اونکی سے جیسے کہ
بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنی طعام مضر کی سی پس نہین حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی غیر اوسکی کی
بسبب کمال اپنی بڑائی اپنی کی اور مراد یہ نہین ہی کہ وہ دنیاداروں کی دروازون پر جاتی ہین اور وہ ڈہکیلتے ہین اپنی دروازون سی اور آنی نہین دیتے
اپنی گہرون مین اسلیی کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سی اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدای تعالی کی کہ اللہ تعالی اس
فعل کو کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسے کہ انس بن نضر کا حال
گذرا باب الدیۃ مین ۱۲ ع حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ کی نزدیک ایسی عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین
کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو ۱۲ مؤلف **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَہٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مصعب بیٹی سعد
کی سی کہ کہا گمان کیا سعد نے یہ کہ اونکو فضیلت ہی اوپر اوس کسی کی کہ کمتر ہی اوس سی یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکی جواب کے لیی اور اونکی سنانی کی لیی نہین مدد کیی جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین روزی دیی جاتی مگر برکت ضعیفون اور فقیرون
اونکی کی نقل کی یہ بخاری نی ف چونکہ سعد بہت سی فضیلتین رکہتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونہون نی گمان کیا کہ نفع میرا
اسلام مین بسبب وکری مسلمانون کی زیادہ ہی نسبت اورون کی کہ جو ایسی نہین ہین پس حضرت نے اس گمان سی باز رکہا اونکو کہ یہ گمان تم نہ کرو بلکہ اکرام کرو
ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نکرو اونپر کہ تم ہی اونکی برکت تمہاری بہرہ مند ہوتی ہو ۱۲ ع **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَکَانَ عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا الْمَسَاکِیْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ
غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِھِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
اسامہ بن زید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑا ہوا مین بہشت کی دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہی اکثر
اون لوگون کی کہ داخل ہوی بہشت مین فقیر اور صاحبان دولت ٹہرای گئی ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانی کا طرف دوزخ کی
یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس یا مال ان سبہونکا بہشت اور کافر کا دوزخ ہی مین جاوینگی اور کہڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس ناگہان اکثر
اونکی کہ داخل ہوی ہین عورتین ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی بسبب کثرت اہتمام کی اونکی کی طرف دنیا کی اور بسبب کفران اونکی کی مردون
کو راہ حق سی اور ٹہرای گئی الخ یعنی جو اس دنیا فانی کی کہ مال و منصب والی ہین ٹہرای اور روکی جاوینگی میدان قیامت مین واسطے

بہشت

بہت حساب دینے کی ورنج میں ہونگی بسبب کثرت اموال اپنی کی اور وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا میں اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفس و
ہوا کی اپنی کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہی اور فقرا اس سے بری ہونگی کہ نہ حساب لیے جاوینگے اور نہ روکی جاوینگے بلکہ چالیس
برس پہلی اغنیا کی داخل ہونگی جنت میں عوض میں اون نعمتوں کے کہ دنیا میں فوت ہوئی ہیں ان سے **وعن** ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرایت اکثر اہلہا الفقراء واطلعت فی النار فرایت اکثر اہلہا النساء
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جھانکا میں نے بہشت میں پس دیکھی میں نے اکثر اہل بہشت
فقرا اور جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھی میں نی اکثر رہنی والی اوسکی عورتیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فقراء المہاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیمۃ الی الجنۃ باربعین خریفا
رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق فقراء مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل
ہونگی غنیوں سے دن قیامت کے جنت میں نقل کی یہ مسلم نی **ف** چالیس برس یعنی مقدار چالیس برس سال دنیا کی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ یہ حکم خاص فقرای مہاجرین کے لیے ہی اور اغنیا سے بھی اغنیاء مہاجرین کی مراد ہیں اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی
حدیث میں معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونے کی یہ ہی کہ اغنیا بسبب حساب دراز کی رکی ہونگی میدان محشر میں اور فقرا بلا حساب
جنت میں داخل ہو کر چین میں ہونگی ان سے **وعن** سہل بن سعد قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال لرجل عندہ جالس ما رایک فی ہذا فقال رجل من اشراف الناس ہذا واللہ حری ان خطب
ان ینکح وان شفع ان یشفع قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مر رجل فقال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایک فی ہذا فقال یا رسول اللہ ہذا رجل من فقراء المسلمین ہذا حری ان خطب
ان لا ینکح وان شفع ان لا یشفع وان قال ان لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر من ملء
الارض مثل ہذا متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سی کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس
آپکے بیٹھا تھا کیا گمان کرتا ہی تو اوس شخص گذرنی والی کی حق میں یعنی یہ اچھا ہی یا برا ہی پس کہا اوس شخص نے کہ جس سے حضرت نے احوال گذرنی والی کا
پوچھا تھا یہ شخص ہے اشراف لوگوں میں سی قسم ہی اللہ کی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوی اوس سے اور اگر
سفارش کری یعنی کسی کی حکام اور سرداروں سی بیچ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کی جاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نی پس
چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب سے پھر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اوسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکے پاس کیا گمان ہے تیرا اس شخص کے
حق میں پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہ شخص فقرای مسلمین میں سے ہی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کری
کسی کی نہ قبول کیجاوی سفارش اوسکی اور اگر کہی کچھ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کرے بسبب
نہایت فقر اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہ شخص کہ تو نی اوسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہی بھرتی کی زمین مانند اوس
شخص کے کہ تونی تعریف کی اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر تمام روی زمین مثل اوس شخص کے کہ تونی تعریف کی ہی بھر جاوے تو وہ
ایک مرد کہ تو نے حقیر گمان میں [illegible] بہتر اور زیادہ تر ہوگا اوس سے تنبیہ اور فضیلت اس کی ظاہر ہی کہ حضرت نے جس کو پوچھا وہ غنی ہوگا [illegible] اوسکی سوال
جواب میں تنبیہ [illegible] اوسکی لیے اور پر فضیلت فقرا کی اور یہی فضیلت جو حضرت نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کی بہت قبول

کرتاہی مرید ہونیکا برخلاف غنیا کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکہتی ہیں قبول حق میں چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکہا جاتا ہی علما کی شاگردوں میں اور صلحا کی مریدوں میں کہ فقرا بہت جلد قبول کرلیتی ہیں حق بات کو اور غنیا حیل و حجت کرتی ہیں اور بہی وجہ تفضیل ہی فقیر کی اوپر غنی کی موجود ہی تہا کافروں میں بہی یہی کہ نہیں ہی منافات درمیان کفر اور مسکین کی اسلیے کہ نہیں ہی خیر کافر میں یہانتک کہ کہا ہی بعضی علما نے جیسی کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اوپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی ان میں کچھ نہیں ہی خیر اور نہیں انکی رحم نہیں کیا ہی انکی کفر میں اسلیے کہ کبہی قصد کیا جاتا ہی ساتہ خیر کی کیہ وہ قریب ہی ساتہ حق کی انتہی **وعن** عائشة قالت ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہیں پیٹ بہرا آل محمد نی یعنی اہلبیت انکی کی جو کی روٹی سی یعنی پس گیہوں کی روٹی سی بطریق اولی دو دن لگاتار یہانتک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بہرا تو دوسری دن بہوکے رہی بنا بر اسکی کہ حضرت نے اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کی گئی حضرت پر خزانی زمین کی اور حکم ہوا کہو تو پہاڑ مکی کی سونی کی کر دیں تمہاری لیے پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہا ایکدن میں بہوکا رہوں پس صبر کروں اور سیر ہوؤں ایکدن پس شکر کروں اور نہیں وہ لی پس کہ کہا جسنے کہ ہوگئی تہی آنحضرت اخیر عمر میں غنی ہاں مال بہت ساہاتہ لگا حضرت کے لیکن اوسکو رکہا نہیں بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنی پروردگار کی خوشی میں اور رہی ہمیشہ دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتی کئی راتیں بہوک میں پے درپے حضرت اور اہل انکی کہ نہ پاتی تہی طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی انکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی ہمارے زمانہ میں فقرا سی نہیں بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہیں پس حضرت کے فعل میں تسلی ہی فقرا کی لیی انتہی اور یہ بہوک حضرت کے اختیاری تہی ساتہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتوں اوسکی کے اور قناعت کرنی کی قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کے اور ترجیح دینی حاجات لوگوں کی اپنی نفس کی حاجت پر انتہی **وعن** سعید المقبری عن ابی ہریرة انہ مر بقوم بین ایدیہم شاة مصلیة فدعوہ فابی ان یاکل وقال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر رواہ البخاری اور روایت ہے سعید مقبری کہ نقل کی ابو ہریرہ سے کیہ وہ گذری ایک قوم پر آگی انکی رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا انہوں نے ابو ہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیی پس انکار کیا ابو ہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور کہا یعنی بیچ عذر نہ کہانی کی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہیں پیٹ بہرا روٹی جو کی سی یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گراں اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** انس انہ مشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واہالة سنخة ولقد رہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعا لہ بالمدینة عند یہودی واخذ منہ شعیرا لاہلہ ولقد سمعتہ یقول ما امسی عند آل محمد صاع بر ولا صاع حب وان عندہ لتسع نسوة رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ وہ لی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر و بدبودار یعنی بہت دنوں ہی کی اور تحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سے کچہ جو واسطی اہل بیت اپنی کی اور روایت کرنیوالا انس سے کہتا ہی تحقیق سنا میں نے انس سے کہ کہتی تہی نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہوں کی اور نہ صاع اور دانوں غلہ کی یعنی خیرہ نہیں کیا آپ نے رات کو غلہ کل کی لیی درحال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تہیں نو بیبیاں یعنی باوجود اسکی کچہ ذخیرہ نکرتی تہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سے یہی تہی کہ حال آپکا مسلمانوں پر ظاہر نہو اسلیی کہ گراں ہوں اوپر انکے یا دیویں وہ آپکے

شکر کرنا اور ظاہر تر یہ ہی کہ اسمین نہایت تعزّز منظور تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسسے کہ طلب مین اجرات ہی اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالی
نی قل لا اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہمارے امام اعظم ہی کہ نہین ٹہرتی تہی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ
کرتی تہی اوس سی دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی
کہ آنحضرت نی اپنی بیبیون کی لیے قوت ایک برس کا اکٹہا بہر دیا جواب اوسکا یہ کہتی ہین علما کہ یہ ترک کرنا ذخیرہ کا اوائل حال تہا کہ فقر اونکی
حال پر غالب تہا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکٹہا بہر دیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل آیا ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی
کہ آل فلان کہتی ہین اور مراد وہی فلان رکہتی ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بنسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف
اپنی کی نکرتی تہی اور اگر بیبیون کی لیے ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اس سی نہین کہتا مترجم **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی رِمَالِ حَصِیْرٍ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِہٖ مُتَّکِئًا
عَلٰی وِسَادَۃٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُھَا لِیْفٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ فَلْیُوَسِّعْ عَلٰی اُمَّتِکَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ
عَلَیْھِمْ وَھُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ فَقَالَ اَوَفِیْ ھٰذَا اَنْتَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِکَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَھُمْ طَیِّبَاتُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا
وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَھُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الْاٰخِرَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے کہ داخل
ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پتون سی نہ تہا درمیان
حضرت کی اور درمیان بوریی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدی تہی بوریی نی حضرت کی پہلو مین اس حال مین کہ سرہانی تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑی کا
کہ بہرا اوسکا پوست خرما کا تہا کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی سی تا فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی
اونپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نی کیا کہتا ہی تو یا در تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین حال کی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کے
ای ابن خطاب یہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلد ہی کی گئی ہین اونکی لیے خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت
مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیے دنیا اور ہماری لیے آخرت نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر اونکا یہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہ سمجہا
جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی پٹی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتہ پیش اور زیر اوسکی کی معنی مول
کی یعنی بٹی ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہ زیر لام کی اور جزم تی کی پوست خرما کو کہتی ہین جیسی کہ
روئی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کرکے بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپکی امت پر چونکہ دیکہا
عمرؓ نی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی رکہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تاب فقر کی نرکہین گے
اور دشواری پڑی گی اونپر مناسب ساتہ حال ضعف اونکی کی یہ دیکہا کہ فراخی ہووی اونکی لیے اور طیبی نی کہا کہ مقصود عمرؓ کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت
کی لیے تہا و لیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیے دنیا کی نہ چاہیے طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمرؓ نی دیکہا
آنحضرت کو بیچ گہر تاریک کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہ چمڑی کی ٹکڑی دیکہی اور ایک دباس پڑی ہوئی
رو دی عمرؓ فرمایا آپ نی کہ کیون روتا ہی تو ای بیٹی خطاب کی کہا عمرؓ نی یا رسول اللہ آپکو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہوکر اس حال سی پڑی ہو
اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ کلمہ اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتہ قول اونکی کی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

ہوا اور ح **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ مَا مِنْھُمْ رَجُلٌ عَلَیْہِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا کِسَاءٌ
قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِھِمْ فَمِنْھَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْھَا مَا یَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُہٗ بِیَدِہٖ کَرَاھِیَۃَ اَنْ تُرٰی
عَوْرَتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا تحقیق دیکہا مین نی ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا او نمین سی کوئی شخص کہ ہو
اوپر چادر کہ اوڑہی اوپر بدن کی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑی سی زیادہ نہ رکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہا تہا اپنی گردنون
پس بعضی اون تہبندون اور کملیون مین سے وہ تہی کہ پہونچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہونچتی دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو ہاتہ سی
سجدہ مین یا بعضی اوضاع بیٹہنے مین بسبب ناخوش رکہنی اسکی کی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَکُمْ فَھُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا
نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ** اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس
شخص کی کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اوسکی دیکہنی سی سستی کری بیچ شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال پر ہو تو
چاہیی کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوس سی ہی یعنی تا شکر کری اور خوش ہووی نعمتون سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور
ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کی کہ وہ
زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پس نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچتی ہی **ف**
حاصل یہ کہ جب دیکہی کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت مین اور مال مین اور رجال مین اور لباس مین اور جمعیت مین پہچانا یہ کہ اوسکی لیی آخرت مین
بسبب اسکی وبال ہی تو چاہیی کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سی دنیا مین اور کمتر ہی درجہ میں وہی باعتبار مال و منال کی اور آخرت مین اوسکا بہی
درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی بہ نسبت اعتدال رکہتا ہو اور کوئی کسیکی
بہ نسبت اپنی سی اپنی سی فضل کو دیکہکر نظر اپنی ہی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہو اور اس مین اشارہ ہی اوپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب باعتبار الفرض
والتقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سی تا کہ نہ حاصل ہو عجب و غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ اوسپر واجب ہی یہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی
نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ پہونچی اوسکی کوئی فقر مین تو لائق ہی یہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی رنج و فکار
مین چنانچہ اسلیی شبلی جب کسی دنیادار کو دیکہتی تو کہتی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی اور آیا ہی کہ ایک شخص فقرا مین سی کہڑا ہوا
مجلس وعظ مین ایک عالم کی اور شکوہ کیا اوسنی کہ مین نی نہین کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی خدا مار اپنی بہوکا شیخ نی کہا جہوٹ بولا تو نی اپنی قسم
خدا کی اسلیی کہ اللہ نہین دیتا ہو بہوک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمین سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سی
اس عنایت کو اور مجمل خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین تو زوال سی تو نہین پرواکرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام
مشقتون کی پہونچنی کا حال استقبال مین جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسی نی مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنی اپنی شیخ سی اونہون
نی کہا کہ شکر الہی کر اسلیی کہ بلا اس سی بہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قیدی کی کوٹہری مین پس شکوہ کیا اوسنی پہر وہی جواب دیا
اونہون نی پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر مین باندہ کر اپنی پاس رکہا اوس سی نہایت تنگ ہوا اور شکوہ
کیا حکم کیا امام نی صبر و شکر کرنی کا پس مرید نی بیقراری مین جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سی پس کہا امام نی جواب مین کہ

اور پیچھے کر ہم کو جاوی یعنی جو لوگ کہ ہم سے پہلے ایمان لائے ربنا انک رؤف رحیم

الفصل الثانی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمس مائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے فقیر جنت میں پہلے دولتمندوں سے پانسو برس کہ آدھا دن ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی قیامت کا کہ مقدار درازی اوس دن کی ہزار برس کی ہوگی برسوں دنیا کی سے بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ میں جو آیا ہے فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے ساتھ عموم کے یعنی حصول ہول ہی اور طویل ہونا اوس دن کی کفار پر جیسا کہ بیان کیا جاوی گا یعنی مختص ہوگا یہ نیک کاروں کی یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نے کہ اگر کہی تو کیونکر تطبیق ہے اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کہ جس میں چالیس برس کا فرق فرمایا ہے کہیں گے ہم ممکن ہے یہ کہ مراد اغنیای اوپر کی حدیث میں اغنیای مہاجرین ہوں یعنی فقرا چالیس برس پہلے داخل ہونگی جنت میں اغنیای مہاجرین سے اور دوسری حدیث میں اغنیای غیر مہاجرین مراد ہوں پس نہیں ہے تناقض درمیان دونوں حدیثوں میں انتہی اور اولی یہ ہے کہ کہا جاوے اوسکی تطبیق میں کہ مراد دونوں عددوں سے کثرت ہی نہ تحدید پس کبھی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس سے اور کبھی پانسو برس سے ازراہ تفنن کی اور مآل دونوں کا ایک ہی ہے یا خبر دی اول ساتھ چالیس برس کے جیسا کہ وحی کی گئی طرف حضرت کی پھر خبر دی دوسری بار ساتھ پانسو برس کے ازراہ فضل اللہ تعالی کی فقرا پر ببرکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا یہ اختلاف ساتھ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی ہے بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی کی اور یہ ظاہر تر ہے اور مطابق ہے اوس تقریر کی جو [illegible] میں ہے کہ کہا اونہیں نے کہ جمع دونو حدیثوں میں یہ ہے کہ پہلی حدیث میں جو چالیس برس پہلے کہا مراد اوس سے یہ ہے کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے داخل ہونگے غنی حریص سے اور اس حدیث میں جو پانسو برس پہلے کہا تو مراد یہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلے داخل ہونگی غنی راغب سے دنیا سے واللہ اعلم

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انہم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائہم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیہم فان اللہ یقربک یوم القیامۃ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید الی قولہ زمرۃ المساکین اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی زندہ رکھ مجھکو مسکین اور مار مجھکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینوں کی گروہ میں پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کس واسطے یہ دعا کرتی ہیں آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر کر نیکی اور فضائل و حسن اخلاق سے داخل ہونگی بہشت میں پہلے دولتمندوں سے چالیس برس اے عائشہ نہ پھیر تو مسکین کو ناامید بلکہ احسان کر اوسپر گرچہ ساتھ ایک ٹکڑے کھجور کی ہووے اے عائشہ دوست رکھ تو مسکینوں کو یعنی دل سے اور نزدیک کر اونکو یعنی طرف مجلس اپنی کی اسلیے کہ خدای تعالی نزدیک کریگا تجھکو اپنے دن قیامت کے یعنی اونکی نزدیک کرنی سے [illegible] حاصل ہوتا ہے نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین یعنی سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت میں نہیں ہے ف مسکین مشتق ہے مادہ مسکنت سے یعنی نہایت تواضع کی یا کون و سکینت سے ہے یعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمیں تعلیم ہے امت کو تا کہ پہچانیں فضیلت فقرا کی اور دوست رکھیں اونکو اور ہمنشین ہوویں اونکے تاکہ پہنچے اونکو برکت اونکی اور اسمیں تسلی ہے مسکینوں کے لیے اور آگاہ کرتا ہے اوپر علو درجات اونکی کی اور جائز ہے یہ

کیا وہ کیا جاوے سکین کی سی یہ کہ کیا اسد تعالی نے حضرت کا بقدر کفاف کی اور مشغول نہی کی کو سامان کی الہی کی کثرت اس مال کی طرح میں باعث محنت و وبال کی ہی آیا ہی کہ ایک پادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس انہوں نی پہ التفات نکی اوسکی طرف اور متوجہ نہوی اوسپر پس کہا پادشاہ نی کہ تم کون ہو انہوں نی کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہی اور عداوت ہماری سبب ترک عقبی کی پس آگی بڑھا وہ اون سی اور نہ گذر گیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکھتی ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہی ہمکو تمہاری عداوت کی اور پہلی دولتمندون سی الخ اس جگہ سی یہ پیدا ہوتا ہی کہ فقرا پہلی اغنیا کی داخل ہونگی بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون اغلب ہے کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا عقل و شرف فقرا کا ہی اور طلب کرنا اپنی تقدم کا انبیا پر اور خوف تاخر اپنی کا بر تقدیر غنا کے اون انبیا سی کہ فقرا ہین نہ خوف تاخر اپنی کا فقرا غیر انبیا سی فافہم بعد ازان وصیت کی آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنی حال فقرا کی اور محبت کرنی اونکی کی پس فرمایا اے عائشہ نہ پھیر الخ اور روایت کی ہی شیخ ابی بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سی کہ انہوں نی سنا ابی سعید سی کہتے تھے اے لوگو نہ برانگیختہ کری تمکو تنگی اوپر طلب کرنے رزق کی بغیر وجہ حلال سی اسلیے کہ مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے یا اللہ مار تو مجھکو فقیر اور نہ مار تو مجھکو غنی اور حشر کر میرا بیچ گروہ مسکینون کے پس تحقیق بہت بدبختون بدبختون کا وہ شخص ہی کہ جمع ہوا اوسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابن شیخ نی کہ زیادہ کیا ہمین یحیی ابن ربیعہ نی سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرۂ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہوتی کوئی اور دلیل سوا اس حدیث شریف کی تو البتہ کافی تھی یہ حجت واضحہ ہوتی مین اوپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور حدیث الفقر فخری و بہ افتخر باطل ہی نہین کچھ اصل اوسکی بنا بر تصریح کرنی حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سی اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہے یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحت کی محمول ہی فقر قلبی کہ باعث ہوتا ہی جزع فزع کا اور نہ راضی ہونی کا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنی کا اوپر قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہی الفقر شین عند الناس و زین عند اللہ یوم القیمۃ نقل کی یہ دیلمی نی ع وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی درداء سی کہ اونہوں نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلب کرو مجھکو بیچ ضعیفون اپنی کی اسلیے کہ نہین رزق دیے جاتے ہو تم یا فرمایا نہین مدد کیے جاتے ہو یعنی دشمنون پر مگر ببرکت ضعیفون اپنی کی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف بیچ ضعیفون یعنی فقیرون اپنی کی ساتھ احسان کرنے کی اونسی یا مراد ضعیفون سی مظلوم ہین اگرچہ غنی ہون اونکی مدد کرو حاصل یہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکی کی اور لفظ او تنصرون ہی بدلے و تنصرون کی لیے ہی اور موید ہی اسکو روایت اوسکی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی لیے ہو اور ببرکت ضعفا اپنی کی یعنی ببرکت وجود اونکی کی اور احسان اونکا وجود اونکا ہی اسلیے کہ اونمین اقطاب بھی ہوتی ہین اور اوتاد بھی اور بسبب اونکے انتظام ہی بلاد و عباد کا کہا ابن مالک نی کہ ڈہونڈو تم مجھکو بیچ محافظت حقوق اونکی کی اور خوش کرنی دلون اونکی کی اسلیے کہ تحقیق مین اونکی ساتھ ہون تن سی بعض اوقات مین اور جان و دل سی جمیع اوقات مین پس جسنی اکرام کیا اونکا اکرام کیا میرا اور جسنی اونکو ایذا دی اوسنی مجھکو ایذا دی اور موید ہی اسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ ع وَعَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُسَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُہَاجِرِیْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے امیہ بیٹی خالد کی بیٹی عبد اللہ کی بیٹی اسید کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تھی حضرت طلب فتح کیا کرتی یعنے کفار پر اللہ تعالی سی ساتھ برکت دعا فقرا مہاجرین کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین ف صعالیک جمع صعلوک کی ہی بالضم بمعنی فقیر کی اور ملا علی قاری نی معنی اس جملہ کی یہ لکھی ہین کہ طلب فتح کی کرتی تھی بواسطہ فقرا مہاجرین کی اور برکت دعا اونکی کی اور بعد اوسکے

ان

فاہر یہ کلام ابو سعید کا ہی مقصود حدیث سی نہین عند ابن ابی ملیکہ قاری لکھتے ہین ۱۲ حدیث الفقر فخری باطل لا اصل لہ ۱۲ اور سبب اسکی ہی کہ ترجمہ فرمودۂ ہی ہمکو ان لوگون کی مذکور ہوئی ۱۲ اور نزدیک اسکی ہی معنی ہی اسکی اون سی ہی صحبت اونکی عیال اونکی سی ہے تحقیق ہی یعنی بوا ظاہر ۱۲ نسخہ مطبوع ہی جملہ مذکور نہین ۱۲

ابن ملک سے یہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرای مہاجرین کی اسطرح کہ فرماتی اللّٰہم انصرنا علی الاعداء بعبادک الفقراء المہاجرین انتہی اور
حضرت شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیے ہین اور بعد ازان یہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقرا کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی لیے ثابت
کی اور مخصوص و مشرف کیا اونکو ساتہ اوسکی کہ برکت اونکی طلب فتح کی کرتی تہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا انتہی وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ہو لاق بعد موتہ ان لہ
عند اللہ قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیے کہ تو نہین جانتا ہی کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہی یا کیا چیز
پیش آنیوالی ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی کی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب اوٹہاویگا تحقیق فاجر کی لیے نزدیک خدا کی قاتل
ہی یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان یہی ہی کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود رہی اور کہتی تہی
حضرت ابن عباس سے آگ نقل کی شرح السنۃ مین ف یہ تفسیر کیا ہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور سبب
نعمت کے کہ وہ اوسمین ہی یعنی اوسکی درازی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکہکر اوسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہی تو مثل اوسکی اپنی لیے
ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق الدنیا
فارق السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ
ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قید خانہ سی اور قحط سی نقل کی شرح السنۃ مین ف
قید خانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہر چند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتون کے کہ
اوسکے لیے دار آخرت مین رکہی ہین حکم قید خانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکہتا ہی
اور چین اور ترفہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آباد سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا تخلو المومن من قلۃ او
علۃ او ذلۃ وقد یجتمع للمومن الکامل جمیع ذلک ع وعن قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب
اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی قتادہ بیٹے نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندی کو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی
بیمار کو پانی سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی ف دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور یہ جو چیز ہی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور رفقہ یا کہین اوسکو عقبی
مین اور کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سے کہ متلوث ہو اوسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اوسکا ساتہ بیماری محبت
اوسکی کی اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اونکی کی ع وعن محمود بن لبید
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرہہما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنۃ ویکرہ
قلۃ المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دو چیز
ہین کہ ناخوش رکہتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حال آنکہ شرعا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی واسطی
فتنہ سی اور ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کی لیے نقل کی یہ احمد نی ف مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ
مین اور جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنی چیزون نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اس لیے خوب ہی کہ طاعت کرین اور زیادہ

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام آوے اور یہ صورت اکراہ یعنی جبر کرنی کی اگرچہ دل قرار ہی ایمان
لیکن بات پر لانا اوس چیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہیں ہی یہ بہی فتنہ ہی یا ان اگر فتنہ اور ابتلائی دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ
سبب کفارہ گناہوں اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیے درست نہیں اور کمتری حساب کے لیے یعنی بسبب قلت اسباب کے تھوڑا سی اور بہتر
مسلمان کیلیے ور ہا ہی کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کے سبب اوسکے پہونچی ہمیں بھی یہ
میری تمام شاخیں ہیں ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانے پر درست رکہتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچہہ اونہی فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل
سلیم اور تجربہ صاف رکہتا ہو تو دنیا میں بہی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور رذالت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کی اور
نگاہ رکہنی اور تعلق کرنی کی ساتھ اوسکی کہ کہینچتا ہی محنت فقر سی کم نہیں اور مجرد ہونی اور بے تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنی اوسکی کی اور
قناعت کرنی کی قدر کفایت پر زکاتی نفس اور صفائی اوسکی سی ہی بہت وعن عبد اللہ بن مغفل قال جاء رجل الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال انی احبک فقال انظر ما تقول فقال واللہ انی لاحبک ثلث مرات قال ان کنت صادقا
فاعد للفقر تجفافا فان الفقر اسرع الی من یحبنی من السیل الی منتہاہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکہتا ہوں آپکو یعنی بہت الا ہی میں
دوست رکہتا ہی حضرت کو پس فرمایا دیکہہ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اچہی طرح کہ کہتا ہی تو اسلیے کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنی کہ قسم خدا کی
تحقیق میں دوست رکہتا ہوں آپ کو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطی فقر کی پاکہر البتہ فقر بہت جلد
پہونچتا ہی طرف اوس شخص کی کہ دوست رکہتا ہی مجکو جلدی پہونچنی نالے کی سی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ حدیث غریب ہی
ف تجفاف ساتہ زیت اور جزم جیم کی پاکہر کہوڑی پر ڈالتی ہیں وقت جنگ کے تا زخم سی امان میں رہے مانند زرہ کی سوار کی لیے اور کنایہ کیا ساتہ
تجفاف کے صبر سی اسلیے کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسیکہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سی یعنی تیار رہ صبر کے لیے خصوصا فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلد
پہونچنی نالے کی سی الخ معنی یہ ہیں کہ فقر کا جلدی پہونچنا اوسکی طرف اور اوترنا بلاؤں کا شدائد کا اوسپر بکثرت ضروری اسلیے کہ آیا ہی کہ اشد لوگوں
کی ازروی بلا کی انبیاء ہیں پہر درجہ بدرجہ اور اچہی لوگ پس چونکہ آنحضرت بہی انہیں میں سی تہی اور یہ محب تہا اونکا اوسکو بہی بقدر محبت اونکی کے
حصہ پہونچیگا بموجب المرء مع من احب کی یعنی تیار کر واسطی فقر کی پاکہر یہ کنایہ ہی صبر سی کہ آفت فقر سی نگاہ رکہتا ہی اور بلاکو نہیں کہتا اور
بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کی نہیں ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور
چلنی طریقہ اونکی کی نا روا اور جہوٹ ہی اور حقیقت میں اتباع اور موافقت لازم محبت اور محبت کی متابعت محبوب کے درست نہیں ان المحب
لمن یحب مطیع اور لیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکی کا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن یعنی ہونا دل کا ساتہ خوبی کے اور اچہا جاننا
ذات اور صفات محبوب کی اور خوبی اور شکل و شمائل اوسکی کی ہی کہ اوسکو سبب محبت کا جانتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ کمال کے اور اتباع کے
ناقص ہی جیسیکہ ایمان بغیر عمل کی اور اگر اوسکی ساتہ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقد اخفت فی اللہ وما یخاف احد ولقد اوذیت فی اللہ وما یؤذی احد ولقد اتت علی ثلثون من
بین لیلۃ ویوم وما لی ولبلال طعام یاکلہ ذو کبد الا شیء یواریہ ابط بلال رواہ الترمذی وقال ومعنی ہذا الحدیث
حین خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاربا من مکۃ ومعہ بلال انما کان مع بلال من الطعام ما یحمل تحت ابطہ اور روایت

[illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

اور ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں سبب اظہار توحید کی اور دعوت کی خلق کی طرف دین کی حالانکہ نہ ڈرایا گیا کوئی
ساتھ میرے یعنی تنہا میں تھا ابتدائی اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ نہ تھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق
گذرتی تھی مجھ پر تیس شب و روز پے درپے حالانکہ نہ تھا میری لئے اور بلال کے لئے طعام کہ کھاوے اوسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز
کے حیوان سے کہ اوسکو کھاوے نہتی چھپاتی آدمی مگر ایک چیز قلیل و حقیر کہ چھپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہ معلوم ہی ہی کہ آدمی کی بغل میں کس قدر آتا ہی
پھر وہی ایسا ہو کہ بغل میں سے نظاہر ہوا اور باہر سے نہ دکھائی دی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور مصدوق اس حدیث کا اوسوقت
تھا کہ باہر نکلی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھے نہ تھا ساتھ بلال کی جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹھاتا تھا نیچے
بغل اپنی کے **ف** حدیث کی اول جملوں کی معنی طیبی نے اسیطرح لکھی ہیں کہ جو مذکور ہوئی لیکن ظاہر یہ ہی کہ معنی یوں ہون کہ ڈرایا گیا میں دین
الٰہی میں نہیں ڈرایا گیا کوئی انبیا میں سے جیسا کہ میں ڈرایا گیا اور ایذا دیا گیا کوئی مانند میرے جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ ایذا دیا نہ گیا نبی مثل ما اوذیت
اسلئے کہ ایذا اوسپر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کی ہی چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق او رحقانیت انکی ظاہر تر تھی اور
خواہش انکی ایمان او ہدایت کرنی پر زیادہ تر سب سے تھی ایذا بھی انکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتوں کی سی
بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھ قول اپنی کی لقد اتت الخ اور یہ جو کہا کہ انکی ساتھ بلال تھی اس سے معلوم ہوا کہ یہ قصہ وقت ہجرت کے نہیں کا کہ سی
نہ تھا اسلئے کہ اوسوقت بلال نہ تھی حضرت کی ساتھ بلکہ غالبًا یہ قصہ اوسوقت کا ہی کہ جب ابوطالب مرا اور تین دن یا پانچ روز بعد انکی حضرت خدیجہ
نے بھی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتی ہیں ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنے کی تین مہینے بعد
دسویں سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت پیادہ پا مکہ ہی طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تھے پس حضرت مہینہ بھر
وہاں کے لوگوں کو دعوت اسلام کیطرف کرتی رہی اونہوں نے کچھ کہنا نہ مانا اور اپنی لڑکوں اور نادانوں کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتی تھی پتھر مارا کرتی
پر حضرت کے پتھر مارتی اور پاپوشین خون آلودہ کردین اور جب پتھر کی زخم سے آنحضرت بیٹھ گئی تھی دونوں بازو آپکی پکڑکی اوٹھاتی تھی اور جب چلتی
پھر پتھراو کرتی اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنی تئین سپر آنحضرت کی کرتی تھی یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نی ایک ابر بھیجا
تا آپ پر سایہ ہوا اور جبرئیل نے آن کر کہا کہ تیری پروردگار نے سنین باتیں تیری قوم کی اور جو کچھ انہوں نے رد کیا تجھپر اور پہاڑوں کی فرشتے کو
حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کرون میں اور دونوں پہاڑ اخشبین کو کہ انکی بیچ میں آبادی انکی ہیں ملا دین ہم اور انکو انکی بیچ میں
پیسڈالین فرمایا حضرت نے امید رکھتا ہوں میں کہ انکی پشتوں میں سے لوگ نکلیں کہ میری پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پوجین یہ تمام حدیث کا یک
قصہ ہی کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہی پھر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہیں ہی ہوگی زید بن حارثہ کے ساتھ آپکی تھی دونوں میں لیکن کتابوں
میں ہونا زید بن حارثہ ہی کا منقول کیا ہی اس قصہ میں واللہ اعلم ع و عن ابی طلحۃ قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الجوع فرفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجرین رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابوطلحہ سے کہ کہا ابوطلحہ نے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوک کا پس
کھولی ہم نے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھی ہوئی تھی پیٹ کھولکر پتھر دکھائی پس کھولی حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پتھر پیٹ پر بھوک میں اسلئے باندھتی ہیں کہ پیٹ میں قوت اور اسلئے باندھتی تھی
قوت معنی اس سبب کہ پیٹ اور انتین کری سی لگ جاوین اور جب کہ زیادہ ہوتی ہی تو حاجت دو پتھروں کی باندھنی کی ہوتی

پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تھی آپ پیٹ پر ریاضت کی آپ نے دو پتھر باندھے تھے ٭ ع **وعن** ابی ھریرۃ انھم اصابھم جوع فاعطاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرۃ تمرۃ رواہ الترمذی ٭ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی فقرا صحابہ کو بھوک پس دیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی اوپر اون صحابہ کو پہونچی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتے تھے ٭ ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا من نظر فی دینہ الی من ھو فوقہ فاقتدی بہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو دونہ فحمد اللہ علی ما فضلہ اللہ علیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینہ الی من ھو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو فوقہ فاسف علی ما فاتہ منہ لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا رواہ الترمذی ٭ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونسے نقل کی اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا اونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جسمیں ہوں وہ لکھتا ہے اوسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکھے بیچ امر دین اپنے کی یعنی اچھے اعمال کے کرنے میں طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوس سے یعنی علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کرے اوسکی یعنی صبر کرنے میں طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنے برائیوں کی سے یا تاسف کرے ان کمالات پر کہ فوت ہوئے اوس سے اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کی کہ کم ہو اوس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سے مال و جاہ میں پس تعریف و شکر کرے اللہ کا بنا بر فضیلت دینے خدا کے تعالی کی اوسکو اوسپر لکھتا ہے اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صابر بھی یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کرے اپنے دین میں طرف اوسکی کہ وہ کم ہو اوس سے یعنی اعمال صالحہ میں اور رسیدہ ہو اوسکو عجب اور غرور و تکبر اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اوس سے یعنے مال و جاہ میں اور رسیدہ ہو اوس کو حرص آرزو میں غم کرے اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہیں لکھتا ہے اوسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی بسبب صابر ہونے ایک چیز کی سے اوس سے دو چیزوں کو کر گئے نہیں ہیں بلکہ برخلاف اوسکی کیا کہ کفران اور جزع فزع زبان اور دل سے کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہے اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہے جیسے قول اللہ تعالی کی ان فی ذلک لآیات لکل صبار شکور اور حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کی دو نصف ہیں ایک نصف اوسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنے تئیں سیئات سے اور شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا اعضا سے ٭ ع **وذکر** حدیث ابی سعید ابشروا یا معشر صعالیک المھاجرین فی باب بعد فضائل القرآن اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کہ سرا اوسکا یہ ہے ابشروا یا معشر صعالیک المھاجرین الخ بیچ اوس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کے ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی عبد الرحمن الحبلی قال سمعت عبد اللہ بن عمرو وسألہ رجل قال السنا من فقراء المھاجرین فقال لہ عبد اللہ الک امرأۃ تأوی الیھا قال نعم قال الک مسکن تسکنہ قال نعم قال فانت من الاغنیاء قال فان لی خادما قال فانت من الملوک قال عبد الرحمن فجاء ثلثۃ نفر الی عبد اللہ بن عمرو وانا عندہ فقالوا یا ابا محمد انا واللہ ما نقدر علی شیء لا نفقۃ ولا دابۃ ولا متاع فقال لھم ما شئتم ان شئتم رجعتم الینا فاعطیناکم ما یسر اللہ لکم وان شئتم ذکرنا امرکم للسلطان وان شئتم صبرتم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فقراء المھاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیمۃ الی الجنۃ باربعین خریفا قالوا فانا نصبر لا نسأل شیئا رواہ مسلم ٭ اور روایت ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے کہ کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہتے تھے

یعنی دوسری خصلت کا بیان ۱۲

[illegible] صبار شکور [illegible] ۱۲

یعنی جو کچھ کہ بعد اسکی بیان ہوگا اس حال میں کہ پوچھا اونسے ایک شخص نے یہ کہ کہا کیا نہیں ہیں ہم فقرا مہاجرین سے کہ بشارت دی گئی ہیں ساتھ سبقت دخول اسکے بہشت میں پہلی واسطے اوسکی عبداللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیری عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اوسکی کہا کہ ہاں میری بیوی ہے کہ جگہ پکڑتا ہوں میں پاس اوسکی کہا عبداللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیری مکان کہ رہے تو اوسمیں کہا اوس شخص نے کہ ہاں میری پاس مکان ہے کہا عبداللہ نے پس تو ہے دولتمندوں سے یعنی مہاجرین کی دولتمندوں میں سے ہے اسلیے کہ اونکی فقرا کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی دوسری چیز نہ تھی کہا اوس شخص نے یعنے جبکہ سنا عبداللہ سے کہ عورت اور مکان کی ہونے سے اوسکو غنی کہا تو اوسنے کہا کہ میری لیے خادم ہے یعنی لونڈی یا غلام یا نوکر کہا عبداللہ نے کہ پس تو پادشاہوں میں سے ہے یعنی اونکی حکم میں ہے یعنی تجکو فقیر کہنا نہیں ہے درست کہا عبدالرحمن نے اور آئے تین شخص طرف عبداللہ بن عمرو کی اور میں پاس تہا اونکی پس کہا اونہوں نے اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہیں قدرت رکھتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنی پر اور نہ کسی جانور پر یعنے تا کہ جہاد اور حج کریں اوسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنی ایسا نادار ہیں تا کہ بیچیں ہم اوسکو اور صرف کریں مال اوسکا پس کہا عبداللہ نے اونکو کہ کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو تم یعنی یہ کہ دیویں تمکو کچھ اپنے پاس سے تو پھر آنا ہماری پاس پس دیں گا میں تمکو وہ چیز کہ میسر کری اللہ تعالی واسطے تمہاری یعنے اسوقت کچھ حاضر نہیں پھر آنا دوں گا اور اگر چاہو تم ذکر کرا دوں میں قصہ تمہارا واسطے پادشاہ کی کہ اوسوقت میں معاویہ تھی یعنی وہ کچھ تمکو دیکر فارغ البال کردیں اور اگر چاہو صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہ مقام کمال والوں کا ہے اسلیے کہ تحقیق سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی کہ تحقیق فقرا مہاجرین کی پہلی جاوینگے دولتمندوں سے دن قیامت کی طرف بہشت کے چالیس برس کہا اونہوں نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتی ہیں نہیں مانگتی ہم کچھ یعنی تجھسے یا نہ مانگیں گے کسی سے بعد اسکی نقل کی یہ مسلم نے

وعن عبد الله بن عمرو قال بينا انا قاعد في المسجد وحلقة من فقراء المهاجرين قعود اذ دخل النبي صلى الله عليه وسلم فقعد اليهم فقمت اليهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليبشر فقراء المهاجرين بما يسر وجوههم فانهم يدخلون الجنة قبل الاغنياء باربعين عاما قال فلقد رايت الوانهم اسفرت قال عبد الله بن عمرو حتى تمنيت ان اكون معهم او منهم رواه الدارمي اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا اوسوقت کہ تہا میں بیٹھا مسجد میں یعنے مسجد نبوی میں اور حالانکہ حلقہ تہا فقرا مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہاں تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہو کر طرف فقرا کے پس گیا میں اوٹھ کر کھڑا ہوا میں مائل طرف اونکی یعنی واسطے متابعت حضرت کے اور حاصل کرنی نزدیکی کی اونسے اور تا کہ مطلع ہوں اوس کلام پر کہ حضرت فرماویں اونسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دی جاوے فقرا مہاجرین ساتھ اوس چیز کی کہ خوشحال کرے اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے بہشت میں پہلی توانگروں سے چالیس برس کہا عبداللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھی میں نے رنگ فقرا کی کہ روشن تاباں ہوئے یعنی بسبب اس بشارت کے کہا عبداللہ بن عمرو نے بہت روشن ہوئے منہ یہانتک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوؤں میں ساتھ اونکی یعنی دنیا میں ہمیشہ اون جیسا یا اونمیں سے یعنے عقبے میں یا ہوں اونکی جماعت میں نقل کی یہ دارمی نے **ف** وجہ سے مراد واسطے یا یعنے مونہہ کی ہے یعنی خوشی کی اونکی اونکو وظاہر ہوا اثر اوسکا اوپر ظاہر جلد چہرہ اونکی کی اور اونمیں لفظ او تنویع کی لیے ہے اور معنی اوسکی فکر کیے گئی یا شک کی لیے ہے یعنی صحت کہا میں کہ ہوں میں جملہ فقرا مہاجرین سے

وعن ابي ذر قال امرني خليلي بسبع امرني بحب المساكين والدنو منهم وامرني ان انظر الى من هو دوني ولا انظر الى من هو فوقي وامرني ان اصل الرحم وان ادبرت وامرني ان لا اسال احدا شيئا وامرني ان اقول بالحق وان كان مرا وامرني ان لا اخاف في الله لومة لائم وامرني ان اكثر من قول لا حول ولا قوة الا بالله فانهن من كنز تحت العرش رواه احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

دوست رکہی مینی اونکو ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ خصلتون کی اول حکم کیا مجھکو ساتھ دوستی مسکینون کی اور نزدیک ہونی کی اونسی دوسرے
حکم کیا مجھکو کہ نظر کرون بیچ طرف اوس شخص کے کہ کمتر ہی مجھسے یعنی امور دنیا مین نہ نظر کرون بیچ طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہی مجھسے یعنی مال اور جاہ اور منصب
مین تیسری حکم کیا مجھکو یہ کہ ملاؤن رشتہ ناتے کو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی نا آوی الا اور چوتہی حکم کیا مجھکو یہ کہ نہ مانگون مین کسی سی کچہہ اور پانچوین حکم کیا مجھکو کہ کہون
مین حق بات اگرچہ تلخ اور ناخوش آیند ہو یعنی سننی والی پر اور چہٹی حکم کیا مجھکو یہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور نہی منکر کی
ملامت کرنی سی ملامت کرنیوالی کی سی اور ساتوین حکم کیا مجھکو یہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہ سات خصلتین اور خزانی
سی ہین کہ رب العرش کے لئی ہی نیچی عرش کے کہ فیوض اور برکات اون سی نازل ہوتی ہین نقل کی یہ احمد نی **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو
سات خصلتون مذکورہ کی طرف پہیری ہی اور ملا علی قاری نے اس کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیطرف کہا کہ یہ کلمات جملہ گنج معنوی ہی ہین کہ
رکہا گیا ہی وہ گنج نیچی عرش رحمان کی نہین پہونچتا طرف اوسکی کوئی مگر یہ حول خدا اور قوت اوسکی کی یا گنج ہین گنجون جنت کی سی اسلئی کہ عرش
چہت اوسکی ہی اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سی ہین کہ نیچی عرش کی ہی اسلئی کہ یہ بات بلا دلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سے
صحاح ستہ وغیرہ مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کی گنجون مین سے اور اختلاف کیا ہی علما نے اسکی معنون مین بعضون نے تو کہا کہ اس کلمہ کا
نام کنز رکہا گیا اسلئی کہ یہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست اور محفوظ ہونی اپنی کی لوگون کی نظرون سی یا اسلئی کہ یہ جنت کی ذخیرون مین سے ہی یا یہ کہ اوسکی
کہنے والی کی لئی ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت مین اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین نے یہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپ نے کہ جانتا
تو کیا ہی تفسیر یعنی معنی اوسکی مین نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا نہین ہے پہرنا اور بچاو اللہ کی گناہ سی مگر ساتھ بچانی اللہ کے
اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی انتہی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نی وصیت کی ہی طالبونکو ساتھ تکرار اس کلمہ کے اور کہا ہے
کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اس سے واسطی توفیق عمل کی نہین ہی انتہی **وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
یُعْجِبُہٗ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثَۃٌ اَلطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّیْبُ فَاَصَابَ اثْنَتَیْنِ وَلَمْ یُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّیْبَ وَلَمْ
یُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتی ہین اونکو دنیا مین سے تین چیزین ایک کہانا
یعنی واسطی حفظ بدن کی اور قوت حاصل کرنی کی عبادت پر اور دوسری عورتین یعنی واسطی بچانی نفس کی بری خطرون سی اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت
دماغ کی کہ وہ جگہ عقل کی ہی یعنی حکما کی نزدیک پس پائین آنحضرت نی دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی بکثرت پائین تین بیبیان
یہانتک کہ نو تہین اور پائی خوشبو یعنی حاصل رہی باوجودیکہ عرق آپکا اسطرح کی خوشبو ہوتا کہ خوشبو سی زیادہ خوشبودار تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نی
ف یعنی بکثرت پس اطلاق نفی کا مبالغۃً کی لئی ہی اسلئی کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہین ہوئی جو کی روٹی سی دو دن پے درپے تا وفات
اور یہ بات بسبب اختیار کرنی حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حسن عمل جلالی جو انچی سبب کی لئی ہی یہ بات پسند کی تو ایسی طرح کی تسکین
تہین ملتی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ**
فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِیِّ بَعْدَ قَوْلِہٖ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہ احمد اور نسائی نی اور
زیادہ کیا ابن جوزی نی بعد قول حضرت کی حبب الی لفظ من الدنیا کا **ف** گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت میری کہ نماز مین
مجھکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسیلئی فرماتی آنحضرت راحت دی ہمکو یا بلال یعنی اذان کہکر تاکہ نماز پڑہین اور بیچ اوس مشغول

ہوون اور مناجات حق مین مشغول ہوون و لفظ قرہ یا مشتق ہی قر سے ساتھ زبر قاف کی یعنی قرار اور ثبات کی سلیی کردیدہ بسبب لطا مر محبوب کے قرار پاتا ہی اور بسبب دیدار اوسکی کی آرام پکڑتا ہی اور کسی اور کیطرف نہین دیکھتا اور بسبب دیکھنی غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکھتا رہ جاتا ہی اور یا مشتق ہی قر سے ساتھ پیش قاف کی یعنی سردی اور خنکی آنکھ کی اور لذت اوسکی کی بمشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسیلیی فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور گرمی اور سوزش آنکھ کی بیچ دیکھنی دشمنون کی آتی ہی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی الخ یعنی اوسکی روایت مین یون ہی حبب الی من الدنیا الطیب الخ جانا چاہیی کہ لفظ حدیث کی جسپر اتفاق کیا ہی آئمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اور نیز یہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طبرانی نی تینون معجمون اپنی مین اور خطیب نی تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل مین اور حاکم مستدرک مین بسند اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی مین بھی وجود دسری ہی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی لفظ ثلث کی یعنی بعد لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سے پایا نہین گیا باوجود تغیر و تفتیش کے کہ دو جگہہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جسیکہ اس کتاب مین مذکور ہی اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک و لفظون مین سی کہ من الدنیا اور ثلث مین ہو تو بھی اشکال نہین اور اگر دونون ہو تو اشکال کہتا ہی آسلیی کہ نماز دنیا سی نہین ہی اور جواب اسکا یہ دیتی ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سی امور طبیعہ دنیویہ سی ہین اور تیسری امور دین سی ہی پھر صلوٰۃ جمہور کی نزدیک محمول ہی اوپر معنی معروفہ پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوٰۃ سی اس حدیث مین وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بھیجا اونکو طرف یمن کی یعنی قاضی کر کر فرمایا دور رکھہ تو اپنی تئین استراحت اور تن آسانی سی اسلیی کہ بندگان خاص خدا ای تعالی کی نہین آسائش و استراحت مین ہوتی نقل کی یہ احمد نی ف بلکہ آرام و استراحت خاص کام فرعون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا انہم کانو قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی تقضاء شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی کہانی پینی اور خواہشون مین ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہے علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہوا اللہ کی ساتھ تھوڑی سی رزق کی یعنی قناعت کری تھوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتھ تھوڑی سی عمل کی یعنی طاعت کی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہٗ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بھوکا ہوا یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پھر ڈہانکی اوسکو لوگون سے یعنی نہ کہی کہ مین بھوکا ہون تا کچھہ کہانی کو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون تا کچھہ بخشین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عز وجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہہ کہ پہونچاوی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف مراد بھوک سی وہ بھوک ہی کہ جسکو ساتھ اوسکی صبر اور جائز ہو اوسکا چھپانا والا صریح ہی حلال نہی کہ ایک آدمی اگر مرجاوی مارے بھوک کی اور سوال نکری یا کہاوی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہی گنہگار ہو ع وَعَنْ عِمْرَانَ

ابن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب عبدہ المؤمن الفقیر المتعفف ابا العیال رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست کہتا ہی اپنی بندہ مسلمان کو کہ فقیر اور باعیال دار ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی باوجود عیال دار اور فقیر ہونی کی بچتا ہی حرام اور سوال کرنی سی پس مومن کامل ہی اپنی دوست کہتا ہی اللہ تعالی ع ع **وعن** زید بن اسلم قال استسقی یوما عمر فجیئ بماء قد شیب بعسل فقال انہ لطیب لکنی اسمع اللہ عز وجل نعی علی قوم شہواتہم فقال اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا فاخاف ان تکون حسناتنا عجلت لنا فلم یشربہ رواہ رزین اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایک دن حضرت عمر نی پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نی کہ تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش آیند ہی لیکن میں نہیں پیتا اسکو اسلیی کہ میں سنتا ہوں خدای تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشوں نفس اونکی کو اور سرزنش کیا اونکو پس فرمایا اللہ تعالی نی لی گئی تم اور بہرہ ور لیں تمنی لذتیں اور نعمتیں اپنی بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتہ اونکی پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب اونکا ہمکو اسی عالم میں پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نی **ف** یعنی میں اگر یہ پانی پیوں اور لذت حاصل کروں اوسمیں کیونکر تو ڈرتا ہوں کہ یہ ثواب ہماری عملوں کا ہو کہ دنیا میں دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسی کہ کافروں کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی میں ملجاتا ہی اور آخرت میں کچہ نصیب نہیں اور یہ آیت من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کی حق میں نازل ہوئی ہی لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا ع ع **وعن** ابن عمر قال ما شبعنا من تمر حتی فتحنا خیبر رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہیں سیر ہوئی ہم یعنی گروہ صحابہ نی ساتہ آنحضرت کے کہجور سی بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہمنی خیبر کو کہ وہاں کہجوریں بہت تہیں نقل کی یہ بخاری نی

باب الامل والحرص

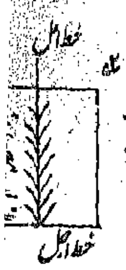
باب بیچ بیان آرزو رکہنی اور حرص کرنی کی **ف** امل ساتہ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکہنی اور حرص کی معنی ہیں زیادتی آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی ان تحرص علی ہداہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کری تو بیچ ہدایت اونکی کی اور قاموس میں لکہا ہی کہ بدترین حرص یہ ہی کہ لیوی تو حصہ اپنا اور طمع کری تو اپنی غیر کی حصہ میں انتہی اور مراد امل سی یہاں درازی امل یعنی آرزو کی ہی مرد دنیا میں اسحال میں کہ غافل ہو تیاری کرنی سی موت کی لیی اور توشہ آخرت سی جیسی کہ فرمایا حق سبحانہ نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور درازی آرزو کی بیچ حاصل کرنی علم و عمل کی محمود ہی بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکہوں گا نویں کو بہی یعنی محرم کی اور اسی طرح حرص کرنی بیچ اوس جمع کرنی مال کی اور کثرت جاہ کی ہی سبب والا حرص کی جہاد پر اور علوم کی حاصل کرنی پر اور بہت کرنی اعمال نیک مستحسن ہی بلا نزاع ع ع

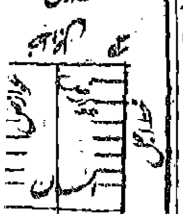
الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عبد اللہ قال خط النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطا مربعا وخط خطا فی الوسط خارجا منہ وخط خططا صغارا الی ہذا الذی فی الوسط من جانبہ الذی ہو فی الوسط فقال ہذا الانسان وہذا اجلہ محیط بہ وہذا الذی ہو خارج املہ وہذہ الخطط الصغار الاعراض فان اخطأہ ہذا نہشہ ہذا وان اخطأہ ہذا نہشہ ہذا رواہ البخاری روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہ کہینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شکل مربع کی چار خطوں سی اوسکا احاطہ کیا تہا اور کہینچا ایک خط بیچ میں اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلتی تہا اوس شکل سی اور کہینچی چہوٹی خط اوس خط کی طرف کہ درمیان میں سی جانب اوس کی سے کہ درمیان میں تہا یعنی دونوں جانبوں اوسکی سی دو جو درمیان میں تہیں اسلیی کہ ایک جانب خط کی اندر ہی اور ایک جانب اوس کی باہر پس فرمایا آنحضرت نی یعنی جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع تہی مثال آدمی

کی ہی اور یہ بیچ کے خط مربع اجل اوسکی ہی یعنی مدت اجل اوسکی کی اور مدت عمر اوسکی کی ہی کہ گہیری ہوئی ہی آدمی کو اور یہ جانب خط کی کہ باہر نکلا ہوا ہی یعنی مربع سی آرزو اوسکی ہی یعنی چیز آرزو کی گئی اوسکی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی کہ میں لونگا اوسکو پہلی آنی اجل اپنی کی اور یہ خطہا ہی اس سبب سی کہ آرزو اوسکی دراز ہی کہ نہیں فارغ ہوتا اوس سی اور اجل اوسکی قریب تر ہی طرف اوسکی اوس سی اور یہ خط چہوٹی عوارضات ہیں یعنی آفات و بلیات مثل امراض و بہوک اور پیاس وغیر ذالک ان چیزوں میں کہ پیش آویں آدمی کو اور ہلاک کریں ہر جانب سی متوجہ ہیں اوسکی پر اور متصل ہیں ساتھ اوسکی لیکن خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ معین پہونچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور اگر گذر گیا یہ حادثہ بہی پہونچا حادثہ دو سرا نقل کی بخاری نے **ف** حاصل یہ کہ آدمی امیدیں دور دراز رکہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پہونچیگا اون امیدوں کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتھ اوسکے آرزوؤں سی اور آرزوؤں اور امید کو بغیر پہونچی جان دیتا ہی اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نی یہ لکہی ہے اور اولی یہ ہے کہ گرد اسکے جاویں عدد خطوط کی سات اسلیی کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اس لیی کہ دس ایسا عدد ہے کہ تعبیر کے جاتی ہی ساتہ اوسکی کثرت اور ساتہ اشارہ ہی طرف سات اعضا کی پہر دیکہی میں نے ایک اور صورت غیر صورت لکہی ہوئی مشہورہ کی اور وہ ظاہر تر ہی تصویر میں فقیر دو صورت یہ ہی ع ح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سی کہ کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ میں نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سی آرزو آدمی کی ہی اور یہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اسوقت کہ آدمی اسی طرح ہی اور انہی اندیشہ میں ہی کہ ناگہان پہونچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور ترہے پہونچے ناگہان اجل پہونچتی ہی اور بغیر از حاصل ہونی آرزو کی جل کہڑا رہتا ہی م ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہیں اوس میں دو چیزیں حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور نہ دینی پر اور حرص درازی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہ دو صفتیں اوس میں شکستہ اور سست نہیں ہوتیں اسلیی کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کی ہاتہ نہیں آتیں اور یہ سبب قوی ہونی انکی کا بسبب ضعف بدن کی ہی اوس میں شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون کرتی تہی ضعیف ہوگئی وہ دفع اوسکو نہیں کر سکتی سعد بخہای خودی بد محکم شدہ ۰ قوت ہر کندن آن کم شدہ ۰ ا م ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزوں میں محبت دنیا میں اور درازی آرزو میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازی آرزو و عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو ۱۲ ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ چہوڑی خدای تعالی نی جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سی کہ ڈہیل دی اللہ تعالی نی اوسکی اجل کو







یہان تک کہ پونہچایا اوسکو ساٹھ برس کو نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی پہر توبہ و عذر خواہی نکی اور پہچونی گناہ
ابلے رکیا جگہہ عذر کی رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڑا ہوون گا توبہ کرون گا بڈہا کیا کہیگا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی عبارت کے
یہ ہین کہ ثابت اور واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اسمین تقصیر نہ کری ۲ **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا
التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا اگر ہوون ابن آدم کی لیے دو جنگل بہری ہوی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈہی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا
ہی بسبب حرص کی اور نہین بہرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنی جبتک گور مین نہین جاتا حرص اوسی نہین جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر کی
ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جس کسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیے کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر
باطن سے اور یا یہ معنی ہین کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتہ رحمت کی جسپر کہ چاہتا ہی ساتہ توفیق ازالہ اوس خصلت بری کی اور تہذیب نفس
کی اوس سی اور اس مین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹہہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ۳ **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ
نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعض بدن میرا یعنی دونون مونڈہی میری جیسے ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنی کے
پکڑ لیتی پس فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون سی کہ قبر مین آسودہ ہین سب
سے گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتہ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** کہا میرک نی کہ اسمین نظر
ہے اسلیے کہ یہ جو روایت یہان نقل کی ہی یہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا
یا تنویع کی لیے ہی یا بمعنی بل کی ہی ترقی کی لیے یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنی والا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیے کہ مسافر
کبہی چند روز کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنی والا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی
نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہی جاننا چاہیی کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور ٹوٹ
جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونی سی روح کی لیی اور روح بدن کی مرنی سی معدوم و نابود نہین ہو جاتی
بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کی جاتی ہین اوس سی آنکہین اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام اعضا
اور حواس اور جدا کیی جاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیی جاتی ہین گہوڑے
اور اونٹ و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچہہ اسباب و آلات دنیا کے ہین
پس مشابہ ہونا ساتہ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہ ہی کہ منقطع کری ساتہ علائق بدنی کی حتی الامکان یعنی قطع
کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکی تصرف مین ہی سب دنیا سے
اوسکے ملک سی نہین ہی بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سی ہی اور عاریت اوسکی پاس ہی کہ اوسکی جانے سے غمگین نہو اور نہ اوسکی
ہونی سی خوش اور اسیطرح انقطاع کری اہل و اقارب سی اور آشنا اون سی اور اونکی سبب سی حرام و مکروہ مین نہ پڑی

پس

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتون کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردون کی اور داخل ہوگا اونکی حکم مین بعد ان رعایت کری اور شرائط
آداب کی کہ بسبب اونکی مشابہ ساتھ مردون کی ہوا ایک اونمین سی توبہ ہی اور وہ باہر آنا ہی ہر مطلوب سی سوای خدای تعالی کی جیسکہ
موت سی اور زہد ہی اور وہ باہر آنا ہی دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی سی جیسی کہ موت سی اور توکل ہی اور وہ
باہر آنا ہی قید اسباب سی جیسی کہ موت سی اور قناعت ہی اور وہ باہر آنا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسکہ موت سی اور توجہ الی اللہ اور سو نہہ
پہیرنا ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی نہیں رہتی کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوای خدای جل و علا کی اور صبر ہی اور وہ باہر آنا ہی
حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کی جیسی موت بی مجاہدہ ہی اور رضا ہی اور وہ باہر آنا ہی خوشنودی نفس سی اور در آنا بیچ خوشنودی
حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار مولی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسی کہ
موت سی اور ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی ذکر ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی اور مراقبہ ہی اور وہ باہر آنا ہی حول و قوت سی جیسی کہ
موت سی یہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کی پڑیگا یہ ہین معنی قول آنحضرت کی
وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بہی یہی معنی رکہتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہی شیخ عبدالوہاب متقی
نی بیچ رسالہ فضل التوبہ کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن عبد اللہ بن عمرو قال مر بنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا وامی نطین شیئا فقال ما ھذا یا عبد اللہ قلت شیء نصلحہ قال الامر اسرع
من ذلک رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم پر اس حال مین کہ مین اور مان میری مٹی سی لیپتی تہی کچہ یعنی دیوار یا چہت کو پس فرمایا آنحضرت نے
کہ کیا ہی یہ یعنی لیپنا ای عبد اللہ کہا مین نی ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکی کی از یاد
استحکام کی لیی فرمایا آنحضرت نی امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اجل قریب
ہی خراب ہونی اس گہر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گہر کو بخوف گر پڑنی کی پہلی مرنی تیری کی اور ہی یون کہ تو مرجاویگا پہلے
گرنے اوسکی کی پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گہر سی اور اس مین دل کا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ بنانا ضروری نہوگا
بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیی ہوگا ع وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یہریق الماء
فیتمسح بالتراب فاقول یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ رواہ فی
شرح السنۃ وابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پیشاب
کرتی یعنی کبہی پس تیمم کرتی مٹی سے یعنی پہلی اسکی کہ وضو کرین پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور
نہین کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجیی فرماتی آنحضرت کہ کس چیز نی معلوم کروایا مجکو یعنی کیا جانون مین کہ شاید کہ نہ پہونچون مین اس
پانی تک نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین ف یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا نکری اور اجل آ پہونچی
اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیی تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرح کی طہارت حاصل ہی ع وعن انس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ھذا ابن آدم وھذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسطہا فقال وثم املہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہ آدمی ہی اور یہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اور سی اور کہا

آنحضرت نے ہاتھ اپنا نزدیک کر دی اپنی کی یعنی واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نے ہاتھ اور دور رکھا آگے سے یعنی واسطے دکہانے درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دور تر ہی آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک ہی اور آرزو دور کہی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی نے یون لکہا ہی کہ یہ ابن آدم ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ اشارہ حسیہ ہے طرف صورت معنویہ کی اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہ ہی کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنی ہاتھ سے آگی کی جانب ایچ پیچ مسافت زمین کی یا بیچ مسافت ہوا کی طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہی پہر پیچہے ہٹایا ہاتھ اور رکہا قریب اوس جگہہ کی کہ رکہا تہا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اوسکی ہی اور رکہا ہاتھ اپنا یعنی وقت کہنے ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کی بیچ عقب اوس مکان کی کہ اشارہ کیا ساتھ اوسکی طرف اجل کے پہر پہیلایا ہاتھ اپنا یعنی بہت کہولنی بالشت کی ساتھ ہتیلی اور اونگلیون اپنی کی یا معنی بسط کی یہ ہین کہ پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتھ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہ کہ اس اشارہ سی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سی اور آرزو اوسکی دراز تر ہی اجل اوسکی سی جیسی کہ کسی ایک شاعر نے رحمت کری اللہ اوسپر کہا ہی کل امرئ مصبح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہ مضمون مجہی سوجہا ہی اس مقام مین واسطے واضح کرنے مطلب کے **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُودًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ إِلَى جَنْبِهِ وَآخَرَ أَبْعَدَ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا الْأَجَلُ أُرَاهُ قَالَ وَهٰذَا الْأَمَلُ فَيَتَعَاطَى الْأَمَلَ فَلَحِقَهُ الْأَجَلُ دُونَ الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سی تو دونون سی پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہی یعنی کیا ہی معنی اونکی اور کسکی مثال ہین یہ کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہ انسان ہی یعنی پہلی لکڑی مثال کی ہی اور یہ دوسری لکڑی اوسکی پہلو مین گاڑی ہین مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سی کہا ابو سعید خدری نے کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہی یہ آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہی اوسکی حاصل ہونی کا پس پہونچتی ہی اجل یعنی پہلی اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ أُمَّتِي مِنْ سِتِّينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹہہ برس سی ستر برس تک ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹہہ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبہی اس سی زیادہ بہی ہوتی ہی جیسی کہ آگی کی حدیث مین فرمایا ۱۲ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹہہ کی ستر تک اور کمتر ہین امت میری سی ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ستر سی کہ پہونچین سو برس کو یا زیادہ اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر درازی عمر کی اس امت مین عمرین صحابہ اور ائمہ مین سی یہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے

مری اور اسماء بیٹی ابو بکر کی سو برس کی اور حال و شکایہ تہا کہ نہ دانت ٹوٹی تہی اور نہ عقل میں کچہ خلل آیا تہا اور ان دونوں سی زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تہی کہ ایک سو بیس برس کی ہوکر مری ساٹہ برس کفر کی حالت میں اور ساٹہ ہی برس اسلام میں اور انسی زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر میں مری واللہ اعلم **وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ** اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونہوں نے نقل کی اپنی باپ سے اونہوں نے اپنی دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہی اور اول فساد اس امت کا بخل ہی اور دراز رکہنا آرزوی بقا کا دنیا میں نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالی رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور زہد بیرغبتی کرنی دنیا میں اور جب یقین برازقیت حق پیدا ہوتا ہی تو بخل نہیں کرتا اسلیے کہ بخل بسبب بی یقینی پہونچنی رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو پہر کہاں سی کہاونگا اور جب سبب کیا درازی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا میں نہیں ہی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہ ضد میں یقین کے برازقیت حق کی اور زہد کے یعنی کے دنیا میں اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکہا ہی کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہونچی اور سند پکڑی اوسنی ساتھ دلیل اور برہان کے ہو کہ اثبات حق کری اوسکو علما اور متکلمین کے اصطلاح میں یقین کہتے ہیں لیکن صوفیہ کی نزدیک جبتک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دلپر اور ان چیزوں کی رغبت دلاوے کہ موافق ہوں شرع کی اور بازرکہی ان چیزوں سی کہ مخالف شرع کی ہوں اوسکو یقین نہیں کہتے مثلا سب لوگوں کو جزم آنی موت کا حاصل ہی لیکن جسکے دلپر ذکر موت کا غالب ہو اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سی مستعد رہی موت کا ساتہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی گناہوں کی وہ صاحب یقین ہی اور یقین چاہیے اگرچہ تمام چیزیں کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی جگہ یقین کے ہیں یعنی اونپر یقین لانا چاہیے لیکن اصول اونکی چار چیزیں ہیں کہ سالک کو اونپر یقین کرنا ضروری ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچہ واقع ہوتا ہی حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسری توکل اور یقین کامل رکہنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پہونچانی رزق کی تیسری یقین کرنا بیچ جزای اعمال کے قسم ثواب و عذاب سی چوتہی یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندوں کی احوال پر حال میں فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہ ہی کہ نہیں التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنی رزق کی اجمال ہے بیچ طلب کی یعنی اوسکی کی تہی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنی میں اور ترک کرنا اسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین کا بیچ جزای اعمال کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدای تعالی کی یہ ہی کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث میں یقین کرنا ہی رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل کرنا اونپر جیسا کہ کہا ہے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہونچنی رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدای تعالی پر ایک مرتبہ عالی ہی مراتب سی اور اوس سی چارہ نہیں سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ نی اکثر پردی خلق کی حق سی دو ہیں فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونوں پردوں میں

اور منقول ہی اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہی مین نی ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نی بس کر پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کیطرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پیچہی اوسکی اور قصد کیا طرف تلوار اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سے طواف میں اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تہا جسم اوسکا اور زرد ہو گیا تہا رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہپر اور کہا پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم پہر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور بہی سوای اسکی پس پڑہا مین نی فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا سبحان اللہ کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہ سچ مانا کہنا اوسکا یہان تک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانی کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتہ اوسکی دم اوسکا ع مدارک **وعن سفیان الثوری قال لیس الزهد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزهد فی الدنیا قصر الامل رواه فی شرح السنة** اور روایت ہی سفیان ثوری سے کہ کہا نہین زہد دنیا مین ساتہ پہننی کپڑی موٹی اور سخت کے اور ساتہ کہانی دال دلیے اور بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہین ہی زہد دنیا مین مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی شرح السنہ مین **ف** غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اوسکی خشن ساتہ زبر خ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اوسکی جشب ساتہ زبر ج اور زیر شین کے کہانا سخت بے مزہ اور بعضون نی کہا روٹی بغیر سالن کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی لیے ساتہ جلدی کرنے کے طرف توبہ کی اور علم و عمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقۃ وہ ہی کہ ہووے حال قلبی کی کہ بیزار ہو دنیا سے اور رغبت کرے طرف عقبے کے اوسی پر ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی اسلیے کہ برابر ہین دونون امر انمین باعتبار حقیقت کی اگرچہ ہی لباس کی بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بی مزہ کہانی کو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندی کی طریقت پر حاصل یہ کہ حب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک ہونی والی کی نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کی اور مشابہ ہی دل کشتی کی کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی توڑ دیتا ہی اوسکو معہ بیٹہنے والون اوسکی کی اور اگر باہر اوسکی رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری کرتا ہی اوسکو اور پہنچاتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکی کی چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نی صوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہننا لباس عوام کا اور بعضون نی لباس امیرونکا واسطے چہپانی احوال اپنی کی **وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزهد فی الدنیا قال طیب الکسب وقصر الامل رواه البیهقی فی شعب الایمان** اور روایت ہی زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے کہا ہی امام مالک کا کہ سنا مین نے امام مالک سی اس حال مین کہ پوچہا گیا اونسے کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہی مکسوب یعنی کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہ بہت کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی اور زہد کرنا دنیا مین بہت لایا ہی عشقی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ وجہ سے اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ ترک کرنی دنیا کی اور پہننی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور سینے گستی کی ہے

اوسکو دیکھا کہ نہین ہی حقیقت نہ کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نی بلکہ حقیقت وسکی یہ ہی کہ کہاوی تو حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت
پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتہ حرام کرنی حلال کی اور نہ ساتہ ضائع کرنی
مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہ ہی کہ نہ ہووی اس چیز پر کہ تیری ہاتہ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا بہ نسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتہ مین ہی ش ع

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

باب ہی بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کے لیے ف یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطی صرف کرنی انکے کے عبادت اور طاعت مین ش ع استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت ور اشتقاق مال کا میل ہی اسلیی کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتہ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جینا اور ساتہ پیش عین اور پیش میم کی بہی آیا ہی اور یہ فصیح تر ہے اور اگر بمقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی ش ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نی ف متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سے یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو ولعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سی اور تورع کری خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتہ مال کی ہی یا ساتہ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتہ مال کی ہی اور یہ منافی بہی نہین ہی غنای نفس کے اس لیے کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہی غنا مین اور یہ تقریر ہوتا ہی اوسپر غنای زائد کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہ کہ مراد اس سی غنی شاکر ہی اور راس دلیل پکڑی ہے بعضون نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن بہت ہیں خلاف اسکے ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب ہی انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنی والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہ شامل ہی فقیر کو بہی اور یہ ظاہر تر ہی اور حفی ساتہ حای مہملہ کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنی والی کی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اس مین دلیل ہی اوسکی لیی کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سی اور جسنے فضیلت دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتہ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا حمل کی جاوی اوپر اختلاط اوپر برون کے ش ع

وَذُکِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سرا اوسکا یہ ہی لا حسد الا فی اثنین بیچ باب فضائل قرآن کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیون مین سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہون عمل اوسکے پہر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور بری ہون عمل اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی ف ظاہر عبارت سی یہ حکم غالب کا ہی یعنی اچہی یا بری عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک و بد برابر ہون

تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودی کہ ثابت ہوا اس مادہ کا نادر ہی ہے وَعَنْ عُبَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوا دَعَوْنَا اللّٰهَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ أَوْ قَالَ صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ لَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبید بیٹے خالد کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے یعنے صحابہ میں سے پس مارا گیا ایک ان دونوں میں سے اللہ کے راہ میں یعنی شہید ہوا جہاد میں پھر مرا دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونے بھائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنے تخمینا کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نے اوس پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا تم نے اور کیا پڑھا تم نے نماز میں کہ اوپر پڑھی یعنے کیا دعا کی اسکی لیے کہا صحابہ نے کہ دعا کی ہم نے خدای تعالی سے کہ بخشے گناہ اسکی اور رحمت کرے اوسپر اور پونہچاوے اسکو ساتھ یار اوسکی کی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی کی جنت میں جیسی کہ دنیا میں اتحاد رکھتے تھے آپس میں اور رہتے تھے اکٹھے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکی کی یعنی یہ جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنے اللہ سے کہ پونہچاوے اسکو ساتھ یار اسکے کے گمان آتا ہے کہ مرتبہ اسکا کم ہے مرتبہ بھائی اسکی سے پس کہاں گئے نماز زائد اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی اور کہاں گیا ثواب اور عملوں اس مرد کا کہ بعد اسکی کیے یا فرمایا کہ کہاں گیا ثواب روزہ اسکی کا کہ بعد اوسکی رکھا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصوں کی ہے بہشت میں اور قرب الٰہی میں دور تر اور زیادہ تر ہے تفاوت اس مسافت سے کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہے شہید سے یہاں اشکال وارد ہوتا ہے کہ کیونکر افضل و برتر ہوا عمل اس شخص پچھلے کا کہ ایک ہفتہ میں کیا اوپر شہادت اوس شخص کے کہ پہلے شہید ہوا باوجودی کہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین حق میں پایا بالاتر ہے خصوصا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں کہ زمانہ ابتدای اسلام اور قلت مددگاران دین کا تھا جواب اسکا یہ ہے کہ وہ شخص پچھلا ساتھ مرابطہ تھا راہ خدا میں اور نیت شہادت کی رکھتا تھا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَأَمَّا الَّذِي أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَإِنَّهُ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَأَمَّا الَّذِي أُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيهِ بِحَقِّهِ فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ

بنیتہ وِزرُهُما سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہ کہ اونہی
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اونپر کہ وہ حق ہین پڑہتا ہون
مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین
چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیقت پر وہ یہ ہین پہلی تحقیق شان یہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب للہ دینی کی یعنی للہ دینا
اگرچہ صورت مین نقصان ہی ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین ہی حکم زیادتی کی ہی
نقصان کی اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوسپر یعنی اگرچہ متضمن
تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیے خدای تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کی عزت یعنی اپنی نزدیک جیسی کہ وہ
زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیے اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیے دنیا مین انجام کار
کو جیسی کہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیے ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم
زبردست اور ذلیل مظلوم کی آگی از روی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندہ نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنی کا یعنے
لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی
حاجتین پیش آتی ہین یا لی لیتا ہی اوس سی نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور ایک پر وہ حدیث کہ کہا تہا
مین نے بیان کرنا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا
مگر چار آدمیون کے لیے اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب
اوسکی طریقہ خرچ کرنی کا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین رب
اپنی کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا
تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات
اور ضیافت اور صدقات کی پس یہ بندہ بیچ کاملترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات
کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا
ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہ بندہ بمقتضا ہی علم کے کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست
رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کے ہونی کی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین مثل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہی
پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ
اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی
اوسکو خدای تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال
اپنی کے بغیر استعمال کرنی علم کے یعنے اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطے
سنانے اور دکہانے اور فخر و تکبر کے نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی رب اپنی کا یعنی بسبب نہونی علم کے بیچ اپنے
اور صرف کرنی اوسکی کی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی واروں سی یعنی بسبب قلت رحم اور نہونی علم اور ہونی کثرت

وہ بھی وہی عمل کرتا اور نہیں عمل کرتا اور نہیں ساتھ حق کی بیچ اوسکی کچھ علم کی حق کی خدا اسد کا ہو خواہ بندون کا پس یہ شخص بیچ پلید تر ین مرتبہ کی ہی اور چوتھا وہ بندہ ہی کہ نہیں دیا اوسکو اسد نی مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کے پس وہ کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اسمین فلانی کا سا یعنی اہل شر مین سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی پاداش وہ بد نیت ہی نقل کیے یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** یہان نیت کو اوپر معنی عزم کی محمول کرنا چاہیے آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہ ہین کہ مستعد ہی اوسپر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہین ہی مگر نہ ہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا اوسکو اگر قدرت پاوی اور پہونچی اوس تک تو نہ توقف کرتا ہی مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکھی گنہگار ہی اور ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ عزم زنا زنا نہین ہے لیکن ایک گناہ علحدہ ہی اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ اول وسوسہ شیطان ہی کہ دل مین پڑتا ہی بغیر کسب عمل کے اوسکو ہاجس کہتی ہین اور ہاجس پر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹھی اور باطن مین جولان کری اور پہری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور یہ خصائص اس امت سی ہی بعد ازان ہم ہی کہ قصد و نیت فعل کے رکھی اور حسنات مین بمجرد قصد و نیت کی حسنہ کامل لکھتی ہین اور سیئات مین بعد ازان عزم ہی جیسی کہ بیان کیا اسمین مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا مرح اور حضرت شیخ نی ضمیر فیہ کی تحلۃ عمل اسد فیہ مین مال کیطرف پہیری ہی اور ملا علی حسنے علم کیطرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اسد کی علم مین حق علم کی کہ ادا کرتا ہی حق اوسکا اور عمل کرتا ہی اوسپر ساتھ حق اسد کی اور حق بندون اوسکی کی پس یہ لکھا کہ قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی لفظ یخبط کی حضرت شیخ نی یہ لکھی ہین کہ خبط و خلط کرتا ہی اپنی مال مین اور ہاتھ اور پاؤن مارتا ہی بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کی طریق خیر و شر مین اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق مین جیسی فرمایا ہی لا یتقی الخ اور ملا علی نی یہ معنی لکھی ہین کہ اوٹھتا ہی اور بیٹھتا ہی ساتھ جمع کرنے مال کی اور نہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنی کی اور امساک کی اپنی مال مین **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اسد تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتھ بندہ کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی مین تو کرواتا ہی اوس سی بہلائی پس کہا گیا اور پوچہا گیا آنحضرت سی کہ کسطرح کرواتا بہلائی اوس سی یا رسول اسد فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی یہانتک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سی فضیلت حیات کی لازم آئی کہ اسمین کار نیک کرسکتا ہی **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل اور فرمانبردار کری اپنی نفس کو اسد تعالی کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کری واسطی ثواب اور جزا کی کہ بعد موت کی پاویگا اور احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچھ کہ نفس چاہے جیسے حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دیوی اوسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی

اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہین کرتا ہی اور پھر آرزو اور خواہش رکھتا ہی خدای تعالی سی کہ آمرزیدہ
ہو اور بخشندی ہو اور بہشت مین داخل کری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہ رکھتا ہی اور کہتا ہی
کہ سب میرا کریم و رحیم ہی بخش ہی دیگا مجھکو حالانکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ما غرک بربک الکریم اور فرمایا ہی نبئ عبادی
انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ہی ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین اور فرمایا ہی ان الذین آمنوا والذین
ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ حاصل یہ کہ عمل کرنا اور پھر امیدوار رہنا سچا ہی بلکہ عمل کری اور پھر
امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ بیچ شرح حکم کے کہتے ہین کہ علما باللہ نی
کہا ہی کہ رجا کاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا اوپر اور باز رہی عمل سی اور دلیر کری اوسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین
ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بی عمل کی ایک گناہ
ہی گناہون مین سی اور امید شفاعت بی سبب و بلا علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکھنا رحمت کا اوس سے کہ
فرمانبرداری نکری اوسکی حمق و جہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکھا بخشش کی آرزوؤن نی یہانتک
کہ باہر نکلے دنیا سی اور حال یہ ہی کہ نہین ہے اونکی نیکی کہتا ہی ایک اونمین سی کہ اچھا رکھتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سے
کہ بخشنے والا ہی جھوٹ کہتا ہی اگر اچھا ہوتا گمان اوسکا ساتھ پروردگار کی تو اچھی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو اے
بندگان خدا اون آرزوؤن باطل سے کہ یہ وادی احمقون کی ہین کہ پڑی ہین لوگ انہین قسم خدا کی نہ دی خدای تعالے نے
کسی بندی کو اوسکی آرزوؤن سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نی اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکھتا ہی دراز
عمر اپنی کی اور آرزو رکھتا ہی تو خدای تعالی سی ساتھ کار بد اپنی کی ہوش مین آ کہ ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہی تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ دان کا
جو ابتدای حدیث مین ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوی یعنی فرمانبردار کیا اور ذکر کیا نووی نی کہ کہا ترمذی نی اور اور
علما نی کہ معنی دان نفسہ کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچھی تو حمد کرے
اللہ تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اونسی اور تدارک کری فوت ہوی چیز کا پہلے اسکی کہ حساب کیا جاوے عقبی مین چنانچہ
روایت کیا گیا ہے حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ تعالی نی ولتنظر نفس ما قدمت لغد شروع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا فی مجلس فطلع علینا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلی راسہ اثر ماء فقلنا یا رسول اللہ نراک طیب النفس قال اجل قال ثم خاض القوم فی ذکر
الغنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بالغنی لمن اتقی اللہ عز وجل والصحۃ لمن اتقی خیر
من الغنی وطیب النفس من النعیم رواہ احمد روایت ہی ایک مرد سی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا
تھی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی
کے پس کہا ہمنے یا رسول اللہ دیکھتی ہین ہم آپ کو خوش دل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی
نی کہ پھر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین
ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطے اوس شخص کے کہ ڈری اللہ عز وجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگر چہ ساتھ فقر کی ہو واسطے

پرہیزگار کی بہتر ہی دولتمندی اور خوش دلی ہی اور خوشی کی جملہ نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاوی گا بندہ اوس سے قیامت مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْ** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضَى يُكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهٗ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِينَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا تہا مال اگلی زمانی مین مکروہ و ناپسند یعنی اسلیے کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اوس زمانہ کے لوگون کا تہا اور قوت لایموت بی سعی و تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہون اور امیرون کی پہونچتا تہا اور اونسی ایذا اور خواری نہین پہونچتی تہی پس اما پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہین اور احتیاجین غالب آئی ہین اور رواسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیاء کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خوارے اوٹہائی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سی بچتا ہی پڑنی سی حرام و شبہہ مین اور باز رکہتا ہی اوسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہوتی یہ دنیار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کر ڈالتی ہمکو یہ بادشاہ اور کہا سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ ہاتہ اوسکے کی ان اموال سی کچہہ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیی کہ اصلاح کرے اوسکو یعنی ضائع نکری اوسکو بلکہ بڑہا دی اوسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اس لیے کہ زمانہ ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول اون شخصون کا کہ ہاتہ دینا اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنے کے لیے اور کہا مال حلال نہین اوٹہاتا اسراف کو نقل کیے یہ شرح السنہ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیی اور اوسکو نگاہ رکہی باحتیاط خرچ کری تا چندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ اوس مین اسراف کر سکین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ أَبْنَاءُ السِّتِّينَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکاری گا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ حکم کری گا اوسکو خدای تعالی اوسکا دن قیامت کی کہ کہان ہین ساٹہہ برس کے عمر والے یعنے وہ کہ عمر انکی دنیا مین ساٹہہ برس کی ہوئی تہی اور یہ ساٹہہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی نے انکی حق مین یہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوس مین ایسا عاقل کہ اوسکی شان سی ہی کہ نصیحت پکڑی اور حال آنکہ آیا تمہاری پاس ڈرانے والا یعنے بڑہاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کیے یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ إِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلَاثَةً أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِنِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَكَانُوا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فِرَاشِهٖ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فِرَاشِهٖ أَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ أَخِيرًا

بلیہ

بلیۃ واوثقہم فدخلنی من ذلک فذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ذلک فقال وما انکرت من ذلک لیس احد افضل عند اللہ من مؤمن یعمر فی الاسلام لتسبیحہ وتکبیرہ وتہلیلہ اور روایت ہی عبد اللہ بن شداد سے کہ کہا تحقیق کتنی ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سے کہ تین تن تہی آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی اور ارادہ کیا شہر ہی کا بہ نیت مجاہدہ کی اور تہی وہ فقر وفاقہ والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکے خبرگیری سے یعنے غمخواری اور سامان انکا درست کری تا مجکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تہی یہ تین تن نزدیک طلحہ کے پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا پہر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال مین کہ مرابطا اور نیت رکہنے الا جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکہا مین نے یعنی خواب مین اون تینون کو بہشت مین اور دیکہا مین نے اوس شخص کو کہ مرا تہا اپنی بستر پر آگے سب کی اونکی اور دیکہا مین نی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کہ پاس پاس جاتا ہی اوسکی اور متصل ہے ساتہ اوسکی اور دیکہا مین نے اون تینون کے پہلے کو یعنی جو کہ پہلے شہید ہوا تہا اون مین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخر کی اور سب سی پیچہے ہے پس گذرا میرے دل مین اس سے شبہ یعنی چاہیی تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہے اون سے ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف دیکہا تو نہایت تعجب اور انکار میرے دل مین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نی اور کس چیز کا انکار کیا تو نی اس قضیہ مین سے یعنے آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پہ اور اسی طرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سے جگہہ انکار کی نہین ہے اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سے کہ دراز کی جاوی عمر اوسکے مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوسکی کے خدا ہی تعالی کو ساتہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے ف اور مانند انکی کے تمام عبادتون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر وفضیلت اوسکی زیادہ ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا اعمال اوسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سی اور تاویل وتوجیہ اسکی جو ہی کہ فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا دو مرابطا الخ ع ح

وعن محمد بن ابی عمیرۃ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان عبدا لو خر علی وجہہ من یوم ولد الی ان یموت ہرما فی طاعۃ اللہ لحقرہ فی ذلک الیوم ولود انہ رد الی الدنیا کیما یزداد من الاجر والثواب رواہما احمد اور روایت ہی محمد بن عمیرہ سے اور تہا وہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گری اپنی منہ پر اوس دن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی فرض کیا جاوی کہ وقت پیدائش سی بڑہاپی تک سجدہ اور نمازہی مین مونہہ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہونچی تو البتہ حقیر جانیگا اس اپنے پڑی رہنے کو طاعت وعبادت مین بیچ اوس دن کی یعنی روز قیامت کے یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکہیگا

[illegible]

اور آرزو کرے گا کہ پھر پھیرا جاوے طرف دنیا کی تا زیادہ ہووے اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جس قدر کہ عمر زیادہ ہو تا کہ موجب زیادتی
عمل کے ہو بہتر اور درست تر ہوگی نقل کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے

باب التوکل والصبر

باب ہے بیچ بیان توکل کی اور صبر کے ف وکل اور وکول لغت میں چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زبر اور زیر کے
اسم ہے اوس سے توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتھ پیش کے اسم ہے اوس سے اور شرع میں
عبارت ہے سپرد کرنے بندے کی سے اپنے کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سے اور تبری کرنا اپنی حول و قوت سے اور توکل
سب کاموں میں جاری ہوتا ہے اور اکثر استعمال اوسکا رزق میں ہوتا ہے اور حقیقت میں معنی توکل کی بھروسا اور اعتماد کرنا اوپر
ضامن ہونے حق عز وجل کے رزق بندوں کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اوسکی نہیں ہے بلکہ چاہیے کہ نظر اوس سے ساقط ہو
اسلیے کہ توکل کار دل کا ہے جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہیں ہے اور کسب کار
ساتھ اوسکی منافات نہیں رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتے ہیں واسطے ثابت کرنے مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتے ہیں تا نظر
اسباب سے ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اور سیر کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہونچنے میں شرط نہیں ہے اور بعضوں نے تفسیر کیا ہے
توکل کو ساتھ نکالنے کی کسب اسباب سے بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالی پر اور یہ ابتدا حال توکل کی ہے یا مراد باہر آنا ہے تعلق دل سے ساتھ
اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہیں ہوتی اور یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت سبب ایک اور ترک کرنے اوسکی کے ایک ہی
احوال پر ہوتا ہے مثلا منتہی اگر درخت کا لگاوے اور بطور خرق عادت کے اوسیوقت وہ پھل لاوے تو یقین اوسکا قدرت صانع تعالی پر زیادہ نہ ہوگا اور بعضوں
میں وہ درخت بعد برسہا سال کے بطریق عادت معمولی کی پھل لاوے یکساں رہتا ہے بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت اوسکے کی بیچ صنعت اسباب اور ترتیب اسباب
کے اوپر زیادہ ہے اور بیچ بے سببی کی وہی ایک فعل ہے فقط اور یہاں کتنے ہی افعال مضبوط اور احکام محکم ہیں کہ وہاں نہیں
اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا پیدایش الہی کا ہے اور صبر لغت میں معنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہے ایک چیز سے
کہ اوسکو فارسی میں شکیبائی کہتے ہیں اور شرع میں غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضہ کی اور شیخ نجم الدین
کبری رح نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہے ساتھ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنے نفس کے محبوبات اوسکی سے اور عوارف میں
لکھا ہے کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہے خدای تعالی پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشوں اور خطروں کی اور
فرمایا کہ صبر فرض ہے اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائی فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کی اور چھپانا مصیبتوں کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل
کی بہت ہیں اور بہت لوگ ہیں کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہیں رہ سکتے انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال اوسکا بیشتر
ہی ساتھ صبر کے بلاؤں اور مصیبتوں اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق میں ہے ف جاننا چاہیے کہ مانع قوت
عبادت سے فکر کھانے اور پینے اور حوائج ضروری کی ہے اور نفس مطالبہ کرتا ہے اوسکا کہتا ہے سب چیزیں بازار میں اور
وتھہری ہے اختیار کیا لیکن قوت اور لباس و غیرہ ضروری چیزوں کا کیا علاج کروں اور بدون کسب اور مخالطت کے
ساتھ خلق کی کیونکر ہاتھ آوے پس علاج و فہم کرے اس مطالبہ سے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالی پر میسر نہیں ہوتا اور
رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہیں ہوتا اور تارک اسکا خطر عظیم میں ہوتا ہے اور فراغ عبادت اور

حلاوت اوسمین ہاتہ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتہ قوت یقینی کے نہین بجا لا سکتا
پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث وارد ہین آیا ہی کہ جسکو خوش آوی یہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین
تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدای تعالی کو وکیل امور اپنے کا
اور ضامن صلاح اپنے کا جان کر محض اوسپر اعتماد و بہروسا کرے اور جانے کہ جو کچہ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہی ہرگز
فوت نہوگا اور حکم آلہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانے کہ خدای تعالی ضامن بندون کی
روزی کا ہی وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا اور اس پر قسم کہائی ہی فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ پس اگر
اوپر ضمانت اور وعدی اوسکے اعتماد نکری اور باور نکری تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا
اور مال اور اسباب اور اکتساب کو سوا بہانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوای خدا کی کوئی نہین ہے نے سبب
و بی سبب کے پونہچاتا ہی وَمَن یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اور کسب و سبب مین مشغول ہونی کو بہی با مور خدا کا جانکر اعتماد دل اوپر
نکری اور وعدہ آلہی پر خاطر جمع رکہی اور جانے کہ اگر کسب نکرونگا تو بہی خدای تعالی روزی پونہچاویگا اور یہ درجہ ادنے
اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور اعلی تر
اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اوسکی علم کو سونپے اور کچہ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہ درجہ اولیا کا
ہی وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ مشعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہین ہی منافی توکل کی یہ ہی
کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کرنی والا کہ اعتماد اوسکے دل کا خدا پر ہو جملہ
متوکلون سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہ ہی کہ ہاتہ تمام اسباب سی باز رکہے اور تمام امور مین توکل کری اللہ سے پر
اور سونپے امور اپنے اوسکو بشرطی کہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور
امید خلق سی منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے و الا مشغول
ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور ریا کی بہی ہاتہ سبب سی باز رکہنا
روا نہین اس لیے کہ اکثر انبیا اور اولیائی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور
فتور دیکہے اوسکو ضرور ہے کہ سبب چیزسے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہووی اور
جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سی کہ قطعاً کاربرآری سوا اوسکی نہو اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے
جیسے کہ ہاتہ سے کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود منہ مین چلا جاویگا کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور
حق توکل ایسی امور مین یہ ہے کہ جانی کہ حق تعالی نے طعام اسی لیے پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سب کا وہی ہی یہ سبب
اس کار کا ہی کہ خدای تعالی نے ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتہ پر نکری اور جانی کہ ہاتہ کتنون کی امور بہی سرانجام پاتی ہین اور لیکن
ہاتہ باز رکہنا اوس اسباب سی کہ حاصل ہونا امور کا ساتہ اوسکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اسکی کی روا ہے
اسلیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینی والون کا بہی ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا ہی منافی توکل کی نہین
جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور ... ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی

اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور عیال اوسکی تنگی پر صابر نہیں اور رضامند نہیں اوسکو ترک کسب و نہیں اوسنہ خیرہ رکہنا ہی واسطی عیال کی ایک سال تک روا ہی نفس اپنے کی چالیس روز تک منافی توکل کی نہیں کہ رسول علیہ السلام نے کہا ہی اور اسی طرح ہی علاج بیماری کا اور رکہنا چیزوں ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کی کہ ہر روز کام میں آتی ہیں لیکن اگر کچہہ ذخیرہ نہ رکہی اور سب کچہہ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلی درجہ ہی اوسکی لیی بڑی قوت یقینی چاہی ہیں جسکو سوا ذخیرہ کرنا کی فراغ عبادت اور جمعی حاصل نہو او سکو ذخیرہ رکہنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سی اور چہپانا مرض کا بہتر سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علما نی کہ توکل سوای توحید اور زہد کی راست نہیں آتا اور مراد توحید سی یہان یہ ہی کہ تمام مخلوقات کو پیدائش اللہ تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوای واحد حقیقی کی کوئی نہیں جو کچہہ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ سی ہی جسکی دل پر یہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اوسکا سلامت رہی اور عبادت میں مشغول ہو سکے کہ ساتہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہیں ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بہی وعدہ کی گئی ہی ساتہ صبر کرنے کے ایک تو فتحیاب ہونا دشمنوں پر ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہونچنا صبر کی سبب سے جیسے کہ فرمایا وتمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسرے مقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا ہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا حق کا انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہی وبشر الصابرین اور چہٹی محبت حق تعالی کی ہی ان اللہ یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آٹہوین بزرگی اور سلام اللہ تعالی کی طرف سی سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ میں اور اوسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیی اور مراد صبر سی منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنے سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق قطع اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہ ہی کہ تامل کری اس میں کہ جو کچہہ مقدر ہی جزع و فزع سی متغیر نہیں ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہیں ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پہر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا گناہوں کی کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سی چوتہی صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتوں دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہ سب بجا لاوی عبادت میں مستقیم ہوگا اور گناہوں سی امن میں رہیگا اور دنیا کی بلاؤں سے اور آخرت کی عذاب سی چہٹکارا پاوی گا اور بہت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتوں سے محروم رہیگا اور عبادت نہیں کر سکیگا خاطر جمع سے اور اگر کچہہ کری تو بسبب نہ صبر کرنے کی گناہوں سے جلد ہوگا + بحر العلوم و مغنی الطالب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوں گے بہشت میں میری امت میں سی ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہیں کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہیں اور نہ شگون بد لیتی ہیں اور اوپر اپنے رب ہی پر بہروسا کرتے ہیں یعنی اپنے تمام ادنی چیزوں کی اوسکو سونپتے ہیں اور ترک کرتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ستر ہزار بغیر ملاحظہ تا اہم ابتک کے بیں کہ ہیں

منافی ہی اس حدیث کی کہ ہر ایک کی ساتھ انہیں سے ستر ستر ہزار ہون گے اور نہ طلب منتر کے کرتے ہین یعنی مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسماء الہیہ کے اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنے حیوانات کی اوڑجانے سے یا آواز کی سننے سے بلکہ کہتے ہین جیسی کہ وارد ہوا ہے اللہم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کہا صاحب نہایہ نے کہ یہ صفت اولیای کاملین سے ہی کہ جو اعراض کرتے ہین اسباب دنیا سے اور متعلقات اوسکی سے اور نہین التفات کرتی طرف کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہونچتی اونکو غیر اونکے اور اوپر عوام کے ہین رخصت ہی اونکی لیئی دوا کرنے اور علاج کرنے کے اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اللہ تعالی کی طرف سی ساتھ دعا کی ہوتا ہی جملہ خواص اور اولیا سے اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا ہی تو نی کہ حضرت صدیق رض نے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اونپر آنحضرت نے اسی لیی کہ جانتے تھے یقین و صبر اونکا اور جبکہ لایا آپ کی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوای مین کچہ ملک مین نہین رکہتا ہون حضرت نے اوسکو مارا اور غصہ کیا اوسپر ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوئے اور شارع نے انکو روا نہین رکہا اور امن نہین ہی اوس مین پڑ جانے سے شرک مین بقرینہ قول ولا یتطیرون کی اسلیے کہ یہ ثابت ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اس مین فضیلت ہی اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت کا ہی بحساب اسلیے کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتہ اس باب کی اگرچہ جاہلیت سے ہون اور یہ بہی درجات توکل سی ہی اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقا کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجہے جاتے ہین چنانچہ اسی لیی تفسیر کیا ہے صوفیہ نے توکل کو ساتہ ترک کرنے کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہی اور متوسطون کا اور اونکو یہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہے ساتہ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اونکی سی ساقط ہی اور وجود و عدم اوسکا برابر ہوا ہی اور اونکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا پکڑتا ہی اور یہ مرتبہ اخص خواص کا ہی کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنے سی فانی اور باقی ساتہ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہ ہے اور جزا اونکی سب سی زیادہ ہی الخ اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکہا ہی کہ اسباب دور کرنے والی ضرر کی تین قسم کے ہین ایک تو مقطوع بہ یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسرے ظنی جیسے کہ فصد اور پچہنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنی معالجہ برودت کا ساتہ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتہ برودت کی اور یہ اسباب ظاہرہ ہین طب مین اور تیسری موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ تیار کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور اوپر موہوم پس شرط توکل یہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیے کہ وصف کیا ہی ساتہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور ای پر درمیان مرتبہ کہ وہ ظنی چیزون کا کرتا ہی مانند معالجہ کرنے کے ساتہ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطباء کے پس کرنا اوسکا نہین ہی منافی توکل کا

بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہیں ہی ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرنے اوسکے سے بعض احوال میں اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العمادیۃ انتہی **وعنہ**

قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال عرضت علی الامم فجعل یمر النبی ومعہ الرجل والنبی ومعہ الرجلان والنبی ومعہ الرھط والنبی ولیس معہ احد فرأیت سوادا کثیرا سد الافق فرجوت ان تکون امتی فقیل ھذا موسی فی قومہ ثم قیل لی انظر فرأیت سوادا کثیرا سد الافق فقیل لی انظر ھکذا وھکذا فرأیت سوادا کثیرا سد الافق فقیل ھؤلاء امتک ومع ھؤلاء سبعون الفا قدامھم یدخلون الجنۃ بغیر حساب ھم الذین لا یتطیرون ولا یسترقون ولا یکتوون وعلی ربھم یتوکلون فقام عکاشۃ ابن محصن فقال ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال اللھم اجعلہ منھم ثم قام رجل اخر فقال ادع اللہ ان یجعلنی منھم فقال سبقک بھا عکاشۃ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئیں اور دکہائی گئیں مجکو امتیں یعنے ساتہ انبیا اونکی کہ بطریق کشف کی یا خواب میں یا خبر دی ہی دکہائی اونکی ہی دن قیامت کی اور تعبیر ساتہ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کے ہے پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اس حالت میں کہ اوسکی ساتہ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہیں تہا کوئی تابع اوسکا سوا ہی اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال آنکہ اوسکی ساتہ ہیں دو شخص اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت میں کہ اوسکے ساتہ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہیں ہی ساتہ اوسکی کوئی یعنی بسبب متابعت کرنے کسی کی اوسکی پس دیکہا میں نے یعنے آگی اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید رکہی میں نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسی پیغمبر ہیں بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اوپر پہر کہا گیا واسطی میرے کہ دیکہہ یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا لیا تہا اوسوقت اور مونہہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سے کہ جہان سی لوگ گذرتی تہے پس کہا گیا آپکو کہ دیکہو دیکہو گی امت اپنی پس دیکہا میں نے یعنے آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو یعنی پس التفات کی میں نے اوسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میری یعنی بلکہ پہر بہی زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکہہ ادہر اور ادہر یعنی داہنے بائیں پس دیکہا میں نے ایک انبوہ بہت کہ گہیر لیا ہے اوسنی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو آگی اور داہنے اور بائیں ہیں امت تیری ہیں اور ساتہ انکی یعنی منجملہ انکی یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی ہیں داخل ہونگی بہشت میں بغیر حساب کے اور وہ وہ ہیں کہ نہ شگون لیتے ہیں اور نہ منتر پڑہواتی ہیں اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پہ توکل کرتے ہیں پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیی اللہ تعالی سی یہ کہ کری مجکو اون میں سی یعنی متوکلین میں سی کہ داخل ہونگی بہشت میں بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خداوندا کر اون تو عکاشہ کو اون میں سی پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیے اللہ سی یہ کہ کر دالی مجکو اونہیں سے پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجہسے ساتہ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف مراد نبیسی اس میں رسول ہی حکم کیا گیا ساتہ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی یہ کہ ہوں یعنی اسکے یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت میں سی سوا ہی اونکی اور یہ بہی احتمال ہی کہ ہوں معنی اسکی یہ کہ انہیں میں سے ستر ہزار ایسے ہیں اور

بعض الیقین و انشنبیہ الکتاف والمخفضا علی عادی الاقلام سکہ محصن بکسر المیم و فتح صاد

سو یہ بھی انکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک ویدخلون الجنۃ من ہؤلاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت کے لیتی ہین
اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ انہین سے سعد بن ابی وقاص بھی ہین عشرہ مبشرہ مین سے یا مطلق داغ
نہین لیتے ہین بسبب راضی ہونی کی قضا و قدر الٰہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کی کہ نہین
ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتے کوئی چیز حقیقت مین سوای اوسکے پس وہ بیچ مرتبہ شہود کی ہین خارج دائرہ وجود
سے فانی اپنی نفسون کی حظوظ سے اع نہ داغ لیتے ہین یعنی انکی یہ ہین مگر وقت ضرورت کی باوجود اسکی کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالی
رکھتی ہین نہ تری داغنی سے اور نہ منتر پڑھوانی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ امن ہو اس سے
کہ ہو اوس مین شرک اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنی کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کتی بلی وغیرہا جانورون چرندہ سے پس مراد یہ ہے
کہ وہ چھوڑتی ہین اعمال جاہلیت کی پھر اگر کہا جاوی کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد مذکور سے کہینگے ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہ عدد مخصوص ۵
کہ انی داغ کرنا بھی اسباب ہے اور حدیثون مین نہی اوس سے آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبای حاذق کے
یقین ہووی تو اجازت بھی ہی اور حضرت نی دوسری شخص کے حق مین ایسی دعا نمانگی کہ اذن نہین دی گئی تھی حضرت اوس
مجلس مین دعا کرنے کی مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجایش دعا کی دوسری کی حق مین نہ رہی یا یہ
شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تھا اور باوجود اسکی صراحۃً نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہین ہے بلکہ جواب دیا ساتھ کلام
مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تھی ساتھ التماس دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون
مین سے تھا اس سبب سے اوسکی لیے دعا نکی اور باوجود اسکی از راہ حسن خلق کی جواب دیا ساتھ کلام محتمل کے اور بعضون نی کہا ہے کہ
تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تھی اور یہ قول صواب تر ہے اس لیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا سعد بن
عبادہ تھے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اوپر کہ جلدی اور سبقت کری طرف نیکیون کے اور طلب
دعا کے کرے صالحین سے وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ
كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ
فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی صہیب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب ہے واسطی شان اور
حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیے بہتر ہی اور نہین ہی یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہونچی اوسکو
خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اولاد اور نعمتین اور صحت اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکے لیے
اور اگر پہونچتا ہی اوسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکے لیے نقل کی یہ مسلم نی ف مقام صبر
و شکر کی دونون عالی ہین اور اجر و ثواب و نیز مرتبہ پاتا ہی اور آدمی ان دو حال سے خالی نہین پس وہ بہر حال بہتر ہی پھر منحصر
ہونا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کے لیے ہی اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہی کہ اگر پہونچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع
باتین کرنے لگتا ہی اور اگر ضرر پہونچتا ہی اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سے
ایسی بات نہین ہوتی اھ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ
وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ

شَیْئٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ

مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان اور اعتقاد کی ساتھ خدا کی اور توکل اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنی کی امور خیر پر اور جہاد کرنی کی راہ خدا میں یا قوی ہی صبر کرنی مین لوگون کے ہمنشینی پر اور تحمل کرنے مین اونکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفات میں اور ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ظاہر ہین صفتون خیر کی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دیوی تجکو یعنی امر دین سی اور مدد و توفیق طلب کر خدای تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سی ہلیی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی تجکو قوت اپنی طاعت کے جبکہ مستقیم ہووی تو اوسکی استعانت پر اور بعضون سے کہا کہ معنے اسکی یہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی اوس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چہوڑ تو اوسکا اور اگر پہونچی تجکو کچھ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا یعنے واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اوسکی کی اور جو کچھ چاہتا ہی خدای تعالی کرتا ہی ہلیی کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر آلہی کی اور بنسبت حول و قوت نفس کے کہتی ہین کہولتا ہی کام شیطان کو اور لاتا ہی دل مین وسوسہ اوسکا ساتہ مینت اور معارضہ قدر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہ کہنا ہلیی منع ہی کہ کچھ فائدہ نہین کہتا ہلیی کہ جو مقدر مین ہی وہی ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منازعت ساتہ تقدیر کی لازم آوی والا وارد ہوا ہی قرآن مین لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْہِمُ الْقَتْلُ اور حدیث مین ہے لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین یہ ذکر کی گئی ہی اور بہت روایتون مین آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر یہ ہی کہ یہ نہی وارد ہوئی ہی اوس جگہہ کہ جہان فائدہ نہو اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور جبکہ کہی از راہ تاسف کی فوت ہونی طاعت آلہی پر یا متعذر ہوا اوس سی کچہ پس نہین ہی منافات اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونی طاعت پر باعث ثواب ہی اور لائق ہی کہ گنا جاوی قبیلہ استحباب سی چنانچہ روایت کیا ہی رازی نی اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سی کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا دوزخ کی ہزار برس کے اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا جنت کی ہزار برس کی ذکر کی یہ سیوطی نے جامع مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دی تمکو جیسے کہ روزی دیتا ہی جانورون پرندون کو نکلتے ہین جانور صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی گہونسلون میں سیر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حق توکل یہ ہی کہ یقینا جانے یہ کہ نہین ہے کوئی فاعل وجود مین سوای اللہ تعالی کے اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہہ پس اسکا یقین کرکی کری بیچ طلب کی نیکی اپنی وجہ پر یعنی بیچ بہت نہ اوٹہاوی اور حرص اور افراط و مبالغہ کری اوسکی طلب مین جیسی کہ تامت حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کری کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہی ور پڑی رہنا زمین پر مانند کپڑی ڈالی گئی کی زمین پر وہ جاہل ہی اور امام قشیری نی کہا کہ جگہہ توکل کے
قلب ہے اور حرکت ظاہر مین ہی پس وہ منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد واثق خدای عز وجل پر ہی چنانچہ اسلیے تشبیہ دی ساتہ جانور
پرندہ کی کہ وہ طلب رزق مین نکلتا ہی لیکن اعتماد اسد تعالی ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب وقوت پر پس اس مشابہت مین اشارہ ہی اسپر کہ سعی او وسطہ اور
کی نہین منافی ہی اعتماد کی اسد تعالی پر جیسکہ فرمایا اسد تعالی نی وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اسد یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطی آگاہ
کرنی کی ہی اسپر کہ کسب نہین ہے رزق بلکہ رازق اسد تعالی ہی ہی نہ واسطی منع کرنی کی کسب سی اسلیے کہ توکل کی جگہہ دل ہی
پس نہین منافی ہی اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہی بغیر حرکت کی ہی بلکہ بسبب حرکت کرنی غیر اسکی کی پہونچتا ہے
رزق اسد تعالی کا بسبب برکت اسکی کی جیسی کہ سمجھا جاتا ہی عموم قول اسد تعالی کی سی ومامن دابۃ فی الارض الا علی اسد رزقہا اور
منقول ہے کہ بچی کوی کی وقت نکلنی کی انڈی سی ہوتی ہین سفید پس ہی معلوم ہوتی ہین وہ کو یکو اور وہ چہوڑکر چلا جاتا ہی اونکو
اور باقی رہتی ہین بچی اکیلی پس بہیجتا ہی اسد تعالی طرف اونکی مکہی اور چیونٹی پس چن چن کر کہاتی ہین وہ اونکو یہانتک کہ بڑی
ہوتی ہین کچھہ تو سیاہ ہو جاتی ہین پس پہرتا ہی طرف اونکی کوا تو دیکہتا ہی اونکو سیاہ پس لی بیٹہتا ہی اونکو اور پرورش کرتا ہی اون کو
پس پہونچتا ہی اونکو رزق بغیر سعی کی اور اور حکایتین اس باب مین بہت ہین اور عجیب حکایت یہ ہی کہ اسد تعالی نی عزرائیل کو فرمایا
کہ آیا رحم ہی کیا ہی تو نی کسی پر وقت روح نکالنی کی پس کہا عزرائیل نے ہان ای رب میری جسوقت کہ غرق ہوئی ایک کشتی کی لوگ اور
کچھہ اونمین سے باقی رہی کشتی کے تختون پر اور تہی ایک عورت اپنی بچی کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نی اوسکی روح قبض
کرنی کا پس رحم کہایا مین نے اوسوقت اوسکی بچی پر فرمایا اسد تعالی نی کہ مین نے ڈالا اوس بچی کو ایک جزیری پر اور بہیجی مین نے
طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تہی اوسکو یہانتک کہ کچھہ بڑا ہوا پہر متعین کیے مین نے کچھہ جن تاکہ تعلیم کرین اوسکو زبان آدمی
کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا اٹہا اور داخل ہوا علما مین اور حاصل ہوئی اوسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا
تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنی الوہیت کا اور بہول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تہا اوسکا شداد اور اسد بہت مہربان
ہی اپنی بندوں پر پس جو رحیم کہ رزق دی اپنی دشمنون کو وہ کیونکر بہولیگا اپنی دوستون کو ح ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ
اَمَرْتُکُمْ بِہٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَھَیْتُکُمْ عَنْہُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَھَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی
الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْہُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ رَوَاہُ
فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ ای لوگو نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو طرف بہشت کی اور دور رکہی تمکو آگ دوزخ سی مگر وہ
چیز کہ تحقیق حکم کیا ہی مین نی تمکو ساتہ اوسکی اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو آگ دوزخ سے اور دور رکہی بہشت سی مگر وہ چیز
کہ تحقیق منع کیا ہی مین نی تمکو اوس سی اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق روح القدس نی کہ مراد دونون عبارتون سے
جبرئیل ہین پہونکا میری دل مین یعنی وحی خفی لائی میری پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہانتک کہ پورا لیتی ہی رزق اپنا

یعنی جو کچھ مقدر ہی اوسکی لیے جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہی کہ
جو رزق مقدر کیا ہی پہونچنی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنے اور
ڈہونڈہنی رزق کی یعنی تا ہر وجہ مشروع اور موافق حق کی پڑی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب نی اوسکی کی ساتھ گناہوں خدا کی
ایلیی کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ میں اور بیہقی نے
شعب الایمان میں مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی سری کی جملی دلیل صریح ہیں اوپر کہ تمام علوم امور
نافعہ اور رفع کرنیوالی شر کی حاصل کی جاتی ہیں کتاب وسنت سی اور دلیل ہیں اوپر کہ اشتغال کرنا غیر کتاب وسنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے
بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسی کی آیا ہی اور یہاں مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں اور روح سی لانا اسکا ساتھ
امین کی بسبب امانداری انکی کی ہی جو وحی ہیں اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتھ پیش قاف اور سکون دال اور پیش اوسکی کی
بمعنی طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب
میں آیا ہی کہ تمہیں تکلیف دی گئی ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق
وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عز وجل نے وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا
نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی اور امر اباحت کی لیے ہی یا معنی یہ ہیں کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کی لیے ہی اور مؤید ہی اسکو
قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنی اوسکی کی ساتھ گناہوں اوسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پونچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو
اوسکو بوجہ حرام و مکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت
اور مانند انکی کی اور حقیقت میں رزق ہرگز دیر کر نہیں پہونچتا اور جو کچھ پہونچی اور جس وقت کہ پونچی رزق وہی ہی اور مقدر اوسی طرح تھا
اور گناہ سی زیادہ نہیں پہونچتا پہونچتا ہی جو کہ مقدر ہی اور اضطراب سوائی گناہ کی حاصل نہیں ہوتا اور رزق کہ پونچی بسبب گناہ کی
حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتھ گناہ کی نکرو اور نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتھ طاعت
اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت کہ جو کچھ کہ پہونچتا ہی قسم رزق سی پہونچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور ردّ
راجح ہوگی اور اگر طاعت سی بہم پہونچاؤگی حلال ہوگا اور بیچ رجوع کری کی اور یا مراد وہ چیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی جمع
اجمال یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہی کہ نہ طلب کری اوسکو مگر بوجہ شرعی اور تہ مطابق الطلب کی ہی اور یہیں مبالغہ کی لیے ہی
جیسی کہ نصف یعنی عفت کی بیچ قول اللہ تعالی کی ومن کان غنیا فلیستعفف طیبی **وعن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا باضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی
یدیک اوثق بما فی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فیہا لو انہا ابقیت لک
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث اور روایت ہی
ابی ذر سی اونکی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا میں نہیں ہی ساتھ حرام کرنی حلال کی اور ساتھ ضائع کرنی مال کی لیکن
زہد یعنی معتبر اور کامل بیچ دنیا میں یعنی شان دنیا میں یہ ہی کہ نہ ہووی تو ساتھ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتھوں تیری کے ہی قسم مال سی اعتماد کرنیوالا
زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتھوں اللہ کی ہی اور زہد دنیا میں یہ ہی کہ ہو وی تو بیچ ثواب مصیبت کی جس وقت کہ پونچا یا جاوی تو اوس

مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوس ثواب میں کہ وہ مصیبت ہاتھ لگی ہماری ہو واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے **ف** زہد دنیا میں الخ یعنی زہد کرنا دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے کہ منع کیا گیا ہے بموجب فرمانے اللہ تعالی کے لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزوں کا ثابت ہے ہوا ہے حضرت سے زیادہ کون کمال کہتا ہے پس فرماتے ہیں کہ یہ جو بعضے جاہل کرتے ہیں بگمان اسکی کہ یہ کمال ہے پس باز رہتے ہیں کہانے گوشت اور حلوا اور میوون اور پہننے کپڑون نفیس اور مانند انکی سے ہے اور اسکو زہد جانتے ہیں یہ زہد نہیں ہے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کی اور خرچ کرنے اوسکی کے غیر محل میں کہ پہینک دے اسکو دریا میں یا دیدے اوسکو لوگون کو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہ کہ نہیں ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے پر متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کی وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوسکا زہد قلبی ہے ساتھ جانب رب کی اور نیچ ہاتھون تیرے کی ہے یعنے اموال یا صنائع اور اعمال اور نیچ ہاتھون اللہ کی ہے یعنی اوسکی ظاہر و باطن کے خزانون میں اور معنی یہ ہیں کہ چاہیے کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالی کی جسکے ساتھ پونہچانی رزق کی تجہکو اور ساتھ انجام اوسکی کی تجہپر ایسی جگہہ سے کہ گمان نہیں رکہتا ہے اور کیا نہیں تو نے قوی تجربہ اوس چیز سے کہ تیرے ہاتھ میں ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاریگریون سے اگرچہ علم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیے کہ جو کچہ تیرے پاس ہے تلف و فنا ہونیوالا ہے بخلاف ان چیزون کی کہ اللہ تعالی کی خزانون میں ہیں کہ وہ باقی ہیں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہے ان لا یکون پر اور زہد دنیا میں یہ بھی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف چیزون دنیا کی اور لذت حاصل کرنیکی ساتھ نعمتون اوسکی کی بلکہ چاہیے کہ نعمتیں دنیا کی سبب جانے آخرت کی اور یہ بھی زہد ہے کہ نہ مائل ہو طرف دنیا کی اور نہ نسبت پکڑے نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزون کی پس جو دے تو اوسوقت بیچ ثواب مصیبت کے پہنچے بہت رغبت والا بیچ حاصل ہونے مصیبت کی نسبت اسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکہی جاتی یعنی دور کی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجہسے پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم یصبک کی اور حاصل کلام یہ ہے کہ ہو اوپر حالت کی کہ ہو قبول اوسکی اور رضا اسکا اوپر ہے کہ چاہے تو بیچ ہر ایک مصیبت کے سبب ثواب اسکے کہ زیادہ تر رغبت تیری بیچ نہ ہونے مصیبت کے لیکن دونون ارشاد عدل ہیں اوپر زہد ہیری کی دنیا میں اور سہل کرنی تیری کی حقیقی میں جانا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بے رغبتی دنیا سے اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اوسکی کو قسم مال و جاہ سے اسمین اشارت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد تجرد کا تمام نہیں ہوتا جبتک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھ نہ آوے اور رغبت آخرت میں اس حد کو نہ پہونچے کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا میں محبوب ہو باسید ثواب آخرت کی اور دوست تر ہو اوسکی نہ ہونے سے اگر یہ بات حاصل ہوی زہد ہے والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ہے **وعن** ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاہک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تہا مین سوار پیچہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی امر و نہی کو اور طالب اوسکی رضا کا رہ نگاہ رکہے گا تجہکو اللہ تعالی یعنی دنیا مین آفات و مکروہات سے اور عقبی میں ہر طرح کی عذاب سے جزا موافق عمل کی اس لیے کہ

من کان لله کان الله له نگاہ رکھہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھہ اور خوب فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اوسکا
پاوی گا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کری تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کری تو مدد چاہنی کا امور دنیا و
آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور علما اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق
ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پونہچا سکین گے تجکو مگر اوس چیز
کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لیی اور اگر جمع ہون سب آدمی اوپر کہ ضرر پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پونہچا سکین گے تجکو
مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوسکو تجہپر اوٹہائی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** پاوی گا تو
اوسکو سامنی اپنی یعنی پاوی گا تو اوسکو اوسوقت گویا کہ وہ حاضر ہی سامنی تیری اور مشاہدہ کری گا تو اوسکو بیچ مقام احسان
اور کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی باین حیثیت کہ فنا ہو جاوی گا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سی پس اول حال
مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہ ہین کہ جبکہ محافظت کری گا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکہی گا تجکو
اور مدد کری گا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہووی گا تو اور سہل کر دی گا تیری لیی وہ امور کہ قصد کری گا تو اور بعضون نی
کہا کہ معنی یہ ہین کہ پاوی گا تو عنایت و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کری گا تیری تمام حالات مین اور مدد کرے گا
تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سی اسلیی کہ خزانی بخششون کی اوسکی پاس اور ہاتہ مین ہین اور ہر نعمت اور نقمت (عذاب ۱۲) دنیوی یا اخروی
کہ بندی کو پہونچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس ہی اوسکی رحمت سی بی آمیزش غرض اور بی ضمیمہ علت کی ہی اسلیی کہ وہ جواد مطلق
اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہ کہ نہ امید رکہی مگر اوسکی رحمت سی اور نہ ڈری مگر اوسکے عذاب سی
اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسیکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسپر یعنی نہ مانگ غیر اوسکی سی اسلیی کہ غیر اوسکا نہین قادر
ہی دینی اور نہ دینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پونہچانی نفع پر اسلیی کہ وہ اپنی نفسون کی نفع اور ضرر اور موت و حیات کی تو مالک ہی نہین
چہ جای غیر کی اور نہ ترک کر تو سوال ساتہ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا
اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیی کہ سوال کرنی مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسی نی ع الله یغضب
ان ترکت سواله و ابن آدم حین یسأل یغضب اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکی مضمون کا یہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسکی طرف سی جان اور ہر حال
مین اوسیکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پونہچانی والا اور ضرر پونہچانی والا اور دینی والا اور نہ دینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضی
کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اوس شخص سی کہ امید رکہتا ہی
غیر میری سی اور پہناتا ہون مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اونکی سامنی اور محروم کرتا ہون
اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا ہی
غیر میری سی شدائد مین اور شدائد میری ہاتہ مین ہین اور مین حی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازی غیر میری کی
اور میری ہاتہ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیی کہ دعا کری مجہسی انتہی
اوٹہائی گئی قلم یعنی احکام کی لکہنی سی اور خشک ہو گئی صحیفی یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہ ہونی والا ہی
اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہو گئی پس نہین رکہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتہ لکہنی کسی چیز کی خلاصہ یہ کہ لکہا جا چکا لوح محفوظ

قوله الله یغضب یعنی اگر ترک کری تو سوال اوسکا تو غضب کرتا ہی اور بنی آدم جب سوال کیجی خفا ہوتا ہی ۱۲

مین جو کچھ کہ لکھا گیا قسم تقدیرات سی اب ڈر کچھ نہین لکھا جاوی گا بعد فارغ ہونی کی اس سی پس تعبیر کی گئی بعث قضا و قدر
کی ساتھ اوٹھنی قلم کی اور خشک ہونی صحیفہ کی بسبب مشابہت دینی کی ساتھ فراغ کاتب کی کتابت سی اور اول کتاب مین
حدیث گذر ہی چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نی تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نی کہا کہ کیا لکھون فرمایا کہ لکھ تقدیر
پس لکھا اوسنی جو کچھ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہی کہ یہ منافی ہی قول اللہ تعالی کی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہ
کہ محو و اثبات بھی انہین چیزون مین سی ہی کہ خشک ہوئی صحیفے اسلیے کہ قضا دو قسم پر ہی مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کے ہی
طرف لوح محفوظ کی ہی اور ساتھ اضافہ کرنی کی طرف علم اللہ کی نہ تبدیل ہی اور نہ تغیر اوسلیے کہا و عندہ ام الکتاب اور بعضون نے کہا کہ اللہ
کی پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہی کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کے
اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی توکل پر اور راضی ہونی رضای مولی پر اور نفی کرنی حول و قوت کے
اپنی سی اسواسطے کہ نہین ہی کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سی مگر کہ متعلق ہے
ساتھ اللہ کی اور قضا و قدر اوسکی کی کہ مقدر کیے ہی آسمان و زمین کی پیدا کرنی سے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ
اوس چیز کی کہ ہونی والی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر سبب صبر کے
ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب مین کہ لائق ہی ہر مومن کو کہ کری اس حدیث
کو آئینہ اپنی دل کا پس عمل کری اوسپر تمام حرکات و سکنات اپنی مین تا کہ سالم رہی دنیا اور آخرت مین اور پاوی دونون جہان مین عزت
بسبب رحمت اللہ تعالی کی اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کی یہ زیادتی بھی آئی ہی تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ
یعنے شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خدای تعالی کی حالت فراغ اور آسانی مین ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہنچائی گا
اور جزا اوسکی دی گا تجکو نزدیک سختی کی اور برلاوی گا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضا فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کر سکے
تو کام واسطی خدا کی ساتھ راضی ہونی کی یقین مین تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہے فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر کچھ کام کرکی
تو اور شکر نعمت کا پورا ادا کر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنی کی اوپر بلا اور محنت کی کہ تجکو پہنچی نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنی
اصل شکر گذاری حق کی ہی ہر حال بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیی اور یہ بھی فضیلت رکھتا ہی
واعلم ان النصر مع الصبر و الفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنی بندہ کی ہی اوپر طاعت کی اور گناہ سی اور کشاد کار ساتھ
محنت اور غم کی ہی یعنی بعد از ہر تنگی کی کشادگی ہی اور بعد از غم کی راحت و شادی و ان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہی و لن یغلب
عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب نہ آوی ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ مین عسر ایک ہی اور یسر دو ہین ایک عسر دو یسر پر غالب
نہین ہو سکتا بلکہ یسر ہی غالب ہی پس اگر آدمی ایک سختی دیکھی دو آسانیان پاوی ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسی کہ مسلمانون
نی رنج و محنت و تنہائی دنیا مین ساتھ محتاجگی اور سختی کی پس آسانی دیکھی دنیا مین ساتھ فتح اور مدد کی اور آخرت مین کہ نہین کچھ نعمت اور راحت اور
چین بہشت کی اور دیدار مولی کا یہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ و مصابیح مین نہین لایا **وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ**
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہٗ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَ
مِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی سعد

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کی ہے راضی ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اوسکی اور بدبختی بیٹے آدم کی ہے چھوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ تعالیٰ سے اور بدبختی ابن آدم کی ہے غضب و ناخوش ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہے اللہ تعالیٰ نے واسطے اوسکی روایت کی ہے یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نیکبختی الخ یعنی نیکبختی یہ ہے کہ طلب خیر کے کرے اللہ سے پھر راضی ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہے ساتھ اوسکی اور مقدر کیا ہے اوسکو جیسی کہ دلالت کرتا ہے اوسپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہ ہے اور بدبختی الخ اور چھوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ سے یعنی آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ طلب کرے خیر کو خدا تعالیٰ سے اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ راضی ہو بہرحال تو تتمہ یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات میں بھی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیے کہ آدمی پروردگار تعالیٰ سے طالب خیر ہوتا اوسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوے اور شر اور نامرضیات سے نگاہ رکھے اور راضی ہونا قضاے الٰہی پر بہت بڑی چیز ہے کہ نام رکھا گیا ہے مقام افخم اور راضی ہونے کو قضاے الٰہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہے علامت سعادت ابن آدم کی ہے بسبب دو امر کی ایک تو یہ ہے کہ فارغ ہو عبادت کی لیے کہ جب نہ راضی ہوا ساتھ قضا کی تو ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہے گا کیوں نہ ہوا ایسا اور کیوں نہ ہوا ایسا اور دوسری یہ ہے کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالیٰ کی بیچ سبب غضب اوسکی اور غضب بندی کا یہ ہے کہ ذکر کرے غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہے اللہ تعالیٰ نے اوسکی لیے کہ یہ اصلح اور اولیٰ ہے بیچ اوس چیز کی کہ نہیں یقین ہے فساد و صلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کرے خیر کو اللہ سے تمام امور میں بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ انسان نہیں جانتا ہے اپنی خیر و شر کو عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پھر ترقی کرے اس طرح کہ اعتقاد کرے یہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں مگر خیر کی چنانچہ آئی ہے وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر تحقیق چاہیے استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورت کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ ہی اور ادنیٰ اوسکا یہ ہے کہ کہے اللہم خِر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری اور اکمل اوسکا یہ ہے کہ پڑھے دو رکعت نماز کی پھر وہ دعا استخارہ پڑھے کہ مشہور ہی سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں انس سے مرفوع ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکماء نے کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سے جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سے اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سے اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر انہ غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق الناس یستظلون بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ ونمنا نومۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعونا واذا عندہ اعرابی فقال ان ھذا اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وھو فی یدہ صلتا قال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلاثا ولم یعاقبہ وجلس متفق علیہ وفی روایۃ ابی بکر الاسماعیلی فی صحیحہ فقال من یمنعک منی قال اللہ فسقط السیف من یدہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السیف فقال من یمنعک منی فقال کن خیر آخذ فقال تشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال لا ولکنی اعاھدک علی ان لا اقاتلک ولا اکون مع قوم یقاتلونک فخلی سبیلہ فاتی اصحابہ فقال جئتکم من عند خیر الناس ھکذا فی کتاب الحمیدی وفی الریاض

روایت ہی جابر سی کہ تحقیق وہ جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہری حضرت پہری وہ ساتھ
حضرت کی پس پہونچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہی درخت کیکر کی اوس میں پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق
ہوئی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتھ درختون کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوتری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکادی اوسکی ٹہنی میں تلوار اپنی اور سوئی ہم کچہ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو کافر حاضر تہا پس فرمایا آنحضرت
نی کہ اس اعرابی نی کہینچی مجہپر تلوار میری اس حال میں کہ میں سوتا تہا پس جاگا میں اس حال میں کہ تلوار میری اوسکی ہاتہ میں تہی
ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچاوی گا تجہکو میری ایذا سی پس کہا میں نی کہ اللہ تعالی بچاوی گا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا
حضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹہی یعنی بعد اوسکی کہ تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی بیچ صحیح
اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچاوی گا تجہکو مجہسی فرمایا حضرت نی کہ اللہ بچاوی گا
پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچاوی گا تجہکو مجہسی پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہو تم
بہتر پکڑنی والی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں
رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان تو نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تم سی اسپر کہ نہ لڑونگا
مین تم سی اور نہ ہونگا مین ساتھ اوس قوم کی کہ لڑین تم سی پس چھوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا
کہ آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک بہترین آدمیون کی سی اسی طرح ہی یعنی یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کے
اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی ف لفظ نجد ساتھ زبر نون اور جزم جیم کی اصل میں زمین
بلند کو کہتی ہیں اور اب نام ہی اوس دیار کا کہ اوسکو تہامہ کہتی ہین اور زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھ زیر عین کی جمع عضہ کے ہی معنی
درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتھ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ
مین سی ع وعن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاعلم آیۃ لو اخذ الناس بہا لکفتہم
ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب رواہ احمد وابن ماجہ والدارمی اور روایت ہی
ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر یعنی فقط اوسپر
تو البتہ کفایت کری اونکو یعنی تمام افعال واحوال سی مراد اوس آیت کا یہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری اللہ سی کردتا ہی اللہ اوسکی
خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج وتردد نقل
کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف باقی اسکی آیۃ یون ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا
اور مراد حضرت کی آیت سی ساری آیت ہی پس من یتق اللہ سی لا یحتسب تک اشارہ طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام مہمون [illegible] کہ
ڈرتا ہی [illegible] دنیا اور آخرت اور ومن یتوکل علی اللہ اشارہ ہی طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام مہمون دین کی طلب
کرتا ہی [illegible] اور ڈہونڈہتا ہی [illegible] دنیا اور آخرت اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنی والا ہی امر اپنی کو اور [illegible] توکل کی
تو [illegible] طرف [illegible] کہ ہر چیز [illegible] مقدار [illegible] اور توفیق اللہ تعالی کی [illegible] قدر کی

اور توکل ہے ٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ سکھائی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت کہ تحقیق مین ہون روزی دینی والا زور آور اور مضبوط نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی ف یہ قراءت شاذہ ہی اور قراءت مشہورہ یہ ہی ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا ہو تو واجب ہی کہ نہ بھروسا کری مگر اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی ٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھی دو بھائی حضرت کی زمانی مین پس تھا ایک ان دو بھائیون مین سی کہ آتا تھا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تھا اکثر حضرت کی خدمت مین پہونچتا تھا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بھائی کچھ حرفہ کرتا تھا یعنی کماتا تھا اسباب معیشت کا اور دونون ساتھ کھاتی تھی پس شکوہ کیا اوس بھائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بھائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہ کیا کہ یہ نہ میری حرفہ مین میرا ہاتھ بٹاتا ہی اور نہ آپ اور کسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیی پس بوجھ اسکی خرچ کا ہی مجھی پر پڑا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہی برکت اسکی کے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہی ف یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنی کی اوسپر یہ کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیری کی پس نہ احسان کر اوسپر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہی یہ کہ ترک کری انسان شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبرگیری انکی اپنی ذمی کرنی خصوصا ذوی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ٥ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَھْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عمرو بیٹی عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دل آدمی کی لیی ہر جنگل مین ایک شاخ او قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اوسکی خاطر مین بیچ اسباب رزق کی اور حاصل کرنی اوسکی کی پس جس شخص نی کہ پیچھی ڈالا اپنی دل کو ساری شعبون کی یعنی در پی اون فکرون کی دل جا دے اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی کہ بیچ کس جنگل کی ہلاک کری اوسکو اور جانا اوسکا اس عالم سی کس مشغلہ مین اتفاق پڑی اور کس حالت مین موت اوسکی پہونچی اور جو کوئی توکل کری اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کری اللہ تعالی اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اوسکی کو نقل کی یہ ابن ماجہ نی ٥ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَیْتُھُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَیْھِمُ الشَّمْسَ بِالنَّھَارِ وَلَمْ اُسْمِعْھُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہی پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمانبرداری کرین میری یعنی بیچ امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اونپر مینہ رات کو سوتی ہون آرام سی اور نکالون مین اونپر دھوپ دن کو یعنی تاکہ وہ اپنی امور کسبون مین مشغول ہون اور نہ سناؤن مین اونکو آواز گرجنی کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈرین اور نہ گھبراوین پس

نہ ضرر پاویں نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْهُ** قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی اَھْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰی مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَی الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَی الرَّحٰی فَوَضَعَتْهَا وَاِلَی التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَاَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَی التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَاَتُهٗ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ اِلَی الرَّحٰی فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی اونہیں ابو ہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنی اہل وعیال پر پس جبکہ دیکہی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتہ اونکے تہی یعنی حاجت وفقر وفاقہ نکلا طرف جنگل کے یعنے واسطے تضرع کی طرف خالق کی پس جب کہ دیکہا اوسکی عورت نی یعنی ہاتہ خالی ہونا اپنی خاوند کا اور چلی جانا اہل کے پاس سے بسبب حیا کی کہڑے ہوئی اور گئی طرف چکی کی پس رکہا اوسکو یعنی آگی اپنی یا رکہا اوپر کا پتہر چکی کا نیچی کی پتہر پر یعنے یہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو باُمید اسکی کہ مرد اوسکا کہ باہر گیا ہی کچہہ لاوی اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوی اور کہڑی ہوئی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کے لیے پہر دعا کی عورت نی کہ خداوندا رزق دی ہمکو یعنی اپنی پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع ہماری تیرے سی پس نگاہ کی عورت نی پس ناگہان گرانڈ چکی کا بہرا ہوا تہا آٹی سے کہا راوی نی اور گئی عورت طرف تنور کی یعنی تا کہ روٹی لگاوی اوسمین بعد گوندنے آٹی کے پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سی یعنی اوس آٹی کی خود بخود روٹیان ہو کر تنور مین جا لگین یا آٹا گرانڈ مین بحال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سی پیدا ہوئین کہا راوی نی پس پہر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنی کی کہا کہ پایا تمنے بعد جانے میری کی کچہہ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تم نی کہا عورت نی کہ ہان ہماری پروردگار کی طرف سی عنایت ہوا ہی یعنی خلق کی طرف سی بحسب عادت کی نہین ملا ہی بلکہ محض غیب سی اللہ تعالی نی عطا فرمایا اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نی اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تا کہ دیکہی اثر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہ ہی کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتے رہتی روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نی **ف** اور یہ امر بسبب برکت صبر وتوکل کی تہا اور یہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہے نہ اگلی امت کا۔ ح **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی جیسی کہ ڈہونڈہتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہ ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** یعنے پہونچنا دونون کا یقینی ہی اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈہی اور حاصل کری بالضرور پہونچتی ہے ایسی ہے رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچہہ مقدر ہی بالضرور پہونچتا ہی ڈہونڈین یا نہ ڈہونڈین اور اگر ڈہونڈین رزق ڈہونڈنے سے نہین پہونچتا ہی ڈہونڈتا ہی مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین اوسکے ساتہ ضامن ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکہنا چاہیی اور اضطراب نکرنا چاہی اور اگر کچہہ طلب بتوسط کرین واسطی قائم کرنے رسم عبودیت کی ساتہ اعتماد کرنی کی اوپر ضمانت حق کی تو یہ بہی درست ہی سو دو توکل کی ہ[illegible] با وجود رزق [illegible]

عاشق ہوست + کذا ذکرہ الشیخ ہہ اور ملا علی قاری بعد الفاظ حدیث کی کہا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر ہی پہونچنی اجل اوسکی سی اسلیے کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتھ اسناد جید کی مگر یہ کہ اوسنی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہ مؤید ہی میری تقریر سے کہ جو اوپر لکھی ہین مین نی اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ مین بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت + وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِیْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سی اور دکہاتی ہین صورت اوسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچہتی جاتی تہی خون اپنے موتہہ سی اور کہتی تہی یا الہی بخش تو واسطی قوم میری کے اسلیے کہ یہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نی **ف** گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنے حضرت کا بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہی اور آنکہون کے سامنی ہی اور یا الہی بخش الخ یعنے انکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتہ اوس فعل کی دنیا مین اور نہ استیصال کرنا اونکا والا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی یعنی عفو کی اونکی شرک و کفر سے غیر جائز ہی بالاجماع اور یہ نہین جانتی یہ کمال حلم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نی عذر کیا اوسکے طرف سی پروردگار کی آگی کہ اونہون نی نہین کیا ہی یہ فعل مگر بسبب جہل کے اور رسول ہی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ گناہ ساتہ جہل کے آسان ہی نی الجملہ بنسبت گناہ کی ساتہ علم کی چنانچہ اسیلیے وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعیین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی نی کہ کون ہین اور کیا ہی اور احتمال ہے کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اون پیغمبر سے ذات شریف اپنی رکہی کہ بیچ صورت اجمال و ابہام کی ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہی اور یہ کلام آنحضرت سی روز احد مین روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم + شرح

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

یہ باب ہی دکہانی اور سنانی کا **ف** ریا مشتق ہے رویت سی اور اصطلاح مین ریا بالقصر والمد ہی کہ ساتہ نیکی کے خلق کو دکہانا اور بعضی اہل علم نی کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتہ عبادت کی یعنی ریا مخصوص ساتہ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچہ کہ قسم عبادت سی نہو اوس مین ریا نہین ہوتی جیسی کہ کثرت مال کی اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا تر لگانا ان چیزون کو دکہلانی کی تقریب تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور جو بہی ایسے کہ مقصود و مطلب جاہ و منزلت کا نہو جیسی کہ مشائخ واسطی دکہانی مریدون کے اور مائل کرنے دلون کی اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کوئی حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہو اور سبب کہا ہی کہ ریا العبد لیقین خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ زیادہ ہی کہ ایک شخص کے واسطی مین کچہ کمال ہو

اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکھاوی اور یہ دوست رکہی کہ لوگون پر ظاہر ہوا اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نابود کو دکھاوی وہ کذب ہی اور نفاق بدتر ریا ہی بر قیاس اسکی کہ کہا ہی علمانی غیبت وہ ہی کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت خدا تعالی کا نہو بلکہ محض واسطی دکھانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑہتا ہے اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہی بغیر طہارت کی ساتہ لوگون کی پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر الہی کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تا آنکہ بعضون نی کہا ہی کہ موجب ابرا ذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونون لیکن ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہ بہی بیچ حکم اول کی ہی اور قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سی تو باعث ہوا اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہو دیگی رغبت عمل پر اور ظاہر یہ ہی کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کی اسمین اور چوتہی یہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اسد تعالی کا ہو ظاہر اسمین نقصان ہی نہ بطلان ثواب وعقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہ بہی فرق کیا ہی اسمین کہ قصد ریا کا ابتدای عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین عارض ہو یا بعد از عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہی اور آگی ہو چکی ہی جو کچہ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور یہ بہی فرق ہی اسمین کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آگی اور کچہ نہو اور خلاصی ریا سی نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہی تا آنکہ لکہا ہی علمانی کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سی شاد ہو علامت وجود ریا کی ہی اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال لوگون کا خاطر مین رکہتا ہی وہ بہی ریا ہی اعاذنا اسد منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو ساتہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اسکی ساتہ ڈہانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہ محمود ہی اور داخل ابواب ریا کی نہین جیسیکہ حدیثین اس باب مین آئی ہین اور مسئلہ غامض ہی اور تفصیل رکہتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ ڈہونڈنی چاہیی خصوصا کتاب احیاء العلوم سی اور یہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہی اور سمعہ ساتہ پیش سین اور جزم میم کی اکثر ساتہ ریا کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہ کام واسطی ریا و سمعہ کی کرتا ہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتہ حاسہ سمع ہی اور ریا متعلق ساتہ حاسہ بصر کی ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کی یعنی ایسی کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہاری کے یعنی ایسی کہ نہین اعتبار ہی اوسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہی قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور بری احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال

تمہاری کی یعنی اپنی اعمال اور بری اعمال کی پس جزا دیتا ہی تمکو موافق اونکی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيْ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ هُوَ لِلَّذِيْ عَمِلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین بی نیاز تر ہون شریکون کا ہون شرک سی یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتی ہین محتاج ہین شرکت کی اور راضی ہین ساتہ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اوس چیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق ہون بی پروا ہون اس سی کہ ساتہ شرکت کی عبادت مین راضی ہون تا آنکہ خالص و تنہا میری لیی کرین اور نام رکہنا اللہ سبحانہ کا ساتہ شریک کی باعتبار کرنی بندون کی ہی اوسکی لیی شریک یہہ بیان کیا بی نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی کہ کری کوئی عبادت کہ شریک کری اوس عبادت مین ساتہ میری دوسری کو چہوڑتا ہون مین اوسکو ساتہ شرک اوسکی کی اور ایک روایت مین بجای ترکتہ وشرکہ کی یون آیا ہی کہ مین اوس سی بیزار ہون وہ شخص یا عمل اوسکا واسطی اوس شخص کے ہی کہ کیا ہی عمل واسطی اوس شخص کے نقل کے یہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ آمیزش ریا کی اور دخل اوسکا بہی فوت کرنیوالا ثواب کا ہی ولیکن کہا ہی علمانی کہ یہ بیچ اون دو قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب کی اوسمین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ مقصود مبالغہ سی بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سی واللہ اعلم **وَعَنْ جُنْدُبٍ** قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِ اللّٰهُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ عمل کری واسطی سنانی کی تا کہ لوگ سنین اور شہرت ہو مشہور کری گا اللہ تعالی عیب اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت کی سامنی لوگون کی اور جو شخص کہ عمل کری واسطی دکہانی کی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالی جزا ریاکارون کی نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہی گا کہ جزا اپنی اوس سی طلب کہ عمل اوسکی لیی کیا تو نی اور بعضون نی کہا ہی مراد یہہ ہی کہ ظاہر کری گا عمل بری اوسکی کہ پوشیدہ رکہتا ہی اور فضیحت اور رسوا کری گا اوسکو نزدیک خلق کی دنیا مین یا آشکار کرتا ہی نیت فاسد اور غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کری گا لوگون پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیی نہتا اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی سناوی عمل اپنا اور دکہاوی اوسکو لوگون کو سناوی گا اور دکہاویگا خدای تعالی ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کہاوی او پر یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کہ دکہاوی اور سناوی عمل اپنا سناوی گا اور دکہاویگا خدای تعالی اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا یہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سی **وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ** قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ خبر دیجیی مجکو اوس شخص سے کہ کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہین لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہی آیا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بجای یحمدہ الناس علیہ کی یہہ عبارت ہی آئی ہی کہ دوست رکہتی ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکہنا اوسکا اوسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین ملیگی یعنی پہلی اس سی کہ آخرت مین ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نی تعریف کی اور دوست رکہا

اوسکو

اوسکو اور یہ گویا بشارت دینی ہی اوسکو ساتھ ثواب آخرت کی اور ریا نہیں ہی اسلیے کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تھا حق تعالی نے اپنی فضل سے دنیا مین بہی ثواب دیا ❊

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید بیٹے فضالہ کی سے اونسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کریگا خدای تعالی لوگون کو اون قیامت کی واسطے حساب جزا اوس دن کی کہ نہیں شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنی والا جس شخص نے کہ شریک کیا کسی کو سوای خدا کی بیچ عمل کی کہ کیا اوسکو واسطے خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیے کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سے کہ شریک کیا اوسکو اسلیے کہ خدای تعالی بی نیاز تر ہی شریکون کا ہی شرکت سے نقل کی یہ احمد نی ❊ف❊ کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا متعلق ہی جمع کی اور معنی اسکی یہ ہین کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطے اوس دن کی کہ ضروری ہی حصول اوسکا اور نہیں شک ہی اوسکی واقع ہونی مین تا کہ جزا دی ہر نفس کو ساتھ اوس چیز کی کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اوسکی لیے اور جائز ہی یہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ جمع اللہ الاولین والآخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ ❊ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ اَسَامِعَ خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق ابن عمر نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک اونکی ساتھ عمل اپنی کی سناویگا اللہ تعالی اوسکی عمل ریائی کو کانون خلق اپنی کی تئین یعنی پہنچاویگا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتھ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین ❊ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَا یَاْتِیْہِ مِنْہَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر علمی اور عملی کی طلب ثواب آخرت کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی کر دیتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی دل مین یعنے بی پروا کر دیتا ہی اوسکو خلق سی کہ ریا کری ساتھ اونکی اور بوسیلہ اونکی مال و جاہ اونسی بہم پہنچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیے پریشانیان اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتھ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہ سی کہ نہیں جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیے دنیا مین سی حال آنکہ وہ دنیا ذلیل اور بی قدر ہو نیوالی ہے نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کی اسباب و حوائج معیشت کی ہاتھ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت اور قصد اوسکا طلب دنیا کا گردانتا ہی خدای تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کی مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکھون اوسکی کی

اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہین آتی اوسکی پاس دنیا مین سی مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہی بیچ ازلی اوسکے داخل کیے ترمذی نی اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اوسنی زید بن ثابت سی **ف** یعنی بیچ طلب کرنی آخرت کی اور عمل کرنے کی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتھ آسانی کی پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور سرگردانی ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ع ح **وعن** ابیہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ بینا انا فی بیتی فی مصلای اذ دخل علی رجل فاعجبنی الحال التی رانی علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمک اللہ یا ابا ہریرۃ لک اجران اجر السر واجر العلانیۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ اوس وقت کہ مین بیچ گھر اپنی کی مصلے پر تہا یعنی نماز مین تہا کہ ناگہان داخل ہوا مجہپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہ خوش آنا ریا ہی ہوگا یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ای ابو ہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تہی کہ وہ مرد دیکہنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بہی ساتہ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب عمل کرنے والی کا اوسپر حاصل ہوا اور یہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اونکا تہا بحسب اصل طبیعت کی کہ مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہ کہ دیکہی اوسکو کوئی اچہی حالت پر اور مکروہ رکہتا ہی یہ کہ دیکہی اوسکو کوئی بری حالت مین قطع نظر اسکی کہ ہو یہ عمل بخیال ریاء سمعہ کی پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی من سرتہ حسنۃ وساءتہ سیئتہ فہو مومن اور فرمایا اللہ تعالی نی قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہی بسبب توفیق اعمال کی جیسا کہ غیر مومن خوش ہوتا ہی بسبب ہونی اموال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابو ہریرہ کا بسبب دیکہنی اوس مرد کے اونکو نماز مین بسبب شکرانہ اوسکی کی ہو کہ باری درمیان مسلمانون کی ساتہ عبادت و توفیق کی نامزد اور یہ معلوم ہوا اور جماعت قائم کرنیوالون نماز کی ہی کہ قوی تر ارکان اسلام کی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب ہین ساتہ معنی سر و علانیہ کی واللہ اعلم بالاحوال ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذیاب یقول اللہ ابی یغترون ام علی یجترءون فبی حلفت لابعثن علی اولئک منہم فتنۃ تدع الحلیم فیہم حیران رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلین گے آخر زمانہ مین کتنی ایک اشخاص طلب کرینگی دنیا کو ساتہ عمل اہل آخرت کے پہنین گے واسطی لوگون کی یعنی نہ واسطے اللہ کے چمڑی دنبی کی یعنی صوف کی کپڑی پہنین گی مانند کمل وغیرہ کی تاکہ گمان کرین اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبے واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کی تاکہ لوگ مرید و معتقد ہون اونکی زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہونگی یعنی بیچ باتون کی شیرین اور نرم اور دوستدارون کی سی کہنی کی اور دل اونکی دل بہیڑیون کی سی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنے کی اہل تقوی سی اور غالب ہونی صفات بہیمہ اور اوپر شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا بسبب مہلت دینی اور چہوڑنی

میری کی اونکو مغرور ہوتی ہین اور فریب کہاتی ہین یعنی اور نہین جانتی کہ مین ڈہیل دیتا ہون یا مراد اغترار سی یہان نہ ڈرنا ہے
اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی لیس نہین ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اور مخالفت میری کے
جرات کرتی ہین یعنی بسبب مکر کرنے انکی کی لوگون سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا
اون لوگون پر اونہین مین سی یعنی بسبب مسلط کرنی بعض اونکی کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑیگی مرد عاقل کو اون مین
متحیر کہ نہین قدرت رکہیگا اوسکی دفع کی اور نہ خلاص ہونی کی اوس سی نہ ساتہ قائم ہونی کی اوس مین اور نہ ساتہ بہاگنی
کی اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی ف لفظ یختلون ساتہ جزم خ اور زبر ت کی یعنی طلب کرینگی دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی
یا بدل لینگی دنیا کو ساتہ دین کی اور اختیار کرینگی دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اسکی یہ ہین کہ فریب دینگے
اہل دنیا کو ساتہ عمل دین کے یعنی فریب دینگی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتہ کرنی امور دینیہ اور تورع کی اور پہنی لباس صلحا اور کے
بطریق ریاء اور سمعہ کی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ
الصَّبِرِ فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ فَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک و تعالی
نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی ہین نی ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اونکی تلخ تر ہین ایلوی
سی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ اوتارونگا اونپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اون مین حیران کیا پس ساتہ میری فریب کہاتی
ہین یا مجہپر دلیری کرتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ
إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی
کی اور احتراز کیا افراط و تفریط سی پس امید رکہو یعنی اسکی کہ ہوویگا وہ مطلب پاب اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ
انگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور رہو ساتہ زہد و عبادت کی اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم
اوسکو یعنی کچہ اور نہ اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی ریاکارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی ف شرہ ساتہ زیر ش
اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط و انہماک ہی اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہی عمل وقت
مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتہ اشیاء کے
اور پہر حرص شدید اور مبالغہ عظیم کے اول امر مین پہر یہ حرص زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور حسنہ نہ
دونون جانبون افراط تفریط سی اور ہوا چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو ہونی اوسکی کی مطلب پانون کا ملین سے
اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو
اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ و لا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی بظاہر امید وار رہو

چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدہی راہ سی دور نہین پڑتا محمود العاقبۃ اور رستگار ہے
اور اگر ایسا نہین ہے اور ساتھ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر مین اہل فلاح سی نہ گنو اور عاقبت کا دونون کی مبہم ہے
کہ خاتمہ کیا ہووے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است * کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد * لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق طاعت
کی دی ہی اور سیدہی راہ پر لگی ہین عاقبت اوسکی بہی بخیر ہوگی اور عادت رحمت آلہی کی بہی جاری ہی کہ بدکارون کو
آخر نیکی کی طرف کہینچتی ہین اور توبہ نصیب کرتی ہین اور نیک کارون کو راہ پر کہتر لاتی ہین نسال اللہ تعالی العافیۃ
وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسب امرئ من الشر ان یشار الیہ بالاصابع فی دین
او دنیا الا من عصمہ اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سی یہ کہ اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتھ انگلیون کی دین مین یا دنیا مین مگر
جسکو بچاوی اللہ نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان مین ف مشہور و انگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہی کہ کل آفت
اور سبب باہر پڑنی کی راہ امن و سلامت سی ہی اور دین مین اسلئے کہ وہ بہی مظنہ پڑنے کا ہی بیچ حال ریا اور حب ریاست
اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بہکانی شیطان کا ہی
اور ایسی لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سی اور سلامت رہین ایسی مگر مقربان اور صدیقان جیسا کہ کہا ہی مشائخ کرام
نی آخر ما یخرج من رأس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہی اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک
اور مگر جسکو بچاوی اللہ یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ اوس شخص کی حق مین ہی کہ محبت ریاست و جاہ کی اور مقبولیت لوگون
کی دلون کی دامنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین وہ مستثنی ہین اس سی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی اپنی
کلام مین اور حکایت کی حال خواص بندون اپنی سی وجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہے کہ حسن بصری ؒ کو کہا کہ تو انگشت نما
ہوا ہی لوگون مین اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین مین اور
فاسق دنیا مین ہی یعنی جو کہ دنیا مین غنی ہو اور مشہور ہو ساتھ غنا کی اور فسق و فجور مین نہ پڑی اور دین مین اور بر طریقہ
سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہین و باللہ التوفیق **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
ابی تمیمۃ قال شہدت صفوان واصحابہ وجندب یوصیہم فقالوا ہل سمعت من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع سمع اللہ بہ یوم القیامۃ
ومن شاق شق اللہ علیہ یوم القیامۃ فقالوا اوصنا فقال ان اول ما ینتن من الانسان بطنہ فمن استطاع
ان لا یاکل الا طیبا فلیفعل ومن استطاع ان لا یحول بینہ وبین الجنۃ ملء کف من دم اہراقہ فلیفعل رواہ
البخاری روایت ہی ابی تمیمہ سی کہ کہا حاضر تہا مین صفوان کی پاس اور اوسکی یارون کی پاس اس حال مین کہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوان کو اور اوسکی
یارون کو یعنی مستقیم ہونیکی اوپر مجاہدہ کی اور پر اولی عبادت کی یا میانہ روی طاعت مین یا احتراز کرنی کی ستم سی یا اور اشارہ ہی ظاہر ہی دونون باتون پر
اخیر کی مین جیسا کہ آگی آتا ہی پس سوال جواب سی کہا صفوان اور اوسکی یارون نی کہ آیا سنا ہی تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ یعنی
کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اوسکی کلام سی کہا جندب نی کہ سنا ہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی

جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیے کرے رسوا کریگا اوسکو اسدن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچہہ کری کو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی مشقت و محنت مین ڈالی گا اسد اوسکو دن قیامت کی کہا صحابہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یا کہا صفوان اور اوسکے یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نی اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی سی اور بہو پہنچتی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور پہنچنی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی کہ نہ کہاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی یہ کہ حائل و مانع نہو درمیان اوسکی اور درمیان بہشت کی ایک چلو خون کا کہ اگر آیا ہو پس چاہیی کہ کری نقل کی یہ بخاری نی **ف** اوسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کی سے اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو چہ جای زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہوا ایسی امر شریف و عظیم سی کہ درآنا بہشت کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی مین سوراخ پڑگیا تہا بہ سبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کے اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابوذر غفاری ہی + ع ح **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روتی پس کہا عمر نی کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق سے یا کسی بلا کی واقع ہونے یا سوای انکی اور سبب رونی کی لی کہا معاذ نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مین نی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتی تہی تحقیق تہوڑا سا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی کری خدا کی دوست سی یعنی ایذا اور غصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اسد کا ساتہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑائی کی لیے نکلے گا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اسد دوست رکہتا ہی نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہون نہ پوچہی جاوین اور جب حاضر ہون بلائی نجاوین واسطی مہمانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین پاس نہ بٹہائی جاوین دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اونکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع سا شرک سی ہی یعنی

وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم سالم رہتی ہین ایسی تو گویا چہ جای ضعفا پس منجملہ اسباب رونی کی یہی ہی اور سبب دوسرا ایذا اولیا کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین جیسا کہ حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی بدزبانی سی ساتھ مسلمان بھائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیے ہین میں نے ساتھ قول اپنی کی ومن عادی الخ اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسلیی کہا ہی بعضی عارفین نے کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر آلہی کی اور شفقت کرنی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی وخفی سی اور رسنا ہی اور لہو ون سی اور اخفیا یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور مخاطبت اور معاشرت اونکی سی اور قول ان اللہ الخ استیناف ہی بیان کرنی والا حقیقت ولی کی اور ذکر کیی واسطی اونکی ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈہونڈی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین بلائی جاتی طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کیی جاتی اور چہوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہ تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی رب اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین راہ راست کی پس مستحق ہین عنایت کی لائق ہی کہ طلب کی جاوی اونسی ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہی طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی سی دہو کہانہ کہاوی اور ساتہ ترک تعظیم اور احترام اونکی کی تقصیر نہ کری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن اونکا درست ہی یا نہین ؏ خاکساران جہان را بحقارت منگر + تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد + اور یہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جبتک کہ تقوی اور نورانیت باطن نہو ؏ حج آور جانا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسا کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاؤہ الا المتقون اور نہین ہین ولی اونکی مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان کی اور مواظبت رکہتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہون سی اور معرض ہو منہمک رہنی سی لذات اور شہوات مین ❀ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ تعالی ہذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکے ادا کرتا ہی اور اسی طرح اور عبادتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بہی اچہی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہ ہی بندہ میرا ساتہ صدق ورآستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ❀ وعن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی اخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء السریرۃ فقیل یا رسول اللہ وکیف یکون ذلک قال برغبۃ بعضہم الی بعض ورہبۃ بعضہم من بعض اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنی طمع کرنی بعض اونکی کی ہی بعض سے اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سے ❀ یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکہتی ہونگی

رغبت کرینگی اور اظہار دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان میں نہوگی بیگانہ ہونگی اور برتقدیر عدم حصول غرض کی دشمن ہونگی پھر حاصل یہ
کہ نہیں ہونگی وہ اہل حب للہ اور بغض للہ سے بلکہ امور اونکی متعلق ہونگی ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبھی رغبت کرینگی ایک قوم
میں واسطے غرضون کی پس ظاہر کرینگی اونکی لیے دوستی اور کبھی مکروہ رکھینگے ایک قوم کو کسیطرح سببسے پس ظاہر کرینگی عداوت اونکی لیے اور خلاصہ اسکا یہ
کہ نہیں اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت اونکی کا اسلیے کہ وہ دونوں مبنی ہیں اوپر غرض و شہوت اونکی کی **وعن** شداد بن اوس
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق
یرائی فقد اشرک رواھما احمد اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہا اونہی سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی جو کہ
نماز پڑہی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسیکہ اوسکی مابعد کی روایت میں صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکھی دکہلانی کو پس تحقیق
شرک کیا اور جو شخص صدقہ دی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا نقل کین یہ دونوں روایتیں احمد نی **ف** یعنی جو عمل کہ ساتھ ریا کی کری شرک ہی بنا بر
اسکی کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک انہکا رابت پرستی کرنی ہی ریاکار کہ ایسا عمل واسطی غیر خدا کی کرتا ہی وہ بہی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ
کہا ہی کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور یہیں اشارہ ہی اوپر کہ ریا کو دخل ہی روزی میں بہی بخلاف اوس شخص کے کہ نفی کی ہی اوسنی اوسکی اور
علت بیان کی ہی اوسکی یہ کہ مدار روزی کا نیت پر ہی اور نہیں دخل ہی اوس میں ریا کو اور نہیں اعتبار ہی نہ کہانی اور نہ پینی اوسکی کا ساتھ عدم
صحت نیت کی پس ہم کہتی ہیں کہ ریا محض نہیں متصور ہی روزی میں لیکن ریا کبہی ہوتا ہی بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کری ساتھ اوسکی اللہ کے
خوشنودی کا اور ارادہ کری مشہور ہونی کا بہی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہی کہ دونوں مقصد برابر ہوں یا ایک اونمیں سے غالب
جیسیکہ تفصیل اسکی اوپر گذری **وعنه** انه بکی فقیل له ما یبکیک قال شیء سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول فذکرته فابکانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتخوف علی امتی الشرک والشهوة الخفیة قال قلت یا رسول اللہ
اتشرک امتک من بعدک قال نعم اما انهم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراءون باعمالهم والشهوة الخفیة ان
یصبح احدهم صائما فتعرض له شهوة من شهواته فیترک صومه رواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان اور
روایت ہی شداد سے یہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطی اوسکی کہ کس چیز نی رلایا تجکو کہا رلایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی میں نی آنحضرت سے کہ
فرماتی تہی پس یاد کیا میں نے اوسکو پس رلایا مجکو سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کی شرک سے
یعنی شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنی وہ ایسی ہی کہ نہیں پاتی اوسکو مگر خوب یا صفت مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نی کہ کہا میں نے
یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپکے فرمایا ہاں خبردار ہو تحقیق امت نہیں پوجی گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتہر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی
نہیں کرینگے ولیکن کرینگی دکہلانی کی واسطی عمل اپنی یعنی یہ شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک
بعبادة ربه احدا اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ مثلا صبح کری ایک انکا روزہ دار پس پیش آوی اوسکو ایک شہوت اوسکی شہوتوں میں سے یعنی مانند شہوت
کہانی یا پینی یا جماع کی پس چہوڑ دی اور توڑ ڈالی وہ اپنا نفل کی احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** بسبب غلبہ شہوت کے یعنی اور
توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہی بغیر ضرورت کی کہ باعث ہوا اوسکو طرف اوسکی اور شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تہی اوسکی باطن میں کہ بوقت
نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس میں پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوی گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نی مراد شہوت سے کہانا وغیرہ لکہا ہے
جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر یہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سی شہوت خاص عزیز الوجود ہی شہوتوں اوسکی کی کہ جو نہ پائی جاوی تا وقت تمام لذت اوسکی

پس ماہل ہو طرف اوسکی بالطبع اور نہ خاطر کرے مخاطب ہونے اوسکی کا واسطے شرع کی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ لا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہی ساتھ شروع کرنے کی پس واجب ہے تمام کرنا اوسکا ع **وعن** ابی سعید قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ھو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنا بلی یا رسول اللہ قال الشرک الخفی ان یقوم الرجل فیصلی فیزید صلوتہ لما یری من نظر رجل رواہ ابن ماجة اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا ابی سعید نے کہ نکلے ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے آپس میں مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتہ اوس چیز کے کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے یعنی بیچ شریعت اور طریقت میری کی فتنہ مسیح دجال کی سے پس واجب ہے تمپر رعایت محافظت اوسکی کی پس کہا ہم نے ہان خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہ ہی کہ مثلا کھڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑہتا ہی پس زیادہ کرتا ہی یعنی کمیت یا کیفیت میں نماز اپنی یعنی تمام ارکان اوسکی میں یا بعض میں بسبب اوس چیز کے کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکھتا ہی کوئی شخص نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی دجال سے ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اسواسطے کہ دلیلین اور علامتین دجال کی جہوٹے ہونے کی ظاہر ہین اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل میں ہر طرح سے نہین معلوم ہوتی برائی اوسکی کلمیہ در روز خستان نماز + کہ در چشم مردم گذاری دراز ع **وعن** محمود بن لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر قال الریاء رواہ احمد وزاد البیہقی فی شعب الایمان یقول اللہ لھم یوم یجازی العباد باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا فانظروا ھل تجدون عندھم جزاء او خیرا اور روایت ہی محمود بیٹے لبید کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت ڈرنے والی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون میں تمپر شرک چھوٹا ہی کہا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چھوٹا فرمایا حضرت نے کہ وہ ریا ہی نقل کی یہ احمد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں کہ فرماوے گا اللہ تعالیٰ واسطے ریاکارون کی اوس دن کہ جزا دے گا بندونکو اونکی عملون کے جاؤ طرف اون لوگون کی کہ اونکو دکھلاتے تھے دنیا میں پس دیکھو آیا پاتے ہو نزدیک اونکی جزا یا بہلائی یعنی بیشک اونسے کچھ جزا نہ پاؤ گے یا خیر ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا عمل عملا فی صخرة لا باب لھا ولا کوة لخرج عملہ الی الناس کائنا ما کان اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کرے ایک عمل بیچ بڑے پتھر کی کہ نہین دروازہ واسطے اوسکی اور نہ روشندان نکلے گا عمل اوسکا طرف لوگون کے جو کچھ ہو **ف** صخرہ بڑے پتھر کو کہتے ہین اور یہان مراد غار ہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی پتھر کی اندر جاوے کہ اوسمین دروازہ نہین ہوتا تا کوئی اوسکی راہ سے اندر جاوے اور نہ روشندان کہ کوئی اوسمین سے دیکھے اور مطلع ہو اور کوہ ساتہ زبر کا فتح اور پیش اوسکی کی اور تشدید واو کی معنی کی آخر میں کہ دیوار میں ہو اور بعضون نے کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتہ پیش کی آتا ہی اور غیر نافذ ساتہ زبر کی اور یہ بھی ہی کہ اگر ساتہ فتح کے ہو تو روزن چہوٹا اور تنگ اور اگر پیش کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اصل ہم یہ ہی چنانچہ روایت ساتہ فتح کی اور پیش کی ہی اور روزن نافذ ہوگا اور یہ مناسب مقام کی بڑا ہی ہی اور حاصل یہ کہ فرمائی ہین کہ ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت میں کرے اس طرح کہ کوئی اوسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچھ کہ ہو یعنی حاجت اظہار کی نہین ہی یا کرے یا دو قبولیت و ثواب سے محروم ہو حق تعالیٰ کر دار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہی اگر از راہ اخلاص کی واسطے خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالیٰ کی مقتضا کرے اور مطلع

بندہ کی اوسمین ہو یا سنے یہ ہین کہ بندہ مخلص چاہیے کہ احتیاط اور مبالغہ کری بیچ اخفای عمل اپنے کے اور عمل کرے واسطے اخلاص کے اس لیے کہ عمل ظاہر اور شایع ہوتا ہی اوس جگہہ سی کہ بندی کو جبر اور اختیار اوسمین نہو وعن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ سریرۃ صالحۃ او سیئۃ اظہر اللہ منہا رداء یعرف بہ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہووی واسطی اوسکی خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدای تعالی اوس خصلت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتھ اوس علامت کے ف رداء اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان علامت کہ اوس سے ایک شخص پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جیسیکہ مرد چادر سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت و صورت ہے حاصل یہ کہ جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت و صورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سے پہچانا جاتا ہی کہ یہ ایسا ہے وعن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اخاف علی ہذہ الامۃ کل منافق یتکلم بالحکمۃ ویعمل بالجور روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین ڈرتا ہون مین اوپر اس امت کے یعنی امت اجابت کے مگر ہر منافق کی سی یعنی بدکار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کے اور عمل کرتا ہی ساتھ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین ف یعنی کہتا ہی لوگون کی کہانی کی لیے اور آپ عمل نہین کرتا یہ صفت منافقون کی ہی پس فرماتی ہین کہ وجود ایسی شخص کے سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت مین پیدا ہوا اور یہ صفت وہین پیدا ہووی ہی وعن المہاجر بن حبیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انی لست کل کلام الحکیم اتقبل ولکنی اتقبل ہمہ وہواہ فان کان ہمہ وہواہ فی طاعتی جعلت صمتہ حمدا لی ووقارا وان لم یتکلم رواہ الدارمی اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون یعنی جو کچھہ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا و لیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت اوسکی کہ ساتھ کس چیز کے رکھتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو شکر واسطی اپنی اور بزرگی و حلم اگرچہ نہ کلام کری وہ نقل کی یہ دارمی نی ف یعنی اگر نیت میری طاعت اور محبت اوسکی کہی خاموش اوسکی بہی محمود اور رایہ علم و وقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد و ثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کے نہین تو کلام اوسکا اگرچہ علم و حکمت مین ہو ضائع ہی کہ واسطی ریا اور کہانی اور ستانی کی کہتا ہی

باب البکاء والخوف

باب ہے رونے اور ڈرنے کا ف بکاء بالقصر نکلنا آنسوؤن کا ساتھ غم کی اور بالمد نکلنا آنسوؤن کا ساتھ بلند ہی آواز کی اور مشہور یہی ہی اور ظاہر یہی کہ مراد ساتھ اوسکی اس جگہہ معنی غم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور بزور رونا ساتھ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کے کہ رلادین اور ابکار رلانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا عذاب آخرت سی اور عتاب خدای تعالی سے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا رواہ البخاری روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بقای ذات میری کا اوسکی قبضۂ قدرت مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین جانتا ہون یعنی احوال اور ہول قیامت کی اور حقیقت مبداء اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیے اور شدت مناقشہ و حساب کی اور وعید قبر

جلالیہ باری تعالیٰ کی کہ باعث خوف و ہیبت کی ہیں اور وجہ یہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس سی غم و محنت پھر میں پر انجام کار تمہاری ہنسی تھوڑی
رہو و تم بہت اور ہنسو تم تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ و تحذیر ہی امت کو اوپر رونے
اور انحصار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونے کی ہو قسم خوف الٰہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق سبحانہ کی و تنبیہ و تحذیر ہی اوپر اجتناب
کرنے کی بہت ہنسنے سے اور راحت کے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلوں کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ بامید عفو اور مغفرت اور رحمت اوسکے
کی گنجایش رکھتی ہی **وعن** ام العلاء الانصاریۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری وانا
رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم رواہ البخاری اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم ہی اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاوی گا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے نقل کی یہ بخاری نے **ف**
ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگے اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصا
بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علیہم کے نفی کیا گیا ہی ساتھ دلیلوں قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر
ہونے اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کی تھا کہ کبار مہاجرین سی تھی اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ میں
مہاجرین میں سے مری ہیں یہی تھی اور آنحضرت نے بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اونکو بقیع میں اپنی سامنی دفن
کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت وہاں حاضر تھی اوسنی کہا کہ گوارا ہو انکو بہشت اے ابن مظعون عاقبت بخیر ہی اپکی حضرت نے
اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون اوسکا جو منع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر نفی اوس کی [illegible]
اوپر حکم کرنی کی غیب پر و جزم کرنی کی ساتھ اوسکی اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ یہ کنایہ ہی عدم تصریح سی ساتھ علم غیب کی از راہ ادب اور حقیقت
کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں یعنی کہ علم احوال غیب کا تفصیل سے
عالم الغیب کے کسیکو نہیں معلوم اگرچہ مجملا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہی یا مراد یہ ہی کہ نہیں جانتا میں کہ موت مرونگا
یا قتل سے اور نہیں جانتا میں کہ نازل ہوگا تم پر عذاب جیسا کہ اگلی امتوں پہ نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی
نازل ہونی اس آیت کی ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلی ابہام تھا عاقبت میں اور بعد اوترنی اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت
بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی النار فرایت فیہا
امراۃ من بنی اسرائیل تعذب فی ہرۃ لہا ربطتہا فلم تطعمہا ولم تدعہا تاکل من خشاش الارض حتی ماتت
جوعا ورایت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبہ فی النار وکان اول من سیب السوائب رواہ مسلم اور روایت ہی جابر
سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجھ پر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج میں یا اور وقت میں خواب میں ہو یا بیداری میں
پس دیکھی میں نے اوسمیں ایک عورت بنی اسرائیل میں سی یعنی اونکی قوم میں سی کہ عذاب کیجاتی ہی سبب ایک بلی کی کہ اوسکی تھی باندھا تھا
اوسکو پس نہ کھلاتی تھی اوسکو کچھ اور نہ چھوڑتی تھی اوسکو کہ کھاوے حشرات الارض [illegible] یہانتک کہ مرگئی وہ بلی ساتھ بھوک کی اور
دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا ہی آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا وہ اول شخص کہ رسم نکالی چھوڑنی سانڈ کی [illegible]
ف سوائب جمع سائبہ کی ہی اور سائبہ اوس اونٹنی کو کہتی ہیں کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت میں بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کی تھی کہ جب
اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سے یا اچھا ہوتا کوئی بیمار ہی تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چھوڑ دیتی اوسکو کہ سوار ہو

اور پھر وہ منع کرتی اوسکو پانی اور کھانے سے کہ جہان سے کہ کھاتی پیتی اور دودہ دوہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت طور موجب تقرب کا سمجھ ہوئی جانتی تھی اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو نے کوری نکالی اور یہہ بھی لکھا ہی علمانے کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا تھا اور بعضی روایت میں عمرو بن لحی آیا اور ظاہر دونون ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا بالعکس کیونکہ نسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبھی دادا کی طرف کذا قیل اور کہا الٰہی کو اکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی آپ سے پہلے عذاب کئیے جاتی ہین اور بین انتہی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ دکھلا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کیسے ہوگا اور صورت اوسکی کہا دی گئی واللہ اعلم **وعن** زينب بنت جحش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها يوما فزعا يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل هذه وحلق باصبعيه الابهام والتي تليها قالت زينب فقلت يا رسول الله افنهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث متفق عليه اور روایت ہے زینب بیٹی جحش کی سے کہ ازواج مطہرات سے ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گھبرائی ہوئی اس حال مین کہ فرماتی تھی نہین کوئی معبود حق مگر اللہ وای ہی واسطی عرب کی شر سے کہ تحقیق نزدیک پہنچی کھولا گیا یعنی سوراخ ہو گیا آجکی دن سد یاجوج ماجوج سے مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتھ دونون انگلیون اپنی کی انگوٹھی کی اور اوسکی پاس کی انگلی کی کہا زینب نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیے جاوینگے ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود اونکی مانع نہین ہوگی واقع ہونی بلا اور فتنہ سے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہلاک کیے جاؤگے تم باوجود ہونے لوگون صالحون کی درمیان تمہاری جسوقت کہ بہت ہوگا فسق و فجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کی سبب اسکی ہوگی اوسکی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد شر سے فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوئی اول اونکا قتل عثمان بن عفان کا تھا بعد ازان واقع ہوا جو ہوا تک اب بعضی کہتی ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور تکلم اونکا مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت دکھادینی مقدار سوراخ سد کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین واقع ہوا تھا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کی کھولا گیا اور یہ ہونا سوراخ کا علامات قرب قیامت سے ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بھی علامات قرب قیامت سے ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتھ سے بغداد وغیرہ مین جو کچہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتھ زبر خ اور ب کی معنی فسق اور فجور اور شر اور کفر کی ہی اور بعضون نے کہا معنی اسکی زنا کی ہین اور مقصود یہ ہے کہ آگ جب لگتی ہے کسی جگہہ اور بھڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور یہی آگاہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچاتا ہی اوس کو کہ اونمین ہوتی ہین پھر اوٹھائی جاوینگی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتھ پیش خ اور جزم ب کی ہے بمعنی فجور اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین **ع** **وعن** ابي عامر او ابي مالك الاشعري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليكونن من امتي اقوام يستحلون الخز والحرير والخمر والمعازف ولينزلن اقوام الى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم يأتيهم لحاجة فيقولون ارجع الينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ آخرين قردة وخنازير الى يوم القيامة رواه البخاري وفي بعض نسخ المصابيح الحر بالحاء والراء المهملتين وهو تصحيف وانما هو

بالحاء والزاء المعجمتين نص عليه الحميدي وابن الاثير في هذا الحديث وفي كتاب الحميدي عن البخاري و
كذا في شرحه للخطابي تروح عليهم سارحة لهم يأتيهم لحاجة اور روایت ہی ابی عامر سی یا ابی مالک اشعری
سی کہ کہا ابو عامر نی یا ابو مالک نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ ہون گی میری امت میں سے
کتنی ایک قومیں کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور باجونکو اور البتہ اوتر ینگی قومیں یعنی اونمیں سی بیچ پہلو پہاڑ
بلند کی یعنی ہوگی منزل اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایاں کی کہ گدا اور محتاج سب اونکی طرف آوینگی اور جائینگے اپنی طلب
کرینگی رات کی وقت آوینگی اوپر مواشی اونکی کہ چرنی کو گئی تہی پیٹ بہری اور سیر لاوی گا اونکو چرانیوالا اونکا آوی گا اونکی پاس
ایک مرد بسبب حاجت کے یعنی ایک سائل آوی گا کہ مواشی کی دودہ سی محفوظ ہووی پس کہین گی وہ یعنی بقصد رد سوال اوسکی کی پہر آنا طرف ہمارے
کل کو پس اتون رات بہیجی گا اونپر اللہ تعالی عذاب اور رکہدیگا اور ڈالی گا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضون اونکی تا ہلاک و پست ہون نیچے پہاڑ کے سطح کہ
باقی نرہی اون سی کچہہ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالی بعضونکو اونمیں سی یعنی کردی گا بصورت بندر اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہینگے اوسی
صورت پر قیامت تک یا باقی رہی گا یہ عذاب ان قوموں پر کہ یہ عمل کرینگی روز قیامت تک اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کی بجای الخز کی الحر ہی ساتھ
مہملتین کے یعنی ساتھ حا مہملہ اور را کی واقع ہوا ہی اور معنی حر کی ساتھ زبر ح اور تخفیف ر کی فرج عورت کی ہی کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہ واقع ہونا
الحر ساتھ مہملتین کے غلط ہی اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کی ہی کہ بعضی راویون سی واقع ہوا اور نہیں ہی یہ لفظ مگر الخز ساتھ معجمتین اور ترجمہ کے
تصریح کی اس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر نی اس حدیث میں اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری سی اور اسیطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی کہ خطابی
کی ہی تروح علیہم سارحة لہم یاتیہم لحاجة **ف** یا ابی مالک اشعری سی یعنی شک و تردد کیا ہی بخاری نی بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی عامر
اشعری سی ہی کہ وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ میں سے یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو اشجعی بھی کہتی ہیں وہ بھی صحابی مشہور ہے اور
شک و تردد صحابی میں جب طعن کا حدیث میں نہیں ہی چونکہ صحابہ سب عدول و ثقہ ہیں بس کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتھ معجمہ اور زاء مشددہ کی نام ایک کپڑی کا
ہی کہ زمانہ قدیم میں پشم اور ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی ہوئی بسبب مشابہ ہونی کی ساتھ عجم کی اور ہونے
اوسکی کی لباس اہل تنعم واسراف کا اور اب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیے کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہی اور یہ حدیث محمول اسی پر ہے
اور اسطرح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں مشہور نہ تہا بس یہ حدیث بسبب خبر دینی غیب کے معجزات میں سے ہی اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر
قبیل التعمیم بعد التخصیص سے ہوگا اور معازف ساتھ ز کی یعنی عود اور طنبور اور مانند اونکی کی ہی جمع معزف یا معزفة کی ساتھ زبر میم اور جزم عین
اور زیر زا اور عزیف اصل میں معنی آواز جن کی ہی اور گہنٹی کی کہ سنا جاتا ہی جنگل میں شب کو اور معنی آواز ہوا کی بھی آیا ہی کذا فی القاموس
اور معنی یہ ہیں کہ گنتیں گے ان حرام چیزونکو حلال ساتھ وارد کرنی شبہات اور تاویلات واہیہ کی جیسی کہ بعضے ہماری علما نے ذکر کیا ہی کہ حریر
وہ پہننا حرام ہی کہ متصل ہو بدن کی یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہیں اور بہت سے امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہی کہ پہننا حریر کا حرام ہے کہتی ہیں
کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتے اوسکو قاضی اور علما پس اسی کی مانند ہیں بیچ حلال جاننی حرام کی اور اسیطرح بعضی علما کو تعلق ساتھ مزامیر کے
ہی کہ بیان اوسکا طول کہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نی بیچ ذم ملاہی کی یعنی مزامیر کی انس سے مرفوعا لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف
وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کرینگی یہ چیزیں حلال جانکر تو ان بلاؤن کو وہ گرفتار ہونگے
اور تصریح کی ہی مؤلف نی تابعیہ کی غلطی کی ساتھ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطے رد کرنی کی اوس کی کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہے ساتھ

مہلکین کے اور ساتھ ممسوخین کے غلط ہی اور اشارت ہی ساتھ قول ابن حجر کی فی ہذا الحدیث کہ اکثر ساتھ مہلکین کے اس حدیث کو ابن ماجہ اور ابی داؤد وغیرہ نے روایت کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث میں کہ بخاری کی روایت کی ہی ساتھ ممسوخین کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری کی اکثر روایتون میں ساتھ مہلکین کے ہی اور اس تقدیر پر دو روایتین صحیح ہوئیں واللہ اعلم اور تروح الخ ساتھ تے فوقانیہ کی تروح میں اور ساتھ یے کی فاعل یروح کا اور یہ قرینہ ہی اسپر کہ بیچ بسارحۃ کی کہ پہلی روایت میں واقع ہوا ہی زائدہ ہی جیسی کہ بیچ وجہ اول کی کہ بیچ تقریر معنی حدیث کی اشارہ اسکا کیا ہی اور اسی طرح ان دونون کتابون میں یاتیہم بحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتھ تقدیم بحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف ومسخ اس امت میں بھی ہوگا جیسے کہ اگلی امتون میں ہوا ایسی حدیثون میں جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ اس امت کی اور اخیر زمانہ اوس سے مستثنے ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف ومسخ تمام امت کے نہ بعض کے واللہ اعلم **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب تو پہونچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہوتا ہی بیچ ان کے اونکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہی سنت الٰہی یعنی گناہون میں کبھی نگاہ نہیں رکھتا ہی صالح کو غیر صالحون میں سے پھر اوٹھائے جاوینگے موافق عملون اپنے کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ دنیا میں عذاب میں شامل ہوتے ہیں لیکن آخرت میں ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا دیا جاویگا اگر نیک ہی اچھی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہی بری جزا دیا جاویگا **وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوٹھایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال اور صفت کے کہ مرا ہی اوسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکھئے آخر کیا حالت گذرے جیسے کہ کہا ہی کسی نے ع حکم مستور و مستی ہمہ بر خاتمہ است کہ از الست تا آخر چہ حالت گذرد + ولیکن بعضی عارفین نے کہا ہی کہ جب سالک کو ملکہ یادداشت وحضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل میں قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی خلاف و فتور اوسکی استحضار میں ہو یاوے ضرر نہیں کہتا بعد از مفارقت روح کی بدن سے وہ حال عود کریگا پس بالکل ذکر کا بہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہئے وباللہ التوفیق

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام طالبہا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھا میں نے مانند آگ دوزخ کے یعنی شدت وہول میں کہ سوتا ہی بھاگنے والا اوس سے اور نہیں دیکھا میں نے مانند بہشت کی یعنی بہجت وسرور میں کہ سوتا ہی طالب ہونیوالا اوسکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بھاگنے والا اگر کوئی شر دشمن قوی کی بھاگتا ہی سوتا نہیں اور غافل نہیں ہوتا بھاگتا ہی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر یہ عجیب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتھ اس شدت اور شناعت کے ڈرتی ہی اور لوگ بھاگنے والے اوس سے غفلت کئے ہیں اور کوشش نہیں کرتی اور اگر بھاگتے بھی ہیں تو بھی بھاگنے میں سعی نہیں کرتے اور غافل ہوتے ہیں اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنی گناہون کے اور لازم کرنی طاعتون کی ہوتا ہی اور طلب کرنیوالا بھی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہیں ہوتا اوس سے اور سستی اور تساہل نہیں کرتا اوسکی طلب میں بلکہ دوڑتا ہی اوسکی پالینے کی لئی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی لذتون سے آدمی اوسکی طلب میں نہیں دوڑتا اور اوسکو نہیں پاتا اور دوڑ بہشت کی طرف اور پانا اوسکا ساتھ کرنی طاعات کے اور بچنے کی گناہون سے ہوتا ہی **وعن**

أبي ذر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إني أرى ما لا ترون وأسمع ما لا تسمعون أطت السماء وحق لها أن
تئط والذي نفسي بيده ما فيها موضع أربع أصابع إلا وملك واضع جبهته ساجدا لله والله لو تعلمون ما أعلم
لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا وما تلذذتم بالنساء على الفرشات ولخرجتم إلى الصعدات تجأرون إلى الله قال أبو ذر
ليتني كنت شجرة تعضد رواه أحمد والترمذي وابن ماجه اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
تحقیق میں دیکھتا ہوں اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنی علامتیں قیامت کے اور نشانیاں صنعت آلہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالی کی اور
سنتا ہوں میں اوس چیز کو کہ نہیں سنتے تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہولیں قیامت کے اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہے آسمان اور
لائق ہے اوسکو یہ کہ آواز کرے پھر بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں آسمان میں
جگہ چار انگشت کے مگر کہ فرشتہ کھڑا ہوا ہے رکھے ہوئے ہیں پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہیں واسطے اللہ کے قسم ہے خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں
البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتوں کی بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ
کی یعنی جیسے کہ شان غمگینوں کی اور غم سے تنگ آنے والوں کی ہے کہ گھر سے نکل جاتے ہیں اور سر بصحرا ہوتے ہیں تاکہ وہ دل کی ہلکی اور دل
شگافی ہو کہا ابو ذر نے یعنی بعد از روایت کرنے اس حدیث کی از راہ دردناکی اور حسرت کی ہے کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی
اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف آواز پالان اور زین کی یعنی چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچی کا تعب سے اور آواز نالہ کرنی آسمان
کی چنانچہ اس حدیث میں ناظر ہے بسبب کثرت و ازدحام ملائکہ کی اور بوجھ اونکی کی جیسے کہ جانور سواری کا نیچے بوجھ سواری کی مشقت
سے آواز کرتا ہے اور ممکن ہے کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالی سے ہی ہو اور جبکہ آسمان باوجود اسکے کہ جماد ہے اور محل ملائکہ مقدسہ کا
خوف آلہی سے نالہ کرے آدمی کہ جان رکھتا ہے اور آلودہ گناہوں میں ہے لائق تر ہے کہ نالہ و گریہ کرے اور یہ معنی مناسب ہیں ساتھ مقصود کے
جیسے کہ نہیں پوشیدہ ہے یہ بات اور رکھے ہوئے ہیں الخ یعنی تابعدار ہیں تاکہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہے کہ بعضے فرشتے قیام میں ہیں اور بعضے
رکوع میں اور بعضے سجود میں یا خاص کیا ہے اسکو ساتھ ایک آسمان کے آسمانوں میں سے واللہ اعلم اور صعدات جمع صعد بضمتین کی ہے کہ جمع صعید
کی ہے یعنی راہیں جیسے کہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہے طریق کی اور یہ تاکید ہے خروج الخ یعنی تا آلودہ گناہوں میں ڈھونڈتا میں جیسے کہ درخت
کو کاٹ ڈالتے ہیں پھر جاتا رہتا ہے ایسے ہی میں بھی ہوتا اور مثل اسکے ابوذر سے منقول ہے اور بڑے بڑے صحابہ سے کہتے آئے ہیں کہ ایک کہتا تھا
میں بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کھا جاتے ہیں دوسرے نے کہا اے کاش پرندہ کہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور کچھ تکلیف اوسپر نہیں اور یہ سب
ایسے تھے کہ بشارت پائی ہے انہوں نے جناب رسالت مآب سے بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہے اور وعدہ کیا ہے اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا
لیکن خوف درگاہ بے نیازی کا کمر توڑے ڈالتا ہے وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
خاف أدلج ومن أدلج بلغ المنزل ألا إن سلعة الله غالية ألا إن سلعة الله الجنة رواه الترمذي اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے یعنی غارت کرنی دشمن کے سے وقت سحر کی بھاگتا ہے اول شب
یعنی تاکہ نجات پاوے دشمن سے اور جو شخص بھاگتا ہے اول شب پہونچتا منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی سوائے مول نفیس کے نہیں ہاتھ
لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف منزل کو یعنی مطلب کو کہا طیبی نے
کہ مثال بیان کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر کھڑا ہے اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اوسکی

لفظ ولا دو یح اولاد بکون دال و راوی ... و الف و دال ... علاوہ صراحت ... شیخ ان اللہ ...

بالمن

ہین پس اگر ہوشیار ہوا اپنی چلنے مین اور خالص کیا نیت کو اپنی عمل مین امن مین رہا شیطان سے اور اوسکی مکر سے والا بار تاہی وہ راہ اوسکی اپنی
مددگارون کو ہمراہ لیکر پہر رہنمائی کی حضرت نے طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہے نہین حاصل ہوتے
تہوڑی سعی سے اپس فرمایا آگاہ ہو الخ اور اخیر جملہ کی معنی یہ ہین کہ مول اسکی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالے
نے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ع وَعَنْ اَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی انس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ فرماوی گا اللہ تعالے کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کے فرشتونکو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سے اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو
یعنے بشرط ہونی اوسکی کی مومن مخلص ایکدن یعنی ایک وقت یا ڈرا ہی مجسے کسی جگہہ نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کی
ف ڈرا ہی الخ یعنی بچ کری گناہ کی گناہون مین سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ
ہی الماوی کہا طیبی نی کہ مراد ہی ذکر سے اخلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دل سے اور صدق نیت سے الا اہتمام کا فرد کر سے
ہین اللہ کا زبان سے بھی دل سے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد
خوف سے باز رکہنا اعضا کا ہی گناہون سے اور لگا رکہنا اونکا طاعات مین الا وہ حدیث نفس یعنی وسوسہ ایسی حرکت ہی کہ نہین نام
رکہا جاتا اوسکا خوف اور حقیقت مین ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی اور جب غائب ہوتا ہی وہ سبب نظر سے تو پہر پہرتا ہی دل طرف غفلت کے
کہا فضیل نے کہ جب کہا جاوی تجکو کیا ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کر ایسی کہ اگر کہا تو نی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جہوٹ بولا تو اشارہ
کیا ساتہ اسکی طرف اور حق وہ ہی کی کہ وہ باز رکہتا ہی اعضا کو گناہون سے اور اسمین بشارت ہی کہ جس مسلمان نے ایکبار از راہ خلوص کے خدا کو یاد
کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سے اوسکو نجات ہی اور اگر چاہی اللہ تعالے تو اوسکو دوزخ ہی مین نہ لیجاوی اور اول ہی
بہشت مین بہیجدی یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہی ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ
لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ پوچہا مین نے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کا یعنی اور وہ لوگ کہ دیتی ہین جو چیز کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سے اور دل اونکی لرزان و ترسان
ہین یعنی مخوف سے کہ نہ قبول ہوا ہون سے اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کی اور نا خوش ہون اوسمین آیا یہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی
ہین یعنی ایسی کہ ڈرنا عذاب سے کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نے نہ اے بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتی ہین اور
چوری کرتی ہین ولیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور با وجود اسکی ڈرتی ہین کہ نہ قبول ہو
اونسی بدلیل اسکی کہ آخر اس آیت مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین بیچ نیکیون مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی نہایت رغبت کرتی
ہین طاعات مین اور دوڑتی ہین طرف اونکی پس نہین صحیح ہی یہ کہ حمل کی جاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر اور تمام سیئات پر اور
آیت مذکور وہ ہین بعد لفظ وجلۃ کی یہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جانا جاتا ہی کہ ابن [illegible]

مین وتنزا ہین مین قرارت قرا ہی کی ہی یؤتون ہی ساتھ ہیلی سے کی فعل مضارع ایتا ہی اور آتو ساتھ مد ہمزہ کی فعل ماضی وسے ہی اور اعطا سے مشتق عطا یعنی دینی کی جیسی کہ معنی اسکی بیان کیی گئی اور قرارت دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتو مشتق ایتان سی بمعنی کار کرنیکی اور معنی اسکی یہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچھہ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتھ اس قرارت کی مناسب تر ہی لیکن مصابیح کی نسخون مین بھی اوپر لفظ قرارت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اوپر لفظ قرارت دوسری کی ہو یہ طیبی نی تفسیر جامع کشاف سی نقل کیا ہی کہتا ہون مین مراد قرارت شاذہ سی کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی اور وہ مراد ہی کہ گمان کیا عائشہ نی کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سے اور نہ مراد اعم ہی خیر و شر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی ساتھ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتوا اور موجب دونون قرارتون کی نہایت یہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایک طرح کی تغلیب ہے پس ظاہر آیت مشہورہ کا متعلق ہی ساتھ عبادات مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق ہی ساتھ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہ کہ قرارت مشہورہ جو ہی ممکن ہے کہ کہا جاوی اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ دیتی ہین قسم طاعات سی اور نکالتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی پس مشتمل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو ترجمہ **وعن**

اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جاتی دو تہائی رات اوٹھتی یعنی نماز تہجد کی لیے پس فرماتی ای لوگو یاد کرو اللہ کو یعنی ساتھ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یاد کرو اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کی اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھ اوسکی قائم ہوگی اور سب جاوین گی پیچھی آتا ہی اوسکی پیچھی آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتھ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹھینگی قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اون احوال کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتھ اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ای لوگو مراد اونسی وہ لوگ تھی کہ جو سوتی تھی اور غافل تھی ذکر اللہ سی اونکو جگایا حضرت نی تاکہ مشغول ہو و تم ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اس مین اشارہ ہی طرف مستحب ہونی کی ہونی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ تین بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون اور نہین شکر کرو اور آیا زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور عبارت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطی سہل ہونی امر اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا رکھتا ہی کہ نفخہ پہلی کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکھتا ہی اور یہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکے ہین ترجمہ

وعن اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃٍ فَرَاَی النَّاسَ کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی الْمَوْتِ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی

صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ وَیُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا
اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتّٰی تَلْتَقِیَ عَلَیْهِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَیُقَیَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِی
الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَّا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْهَسْنَهٗ وَیَخْدِشْنَهٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِهٖ اِلَی الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا اونہوں نے کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

واسطے اوا کرنے نماز کے پس دیکہا لوگوں کو گویا کہ وہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو یعنی خواب غفلت سے کہ باعث ہے ہنسنے پر تحقیق تم اگر بہت کرو
ذکر کاٹنے والی لذتوں کا تو البتہ باز رکہے تمکو اوس چیز سے کہ دیکہتا ہوں میں یعنی ہنسنے سے اور کلام اہل غفلت سے مراد کاٹنے والی لذتوں کی
موت ہے پس بہت رکہو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت زمانہ مگر کہ بولتی ہے یعنی ساتہ زبان قال کے یا زبان
حال کے پس کہتی ہے کہ میں ہوں گہر غربت کا یعنی دور کا کہ مجہہ میں جو آیا اپنے ملنے والے اور آشنا لوگوں سے اور اپنے گہر سے ریڑا پس وہ تو دنیا میں گویا کہ تو غریب ہے اور میں
ہوں گہر تنہائی کا یعنی اس میں نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور میں ہوں گہر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی اسی طرح سب کا مرجع
مٹی ہو لائق ہے کہ رہے مسکین خاکنشین تاکہ نہ فوت ہووے اوس سے مناسبہ اور میں ہوں گہر کیڑوں کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے
بندہ مومن کہتی ہے اوسکو قبر یعنی جیسیکہ کہتے ہیں مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ میں اور اپنی جگہہ میں آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا
نزدیک میرے اون شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں میری پیٹہ پر اسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی میں تجہپر آجکے دن اور ہوا تو مقہور مجبور طرف
میری اس نزدیک ہے کہ دیکہے گا تو نیکی کرنی میری ساتہ تیرے یعنی ساتہ فراخی کرنے کے فرمایا حضرت نے پس فراخ ہو جاتی ہے قبر اوس
بندہ کی لیے اور معلوم ہوتی ہے اوسکی نظر میں مقدار درازی بینائی اوسکی کی یعنی جہاں تک کہ نظر کار کرتی ہے اور کہولا جاتا ہے اوسکی
لیے ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہے اوس میں جگہہ اپنی اور آتی ہے اوس میں سے ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئیں اور ٹہنڈی
اور تازہ ہوتی ہیں آنکہیں اوسکی بسبب دیکہنے حور اور قصور اور نہروں اور درختوں اور میووں اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے
بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہے اوسکو قبر یعنی جیسے کہ نا آشنا اور بیں بلائی ہوئی کو کہتے ہیں نہ آیا تو مکان فراخ میں اور نہ اپنی جگہ
میں خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میرے اون شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں میری پیٹہ پر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی میں تجہپر آج کے
دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکہے گا تو برائی کرنی میری تیری لیے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اوسپر یہاں تک کہ مختلف ہو جاتی ہیں
پسلیاں اوسکے یعنی در آتی ہیں بعضی بعضوں میں کہا ابو سعید نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ واسطے کہانی صورت
اختلاف پسلیوں کے ساتہ انگلیوں اپنی کے پس داخل کیں بعضی انگلیاں اندر بعضوں کے فرمایا حضرت نے پہر مسلط کئے جاتے ہیں واسطے اوس کافر کے
ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پہنکارمارے زمین میں تو نہ اوگاوے زمین کچہہ جبتک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہیں اوسکو اور نوچتے ہیں
اوسکو یہانتک کہ پہنچایا جاوے اوس بندہ کو طرف حساب کے یعنی روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سوا اسکے نہیں کہ قبر باغیچہ ہے باغوں جنت کے یا گڑہا ہے گڑہوں آگ کے سے نقل کی ترمذی نے ف بہت کرو ذکر کاٹنے والی
لذتوں کا یہ نہایت نصیحت ہے غافلوں کو لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہے غافل کے دل کو منقول ہے کہ شیخ عارف باللہ مولانا نور الدین علی متقی
بنا رکہی تہے ایک تہیلی کہ لکہا ہوا تہا اوسپر لفظ موت کا اور اوسکو لٹکا دیتی مرید کی گردن میں تاکہ وہ جانتا رہے کہ موت قریب ہے

ہو وہ پس لمبی کری آرزو اور بہت کری عمل اور تہی بعضی جیسے بادشاہون مین سی کہ حکم کرتی تہی کسیکو اپنی امر سی کہ کہڑا رہی ہمیشہ
پیچہے اونکی اور کہتا رہی الموت الموت تاکہ ہو دوا اوسکی بیماری کی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کی صحابہ کی لیی وجہ حکمت
حکم کرنی کی ساتہ بہت یاد کرنی موت کے ساتہ قول اپنی فانہ لم یات الخ اور مین ہون گہر کیڑون کا یعنی پس نہین لائق ہی کہ یہ ہو ہمت و قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کے قسم کہانی کی چیزون اور پینے کی چیزون کی اسلیئے کہ انجام کار اونکا فنا ہی اور نہین نفع دیتا اس جگہہ مگر عمل صالح پس سبب
صدق ہی عمل کا کہاتی بعضون نی کہ پیدا ہوتی ہین کیڑی بدبو سی اور کہا جاتی ہین اعضا کو پہر کہاتا ہے بعض اونکا بعض کو
یہانتک کہ باقی رہتا ہی ایک کیڑا پہر وہ بہی مرجاتا ہی بسبب بہوک کی اور مستثنی ہین اس سی انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیی کہ فرمایا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نی شہدا کی حق مین ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علماء باعمل کہ تعبیر کیا ہی جنکو اولیاء کرکے روشنائی اونکی افضل ہی شہیدون کے خون سے
اور بندہ فاسق مراد ہی اس سی فرد اکمل کہ وہ کافر ہی بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہ کہا بندہ مومن پہ سبب قول قبر کی کہ تہا تو بہت
دشمن نزدیک میری اونہین سے کہ چلتے تہے مجہپر اور اس قبیلہ سی ہی قول اللہ تعالی کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہوئی ہی
عادت کتاب وسنت کی اوپر بیان کرنی حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی سی واسطی پردہ پوشی کی اوسکی
کی ہی یا اسلیی کہ ہو درمیان خوف ورجا کی نہ واسطی ثابت کرنی ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسیکہ وہم کیا ہی معتزلہ نی اور سپر
اژدہا احتمال ہے اسمین تجدید کا اور تکثیر کا اور موید ہی دوسری احتمال کی ایک روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کی قبر مین کہ مسلط
ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا ۱۲ع **وعن ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود واخواتہا**
رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا اونہی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی تم یعنی ظاہر ہوئی
آپ پر آثار ضعف کی پہلی پہونچنی بڑی عمر کی فرمایا بوڑہا کر دیا مجہکو سورہ ہود نی اور بہنون اوسکی نی نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
یعنے جو سورتین مانند اوسکی ہین کہ جن مین ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہی ایسا اونکی مضمون سی غم ہوتا ہی مجہکو امت کیطرف
کہ دیکہی کیا حال ہو اونکا اور اس غم کی مارے یہ حال ہو گیا ہی میرا ۱۲ع **وعن ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت**
قال شیبتنی ہود والواقعۃ والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت رواہ الترمذی اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہے ہوگئی آپ فرمایا بوڑہا کر دیا مجہکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون
اور اذا الشمس کورت یعنی اور مانند انکی نے کہ جن مین ذکر قیامت کا اور احوال اوسکی کا ہی نقل کیا یہ ترمذی نی **وذکر**
حدیث ابی ہریرۃ لا یلج النار فی کتاب الجہاد اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کی

الفصل الثالث

الفصل الثالث فصل تیسری **عن انس قال انکم لتعملون اعمالا ہی ادق فی اعینکم من**
الشعر کنا نعدہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المہلکات رواہ البخاری
روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک تر ہین بیچ آنکہون تمہاری کی بال سی یعنی ہین وہ بڑی نفس الامر مین اور
تم چہوٹا اور حقیر جانتے ہو اونکو اور گنتی ہو کر وہاں سی اور اونکی کرنی سی نہین ڈرتی تہی ہم گنتی اونکو آنحضرت کی زمانے مین
موبقات یعنی ہلاک کرنیوالون مین سی نقل کی یہ بخاری نی **وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

قَالَ يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ دور رکھ اپنے تئین اون گناہون سے کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی اونکو اسلیے کہ اون گناہون کی لیے خدای تعالی کی طرف سی ایک طالب ہے نقل کیے یہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی ایک طرح کا عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہیر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کے لیے ہی یعنی طالبا عظیما پس نہین لایق ہے کہ غافل رہے اسلیے کہ اکثر سہل جانتے ہین کرنے والی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہ توبہ کی اور نہ التفات کرتے ہین اونکی طرف ساتہ ڈرنے کی اور غافل ہین اس سے کہ نہین ہے صغیرہ ساتہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریای اللہ تعالی کے کبیرہ ہی اور تہوڑا اسا ہی اوسمین سی بہت ہی اور اسی لیے کبہی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسے کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اہیر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم پس معنی اسکی یہ ہین کہ دور کرینگے ہم تم سے صغیرہ گناہ تمہارے بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرطیکہ بچیں تمہارے کبائر سے مگر یہ کہ نہ بچو تو نہین کی کبائر سی جیسا کہ مقرر کیا ہی ہین واللہ اعلم اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنے تئین چہوٹی گناہون سے اسلیے کی مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہانتک کہ پکائی اونہون نی روٹی اپنی اور بلا شبہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی کرنیوالی کو ہلاک کر دیتا ہے وہ اوسکو نقل کی یہ احمد وطبرانی نی **وَعَنْ** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ أَنَّ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَاكَ فَقَالَ أَبِي لٰكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے کہ بڑے تابعین مین سی ہین کہا کہ کہا واسطی میری عبد اللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطی باپ تیری کے کہا ابوبردہ نی کہ کہا مین نے نہین جانتا مین کہا عبد اللہ نی پس تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کی ای ابو موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہ بعثت اونکی کی اور ہجرت ہماری ساتہ اونکے اور جہاد ہمارا ساتہ اونکی اور عمل ہمارے یعنی نماز اور روزی اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی سارے ساتہ اونکی یعنی بیچ زمانے اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہ کہ جو عمل کیے اور ہمنی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاویں اور خلاصی ہوین ہم اون سی برابر سر برابر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہمنی اور روزی رکہی ہمنی اور کیے ہمنی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئی ہماری ہاتہ پر یعنی بسبب ہماری بہت دمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکہتی ہین اونکی یعنی ثواب چیز ون کی کہ کی تہی کا زیادہ اوپر پہلی اسلام و ہجرت وغیرہ کی کہا باپ میری نی یعنی حضرت عمر رضی لیکن مین قسم ہے اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتہ مین ہے البتہ دوست کہتا ہون یہ کہ وہ عمل کہ ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہین ہمین لی ثابت اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہ جو کچھہ کہ کیا ہی ہمنی بعد آنحضرت کی نجات پاوین اون سی برابر سر بسر پس کہا میں نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہاری قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہونچی اور نہ ضرر اوسکا ہم پر پڑی اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو باری سبب عذاب کا بہی نہو سو طاعت ناقص یا موجب عجب ان نشود از ضیم گر بد علت عصیان نشود + اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہمنی اور گمان انکی قبولیت کا رکہتی ہین باقی رہین اہی تو زہی سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کی کئی ہین ہمنی وہ خالی خرابی سی نہین اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہ اس سبب سے ہی کہ تابع اسیر متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم و عمل مین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ صحت بنائی نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کی ہی اور اسی طرح فساد اوسکا اور نہین شک ہی بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد آنحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیر نیات سی اور فساد حالات سے جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنی ہاتہ اپنی مٹی سی نہ جہاڑی تہی اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تہی کہ اپنی دلون کو برا پایا یعنی بسبب ظلمات کے کہ پیدا ہوئی چہپنی آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی غنیمت ہے یہ کہ برابر سرابر رہین طاعات و سیئات مین اور یہ بات بنسبت جلیل القدر صحابہ رضی کی تہی اور جو کہ بعد اونکی ہین پس طاعات اونکی کہ بہری ہوی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ مین ہین اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہ کہ فضل کری اللہ ساتہ رحمت و عین عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکارون کو ساتہ نیکوکارون کے بلکہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت و حقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کری عجب و تکبر کو اور اخیر جملہ سی مراد یہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال و فضائل کی مقام خوف و دہشت مین ہی تو بہتر ہوا میری باپ سے اور مقام اوسکا اعلی ہوگا یا مراد یہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میری باپ سے کچہہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کار نازک ہی ہوع ح

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَآمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِيلَ بِالْمَعْرُوفِ رَوَاهُ رَزِينٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجہکو رب میری نی ساتہ نو چیزون کی ایک تو ڈرنا اللہ سی پوشیدہ اور ظاہر مین یعنی بیچ دل اور جسم کی یا خلوت و جلوت مین اور دوسری بات درست و سیدہی کہنی کہ حد اعتدال سی تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی آدمی راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی اور اچہا کہتا ہی اوسکو اور عیب اوسکا ڈہانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی کرتا ہی چاہیی کہ دونون حال مین یکسان رہے اور تیسری میانہ روی بیچ فقر و غنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہی کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم رہی یعنی فقر مین غصہ اور بیتابی و فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کری اور چوتہی یہ کہ ملائی رکہون مین یعنی سلوک کرون

کرون اوسی کہ کاٹی مجہسی یعنی اگر کوئی ناتی دار مجہسی قطع و بدسلوکی کری تو مین اوس سی سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع ہی پانچوین یہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجہکو اور چہٹی یہ کہ درگذر کرون مین اپنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس سی کہ ظلم کری مجہپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون بیچ اسمار اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کی آٹہوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدای تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی سی اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون نہ ساتھ جہل و غفلت کی اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتھ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہی ساتھ معروف کی نقل کے یہ رزین نی ف یعنی ایک روایت مین بجای بالعرف بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی اچھی بات کی اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اپنی کہ امر بالمعروف دونونکو شامل ہی اچھی بات کرنی کو اور بری بات کی منع کرنیکو اور خصلتین یاد دہانی نو خصلتون مذکورہ سی کہ جامع ہین تمام بہلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کی کہ بطریق اجمال کی تفصیل کی ذکر کی ہین ع

وعن عبد اللّٰہ بن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من عبد مؤمن یخرج من عینیہ دموع وان کان مثل رأس الذباب من خشیۃ اللّٰہ ثم یصیب شیئا من حر وجہہ الا حرمہ اللّٰہ علی النار رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکہون سی آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکہی کی یعنی تہوڑا سا بسبب خوف خدا کی پہر پہونچی آنسو اوسکی اچہی منہ پر یعنی گرکر گری مگر کہ حرام کری گا اوسکو اللہ آگ پر ع

باب تغیر الناس

باب ہی بیچ بیان تغییر و تبدیل لوگون کی ف تغیر کی معنی ہین ایک حال سی اور حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی حالت سی کہ زمانہ نبوت مین تہی کہ لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور تتبع تہی حق کی اور بی رغبت تہی دنیا سی اور مغرور تہی زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ اور نورانیت دل اور صفای باطن رکہتی تہی اور آخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما الناس کالابل المائۃ لا تکاد تجد فیہا راحلۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہین آدمی مگر بیچ اختلاف حالات اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوی تو اون مین ایک قابل سواری کی نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نی ف راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہ لادنی پر اور حرف ۃ اسمین مبالغہ کیلئی ہی اور معنی یہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح اچہی لوگ جو نفع بخش ہون کام کی آدمی کہ قابل صحبت نیکی کی ہون اور حق صحبت بجالاوین اور مددگار ہون خیر پر اونکی درمیان ہین بہت کم ہین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اونسی آدمی آخیر زمانہ کی ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہونگی اور حق یہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال رکہتا ہی کہ مسلمان کامل اوس زمانہ مین بہی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتھ تمام صفات پسندیدہ کی تمام زمانون مین کم تہی اور آخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بہلائی ان تینون قرنون کی بہ نسبت انکی کہ بعد اونکی آئی باقی ہا باعتبار کثرت و قلت کی ہی جیح اور ذکر کرنا سو کا واسطی تکثیر کی ہی نہ واسطی تحدید کی یا ہین وجہ حوالہ اعلی متفاوت کا قبیلہ کیا گیا ہی

ہی چنانچہ اسطرح بعضی ارباب حال کہتی ہین کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلی مسجد سی اور دیکھا اونہون نی
بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص انمین تہوڑی ہین اور حق سبحانہ تعالی نی
آگاہ کیا اس معنی پر کئی آیتون مین ایک اون مین سی یہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ماہم
وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا
بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ اور
روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی کروگی تم طریقون اور عادتون اون لوگون
کی کہ پہلی تم سی تہی بالشت ساتہ بالشت کی اور ہاتہ ساتہ ہاتہ کی مراد ہی اس سی موافقت اور مطابقت یعنی متابعت اگلون کے
بہمہ وجوہ سب کامون مین یہانتک کہ اگر پیٹہی ہونگی وہ سوراخ گوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم اونکے
عرض کیا اصحاب نی یا رسول اللہ وہ کہ پہلی ہم سی تہی اور متابعت کرینگی ہم اونکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نی اگر وہ یہود
و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری سی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سنن ساتہ
پیش زیر کی جمع سنت کی ہی یعنی طریقہ کی نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سی
بعد انبیاء اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضی نسخون مین سنن ساتہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا **وعن**
مرداس الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذہب الصالحون الاول فالاول وتبقی حفالۃ کحفالۃ
الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ رواہ البخاری اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جاتی رہینگی یعنی مرتی جاوینگی نیک بخت اول پہر اول یعنی ایک بعد دوسری کی اور ہر ایک کو اول کہا اسلیئی کہ جب اول
گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کی اور باقی رہینگی برا اور ردی اور نابکار مانند بہوسی جو کی یا کہجور کی نہین پروا کریگا
اونکی اللہ پروا کرنا یعنی کچہہ قدر و اعتبار نہین کریگا اونکی نقل کی یہ بخاری نی **الفصل الثانی** فصل دوسری
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم ابناء الملوک
ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی
ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت چلیگی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرینگی اونکی
بیٹی بادشاہون کی کہ بیٹی فارس اور روم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگی اور اولاد فارس و روم کو بندی کرینگی اور
خدمت کو بہیجینگی اور بادشاہ اور امرا اونکی آل کی چاکر ہوینگی اور خدمت کرینگی مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو
اونکی نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی اسلیئی کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہ خبر حضرت کی موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس
اور روم کی فتح کیئی اور لیئی مال اونکی اور بندی کئی انکی پادشاہی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اون سی اور دولت قوی ہوئی مسلط
پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنیوالون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا اونہون نی جو کچہہ کیا اور
لفظ مطیطا ساتہ پیش میم کی اور زبر طا کی ممدود و مقصور اترائی ہوئی اور ہاتہ لٹکی ہوئی چلنا اور مد کہینچنا اسکا اور خسارہ کا تکبر سی

اور سلطان بیچ قاموس و صحاح اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح اوس کی ساتھ ایک ہی کی درمیان دو ط
کی ہی یعنی دوسری بعد از دوسری طا کی نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کے اور بعضے حواشی کتاب کی بھی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے
ساتھ حذف ہی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتھ اثبات ہی کی بعد از طا دوسری کی بھی ہے
بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ۲ وعن حذیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقتلوا
امامکم وتجتلدوا باسیافکم ویرث دنیاکم شرارکم رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو
اور مار وگی تم ایک دوسری کو ساتھ تلوارون اپنی کی اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بد کار
تمہاری یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتھ آوی گی اور سرکار دربار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی پڑی گا نقل
کی یہ ترمذی نی ۳ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یکون اسعد الناس
بالدنیا لکع بن لکع رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوة اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگون کا دنیا مین ساتھ کثرت مال کے
اور منصب و اجرای حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوة
میں ۴ وعن محمد بن کعب القرظی قال حدثنی من سمع علی بن ابی طالب قال انا لجلوس مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی المسجد فاطلع علینا مصعب بن عمیر ما علیہ الا بردة له مرقوعة بفرو فلما راه
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکی للذی کان فیه من النعمة والذی هو فیه الیوم ثم قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا احدکم فی حلة وراح فی حلة ووضعت بین یدیه صحفة ورفعت
اخری وسترتم بیوتکم کما تستر الکعبة فقالوا یا رسول اللہ نحن یومئذ خیر منا الیوم نتفرغ
للعبادة ونکفی المؤنة قال لا انتم الیوم خیر منکم یومئذ رواہ الترمذی اور روایت ہی محمد بن کعب
قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نی کہ سنا علی ابن ابیطالب کہ کہا علی رضی نی تحقیق تھی ہم بیٹھی ہوئی ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد میں یعنی مسجد مدینہ میں یا مسجد قبا میں پس آئی ہمپر مصعب بیٹی عمیر کی اس حال مین کہ نہ تھی اونکی بدن پر مگر چادر
اونکی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑی چمڑی کی پس جب دیکھا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی بسبب اس امر کی کہ تھی یعنی
پہلی اس ان کی بیچ نعمتون کے اور بسبب دیکھنی اس حال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی پہلی تعجب و تحسر کی کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑی کی اور شام کو نکلیگا
بیچ ایک جوڑی کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہاری کہ اول دن ایک لباس پہنیگا اور آخر دن
دوسرا بسبب نہایت تنعم کی اور رکہا جاوی گا آگی اوسکے ایک پیالہ بڑا کہانی کا اور اوٹھایا جائیگا دوسرا یعنی جیسی کہ عادت
متنعمین کی ہی اور یہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح طرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری اور ڈھانکوگی تم اپنی گھرونکو
یعنی اپنی دیوارون کو دیوار گیریان لگاؤگی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈھانکا جاتا ہی کعبہ یعنی پردہ اسی طرح تنعم اور ترفہ او ...

بیچ لباس و طعام اور مسکن کے پس کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوس دن کہ یہ حال رکھتے ہونگے بہتر ہونگے اس حال سے کہ آج رکھتے ہین اسلیے کہ فارغ ہونگے ہم کسب معیشت سے اور تردد رزق سے واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاوینگے ہم محنت سے یعنے لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا آنحضرت نے کہ یون نہین ہے کہ اوس روز مین بہتر ہوگے بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو بہ نسبت اوس دن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع مین حضرت عمر سے روایت کیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کے کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہے مین نے اسکی مان اور باپ کو کہ کہلاتے تہے اوسکو خوشتر ین طعامون کا اور دیکہا ہے مین نے اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خرید اتہا اوسکو پس پہونچایا محبت خدا اور رسول خدا نے اس حال کو کہ دیکہتے ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلاے صحابہ سے ہجرت کی مکے سے آئے آنحضرت کے پاس اور تہے جاہلیت مین متنعم تر ین لوگون کی طعام و لباس مین اور جب اسلام لائے سب کچہہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے اُحُد مین اور وقت شہادت کے یہ چالیس برس کے تہے یا کچہہ زیادہ اور ظاہر یہ سمجہا جاتا ہے کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم و شفقت کے مصعب پر کہ یہ تہے عزیز اپنی قوم مین اور صاحب ثروت تہے نعمت مین اور اب یہ حال ہوا لیکن یہ بات کچہہ منافی ہے وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمر رض مین جبکہ روئے عمر آنحضرت کو دیکہکر لیٹے ہوئے کہری چارپائی پہ اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرت کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمر نے چین کسرے اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نے انکو کہ تو اس مقام مین ہے اے عمر کیا نہین راضی ہے تو اس سے کہ اونکے لیے ہو دنیا اور ہمارے لیے ہو آخرت انتہی پس اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبے کی طرف یا محمول ہے رونا غم پر بسبب نہونے اون چیزون کے کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس ضروری وغیرہ کی واللہ اعلم اور سوید نے ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا تتمہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آج کے دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر کہ اوسکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہے غنی سے اسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہے دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کیلیے مثل اوسکے کہ اوسکے پاس بقدر کفایت کے ہے بسبب کثرت اشتغال کے ساتہ حاصل کرنے مال کے پس حدیث صریح دلالت کرتی ہے اوپر تفضیل فقیر صابر کے غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا بہ نسبت صحابہ کے کہ وہ اقویا ہین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اونکے کا ضعفا مین سے اور سوید نے اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہے دیلمی نے فردوس مین ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہے پس کافر سے کہ عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کے دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نے کافر کو اس فرقانی مین تو کیونکہ نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین **و عن انس** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْہِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ رواہ الترمذی وقال ھٰذا حدیث غریب اسنادًا اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانے کی لوگون مین اپنے دین پر پہونچیگا رنج مین امر دین اپنے کی ساتہ ترک کرنے دنیا اپنی کے مانند مٹہی مین لینے والے انگارے کی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کی **ف** یعنے جبکہ

پکڑنا انگاری کا اور صبر کرنا اوسپر دشوار ہی ایسی ہی رکہنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اوسپر اخیر زمانہ مین مشکل ہی بسبب ظہور فسق کے اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگارون اور موافقون کی اوسپر ت ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ ہون امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہاری آپس کے مشورے سے ہون یعنے مسلمان ایک رای پر ہون اور متفق ہون آپس مین نہ مختلف پس پشت زمین یعنے ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیی پیٹ زمین کے سے یعنے زندگی بہتر ہی موت سی اسلیی کہ تم عمل کروگی ساتہ اوسچیز کی کہ کتاب و سنت مین ہی اور خوشحالی ہی اوسکی لیی کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچہی ہون عمل اوسکی اور جبکہ ہون امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور کام تمہاری سپرد ہون طرف عورتون کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیی پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جینی سی اوسوقت مین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف طرف عورتونکی حال آنکہ وہ ناقصات عقل و دین ہین اور وارد ہوا ہی شاوروہن و خالفوہن اور وہ مرد بہی عورتون ہی کی حکم مین ہین کہ اونکا سا حال کہتی ہین یعنی جن پہ غالب ہی حب جاہ و مال اور نہین جانتی اوسچیز کو کہ اوسکے ضرر ہی دین مین اور نہین جانتی وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تہا کہ کہا جاتا اور ہو امر تمہارا مختلف درمیان تمہاری جیسی کہ مقابل مشورہ کی ہی پس یون جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتون کی اور چلنی کی اونکی کہی پر ہوتا ہی ت ع ح وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہین گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاوین کی بعضی اونکی بعضون کو واسطی لڑنی اور کسر شوکت تمہارے کی جیسے کہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالی اور بلاتی ہین یعنی اونکی بعضی بعضون کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہین اوس سے اور بی الم اور بیالہ حلقہ کی جمع ہوتی اور کہاتی ہین بیچ اسیطرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگی تمکو اور غارت کرینگی اموال تمہاری اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی ہوگی نگلتی ہین اور ہلاک کرتی ہین اوسکو پس کہا کہنی والی نی یعنی صحابہ مین سی کہ یہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگی اوسدن فرمایا حضرت نی کہ یہ سبب کمی کی نہین ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہوگی ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہین یعنی قوت و شجاعت نہ ہوگی تم مین اور البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالی تمہاری دشمنون کے سینون مین سی ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہاری دلون مین ضعف و سستی کہا کہنی والی نی یارسول اللہ اور کیا ہی سبب پیدا ہونی سستی کا ہماری دلون مین فرمایا کہ سبب پیدا ہونی سستی کا دلمین محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکہیگے اور موت کو ناخوش رکہینگے تو نہین سکنے کی اور نہ لڑاوری کرسکوگی نقل کی یہ ابوداود نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوہ مین

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عباس قال ما ظهر الغلول فی قوم الا القی الله فی قلوبهم الرعب ولا فشا الزنا فی قوم الا کثر فیهم الموت ولا نقص قوم المکیال والمیزان الا قطع عنهم الرزق ولا حکم قوم بغیر حق الا فشا فیهم الدم ولا ختر قوم بالعهد الا سلط علیهم العدو رواه مالک روایت ہی ابن عباس سے کہا نہیں پیدا ہوئی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اونکی دلون مین خوف دشمن کا اور نہیں پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت علما کی اور نہیں کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل وزن مین اور مانند اونکی ہین جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی انسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ اونکے ہاتہ مین ہے اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مین سے ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسدہ اپنی کی مگر کہ پہیلتی ہی درمیان اونکے خونریزی یعنی وہ چیزین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہی اوپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اوسکو نقل کیا مالک نے

باب

یہ باب ہے بیچ لواحق اور متممات پہلی باب کے ف اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین تو اسی طرح ہے یعنی فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی اور کہا ابن ملک نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنی یہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنی کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عیاض بن حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم فی خطبته الا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جهلتم مما علمنی یومی هذا کل مال نحلته عبدا حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلهم وانهم اتتهم الشیاطین فاجتالتهم عن دینهم وحرمت علیهم ما احللت لهم وامرتهم ان یشرکوا بی ما لم انزل به سلطانا وان الله نظر الی اهل الارض فمقتهم عربهم وعجمهم الا بقایا من اهل الکتاب وقال انما بعثتک لابتلیک وابتلی بک وانزلت علیک کتابا لا یغسله الماء تقرؤه نائما ویقظان وان الله امرنی ان احرق قریشا فقلت اذا یثلغوا راسی فیدعوه خبزة قال استخرجهم کما اخرجوک واغزهم نغزک وانفق فسننفق علیک وابعث جیشا نبعث خمسة مثله وقاتل بمن اطاعک من عصاک رواه مسلم روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن اپنے خطبے مین یعنی خطبہ معروفہ مین یا وعظ مین آگاہ ہو تحقیق رب میری نے حکم کیا مجکو یہ کہ سکہلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہیں جانتے تم اوسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتہ قول اپنی کی جملہ اون چیزون مین کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالی نے اس دن مین کہ مین ابہی ہون حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو مال کہ دیا مین نے اوسکو کسی بندی کو بندون مین سے حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سے حرام نہیں کرسکتا جیسی کہ جاہلیت مین اونٹونکو اپنی پر حرام کرتی تہی اور حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین نے پیدا کیا اپنی بندون کو مائل باطل سے طرف حق کی اور تحقیق آئی بندون کی پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال رکہتا ہی کہ شامل ہو شیاطین انس کو بہی جیسا کہ آیا ہی فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پہیرا اونکو شیاطین نے اور دور ڈالا اونکی دین سے اور حرام کی شیاطین نے اوپر وہ چیز کہ حلال کی مین نے واسطی اونکی یعنی گناہ کیا تا حرام کیا حلال کو اپنی نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی وسوسہ ڈالا یہ کہ شریک کرین ساتہ میری اوس چیز کو کہ نہیں اوتاری مینے ساتہ اوسکی دلیل کہ بسبب اوسکے غالب آوین یعنی بت کہ اونکو پوجتی ہین اور کچہ دلیل وحجت اونکی استحقاق عبادت پر نہیں رکہتی اور یہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نے

مشرق کی طرف زمین کے لوگوں کی یعنی اونسی پایا اونکو مستغرق شرک پر اور مستغرق گمراہی میں پس مبغوض کہا اونکو عرب اونکی کو اور عجم اونکی کو یعنی مبغوض کہا اونکو بسبب بدکرداری اور بداعتقادی انکی کی اور متفق ہونے انکی کی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور بسبب کفر اونکی کی کہ قوم موسیٰ کافر ہوئی ساتھ عیسیٰ کی اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ قائل ہوئی تین خدا ہونے کی یا اسکی کہ عیسیٰ بیٹا اللہ کی ہیں وغیرہ ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سے کہ باقی اور ثابت رہی اوپر دین حق ایمان کی ساتھ موسیٰ اور عیسیٰ کی اور تحریف و تبدیل نہ کیا دین اور کتاب اپنے کو یہانتک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں بھیجا ہی میں نے تجھکو پیغمبر مگر اسلیے کہ آزمائش کروں میں تجھکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا دینے قوم اپنی کی تجھکو اور آزمائش کروں میں ساتھ تیرے یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتے ہیں تجھپر یا کفر کرتی ہیں اور بھیجی میں نے تجھپر ایک کتاب کہ نہیں دہوتا اور نہیں مٹاتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکھی کو پانی سے دہوئی تو مٹ جاتا ہی یہ ویسا نہیں بلکہ محفوظ ہی زوال و نسخ سے یعنی قیامت تک لوگوں میں محفوظ ہی اور احکام اسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہیں پڑہتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی میں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھکو کہ جلاؤں میں قریش کو یعنی ہلاک کروں میں اونکی کفار کو ایسا کہنا ہوں میں اور پھیلا شر ہی اونکا پس کہا میں نے ای پروردگار میری اوسوقت کچلیں گے سر میرا پس کریں گے میرے سر کو مانند روٹی کے یعنی کردیں گی اوسکو سبب کچلنی کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہ کہ میں اونسی کیونکر عہدہ برا ہوں گا اور اوپر غالب آویں گا لشکر میرا کم ہی اور بیہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سے اور پریشان کر اونکو جیسے کہ نکالا اونہوں نے تجھکو اور جہاد کر اونپر مہیا کریں گے ہم اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشیں گے اور غالب کرینگے تجھکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگوں پر اموال اور اگر نہ رکہتا ہوگا تو مال تو ہم دینگے اور بہم پہونچا دیں گے اوسکو تیری لیے اور بھیج اونپر لشکر بھیجیں گے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچ ہزار فرشتے واسطے مدد لشکر اسلام کی بھیجے اور مشرک اوسدن ہزار تھے اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمانبرداری کی ہی اونہوں نے تیری اور ایمان لائے ہیں تجھپر ساتھ اون لوگوں کی کہ سرکشی کی ہی تجھسے اور فرمانبرداری نہیں کی ہی تیری اور کافر ہیں نقل کی یہ مسلم نے

ف مائل باطل سے الخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کی اشارہ ہی فطرت اسلام کیطرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبہوں نے بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالیٰ کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و اختلاف کیا اور سوتی اور جاگتی میں یعنی تجھکو ملکہ ہو گیا ہی ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیری ذہن میں اور ملتفت رہتا ہی طرف اوسکی نفس تیرا اغلب احوال میں پس نہیں غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی اوسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی میں کذا ذکر الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمہاری دل میں ہی حالت ہوتی میں اور میں کہتا ہوں کہ نسبت قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہیں اسلیے کہ حضرت کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا اور بہت لوگ دیکھے گئے ہیں کہ پڑہتے تھے سوتی میں اور عجب تر اس سے یہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ سے دو ورق قرآن کا کہا کرتا تھا دن میں آٹھوں کا وقت سحر کی جب شیخ کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا دور پڑہنی کا پس جب سو آیتیں اونسے تمام کیں آواز سنی قبر سے آواز اپنی شیخ کی سنی کہ اونہوں نے بہی پڑہیں دس آیتیں اور چپ رہی اسی طرح حال تھا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا اور یہ ماجرا کسی اپنی یار سے پس موقوف ہوئی یہ بات ۱۰ ح ع وعن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین قصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش

اجْتَمَعُوا فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہی جبکہ اوتری آیت ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیونکو چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا ای اولاد فہر کی ای اولاد عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہان تک کہ جمع ہوئی یعنی فرقی قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہ کہ ایک لشکر اوترا ہی بیچ جنگل کے ارادہ رکہتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانو گی تم مجھکو کہا اونہون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تم مگر سچ کا اور نہین دیکہا ہمنی تمسے سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نی پس اگر سچا جانتی ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کی سی یعنی اگر ایمان نہ لاؤگی مجہپر تو اوتری گا تمپر عذاب سخت پس کہا ابولہب نے کہ چچا آنحضرت کا تہا عبد العزی نام ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کی لیے اکٹھا کیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری یہ سورہ ہلاک اور زیان کار ہوجیو دونو ہاتہ ابی لہب کے اور ہلاک ہوجیو بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلہ سے قریش قبیلہ ہے باپ ہو انکا نضر بن کنانہ اور نیچی اسکی بطون اور افخاذ ہین حاصل یہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کے اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اوسکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیے بنی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سے اوسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ مکرو ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس وادی کہ مشہور ہی ساتھ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوئی بالفعل سبب تاخی کی کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور مراد ہاتہونکی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون ہاتہون سی دنیا اور آخرت اوسکی ہی کہ دونون جہان اوسکی ہلاک اور زیان کار ہوئی اور بعضون نی کہا کہ ہاتہون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نی ابولہب کو ڈرایا تو ابولہب نے پتہر اوٹہایا تا آنحضرت پر پہینکے وَفِي رِوَايَةٍ نَادَى يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا ای بیٹون عبد مناف کی نہین ہے حال اور قصہ مجہی میرا اور تمہارا اگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچا دی اونکو غدر و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا آواز اوسکی سنین پر ڈرا وہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہ طرف اونکی پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ یا صباحاہ ساتہ جزم ہ کی کلمہ ہے واسطی ڈرانی ایک امر دہشتناک سی کہتی ہین اور اصل اسکی یہ ہی اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین صبح کو تا اوس سی آگاہ ہون اور معنی یہ ہین کہ ای قوم بچو غارت کرنی سی ساتہ چلی جانی کی پہلی آنی دشمن کی پس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا بچو اللہ کی عذاب سی ساتہ ایمان لانی کی پہلی اوترنی عذاب کی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ

اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ ہَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ
وَیَا فَاطِمَۃُ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَکُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّہَا بِبِلَالِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسنی یعنی یہ حدیث ساتہ اور الفاظ کی بہی آئی ہی ابو ہریرہ سی کہ جب یہ آیت اوتری کہ ڈراوا اپنی
کنبے کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریش کو پس جمع ہوی پس تعمیم کی آنحضرت نی پکارنی مین اور تخصیص کی یعنی
پکارا اونکو ساتہ نام جد بعید اونکی کی کہ سبکو عام و شامل ہو اور ساتہ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتہ بعض کے پہر بیان کی راوی نی کیفیت
عموم و خصوص کے کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ سبب اوسکی آگ دوزخ
نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ کی سی ای اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ
سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد عبد المطلب
کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سی اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہاری اپنی نفع اور دفع ضرر کا یا کسی چیز کا
سوا اسکی کہ واسطی تمہاری حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتہ تری اوسکی کی اور ساتہ پانی صلہ اور احسان کے
بجہاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اونکی کو نقل کیے مسلم نی ف لوی ساتہ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبہی بدل کیا جاتا ہی
ہمزہ واو سی اور ساتہ تی مشددہ کی نام اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتہ پیش میم کی اور تشدید رے کی
باپ ہے قبیلہ کا قریش مین سی اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین فہر کا اسکا نہین
واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اور سمین چچا آنحضرت کی اور بیٹے چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد کو پہنچایا کہ اولاد شریف کو
بہی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اونپر حرام ہوئی اونکو بہی داخل اس مین کیا
اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر آپ پر کہ دفع کرون تمسی اللہ کی عذاب مین سی کچہ بہی اگر ارادہ کری اللہ ساتہ تمہاری برائی کا
اور یہ فرمایا آنحضرت نی اللہ تعالی کی اس آیت سی قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا الخ فرمایا اللہ تعالی نی
قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور ساتہ تری اوسکی کی یعنی ساتہ صلہ اوسکی کی اور ساتہ احسان کرنی کی اون سی اور
حاصل اوسکا یہ کہ مین قرابتیون سی احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اون سی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکہا ہی کہ بلال جمع
بلل کے ہی معنی تری کی اور عرب اطلاق کرتی ہین تری کو صلہ کی اور احسان کرنی پر جیسیکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلیے
کہ جب اونہون نی دیکہا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتہ تری کی اور حاصل ہوتا ہی اون مین تفرق ساتہ یبس کے استعارہ کیا
اونہون نی بلل کو واسطی معنی وصل کی اور یبس کو واسطی معنی قطع کی اور اس حدیث مین نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہی اور مین نہ
والا فضیلت ان مذکورین مین سی اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت انحضرت کی گنہگاران امت کیلیے بہت بار حدیثون صحیحہ
حدیثون صحیحہ سی ثابت ہی اور باوجود اسکی خوف اوسکی بی پروائی کا باقی ہی اور یہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہ بہی ممکن ہی
کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکی وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانی کا پس بجا لائی اوسکو نبی صح

وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْہِ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ
مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَیَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ

من اللہ شیئا ویا فاطمۃ بنت محمد سلینی ما شئت من مالی لا اغنی عنک من اللہ شیئا اور یہ حدیث
متفق علیہ ہے کہ بخاری اور مسلم نے اوسکو روایت کیا ہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے ای گروہ قریش کی خرید و اپنی جانون کو
یعنی خلاص کرو انکو آگ سی ساتھ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی اور ساتھ طاعت اور فرمانبرداری کی نہیں دفع کر سکتا مین تمسے
عذاب اللہ سی کچھ ای اولاد عبد مناف کی نہیں دور کر سکتا مین تمسی اللہ کی عذاب سے کچھ ای عباس بیٹے عبد المطلب کے نہیں دفع کر سکتا مین
تم سی عذاب اللہ سی کچھ ای صفیہ پھپی رسول اللہ کی نہیں دور کر سکتا مین تجھسی اللہ کا عذاب کچھ اور ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھسی جو چاہے میری مال
مین سے نہیں دور کر سکتا مین تجھسے اللہ کا عذاب کچھ ف امین بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تہا خصوصا مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ
میری مال مین سے یہ بات کچھ نہین کہتی ہی تاہم اوسکو آیت ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجھکو محتاج پس غنی کر دیا تجھکو یعنی ساتھ مال خدیجہ کی بسبب
قول مفسرین کی اور وارد اسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہان سی معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہ تہا اور
باوجود اسکی یہ عبارت وجود مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھ مال میری ملک مین ہو گا طلب کرنا لیکن نجات آخرت
میری ملک مین نہین ہی ۱۲

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم امتی ہذہ امۃ مرحومۃ لیس علیہا عذاب فی الآخرۃ عذابہا فی الدنیا الفتن
والزلازل والقتل رواہ ابو داود روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری یہ امت
یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہی یعنی انپر رحمت حق زیادہ ہی بہ نسبت اور امتون کی بسبب اپنے نبی اونکی کی رحمۃ للعالمین نہین اوسپر
عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہے نقل کیے یہ ابو داود نی ف یعنی ناحق اور نہین اوسپر عذاب یعنی شدید بلکہ
عذاب اونکا یہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤن کی ہوتی ہی جیسیکہ مراد ہی بیچ قول
اللہ تعالی کی من یعمل سوءا یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اوسکا واللہ اعلم اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے
کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اوس جماعت کے حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن ہے یہ کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ
ہین اور کہا مظہر نے کہ یہ حدیث مشکل ہے اسلیے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین دیا جاویگا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ
کرتا ہو یا اور کچھ یا اللہ کچھ نہین بہتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوی کہ مراد امت سے یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کی جیسیکہ اور فرمانبرداری کری
اللہ تعالی کی اور باز رہے اوس چیز سی کہ منع کیا ہی اوس سے بیچ زلزلی اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہونچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون
اور باعث رفع درجات اونکی کی ہوتی ہین اور کشت وخون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہی اگر کافر اور مبتدعون کی ہاتہ سی ہی
تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو بس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کی ہی تو دونون جانبین سلامتی پر ہین
اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علما نے کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ مغفورہ کی سے ہے
تا برزخ مین خالص کر کے گناہون سی اونکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب نہ دیکھین گی ۱۲ وعن ابی عبیدۃ ومعاذ
ابن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ہذا الامر بدا نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ
ثم ملکا عضوضا ثم کائن جبریۃ وعتوا وفسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور ویرزقون
علی ذلک وینصرون حتی یلقوا اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین

اور

اور معاذ بن جبل کہ بڑی صحابہ مین سی ہین روایت کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتہ نبوت
اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نبوت کی تہا پہر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پہر ہوگا بادشاہت
گزندہ پہر ہونی والا ہی یہ کار تکبر اور قہر اور حد سی گذرنا اور فساد بڑہنا ہی زمین مین حلال جانینگی یہ ریشمی کپڑون کو اور استعمال
کرینگی اونکو مانند حلال کی اور حلال جانینگی عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابون کو روزی دیی جاوینگی
باوجود ان کامون کی اور مدد دیی جاوینگی یعنی کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور ہلاک نہین کیی جاوینگی اگرچہ مستحق اوسکی ہونگی
بسبب لیاقت مغفرت اور رحمت کی اس امت کی لیی اور شاید کہ اللہ تعالی کو انہین کچہ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کی اور درستی بعضی
احکام دین کے اونسی اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات کرین گی اللہ تعالی سی روز جزا کی نقل کیا یہ بیہقی نی شعب الایمان
مین **ف** لفظ بدا ساتہ الف کی ہی یعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتہ ہمزہ کی ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر
زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتہ خلافت اور نیابت آنحضرت
کی کار دین و دیانت کا انتظام رکہتا تہا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اور یہین ساڑہی انتیس برس خلفاء راشدین ہی اور چہ مہینی باقی
مین حضرت امام حسن رض پس نہین ہی نصیب معاویہ کی لیی خلافت مین اور لفظ عضوض کی معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتہ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتہ پیش عین کی جمع عضض کی ساتہ زبر عین کی یعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگی
ایسی بادشاہ کہ ظلم کرینگی لوگو نپر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہ مبنی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہون گی اسلئی کہ نادر حکم نہین النادر
کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آویگا اسپر کہ تہی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تہا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی
مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیرہ ذالک بری چیزین اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکہی جاتی ہی
ان ایام مین بایں حیثیت کہ ٹہہری خلافت ظالمون کی ہاتہ مین بطریق استیلا اور غلبہ کی بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم
وتعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا او نپر ساتہ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دیی مناصب نالائقون کو اور نہ التفات کیا
طرف علمای عاملین اور اولیای صالحین کی پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نی ترک کیا ہی جہاد ساتہ مشرکین کی اور متوجہ ہوئی
طرف قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ اسلیی کہا ہی ہماری بعضی علماء نی کہ جو کوئی کہی
ہماری زمانی کی سلطان کو عادل پس وہ کافر ہی غرض کہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی ازبکون نی قتل عام کیا باوجود
شہر مین اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکی اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندہی ہی تہی کہ جو مستحق قتل نہ تہی حالانکہ شہر والی
ملت حنفیہ سی تہی کہ جو جملہ اہل سنت وجماعت مین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تہا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتی ہین اور تصریح کی
ہی ہماری علمانی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پاوی جاوین اوسمین ہزارون اہل حرب لیکن اون مین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو
نہین درست قتل عام اس مقام مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ وما لم یشاء لم یکن و اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر و ان اللہ قد احاط بکل
شیء علما یاد رکہو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بحر و بر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہین ممکن دفع کرنا اوسکا اللہ نگہبان
ہی اپنی دین کا اور مددگار رہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کی ع ح ع **وعن**
عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يكفأ قال زيد يعني الراوي

يَعنِي الإِسلَامَ كَمَا يُكفَأُ الإِنَاءُ يَعنِي الخَمرَ قِيلَ فَكَيفَ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَد بَيَّنَ اللهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّونَهَا بِغَيرِ اسمِهَا فَيَستَحِلُّونَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھی تحقیق اول اوس چیز کا کہ اولٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کسطرح لیجاویگی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نی بیچ اوسکی وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اوسکی ساتھ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نی کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی بیچ مین اس طرح پر کہ نام کہینگے اوسکا اور نام سواے شراب کی پس حلال جانینگے اوسکو نقل کی یہ دارمی نی ف لفظ یکفا ساتھ صیغہ مجہول کے ہی یعنی کفا ہی یعنی اوندہا کی باسن کے تاکہ گرے وہ چیز کہ اوسمین ہو قسم پانی وغیرہ سی اور یعنی اسلام یہ زید راوی نی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سی ساقط ہو گیا ہی اور آنحضرت بیان کرتی تہی خمر کا پس فرمایا بیچ اثناء حدیث اپنی کی اول ما یکفأ پس بیان کی اوسنی خبر محذوف ساتھ قول اپنے کی یعنی الخمر پس یہی لفظ راوی کا ہی کہ بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفأ فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوی گی محرمات سی اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سی وقت تغیر احوال لوگوں کی اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی کہ پیوینگے اوسکو اور تاویلین کرینگے بیچ حلال کرنے اوسکی کی جیسکہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکہینگی الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث ور باندہ اوسکی اور واقع مین شراب ہوگی اور اس حیلہ سی پیوینگی یا بناوینگی اوسکو شہد اور چاول وغیرہ سی اور کہینگے کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہ انگور کی نہین ہے پس خمر نہین اور نہ جانینگی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتے ہیں اور حلال جانینگے حقیقۃً پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ النُّعمَانِ بنِ بَشِيرٍ عَن حُذَيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُم مَا شَاءَ اللهُ أَن تَكُونَ ثُمَّ يَرفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَن يَكُونَ ثُمَّ يَرفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَن يَكُونَ ثُمَّ يَرفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلكًا جَبرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَن يَكُونَ ثُمَّ يَرفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ كَتَبتُ إِلَيهِ بِهَذَا الحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلتُ أَرجُو أَن تَكُونَ أَمِيرَ المُؤمِنِينَ بَعدَ المُلكِ العَاضِّ وَالجَبرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعجَبَهُ يَعنِي عُمَرَ بنَ عَبدِ العَزِيزِ رَوَاهُ أَحمَدُ وَالبَيهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ روایت ہے نعمان بن بشیر سی اونہی نقل کی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جبتک کہ چاہی اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹھالیگا نبوت کو اللہ تعالی اپنے ساتھ اوٹھا لینی نبی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹھالیگا اوسکو بھی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت پادشاہت گزندہ یعنے کاٹنے والی کہ بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہیگا اللہ تعالی پہر اوٹھا لیگا اوسکو بھی اللہ تعالی عالم سی پہر ہوگی حکومت پادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹھالیگا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتھ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ رہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راویوں مین سی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہے

پس جب

روایت کرتا ہی اوسی قتادہ وغیرہ سی جب بادشاہی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی بہیجی حدیث جابکہ یاد ولاتا تہا مین اونکو یہ حدیث اور کہا بلکن نے امید کہتا ہون مین یہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کیے گئی پیچہی پادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی سے پس خوش کیے گئی عمر اس بات سی اور خوش آئی اونکو اور کہتا ہی کہتی والاسانید دونون ضمیرین کی عمر بن عبد العزیز نقل کیے یہ احمد نے یعنی اپنی مسند مین اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

کتاب الفتن

یہ کتاب ہی بیچ بیان فتنون کی فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کے جمع محنت کے یعنی آزمایش اور خوش لگنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتہ اوسکی اور یعنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنے سونی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رائے مین بہی آتا ہی اور جانا چاہیے کہ مولف نی یہان سی آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دیی اور وجہ اسکی ظاہر نہین ہے خصوصاً باب فضائل و مناقب کا اونکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ نہین رکہتا اگر کہین کہ ہم سکلفت ور مثلا ہین ساتہ اعتقاد انکے اور گرویدہ ہونی کی ساتہ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہہ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سے ہے واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حذیفہ سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دیی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونی والی تہے اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نے کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنے بعضون نے یاد رکہا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق جانا ہی اوس قضیہ کو میری ان یارون نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضی نہین جانتے ہین اوسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہی انکو کچہہ نسیان کہ جو خواص انسان سی ہی اور مین بہی اونہین مین سے ہون کہ جو کچہہ بہول گئی ہین جیسیکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین سی کہ خبر دیی تہی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اوس چیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسیکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنے بطریق اجمال و ابہام کی جبکہ غائب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہ تفصیل و تشخیص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو تشخص یعنے ایسے ہی ہی وہ باتین مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمین سی تو پہچان لیتا ہی کہ یہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دیی تہی نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی یعنی حذیفہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی پیش کیے جاوینگی اور لگے جاوینگی فتنے دلون پر مانند بوریا کی تنکی تنکی یعنے جو دل کہ ملایا گیا ساتہ اون فتنون کے نشان کیا جاوے گا بیچ اوسکی نکتہ سیاہ اور جس دل نی انکار کیا اون فتنون کا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید یہانتک کہ ہو جاوے

انسان یا بعد بار بار پیش آنے فتنوں کی اور تاثیر اور عدم تاثیر فتنوں کی اون دلون میں یا ہو نگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کی کہ اوسمین کوئی چیز اثر نہیں کرتی یعنی ایسا ہی دل ہو نگی کہ تاثیر نہین کریگا اوسمین فتنہ اصلا اور تشبیہ تنہا سفیدی کا نہیں ہے بلکہ سختی اور قوت بھی ملحوظ ہے اور نقصان نہیں دیگا اسلئے کہ دل مین کوئی فتنہ جبتک کہ باقی رہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند بادشون الٹی کی کہ جو کچھ اوسمین ہو گر پڑے یعنی اسی طرح وہ دل نور ایمانی معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہیں پہچانیگا وہ دل کار نیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر اوس چیز کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہی قسم ہوائی نفسانی سے یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکی کہ وہ اچھی یا بری نقل کیے مسلم نی ف فتنے یعنی بلائین اور محنتین اور بعضون نے کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کی اور مشہور یہی ہی اور روایتون سے اور معنی اسکی یہ ہین کہ آوینگی فتنے لوگون میں ایک بعد دوسرے کی جیسا کہ ڈالی جاتی ہین تیلیان بوریا کی ایک بعد دوسرے کے مراد تشبیہ پیش آنے فتنون کی ہی لوگون پر ساتھ پیش آنے بوریا کی تنکون کے اوسکی بننے والی پر ایک بعد دوسری کی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی لوگون مین مانند چمٹنے اور تاثیر کرنے اوسکی کی بیچ بدن سونیوالی کی اوپر دوسری ساتھ زبر عین کے اور دال معجمہ کے اور معنی اوسکی پناہ چاہتے ہین ہم اللہ تعالی سے فتنون کی شر سے جیسا کہ اثنای کلام مین بعد ذکر کفر و معصیت کی کہتے ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ اور تیسری زبر سے عین کی ساتھ دال مہملہ کی اور مراد عودا سے تکرار پیش آنے فتنہ کی ہی یعنی بار بار اور روایت پہلی ساتھ نصب کے اور رفع دونون کی آئی ہی اور دوسری و تیسری ساتھ نصب کی ہی فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہی کہا جاتا ہی اشرب قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دل مین اور فتنہ اسمین ہو گیا اور جیسا کہ رنگ کپڑے مین چلا آتا ہی کپڑے مین اسی طرح اشراب مثل رنگ کا کپڑے مین گویا کہ پیتا ہی وہ اوسکو اور قول حق جل کا واشربوا فی قلوبہم العجل اسی قبیلہ سے ہی اور نکتہ آتا ہی نون کی زبر اور سکون کاف سے یعنی داغ کہ جیسے کوئی خیرہ کی چیز مین رہ جاتا ہی اور معنی نقطہ کی بھی آتا ہی بمعنے نقطہ کی اور کہتے ہین کہ نکتہ ایسا ہی اوسکی کی ہو مستعمل ہوتا ہی اور لفظ مصیر کو ساتھ میم اور تشدید کی پڑھا ہی ساتھ تشدید ری کی بھی آیا ہی انسان کہ ظاہر کہ مفہوم ہوتا سیاق کلام ہی اور بقدر معصیت کی سیاہی قلوب کو ساتھ کے مذکور ہی چہ او لفظ مربادا ساتھ میم اور تشدید دال کی سیاہ اور خاکستر رنگ ہا ساتھ پیش کی خاکستر گونی اور مراد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین ساتھ ہمزہ مکسورہ کی بعد رے کی آئی ہی ع وَعَنْهُ

قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی

حذیفہ سے کہا بیان کین ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین بیچ امر امانت کے اور حادثہ کی بیچ زمانہ فتنہ کی دیکھی مین نے ایک اونمین سے وہ اوترنا امانت کا ہی کہ واقع ہو چکا اور میں منتظر ہوں دوسری کا کہ وہ اوٹھ جانا امانت کا ہی ف یعنی وہ او ٹھ جانا امانت کا ہی مراد امانت سے یا تو یہی مراد ہی اوسکی ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگون کی حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین مذکور ہین اس آیت کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الآیۃ اور حاصل سب کا ایمان ہی جیسا کہ اشارہ ہی آخر حدیث مین کہ مافی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اس جملہ مین ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ وہ بھی یہی ہی ظاہر فرماتے ہین کہ حق سبحانہ نے ایمان اور امانت مومنون کی دلون کی اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی یہ حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنی

ل اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہی دو حدیثین سیدالرسل کی اونمین ایک باب مین کہا نووی نے ایک پہلی حدیث اول حدیث نزول امانت اور دوسری احوال آخر زمانہ اور دوسری یہ وہی وقعت رفع امانت کا

ایمان و امانت لوگون کے دلون کی جڑ میں ف یعنی اول جو ایمان اور امانت لوگون کی دلون پر اوترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا انکی سیکھنے کا کتاب اور سنت پر جیسیکہ
فرمایا ترجمہ پھر جانا لوگون نے ساتھ نور ایمان کے قرآن سے ف یعنی احکام اوسکے جو ہیں یا فعل حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب سے یعنی ترجمہ پھر جانا
سنت سے ف کہ بیان فرمائی یعنی جیسا کہ ارادہ اوسکا اور ارادہ اوسکا حق جل وعلا سے ہی اور اوتاری گئی ساتھ اوسکے اور سکھلائے رسول نے جسکو باقی
عنایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سے بہرہ مند و منتفع ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ اس لفظ سے بیان کرنا مراد ہی شان اعلی اور ایمان و امانت
ہی کہ باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اوسکی کی لوگون میں ساتھ کتاب و سنت کے بھی اوسکو موید اور موکد کیا ہی اور حدیث اول ہی کہ حذیفہ نے اوسکو صحابہ رسول
میں بیچ عصر اور حضور آنحضرت کی دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اوٹھ جانے اور کم ہونی امانت کے کہ بعد زمانی آنحضرت کے ہوئی جیسیکہ کہا
ترجمہ اور حدیث کی ہم سے اوٹھنی امانت کی ہی ف یعنی اوٹھ جانی ثمرہ ایمان کی ہی اور ناقص ہو جانی اوسکی سی کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ
کے عصر میں ترجمہ فرمایا حضرت نے یعنی بیچ بیان نقصان امانت کی کہ سوئیگا شخص سونا ف یعنی حقیقۃً یا کنایہ ہی اس سے کہ غافل ہو بذکر الہی اور تدبیر
اور تبلیغ سنت سے اور بیچ مقابل اسکی ہی کہ فرمایا پھر جانا کتاب و سنت سے ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اوسکی سے یعنی بعضے انوار اور ثمرات اوسکے
کم اور ناقص ہو جاوینگے پس رہ جاویگا نشان امانت کا کہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کی ف وکت نقطہ چیز کو کہتے ہیں کہ باقی ہی علامت اوسکی اور بقیہ اوسکا ہی اور
وکت ساتھ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر میں تا ہی جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتے ہیں خلاف رنگ اوس چیز کی جیسیکہ نقطہ سیاہ و سفید میں اور بعضون نے
کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کے سیاہ میں پیدا ہو یعنی بسبب ابتدای غفلت کے اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہو جاویگا اور جب اگلا ہوگا اور زوال اوسکا
تلاش کریگا تو سوای مقدار نقطہ کی اوس سے کچھ نشان باقی نہ رہیگا ترجمہ پھر سوویگا شخص دوسرا اور غافل ہوگا بار دیگر لیجایا جاویگی اور ناقص کیا جاویگا
جزو دوسرا امانت کے کہ باقی رہا تھا پس گمان کریگا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کے ف مجل ساتھ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا اور سخت ہونا
پوست ہاتھ کا کام کرنی سے کہ اوسکو گھٹہ کہتے ہیں اور ابن ملک نے کہا یہ مثل ہی کہ نقص بیان کرتی ہیں ساتھ قول اپنے کی ترجمہ مانند انگارے کے یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگارے کے
کہ لڑھکا دی تو اوسکو اپنی پاؤن پر اور جل جاوے پس دیکھی تو اوسکو آبلہ پڑا ہوا پھولی ہوئی حالانکہ نہین ہی اوس آبلے میں کوئی چیز اور کھال ہی رہتا
ہی کوئی چیز کہ کام آوے ف بلکہ پانی ہی ایسا ہی جس طرح شخص کہ اثر امانت کا اوسکی دل میں لگا رہا سو اوسکا دل بدلی کھال کی ہی اور اوسکی باطن میں صلاح اور
وہ چیز کہ بکار آوی نہین اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت ادنی مجل سے ہی کیونکہ اثر مجل مثال آبلہ امانت کے ہی کہ دل اوسی سے ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر
وکت سے اور مناسب یہ ہی کہ بقا اثر دوسری بار میں کم معلوم ہو دوسرا اول سے جواب وہ یہ ہیں کہ جب مجل ایک چیز خالی ہی فائدہ ہی قلیل اوس سے وکت
اور یہ جواب خالی ضعف سے نہیں ف کہا احسانا تحریر یہ معنے حدیث کے یہ ہیں کہ امانت جاتی رہیگی دلون سے یہانتک کہ جب زائل ہوگا اول جزو اوسکا
زائل ہوگا نور اوسکا اور قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کی اور وہ آجانا رنگ کا ہی خلاف پہلی رنگ کے اور جب زائل ہوگا کچھ اور سا اوس میں سے ہوگا مانند
مجل کے اور وہ نشان محکم ہی کہ نہیں زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہ تاریکی زیادہ ہی پہلی سے اور تشبیہ دی اوس نور کی جاتی رہی کی بسبب واقع ہونی اوسکی کے
دلون میں اور اوسکی نکلنی کی بعد مستقر اوسکی کی ساتھ انگارے کی کہ لڑھکا دی اوسکو اپنی پاؤن پر یہانتک کہ اثر کرے
اور اوس میں آبلہ ہو جاوی انگارا اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہماری علما میں سے کہ مراد یہ ہی کہ امانت اوٹھ جاوی گی لوگون کی سے بسزا لوگون
بسبب انکی گناہون کی یہانتک کہ جب جاگینگی اپنی نیندون سے نہ پاوینگی اپنی دلون کو اوسی حالت پر کہ تھی پہلے بلکہ باقی ہوگا اونمیں نشان اوسکا مانند وکت کی اور کبھی
مجل کہ اور مجل اگرچہ بہتر ہی ایک نیزا اور جس کے بیان بعض ملا علی ہی اور یہ قول نہیں ہی پہلا معنی تشبیہ دی اسکو ساتھ چیز خالی کی بخلاف تعبیر پہلی کی
کہ اوسکی کیا ساتھ اوسکی خالی ہونا انکا امانت سے باوجود باقی رہنی نشان اوسکی کی ترجمہ اور صبح کرینگی لوگ اس حالت میں کہ بیع وشرا کرینگی آپس میں اور نہین ہی

کوئی کہ ادا کرے امانت کو اور حقوق و تکالیف شریعت کو اور خیانت کرے اور لوگون کے حق مین یون کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگون مین تحقیق بیچ فلانی قبیلہ
کی یعنی باوجود کثرت لوگون کی ایک شخص ہے امانتدار یعنی کامل الایمان و امانتدار اور کہا جاویگا یعنے اوس زمانہ مین کسی شخص کے ف یعنی دنیادارون
مین سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنی مال و جاہ کی و شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن مین شجاع و ذی شوکت ہوگا اوسکو کہین گے ترجمہ کیا خوب عقلمند ہے
کاروبار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب دانا اور خوش مزاج اور زبان آور خوشگو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے اور حالانکہ نہین ہے اوسکی دل مین رائی کی
دانہ کی برابر ایمان ف احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اوسکی کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ تعریف کرینگی اوسکی کثرت عقل و ظرافت
اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگی اوس سے اور نہین تعریف کرینگی کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہی باقی سب
برباد و نابود اگرچہ دنیا اوسکو خوب جانے اور بسبب اوسکی تعریف کرین اور معتبر تعریف ساتھ تقوی و قوت ایمانی کی ہی متفق ہی اس پر وعن حذیفۃ قال کان الناس
یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا فی
جاہلیۃ وشر فجاءنا اللہ بہذا الخیر فہل بعد ہذا الخیر من شر قال نعم قلت وہل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن
قلت وما دخنہ قال قوم یستنون بغیر سنتی ویہدون بغیر ہدیی تعرف منہم وتنکر قلت فہل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم
دعاۃ علی ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوہ فیہا قلت یا رسول اللہ صفہم لنا قال ہم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا
قلت فما تأمرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم قلت فان لم یکن لہم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل
تلک الفرق کلہا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یکون بعدی
ائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفۃ
قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع للامیر وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع
اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے لوگ یعنی اکثر اونکی کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی ف یعنی وہ احادیث تاکہ بجا لاوین اوسکو یا وسعت رزق کی
تاکہ خوش و شادمان ہون اوسکی اور سود حاصل کرین ساتھ دنیا کی آخرت پر ترجمہ اور تھا مین پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہے وسعت رزق پر
واسطے محرمات کی کہ پہنچ جاوے مجکو ف یعنی ڈر سے خوف اسکی کہ لاحق ہو مجکو شر بنفسہ یا سبب اوسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکما نے اور بعضی فضلا
کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنی بیماری کی استعمال کرنی دوا سے اور یہی کلمہ توحید مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفی کی ماسوی اللہ کی پہلے ثابت کیا الوہیت کو اور کہا
طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سستی ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر علم اور سنت ہی ترجمہ کہا حذیفہ نے کہ کہا مین یا رسول اللہ
تحقیق تھی ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے ف یعنی اول اسلام مین کہ غالب تھا اونمین جہل ساتھ توحید کے اور نبوت کے اور آخرت کی کہتا ہے اونکی یعنی تمام احکام شریعت کے اور لفظ
شر عطف تفسیری ہے یا مراد اس سے کفر ہے پس تخصیص بعد تعمیم کے ہے ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اس خیر کو ف کہ وہ اسلام ہے برکت بعثت آپکی اور مفہوم کلام
اسکا یہ ہے کہ دور کیا اس شر کو اوسکے ساتھ تاکہ وہ نفی قواعد کفر و ضلال کی ترجمہ پس کیا ہے پیچھے اس خیر کی کچھ شر ہوگا فرمایا آنحضرت نے کہ ہان یعنی بعد اس خیر کی شر
کہا مین اور کیا پیچھے اوس شر کی خیر ہوگی کہ پھر دین کا رواج پاوے فرمایا ہان بعد اوس شر کی خیر ہوگی اور اوس خیر مین بعد شر کی دھوئین کی کدورت ہوگی ف دخن ساتھ
زبر خ اور دال کے یعنے دھوان کہ یعنے خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کی اور دل لوگون کے اوس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اول تھی نہین ہونگے اور اعتقاد صحیح اور اعمال
صالحہ اور علم پایا نہ جاوے کہ قرن اول مین تھے نہین ہونگے اور بے ایمان اور بدعتی پیدا ہونگی اور بد ساتھ نیکون کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہو
جاوینگے کہا مین اور کیا ہوگی کدورت اوس کی فرمایا کدورت کبھی اوس کا یہ ہے کہ ایسی قوم کی پیدا ہوگی کہ راہ و روش اختیار کرینگی غیر راہ و روش میری

اور راہ بتاوینگے لوگونکو غیر راہ میری کی اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کی پہچانیگا تو اونسے کار روا دین کے اور نہیں پہچانیگا تو یعنی ف یعنی منکر و
معروف اور مشروع و نامشروع دونوں اونمین جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کے سے نعم و فیہ دخن و یستنون بغیر سنتی سے بھی یہی ہی کہا بعضوں نے
کہ مراد شر اول سے فتنے ہیں کہ واقع ہوئے وقت عثمانؓ کی اور بعد انکے اور مراد خیر ثانی سے وہ ہے کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتھ الذین تعرف منہم
وتنکر سے امیر ہیں کہ پہلے ہوئے بعد اونکے پس تھے بعضے اونکے متمسک ساتھ سنت کے اور عدل کرتے تھے اور بعضے تھے کہ بلاتے تھے طرف بدعت کے اور ظلم کرتے تھے یا بعضے اون میں سے
وہ تھے عمل کرتے تھے اچھے کبھی اور عمل کرتے تھے بُرے کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنے غرض اپنی کی امور دنیا سے کہ وہ ارادہ کرتے تھے آخرت کا
اور رعایت کرتے تھے امر آخرت کی جیسا حال بعضے امیروں زمانہ ہمارے کا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمانؓ کا اور مابعد اسکے کا ہے اور مراد خیر ثانی سے وہ
ہے کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسنؓ کی ساتھ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ میں بعضے امرا تھے مانند زیاد کی عراق میں ہوا ت کہا میں نے اور آیا بعد اس خیر کے
شر اور فرمایا ہاں بلانیوالے ہونگے لوگونکو اوپر دروازوں دوزخ کی کھڑے ف یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگونکو طرف گمراہی کی اور روکینگے اونکو
ہدایت سے ساتھ طرح طرح کی فریبوں کے گویا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالونکی بلانیکو اور قبول کرنے بلانیکو اونکو سبب اسطرح داخل کرنے اونکی جہنم میں اور
داخل ہونے اونکی کی اوسمیں پس گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کی دروازوں جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کریگا بات بلانیوالونکی اور جاویگا طرف جہنم کے
یعنے طرف گمراہی کے کہ پہنچانیوالی ہے طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوسمیں ف اور سو وہ سبب پڑنے اوسکے کی جہنم میں کہا بعضوں نے مراد بلانیوالوں سے وہ لوگ ہیں قائم
ہونگے واسطے طلب ملک کے خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جن میں نہیں پائی جاویگی شرط امارت اور امامت اور ولایت کے اور ہونگے بلانیوالے اوپر دروازوں
دوزخ کی باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالی کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ت کہا میں نے بیان کیجئے حال اونکا ہم
سے کیا وہ ہم میں سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے یا ابنا جنس ہمارے سے یعنی اہل ملت ہماری ہی اور کلام کرینگے ساتھ زبانوں ہماری کے ف یعنی عربی
میں یا کلام کرینگے ساتھ قرآن و حدیث کی اور نصیحتوں اور حکمتوں کے حال آنکہ نہیں ہوگی اونکی دلوں میں بھلائی ت کہا میں نے پس کیا فرماتے ہو مجکو یعنی کیا کروں
اگر نہیں پاوے مجکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کے حکم پر ہوں اور امام اونکی کو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت متابعت امام کا
کرنا کہا میں نے اگر نہ ہو مسلمانوں کے لئے جماعت یعنی متفق اور نہ امام یعنی تو اوس صورت میں کیا کروں فرمایا پس یکسو ہو تو اون سب فرقوں سے اگرچہ ہو یکسو ہونا ساتھ
لازم پکڑنے جڑ درخت کے اور پناہ ڈھونڈنے کی ساتھ اوسکے جنگل بیابان میں ساتھ اوسکے اوٹھانے شدائد اور مشقتوں کی اور چباتے گھاس اور لکڑی کی اور قناعت
کرینگے ساتھ اوس گھاس کے جنگل میں یہانتک کہ پاوے اور پہنچے تجکو موت حال آنکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہیں چلینگے ساتھ راہ میری کے یعنی من جہت العلم اور نہیں پکڑینگے روش و طریقہ
میرا یعنی من جہت العمل یعنے یہ ہیں کہ نہیں عمل کرینگے کتاب و سنت پر اور اوٹھ کھڑے ہونگے اونمیں کتنے شخص کہ دل اونکے دل شیطانوں کے سے ہونگے یعنی ظلمت میں
اور قساوت میں اور وسوسہ میں اور فریب دینے میں اور عقائد کاسدہ اور خواہشوں فاسدہ میں بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور
سیرت باطن اونکی سیرت شیطان کی سی کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے کیا کار کروں میں یا رسول اللہ اگر پاؤں میں اوس وقت کو فرمایا سنا تو یعنی جو کچھ کہے امیر اور فرمانبرداری
کرنا اسکی یعنی جس چیز میں کہ نہیں ہے گناہ اوسمیں اگرچہ ماری جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف یعنی ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیری کی یا مارا جاوے پیٹھ تیری لیوے
مال تیرا اور حضرت ابو اخبار ساتھ صیغہ مجہول کی اور معلوم ہوتا ہے یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر ظلمت کے صبر کرنا اور ارتکاب معصیت شرع کا نکرنا اور اگر صبر نکرنا اور کی یا
لیکن اوس سے اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت پس سنا اور اطاعت کیا ف یہ تاکید ہے بیچ نہ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی و عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی

ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور الله اعلم۔ مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ اعمال نیک کے اون فتنوں سے پہلے کہ مانند ٹکڑوں اندھیری رات کے ہونگے **ف** یعنی معلوم نہیں ہو سکینگے سبب اونکا اور راہ دین کی خلاصی اونسے اور اوتر نہ پاویگا کوئی اونسے کہ اوسی فتنہ میں گرفتار ہو جاوے اور نیکی کر نہ سکے کہ اوس وقت میں ہر نیک بات منع ہوگی اور بیچ صحبت اسلامی کی گرفتار ہو گی اور حال لوگونکا اوس وقت میں ایسا ہوگا کہ صبح کریگا شخص مومن **ف** یعنی صبح کو مومن ہوگا اور شام کریگا کافر **ف** یعنی حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافروں کی یا کل کرنیوالا ہوگا کافروں کے جیسے عمل اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر **ف** یعنی اور اسی طرح کہ بعض بیان کرینگے کہ صبح کریگا حلال جانتا ہوگا اوس چیز کو کہ حرام کیا اوسکو الله نے اور شام کریگا حرام جانتا ہوگا اوسکو اور بیچیگا دین اپنا ساتھ اسباب دنیا کے یعنی تھوڑے مال کے اور کہا مظہر نے کہ اوس میں وجہ ہیں ایک یہ کہ ہوگی درمیان جماعت مسلمانوں کے عداوت اور جنگ اور فساد کہ حلال جانینگے خون ناحق کو اور دوسری یہ کہ حاکم مسلمانوں کے ظالم ہونگے اور خونریزی کرینگے مسلمانوں کی اور لیوینگے اموال اونکے ناحق اور زنا کرینگے اور شراب پیوینگے اور تیسری بعضے لوگ ایسا کہینگے کہ یہ حق پر ہیں اور فتوی دینگے اونکو بعضے علما بد کہ یہ جائز ہے تو اون چیزوں کے کرنے سے کفر ہوگا اور چوتھی یہ کہ جاری ہوگی درمیان لوگوں کے خلاف شرع کی چیزیں معاملات بیع و شرا وغیرہ میں اور حلال جانینگے اونکو والله اعلم اور فرمایا شیخ نے کہ یہ ہوگا سبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندوں کے کہ اختلاط کریگا اونکے ساتھ اور گرفتار ہوگا حاجتوں میں اونکے اور دیگا اونکو جو حاجت ہوگی اور ہر کام میں موافقت اونکی کریگا اور خوش ہوگا ساتھ موافقت اونکی اور اونکے ظلم سے راضی ہو کہ یہ بھی جائز ہے کہ یعنی کریگا ساتھ ایمان کے اور سبب اعمال خلاف شرع کے شام کریگا کافر اور اونکی اوس سے مراد فتنوں کی بہت ہے اور اول اوس میں قول ہے کہ کفر مراد ہو والله اعلم۔ روایت کی یہ مسلم نے **و عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتن القاعد فیھا خیر من القائم والقائم فیھا خیر من الماشی والماشی فیھا خیر من الساعی من تشرف لھا تستشرفہ فمن وجد ملجأ او معاذا فلیعذ بہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال تکون فتنۃ النائم فیھا خیر من الیقظان والیقظان فیھا خیر من القائم والقائم فیھا خیر من الساعی فمن وجد ملجأ او معاذا فلیستعذ بہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ پیدا ہونگے فتنے یعنی بہت پیدا ہونگے بیٹھنے والا اون فتنوں میں بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے **ف** یعنی کھڑا ہو کر دیکھتا سنتا ہے جو چیز کہ نہیں دیکھتا سنتا اوسکو بیٹھا ہوا پس ہوگا کھڑا قریب تر فتنہ میں بسبب دیکھنے اوسکی کی اوس چیز کو کہ نہیں دیکھیگا اوسکو بیٹھا ہوا اور ممکن ہے کہ مراد بیٹھنے والے سے ثابت ہے اپنے مکان میں بیٹھ کر فتنہ کا کہ واقع ہوا اوس فتنہ میں اور کھڑا سے مراد وہ کہ ہوا اوس میں ایک طرح کا باعث اوس فتنہ کے ولیکن متردد ہو فتنہ انگیزی میں اور کھڑا ہونے والا اپنے مکان پر اوس حالت میں بہتر ہے چلنے والے یعنی جانیوالے سے طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہے دوڑنے والے اور جلدی چلنے والے سے طرف اوسکی پیادہ یا سوار جو شخص کہ جھانکیگا طرف اوسکی کھینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی **ف** یعنی جو جھانکیگا اور قریب جائیگا طرف اوسکی موجب ہلاک ہوگا اوسمیں اور خلاصی اور نجات اوسکی میسر نہیں ہوگی پس جو کوئی پاوے جائے پناہ یا جگہ پناہ کی یعنی جو شخص کہ پاوے کوئی جگہ کہ جانے پناہ کی اوسمیں تو چاہئے کہ خلاصی پاوے فتنوں کے سبب جانے کی طرف اوسکی پس چاہئے کہ پناہ پکڑے ساتھ اوسکی **ف** یعنی جو کہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والے کی پاس تو چاہئے کہ دوڑے اوسکی طرف اور بیٹھا رہے اوسکی پناہ میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ سونیوالا اوس فتنہ میں بہتر ہے جاگنے والے سے **ف** اور غافل بے خبر ہوتی ہے اور جاگنے والا بہتر ہے اوس سے جو کھڑا ہوا ہو اور کھڑا ہوا بہتر ہے چلنے والے سے **ف** یعنی بیان معنی کے کہ بیٹھا یا لیٹا ہو یا کھڑا اور چلنے والا بہتر ہے اوس سے جو دوڑنا اور شتابی کرنا اور سبب کا کرنا اس بیان میں معنی خبر مراد ہونگی ہر چند پوشیدہ شخص کہ پاوے جگہ پناہ کی

یا پناہ کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اوسکے وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَکُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ اِلَیْھَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَ لَہٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَ لَہٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِھْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَھْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگی فتنے بہت آگاہ ہو پھر پایا جاویگا اون فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سے بیٹھا اوس میں بہتر ہوگا چلنے والے سے اوس میں اور چلنے والا اوس میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے طرف اوسکی آگاہ ہو پس جس وقت کہ واقع ہووے وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہوں واسطے اوسکے اونٹ یعنی جنگل میں پس چاہیے کہ مل جاوے ساتھ اونٹوں اپنے کی اور جو شخص کہ ہوں واسطے اوسکے بکریاں پس چاہیے کہ مل جاوے ساتھ بکریوں اپنی کی اور جو شخص کہ ہووے واسطے اوسکے زمین اور گانو دور مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ مل جاوے ساتھ زمین اپنی کی یعنی بھاگے فتنہ سے اور تنہائی اختیار کرے اور اپنی نفس کے کام میں مشغول ہووے پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ جس شخص کے لیے نہیں ہیں اونٹ اور نہ بکریاں اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتھ اونکی اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہووے اوسکے پاس پس کوٹے دھار تیزی تلوار کی ساتھ پتھر کی ف یعنی توڑ ڈالے ہتھیار اپنے تاکہ نجاوے طرف لڑائی کی اسلیے کہ مسلمان آپس میں لڑتے ہیں اور فتنہ کی لڑائیوں میں نہیں جانا چاہیے پھر چاہیے کہ جلدی بھاگے یعنی تاکہ نہ پہنچے اوسکو فتنہ اگر جلدی کرسکے ف جانا چاہیے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمانہ اوسکی ایسی ہے کہ بعضی شخص اس کا قائل ہے اسکا کہ قتال جائز نہیں ہے فتنہ میں کسی حال میں اور کہتا ہے کہ جب دو فریق مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو واجب ہے احتراز کرنا اوس سے اور یکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسی طرف داخل نہ ہونا فریقوں میں سے ہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہیں اور بعضی اور صحابہ کا یہی ہے اور ابن عمر کہتے ہیں کہ قتال نہ کیا جاوے ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اوسکا لازم ہے اور جمہور صحابہ و تابعین اسپر ہیں کہ واجب ہے مدد کرنی ہو حق کی اور قتال کرنا ساتھ باغی کی اور اگر ایسا نکریں تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اونکی یہ ہے قول حق سبحانہ کا وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا آخر آیت تک کہ ناطق ہے اسپر کہ جب قتال کریں دو جماعت مسلمانوں کی تو اصلاح کرنی چاہیے درمیان انکے اور اگر بغی کرے ایک اون دو جماعتوں میں سے دوسری پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کے تا پھرے جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا فرمایا پھر تین بار خدایا تحقیق پہنچا دیے میں نے حکم تیرے تیرے بندوں کو تین بار فرمائی یہ بات پھر عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر جبر کیا جاؤں میں یہاں تک کہ لیجایا جاوے مجھکو طرف ایک صف کی ان دو صف قتال کی پس ماری مجھکو ایک شخص نے تلوار سے یا آلگی مجھکو تیر پس مار ڈالی مجھکو یعنی پس کیا حکم ہے قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھریگا وہ قاتل ساتھ گناہ اپنی کی اور گناہ تیری کی ف اس عبارت دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنی کی کہ باطل کیا کہ تجھکو مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجھپر ہوتا وہ بھی اوسکی گردن رکھا ہے یا اسکی گناہ کو مضاعف کرینگے بسبب زجر و توبیخ کی اور دوسرے یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنی کی کہ پہلے کرتا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانوں کی سبب سے اور قتل کا ہوا اور ساتھ گناہ مارنے تیری کی کہ صادر ہوا اوس سے اب تو یہ رہیگا دونوں میں نقل ہے یہ مسلم نے ف اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیوں میں اور حضرت نے اسکو ذکر نہ کیا اسلیے کہ اوس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتھ جاوے اونکی چوٹی پہاڑ کے اور جگہ گرنے قطرات مینہ کی پھر ف چند بکریاں کہتا ہے

سیار اور پانی پینے کی جگہ میں بکریاں چرا کے گذرے اور بکریاں جو اکر قوت پناہ اور بہاڑ کی پر اپنی جان لیکے یہ بخاری کی شرح اور بہالی
پس ساتھ جان بچانا اپنے ساتھ ایک فتنوں سے تا اونکے ساتھ اختلاط کرے ملی رفتہ فتنہ میں پڑے **وعن اسامة بن زيد قال اشرف النبي صلى الله عليه**
وسلم على اطم من آطام المدينة فقال هل ترون ما ارى قالوا لا قال فاني لارى الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع المطر
متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک مکان بلند کی مدینہ کے مکانوں میں سے **ف** اطم ساتھ پیش اور ط کے معنے چوٹی بیارہ اور
قلعہ اور مکان بلند کے اور آطام ساتھ مد الف کے جمع ہے اوسکی اطم کہتے ہیں اہل مدینہ کے قلعے تھے کہ یہود وغیرہ نے بنائے تھے اور اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ چڑھے حضرت ایک قلعہ پر اون قلعوں میں سے
پس فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو تم اوس چیز کو کہ میں دیکھتا ہوں عرض کیا صحابہ نے نہیں فرمایا کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں فتنوں کو کہ پڑتے ہیں بیچ میں گہروں تمہاری کی مانند پڑنے
مینہ کے نقل کیا ہے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی اسکی یہ ہیں کہ دکھایا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو جسوقت کہ چڑھے قلعہ پر قریب ہونا فتنوں کا تا کہ خبر دیں اونکی پس لوگ بچتے رہیں
اور دعا کیں جائیں کہ محفوظ رہیں اونکی آفت کو آنحضرت کے معجزات سے **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلكة امتي**
على يدي غلمة من قريش رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں کے ہے ایک
نوجوانوں کے ہی قریش میں سے نقل کیا ہے یہ بخاری نے **ف** لفظ ہلکہ ساتھ زبر دونوں کے بمعنے ہلاک کی اور امت سے مراد یہاں صحابہ اور اہل بیت ہیں کہ وہ بہترین امت ہیں اور لفظ غلمہ
ساتھ زیر غین اور جزم لام کے جمع غلام کے بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح میں ہے غلام بمعنی لڑکی کی اور اصل غلم اور غلام کی غلبہ اور جوش شہوت اور طیش کے ہیں تفسیر کیا
اوسکو ساتھ نوسالوں مبارک کی کہ ادب میں جاہلوں اور بے وقاروں کا اور مراد ان لڑکوں سے کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کی ہیں مانند انکی اہل فتنہ
اور نبی اور خیال اور مجمع البحار میں ہے کہ ابو ہریرہ پہچانتے تھے اونکو ساتھ اسمار اور اشخاص اونکی کی اور سکوت کرتے تھے تعین نام لینے اونکی سے بسبب خوف فساد کی اور مراد یزید بن معاویہ
اور عبید اللہ بن زیاد اور مانند انکی ہیں بنی امیہ سے خدا لعنت کرے ان پر صادر ہوا اونسے قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مارڈالنا اچھے اچھے مہاجرین
اور انصار کا اور صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تھا اور اولاد اوسکی سے کہ خونریزیاں کیں اور مال تلف کیے چنانچہ مشہور ہے
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان ويقبض العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قالوا
وما الهرج قال القتل متفق عليه اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپس میں زمانہ **ف** یعنی زمانہ
زمانہ آخر کا پس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور احتمال ہے کہ مراد اوس سے آپس میں قریب ہونا بعضے اہل زمانہ کا بعضوں سے شر میں یا قریب ہونا نفس زمانہ کا آپس میں یہانتک کہ مشابہ ہو اول
اوسکا ساتھ آخر اوسکی کے اور بعضوں نے کہا کہ چھوٹی ہونگی عمریں لوگوں کی آخر زمانہ میں اور احتمال ہے کہ مراد ہونا قلت کمی زمانہ کی ہو بسبب کثرت کینا ہوں کے اور یہ احتمال ہے کہ
مراد ہو اس سے جلدی گذرنا دنوں کا اور جلدی ہو چکنا قرنوں کا پس قریب ہونگے آپس میں یا مراد ہو کوتاہی راتوں دنوں کی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں سال
مانند مہینے کی گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کی **ت** اور لیا جاویگا اور اوٹھا لیا جاویگا علم یعنی دین کا بسبب اوٹھ جانے علما کی اور پیدا ہونگے فتنے اور
ڈالا جاویگا بخل **ف** یعنی بخل قومی اور علی العموم لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاویگا آخر زمانہ میں اور اطاعت کرینگے اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگے اہل حرفہ حرفہ کی بتانی میں اور
مال والے مال کے دینے میں غیر لایق اور نہیں ہے مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ اب موجود ہے جبلت انسان میں اگر چہ بعض کو بچایا ہو اللہ تعالی نے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی
في ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون **ت** اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کیا ہے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قاموس میں
ہے ہرج الناس کے معنے ہیں پڑگئے فتنہ میں اور اختلاط قتل میں لیکن یہاں ہرج سے قتل خاص ہے کہا اوساکو ساتھ فتنے کی اختلاط کی اہل اسلام میں کہا ہے **وعنه**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يأتي على الناس يوم لا يدري القاتل فيم قتل ولا
المقتول فيم قتل فقيل كيف يكون ذلك قال الهرج القاتل والمقتول في النار رواه مسلم اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور فانی نہیں ہو گی دنیا یعنے ساری یہانتک کہ آویگا آدمیوں پر ایک دن یعنی ایک گروہ
عظیم کہ اوس میں یہ بات ہوگی کہ نہیں جانیگا قاتل کہ کس چیز میں اور کس سبب سے قتل کیا یعنے مقتول کو آیا جائز تھا اوسکو قتل کرنا یا نہیں اور نہ جانیگا مقتول یعنی اوسکی
جان لی گئی یا اہل اوسکی کہ کس سبب سے قتل کیا گیا ف یعنی بسبب شبہ کے کسی امر غیر شرعی کے خیال کرینگے وہ نہیں اشتباہ سے قتال کرینگے اور تمیز و تشخیص نہیں کرینگے کہ حق پر کون
ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہ دونوں قسمیں ہمارے زمانہ میں بھی پائی جاتی ہیں پس کہا گیا کسطرح ہوگا یہ یعنی کیا سبب ہوگا اسطرح کی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہیں پہچانیگا
قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہے قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت فتنوں سخت کا ہوگا
مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہیں یعنی قتل کی میں ف یعنی مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخی ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ
مارے اور حریص اور قصد کرنیوالا اوسپر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہے اور یہ حکم برتقدیر جہل اور نہونی تمیز کی ہے اور اگر بسبب اشتباہ خطا کے
اجتہاد اور تحری صواب میں ہو اگرچہ واقع میں صواب نہو گا ایسا نہو گا واللہ اعلم اور اسمیں دلیل ہے مذہب صحیح مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے
نیت پر ہو گا گنہگار اگرچہ نکرے اوسکو اور نہ بولے اوسکو **وعن** معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الھرج کھجرۃ الیّ
رواہ مسلم اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتھ استقامت کے اوپر اوسکی بیچ زمانہ فتنہ کی اور
وقت قتال کے درمیان مسلمانوں کے مانند ثواب ہجرت کرنیکی ہے طرف میری نقل کے یعنی مسلمین ف یعنی جیسے کہ شخص نے پہلے فتح مکہ کی دارالحرب سے ہجرت کرکے شرف صحبت آنحضرت
سے مشرف ہوکر ثواب پایا ویسا ہی اوس شخص نے بھی ظلمت فتنہ و فساد کیسی منہ پھیر کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو کر ثواب پایا **وعن** الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن
مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم
سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے زبیر بن عدی تابعی سے کہ کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہم نے طرف اونکی
او چیز کی کہ پیش آتی ہم کو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہیں آویگا تم پر
کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف پس کہا جاتا ہے تم شاید کہ بعد اوسکی اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو یہانتک کہ
ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی مر جاؤ سنا ہے میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اس حدیث میں اشکال لازم آتا ہے کیونکہ زمانہ عمر بن عبدالعزیز
کا اور حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہے اور وہ بدتر اوس سے نہیں بلکہ بہتر ہے اوس سے اور بعضی زمانہ گذشتہ سے جواب اوسکا یہ ہے کہ ہر ہر زمانہ خیر و شر
حضرت کا باعتبار اکثر و غالب کے ہے اور مراد ان زمانوں سے کہ مانند حجاج سے ہی مانند دجال کی ہے اور زمانہ عیسی و مہدی کا مستثنی ہے اور مقصود حصر تسلی دینی ہے امت کو اور
تعلیم اور ترغیب اور ظاہر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسی کا مستثنی ہے شارع کی کلام سے اور باقی زمانوں میں بدتری موجود ہے کسی نہ کسی اعتبار کر کے کسی جگہ کسی امر
میں اور علم کی اور عمل کے اور استقامت وغیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہے اور یہ مقتضا دوری کا ہے زمانہ حضرت سے کیونکہ جس قدر زمانہ حضرت کا دور ہوتا جاتا ہے کمی خرابی زیادہ
ہوتی جاتی ہے حتی کہ صحابہ نے باوجود صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضی بزرگوں سے منقول ہے کہ ایکبار خطرہ گناہ کا اگر جاتا تھا بعد
ایک مدت کے جو آیا دفعہ سوچی سبب اسکا کچھ نہ پایا سوا اسکی کہ ظلمت بسبب دوری کی ہے زمانہ حضرت کے سے کہ سبب حاصل ہوئی ہے خطرہ کی

الفصل الثانی

وعن حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلث مائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ رواہ
ابوداود کہا حذیفہ نے قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئے یار میرے یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں یعنی بھولے نہیں بتکلف اظہار بھولنے کا کرتے ہیں قصدا قسم
کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا ف یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالے بدعت اور حکم کرے لوگوں کو

اونکی انکا مانند امیر معاویہ کی کہ باعث ہوا قتل عثمان کا کہ جہاں ہوئی یا مانند بنا یا جیسے والا فتنہ کا کہ نہیں ہیں مقدار انکا بعد اوس کی کی ہر بیحی کی اور زیادہ لوگو کی قتل

کیا اونکو واسطے ہمارے اماما ادرکی کی اونام بنا سکی کی اور فقہا ہیلی کی **ف ع** ظاہر افید یہ ہے کہ یہ کلی کہ اجماع اسنا دین کا اختلاف ہو نفسہ کا اور اہم

ہو نی شر کا اکثر ہوتا ہے اور اگر کم اس سے ہو تا ہو عتبار نہیں کہتی **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی الائمۃ

المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھم الی یوم القیامۃ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکی نہیں کہ خوف کرتا ہون میں اوپر امت اپنی کی مقتدا ؤن گمراہ کرنیوالون سے **ف ع** یعنی لوگونکو بسبب گمراہی انکی کے اسلیے کہ ضرر انکی گمراہی کا اکثر اور بدتر

اور روکی گمراہی سے اور جب کہ رکھی جاویگی تلوار امت میری میں یعنی قتل واقع ہوگا نہیں اوٹھائی جاویگی ان سے قیامت تک نقل کیا ابو داود اور ترمذی نے **ف ع**

یعنے کمیش کہیں لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المومنین عثمان کا ہی اول یہی قتل واقع ہوا اسلام میں بعد ازان باقی ہی ہنوز اور بموجب مخبر صادق

کی روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہے امام کی اور امام کہتی ہین پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوی لوگونکو طرف قول کی یا فعل یا اعتقاد کی **وعن** سفینۃ

قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلثون سنۃ ثم تکون ملکا ثم یقول سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر

سنتین وخلافۃ عمر عشرۃ وعثمان اثنتی عشرۃ وعلی ستۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہے سفینہ سے کہ کہا او

سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خلافت یعنی خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کے ہو یا کاملہ یا متصلہ تیس

برس تک رہیگی پھر آگے ہوجاویگی خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت **ف ع** ترجمہ حضرت شیخ کی میں لفظ ملکا کی عضوضا بھی ہے یعنے گزندہ کہ لوگ گزند و ستم اونکی سے

امن نہین اور اس راہ عدالت اور دین ہر کی جیسیکہ چاہیے جاری نہوا اگرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کی اور معنی لغوی کے خلافت کہیں ان کی ہین لیکن حقیقت

خلافت کیے کہ آنحضرت نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس برس ہی کہ خلافت خلفا اربعہ کی اوسمین ہے اور اگر کوئی امیر المومنین کہیں بعید نہین کہ امیر حاکم ہین سلطان اور احکام

ظاہر اور شرح عقائد میں ہے کہ اس حدیث میں اشکال ہوتا ہی اسلیے کہ اہل حل و عقد متفق تھے اوپر خلافت خلفا عباسیہ اور بعضے امیہ کی مانند عمر بن عبد العزیز کے جواب یہ کہ شاید مراد

کہ خلافت کاملہ کہ جسمین آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس تک ہوگی اور بعد اوسکی کبھی ہوگی اور کبھی نہین نہی اور جانا چاہیے کہ بعد انکی خلیفہ ہوئی یزید بن معاویہ پھر بیٹا اوسکا معاویہ

بن یزید پھر عبد الملک پھر ہشام بن عبد الملک پھر ولید پھر سلیمان پھر عمر بن عبد العزیز پھر یزید بن عبد الملک پھر ولید بن یزید پھر یزید بن ولید پھر مروان بن حکم پھر نکلی اونسی

خلافت طرف اولاد عباس کی پھر کہتا تھا سفینہ **ف ع** یعنی بعد روایت آنحضرت کی کہ راوی اس حدیث کا ہی اوسی یا عام خطاب کرتا تھا کسی سے یعنی جدا حساب میں تیس برس کی ہی کہ حساب

کر اور یاد رکھ مدت خلافت ابو بکر کی دو برس اور مدت خلافت عمر کی دس برس اور مدت خلافت عثمان کی بارہ برس اور مدت خلافت علی کی چھ برس نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف ع**

یہ حساب تقریبی ہی مبنی ہی اوپر حذف کسور کی اخلافت حضرت ابو بکر کی جیسیکہ جامع الاصول میں ہے دو برس اور چار مہینے اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چھ مہینے

خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینے اسحساب سے خلافت چارون خلفا کی انتیس برس اور سات مہینے ہوئی تمام ہوتا ہی تیس

پانچ مہینے جو باقی رہی اوسمین حضرت امام حسن خلیفہ رہی پس وہ بھی خلفا میں سے ہوے **وعن** حذیفۃ قال قلت یا رسول اللہ ایکون بعد ھذا الخیر شر

کما کان قبلہ شر قال نعم قلت فما العصمۃ قال السیف قلت وھل بعد السیف بقیۃ قال نعم تکون امارۃ علی اقذاء وھدنۃ علی

دخن قلت ثم ماذا قال ثم ینشأ دعاۃ الضلال فان کان للہ فی الارض خلیفۃ جلد ظھرک واخذ مالک فاطعہ والا فمت وانت

عاض علی جذل شجرۃ قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال بعد ذلک معہ نھر ونار فمن وقع فی نارہ وجب اجرہ وحط وزرہ ومن وقع

فی نھرہ وجب وزرہ وحط اجرہ قال قلت ثم ماذا قال ثم ینتج المھر فلا یرکب حتی تقوم الساعۃ وفی روایۃ قال ھدنۃ علی دخن وجماعۃ

علی اقذاء قلت یا رسول اللہ الھدنۃ علی الدخن ما ھی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیہ قلت ھل بعد ھذا الخیر

ثم قال فتنة عمياء صماء عليها دعاة على أبواب النار فإن مت يا حذيفة وأنت عاض على جذل خير لك من أن تتبع أحدا منهم
رواه أبو داود اور روایت ہے حذیفہ سے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کے شر یعنی اسلام کے بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلے اسلام کے شر یعنی کفر فرمایا ہاں
ہوگی بعد اسلام کے شر کہا میں نے کہ کیا طریق ہے بچاؤ کا اوس شر سے فرمایا تلوار ف یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اوس سے بسبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاؤ کا یہ ہے کہ مار لے
ساتھ تلوار کی کہا قتادہ نے کہ مراد اوس جماعت سے وہ لوگ ہیں کہ مرتد ہو گئے بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ت کہا میں نے کیا باقی رہیں گے
اہل اسلام بعد قتال اور لڑائی کی کافروں سے اور صلاحیت کے ہیں یعنی باقی رہیں گے اوس میں کی لوگ امارت اور امانت کے اور جمع اور متفق ہوں گے لوگوں کی اوپر فرمایا ہاں جمع ہوگی امارت ایسے حکمو
اور سلطنت اوپر فساد کی ف اقذا جمع قذی کی ہے اور قذی بمعنے قذاۃ کی اور قذاۃ کہتے ہیں اوس چیز کو کہ پڑتی ہے آنکھ میں یا پانی میں قسم غبار اور تنکے وغیرہ سے یعنی
اجتماع لوگوں کا امراء پر ساتھ کراہیت اور فساد اور انکار دلی کی ہوگا نہ ساتھ خوشی دل اور رضا اور صفائی باطن کے جیسے کہ آنکھ اوس میں تنکا وغیرہ پڑجاتا ہے ظاہر اوسکا
اچھا سمجھا ہے اور اندر سے کھٹکتی ہے اور کہا قاضی نے کہ مطلب یہ ہیں کہ ہوگی امارت ملے ہوئے ساتھ کچھ عیبوں اور کرنی نہایت کے ت ہو جائے گی صلح ویر کدورت کے ف ع ساتھ
پیپ اور جرثوم الحلق کی صلح اور اصل میں معنی سکون آرام کی ہے اور جن ساتھ ... کی خان یعنی ہوں گے صلح ہوگی ساتھ فریب اور نفاق کے جیسے پہلی گذرا اور یہ جملہ
بیچ حکم تاکید پہلی جملہ کی ہے اور اس میں اشارہ ہے طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتھ معاویہ کے اور سپرد کر دینی ملک کی اونکو اور قرار پانی امارت کے اوپر اونکے اور اس سے معلوم ہوا کہ
معاویہ نے سبب صلح حضرت حسن کے نہیں ہوئے خلیفہ جیسے کہ وہم کیا ہے بعضوں نے اوسکا ت کہا میں نے بعد اوس کے کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہوں گے بلانے والی طرف ہی کے ف
یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی گمراہ ہیں کہ بلاویں گے لوگوں کو طرف بدعات اور گمراہیوں کے ت پس اگر ہووے اللہ کے خلیفہ زمین میں یعنی امیر موجود ہووے اگرچہ ہووے صفت
اوس کی کہ مارے کوڑا تیری پیٹھ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لے لے مال تیرا یعنی از راہ غصب کے پس اطاعت کیا اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول کے نہ ہو
حکم کرتا نہ اوٹھے فتنہ اور اگر نہ ہو خلیفہ پس تو اس حال میں کہ لازم کرنے والا ہو جڑ درخت کے ف یعنی گوشہ پکڑ لوگوں سے اور گذار عمر ساتھ صبر کے یعنی جنگلوں
میں نیچے ایک درخت کے اور قناعت کر ساتھ چھال کھانے اور لکڑی کی اور بعضوں نے جذل الشجرۃ کو متعلق فاطعہ کے کہا ہے یعنی اور اگر اطاعت کرے گا تو خلیفہ
تو مریگا تو حالت شدید مشقت سرگردانی میں بعضے نسخوں میں بجائے فمت کی قمت آیا ہے ساتھ لفظ ماضی کی قیام سے یعنی اگر ایسا نہ ہو تو اوٹھ اور جا اور کسی
درخت کی جڑ میں پناہ پکڑ ت کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلے گا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ میں آگے بعد اوسکی یعنی بعد اوس ہونے ... اور فتنوں کے نکلے گا اسطرح کہ اوسکے
ساتھ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع یعنی خندق آگ کی کہا بعضوں نے کہ یہ دونوں چیزیں تخییل کی ہوں گی بطور سحر اور سیمیا کی کہا بعضوں نے کہ پانی اوسکا
حقیقت میں آگ ہوگا اور آگ اوسکی پانی ہوگی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ محمول ہے حقیقت پر اور احتمال ہے اسکا کہ مراد لطف و قہر اور وعدہ و وعید ہوں یعنی جو
کوئی پڑیگا اوسکے آگ میں ف یعنی جسنے مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نے اوسکو اپنی آگ میں اگر چہ صورت آگ کی اوسکی طرف سے ہو اشارہ ہے اسکی طرف کہ نہیں ہوگی
وہ آگ حقیقت بلکہ سحر کی ہوگی ت ثابت ہوگا اجر اوسکا ف یعنی بسبب صبر اور ثابت رہنے اوسکی کی ... اور بسبب طلب رضا الہی ... اور اوتارا گیا بوجھ اوسکے
پہلی گناہوں کا اوس کی ... اور جو کوئی پڑا اوسکی نہر میں ف یعنی بسبب تابعداری اوسکی کی اور ایمان لانے کی اوپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی کی
اوسکی کی ثابت ہوئی بوجھ گناہ حال اوسکا اور اوتارا گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ت کہا حذیفہ نے کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر جنایا جاوے گا بچہ
گھوڑے کا پس سواری نہیں ہوگی یہاں تک کہ برپا ہوگی قیامت ف لفظ ینتج ساتھ صیغہ مجہول کے نتج سے ہے انتاج سے اور کہا ہے علماء نے کہ نتج کے معنی تولید
یعنی جنانا اور خدمت تدبیر اوسکی جننے کی کرنی جیسے کہ دایہ انسان کے کرتی ہے اور انتاج یعنی پہونچنا وقت جننے کا اور مراد یہ ہے کہ جب اوسکی حاملہ جنے گی بچھیری کے
اور جو ساتھ اوسکی ماں ہوگی بچھیری اور بچہ کے ساتھ ... ہے اور زہر گاوت پہونچنا وقت ... کو یعنی قابل سواری ہونا اور مراد اوس سے زمانہ عیسی علیہ السلام کا
ہے ... روز قیامت ... سواری کی ... واقع ہوگی بسبب ... کفار کی اور نہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہ ہے کہ بعد نکلنی دجال کے ... آتی قیامت ...

زمانہ ورازوں میں ہوگا قلیل ہوگا یعنی اوس وقت ہی قیامت قریب ہے جیسی کی یقدر زمانہ بیچ اونکی پیچھی کی تا پہونچی وقت ساحری کی اور ... یعنی ظاہر ہوا اور
بیچ سالہ اور حدیثوں کی کہ اس باب میں آئی ہیں ت اور ایک روایت میں ہے یعنی جیسا کہ ہوں آیہ علی اقذاء کہ کیون آیا ہی کہ فرمایا صلح ہوگی بیان کی اوس وقت کے ظاہر
سا تہ کدورت باطن کے اور اجتماع ہوگا ساتہ ناخوشیون دلون کی کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی فرمایا اونکی کیا معنی ہیں فرمایا نہ رجوع کرینگی دل قوم
کے اوپر اوس حال کی کہ تھی دل اوس حال پر یعنی نہیں ہونگی دل انکی صاف کینہ اور بغض سے جیسیکہ تھی صاف پہلی اس سے بیچ سالون کی اسلام کی یعنی
نہیں پہلی دل کدورت کی سی ت کہا میں نے کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہی ساتہ شر کے اور بعد اس صلح بانفاق کی اور شر کی فرمایا ہان بعد اسکی شر ہوگی
وہ ایک بڑا فتنہ ہی اندہا اور بہرا ف یعنی لوگ اوس فتنہ میں حق کو نہ دیکھیں گے اور نہ سنیں گے اور سہارا اندہی ہین اور بہری ہین طرف فتنہ کی مجازا ہی اور حقیقت
میں لوگ اندہی بہری ہونگے اوس فتنہ کی وقت میں ت اوس فتنہ پر ہونگے بلانیوالے ف یعنی ایک جماعت قائم ہوگی اوس فتنہ کی برپا کرنی پر اور باعث ہوگی لوگون کی طرف قبول
کرنی اوسکی کی ت تو اگر مرے یا کہ وہ کہڑی ہے اس پر دوزخ کی بلاتی ہیں خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ انکی دخل ہو اوسمیں اگر مرے تو اپنی نفس اس حال میں کہ
لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لیے اس سے کہ پیروی کرے تو کسیکی اہل فتنہ میں سے نقل کیے یہ ابوداود نے **وعن** أبي ذر قال كنت رديفا خلف رسول
الله صلى الله عليه وسلم يوما على حمار فلما جاوزنا بيوت المدينة قال كيف بك يا أبا ذر إذا كان بالمدينة جوع تقوم عن
فراشك ولا تبلغ مسجدك حتى يجهدك الجوع قال قلت الله ورسوله أعلم قال تعفف يا أبا ذر قال كيف بك يا أبا ذر إذا كان
بالمدينة موت يبلغ البيت العبد حتى أنه يباع القبر بالعبد قال قلت الله ورسوله أعلم قال تصبر يا أبا ذر قال كيف بك
يا أبا ذر إذا كان بالمدينة قتل تغمر الدماء أحجار الزيت قال قلت الله ورسوله أعلم قال تأتي من أنت منه قال قلت وألبس السلاح قال
شاركت القوم إذا قلت فكيف أصنع يا رسول الله قال إن خشيت أن يبهرك شعاع السيف فالق ناحية ثوبك على وجهك ليبوء بإثمك
وإثمه رواه أبو داود اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا ابوذر نے تہا میں پیچھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن گدہی پر ف سوال بت ہی یکمال تواضع
اور حلم کو آنحضرت کی صحابہ اور یکمال قرب ابی ذر کی حضرت اور اوپر طریق سننی اور یاد رکہنی اونکی کی حدیث کو ت پس جبکہ آگی بڑہی ہم مدینہ کی گہرون فرمایا کیا حال
ہوگا تیرا ای ابوذر جبکہ ہوگی مدینہ میں بہوک یعنی خاص تنگی یا قحط عام اوٹہی گا تو بچہونی اپنی سی اور نہیں پہونچ سکی گا اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت میں ڈالیگی تجکو بہوک
ف یعنی بسبب بہوک کی ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کی مسجد میں نہیں پہنچ سکی گا نماز کی لیے ت کہا ابوذر نی کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا دانا
ہی ساتہ اسکی یعنی میں نہیں جانتا کہ کیا کرونگا جو کچہہ فرمائیے سو کرون فرمایا پارسائی کر ای ابوذر ف یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بہوک کی ایذا پر اور با
رکہنا اپنی تئیں حرام سی اور شبہہ سی اور سوال کرنی سی مخلوق سے اور طمع سی اور ذلت سی آگی مخلوق کی ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جب وقت ہوگی
مدینہ میں موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کی بہت مرینگی پہنچی گی قیمت غلام کو ف مراد گہر سی قبر ہی یعنی پہنچی گی قیمت جگہہ ایک قبر کی قیمت غلام کو اسلیے کہ
لوگ بہت مرینگی جگہہ قبر کی لوگونکو مشکل سے ہاتہ لگی گی اور اوسمیں تنگی اس حد کو پہنچی گی کہ جگہہ ایک قبر کی قیمت ایک غلام کی ہاتہ لگی گی چنانچہ واضح کر کر فرمایا
اس بیچ کہ یہانتک کہ بیچی جاوی گی جگہہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی نہیں جانتا میں کیا کرون فرمایا
آنحضرت نے صبر کر ای ابوذر ف لفظ تصبر ساتہ تشدید بے منقوح کے ہے امر باب تفعل سی اور ایک نسخہ میں تصبر بصیغہ مضارع کا کہ خبر ہی یعنی امر کی یعنی صبر کر بلا پر اور جزع
نکر یا صبر پر اور راضی رہنا قضا پر اور نہ بہاگنا اوس سے ت پہر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جس وقت ہوگا مدینہ میں قتل کہ ڈہانک لینگی خون احجار الزیت کو
ف احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی حرہ نزدیک مدینہ کی کہ اوسمیں پتہر سیاہ ہیں گویا کہ اونپر تیل سے بتون کا ملا ہی یہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا
واقعہ ہی کہ بانی ارکان کلام کرنیوالی دریغ حالی کی تحمل کہنی اور سنی اوسکی کا نہیں رکہتی اور وقوع اوسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کی ہی کہ بعد از

واقعہ قتل امام حسین رضی اللہ عنہ کی بہت سالشکر مدینہ منورہ کو بہیجا اور بہتک حرمت کی شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا
اور اور بہت خرابیاں کین کہ نہیں سکتے اور بعد خرابی مدینہ کی بہی لشکر مکہ کو بہیجا اور اوسی سال مرگیا شقی صحیح ہے موافق کہا ابوذر نے کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا
دانا تر ہے فرمایا آنحضرت نے جاتو اوسکی پاس کہ تو اوس سے ہی ف یعنی ہر جا تو اوسکی پاس کہ پایا ہی اور نکلا ہی تو اوسکی پاس سے یعنی جا تو اوسکی پاس کہ موافق ہو تیری اور تیرے
یاں سے بہتر ہیں آدمی کہا تو اضمی تو کہ مراد یہی کہ جا تو اپنی اہل اقارب کی پاس اور اپنی گھر میں جا بیٹھ کہا طیبی نے کہ رجوع کرنا بطرف امام کی طرف کہ سکا مال یہی اور کیا ہر
ادر مناسب ہے ساتھ قول ابی ذر کی کہ کہا میں نے اور پہنوں میں ہتیار اپنی اوسوقت ورلڑوں میں قوم سے فتنہ انگیزی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک تو قوم کی ہوگا اوسوقت
ف یعنی ہتہیار پہنکر لڑیگا مانند اونکی ہوگا گناہ میں ان فتنہ انگیزی کرنیوالوں کی یعنی ہتہیار پہننا اور رہنا آمادہ ساتھ اور ارباب صلاح کی ساتھ اور لڑنا نہیں بہانتک کہ
حاصل ہو تجکو فلاح یہ حاصل کلام طیبی کا ہی لیکن اسپر یہ شبہہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہوا اوسکو باز رہنا قتال سے ساتھ اوسکی اور کہا ابن ملک نے
کہ قول حضرت کا مشارکت کا اسطے تاکید زجر کی ہی خونریزی سے ہی الاشرع میں دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوے جب ہے تمام ہوا قول ابن ملک کا اور طیبی نے
بہی اسکو ذکر کیا ہی اور قرار دیا ہی اور صواب یہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگرچہ نہ ہو مرتب ہو اوسپر فساد بخلاف اسکی کہ ہو عدد کافر تو او سوقت میں واجب ہے
دفع کرنا اوسکا جسطرح کہ ممکن ہو کہا میں نے کہ پس کیا کروں میں یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈرتو کہ شعاع اور غلبہ کرے تجپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہی کہ تجپر تلوار چلادی
اور تجکو مارے تو ڈال گوشہ کو اپنی کپڑیکا اپنی منہ پر ف یعنی منہ اپنا ڈہانک لے اور تغافل کر تاکہ نہ دیکھی تو اور ڈری نہیں یعنی فتنہ سے نہیں لگی چہرہ لڑیں تجہ سے بلکہ تابعدار
کر اپنی نفس کو قتل کے لیے مطلب یہ ہے کہ اہل اسلام سے جنگ او رجائز ہوگا ساتھ اونکے لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسا اشارہ کیا طرف اسکی ساتھ قول اپنی کی تاکہ پہیری قاتل
ساتھ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیری کی اور ساتھ گناہ اپنی کی قتل کے روایت کیا اسکو ابوداود نے ف یعنی ساتھ گناہوں اپنے کی اور جاننا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا تریسٹھ ۶۳ میں ہے
اور موت ابی ذر کی بتیس ۳۲ میں بیچ آخر خلافت عثمان کی اور ابو ذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس کہا گیا ہے آنحضرت پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا باعتبار
وقت اوسکی کی پس خبر دی آنحضرت نے اوسکی واقع ہونی کی ابو ذر کو اور رمیت کے ساتھ صبر کرنی اور ثابت رہنی کی اوسمیں بفرض احتمال پانی اوسکی کی یا اوسکو او
وقوع ہو کا اور موت کا مدینہ میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہو اور ابو ذر نی اوسکو پایا ہو جیسا کہ علام الرشاد وغیرہ میں یا حال اسکا یہی تھا میں ہوا واللہ اعلم وعن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرَجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ
وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ
وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ
الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ
چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگونکی ف حثالہ ساتھ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست بھوسی جَو اور جانور فرنگی اور ناکارہ ہر چیز کا جسجگہ ملجائیں ملی ہونگی اور فاسد ہو
عہد اونکی اور امانتیں اونکے ف یعنی تہمیں عہد نیکا اور اونکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک کی نیچ میں علی التحدہ فریب کا اور وفا ی عہد نہیں کرینگی اور خیانت کرینگی امانتوں میں
اور جب اختلاف کرینگی آپس میں پس ہونگی اسطرح اور داخل کیں آنحضرت نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں ف یعنی جہانی کی اپنی صورت کہا دی اختلاف کی
اسطرح ایک دوسری سے نزاع رکہتے ہونگی اور دینا ہلاکت کی ہونگی او رمختلط ہوگا امین انکی کا پس نہیں پہچانا جائیگا امین خائن سے اور نیک کا بد سے ربط وانگلیاں
انگلیوں میں لانی کبہی واسطی تصور اجتماع اور الفت کبہی ہوتی ہی جیسا کہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے گذر گیا اور اسی طرح
تشبیک کی دلالت اور دلالت چیزونکی ہی یعنی ان دونوں صورت میں ظاہر ہوئی مطلب تشبیک کا ہوا فرماتی ہیں آپ نے کو فرمایا لازم پکڑ اور کرو وہ چیز کہ پہچانی تو ہو
اوسکا حق اور چہوڑ دے تو اوس چیز کو کہ برا جانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکہہ اپنے تئیں عوام لوگوں سے ف یعنی اپنی نفس کی حفاظت کیجیو اور لوگوں

خیال رہے چڑیا سے ربیعت سے بیچ کونیکی کرنی الا المعروف اوربُری عمل سے بچنے کی ہمت میں شر سر او ضعیف کی بیس بیچ ترجمہ کے ایک روایت میں یون آیا ہی کہ لازم پکڑ اپنی گھر کو اور بچیدرہ اپنی گھر میں اور باہر نکل مت عورت اپنے ضرور کو اپنی چہرا ان پر اوبی کو **ف** اور نکالا کر بیچ احوال لوگون کی تاکہ سایہ اوبی حکم ترجمہ اور پہ تو او بچیز کو نیک جانتا ہی چہوڑ دی او بچیز کو برا جانتا ہی ولازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چہوڑ دے کام عوام کو نقل کیا ہے ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** جاننا چاہئے کہ وصیت کی آنحضرت نے عبداللہ بن عمرو کو ساتھ جمع رہنے کی لوگون میں بیچ ظاہر کی اور حکم کیا اونکو ساتھ تنہائی اپنے اصلاح نفس کی خاصۃً اور تعرض اوس کا شکل لی کی احوال عوام کو اور حکم کیا حذیفہ کو باہر نکلنے کا گوشہ کی طرف جنگل کی اور لازم کرنی بیوت اپنی کا بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھ اوس چیز کی کہ لائق حال اوسکی کی تہا اور صلاح اوسکی اوس مین تہی اور بیسی تہا حاصل سمجہا اسکو جیسیکہ ارشاد کیا کرتی ہیں حقیقت حال یہ ہی کہ عبداللہ بن عمرو جوانی میں نہایت عابد تہی کہ ہرگز افطار نکرتی اور رات کو سوتی نہیں اور عورت کیطرف میل نکرتی پس باپ انکی عمرو بن العاص نے انکو آنحضرت کے پاس لی گئی اپ نی بشارت نہایت مجاہدہ سے باز رکہا اور روزہ رکہنے میں نرمی کا اور قیام تہائی یا چہٹی حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکہنی رضا باپ کی وصیت کی پس بحکم ضرورت کے وہ ایام فتنہ میں اپنے باپ کے ساتھ وزیر معاویہ کے تہی اور حق وصیت آنحضرت کا بجالاتی اور جیسا کہ فرمایا تہا مشغول کارزار نہ ہوتی بارہا وہ کہتی کہ تو نہیں ہے کس واسطے ہم میں نہیں ہتا یہ کہتی میں خیر میں تمہارا شریک ہون اور شر میں نہیں اور باطن میں اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت کا حکم کرتی **وعن** ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ان بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا القاعد فيها خير من القائم والماشي فيها خير من الساعي فكسروا فيها قسيكم وقطعوا فيها اوتاركم واضربوا سيوفكم بالحجارة فان دخل على احد منكم فليكن كخير ابني آدم رواه ابو داود وفي رواية له ذكر الى قوله خير من الساعي ثم قالوا فما تامرنا قال كونوا احلاس بيوتكم وفي رواية الترمذي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الفتنة كسروا فيها قسيكم وقطعوا فيها اوتاركم والزموا فيها اجواف بيوتكم وكونوا كابن آدم وقال هذا حديث صحيح غريب ترجمہ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پہلی آنی قیامت کے فتنے ہونگے مانند ٹکڑون رات اندہیری کی یعنی شدت میں انکے ہونگی اون میں فساد ظاہر ہوگا اور نکا امر مبہم ہوگا صبح کریگا شخص بیچ اون فتنون کے مومن شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر **ف** یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگی احوال اور افعال اور اقوال لوگون کی کبہی بامذہب ہونگے اور کبہی بیدین کی کبہی متدار ہونگی کبہی خائن کبہی سنت پر عمل کرینگے کبہی بدعت کبہی بدعت پر کبہی کافر و غیر ذلک بیٹھنے والا اوسمین بہتر ہوگا کہڑی ہونے والی سی اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنی والی سی **ف** یعنی جتنا ادنی رہیگا بہتر ہوگا قریب اونکی تہا اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل میں ہو چکا ہی پس جب دیکہو تم ایسا ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو اونمین چلی اپنی کمانون کی **ف** یہ مین نہایت مبالغہ ہی اسلئی کہ نہیں نفع چلون کے ہونے میں باوجود تو ٹے جانے کمانون کی ترجمہ اور مارو اپنی تلوارونکو پتہر پر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر دخل کیا جاوی یعنی آدمی کوئی کسی پر مارنے کی لیے تو چاہئی کہ ہو وہ مانند بہتر دو بیٹون آدم کی **ف** یعنی صبر کرے اور مقابلہ نکرے یہانتک کہ مارا جاوی مانند ہابیل کے اور نہو قاتل مانند قابیل کے ترجمہ نقل کیا ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی میں ذکر کی گئی حدیث تا قول اونکی خیر من الساعی **ف** اور اسمین فکسروا فیہا الخ نہیں ہی بلکہ بعد خیر من الساعی کی یہ عبارت ہی پہر کہا بعضے صحابہ نی پس کیا فرماتی ہو آپ یہ ہمکو اوسوقت کی پس فرمایا حضرت نی ہو تم ٹاٹ اپنی گہر کی **ف** یعنی جیسی ٹاٹ اچہی فرش کی نیچی ہمیشہ پڑا رہتا ہی ایسی ہی تم بہی اپنی گہرون میں ہمیشہ رہنا باہر نکلنا تا کہ فتنہ میں پڑ کر اپنی دین کو تباہ کرو ترجمہ اور ترمذی کی روایت میں یون آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا بیچ حدیث فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا اپنی کمانیں اور کاٹ ڈالنا اونمیں چلے اپنی کمانون کے اور لازم پکڑنا اونمیں گہرونکی اندر کو یعنی بیٹھی گہرون میں رہنا تاکہ فتنہ میں پڑ کر ہلاک نہو اور ہو تم مانند بیٹی آدم کے یعنی ہابیل کے جسکو قابیل نے مار ڈالا اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث صحیح غریب ہی **وعن** ام مالك البهزية قالت ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقربها قلت يا رسول الله من خير الناس فيها قال رجل

فی ماشیتہ یؤدی حقہا ویعبد ربہ ورجل آخذ برأس فرسہ یخیف العدو ویخوفونہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ام مالک بہزیہ
سے ف ع بہزیہ ساتھ زبر بے اور جزم ہ کی منسوب ہے طرف بہز بن امرء القیس کے جو ایک بطن ہے بجیلہ سے ترجمہ کہا انہوں نے ذکر کیا آنحضرتؐ نے فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو ف ع
یعنی خبر دی کہ وقوع اوسکا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنی صفت بیان کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکے سامنے اور ذکر کرتا ہی صفات و احوال اسکے
تو قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی ذہن میں یا خارج میں ہے اسلیے کہ جب ذہن میں آگئے اور متعین ہوئے وجود اوسکا خارج میں بھی متعین ہوتا ہی ترجمہ کہا میں نے یا رسول اللہ
کون ہوگا بہتر لوگونکا اوس فتنہ کی بیچ مالی ہین فرمایا بہتر لوگونکا اوس زمانہ میں وہ شخص ہے کہ ہو اپنے مواشی میں ادا کرتا ہی حق اونکا یعنی زکوٰۃ وغیرہ اور بندگی
کرتا ہی اپنے رب کی ف ع بموجب قول اللہ تعالیٰ کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکی کی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی کی الیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک
بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر گھوڑی اپنی کا یعنی گھوڑی پر سوار ہوکر باگ اوسکی پکڑی کھڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافرونکو
اور ڈراتے ہیں وے اوسکو نقل کیے ترمذی نے ف ع یعنی فتنہ اور قتال مسلمانوں کی سے بھاگ کر قصد کیا کفار کی طرف لڑتا ہی اونسے اور وہ لڑائی ہی جس سے پس
بچا فتنہ سے اور حاصل کیا ثواب وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتنۃ تستنظف العرب
قتلاہا فی النار اللسان فیہا اشد من وقع السیف رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہی کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ تمام عرب کو اور پہونچے شر اوسکی سبکو مقتول اوسکی آگ میں ہونگی زبان ازکرنی اوس فتنہ میں یعنی ساتھ عیب اور
برا کہنے کے سخت بہت ہوگا مارنی تلوار کے سے نقل کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مراد اس فتنہ سے وہ ہی کہ جو وقوع میں آیا بطمع مال و جاہ کی اور یہ مقصود واسطے احقاق
حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہوے جیسی خانہ جنگی والونکا حال ہوتا ہی کہ اندہا دہند آپسمین لڑنے لگتے ہین وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لہا استشرفت لہ واشراف اللسان فیہا کوقوع السیف رواہ
ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندہا ف ع یعنی باعتبار لوگوں اوسکی کے
باین حیثیت کہ نہیں سنتے باتکی وعظ اور کی فریاد رس اور نہیں دیکہین گے اوس سے جگہہ نکلنی کی اور خلاصی پانے کی نہیں پہر کرینگے درمیان حق و باطل کے اور نہیں
سننے کی نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اوس میں حق ایذا دیا جاویگا یا پڑیگا بیچ فتنوں اور محنتوں کے ترجمہ جو کوئی دیکہیگا اوسکو
اور نزدیک جاویگا اوسکے کھینچ لیگا اوسکو فتنہ اور اوسکو طرف اپنے اور دراز کرنی زبان اوس فتنہ میں مانند مارنے تلوار کے ہی نقل کی ابوداؤد نے ف یعنی تاثیر میں
بلکہ زیادہ اوس سے جیسا کہ کہا گیا ہی بیت جراحات السنان لہا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان اسیلیے کہا پہلی روایت میں سخت زیادہ مارنی تلوار کی سے
وعن عبد اللہ بن عمر قال کنا قعودا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرہا حتی ذکر فتنۃ الاحلاس
فقال قائل وما فتنۃ الاحلاس قال ہی ہرب وحرب ثم فتنۃ السراء دخنہا من تحت قدمی رجل من اہل بیتی یزعم انہ منی
ولیس منی انما اولیائی المتقون ثم یصطلح الناس علی رجل کورک علی ضلع ثم فتنۃ الدہیماء لا تدع احدا من ہذہ الامۃ
الا لطمتہ لطمۃ فاذا قیل انقضت تمادت یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط
ایمان لا نفاق فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا کان ذلک فانتظروا الدجال من یومہ او من غدہ رواہ ابو داؤد
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا تہی ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا حضرتؐ نے فتنوں کا یعنی جو کہ واقع ہونگی آخر زمانہ میں پس بہت کیا ذکر
فتنوں کا یہانتک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف ع اور وجہ تسمیہ اوس فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کی یا تو دوام اور درازی مدت اوسکی کی ہی یعنی کہ احلاس ٹاٹ کو کہتے ہیں
کہ نیچے فرشوں نفیس کے اوسکو بچھاتے ہیں اور وہ نیچے اوسکی ہمیشہ پڑا رہتا ہی اوٹھایا نہیں جاتا یا یہ کہ تشبیہ دی اوس فتنہ کو ساتھ حلس کے بیچ سیاہی اور برائی

پادشاہ کیا اوسکی طرف کہ بیعت کرینگے اچھا جانا ہی میں کہتا ہوں فتنہ میں لازم کرین لوگ گہرونکو اور گوشہ نشینی اختیار کرین ترجمہ کہا ایک شخص نی کہ کیا ہی فتنہ
احلاس یعنی کیا حال اوسکا ہی اور کیسا ہی فرمایا وہ بہاگنا ہی یعنی بہاگنی کا بعض لوگونکا بعض سے بسبب عداوت اور لڑائی آپس کے اور لینا مال و اہل کا ہی بغیر استحقاق کے
پہر فتنہ سرا کا ف ع لفظ فتنہ سرا ساتہ رفع کی عطف ہی سبب سے معنی کی پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس سبب بعض لوگونکے فتنہ سرا کا ہی اور ایک نسخہ میں ساتہ نصب کے
ہی کہ عطف ہی فتنہ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سرا کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سرا کی یہ ہی کہ سبب اوسکی ہوگی کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف تنعم اور گویا یہ کہ واقع ہونا
اوسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پھر بیان کیا اوسکو ترجمہ ظلمت و فساد اوسکا پیدا ہوگا نیچے دونوں قدموں ایک شخص کے سے کہ میرے اہل بیت میں سے ہوگا یعنی فتنہ انگیزندہ ہوگا گمان
کریگا وہ شخص کہ وہ میری اہل بیت میں سے ہی یعنی فعل میں اگرچہ ہو مجھسے نسب میں اور نہیں ہوگا مجھسے ف ع یعنی میرے اہل سے فعل میں اسلیے کہ اگر وہ ہوتا میرے اہل سے
فعل میں تو نہ پیدا کرتا فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہی انہ لیس من اہلک یا اللہ کہ نہیں وہ میری دوستو میں سے ہی حقیقۃ بلکہ مؤید ہی اسکا یہ قول حضرت کا ترجمہ اسکے سوا
نہیں دوست میرے پرہیزگار ہیں پھر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگے لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی ف ع یعنی استقامت نہیں رکھتا ہوگا اور
احوال اوسکا منتظم نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہیں ہوتا اور ساتہ اوسکی مرکب نہیں ہوتا یعنی وہ لائق سرداری کی نہیں ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رائے کے
پس نہیں واقع ہوگا اوسی امر اپنی موقع پر جیسیکہ کولہ واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی ترجمہ پھر فتنہ دہیما ف ع یہاں سے لفظ فتنہ کی ہی دونوں اعراب
ہیں رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیما ساتہ پیش دال اور زبرہ کی تصغیر دہما کی ہی یعنی سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر مذمت کے لیے ہی اور بعضوں نے کہا کہ دہیما
مراد دہیہ ہے بمعنی حادثہ کی اور دواہی اسما دواہی کی ہی ترجمہ نہیں چہوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت میں سے مگر کہ طمانچہ مارے گا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا
سب لوگونکو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگے کہ یہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچہہ فتنہ فرو ہوگا پہر زیادہ ہو جائیگا
صبح کریگا شخص اوسمین مومن یعنی بسبب حرام جاننے اوسکی خون اور آبرو اور مال بہائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی چیزون کو رہ کو
اور ہمیشہ رہیگا وہ یہانتک کہ ہو جاوینگے لوگ طرف دو خیمون کے ف ع یعنی دو فرقون کے اور بعضون نے کہا دو شہرون کے اور فسطاط ساتہ پیش اور زیر فے کی اصل میں
خیمہ کو کہتی ہیں پس قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کے ہے ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہیں ہوگا نفاق اوسمین یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہیں ایمان ہوگا
اوسمین ف ع یعنی اصلا یا کمال اوسکا بسبب بری اعمال اونکا اوسمین مانند خیانت اور کذب اور عہد شکنی وغیرہ کی ترجمہ پس جب ہو یہ پس منتظر رہو ظہور دجال کی اوس دن
یا اوسکی اگلی دن سے کہا ابوداؤد نی ف ع یہ مؤید ہی اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہیں پس ہونگی امام مہدی علیہ السلام بیت المقدس میں گہیر لیگا اوسکو دجال اور ترینگے
حضرت عیسی پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کی پانی میں پس یہ سب اوسکو اپنی نیزہ سے اور حاصل ہوگی اونکو نہایت خوشی کہا طیبی نی کہ فسطاط ساتہ
پیش اور زیر کی وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہوں اوسمین لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ اخیر زمانہ میں ہوگا لیکن بیچ تعین پہلی فتنون کی کچھ کلام نہیں کیا ہی علمانی خصوصا
بیچ فتنہ سرا کی کہ وہ کون شخص ہے اہل بیت میں سے کہ اوسکی قدمونکی نیچی سے فتنہ اوٹہیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ فتنہ احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا
ہی اہل شام سی بعد بہاگنی اونکی کی مدینہ سی اور فتنہ سرا تغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرت اہل بیت کا ساتہ اذن محمد بن حنفیہ کی پہر رجوع کیا
اوپر ظلم اور ضلالت کی اور شروع ہوئی یہان فتنے بہت اور فتنہ دہیما تغلب ترک کا ہی لوٹنا اونکا مسلمانون کو شہرونکو بیچ بلاد اونکی ہمنا فو تہی انتہی وعن
ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واے ہی واسطی عرب کے شر سے کہ نزدیک پہنچی ف ع یعنی مراد اوسکا اور کہا طیبی نی کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان اور حضرت
اور معاویہ کا ہی کہتا ہون میں شاید مراد اس سے قصہ یزید پلید کا ہی ساتہ حضرت امام حسین کے اور تحقیق یہ معنی اسلیے کہ شہر اوسکی ظاہر ہی شرکت عرب و عجم کے نجات پایا اور
مطلب پایا وہ شخص کہ بند رکہا ہاتہ اپنا قتل سے کہا ابوداؤد نی ف ع ایذا و یا ترک کیا قتال جب کہ تیز ہو جاوی باطل ہی وعن المقداد بن الاسود قال

سمعت

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان السعيد لمن جنب الفتن ان السعيد لمن جنب الفتن ان السعيد لمن جنب الفتن ولمن ابتلى فصبر فواها رواه ابو داود اور روایت ہے مقداد بیٹے اسود کی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے **ف ع** تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ و تاکید کے ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ میں پس صبر کیا پس حسرت ہے اوسکی لیے کہ دور نہ ہوا فتنہ سے اور صبر نہ کیا نقل کیا یہ ابو داود نے **ف ع** تحقیق بیچ لام لمن ابتلی کو زیر ہی اور لفظ فواہا ساتھ تنوین کے الگ ہے واو سے اور معنی واہا کی تحسر ہیں یعنی حسرت ہے اوسکی لیے کہ نہ ہوا فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اور نہیں صبر کیا۔ وجہو ہے اہلا کی یا معنی عجب اور اچھی کی ہی یعنی کیا عجب اور اچھا ہی صبر اور بچنا فتنوں سے اور بعضوں نے لام کو زیر ہی پڑہی ہے متعلق فواہا کی معنی تعجب کے **وعن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضع السيف في امتي لم يرفع عنها الى يوم القيمة ولا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتي بالمشركين وحتى تعبد قبائل من امتي الاوثان وانه سيكون في امتي كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبي الله وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي ولا تزال طائفة من امتي على الحق ظاهرين لا يضرهم من خالفهم حتى ياتي امر الله رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبوقت کہ رکہی جاوے گی تلوار میری امت میں یعنی بعضوں میں قتل و قتال شروع ہوگا نہیں اوٹھائی جاوے گی تلوار قتل اوس سے قیامت تک **ف ع** چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ معاویہ سے اور جاری ہے ابتک جیسا ہوا فرمانا حضرت کا ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملیں گے کتنی ایک قبیلہ میری امت میں سے ساتھ مشرکوں کے **ف ع** چنانچہ کچھ تو اوس میں سے واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر کی ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجیں گی کتنی ایک قبیلہ میری امت میں سے بتونکو **ف ع** حقیقۃ یا در شاید کہ یہ ہو زمانہ آیندہ میں یا معنًی اور بعض اونمیں سے وہ ہیں کہ جنکی حق میں فرمایا تعس عبد الدینار و عبد الدرہم ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگے بیچ میری امت میں سے جھوٹے یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کے وہ تیس ہونگے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے حال آنکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی ہے نبی پیچھے میرے **ف ع** لفظ خاتم ساتھ زبر تے اور زیر اوسکی کی ہی اور یہ جملہ حال ہی اور جملہ لا نبی الخ تفسیر ہے پہلے جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علما اور عملا اور غالب دشمنان دین پر نہیں ضرر پہنچا سکے گا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کرے ہی اونکی یعنی بسبب ثابت ہونے اونکی کی اپنے دین پر یہانتک کہ آوی حکم خدا کا نقل کیا یہ ابو داود اور ترمذی نی **ف ع** یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ دین کا ہے کہ اثر کفر کا زمین پر نہ رہے اور یہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہے لفظ لا یزال کے **وعن** عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تدور رحى الاسلام لخمس وثلثين او ست وثلثين او سبع وثلثين فان يهلكوا فسبيل من هلك وان يقم لهم دينهم يقم لهم سبعين عاما قلت امما بقي او مما مضى قال مما مضى رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ اونہوں نے نقل کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پہرتی رہیگی چکی دین اسلام کی **ف ع** یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کی فتنوں سے اور جاری رہیں گے احکام سنت کے جیسا کہ چاہیے ترجمہ بیچ تمام ہونے پینتیس برس کے یا چھتیس برس کے یا سینتیس برس کے **ف ع** یعنی انتہا اسکی تا انقطاع ہو اسلام کی یہ برس ہونگے اور ابتدا اوسکی سال ہجرت سے ہو کہ بعد ازظہور اسلام اور فتوحات کا ہی رہے ہیں بعضے کہتے ہیں شہادت حضرت عثمان کا اول فتنہ ہی اسلام میں پینتیس ہجری میں واقع ہوا اور جنگ جمل چھتیس میں اور جنگ صفین سینتیس میں **ف ع** اور لفظ او تنویع کی لیے ہے یا شک کی اور احتمال ہے کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال میں ہو کہ عمر شریف چند سال باقی رہی ہو کہ زیادہ ہون تیس برس کو مدت خلافت خلفاء راشدین کے ہی اپس اونکو ملادیں مدت خلافت کے ساتھ تو کہتی اونکی اسی حد کو پہنچے کہ جو ذکر کی ہے اور یہ بھی اولی ہے اگر مراد رکہیں استقرار اور انتظام باعتبار مادہ یا ولی بدعت کی اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار و انتظام باعتبار نہ ہونے فتنہ لڑائی اور خلاف کے ہو اور احتمال ہی کہ ابتدا ہی مدت ظہور دین کی اعتبار کرنا

یہ علی ہوا، پینتیس کا وقت تمام ہوا یعنی خلافت حضرت عثمانؓ کی ہوگی یعنی امر دین پر ایمان و سنت و جماعت و محبت قلبی کی خلافت شیخینؓ کی ہیں بہت نظم و ترتیب اور حضرت عثمانؓ کی
خلافت میں گذر گئی ایک برس کچھ کچھ فساد ظاہر ہوا کہ بسبب شہادت ان کے برپا ہو فتنہ کا ہوت اگر ہلاک ہوں ف یعنی اگر اختلاف کیا بعد انتظام امر دین کے مدت گذرنے
اور ہو ہلاکت میں جیسے گناہ کرتی ت پس راہ اونکی راہ اونکی ہی کہ ہلاک ہوئی ف یعنی اگلی امتوں کی لوگ جنہوں نے کجروی کی حق سے اور اختلاف کیا حق باطن میں سستی کی
دین میں تو کہا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہے نیک ساتھ دنیا کے کہ باعث ہے ہلاکت کے ہلاکت اور اگر قائم اور تمام ہو واسطے اونکے کاروبار دین کا ف یعنی فرمانبرداری امر اور حاکموں کی اور قائم
شرائع اور احکام اور شوکت و دولت اسلام کی ت قائم اور پورا ہوگا دین اونکی ہی ستر برس ف اور شاید امور مملکت کی باعتبار امور مذکورہ کی خوب بندوبست
کی ساتھ اور کامل ہوگی ہیں تک نسبت ما بعد پیش کی ساتھ خبر دینے مخبر صادق کی اور وہی خوب جانتے ہیں سکو ہیں جو کہتی ہیں ت کہ کہا اور پوچھا میں نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے آیا یہ ستر برس تمام کامل ہوگا اونمیں یا اوس وقت سے ہیں کہ باقی ہیں یعنی شروع اون ستر برس کا بعد پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ برس کی ہوگا
یا اوس وقت سے کہ گذر یعنی ابتدای اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور داخل ہیں یہ سال بھی انمیں فرمایا تمام قائم ہوگا ابتدا اوس وقت سے گذر گئی اون کی یہ بود اور ف نہ بعد گذرنے
پینتیس یا چھتیس یا سینتیس کے اور یہ تقریر فکر کی اور تنقیح کی ہی کافی ہی بیچ شرح اس حدیث کی اور وجہ مختار اور موافق لفظوں کی یہی ہی اور شارحین نے اس مقام میں
زیادہ اس سے کلام کیا ہی واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے معنے حدیث کے یہ لکھی ہیں کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا سنہ پینتیس ۳۵ میں بسبب قتل عثمانؓ کی اور
چھتیس میں بسبب جنگ جمل کی اور سینتیس میں بسبب جنگ صفین کی اگر ہلاک ہوں بسبب باغیوں کی اور مغلوبیت امام حسن کے پس راہ اونکی راہ اونکی ہی کہ ہلاک
ہوئی اگلی امتوں میں سے اور ہوا اسی طرح جس وقت کہ مستعد ہوئی حضرت حسن طرف صلح معاویہ کے اور اگر قائم رہی بالفرض بہ غلبہ امام کی قائم رہیگا ستر برس تک

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوة حنین مر بشجرة للمشرکین
کانوا یعلقون علیها اسلحتهم یقال لها ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لهم ذات انواط فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ هذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الها کما لهم الهة والذی نفسی بیده لترکبن سنن من کان
قبلکم رواه الترمذی روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلے طرف غزوہ حنین کے ف یعنی بعد فتح مکہ کی ہی اور حضرت کے
ساتھ بعضے نو مسلم تھے کہ اسلام کی احکام جانتے نہ تھے تو گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتے تھے اوسپر ہتھیار اپنی ف اور اعتکاف کرتے گرد اوس کی تعظیم
کہا جاتا تھا اوس درخت کو ذات انواط ف انواط جمع نوط کی ہے کہ مصدر ہے نوط یعنی لٹکانے کی چونکہ ہتھیار اوسپر لٹکاتے تھے اوسکا نام ذات انواط رکھا تھا اور یہ نام
درخت میں کا تھا تب کہا بعضے نو مسلموں نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تھا یا رسول اللہ ٹھہرا دیجئے ہمارے لیے بھی ایک درخت کہ اوسپر ہتھیار لٹکا دیں ہم اور اوسکا
ذات انواط نام کہیں جیسا کہ مشرکوں کے لیے ہے ذات انواط کہ اوسپر ہتھیار لٹکاتے ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب و انکار کی سبحان اللہ یہ کہنا تمہارا
ایسا ہی ہے جیسا کہا قوم موسیٰ نے اے موسیٰ علیہ السلام ٹھہرا دے ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اوسکو جیسا کہ کافروں کے لیے ہیں معبود ف لیکن تفاوت ان دونوں کا پوشیدہ
نہیں ہے اسلیے کہ مشبہ قوی ہے تو نا مشبہ سے ت قسم ہے اوس کی کہ بقدرت جسکی اوسکی جان ہے البتہ سوار ہوگے یعنی چلوگے تم راہیں ان لوگوں کی کہ پہلی تم سے تھے
ف نقل کی یہ ترمذی نے یعنی بنی اسرائیل وغیرہ شبیہ حکایت ہے اونکی احوال کی کی ایسی باتیں کہتی اور کرتی ہیں ایسا پس یہ سبب ہی اور حسد گذر جاتے ہیں جیسا کہ اگلی امتوں سے ہوا

وعن المسیب قال وقعت الفتنة الاولی یعنی مقتل عثمان فلم تبق من اصحاب بدر احدا ثم وقعت الفتنة الثانیة یعنی الحرة فلم تبق
من اصحاب الحدیبیة احدا ثم وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع وبالناس طباخ رواه البخاری اور روایت ہے ابن مسیب سے ف یعنی سعید بن مسیب
زہری سے منقول ہی اور کہتے ہیں بعضے یہ ہی ہیں تابعی جلیل القدر میں خلفای اربعہ کو پایا ہے ت واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلی اوس کوئی فتنہ اسلام میں
واقع نہوا تھا مراد رکھتی ہیں ابن مسیب پہلی فتنہ سے مارڈالنا یا زمانہ مارڈالنی عثمان بن عفان کا پس نہ باقی رہا کوئی اون صحابہ میں سے کہ غزوہ بدر میں

حاضر ہوتے تھے **ف** لفظ یعنی حدیث میں کلام راوی کا ہی کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی یعنی تفسیر کلام ابن مسیب کے کہ پہلی فتنہ یعنی مراد تھی اونکی اور ظاہر یہی ہے کہ کلام ہے ابن مسیب کا اور مراد یہ ہی کہ اصحاب بدر سے مرنی لگی اوسوقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان کا سنہ پینتیس ہجری میں اور کوئی باقی نہ رہا یہاں تک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور مراد نہیں ہے کہ اصحاب بدر مقتل عثمان کے بیچ ہی گئی اور مر گئی اور اسطرح اسکی بعد جملہ کی معنی سمجھنی چاہییں اور حاصل یہ ہے کہ وہ مبتلا نہیں ہوئی فتنہ میں وار السبب سے کہ بچایا اونکو اللہ تعالی نی برکت غزوہ بدر کی اور سب سے پیچھے جو مری ہیں اونمیں سے آخر مری ہیں سعد بن ابی وقاص ہیں کئی چند سال پہلی جنگ حرہ کی مری **ت** پھر فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا **ف** حرہ نام ایک زمین کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمین سیاہ پتھر بہت ہیں وہاں کی جنگ مشہور ہی کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا اونکی لوٹنی مارنی کی لیے اور بہت ظلم و زیادتی اوس سے ہوئی اور یہ جنگ سنہ تریسٹھ ہجری میں ہوئی **ت** پس نہ باقی رہا کوئی اون اصحاب میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھی یعنی بیعۃ الرضوان والی پھر واقع ہوا فتنہ تیسرا اور فتنہ تھا اگر بیچ لوگوں میں قوت اور زور یعنی **ف** نقل کیے یہ بخاری نی طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف با کے اور کبھی ساتھ پیش طا کی بھی آتا ہی یعنی قوت اور فربہی کی پھر استعمال کیا گیا ہی غیر اس معنی میں ہے کہ کہا جاتا ہی فلانی کو طباخ نہیں یعنی عقل نہیں ہے اوسکو اور خیر نہیں اوسکی پاس اور مراد یہ ہی کہ اوٹھ گئی نہیں نہیں باقی رہا لوگوں میں کچھ بعضی میں کوئی صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہی کہ مراد تیسری فتنہ سے خروج ابو حمزہ خارجی کا ہی بیچ زمانہ مروان بن الحکم کی اور کرمانی نی کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہی ساتھ عبداللہ بن زبیر اور ابن الاشعث کی اور اسمیں تجربہ کی بھی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر میں ہوئی بیچ زمانہ عبدالملک بن مروان کی انتہی لیکن اوسمیں یہ صحیح نہیں ہوتا کہ صحابہ میں سے کوئی باقی نہ تھا اسلیے کہ اوسمیں جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہی

باب الملاحم

یہ باب بیچ بیان لڑائی اور قتال کے **ف** لفظ ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر حا کی ہی جمع ملحمہ کی معنی معرکہ اور جگہ قتال کی مشتق ہی یا تو لحم سی ہی بسبب ہونے گوشت مارے گیوں کے اوسمیں یا مشتق ہی لحمہ کپڑے کی کہ جو بانا کی ہی بسبب بہت اور اختلاط لوگوں کی اوسمیں مانند اختلاط لحمہ یعنی بانی کی ساتھ تانی کی اور پہلی معنی مناسب اور قریب تر ہیں اور ملحمہ یعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کی بھی آتا ہی اور صراح میں ہی ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب میں کبھی ہیں اون لڑائیوں کا کہ مخصوص ہیں بیچ گروہوں معین کی بیچ مکانوں مخصوص اور شہروں معینہ کی اور ہی کتاب کا ... باب الفتن سے کہ اوسمیں قتال کا اکثر مجمل و مبہم

الفصل الاول

پہلی فصل **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ دعواہما واحدۃ وحتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ وحتی یقبض العلم وتکثر الزلازل ویتقارب الزمان وتظہر الفتن ویکثر الہرج وہو القتل وحتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یہم رب المال من یقبل صدقتہ وحتی یعرضہ فیقول الذی یعرضہ علیہ لا ارب لی وحتی یتطاول الناس فی البنیان وحتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکانہ وحتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت ورآہا الناس امنوا اجمعون فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا ولتقومن الساعۃ وقد نشر الرجلان ثوبہما بینہما فلا یتبایعانہ ولا یطویانہ ولتقومن الساعۃ وقد انصرف الرجل بلبن لقحتہ فلا یطعمہ ولتقومن الساعۃ وہو یلیط حوضہ فلا یسقی فیہ ولتقومن الساعۃ وقد رفع اکلتہ الی فیہ فلا یطعمہا متفق علیہ

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان اونکی قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک **ف** یعنی دونوں دعوی دین اسلام کا کرینگے اور دونوں گروہ مسلمان ہونگی یا دونوں دعوی حقانیت کا کرینگے اور ہر ایک اپنی گمان اعتقاد میں حق پر ہوگی کہا علماء نی کہ مراد ان دو گروہوں سی تابعدار معاویہ اور علی کی ہیں جیسا کہ علی نی فرمایا اخواننا بغوا علینا اور یہی آیا ہی کہ ایک کو معاویہ کی جانب سے اونکی پاس قید کر لائی ایک شخص نی اونکی جماعت میں سے اور علی کی پاس تو اوسنی کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مسلمان تھا اسلام کو نہ تھا فرمایا کیا اسا ہی تو وہ اب بھی مسلمان ہی اور اسمیں بیشی میں دلیل ہی اوپر بطلان قول خارجی کی کہتی ہیں جو نون جماعتیں کافر ہیں

اور اوپر بطلان قول روافض کے کہتے ہیں مخالف علی کی کافر ہیں ت اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوٹھائے جاوینگی یعنی پیدا ہونگے بڑے فسادی فریبی جھوٹے کہ جھوٹ بناوینگے اللہ و رسول پر قریب تیس کے ف ع اوپر ایک حدیث میں تیس فرمایا اور یہان قریب تیس کے تو وہان بھی قریب ہی تیس کی مراد ہوں سامحۃ تیس فرمایا یا یہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال ابہام کی ہوئی ہو اور پھر بتقیید تیس کے اور اسی طرح نہیں منافی ہی یہ روایت روایت طبرانی کی عن ابن عمر لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیے کہ مراد اوس سے کثرت ہی یا تیس مقید ہیں ساتھ دعوی نبوت کی اور باقی بغیر اسکی اور احتمال ہے کہ تیس غیر تیس کے ہوں کہ سب ہو جاوینگے وہ ستر اللہ اعلم ت ایک اون میں سے گمان دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہی اور قائم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاوی گا اور اوٹھایا جاوی گا علم ف ع یعنی نفع دینے والا کہ متعلق ہی کتاب و سنت سے ساتھ مرنے علمای اہل سنت و جماعت کے پس بہت ہونگے جاہل بدعتی بسبب موت عالم فوت عالم ہی ت اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ بہت ہوویں گے زلزلے ف ع یعنی حسی کہ وہ ہلنا زمین کا ہی یا معنوی کہ وہ طرح بطرح کی بلائیں ہیں ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ع مراد ہی اس سے زمانہ حضرت امام مہدی ہوگا کہ جب امن ہوگا زمین میں اور خوش گذری گی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسیکہ خاصیت ہے زمانہ عیش و راحت کے کہ ہرچند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قائم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگی فتنے اور لڑائیاں مسلمانوں میں اور بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل ہی ف ع یعنی مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنے کی وجود میں آوی گا اور یہ تفسیر کسیقدر راوی کی ہی ت اور یہانتک کہ بہت ہو جاوینگے درمیان تمہارے مال پس بہت بہت ہو یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کری صدقہ اوسکا ف ع یہ جو عبارت ہی حدیث میں حتی یہم الخ کہ جسکا یہ ترجمہ لکھا اسمیں کئی وجہیں ہیں اول تو یہ کہ یہم ساتھ پیش سے کی اور زیر ہ کی پڑہیں اور رب ساتھ نصب کے بنا بر اسکی کہ مفعول ہی یہم کا اور فاعل اوسکا من یقبل ساتھ حذف مضاف کی کہ فقدان ہے اور یہ روایت مشہور تر ہی اور معنی اسکی یہ ہیں کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈہونڈنا اوس شخص کا کہ قبول کری اوسکی صدقہ کو یعنی بہت ڈہونڈیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اوسکی لی اور نہ پاویگا بسبب کم ہونی محتاجوں کی دوسری یہ کہ ساتھ زبر ی اور پیش ہ کی پڑہیں یہم سے یعنی قصد کرے اور رب مرفوع اس صورت میں رب المال فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کریگا اور بہت ڈہونڈیگا صاحب مال اوس شخص کو کہ بیچے زکوۃ اوسکا اور تیسرے یہم ساتھ زبر ی اور پیش ہ کی اور رب منصوب یہم سی معنی غمگین کرنیکی کہ متعدی بھی آیا ہی کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو نپانا فقیر کا کہ قبول کری اوسکی صدقہ کو ت اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی دینے کا روبرو اوس شخص کے کہ گمان کرتا ہی اوسکی قبول کرنیکا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو اوسپر نہیں حاجت مجکو اوسکی یعنے بسبب غنای قلبی اور ظاہری کی یہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگے لوگ بیچ بنانے لمبی عمارتوں کی ف ع جیسے اس وقت میں لوگ فخر کرتے ہیں بڑی بڑی مکان بنانی کا اور جو مکان کہ بہلائیوں کی ہیں اونکو ڈہاتے ہیں اور اونکو گہر اور باغ وغیرہ سیر کے مکان ٹہراتے ہیں ت اور یہانتک کہ گذری گا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا ای کاشکی ہوتا میں جگہہ اسکی ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکر دنیا اور دین کے یا بسبب کثرت بلاؤں اور فتنوں کی یہ آرزو کریگا کاشکی میں مردہ ہوتا نہ دیکھتا یہ فتنے ت اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف ف ع شرح اسکی بیچ باب العلامات بین یدی الساعۃ کی آوی گی اور اوس دن سی توبہ کی دروازے بند ہو جاوینگے بعد اسکی توبہ قبول نہیں ہوگی جیسیکہ فرمایا ت پس جب نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سی اور دیکھینگے اوسکو آدمی ایمان لاوینگے اوسپر اسرار آخرت ظاہر ہو جاوینگے پس وقت ہی کہ نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس نفس کو ایسا نفس کہ ایمان نہ لایا تہا پہلی اوس دن سے اور نہ نفع دیگا کسب کرنا نفس کا نیکی کو اپنی ایمان میں اگر کسب نہ کی تہی پہلی اوس دن کی ف ع اور بعضوں نے کہا تقدیر اسکی یہ ہی کہ نہیں نفع دیگا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب کرنا اوسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تہا پہلی سے یا نہ کسب کی تہی نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہی یعنی نہیں نفع دیگا اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہوں سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او بمعنی بیچ کی لی ہی پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اوسکو توبہ جو کسی نے پہلی نہ کی تہی گناہ سے ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہی قیامت کا اس حالت میں کہ کہولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنی ف ع یعنی بیچنے خریدنے کے

ہی اور اصحاف کپڑی کی ایک کو طرف اونکے فروخت میں اسلیے ہے کہ وہ مالک اوسکا ہی اور دوسری کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اوسکا ہی ت یعنی بعد خرید و فروخت
نہیں کرنے پاوینگے اور تہ کرنے پاوینگے اوسکو اسی حال میں ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ پہیرا ہوگا ایک شخص ساتہ دودہ
اونٹنی اپنی کی اپنے پہیریگا اوسکو ف یعنی اونٹنی کا دودہ گہر لایا ہوگا اور ہنوز اوسکو پیا نہو گا کہ قیامت آپہنچیگی ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت اسحالت
میں کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنے تاکہ اپنی جانوروں کو پانی پلادے ابہی نہیں پلایا ہوگا ابہی کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت
اسحالت میں کہ یہی اوٹہایا ہوگا آدمی لقمہ طرف منہ اپنے کی یعنی کہا سکیگا اوسکو کہ قیامت آپہنچیگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیامت یکایک
آجاویگی لوگ کاروبار میں ہونگے کہ آپہنچیگی اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہی کہ اوس سے سب مرجاوینگے لیکن علامتیں پہلے اوسکی دیکہینگے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ
الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں
قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم ایک قوم سے کہ جوتیاں انکی چمڑوں بالدار ہی باغت کہی ہوئی ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگی تم ترکوں سے ف
کہ اولاد یافث بن نوح کی ہیں اور ترک نام پہلا انکی کا ہی اور صفت اونکی یہ ہی ت چہوٹی آنکہوں والے سرخ چہری چپٹی ناکیں گویا کہ منہ انکی سپرین
چمڑوں تہ کی ف مجان سپر کو کہتے ہیں اور مطرقہ تہ بتہ کو یعنی تشبیہ دی منہ کی انکی سپر سے گولائی اور صلابت میں اور تہ بتہ کی ساتہ تشبیہ دی اونکی منہ کو گوشت
اونکی کی موٹائی ہوئی کو ساتہ چمڑے تہ بتہ کی بسبب گوشت کی اور کثرت گوشت انکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكَرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ
صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ
اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم خوز اور کرمان سے کہ
عجمیوں میں ہیں ف خوز ساتہ پیش خ اور سکون و او کی اور زاء کی ایک نام ہی ایک گروہ کا ہی رہنے والون بلاد خوزستان کی اور کرمان نام ایک ولایت کا
نام ایک شہر ہی مشہور درمیان خراسان اور سجستان کے ت سرخ منہ اور چپٹی ناکیں چہوٹی آنکہیں منہ اونکی ڈہالین تہ بتہ جوتیان اونکی بالوں کی
اونکی بالدار کی نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی میں عمرو بن تغلب سے بجای سرخ منہ کی چوڑی منہ ہی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَ
الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگے مسلمان یہودیوں سے پس مارینگے
یہودیوں کو مسلمان یعنی غالب آوینگے اونپر مسلمان یہانتک کہ چہپیگا یہودی پیچہے پتہر کی اور درخت کے پس کہیگا پتہر اور درخت ای بندہ
یا ایک مسلمان یا ای بندہ خدا کے یہ یہودی ہی پیچہے میرے آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد ف نام کانٹے دار درخت کا ہی
درخت کا نام ہی کہ مشہور ہی اور غرقد ساتہ زبر غین اور قاف کی ایک نام ہی درخت خاردار کا ہی اور مقبرہ مدینہ کو بقیع غرقد کہتے ہیں
اصحاب اسی کی طرف کہ تہا اس میں یہ درخت بہت ہی وہ درخت یہودیوں کی ساتہ اونکی پناہ دیگا اور ظاہر نہ کریگا اوس کو
دیگا اور چہپا رکہیگا کہ وہ درخت یہودیوں کا ہی نقل کی یہ مسلم نے ف اور اوسکو اونکی ساتہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی رسول اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں جانا اور کہا ہی بعضوں نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنی دجال کی جس وقت کہ لڑینگے مسلمان ان سے وہ یہودی کہ تابع ہونگے دجال کے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو
ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان مین سی ف ع قحطان نام ہی ایک قبیلہ کا یمن کے اور جرہم
ح کی اولاد مین سی ہی ت ہانکیگا وہ شخص لوگونکو ساتہ لاٹھی اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی ف ع یہ کنایہ ہی اس سی کہ اطاعت کرینگی لوگ اوسکی اور
انقیاد کرینگی اوسکا بسبب غلبہ کے یعنی کریگا وہ اونپر اور مسخر کریگا اونکو اور احتمال ہی کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتہ عصا کی اور کہا بعضون نی شاید وہ
شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ جیسی کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذھب
الایام واللیالی حتی یملک رجل یقال لہ الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ الجہجاہ رواہ مسلم
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تمام ہونگی دن اور رات یعنی نہین منقطع ہوگا زمانہ اور نہین آویگی
قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سی ف ع موالی ساتہ زبر
میم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی یہ ہین یہانتک کہ وہ ہوگا حاکم لوگونپر ت کہا جاویگا اوسکو جہجاہ نقل کی یہ مسلم نی اور بعضی نسخون مین جہجاہ ساتہ
دو ہے کے اور بعضون مین جہجا ساتہ حذف ہ اخیر کی ہی وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیفتحن
عصابۃ من المسلمین کنز آل کسری الذی فی الابیض رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرماتی تہی کہ کہولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سی گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کی ہی نقل کی یہ مسلم نی ف ع آل کسری مین لفظ آل کا
زائد ہی یا مراد ہی اوس سی اہل وعیال اوسکی اور کسری ساتہ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی اور پادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی پادشاہ
روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتہ زبر قاف کی اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مدائن مین کہ اہل فارس
اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنائی گئی ہی جگہ اوسکی مسجد مدائن اور یہ گنج بیچ زمانہ امیر المؤمنین عمر کی نکالا گیا وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلک کسری فلا یکون کسری بعدہ وقیصر لیہلکن ثم لا یکون قیصر بعدہ ولتقسمن
کنوزہما فی سبیل اللہ وسمی الحرب خدعۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوا کسری
پس نہوگا کسری پیچہی اوسکی ف ع ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہی کہ ہلاک ہوگا مالک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی کی
یا دعا ہی ابتداء اول بہت ت نہوگا کسری بعد اوسکی ف ع یعنی بعد کسری کی کہ موجود تہا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہ ہین کہ نہین مالک
ہوگا ملک کسری کا کوئی بالکل بلکہ ہونگی اوسکی مسلمان لیعنی اسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اوس وقت فرمائی کہ خسرو نامہ آنحضرت کا پہاڑ ڈالا تہا اور قیصر کہ پادشاہ
روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹی جاوینگی خزانہ اونکی راہ خدا مین اور نام کہا آنحضرت نی لڑائی کا فریب نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی ف ع اور یہ حدیث قال رسول اللہ سی یعنی کہا راوی نی اور نام کہا آنحضرت نی الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تہا طرف اسکی کہ ہلاک کسری اور قیصر کا
اور لینا اونکی خزانونکا ہوگا ساتہ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ کو ساتہ جائز ہونی اوسکی کی تاکہ نہ ہم کرین
وہ کہ فریب دینا ایک خدع اور خیانت ہی پس نہ لاوین کہ دغا ہی ہی بلکہ ہو شمشون پر فریب دینا اور باقی ہی بیچ حصول فتح اور نصرت کی اور کہتی ہین مین کہ
اپنی آگ چیلون مین دشمن کے ایکنہین بہت کہا دین یا سفر کرین ایک طرف اور جا پہنچین طرف دوسری اور پیچہی مال لیکر کہ چلی گئی ہی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہون لپٹ پرین کہ جاوین
اور مانند اسکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین ہی اور عہد ساتہ زبر اور سکون دال کی اور خدع ساتہ پیش دال کی اور زبر اسکی کی بہی آیا ہی اور ساتہ
زبر خ اور سکون دال کے فصیح ہی وعن نافع بن عتبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغزون جزیرۃ العرب فیفتحہا

الله ثم فارس فيفتحها الله ثم تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحه الله رواه مسلم اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص
سے کہ یہ بھتیجے ہیں سعد بن ابی وقاص کے اور وہ صحابی ہیں اسلام لائے فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کرو گے یعنی بعد میرے جزیرہ عرب سے ف یعنی ولایت عرب
اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہے دریا نے اسکو چار طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے پس جنگ کرو گے بقیہ جزیرہ یا سارے جزیرہ یا بعض سے کہ
نہیں بچ رہیگا کافر اوس میں پس فتح کریگا اسکو بسبب لڑائی تمہارے کے اللہ پھر جنگ کرو گے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اسکو بعد اسکے پھر جنگ کرو گے روم سے پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالی پھر جنگ کرو گے دجال سے پس فتح دیگا اوسپر نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اوسکو مقہور مغلوب کریگا اور ہلاک کیا اوسکا ہاتھ آگیا ہوگا تمہارے
ہاتھ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے کہ وہ اوترینگے مسلمانوں کی مدد کو بھی اور خطاب ہے صحابہ کو بھی مراد امت ہے **وعن عوف بن مالك**
قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من أدم فقال اعدد ستا بين يدي الساعة موتي ثم فتح
بيت المقدس ثم موتان يأخذ فيكم كقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتى يعطى الرجل مائة دينار فيظل ساخطا ثم فتنة لا يبقى
بيت من العرب إلا دخلته ثم هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفر فيغدرون فيأتونكم تحت ثمانين غاية تحت كل
غاية اثنا عشر ألفا رواه البخاري اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوہ تبوک کی کہ نام ایک جگہ کا
ہے بیچ شام کے اس حال میں کہ آنحضرت چمڑے کے خیمہ میں تھے فرمایا گن چھ چیزوں کو پہلے آنے قیامت کے یعنی چھ چیزیں علامات قیامت سے جان کہ پہلے ان کے واقع
ہونگی اول مرنا میرا کہ جب تک میں تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا ف یعنی جب تک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگے قیامت قائم
نہیں ہوگی اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کے ہے بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کے ہے بروزن معظم کے
تیسرے وبا عام کہ پیدا ہوگی تم میں مانند بیماری بکریوں کی ف قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہے کہ بکریوں میں پیدا ہوتی ہے یکایک
وہ مرجاتی ہیں اور مراد اس سے وہ وبا ہے کہ حضرت عمر کی زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین روز کی عرصہ میں ستر ہزار آدمی مرگئے اور شاید کہ مسلمانوں کے اوس عمواس نام تھا
اور اسی لیے اوسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا چوتھی بہت مال کا لوگوں میں یہانتک کہ دیجاویگا مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض
اور قلیل اور حقیر جانیگا اوسکو ف یہ ہوا حضرت عثمان کی خلافت میں وقت فتوح کی پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں رہیگا کوئی گھر عرب کا مگر
داخل ہوگا اثر اور شر اوس فتنہ کی اوس میں ف لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمان کا ہے یا جنگ ہے کہ بعد حضرت کے ہوئی چھٹی صلح
ہوگی درمیان تمہارے اور درمیان بنی اصفر کی ف بنو الاصفر نام روم کا ہے اور کہتے ہیں کہ پہلا باپ انکا روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہے اور رنگ تھا مائل بسفیدی
ہے پس عہد شکنی کرینگے وہ پس آئینگے تمہارے نیچے اسی نشانوں کے ف غایة ساتھ غین معجمہ اور یای تحتانی کے نشان کہ جنگ میں ہمراہ سرداروں کے ہوتے ہیں اور بعضے روایت
میں غابة ساتھ بای موحدہ کے آیا ہے یعنی بیشہ تشبیہ دی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کے ساتھ بیشہ کے نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے نقل کی یہ بخاری نے ف
مقصود بیان کرنا انبوہی لشکر کا ہی **وعن ابی هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق
أو بدابق فيخرج إليهم جيش من المدينة من خيار أهل الأرض يومئذ فإذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين
سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين إخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم
أبدا ويقتل ثلثهم أفضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون أبدا فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم
يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون إذ صاح فيهم الشيطان إن المسيح قد خلفكم في أهليكم فيخرجون
وذلك باطل فإذا جاءوا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف إذ أقيمت الصلاة فينزل

روم

[illegible] ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ [illegible]

فیریہم دمہ فی حربتہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک

کہ اتریں گے روم اعماق میں ف اعماق ساتھ زبر ہمزہ کے نام ایک جگہ کا ہے اطراف مدینہ میں ت یا دابق میں ف دابق ساتھ زبر بے کے

اور کبھی [illegible] بھی آتا ہے نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینہ میں [illegible] کہ وہ دونوں موضع ہیں [illegible] ت پس نکلے گا طرف ان کی ایک لشکر

مدینہ سے ف کہا ابن ملک نے کہا بعضوں نے کہ مراد مدینہ سے حلب ہے اور اعماق اور دابق دونوں موضع ہیں قریب اس کے اور بعضوں نے کہا مراد مدینہ سے دمشق ہے اور کہا

اور [illegible] کہا گیا ہے کہ مراد مدینہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یہ قول ضعیف ہے [illegible] گا اس وقت میں ت بہتر لوگوں زمین سے

اوس دن ف من خیار اہل الارض بیان ہے جیش کا [illegible] اور ساتھ اس کے احتراز ہے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ت پس جس وقت کہ صف باندھیں گے لڑائی کی لیے

کہیں گے روم چھوڑ دو ہمارے اور درمیان ان لوگوں کے [illegible] پکڑ لائے ہیں ہم میں سے لڑیں ہم ان سے ف یعنی جن مسلمانوں نے کہ جہاد کیا ہے ہم پر اور قید کیا ہے

ایک جماعت کو ہم میں سے [illegible] ت پس کہیں گے مسلمان قسم ہے اللہ

نہیں خالی کریں گے ہم درمیان تمہارے اور درمیان مسلمان بھائیوں اپنے کے اور نہیں چھوڑیں گے ہم تمکو ساتھ اونکے پس لڑینگے ساتھ [illegible] پس شکست کھا جاوینگے تہائی مسلمان

اور بھاگ جاوینگے نہیں [illegible] کریگا اللہ تعالی [illegible] ف یہ کنایہ ہے اس سے کہ وہ کفر ہی پر مرینگے [illegible] ت اور مارے جاوینگے

تہائی اور وہ بہتر شہیدوں کی ہونگے نزدیک اللہ کے اور فتح کریگی تہائی مسلمان [illegible] ف یعنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قسطنطنیہ [illegible] دجال [illegible] ہونگے مسلمان غنیمتیں [illegible]

ہونگی تلواریں اپنی [illegible] زیتون [illegible] شیطان کہ مسیح دجال [illegible] تمہارے اہل اولاد میں [illegible]

[illegible] قسطنطنیہ [illegible] اور یہ خبر شیطان کی جھوٹی ہوگی [illegible] آوینگے مسلمان شام میں [illegible] دجال ف [illegible]

[illegible] اس وقت [illegible] تیاری کرتے ہونگے لڑائی کی [illegible]

ف [illegible] اترینگے عیسی ابن مریم ف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور ہوگا دجال اس وقت [illegible]

اگر چھوڑ دیں حضرت عیسی اوسکو [illegible] لیکن قتل کریگا اوسکو [illegible]

[illegible] مسلمانوں کو [illegible] خون دجال کا اپنی نیزے [illegible]

الفصل الثالث ♦ عن عبد الله بن مسعود قال إن الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال عدو يجمعون
لأهل الشام ويجمع لهم أهل الإسلام يعني الروم فيتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم
الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز
بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون
حتى يمسوا فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فإذا كان يوم الرابع نهد إليهم بقية أهل الإسلام فيجعل الله الدبرة
عليهم فيقتلون مقتلة لم ير مثلها حتى إن الطائر ليمر بجنباتهم فلا يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد بنو الأب كانوا مائة فلا
يجدونه بقي منهم إلا الرجل الواحد فبأي غنيمة يفرح أو أي ميراث يقسم فبينما هم كذلك إذ سمعوا ببأس هو أكبر من ذلك
فجاءهم الصريخ إن الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في أيديهم ويقبلون فيبعثون عشرة فوارس طليعة قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعرف أسماءهم وأسماء آبائهم وألوان خيولهم هم خير فوارس أو من خير فوارس على ظهر
الأرض يومئذ. رواه مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ تحقیق قیامت نہیں قائم ہوگی یہانتک کہ نہ بانٹی جاوے گی میراث ف یعنی بسبب کثرت
مارے جانے مسلمانوں کی یا بسبب جہالت کے جاری نہ ہونے شرع کی جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ میں یا بسبب کثرت دعووں کے نوبت تقسیم کی نہیں پہنچے گی ف اور
خوشی کیے جاوے گی یعنی نہیں خوش ہوگا کوئی غنیمت سے ف یا تو بسبب بہت ہونے کی یا بسبب خیانت کے پس نہیں خوش ہوں گے ساتھ اس کے اہل دیانت ف پھر کہا
ابن مسعود نے بیان حال اور وقوع اس قسم کا کہ دشمن یعنی کافر جمع کریں گے لشکر واسطے مقابلہ اہل شام کے اور جمع کریں گے واسطے قتال ان دشمنوں کے مسلمان
بھی لشکر مراد دشمن سے روم ہیں پس انتخاب کریں گے اور چنیں گے مسلمان اپنے لشکر میں ایک فوج کو کہ لڑیں گے یہانتک کہ مر جاویں پھریں گے فوج مگر غالب ہو کر ف
ف یہ جماعت کا شرطہ مصیبہ [illegible] شرطہ کی اور معنی یہ ہیں کہ مسلمان [illegible] اس لشکر کو اس شرط پر کہ بہاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں اور ثابت رہیں
یہانتک کہ مارے جاویں یا غالب ہوں [illegible] اول لشکر کہ حاضر ہوگا جنگ کی لیے اور مستعد ہووے گا مرنے کو اور شرط باندھ لی [illegible]
شرط باب افتعال سے آئی ہے پس لڑیں گے مسلمان کافر یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان ان کے رات [illegible] اور لوٹ آویں گے
مسلمان اور کافر طرف لشکروں اپنے کی ہر ایک یعنی دونوں فریق [illegible] غالب [illegible] اور فنا ہو جاوے گی یعنی ماری جاوے گی وہ فوج کہ پہلی چنی
گئی تھی لڑنے کو ف یہاں شرطہ یعنی جو شخص کہ [illegible] جانیں [illegible] نہیں [illegible] اور نہیں [illegible]
دوسرے روز [illegible] فنا ہو جاویں گی [illegible] فوج [illegible] غالب [illegible] پھر انتخاب کریں گے مسلمان ایک لشکر
کو [illegible] یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان ان کی رات [illegible] مسلمان اور کافر [illegible] غالب اور فنا ہو جاوے گی
[illegible] انتخاب کریں گے مسلمان ایک لشکر کو [illegible] غالب [illegible] مسلمان [illegible] غالب اور
فنا ہو جاوے گی [illegible] اور [illegible] اہل اسلام [illegible]
ف [illegible]
[illegible]
ف [illegible]
[illegible] ف [illegible] ایک جماعت [illegible]

اگر ایسی ہوگی جو باقی کو شمار کرینگی تو نہی ہوت ہیں یا دیکھی اوس میں سے کوئی باقی رہا ہو مگر ایک مرد **ف** خلاصہ معنی کا یہ کہ وہ شروع کرینگی کنا افسوس ہے
پس ہر جگہ مگر ہر جماعت گنا اقارب اپنے کا پس نہیں پاینگے سو بیچ مگر ایک سبب بہت ساری جانیگی **ت** پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جاوینگے **ف** لفظ
یعنی ام ملیبہ یعنی یا محدی کہا طیبی نے کہ یہ جواب ہی شرط محذوف کے مفہوم یا یہلی ان الساعة لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمة اس حیثیت سے کہ مطابق کیا اوسکو پہلی
کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کی عدو والخ یا بیچ و کیچ یہ قید ہی ساتھ اصل بات کے یعنی تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سے ایسی نہیں ہو نگی کہ جہان انحصار جاوینگے تقسیم کہاں اور خوشی
کہاں اس صورت میں صحیح ہوگا یہ کہ کہا جاوے پس جو ایسا تو پس ساتھ کس غنیمت کے خوش ہونگی **ت** یا کس میراث تقسیم کیجاویگی اس وقت میں کیونکہ ہونگی سطر
ناگاہ سنینگے مسلمان خبر وہ لڑائی شدید کے کہ وہ بزرگتر اور سخت ہوگی پہلی لڑائی سے پہر آویگی مسلمانوں کو آواز یعنی فریادی کی یہ کہ دجال پہنچ گیا ہی
اونکی اولاد میں پس پہینکینگی اور ڈالدینگی اوس چیز کو کہ بیچ ہاتہوں اونکی کی ہی یعنی غنیمت اور تمام اموال کو بخوف ضرر اہل و عیال کے اور متوجہ ہونگے طرف دجال کے پس بہیجینگے دس سوار
تا مطلع ہوں حال دشمن کے سی **ف** لفظ طلیعہ بروزن کریمہ ہی وہ شخص کہ بہیجا جاوے تا کہ مطلع ہو حال دشمن کی سے مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنی فاعل کے برابر ہی اوسمیں واحد اور
جمع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں نام اون سواروں کی اور نام اونکی باپوں کے اور رنگ اونکی گہوڑوں کے **ف** اسمیں معجزہ ہی آنحضرت کا اور
دلیل ہے اوپر کہ علم اللہ تعالے کا محیط ہی ہر چیز کی کلیات و جزئیات کو وہ بہترین سوار ہونگے یا فرمایا بہترین سواروں میں سے ہونگے پشت زمین پر اوس دن نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہل سمعتم بمدینة جانب منہا فی البر وجانب منہا فی البحر قالوا نعم یا رسول اللہ
قال لا تقوم الساعة حتی یغزوہا سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاؤہا نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسہم قالوا لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبیہا قال ثور بن یزید الراوی لا اعلمہ الا قال الذی فی البحر ثم یقولون الثانیة لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر فیسقط جانبہا الآخر ثم یقولون الثالثة لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لہم فیدخلونہا فیغنمون فبینما ہم یقتسمون المغانم
اذ جاءہم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا سنا تمنے ایک شہر کہ ایک جانب اوسکی خشکی میں ہے اور ایک دریا میں کہا صحابہ نے ہاں سنا ہے یا رسول اللہ **ف** کہا ایک شارح نے کہ یہ شہر روم میں ہے کہا اور
ظاہر یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے اوسکا فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہے اور احتمال ہے کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہے کیونکہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتھ بہت کشت و خون
کی اور یہ شہر فتح ہوگا ساتھ تہلیل و تکبیر کے **ت** فرمایا حضرت نے پس نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ جنگ کرینگے اوس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق میں سے
ف کہا مظہر نے کہ گروہ شام کی اولاد اسحاق سے ہیں وہ مسلمان تھی اور احتمال ہے کہ اونکی ساتھ اور بہی ہوں سواے اونکی اولاد اسمعیل ہیں کہ وہ عرب
ہیں یا عجم اونکی اور مسلمان [illegible] اختصار کیا اونکی ذکر پر از راہ غلبہ یعنی یا اونکی کی اوپر کہ سواے اونکی ہیں اور احتمال ہے یہ کہ خاص وہی ہوں **ت** پس جس اونکی اولاد
اسحاق پاس شہر کے پس جب آئینگے اوترینگی یعنی نواحی اوس میں محاصرہ کرکر اوسکی یعنی والوں کو پس جنگ نہینگے ساتھ ہتہیاروں کے اور
نہ پہینکینگے طرف اونکی تیر **ف** یہ تخصیص بعد تعمیم کے ہی واسطے تاکید افادہ عموم نفی کی بلکہ **ت** کہینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو
جانبوں اوسکی میں سے یعنی ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نے کہ راوی حدیث کا ہی نہیں گمان کرتا میں ابو ہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا میں ہی یعنی جزم
نہیں مجھکو اسکا گمان ہے کہ یونہی کہا پہر کہینگے مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اوسکی یعنی جو کہ خشکی میں ہے پہر کہینگے تیسری بار
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاویگی اونکی لیے پس داخل ہونگے اوسمیں پس لوٹیں گے یعنی جو کچھ اوسمیں ہوگا پس اوس وقت کہ بانٹتی ہونگی لوٹ
ناگہاں آپہنچیگی اونکو آواز یا آواز کرنیوالا پس کہیگا آواز کرنیوالا کہ تحقیق دجال نکلا ہی پس چہوڑ دینگی ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پہرینگی نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یعنی جلدی سے دجال کی لڑنے کی لیے

الفصل الثانی

عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمران

بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمۃ وخروج الملحمۃ فتح قسطنطینیۃ وفتح قسطنطینیۃ خروج الدجال

رواہ ابوداود۔ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خراب ہونے مدینہ کے ہوگی ف یعنی آبادی بیت المقدس کے بسبب غلبہ کفار کی ہوگی کہ نصاریٰ ہیں اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہی اور اشتقاق یثرب کا ثرب سے ہی یعنی ہلاک کی یا نام ایک کافر کا ہی کہ ابتدا میں اوسنے آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہی یہ کہنا پہلی اوس نہی کی ہی ت اور خرابی نا یثرب کا بسبب نکلنے اور پیدا ہونے فتنہ اور جنگ عظیم کا ہی کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اوسمیں سو میں سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا فتح ہونا قسطنطینیہ کا ہی اور فتح ہونا قسطنطینیہ سبب علامت نکلنے دجال کے ہی نقل کی یہ ابوداود نے مراد یہ ہی کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک سے دوسرے کی اس ترتیب کے ساتھ واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونے دوسرے کی ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سے واقع ہو کہا طیبی نے اگر کوئی کہے کہ یہاں کہا فتح قسطنطینیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث میں کہا کہ ناگہاں شیطان آواز دیگا اونکو کہ دجال تمہارے پیچھے آیا تمہاری اہل میں پس نکلینگے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہوا ن دونوں میں جواب اسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گردانا فتح قسطنطینیہ کو علامت نکلنے دجال کے نہ یہ کہ پیچھے اوسکی نکلیگا بغیر ڈھیل کے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹا اور مابین تقسیم کرنی غنیمت کے ہی چنانچہ دلالت کرتی ہی حدیث آیندہ کہ ملحمہ عظمیٰ اور فتح قسطنطینیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملحمۃ العظمی وفتح قسطنطینیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشہر رواہ الترمذی وابوداود۔ اور روایت ہے اونھی معاذ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطینیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا نقل کیا ترمذی اور ابوداود نے ف مراد بڑی جنگ سے کہا بعضوں نے وہ ہی کہ جسمیں کہ جاوینگی ایک باپ کی اولاد اور نہیں پائینگے سو میں سے مگر ایک کو اور پہلے گذرا لیکن ظاہر یہ ہی کہ مراد اس سے فتح اوس شہر کی ہی کہ فتح ہوگا بسبب تسبیح اور تہلیل کے چنانچہ حدیث ابی ہریرہ کی میں گذرا اور سات مہینوں میں جمع ہونا ان چیزوں کا فرمایا تو یہ باعتبار متوجہ ہونے مسلمانوں کی ہی طرف دونوں شہروں کے اور نکلنے دجال کے اور اوپر باعتبار فتح اون دونوں کی میں دجال آپہنچیگا اونکی بغیر تراخی کی درمیان دونوں کی۔ وعن عبد اللہ بن بسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الملحمۃ وفتح المدینۃ ست سنین ویخرج الدجال فی السابعۃ رواہ ابوداود وقال ہذا اصح۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان اوس جنگ کے اور فتح ہونے شہر مذکور کی یعنی قسطنطینیہ کے چھ برس ہیں اور نکلیگا دجال ساتویں برس میں ف اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں اختلاف فاحش ہی لیکن حدیث صحیح ہی جیسا کہ بات نقل کی ابوداود نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہی ف اور حدیث سابق کی اسناد میں کلام ہی اور راوی اوسکی مجروح و مطعون ہیں اور اسمیں دلالت ہی کہ تعارض ثابت ہی اور جمع منع اور ترجیح تر ہی صحیح ہی اور حاصل یہ کہ درمیان ملحمہ عظمیٰ اور درمیان خروج دجال کے سات برس ہیں صحیح تر ہی ہونی سات مہینے کی ہی۔ وعن ابن عمر قال یوشک المسلمون ان یحاصروا الی المدینۃ حتی یکون ابعد مسالحہم سلاح وسلاح قریب من خیبر رواہ ابوداود۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا قریب ہی مسلمان کہ گھیرے جاوینگے مدینہ مطہرہ میں ف یعنی دشمن گھیر لینگے اونکو یہاں تک کہ مسلمان کفار سے مجتمع ہونگے درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب خیبر کی یا بعضی اونکی اون جگہ ہونگی یعنی کہ اندر اور بعضی ثابت رہینگے گرد اوسکی اوسکے کہا کی ہی اور یہ ظاہر تر ہیں اسطی قول حضرت کے یہاں تک کہ ہوگا دور ترین حدود اونکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہی نزدیک خیبر کی نقل کیا یہ ابوداود نے ف کہ چند منزل ہی مدینے سی اور تفسیر اوسکی کی ہی اور سلاح ساتھ ... کیا ہی اوسکو ساتھ رفع کی ... اور ایک نسخہ میں ساتھ رفع اوسکی کی تنوین کے اور نسخہ میں ساتھ نصب کی ہی۔ وعن ذی مخبر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحون الروم صلحا آمنا فتغزون انتم وہم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتی تنزلوا بمرج ذی تلول فیرفع رجل من اہل النصرانیۃ الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیدقہ فعند ذلک

تغدر الروم وتجمع للملحمة وزاد بعضهم فيثور المسلمون الى اسلحتهم فيقتتلون فيكرم الله تلك العصابة بالشهادة رواه
ابو داود اور روایت کی مجبری سے کہ جاؤ میں نی حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تھے نزدیک ہے کہ صلح کرو گے تم اہل روم سے
صلح بالامن کی طرح پس لڑوگے اور وہ ملکر دشمن کے ساتھ ایک جنگ کرو گے تم اور مسلمان اور وہ روم بالاتفاق دشمنوں سے کہ سوا تمہارے ہیں پس تمہارے فتح دیگا
اللہ تعالیٰ اور غنیمت پاؤ گے اور سلامت رہو گے یعنی تم بھی اور وہ بھی اور مال جانی سے پھر پھرو گے یعنی دشمنوں کے پاس سے یہاں تک کہ اترو گے تم اور اہل روم ایک بڑی کی
جگہ کہ ٹیلے ہونگے اوسمیں پس بلند کریگا ایک شخص اہل روم نصرانیت سے صلیب کو **ف** مراد اہل نصرانیت سے قوم ہیں اس لئے کہ روم میں نصرانیت ہے یعنی وہ صلیب ایک لکڑی
مرادی ہے کہ گمان کرتے ہیں نصرانی کہ عیسیٰ سولی دی گئی ہیں اوپر لکڑی کی کہ تھی بصورت صلیب کے پس کہیگا وہ شخص کہ غالب آئی چلیپا یعنی غالب آئے ہم بسبب
برکت چلیپا کی پس غصہ ہوگا ایک شخص مسلمانوں میں سے **ف** یعنی بسبب اوسکے کہ نسبت غلبہ کی غیر اسلام کی طرف کی پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک
اوسکے عہد توڑینگے روم اور جمع کرینگے لوگوں کو جنگ کے لئے **ف** اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے اس لفظ کو پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتھیاروں اپنے کی پس لڑینگے مسلمان
اوسمیں پس گرامی کریگا اللہ تعالیٰ اوس جماعت مسلمانوں کو ساتھ شہادت کی نقل کی یہ ابو داود نے **وعن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتركوا**
الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے وہ نقل کرتے
ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوڑو تم حبشیوں کو اور تعرض نکرو اونسے جبتک کہ چھوڑیں وہ تمکو اور تعرض نکریں تمسے اسلئے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں نکالیگا کعبہ کا خزانہ مگر
ایک شخص صاحب پنڈلیوں چھوٹی کا حبشیوں میں سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی وہ مرد حبشی کا ہوگا یا مراد اوس سے لشکر حبشی کا ہے اور سویقہ تصغیر ساق کی ہے یعنی
پنڈلی کی اور پنڈلیاں حبشی کی اکثر چھوٹی اور باریک ہوتی ہیں اور مراد کنج سے گنج ہے یعنی خزانہ کعبہ کا اسواسطے کہ مذکور ہی اور بعضوں نے کہا مراد اوس سے
مال کا ہے نذر کی آتا ہے اوسکو جاہلیت میں جمع کرتے ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیوں کا حبشی میں سے اور یہ نہیں
معارض ہے یہ قول اللہ تعالیٰ کے حرما آمنا اسلئے کہ یہ قریب قیامت کے ہوگا جسوقت کہ باقی نہیں رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گردانا ہے
اوسکو حرم یا امن باعتبار غالب احوال کے جیسا کہ لا الہ کہتا ہے اور یہ قصہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکی کا یا مراد حرم یا امن سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
حکم فرمایا ہے کہ اس میں کچھ لوگ امن میں ہوں اور تعرض نکریں کسیسے بھی اور یہ ہیں چنانچہ آیا ہے کہ رئیس یعقوبوں کا قرامطہ میں سے جبکہ بیٹھا فساد سے یعنی قتل کرنے لوگوں
کے بیچ اور خراب کرنے شہر وں کے یہی کہا اونے کہ کہاں ہے کلام اللہ کا ومن دخله كان آمنا پس کہا بعضے اہل توفیق نے کہ معنی آیت کی یہ ہیں کہ امن دو اوسکو اہل اسلام
اور مصالحت نہ تعرض کرو اسکو اندر سیاست دنیا اور قتل کے تی کی **وعن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال دعوا الحبشة ما**
ودعوكم واتركوا الترك ما تركوكم رواه ابو داود اور روایت ہے ایک شخص سے آنحضرت کے صحابیوں میں سے کہا چھوڑو تم حبشیوں کو
جبتک کہ چھوڑیں وہ تمکو اور چھوڑو ترکوں کو جبتک کہ چھوڑیں وہ تمکو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اگر کہیں کہ قرآن شریف میں حکم ہے قاتلوا المشركين كافة یعنی عام
فرمایا ہے کہ مشرکوں سے قتال کرو پھر ان دونوں فرقوں کیوں منع فرمایا اونکو چھوڑ دینے کو جواب اسکا یہ ہے کہ حبشہ اور ترک کے ملک اس زمانے میں بہت دور تھے اور بیچ
میں ملک اونکی بہت بیابان تھے کہ شہروں میں اہل اسلام کی تھوڑے سے تھے اہل اسلام بہت بیابان ہیں بیچ میں کہ اونکو تعرض نہیں اہل اسلام کی شہروں تک نہیں پہنچ سکتے
اگر وہ قصد کریں اہل اسلام کی شہروں پس ماجرا اور غلبہ کے اوپر فرض ہوگا قتال اونکا یا کہیں کہ آیت ناسخ اس حدیث کی ہے اور حکم اس حدیث کا ابتدا اسلام میں تھا
جبکہ مسلمانوں کی اوسوقت اسلام قوی ہوا حکم عام ہو گیا **وعن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث يقاتلكم قوم صغار الاعين**
يعني الترك قال تسوقونهم ثلاث مرار حتى تلحقوهم بجزيرة العرب فاما في السياقة الاولى فينجو من هرب منهم
واما في الثانية فينجو بعض ويهلك بعض واما في الثالثة فيصطلمون او كما قال رواه ابو داود

صلیب یعنی چلیپا

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی اونہوں نی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حدیث کی کہ وہ یہ حدیث ہی لڑینگی تمسی قوم چھوٹی
آنکھوں والی یعنی ترک ف ع یہ تفسیر راوی سی ہی کہ وہ صحابی ہی یا تابعی ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہانکوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی
وہ مغلوب و مقہور بھاگنی والی کہ تم اونکو ہانکوگی دوڑ کی بیابان تک کہ پہنچاوگی اونکو جزیرۂ عرب میں ف ع کہا بعضوں نی کہ یہ نام ہی عرب کی
شہروں کا اسلئی کہ گھیری ہوئی ہین اونکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نی کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ
اور یمن ہی پس پہلی ہانکنی میں نجات پاوینگی وہ شخص کہ بھاگی ترکوں سی اور پھر دوسری ہانکنی میں نجات پاوینگی بعضی اور ہلاک
ہونگی بعضی اور پھر تیسری ہانکنی میں پس کاٹی جاوینگی اور جڑ سی اوکھاڑی جاوینگی یا مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف ع
یہ لفظ اوسجگہ کہتی ہین کہ حدیث کی معنی نقل کی جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہیں ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہی راوی کا وعن ابی بکرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ناس من امتی بغائط یسمونہ البصرۃ عند نہر یقال لہ دجلۃ یکون علیہ جسر یکثر اہلہا و
یکون من امصار المسلمین فاذا کان فی آخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوہ صغار الاعین حتی ینزلوا علی شط النہر فیتفرق اہلہا
ثلاث فرق فرقۃ یأخذون فی اذناب البقر والبریۃ وہلکوا وفرقۃ یأخذون لانفسہم وکفروا وفرقۃ یجعلون
ذراریہم خلف ظہورہم ویقاتلونہم وہم الشہداء رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوترینگی لوگ میری امت میں سی زمین پست میں کہ نام رکھینگی اوسکا بصرہ ف ع بصرہ ساتھ زبر بے اور
زیر اوسکی کی اور جزم صاد کی اور زیر اوسکی کی اور زبر بے کی ہی نزدیک ایک نہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ ف ع دجلہ ساتھ زبر اور زیر دال کی نہر بغداد
کی ہی ہوگا اوسپر پل بہت ہونگی اہل اوسکی اور ہوگا وہ شہر مسلمانوں کی شہروں میں سی حلبی نی حاشیہ شفا میں لکھا ہی کہ بصرہ مثلثۃ الباء ہی اور زبر زیادہ
مشہور ہی بنایا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان نی بیچ خلافت عمر کی اور اسمین بت پرستی کبھی نہیں ہوئی اور اس تقدیر میں جو حدیث میں صریح مذکور ہی نام بصرہ کا
اور علما نی کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اس دلیل سی کہ دجلہ اور پل بغداد میں ہی نہ بصرہ میں اور شہر بغداد کا آنحضرت کی زمانہ میں اس ہیئت پر کہ
اب ہی بنا نہ تھا بلکہ قریبی تھی متعدد متفرق مضافات بصرہ سی اور منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نی ازراہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بننی کی اور فرمایا ساتھ لفظ
استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانوں کی شہروں میں سی اور بہت ہونگی رہنی والی اوسکی اور … ہی کہ …
مخصوص ہی کہ مذکور ہوئی … اور اہل تواریخ نی اسکو نہیں نقل کیا مگر بغداد میں … جیسی کہ معروف ہی … کہ بصرہ کا …
اس سبب سی کہ بصرہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی … اور … کہ بغداد … منسوب ہی اوسکی طرف … اور بصرہ ایک … ہی …
بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام رکھا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتھ نام بعض اوسکی کی کہ بصرہ ہی …
یعنی بغداد البصرہ جیسی کہ کلام پاک اللہ تعالی کی میں ہی اہل القریۃ اور یہی حدیث کی بیان میں بعضی … نزدیک دجلہ کی …
مقام کرینگی وہان اور ہوگا وہ … شہر مسلمانوں کی شہروں سی اور وہ بغداد ہی اور … کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا اسلئی کہ … شہر …
ہین بعد اوسکی مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہی … اور جس وقت کہ ہوگا … آخر زمانی میں آوینگی اوس شہر والوں کی … بنی قنطوراء … یعنی ترک …
ساتھ زبر قاف اور جزم نون … ساتھ الف مقصورہ کی اور کبھی ساتھ … کی آتا ہی نام ہی … ترک کا … اوسکی اولاد میں سی …
موٹی … ہونگی اور آنکھیں چھوٹی … یہانتک کہ اوترینگی اوس کی کنارے … اوس شہر کی … ایک …
… جنگل میں … پانی کی …

سی بسبب اس عمل کی بالا وینگی اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چل دینگی جنگل کو تا اونکی شر سی نجات پاوین ف اور ہلاک ہوگا یعنی فرقہ ثانی اور
اونکی شر سی بسبب اس حیلہ کی نجات نہین پاوینگی اسلیے کہ آگ منتشر کرنی فتنہ کی ایسی نہین ہوگی کہ اس حیلہ سی بچا سکین اور ایک فرقہ طلب کریگا
امان یعنی منظور اسی واسطے جانون اپنی کی اور ہلاک ہونگی ف ع یعنی اونکی ہاتون سی اور شاید کہ مراد اس فرقہ سی مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اوسکی مسلمان ہین کہ طلب کی
اونہون نی امان ہلاکو سی لیے اور اہل بغداد کی لیے اور ہلاک ہوئی اونکی ہاتہ سی کہ مار ڈالا اونہون نی اونکو کسی کو باقی نہین چہوڑا اور کہا ایک شارح نی کہ اگر ارادہ کیا گیا
نی بصرہ سی بغداد اسلیے کہ بغداد تہا قریہ حضرت صلعم کی عہد مین بصرہ کی قریب نہین سی اور اطلاق کرنی اسم جز کی کل پر تو واقع ہو چکا جیسا کہ حضرت نی فرمایا تہا اور اگر ارادہ
کیا بصرہ سی بصرہ معہودہ تو شاید کہ وہ واقع ہو بعد اسکے اسلیے کہ نہین سنا گیا ہی کہ کفار اوترے ہون اوس مین کبہی قتال کی لیے ف اور ایک فرقہ گردانینگا
اپنی اولاد و عورتونکو پیچہی پشتون اپنی کی ف ع یعنی تغافل کرینگی اونسی اور قطع کرینگی علاقہ مہر و محبت کا دلسی یا اپنی پیچہی لی لیوینگی اور ہمراہ لیجاوینگی تا
اور لڑینگی ترکون سی اور ماری جاوینگی اکثر اونکی اور وہ ہونگی شہید نقل کی یہ ابو داؤد نی ف ع حقیقی کامل شہادت یہی ہی کہ حاضر ہووی فتنہ کو مرضی کی پابندی اور
مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑینگی ترکون سی پہلی غالب ہونی اونکی سی اہل اسلام پر پس شہید ہونگی
اکثر اونکی اور نجات پاوینگی اونمین سی تہوڑی ذکرہ الاشرف اور کہا غیر اونکی نی کہ یہ حضرت کی معجزات مین سی ہی اسلیے کہ یہ واقعہ ہوا جیسا کہ خبر دی تہی حضرت نی اور
ہوا یہ واقعہ سنہ چہ سو چپن ۶۵۶ مین اور یہ قضیہ اشارہ ہی طرف پیدا ہونی ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کی اور طرف جلا دینی بلاد اسلام کی اور لگنی اوس آگ کی
اور بلند ہونی شعلہ اوسکی کی تہوڑی مدت مین اور جلا دینی اوسکی عالم کو اور یہ ایک قضیہ ہی کہ زبان تحریر و تقریر اسکی بیان سی عاجز و قاصر ہی اور کہا ہی علما نے کہ ابتدا
آبادی سے مسکونہ کی سی مثل اس واقعہ کی اس کیفیت سے واقع نہین ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قضیہ تواریخ کی کتابون مین تفصیل سی مذکور ہی وعن
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس ان الناس یمصرون امصارا وان مصرا منہا یقال لہ البصرۃ فان انت مررت بہا
او دخلتہا فایاک وسباخہا وکلاءہا ونخیلہا وسوقہا وباب امرائہا وعلیک بضواحیہا فانہ یکون بہا خسف وقذف
ورجف وقوم یبیتون ویصبحون قردۃ وخنازیر رواہ ابو داؤد اور روایت ہی انس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا اے انس تحقیق آباد کرینگی لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اون مین ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو بصرہ پس اگر گذرے تو اوس پر یا داخل ہو تو اوس مین پس دور رہ تو اپنی
شوریلی زمین اوسکی اور مواضع سی کہ زمین شور کہتی ہین اور دور رہ گہاس اوس کی سی کہ نام اوسکا کلا ہی اور اوس کی کہجورون سی اور اوس کی بازار سی
اور اوسکی پادشاہ اور امیرونکی دروازون سی اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہی ف ع ضواحی جمع ضاحیہ کی ہی یعنی کنارہ پس حکم کیا کنارون
اور گلی ہوا فقا سے مین اور ضاحیہ بصرہ نام ایک موضع کا ہی اور بعضون نی کہا مراد اوس سی پہاڑ اوسکی ہین لیے رہی گوشہ نشینی اور کمال کیتی کا اسلیے
تحقیق شان یہ ہی کہ ہوگا اوس جگہ مین خسف یعنی کیا گیا دہانی کی جانی سی زمین اوس جانا زمین مین اور پتہر برسنی اور زلزلہ اور ہووی گی اور ایک قوم کہ شام
کرینگی اچہی بہلی صبح کرینگی اسحال مین کہ پہر جاوینگی صورت بندر و سور ف ع یعنی جوان اونکی بندر ہو جاوینگی اور بڈہی سور ہو جاوینگی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ
مسخ اس امت مین بہی جائز الوقوع ہی ... اگر جائز ہوتا تو ذرا ... [illegible] ... نہین واقع ہوا ... [illegible]
کی اور اسی سبب سی کہا ہی بعضی شارحین نی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اونکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیے کہ مسخ و خسف ہونگی اس امت مین تقدیر
کی جہٹلانی والون پر لفظ کلا جاوے ... حدیث مین ساتہ ... کی ساتہ ... اور وزن کہان کی نام ایک جگہ کا ہی بصرہ مین کہا ایک
شارح نی کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہان کشتی ... اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہ چرنی جانورونکی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضی نسخون مین
تخفیف اور قصر کی ہی یعنی کلا ... اسی طرح ہی ... شاید ہوگا ... اونکی کی کہجورون

بسبب خرابی کے اونمین اور بازار نہین بسبب ہونے غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقیدہ اور بادشاہان ظالم کی وروازہ نیز بسبب کثرت ظلم کی اور مشکوٰۃ کی اصل نسخہ
مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوڑی ہوئی ہی بسبب یاد نہ رہنے مولف کے نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابوداؤد من طریق لم یجزم بھا الراوی بل قال
لا اعلمہ الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابوداؤد نے ایسی طریق سی کہ جزم نہین کیا ابوداؤد نے اوس طریق مین راوی بلکہ کہا نہین جانتا
اوسکو یہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل اس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس سی یا وہ بتی انس بن مالک سی پس اسطرح سند لاتا
کرنا ہی ایہام اور اشتباہ پر اور یہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کہین ہین تابعین سی ہین **وعن** صالح بن درھم یقول انطلقنا
حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریۃ یقال لھا الابلۃ قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد
العشار رکعتین او اربعا ویقول ھذہ لابی ھریرۃ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ عزوجل یبعث من مسجد العشار یوم القیمۃ شھداء لا یقوم مع شھداء بدر غیرھم
رواہ ابوداود وقال ھذا المسجد مما یلی النھر اور روایت ہی صالح بن دینار تابعی سی کہتی تہی گئی ہم حج کرنیکو بصرہ سی مکہ کو پس
ناگہان وہان ایک شخص کہڑا تہا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہون نے واسطی ہماری کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابلہ
ف ابلہ ساتھ پیش ہمزہ اور ب کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی **ت** کہا ہمنی ہان ہی کہا اوس شخص نی کون ہی کہ ضامن ہو
لی اور متکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میری نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطی ابی ہریرہ کی
ہی **ف** عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اور مین واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتی ہین **ت** سنا مینی دوست
اپنی سی کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتی کہ تحقیق اللہ عزوجل اوٹہاویگا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہیدون اوٹہین گی یعنی قبروں سی یا مرتبہ مین
ساتھ شہیدون بدر کی غیر اونکی **ف** اور یہ کہ تعریف ہے اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدون کی برابر ہین اور نہین معلوم کہ وہ اہل سنت کے شہید
مین سی ہونگی یا اگلی امتون مین سی پس یہ حیثیت مسجد ایسی فضیلت و شرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہو اور اس سی معلوم ہوا
کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز اور
اور پہنچتا ہی اور اکثر علما اسی پر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا یہ مسجد اوس جانب ہے کہ متصل نہر یعنی نہر فرات
کی کہ بصرہ کی ہی **وسنذکر** حدیث ابی الدرداء ان فسطاط المسلمین فی باب ذکر الیمن والشام ان شاء اللہ تعالی
اور قریب ہے کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ سرا اوسکا یہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن و شام کی اگر چاہی گا اللہ تعالی **الفصل الثالث**
فصل تیسری **وعن** شقیق عن حذیفۃ قال کنا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن الفتنۃ فقلت انا احفظہ کما قال قال ھات انک لجریء وکیف قال قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول فتنۃ الرجل فی اھلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ یکفرھا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف
والنھی عن المنکر فقال عمر لیس ھذا ارید انما ارید التی تموج کموج البحر قال قلت مالک ولھا یا امیر المؤمنین ان بینک
وبینھا بابا مغلقا قال فیکسر الباب او یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا قال
فقلنا لحذیفۃ ھل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد لیلۃ انی حدثتہ حدیثا
لیس بالاغالیط قال فھبنا ان نسأل حذیفۃ من الباب فقلنا لمسروق سلہ فسألہ فقال عمر متفق علیہ

روایت ہی شقیق سی کہ نقل کی حذیفہؓ نے کہا تہی ہم نزدیک عمرؓ کی پس کہا کون تم مین سے یاد کرتا ہی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ در باب فتنہ کی
فرمائی ہی پس کہا مین کہ مین یاد کرتا ہون جیسی کہ فرمائی حضرت نے یعنی بعینہٖ بی زیادتی اور نقصان کی کہا عمرؓ نے کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہی بیچ روایت حدیث
کی کہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اوسکی ف۔ ح چونکہ حذیفہؓ نی صحابہ کے درمیان مین سامنے حضرت عمرؓ کی دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد کرتا ہون جسطرح حضرت
نی فرمائی ناگوار ہوئی یہ بات اونکی حضرت عمرؓ کو اور فرمایا تو عجب نڈر ہی جرات کی تو نی اوس چیز پر کہ نہین جانتا مین اور نہ یار تیری اور تو دعوی کرتا ہی کہ مجھکو بعینہٖ یاد ہی کہ جو کہا
فرمایا تہا آنحضرتؐ نی اور ہو سکتا ہی کہ یہ تحسین ہو تائید حذیفہؓ کی بیچ حفظ و ضبط کی یعنی جانتا ہون مین کہ تو دلیر تہا بیچ پوچہنی کی آنحضرتؐ سی حال شر و فتنہ کا کہ بہت
پوچہتا تہا البتہ تجہکو علم ہوگا اوسکا کہہ کہ کیونکر ہی ت کہا حذیفہؓ نی کہ کہا مین سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی فتنہ اور ابتلا اور آزمایش مرد کی اوسکی اہل و
عیال مین ہی اور اوسکی مال مین اور اوسکی نفس مین اور اوسکی فرزند مین اور اوسکی ہمسایہ مین ف۔ ح یعنی مرد مبتلا ہوتا ہی انکی رعایت حقوق مین اور اوسکی ادا کرنی
مین جیسا کہ چاہیے اور اوسمین تقصیر کرتا ہی اور برخلاف فرمودہ کی چلتا ہی اور اونکی تقریب سی مرتکب منہیات کا ہوتا ہی اور اوس سی محنت ایذا اوٹہاتا ہی اور رنج و تعب
مین پہنچتا ہی پس لائق ہی کہ کفارہ کری اونکا ساتہہ حسنات کی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی ان الحسنات یذہبن السیئات چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نی ساتہہ قول
اپنی کی ت جہاڑتی ہین اوس فتنہ کو اور تقصیر انکو کہ اونکی سبب سے کرتا ہی روزہ اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمرؓ نی کہ نہین ارادہ کرتا
مین بیچ ف۔ ع حضرت عمرؓ نی جب پوچہا کہ کون تم مین سی یاد کرتا ہی حدیث آنحضرتؐ کی در باب فتنہ کی اور یہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سی امتحان و آزمایش
ہو بابت مال اور اولاد وغیرہ کی جیسی کہ بیچ قول اللہ تعالی کی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ اور دوسرا یہ کہ مراد ہو اوس سی واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمرؓ کا
دوسری شق سی اور حذیفہؓ نی اول شق بہانکی پس اسپر فرمایا حضرت عمرؓ نی کہ یہ بیچ مراد نہین کہتا اس سوال مین ت نہین ارادہ کرتا مین اس فتنہ سی مگر وہ فتنہ کہ بیچ مارتا ہی
مانند موج دریا کی ف۔ ح یعنی مراد میری فتنہ سی قتل و قتال اور لڑائیان ہین کہ گہیر لین اور شائع ہوجاوین اور متحیر کرین لوگون کو ت کہا حذیفہؓ نی کہ کہا مین کہ نہین ہی
تمہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی ای امیر المومنین یعنی تجہکو اوس سی غم نہین اور نہ اوسکا ضرر تجہکو نہین پہنچیگا اور تم اوسکو نہین پاوگی کی تحقیق درمیان تمہارا اور درمیان
اوس فتنہ کی ایک دروازہ ہی بند ف۔ ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمرؓ کی وجود سی جیسی کہ آخر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک کہ وجود تمہارا درمیان مین ہی وہ فتنہ
راہ نہین پائیگا اور جب تم اوس جہان سی اوٹہ جاوگی وہ فتنہ آویگا اور راہ پاویگا ت کہا عمرؓ نی بطریق استفہام کہ پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سی آویگا
یعنی بسبب شدت اور سختی اوسکی کی اور یا کہولا جاویگا ف۔ ح یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی کی فرق ہی درمیان ٹوٹنی دروازہ اور کہلنی کی بسبب ٹوٹ جانا ہی نہ
کہلجاتی ہی کوئی بند نہین کر سکتا اور بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہی اور یہ اشارہ ہی کہ شائبہ فتنہ کو ساتہہ گہر کی کہ مقابل ہی امن گہر کی اور عمرؓ کی حیات کو
ساتہہ دروازہ بند اور اونکی موت کو ساتہہ کہلنی اوس دروازہ کی پہر کنایہ کیا ساتہہ توڑنی قتل سی اور ساتہہ کہلنی کی موت ... پس دروازہ کنایہ ہی اونکی
وجود سی اور دروازہ بیان سی ... والا ہی پوچہا کہ ساتہہ قتل کی ہوگا یا ساتہہ موت کی ت کہا حذیفہؓ نی کہ کہا مین نہین بلکہ توڑا جاویگا ... ایسا کہ کہلا
نہ جاویگا اور بہر بند کرنا اوسکا ممکن نہ ہو کہا عمرؓ نی کہ یعنی دروازہ کہ جسکی وصف یہ ہی کہ توڑا جاویگا اور کہولا نہ جاویگا لائق ہی یہ کہ بند نہ کیا جاوی کبہی ... شقیق
نی پس کہا ہم نی واسطی حذیفہؓ کی کیا تہی عمرؓ جانتی کہ کون دروازہ کہا حذیفہؓ نی ہان جانتی تہی عمرؓ اوسکو جیسا کہ جانتا ہی کہ تحقیق پہلی کل کی رات ہی ف۔ ع
لیکن یقینی ضرور جانتی تہی جیسی کہ کل نہین ہو سکتی ... اونکی اوس سوال سی کیا واسطی تحقیق حال کی کیا ت تحقیق بیان کی ... حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا
شقیق نی پس ڈر ہم نی اس سے کہ پوچہین حذیفہؓ سی کہ کون ہی مراد دروازہ سی پس کہا ہم نی مسروق سی کہ حاضر تہی ہان پوچہ حذیفہؓ سی پس پوچہا مسروق نی حذیفہؓ سی پس کہا
حذیفہؓ نی مراد دروازہ سی عمرؓ ہین یعنی روکنی والی فتنہ کی اصحاب ... باب اول کی بخاری اور مسلم نی فصل ثانی عن انس قال فتح القسطنطینیۃ مع قیام الساعۃ رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہا اونہون نی فتح قسطنطنیہ کی قریب قیامت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی

باب اشراط الساعۃ باب ہی بیچ بیان علامتون قیامت کے ف ۔ شرط ساتھ جزم کی ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسی کہین
اگر ایسا ہو تو ایسا ہوا اور اوسکی جمع شروط ہی اور شرط ساتھ تحریک کی علامت اور نشان ایک چیز کا ہی اور اسکی جمع اشراط ہی پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کے
ہی اور ساعت کہتی ہین ایک جز کو اجزا شب و روز سی اور یہی وقت حاضر بہی آیا ہی قیامت کو یا بر پا ہوگی اوسکی کو ساعت کہتی ہین اسلیی کہ جب آنا اوسکا سبب ہی
اسی ساعت مین ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہی اور علمانی تفسیر کیا ہی اشراط ساعت کو ساتھ چہوٹی امور کہ واقع ہون پہلی قائم ہونی قیامت کے اور منکر ہون اونکی
لوگ مانند جننی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنیکی بیچ بنانی اونچی اونچی مکانونکی اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کی اور قلت مردونکی اور کثرت عورتون کی اور
ضایع کرنی امانت کی اور کثرت لڑائیون اور فتنونکی اور مانند انکی کی کہ اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کی یہ ہین کہ بڑی علامتین متصل
قیامت کے واقع ہونگی اور باب آیندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتی ہین عالم کہ شرط لغت مین معنی اول شئی اور زوال مال اور چہوٹی مال کی بہی آیا اور
باعث لوگونکی انکار کرنیکا اوسکی یہ ہی کہ یہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرین گی اور یہ چیزین جو علامت ہین
مراد یہی کہ بہت واقع ہونا اور پہیلنا انکا علامت ہی نہ مطلق لیکن اس باب مین امام مہدی کی بہی نکلنی کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتھ عیسی اور دجال کی
ہوگا کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگی اسکا جواب یہ ہی کہ ذکر مہدی کا یہان بتقریب ذکر لڑائیون اور فتنہ کی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آیندہ مین آویگا انشاء اللہ
تعالی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط
الساعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجہل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرجال وتکثر
النساء حتی یکون لخمسین امراۃ القیم الواحد وفی روایۃ یقل العلم ویظہر الجہل متفق علیہ روایت ہی انس سی کہا اوسنی سنا میں نی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نشانیون قیامت کی سی یہ ہی کہ اوٹہا یا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹہ جانی علما کی یا بسبب کم رغبت
ہونی اونکی کی نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانونکی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع پہر بہت
شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فسادونکی بیچ بلاد و عباد کے اور کم ہونگی مرد کہ جنسی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین ف ع کہ جنسی نہین
سر انجام پاتی ہین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہی کثرت ظلم و ستم کا اور حاصل کرنی دنیا و درہم کا ت یہان تک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتونکی
ایک مرد خبر گیری کرنی والا ف ع یہ مراد نہین ہی کہ پچاس عورتین بیبیان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور بیٹیان اور
خالائین اور بیویان وغیرہ اپنی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہ خبر گیران اونکا ہوگا ت اور ایک روایت مین بجای یرفع العلم ویکثر الجہل کی یہ عبارت
آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پہیلیگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروہم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق
پیدا ہونگی پہلی آنی قیامت کے جہوٹی پس پرہیز کرو اونکی شر سی نقل کی یہ مسلم نی ف ت ع مراد جہوٹون سی یا تو وہ ہین کہ حدیثین جہوٹ بناوینگی اور یا وہ کہ
دعوی پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتین نکالینگی اور مذہبین فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگونکی طرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی
کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نی شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم مین نی کو نہین پایا صحیح مسلم مین ولیکن آیا ہی بعضی
روایتون غیر کی مین اور بعضون نی کہا کہ یہ قول جابر کا ہی انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوۃ کی ہی بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نی جابر بن
سمرہ سی **وعن** ابی ہریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعۃ قال اذا ضیعت الامانۃ فانتظر
الساعۃ قال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا انہو نی

نی اوس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کر رہی تھی یعنی کسی مجلس مین صحابہ کی ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت ضائع کیجاوی
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ح مراد امانت سی یا تکلیفین شرعی کی اور احکام دین کی ہین جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگونکی
اور امانتین اونکی اور مراد ایسی تعین اوسکی وقت کا سوای عالم الغیب کی کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود مین آوینگی
اور نشانی اوسکی قرب کی ہونگی مقرر کین ہین انمین سی ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہی کہ امانتون مین لوگ خیانت کرین گی تب کہا اعرابی نی کہ
کسطرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کس وقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاویگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی یہ بخاری نی ف ع ح مراد نا اہل سی وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردونکی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سی اور یہ ہی خلیفہ کی حق مین اور قیاس کرے اسپر تمام صاحبان امراو شان اور ارباب منصب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند انکی سی پس جب کام دین و دنیا کا نا اہل کی ہاتھہ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہی گی اور
فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضائع ہوجاوینگی اور لفظ وسد ساتھہ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سی ساتھہ معنی تکیہ اور سپرد کے کہ کوئی کام سونپا جاتا ہی گویا
وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض
حتی یخرج الرجل زکوۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلہا منہ وحتی تعود ارض العرب مروجا وانہارا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ
قال تبلغ المساکن اہاب او یہاب اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سی ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہ عطف تفسیری اپنی ہی گا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کی ہر جانب سی مانند نالہ کی تا کہ بہت میل
کری خلق اوسکی طرف تب یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنی مال کی پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سی یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم
ہونی رغبت کے اوسکی طرف بسبب پریشان حالی کی اور یہانتک کہ ہوجاوی زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ اور روایت
مسلم کی یون ہی کہ فرمایا پہنچینگی عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتھہ زیر ہمزہ کی اور زبر کی اور یہاب ساتھہ زیر ی کی
اور ایک نسخہ صحیح مین ساتھہ زبر ی کی اور یہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کی اور لفظ او تنویع کی لیی ہی اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اوسکی ہی اور حضرت
شیخ نی لکھا ہی کہ اہاب ساتھہ زیر ہمزہ کی بروزن سحاب کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سی اور لفظ اہاب کی ساتھہ زیر کی بھی پڑہا ہی **وعن**
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون
فی اخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ ہوگا اخیر زمانی مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نی کہ مراد اوس سی امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقونکو خوب دیگا اور گنتی
نہین کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کی اور نہ گنی گا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ
دیگا مال لپین بہر بہر کر اور نہ گنی گا اوسکو گنا نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی بسبب کثرت اموال اور غنائم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس اپنی کی لپین بہر بہر کر دیگا
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضر فلا یاخذ منہ شیئا
متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ فرات کہلی دیگا گنج سونی کا سی ف یعنی ایسی پانی
فرات کا خشک ہو جاویگا اور اوسکی نیچی سی گنج سونی کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی تب پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لی اوس سی کچہ نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی ف شرح ایسی کہ اونکا لینا باعث نزاع اور قتال کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ لینا اوس گنج

سی بانکی صیبت موجب ترقی آفات و بلیات کا ہی اور وہ ایک نشانی ہو نشانیوں قدرت الٰہی سی اور بعضوں نی کہا اس سبب سی کہ وہ مال مغضوب ہی بسبب شمول مال قارونکی ہیں انتفاع اوس سی حرام ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منھم لعلی اکون الذی انجو رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کہل جاویگی فرات پہاڑ سونی کی سی **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ قضیہ متحد ہی اور روایت مستدرک سی دونی معنی یہ ہونگی کہ کہل جاویگی فرات گنج عظیم سو کہ مقدار پہاڑ کی ہوگا سونی سی اور احتمال ہی کہ ہو غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونی کی **ت** لڑینگی لوگ اوس پر یعنی اوسکی حاصل کرنی اور لینی پر پس ماری جاوینگی ہر سو میں سی ننانوی اور کہی گا ہر شخص اونمیں سی شاید کہ میں ہوں وہ شخص کہ نجات پاؤں نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ میں نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگی اور ماری جاوینگی **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تقیء الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑی جگر اپنی کی **ف** ح یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتھ زبر ہمزہ کی جمع فلذہ کی ہی ساتھ زیر فی اور ذال کی آخر میں یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی طول میں اور مقصود یہ ہی کہ فلذ ساتھ زیر کی جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونی اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزونکو تعبیر کیا ساتھ ٹکڑون جگر کی اسلیی کہ جگہ رکہنی ہین پیٹ میں اور کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور وہ محبوب تر ہی عرب میں اس لیی کہ جگر محبوب تر ہی ادنی چیزونمیں کہ پیٹ میں ہیں پس یہ کنایہ ہی ظاہر کرنی کی اور نکال ڈالیگی زمین خزانوں کو اپنی پیٹ میں سی طرف پیٹہ اپنی کی **ت** مانند ستونونکی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مارڈالا ہوگا اوسنی لوگونکو واسطی مال کی پس کہیگا کہ یہی طلب کرنی اسکی کی قتل کیا میں لوگونکو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رہنی والا سلوک و احسان کا اپنوں سی کہیگا واسطی اسی مال کی کاٹا میں حق ناتیداروں کا اور آویگا چور پس کہیگا کہ بیچ مانند اسکی کی کاٹا گیا ہاتھ میرا **ف** ح یعنی مال ایسی چیز ہی کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کی یہ گناہ کیی تہی اور یہ جنتی دیکہیں گی اب کچہ کام نہیں آتا اور حاجت نہیں رکہتی ہم **ت** پہر چہوڑ دینگی اوس مال کو کہ زمین سی نکلا ہوگا پس نہیں لینگی اوس سی کچہ نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذھب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ھذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہی نہیں جاویگی اور نہیں فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس لوٹیگا اوس پر اور کہیگا ای کاشکی ہوتا میں جگہ اس قبر والی کی اور نہیں اوسکو دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح اس عبارت کی دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ مراد دین سی عادت ہی اور دین بمعنی عادت کی بہی آیا ہی پس معنی یہ ہونگی کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہیں ہی لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت اور نہیں ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمیں ہوگا اور دوسری یہ کہ دین مشہور معنی پر ہی اور معنی اوسکی یہ کہ نہیں ہیگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب امر اور فتنہ کی کہ پہنچا ہو اوسکو دین میں بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سی پہنچی ہوگی اور ہو سکتا ہی کہ معنی یہ ہوں کہ اوس وقت میں لوٹیگا قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچہہ دین میں سی اوسکی ساتھ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی آگ

ہین مجازی روشن کردیگی گردنین اونٹونکی بصری مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی بصرہ سا تہہ پیش ایک شہر ہی شہرون شام سی اور
اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہی اور حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ اور گرد و نواح انکی کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین در غالب طلوع اوسکا
مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نی ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوسکی آفت سی بچایا اور ہوا
ظہور اوسکا سنہ چہ سو پچاس ہین ۴ و جمعہ تیسری جمادی الآخر کی سی روز تہا ستا ئیسوین جب تک ہوا کہ سب باد رن کو ہوا کو پہنچا اور اسکا جانب حجاز
تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگور ہی گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہی کہ اوسکو کہینچتی ہین جس پہاڑ پر پہنچتی تہی خاک کر
تہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی تہی اور مانند رعد کی فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سی ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تہین
اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹہنڈی اوس سی طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہی علمانی کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اور جنگلون مین پہیل گئی
تہی اور حرم میں ہوا اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتونکو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب اور چاند کی اون
ایام مین معطل اور مدہم ہوگئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نی روشنی اوس آگ کی یامہ اور بصری مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سی یہ تہا کہ پتہرونکو جلاتی
اور درختونکو اوس سی کچہ اثر و آسیب نہ پہنچا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل مین ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج خارج کو آگ
نی جلا دیا تہا اور جب بقصد داخل پر پہنچی تو بجہہ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نی عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادا کی اور دنیا
اور آزار کرنا بد دونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی بہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگی سر
عاجزی و زاری کی پروردگار تعالی نی منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سی نجات دی اور اوسی سال مین وقائع غریبہ اطراف
عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسری کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لگ گئی اور فتنہ کی بڑی جیسی کہ گذرا بیان اوسکا **وعن**
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اول علامتون قیامت کی سی آگ ہوگی کہ ہانکی گی لوگونکو مشرق
طرف مغرب کی نقل کی یہ بخاری نی ف ح مراد یہ ہی کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا
پہلی اس آگ سی تہی پس یہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم**
الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم
کالساعۃ وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار رواہ الترمذی روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی پیچہی بیچ ہی گا اور گذریگا برس مانند مہینی کی ف ع یعنی برکت زمانی کی
کم ہو جائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونی دلونکی تردی یا بڑی فتنونمین اور اوتری شدائد اور محنتونکی نہین جانی گی کہ
کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نی کہ یہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کی اور ہوگا ہفتہ مانند دن کی
اور ہوگا دن مانند ساعت کی یعنی ساعت نجومیہ کہ ایک گہنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہ ترمذی نی ف
جب آگ بہڑکتی ہی شعلہ اوٹہکر جلد ہی بیٹہہ جاتا **وعن عبد اللہ بن حوالۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم علی اقدامنا فرجعنا**
فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا و
لا تکلہم الی الناس فیستاثروا علیہم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ قد نزلت الارض المقدسۃ فقد دنت

الزلازل والبلابل والامور العظام والساعة يومئذ اقرب من يدي هذه من رأسك رواه ابو داؤد۔ روایت ہے عبد اللہ بن حوالہ سے کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لیے تاکہ غنیمت پاویں ہم ف ح اور کچھ چیزیں مال سے حاصل کریں غالبًا وہ قوم محتاج و مشقت میں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ کچھ اپنے لیے پیدا کریں کہ موجب رفع احتیاج کا ہو اور اسی لیے ذکر غزا کا صریحا نہ کیا اور غنیمت کی ذکر پر اقتصار کیا پس بھیجا ہمکو اوپر قدموں ہمارے کے یعنی پیادہ پا بھیجا بسبب قدرت نہ ہونے کی سوار ہونے پر پس پھرے ہم یعنی جہاد سے سالم و باامن پس نہ لائے ہم غنیمت کچھ یعنی پھرے غمگین اور پہچانا حضرت نے اثر مشقت و محنت کا بیچ چہروں ہمارے کے یعنی پہچانا اثر مشقت و الم نہ پانے غنیمت کا اور اثر غم اور خجالت اور حیا سے لیس کھڑے ہوئے ہم میں یعنی واسطے خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنے کی ہمارے لیے پس کہا یا اللہ نہ چھوڑ اور نہ سونپ کام انکی طرف امیر کے پس ضعیف ہو ونگا میں انسے ف ح یعنی نہیں اٹھا سکنے کا بار غمخواری اور خبر گیری انکی کا اور سبب اسکا یہ ہے کہ انسان پیدا کیا گیا ہے ضعیف اور عاجز ہے اپنے ہی نفس کے خبر گیری سے چہ جائے غیر کی اور اسی لیے وارد ہوا حضرت کی دعا میں اللهم لا تكلني الى نفسي طرفة عين ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور یہ ہو توحید ہی کہ مذکور ہوئی لا حول ولا قوة الا باللہ میں اور ابن عدی نے کتاب کامل میں حدیث نقل کی ہے کہ الیاس اور خضر علیہما السلام ملتے ہیں ہر سال موسم میں پس جدا ہوتے ہیں ہر ایک دونوں میں سے اپنے یار کا اور جدا ہوتے ہیں وے دونوں یہ کلمات کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخير الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما كان من نعمة فمن الله ما شاء الله لا حول ولا قوة الا بالله اور ہر گاہ کہ حضرت قریب کرتے تھے مقدم کیا انکی کام نہ سونپنے کو طرف حضرت کے اول یہ فرمایا اور نہ چھوڑ انکو طرف نفسوں انکی کی کہ عاجز آوینگے اپنے نفسوں کی مہمات سر انجام کرنے سے اور نہ چھوڑ انکو اور انکی کاموں کو طرف لوگوں کی اور محتاج نہ کر انکو اونکا کہ اختیار کرینگے اور مقدم کہیں گے لوگ اپنی حاجتوں کو انکی حاجتوں پر ف ح جیسے جبلت بشری اور عادت گرفتاروں نفس کی ہے اور حاصل تمام کلام کا یہ ہے کہ نہ سونپ امور انکی دیگر طرف کہ میں نہیں سر انجام و کفایت کر سکتا انکی امور کو اور نہ سونپ انکو انکی نفسوں کی طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسوں کی خبر گیری کے سبب کثرت شہوت اور نہ سونپ نفسوں اپنی کی اور نہ انکو لوگوں کی طرف سونپ کہ مقدم کہیں گے اپنی نفسوں کو اور انہیں ضائع کرینگے انکو بلکہ وہ بندے تیرے ہیں کہ اپنے جو کچھ کہ کرتے ہیں آقا اپنے غلاموں سے اور اس میں تعلیم و تنبیہ ہے آنحضرت کی طرف سے امت کے کہ کام اپنے اللہ ہی کو سونپیں اور کسی پر بھروسا کریں اور نظر کرین اسکے کہ جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر کفایت کرتا ہے وہ امر دین اور دنیا اوسکی کو جیسے فرمایا ومن يتوكل على الله فهو حسبه کار خود را بخدا باز گذار کہ کت مے بیشم ازین بہتر کار کہا عبد اللہ بن حوالہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پھر رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میرے سر پر پھر فرمایا اے بیٹے حوالہ کے جس وقت کہ دیکھے تو خلافت کو کہ تحقیق اوتری زمین مقدسہ میں یعنی مدینہ سے بیچ شام کے جیسے کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت میں پس جان کہ تحقیق قریب پہنچے زلزلے ف ح یعنی واقع ہونا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہیں کہ ایک شئ عظیم ہے اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نے ہے ساتھ قول اپنے کی اذا زلزلت الارض زلزالها اور زلزلہ مصدر ہے اور بلابل ف ح بلبلہ ساتھ فتح بے بمعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ ہے اور نزدیک پہنچے امور بڑے یعنی علامات قیامت کے اور قیامت اوس دن نزدیک ہوگی لوگوں سے اس ہاتھ میرے سے طرف سر تیرے کی ف ح اور وقوع اسحال کا اخیر زمانہ میں ہوگا وقت فتح ہونے بیت المقدس کے جیسے کہ حدیث پیشین گذرا اور اصل نسخہ میں بعد لفظ داؤد کے سفید چھوڑی ہوئی ہے اور جزری نے یہ عبارت الحاق کی ہے ابو داؤد و اسنادہ حسن و رواہ الحاکم فی صحیحہ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتخذ الفيء دولا والامانة مغنما والزكوة مغرما وتعلم لغير الدين واطاع الرجل امرأته وعق امه وادنى صديقه واقصى اباه وظهرت الاصوات في المساجد وساد القبيلة فاسقهم وكان زعيم القوم ارذلهم واكرم الرجل مخافة شره وظهرت القينات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر هذه الامة

اُذُنِهَا فَارْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت ٹھیرائی جاویگی غنیمتیں دولت ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتونکو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیونمین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان بانٹلینگی اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اونسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتھہ پیش دال اور زبر واو کی جمع دولت کی ہی ساتھہ پیش دال اور زبر اوسکی کی یعنی انقلاب زمانہ اور دست بدست جانی مال کی اور بعضونی کہا کہ ساتھہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتھہ زبر کی انتقال حالت شدت و محنت سی طرف حالت سرور و تنعم کی ت اور جب ٹھیرائی جاویگی امانت غنیمت ف ح یعنی امانت مین کہ لوگونکی پاس رکہی جاویگی خیانت کرینگی اور اوسکو حکم غنیمت مین رکہینگی کہ کافرونسی لی ہی اور گویا حق اونکا ہی ت اور ٹھیرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا کہ گویا از راہ ظلم اور چٹی کی انسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاویگا علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کی اور غیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اوسکی جو کچھ حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کریگی اوسکی مخالف امر خدا اور رضا اوسکی کی اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اوسکو ف ح بجہت شرعی او تخصیص مانکی واسطی زیادتی حق اور شفقت اوسکی کی ہی بنسبت باپ کی ت اور اپنی نزدیک کریگا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور کریگا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور مصاحبت کریگا اوس سی اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ع اور یہ ہماری زمانی مین بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہی ہماری بعضی علماء نی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ع اور یہ ہی بہت ہی اور ظاہر یہی کہ بہت ہونا ان چیزونکا علامت ہی والا نہین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزونسی ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا ارذل اور کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطی ڈر برائی اوسکی کی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم اور اطاعت سی ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتھہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گانیین وغیرہ اور قینہ ساتھہ زبر قاف اور جزم ی کی مقدم نون پر اصل مین یعنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی آلات گانیکی کہ جسکو مزامیر کہتی ہین مانند ڈھول اور طنبور اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہینگی پہلی اس امت کی اگلونکو ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کی خصوصیات سی ہی اگلی امتونمین نہین واقع ہوئی اور یہ علامت بکار رافضیونمین ظاہر ہی کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ سو ذرا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہووی جو اونسی ناراض ہووی کیا شقی ہی اور سوا انکی کتاب و سنت بہری ہوئی ہین انکی مناقب و فضائل سی اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوشش کی بیچ دین اللہ کی جیسی کہ چاہیئی اور فتح کئی شہر کی شہر اور پہیلائی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور ظاہر کیا اللہ تعالی اپنی کتاب مین یہ کہ جو لوگ اونکی حق مین بیچ دعا کرتی ہین رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ اور جماعت لاعنہ طاعنہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن و طعن پر اونکی حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لی لی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہ باطل ہی ساتھہ اجماع اگلی پچہلونکی اور کوئی دلیل ہی اونکی لیی کتاب و سنت سی کہ مفضول پر خلافت حضرت علی کی پہر جنہونے مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ مین ایام خلافت اونکی مین بنا پر اختلاف اجتہادی کی اس مین نہین ہی وہ مستحق لعن کا نہایت یہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار ہی تہا تو شاید ہوا ہو توبہ کر کی

یا باقی تحت مشیت کی ساتھہ غالب امید مغفرت اور شفاعت کے برکت انکی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی علی رضی اللہ عنہ سی حدیث مرفوع کہ ہو
میری اصحاب کی لیئی لغزش یعنی لغزش بخشیگا اوسکو اللہ اونکی لیئی بسبب اوسکی جو ہی اونکی ساتھہ میری انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہوں اپنی کی قسم صغائر و کبائر سی جنکہ
ہوئی امید رحمت رب کی اور شفاعت نبی کی صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون نہ ہون گا بر اس امت کی پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رکہی اونکو عیب اونکا لوگونکی عیب سی اور فرمایا انحضرت
نی کہ نہ ذکر کرو موتی اپنی کو مگر ساتھہ خیر کی اور فرمایا حضرت نی جبکہ ذکر کیی جاوین اصحاب میری پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر و عمر کی ایمان ہی اور بغض
رکہنا اون دونو سی کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور جس نی برا کہا میری صحابہ کو اوسپر لعنت ہی
اللہ کی اور جس نی محافظت کی میری حکم کی اونکی حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی پس منتظر رہو نزدیک ہونی ان چیزون کی
کی ایک ہوا سرخ کی یعنی تندی ہوا ہوگی اور زلزلی پڑینگی اور زمین مین دہس جانی کی اور صورت بدل جانیکی اور پتہر برسنی کی اور منتظر رہو اور
نشانیون قرب قیامت کی کہ پی در پی پہنچینگی مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوی ڈورا اوسکا پس گرنی لگین پیہم نقل کی یہ ترمذی نی

وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بھا البلاء وعد
ہذہ الخصال ولم یذکر تعلم لغیر الدین وقال بر صدیقہ وجفا اباہ وقال وشرب الخمر ولبس الحریر رواہ الترمذی اور روایت ہی علی رضی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس وقت کریگی امت میری پندرہ باتین اوتریگی اونپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نی وہ باتین مذکور
ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیے کہ ذکر کین ترمذی نی دونون حدیثین پی در پی اور شمار کین بیچ ہر ایک کی اون چودہ
سی پندرہ پندرہ چیزین وہان سی اور ذکر نہ کی یعنی علی رضی نی یہ بات کہ سیکہا جاویگا علم واسطی غیر دین کی اور اختلاف ان دونون حدیثون مین ہی کہ کہا
حضرت علی نی بجای اونی صدیقہ کی اور سلوک کریگا دوست اپنی سی اور بجای اقصی اباہ کی اور ظلم کریگا باپ اپنی پر اور کہا بجای شربت الخمور کی اور پی جاویگی
شراب یعنی اس روایت مین ساتہہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کی اور پہنی جاوینگی ریشمی کپڑی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع اور کہا صاحب
مختصر نی کہ بدلی لعن کی ہی اور یہ غیر صحیح ہی اسلیے کہ لعن مذکور ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب ہی کہ بدلی تعلیم لغیر الدین کی ہی پس مطابق ہوجاتی ہین دونون

عدد دونون روایتون پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عدد کل واحد منہما الاعداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر وانما المذکور فی الحدیث السابق
خمسۃ عشر انتہی وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اہل
بیتی یواطئ اسمہ اسمی رواہ الترمذی وابو داود وفی روایۃ لہ قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتی
یبعث فیہ رجلا منی او من اہل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں تمام ہوگی دنیا یہان تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میری سی موافق ہوگا نام اوسکا نام میری سی ف ع
یعنی اور رسم اونکی مطابق رسم میری ہوگی کہ وہ محمد ہین نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اونکی ہی اور شرافت اونکی ہی الا اور صاحب
آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر یہ ہی کہ اختصار کیا ذکر عرب پر اسلیے کہ سلطنت مین عرب کی پس تقدیر کلام ہی کہ یہانتک کہ مالک ہونگی
عرب کی اور اونکی تابع اونکی ہین اہل اسلام سی اور یہ کہ سلطان ہوا اہل عجم عرب ہی سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود
مین یون ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ باقی رہیگا دنیا سی مگر ایک دن تو البتہ دراز کر دیگا اللہ تعالی اوس دن کو یہانتک کہ بہیجیگا
اللہ تعالی اوس دن ایک مرد کو میری نسبت یا فرمایا میری اہل بیت مین سی شک ہی راوی کا اور اختلاف ہی اس مین کہ وہ اولاد
حسن سی ہونگی یا اولاد حسین سی اور ظاہر یہ ہی کہ باپ کی جانب سی حسنی ہونگی اور ماں کی جانب سی حسینی موافق ہوگا نام اوسکا نام میری

باپ کا نام موافق نام باپ میرے کے ف ع یعنی ہوگا محمد بن عبد اللہ اور یہ نص ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہیں کہ مہدی موعود قائم منتظر ہیں اور وہ محمد بیٹے حسن عسکری کے ہیں ت بھر دیگا ساری زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکے متعلقات کو اور مراد بہی والی اوسکے ہیں اور عدل سے ف ع یعنی قسط و عدل کی تر دیا ہے کہ ایک ہیں معنی ظلم و جور کی چنانچہ صراح میں ہے قسط داد و عدل بعدل داد و داد دینے والا اور خلاف اوسکے ہی جو ظلم و ستم کرنا کسی حکم میں اور اصل اوسکی ہی کہ رکھنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی میں گو یا مراد حدیث میں تاکید و تقریر ہی یا یہ کہ تغایر ہو یعنی کہ مراد قسط سے داد خواہونکی دینی اور عدل عدالت اور برابر حقوق میں کرنی اور ظلم داد خواہونکی نہ دینی اور جور برابر حقوق میں نکرنی واللہ اعلم **وعن** ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المہدی من عترتی من اولاد فاطمۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا اوسنی سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی مہدی عترت میری سے ہی اولاد فاطمہ سے نقل کی یہ ابو داود نے ف ع عترۃ ساتھہ زبر کی نسل مرد کی اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئے ہیں اور وہ کہ آگی پیدا ہونگی صراح میں ہے کہ عترت خویش اور نزدیک فرزند کی اور نہایہ میں ہے کہ عترت مرد خویش اور نزدیکیں آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کی ہیں اور بعضوں نے کہا نزدیک اہل بیت ہیں یعنی اولاد اونکی اور بعضوں نے کہا کہ قریش سب عترت ہیں اور مشہور یہ ہے کہ عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ اولاد ہاشم ہیں اور بموجب تمام لوگونکی قول حضرت کا من اولاد فاطمۃ تقیید ہی تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سی ہیں **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری اولاد میں سی ہی روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہر دیگا زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بہری گئی ہی ظلم و ستم سی مالک ہوگا زمین کا ساتھہ برس نقل کی یہ ابو داود نے ف ع اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی وہ فقط اونتیس سنین وہ شک سی ہی راوی سے پس احتمال ہی کہ یہ روایت جزم کی گئی ساتھہ سات برس کی چنانچہ موید ہی اسکی وہ روایت کہ آگی آتی ہی ابو داود ام سلمہ سے اور احتمال ہی یہ کہ ہو شک کا اور ڈالا گیا ہو شک اور نہیں ذکر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتھہ یقین کے واللہ اعلم **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ المہدی قال فیجیء الیہ الرجل فیقول یا مہدی اعطنی اعطنی قال فیحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو سعید ہی سے بیچ قصہ مہدی کے فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اونکی کی پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دی مجکو دی مجکو یعنی کچہہ اور تکرار تاکید کی لیے ہی فرمایا آنحضرت نے پس لپ بہر دیگا مہدی اوس شخص کی لیے بیچ کپڑی اوسکی کی اسقدر کہ اوٹہا سکی وہ اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی بہت دینی شمار دینگی اوسکو دینار و درہم بسبب بہت حرص اوسکی کی مال پر پس بی پروا کردینگی اوسکو سوال سی اور خالی کردینگی اوسکی نفس کو ملال سی **وعن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفۃ فیخرج رجل من اہل المدینۃ ہاربا الی مکۃ فیاتیہ ناس من اہل مکۃ فیخرجونہ وہو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف بہم بالبیداء بین مکۃ والمدینۃ فاذا رای الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصائب اہل العراق فیبایعونہ ثم ینشأ رجل من قریش اخوالہ کلب فیبعث الیہم بعثا فیظہرون علیہم وذلک بعث کلب ویعمل فی الناس بسنۃ نبیہم ویلقی الاسلام بجرانہ فی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ام سلمہ سے اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف ف ع یعنی نزاع بیچ مابین اہل حل و عقد کے نزدیک مرنی خلیفہ کی ف ع زمانہ میں ہوگا اور مراد خلیفہ سے خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی ہی ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ میں سے ف ع یعنی مہدی بہاگ کر مکہ جانیکی سبب اختلاف کی یا ڈر کی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اوسمیں اور مراد مدینہ سے مدینہ منورہ ہی یا وہ شہر کہ اوسمیں خلیفہ ہوگا ت اور مکہ طرف جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی ف ع ایسلیے کہ وہ جائی امن ہی پس آویں گی اوس شخص کی پاس کچہہ لوگ ساتہہ اوسکی اور بیعت کرینگی اوس شخص کا اور وہ شخص مہدی ہوگا

بلیل لائی ابو داؤد اس حدیث کو باب المہدی میں تب لیں آوینگی اونکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد ظاہر ہونی امداد اونکی کی او چھپانی قدر اونکی کی پس
نکالینگی اونکو یعنی اونکی گھر سی اور امام بننا نہ چاہینگی اونکو بیعت اور الحاح حال آنکہ وہ ناراض ہونگی امامت سی بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ اونسی
درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کی اور بھیجا جاویگا طرف اوس شخص کی ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ کہ اوسوقت میں شام میں ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و
قتال امام مہدی کی بھیجیگا پس دہنسا یا جاویگا وہ لشکر بیدا میں کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی ف ح بیدا لغت میں یعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی
اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی کہ ایک علامتوں خروج امام مہدی کی سی ہی اور اس باب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں قریب
تواتر کی ایک اونمیں سی حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب سی کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کی سی ہی ایک مرد کلان
سر چیچک رو نقطہ سفید آنکھ میں کہ نکلیگا جانب دمشق سی اور اکثر تابعین اوسکی ایک قبیلہ میں سی ہونگی کہ نام اوسکا کلب ہی بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگونکو یہانتک کی
عورتونکی پیٹ پھاڑ کر بچونکو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کی لئی بھیجیگا پھر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتھ
لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کی دوڑیگا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ہی ساتھ لشکر کی زمین میں دہس جاویگا اور کوئی اونمیں سی نجات نہیں
پاویگا مگر وہ شخص کہ یہ خبر مہدی کو پہنچاویگا پس جب دیکھینگی اور جانینگی لوگ یہ حال اور سنینگی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام
سی اور جماعتیں اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی ف ح ابدال ایک قسم ہیں کہ برپا رکھتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سی زمین کو اور وہ ستر تن ہیں چالیس
تن شام میں اور تیس غیر اوسکی میں اور انکا نام ابدال اسلیئی ہی کہ جب کوئی اونمیں سی مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی میں اور لوگونمیں سی جگہ اوسکی بدل دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلیئی
یہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہیں انہوں نی اخلاق بری ساتھ اخلاق پسندیدہ کی اور ذکر انکا حدیثونمیں آیا ہی اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داؤد کی کہا کہ ذکر ابدال کا
صحاح ستہ میں نہیں آیا ہی مگر اسی حدیث میں نزدیک ابی داؤد کی اور حاکم نی بھی اوسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی جمع الجوامع میں غیر صحاح ستہ سی
بیچ ذکر ابدال کی بہت سی حدیثیں لائی ہیں اکثر حدیثونمیں عدد چالیس کا ہی اور بعضی میں تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سی لائی ہیں کہ ابدال نی اس درجہ
کو بسبب بہت نماز اور روزہ اور صدقہ کی نہیں پایا ہی اور لیکن اونکی تمام لوگونسی ممتاز نہیں ہوئی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانونکی پایا اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ابدال میری امت میں تیس لوگ ہونگی اور صفت ابدال کی ہونا کم کرنا کسی چیز سی اور حدیث میں معاذ بن جبل سی آیا کہ جسمیں
تین صفتیں ہوں جملہ ابدال سی ہی رضا بقضا اور صبر ممنوعات سی اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم میں لائی ہیں کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز
تین بار پڑہی اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد لکھا جاوی درجہ ابدال کا لکھیں اور حاصل کہ جو کوئی بری صفتیں بدل ڈالی اور نجیر اوہ خلق کا ہو وہ
ابدال کہنی میں ہی اور مراد ساتھ عصائب اہل عراق کی ہی ایک قوم ہی مردان خدا سی کہ انکا نام عصائب ہی جیسی کہ ابدال اور امیر المومنین علی سی آیا ہی کہ ابدال
شام میں ہوتی ہیں اور نجبا مصر میں اور عصائب عراق میں اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد عصائب سی نیک اور زاہد اور عابد لوگ ہیں اور عصب القوم لغت میں قوم
کی نیکونکو کہتی ہیں پھر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا ماموں اوسکی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب ہونگی کہ ایک قبیلہ ہی مشہور
عرب میں اور دحیہ کلبی اوسی قبیلہ سی تھی پس بھیجیگا وہ مرد طرف مہدی کی اور تابعون اوسکی کی ایک لشکر اور مدد کو بھیجیگا ننہیال اپنی سی کہ بنی کلب ہیں پس غالب
آوینگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہ بھی علامت خروج مہدی کی ہی اور کام کرینگی مہدی لوگونمیں موافق سنت [illegible]
اونکی کی کہ حضرت رسول اللہ [illegible] ڈالیگا دین اسلام اپنی گردن اپنی زمین پر ف ح یعنی ثابت اور قرار پاویگا جیسی کہ اونٹ [illegible] ہوتا ہی اور آرام پکڑتا ہی
تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتھ [illegible] کی اور خفت [illegible] کی اور [illegible] آخر میں [illegible] گردن [illegible]
اور [illegible] درمیان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام سی [illegible]

دین اسلام اور احکام سنت و جماعت کے قرار پاوینگے اور استقامت پکڑینگے اور کچھ خلاف درمیان مین نہوی ت پس ٹھیرینگی مہدی سات برس پہر وفات کیجاویگی
وہ اور نماز پڑہینگے اوپر مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہے کہ ہم مہدی ہیں بعضون نے تو ارادہ کیا ہے تمین کو
یعنی ہدایت والے ہین پس اسمین تو کچھ اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہو گئے اوپر ایک جماعت اور باشون کی اور ارادہ کیا فساد کا شہرون
مین مارے گئے وہ اور راحت پائی اونسی شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہندمین مشہور ساتھ مہدویہ کے نہایت جاہل تھی اعتقاد اونکا یہ تھا کہ مہدی موعود شیخ
ہمارا تھا کہ جو ظاہر ہوا اور مر گیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہیون مین سے یہ تھی کہ اعتقاد کرتی تھی کہ جو اوس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہے
چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کے علمانے فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اون امرا پر کہ قادر ہوئے اونکے قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہے شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن
عسکری ہین اور وہ مرے نہین بلکہ چہپ گئے ہین لوگونکی نظر و نسے اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگے اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی سرداب مین تہے اور قول و اعتقاد
بہی مردود ہے نزدیک اہل سنت و جماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوئی ہین علم کلام کی کتابون مین اور تصریح ہی کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نے
انتقال فرمایا وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيْبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَاً يَلْجَاُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ
فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ فَيَمْلَاُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ
لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَّلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ
اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا اونسے ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ
پہنچے گی اس امت کو یہانتک کہ نہین پائیگا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑے طرف اوسکے ظلم سے یعنی بلا سے کہ پیدا ہوگی ظلم عام سے بیس بہیجیگا اللہ ایک شخص کو
یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سے اور اہل بیت میری مین سے ساتھ امامت کی پس بہردیگا اللہ تعالے سبب اوسکے زمین کو ساتھ عدل
و داد سے جیسے کہ بہری گئی ہے زمین جور و ستم سے راضی ہونگے اوس سے رہنیوالے آسمان کے یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنیوالے زمین کے یعنی سب جن
کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرونسے کچہ مگر کہ برساویگا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سے کچہ
مگر کہ نکالیگی اوسکو ف ح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی
خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندے مردونکے ف ح یعنی وجود اور حیات اونکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہماری زمانہ مین تا عیش
و نشاط و کامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتھ زبر ہمزہ کی پڑہتے ہین مصدر معنی زندہ کرنی کی یعنی مردے آرزو کرینگی کہ زندہ کرے خدا تعالی
اونکو اوپر بطریق فرض و تقدیر کی ہے واسطے قصد مبالغہ کی اگر یہ روایت ثابت ہو والا تو احتمال ہے اسد اعلم ت زندہ رہینگے مہدی اس میں یعنی اوس عدل و کامرانی
مین سات برس یا آٹہہ برس یا نو برس ت ح یہ بطریق شک راوی کے ہے یا اوس وقت مین آنحضرت نے مبہم کہا اور وقت مین تعیین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ
رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہے یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّنُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ نکلیگا ایک شخص یعنی حاکم پیچہے نہر کے یعنی اوس شہرون مین سے کہ پیچہے نہر کے ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کی کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث
نام اوسکا ہے اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہ نام اوسکا ہے یا صفت اور بعضو
نے کہا ہے کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہین جو امام مشہور ہین اہل سنت اور پیشوا ہین حنفیہ کا اعتقاد میں بہت جگہ دیگا اور ستوطن کریگا یا ٹہکانا دیگا

وہ حارث ف ع لفظ امکن میں شک ہے راوی سے یا لفظ او معنی واو کی ہے یعنی مہیا کریگا اسباب اموال اور خزانہ اور ہتیار سے اور ٹھکانا دیگا اور جگہ دیگا
اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا اوسکی ساتھ لشکر اپنی کی ت واسطی آل محمد کی ف ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کی عموما اور مہدی کی خصوصا یا لفظا اس
کا ارادہ ہی یعنی محمد مہدی کو ت جیسا ٹھکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سے وہ ہین کہ جو ایمان لائی تھی اونہین سے مانند حضرت ابو بکر وغیرہ
کی اور دخل ہے ٹھکانا دینی میں ابو طالب کے اگرچہ نہین ایمان رکھتا تھا اہل سنت کی نزدیک ت واجب و لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا
فرمایا لازم ہی قبول کرنا اوسکا نقل کی یہ ابو داود نی ف ع یہ شک راوی سی ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور یہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قائم ہونا اوسکی
مددگاری میں سوق اس حدیث کی سیاق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اسباب میں ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ
اجابت اور اطاعت اوسکی لازم ہوگی او منصور سردار اوسکی لشکر کا اگلی فوج کی ہوگی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی
نفسی بیدہ لا تقوم الساعة حتی تکلم السباع الانس وحتی تکلم الرجل عذبة سوطہ وشراک نعلہ ویخبرہ فخذہ بما احدث اھلہ بعدہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام
کرینگی درندی آدمیون سی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سی پہندنا کوڑی اوسکا اور تسمہ پاپوش اوسکا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتھ اوس چیز کی کہ نئی نکالی
ہوگی اہل و عیال اوسکی نی غائبانہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی قتادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجہ روایت ہی ابو قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دو سو برس کی ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف
ع یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دو سو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی
کہ سو لام بیچ لفظ المائتین کی عہد کی لیے یعنی بعد اون دو سو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسی کا
اور وہ پی در پی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سی اور نکلنی دابة الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج ماجوج کی اور مانند انکی وعن ثوبان قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فأتوها فان فیها خلیفة اللہ المہدی رواہ احمد والبیہقی
فی دلائل النبوة اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس وقت دیکھو تم نشانیون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سی پس
حاضر ہو واونکی ف ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکی کا اور ظاہر یہی ہی کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیے کہ اونمین
خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوة میں یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی
کہ ابتدای ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین سی وعن ابی اسحاق قال قال علی ونظر الی ابنہ الحسن قال ان ابنی ہذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وسیخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق ثم ذکر قصة یملأ الارض عدلا رواہ ابو داود ولم یذکر القصة
اور روایت ہی ابی اسحاق سی کہ کہا اونہی کہا علی نی اسحال مین کہ دیکھا طرف بیٹی اپنی امام حسن کی اور کہا کہ تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہی جیسی کہ نام رکھا اسکا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا اسکی پشت سی ایک
شخص کہ نام رکھا جاویگا ساتھ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری مین ف ع یعنی بعض
چیزون مین اوس جہات کی والا صل نہ حدیثون مشابہت صورت مین بھی بعضی جہات کی ثابت ہوئی ہی جیسے کہ اوپر گذرا ت پہر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی
قصہ پہر دینی اوس کی زمین کو عدل سی ف ع یہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سی ہین اور ہی اون کی لیے انتساب بالن
کی طرف امام حسین کی بھی یہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی اور اس سی باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین

کرتا ہم منتظر ہین ایسی کہ وہ عیسیٰ ہین یا اتفاق اوسنین کہا جا سکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نی اسی غیر مہدی کی ایسے کہ ہم جانتے ہین کہ باطل کی ہلاکی ہی کے قصد بہدوی ہین کا عدل سی ایسی کہ نہین پہچانا جاتا ہی بیچ سارے اختلاف کی ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اوسنی بین کو عدل سی سو اسکی کہ ثابت ہو بیچ حق مہدی موعود کے اور لفظ و المہدی کہ القصہ کا امام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو اوسکے صاحب مشکوۃ نی **وعن جابر بن عبد الله قال فقد الجراد في سنة من سني عمر التي توفي فيها فاهتم بذلك هما شديدا فبعث الى اليمن راكبا وراكبا الى العراق وراكبا الى الشام يسأل عن الجراد هل أرى منه شيئا فأتاه الراكب الذي من قبل اليمن بقبضة فنثرها بين يديه فلما رآها عمر كبر وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل خلق الف أمة ستمائة منها في البحر وأربعمائة في البر فان أول هلاك هذه الامة الجراد فاذا هلك الجراد تتابعت الامم كنظام السلك رواه البيهقي في شعب الايمان** اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا کم کی گئی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمر رضی سی اوس سال کہ وفات پائی اوسمین عمر نی یعنی ٹڈی اوس دیار مین پیدا نہوئی پس غمگین ہوئی عمر رضی بسبب نہ پیدا ہونی ٹڈی کی غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کے ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچہی ہر سوار لوگونسی ہونی ٹڈی کی سی آیا دکہا یا گیا ہی کوئی ادمی ٹڈیسی کچہ پس لایا حضرت عمر کی پاس وہ سوار آیا جانب یمن سی ایک مٹھی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹہی ٹڈیون کو آگی عمر کی پس جب دیکہا اون ٹڈیون کو حضرت عمر نی اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی اور کہا کہ سنا مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالیٰ نی پیدا کئی ہزار گروہ حیوانات سی چہسو اونمین سی دریا مین ہین اور چارسو خشکی مین ہین پس تحقیق اول ہلاک ہونا اون ہزار گروہ مین سی ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پی درپی ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کی مانند ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑیکی اور گرنی موتیون کی اوسمین سی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین

باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

باب بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کی الخ ذکر کین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کی کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسیکہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی اور ظاہر تر اور مناسب یہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ وجود اونکا ساتہہ عیسیٰ اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی لیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثونمین ساتہہ ذکر فتنون اور لڑائیونکی کہ پہلی اونکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد انکی نکلنی کی اوٹہہ جائینگی واقع ہوا اس لئے ذکر اونکا اوس باب مین ہوا دوسرے یہ جان کہ حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیونکی کہ مولف نی ذکر کین مختلف آئی ہین اور علما کو بیچ تطبیق اور توفیق اونکی بہت ہی اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کی کچہ اوسمین سی مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیونمین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا اور حدیثین اسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال مشتق دجل سی ہی اور دجل بمعنی خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جس وقت کہ کوئی حق کو ساتہہ باطل کی خلط کری اور رنگ دی اور بمعنی کذب کی بہی آتا ہی پائی جاتا ان معنونکا دجال مین ظاہر ہی اور اور بہی وجوہ تسمیہ دجال کی قاموس مین مذکور ہین اور مسیح نام مشترک ہی درمیان دجال اور عیسیٰ کے اور اکثر یہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسیٰ مین مطلق چہوڑتی ہین اور عیسیٰ کو مسیح اسلئے کہتی ہین کہ جب اندہی اور کوڑہی کو چہوتی وہ اچہی ہو جاتے اور اس سبب سی کہتی ہین کہ مان کی پیٹ سی ممسوح یعنی پونچہی پاک ہی نکلی تہی آلایش کی کہ آلودہ ہوتی وقت پیدا ہونی کی ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی یا اس سبب سی کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا خم دار نہ تہا جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی یا اس سبب سی کہ بہت مساحت کرتی تہی زمین مین اور یہ وجہ مشترک ہی درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سی کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکی منہہ کے ہموار ہو اور آنکہہ و بہون نہو یا اس سبب سی کہ مسیح کی گئی یعنی پونچہی گئی اوس سی دور کی گئی اوس سی خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسیٰ سی شر و بدی پس وہ مسیح الضلالۃ ہی اور یہ مسیح الہدیٰ ہین اور انکی نام مین مسیح ساتہہ

زیر میم اور سین مشدد کی بہی آتا ہی اور بعضون نی کہا کہ مشدد نام دجال کا ہی اور مخفف نام عیسی کا اور جو کہا ہی کہ نام دجال کا مسیخ ہی ساتہہ خاء معجمہ کی بے نقطہ ہی

الفصل الاول فصل پہلی عن حذیفۃ بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی ترون قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرہم وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشر وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا جہانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمپر اس حال مین کہ ہم ذکر کرتی تہی آپس مین پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہین ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہو گی قیامت یہان تک کہ دیکہو گی تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس ذکر فرمایا دہوین کا ف ح یعنی دہوان کہ نکلی گا اور بہر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹہیری گا پس مسلمان مانند زکام کی ہو نگی اور کافر مانند مستون کی جیسی کہ اور حدیث مین آیا اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ اسپر محمول ہی بقول حذیفہ اور تابعین اوسکی کی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی کی مراد اوس سی وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کے زمانہ مین حضرت کی دعا سی کہ فرمایا خدایا کر انپر قحط سات برس کا جیسی کہ کیا تو نی مصر پر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوئی قحط مین اور کہاتی تہی چمڑی اور مردہ اور دیکہتی تہی ہوا مین ایک چیز مانند دہوین کی اسلیے کہ بہوکا بسبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کی دیکہتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینہ اور کثرت غبار کی بصورت اندہیری کی معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کی ت اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سی نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا ف ح کہ نکلی گا مسجد حرام سی میان صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا اخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہی اسپر اور لکہا ہی علما نی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی اوسکی ساٹہہ گز کی ہو اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقت ہو گا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین سی پہاڑ کر نکلی گا اور اوسکی ساتہہ عصا موسی اور انگشتری سلیمان کی ہو گی اور کوئی دوڑنی مین ساتہہ اوسکی نہ پہنچ سکیگا اور اوس سی نہین بہاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا کافر پر سات چہاپ کی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضون نی کہ دابۃ الارض تین بار نکلی گا ایام امام مہدی مین پہر ایام عیسی مین پہر بعد طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سی ذکرہ ابن الملک ت اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سی نکلنا آفتاب کا جانب مغرب سی اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسی بیٹی مریم کا آسمان سی کی زمین پر ف ع یعنی ملاہوا ساتہہ امام مہدی کی اور نکلین گی عیسی نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی اور قتل کرینگی حضرت عیسی دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہی شام مین یا بعضون نی کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول نشانیون مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسی کا پہر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سی اسلیے کہ کفار مسلمان ہونگی حضرت عیسی کی زمانہ مین یہانتک کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلی مغرب سی پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسی کی تو ہوگا ایمان مقبول کفار سی پس واو مطلق جمع کی لیے ہی پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسی کا پہلی طلوع ہونی آفتاب کی ہی یہان لاین کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کلمہ کہ آگی آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی ت اور ذکر کیا حضرت نی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ف ع ح لفظ یاجوج و ماجوج الف سی ہین اور ہمزہ کی سی بہی اور یہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہ دونام ہین عجمی اور بعضون نی کہا عربی ت اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین ف ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہون مین لیکن احتمال ہی یہ کہ ہو مراد ان تین خسفون سی زائد اوس سی کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگی ت اور دسوین نشانی کہ بعد سب کی واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلی گی جانب یمن کی

اونکی کی لیہ لوگونکو طرف زمین حشر کی ف ح ع کرشاید یہی ہو لیکن ظاہر یہ ہی کہ مراد یہی ہی کہ ہوگا ہیدا اونکا شام سی کیجاویگی شام طرف کہ سما جاویگا سبب اسکا یہی ہی کہ اس سی یہ نہین لازم آتا کہ یہ ہانکنا آگ کا لوگونکو بعد حشر ہوگا تاکہین کہ علامات قیامت کی پہلی قیامت کی ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا اور ایک روایت مین آیاہی کہ نکلی گی آگ مین حجاز کی کہا قاضی عیاض نی کہ شاید کہ وہ آگین جمع ہونگین کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا نکلنا اوسکا مین سی اور ظہور اوسکا حجاز سی ذکرہ القرطبی پہر جمع ہوا درمیان اسکی اور درمیان اس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالی گی لوگون کو مشرق سی طرف مغرب کی ساتھ اسطرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیونکی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اسکی ہی کہ وہ اول اون نشانیونکی ہی کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھ آنی اون کی نفخہ صور بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتھ اوسکی کہ باقی رہین گی ساتھ ہر نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسیطرح ذکر کیا ہی اوسکو بعضی علما نی توفیق دینی والو نی ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیاہی کہ ایک آگ ہوگی کہ نکلی گی پرے کنارے عدن سی کہ نام ایک شہر مشہور ہی یمن مین ہانکی گی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کی بجائی نکلنی آگ کی یمن سی تا کنارہ عدن ذکر ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگونکو دریا مین نقل کی یہ مسلم نی ف ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتونکی یہ ہی کہ مراد ناس سی اس روایت مین کفار ہون اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتھ ہوا تیز کے کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی کی درمیان مین اور وہ ہوگی جگہ حشر کفار کی یا مستقر فجار کی جیسیکہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہو جاویگا آگ اور اوسمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرمی ڈرانیکی لیے ہوگی بمنزلہ کوڑے کی ہانکنی کی لیے طرف حشر کی اور موقف اعظم کی واللہ اعلم **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال ستا الدخان والدجال ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربہا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم رواہ مسلم** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتھ کامون نیک کی چہہ چیزون سی ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال صالحہ کی پہلی پہنچنی ان چہہ نشانیون قیامت کی سی کہ وہ شوا ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق اون کی کی اور وہ چہہ چیزین یہ ہین ت ح دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گہیر لی اور شامل ہو عامہ خلق کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کی تم مین سی نقل کی یہ مسلم نی ف ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہون ساتھ ایک کی تم مین سی اور ہوسکتا ہی کہ مراد ساتھ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتھ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سی ڈرایا قائم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی **وعن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول الایات خروجا طلوع الشمس من مغربہا وخروج الدابۃ علی الناس ضحی وایہما ما کانت قبل صاحبتہا فالاخری علی اثرہا قریبا رواہ مسلم** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اول نشانیون قیامت کی از روی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کی طرف سی ف ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی اسلیے کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہین گے ہم کہ نشانیان یا تو نشانیان ہین قرب قائم ہونی قیامت کی اور نشانیان ہین دلالت کرنیوالی اوپر وجود قائم ہونی قیامت کی اور حصول اوسکی پس اول مین سی بعثت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہی سب سی اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند اسکی کی اور دوسری مین سی نکلنا آفتاب کا مغرب سی اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اوسکا لوگون کو طرف محشر کی اور نام رکہا گیا اوسکا اول اسلیے کہ یہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکی آئی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہوچکی لوگون پر اور کلام کرنا اوسکا ساتھ اونکی وقت چاشت کی ف ع لفظ خروج ساتھ رفع کی عطف ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہ کہ ہو اول سی اور کہا ابن ملک نی کہ شاید واو بمعنی او کی ہی اور موید اسکا وہ ایک روایت ہی کہ

میں ہے اور خروج الدابۃ علی الناس اور یہ موافق تر ہے ساتھ قول حضرت کے وایہات اور جو یعنی ان دونوں علامتوں مذکورہ میں سے پہلی دوسری کی ہوگی پس دوسری
واقع ہوگی پیچھے اوسکی نزدیک نقل کی یہ طیبی نے ف ح یعنی فاصلہ ان دونوں میں کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیوں سے پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلے ہوگا تو
نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلے ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سے متصل اوسکی ہوگا اور حق یہ ہے کہ بات ترتیب اور تقدم و تاخر
دو علامتوں کی تحقیق نہیں ہوئی اور مبہم چھوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونوں اور علامتوں میں سے کہ جنس انکی سے ہوں پہلے واقع ہونگی اور حدیث
ان اولہا خروج الدجال نہیں ہے صحیح کذا فی جامع الاصول وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا خرجن لا ینفع
نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا طلوع الشمس من مغربہا والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نشانیاں ہیں کہ جب ظاہر ہونگی نہیں فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ تہا
ایمان لایا پہلے سے یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سے اوسوقت نہیں فائدہ دیگی یا کسب کیے اوس شخص نے بیچ ایمان اپنے کی بھلائی کہ نکی تھی پہلے اس سے یعنی
توبہ گناہوں سے بہی اوسوقت مفید ہوگی وہ تین نشانیاں یہ ہیں نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ع ح اس لیے
کہ قائم ہونا قیامت کا سبب واقع ہونی اونکی کی تعیین ہو جائیگا اور احوال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہے اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ
ہے متاخر وقوع میں اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوسپر ہی اور ملا یا گیا ہے نکلنا غیر اوسکی کا ساتھ اوسکی وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حین غربت الشمس اتدری این تذہب ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن
فیؤذن لہا ویوشک ان تسجد ولا یقبل منہا وتستاذن فلا یؤذن لہا ویقال لہا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا فذلک قولہ
والشمس تجری لمستقر لہا قال مستقرہا تحت العرش رواہ مسلم اور روایت ہے ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہے تو اے ابوذر کہ کہاں جاتا ہے یہ آفتاب کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہے فرمایا کہ یہ آفتاب
جاتا ہے یہانتک کہ سجدہ کرتا ہے نیچے عرش کے ف ع کہا بعضی محققین نے کہ نہیں مخالف ہے یہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کہ ساتھ مراد
اوس کی نہایت جگہ پہنچنی بینائی کی ہے اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کی بعد غروب اوسکی کی ہے اور اسی حدیث میں رد ہے اوسپر کہ گمان کرتا ہے
کہ مراد ساتھ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہ کی ہے کہ پہنچے طرف اوسکی بلندی میں اور یہ ایک دن ہے سال بہر میں تا تمام ہوئی امر اوسکی کی وقت تمام ہونی دنیا کی کہا
خطابی نے کہ احتمال ہے یہ کہ مراد ساتھ اوسکی یہ ہے کہ وہ مستقر ہوتا ہے نیچے عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہیں احاطہ کرتا اوسکو پہر اذن مانگتا ہے یعنی اذن حق
میں پس اذن دیا جاتا ہے آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہے کہ مشرق کو جاوے اور طلوع کرے ف ح اور ظاہر یہ ہے کہ مراد استیذان سے طلب کرنا اذن طلوع کا ہے طرف مشرق
اور اذن دنیا ساتھ اوسکے ہے اور قریب ہے یہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجدہ اوسکا اور اذن مانگیگا پس نہیں اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا
آفتاب کو پہر جا جہاں سے آیا ہے تو اور چونکہ مغرب سے آیا ہوگا مشرق کی طرف پہر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے پس یہ مراد قول اللہ تعالی کی ہے کیونکہ فرمایا اور
آفتاب روان ہوتا ہے واسطے قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی ٹھہرنے کی جگہ نیچے عرش
کی ہے ف ح ع کہ بعد غروب کے وہاں جاتا اور سجدہ کرتا ہے اور اذن مانگتا ہے پس اذن دیا جاتا ہے اوسکو اور جاننا چاہیے کہ بیچ تفسیر بیضاوی کی اور [illegible] کی
بیچ معنی اس آیت کی لکہی ہیں اور شک نہیں کہ جو کچہ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکی کی واقع ہوا متعین ہوا ارادہ اوسکا تعجب ہے کہ اس حدیث کو اعتبار ذکر نہ
کیا اور کلام طیبی سے بہی شک دلی اس باب میں ظاہر ہوتی ہے نسال اللہ السلامۃ وعن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق ادم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہے عمران بیٹے حصین کی سے کہا سنا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے درمیان پیدایش آدم کی اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سے یعنی در باب فتنہ اور ابتلا اور ضلال
اور استدراج کی نقل کی یہ مسلم نے وعن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ لیس باعور وان المسیح
الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اللہ تعالی نہیں پوشیدہ تم پر ف ع یعنی چھپا ہوا نہیں تم سے اوسکو ساتھ صفتوں کمال کے اور ایمان لائے ہو اوسپر جیسیکہ شرع میں آیا ہے پس گمراہ نہو سبب سے سحر و فریب
وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی ت تحقیق اللہ تعالی نہیں کانا ف ع مراد اس سے نفی نقصان کے ہے نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتھ صفت کمال
کی یعنی اللہ سبحانہ جنس آدمیوں سے نہیں اور اوسکی آنکھہ جیسیکہ آدمیونکی ہوتی ہے نہیں ہے چہ جائیکہ کانا ہووے ت اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھہ کا گویا کہ آنکھہ
اوسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ طافیہ ساتھ یا کے ہے اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہے یعنی بلند کی اور نہیں منافات درمیان
اس روایت کی اور درمیان اوس روایت کی کہ لیست بناتئۃ ولا حجراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دہنسی ہوئی واسطے امکان جمع ہونے دونوں وصفوں کے ساتھہ
اختلاف دونوں آنکھونکی یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا توربشتی نے کہ بیچ اون حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہیں دجال کی وصف میں کلمات متنافرہ یعنی مختلف ہیں
کہ مشکل ہے توفیق اونمیں اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اونمیں سے علیحدہ سو حدیث میں کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث میں تو ہے کہ آنکھہ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی
اور اور حدیث میں ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھہ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور میں آیا ہے کہ آنکھہ اوسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ حجراء اور توفیق انمیں یہ ہے کہ اختلاف
وصفونکا بحسب اختلاف دونوں آنکھونکی ہے یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور موید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ عور ہوگا داہنی آنکھہ کا اور حذیفہ
حدیث میں آیا ہے کہ وہ ممسوح العین ہوگا اور سپر ناخنہ موٹا ہوگا اور یہ ہی ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ عور ہوگا بائیں آنکھہ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ میں
یہ ہے کہ ایک آنکھہ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس ٹھیک ہے یہ کہا جاوے ہر ایک آنکھہ کو عور اسلیے کہ معنی عور کی اصل میں عیب کی ہیں
پس اوسکی آنکھہ داہنی بھی عیب دار ہے اور بائیں بھی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ
الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ف ح کہ دجال ہے اس جگہہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال
کا کسی پر متعین نہیں کیا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلے قیامت کے نکلیگا اور جو کہ وقت قائم ہونے قیامت کا متعین نہیں ہے وقت نکلنے اوسکا بھی متعین نہیں
ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص اور عیب دار اپنی ذات میں
اور صفات میں اور یہ کلام حضرت کا عوام کی سمجھانے کی لیے ہے کہ اونکی عقل و فہم میں آجاوے جیسیکہ وارد ہوا ہے کلم الناس علی قدر عقولہم ت لکھا ہوگا درمیان
دونوں آنکھوں اوسکی کی لفظ کافر کا ف ر ع مصابیح اور مشکوۃ کی نسخوں میں ان تینوں حرفونکو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہوا ہے گویا دجال کی پیشانی پر یہ رسم بھی
سے لکھا گیا ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہے اجتناب اوس سے اور یہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالی کی طرف
اس امت کی حق میں کہ ظاہر کردی ہے رقم کفر کی درمیان آنکھوں اوسکی کی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیء معہ بمثل الجنۃ والنار
فالتی یقول انہا الجنۃ ہی النار وانی انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا آگاہ کروں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتھہ اوسکی کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہے کہ تحقیق
دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش اور محنت کی ہوں یا تکلیف

وہ چیز جسکو کہی کا جنت ہی وہ ہو گی آگ ف ح ع کہا ایک شارح نی یعنی داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب اور داخل ہونی دوزخ کا
ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اوسکی اور پہینکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کی داخل ہونی
کا اسلیے کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ وہ دونون منقلب ہوجائینگی اور فعل اونکا الٹ جاویگا اوپر جیسے کہ وارد ہوا القبر روضۃ من ریاض الجنۃ
او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم اور یہ تبدیل دنیا ہی کی ہی مکدر کہ جسکا نام رکھا گیا ہی سجن مومن کا جنت ہی واسطے یقین
کی لیے کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسے کہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہی اور ایک عقبی مین
اور اسی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کی سبب عدم حضور اونکی کی مانند سراب کی ہی مانند سم کی ہی وہم مین یا رسم کی ہی درہم مین اور نار کی دینار مین اور چونکہ
مقصود ڈرانا تھا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی ہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہ مقدر ہی والتی یقول انہا النار ہی الجنۃ اور اسکی
مانند ہی دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نقمت ہی اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اوسکی منحت ہی اور منحت اوسکی محنت اور حسن قبیح اوسکا مختلف ہے مانند نیل کی
کہ مار ہی جبکو نکی لیے اور مارہی مچہلیونکی لیے ف ع ح اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسے کہ ڈرایا ساتھہ اوسکی نوح نی قوم اپنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص نوح
کی باوجود عموم حکم کی سبب ہونی اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیا کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین وعن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان الدجال یخرج وان معہ ماء ونارا فاما الذی یراہ الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراہ الناس
نارا فماء بارد عذب فمن ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراہ نارا فانہ ماء عذب طیب متفق علیہ وزاد
مسلم وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأہ کل مومن کاتب وغیر کاتب اور روایت ہی حذیفہ
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حالمین کہ اوسکی ساتھہ پانی ہوگا ف ع یعنی وہ چیز پیدا ہو گی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم
اسباب چین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گئی ہی اوس سی ساتھ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت لاوی گا طرف اوسکی اور اونکو اطاعت کرین اوس کی
سے اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہو گی کہ ظاہر اوسکا سبب ہی مشقت کا ہوگا واسطے خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ انکار کریگا اوسکی بات لیس
جسکو دیکھینگے لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہو گی کہ جلاوے اور جسکو دیکھینگے لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹھنڈا شیرین ف ع معنی یہ ہین کہ کر دیگا اللہ تعالی
اوسکی آگ کو پانی ٹھنڈا اوس شخص پر کہ مبتلا ہوگا اوسکو اور ڈالیگا اوسکو اوسمین غصہ ہو کر جیسے کہ کر دیا نمرود کی آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام
پر اور کر دیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو وہ اوس شخص کو کہ تصدیق کرتی ہوگا اوس کی آگ جلانی والی ہمیشہ کو محل اسکا یہ ہی کہ جو کچھ فتنی اوسکی ظاہر
ہونگی نہین ہونگی اونکی لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدہ ہونگی جیسے کہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہ بھی ہی کہ اللہ تعالی بدل دیگا ماہیت اوسکی پانی
اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فتنون کو کہ ذکر کی گئی ہین سی پس چاہیے کہ گر پڑی اوس
چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری اور تکذیب اوسکی اور نہ پروا کری ڈال دی اوسکی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوشبو
ہوگا ف ع یعنی ایک آنکھہ حقیقت مین یا ساتھ انقلاب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مال کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیل اکتفا سی ہی پس تقدیر
یہ ہی اور نہ تصدیق کری اوسکی بہ نسبت پانی کی کہ اوسکی ساتھہ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک افترا ہی اور عذاب اور حجاب ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
اور زیادہ کی مسلم نی یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکھہ کا ف ع یعنی ایک آنکھہ اوسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیے
آنکھہ کا نشان اوسپر یعنی دو ستارہ آنکھہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جالا یا مٹی ہوئی آنکھہ پر ناخنہ ہوگا لکھا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکھون اوس
کی لفظ کافر کا یا لکھا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑھیگا اوسکو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا ف ح یعنی وہ کہ جاہل علم کتابت کا رکھتا تھا یا رکھتا تھا

کہ ظاہر ہے کہ کانا مسیح کا آنکھ عیب ہی ہوگی ہوگا اسلیے کہ معنی مسیح کی یہ ہیں کہ ایک جانب میں آنکھ نہ ہوں بھلا نہوں وہ ہموار ہو دونوں ہوں پس ناظر ہونا اوس مین
لکہا ہی مگر یہ کہ مراد مسیح سی ممسوح یعنی مطلق ہوں وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ
الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّتُهٗ وَنَارُهٗ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهٗ نَارٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کانا
ہوگا بائین آنکھ کا کثرت ہونگی بال اوسکے ساتھ ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہ مسلم نی ف ع اوپر
گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکھ کا اور ایک آنکھ اوسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق اون دونوں میں یہ ہی کہ ایک آنکھ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی
پس صحیح ہی کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عورا اسلیے کہ عور کی معنی اصل مین عیب کے ہیں اور بعضوں نی کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کی پس ایک
قوم تو دیکہے گی اوسکو اعور الیسری اور ایک قوم دیکہی گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کری اوسکی بطلان امر پر اسلیے کہ جب دکہائی دیگی خلقت اوسکے جیسے
ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہ کہ ہو ایک اون دونوں میں سی سبب سہو راوی کی وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللهُ خَلِيْفَتِيْ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوْا
قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ
الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ
الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَاَسْبَغَهٗ
ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اونہوں نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کا یعنی اوسکی نکلنی کا اور تمام
امور اوسکی کا اور لوگوں کی مبتلا ہونیکا سبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلی دجال اور میں ہوں موجود تم میں یعنی بالفرض والتقدیر پس میں جہگڑونگا اوس سے سامنے
تمہاری ف ع یعنی غالب آئونگا اوسپر ساتھ دلیل کی اور اسمیں ارشاد ہی طرف اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی جہگڑتی اور غالب آتی مین اوسپر ساتھ دلیل
کی غیر محتاج طرف مددگار کی امت اپنی میں سی جان کہ حدیثوں اور دلیلوں اور قرائن سی معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا
اور اسیطرح جو حضرت نی فرمایا اس حدیث میں یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کی ہی اور رد اوپر تحقیق اور تیقن ظہور دجال کی اور مبہم ہونی وقت اوسکی اور واسطی خوف فتنہ اوسکے
کی مکلفین پر ت اور اگر نکلا اور نہوا میں تم میں پس ہر شخص حجت کرنیوالا واسطے اپنی کا ہوگا ف ع یعنی دفع کریگا شر اوسکی کو اپنی سی ساتھ دلیلوں نقلیہ شرعیہ
اور عقلیہ کی کہ اوس پاس ہیں اور غالب آویگا اوسپر کذا قال الطیبی اور یہ اوس تقدیر پر ہی کہ وہ معنی حجت والے ہیں معنی یہ ہیں کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سے
شر اوسکی ساتھ پہلانی اوسکی کی اور اختیار کرنی صورت تعذیب اوسکی کی ت اور اللہ خلیفہ ہی اور وکیل میرا ہر مسلمان پر ف ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میرے
پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سے اور یہ دلیل ہی اسپر کہ مومن یقین والا مدد دیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتھ اوسکی نبی اور امام پس اسمیں ہوا
اوسمیں بہت تحقیق دجال ف ع یہ استیناف ہی بیان بعض احوال اوسکی کا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ مفید ہی بیچ دفع شر افعال اوسکی کی ت جوان
ہوگا ف ع یہ ابتدا ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی سعید و فارسی ت بہت ٹیڑہی ہوئی بال والا آنکہ اوسکی پہولی ہوئی
گویا کہ میں تشبیہ دیتا ہوں اوسکو ساتھ عبد العزی بیٹی قطن کی ف ع یہ عبد العزی کہ ایک یہود کا نام ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ وہ مشرک تہا اسلیے کہ عزی نام بت کا
اور اسکا بندہ مشرک ہی ہوتا ہی اور مؤید اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تہا قبیلہ خزاعہ سے کہ مرا جاہلیت میں اور آنحضرت نی تشبیہ دی دجال کو اوسکی ساتھ اور نہ

خبر اوسکی مشابہت کا نہین کہا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتہ اور اور حدیثون سی جزم تشبیہ کا ہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کا فی واسطی تاکید اور تقریر
تشبیہ کی ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیے کہ پڑہی سامنی اوسکی آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کہ ذہ پاک سطح و دلالت کرتی ان
آیتونکی اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی کی اور آنی رسول کی ساتہ معجزات اپنی کی کہ
کردینگی خارق عادات دجال کو ہباء منثورا اور تابع اوسکا ہلاکت وشور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہ ہین کہ قرات اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیے فتنہ اوسکی
سی جیسیکہ نجات وامان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس جبار کیسی کہ اوسکی زمانہ مین تہی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی بیچ یون آیا ہی پس چاہیے کہ پڑہی اول
کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہاری کی ہین فتنہ دجال کیسی ف ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑہنا آخر کی دس آیتونکا وقت سونی کی بھی آیا ہی
اور لفظ جوار ساتہہ زیر جیم کی اور را آخر کی ہی اکثر صحیح نسخون مین معنی ہمسایگی اور امان کی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر جیم اور زی کی آیا ہی معنی کاغذ یعنی چٹھی کی کہ لیتا ہی
اوسکو مسافر بادشاہ سی یا اوسکی نائبونسی تا کوئی روک ٹوک نکری اوس سی راہ مین اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر اور پیش کی ہی اور زبر ضم حائے مہملہ یعنی امان کی
پہر جاننا چاہیے کہ حصن حصین مین یون ہی وہ آیتین متصلہ ہین اس باب مین کہ کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیے سبب نور کی مقام اوسکی
سی مکہ تک اور بعضی کہتے ہین دس آیتین اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوسپر اور ایک روایت مین ہی جسنی پڑہین دس آیتین اوسکی اول سی بچایا دجال سی اور اوس
روایت مین ہی جسنی پڑہین تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بسبب ظاہر تطبیق تین آیتونکی پڑہنی مین اور دس کی پڑہنی مین یہ ہی کہ کمتر اوس چیز کا کہ حفظ
رہیگا بسبب اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اونکا اولی ہی اور نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہی
درمیان شام اور عراق کی پس فساد کریگا دائین اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی دائین اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنی مین بیچ اون
شہرونکی کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی موضع اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہ ت اسی بندگان اللہ کی
ف ع یعنی ای مومنو کہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم ای مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اوسوقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس اور لیکن نقل کیا ہی بغوی نی
شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بتقدیر اوسکی صحت کی ہوسکتا ہی کہ مراد ساتہ تغییر کی دونون ٹہرنی مین ٹہرنا خاص
ہو اور پر وصف معین کی کہ واضح ہو خبر اوسکی عالم پر ت ایک دن یعنی اون دنونمین سی مقدار برس کی ہوگا یعنی دراز ہوگا زمانہ مین اور ایک دن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایک دن
مقدار ہفتہ کی اور باقی روز اوسکی مانند دنون تمہاری کی جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو اوسمین
نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادا نماز کی لیے مقدار اونکی ف ع یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی اور ظہر کی
ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ ہوتا ہی بیچ اوسمین اور
مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہو غرض کہ پانچون نمازین ایسی اندازہ سی پڑہا کرنا یہانتک کہ وہ دن ایک برس کا گذری
اور اسی حساب سی اون دونون مین کہ مہینا بہر اور ہفتی بہر کی ہونگی اور یہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر جیسے بعضون نی
کہا ہی بسبب کثرت ہموم وغموم کی اسقدر معلوم ہونگی یہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا راویونکا حضرت سی کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا
اور بعضی جو یہ شبہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کی جب وقت نہوئی تو نمازین کیونکر پڑہین یہ شبہ بیجا ہی جب شارع نی
اوس دن مخصوص کا یہ حکم ٹہرا دیا پہر کسیکو جگہ چون وچرا کی نہین اور توربشتی وغیرہ نی اور بہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقات مین دیکہی
ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہ کی ف ع مراد مینہ سی ابر ہی یعنی

جلدی چلیگا وہ زمین مین مانند جلدی چلنی ابرکی ت جسوقت کہ آتی ہی پیچہی سی اوسکی ہوا یعنی مینہ برساتا ایک قوم پر اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی

پس ایمان لاوینگی وہ اوسپر پس حکم کریگا ابرکو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یعنی یہ متعلق ہوگا اوسکا واسطی تمہارے کیطرف سی پس شام کو

آوینگی اونپر مواشی اونکی یعنی وہ جو گئی تہی صبح کو چرنیکی لیی درازتر اونکی کوہان اور بہت بہرنی اونکی ف ح لفظ ذری جمع ذروہ ہی یعنی کوہان اونٹ کی اور

اعلاے ہر چیز کو بہی کوہان کہتی ہین مراد فربہی مواشی کی ہی کہ کوہان اوسکی فربہی سی دراز ہوجائینگی ت اور خوب پورا اوسکی کوکہی از روی تہنون کی

یعنی تہن خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کہنچی ہوی اوسکی کوکہی از روی کوکونکی یعنی بسبب کثرت کہانی اور سیری کی ثم یأتی القوم فیدعوھم

فیردون علیہ قولہ فینصرف عنھم فیصبحون ممحلین لیس بایدیھم شیء من اموالھم ویمر بالخربۃ فیقول لھا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزھا کیعاسیب

النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض ثم یدعوہ فیقبل ویتھلل وجھہ یضحک فبینما ھو کذلک

اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طأطأ

راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتھی حیث

ینتھی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یاتی عیسی قوم قد عصمھم اللہ منہ فیمسح عن وجوھھم ویحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ فبینما ھو

کذلک اذ اوحی اللہ الی عیسی انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی الی الطور پہر آویگا دجال ایک اور قوم

کی پاس پس بلاویگا اونکو ف ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کی ت پس رد کرینگی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرینگی اوسکو اور ایمان نہین

لاوینگی اوسپر پس پہریگا اونسی یعنی پہریگا اوسکو اللہ اونسی پس ہونگی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ درحالیکہ نہوگا اونکی ہاتہہ مین کچہہ مالون اونکی سی

ف ع حاصل یہ کہ مومن بسبب اوسکی مبتلا ہونگی طرح طرح کی بلا ان اور محنتون اور ضررونمین لیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکی کہ دین ہونگا اونکو

اللہ تعالی فی صیتین لیا ہی کی برکت سید الانبیا کی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانونکو پس پیچہی چلینگی دجال کی خزانہ

اوس ویرانہ کی مانند سردارون شہد کی مکہیونکی ف ح یعاسیب جمع یعسوب کی ہی یعنی سردار شہد کی مکہیونکی یعنی جیسی یعسوب آگی ہوتا اور شہد

مکہیان اوسکی ساتہہ پیچہی ہوتی ہین اسیطرح دجال کی ساتہہ خزانی پیچہی چلینگی اسی سبب سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہین اور آئی ہی

حضرت علی سی بطریق مرفوع کی علی یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنونکا ہی کہ اتباعت کرتی ہین وہ اور پناہ ڈہونڈہتی ہین اوسکی

اور مال سردار منافقونکا ہی کہ اوسکی پناہ ڈہونڈہتی ہین اور اوسکی پیچہی چلتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین آیا ہی کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرما

ہین کنت للدین یعسوبا ت پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتہہ تلوار کی ف

ع یعنی غصہ کریگا اوسپر بسبب قبول نکرنی دعوت اپنی کی یا بوجہ اظہار کرنی قدرت کی اور یہ کہ ہی خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑی مانند دو ٹکڑی

تیر کی نشانی پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑونکی مقدار پہینک نی تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہ ہین کہ پہنچیگا ضرب

اوسکی شمشیر کا مانند پہنچنی تیر کی نشانی پر ت پہر بلاویگا دجال اوس جوانکو پس متوجہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی اور روشن اور چمکتا ہوگا منہہ اوسکا

ہنستا ہوا ہشاش بشاش ف ع اور کہیگا کہ یہ کیونکر صلاحیت رکہی معبود ہونیکی ت پس درمیانیکہ دجال ایسی کامون اور خراب و گمراہ کرنی مین ہوگا کہ

ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوترینگی وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور اور روایت مین آیا ہی

کہ عیسی اوترینگی بیت المقدس مین اور اور روایت مین اردن مین اور اور روایت مین ہی کہ معسکر مسلمین مین کہا ہی تحفۃ حدیث اور ترمذی کی بیت المقدس مین نزول

حضرت ہی وہ نزدیک اسح ہی اور نہین منافی ہی تمام روایتونکی اسلیی کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ معسکر مسلمین کا ہی اسلیی کہ وہ اوس روز امام ہی لوح

پکڑی

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی اوسمین گرچہ نہیں ہی بیت المقدس میں اب منارہ لیکن ضرور ہی یہ کہ بنی گا پہلی اوترنی عیسیٰ کی
واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگی عیسیٰ درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی ف ع یعنی پہنی ہونگی دو کپڑی رنگی ہوئی زعفرانی یا ورس کی کہ نام ایک گہاس زرد رنگ
کا ہی اور لفظ مہرودتین ساتھ دال مہملہ کی ہی اور ذال معجمہ کی بھی ت رکھنی والی ہون گی مسیح دونون ہتھیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتونکی ف ع
یہ حال ہی واسطی بیان کیفیت اوتارنی اونکی جیسی کہ پہلا حلیہ حال تہا واسطی کیفیت لباس وحال اونکی کی پہر بیان کیا اونکا اور حال ت جسوقت جھکاوینگی
سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹھاوینگی سر اونچا کرینگی اونکی بالونسی قطری مانند دانون چاندیکی کہ مانند موتیون کی ہون ف ع ج یعنی صفائی اور چمک
مین نہایہ مین لکہا ہی کہ لفظ جمان ساتھ پیش جیم اور تخفیف میم کی اوپر وزن غراب کی دانی چاندی کی بنی ہوئی بہیئت بڑی موتیونکی اور دانہ بڑا
ہی کہا طیبی نی کہ تشبیہ دی عرق کی قطرونکو ساتھ جمانکی برائی بین پھر تشبیہ دی جمانکو ساتھ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نی کہا کہ
جمان ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کی چھوٹا موتی اور تخفیف میم سے دانی کہ چاندی کی بنتی ہین اور یہان مراد خیر ہی یعنی جب جھکاوینگی سر ٹپکینگی اونکی سر کی بالون سی
قطری نورانی اور جب اوٹہاوینگی سر ٹپکینگی وہ قطرات کنایہ ہی بہار اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی ت پس نہین ممکن ہوگا اور نہین واقع ہوگا کسی
کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسیٰ کی مگر کہ مرجاوی اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جائز ہی کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سی واسطی حکمت
دکھانی خون اوسکی کی نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا مومنونکی دلونمین اور جائز ہی یہ کہ ہو یہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اوترنی اونکی کی پہر جاتی
رہی جسوقت کہ دیکہین دجال کو اسلیے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نی کہا کہ جسکے دم سی کہ کافر مریگا وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتھ
اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم معتاد پس نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کے ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسیٰ دم سی مردونکو زندہ
کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگی ت پس ڈھونڈینگی عیسیٰ دجال کو یہانتک کہ پاوینگی اوسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتھ پیش
لام اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریب بیت المقدس کی اور بعضون نی کہا کہ وہ قریہ ہی
فلسطین مین ت پس قتل کرینگی اوسکو پہر آوینگی عیسیٰ کی پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالیٰ نی دجال کی شر سی پس پونچھینگی عیسیٰ اونکی مونھہ
گرد وغبار شدت ومحنت کا ف ع احتمال ہی یہ کہ ہو پونچھنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچھین گرد ازراہ اکرام اونکی یا یہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت وخوف
کی اونسی ت اور خبر دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکی کہ پاوینگی جنت مین اور یہ نگامیکہ عیسیٰ اسطرح سی ہونگی ناگہان وحی بہیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کے
کہ تحقیق میں نی نکالی ہین کتنی ایک بندی اپنی نہین طاقت وقدرت کسیکو اونسی لڑنیکی ف ع طاقت وقدرت کو لفظ یدین کر تعبیر کیا اسلیے کہ آثار قدرت کی کام
مین ہاتھ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لانی مبالغہ کی لیے ت پس جمع کر اور حفاظت کر میری بندونکی لیجا کر طرف کوہ طور کی وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ
وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ
جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ
مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ
عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ
زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ
اور بہیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہی اور وہ ہر زمین بلند سی دوڑین گی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کے
ف ع طبریہ ساتھ اضافت کے ہی اور بحیرۃ تصغیر ہی بحرۃ کی یعنی دریا کی ہی یعنی چھوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ میں ہے

کہ نام ایک قریہ کا ہی شام مین ت پس پی جاوینگی جو کچھ اوسمین ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی پچھلی آویگی اونسی پس کہینگی وہ کہ تحقیق تھا
اسمین کبھی پانی پھر چلینگی یہانتک کہ پہنچینگے طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف ع اور لفظ خمر ساتھہ زبر خ اور میم کی یعنی خوب
لپٹی ہوئی کی یا جو کچھ ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ مین درخت بہت ہین اسلیئی اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگی یاجوج ماجوج
تحقیق قتل کیا ہمنی اون شخصونکو کہ زمین مین تہی آؤ پس چاہیئی کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمانمین ہین پس پہینکینگے تیر اپنی طرف آسمان کی پس پہیریگا اللہ تعالی
اونپر تیر اونکی رنگی خون مین ف ع یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تاکہ وہ گمان کرین کہ ہم لڑی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی
لگکر سرخ ہوجاوینگی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گہیر لیگا فساد اونکا عالم سفلی اور علویکو ت اور روکی جاوینگی نبی اللہ کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام اور یار اونکی
یعنی اوس امت کی مومن کوہ طور پر یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی بہتر سو دینار روپئی سی واسطی ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی فاقہ اور احتیاج
اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل مین بہتر ہوگا سو دینار سی اونکی نزدیک اور باقی اجزای گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیئی کہ
کیا حال رکہتی ہونگی اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرینگی یعنی دعامین دراز کرینگی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنیکی نبی اللہ
عیسی اور یار اونکی پس بہیجیگا اللہ تعالی اونپر کیڑی اونکی گردنونمین ف ح نغف ساتھہ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ اور بکری کی ناک مین پڑ جاتی ہین
ت پس ہوجاوینگی مردہ مانند مرنی ایک جان کی یعنی سب ایکبارگی مرجاوینگی قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترینگی نبی خدا عیسی اور یار اونکی طرف
زمین کی پس نہین پاوینگی زمین مین جگہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرینگی نبی خدا کی عیسی اور یار اونکی طرف اللہ کی
پس بہیجیگا اللہ جانور پرندہ کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتھہ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین
اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہیئت اجتماعیہ کی بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین ت پس اوٹہاوینگی وہ جانور اونکو اور پہینکینگی اونکو جہان چاہیگا اللہ
تعالی وفی روایۃ تطرحهم بالنهبل ویستوقد المسلمون من قسیهم ونشابهم وجعابهم سبع سنین ثم یرسل الله مطرا لا یکن
منه بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکها کالزلفة ثم یقال للارض انبتی ثمرتك وردی برکتك فیومئذ تاکل
العصابة من الرمانة ویستظلون بقحفها ویبارك فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحة
من البقر لتکفی القبیلة من الناس واللقحة من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینا هم کذلك اذ بعث الله ریحا طیبة
فتاخذهم تحت آباطهم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتهارجون فیها تهارج الحمر فعلیهم
تقوم الساعة رواه مسلم الا الروایة الثانیة وهی قوله تطرحهم بالنهبل الی قوله سبع سنین رواه الترمذی ت
اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدینگی جانور اونکو نہبل مین ف ح نہبل ساتھہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس مین اور بعضون
نی کہا کہ وہ جگہ ہی کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کیا ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی مہبل ساتھہ میم کی اور معنی اوسکی لکھی ہین
گڑہا گہرا زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی مہبل مانند منزل کی گڑہا پہاڑ سی اور کہا ترمذی حدیث دجال مین فتطرحهم بالنهبل نون
لایا ہی اور صواب شاید کہ میم ہی ت اور جلاوینگی مسلمان کمانون اونکی اور تیرون اونکی اور ترکشون اونکی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالی ایک مینہ کہ
نہین چہپاویگا اوس سی کوئی چیز اوس مینہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی کہ وہان شہرون مین مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور
گنوارونکی جنگل مین بنی ہوتی ہین صوف کی کہ کمل ٹاٹ کی گذران کرتی ہین اور مراد یہ ہی کہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہین ہوگی کہ وہان مینہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار و خیمہ مینہ
کی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا یکن زبر ی اور پیش کاف سی کن ہی اور پیش یا اور زبر کاف سی اکنان سی دونون طرح آیا ہی یعنی ستر کی ت پس دہو

ڈالیگا وہ مینہ زمین کو یہانتک کہ کردیگا اوسکو مانند آئینہ کی صاف پہر حکم دیگا زمین کو نکال تو میوی اپنی اور پہیرلا برکت اپنی پس اوسدن کہاویگی جماعت
دس سی لیکر چالیس تک ایک انار سی یعنی انار ایسا بڑا اور بہر دانہ ہوگا کہ بہت سی لوگ اوسکو کہاوینگی اور سیر ہونگی اور سایہ پکڑینگی اوسکی چہلکی مین ف ع
کہا ایک شارح نی کہ مراد ہی آدہا چہلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل مین کہتی ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتی ہین پس سبب
مشابہت کی بیان انار کی اوپر کی چہالکی کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودہ مین یعنی دودہ اونٹ اور بکری وغیرہ کی تہنون مین بہت ہوگا یہانتک
کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون مین سی ف ع لفظ فیام ہمزہ سی اوپر وزن رجال کی اور عوام بدل لیتی ہین ہمزہ کو ی
سی یعنی جماعت آدمیونکی اور مراد اوس سی یہان زیادہ قبیلہ سی ہی جیسیکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سی جیسیکہ آگی مذکور ہی ت اور ایک گای دودہ کی البتہ
کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون سی اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کریگی تہوڑی سی جماعت کو آدمیون سی ف ع فخذ یہان زیر خا اور جزم
خ سی ہی فقط یعنی جماعت کی اقارب سی اور وہ کم بطن سی ہی اور بطن کم قبیلہ سی ہی اور فخذ بمعنی ران کی زیر خ اور جزم خ سی بہی ہی ت پس خداکی
وہ ایسی چین و وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچی بغلون اونکی پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی
اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجازا ہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور محصل خوب معلوم ہوچکا
کہ مومن و مسلم دونون ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کہ کہا ہی علماء نی یہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی
کہتی ہین کہ باطن مین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہری کی اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہی تا کوئی انمین سی باہر نہ رہی ت اور باقی رہین گی شریر لوگ بہ سلط ہو
اور لڑینگی زمین مین مانند لڑنا گدہون کی آپسمین ف ح اور بعضون نی کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مردونکا عورتون سی بی حیاوبی لحاظ ہوکر علانیہ سامنی لوگو
جیسیکہ عادت ہی گدہون کی ہرج جزم سی بمعنی جماع آیا ہی کہا جاتا ہی ہرج جاریتہ یعنی جماع کیا اوسنی کذا فی القاموس ت پس اونپر قائم ہوگی
قیامت ف ع یعنی نہ اونکی غیر پر اور نہ آگی آتی ہی حدیث کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہ حدیث
یعنی پوری مسلم نی مگر روایت دوسرا کہ وہ قول حضرت کا ہی تطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نی وعن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون
لہ این تعمد فیقول اعمد الی ہذا الذی خرج قال فیقولون لہ او ما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضہم
لبعض الیس قد نہاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راہ المؤمن قال یا ایہا الناس ہذا الدجال الذی ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظہرہ وبطنہ ضربا قال فیقول او ما تؤمن بی قال فیقول
انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمنشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم فیستوی
قائما ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایہا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ
الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما قذفہ
الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا اعظم الناس شہادۃ عند رب العالمین رواہ مسلم
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون سی ف ع
بعضون نی کہا کہ یہ مرد خضر علیہ السلام ہونگی اور یہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا علماء نی اس مین جمہور فقہاء اور محدثین وغیرہم اور بعضی صوفیہ
کہ وہ مرگئی اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہاء وغیرہم ادہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نی کہ یہ ہی صحیح ت پس شیخ کہتی ہین ایک شخص کہ لکہا انی نسوا

صاحب ہتھیار ہونگی نگہبان دجال کی ف ع مسالح زبر میم اور بلام ہی جمع مسلحۃ کی ہی یعنی سرحد کی کہ جگہ ہتھیار رکہنی کی ہی بعد ازان اطلاق کیا دران
ہتھیار بند پر کہ نگاہ رکہتی ہین سرحد کو اور یہان مراد یہی معنی ہین ت پس کہین گی وہ لوگ اون مرد مسلمان سی کہ کہان جانیکا قصد کہتا ہی تو پس کہیگا وہ قصد کرتا ہون
کہ جاؤن طرف اس شخص کی کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نی کہین گی تابع دجال کی کیا ایمان نہین لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد رکہتے ہیں رب سے دجال کی
بسبب مال و جاہ اوسکی ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہی بیچ صفات پروردگار ہمارے کی پوشیدگی ف ع دلیلین اوسکی ربوبیت کی ظاہر ہین قسم ہی اگر کی
اور رزق و بیتی و غیرہ لا کہ سی اور وہ سب صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کی ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلین بیچ موجود ہون اوسکا شریک بندہ ناقص کیونکہ ہووی رب بیچ نا اوسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی ت پس کہین گی وہ تابعین دجال کی کہ مار ڈالو
اس شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض اونکا بعض سی کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہارے نی یعنی دجال نی اسی کہ مارو کسیکو بے
حکم اوسکی پس لیجاوینگی اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہیگا دجال کو وہ شخص یعنی اور پہچانیگا علامتین اوسکی کہیگا اے لوگو آگاہ ہو کہ یہ وہی دجال ہی
کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی حدیثون مین کہ نکلیگا اخیر زمانہ مین یہ علامات فرمایا آنحضرت نی پس حکم کریگا دجال اوسکی چیت لٹانی کی اور بعضی نسخون مین
کہا ہی پیٹ کی بل لٹانیکا نہین ہی جیسیکہ گنہگار کو لٹاتی ہین مارنیکی لئے پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی ارادہ کیا اوسکی تعظیم اور تشدید کی پکڑو اسکو اور زخمی کرو
اسکا پس سراخ و زخم کیا جاویگا پیٹ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنیکی اوسکی پیٹہ اور پیٹ پر ف ع لفظ فیوسع ساتہ جزم واو اور تخفیف سین کی وسع
سی اور بعضی نسخون مین ساتہ زبر واو اور تشدید سین کی توسیع سی ہی تشقیح کیا ہی اور لفظ شج صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتہ شین معجمہ اور جیم مشددہ اور جیم ہمارے کی
تشجیح سی یعنی چیر اکر اور ایک پہاڑ کی یعنی چیت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ شین معجمہ اور تشدید جیم سی امر ہی شج سی یعنی زخمی کرو سر کی اور یہ روایت
صحیح ہی کہ نزدیک شیخ مسلم حمیدی صاحب روایت سی کہ شج جیسا کہ کہا گیا تشجیح سی اور شجوہ بھی امر اوسی باب اور روایت تشقیح فشجوہ دونون شج سی یعنی زخم سر کی
اور جزری نی کہا کہ مولف فی مشکوٰۃ روایت ذکر کی ہی اور حمیدی فی ذکر کی ہی جیسا ہی فی اور تصحیح کی ہی اوسکی قاضی عیاض فی اور یہی صحیح نزدیک ایک جماعت
کی اصحاب ہماری سی اول ہی واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نی پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہ پر فرمایا حضرت نی پس کہیگا وہ مرد تو ہی مسیح جہوٹا فرمایا
حضرت نی پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑی کرنی اور پراگندہ کرنی کا پس چیرا جاویگا آری سی سر کی طرف سی یہانتک کہ دو ٹکڑی کیا جاویگا
درمیان دونون پاؤن اوسکی ف ع ح یعنی ازسر تا پا چیر ڈالینگی اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سی ہو اور یہی استعمال ہی کہ واو سی ہو اور ایسی لفظ
میشار زیر میم سی ساتہ ہمزہ اور واو کی دونون طرح آیا ہی آلہ وشر یعنی نشر یعنی پراگندہ کرنی اور چیرنی کی کہ ساتہ ہ کہتی ہین اور نشار نون سی بہی آیا ہی اور
مفرق زیر میم اور زیر راء یعنی بیچ مانگ کی ت فرمایا حضرت نی پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اوترا ہوا بسبب قتل کرنیکی پہر کہیگا
دجال اوسکو اوٹھ کہڑا ہو پس سیدہا اوٹہہ کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجہ پر پس کہیگا وہ مومن زیادہ کیا مین نی بیچ پہچانی تیری مگر زیادہ
علم و یقین اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیری ایسی بی بارے میری کی مجہکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغ گو ہی فرمایا حضرت نی پہر کہیگا وہ مومن اے لوگو تحقیق
دجال نہین کریگا کسیکی ساتہ لوگون مین سی جو کچہ کہ کیا ساتہ میری یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہ میری ف ع اور یہی خبر دی سلطان جہانی قدرت
استیلا جیسی اوس قتل دی اور لوگون کو اوسکی ورے سی ت فرمایا حضرت نی پس پکڑیگا اوسکو دجال تا کہ ذبح کری اوسکا پس تانبا کر دانی جاویگی وہ جگہ کہ درمیان
گردن اوسکی ہی اوس ہنسلی تک یعنی درمیان اسکے اور گردن ہی اوسکی ہی ف ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہو جاویگی کہ تلوار اوسمین کام نکری اور شرح السنہ مین
ہی کہ معمر نی کہا کہ پہنچی ہی مجکو یہ کہ رکہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا ت پس نہین پا سکیگا دجال اوسکی قتل و ضرر کے فرمایا حضرت نی پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتہ اوس شخص کی اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینک دیگا اوسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکہتا ہی گمان کرینگی لوگ کہ پہینکا اوسکو طرف آگ کی

اور

اور وہ نہیں پہینکا گیا مگر طرف جنت کی ف ع یعنی باعتبار دنیا کی باغ نظر سے یا یہ مراد ہو کہ پہینکیگا دجال اوسکو آگ مین کہ اوسکی ساتھ ہوگی کردیگا اوسکو اللہ
اوپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ اوسپر راحت و جنت اور بہر تقدیر نہین حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی ہاتھ پر سوا پہلی موتکی
نہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگونمین از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالمونکی ف ح باعتبار بار بار جانی
اوسکی کی اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ مراد شہادت سے حاضر ہونا اور گواہی دینا نزدیک
حق تعالی کی وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ
شَرِيْكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام شریک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے البتہ بہاگینگی لوگ دجال سے یہانتک کہ پہنچینگی پہاڑونپر کہا ام شریک نے کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہان ہونگی عرب اوسدن ف ع لفظ
فاین مین ف جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جب یہہ حال ہوگا لوگونکا تو پس کہان ہونگی عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر وفتنہ کا دین سے ت
فرمایا حضرت نے عرب تھوڑی ہونگی یعنی اوسدن پس نہین قدرت رکھینگی جہاد کی نقل کی مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ
الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ اونپر طیلسان ہونگی ف ع لفظ یتبع اس حدیث مین ساتھ زبر ی اور جزم ت اور زبر ب کی
ہے یعنی ہمراہ ہونگی اور کہا ایک شارح نے کہ اتباع سے ہے یعنی تشدید ت سے ہے یعنی پیروی کرینگی اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سے بہی اور زبر ف سے نام ہے شہر مشہور کا
شہرونمین عجم مین سے اور ایک روایت مین شہر کی جگہ نوت ہی اور صحیح مشہور شہر ہے اور لفظ طیالسہ زبر ط اور زیر لام سے جمع طیلسان کی ہے کہ وہ کپڑا مشہور ہے عربونمین اور
عباص وغیرہ سے ہے کہ وہ معرب ہے اصل اوسکی تالسان ہی اور بعضی عالمون نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کی اوپر برائی طیلسان کی اور ساتھ اوسکی روایت
کی گئی ہے انس سے کہ اونہوں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ اونپر طیلسان تہین پس کہا اونہوں نے کہ گویا یہہ ساتھ یہود خیبر کی اور حق یہہ ہے کہ اوڑہنا طیلسان
کا یعنی ڈہانکنی سرکی چادر سے سنتون سے ہے حدیثون سے ثابت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سے ہوا اور انکار کرنا
انس کا اسکو اسی سبب سے ہو یا سبب یہہ کہ اونکی رنگ زرد تہا اور محل خلاف کا یہہ اوڑہنی طیلسان کی ہے یعنی ڈہانکنی سرکی چادر سے اور ڈالنی کنارہ اوسکی کا کندہی
پر اور اوسکو تقنع اور قناع بہی کہتی ہین اور بہتیری اسکو کہتی ہین کہ جو کیا آنحضرت سے اور صحابہ سی ثابت ہوا ہی مخصوص ہی بوقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب
وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکو سرکو طیلسان سے کہ اوڑہنا چادر کا پہنناوا عرب کا ہی اور
اقتناع پہناوا ایمان کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سے دن مین فقہ ہی اور رات مین زینت اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سی بہی تقنع آیا ہی اور آثار اسبارہ مین بہت ہین وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ
اِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ
فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال انکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہونمین پس اوتریگا بعضی
زمین شورمین کہ قریب مدینہ کی ہے پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال آنکہ وہ بہتر لوگونکا ہوگا یعنی اوسوقت مین یا کہا جناب بہترین لوگونکا ہوگا ف ع شاید کہ

راوی ہی ہو راو پر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگی بنا بر قول صحیح کی ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہوں کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصف و حال اوسکی کی پس کہیگا دجال یعنی اونسی کہ کہو دیکہو اگر قتل کروں میں اوسکو پہر زندہ کروں میں اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان میں یعنی میری خدا ہونی میں پس کہیں گی لوگ شک نہیں کرینگی ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گرویدہ اور تابعدار اوسکی ہونگی تو در حقیقت یہ کلام ہی والا بسبب خوف اور دفع الوقت کی کہیں گی اور ہو سکتا ہی کہ مراد اونکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جہوٹ میں ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اوسکو اور پہر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور وہی گا اوس جیسے کہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہی اللہ کی نتہا میں یعنی پہلی اس سے تیری حق میں قوی تر اور سخت تر از روی یقین کے اپنی سی جیسا کہ صحیح آج ہوں ف ش یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجہسی دیکہا میں یقین سے بہرا تیری جہوٹی ہونیکا قوی تر ہوا بسبب دیکہنے علامت بطلان تیری کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی خبر دی تہی حاصل یہ کہ جیسا آج مجہکو یقین ہوا ہی تیری بطلان کا ایسا کبہی نہیں ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ قتل کری اوسکو پس نہیں قدرت دیجاویگی دجال کو اوسکی قتل پر ف ع اسمیں دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پہر سلب ہو جاویگا اور وہ نہیں قدرت رکہتا ہوگا اوس چیز پر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہی سو کری ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ہمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجہہ قبل الشام وہنالک یہلک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سی دجال کیطرف قصد اوسکا مدینہ طاہرہ میں آنی کا ہوگا یہانتک کہ اوتریگا پیچہی کوہ احد کی کہ تین کوس مدینہ سی ہی پہر یعنی بعد واقع ہونی قصہ شخص مذکور کی پہیردینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہاں سی آیا تہا وہیں جاویگا ف ع اسمیں دلیل ہی اوسکی بطلان کی اور علامت ہی اوسکی عجز و نقصان کی کہ اولٹا پہر جاویگا اور نہیں قدرت رکہیگا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمیں مدفون ہی سید الورٰی کا اور ظاہر یہی ہی کہ حرم مکہ میں بطریق اولیٰ نہیں داخل ہوگا ترجمہ اور وہاں یعنی شام میں ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا یہی باب لد پر کہ شام کی قریوں میں سی ہی اوسکو ماریگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال** لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری اور روایت ہی ابی بکرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا یعنی جب اوسکا لشکر دجال آویگا تو ساتہ دروازی ہونگی مدینہ کی یا پریشان ہونگی کہ ہیں اوس وقت میں ہر دروازی پر دو فرشتی ہونگی کہ روکینگی اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع کہا سیوطی نی کہ یہ جو مشہور ہوا ہی زبانوں پر کہ جبرئیل نہیں اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکی کچھ اصل نہیں اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہیں وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہوتا ہی طہارت پر اور روایت ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہیگا کہ تو کون ہی وہ کہیگا میں جبرئیل ہوں کہ بہیجا مجہکو اللہ نی کہ روکوں تجہکو حرم رسول اوسکی سی **وعن فاطمۃ بنت قیس** قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوٰۃ جامعۃ فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلوتہ جلس علی المنبر وہو یضحک فقال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال ہل تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرہبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بہم الموج شہرا فی البحر ثم ارفؤا الی جزیرۃ حین تغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اہلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر قالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق

اور

اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی کہ کہا سنا مینی منادی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مؤذن کو کہ پکارتا ہی نماز جمع کرنیوالی ہی ف ۶ یہ کلمہ واسطی طلب اور ترغیب نماز کی کہا کرتی ہین تا لوگ آوین اور جمع ہوں جیسیکہ کسوف اور خسوف کی نماز کی لیی زمانہ شریف مین کہتی تہی ت پس نکلی مین طرف مسجد کی پس نماز پڑہی مینی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی نہی کی ہویا ہو واللہ اعلم ت پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت بیٹہی منبر پر اس حالت مین کہ وہ ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی حسب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیی کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہی وہین بیٹہا رہی اوٹہی نہین پہر فرمایا کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مینی تمکو عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق مینی قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطی امر رغبت کی یعنی بخشش کی لیی اور نہ واسطی امر وحشتناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیی لیکن جمع کیا ہی مینی تمکو اسلیی کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجہسی ایک خبر کہ موافق پڑی اوسچیز کی کہ خبر دیتا تہا مین تمکو ساتہہ اوسکی مسیح دجال سی ف یعنی چاہا مینی کہ سناؤن تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی یقین تمہاری ہو اور خبر ہمقرین معاینہ کی ہوت خبر دی مجہکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنی نہ جنگل کی کشتی مین یہ احتراز ہی اونٹ سی کہ وہ سفینہ البر کہلاتا ہی اور بعضوں نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چہوٹی کشتی نہر کی مین ت ساتہہ تیس شخص کی لخم اور جذام سی ف ح لخم زبر لام اور جذام جیم معجمہ نام قبیلہ کا ہی اور جذام بپیش جیم اور ذال معجمہ بہی قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارون کی موج نی ایک مہینی بہر تک دریا مین ف ح یعنی پہینکا اوسکو موج نی بغیر جہت مقصد مین اسلیی کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود نہو ت پس پہنچ دیگئی کشتی کو طرف ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونی آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہین ف ع لفظ اقرب بضم رای اور پیش سی جمع ہی قارب کی زیر راء اور زبر سی ہی یعنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑی کی تا اوسمین بیٹہکر حاجت واسطی کنارہ سی کرین ت پس داخل ہوئی جزیرہ مین ف ح جزیرہ اوسجگہ کو کہتی ہین کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تہی بال نہین جانتی تہی لوگ آگا اوسکا پیچہا اوسکی بہت یعنی تمیز نہین کرسکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا اور پیچہا کونسا سبب کثرت بالونکی کہا اونہون نی افسوس ہی تجہپر کیا ہی تو کہا اوسنی مین جساسہ ہون ف ع جساسہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور روایت شریف مین جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی ت چلو تم طرف اوس شخص کی کہ دیر مین ہی ف ع لفظ دیر بفتح دال اور سکون یا ہی عبادت گاہ راہبون کی اور کتاب مغرب مین کہا صومعہ راہب کا اور یہان مراد محل ہی ت اسلیی کہ وہ طرف تمہاری خبرون کی بہت شوق رکہتا ہی قال لما سمت لنا رجلا

فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم انسان رأيناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه الى عنقه ما بين ركبتيه الى كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري فاخبروني ما انتم قالوا نحن اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فلعب بنا البحر شهرا فدخلنا الجزيرة فلقينا دابة اهلب فقالت انا الجساسة اعمدوا الى هذا في الدير فاقبلنا اليك سراعا فقال اخبروني عن نخل بيسان هل تثمر قلنا نعم قال اما انها يوشك ان لا تثمر قال اخبروني عن بحيرة الطبرية هل فيها ماء قلنا هي كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب قال اخبروني عن عين زغر هل في العين ماء وهل يزرع اهلها بماء العين قلنا نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها

کہا تمیم نی جب نام لیا اوسنی ہمارے لیی ایک شخص کا ڈری ہم اوس سی سبب اسکی کہ وہ جانتی تہی کہ ہووے شیطان بلباس انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی یہان تک کہ داخل ہوئی دیر مین پس ناگہان اوسمین بڑا شخص ہی زیادہ ہی آدمیون کی کہ دیکہا ہمنی اوسکو زمانہ ماضی مین از روی خلقت کی ف ع اظہار انسانیت صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سی کہ نہین دیکہا اور جو ہمنی اسکا نہ دیکہا ہی کہا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی کہ ایسا شخص بڑا جسم مین ت اور خوب مضبوط بندہا ہوا جکڑا ہوا

ہیں ہاتھ اوسکی طرف گردن اوسکی کی درمیان ٹخنون اوسکی گھٹنون تک بندہی ہوئی ساتھ لوہی کی کہا ہمنی یعنی از راہ تعجب کے وای تجکو کون ہی تو کہا اوسنی تحقیق قدرت پاوگی تم اوپر میری خبر کی یعنی پس نہیں چہپاونگا میں اوسکو تم سی کہ مینی اپنا حال پس خبر دو مجکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس خبر کی کہ پوچہتا ہوں میں اوسکو تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہیں عرب کی کہ سوار ہوئی ہم کشتی دریائی میں پس ملاطم کیا ساتھ ہمارے دریا نی مہینا بہر پس داخل ہوئی ہم اس جزیرہ میں پس ملا ہمسی ایک چارپایہ بالون والا پس کہا اوسنی میں ہوں جاسوسہ قصد کرو تم اوس چار طرف اوس شخص کی کہ دیر میں یعنی بڑی محل ہی کہ پس آئی ہم طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو کہجور کی درختون بیسان کی سی آیا میوہ لاتی ہیں ف ح بیسان بزبر بای اور جزم یای نام ہی ایک بستی کا شام میں اور اوس ایک موضع کا نام ہی یمن میں اور مشارق الانوار میں کہا کہ بیسان حدیث جساسہ میں حجاز کی شہر و نمین سی ہی اور دوسرا بیسان بلاد شام میں ہی ت کہا ہمنی ہان کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کہجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوینگی یعنی اشارہ کیا کہ قیامت قریب قایم ہوگی کہا اوسنی خبر دو مجکو بحیرہ طبریہ سی کیا ہی اوسمین پانی ف ع بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چہوٹا سا دریا اور طبریہ بزبر طا اور با کے ہی کہ ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سی ہیں منسوب ہیں اوسیکے طرف ہیں ت کہا ہمنی وہ بہت پانی رکہتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہی کہ جاتا رہی اور خشک ہو جای کہا اوسنی کہ خبر دو مجکو چشمہ زغر سی کیا ہی اوس چشمہ میں پانی اور آیا کہیتی کرتی ہیں اہل اوسکی ساتھ پانی چشمہ کی کہا ہمنی ہان وہ چشمہ بہت پانی رکہتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہیں اوسکی پانی سی ف ع زغر بضم زا اور فتح غ بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام میں کہ کم رونیدگی ہوتی ہی وہان قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا اوسنی خبر دو مجکو نبی امیون کی یعنی عرب کیسی کہ کیا کیا ف ع امیان از راہ طعن کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہیں جیسے گمان کرتی تہی بعضی یہود یا تعریض ہی اوس بات سی کہ معبوث ہوئی حضرت کی نادانون اور جاہلون پر ت کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہیں مکہ سی اور ہجرت کی اوسیطرف شہر کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑائی کی ہی اونسی عرب نی کہا ہان کہا کیا معاملہ کیا اونہون نی عرب سی پس خبر دی ہمنی اوس کو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اوپر نزدیک والون کی عرب میں سی اور اطاعت کی اونہون نی اونکی کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق بہتر ہو اونکی لیے یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیے ف ع لفظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہ اقرار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا تہا از راہ اضطرار کی اور یہ سبب اسکی کہ نہتی اوسکو اوس وقت میں کچہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنی دین کی پس پوشیدہ رکہا کفر یا مراد اوسکی تہی خیریت دنیا میں ت اور تحقیق میں خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق میں مسیح یعنی دجال ہون اور میں قریب ہی کہ اذن دیا جاوی مجکو نکلنی کا پس نکلون پہر سیر کرون زمین میں پس نہ چہوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوون میں اوسمین چالیس رات میں سوای مکہ اور مدینہ کی حرام کی گئی ہیں وہ دونون مجپر یعنی منع کیا گیا ہی مجکو داخل ہونا اون دونون میں پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرون گا میں یہ کہ داخل ہوون ایک میں اون دونون میں سے سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتہہ میں تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر کوچہ اون دونون کی ہیں فرشتی اوسکی نگہبانی کرتی ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس حالت میں کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ ہی طیبہ یہ ہی طیبہ یہ ہی طیبہ مراد رکہتی تہی حضرت مدینہ ف ع جبکہ مطابق ہوئی خبر حضرت کی

فرمائی کی کہ صحابہ کو اوسکی خبر دیا کرتی تہی تین بار فرمایا حضرت نے کلام مذکور بسبب تاکید کی اور ظاہر کرنی فضیلت تمیم داری کی مدینہ کی تمام مواضع مین سی ست آگاہ ہو آیا تہا مین کچہ خبر دیتا تہا کہ یعنی مثل اس بات کی اور مطابق اس خبر کی پس کہا لوگون نی ہان آپ خبر دیتی تہی آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریای شام کی ہی یا دریا یمن کی نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی طرف مشرق کی نقل کی یہ مسلم نی ف ح حرف ما لفظ ما ہو مین الله ہی نافیہ نہین اور وجہ حکمت حق تعالی نی قیامت کی قائم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتہہ تعین کی خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو متعین نہین کیا ہی آنحضرت نی بہی مکان دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون مین متردد اور مبہم رکہا ساتہہ غلبہ ظن کی آخر اونکی مین اور وہ بہی متعین نہین فرمایا سوا اسکی کہ اس جانب مین تعیین کسی موضع مخصوص کی نہ پیچ ہین معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری اور احتمال ہی کہ تردد درمیان ان جگہون کی بسبب انتقال اوسکی ہو بعض سی طرف بعض واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو پہنچنی نی احتمال ہی کہ یہ خبر ہو یعنی اس جانب مین ہی یا نکلیگا اوس کہا اشرف نے ہو سکتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکہتی تہی دجال کی جگہ مین بو تہا حضرت کے گمان مین کہ ان تین جگہون مین سی کسی جگہہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریای شام اور دریای یمن کا یقین حاصل ہوا حضرت کو سبب وحی کی یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہون کی اور اضراب کیا اونسی اور ثابت کی تیسری جگہہ

وعن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أراني الليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كأحسن ما أنت راء من أدم الرجال له لمة كأحسن ما أنت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقالوا هذا المسيح ابن مريم قال ثم إذا أنا برجل جعد قطط أعور العين اليمنى كأن عينه عنبة طافية كأشبه من رأيت من الناس بابن قطن واضعا يديه على منكبي رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقالوا هذا المسيح الدجال متفق عليه وفي رواية قال في الدجال رجل أحمر جسيم جعد الرأس أعور عين اليمنى أقرب الناس به شبها ابن قطن

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہایا مجہی اپنی تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کی آج کی رات نزدیک کعبہ کی پس دیکہا مین نی ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اوس چیز کی کہ تو دیکہتا ہی گندم گون مردون مین سی اوسکی بال تہی بہت نزدیک کندہی کی مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی اوسنی اونکو پس وہ بالوں مین ٹپکتا ہی پانی ف احتمال ہی کہ مراد پانی سی یا تو وہ پانی ہی کہ اوس سے کنگہی کی مکو کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سی ست اسحال مین کہ تکیہ کیے ہوئی ہی اوپر مونڈہون دو شخص کی طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مین نی یعنی طواف کرنیوالون سی یا ملائکہ سی کہ کون ہی یہ پس کہا اونہون نی یہ ہی مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نی پہر ناگہان مین گذرا ایک شخص پر جو بالون والی ہی کہ بہت پیچدار ہین بال کانا داہنی آنکہ سی گویا کہ آنکہ اوسکی انگور ہی پہولا ہوا یا اوپر کو اوٹہا ہوا ف کہا ہی قاضی عیاض نی کہ داہنی آنکہ ممسوح ہی ہموار اور بائین مین ٹینٹ ہوگا پہولا ہوا بہت مشابہ اون لوگون مین سی کہ دیکہی ہین مینی ساتہہ ابن قطن کی ف نام اوسکا عبد العزی ہی اور قول ہی کہ وہ یہودی تہا اوسکا اور گذرا اور کاف لفظ کاشبہ مین زائد ہی مبالغہ کی لیئ اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کی ہی کہ لگی آتی ہین یا باعتبار آنکہ کی ٹینٹ کی ست اسحال مین کہ رکہی ہوئی ہین دونون ہاتہہ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈہون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مین نی کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگون نی یہ مسیح دجال ہی ف ع ح ظاہر یہ ہی کہ مراد دو شخص سی وہ ہین کہ مدد گار ہونگی اوسکی باطل پر اور اوسکی امر میں جیسی کہ امر اول مین وہ دو شخص وہ ہین کہ مدد گار ہونگی حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اور اون کی یارون مین سی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اوسکا طواف سی کیا کام جواب اوسکا یہ دیا ہی علمائی کہ پیغمبرون کی مکاشفات سی ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دکہایا گیا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی علیہ السلام گرد دین کی پہرینگی واسطی قائم کرنی دین کی اور درستی کرنی خلل و فساد اوسکی کی اور دجال بہی پہریگا گرد دین کی واسطی خلل ادالنی

فساد ڈالتی کی دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیی کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتی تہی پہلی اس سی کہ منع کیی جاوین قریب ہونی مسجد حرام کی سی اگر دجال بہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہان سی جائز ہونا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سی خارج مین ہی فافہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہی سرخ چشم مڑی ہوی ہین بال اوسکی سر کی کانا داہنی آنکہہ کا بہت نزدیک لوگون مین ساتہہ اوسکی از روی مشابہت کی ابن قطن ہی **وذکر** حدیث ابی هریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربها فی باب الملاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فی باب قصۃ ابن صیاد ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربها بیچ باب ملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اوسکا یہہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** فاطمۃ بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامرأۃ تجر شعرها قال ما انت قالت انا الجساسۃ اذهب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال رواہ ابو داود اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتہہ روایت مسلم کی گذری بجای فلقیتهم دابۃ اهلب کی بیچ روایت ابی داود کی فاطمہ مذکورہ سی یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی کہ کہا تمیم داری نی پس ناگہان مین گذرا ایک عورت پر کہ کہینچتی ہی بال اپنی یعنی یہہ کنایہ ہی درازگی بالون اوسکی سی کہا تمیم نی کون ہی تو کہا اوسنی مین ہون جاسوسی کرنیوالی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہی تو پس آیا مین اوس محل مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہی کہ کہینچتا ہی بال اپنی بندہا ہوا ہی زنجیرون مین معطوف نکی کودتا ہی درمیان آسمان و زمین کی پس کہا مین کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہہ ابو داود نی ف جاننا چاہیی کہ مخالفت اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوی ہی یہی کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتی ہین اور یہان عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون ایک دابہ اور دوسری عورت اور یا یہہ کہ دابہ اصل لغت مین معنی ہلنیوالی یعنی چلنیوالی کی ہی زمین پر اور تخصیص ساتہہ چارپایہ کی بسبب عرف عام کی ہی اور قرآن مجید مین استعمال دابہ کا بمعنی لغت کی بہت آیا ہی مانند وما من دابۃ فی الارض الاعلی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہہ بہی شامل ہی عورت کو اور یا یہہ کہ احتمال رکہتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورت چارپایہ کی ہو گیا ہو کبہی بصورت عورت کی اسلیی کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہ احتمال قریب تر اور وجیہہ تر ہی واللہ اعلم کی تہی وہ ان کی دابہ سی یا عورت سی بعید ہو مگر یہہ کہ مراد جاسوس کی خبرین ہون کہ اوسکی نواحی مین گذرتی تہی اور مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہہ کی بہی ہی کہ سائل اوس محل والی سی مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اونمین تہی اور اسی حدیث مین سوال و جواب مخصوص ساتہہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہہ ہی کہ سائل جماعت ہی اور چونکہ تمیم داخل تہی اونمین نسبت سوال کی طرف اونکی جائز ہی یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کی بہی درست ہو اسلیی کہ جب ایک شخص جماعت مین کچہہ کام کرتا ہی تو کبہی نسبت اوسکی طرف جماعت کی کرتی ہین جیسی کہ کہتی ہین قتلہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین **وعن** عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال قصیر افحج جعد اعور مطموس العین لیست بناتئۃ ولا جحراء فان البس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور رواہ ابو داود اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی اونہون نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق مین نی بیان کیا تمسی حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہہ کہ نہ سمجہو تم ف یعنی جو کچہہ بیان کیا ہی مینی تمسی دجال کی حق مین یا بہول جاؤ اوسکو بسبب کثرت اوس چیز کی کہ کہی ہی مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نی کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان کیا مینی

تہی حدیثین متفرق و متعدد دیکہانیک کہ ڈالین کہ مبادا انہین جو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہووی حال اوسکا اسپر چاہی کہ سمجہو اور مشتبہ نہو تم پر حال اوسکا بعد
اوان بیان کیا حال اوسکا تا سمجہین ساتہہ قول اپنی کی ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ع ظاہر یہ مخالف ہی اوپر کی روایت کی کہ وہ اعظم
انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہی کہ بعید نہین ہی یہ کہ وہ ٹہنگنا ہی مرد ہوا اور ٹپل عظیم الخلقت ہی اور یہ مناسب ہی واسطی ہونی اوسکی کی تفسیر الفتنہ
باعظمت مصروف ہو طرف ہیئت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال رکہتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوسوقت ٹہنگنا ہو جاوی ساتہ اسکی
ف ع لفظ افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاؤن چلنی مین نزدیک نزدیک پڑین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان پہیلی ہوئی کذا قالہ الشارح
اور مثل اسکی قاموس مین بہی ہی اور نہایہ مین ہی کہ کچہ دوری ہونا ما بین دونون رانون کی ت ٹری ہوئی بال کا کانا یعنی ایک انکہہ سی کانا ہوا اوسکا
یعنی سلپٹ و ہموار ہی دوسری انکہہ نہین ہی انکہہ اوسکی بہولی ہوئی اور نہ اندر کو دہنسی ہوئی ف ع جملہ منفیہ موکدہ ہی واسطی ثابت کرنی انکہہ مٹی ہوئی کی
اور منافی نہین ہی اسکی کہ دوسری انکہہ بہولی ہوئی ہی مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تم پر ف ع یعنی اوسکی
حال مین مشتبہ ہو وی بسبب جہل جاہلی حال اوسکی کہ بیان کیا مینی تمسی یا اگر مشتبہ ہو تم پر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات
کی تو ت پس جان لو اور یہ بہی مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا نہین ہی کانا نقل کی یہ ابوداؤد نی ف ع یعنی اول جو واجب ہی تم پر پہچانی صفات
ربوبیت سی تو یہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث وعیوب سی خصوصا نقائص ظاہری سی ق وعن ابی عبیدة بن الجراح قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول انه لم يكن نبي بعد نوح الا قد انذر الدجال قومه واني انذركموه فوصفه لنا قال لعله سيدركه بعض
من رآني او سمع كلامي قالوا يا رسول الله فكيف قلوبنا يومئذ قال مثلها يعني اليوم او خير رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہی ابو عبیدہ بن جراح کی سی
کہا اونسی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق شان یہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نبی نی
دجال سی اپنی قوم کو ف ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بہی ڈرایا ہی اوس سی اپنی قوم کو لیکن بعد نوح سی بعد ازانکہ نوح ہین نبی بعد انکی وجود نوح ت
اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سی یعنی ساتہہ بیان کرنی وصف اوسکی کی بخوف تلبیس و مکر اوسکی کی پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حال دجال
کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض ان لوگون سی کہ دیکہا ہی مجہکو ف ع یعنی
بر تقدیر نکلنی اوسکی کی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی ہی یہ اوپر بقاء خضر کی ت یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا ف ع یعنی پہونچی ہی اونکو خبر
اوسکی کہ بیچ دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود خروج اوسکا متیقن ہی اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعض میری صحابی ہونی پاویں فہما والا او
کہ بعد اونکی آوینگی البتہ دیکہینگی اور چونکہ خبر سیری کہ اوسکی حال سی کچہ ہی شتی چاہا ہی کہ اپنی یقین پر رہین ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کیسی
ہونگی دل ہمارے اوسدن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسیکہ ہین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سی ہو ف ع یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی
دل اوسکا ثابت ہی اور کچہ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس روز بہی منکر ہوگا بلکہ منکرتر کہ بالمعاینہ احوال اوسکا دیکہیگا نقل کی یہ ترمذی اور
ابوداؤد نی وعن عمرو بن حريث عن ابي بكر الصديق قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدجال يخرج من ارض بالمشرق يقال لها خراسان يتبعه
اقوام كان وجوههم المجان المطرقة رواه الترمذي اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ نقل کی ابی بکر صدیق رض سی کہا خبر دی ہمکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سی کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلاد عراق
سی ساتہہ ہونگی اوسکی کتنی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہہ بتہ ہوئی ہوئی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی مونہہ اونکی چوڑی ہونگی اور بسیار ہو اونکی ہوئی ہوئی
مانند سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع بالدجال

فلیتبعہ فواللہ ان الرجل لیاتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سنی خبر نکلنی دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اوس سی یعنی کہ دور رہنا اوسکی نزدیک ہونی سی اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نی
ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ت پس قسم ہی اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ مین مومن ہون پس تابعداری کریگا
وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہان بھی تخفیف سی ہی اور تشدید بھی دی گئی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی ت بسبب اون
چیزونکی کہ بہیجا جاویگا دجال ساتھ اون چیزونکی کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سی اور مانند انکی استدراجات سی نقل
کی ابوداؤد نی وعن اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ والجمعۃ
کالیوم والیوم کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی اسماء بنت یزید بن سکن سی کہا اسماء نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی ٹہیریگا دجال زمین مین چالیس برس ف ح اوپر گذرا کہ مدت اوسکے ٹہیرنیکی چالیس رات ہوگی اور یہان چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ اوّل
اول سی ٹہیرنا اوسکا بہی ساتھ فتنہ اور خلل و فساد ڈالنی کی اور اس سے مطلق ٹہیرنا ت برس مانند مہینی کی ہوگا ف ع یہ محمول ہی جلدی گذرجانی پر اور یہ
جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہی نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذرجانی کی کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتے کی اور ہفتہ
مانند دنکی اور دن مانند جلنی شاخ خرمای خشک کے آگ مین ف ح یعنی جیسی پتی جلاتی ہین اور آگ بہڑک کر جلدی ٹہنڈی ہو جاتی ہی ایسی وہ دن جلدی
گذر جائیگا پس معنی یہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی بغوی نی شرح السنۃ مین وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السیجان رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تابعداری کرینگی دجال کی میری امت مین سی ستر ہزار کہ اونپر ہونگی سیجان کہ قسم ہی طیلسان سیاہ کی ہی نقل کی بغوی نی شرح السنۃ مین ف ع سیجان کہ
ساتھ سین مہملہ اور جیم کی ہی جمع ساج کی ہی جیسی تیجان جمع تاج کی بمعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد امت سی امت اجابت ہی یا دعوۃ
اور ظاہر تر اخیر ہی ہی اس لیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ وہ یہود اصفہان سی ہونگی وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی
فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا
والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک السماء قطرہا کلہ والارض نباتہا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البہائم الا ہلک فان من اشد
فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ نحو ابلہ کاحسن ما یکون
ضروعا واعظمہ اسنمۃ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید بن سکن سی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر مین پس ذکر کیا دجال
کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلی نکلنی دجال کی تین برس ہونگی یعنی مختلف بیچ جاتی رہنی برکت کی ایک برس ہوگا کہ بازرکہی گا آسمان اوس برس مین تہائی اپنا
یعنی پیشتر معتاد کی کہ عادت تہی مینہ برسنی کی اور بازرکہی گی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی ویگا ویگی غیر بیشی سی اور دوسرے سال
روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسری سال روکیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی پس
چہوڑیگا تمام زمین کی لوگونمین اوپر خزانہ اور دفینہ دجال کی ساتھ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتین روٹیان اور میوے اور نہرین اوسکی ساتھ ہونگی ت پس نہین
باقی رہیگا صاحب کہر کا یعنی جسکی ناخن چرہوئی ہین مانند گائین و بکری اور ہرن اور مانند اونکی کی اور صاحب دانت کا جیسی چارپایون سی یعنی درندی
مگر یہ کہ ہلاک ہو جائینگی یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کی مرجاوینگی اور تحقیق سخت تر مین فتنہ دجال کا یہ ہی کہ وہ آویگا ایک گنوار کی پاس کہ علم و عقل کہتا نہ ہوگا
پس کہیگا اوسکو کہ خبر دی مجہکو کہ اگر جلاؤن مین تیری لیے تیری اونٹونکو جو مر گئی تہی قحط سی کیا جانیگا تو کہ مین رب تیرا ہون پس کہیگا گنوار مقرر جانونگا کہ تو

میری ہی پس صورت بناکر لاویگا دجال واسطی گمراہ کرنے کی یعنی شیطانوں کو ان دونوں کی صورت ہر بنا کر یعنی اونکی اسکے ہاتھ ہونگی اور بہت بڑا اونکی ازرو گویا ہونگی قال ویاتی الرجل قد مات اخوہ ومات ابوہ فیقول ارأیت ان احییت لک اباک واحییت لک اخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ قالت ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجۃ ثم رجع والقوم فی اھتمام وغم مما حدثھم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال مھیم اسماء قلت یا رسول اللہ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ والا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن فقلت یا رسول اللہ واللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزیھم ما یجزی اھل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ

فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بھائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اسکا ف ح جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہے جملہ ویاتی الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنہ سے ت پس کہیگا دجال اوس شخص سے کہ خبر دے مجکو اگر زندہ کروں میں تیری لیے تیرے باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہیں جانیگا تو کہ تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہے گا وہ مقرر پس صورت بناویگا واسطے اوسکی شیاطین کے مانند باپ اوسکی کی اور بھائی اوسکی کہا اسمار نے پھر تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیے پھر تشریف لائی یعنی مجلس میں حال آنکہ صحابہ فکر وغم میں تھے بسبب خبر دینے آنحضرت کے حال دجال سے کہا اسمار نے پس پکڑ لیے آنحضرت نے دونوں طرفین دروازہ کی ف ح ع لفظ لحمہ ساتھ زبر لام اور جیم ح کی تمام مشکوۃ اور مصابیح کی نسخوں میں ہے یعنی جانب کے ذکرہ ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور اور کتابوں میں یا نمعنی مذکور نہیں اور طیبی نے کہا صواب لجفتی الباب ہے ساتھ جیم کی جگہ ح کی اور ساتھ ف کی بدلہ میم کی یعنی بازوی دروازہ کی کہتا ہوں میں بعد اتفاق نسخوں کی توجیہ کرنی ضرور ہے وہ یہ کہ قاموس میں لحمہ کی معنی گوشت کی لکڑی کی لکھی ہیں پس تجوز کیا جاوے اور کہا جاوے کہ مراد ان دونوں سے دونوں لکڑی دروازے کی یعنی کواڑ ہیں کہ وہ ملجاتی ہیں اور جدا ہوتی ہیں پس یہ اولی ہے تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم بالصواب پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہے حال تیرا اے اسمار کہا میں نے یارسول اللہ تحقیق نکالڈالی آپنے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کی فرمایا آنحضرت نے اگر نکلے دجال اور میں ہوں زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اوسکو ساتھ حجت کی اور اگر میں زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا میں نے یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندھتے ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتے ہم روٹی اوسکی یہانتک کہ بھوک لگ جاتی ہے ہمکو یعنی بسبب دیر لگنے کی روٹی کی پکنے میں قلت صبر طبیعت انسان کی بھوک سے پایا جاتا ہے پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اوس دن یعنی بیچ وقت قحط کی اور منحصر ہونے وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہے آسمان والونکو یعنی فرشتوں کو قسم تسبیح وتقدیس سے ف ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ میں اسحالت میں نہیں محتاج ہوگا کھانے پینے کا جیسے کہ نہیں محتاج ہوتی ملائکہ اور غذا اونکی تسبیح وتقدیس ہوگی جیسے کہ غذا فرشتوں کی تسبیح وتقدیس ہے اور طیبی نے یہ معنی بعید بیان کیے ہیں کہ ہم آٹا گوندھتے ہیں روٹی پکانے کی لیے پس نہیں پکا سکتے ہم روٹی یہانتک کہ بھوکے رہتے ہیں بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالڈالا ہے دل ہمارے ذکر دجال نے پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگے اوسکی زمانہ میں اور حاصل جواب حضرت کا یہ ہوگا کہ حق تعالی صبر دیگا اونکو کثرت تسبیح وتقدیس سے ف ح ع اور شاید کہ اسمار نے یہ بات بعد اسکے مجلس میں عرض کی ہو اور ظاہر مقتضای کلمہ فقلت کا یہ ہے یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ متصل خبر دینے دجال کی کہا ہو یہ قول اوسی مجلس میں اور جو یہ کہ کہنا قصہ آنیکا اور بھوک کا زمانہ آئیندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہاں اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور پیچھے الحاق کیا ہے احمد وابو داود و طیالسی اور بعضوں نے کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادۃ عن شہر بن حوشب عنہا وتفرد بہ عنہا

الفصل الثالث

فصل تیسری عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سأل احد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سألتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انھم یقولون ان معہ جبل خبز ونھر ماء قال ھو اھون علی اللہ من ذلک متفق علیہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مغیرہ نے نہیں پوچھا کسی نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کا حال جسقدر کہ مینے پوچھا ویسا کسی اور نے نہیں پوچھا حضرت نے فرمایا تجکو وہ نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا تجکو کہا مینے حضرت علی کی کہا مینے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اوسکے ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیوں کا یعنی روٹیاں ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بہوکا پیاسا ہوا اور نوبت مضطر ہونے کی پہنچی تو کیا کرے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے کہ اوسکی یہ چیزیں اور مسلم کی ف یعنی وہ پیدا کرے اوسکے ہاتہ پر یہ نشان اپنی ہو کے حقیقت اور جو کچہ کہ ظاہر ہوگا اوسکے ہاتہ پر سب باطل ہے صورتیں بے حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہیں ہے اوپر گمراہ کرنے اور شک ڈالنے مومن کی کہ یقین کئے ہوئے ہیں بلکہ جو کچہ دیکہیگا اوس سے قسم خوارق سے مومن زیادہ یقین کریگا کہ وہ اوسکے جہوٹا ہے وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعا رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدہے سفید کے درمیان دونوں کانوں اوس گدہے کی دراز ستر باع کی ہوگی یعنی دراز دونوں ہاتہوں کی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں باب قصۃ ابن صیاد یہ باب ہے بیان قصہ ابن صیاد کی ف ح ع اکثر معتبر نسخوں میں ابن صیاد ہے اور بعضے نسخوں میں ابن صائد ہے الف لام سے اور نام اوسکا صاف ہے اور بعضے کہتے ہیں عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دخیل تہا درمیان اونکے اور تہے اوصاف کچہ باتیں جو اور دجال اور اوسکا یہ ہے کہ وہ فتنہ تہا کہ مبتلا ہوئے ساتہ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف ہے اور صحابہ کو بہی اوسمیں اختلاف تہا بسبب بعضے کہتے ہیں کہ وہ دجال موعود تہا کہ آخر زمانہ میں نکلیگا اور لوگونکو گمراہ کریگا اور اکثر یہ ہیں کہ وہ دجال نہیں ہے ولیکن دجالونکی ہے کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنے کی ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس امت میں دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہونگے اور دلیل اس جماعت کی یہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن و ساحر تہا ولیکن اخیر میں اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانوں کے ساتہ اور اوسکی فرزند ہوئے اور وہ مکہ میں اور مدینہ میں بستا تہا اور دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہیں ہونگی اور مکہ اور مدینہ کی آنے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بہی دلیل پوری ہے اونکی جانب کہ حال اوسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بہی مبہم رہا ہے وحی نہیں اوتری اوسکے امر میں جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا الفصل الاول فصل پہلی

عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب انطلق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من اصحابہ قبل ابن صیاد حتی وجدوہ یلعب مع الصبیان فی اطم بنی مغالۃ وقد قارب ابن صیاد یومئذ الحلم فلم یشعر حتی ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظھرہ بیدہ ثم قال اتشھد انی رسول اللہ فنظر الیہ فقال اشھد انک رسول الامیین ثم قال ابن صیاد اتشھد انی رسول اللہ فرصہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال آمنت باللہ وبرسلہ ثم قال لابن صیاد ماذا تری قال یاتینی صادق وکاذب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلط علیک الامر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی خبات لک خبیئا وخبا لہ یوم تاتی السماء بدخان مبین فقال ھو الدخ فقال اخسا فلن تعدو قدرک قال عمر یا رسول اللہ اتاذن لی فیہ اضرب عنقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن ھو لا تسلط علیہ وان لم یکن ھو فلا خیر لک فی قتلہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جماعت ایک جماعت کی اصحاب آنحضرت کی سے طرف ابن صیاد کی یہانتک کہ پایا اوسکو کہیلتا ساتہ لڑکونکے بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہے یہود میں اور دجال آنکہ تحقیق نزدیک پہنچا تہا ابن صیاد اوس دن بلوغ کی پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیٹہ پر اپنا ہاتہ پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول خدا کا ہوں پہر دیکہا ابن صیاد نے یعنی طرف آنحضرت کی اور کہا گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول امیوں کی ہو ف ح یعنی عرب کی اسلیے کہ اکثر عرب لکہنا نہیں جانتی تہی اور یہ اعتقاد یہود کا تہا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر تہی ولیکن خاص عرب کی جانتی تہی اور یہ بات اوسکی باطل ہے کہ وہ قائل تہی کہ شیطان کاہنوں کو القا کیا کرتے ہیں اور کہنا اوسکا مشتمل تہا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور وہ آنحضرت کے دعوے نبوت عامہ کی تصدیق کرتا ہے پہر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں رسول خدا کا ہوں پس پیچ ڈالا

الحکم

آنحضرت نے ابن صیاد کو دخ ف ع دخ لفظ دخ ضم دال اور صاد مہملہ سے بمعنی ستار کرنا اور کہیں یہاں ملانا و چھپانا کو اسلیے بتا دہ دص و دخ نیا دہ ستار کو کہتے ہیں حاصل کہ اخفا اوسکی آپ نے فرمایا لفظ کسی ملائی اور بعضی نے کہ کہا خطابی اور کوئی کہا کہ ہماری شہروں کی اکثر نسخوں میں بضم ف ف اور بفتح صاد معجمہ سے ہی یعنی چھوڑ دیا اوسکا اور کلمہ ابتدائی سوال اور جواب کا اور جدال اوسکی ت پھر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا میں اللہ پر اور اوسکی پیغمبروں پر ف ع یعنی میں ایمان لایا اللہ کے رسولوں پر اور تو اونمیں سے نہیں ہی پس اگر تو بھی اونمیں سے ہوتا تو البتہ میں تجھپر ایمان لاتا اور یہ بطور فرض و تقدیر کی ہی ورنہ دلیل اسکی کہ یہاں نہیں حضرت نبی تھے خاتم النبیین ہیں لا نبی بعدہ جا خاتمیت کی فرض و تقدیر بھی یہاں جائز اور صریح بیان کیا ہی ہمارے بعضی علمانے کہ اگر کوئی دعوی کری نبوت کا پھر طلب کرے اوس سے کوئی شخص معجزہ تو کافر ہو جاتا ہی اور قتل نکیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنے روبرو آپکی نبوۃ کا اسلیے کہ وہ لڑکا تھا اور منع کیے گئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرنی لڑکوں کے سے اور دوسرے یہ کہ یہود اون دنونمیں ذمی تھے اور صلح کی تھی اسلیے چھوڑ دیا اور نیز اسکا حال پر اور وہ اونمیں سے تھا یا اونکی حلفا سے ت پھر فرمایا حضرت نے کیا دیکھتا ہی تو یعنی منکشف ہوتا ہی تجھپر غیب سے کہا اوسنے صادق یعنی خبر سچی کبھی اور کاذب یعنی کبھی جھوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جھوٹا اور بعضوں نے کہا کہ حاصل سوال یہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہی تیری پاس کیا کہتا ہی تجھسی اور حاصل جواب یہ ہی کہ کہتا ہی مجھسی کچھ باتیں کہ کبھی سچی ہوتی ہیں اور کبھی جھوٹی یعنی بعضی خبریں سچ پڑتی ہیں اور بعضی جھوٹی جیسا کہ عادت کاہنوں کی ہی کہ شیطان القا کرتی ہیں اونپر خبریں سچی اور جھوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا نے کہ مشتبہ کیا گیا تجھپر امر ف ح یعنی جھوٹ سے سا تھ سچ کی اور کہا شیخ نے کہ مخلوط اور مشتبہ کیا گیا تجھپر حال تیرا اور آتا ہی تیری پاس شیطان کہ لاتا ہی خبر لاتا ہی اور اس سے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جھوٹی نہیں آتی اور اوسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اوسکا حال کاہنوں کا ہوتا نہ پیغمبروں کا ت فرمایا آنحضرت نے تحقیق دلمیں چھپایا ہی میں نے تیری لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تاکہ بتا دے تو اوسکو اور یہ طرح حضرت نے امتحان کیا اوسکو تا کہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانیں کہ یہ کاہن ہی آتا ہی اوسکی پاس شیطان کہ سکھا جاتا ہی اوسکو جھوٹی سچی باتیں ت حالانکہ چھپائی حضرت نے اوسکی لیے یہ آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین یعنی جس دن لاویگا آسمان دھواں ظاہر کہا اوسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہی ف ح دخ بضم دال اور تشدید خ سے بمعنی دھوئیں کی یعنی پایا اوسنے اوس آیت دل میں ہووے سے مگر ایک لفظ ناقص یہ کہ تمام آیت معلوم کرتی یہ سبب عادت کاہنوں کا ہو تھا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات میں سے لیجا کر اونکو القا کر دیتی ہیں اور احتمال ہی کہ آنحضرت نے بعضی صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان نے اوسکو سنکر اوسکی تئیں القا کیا ہوت پس فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنی قدر سے ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنوں سا ہی کہ بعضی چیزیں ناقص بسبب القای شیاطین کی معلوم کرتی ہیں پس فرمایا حضرت نے دور ہو تو نہیں سکیگا تو اپنی قدر سے اور قدر یہ ہی کہ جیسی اور کاہنوں کو مخلوط باتیں معلوم ہوتی ہیں خبریات ناقص ناتمام کی اور دعوت کہ نبوت کا وہ حد سے باہر ہی اور اخسأ کلمہ زجر اور اہانت کا ہی کہ واسطی ہانکنی کتی کی اور سور کے کہتی ہیں یا لوگوں کی پاس سے اور ت پس کہا عمر نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہیں آپ مجھکو بیچ حق ابن صیاد کی کہ مار ڈالوں گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہی ابن صیاد دجال موعود مسلط نہیں کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہیں مار سکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالا اوسکا عیسی ہیں اور اگر نہیں ہی وہ دجال پس نہیں ہی بہتری تیری لیے بیچ مارنی اوسکی ف ع یعنی اسلیے کہ وہ ذمی ہی اور یہود نہیں ہی کہ وہ اہل ذمہ تھے اور اوسوقت میں وہ لڑکا نابالغ بھی تھا اور چونکہ اوسمیں قرائن دلالت کرتی تھی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورت شک کے قال ابن عمر انطلق بعد ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بن کعب الانصاری یؤمان النخل التی فیھا ابن صیاد فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقی بجذوع النخل وھو یختل ان یسمع من ابن صیاد شیئا قبل ان یراہ وابن صیاد مضطجع علی فراشہ فی قطیفۃ لہ فیھا رمرمۃ فرأت ام ابن صیاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتقی بجذوع النخل فقالت ای صاف وھو اسمہ ھذا محمد فتناھی ابن صیاد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ترکتہ بین قال

عن عبد الله بن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فأثنى على الله بما هو أهله ثم ذكر الدجال فقال إني لأنذركموه وما من نبي إلا وقد أنذره قومه لقد أنذره نوح قومه ولكني سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس بأعور متفق عليه

کہا ابن عمر نے کہ چلی بعد اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے درجالیکہ قصد کرتی تھی کھجور کی درختونکا اونمین کہ ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتی تھی درخت خرما کی شاخونمین جبکہ آنحضرت قریب پہنچے تھے ابن صیاد کو یہ کہ سنیں ابن صیاد کے کلام میں سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو فائدہ یعنی اور چاہتے تھے حضرت اور اصحاب آنحضرت کے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر ہے وغیرہ ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کھولنا احوال اوسکا کہ خوف ہو اوسکی فساد کا ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنی بچھونی پر لیٹا ہوا ایک چادر میں اوسکی لیے تھی اوس چادر میں آواز پوشیدہ کہ سمجھ میں نہیں آتی تھی پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نے پیغمبر خدا کو اسحال میں کہ حضرت چھپتے تھے شاخون خرما کی میں پس کہا ابن صیاد کی ماں نے ای صاف اور یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے ہیں پس چونک گیا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنی چپکا رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی اوسکو ماں اوسکی یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اوس سے جو دل میں آتا کہتا اور حقیقت اوسکی حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہے کہا عبد اللہ بن عمر نے کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اوس چیز کی وہ لائق ہے اوسکی پھر ذکر کیا حال دجال کا فائدہ یعنی باحتمال اسکی کہ ابن صیاد دجال ہے یا بترتیب فتنہ گری اور متصف ہونے اوسکی ساتھ بعض صفتوں اوسکے کی دجال کو یاد کیا اور اوسکی احوال سے آگاہ کیا پس فرمایا تحقیق میں ڈراتا ہوں تمکو دجال سے اور نہیں کوئی نبی مگر تحقیق ڈرایا ہے اوسنے اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد نوح کی البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلی انبیا کی ولیکن میں کہتا ہوں تمسے دجال کی مقدمہ میں ایک بات اور نشان کہ نہیں کہا ہے اوسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہیں ہے کانا فائدہ یعنی بسبب منزہ ہونے اوسکی جانب عیب بینائی کی سے تا کانا پن لاحق ہو ساتھ اوسکی اور احتمال ہے کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہیں ہوا یا نہیں خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن أبي سعيد الخدري قال لقيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر يعني ابن صياد في بعض طرق المدينة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أتشهد أني رسول الله فقال هو أتشهد أني رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت بالله وملائكته وكتبه ورسله ماذا ترى قال أرى عرشا على الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترى عرش إبليس على البحر وما ترى قال أرى صادقين وكاذبا أو كاذبين وصادقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس عليه فدعوه رواه مسلم

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد کہتی تھی ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی یہ صاحب اوس سے بیچ بعضی راہون مدینہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس کہا اوسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی اور فرشتوں اوسکی کی اور کتابوں اوسکی کی اور رسولوں اوسکی کی کیا دیکھتا ہے کہا اوسنے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر فائدہ جیسے کہ اول کتاب میں باب الوسوسہ میں گذرا کہ رکھتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بھیجتا ہے فوجیں اپنی آدمیوں کے فتنہ میں ڈالنے کو انکو سب فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکھتا ہے تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہوں میں دو سچوں کو کہ لاتے ہیں خبریں سچی اور ایک مرد جھوٹے کو دیکھتا ہوں یا دیکھتا ہوں دو شخص جھوٹوں کو اور ایک مرد سچے کو فائدہ یعنی شک راوی ہے کہ اوس طرح کہا یا اس طرح اور احتمال ہے کہ شک ہے ابن صیاد سے کہ کہا وہ دیکھتا ہوں یہ اور اوسکو بہت دخل ہے بیچ خلط اور اختلال امر اوسکی کہ خبر نہیں رکھتا تھا او رحال اوسکا سبب انتظام و استقامت کے نہیں یا کبھی اس طرح دیکھتا ہوں اور کبھی اس طرح سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہے کام او سپر یعنی اسکی کہا نہیں پس چھوڑ دو اسکو یعنی اسلیے کہ یہ باتیں قابل جواب کے نہیں کہتا نقل کی یہ مسلم نے وعن

ان ابن صیاد سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن تربۃ الجنۃ فقال درمکۃ بیضاء مسک خالص رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سے کہ تحقیق ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہی پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ میں مشابہ میدہ سفید کے ہی اور خوشبو میں مانند مشک خالص کی نقل کی مسلم نے وعن نافع قال لقی ابن عمر ابن صیاد فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ قولا اغضبہ فانتفخ حتی ملاء السکۃ فدخل ابن عمر علی حفصۃ وقد بلغہا فقالت لہ رحمک اللہ ما اردت من ابن صیاد اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما یخرج من غضبۃ یغضبہا رواہ مسلم اور روایت ہی نافع سے کہ ملاقات کی ابن عمر نے ابن صیاد سے بیچ بعض راہون مدینہ کی پس کہی ابن عمر نے واسطے ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ میں لائی اوسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کہ بہر دیا کوچہ یعنی اوسکے بدن پھولنے سے بہر گئی پس گئی ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ اونکی بہن تہین اور بیوی آنحضرت کی اور حال اونکا تحقیق پہنچ چکی تہی یہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تونے ابن صیاد سے کہ غصہ میں لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تونے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہیں نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصہ کی کہ کریگا اوسکو ف ع ح یعنی وہ ایک بار غصہ میں آویگا اور نکلیگا جب غصہ کی اور دکھلائیگا نبوت کا پس نہ غصہ دلاتو ابن صیاد کو ای عبد اللہ اور نہ کلام کر اوسے تاکہ نہ نکلی اور نہ ظاہر ہووے فتنہ اور یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال اور ممکن ہونے اسکی تہا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بسبب اسکی کہ وہ یقین کرتی ہون اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی سعید الخدری قال صحبت ابن صیاد الی مکۃ فقال لی ما لقیت من الناس یزعمون انی الدجال الست سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لا یولد لہ وقد ولد لی الیس قد قال وھو کافر وانا مسلم او لیس قد قال لا یدخل المدینۃ ولا مکۃ وقد اقبلت من المدینۃ وانا ارید مکۃ ثم قال لی فی اخر قولہ اما واللہ انی لاعلم مولدہ ومکانہ واین ھو واعرف اباہ وامہ قال فلبسنی قال قلت لہ تبا لک سائر الیوم قال وقیل لہ ایسرک انک ذاک الرجل قال فقال لو عرض علی ما کرھت رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کی مکہ تک یعنی اوس وقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نے مجکو کہ کیا پائی مین نے لوگون سے ایذا یعنی بیان کیا اوسکو گمان کرتے ہین یا کہتے ہین لوگ کہ میں دجال ہون یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکے ہی کیا نہیں سنا تونے ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لا ولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میری اولاد آیا نہیں فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہون کیا نہیں فرمایا ہی حضرت نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہون میں مدینہ سے اور میں ارادہ کرتا ہون مکہ کا پہر کہا ابن صیاد نے مجکو بیچ آخر کلام اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہون دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہان پیدا ہوگا اور کہان ہی وہ اب اور جانتا ہون میں اوسکے ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس مشتبہ کیا دجال کی امر مجھپر ف ح یعنی میں اعتقاد کرتا تہا کہ وہ دجال ہی پہلے انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اوسکی امر میں اور بیان اسکی کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار دجال ہونے کی تہا ساتھ دلیلونکی اور بیچ آخر میں کہا کہ میں جانتا ہون مولد وغیرہ اوسکا تعریض بیچ اوسکی اقرار کی کرتا ہی اسلیے کہ اس عبارت کو بہی کلام کرنیوالا کنایہ اپنی نفس سے کرتا ہی واللہ اعلم کہا ابو سعید نے کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو واسطے تیری باقی تمام دنون کی کہا ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے حاضرین سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہی تجکو وہ شخص ہو تو یعنی دجال ہو تو کہا ابو سعید نے پس کہا ابن صیاد نے اگر پیش کیا جاوے مجھپر یعنی وہ صفتیں کہ دجال میں ہین قسم گمراہ کرنی اور فریب دینی وغیرہ کی تو ناخوش نہ رکھون ف ح یعنی بلکہ قبول کر دون پس حاصل کہنا اسکا یہ ہی دجال ہونی پر اور یہ دلیل صحیح ہی اوسکی کفر پر نقل کی یہ مسلم نے وعن ابن عمر قال لقیتہ وقد نفرت عینہ فقلت متی فعلت عینک ما اری قال لا ادری قلت لا تدری وھی فی راسک قال ان شاء اللہ خلقہا فی عصاک ھذہ قال فنخر کاشد نخیر حمار سمعت رواہ مسلم

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ملا میں ابن صیاد سی اس حالت میں کہ سوج گئی تھی آنکھ اوسکی پس کہا میں نی کب سی کی آنکھ تیری نی وہ چیز کہ دیکھتا ہوں میں یعنی ورم کہا میں نہیں جانتا میں کہا تینی نہیں جانتا تو حالانکہ تیری سر میں ہی کہا اگر چاہی خدا تعالی پیدا کرے اوسکو تیری عصا میں ف ح یعنی خدا تعالی قادر ہی کہ پیدا کری آنکھ کو جماد میں اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہیں ہوگا آنکھ کا اور درد کا کہ اوس آنکھ میں پیدا ہو پس اسیطرح جائز ہی کہ آدمی کو بھی شعور نہو اوسکا بسبب کثرت اشتغال اوسکی کہ مانع ہوتا ہی حس کی اور معلوم کرنی سی ت کہا ابن عمر نی پس آواز کی ابن صیاد نی ناک کی راہ سی مانند سخت آواز گدہی کی کہ سنی ہی میں نی نقل کی یہ مسلم نی وعن محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد الله یحلف بالله ان ابن الصیاد الدجال قلت تحلف بالله قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی الله علیه وسلم فلم ینکره النبی صلی الله علیه وسلم متفق علیه اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سی کہ کہا دیکھا میں نی جابر بن عبد الله کو کہ قسم کہاتا تھا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا میں نی کہ قسم کہاتی ہو تم الله کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ میں نی سنا ہی عمر رضی الله عنہ سی کہ قسم کہاتی تھی اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت نی ف ع یعنی اگر ہوتا یہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر کی اس تہی کہ ابن صیاد اون دجالوں یعنی جہوٹوں فریبیوں میں سی تہا کہ نکلینگی اور دعوی کرینگی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور شبہ ڈالینگی لوگوں میں یہ کہ مسیح دجال ہی اسلیئی کہ آنحضرت صلی الله علیه وسلم نی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجھا جاتا ہی کہ وہی دجال معہود مراد ہیں قسم کہانی اونکی حمل کیجاویگی اوپر جواز کی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری میں ابن عمر سی آتی ہی صریح ہی اسمیں کہ وہ مسیح دجال ہو تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہوا اور حاصل یہ کہ اوسمیں اختلاف و اشتباہ تہا والله اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن نافع قال کان ابن عمر یقول والله ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواه ابوداود والبیهقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم الله کی نہیں شک کرتا میں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہ ابوداود نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کی وعن جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرة رواه ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرہ کی ف ح اگر مراد اوس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نی نہ جانا کہ کہاں گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑہی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بھی ہی تو کچھ منافات نہیں اور یوم حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی یہ ابوداود نی وعن ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یمکث ابوا الدجال ثلثین عاما لا یولد لهما ولد ثم یولد لهما غلام اعور اضرس واقله منفعة تنام عیناه ولا ینام قلبه ثم نعت لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه فقال ابوه طوال ضرب اللحم کان انفه منقار وامه امرأة فرضاخیة طویلة الیدین فقال ابوبکرة فسمعنا بمولود فی الیهود بالمدینة فذهبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویه فاذا نعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فیهما فقلنا هل لکما ولد فقالا مکثنا ثلثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضرس واقله منفعة تنام عیناه ولا ینام قلبه قال فخرجنا من عندهما فاذا هو منجدل فی الشمس فی قطیفة وله همهمة فکشف عن رأسه فقال ما قلتما قلنا وهل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عیناي ولا ینام قلبي رواه الترمذي اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا اوسنی کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی کہ ٹہری رہینگی ماں باپ دجال کی تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی ایک لڑکا کانا بڑی دانتوں والا یعنی کچلیوں والا اور بعضوں نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ بغیر دانتوں کی پیدا ہوگا دانتوں سمیت اور کمتر سب غلاموں سی از روی منفعت کی

سوتی

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر اوس سے منفعت مین سوویگی دونون آنکہین اوسکی اور نہین سوویگا دل اوسکا فنع یعنی نہین منقطع ہونگی افکار فاسدہ اوس سے وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون اور پے در پے آنی فکرون فاسدہ کے کہ القا کریگا اوسکو شیطان جیسے کہ نہین سوتا تہا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار صحیحہ کی بسبب پے در پے آنی وحی اور الہامات کے پہر بیان کیا آنحضرت نے حال ماں باپ اوسکی کا پس فرمایا باپ اوسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اوسکی لمبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور ماں اوسکی ایک عورت ہے موٹی چوڑی لمبی دونون ہاتہونکی پس کہا ابوبکرہ نے پس سنا ہمنی ایک لڑکیکی بیچ یہود کے مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی ماں باپ کے پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا تہا اونکی ماں باپ کے حق مین موجود ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنی اوسکی ماں باپ سے کہ آیا ہے تمہاری لیے کوئی فرزند پس کہا اونہون نی کہ ٹہیری تہی ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہمارے لیے ایک لڑکا کانا بڑے دانتون والا اور کم منفعت باعتبار کی سوتی ہین آنکہین اوسکی اور نہین سوتا دل اوسکا کہا ابوبکرہ نے پس نکلے ہم اون دونون کی پاس سے پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا دہوپ مین بیچ چادر کی اور واسطے اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہہ مین نہ آوی پس کہولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنی یعنی [illegible] اور ابوبکرہ نے کچہ کلام کیا ہوگا اوسکی حق مین یا اور کچہ اوسنی بہی کہا تہا کہا ہمنی کیا سنا تونی جو کچہ کہا ہمنی کہا ہاں سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہ ترمذی نی وعن

جابر ان امرأة من اليهود بالمدينة ولدت غلاما ممسوحة عينه طالعة نابه فاشفق رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكون الدجال فوجده تحت قطيفة يهمهم فآذنته امه فقالت يا عبد الله هذا ابو القاسم فخرج من القطيفة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لها قاتلها الله لو تركته لبين فذكر مثل معنى حديث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لي يا رسول الله فاقتله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكن هو فلست صاحبه انما صاحبه عيسى ابن مريم والا يكن هو فليس لك ان تقتل رجلا من اهل العهد فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم مشفقا انه هو الدجال رواه في شرح السنة

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سے جنی بیچ مدینہ مین ایک لڑکا مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تہی آنکہ اوسکی یعنی داہنی اور بعضون نے کہا بائین نکلی ہوئی تہین کچلیان اوسکی پس ڈری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اندیشہ کیا اس سے کہ ہووے وہ دجال پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دیکہنی کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچی چادر کی لپٹا ہوا [illegible] مین کہ کرتا تہا کلام چپکی کہ سمجہہ مین نہ آوی پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی ماں نی پس کہا ای عبد اللہ یہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہین خبردار ہو اور مستعد ہو اونکی کلام کرنی کی لیے پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہے واسطے اس عورت کے اور کیا کام کیا اوسنی ماری اوسکو خدا تعالی اگر چہوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تو البتہ وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نی یا راوی جابر نی مثل معنی حدیث ابن عمر کی کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نے اجازت دیجئے مجہکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہی ابن صیاد دجال ہووے تو نہین ہی تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی یار اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ اسکو قدرت اوسکی قتل کی نہین تجکو مگر عیسی علیہ السلام کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہنچتا تجکو کہ مارے تو ایک مرد کو اہل ذمہ سے [illegible] اور یہ ماجرا اوسکی اسلام لانی سی پہلی کا تہا اور بعد اسلام کی بہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ راضی تہا اسکا کہ دجال ہووے یہ کفر ہی جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سی کہ ہمراہ اوسکی کے کو کیا معلوم ہوا تب پس ہمیشہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنیوالی یعنی اندیشہ کرتی اس سے کہ ابن صیاد دجال ہووے [illegible] کرتی جیسے بیچ حدیثونکی وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ [illegible] کہا جاوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو

کہان کیا تہا دجال پہلی تحقیق ہونی خبر مسیح دجال کی ہین جسکی خبر دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال و تحقیق صحیح حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا
یہ اوس چیز کی کہ نزدیک حضرت کے تہی واضح ہو گیا حضرت پر یہ کہ نہین ہی ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تہا یعنی دجال اور موید ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی گئی اوپر بیچ
اس وقت ہمراہ جانی ابن صیاد کی مکہ کو اور ہی یہ موافق ہونا دجال کی مان باپ کے وصفونکا اور ابن صیاد کی مان باپ کے وصفونکا نہین ثابت کرتا ہی اسکو کہ ابن
صیاد دجال ہی اسلیے کہ اتفاق ہونی دو وصفون کیسے نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوفونکا اور ایسی ہی قسم کہانا عمر وغیرہ کا باوجود انکار کرنی آنحضرت کی اس سے کہ
وہ دجال ہی تہا یہ سبب پہلی ظاہر ہونی حال کی اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہون گی کہ سبب خوف کی ہین پس بہ نسبت امت کی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اوسکا ڈر رہتا تہا بنا بر احتیاط کی ف نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین

باب نزول عیسیٰ علیہ السلام

باب ہی بیچ بیان اوترنی عیسیٰ علیہ السلام کی ف ح بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوترینگی آسمان سی زمین پر اور ہونگی
تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور ہی بعضی احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین او حکم کرینگی
حضرت عیسیٰ اونکا پس وہ قبیل بیان مدت کی ہی جیسی کہ نسخ ہوتا ہی اور اوس زمانہ مین شریعت محمدی ہوگی جیسی کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم
ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون
السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ فاقرءوا ان شئتم وان من اہل الکتاب
الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الآیۃ متفق علیہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس خدا کی کہ بیچ قابو جان میری کا
اوسکی ہاتہ مین ہی تحقیق اوترین گی آسمان سی تمہاری اہل دین مین عیسیٰ بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑین گی صلیب
کو ف ع یعنی باطل کرین گی دین نصرانیہ کو اور حکم کرین گی ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری مین وہ لکڑیان ہین مثلث ایک دوسری سی گذری
ہوئی اور پیہت مصلوب کی یعنی ایک شخص سولی دیا ہوئی کی اور رعایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کی بناتی ہین اور اپنی
گردن مین لٹکاتی ہین مانند زنار ہنوودن کی اور کبہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام صورت اوسمین بناتی ہین واسطے یادداشت ہیئت کی اور اعتقاد رکہتی
ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر یہودونی سولی دیا تہا ف ت اور قتل کرین گی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کہانی کو اور مباح
کرینگی اوسکی قتل کو اور رکہدین گی جزیہ ف ع یعنی اہل ذمہ سی اور حکم کرینگی اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسی سوا دین حق کی
مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکی کا اور حکم کرنا ساتہ شرائع دین اسلام کی ہی اور بعضون نی کہا کہ رکہا جاوی گا جزیہ اونسی او
اسلیے کہ نہین پایا جاویگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اونسی بسبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہی اسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا ف ت اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سی اور
ہر چیز سی کہ دنیا مین ہی ف ت ح یعنی پہلا متعلق ہی جملہ یفیض المال کی اور دوسرا متعلق ہی ساتہ تمام مضمون کی کہ مذکور ہوا توڑنی صلیب وغیرہ کی کہ واسطے
کی یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل اور محبت آدمیون کی ساتہ طاعت و عبادت کی پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا
اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزونسی ہی مخصوص اوسی وقت پر نہین ولیکن اوس زمانہ مین طبیعتین اور نفس لوگون کی
بہی اسی پر آجائین گی اور اون کی نزدیک یہی بہتر معلوم ہوگی گا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگون کو جب کہ رغبت مال کی
نہ رہی گی اور بالکل اوس سی اعراض کرین گی مال کی خرچ کرنی کی فضیلت و محبت نہ رہی گی پس نہ رہی گا ذوق و محبت بغیر نماز کی ف

ابوہریرہ نے پس اگر شک و تردد رکہتی ہو اوس چیز میں کہ پیچہ کو کہا چاہو یہ آیۃ کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاریٰ مگر کہ ایمان لاویگا عیسیٰ پر پہلی مرنی اونکی کی پڑھو ساری آیۃ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی بعد اوترنی عیسیٰ کی اخیر زمانہ میں جب دین و ملت ایک ہو جاویگا اور اختلاف درمیان سے اوٹھ جائیگا اختلاف کہ یہود و نصاریٰ کے حضرت عیسیٰ کی حق میں کہتی ہیں وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگی صحیح طرح دین اسلام میں کہ وہ بندی اللہ کی ہیں اور رسول اوسکی اور بیٹے اوسکی او نہیں کہ اوسکی اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہیں کہ جو اونکی زمانہ میں ہونگے اور یہ ایک وجہ ہی اس آیۃ کی تفسیر میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نی اسیوجہ سے دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور وجہ یہ بھی کہی ہی مفسرین نی کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سے مگر ایمان لاتا ہی پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوسوقت کا مفید نہیں اور اسوجہ پر احتمال ہی کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ تعالیٰ کیطرف پہری اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنی کی بحکم اضطرار کی ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہیں کرتا پس چاہیئے کہ باختیار خود پہلی اوسوقت کی مستعد اوسکا ہو **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لہما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اوتریں گی عیسیٰ بیٹے مریم کی اسحال میں کہ حاکم عادل ہونگی پس توڑینگی سولی کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکہدیں گی جزیہ اہل ذمہ سے اور چہوڑ دینگی عیسیٰ یا چہوڑ جاوینگے اونٹنیاں جوان پس نہیں کی جاویگی سواری اور کام اور طلب حاجات اونسے **ف** ع یعنی بسبب کثرت اور سواریونکی حاجت اونکی نہیں رہی کی یا معنی یہ ہیں کہ نہیں حکم کرینگی کسیکو کہ سعی کری اونکی لانی پر زکوٰۃ کی لیے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جائز ہی کہ یہ ہو کنایہ ترک تجارات اور سفر کرنی سے میں اور واسطی طلب مال کی حاصل کرنی یا محتاج الیہ کی واسطی استغنا اونکی کی **ت** ع البتہ جاتا رہیگا لوگوں سے کینہ اور بغض اور حسد **ف** ع یہ سب چیزیں جب دنیا کی ہوتی ہیں سب جاتی رہیں گی یہ سبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلوں سے **ت** اور البتہ بلاوینگی عیسیٰ لوگونکو طرف قبول کرنی مال کی پس نہیں قبول کرینگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اوتریں گی عیسیٰ بیٹے مریم کی درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا **ف** ح یعنی قریش میں سے ہوگا یا تمہاری اہل ملت میں سے علمائی اوسکی دو وجہ سے شرح کی ہی ایک تو یہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم میں سے ہی اور عیسیٰ اقتدا کرینگی اوسکا او تمہاری ہی اور یہ سبب تعظیم و تکریم امت محمدی کی ہوگا جیسے کہ مضمون حدیث آئندہ کا صریح ہی آئیں اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم کرنی والی خبر کی ہونگی اور شاید نہیں امی کہ امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ عیسیٰ جو اوتریں گی مہدی امت کے ساتھ نماز میں ہوں گی اور چاہیں گی کہ پیچھی ہٹ جاویں اور امام عیسیٰ علیہ السلام کو کریں پس عیسیٰ علیہ السلام امام نہیں ہونگی اور اقتدا کریں گی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسیٰ علیہ السلام ہی کریں گی بہ سبب افضل ہونی اونکی کی مہدی سے اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام سے عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور مراد ساتھ ہونی اونکی کی تم میں سے حکم کرنا اونکا ہی ساتھ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتھ احکام انجیل کی اور یہ روایت میں آیا ہی پس امامت کریں گی عیسیٰ علیہ السلام تمہاری ساتھ کتاب پروردگار تمہاری کی اور ساتھ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہ ہونگی کہ امامت کریں گی تمہاری جیسی حال ہونی اونکی کی دین و ملت تمہار اور حکم کرنی والی ساتھ کتاب و سنت تمہاری کی **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرہم

تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ رواہ مسلم و ہذا الباب خال عن الفصل الثانی

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اونسی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی کہ لڑیگی حق پر اور واسطی حق کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اوترینگی عیسی بیٹی مریم کی پس کہیگا امیر امت کا یعنی مہدی عیسی سی آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی اسلیے کہ اولی ساتہہ امامت کے افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگے عیسی اوس سی کہ نہین امامت کرتا مین یعنی اسلیے کہ تا نہ وہم جاوی کسیکو امامت سے تمہاری دین کے منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم مین سی بعضو پر امیر اور امام ہین بسبب بزرگ رکہنی خدا تعالی کی اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان سی ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی عبد الرحمن بن عمرو سی کہ کہا اونسی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترینگی عیسی بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی اونکی لیی اولاد اور ٹہیرینگی زمین مین پینتالیس برس ف ع اور یہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوینگی طرف آسمان کی اس حال مین کہ عمر اونکی تینتیس برس کی ہوگی اور ٹہیرینگی زمین مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوتے لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہ مسلم نی پس متعین ہوا جمع سات اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہی یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی یہ سبب حذف کرونی کسور کی ت پہر مرینگی عیسی پس دفن کیے جاوینگی نزدیک میرے بیچ مقبرہ میری کی پس اٹہونگا مین اور عیسی ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر کی کہ اوس مقبرہ مین مدفون ہین ف ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہہ ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو وہ جگہہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رض کو چاہا کہ وہان گہین اور عائشہ رض کہ گہر اونکا تہا اس بات پر راضی ہوئین بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرت کی روضہ مین دفن ہونی دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی لیی بہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر ہوا اور حضرت عائشہ رض کو بہی لوگون نی کہا کہ تمہارا اگہر ہی تمکو وہان کہا مین اچہی نہین ہونا میسر ہی تمکو میسر سو کیونکہ ساتہہ بقیع ہی مین کہنا کہ امید ہین تہی کہ وہان قبر عیسی کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین **باب قرب الساعۃ وان من مات فقد قامت قیامتہ** باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کے اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مر گیا بتحقیق قائم ہوئی قیامت اوسکی ف ح ظاہر یہ ہی کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہی کہ جو کچہہ کہ رہا ہی اوس مدت سی کہ اوسکی لیی رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت و من مات الخ بہی لفظ حدیث کی ہین کہ مولف نی یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہہ کہ قیامت مین احوال اہوال واقع ہونی ہین کچہہ نمونہ اوسکا اوسکی حق مین واقع ہو جاتا ہی ف ت ع کہا تورپشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک کبری اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لیی اور دوسری قیامت وسطی اور وہ عبارت ہی مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ ہو وہ نزدیک ایک وقت کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد یہان یہ اخیر ہی اور ظاہر یہی ہی کہ مراد ساعۃ سی کبری ہی یا اعم ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوۃ والسلام کی لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف کتابون مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ کہاتین احتمال دونونکا رکہتا ہی اور حدیث عائشہ کی آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر **الفصل الاول**

عن شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين قال شعبة وسمعت
قتادة يقول في قصصه كفضل احدهما على الاخرى فلا ادري اذكره عن انس او قاله قتادة متفق عليه
روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی نی انس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بھیجا گیا ہوں میں اور قیامت مانند ان دونوں انگلیوں کی
یعنی انگلی شہادت اور بیچ انگلی کی کہا شعبہ نی اور سنا میں نی قتادہ سی کہتی تہی اپنی وعظ میں ف ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ساتھ قیام قیامت کی ان دونوں انگلیوں کو ہی ت مانند زیادتی اور بڑہاو ایک کی اون دونوں میں سی بیچ کی انگلی
ہی دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہی ف ح یعنی جسقدر بیچ کی انگلی بڑہی ہوئی شہادت کی انگلی سی ہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سے
بھی مانند اسکی ہی کہ میں آگی قیامت سی آیا ہوں اور قیامت پیچھی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی ت پس نہیں جانتا میں کہ اس بیان کو قتادہ نی
انس سی نقل کیا یا خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور تعیین نہیں کہ انس سی ہو اسپر یہ احتمال ہی کہ انس نی خود کہا یا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ بیان آنحضرت کیسی ہی وعن جابر قال سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم يقول قبل ان يموت بشهر تسئلوني عن الساعة وانما علمها عند الله واقسم بالله ما على الارض من نفس
منفوسة ياتي عليها مائة سنة وهي حية يومئذ رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا میں نی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سی کہ پوچھتی ہو تم مجھسی وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا
اور نہیں ہی علم اوسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی ف ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کیسی پوچھتی ہو وہ خود مجھکو معلوم نہیں ہی
اور اوسکو سوای خدای تعالی کی کوئی نہیں جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تمسی بیان کرتا ہوں کہ اسکا علم رکہتا ہوں جیسیکہ فرمایا ت اور
قسم کہاتا ہوں میں اللہ کی کہ نہیں ہی روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر برس اور وہ زندہ ہو اوسدن کہ سو برس اوسپر گذریں
نقل کی یہ مسلم نی ف ح ع یعنی طبقہ اور قرن آدمیوں میں سی کہ بیچ زمانہ میری یعنی میری موجود ہیں سو برس کی مدت میں سب مرجاوینگی اور کوئی
اونمیں سی باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہیں اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اس سی مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی
اور فرمایا آنحضرت نی یہ کلام بطریق غالب کی و الا جیتی رہی ہیں بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان رضی و غیرہما کی اور ظاہر تر یہی ہی کہ معنی
لا یعیش نفس مائة سنة کی بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آئندہ کی پس نہیں حاجت ہی طرف اعتبار غالب کی چنانچہ کہا
بعضوں نی کہ پیدا ہوئی تھی اوس سال کی تمام ہوگئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضوں نی انکار پر
علمای حق نی خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودوں اور موجودوں روی زمین پر تہی اور بحکم خبر صادق کی
چاہیی کہ باقی اونکا سو برس نگذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مرگئی ہوں اور جواب دیتی ہیں اسکا علما کہ خضر اس عموم سی مخصوص ہیں ایسا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اپنی امت کی احوال کی دی ہی کہ میری امت میں کہ اوسوقت موجود ہیں بعد سو برس کی کوئی باقی نرہیگا
اور نہیں ہوتا خضر آنحضرت کی امت سی اور بعضوں نی کہا کہ قید ارض کی نکال دیا خضر اور الیاس کو اسلیی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی [illegible]
نی معالم التنزیل میں کہ چار شخص انبیا میں سی زندہ ہیں دو زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی اور خبریں بیچ وجود خضر علیہ السلام کی
سی تواتر پہنچی ہیں اگرچہ بعضی اسمیں تاویل کرتی ہیں کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن بکمل اولیا سی وجود اوس شخص کا بہی [illegible]
ہیں کہ ملاقات ان سی [illegible] کی ہی آیا ہی وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ياتي مائة سنة [illegible]

الارض نفس منفوسة اليوم رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین آویگی سو برس اسحال مین زمین

پر ہو کوئی شخص زندہ وسہ دن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت كان رجال من الاعراب يأتون النبي صلى الله

عليه وسلم فيسألونه عن الساعة فكان ينظر الى اصغرهم فيقول ان يعش هذا لا يدركه الهرم حتى تقوم عليكم

ساعتكم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب مین کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس

مین پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونمین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اوسکو بڑہاپا

یہانتک کہ قائم ہوگی تمپر قیامت تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی ہنوز آخر بڑہاپی کو نہین پہنچیگا کہ تم سب مر جاؤگی اشارت کی طرف کی

ہو جانی اوس طبقہ کی اور فنا ہو جانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیی فرمایا ساعتکم ظاہر یہی ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری سی تہا اور جواب

علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد مر جانا سب کا ہی اور ظاہر یہ اکثر

کا اور یہ غالب ہی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** المستورد بن شداد عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال بعثت في نفس الساعة فسبقتها كما سبقت هذه هذه واشار باصبعيه السبابة والوسطى رواه الترمذي

اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین بیچ ابتدا قرب قیامت کی

اور اوائل علامات اوسکی پس بڑہا مین قیامت سی جیسیکہ بڑہی ہی یہ اونگلی یعنی بیچ کی اس انگلی یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتہ دو

اونگلیون اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني

لارجو ان لا تعجز امتي عند ربها ان يؤخرهم نصف يوم قيل لسعد وكم نصف يوم قال خمسمائة سنة رواه ابو داود

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ امید رکہتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک

پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کی اور کتنا آدہا دن کہا سعد نی آدہا دن پانسو برس

کا ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** ح یہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون یعنی ایک دن نزدیک پروردگار

تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز کی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ امت اس

کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری اور بقا اونکا کم اس سی ہو نہ اگر زیادہ

ہو تو ہو سکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قائم نہین ہوگی اور اس امت کو ہلاک نہین کریگا بعد اسکی جو کرے چاہا

ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور باامن شدائد اور عقوبات سی نگاہ رکہیگا اور اونکو فتنین نہین پہنچینگی

کہ اوسی مستہلک اور مستاصل ہو جاوین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالون مین ثابت کیا ہی کہ بقا ہی امت بعد ہزار برس کی

رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**

انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق من اوله الى آخره فبقي متعلقا بخيط في آخره

فيوشك ذلك الخيط ان ينقطع رواه البيهقي في شعب الايمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی حال اس دنیا کا یعنی دنیا کی قریب ختم ہونی مین اور قرب ہونی قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک پس باقی

رہا لٹکا ہوا مانند ایک تاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ ٹوٹ جاوی یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب

باب لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس

اب ہی بیچ بیان اسکی کہ برپا نہیں ہوگی قیامت مگر بدلوگونپر یعنی نیک سب مرجاوینگی اور بد باقی زمین کی بیچ قائم ہوگی قیامت اور جب تک وجود نیکون کا دنیا میں ہی قیامت قائم نہیں ہوتی جیسیکہ اوپر گذرا آخر عہد عیسیٰ کی بیچ ایک ہوا خوشبودار چلیگی کہ مسلمان سب جاوینگی اور بدکار باقی رہینگی کہ آپسمین گدہونکی مانند اختلاط کرینگی پس اونپر قائم ہوگی قیامت

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الارض الله الله وفی روایة قال لا تقوم الساعة علی احد یقول الله الله رواه مسلم روایت ہی انس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برپا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوی زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہیں رہیگا کہ ذکر خدا کا کری اور اوسکو پوجی بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگی اور ایک روایت میں یون آیا ہی کہ فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت اوسپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ ف ح اس سی معلوم ہوا کہ انتظام عالم بسبب برکت علمای عاملین کی اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کارون کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹھا لینگی عالم ہی نہیں رہیگا یہ نقل کی یہ مسلم نی

وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة الا علی شرار الخلق رواه مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کی نقل کی یہ مسلم نی ف ح ع مراد خلق سی آدمی ہین اور اونکی مراد شریر سی گنہگار ہین اور متصف ساتھ معصیت گناہ کی آدمی ہین تمام خلق اور اگر کہا جاوی کہ کیا تطبیق ہی اسمین اور حدیث سابق میں لا یزال طائفة من امتی حتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامة کہینگی ہم کہ پہلی حدیث مستغرق وقت ہی تمام زمانونکو عام ہی اور نہین اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوای اس زمانہ کی مراد ہی

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصة وذو الخلصة طاغیة دوس التی کانوا یعبدون فی الجاهلیة متفق علیه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سرین عورتون بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کی ف ح دوس ایک قبیلہ ہی یمن سی اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خ معجمہ اور لام کی اور دونون کی پیش سی بھی آیا ہی نام بتخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تھی اور وہان ایک بت تھا کہ نام اوسکا خلصہ تھا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتی تھی اور آنحضرت نی جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تھا اوسکو خراب کیا پس فرماتی ہین کہ اخیر زمانہ میں یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگی اور عورتین اونکی گرد اوس بتخانہ کی طواف کرینگی اور راوی کہ ابو ہریرہ ہین یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کی کہا ہی کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتی تھی اوسکو زمانہ جاہلیت مین ف ح علما یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نی جو کہا ہی کہ وہ بتخانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر میں مسامحہ ہی یہ نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی

وعن عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یذهب اللیل والنهار حتی یعبد اللات والعزی فقلت یا رسول الله ان کنت لاظن حین انزل الله هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون ان ذلک تاما قال انه سیکون من ذلک ما شاء الله ثم یبعث الله ریحا طیبة فتوفی کل من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیه فیرجعون الی دین ابائهم رواه مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی نہیں جاتی رہیگی رات اور دن یعنی فانی نہیں ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجی جاوین لات و عزی کہ نام دو بتون مشہور کی ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تھی مین البتہ گمان کرتی جسوقت بھیجی اللہ تعالیٰ نی یہ آیت کہ وہ اللہ کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کی اور دین درست کی تا غالب کری اوسکو سب

دینون پر اگرچہ ناخوش کہین اوسکو مشرک ف ح چونکہ مدلول اس ابیات کا یہی ہے کہ سب دین باطل ہیں اور بت پرستی زائل ہوا دین اسلام سب پر غالب
ہو پس یہ گمان کرتی تھی بلکہ یقینا جانتی تھی ت کہ بت پرستی تمام ہو گئی اور زائل ہو گئی اور نہین ہونگی بعد اسکی کبھی ح جب آپ نے یہ خبر دینی میں فرمایا آنحضرت
نے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا اس سے یعنی بعض اوس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہے خدا تعالی نے اور بیان کیا اوسکو ساتھ
قول اپنے کی پھر بھیجیگا خدا تعالے ایک ہوا خوشبودار پس مار ڈالیگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دل میں ہوگا مقدار دانہ رائی کی ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہین ہے بہتری کچھ بیچ
اوسکی یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس تبہ ہونگی اور پھر جاوینگی طرف دین باپون اپنے کی نقل کی یہ مسلم نے ف
ح یعنی حکمت الہی اخیر زمانہ میں کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الہی کی ہی بدون قائم ہونیکی نیکون پر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ
يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ
لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ
مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ
النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ
فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا
اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ فَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهِ فَيُصْعَقُ وَيُصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ
الطَّلُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ
اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیگا دجال پس رہیگا
چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینے
یا چالیس برس ف پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئی ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بھی
ذکر کی گئی ت پس بھیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈھونڈینگے عیسی دجال کو پس مارینگے اوسکو
ٹھیرینگے عیسی علیہ السلام سات برس لوگون مین نہوگی درمیان دو شخصون کی دشمنی ف ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل کی اور طریقہ محمود
کی دوست ایک دوسرے کی ہونگی اگرچہ ہین اور ٹھیرنا عیسی کا سات برس بعد مارنے دجال کی ہوگا والا پہلی معلوم ہو چکا ہے کہ مدت ٹھیرنے عیسی کی
پینتالیس برس ہونگی ت پھر بھیجیگا اللہ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ بھلائی
سے ہی یا ایمان سے شک راوی ہے کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سے گیا ہوگا اندر پہاڑ کی یعنی
بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہینگی بدترین لوگ بیچ
سبکی پرندون اور گرانی درندون کی ف ح یعنی فسق و فساد اور قضای شہوات نفسانی مین ایسے سبک اور تیز ہونگے جیسے پرند اور ظلم اور خونریزی
و فساد مین ایسے گران اور مستقر ہونگے جیسے درندے اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگے علم و حلم سے بلکہ غالب ہوگی اونپر دست درازی اور غضب اور
اور ہلاک کرنا اور قلت رحمت ت نہ جانینگے وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگے ناشرع سے پس صورت پکڑ کے آویگا واسطے اونکی شیطان پس کہیگا کیا نہین

نہین شرم کرتی تم ف ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حالیہ سی اونکو بت پرستی کیطرف بلاویگا لیں گی
کہینگی وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اونکو بت پوجنی کا ف ح یعنی از راہ توسل کی کہ اسلئے اوس سے
ہوگا جیسیکہ اللہ تعالی نی خبر دی کفار کی اعتقاد کی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہ کہ وہ اسی حالت میں
ہوگا رزق اونکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پہر پہونکا جاوی گا صور مین اور قائم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا اوس صور کو کوئی مگر کہ جھکاویگا
گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف ح یعنی اوسکی دہشت سی لوگونکی دل پھٹ جاوینگی اور قوت بحال نعطل و سست ہو جاوینگی اور
اثر اوسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسیکہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہی پس اسمین ایک طرف جھکی ہوتی ہی اور ایک اونچی ت فرمایا
آنحضرت نی پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تالاونکو پانی پلاوی پس اشتغال کار مین مرجاویگا وہ شخص
اور مر جاوینگی لوگ عین کاروبار مین پہر بھیجیگا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا مینہ گویا شبنم کی بسبب اوسکی بدن لوگونکی کہ گل گئی ہونگی قبر مین
پہر پہونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی ناگہان وہ لوگ کہ زمین سی زندہ ہوئی ہونگی اوٹہہ کہڑی ہونگی اور دیکہین گی ہول قیامت کی پہر کہا
جاویگا لوگونکو ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہیراؤ اون لوگونکو اسلیے کہ پوچھی جاوینگی کردار سی اور حساب لیا جاویگا اونکا
پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگونمین سی لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی
جناب عزت سی پوچھینگی کہ کتنونمین سی کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنونمین یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی
اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لیی ہزار شخص مین سی نوسو ننانوین ف ح اس سی معلوم ہوا کہ ہزار مین سی ایک بہشت کو جائیگا اور
باقی سب دوزخ مین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اس سی کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہین گی چنانچہ یہی حدیث ابی سعید کی پہلی فصل باب الحشر کی مین آیا
کہ یہ جماعت دوزخیونکی یاجوج و ماجوج سی ہونگی ت پس وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بڈھا ف ع یہ کنایہ ہی اوس دن کی درازی سی یا
شدت و محنت سی کہ اوس دن مین ہوگی اسلیے کہ بڑہاپا غم و محنت مین جلدی پہنچتا ہی ت اور یہ وہ دن ہی کہ بیان کیا جاویگا اوسکو اللہ تعالی
اوسمین امر عظیم سی اور سختی سی ف ح کشف ساق کنایہ ہی خوف اور ہول اور شدت و سختی سی یعنی مشہور یہی ہی اور اصل اسکی یہ
ہی جو کوئی شدت و محنت مین پڑتا ہی اوسکی اہتمام مین دامن پنڈلی سی اوٹہا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سی کہل جاتی ہی اور بعضی نی تفسیر
اس آیہ کریمہ کی بہت سی کی ہی لیکن اکثر و نکی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو کہی گئی ودیکہیں حدیث لا تنقطع الہجرۃ فی باب التوبہ ذکر کی گئی
معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کی

باب النفخ فی الصور

یہ باب ہی بیچ بیان پہونکنی صور کی ف ح صور
بیش سی شاخ کہ اوسمین پہونکتی ہین اور مراد بیان نفخ سی ہی کہ اسرافیل دو بار پہونکین گی اور وہ قرن مین ایک بار فنا کی لیی بندون کی اور دوسرا
زندہ کرنی مردونکی لیی

الفصل الاول

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین
النفختین اربعون قالوا یا ابا ہریرۃ اربعون یوما قال ابیت قالوا اربعون شہرا قال ابیت قالوا اربعون سنۃ قال ابیت
ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء الا یبلی الا عظما واحدا وہو عجب الذنب ومنہ یرکب
الخلق یوم القیامۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کل ابن آدم یاکلہ التراب الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب
روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون نفخونکی یعنی نفخہ مارنی اور زندہ کرنیکی چالیس ہین پوچہا لوگو
نی ای ابو ہریرہ ایا مدت مذکور چالیس دن ہی کہا ابو ہریرہ نی نہین جانتا مین کیا کہون آیا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نی چالیس

برس ہین کہا نہین جانتا مین ف ح یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہے یعنی یا مفصل سنا اور اوسکو بھول گیا مین جزما نہین کہہ سکتا کہ مراد کیا ہے کیونکہ
اسمین مجمل ہے اور حدیث مین مفصل ہے کہ وہ چالیس برس ہین ت اور فرمایا آنحضرت نے پھر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سے پانی پس اوگینگے
اور پیدا ہونگے آدمی اوس سے اور جاندار جیسے کہ اوگتا ہے اور پیدا ہوتا ہے سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہے آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی نہو یعنی تمام اعضا اور اجزا
اوسکے پرانی اور بوسیدہ ہو جاتی ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہے ف م ساتھہ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی ہے نیچے
ریڑہ کی درمیان دو سرین کی ہے اور عجم الذنب بتبدیل میم سے بھی آیا ہے اور عجب اور عجم دونون یعنی اصل کو اور جڑ کو کہتے ہین اور ذنب بمعنی دم کی اور
چونکہ وہان ہے اوسکا یہ نام رکھا گیا ت اور اوس ہڈی سے ترکیب دیجاوینگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سے دن قیامت کی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا تمام بدن آدمی کا کھاتی ہے مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہین کھاتی یعنی
ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس سے پیدا کیا گیا ہے اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیا جاویگا ف ع اور بیان اونکا ہے کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین
اسلیے کہ اللہ تعالی نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوے جسد انبیا کی اور ایسے ہی جو کہ اونکے حکم مین ہین شہدا اور اولیا سے اور نہین مین سے خوف دن ہین
کہ جو سدا اذان دیتے ہین پس یہ اپنی قبرون مین زندہ ہین مانند زندون کی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبض اللہ
الارض یوم القیامۃ ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض متفق علیہ
اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مٹھی مین لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان
کو اپنی دائین ہاتھہ مین ف ع ح شاید کہ مراد ان دونون سے بدل دینا اونکا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یوم تبدل الارض غیر الارض
والسموات یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کیسے کہ اوبا ہم خلق کی اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہے اسپر
کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹھانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہے اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کی زیادہ ہے
اوسکو تخصیص کیا ساتھہ دائین ہاتھہ کی کہ اشرف بائین سے ہے پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی دائین ہاتھہ مین ت پھر فرماویگا
اللہ تعالی کہ مین ہون بادشاہ یعنی نہین ہے بادشاہت مگر میرے لیے اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین دعوی بادشاہی
کا کرتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوی اللہ السموات یوم القیامۃ ثم
یاخذہن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین بشمالہ وفی روایۃ یاخذہن بیدہ الاخری ثم یقول
انا الملک این الجبارون این المتکبرون رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لپیٹیگا اللہ
آسمانونکو دن قیامت کی پھر لیگا اونکو اپنی دائین ہاتھہ مین پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی
یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پھر لپیٹیگا زمینونکو اپنی بائین ہاتھہ مین اور ایک روایت مین آیا ہے لیویگا زمینونکو اپنی دوسرے ہاتھہ مین پھر فرماویگا مین
ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالی نقل کی یہ مسلم نے وعن عبد اللہ بن مسعود قال جاء حبر من الیہود الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال یا محمد ان اللہ یمسک السموات یوم القیامۃ علی اصبع والارضین علی اصبع والجبال والشجر علی اصبع والماء والثری علی اصبع وسائر الخلق
علی اصبع ثم یہزہن فیقول انا الملک انا اللہ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعجبا مما قال الحبر تصدیقا لہ ثم قرأ وما قدروا اللہ
حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون متفق علیہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا آیا ایک عالم یہود مین سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی تھامیگا

آسمانونکو روز قیامت کے ایک اونگلی پر اور زمینونکو ایک اونگلی پر اور پہاڑونکو اور درختونکو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کی بہی کی تری مٹی کو ایک اونگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک اونگلی پر پہر ہلاویگا اونگلیونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا فقط یہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہی اور حقیقی معنی ہاتہہ اور انگلی اور ہلانی کی منظور و ملحوظ نہین مثل کلام عرب کی یہ ہی کہ جسکی سخاوت کا وصف کیا چاہتی ہین جود و کرم کی تو کہتی ہین کہ دونون ہاتہہ اوسکی فراخ وکشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتہہ نہون کہ دونون ہاتہہ کٹی ہون یا اول پیدا ایسی ہی بی ہاتہہ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت و ملک رانی کی وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹہا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہو اور بیٹہنی کی چیز کچہہ نہو اور یہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کی لیی اس سی کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتہہ سی یہ ہی اور تخت سی فافہم اور یہ بہی تعجب کیا آنحضرت نی یہود کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسا کہ کہا ہے بعض نی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ازراہ تعجب کی ہنسی اور سمجہہ سی کہ کہا اوس عالم یہود کی نی واسطی سچا کرنی اوسکی یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا یہ سبب تکذیب عالم مذکور کی نہ تہا بلکہ سبب اوسکی تصدیق اور راست گوئی جاننی اوسکی کی تہا پہر پڑہا آنحضرت نی یہ آیت اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جاننی اوسکی کی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیی اور نہ تعظیم کی اوسکی جیسا کہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کی اور آسمان لپٹی ہوئی ہون اوسکی داہنی ہاتہہ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اوس چیز کہ شریک کرتی ہین مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچہہ کہ یہود نی کہا تفسیر و تفصیل اوسکی نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مضمون اس آیت کی اوس دن کہ تبدیل اور تغیر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلہ مین اور زمین اور تبدیل کیی جاوینگی اور پیدا کیی جاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کے پس کہان ہونگی لوگ اوس دن فرمایا آنحضرت نی لوگ اوس دن پل صراط پر ہونگی ف ح مراد صراط سی معہود ہی یا جسر اطلاق کیا ہو اور اصل صراط یعنی راہ کی ہی اور تبدیل زمین کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نی کہ لاہ پر جاویگی ساتہہ ہو سفید پس کہاوینگی اوسکو مومن اپنی قدمونکی نیچی سی تا کہ فارغ ہو حساب سی چنانچہ مؤید اسکی حدیث اول باب حشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتہہ جہڑ جانی ستارون اوسکی اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اوسکی کی ہی اور طیبی نی کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات مین جیسا کہ کہین تبدیل کیا مینی دراہم کو دینارون سی یعنی درہم کی بدلی دینار لیی مینی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسے کہین تبدیل کیا مینی حلقہ کو خاتم سی یعنی چہلہ کو پگہلا کر شکل انگوٹہی کی بنایا پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمانکی ساتہہ اور زمین و آسمانکی دونون احتمال رکہتی ہی اور آثار واخبار سی تبدیل صفات اکثر ہی ابن عباس نی فرمایا کہ زمین وہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگا اور بیہقی نی کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچہہ بلندی و پستی نہ رہیگی اور بیشک اللہ تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کردی جیسا کہ بعضی آثار واخبار اسپر بہی دلالت کرتی ہین امیر المؤمنین علی سی آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگی چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید پاکیزہ کہ اوسپر کسی نی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغیر ذات کا ہی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ اور آنحضرت کا نقل کی ہی مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپیٹی جاوینگی دن قیامت کی ف ح یعنی اوڑہا کر گوشہ مین ڈالی جاوینگی جیسا کپڑی کو لپیٹ کہ گوشہ مین ڈالدیتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اونکی اور جاتا رہیگا پہیلاو اونکی روشنی کا عالم سی نقل کی ہی بخاری نی

الفصل الثانی

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انعم وصاحب الصور قد التقمہ واصغی سمعہ وحنی جبہتہ ینتظر متی یؤمر بالنفخ فقالوا
یا رسول اللہ وما تأمرنا قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا آنحضرت نے کیونکر چین
سی اور خوش رہوں میں حال آنکہ صاحب صور کہ اسرافیل ہیں لئی ہوئی ہیں ایک طرف صور کی اپنی مونہہ میں پہونکنی کی لیے اور جہکائی ہوئی ہی کان اپنا
کان لگائے ہی جناب حق میں کہ جب فرماوی پہونکنی کو اوسیوقت پہونکوں اور جہکا رہا ہی پیشانی اپنی یعنی جیسیکہ عادت ہی نرسنگا بجانیوالوں کی
یعنی طیار ہو رہا ہی بجانی کی لیے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے صور پہونکنی کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہی تو کیا فرماتی ہیں آپ ہمکو یعنی ہم کریں کیا
لیے اب اوس وقت یا مطلق وقت سختیونکی فرمایا کہو کافی ہی ہمکو اللہ اور اچہا ہی کارساز وہ ف یعنی التجا درگاہ حق میں لیجاؤ اور اوسکی فضل
وکرم پر بہروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہی کہ جب کہ سختی اور محنت و خوف پیش آوی تو اوسکو پڑہیں تا اوس سے سلامت رہیں چنانچہ حضرت ابراہیم نے
اوسکو آگ میں ڈالی جانی کی وقت پڑہا اور ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی جسوقت کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم
ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی وابو داود
والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صور ایک سینگ ہی کہ پہونکا جاویگا اوسمیں ف
یعنی اسرافیل پہونکینگے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہی سر صور کا مانند عرض آسمانوں کی اور زمین کے **الفصل الثالث** عن
ابن عباس قال فی قولہ تعالی فاذا نقر فی الناقور الصور وقال الراجفۃ النفخۃ الاولی والرادفۃ الثانیۃ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب
کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہی اور معنی آیت کی یہ ہیں کہ جب پہونکا جاویگا صور بیچ پس وہ دن سخت ہی
کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اوس دن کہ ہلیگا ہلانیوالا پیچہی آویگا اوسکی پیچہی آنیوالا کہ مراد راجفہ سے نفخہ
پہلا ہی کہ زمین و پہاڑ اوس سے ہل جاوینگی اور حرکت میں آوینگی مشتق رجفہ سے معنی ہلنی اور لرزنی میں پڑنیکی اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا کہ پہلی نفخہ
کی پیچہی پہنچیگا مشتق ردف سے معنی ایک چیز کی پیچہی پہنچنی کی نقل کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں وعن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صاحب الصور فقال عن یمینہ جبرئیل وعن یسارہ میکائیل اور روایت ہی ابو سعید سی کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی صور پہونکنیوالی کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ دائیں طرف اوسکی جبرئیل ہونگی اور بائیں طرف اوسکی میکائیل یعنی صور پہونکنی کی وقت وعن
ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ کیف یعید اللہ الخلق وما آیۃ ذلک فی خلقہ قال اما مررت بوادی قومک جدبا ثم مررت بہ
یہتز خضرا قلت نعم قال فتلک آیۃ اللہ فی خلقہ کذلک یحیی اللہ الموتی رواہما رزین اور روایت ہی ابی رزین سی کہا میں نے
یا رسول اللہ کیونکر پہیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد پوسیدہ اور خاک ہونیکی اور کیا ہی نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کہ اوس سے دلیل پکڑیں
فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہی تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی مینہہ کی کہ کچہہ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پہر گذرتا ہی تو اوس جنگل پر اسحال میں کہ
ہلتا ہی یعنی لہلہاتا ہی سبز کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الہی کی ہی اوسکی مخلوق میں اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا مردوں کو نقل کیں یہ
دونوں حدیثیں رزین نے **باب الحشر** باب بیچ بیان حشر کی ف حشر کی معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر
قیامت کو کہتی ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کر کے لیجاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اور اسکو حشر کہتی ہیں اور حشر دو ہونگی ایک بعد قیامت کے یعنی فنا کی
کی اور دوسرا پہلی قیامت کی اوسکی نشانیوں میں جیسیکہ حدیث میں آیا ہی کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگونکو حشر یعنی زمین شام میں ہانک کر
لیجاویگی جیسیکہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں اور بعضی حدیثیں ایسی ہیں کہ محتمل دونوں کو ہیں علماء نے دونوں احتمال کہی اور اختلاف کیا اور ظاہر یہ اول ہی

الفصل الاول فصل پہلا عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی
ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیہا علم لاحد متفق علیہ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جمع کیی جاوینگی لوگ روز قیامت کی زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہو بلکہ مائل بسرخی مانند چہنی ہوئی آٹی کی روٹی کی یعنی میدہ کی نہین ہوگا کسی کی
نہ مقدار مین نشان ہوگا اوس زمین مین نشان واسطی کسیکی یعنی مکان عمارت کسیکی نہین ہو چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابی سعید**
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفاھا الجبار بیدہ کما
یتکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ فاتی رجل من الیہود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم الا اخبرک
بنزل اھل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامہم بالام و
النون قالوا وما ھذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدھما سبعون الفا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالی اپنی
ہاتہہ مین ف ح یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتہہ سی دوسری ہاتہہ مین پہیر پہیر کرتی ہین یعنی گہڑتی ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پہر گرم
تہوبل مین ڈال دیتی ہین تا پختہ ہووی جیسیکہ الٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی سی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی
ہوگی ف ع جاننا چاہیی کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا کہ زمین روٹی ہو جاویگی اور طعام بہشتیونکا اول بہشت مین جانیکی وقت کہاوینگی اور بعضون
نی تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہہ بعید نہین ہی قدرت حق تعالی سی وہ قادر کہ زمین کو روٹی کر دی اور بہشتیونکی کہانا کر دی اور اولی یہی ہی
کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نی اور کچہہ تاویل کی ہی بخوف درازگی کی نہین لکہا تب پس بعد فرمانی آنحضرت کی اس حدیث کو آیا ایک شخص
قوم یہود سی اور کہا کہ برکت بہیجی خدای مہربان آپ پر ای ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ مہمانی بہشتیون کی یعنی جو کہانا کہ اول اونکی آگی
لاوینگی روز قیامت کی فرمایا آنحضرت نی ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہماری یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکی پہر ہنسی آنحضرت ف یعنی سبب موافق ہونی خبر آنحضرت کی ساتہہ خبر یہودی کی کہ تورات
سی خبر دی تہی اونسی اور سبب حاصل ہونی زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ آنحضرت کی خبر سی اور ہنسی آنحضرت مبالغہ سی یہانتک کہ ظاہر
ہوئین کچلیان آنحضرت کی پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ سالن اہل جنت کی کہ جسی روٹی لگا کر کہاوینگی وہ بالام ہی اور نون ف
بالام ب موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ یعنی اوسکی نہ سمجہی تب کہا اونہون نی اور کیا ہی یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تو
کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر بڑہا رہا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح یہ وہ جماعت کہ بی حساب بہشت
مین جاوینگی اور شاید اونکی جو ہوین ذات کی چاہنی سی ہو اور ہوسکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا
ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہوتا ہی اور یہ سکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سی جبکہ صحابہ یعنی اوسکی نہ سمجہی اور پوچہا آنحضرت نی یا
کہ یہودی بیان کری یا وحی الہی بیان کیا **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس
علی ثلث طرائق راغبین راھبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر
ویحشر بقیتہم النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا وتصبح معہم حیث اصبحوا وتمسی معہم حیث امسوا روایت ہی ابو ہریرہ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کیے جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کے اوپر تین فرقوں اور قسموں کے ف ع سوار ایک قسم ہے اون
تین میں سے اور باقی شامل ہیں دو فرقوں اخیرہ کو اور وہ دونوں پیادہ چلنے والے ہیں اور منہ کے بل چلنے والے جیسیکہ آتا ہے دوسری فصل میں ت ایک فرقہ
رغبت کرنیوالا یعنی بہشت میں اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی بیچ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون صفت اونکی ہے اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالا یعنی ڈرنیوالے
آگ دوزخ سے اور وہ وہ ہیں کہ ڈرتے ہیں لیکن اجتناب کیے ہوا اوس سے یعنی شبہے سے کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہے عبادت اوسکی سے خوف
ت بحال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ایک اونٹ پر ف یعنی بقدر مراتب
اپنے کی استراحت پاوینگے اپنی سواریوں پر اور باقی چلتے ہونگے اپنے قدموں پر اور یہ اعداد تفصیل مراتب اون دونوں قسموں کی ہے برسبیل کنایہ و تمثیل کے پس
جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمیں کمتر اور سرعت اور سبقت اوسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہیں ذکر کیے قیاس پر
چھوڑ دیے اور ہونا کتنے شخصوں کا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کے ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے
کہ وہ مرتبہ مقربوں کا ہے قسم انبیا اور رسولوں سے اور مقصود ذکر کرنا احوال امت کا ہے ت اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ یعنی اونکی ساتھ
رہیگی جہاں وہ رہینگے اور استراحت کرینگے اور رات گذاریگی آگ ساتھ اونکی جہاں رات گذارینگے اور صبح کریگی آگ ساتھ اونکی جہاں صبح کرینگے وہ اور شام
کریگی آگ ساتھ اونکی جہاں شام کرینگے ف ح یہ بیان تیسرے فرقہ کا ہے کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی اونکی جدا نہیں ہوویگی اور شارحوں کو اختلاف ہے
اسمیں کہ یہ حشر روز قیامت کا ہے بعد اٹھنے مردوں کے گور سے یا پہلے اوسکے ہے علامات قیامت سے کہ جاوینگے محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہے اور اول
و صواب تر ہے واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انكم محشورون حفاة
عراة غرلا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين واول من يكسى يوم القيامة ابراهيم وان اناسا من اصحابي يؤخذ بهم ذات الشمال
فاقول اصحابي اصحابي فيقول انهم لن يزالوا مرتدين على اعقابهم مذ فارقتهم فاقول كما قال العبد الصالح وكنت
عليهم شهيدا ما دمت فيهم الى قوله العزيز الحكيم متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس سے اونسے نقل کی نبی صلعم
سے فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاؤگے اوٹھائے جاؤگے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ ف اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ جب مردے قبروں سے اوٹھینگے تو تمام اجزا
بدن کے بدستور ملجاوینگے اسلیے کہ جب جو چیز یعنی ستر کا کہ واجب الازالہ تھا دنیا میں بدستور ہو جاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہو
اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال متعلق ہونے علم اللہ تعالی کی ساتھ کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی بہ نسبت اشیا ممکنات کے ت
پھر پڑھی حضرت نے یعنی از راہ استشہاد و اعتقاد کی آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنے اونکو اول پیدایش میں یعنی ماں کی پیٹ سے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ
ویسا ہی پھر پیدا کرینگے ہم قبروں سے دن قیامت کے وعدہ لازم ہے پیدا کرنا ہم پر بلاشبہ ہیں ہم کرنیوالے یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اوسکا
اور فرمایا آنحضرت نے اور اول اون شخصوں کی کہ پہنائی جاوینگے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہیں ف ح اسلیے کہ اول اون شخصوں کی ہیں کہ ننگا کیا اونکو
ہیں یا اسلیے کہ اول راہ خدا میں ننگے کیے گئے ہیں آگ میں ڈالنے کے لیے پس اس فضیلت سے اسوجہ کہ دلیل نہیں ہو سکتی ہے اوپر افضل ہونے
اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت میں یہ اعزاز و اکرام اونکا ہے بعلاقہ باپ ہونے آنحضرت کے علاوہ اسکے کہ بعضے روایت میں آیا ہے
کہ آنحضرت بھی ساتھ کپڑوں کے دفن کیے گئے ہیں اونہیں اوٹھینگے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہے یہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پھر دیکھو

بیچ حدیث جامع صغیر میں انا اول من تنشق عنه الارض فاكسى حلة من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك
المقام غيري رواه الترمذي عن ابي هريرة ت اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابیوں میں سے پکڑے جاوینگے اور لیجائے جاوینگے بائیں ہاتھ

کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اودھر ہے ہوگی پس کہونگا میں یعنی بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانی اونکی کہ یہ اصحاب میری ہیں اور میری اصحاب ہیں
لیجاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہ ہمیشہ پہرے گئے دین سے اور پہرے اپنی ایڑیوں پر اوسوقت سے کہ جدا ہوا تو اون سے پس کہونگا میں جیسا کہ کہا بندہ
صالح نے یعنی عیسی نبی نے اور تہا میں اونپر گواہ اور واقف اونکی احوال کا جب تک کہ تہا میں درمیان اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیہ ہی العزیز الحکیم تک اور
مضمون تمام آیہ کا یہی کہ عیسی نے کہا جب تک میں اونمیں تہا اونکی حال پر واقف تہا اور نہ چہوڑا میں نے کہ کفر کریں اور سوا حق کی کہیں اور جب اوٹہالیا
تو نے مجکو اونمیں سے تہا تو نگہبان اور واقف اونکی حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد ہے یعنی حاضر ہے اگر عذاب کریگا تو اونکو اور گرفتار کریگا تو اونکو اونکی کرتوت پر تو بندے
تیرے ہیں جو کچہ چاہے تو کرے تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کیوں کرتا ہے تو اور اگر بخشے تو اونکو اور درگذر کرے تو اونکی عذاب سے تو غالب اور حکیم ہے اور
مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہیں ہیں اسلیے کہ ہمکو یقینا معلوم ہے کہ کوئی اونمیں سے بعد آنحضرت کی مرتد نہیں ہوا بلکہ مراد اونسے وہ لوگ ہیں جو اعراب
ہیں کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ میں اور پہر مرتد ہو گئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور اسود اور مانند اونکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن

عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر الناس يوم القيامة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول الله الرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض متفق عليه

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جمع کیے جاوینگے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگی بدن بے ختنہ
کہا میں نے یعنی عائشہ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب دیکہینگے بعض اونکا طرف بعض کی یعنی مرد و عورت ننگا دیکہینگے مردوں اور عورتوں کو پس انکی ننگا
جمع ہونیکی حالت میں پس فرمایا آنحضرت نے ای عائشہ کار اوسدن میں سخت تر ہے اس سے کہ نگاہ کریں بعضے بعضوں کو یعنی کہاں فرصت و شعور ہوگا
اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کرسکے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے لکل امرئ منهم یومئذ شان يغنيه نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس

ان رجلا قال يا نبي الله كيف يحشر الكافر على وجهه يوم القيمة قال اليس الذي امشاه على الرجلين في الدنيا قادرا على ان يمشيه على وجهه يوم القيمة متفق عليه

اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا ای نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنی منہ پر دن قیامت
کی یعنی کیونکر ممکن ہے کہ منہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں ہے شان یہ کہ جسنے چلایا اوسکو دونوں پاؤں پر دنیا میں قادر ہے چلانی اوسکی منہ
کی بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلقى ابراهيم اباه آزر يوم القيمة وعلى وجه آزر قترة وغبرة فيقول له ابراهيم الم اقل لك لا تعصني فيقول له ابوه فاليوم لا اعصيك فيقول ابراهيم يا رب انك وعدتني ان لا تخزيني يوم يبعثون فاي خزي اخزى من ابي الابعد فيقول الله تعالى اني حرمت الجنة على الكافرين ثم يقال لابراهيم انظر ما تحت رجليك فينظر فاذا هو بذيخ متلطخ فيؤخذ بقوائمه فيلقى في النار رواه البخاري

اور روایت ہے ابوہریرہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا ملاقات کرینگے ابراہیم اپنی باپ
آزر سے دن قیامت کی اس حالمیں کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب رنج و فکر کی اور غبار ہوگا پس کہیں گے اوسکو ابراہیم کیا نہیں کہتا تہا میں
تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اور تجیز میں کہ خیر دونو جہان کی تجکو حاصل ہو پس کہیگا ابراہیم سے باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی
شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم ای پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تہا مجسے کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوسدن کہ اوٹہائی جاوینگے لوگ پس کونسی
رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کی رسوائی سے کہ رحمت سے دور ہے پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق میں نے حرام کی بہشت کافروں
پر یعنی الناس انکی مغفرت کی آج مقبول نہیں کہ یہ کافر ہے پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہے تیری پاؤں کی نیچی پس دیکہینگے ابراہیم

پاؤنکی نیچے ہیں تاکہ ہان ازر ہوگا کفتار آلودہ مٹی کو بر میں پس پکڑی جاوینگی پاؤن اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے ف ح آزر کی ایسی خوار صورت اسلیے بنجاویگی تا محبت پدری ابراہیم سے جاتی رہے اور کہا ہے علمانے اگرچہ ابراہیم نے آزر سے تبری کی تھی اور بیزار ہوئے تھے دنیا میں ولیکن جب آزر قیامت کو اونکو دیکھینگے تو پھر پدری کے دامن گیر اونکی ہوگی اور اوسکی لیے مغفرت چاہینگے شاید قبول ہو اور جب قبول نہوگی اور مسخ ہوا دیکھینگے ناامید ہونگے اور بیزاری ابدی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تھا کہ آزر کفر پر مرا واسطے جواز اسکی کہ ایمان لائی ہو مخفیہ اور اونکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اونکی اوسی حکم ظاہر پر تھی جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سے گیا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم في الأرض سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ آذانهم متفق عليه اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پسینا کرینگے لوگ دن قیامت کی یعنی ابتدائے امر مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور باز رکھیگا اونکو کلام سے یہانتک کہ پہنچیگا اونکی کانون تک ف ہ لوگ یعنی سب لوگ اور جس طریق اولی پسینا کرینگے پس ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سے ہے او ظاہر یہی ہے کہ انبیا او اولیا مستثنی ہین انسے اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہونیکی اور حاصل ہونیکی حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا اور لگام کریگا آگی آتا ہے کہ لوگ مختلف ہونگے اپنے احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن المقداد** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تدنى الشمس يوم القيامة من الخلق حتى تكون منهم كمقدار ميل فيكون الناس على قدر أعمالهم في العرق فمنهم من يكون إلى كعبيه ومنهم من يكون إلى ركبتيه ومنهم من يكون إلى حقويه ومنهم من يلجمهم العرق إلجاما وأشار رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده إلى فيه رواه مسلم اور روایت ہے مقداد سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہانتک کہ ہوگا آفتاب بمقدار ایک کوس کی اور بعضون نے کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگے لوگ بقدر اپنے عملونکی پسینہ میں پس بعضی اونمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک ف ح اور یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل اونکے بہت اور خوب تر ہین اور اسی قیاس پر اونکو سمجھنا چاہیے کہ جسکے جتنے اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگے اوتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا اور بعضی اونمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق اونکی گھٹنون تک اور بعضی اونمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سے وہ ہونگے کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی دہان تک پہنچیگا بلکہ اندر دہان کی آجاویگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے اپنے دہانہ مبارک کیطرف نقل کی یہ مسلم نے ف ح کہا ابن ملک نے اگر کہی تو کہ جب عرق مانند دریا کے بعضونکی دہانہ تک پہنچیگا تو کیونکر نہ پہنچیگا دوسرے کی ٹخنون تک جواب اسکا یہ دینگے ہم کہ ثابت کریگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل اوسکی پس نہین پہنچیگا اوسکے غیر کیطرف کچھ جیسے کہ ثابت کیا جاری ہونا دریا کا موسی کی لیے کہتا ہون کہ یہ جواب معتمد ہے اسلیے کہ تمام امور آخرة کی بحسب خرق عادت کے ہونگی نہ موافق سمجھ ہماری تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتے ہین ایک کو اونمین سے عذاب ہوتا اور دوسرے کو نعمت ہین اور ایک دوسرے کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکے دنیا مین یہ ہے کہ دو شخص سوتے خواب مختلف دیکھتے ہین ایک غمگین ہوتا ہے اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹھے ہوتے ہین ایک صحت پاتا ہے اور دوسرا درد و مصیبت مین

وعن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تعالى يا آدم فيقول لبيك وسعديك قال أخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من كل ألف تسعمائة وتسعة وتسعين فعنده يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد قالوا يا رسول الله وأينا ذلك الواحد قال أبشروا فإن منكم رجلا ومن يأجوج ومأجوج ألف ثم قال والذي نفسي بيده أرجو أن تكونوا ربع أهل الجنة فكبرنا فقال أرجو أن تكونوا ثلث أهل الجنة فكبرنا فقال أرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة فكبرنا قال ما أنتم

فی الناس الا کالشعرۃ السوداء فی جلد ثور ابیض او کشعرۃ بیضاء فی جلد ثور
اسود متفق علیہ ۔ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرمائیگا
اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی حشر میں اور ندا کریگا ای آدم پس کہیں گی آدم حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیری دونوں
ہاتھوں میں ہیں فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ میں بھیجنا ہی انکو جدا کر اپنی فرزندوں میں سے اور انکو نکال اور جدا کر کہیں گی آدم اور کیا ہی
مقدار دوزخ کی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے یعنی یہ مقدار دوزخیوں کی ہی ہر ہزار میں سی ایک جنت کو بھیج اور باقی دوزخ کو ف ع یہ حدیث
مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوس میں ہر سو میں سے ننانوے دوزخ کی لیے ہیں اسکا جواب کرمانی نے یہ لکھا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہیں ہے اور مقصود اس سے
تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہ کہ ہو مراد لشکر آگ سے کفار اور جو کہ داخل ہو آگ میں گنہگار نہیں پس ہونگی ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے
کافر اور ہر سو میں سے ننانوے گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نے کہا ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابو سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ
کا اوپر ماسوا یاجوج و ماجوج کی بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث میں ہی کہ یاجوج ماجوج کا واقع ہونا اور ابو ہریرہ کی حدیث میں یا اول متعلق جمیع خلائق کی ہی اور
دوسری مخصوص ساتھ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث میں شامل کفار اور گنہگاروں کو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی میں گنہگار مومنین کو ت پس
نزدیک اس حکم کی پورا ہو جائیگا خورد سال اور ڈالیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ یہ دونوں باتیں بالفرض والتقدیر ہیں یعنی بالفرض اگر
اوس وقت میں خورد سال ہو تو ہیبت اوس حال اور صدمہ اوس مقال کی سبب بڈھا ہو جاوے اور بالفرض اگر اوس وقت میں کوئی عورت حاملہ ہو مارے ہیبت کی
پیٹ اوسکا گر پڑے اور بعضوں نے کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ بھی اوٹھی اور ہیبت اوس مقام سے حمل اوسکا گر پڑے اور اسیطرح خورد سال بھی اوٹھیں اور
وقت وقوع اس حال کی بڈھی ہو جائیں پھر وقت جانے بہشت کی جوان ہو جائیں ت اور دیکھیگا تو ای مخاطب اوس حال میں لوگوں کو مست یعنی نشہ
میں بسبب خوف کی اور نہیں ہونگی وہ مست یعنی شراب سے ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی بیہوشی اور مدہوشی اوسی سے ہوگی کہا صحابہ نے یعنی خوف و حسرت
سی جبکہ سنا کہ جنتی ہزار میں ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم میں سی وہ ایک ہوگا کہ بہشت میں جائیگا فرمایا آنحضرت نے یعنی واسطے سمجھانے اور تسلی اونکی کہ
خوش ہو اور غم نکھاؤ پس تحقیق تم میں سے ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سے ہزار ف ع یعنی یاجوج و ماجوج اتنی کثرت سے ہونگی کہ باقی جن لوگوں
بیشمار ہر شخص کی تم میں سے ہزار اونمیں سے پس اسصورت میں بہت ہونگی اہل جنت اور اسمیں آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سے اور شاید کہ اہل
جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حوروں کی پس یہ صحیح ہو معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی الخ ارادہ کیا ساتھ کثرت انکی
امتیں ہیں سوا یاجوج و ماجوج کی کہ اگر تم ادہی اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار میں سی تو گنجایش رکھتا ہی جیسا کہ کہا راوی نے ت پھر فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہی امیدوار ہوں میں کہ ہو تم ایک چوتہائی اہل بہشت کی
پس اللہ اکبر کہا ہم نے یعنی تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پھر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہوں کہ ہو تم تہائی
اہل بہشت کی ف ع شاید کہ بتدریج بیان کیا آنحضرت نے اس امر کو تا کہ نہ پھٹ جائیں دل انکی بہت خوشی کی مارے دفعۃً یا بتدریج نازل ہوا ہو
کبھی دفعہ میں کہ پہلی چوتہائی ہوں پھر تہائی وغیر ذلک وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی بخوشی خبری سنانی کی ت پہلی بار
اور تہائی ف پس فرمایا کہ امیدوار ہوں یہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کی پس تکبیر کہی ہم نے فرمایا آنحضرت نے نہیں ہو تم درمیان لوگوں کی قلت میں مگر مانند
بال سیاہ کی بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع شاید کہ ورود اس حدیث
کا پہلی علم ہونے آنحضرت کی ہو ساتھ اسکی کہ امت دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اس لیے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہونگی اسی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چالیس تمام امت کی اور ممکن ہی یہ کہ ہو نصف بنسبت اول و آخرین کی اور ظاہر یہی ہے کہ یہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی نسبت
حدیث طویل کی کہ آگی آتی ہی وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مؤمن ومؤمنۃ ویبقی من کان
یسجد فی الدنیا ریاء وسمعۃ فیذہب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابو سعید سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی ف یعنی ظاہر کریگا شدت محنت اپنی خلق کی لیے اور یہ عبارت کنایہ ہے شدت
اور محنت اور فکر و غم سے بغیر نظر کرنیکی خصوص معانی مفردات پر جیسے کہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام میں تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضے کچھ تاویل نہیں کرتے
اور علم اسکا سپرد اللہ تعالی کرتے ہیں جیسے کہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمیں ت پس
سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت ف یعنی بسبب کمال شدت کی گر پڑینگی سجدہ میں واسطے طلب دور ہو جانی شدت کی بسبب اس
قرب کے اور مراد مومن مرد و عورت سے خالص مومن ہیں اور بعضے ضعیف روایت میں آیا ہے کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرینگی لوگ ت اور نہیں سجدہ کریگا وہ
کہ سجدہ کرتا تھا دنیا میں واسطے دکھانی اور سنانی لوگونکی ازراہ نفاق اور شہرت کی کرتا تھا نہ اخلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کرے پس ہو جاینگی پیٹھ اوسکی ایک
ہڈی بغیر جوڑ کی وہ ٹیڑھی نہیں ہو سکیگی اور اوٹھی کی پس نہیں سجدہ کر سکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیامۃ لا یزن عند اللہ جناح بعوضۃ وقال اقرءوا فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا
متفق علیہ اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا ایک شخص موٹا یعنی بھاری اور بڑا بیچ قیامت کی نہیں
برابر ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہیں ہوگی کچھ قدر و منزلت اوسکی اللہ کی نزدیک پر پشہ کے برابر اور فرمایا آنحضرت نے پڑھو تم یعنی اگر چاہو تو کہ جانو بیان اس کا کہ مغرور ہیں اور فخر کرتے
اچھا جانتے ہیں عمل اونکی ضائع اور بیکار ہو جاینگی یہ آیت کہ پس قائم نہیں کرینگی ہم اونکے واسطے یعنی کافرونکی لیے دن قیامت کے کچھ قدر و اعتبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
الفصل الثانی عن ابی ہریرۃ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الایۃ یومئذ تحدث اخبارہا قال اتدرون
ما اخبارہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارہا ان تشہد علی کل عبد وامۃ بما عمل علی ظہرہا ان تقول عمل
علی کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فہذہ اخبارہا رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب
روایت ہی ابوہریرہ سے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یومئذ اس دن بیان کریگی زمین اپنی خبریں فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو کیا ہیں خبریں زمین
کی کہ بیان کریگی اونکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہیں فرمایا پس خبریں زمین کی یہ ہیں کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد و زن
کی ساتھ اوس چیز کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اس طرح سے کہ کہیگی کیا مجھ پر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلان دن اور فلان دن یعنی فلانی مہینے میں اور فلانی
سال میں فرمایا پس یہی ہیں خبریں مذکورات زمین کی نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یموت الا ندم قالوا وما ندامتہ یا رسول اللہ قال ان کان محسنا ندم
ان لا یکون ازداد وان کان مسیئا ندم ان لا یکون نزع رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی بسبب غنیمت جاننی حیات کو پہلی موت کی اور سبقت کرو پہلی فوت ہونی عمر
فوت ہونی کی کہا صحابہ نے کیا ہی سبب ندامت اوسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ نہ زیادہ
کی نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ نہ باز رکھا اپنی نفس کو برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیامۃ ثلثۃ اصناف صنفا مشاۃ وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوہہم قیل یا رسول

اللّٰہِ وَکَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَهُمْ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ یَتَّقُوْنَ
بِوُجُوْهِهِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْکٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حشر کیے جاوینگی
لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلین گی اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کی بل چلتی ف ع اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ ملائی ہین
نیک اعمال ساتھ برے ون کے اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہین اور تیسری قسم کفار
ت کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سی چلین گی منہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پاؤن سی فرمایا تحقیق جس شخص نی چلایا اونکو پاؤن کی بل وہ
قادر ہی اوپر چلانی اونکی کی منہون کی بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچین گی ساتھ منہون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی ف ع یعنی اور مانند اوسکی
قسم موذیات سی یعنی منہ اونکی بجای اونکی ہاتھہ پانون کی ہو جائین گی جیسی کہ ہاتھہ پاؤن سی موذیات راہ سی اور بلندی اور پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسی ہی
اپنی منہون سی کرین گی اور منہ اونکی کام پاؤن کی کرین گی بلا تفاوت و لیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت فرمان برداری کہی اللہ تعالیٰ نی
اونکو خوار و سرنگون کیا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَاْیُ
عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہ کہ دیکھی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکھنا ساتھ آنکھہ کی ہو پس چاہیی کہ پڑہی سورہ اذا الشمس کورت
اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت ف ع یعنی کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پڑہنی والا انکا اگر حضور دل سی انکو پڑہی تو ایسا
احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہین کہ گویا آنکہہ سی دیکھتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ
كَاسِيْنَ وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَّمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِی اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ
فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ تحقیق سچی نی اور سچی کہی گئی نی
کہ اللہ تعالیٰ نی سچ خبر دی ہی اونکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیی جاوینگی تین قسم پر ایک قسم سوار کہانی والی پہننی والی یعنی جنپاس
اور خرچ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکھتی ہونگی اور ایک قسم کہینچینگی اونکو فرشتی زمین پر منہ کی بل اور جمع کرینگی اونکو فرشتی اور ہانکینگی طرف آگ دوزخ کی اور
ایک قسم پیادہ پا چلینگی اور دوڑین گی ف ع نہ چلین گی سہولت اور جلدی اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سی اور دوسری قسم کفار ہین اور
تیسری مسلمان گنہگار ت اور ڈالیگا اللہ تعالیٰ آفت و ہلاکت پیٹہہ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹہون پر سوار ہونگی پس نہین باقی رہیگی سواری یہانتک
کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکی لیی باغ دیگا اوسکو بدلی مین اونٹ کی اور باوجود اوسکی قدرت نہین پاویگا اوسپر اور ہم نہین پہونچیگا ف ع جاننا چاہیی
کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کی ہوگی و لیکن قول حضرت کا ان الرجل لیکون لہ حدیقۃ
صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی اسمین اور طیبی نی کہا کہ یہ حشر قیامت نہین ہی بلکہ
وہ حشر ہی کہ علامت قیامت سی ہی جیسی کہ اوس باب مین ذکر اوسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہی انتہی اور ملا علی قاری
نی قول توربشتی کا کہ اوسمین آیت و حدیث سی اوپر بکڑی ہی نقل کر کی ترجیح اسی کو دی ہی کہ یہ حشر قیامت ہی ہی اور لکہا ہی کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی یا
قول توربشتی کا صواب پر ہی اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہی بسبب قلت ابل کی ذکر کی ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کی اور ممکن ہی کہ مرفوع
اوسکا اس نہج کہا جاوی کہ یہ حدیث مل گئی ہی اور حدیث کی ساتھ یہ لائق ہی یہ کہ حمل کیا جاوی مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچہ توجیہ اسکی توربشتی نی ہی

باب ہی حساب اور قصاص **بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ** اور بیچ عمل کے بھی اسی باب کی حدیثیں

اور میزان کا مقصد حساب لینا اور بیان اوسکا ہی کہ کرداروں بندوں گنہگار روز قیامت کی اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالیٰ کو معلوم ہی اور اوسپر روشن ہی لیکن یہ اسلیے کرینگے کہ تا حجت پوری ہو اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہی یہ اعتقاد اوسکا واجب ہی اور قصاص عمل کی مانند اوسکی کہ کیا ہی اونہی جیسا کہ بدلی اور ظلم کرنا عوض ظلم کرنی کی اور مارنا عوض مارنی کی روز قیامت کی اور جیسے کسی سے کچھ کیا اور اوسکو آزردہ کیا اگرچہ چھوٹی ہو اونکی بدلہ اوسکا اوس سے لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسے کہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو بلایے اور اٹھائینگے جیسے کہ بکری شاخدار کی بی شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کا لینگے اور میزان عبارت ہی اوس چیز سے کہ جانی جاوینگی اوس سے مقدار ہین اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اوسکی دو پلڑے ہین اور زبان کہ جسکو ہم کانٹا کہتی ہین جیسے کہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور دوری درمیان دو پلڑوں کی ایسی ہوگی جیسے درمیان مشرق اور مغرب کی تولینگے اونمین نامہ اعمال کی کہ ایک پلڑے مین نیکیون کی اعمال نامے ہونگی اور ایک مین برائیون کی اور بعضون نی کہا ہی حسنات کو اچھی صورتون مین بنا کر لاوینگے اور سیئات کو بری صورتون اور تولینگے اور حدیث بطاقہ کی کہ آگی آتی ہی مقوی قول اول کی ہی خلاف نصوص ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی عائشہ رضی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب کیا جاوی روز قیامت کی مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد ہلاک سے عذاب ہی حضرت عائشہ رضہ کہتی ہین کہ جب مین نی یہ بات بطریق کلیہ کی آنحضرت سے سنی تو مشکل ہوئی مجھپر بسبب اشکال کی کہا مین کیا نہین فرمایا اللہ تعالیٰ یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب اونکی داہنی ہاتھ مین پس قریب ہی کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہی یہ حساب آسان فرمایا ہی مگر عرض یعنی اور ظاہر بیان کرنا فقط یہ جو کچھ کہ نہین جو کیا تو نی اور وہ کیا تو نی بغیر اسکی کہ کرید و کاوش کرین اوس سے اور دقت ڈالین اور پھر اوسکی تیسری فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہ ہی کہ نامہ اعمال اوسکا دیکھا دینگی تا دیکھی پھر درگذر کرینگے لیکن مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ کرید و کاوش کیا جاوی حساب مین اور دشواری ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچھ چھوڑا جاوی قلیل و کثیر سے ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہی اور اول عرض ظاہری فقط واقع حال یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہی کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب بیچ ہر اوس شخص کی کہ حساب کیا جاوی اور لفظ آیۃ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی اونکی نہین عذاب دیے جاوینگی اور راہ تطبیق کی آپس مین یہ ہی کہ مراد حساب سے آیۃ مین عرض ہی کہ ظاہر کرینگے اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پھر درگذر کیا جاویگا اوس سے واسطی اظہار فضل کی اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہی کہ دار و گیر کیا جاویگی واسطی اظہار عدل کی اور بزار وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا اوس سی اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سی دیوی تو اوسکو کہ محروم رکہی تجکو اور عفو کری اوس سے کہ ظلم کری تجپر اور سلوک کری تو اوس سی کہ قطع کری تجسی تفصیل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی بن حاتم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سی رب اوسکا یعنی بلا واسطہ ایسی طرح کہ نہوگا درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی ترجمان یعنی بیچ والا

کر سمجھا دی گا عمل اوسکا اور نہ پردہ کہ چھپا دی بندی کو اوسکی رب سی پس دیکھیگا دہنی طرف اپنی پس نہ دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگی بھیجی ہی عمل اپنی سی یعنی جو اعمال کہ
صورت بنکر آوینگی یا جزا اوسکی اور دیکھیگا بائین طرف اپنی پس نہ دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگی بھیجی ہی یعنی بری عمل ف ف یہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کچھ امر
اہم درپیش ہوتا ہی تو داہنی بائین دیکھتا ہی پس یہ دیکھنا ویسا ہی ہوگا ت اور دیکھیگا آگی اپنی پس نہ دیکھیگا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب
یہ حال ہی تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتھ ٹکڑی کھجور کی ہو ف ع یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتھ
ٹکڑی کھجور کی ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچھ لیکن کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تمہین اور آگ مین نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویسترہ فیقول اتعرف
ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورای فی نفسہ انہ قد ہلک قال سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا
لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہ واما الکفار والمنافقون فینادی بہم علی رؤس الخلائق ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنة
اللہ علی الظلمین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی
رحمت سی پس رکھیگا اوسپر محافظت اپنی اور ڈھانکیگا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین باسبب تشہیر گناہوں کی اوسکی ظاہر ہو نہ اوسکی شرمندہ اور رسوا ہو ف
ع اور مومن سی یہی مین شامل نکرو کی ہی یعنی کوئی مومن ایسا ہو اور یہ بھی ہی مراد ہو کہ صاحب ہو اور بعضوں نی کہا کہ مراد اس بندی کی حق مین ہی کہ عیب پوشی
کرتا تھا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تھا اور نہ رسوا کرتا تھا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تھا سبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تھا اللہ کی اچھی بندون کی
اور نہ باعث ہوتا تھا کسی کو کسی کی آبرو ریزی کا تو گویا اوسنی پردہ پوشی کرنیکا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکھیگا اوسکو از راہ جزا مطابق
عمل کی ت پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون
اون گناہوں کو یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اوس مومن سی ساتھ گناہوں اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب
اپنی اگلی گناہوں کی فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈھانکا مین نی اون گناہوں کو تجھ پر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیی آج کی دن پس دیا جاویگا
مومن عمل نامہ نیکیوں اوسکی کا اور لیکن کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلائق کی کہ یہ وہ لوگ ہین جنہوں نی جھوٹ باندھا اپنی رب پر خبردار ہو
لعنت ہی خدا کی ظالموں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
کان یوم القیمة دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا فکاکک من النار رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو
یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ کافر ہی سبب خلاصی تیری کا
آگ دوزخ سی ف ع لفظ فکاک کا گردن چھڑانی اور فکاک زیر ف اور زبر ف سی بمعنی وہ چیز کہ اوس سی گردن چھڑائی جاوی گویا مسلمان آگ دوزخ مین گرفتار تھا
اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بھیجا اور اوس مسلمان کو نکالا اور تاویل اوسکی یہ ہی کہ ہر مکلف کی لیی خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہ
بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا دوزخ مین تھا شامل کیا جاویگا ساتھ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تھا اور جو کوئی
بے ایمان گیا حال برعکس اوسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدلہ مومنوں کی ہی [illegible] اوسکی کی کہ دوزخ مین [illegible] کافر مومنوں کی
خلاصی کا ہوا [illegible] آگ سی اور مراد یہ نہین ہی کہ کافر [illegible] سبب مومنوں کی گناہوں کی [illegible]
[illegible] یہود و نصاری کی [illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُهٗ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگی حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کی پس کہا جاویگا اونکو کیا پہونچائی تمنی یعنی اوامر و احکام الہی امت کو پس کہینگی ہان پہونچا دئی تہی مین نی ای رب میری ف ع یہ نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب سی کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی ت پہر پوچہی جاویگی امت اونکی یعنی امت دعوت کو کیا پہونچائی تمکو یعنی نوح نی احکام ہماری پس منکر ہوگی امت اونکی اور کہی گی نہین آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قائل کرنی امت کی پس کہینگی نوح کہ گواہ میری محمد ہین اور امت اونکی ف ع یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ فرع ہوگی اور پہلی ذکر کیا حضرت کو تعظیم کی لیی اور کچہ بعید نہین ہی کہ حضرت بہی گواہی دین نوح کی لیی سیاہی کہ وہ جگہ نصرت کی ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو پس لایا جاویگا تمکو ف ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگی اور غرض کہ مین پہر لائی جاوینگی رسول اور اول اونکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگی گواہ اونکی کہ وہ یہ امت ہوگی ت پس گواہی دوگی تم کہ نوح نی پہونچا دئی تہی احکام الہی امت کو ف ع اور نبی تمہاری فرع تمہاری ہونگی یا تم اور نبی تمہاری ساتہ تمہاری گواہی دینگی پس اس صورت مین نبی انہین کا ذکر کرنا تغلیبًا ہوگا ت پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق اور تصدیق اس حال کی یہ آیہ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکی فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور عادل افضل تاکہ ہو تم گواہی دینی والی لوگوں پر یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہوینگی پیغمبر تم پر گواہ ف ع گواہی دینی اونکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہونچایا نوح نی ہر رسالت کہ بہیجی گئی تہی انپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اونپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب منکر ہونگی انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی منکر ہونگی کہ ہمکو کسینی کچہ نہین پہونچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگی اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانو اور کہانسی گواہی دیتی ہو وہ کہینگی کہ کتاب اللہ کو پایا ہمنی اسپر سب گواہی دی ہمنی ساتہ گواہی اوسکی کی بعد ازان متہین انبیا کی کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلعم تعدیل و تزکیہ اونکا کرینگی اور گواہی دینگی کہ یہ عادل صادق ہین پس یہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اونپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کہا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اونکی گواہی مضمون پر ثابت کی تو آپ بہی گواہی دی اوسپر اور یہی اعتبار سی کہا محمد و امتہ فافہم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا انہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کس چیز سی ہنستا ہون ف ع اس اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین لائق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سی ت کہا انس نی کہ کہا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون سبب مخاطبہ کلام کرنی بندی کی اپنی رب سی یعنی قیامت کو کہی گا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تو نی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تو نی کہ ظلم نہین کرتا مین بندون پر

مقدار

مقدار ذرہ کی فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالیٰ ہاں پناہ دی ہیں نے تجکو ظلم سے اور ظلم نہیں کرتا ہیں بندوں پر فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ کہ پس اگر پناہ
دی تو نے مجکو ظلم سے تو روا نہیں رکھتا ہیں اپنی نفس پر اور کچھ سوای اسکی کہ گواہ ہو مجھپر ہیں سے ف ح یعنی اورکی گواہی اپنی حق میں نہیں روا رکھتا اگر مجھہی میں سے پر
گواہ پیدا ہوں تو قبول رکھوں گا خیال کیا کہ میری ذات سے مجھپر کون گواہی دیگا ایسا ہی کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہیں دیتا اور یہ نجانا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اسپر
کہ وہ اوسکی ذات سے اوسپر گواہ پیدا کری کہ اوسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنی کی نہو اور باعث ہنسنی آنحضرت کا یہ کلام کرنا تہا بندے کا یا مہر کرنی حق تعالیٰ کی بندہ
کی منہہ پر اور بولنا ارکان اعضا کا ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کیا اور برا کہنا بندہ کا اونکو اور دعای بد کرنی اونپر جیسی کہ آگی آتا ہی ت فرمایا آنحضرت نے پس بولیگا اللہ تعالیٰ کفی بنفسک
نفس تیرا آج کی دن تجھپر گواہ اور کفایت کرتی ہیں فرشتی بزرگ کہ لکہنی والی اعمال بندوں کی ہیں گواہ ف ح گواہ بنایا اون فرشتوں کو زیادہ کیا ہی [illegible]
و تاکید کی بعد ازانکہ نفس بندی سی گواہ قرار دی گئی کہ اب وسیر ہی ہوا تہا اور جانا تہا فرشتونکو بھی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کی ہوتا ت
فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاویگی بندی کی دہانی پر پہر فرمایا جاویگا واسطی جماعت اعضاء بندی کی کہ بولو پس بولینگی ارکان اوسکی ساتھ افعال اوسکی کی کہ
کیی تھی بسبب اونکی پہر چھوڑا جاویگا درمیان بندی کی اور درمیان کلام اوسکی کی ف ع یعنی اوٹھائی جاویگی مہر اوسکی منہہ سے یہانتک کہ کلام کریگا موافق
عادت کی پس گواہی دینگی اونکی زبانوں کی آیة میں مراد ہی ساتھ اور طرح کی کلام کی خلاف عادت کی واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ اپنی اعضا کو
کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کی لیے جھگڑتا تہا میں ف ع ح اور تمہی آپ اپنی تئین ہلاکت میں ڈالا یا یہ معنی ہیں
کہ تمہاری سبب سے خصومت کرتا تہا میں لوگوں سے اور دفع کرتا تہا ضرر تمسے یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست رکھتا تہا جانتا تہا آخر کو تم دشمن بدخواہ میری ہوگئی

اور جواب دینا اعضا کا عذر وغیرہ پر دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالیٰ کا وقالوا لجلودهم لم شهدتم علينا قالوا انطقنا الله الذي انطق كل شيء وهو خلقكم اول مرة واليه ترجعون
ت نقل کی یہ مسلم نے وعن ابي هريرة قال قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة قال هل تضارون في رؤية الشمس في الظهيرة
ليست في سحابة قالوا لا قال فهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس في سحابة قالوا لا قال فوالذي نفسي بيده لا تضارون
في رؤية ربكم الا كما تضارون في رؤية احدهما قال فيلقى العبد فيقول اي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس
وتربع فيقول بلى قال فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول فاني قد انساك كما نسيتني ثم يلقى الثاني فذكر مثله ثم يلقى الثالث فيقول
له مثل ذلك فيقول يا رب امنت بك وبكتابك وبرسلك وصليت وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع فيقول ههنا اذا ثم يقال
الآن نبعث شاهدا عليك ويتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد علي فيختم على فيه ويقال لفخذه انطقي فتنطق فخذه
ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذي يسخط الله عليه رواه مسلم
اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکہینگی ہم اپنی رب کو دن قیامت کی فرمایا کیا نزاع وخلاف کرتی ہو تم اور شک کرتی ہو
بیچ دیکہنی آفتاب کی دوپہر میں کہ نہو چہپا ابر میں کہا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا پس کیا نزاع وشک کرتی ہو بیچ دیکہنی چاند کی چودھویں رات میں کہ نہو چہپا ابر میں کہا نہیں فرمایا پس قسم ہی اوس
خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت میں ہی نہ نزاع وخلاف کروگی تم بیچ دیکہنی پروردگار اپنی کی [illegible] خلاف وشک کرتی ہو بیچ دیکہنی ایک کی آفتاب یا چاند سی
یعنی بیچ دیکہنی اونکی کی خلاف ونزاع وشک نہیں کرتی ہو پس پروردگار کی دیکہنی میں بہی نزاع نہیں کروگی [illegible]
دونوں طرح آیا ہی [illegible]
ایک دوسری کو [illegible]
[illegible]

نظر کی اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ بعض مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسری کی ہی کہ نزدیک معنی ازدحام و اجتماع کی ہی اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکھنے اوس چیز
ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کی اور ادراک ہی اندازہ خاص کی ہی اور روایت دوسری تضامون ہی ساتہ میم کی بجگہ ر کی اور وہ بھی ساتہ پیش ت کی
اور تشدید میم اور تخفیف ضاد کی ہی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف سی ضیم سی ضم بمعنی اجتماع اور ازدحام کی اور ضیم بمعنی ظلم و ستم کرنیکی اور مآل معنی کا تقدیر
ایک ہی ہی ت فرمایا آنحضرت صلعم نے جب پکڑیں گی بندے پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندے کو پس فرماویگا اے فلانے کیا نہ بزرگی
دی تہی میں نے تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا میں نے تجکو یعنی تیری قوم میں اور کیا نہیں دی میں نے تجکو بیوی یعنی تیری جنس سی اور
پیدا کی میں نے تجہ میں اور اوسمیں محبت و انسیت اور الفت اور کیا نہیں تابعدار کیے میں نے تیرے لیے گہوڑے اور اونٹ اور کیا نہیں چہوڑا میں نے تجکو کہ رہے
اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتہائی غنیمت ف ع جاہلیت میں یہی رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتہائی غنیمت میں سے لے لیتا تہا
اور باقی قوم کی لیے چہوڑ دیتا تہا ت پس کہیگا بندہ اے پروردگار میرے کیا تونے اور دیا تونے مجکو جو کچھ کہ فرمایا تونے فرمایا آنحضرت صلعم نے پس فرماویگا پروردگار تعالے
آیا پس گمان کرتا تہا تو کہ ملاقات کریگا تو مجھسے پس کہیگا بندہ کہ نہیں گمان کرتا تہا میں اور غافل تہا اوس سے اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالے
کہ تحقیق میں بہول جاؤنگا تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسے کہ بہولا تو مجکو ف ع یعنی دنیا میں میری طاعت کو چاہئے کہ میں نے بہی انعام کیے تجپر
شکر کرتا اور امیدوار میرے دیدار کا ہوتا چاہیے تہا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بہول گیا میں بہی اب معاملہ بہولنیکا سا کرونگا جزا دینے میں اور
اپنی رحمت سے محروم رکہونگا یہ مضمون اس آیۃ کا ہی کذالک اتتک ایتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی ت پہر خطاب و ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسرے بندے سے
پس ذکر کیا آنحضرت صلعم نے بیچ خطاب حق کی اس بندے سی اور جواب بندے کی اوس سی مانند اوسکی کہ اول بندے میں مذکور ہوا پہر ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے
پس کہیگا اوس سی مانند اوسکی کہ کہا بندے اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار میں اے رب میرے ایمان لایا میں تجپر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبروں پر
اور نماز پڑہی میں نے اور روزہ رکہا میں نے اور تصدق کیا میں نے یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنے نفس پر بہلائی کی جسقدر ہوسکیگی پس فرماویگا
اللہ تعالی کہ یہاں ٹہرے یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتوں کی شکر گذاری کا کیا تونے تو ٹہر تاکہ دکہاؤں تجکو اعمال تیرے گواہ قائم کرکے پہر کہا جاویگا اوس سے کہ
کہ اب پیدا کرتے ہیں ہم گواہ تجپر پس سوچیگا وہ بندہ اپنے دل میں کہ کون شخص گواہی دیگا مجپر پس مہر کیجاویگی اوسکے منہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولیگی
ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہیں ران کی ساتہ عملوں اوسکی کی ف ع قرآن شریف میں کلام کرنا منہ اور پاؤں اور زبان
اور پوست کا واقع ہوا اور یہاں بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضا اور ارکان ہیں جیسی کہ حدیث انس میں گذرا ت اور
یہ سوال و جواب اور مہر کرنی بندے کے منہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا مذکور ہوا اسلیے ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کری اپنے نفس سے اور تا ثابت ہو
گناہ اور جگہ عذر کی نرہے باقی یہ ہیں کہ تا صاحب عذر ہو خدا تعالی بیچ عذاب کرنے اوس بندے کی اوسی کی نفس کیطرف سی اور یہ بندہ کہ حال اوسکا
مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوس پر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سی ت نقل کی یہ مسلم نے ف ذکر حدیث ابی ہریرۃ
یدخل من امتی الجنۃ فی باب التوکل بروایۃ ابن عباس اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ مراد اوسکا یہی ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل
میں ساتہ روایت ابن عباس کی ف یعنی یہ حدیث مصابیح میں اس باب میں ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کی روایت سے اور میں نے اوسکو باب التوکل میں نقل کیا
کیا ہی بروایت ابن عباس کی اور جواب یہ تہا کہ یوں کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون
جیسی کہ اوپر گذری **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی
ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ

روایت ہی ابوامامہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ وعدہ کیا مجھسی پروردگار میری نی کہ داخل کری بہشت مین میری امت سی
ستر ہزار نہ حساب ہی اونکی لیی محاسبہ مین اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کی ستر ہزار اور تین لپین میری رب کی لپون سی ف ع مراد ستر ہزار سی تو یعنی وہی کثرت
اور اسیطرح لپین جو کنایہ ہی کثرت و مبالغہ سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ
الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسٰى
اور روایت ہی حسن سی اونہون نقل کی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیی جاوینگی لوگ یعنی اللہ تعالی کی سامنی دن قیامت کی تین بار
پس دو بار پیش ہونا تو جہگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف ع پہلی بار مین تو دفع کرین گی اپنی نفسون سی ملامت کہین گی نہین پہونچائی ہمکو انبیائی حکم
اور جہگڑین گی اللہ تعالی سی اور دوسری بار مین اقرار کرین گی مثلاً ہر ایک کہیگا کہ کیا مین نی یہ از راہ سہو اور خطا کی یا جہل کی یا امید کی اور مانند اونکی کی ت
اور اسی پر تیسری بار جو پیش ہونگی پس نزدیک اوسکی اوڑینگی اور پہونچین گی نامہ اعمال کی ہاتہون مین یعنی سب کی لینی ہاتہون مین بسبب تمام ہونی معاملہ حساب کی پس بعضی اونمین سی
لینی والی ہونگی اپنی داہنی ہاتہہ مین یعنی وہ اہل سعادت ہونگی اور بعضی اونمین سی لینی والی ہونگی اپنی بائین ہاتہون مین ف ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگی پس اوس وقت
تمام ہوجائیگا قضیہ اور تمیز ہو جاوین گی اہل ضلالت اہل ہدایت سی ت نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ نہین صحیح ہی یہ حدیث اس سبب سی کہ حسن بصری
کہ راوی اس حدیث کی ہین نہین سنی ہی اونہون نی حدیث ابی ہریرہ سی ف ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہی غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نی تصحیح المصابیح مین
کہ بخاری نی روایت کی ہین اپنی صحیح مین تین حدیثین حسن بصری سی کہ ابی ہریرہ سی نقل کی ہین اور ابی مسلم نی اوس سی کچہہ روایتین کی نقل میں کہ ت اور تحقیق
روایت کیا ہی اس حدیث کو بعضی محدثین نی حسن بصری سی کہ اونہون نی نقل کی ابوموسی اشعری سی ف ت ع یعنی پس یہ حدیث متصل ہی اور اسکی طریق سی اور
قوت حاصل ہوئی اوسکی اسناد مین اور بعضون نی کہا کہ حسن بصری نی روایت کی ہی کئی صحابہ سی مانند ابی موسی اور انس بن مالک اور ابن عباس رضی اللہ عنہم وَعَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ
فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُولُ إِنَّكَ
لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نکالیگا ایک شخص کو میری امت مین سی دن قیامت کی پہر کہولیگا اوسپر
ننانوین طومار ہر طومار مانند درازی کی نظر کی ہوگا یعنی دراز وہانتک کہ جہانتک بینائی پہونچی پہر فرماویگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہی تو اس سی کہ ان طوماروں مین ہی
کچہہ کہ نہین کیا مین نی کیا ظلم کیا ہی تجہپر میری لکہنی والون نی یعنی کراماً کاتبین نی کہ نگہبان تہی تیری افعال و احوال کی تہی پس کہیگا وہ شخص نہین ای پروردگار میری
کچہہ انکار نہین کر سکتا اور نہ تیری کاتبون نی ظلم کیا ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کیا تیری لیی کچہہ عذر ہی یعنی اوس چیز سی کہ کیا تو نی کہ سہو کیا ہو
یا خطا کیا یا جہل اور مانند اونکی کی کہیگا نہی پروردگار میری کچہہ عذر نہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ہان یعنی ہماری پاس ایک چیز ہی کہ قائم مقام تیری عذر کی ہی
تحقیق تیری لیی ہماری پاس ایک نیکی ہی یعنی بڑی اور مقبول کہ بدلا اوسکا دیا جاویگا تو اور تحقیق نہین ظلم ہی تجہپر آج یعنی ساتہ کمی ثواب کی

تیری کی اور نہ زیادتی عذاب کی تجھپر پہر نکال جاویگی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اوس مین یہ کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف ع احتمال ہی کہ یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سبب سی کہا ہی اور یہ بہی احتمال ہی کہ اور بار کہا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی ت پہر فرماویگا اللہ تعالیٰ حاضر ہو وزن عمل اپنی پر یا وقت وزن اپنی کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت یہ چٹھی ساتھ ان دفتروں کی ہوگی تو لیجا دی تو بہی حاضر ہو تاکہ ظاہر ہو تجہپر انتفاء ظلم اور ظہور عدل اور تحقیق فضل پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا مناسبت ہی ایک چٹھی کو ساتھ ان بہت سی طوماروں کی پس فرماویگا تحقیق تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنی یہ چٹھی عظیم ہی تو لنا چاہیی اسکو تو تجہپر ظلم نہ جاوی فرمایا آنحضرت نی پس رکہی جاوینگی طومار ایک پلڑی ترازو مین اور وہ چٹھی دوسری پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بہاری اور غالب آویگی وہ چٹھی پس نہین بہاری آویگی ساتھ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بہاری ہی اگرچہ تودہ تودہ گناہ ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا ذکرت النار فبکت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فہل تذکرون اہلیکم یوم القیامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما فی ثلثۃ مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ ام یثقل وعند الکتاب حتی یقال ہاؤم اقرءوا کتابیہ حتی یعلم این یقع کتابہ افی یمینہ ام فی شمالہ من وراء ظہرہ وعند الصراط اذا وضع بین ظہری جہنم رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی یاد کیا یعنی اپنی دل مین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈرسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا سبب ہی رونی تیری کا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کہ یاد کیا مین نی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کی ڈرسی پس آیا یاد رکہو گی تم اپنی اہل و عیال کو قیامت کی دن پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای تین جگہہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسی کو یعنی بالخصوص اور تشفا محبت فظی عام ہوگی سب خلائق کی لیی ایک تو نزدیک میزان کی یہانتک کہ جانی کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بہاری ہوئی دوسری وقت دینی اعمالنامونکی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنی از راہ خوشی کی کہیگا وہ شخص کہ جسکی دہنی ہاتہہ مین ملیگا لوگونکو لیو پڑھو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہاں پڑا اعمالنامہ اوسکا آیا اوسکی دہنی ہاتہ مین یا بائین ہاتہہ مین پیٹھہ کی پیچھی سی ف ع دایان ہاتہہ گلی مین طوق کیا جاویگا اور بایان ہاتہہ پیٹھہ کی پیچھی سی کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹھہ کی پیچھی سی ت اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکہا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کی نقل کی یہ ابوداود نی ف ع یعنی یہانتک کہ جانی کہ نجات پائی ساتھ گذرنی کی اوس سی یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سی زیادہ تیز گذرینگی اوسپر سی سب لوگ پس مومن نجات پاوینگی بحسب اعمال و منازل اپنی کی اور کافر اوسپر سی دوزخ مین گرپڑینگی عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہون مین سب حیران اور درماندہ ہونگی اور کسیکو مجال کسی کی یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاء رجل فقعد بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مملوکین یکذبوننی ویخونوننی ویعصوننی واشتمہم واضربہم فکیف انا منہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ یحسب ما خانوک وعصوک وکذبوک وعقابک ایاہم فان کان عقابک ایاہم بقدر ذنوبہم کان کفافا لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاہم دون ذنوبہم کان فضلا لک وان کان عقابک ایاہم فوق ذنوبہم اقتص لہم منک الفضل فتنحی الرجل وجعل یہتف ویبکی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تقرأ قول اللہ تعالیٰ ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بہا وکفی بنا حاسبین فقال الرجل یا رسول اللہ ما اجد لی ولہؤلاء شیئا خیرا من مفارقتہم اشہدک انہم کلہم احرار رواہ الترمذی

روایت ہی عائشہ رضی سی آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری لیی بردی ہین جھوٹ بولتی ہین مجھ سی خیانت کرتی ہین میری مال مین اور نافرمانی کرتی ہین میری اور برا کہتا ہون مین اونکو اور مارتا ہون مین اونکو یعنی ازراہ تادیب کی پس کیا حال ہوگا میرا بسبب اونکے فرمایا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جاویگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیری اور نافرمانی کی ہی تیری اور جھوٹ بولی ہین غلام تجھسی اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا ہی اونکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو بقدر گناہ ہون انکی کی یعنی برابر اور زیادہ ہوگا سزا دینا تیرا برابر گناہ ہون اونکی کی کہ نہ تجھکو اونسے ثواب ملیگا اور نہ تجھپر اونسے عذاب بلکہ کرنا اوسکا مباح تھا کہ نہیں ہی تجھپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو کم گناہ اونکی سے ہوگا حق زائد واسطی تیری یعنی اونپر پس اگر تو قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اوسکی والا نہیں اور اگر ہوگی سزا تیری اونکو زیادہ اونکی گناہوں سے بدلہ لیا جاویگا واسطی اونکی تجھسی زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سی اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تنبیہ اور اثبات اوس چیز کی کہ فرمایا کیا نہیں پڑھتا ہی تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہی اور رکھیں گی ہم ترازوئین انصاف کی دن قیامت کی پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچھ یعنی نہیں چھوڑا جاویگا حق اوسکا کچھ اور اگر ہوگا مثل مقدار دانہ رائی کی حاضر کرینگی ہم اوسکو اور کفایت ہین ہم حساب کرنیوالی یعنی سوائی ہمارے نہیں ہی کوئی کسیکو ہماری علم اور عدل پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ نہیں پاتا مین واسطی اپنی اور واسطی ان غلاموں کی کوئی چیز بہتر جدائی اونکی سی یعنی الگ کیا جاوین اور اونسی اپنی کو محافظت رعایت محاسبہ مطالبہ کی نہایت سی اور شاہد ہی گواہ کرتا ہون مین آپکو کہ وہ سب آزاد ہین نقل کی یہ ترمذی نی وعنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی بعض صلاتہ اللہم حاسبنی حسابا یسیرا قلت یا نبی اللہ ما الحساب الیسیر قال ان ینظر فی کتابہ فیتجاوز عنہ انہ من نوقش الحساب یومئذ یا عائشۃ ہلک رواہ احمد

اور یہ بھی حضرت عائشہ رضی سی روایت ہی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیچ بعض نماز اپنی کی یعنی فرضوں مین سی یا نوافل مین سی یا بعض اجزا نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدہ مین یا الہی حساب کر تو میری ساتھ حساب آسان فرماتی اور یہ یا تو واسطی تعلیم امت اور ہوشیار کرنی اونکی کی ہی خواب غفلت سی اور یا ازراہ خوف الہی کی تہی عرض کیا مین نی یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان اور مراد اوسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہی کہ دیکھیگا بندہ اپنی عملنامہ مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سی فرماتی یعنی عملنامہ دیکھکر چھوڑ دیگا اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کی طرف پھیرین تو یہ معنی ہو سکتا ہی یعنی اللہ تعالی دیکھیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا تحقیق شان یہ ہی کہ جس شخص سی کہ روکا وشش کی گئی حساب مین اوس دن ای عائشہ رض پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نی وعن ابی سعید الخدری انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخبرنی من یقوی علی القیام یوم القیمۃ الذی قال اللہ عز وجل یوم یقوم الناس لرب العلمین فقال یخفف علی المؤمن حتی یکون علیہ کالصلوۃ المکتوبۃ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق ابو سعید خدری آئی آنحضرت کی پاس اور کہا خبر دیجیی مجھکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑی ہونی کی یعنی آگی اللہ تعالی کی حساب کی لیی دن قیامت کی ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اوسکی حق مین اوس دن کہ کھڑی ہونگی لوگ روبرو پروردگار عالمین کی منقول آیا ہی کہ ابن عمر رضی نی پڑھی یہ سورت پس جب پہونچی اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئی اور بہت روئی یہ کی ما بعد اسکا نہ پڑھ سکی پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنی مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی یعنی بمقدار ادای فرض کی کہ نہایت اوسکی چار رکعتین ہین یا بقدر وقت اوسکی کی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف احوال مومنین کی وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ما اطول ہذا الیوم فقال والذی نفسی بیدہ انہ

لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی اوسی ابو سعید سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن سی کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے کیا ہی درازی اوس کی
یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازی اوس دن کی کیا ٹھہر سکین گی آدمی باوجود درازی اوسکی کی پس فرمایا آنحضرت نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن
سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین
بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ
وَّاحِدٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ
فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کی سی اونہون نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیی جاوینگی لوگ ایک میدان فراخ مین دن قیامت کی پس
پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی تہین پہلو اونکی خوابگاہون سی ف ع یعنی تہجد پڑہتی تہی اور بعضون نی کہا نماز اوابین
پڑہنی والی مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد اونسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین ت پس اوٹھینگی اہل محشر سی اسطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی
اہل اسلام سی پس داخل ہونگی بہشت مین بی اسکی کہ حساب لیا جاوی اونسی ف ع یہ اسلیی کہ صبر کیا تہا اونہون نی مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت
راحت کی اور ایسون کی لیی اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ت پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگون کی لیی حساب لینی کا نقل کی یہ
بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب ہی بیچ بیان حوض اور شفاعت کی ف ح ع حوض لغت مین جمع ہونا پانیکا
اور بہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتون کو آتا ہی اور سبب بہنی خون کا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہوگا
روز قیامت کی اور صفات اوسکی حدیثون مین آتی ہین کہا قرطبی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلی صراط کی
اور دوسرا بہشت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لوگ نکلینگی پیاسی اپنی
قبرون سی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امتی اونکی اوسپر وارد ہوگی اور ہر پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگی کہ دیکہین
کسکی حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرت نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سی زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی
اور معنی اوسکی اصل مین ملانا ایک چیز کا ساتہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ معنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی
زمین سی کہ بیچی جاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملنا شفیع کا ہی ساتہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون اوسکی کی درگاہ عزت مین
اور انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین کی صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص اونہین کی لیی ہونگی اور بعضی بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا
کہولینگی آنحضرت ہی ہونگی پس حقیقت مین تمام شفاعتین جمیع حضرت ہی کیطرف پہرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہی
کہ عام ہوگی تمام خلائق کی لیی اور مخصوص ہوگی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سی صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہوگی اور وہ
واسطی رحمت دینی اور خلاص کرنیکی اہل موقف کی ہی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت و محنت سی ہوگی
جیسیکہ حدیثون مین آتی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کی اور ثبوت اسکا بہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضون کی نزدیک
مخصوص حضرت ہی پر ہی تیسری واسطی اوس قوم کی لیی کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہوئین اور بے امداد شفاعت بہشت مین درآوین چوتہی اوس قوم
کی لیی کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرینگی اور بہشت مین لیجاوینگی پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات کی

جیسی گنہگاروں کی لیے کہ دوزخ مین گئی ہونگی اور شفاعت سے نکلین گی اور یہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتوین
بیچ کہلوانی جنت کی آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کی اونسی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نوین خاص واسطے اہل مدینہ کی دسوین واسطے زیارت کرنیوالون
قبر شریف کی بروجہ ہتیارونمقصاص کی کذا ذکرہ العلما اور کہا ہی علمانی کہ شفاعت کی لیے جگہین ہونگی اول یہ کہ گنہگارونکو درگاہ عزت مین لاوینگی
میدان قیامت مین کہڑا کرین اور عرق خوف وخجالت مین غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب سے گہبرائین اوسوقت تشفیع درخواست کرینگی تا نجات دین اور
آرام بخشین اور دوم یہ کہ بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بہی درخواست کرینگی کہ اونکی حساب سی درگذر کرین اور یونہی عفو کردین اور
جب حساب کا لین مناقشہ حساب مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کی دوزخ مین بہیجین گی یہ جگہ بہی محل شفاعت
اور درخواست کی ہی یہانتک کہ دوزخ مین بہیجین اور جب بہیجین اور عذاب مین شفاعت کرینگی اور دوزخ سے نکالین گی امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول
مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہی باقی جو کچہ اوسکا حکم ہو انہ علی کل شئ قدیر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ھذا یا جبریل قال ھذا الکوثر الذی اعطاک
ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان
مین پہونچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبد مین موتی تہوتی کی یعنی ہر گنبد موتی ہی خالی اندر سی یعنی کی لیے کہا مین نی کیا ہی یہ نہر ای جبریل کہا
یہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تمکو پروردگار تمہاری نی ف ع ح اشارہ ہی طرف آیہ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کی بہت سی مفسرون نی کوثر کی تفسیر حوض
کوثر کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اوس سی خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب انکی نی کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مرتبہ عالیہ کہ منجملہ اونکی مقام محمود
اور لوا حمد ہی اور حوض مورود ہی اور سب مین منافات نہین ہی بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کی اکثر ہی حاصل یہ کہ مقصود تعیین یعنی ہونی کی کہ
یہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نی تفسیر کی ہی کوثر کی اولاد و علما امت یہ بہی خیر کثیر ہی مین داخل ہین ت بس ناگہان دیکہتا ہون مین
کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبودار ہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ
شہر وزوایاہ سواء وماءہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منھا فلا یظمأ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینی کی ہی اور کونی اوسکی برابر یعنی مربع ہی
طول وعرض مین برابر پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آبخوری اوسکی مانند ستارون آسمان کی یعنی
کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیویگا اوس مین سے پس نہ پیاسا ہوگا کبہی ف ع پس ہوگا پینا جنت مین از راہ تلذذ کی جیسی کہ کہانا از راہ تنعم کی ہوگا
بموجب قول اللہ تعالی کی وان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن
ولآنیتہ اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا
یومئذ قال نعم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس
قال ترٰی فیہ اباریق الذھب والفضۃ کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد
بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدھما من ذھب والآخر من ورق
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حوض میرا یعنی دوری بابین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ

دوری ایلہ کی سی عدن سی وہ شاع ایلہ زیر ہمزہ اور جیم کی سی نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر از شہروں شام کی سمت طرح یا یمن کی اور عدن ایک شہر ہی آخر شہروں یمن کی متصل دریا ہند کی یعنی جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہی اوس سی زیادہ مسافت ہی میری حوض کی دونوں کنارون مین اور طیبی نی کہا ہی کہ اوس حدیث مین اور حدیث آئندہ مین کہ آدمی ہی مابین عدن اور عمان کی کہ ان دو جگہ مین مطلب اور مقصد یہ ہی کہ ایک شہر کا شام مین اور او روزہ کا اوس مین ہی مابین صنعا اور جرباء کی اور مابین ایلہ کی یہ ہی کہ یہ تعبیر وثیا العلوی تقریب کی ہی تحدید کی نہیں یعنی تقریبا ہر کسیکو موافق سمجھ اوسکی فرمایا ہی نہ تحدید بات تحقیق کی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین لذید شہد سی کہ ملا ہو ساتھ دودہ کی اور البتہ پیالی اوسکی بہت زیادہ ہین گنتی تارون کی سی اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور اوس سی لوگونکو اوس سی جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگونکی اونٹوں کو اپنی حوض سی یعنی بعضی کی لیی شراکت وہ ضلالت ہی کی یا بعض صحابہ نی یا رسول اللہ کیا پہچانین گی آپ ہمکو یعنی امتیاز کرینگی آپ ہمکو اور نہیں کہ اونکو ہانکی گا فرمایا آنحضرت نی ہان پہچانونگا تمکو تمہاری ایک علامت ہوگی کہ نہیں ہوگی کسی کی لیی امتون مین سی آؤگی تم میری پاس حالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤن بسبب اثر وضو کی نقل کی یہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین انس سی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکھی جاوینگی اوس حوض مین آبخوری سونی اور چاندی کی مانند گنتی آسمان کی ستارونکی اور مسلم کی روایت مین ثوبان سی یون آیا ہی کہ کہا پوچھی گئی آنحضرت اوس حوض کی پانی سی مین فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہی دودہ سی اور شیرین تر ہی شہد سی نرم سی گرتی ہین اوسمین دو پرنالی مدد کرتی ہین اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہین جنت سی یعنی جنت کی نہرون سی یا حضرت کی اوس حوض سی کہ جنت مین ہی کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہین ایک پرنالہ اونمین سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین پیش رو ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجھپر پانی پیویگا اور جو کوئی پیویگا اوسکا پانی پیاسا نہیں ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجھپر کتنی قومین یعنی میری امت مین سی کہ پہچانونگا مین اونکو اور پہچانینگی وہ مجھکو پھر حائل کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا مین کہ تحقیق یہ ہین اپنی میری امت مین سی یا میری اصحاب سی پس کہا جاویگا کہ تحقیق تم نہیں جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہون نی پیچھی تمہاری **ف** ع یعنی ایسی کہ مرتد ہوگئی اور گناہ نہیں منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی اور اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی قول حضرت کا ہی پس کہونگا مین دوری ہو جیو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سی اون لوگونکی لیی کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچھی وفات میری کے **ف** ع یعنی اس حدیث کی نزدیک نزدیک مین مضمون اوس حدیث کی باب الحشر کی پہلی فصل مین گذری کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اوسکی ہی وہان لکہی گئی ہی متفق نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهَمُّوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى

عَبْدًا اٰتَاهُ اللهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ وَرُوْحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹھہری ہونگی سکتہ کی حالت میں یہانتک کہ فکر میں پڑ جاوینگی بسبب روکنی کی پس کہینگی مسلمان کاش کہ طلب کرتی ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہماری کی پس چین آ جاتا دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سی پس آوینگی مسلمان حضرت آدم کی پاس پس کہینگی کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد کہنی والون سی سردار اہل حشر کی ہین نہ تمام اہل موقف ت پس کہینگی یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگون کی پیدا کیا تمکو اللہ تعالیٰ نی اپنی ہاتھ سی یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیۃ کا اپنی فرشتون سی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتھ اس فضائل و کرامات کی تا رحمت بخشی اور لیجاوی ہمکو اس جگہ سی کہ نہایت سخت و دشوار ہی پس کہینگی آدم کہ نہین ہون مین اس مقام و مرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سی یعنی رتبہ ہمکا نہین ہی کہتا اور یاد کرینگی وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہونچی تہی اونکو کہانی درخت سی یعنی گیہون کی درخت سی حالانکہ تحقیق منع کیی گئی تہی وہ اوسکی نزدیک جانی سی ولیکن جاو تم نوح کی پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کی ف ع یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکر بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہ ہی کہ وہ مومنون کی طرف بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اس حال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار یہ اول ہین اور سوا اسکی اور بہی کئی جواب لکہی ہین علما نی لیکن ... ہین پس آوینگی حضرت نوح کی پاس پس کہینگی وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین ف ع اللہ تعالیٰ ... اونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی اور بعد اسکی آنحضرت سی حکمت اسمین یہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت کی ظاہر ہووی کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سی سوال کیا اور اونہون نی انکار کیا اور پہر آنحضرت سی سوال کیا اور آپ نی عرض قبول کیا اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال ... جناب کبریا سی ثابت ہوا اور یہ مین فضیلت آپ کی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون ... اور فرشتون کی پر یہ ہی کہ شفاعت عظمیٰ ... کوئی اونکی جرأت نہین کر سکیگا سوای آنحضرت کی ... اور یاد کرینگی نوح گناہ اپنا کہ پہونچی اوسکو کہ وہ سوال کرنی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور نہ کی تحقیق کی کہ یہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ ... جسکا علم نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ مضمون آیت ان ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاو تم ابراہیم کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہین فرمایا حضرت نی پس آوینگی لوگ ابراہیم علیہ السلام کی پاس پس کہینگی وہ نہین ہون مین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین ... وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ ... مین جہوٹ ہین لیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی جیسی کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک اون تین جہوٹون مین سی یہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر بتون کو توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتھ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نہ رکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کی کہ تمہاری کفر سی دل میرا دکہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہ کہ جب اونکی بتونکو توڑا تو اونہون نی آ کر کہا کہ کسنی یہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودون ... اونہون نی کہا کہ مین نی نہین کیا بلکہ اوس بڑی بت نی کیا مراد اونکی یہ تہی کہ باعث اس فعل کا ... اس بت کا ہوا کہ ساتھ عبادت اوسکی ...

ممتاز و منفرد ہی یا مقصود سہو اور الزام اونکا تہا جیسی کہ کوئی کچہ خوشخط لکہی اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکہہ سکی کہی کہ تونی لکہا ہی یہ خط وہ کہی کہ مین نی نہین لکہا ہی تونی لکہا ہی کنایہ کرتا ہی اس سی کہ ایسا تو ہرگز نہین لکہہ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانیکی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہ بہن میری ہی اور مراد یہ کہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی ت و لیکن جاؤ تم موسیٰ کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی اونکو اللہ تعالی نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالی نی اونسی بیواسطہ اور نزدیک کیا اونکو اور راز دار اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوینگی وہ حضرت موسیٰ ع کی پاس پس کہینگی وہ کہ تحقیق مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہونچی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک مکہ مین کام اوسکا تمام کیا و لیکن جاؤ تم عیسیٰ کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی مردو کو جلا دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آوینگی عیسیٰ کی پاس پس کہینگی عیسیٰ مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف ح اور حضرت عیسیٰ نی کچہ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکہا ہی علما نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترا نصاری سی اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی کہتی تہی اور بعضی روایتون مین کچہ مذکور ہی ہوئی ہین اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین درآنی سی اوس مقام مین اور جرأت کرنی سی اوس کام پر عاجز اور قاصر ہین کچہ احتیاج عذر کرنی کی نہین و لیکن بظاہر مین عذر بہی کیا سوا سید المرسلین و امام النبیین کی کہ نہایت قرب الہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کی چنانچہ آگی لیتی اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگی کہ ہم اہل اس کار کی نہین ہین بی اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ت و لیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دی خدا تعالی نی اونکی اگلی پچہلی گناہ ف ع آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہ ہوتی ہیں اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نی اور اولی اون تاویلون سی یہ ہی کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کیطرف سی واسطی سید المرسلین کی بی اسکی کہ گناہ ہون اور مغفرت ہو چنانچہ مالک جب اپنی بندی پر خاص ہی رضی اور خوش ہوتی ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین کہتی تجکو بخشا جو کچہ کہ کیا تونی اور جو کچہ کہ کری تو تیری لیی معاف ہی اور تجہپر کچہ گرفت نہین **قال فیاتونی** فاستاذن علی ربی فی دارہ فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود الثانیۃ فاستاذن علی ربی فی دارہ فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود الثالثۃ فاستاذن علی ربی فی دارہ فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ حتی ما یبقی فی النار الا من قد حبسہ القرآن ای وجب علیہ الخلود ثم تلا ہذہ الآیۃ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال وہذا المقام المحمود الذی وعدہ نبیکم متفق علیہ

فرمایا حضرت صلی نی پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گہر اوسکی کی ف ع یعنی گہر ثواب و کرامت کی کہ وہ جنت ہی کہا توربشتی نی کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگینگی آپ اللہ تعالی سی یہ کہ داخل ہوون اوس مقام مین کہ کہی وہان داخل نہین ہو کوئی دعا سوا اوسکی

اونمین قبول ہوا اور نہین ہوتا درمیان کہڑی رہنی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کہ اوسکو مقام شفاعت بہی کہتی ہین اور
علت حضرت کی نقل مکان کرنی مین یہ ہی کہ موقف جگہہ سیاست کی ہی اور شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت مین کہڑا ہووی اور اللہ تعالی یہ نہای کرینگا حضرت کو کہ
مقام خوف سی نقل کرین طرف مقام کرامت کی اور اطمینان سی عرض حاجت کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنی کا اللہ تعالی کی پاس پس جب
دیکہونگا مین اللہ تعالی کو گر پڑونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چہوڑیگا مجکو اللہ جبتک چاہیگا یعنی جس وقت تک چاہیگا یہ کہ چہوڑی مجکو
ف ع مسند احمد مین ہی کہ حضرت سجدہ مین رہینگی بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پہر فرماویگا
اللہ تعالی کہ سر اوٹہا ای محمد اور کہہ جو چاہی قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ
جو کچہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نی پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہ تعریف اور حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی
وہ تعریف ف ع یعنی اوسوقت اور اب نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سی اوس جگہہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا
کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیی کہ اول حمد وثنا شفاعت قبول کرنیوالیکی کری تا اوسکی قرب رضا کا مشرف ہووی اور ساتہ قبول شفاعت کی مستفید ہو
ت پہر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نی کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کی تشریح کرین گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد کی
اذن شفاعت کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطی میری ایک حد مین ف ع یعنی تعین فرماویگا اللہ تعالی میری لیی جماعت مخصوص کو
گنہگارون مین سی واسطی شفاعت کی جیسی کہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوار ونکی لیی مثلا حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی مین نی بی نماز ونکی
حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکی حق مین اسی طرح اور ونکو سمجہہ لینا چاہیی ت پس نکلونگا مین یعنی درگاہ رب سی اور نکالونگا اونکو جنکو آگ دوزخ سی اور
داخل کرونگا اونکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نی کہ اگر کہی تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ روکی گئی ہونگی موقف مین اور فکر مند
ہونگی بسبب اسکی اور طلب کرین گی خلاصی اس کرب سی اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ
جواب یہ کہ یہین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور
شفاعت طلب کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس آپ اوٹہا کر لیجاوینگی اونکو اوس حالت سی کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرواوینگی اونکو جنت مین
پہر شروع کرینگی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام
مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپ نی ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اوسی کی خلاصی پر جیسا کہ کہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی تو
اولی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہی کہ قرب آفتاب سی حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سی اور
یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہی اور اصل قضیہ کی بہت مناسب ہی کہ مراد اس شفاعت سی شفاعت کبری ہی کہ جسکو
تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لوا محمود وسیلہ جیسی فرمودہ حضرت کی آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سی ہی خلاصی ہونی کی
رنج اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا حساب کا خلائق کی لیی اور یہ شفاعت خاص حضرت ہی کرین گی اور بعد آپکی حضرت اور اور انبیا اور اولیا
اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیی شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ت پہر آونگا مین دوبارہ بارگاہ کی
کی طرف یعنی واسطی شفاعت اور چاہونگا اذن کی پس اذن چاہونگا مین در آنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا
مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گر پڑونگا مین
سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا ای محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا

کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹہاونگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا
میں رب اپنی کی ساتہ تعریف اور حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکالونگا
میں اور نکالونگا لوگونکو آگ یعنی دوزخ سی اور داخل کرونگا میں اونکو بہشت میں پہر آونگا میں تیسری بار پس اذن مانگونگا میں در آنیکا اپنی پروردگار
کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکہونگا میں اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا
مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو اے محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت
تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹہاونگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں اپنی رب کی ساتہ تعریف اور حمد کی کہ سکہاویگا مجکو تعالی
وہ پہر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکلونگا میں پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا
اونکو بہشت میں یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ میں مگر وہ شخص کہ روکا ہی اوسکو قرآن نے ف ح یعنی دوزخ کی نکلنی سی اس طرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ
رہیگا دوزخ میں اور یہی معنی ہین قول راوی کی کہ نص کی یعنی ہی اور وہ قتادہ ہی تابعی جلیل القدر یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ
رہنا دوزخ میں یعنی دلالت کی ہی قرآن نے اوسکی خلود پر کہ وہ کفار میں ہہر ٹہرے ہی آنحضرت نے یا انس نے یا قتادہ نے یعنی واسطی شکر کے آیہ پڑہی یہ کہ
یہ کہ اوٹہاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود میں کہ مراد مقام مذکور ہی جیسی کہ کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرت نے اور یہی مقام محمود کہ وہ وعدہ کیا ہی
خدا تعالی نے اوسکا پیغمبر صاحب تمہاری سی ف ع اوس مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو اسلیے لائی کہ تعریف کریگا اوسکی ہر کوئی کہ کہڑا ہوسکا
اوسمین اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سی کہ حمد کہینگی اوسمین آنحضرت حق سبحانہ تعالی کی اسلیے کہ حدیث سی معلوم ہوا یا اسلیے کہ تعریف کیجاویگی
آنحضرت اوس مقام میں یا ان معنی آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
یوم القیمۃ ماج الناس بعضھم فی بعض فیاتون ادم فیقولون اشفع الی ربک فیقول لست لھا ولکن علیکم بابراھیم فانہ
خلیل الرحمن فیاتون ابراھیم فیقول لست لھا ولکن علیکم بموسی فانہ کلیم اللہ فیاتون موسی فیقول لست لھا ولکن علیکم بعیسی
فانہ روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی فیقول لست لھا ولکن علیکم بمحمد فیاتونی فاقول انا لھا فاستاذن علی ربی فیؤذن لی ویلھمنی
محامد احمدہ بھا لا تحضرنی الان فاحمدہ بتلک المحامد واخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ
واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ
بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق
فاخرج من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ او خردلۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک
وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ ادنی ادنی ادنی مثقال حبۃ خردل من ایمان فاخرجہ من النار
فانطلق فافعل ثم اعود الرابعۃ فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب
ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ قال لیس ذلک لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منھا من قال لا الہ الا اللہ متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوگا دن قیامت کا مضطرب اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی اونکی بعضوں میں یعنی کہل مل جاویں
گی اور آمد و رفت کرینگی اور متحیر ہونگی آپسمین پس آوینگی آدم کی پاس اور کہینگی کہ شفاعت کیجیے طرف پروردگار اپنی کی یعنی تا کہ حکم کرے حساب کا پہر
جزا و سزا کے ساتہ تو انکی یا عذاب سے پس کہینگی آدم کہ نہیں ہوں میں لائق واسطی شفاعت کی لیکن لازم پکڑو تم ابراہیم کو کہ پاس اونکی کہ وہ دوست خدا کی ہین

اور کہی

آوینگی ابراہیم کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہیں ہوں میں لائق واسطی شفاعت کی لیکن لازم ہی تمپر جانا موسیٰ کی پاس اسلیے کہ وہ کلام کرنیوالی ہیں
ہی ہمیشہ پس آوینگی لوگ موسیٰ کی پاس پس کہینگی وہ نہیں ہوں میں اہل اوسکا لیکن لازم ہی تمکو جانا عیسیٰ کی پاس اسلیے کہ وہ ہیں روح اللہ اور کلمہ اوسکا
آوینگی عیسیٰ کی پاس پس کہینگی وہ نہیں ہوں میں اہل اوسکا لیکن لازم ہی تمپر جانا محمد کی پاس پس حضرت فرماتی ہیں کہ آوینگی وہ میری پاس پس کہونگا میں
اہل اوسکا ہوں میں یہی کام ہی کسی سی نہیں ہوگا پس اذن مانگونگا میں واسطی آنیکی پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجھکو اور الہام کریگا مجھکو یعنی میری دل میں ڈالیگا
اللہ تعالیٰ اوس طرح کی حمدیں کہ حمد کرونگا میں اوسکو ساتھ اون حمدوں کی یعنی اوس وقت نہیں حاضر مجھکو یعنی اوس طرح کی حمدیں پس حمد کرونگا میں اوسکی ساتھ اون حمدوں کی
اور گرونگا میں واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیا جاویگا عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت کر
قبول کیجاویگی پس کہونگا میں یعنی بعد سر اوٹھانیکی یا سجدے میں ای رب میری بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہوں میں اپنی امت کی اپنی امت کی
پس کہا جاویگا جا اور نکال اوسکو کہ ہووے اوسکی دل میں مقدار جو کی ایمان سی ف ع اختلاف کیا ہی علما نی اسکی تاویل میں موافق اختلاف اپنی کی اصل ایمان میں
اور تاویل مستقیم یہی ہی کہ مراد ہی ساتھ امر مقدار جو اور ذرہ اور رائی کی غیر اوس چیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم ثمرات سی اور وہ وہی کہ پایا جاوی تحقیق
قسم ثمرات ایمان سی اور لمعات التنقیح میں اور لمعات عرفان … حقیقت ایمان کی وہ تصدیق خاص قلبی ہی اور ایسا ہی ہی اقرار لسانی نہیں …
اور تجزی اور زیادتی اور نقصان نہ بابر اوس چیز کی کہ اوسپر تحقیق ہی … کیا ہی اونہوں نی اوس چیز کو کہ کہا ہی غیر اونکی نی اوپر اختلاف لفظی
اور نزاع صوری کی سات پس جاؤنگا میں پس نکالونگا میں جو کچھ کہ کہا ہی پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل میں مقدار جو کی ایمان ہوگا پھر آؤنگا میں پس تعریف
کرونگا اللہ تعالیٰ کی ساتھ اون تعریفوں کی کہ الہام کریگا پھر گرونگا واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض
تیری اور مانگ جو کچھ چاہے دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا میں ای پروردگار میری بخش امت میری کو پس کہا جاویگا
جا اور نکال اوسکو کہ ہووی اوسکی دل میں مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاؤنگا میں اور نکالونگا میں پھر آؤنگا میں پس حمد کرونگا میں اللہ کی ساتھ انہیں حمدوں کی
پھر گرونگا میں واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول
کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا میں ای رب میری امت میری امت میری پس کہا جاویگا جا اور نکال اوسکو کہ ہووی اوسکی دل میں ادنی ادنی ادنی
مقدار رائی کی ایمان سی ف شارح کہتی ہیں کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہی … پس جاؤنگا میں پس نکالونگا پھر آؤنگا میں چوتھی بار پس تعریف کرونگا
اوسکی ساتھ انہیں تعریفوں کی پھر گرونگا میں واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ
جو کچھ چاہے دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا میں ای رب میری حکم دی مجھکو واسطی شفاعت کی اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ
ف یعنی کوئی نیکی زیادہ اس سی نہ رکھتا ہوگا اور ملا علی قاری کہتی ہیں اگرچہ اپنی عمر میں ایکبار کہا ہو بعد اقرار ساتھ … لا الہ الا اللہ … اوسکی سی ہوگا
اور اللہ ضائع نہیں کرتا اجر اوسکا کہ اچھا کریگا عمل اور سبب متعلق ہونیکی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی … ہی اور اسکی کو
اول یا آخر کہا … معلوم ہوتا ہی کہ … مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اور اصل ایمان کی تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کرا اور وہ وہ
کہ پایا جاتا ہی … ایمان سی … فرماویگا اللہ تعالیٰ نہیں ہی … یعنی نہیں ہی نکالنا اوس کا … کہ کہا لا الہ
الا اللہ سپرد طرف تیری لیکن قسم ہی … شفاعت کی … بلکہ نکالی … اور اسکو
از راہ کرم و تفضل کی … بیان کیا ساتھ اس حدیث کی … شفاعت …
[illegible]

کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسی پر بنا ہے یعنی دوسری کی پس مراد من قال لا الہ الا اللہ سی حدیث اول میں یعنی اس حدیث میں وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائی ہیں اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئی آگ کی اور دوسری حدیث میں یعنی جو کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ حضرت کی امت کی لوگ مراد ہیں اون لوگوں میں سی کہ خلط کیی عمل صالح ساتہ عمل برون کی ت ولیکن قسم ہی اپنی عزت وجلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی کی البتہ نکالونگا میں اوس سی اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہرہ مند لوگوں میں ساتہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنی سی یا فرمایا بجای من قلبہ کی من نفسہ نقل کی یہ بخاری نی **ف** یہ شک راوی ہی بہر تقدیر یہ تاکید ہی جیسی کہتی ہیں کہ اپنی آنکہہ سی دیکہا یا کان سی سنا ہی کیونکہ خلاص تو دل سی ہوتا ہی اور جگہہ اوسکی دل ہی ہی نہ اور کچہہ اور لفظ اسعد بیان یعنی سعید کی ہی اسلیی کہ نہیں بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سی وہ شخص کہ نہیں ہی اہل توحید سی یا مراد من قال سی وہ شخص ہی کہ نہو اوسکی ایسی عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی رحمت کا اور لائق ہو بسبب اوسکی خلاص ہونیکا آگ سی اسلیی کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو **وعنہ** قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا نہسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ یوم یقوم الناس لرب العلمین وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون ادم وذکر حدیث الشفاعۃ وقال فانطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ علی احد قبلی ثم قال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی یا رب فیقال یا محمد ادخل امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وہم شرکاء الناس فیما سوی ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وہجر متفق علیہ

اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہانا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تہا گوشت دست کا کہ پسند آتا تہا حضرت کو پس کہایا اوس میں سی دانت سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ میں ہوں سردار آدمیونکا یعنی سب کا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت کی **ف** یہ اس حیثیت کی کہ محتاج ہونگی سب میری شفاعت کی اوس دن بسبب توقیر وعزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہونگی تو آوینگی میری پاس طلب شفاعت کی لیی اور موید ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ **ت** وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کی اور وہ دن کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگوں کی سروں سی پس پہونچی گی لوگونکو بسبب غم وفکر شدید کی کہ حاصل ہوگی کہڑی ہونی سی اور نزدیکی آفتاب سی حالت کہ نہیں طاقت رکہیں گی یعنی صبر کرنی کی اوس پر پس کہیں گی لوگ آپس میں کیا نہیں دیکہتی تم یعنی نہیں ڈہونڈہتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کری تمہاری نزدیک پروردگار تمہاری کی یعنی تاکہ چہڑاوی تمکو اس فکر وغم سی پس آوینگی حضرت آدم کی پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سی جا کر التماس شفاعت کریں گی اور وہ جواب دیں گی کہ ہم قدرت نہیں رکہتی اسکی اور کہا آنحضرت نی بعد اسکی ذکر کرنی کی پس جاؤنگا میں اور کہیں ہی اور آونگا نیچی عرش کی **ف** اع اور اس سی جو حدیث اوپر گذری اوسمیں ہی کہ میں اپنی رب کی گہر میں آونگا تطبیق یوں اور اسی ہی کہ گہر اوسکا جنت ہی اور چہت اوسکی عرش کی ہی **ت** پس گر دونگا میں پر سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا اللہ تعالی اپنی تعریفوں اور ثنا نیک سی ذات اپنی پر وہ کچہہ کہ نہیں کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ مجہہ پر بہی پہلی اوس وقت کی جیسی حدیث سابق ہی

ظاہر ہوتا ہی پھر فرماویگا اللہ تعالی ای محمد صلعم اوٹھا تو سر اپنا اور مانگ تو دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس میں اوٹھاؤنگا میں اپنا
اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہی یا اشارہ ہی
طرف طبقات گنہگارون کی ت پس کہا جاویگا ای محمد داخل کر اپنی امت میں سی اون لوگونکو کہ نہیں ہی حساب اونپر یعنی نہیں لیا جاویگا اونسی
حساب بہشت میں داخل کیے جاوینگی دروازی جانب راست سی بہشت کی دروازون میں سی اور وہ شریک ہونگی لوگونکی سوای اس دروازہ کی اور
دروازون میں کہ اور جانب میں ہیں ف ع یعنی ازراہ عنایت کی داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کی لیے ہی اور کسی کو اوس میں دخل نہیں اور
باقی دروازی مشترک ہین انہین اور غیر انکی مین کچھ ممانعت نہیں اونکو انہین سی جانی کی ہی ت پھر فرمایا آنحضرت صلعم نی قسم اوس خدا کی کہ جان میری
اوسکی دست قدرت میں ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازی کی دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ
اور ہجر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ہجر ساتھ زبر ہ اور جیم کی نام ایک گانو کا ہی قریون بحرین کی سی اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا
ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون میں اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعیین نہیں ہی بلکہ یہ تخمیناً فرمایا ہی لوگونکو سمجھانیکی لیے اور حقیقت حال اور ہی
کچھ ہی وعن حذيفة في حديث الشفاعة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وترسل الامانة والرحم فتقومان جنبتي
الصراط يمينا وشمالا رواه مسلم اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بھیجی جاویگی
امانت اور ناتا پس کھڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون
کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہ دونون بسبب عظیم القدر اور عظیم الشان ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت پکڑ اوینگی
واسطی امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالی اور قطع رحم کرنیوالی کی یعنی جھگڑینگی اوس شخص سی کہ جسنی ضائع کی ہوگی امانت و توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگی اونکی برائی
اور جس شخص نی پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سی جھگڑینگی اور گواہی دینگی اوسکی بھلائی پر تاکہ متمیز ہوجاوی ہر ایک
اونمین سی اور اس حدیث میں رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی انکی کی وعن عبد الله بن عمرو بن
العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم تلا قول الله تعالى في ابراهيم رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن تبعني
فانه مني وقال عيسى ان تعذبهم فانهم عبادك فرفع يديه فقال اللهم امتي امتي وبكى فقال الله تعالى يا جبريل
اذهب الى محمد وربك اعلم فسئله ما يبكيه فاتاه جبريل فسأله فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما قال فقال الله يا جبريل اذهب الى محمد فقل انا سنرضيك في امتك ولا نسوءك رواه مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھی آیہ بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار تحقیق
ان بتون نی گمراہ کیا بہتون کو آدمیون میں سی یعنی ہوی سبب اون کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل میں
پس وہ مجھ سی ہی ف ع یعنی میری تابعین سی ہی اور بقیہ آیہ یہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم ت اور پڑھا آنحضرت صلعم نی قول حضرت عیسی کا کہ بیچ
امت کی حق میں اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین ف ح ع کچھ چارہ نہیں کہتی اور کوئی نہیں
روک سکتا اور آگی اسکی یہ ہی وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم یعنی تجھپر کوئی غالب نہیں تو توہی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو
پھیر نہیں ڈال سکتا اور حکیم ہی کہ رکھتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہ اور حاصل بیان یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی شفاعت دونو نبیونکی کہ اپنی امت کی حق میں کیا دیکھکر
اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسی کہ کہا ... اور اوٹھائی آنحضرت نی دونو ہاتھ اپنی اور کہا خداوند بخش میری امت کو

رحم کر میری امت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرئیل جا تو طرف محمد کی حال اونکا پروردگار تیرا اے جبرئیل جانتا ہے احتیاج پوچھنے کی نہیں رکھتا
ولیکن باوجود اسکے واسطے ظاہر کرنے کرم وعنایت اپنی کے پوچھتا ہے پس پوچھ تو محمد سے کہ کس چیز نے رولایا اوسکو پس آئے آنحضرت کے پاس جبرئیل اور پوچھا
آپ سے کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اوس چیز کی کہ کہا یعنی اوسکو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب رونے کی سے کہی وہ پہنچا
ہے وہ اللہ کی جناب میں پس جبرئیل درگاہ کبریائی میں گئے اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرئیل کہ جا تو طرف محمد کی پس کہ تحقیق ہم خوش کر دینگے
کر دینگے تجھکو بیچ حق امت تیری کی اور دلگیر اور غمگین نکرینگے تجھکو اس باب میں نقل کیا مسلم نے (ف) مترجم روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں ہرگز
راضی نہیں ہونیکا جبتک کہ ایک ایک میری امتوں میں سے نہیں بخشی گا اب امتی اونکا ہونا چاہیے اور عقیدہ ایمان کا اونکی ساتھ درست کرنا چاہیے تکلیف کی سے
اور کچھ نہیں ہے بیت خالق او پس بادشاہی کن ٭ آن او بخشش ہر چہ خواہی کن ٭ اس حدیث میں طرح طرح کی فائدہ ہیں ایک تو بیان ہے کمال شفقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپ کا اونکی درستی امور میں اور دوسری بشارت عظمی ہے اس امت مرحومہ کی لیے بموجب وعدہ
الٰہی کی کہ راضی کر دینگے ہم تجھکو اور تیسری بیان ہے آنحضرت کی عظیم المرتبہ ہونیکا **وعن** ابی سعید الخدری ان ناسا قالوا یا رسول اللّٰہ ھل
نری ربنا یوم القیمۃ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نعم ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس بالظہیرۃ صحوا لیس معہا سحاب
وھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر صحوا لیس فیہا سحاب قالوا لا یا رسول اللّٰہ قال ما تضارون فی رؤیۃ اللّٰہ
یوم القیمۃ الا کما تضارون فی رؤیۃ احدہما اذا کان یوم القیمۃ اذن مؤذن لیتبع کل امۃ ما کانت تعبد فلا یبقی
احد کان یعبد غیر اللّٰہ من الاصنام والانصاب الا یتساقطون فی النار حتی اذا لم یبق الا من کان یعبد اللّٰہ من بر و
فاجر اتاھم رب العالمین قال فماذا تنتظرون یتبع کل امۃ ما کانت تعبد قالوا یا ربنا فارقنا الناس فی الدنیا افقر ما کنا
الیہم ولم نصاحبہم وفی روایۃ ابی ھریرۃ فیقولون ھذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا
عرفناہ وفی روایۃ ابی سعید فیقول ھل بینکم وبینہ ایۃ تعرفونہ فیقولون نعم فیکشف
عن ساق فلا یبقی من کان یسجد للّٰہ تعالی من تلقاء نفسہ الا اذن اللّٰہ لہ بالسجود ولا یبقی
من کان یسجد اتقاء ورئاء الا جعل اللّٰہ ظہرہ طبقۃ واحدۃ کلما اراد ان یسجد خر علی قفاہ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق کتنی ایک آدمیوں نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہاں دیکھو گے (ف) شارح ذکر کیا سیوطی نے اپنی تالیفات میں کہ رویت اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کے موقف میں حاصل ہوگی ہر ایک کو مردوں اور عورتوں کو یہ
یہاں تک کہ کہا ہے بعضوں نے کہ منافقوں اور کافروں کو بھی ہوگی پھر محجوب ہو جاوینگے بعد اسکے تاکہ ہووے اونپر حسرت اور اسمیں مختلف ہیں بسبب قول اللہ تعالیٰ کے
کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نے اور رائے ہے رویت جنت میں پس اجماع ہے اہل سنت کا اوپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولوں اور صدیقوں کو
ہر طبقہ میں سے اور مومن مردوں کو بیچ اس امت کی ہیں بھی اور اس امت کی عورتوں کی رویت میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھیں گی اور دوسرا یہ
کہ دیکھیں گی اور تیسرا یہ کہ دیکھیں گی مثل ایام عیدوں کے ہیں نہ اور دنوں میں اور فرشتوں کی بیچ میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھینگے اپنے رب کو
اور دوسرا یہ کہ دیکھیں گے اور جنات کی دیکھنے میں بھی خلاف ہے بعد ازاں سیوطی کی تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا کیا ضرر پہونچائی جاتی ہے تمکو
بیچ دیکھنے آفتاب کی وقت دوپہر کھلی ہوئی کہ نہ ہو اوس میں ابر اور کیا ضرر پہنچائی جاتی ہے بیچ دیکھنے چاند چودھویں رات کھلی ہوئی کہ نہ ہو اوس میں ابر کہا لوگوں نے
یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہنچائی جاوگی تم بیچ دیکھنے اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہنچائی جاتی ہے تم بیچ دیکھنے ایک کی اون دونوں میں سے (ف) یعنی آفتاب و مہتاب

آفتاب چاند کے دیکھنے مین قطعاً ضرر نہین پس جانو کہ وہان بھی ضرر نہین پہونچائی جاینگی یہہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہے یعنی اگر ہو بیچ دیکھنے ایکے
ان دونون مین سے ضرر تو البتہ اللہ تعالی کے دیکھنے مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہوئیگا اور کہا ہے علمانے کہ یہہ روایت کہ یہان
مذکور ہے غیر اوس رویت کی ہے کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہہ رویت امتحانی ہے حق تعالی کیطرف سے تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکے
کہ عبادت کی ہے خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہے بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہے اوس جگہہ مین بھی تا وقت فارغ ہونیکی
حساب سے اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب عقاب سے آخرت اگرچہ دار جزا ہے لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسے کہ دنیا گھر امتحان کا ہے کبھی
واقع ہوتی ہے اوسمین بھی جزا جیسے کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا
چاہیے کہ پیچھی جاوے ہر گروہ اوس چیز کی کہ عبادت کرتا تھا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تھا سوای اللہ کی بتونکو اور انصاب کو
ف ع انصاب جمع نصب کی ہے اور نصب اوس پتھر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوے اور عبادت کیا جاوے اور ذبح کیا جاوے اوسپر بقصد تقرب وطاعت کے
اور جو چیز کہ کھڑی کیجاوے اور اعتقاد کیجاوے تعظیم اوسکی خواہ پتھر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہے ت مگر کہ گرینگے دوزخ مین ف ع یعنی سبلیکی انصاب اور
بت دوزخ مین ڈالی جاوینگے اور اونکی ساتھ پوجنی والے اونکی بھی ڈالی جاوینگی ت یہانتک کہ نہ باقی رہینگی مگر وہ کہ بندگی کرتی تھے اللہ کی نیکون
مین سے اور بدون مین سے آویگا اونکی پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا اونپر ساتھ قرب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سے ہے کہ
کہ اسناد کیا ہے اپنی ذات کیطرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بھی آیا ہے اور اعتقاد کہتی ہین ہم اوسکا اور سکا ہے کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ
جانتی ہین اوسکو حرکت و انتقال سے کہ آدمی مین ہوتا ہے جیسے کہ حکم تمام متشابہات کا ہے یا یہہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سے یا آویگا
اونکی پاس حکم اوسکا جیسے کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنی کی ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کس کی منتظر ہو ہر جماعت پیچھے چلی جاتی ہے اوس چیز
کی عبادت کرتی تھی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ اے پروردگار ہمارے جدائی کی تھی ہمنے لوگون سے دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تھی غیر اللہ کو
کہ اونسی جدائی کر رکھی تھی ہمنے دنیا مین اوس حالت مین کہ بہت محتاج تھے طرف اونکی اور نہ صحبت رکھی تھی ساتھ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی
اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اونکا اور لڑتی رہی اونسی اور انقطاع رکھا اونسی تیری خوشی کی لیے پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ ہم بیپروا ہین ہم
اونسی اور وہ اور معبود اونکی سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ رض کی یون آیا ہے کہ پس کہینگی وہ عبادت کرنی والے
حق کی یہہ ہے جگہہ ہماری اور نہین جانی کی ہم یہانتک کہ آوی ہمارے پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی وجہ پر کہ پہچانین ہم
اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانا ہمنی اوسکو کہ وہ منزہ ہے صورت سے اور کیفیت سے اور کمیت سے
اور جہت سے اور مانند اسکی سے پہچانینگی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہے کہ پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ کیا ہے درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سے اور وہ معرفت اور محبت ہے کہ [illegible]
اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہے ت پس کہینگی وہ کہ ہان ہے نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سے ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کی کہولنی کی
جاتا رہنا خوف و ہول کا ہے اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم سے ہے یا جماعت ملائکہ اور صواب یہہ ہے کہ توقف کرین اور کچھ تاویل نہ کرین [illegible] اور حقیقت [illegible]
مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی سے یعنی باخلاص [illegible] ریا و دکہانی خلق کی
اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدہ کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا واسطے
بچنی کی تلوار سے اور لوگونکی ڈر سے اور دکہانی کی لیے مگر کہ کر دیگا اللہ تعالی پیٹہ اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ بند [illegible]

اور سجدہ کرنی لگا بلکہ یکسان مانند تختہ کی ہو جاوینگی جب چاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف اس کہا نووی نی کہ اس حدیث سی وہم جاتا ہی کہ منافقین بھی دیکھینگی اللہ تعالی کو آخرت مین اور یہ باطل ہی اسلیے کہ نہین ہی تصریح اسمین اونکی دیکھنی کی بلکہ اسمین یہی ہی کہ وہ جماعت کہ اوسمین منافقین اور مومنین ہونگی دیکھینگی اللہ تعالی کو پہر امتحان کریگا سجدہ کرین پس جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کر سکیگا اور یہی دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق دیکھینگی اللہ تعالی کو

ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا فَيَقُولُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہر رکہا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگی یعنی انبیا اپنی امت کی لیے یا الہی طلب استقامت اور سلامتی اونکی کی جیسی حدیث ابو ہریرہ مین کہ بعد اسکی ہی صریح آیا ہی یا الہی سلامتی دی انکو سلامتی سی گذار اونکو پہر تا دوزخ مین نہ گرین پس گذرینگی مسلمان ف ح صراط سی طرح طرح باندازہ عمل کی اور استقامت کی دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہ پل تمثال صراط مستقیم شریعت کی ہی کہ باریک تر ہی بال سی اور تیز تر ہی تلوار سی لیکن روشن ہین اور اسی معنی مین کہا گیا ہی ع ہست پس کار بر من ہست عجب مشکل و آسان * چون چہرہ صراط ہست پس روشن و باریک ہست پس گذرینگی بعضی مومن مانند جھپکنی آنکہہ کی اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان مین چمکی اور بعضی مانند باؤ کی اور بعضی مانند پرندونکی اور بعضی مانند گھوڑون تیز رو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضی مسلمان نجات پانیوالی اور سلامتی دی گئی ہونگی آگ دوزخ سی یعنی صراط سی گذرینگی اور نہین پہونچیگا اونکو کچہ ضرر اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیے جاوینگی اور رہا کیے جاوینگی دوزخ سی ف ش یعنی بعد عذاب کے نجات پاوینگی کہا ایک شارح نی جو کہ زخمی کیے جاوینگی آنکڑون سی پہر بہیجے جاوینگی طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی چہوڑے جاوینگی قید طوق سی وہ زخمی بعد اسکی کہ عذاب کیے جاوینگی ایک مدت اور بعضی پارہ پارہ کیے اور دہکیلی اور ڈالی جاوینگی آگ مین ف ح لفظ مکدوش شین معجمہ سی ہی اور مکدوس سین مہملہ سی بہی روایت ہی ساتہ اسی معنی کی اور مکردس ساتہ پیش میم اور زبر کاف اور جزم را کی اور زیر دال کی بہی آیا ہی یعنی باندہ کر اور قید مین کرکی اور جمع کرکی ایک دوسری پر ڈالی جاوینگی دوزخ مین ت یہانتک کہ جب خلاص ہونگی آگ سی ف ح یعنی چہٹ گئی ہی اوسمین سی جنتی نجات سی واسطی گذرنی بعض کی صراط پر سی اور واسطی گرنی بعض کی دوزخ مین اور کہا طیبی نی کہ جنتی نجات سی مکدوش فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوش دوزخ مین یہانتک کہ خلاص پاوینگی بعد عذاب ہونگی بقدر گناہون اپنی کی یا کسی کی شفاعت سی یا فضل سی

اللہ سبحانہ کی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب مین نہین رہینگی بلکہ نکلین گے آخر کو اوس سی اور شفاعت کرینگی اور ونکی کہ جو ہونگی دوزخ سی نہونگی کہ
بسبب کثرت گناہونکی اور مبالغہ کرینگی سوال کرنیمین حق جل وعلا سی نکالنی انکی کی جیسی کہ فرمایا ہے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی کہ نہین
ہی کوئی تم مین سی سخت تر ازروی طلب وسوال جہگڑنی کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنون سی بیچ طلب و سوال کرنی اور جہگڑنیکی
خداتعالی سی روز قیامت کی اپنی بہائیونکی لیی کہ آگ دوزخ مین ہین ف ج یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ
بلکہ شدت مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بہائیون اپنی کی کہ دوزخ مین رہی ہین اور نکالنی انکی کی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ و سوال
کرنیکی جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سی کرین گی کہین گی مومن ای پروردگار ہمارے تہی یہ روزہ رکہتی ساتہ ہمارے اور نماز پڑہتی یعنی ہمارے سی نماز
اور حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا انکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتہ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوینگی صورتین انکی آگ پر
ف ج یعنی منع کیا جاویگا تغیر انکی صورتونکا آگ پر ساتہ جلادینی یا سیاہ کردینی کی ایسا نہ کہ پہچانی جاوین منہ انکی حاصل یہ کہ منہ انکی نہ جلین گے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانین گی انکو مومن شفاعت کرنیوالی انکی علامتون سی ت پس نکالین گی بہت سی خلق کو اوس سی پہر کہین گی ای پروردگار
ہماری باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص ان لوگون مین سی کہ حکم کیا تونی ہمکو نکالنی کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالی پہر جاؤ پس
جس شخص کو پاؤ تم اوسکی دل مین مقدار دینار کی بہلائی سی پس نکالو اوسکو ف ع مراد بہلائی سی ایک چیز زائد ہی اوپر ایمان پر یہ اسلیی کہ نرا ایمان جسکو تصدیق
کہتی ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہ تغیر جو ہی اوس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سی کہ وہ شفقت کرتی ہی
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ ت پس نکالین گی وہ بہت سی خلق کو پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکی دل مین مقدار آدہی
دینار کی ہی بہلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گی وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پہر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی
ہی خیر سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گی وہ بہت سی خلق کو پہر کہین گی وہ مومن ای پروردگار ہمارے نہ چہوڑا ہمنی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی اور کسیکو
کہ اونمین نیکی اور ذرہ اوس سی زیادہ اہل ایمان پر رکہتا تہا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نی
اور شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نی اور شفاعت ان سبکی مخصوص تہی ساتہ اون لوگون کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ
اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر
چیز کی مقابلہ مین اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹہی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ
نہین کی کوئی بہلائی کبہی ف ع یعنی بہلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہ لوگ وہ ہونگی کہ نرا ایمان رکہتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی
شفاعت کا ت وہ جماعت کہ تحقیق ہوگئی تہی دوزخ مین مانند کوئلون کی پس ڈالیگا انکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہوگی جنت کی دروازون پر کہا جاتا ہی
اوسکو نہر الحیات پس نکلین گی تر و تازہ جیسی کہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کہ رو برو آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ
نکلتا ہی ویسی ہی یہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلین گی پس نکلین گی مانند موتی کی پاک وصاف و روشن اونکی گردنون مین مہرین اور علامتین
ہونگی یعنی تا کہ متمیز ہون اونسی کہ بخشی گئین ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہرون سی یہان کچہ چیزین ہین سونی
کی یا غیر اوسکی کی لٹکائی جاوینگی اونکی گردنون مین تا کہ پہچانی جاوین اونسی ت پس کہین گی اہل بہشت یعنی جبکہ دیکہین گی انکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیی
یہ علامت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدای مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی انکو بہشت مین بغیر سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بغیر بواسطہ نیکی کی اگلی عمل
باطن کی کہ آگی بہیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آزاد شدونکو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکہی تمنی یعنی مقدار پہنچی نظر کی جنت سی اور مانند اوسکی کہ

یا تمہاری ایسی ہی جو کچھ کہ دیکھا تمنی انعام و اکرام سے پاؤ گے اور مانند اسکی ہی ساتھ اسکی قسم حور و قصور سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار یقول اللہ تعالی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجوہ فیخرجون قد امتحشوا وعادوا حمما فیلقون فی نھر الحیوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل الم تروا انھا تخرج صفراء ملتویۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرمادیگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا اور شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسی کہ صریح آتا ہے روایت ابی ہریرہ کی میں جو شخص کہ ہووے اوسکے دل میں برابر دانہ رائی کی ایمان سے پس نکالو اوسکو **فیخرجون** یعنی آگ سے کہا بعضون نے کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سے ہونگے وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل زائد سے ایمان پر نہ کافر جیسی کہ وہم جاتا ہے ظاہر عبارت سے وہان پس یہ مخالف ہے اجماع کی **ت** پس نکالی جاوینگے اس حال میں کہ تحقیق جل گئے ہونگے مانند کوئلی کی پس ڈالی جاوینگے نہر حیوۃ میں پس اوگینگے یعنی ترو تازہ ہو جاوینگے جیسی کہ اوگتا ہے دانہ گھاس کا بیچ کوڑی رو کی کیا نہیں دیکھتے ہو کہ تحقیق دانہ گھاس کا نکلتا ہے زرد لپٹا ہوا یعنی ترو تازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی ھریرۃ** ان الناس قالوا یا رسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیمۃ فذکر معنی حدیث ابی سعید غیر کشف الساق وقال یضرب الصراط بین ظھرانی جھنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ ولا یتکلم یومئذ الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللھم سلم سلم وفی جھنم کلالیب مثل شوک السعدان لا یعلم قدر عظمھا الا اللہ تخطف الناس باعمالھم فمنھم من یوبق بعملہ ومنھم من یخردل ثم ینجو حتی اذا فرغ اللہ من القضاء بین عبادہ واراد ان یخرج من النار من اراد ان یخرجہ ممن کان یشھد ان لا الہ الا اللہ امر الملئکۃ ان یخرجوا من کان یعبد اللہ فیخرجونھم ویعرفونھم باثار السجود وحرم اللہ علی النار ان تاکل اثر السجود فکل ابن ادم تاکلہ النار الا اثر السجود فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیھم ماء الحیوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کیا ابو ہریرہ نے معنی حدیث ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظوں میں اختلاف ہے سوای ذکر کھولنی پنڈلی کی کہ ابو ہریرہ کی حدیث میں نہیں ہے اور کہا آنحضرت نے یا ابو ہریرہ نے بطریق مرفوع کی یعنی بجای اسکی کہ حدیث ابی سعید میں گذرا ثم یضرب الجسر علی جھنم الخ یہ عبارت کہ اوسی کی معنی میں ہے کھڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان دوزخ کی پس ہونگا میں اول اون شخصون کا کہ گذرینگے رسولون میں سے ساتھ امت اپنی کی اور کلام نہیں کریگا اور مجال کلام کرنی کی نہیں رکھیگا کوئی اوس دن یعنی اوس مقام میں کوئی سوای رسولون کی اور کلام پیغمبرونکا اوس دن یہ ہوگا یا الہی سالم رکھ سالم رکھ اور دوزخ میں یعنی اوسکی طرفون میں آنکڑی ہونگی مانند کانٹی سعدان کی کہ نام ایک گھانس خاردار کا ہے نہیں جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سے اوچک لینگی لوگون کو بسبب بری عملون انکی کی پس بعضی اونمیں سے وہ ہونگی کہ ہلاک کیے جاوینگے بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اونمیں سے ٹکڑی ٹکڑی کیے جاوینگے یعنی آنکڑون سے گوشت ٹکڑی ٹکڑی ہو جاوینگے اور زخمی ہونگے اعضا اونکی پھر نجات پاوینگے **فائدہ** یعنی آگ میں پڑنی سے پس کافر ہلاک ہوویگا اور نجات نہیں پاویگا اور فاسق پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پھر نجات پاویگا **ت** یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سے درمیان بندون اپنی کی یعنی ساتھ اوس چیز کے کہ مستحق ہے ہر ایک جزا عمل اپنی کا اور چاہیگا کہ نکالے آگ سے اوس کسی کہ چاہیگا کہ نکالی اوسکو اون لوگون سے کہ گواہی دیتے ہیں کہ نہیں کوئی معبود سچا سوای خدا کی اور محمد بھیجی ہوئی اوسکی ہیں فرماویگا فرشتونکو کہ نکالیں اوسکو کہ پوجتا ہے خدا کو یعنی ایمان کہا اوسکی معبود ہونی پر نہ غیر اوسکی پس نکالینگی فرشتی اونکو اور پہچانینگی اونکو ساتھ نشانون سجدونکی اور حرام کیا ہے اللہ تعالی نے آگ دوزخ پر کہ کہاوی نشان سجدونکا پس ہر آدمی کو کہاویگی اوسکو آگ

سجدہ وکوف ع کہا نووی نی ظاہر اس حدیث سی یہ ہی کہ آگ نہین کہاتی کی تمام اون اعضا کو کہ جنسی سجدہ کرتی ہین یعنی وہ سات ہین پیشانی اور دونون
ہاتہہ اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نی کہا پیشانی ہی مراد ہی اور مختار قول اول ہی ہی ت پس نکالی جاوینگی آگ سی اس حال مین کہ سوختہ
اور سیاہ ہو گئی ہونگی مین کہ الاجائیگا اونپر آب حیات کا ف ع اداوپر گذرا کہ وہ ڈال جاوینگی نہر حیات مین پس یہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کی ہو
ت پس اوگین گی وہ جیسی کہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی روڑی کی وَعَنْهُ رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ
مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ
إِنْ أَفْعَلْ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللهَ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ
عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ
اللهُ تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ
فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ
فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ
يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ
أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللهُ مِنْهُ فَإِذَا
ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ
رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سی بہشت کی داخل ہونی مین متوجہ کیی ہوگا منہ اپنا طرف
دوزخ کی پس عرض کریگا ای پروردگار میری پہیر منہ میری کو آگ دوزخ سی اور تحقیق ایذا دی مجہکو اور ہلاک کیا مجہکو آگ دوزخ کی بو نی یعنی بسبب جلنی چیزون
کی اوسین اور ہو سکتا ہی کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بو ہی بدبو اور جلا دیا مجہکو شعلون اور تیزی گرمی اوسکی نی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہی تجہ سی کہ
اگر کرون مین یعنی پہیر دون منہ تیرا آگ دوزخ سی مانگی تو سوا اسکی اور کچہہ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچہہ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو
جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پہیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا آگ سی پس جبکہ پہیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہیگا خوبی
اور تازگی اوسکی چپ رہیگا اوس وقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا ای رب میری آگی لی چل مجہکو طرف دروازہ بہشت کی
پس فرماویگا اللہ تعالی وتبارک کیا نہین دی تو نی عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تو نی کہ منہ میرا دوزخ سی پہیر دی پس کہیگا
ای رب میری نہ ہوؤن مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ع یعنی نہ کر مجہکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کی داخل ہونی
سی کہ مین تو باہر پڑا رہون اور اور اندر ہیلا اگر بہشت کی اندر پہنچاؤن تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازی پر جا پڑا رہون ت پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہی کہ
اگر دیا جاوی تو اسکو یعنی بہشت کی دروازی پر لی جایا جاوی تو سوال کری تو اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص قسم عزت تیری کی نہین مانگونگا مین کچہہ بہی
سوای اسکی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیون عتاب نہین کریگا پروردگار اوسپر اوپر توڑنی قسم و عہد کی جواب اسکا یہ ہی کہ حال اوسکا مجنونون کا سا ہوگا
اور وہ اوسمین معذور ہین یا یہ کہ وہ گہر تکلیف کا نہین ہی یا مواخذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنی پروردگار کو اس بات مین بہی جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی قدر
عہد و میثاق پس آگی لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہونچیگا اوسکی دروازی پر دیکہیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور

رونق و خوشی سی اونکی سبب پاوینگی خوشی کی چیزوں کی قسم ہو رو قصور وغیرہ سی پس چپ ہوگا جس قدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پھر عرض کریگا ای رب میری تو مجھکو
بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک و تعالی ہلاکی ہو تجھکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہد شکن ہو تو کیا تو نے عہد نہین کیا تہا کہ تو پھر سی تو نی عہد و پیمان کیے
نہ مانگی تو سوا اوس چیز کی کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان مجھکو بدترین خلق اپنی کا ف ع اگر کہی تو کہ یہ جواب کیونکر مطابق ہو اس سوال کی
کہ کیا نہین دیتے تہی تو الخ جواب یہ کہ گویا وہ یہ کہیگا ای رب میری دیا تو نی عہود و میثاق لیکن تامل کیا مین نی تیری کرم و عفو اور رحمت مین اور اس آیہ پر لا تیأسوا
من روح اللہ الخ پس طمع ہوا اپنا پس گویا مین ہون ان کفار سی کہ نا امید ہوئی تیری رحمت سی اور طمع کی مین نی تیری کرم اور وسعت رحمت مین
مین نی تجھ سی پس اللہ تعالی راضی ہوگا اس قول سی فرمایا ت پس ہنسیگا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سی یعنی سبب کلام اوسکی
پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پھر فرماویگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع
ہوگی اور نہایت کو پہونچی گی آرزو اوسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر یہ اور یہ یعنی آرزو کر جنس سی جو کچھ چاہی تو پس یاد دلاویگا پروردگار اوسکا اوسکو
کہ یاد دلاویگا اوسکو یہانتک کہ جب ختم ہوجاوینگی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہ یعنی جو کچھ کہ چاہا تونی اور مانند اوسکی ساتہ اوسکی یعنی
از راہ تفضل کی اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ مثل اوسکی کمیت مین ہی
نفع ہوجاتی ہی تدافع اور دفع ہوتا ہی تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اٰخر من یدخل الجنة رجل فھو یمشی مرة ویکبو مرة وتسفعه النار مرة فاذا جاوزھا التفت الیھا فقال تبارک
الذی نجانی منک لقد اعطانی اللہ شیئا ما اعطاہ احدا من الاولین والاٰخرین فترفع له شجرة فیقول ای رب ادننی من
ھذہ الشجرة فلاستظل بظلھا واشرب من مائھا فیقول اللہ یا ابن اٰدم لعلی ان اعطیتکھا سألتنی غیرھا فیقول لا یا رب
ویعاھدہ ان لا یسأله غیرھا وربه یعذرہ لانه یری ما لا صبر له علیه فیدنیه منھا فیستظل بظلھا ویشرب من مائھا ثم ترفع
له شجرة ھی احسن من الاولی فیقول ای رب ادننی من ھذہ الشجرة لاشرب من مائھا واستظل بظلھا لا اسألک غیرھا
فیقول یا ابن اٰدم الم تعاھدنی ان لا تسألنی غیرھا فیقول لعلی ان ادنیتک منھا تسألنی غیرھا فیعاھدہ ان لا یسأله غیرھا
وربه یعذرہ لانه یری ما لا صبر له علیه فیدنیه منھا فیستظل بظلھا ویشرب من مائھا ثم ترفع له شجرة عند باب الجنة ھی
احسن من الاولیین فیقول رب ادننی من ھذہ فلاستظل بظلھا واشرب من مائھا لا اسألک غیرھا فیقول یا ابن
اٰدم الم تعاھدنی ان لا تسألنی غیرھا قال بلی یا رب ھذہ لا اسألک غیرھا وربه یعذرہ لانه یری ما لا
صبر له علیه فیدنیه منھا فاذا ادناہ منھا سمع اصوات اھل الجنة فیقول ای رب ادخلنیھا
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصون کا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار
اور منہ کی بل گر پڑیگا ایکبار اور نشان ڈالیگی اوسکی آگ ایکبار اس طرح کہ پہونچیگی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اور بعض متغیر ہوگا رنگ اوسکی
جلد کا جلین گی بعضی عضو اوسکی پس جب گذر جاویگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکھیگا طرف آگ کی اور کہیگا کہ برکت والا ہی وہ خدا کہ نجات دی
مجھکو تجھ سی قسم خدا کی تحقیق دی مجھکو خدا تعالی نی وہ چیز کہ نہین دی کسی کو اگلی اور پچھلون سی ف ع شیخ نی کہا سبب نہایت خوشی کی کہا دیگا کیونکہ اپنی
نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمین مین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ وہ نہین جانتا کسی کو کہ ہم شریک ہوا آگ سی نکلنی مین
نہین جانتی کا کہ بیچ جنت مین ہین جنت مین سب باندہ کیا جاویگا اوسکی لیی ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا ہی ہوگا پھر کہیگا وہ شخص

اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھکو اس درخت سے تا مستفید ہوؤں اوس درخت کی سایہ میں اور پیوں میں پانی سے کہ اوس درخت کی نیچے ہے پس فرماویگا اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی شاید کہ میں اگر دوں میں تجھکو یہ آرزو تیری مانگے تو مجھسے اور کچھ پس کہیگا وہ شخص نہ اے پروردگار میرے اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار سے کہ سوال نہیں کریگا سوا اسکے اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکھیگا اور ملامت نہیں کریگا اوسکو بسبب اسکے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سے پس بیٹھیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ میں اور پیویگا اوسکی پانی سے پہر بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درختوں سے یعنی اسلیے کہ چاہیگا اوسکی لیے ترقی ادنی سے طرف اعلی کی پس کہیگا اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھکو اوس درخت کی تا پیوں میں اوسکی پانی سے اور بیٹھوں میں اوسکی سایہ میں سوال نہیں کرونگا میں تجھسے غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی اے بیٹے آدم کی کیا عہد کیا تہا تونے مجھسے یہ کہ سوال نکریگا تو مجھسے غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ اگر میں نزدیک دوں تجھکو اوس سے سوال کرے تو مجھسے غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سے یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکھیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے پس بیٹھیگا اوسکی سایہ میں اور پیویگا اوسکی پانی سے پہر بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کی کہ وہ اچہا ہوگا پہلی دونوں درختوں سے پس کہیگا وہ اے رب میرے نزدیک کر مجھکو اس درخت سے تاکہ بیٹھوں میں اسکی سایہ میں اور پیوں میں اوسکی پانی سے نہیں مانگونگا میں تجھسے غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی اے ابن آدم کیا نہ عہد کیا تہا تونے مجھسے یہ کہ نہ مانگیگا مجھسے غیر اوسکی کہیگا وہ ہاں اے رب میرے نہیں سوال کرونگا میں تجھسے غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکھیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے ف ح حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھائینگے بہتر پہلی سے اور وہ طلب کریگا قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ میں اور نہیں طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب اپنی صبری اوسکی دیکھیگا معذور رکھیگا اوسکو پہر درخت تک پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سے سنیگا آوازیں بہشتیوں کی کہ اپنی بیبیوں اور یاروں سے کلام کرتی ہونگی پس کہیگا اے رب میرے داخل کر مجھکو بہشت میں فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوُهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ ——— پس فرماویگا اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی کونسی چیز جدا کریگی میرے اور تجھے یعنی تیری سوال منقطع ہوتی کہ ہر بار کرتا ہے تو کیا راضی کرتا ہے تجھکو یہ کہ دوں میں تجھکو جگہ بہشت میں مقدار مسافت دنیا کی اور ساتھ اوسکی برابر اوسکی کہیگا وہ سنکر یعنی از راہ نہایت خوشی کی کہ اے پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھسے اور حال یہ ہے کیا اچہا ہے تو نے مجھکو محل ٹھٹھے کا حالانکہ تو رب ہے عالمین کا پس ہنسے ابن مسعود اور کہا کیا نہیں پوچھتے ہو تم مجھسے کہ کس سبب سے ہنستا ہوں میں پس پوچھا لوگوں نے کس سبب سے ہنستے ہو تم پس کہا ابن مسعود نے کہ اسیطرح ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نے کس چیز سے ہنستے ہو آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنستا ہوں بسبب ہنسنے پروردگار عالمین کے

اوسوقت کہا اوس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسی حالآنکہ تو پروردگار عالمین ہی **ف** ع مراد اللہ تعالی کی ہنسنے سی کمال راضی ہونا بندی سی ہی
اور ہنسنا آنحضرتؐ کا ازراہ تعجب اور سرور کی تہا بسبب دیکھنی کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف اوسکی کی اپنی بندہ گنہگار پر اور ابن مسعودؓ ہنسی بسبب ہنسنے
آنحضرتؐ کی اور خوشی کی بات ہی فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین نہین ٹھٹھا کرتا ہون تجہسی اور جانتا ہون کہ تو لائق اس عطا کی نہین ہی ولیکن
مین دیتا ہون تجکو اسلیے کہ مین اوس چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سی مانند اوسکی ہی مگر
تحقیق ابو سعید نے نہین ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہ اور یاد دلاویگا
اور سکہاویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچہ کہ آرزو کی
تو نی وہ تیری لیے ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرتؐ نے پہر داخل ہوگا وہ اپنی گہر مین کہ بہشت مین ہی پس آوینگی اوس پاس دو بیبیان اوسکی
حور عین سی **ف** ع حور جمع حوراء کی ہی یعنی عورت سفید رو کی اور عین جمع عیناء کی یعنی کلان چشم کی بات پس کہینگی سب تعریف واسطی اللہ کے
کہ پیدا کیا تجکو واسطی ہماری اور پیدا کیا ہمکو واسطی تیری یعنی اس گہر مین کہ نہین ہی موت آپس مین فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی سی
کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کی کہ دیا گیا ہون یعنی یہ کہنا بسبب مطلع ہونی اوسکی کی غیر کی دینی پر **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبة ثم یدخلهم اللہ الجنة بفضل رحمته فیقال لھم الجھنمیون رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچیگی مسلمانون کی گروہون کو علامت اور اثر آگ دوزخ کی کہ متغیر
کریگا اونکی مونہون کو بسبب گناہون کی کہ کیے تہی اونہون نے وہ گناہ واسطی عذاب کی گناہونکی سزا مین پہر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی بہشت مین
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگون کو جہنمی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح بسبب داخل ہونے اونکی دوزخ مین اول بار اور یہ
اونکی تحقیر و تنقیص کی لیے نہین کہنی کی بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کی کہینگے تا شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون **وعن**
عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یخرج قوم من النار بشفاعة محمد فیدخلون الجنة ویسمون الجھنمیین رواہ البخاری
وفی روایة یخرج قوم من امتی من النار بشفاعتی یسمون الجھنمیین اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سی بسبب شفاعت آنحضرتؐ کی پس داخل ہووینگی بہشت مین اور نام رکہی جاوینگی جہنمی نقل کی بخاری نے
اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت مین سی آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکہا جاویگا اونکا جہنمی
وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انی لاعلم آخر اھل النار خروجا منھا وآخر اھل الجنة
دخولا رجل یخرج من النار حبوا فیقول اللہ اذھب فادخل الجنة فیاتیھا فیخیل الیه انھا ملأی فیقول یا رب وجدتھا
ملأی فیقول اذھب فادخل الجنة فان لک مثل الدنیا وعشرة امثالھا فیقول اتسخر منی او تضحک منی وانت الملک فلقد
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ وکان یقال ذلک ادنی اھل الجنة منزلة متفق علیه
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیون کا ازروی نکلنی کی اوس سی
اور آخر بہشتیون کا ازروی داخل ہونی کی بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سی گہٹنون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو
بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال مین یعنی اللہ تعالی یہ صورت دکہاویگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی
لوگون سی اور اوسمین جگہ نہین ہی پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میری پایا مین نے بہشت کو بہرا ہوا لوگون سی یعنی اور میری لیے اوسمین

کہ جنتیں بھی ہیں فرمائیگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت میں پس تیری لیے ہی مانند مسافت دنیا کی اور دس چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی ہی پروردگار کیا
ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسی یا کہیگا ہنستا ہی تو مجھسی حالانکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہیں کہ پس تحقیق دیکھا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی
یہانتک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپ کی اور تہا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنی اور کمترین بہشتیوں کا ہوگا مرتبہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف
ظاہر یہی ہی کہ یہ کلام عمران کا یا اونکی بعد کسی راوی کا ہی پس معنی یہ کہ تہی کہتی صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا
عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا
كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ
كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق میں البتہ
جانتا ہوں آخر بہشتیوں کا داخل ہونی میں بہشت کی اور آخر دوزخیوں کا نکلنی میں اوس سی ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی پس کہا جاویگا
یعنی فرشتوں کو کہ ظاہر کرو اوسپر چھوٹی گناہ اوسکی اور اوٹھا رکھو اور چھپا رکھو اوس سی بڑی گناہ پس ظاہر کیجاوینگی اوسپر چھوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاویگا
کہ کیا کیا تونی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا اور ایسا یعنی بُری اعمال میں سی اور کیا تونی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی
ترک طاعات میں سی پس کہیگا کہ ہاں کیا میں نی فلانی فلانی روز ایسا اور ایسا نہیں انکار کر سکیگا حال آنکہ وہ خوف رکھنی والا ہوگا بڑی گناہوں سی
کہ مبادا عرض کیجاوینگی اور اوسپر یعنی پیش آوینگی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اوسکو کہ تیری لیے ہی بجگہ ہر بدی کی نیکی ہی ف ظاہر
یہی ہی کہ یہ تبدیل ہوگی اوسکی لیے ازراہ فضل و کرم کی رب الارباب کیطرف سی تب پس کہیگا وہ شخص کہ اے پروردگار میری کئیں میں نی بہت سی چیزیں
یعنی گناہ کبیرہ کہ نہیں دیکھتا میں اونکو یہاں یعنی نامہ اعمال میں مقام تبدیل میں ابوذر کہتی ہیں البتہ تحقیق دیکھا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی
یہانتک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپ کی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ
فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا
تُعِيدَنِي فِيهَا قَالَ فَيُنْجِيهِ اللّٰهُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالی جاوینگی
آگ سی چار آدمی یعنی یہ وہی ہیں کہ جو اخیر کو نکلیں گی دوزخ سی پس لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پہر حکم کیا جاویگا اونکی پہیرنی کا طرف دوزخ کی پس
پہر کر دیکھی گا ایک اونمیں سی پس کہیگا اے پروردگار میری تحقیق امید رکھتا تہا میں کہ جب نکالیگا تو مجھکو پہر نہیں پہیریگا تو اوسمیں فرمایا آنحضرت نی پہر
نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سی اور پہر نہیں پہیریگا اوسکو آگ میں ف ع یہ نکالنا اور پہیرنا اور نجات دینا واسطی اظہار امتحان اور منت کی تہا
اونکی کی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیا بیان باقیوں کا اس باعث کہ اسی پر قیاس ہی اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگی
اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کی ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ
كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰى بِمَنْزِلِهِ فِي
الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاصی کیجاوینگی

مسلمان آگ دوزخ سی پس روکی جاوینگی اوپر پل صراط کی کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطی بعض اونکی کی بعض سی جو کہ
کہتی درمیان اونکی دنیا مین یہانتک کہ جب پاک کیی جاوینگی لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سی اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کی داخل ہونیکا
ف ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ورلانا مومنون کا دوزخ مین اونکی پاک و صاف کرنیکی لیی ہوگا تا پاک و صاف کر کی بہشت مین کہ مکان اونکی خلود کا
ہی دہلاوینگی نہ بطریق غضب عداوت کی جیسی کہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کی کفارہ گناہون کا کرتی ہین محققون نی کہا ہی کہ بعضی گناہ
ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کی اونسی پاک ہونگی اور بعضون سی بسبب شدت سکرات موت کی اور بعضون سی بسبب عذاب قبر کی اور بعضی گناہ ہین
کہ سوای آگ دوزخ کی اونسی پاک نہین ہونی کی جیسی کہ سونا اور چاندی بغیر گلانی کی صاف و پاک نہین ہوتا ت پس قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان
محمد صلعم کی اوسکی ہاتھہ مین ہی کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننی والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا ف ح یہ اشارہ ہی طرف قوت نور ہدایت دل اور
ہدایت کی بعد از پاک و صاف ہونیکی گناہون سی اور طرف اسکی کہ جیسے دنیا مین بسبب نور توفیق کی ساتھ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الٰہی کی راہ
پائی تو آخرت مین بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگی ت نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا ولا یدخل النار احد الا
اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل
ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہہ بیٹھنی اوسکی کی آگ سی کہ اگر بدی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی اور یہ دکہانا جگہہ کا دوزخ مین اسلیی ہوگا
کہ تا زیادہ کرین شکر اور بہت پاوین ثواب اوسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکہائی جاویگی جگہہ بیٹھنی اوسکی کی بہشت سی کہ اگر نیکی کرتا
جگہہ اوسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکہانا اوسپر حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب ت نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا صار اہل الجنۃ الی الجنۃ واہل النار الی النار جیء بالموت حتی یجعل بین الجنۃ والنار ثم یذبح ثم ینادی مناد
یا اہل الجنۃ لا موت یا اہل النار لا موت فیزداد اہل الجنۃ فرحا الی فرحہم ویزداد اہل النار حزنا الی حزنہم متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جاوینگی بہشتی بہشت مین اور جاوینگی دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت
اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کی یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کی پہر ذبح کیجاویگی پہر پکاریگا
پکارنیوالا ای بہشتیون نہین ہی بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہی بلا موت اور ای دوزخیون نہین ہی بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگی بہشتی خوشی کو
طرف خوشی اپنی کی کہ رکہتی تہی اور زیادہ کرینگی دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتی تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی

عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی من عدن الی عمان البلقاء ماءہ اشد بیاضا من اللبن واحلی
من العسل اکوابہ عدد نجوم السماء من شرب منہ شربۃ لم یظمأ بعدہا ابدا اول الناس ورودا فقراء المہاجرین الشعث
رؤسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لہم السدد رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
روایت ہی ثوبان سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سی عمان بلقا تک ہی
ع عدن بفتحتین اور دال کی زبر سی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہرون مین سی قریب دریای سندہ کی اور عمان ساتھ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقا
زبر ب اور جزم لام اور قاف ممدودہ ہی شہر ہی شام مین اور عمان بفتح ع ہی اور بین اوسکی یہہ ہی کہ مقدار وسعت میری حوض کی مقدار ہی مسافت کی جو ہی
فیمابین ان دونون جگہون مین ہی بیچ دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین سو کہین ہی زیادہ اور کہین کم اور کسی حدیث مین کم مسافت آئی ہی

وغیر ذلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول وعرض کی ہے نہ تعیین قدر بعینہ بس وارد ہوئی ہے حدیث ہر مقام میں موافق سمجھ سامع کی ت پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شیرین زیادہ ہے شہد سے اور آبخوری اوسکی بقدر گنتی ستاروں آسمان کی ہے جو کوئی پیویگا اوس میں سے ایکبار پیاسا نہیں ہوئیگا بعد اوسکی کبھی پہلی لوگ کہ اوتریں گی اوسپر پانی پینی کی لیے فقرا مہاجرین ہونگی ف ع یعنی بسبب پیاس ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرة اور اسی قیاس پر بہت پیاسی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیة اور مراد مہاجرین سے وہ ہیں کہ جنہوں نی ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکی ہیں اور انہیں کی حکم میں ہیں وہ لوگ کہ ہجرت کرکی اپنی وطن اصلی سے گئی مکہ یا مدینہ زاد اللہ شرفہا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور ترک کیا ہیچ حاصل کرنی مال و جاہ کے اور مشغول ہوئی علم وعمل میں رضای مولی کی لیے ت ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہیں بال سر کی اور میلی ہیں کپڑی ایسی ہیں کہ نہیں نکاح کیے جاتی عورتوں نعمت والیوں سے یعنی اگر خواستگاری کریں ایسی عورتوں سے مقبول نہوں اور نہیں کھولی جاتی اونکی لیے دروازی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنی اگر کھڑی ہوں بالفرض والتقدیر دنیا دار کی دروازی پر اور طلب اذن کریں تو نہ کھولا جاوی اونکی لیے دروازہ یہ کنایہ ہی نہ التفات کرنی سی طرف اونکی ضیافت اور انواع دعوات میں **وعن** زید بن ارقم قال کنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائة الف جزء ممن يرد على الحوض قيل كم كنتم يومئذ قال سبعمائة او ثمان مائة رواه ابو داود اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تھی ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر میں پس اوتری ہم ایک منزل میں پس فرمایا آنحضرت نی یعنی صحابہ حاضرین سی کہ نہیں ہو تم ایک جزو لاکھ جزو میں سی نسبت اون لوگوں کے کہ اوتریںگی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تھی تم اوس دن کہا زید بن ارقم نی کہ تھی ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابو داود نی و ح مراد اس سے تحدید یا تعیین نہیں ہی بلکہ مراد تخصیص بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ مراد سب غیر محصورہ زیادہ نسی ہوں اسی کہ ظاہر یہی ہی کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتھ بعضوں کی اونمیں سی واللہ اعلم **وعن** سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل نبي حوضا وانهم ليتباهون ايهم اكثر واردة واني لارجو ان اكون اكثرهم واردة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی ہووی گی امت اوسکی اوسکی حوض سی اور تحقیق انبیا فخر کرینگی آپس میں کہ کونسا اونمیں سی بہت زیادہ ہی از روی امت کی کہ وارد ہوں گی حوض پر اور تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ ہونگا میں اکثر اونکا از روی آنیوالوں کی میری حوض پر ف ع یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سی اور یہ یقینی ہی اور لفظ ارجو کہ منظور ہی شک کا تردد کو ہی بسبب تواضع کی کہا ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** انس قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم ان يشفع لي يوم القيمة فقال انا فاعل قلت يا رسول الله فاين اطلبك قال اطلبني اول ما تطلبني على الصراط قلت فان لم القك على الصراط قال فاطلبني عند الميزان قلت فان لم القك عند الميزان قال فاطلبني عند الحوض فاني لا اخطئ هذه الثلث المواطن رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی انس سی کہ کہا پوچھا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست کی میں نی آپ سی یہ کہ شفاعت کریں میری روز قیامت کی یعنی شفاعت خاص اسوا شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ میں کرنیوالا ہوں شفاعت کا کہا میں نی کہ یا رسول اللہ پس کہاں ڈھونڈھوں میں آپکو اور کہاں پاؤں آپکو فرمایا کہ ڈھونڈھنا مجھکو اول اوس جگہ کہ ڈھونڈھی میری پل صراط پر کہا میں نی پس اگر نپاؤں میں آپکو پل صراط پر تو کہاں ڈھونڈھوں آپکو فرمایا پس اگر وہاں نپاوی تو تو ڈھونڈھنا مجھکو نزدیک میزان کی کہا میں نی پس اگر نپاؤں میں آپکو نزدیک

بیزان کی تو کہان ڈہونڈہیون آپکو فرمایا پیس صراط کے پاس ڈہونڈہیو اگر وہان نہ ملون تو میزان کے پاس اگر وہان بہی نہ ملون تو حوض کے پاس کہ مین ان تین جگہون کو ف ح ع یعنی کہین نہین
ہون اور کہین بہی وہان چونکہ کاروبار شفاعت اونکی ان جگہون مین ہوگی مین اونکی کارپردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو حدیث
مین اور حضرت عائشہ رضی کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ رضی نے آنحضرت سے پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل
عیال کو روز قیامت کی فرمایا ان تین جگہون مین کوئی کسی کو یاد نہین کریگا جواب اسکا یہ ہے کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد
کرینگی حضرت صلعم کسی کو غائبین مین ان جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہونگی حضرت صلعم کی
امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرینگی اور طیبی نے یہ جواب لکہا ہی کہ حضرت عائشہ رضی کو جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپ کی
تہین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹہین اور عمل اور عبادت مین جہد سی باز رہین جیسی کہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہی کہ مین مالک نہین
ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہپر نکرو اور انکے سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور تحقیق مین شدت اور محنت اور سدن کی کہ نہایت سخت ہی اور
درجہ شفاعت حضرت صلعم کی لیے ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللهُ تَعَالٰى
عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ بِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلَ
مَنْ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى اكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اِثْرِهٖ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ
يَمِيْنِ اللهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِيْ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی کہ حق تعالی نی آپکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی اپنی اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت
نی یہ دن کہ پہونچونگا مین اوسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسی کہ آواز کرتا ہی زین نیا ٹہر کر
تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کی ہی شارح اور حدیث مین آیا ہی کہ زمین مع ساتون آسمان اور ستارون مین
نسبت کرسی کی مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس یہ حدیث جو فراخی کرسی
کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب فہم عرف کی نہ تحدید اور نہ اوسکی مقدار کی ہی جیسی کہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا
السموات والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکی کا ہی کہ مشابہت دیجاوی اوسکی ہی ساتہ زین کی اور آواز
کرنی اوسکی سی بسبب تنگی کی پیدا ہوا تہا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت اور
حکم اوسکی کا ہی اور معنی مفردات کلام کی یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہی کہ اوسپر بیٹہی اور حکمرانی کری یا کرسی علم سی کہ اوسپر افادہ
اور افاضہ علوم و معارف کا کری ہے اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اون شخصون کا کہ لباس پہنائی جاینگی ابراہیم فرماویگا
اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم
کی ف ح ع سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور معلوم ہوا کہ یہ دلالت نہین کرتا کہ ابراہیم فضل ہین
آنحضرت صلعم سی بلکہ تقدیم ابراہیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت صلعم کی ہوگی یا یہ کہ یہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی ہی
کو فرمایا ثم اقوم عن یمین الرحمن الخ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت صلعم لباس پہنی اوٹہینگی ظاہر مین یہ منافات رکہتا ہی حضرت صلعم کی قول سی کہ فرمایا
پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ آنحضرت صلعم لباس پہنی اوٹہینگی اور بعد وجود اونکی انبیا صلوۃ اللہ علیہم کی ساتہ پہی ابراہیم

دی جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کی ت پہر کہڑا ہونگا مین داہنی طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک بیجاویگی مجہپر اگلی پچہلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کی تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب یہ قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا اوس وقت کہ ہوگا اوسمین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی ہولوںکا کہ نفسون مین بڑی علوم ہو یہ اشارہ کیا طرف جواب کی ساتہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی اوسمین حضرت داہنی طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوس سی یہ کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہہ سلامت رکہہ ف ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کی زیر سی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت مسلمانون کی ہی کہ اوس سی پہچانی جاوینگی اور سلامت بمتابعت وراقتدار پیغمبرون اپنی کی ہمکو کہینگی اور ظاہرتر یہ ہی کہ یہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ انکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کی اور روایت کیا ابن مردویہ نی حضرت عائشہ رض سی بطریق مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جائینگی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عمرو سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کی اندہیریون مین یہ ہوگا لا الہ الا انت ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ** اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی گناہ کبیرہ کرنی والون کی لیی میری امت مین سی ف ع یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنیکی کبائر خاص ہی ہیچ آگی ایچ کی اور امتیون کی لیی اور کہا طیبی نی کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطی نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سی اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور اتقیا اور صلحا کی بہی اور اہل سنت کی نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیۃ سی یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین بہت آئی ہین ہمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہونچتی ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کی خوارج اور بعضی معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور وہ یہ ہی کہ رحمت دینگی حضرت لوگونکو موقف کی ہولون سی اور دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کی اور یہ بہی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور تیسری شفاعت اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لائق ہون گی دوزخ کی پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہماری نبی صلعم جنکی لیی کہ اللہ تعالی چاہیگا اور چوتہی اونکی حق مین کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگارون مین سی پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتون کی اور بہائی مسلمانون کی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کی بہشت مین اہل بہشت کی لیی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی جابر سی **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مختار کیا مجکو اسمین کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سب کی لیی پس اختیار کی

مین نے شفاعت کرنے یعنی واسطے امت اجابت کے تا سب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اوس سے باہر نکلے جیسے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہے اونکی لیے کہ مرے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنی سب مومنون کی لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت مین بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کی یعنی شخص بزرگ کی میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سے **ف** ع کہ ایک قبیلہ ہے نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت مین جاوینگے تو دیکھا چاہیے کہ کتنے اچھے لوگ ہونگے میری امت مین اور سب شفاعت کرینگے پس بہت سے لوگ اونکی شفاعتون سے بہشت مین جاوینگے اور بعضون نے کہا کہ یہ شخص حضرت عثمان رض ہونگے اور بعضون نے کہا اویس قرنی اور بعضون نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب بہت ہے تت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق امت میری سے یعنی بعضی افراد امت سے جنس علما اور شہدا اور صلحا سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتونکی اور بعض اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف** ع اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کی بیٹون کو کہتے ہین تت اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی **ف** ع عصبہ پہنچ مین اور جزم صاحب دس سے چالیس تک تت اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگے اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلَيْكَ اَنْ يُّدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا عز وجل نے وعدہ کیا مجھسے کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سے چار لاکھہ بلا حساب یعنی بے حساب و کتاب اور بے ماخذہ عذاب کے پس کہا ابو بکر نے زیادہ کیجیے ہمکو یا رسول اللہ یعنی مانگیے اللہ تعالی سے اور چاہیے اوس سے کہ زیادتی کرے ہمین یا زیادتی کیجیے خبر دیجیے ہمین اوس چیز سے کہ وعدہ کیا ہے تمہسے تمہارے پروردگار نے **ف** ع اور پہلے گذرا کہ ستر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کے ساتھہ ستر ہزار ہونگے اور تین لپین تت فرمایا آنحضرت صلعم نے اور زیادتی اسیطرح پس اشارہ بیان کیا کہ لپ بنا کر دونون ہاتھون سے اور جمع کیا دونون ہاتھون اپنے کو **ف** ع یعنی جیسے کہ وقت دینے کے کرتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حکایت ہے فعل حق سبحانہ کی چنانچہ آگے آتا ہے کہا ہے شراح نے کہ بیان کی یہ مثل لپ بنانے کی آئی ہے کہ نشان اچھا دینے والی کی یہ ہے کہ جب طالب زیادتی کی کہتا ہے تو دونون ہاتھون سے لپ بھر کر دیتا ہے بلا حساب پس لپ بھرنا کنایہ ہے مبالغہ سے بہت دینے مین والا وہان نہ ہتیلی ہے اور نہ لپ تت پھر کہا ابو بکر رض نے کہ زیادہ کر ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسیطرح یعنی وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتھہ سے پس کہا عمر رض نے کہ چھوڑ دو ہمکو اے ابو بکر رض یعنی تا عمل کرین اور نہ خوف عذاب کی جد و جہد کرین اور سعی کرین اور نہ باعتماد کرم الہی کی عمل سے باز رہین پس کہا ابو بکر رض نے نہین ضرر تمہیں اے عمر کہ داخل کرے اللہ ہم سب کو بہشت مین پس کہا عمر رض نے کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار کر سکتا ہے یعنی پس احتیاج تکرار

سوال پر کثرت اوسکی کی کیا ہی بس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا عمر رضی نے **ف** ح کہا ہی علماء نے کہ جو کچہ ابو بکر رضی نے کہا قبیلہ محتاجگی
اور سکینت دنیا زمندی سی ہی اور قول عمر رضی کا قبیلہ رضا و تسلیم سی ہی اور آنحضرت نے جو اول جواب ندیا ابو بکر رضی کو ساتہ اوس چیز کی کہ عمر رضی نے کہا
اور دوبارہ تصدیق عمر رضی کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل پر توجہ مین اور کلام عمر رضی کا بہی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سی پس آل دونون کا
ایک ہی ہوگا فائمت نقل کی بغوی نے شرح سنہ مین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَفُّ اَھْلُ النَّارِ
فَیَمُرُّ بِھِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْھُمْ یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً وَقَالَ بَعْضُھُمْ اَنَا
الَّذِیْ وَھَبْتُ لَکَ وَضُوْءً فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے صف باندہ کر کہڑی کیے جاوینگی یا صف باندہ کر کہڑی ہونگی دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کی یعنی علماء خیار
اور صلحاء ابرار کی بہیئتہ مساکین و سائلین کی اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا اونپر ایک شخص بہشتیون مین سی پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سی
اوس بہشتی کو ای فلانی یعنی نام لیکر اوسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مین نے تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا
کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مین نے تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین **ف** ع یعنی سبب ہوگا
اوسکی دخول کا اور اس سی معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگی تو نتیجہ اوسکا پاوینگی اور اونکی امداد و شفاعت
سی بہشت مین جاوینگی کہا مظہر نے کہ اسمین رغبت دلائی احسان کرنے پر مسلمانون سی خصوصاً صلحا سی اور اونکی ہمنشینی کرنے پر اور محبت پر کہ اونکی
صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُھُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰی اَخْرِجُوْھُمَا فَقَالَ لَھُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اِشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا
قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیُلْقِیْ اَحَدُھُمَا
نَفْسَہٗ فَیَجْعَلُھَا اللّٰہُ عَلَیْہِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَہٗ فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَعَالٰی مَا مَنَعَکَ اَنْ تُلْقِیَ
نَفْسَکَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُکَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَیَقُوْلُ
لَہُ الرَّبُّ لَکَ رَجَاؤُکَ فَیُدْخَلَانِ جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سی کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا
اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سی کہ نکالو انکو پس فرماویگا اللہ تعالی اون سی کہ
کس سبب سی سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگی کہ کیا ہمنی یعنی چلانا تاکہ رحم کری تو ہمپر یعنی اسلیے کہ تو دوست رکہتا ہی اوسکو کہ التجا کری تجہسی فرماویگا
اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہاری لیے یہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہی تم آگ مین **ف** ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر آگ مین پڑنا وجہ کمال کیا ہی
جواب یہ کہ قبیلہ محمل کرنیکی سبب سی ہی سبب پر اور تحقیق اوسکی یہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تہا اونہون نے دنیا مین امر الہی کی فرمان برداری کرنے مین حکم کیے
جاوینگی وہان اوسکا کہ فرمان برداری کرین مین اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطی آگاہ کرنے اونکی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمان برداری پر پس
ڈالیگا ایک اونمین اپنی تئین آگ مین یعنی بسبب چلنی راہ بندگی اور طلب رضای مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت **ف** ح جیسے
حضرت ابراہیم پر کی اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا و تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کر دیتا ہی
تا الم اوسکا اوسکو نہ پہونچی ست اور کہڑا رہیگا دوسرا پس نہین ڈالیگا اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب مشاہدہ عجز و نیاز اپنی کی اور امید لطف و رحمت باری تعالی کی

ہیں کہیگا اوسکو پروردگار تعالیٰ کہ کس چیز نے منع کیا تجکو ڈالنی تیری سی اپنی تئین آگ مین جیسی کہ ڈالا یار تیری نی پس کہیگا وہ شخص ای رب میرے تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجکو آگ مین بعد از نکالنی کی مجکو اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تیری لیی ہی جو کچہ کہ امید رکہتی تہی تو ف ح یہہ دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سی مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطا اللہ تعالیٰ کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت و فرمان برداری سی باہر نکلتی ہے تب بس داخل کیی جاوینگی وہ دونون شخص اکہٹی بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالیٰ کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد الناس النار ثم يصدرون منها بأعمالهم فأولهم كلمح البرق ثم كالريح ثم كحضر الفرس ثم كالراكب في رحله ثم كشد الرجل ثم كمشيه رواه الترمذي والدارمي اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب عبور کرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی آگ پر حاضر ہونگی اور رکہینگی اوسکو پہر پہرینگی اوس سی یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سی بسبب اعمال اپنی کی اوپر اندازہ اوسکی کی پس اول اون کا گذرینگی مانند چمکنی بجلی کی پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنی گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑنی مرد کی پہر مانند چلنی اوسکی کی پاپیادہ موافق عادت کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أمامكم حوضي ما بين جنبيه كما بين جرباء وأذرح قال بعض الرواة هما قريتان بالشام بينهما مسيرة ثلث ليال وفي رواية فيه أباريق كنجوم السماء من ورده فشرب منه لم يظمأ بعدها أبدا متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آگی تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہی میرا مسافت درمیان دونون طرفون اوسکی کی مانند اوس مسافت کی کہ درمیان جربا اور اذرح کی ہی کہا بعضی راویون نی کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون دونون کی مسافت تین دن کی ہی ف ع کہا صاحب قاموس نی کہ جربا بستی ہی اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ اوسنی زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دار قطنی نی کہ وہ یہ ہی ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینة وجربا وأذرح ت اور ایک روایت مین یہ زیادتی بہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارون مین آبخورے مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اوسپر اور پیویگا پانی اوس مین سی پیاسا نہین ہونی کا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** حذيفة وأبي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع الله تبارك وتعالى الناس فيقوم المؤمنون حتى تزلف لهم الجنة فيأتون آدم فيقولون يا أبانا استفتح لنا الجنة فيقول وهل أخرجكم من الجنة إلا خطيئة أبيكم لست بصاحب ذلك اذهبوا إلى ابني إبراهيم خليل الله قال فيقول إبراهيم لست بصاحب ذلك إنما كنت خليلا من وراء وراء اعمدوا إلى موسى الذي كلمه الله تكليما فيأتون موسى فيقول لست بصاحب ذلك اذهبوا إلى عيسى كلمة الله وروحه فيقول عيسى لست بصاحب ذلك فيأتون محمدا فيقوم فيؤذن له وترسل الأمانة والرحم فتقومان جنبتي الصراط يمينا وشمالا فيمر أولكم كالبرق قال قلت بأبي أنت وأمي أي شيء كمر البرق قال ألم تروا إلى البرق كيف يمر ويرجع في طرفة عين ثم كمر الريح ثم كمر الطير وشد الرجال تجري بهم أعمالهم ونبيكم قائم على الصراط يقول رب سلم سلم حتى تعجز أعمال العباد حتى يجيء الرجل

فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہؓ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکٹھا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگونکو یعنی محشر مین پس کھڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاویگی واسطی اونکی بہشت ف ع جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنة ازلفت علمت نفس یا حضرت ت پس آوینگی مومن یعنی بعضی مومن خواہان بہشت ہی آدمؑ کی پاس پس کہینگی ای باپ ہمارے کہلوا ہمارے لیے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوس مین پس کہینگی آدمؑ کہ نہین نکالا تمکو بہشت سی مگر تمہارے باپ کی خطا نی نہین ہون مین لائق اس کار کی جاؤ تم طرف بیٹی میرے ابراہیمؑ کی کہ خلیل اللہ ہی یعنی وہ افضل رسولون خدا کی سی ہی بعد خاتم الانبیا ہی اوس سی حال بیان عرض کرو فرمایا حضرتؐ نی پس کہینگی ابراہیمؑ کہ نہین ہون مین لائق اس کام کے نہین تہا مین خلیل مگر پیچھی اسکی پیچھی اسکی یعنی پہلی اس دن کی قصد کرو طرف موسیٰؑ کی کہ کلام کیا اوس سی خدا تعالی نی کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نی کہ یہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لائق اس درجہ بلند کی نہین ہون اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیلؑ کی دیا گیا ہون لیکن تم موسیٰؑ کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ دراء مکرر لایا ہی کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کی کہ حاصل ہوئی ہی اونکو رویت بھی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچھی اوس موسیٰؑ کی ہون کہ جو پیچھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین ت پس آوینگی موسیٰ علیہ السلام کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکی جاؤ طرف عیسیٰؑ کی کہ کلمة اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہینگی عیسیٰؑ کہ نہین ہون مین لائق اس کار کی یعنی پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب و عزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور ایسا ہی نہ کہا کہ آوینگی میرے پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکی کہ اوسمین ہین یعنی حمد کی اور مشعر ہی کھڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسی کہ فرمایا ت پس کھڑی ہونگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی داہنی طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہینگی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی راحت دینی کی سختی موقف سی پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرینگی آپ جیسی کہ اوپر گذرا اور بھیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت بنکر آوینگی پس کھڑی ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرینگی جماعت کہ اول وہ افضل ہی تم مین سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابو ہریرہؓ نی کہ کہا مین نی آنحضرتؐ سی کہ فدا ہو جیو تمپر مان باپ میرے کون سی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکھتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پھر آتی ہی آنکھ جھپکنی مین ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ مراد اوس سی انبیا ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد اونسی صفیا یعنی اولیا اس امت کی ہون ت پھر گذرینگی مانند گذرنی ہوا کی پھر گذرینگی مانند گذرنی پرندون کی اور دوڑنی مردون کی پاپیادون کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہارے کھڑی ہونگی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میرے سالم رکھ اور سالم رکھ یہانتک کہ عاجز ہونگی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت انکی عملون کی اور نہ کہتی ہونگی ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوت سی گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سی مگر گھسٹتا ہوا سرین کی بل مانند لڑکون کی فرمایا آنحضرتؐ نی اور دونون طرف صراط کی آنکڑی ہونگی لٹکائی گئی حکم کیے گئی یعنی درگاہ الہی سی پکڑینگی اوس شخص کو کہ حکم کیے گئی ساتھ اوسکی پس بعضی اونکی زخمی ہوکر نجات پاوینگی یعنی آگ مین پڑنی سی اور بعضی ہاتھ پاؤن باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابو ہریرہؓ کی اوسکی ہاتھ مین ہی کہ تحقیق گہرائو دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہ مسلم نی

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج قوم من النار بالشفاعۃ کانہم الثعاریر قلنا ما الثعاریر قال انہ الضغابیس متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گی آگ دوزخ سی ایک قوم سبب شفاعت کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آرسی ہین **ف** ضغابیس وہ گوی آرہی کی ساتہ ہیلی کہ وہ جلدی بڑہتا ہی یعنی یہ اگرچہ جلکر کوئلا ہو جاوینگی لیکن جب نکالکر نہر الحیواۃ مین ڈالی جاوینگی جہٹ پٹ تازہ توانا ہو جاوینگی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشھداء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عثمان رض بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیاء پہر علماء یعنی علماء باعمل پہر شہداء **ف** عطف کرنی مین لفظ ثم سی دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علماء کی شہداء پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوس پر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیی کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہون پر سبب زیادتی فضل اور بزرگی کی ہی والا تمام اہل خیر کی لیی مسلمانون مین سی ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہونکی ہو یا رفعت درجات کی لیی اور انکار شفاعت بدعت وگمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہی **ت** نقل کی یہ ابن ماجہ نی

باب صفۃ الجنۃ واہلہا

باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی **ف** ح جنت اصل لغت مین یعنی ڈہانکنی کی ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطی ستر اور ڈہانکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈہانکنی اونکی کی اوس چیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعد وہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کی کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ وبہشت

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اقرءوا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین متفق علیہ روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ طیار کی مین نی اپنی نیک بندونکی لیی وہ چیز کہ کسی آنکہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اوسکی کسی آدمی کی دل پر **ف** ح اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سی اچہی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سی خاطرین خوش **ت** پس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق وتصدیق اوسکی اس آیۃ کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطی شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کی قسم اوس چیز سی کہ سبب خنکی آنکہ اور آرام اونکی کی ہی **ف** ح یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کی سی لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی ساتہ زبر قاف کی یعنی قرار اور ثبات کی اور آنکہ وقت نظر کرنیکی طرف محبوب کی قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پہرتی ایسی ہی حالت فرحت وسرور مین سکون وآرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنی کی طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور ایسی ہی حالت خوف وغم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ مشتق ہی قر سی ساتہ پیش قاف کی یعنی سرد اور خنکی اور سردی آنکہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی دشمنون کی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کی ہی چنانچہ سیلی فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اوس مین بہی یہ دونون معنی محتمل ہین جیسی کہ باب فضل فقراء مین گذرا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہ کہ دنیا مین ہی

ف ع ح یعنی کہ جنت اور نعمتیں اوسکی باقی ہیں اور دنیا اور سارا اوسکی چیزیں فانی ہیں اور ذکر کوڑی کا بحسب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہ اوترنیکا
ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو اور سپر اور کوئی وہاں نہ اوترے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امرأۃ من نساء اہل
الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما ریحا ولنصیفہا علی رأسہا خیر من
الدنیا وما فیہا رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بار اول روز میں جانا راہ خدا میں یا ایکبار آخر
روز میں جانا اوسمیں بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا میں ہی بہتر ہی ف ع اور جزا اور ثواب اور مال میں اور تخصیص ان دونوں وقتوں کی بطریق عادت
کی ہی اور مراد مطلق وقت و ساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت میں نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت و حج اور طلب علم اور وہ جو کچھ کہ اوسمیں قصد تقرب
الہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کی لیے اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیے عبادت میں راہ خدا
اور جب ذکر کی فضیلت جانی کی راہ خدا میں تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سی کچھ خوبیان بہشت کی بیان کیں کہ فرمایا ت اور اگر
ایک عورت بہشتیوں کی عورتوں میں جھانکی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی ف ع اور درمیانہما یعنی
آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہ ظاہر تر ہی واسطی ذکر ہونی انکی کی عبارتوں میں صریحا ت اور البتہ بھر دی وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون
دونوں کی ہی خوشبو سی اور البتہ اوڑہنی اوسکی سر کی بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا میں ہی نقل کی یہ بخاری نی وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا
ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت میں ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلی سوار بیچ سایہ اوسکی کی سو برس ہنوز قطع نہ کری اوسکی مسافت کو اور البتہ
جگہ بمقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت میں بہتر ہی اوس چیز سی کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں لفظ او اور تغرب
میں یا تو شک راوی کی لیے ہی اور یا تخییر کی لیے اور یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کی اوسمیں دو معنی جگہ کوڑی کی ہی کہ اوپر حدیث میں گذرا عادت یہ ہی
کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ عرضہا وفی روایۃ طولہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا
اہل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن وجنتان من فضۃ آنیتہما وما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین
ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
مومن کی لیے بہشت میں البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چوڑائی اوسکی یعنی بسبب طول اوسکا اسقدر بطریق اولی اور ایک روایت میں ہی
لنبان اوسکی ف ع یعنی اور یہی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونوں روایتوں سی طول اور عرض اوسکا ہر ایک اون دونوں میں سی
ت ساٹھ کوس کی اور ہر کونی میں اوس خیمہ کی اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھیں گی یعنی ایک کونہ والی اور گھر والونکو
کہ اور کونوں میں ہونگی پہر کریگا اون سب گھر والوں پر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نی اور پہر اوسکی ابن الملک نی بہی کہ اہل سی مراد ہیں بیویاں
کہ جنسی جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی مجامعت سی ت اور دو بہشتیں ہیں یعنی مسلمان کی لیے کہ چاندی کی ہیں باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمیں ہی یعنی
قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ کی اور دو بہشتیں ہیں کہ سونی کی ہیں باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمیں ہی ف ع ظاہر ہی تحقیق

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتیں فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور حدیث میں جنت کی عمارت کی وصف میں آیا ہے کہ ایک اینٹ سونے کی ہے اور
ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ اول حدیث میں بیان ہے اون چیزوں کا کہ جنت میں ہیں یعنی باسن وغیرہ اور دوسری حدیث میں
صفت جنت کی دیواروں کی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے کتاب و سنت اسپر کہ جنتیں چار ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے سورة الرحمن میں فرمایا ولمن خاف
مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضة کہتا ہوں میں یعنی ملا علی کہ مؤید ہے اوسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین و
جنتان من فضة لاصحاب الیمین اور بعید نہیں ہے کہ مراد جنتان سے یعنی آیہ میں دو قسمیں ہوں جنت سے کہ ایک اون دونوں کی سونے سے اور دوسری
چاندی سے اور کبھی ہونگی کاملین کی لیے دو جنتیں سونے کی اور دو جنتیں چاندی کی داہنے بائیں طرف اونکی محلوں کی زینت کی لیے نہ بسبب مقصود ہونے
سونے کی اور یہ مراد جنتان سے بنا بر اسکی ہے کہ کبھی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہے اور مؤید ہے اسکو کہ دروازے جنت کی اور طبقے اسکے آٹھ ہیں جنت عدن جنت الفردوس
جنت الخلد جنت النعیم جنت المأوی دار السلام دار القرار دار المقامة ت اور نہیں مانع درمیان بہشتیوں کی اور درمیان نظر کرنے اونکی کی طرف پروردگار
اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن میں ف ع یعنی جب بہشتی بہشت میں داخل ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورتیں
طبعی کہ درمیان بندے اور درمیان رویت رب کی مانع ہیں اوٹھ جاینگی مگر پردے جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کی باقی ہونگی سو وہ بھی
از راہ مہربانی و تفضل رب کی اوٹھ جاینگی ت اور اوسکو عیانا دیکھینگے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاہَا دَرَجَةً مِنْہَا تُفَجَّرُ اَنْہَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِہَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ
الْفِرْدَوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِی کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں سو درجے ہیں درمیان ہر دو درجوں کی اتنا فرق ہے جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کی ف
ع ممکن ہے یہ کہ مراد سو سے کثرت ہو پس یہ کہ وارد ہوا ہے روایت بیہقی میں عائشہ رض سے بطریق مرفوع کی عدد درج الجنة عدد آی القرآن فمن دخل الجنة
من اہل القرآن فلیس فوقہ درجة اور ممکن ہے کہ سو درجے ایسے ہوں کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجے خلاف اونکی ہوں یعنی کم یا زیادہ اور روایت
کیا دیلمی نے مسند فردوس میں ابو ہریرہ سے مرفوع یہ کہ جنت میں ایک درجہ ہے کہ نہیں پہونچینگے اوسکو مگر متفکرت ت اور فردوس ف ع یعنی جنت
اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہے قرآن میں قد افلح المؤمنون کی اول میں اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتوں سے بلند تر ہے
از روی درجے کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہیں صورتا اور معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی ہیں چاروں نہریں بہشت کی
ف ع یعنی نہر پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہیں قرآن میں فیہا انہار من ماء غیر آسن و انہار من لبن لم یتغیر طعمہ و انہار من خمر لذة للشاربین
وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کی عرش ہے ف ع پس یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتوں کی ہے اور اسلیے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کی لیے ت پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اوس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالا تر ہے نقل کی یہ
ترمذی نے کہا مؤلف نے کہ نہیں پائی میں نے یہ حدیث صحیحین میں یعنی انکی متنوں میں اور نہ کتاب حمیدی میں ف ع کہ جامع ہے صحیحین کی حاصل
کلام مؤلف کا اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح میں حالانکہ نہیں پائی گئی یہ مگر حسان میں پس اعتراض مؤلف کا توجہ ہے لیکن
اور بعض شارحین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث موجود ہے صحیح بخاری میں دو جگہ ایک تو کتاب الجہاد میں اور دوسرے باب کان عرشہ علی الماء کی اور صحیح مسلم میں

موجود ہی بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یاتونہا کل جمعۃ
فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا
فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین صورتین نفیس کی گئی ہین جمع ہونگی
اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین **ف** ع یعنی بمقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونی آفتاب اور رات و دن کی **ت** پس
چلی گی ہوا شمال کی **ف** ح شمال بہ شین سی اور زبر بہی آئی ہی وہ ہوا کہ داہنی ہاتہہ کیطرف سی آوی جب سامنی قبلہ کی کہڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہی شل
ہوا شمال کی **ت** پس ڈالی گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح طرح کی خوشبوئین اونکی مونہون مین یعنی بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگی بہشتی کہ اوس
مجمع مین حاضر ہونگی حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگی حسن وجمال کو پس پہر جاوینگی یعنی بازار سی طرف گہر والون اپنی کی اس حال مین کہ زیادہ ہو گئی
ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگی اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونی کی ہمسی حسن وجمال کو پس کہینگی بہشتی گہر والون
سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہماری حسن وجمال کو **ف** ع اور یہ بات یا تو بسبب اسکی ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہونچی اور یا بسبب عکس پڑنی
جمال اونکی کی تاثیر جمال و آل اونکی کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول
زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم
علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن
من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون
ولا یمتخطون آنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم
المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء متفق علیہ
اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات
کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کی یعنی مرتبہ مین تم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارہ کی
بیچ آسمان کی روشنی مین یعنی جو تاری سوای چاند اور آفتاب کی اور تارون سی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیون کی
اوپر دل ایک شخص کی ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسی کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی کینہ
آپسمین ہر شخص کی لیی بہشتیون مین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سی **ف** ح حور جمع حوراء کی اور حوراء اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہہ کی
سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی یعنی فراخ چشم کی اگر کہین کہ آخر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنی
اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہی جواب یہ کہ مراد یہ ہی کہ دو بیبیان ہونگی اس جنس سی کہ حور العین
ہونگی ساتہ اور صفات کی کہ ذکر کین اور یہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہ اسکی کہ سوای اس جنس کی اور بیبیان بہت ہون **ت** دیکہا جاتا ہی گودا
عورتون کی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کی پیچہی سی بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتہ پاکی کی یاد کرینگی بہشتی
اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ رینٹہ نکینگی برتن
اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگہیان اونکی سونی کی اور ایندہن اونکی انگیٹہیون کا اگر ہوگا **ف** ع یعنی دنیا کی انگیٹہیون کی ایندہن

کوئلہ وغیرہ ہوتی ہین اور خوشبو کی لیے عود اوسپر جلاتی ہین بخلاف بہشت کی انگیٹھیون کی کہ اونکا ایندھن بھی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی روشن کرنا آگ کا اور واو کی زبر سی لکڑیان کہ جلائی جاتی اون سی آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اور بر صیغہ آلہ کی وہ چیز کہ رکہی جاوی اوسمین آگ اگر جلانی کی لیے یعنی انگیٹھی اور زبر میم سی بھی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سی اور اوسکی پیش سی اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر کہ ہوتی ہی جاتی ہی اوس سی بت اور عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کی ہوگی یعنی سب مختلف خلق اور متفق اور اختلاط کرنی والی ہونگی آپسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹھ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی درازی قد مین لفظ خُلق بپیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد ازبیان سیرت کی اور خَلق زبر خ سی بھی روایت ہی یعنی سب ہونگی اوپر صورت اور شکل ایک مرد کی اور حسن و خوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تینتیس یا تینتیس ۳۳ برس کی ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زبر اور پیش کی دونون صحیحین مین

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ ناک چہنکینگی عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نی کہ جب پاخانہ نہ پہرینگی تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کہونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینی کی راہ نکل جاویگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کی ہی یا بعضا کہانا ڈکار ہوجائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہی ہی کہ کہانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق ت الہام کی جائینگی بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہوجائیگا وہ لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا جیسی کہ باہر نکلتا ہی تمہی دم ف ع کہ بی تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہاوینگی تسبیح و تہلیل سی جیسی کہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم باوجود دم لینی سی اور نہین باز رہینگی اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سی جیسی کہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہ کہ نہین نکلیگی کوئی سانس اونکا مگر کہ ملا ہوگا ساتہ ذکر اور شکر اللہ تعالی کی ت نقل کی یہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار والثبات ہی تغیر و تبدیل اور فساد اور خرابی اوسمین نہین نقل کی یہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوسعید اور ابوہریرہ سی کہا دونون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پکاریگا پکارنی والا یعنی جنت مین جنتیون کو ساتہ اس مضمون کی کہ تمہاری لیی ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہوؤ کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ جوان رہو تم پس بوڑہی ہوؤ کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی یہ کہ چین مین رہو اور محنت اور مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال ان اهل الجنة یتراءون اهل الغرف من فوقهم کما تتراءون الکوکب الدری الغابر
فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینهم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغها غیرهم
قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال آمنوا باللہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگی بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکھتی ہو تم
ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین ف ع لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سی غبور سی یعنی باقی کی اور مراد ہی
اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غائر ی تحتانیہ سی بہی آیا ہی غور سی یعنی
نشیب کی لیکن یہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کی ہی
کہ درمیان بہشتیون کی ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علمار نی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کی لیی
اور اوسط مقتصدین کی لیی اور اسفل مختلطین کی لیی ت عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ یہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہونگی کہ نہین
پہونچینگی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہونچینگی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بہی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت
اونکی کی قسم ہی خدا کی پہونچینگی اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائی ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی بیچ قبول کرنی
اوس خبر کی کہ حکم کی گئی ساتہ اوسکی اور منع کیی گئی اوس سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی آخر سورۂ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض
ہونا اولئک یجزون الغرفة بما صبروا الخ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنة
اقوام افئدتهم مثل افئدة الطیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین
کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین ف ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونی مین حسد اور بغض وغیرہ سی اور بعضون نی کہا
خوف اور ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورون کی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق
توکل اوسکی کا تو رزق دی تمکو جیسی کہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو پیٹ بہری ت نقل کی یہ مسلم نی
وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاهل الجنة یا اهل الجنة
فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول هل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب
وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب
وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماویگا بہشتیونکو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون
پس کہینگی اور جواب دینگی بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضۂ قدرت
اور ارادہ مین ہی جسکو چاہی دیوی تو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا مین نی تمکو بہشت مین پس کہینگی
اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہوویں ہم ای پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی
سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سی کہ دی مین نی پس کہینگی ای پروردگار ہمارے کون سی چیز بہتر ہی اوس سی
پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماونگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر بعد اسکی کبہی ف ح اور جب مولی بندہ سی راضی ہوا

تمام نعمتیں اور سعادتیں حاصل ہوئیں اور دولت دیدار بھی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اول پوچھنا اونسی کہ آیا راضی ہو تم جب رضا اونکی اونکی جناب سی حاصل ہوئی رضا اپنی اونسی اور سپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضاء مولی تعالی کی بندہ سی رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی حال میں نگاہ کر اگر اپنی تئیں راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی پس جان کہ وہ بھی تجسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتی تہی کہ کیونکر پہچانیں ہم کہ حق تعالی ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہیں تو یقین ہی کہ وہ بھی ہمسی راضی ہی لعبدازان بشارت دی کہ رضا اوسکی اونسی دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت سی اور اوس چیز سی کہ اوسمیں ہی جیسی کہ فرمایا و رضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللہم ارض منا وارضنا عنک ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنٰى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُوْلَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہ ایک تمہاری کی بہشت سی اوسمقدار ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ اوسقدر کہ چاہی تو پس آرزو کریگا اور چاہی گا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہی گا یعنی بہت کچھ چاہی گا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ آرزو کی تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دلمیں آرزو تہیں مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہاں پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیری لیئی ہی جو کچھ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتہ اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہروں اور چشموں سی ہیں ف ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعیین سیحان و جیحان میں خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہیں سیحان نہر ہی شام میں اور بعضوں نی کہا مدینہ میں اور جیحان نہر ہی بلخ میں اور کہا ہی علما نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہی کہ نہریں ترک اور بلخ کی ہیں اصلی کہ وہ بلاد ارمن میں ہیں اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا کہ جیحان نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق کرتی ہیں علماء کہ جیحون وادی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سندھ میں اور بعضوں نی کہا کہ سیحان و جیحان دو نہریں ہیں بڑی عواصم میں نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کی اور مراد ساتہ ہونی ان چار نہروں کی انہار جنت سی یہ ہی کہ پانی انکی پسندیدہ اور پانیوں کی اچہی ہیں اور انمیں فوائد اور منافع بہت ہیں گویا بہشت کی نہروں میں سی ہیں اور بعضوں نی کہا کہ چاروں نہریں کہ اصول جنت کی نہروں کی ہیں اور اونکو ساتہ نام ان چار نہروں کی کہ بزرگ تر اور مشہورتر اور بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہروں کی ہیں نامزد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا میں فوائد و منافع ہیں نمونہ بہشت کی ہیں اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور مادہ ان نہروں مذکورہ کا بہشت میں ہی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتی ہیں بہشت سی اور صحیح بخاری میں آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سی ہیں اور معالم التنزیل میں لایا ہی کہ یہ چار نہریں بہشت سی ہیں کہ حق تعالی نی انکو پہاڑوں کو سونپا ہی اور وہاں سی زمین پر جاری کیا کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنی روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پتہر الا جاتا

کنارہ دوزخ پر کی سی پس گرتا چلا جاوی اسمین ستر برس نہ پہونچی اوسکی تہ مین قسم خدا کی البتہ بھری جاویگی دوزخ یعنی کفار سی باوجود اس گہراو
اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوون دروازے کی دروازون جنت کی سی مسافت مقدار چالیس برس کی ہی البتہ
آویگا اوس پر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب ازدحام کی نقل کی یہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال
قلت یا رسول اللہ مم خلق الخلق قال من الماء قلنا الجنۃ ما بناءھا قال لبنۃ من ذھب ولبنۃ من فضۃ وملاطھا
المسک الاذفر وحصباؤھا اللؤلؤ والیاقوت وتربتھا الزعفران من یدخلھا ینعم ولا یبأس ویخلد و
لا یموت ولا یبلی ثیابھم ولا یفنی شبابھم رواہ احمد والترمذی والدارمی
روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا عرض کیا مین نی یا رسول اللہ کس چیز سی پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سی **ف** ح ع اختلاف ہی علماکو
کہ پہلی چیز کہ اجسام سی پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پہر پیدا کی گئی اوس سی زمین ساتہ کثیف اور منجمد ہونی کی اور آگ اور ہوا
ساتہ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سی اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہتی ہین توریت کی اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالے
نی پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کی اوسکی طرف پس پگہلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سی ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کی پس آسمان
پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئی پانی پر جہاگ اور اوس سی زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی ہلتی تہی زمین پہاڑون سی ٹہر گئی اور
بعضون نی جو لکہا ہی کہ مراد پانی سی نطفہ ہی تو تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سی حیوانات ہو جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی
یعنی پیدا کیا ہمنی پانی سی حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہ ایسا
بسبب یا قوی احتیاج انکی کی طرف پانی کی اور منتفع ہونی اوسکی کی **ت** عرض کیا ہمنی آنحضرت سی کہ بہشت کس چیز سی ہی عمارت اوسکی یعنی پتہر
کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونی کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی
اور یاقوت کی یعنی مثل انکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا
اور رنج اور سختی نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑے اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی نقل کی یہ احمد ترمذی دارمی
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقھا من ذھب رواہ الترمذی اور
روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونی کا ہی **ف** ع اور ٹہنیاں
اوسکی مختلف ہین کسی کی سونی کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع ہین ساتہ طرح طرح کی شگوفون کی اور اوسپر طرح
طرح کی میوی لگی ہوئی اور نیچی اونکی نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ
مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین سو درجی ہین **ف** ح ظاہر تر یہ ہی کہ مراد درجات سی مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالی نی ہم درجات عنداللہ
یعنی جنتی صاحب درجونکی ہونگی بحسب اعمال اپنی کی طاعات سی جیسی کہ دوزخی صاحب درکات متسافل کی ہونگی بقدر مراتب اپنی کی شدت کفر مین کی
اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار **ت** جیسی درمیان ہر دو درجون کی فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی
نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین
اجتمعوا فی احداھن لوسعتھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوون ایک درجے مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اونکو نقل کیا یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفُرُشٍ مَرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی اون بچھونون کی جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان زمین کے پانسو برس کی راہ ف ع یعنی جنت کی درجون کی بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضون نے کہا کہ مراد فرش سے عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوعہ بمعنی فائق وفاضل کے حسن جمال مین دنیا کی عورتون سے لیکن حدیث مین آیا ہے کہ مومنات احسن ہونگی حورون سے بسبب نماز و روزہ کے ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کے کہ وہ انبیا علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرون کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودھوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین اوپر مانند بہترین ستارہ چمکتے کی آسمان مین واسطے ہر شخص کی اونمین سے دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑے ہونگے اور ہر ایک اون دونون مین سے ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی اوسکی کا ستر جوڑون کی اوپر سے ف ع اور حدیث مین آیا ہے کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر بی بیان اور اسی ہزار خادم ہونگے پس تطبیق اونمین اور اسمین یہ ہے دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی پس یہ منافی نہین ہے اسلیے کہ ہر ایک کی لیے بہت سی حورین غیر صفت کی ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہ ہے کہ ہر ایک کے لیے دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سے اور ستر حورون مین کہ سب ملکر بہتر ہونگی ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہے عورتون سے مثلاً دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھے گا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتون سے فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردون کی یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتون سے جماع کرنے کی ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر وہ مقدار کہ اوٹھاوے ناخن اون چیزون مین سے کہ بہشت مین ہین یعنی قسم زینت اور آلات اوسکی ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہو جاوے بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب اطراف آسمانون زمین کی ہے اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سے جہانکے پس ظاہر ہون کڑے اوسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسے کہ مٹا دیتا ہے سورج ستارون کی روشنی کو نقل کی یہ ترمذی نے

اور کہا یہ حدیث غریب ہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجنۃ جرد مرد کحلی
لا یفنی شبابہم ولا یبلی ثیابہم رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھین اونکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی ف ح
حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش اور ر کی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہوں اور مرد جمع امرد کی یعنی اونکی ڈاڑہی نہین
اور کحلی کاف کی زبر سی اور بر وزن فعلی کی بمعنی فعیل کی یعنی کحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی کہ نہین معلوم ہو کہ
سرمہ لگایا ہی ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی وعن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل اہل الجنۃ الجنۃ
جردا مردا مکحلین ابناء ثلثین او ثلث وثلثین سنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بے
ریش سرمگین آنکھین تیس ۳۰ برس کی یا تینتیس ۳۳ برس کی ف ح یعنی جیسی کہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین ایسی کہ کمال جوانی اور قوت مردی کی وقت
مین ہی اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث او ثلثین سنۃ دنیا مین شک راوی کی لیی ہی ت نقل کی یہ ترمذی نی وعن اسماء بنت ابی بکر
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر لہ سدرۃ المنتہی قال یسیر الراکب فی
ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ او یستظل بظلہا مائۃ راکب شک الراوی فیہا فراش
الذہب کان ثمرہا القلال رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر رض سی کہا کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیی سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت
نی چلی سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑین اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی ف ح کہ
یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی ت اوس درخت پر
ٹڈی ہین سونی کی ف ح شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین یا زرد اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوپر ہی
اوس ہی اور تعبیر کیا اونکو ساتھ سونی کی ٹڈی کی اور تفسیر اس آیہ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈہانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچھ کہ
ڈہانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ ڈہانکتی ہی اوسکو ایک جماعت بغفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو ت گویا کہ بیدی اوسکی مانند مشکون کی ہین
ف ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام اسلیی ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی
مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پیچھی اوسکی کیا ہی اور نہین گذرا اوس سی کوئی سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ
وہان سی آگی نہین بڑہتی اور وہ روایت مین چھٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین
یہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وعن
انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الکوثر قال ذاک نہر اعطانیہ اللہ یعنی فی الجنۃ
اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل فیہ طیر اعناقہا کاعناق الجزر قال عمر ان
ہذہ لناعمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلتہا انعم منہا رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہا کہ پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجھکو خدا تعالی نی وہ نہر ف ح لفظ نہر

ساتھ زبرہ کی اور جزم حا سے بھی آیا ہے یعنی نہر پانی کی کہ دونوں طرف اوسکی دو حوض ہیں ایک تو جنت میں ہے اور دوسرا موقف میں اور سلسبیل کہا
کہنی والی نے شاید بہشت میں ہے سبب ہونے اکثر اوسکی کی بہشت میں یا اسلیے کہ منبع اوسکا بہشت ہی میں ہے نہایت سفید ہے پانی اوسکا
دودھ سے اور نہایت شیریں ہے شہد سے اوس نہر میں یعنی اوسکی کناروں میں پرندے جانور ہیں دراز گردن کہ گردنیں اونکی مانند گردنوں اونٹوں کی
ہیں ف لفظ جزر پیش جیم اور زے سے جمع جزور کی ساتھ زبر جیم کی یعنی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطے نحر و ذبح کی اور معنی یہ ہیں کہ وہ تیار ہیں نحر کی
لیے تاکہ کہاویں اونکو اوس نہر والے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق وہ پرندے متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ کہانے والے اونکی کہ بہشتی ہیں متنعم تر اور مترفہ تر ہونگے اوس سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنِ اللهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ
فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فَعَلْتَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ
لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت میں گہوڑے بہی ہونگے فرمایا اگر اللہ تعالی نے داخل کیا تجکو بہشت میں پس
نچاہیگا تو کہ سوار کیا جاوے بہشت میں یاقوت سرخ کی گہوڑے پر کہ اوڑا دے وہ گہوڑا تجکو بہشت میں یعنی دوڑے اور جلد لیجاوے تجکو جہاں چاہے
مگر کہ کریگا تو ف ع لفظ فعلت کو ساتھ صیغہ خطاب کی پڑہا ہے مجہول و معروف مگر یہ کہ کیا جاویگا یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو یعنی
مطلب پایا ہوگا تو اور ایک روایت فعلت ساتھ تا نیث کی صیغہ مجہول سے بھی آیا ہے یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیے اور فرس
مذکر و مونث دونوں آتا ہے حاصل یہ کہ بہشت میں ہر کوئی جو کچہہ چاہیگا پاویگا ف اور سوال کیا آنحضرت سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ
آیا بہشت میں اونٹ بہی ہونگے کہا بریدہ نے پس نہ جواب دیا آنحضرت نے اوس شخص کو جو کچہہ کہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ پہلی شخص کو جواب
دیا تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت میں اور چاہی تو کہ سوار کریں تجکو یاقوت کی اونٹ پر پس فرما دیگا اللہ تعالی الی آخرہ بلکہ یہ
کہا کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت میں تو ہوگا تیری لیے بہشت میں جو کچہہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوے آنکہہ تیری نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ
أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ
عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُو سَوْرَةَ
الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَبُو سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي مَنَاكِيرَ
اور روایت ہے ابو ایوب سے کہا اونہوں نے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکہتا ہوں گہوڑوں کو
کیا بہشت میں گہوڑے ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت میں دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو
ہونگے پہر سوار کیا جاویگا تو اوس پر پہر اوڑا لیجاویگا تجکو جہاں چاہیگا تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ نہیں اسناد اسکی قوی اور
ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہے نسبت ضعف کیا جاتا ہے یعنی بسبب کسی سبب ضعف کی علم حدیث میں یا اسناد حدیث میں اور سنا میں نے محمد
ابن اسمعیل بخاری کو کہ کہتا تہا ابو سورہ یہ منکر الحدیث ہے روایت کرتا ہے حدیثیں منکر وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ

رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسی اون صفون مین اس امت سی ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **ف** ع اس سی معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دو چند ہونگی نسبت اور امتون کی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہووگی تم نصف اہل جنت کی اور یہان فرماتی ہین دو چند جواب یہ کہ ہوسکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہون بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کی اوس سی کہ امید کہتی تھی اور یہ زیادتی فضل و کرم ہو سکتا ہی بیچ حق حبیب اپنی کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بہی ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتھ چالیس صفون کی اور توجیہ اول ظاہرتر ہی **وعن** سالم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب امتی الذی یدخلون منہ الجنة عرضہ مسیرة الراکب المجود ثلثا ثم انہم لیضغطون علیہ حتی تکاد مناکبہم تزول رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث ضعیف وسالت محمد بن اسمعیل عن ہذا الحدیث فلم یعرفہ وقال یخلد بن ابی بکر یروی المناکیر اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب ہانکتا ہی دوڑانا گھوڑی کا یا سوار گہوڑی کی کہ خوب دوڑتا ہی **ف** ع تین رات یا تین برس اور ظاہر یہ ہی ایسی کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پہر مراد اس سی کثرت ہی تا نہ مخالف ہووی کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازوون کی دروازون جنت سی سیر چالیس برس کی ہی اور ممکن ہی یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتھ قلیل کی پہر اعلام کیے گئے ساتھ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم **ت** پہر تحقیق بہشتی یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی البتہ تنگ کیے جاوینگی اوپر بہی جاوینگی بسبب اژدحام کی دروازی پر باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک کہ قریب ہی کہ کندہی اونکی ٹل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہی **ف** ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثون سی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین **ت** اور پوچھا مین نی محمد بن اسمعیل بخاری سی حال اس حدیث سی پس نہ پہچانا اسکو **ف** ع اور عالم حدیث کا احاطہ رکھتا ہو طرق احادیث پر جب کہی کہ نہین پہچانتا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر **ت** اور کہا بخاری نی کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر **ف** ع یعنی پس ہوگی یہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ مخلد سہو ہی صاحب مشکوٰۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیے کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسی طرح اسماء الرجال کی کتابون مین **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة لسوقا ما فیہا شری ولا بیع الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتہی الرجل صورة دخل فیہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی علی رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جب چاہیگا اور خوش کریگا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی صورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتھ اوس صورت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** سعید بن المسیب انہ لقی ابا ہریرة فقال ابو ہریرة اسال اللہ ان یجمع بینی

وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ
الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا
فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ
مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ
وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ
مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ
وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ
رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ
أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا
فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ؟

اور روایت ہے سعید بن مسیب تابعی سے یہ کہ انہوں نے ملاقات کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یعنی بازار میں پس کہا ابو ہریرہ نے کہ دعا کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے
سے کہ جمع کرے درمیان میرے اور درمیان تیرے بازار بہشت میں یعنی ایسا کہ جیسے جمع کیا ہمکو بازار مدینہ میں پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت میں بازار ہے
یعنی حالانکہ وہ موضوع ہے واسطے حاجت تجارت کے کہا ابو ہریرہ نے کہ ہاں بہشت میں بازار ہوگا خبر دی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ کہ بہشتی جس وقت کہ داخل ہونگے بہشت میں اوتریں گے اوسمیں یعنی اونکی منازل و درجات میں بقدر زیادتی عملوں اپنے کے یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر
ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کی دنیا کے سے ف ح یعنی جس روز کہ دنیا میں روز
جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالیٰ کا ہوگا کہ نکلیں جیسے کہ دنیا میں حکم تھا کہ روز جمعہ کو نکلیں اور یہ اثر و نتیجہ اور جزا انکی ہے کہ ہر ہفتہ جمعہ میں اور
جانے کی نماز جمعہ کے لیے ہوگی ت پس نکلیں گے اور زیارت کریں گے اپنے پروردگار کی اوس روز میں اور ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ اونکے لیے عرش اپنا
ف ح یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی والا اور برگزیدہ کیا ہے کہ عرش چھت جنت کی ہے ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ بہشتیوں کے لیے بیچ ایک
بڑے باغ کے باغوں بہشت کے سے پس رکھے جاویں گے اونکے لیے منبر نور کے کہ اونپر بیٹھیں گے اور منبر موتیوں کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد
کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنی موافق تفاوت مراتب و درجات و اعمال و افعال کے اور بیٹھیگا کمتر اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت میں
اور نہیں ہے اونمیں خسیس اور کمینہ ف ح یعنی ادنی کہا میں نے بمعنی اقل اور کمتر کے مرتبہ میں بنسبت اعلی اور اکثر کے مراد رکھا میں نے متصف
ساتھ دنارت اور خساست کے حد ذات میں کہ وجود اوسکا بہشت میں نہیں ہے ت بیٹھیگا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلوں مشک و کافور کے ف
ع یعنی نہ کرسیوں اور منبروں پر کہ اعلی مرتبہ والے اونپر بیٹھیں گے جیسے کہ ایک جماعت صدر مجلس میں بیٹھتی ہے اور ایک خاک پر ت گمان
نہیں لیجاویں گے یہ قوم ٹیلوں پر بیٹھنے والے کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہیں اونسے از روے جگہ اور نشست گاہ کے ف ح یعنی
کہ بہشت میں ہر کوئی اپنے مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور آرزو مرتبہ بلند کی نہیں کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہیں لیجاویگا
اگرچہ جانے کہ میں مرتبہ میں ادنی ہوں اور وہ بالا ت کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے پروردگار کو
اوسدن فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں دیکھیں گے کیا شک و شبہہ رکھتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کی چودھویں شب میں

کہ یعنی

کیا ہی نہیں شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہیں کرنی کی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہیں باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ
کلام کریگا اوس سی اللہ تعالیٰ بیواسطہ اور اوٹھاویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالیٰ ایک شخص کو اونمین سی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا یاد کرتا ہے
تو اوس دن کو کہ کہا تہا تو نی ایسا اور ایسا ف ع یعنی اوس چیز سی کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوسمین اور تامل کریگا اون
گناہون مین کہ کیے ہون گی ت پس یاد دلائیگا اللہ تعالیٰ اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کی تہین دنیا مین مراد ہین گناہ کہ اونکی ارتکاب مین توڑنا
عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تو نی میری لیے وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشی تو نے
میری لیے وہ گناہ کہ صادر ہوئی مجہسی پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ ہان بخشی مین نی تیری لیے پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہونچا تو اس مرتبہ کو

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يُتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

پس اوس وقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہون گی ڈہانکی گا اونکو ایک ابر اونکی اوپر سی پس برساویگا وہ ابر اونپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا
مانند بو اوسکی کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہو جاؤ اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مینی تمہاری لیے بزرگی سی پس لیو جو چاہو تم پس
آوینگی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین اوس چیز ہی کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی اور
نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پہ مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہماری لیے اوس بازار مین سی وہ
چیزین کہ رغبت کرین گی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوین گی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوین گی اور اوس بازار مین ملاقات کرین گی بہشتی اپنی
ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سی
کہ وہ کمتر ہوگا اوس سی یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور سب حضرات اپنی اپنی مین رفیع و عالی ہون گی اگرچہ نسبت
بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوپر اپنی قسم لباس سی ف ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی ترجیح معنی اول
اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر معنی ہونگی کہ ڈراوی گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مکروہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوسپر کمتر اوس سی
قسم لباس سی اور وجہ دوسری پر معنی یہ ہون گی کہ خوش کرین گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکہیگا اپنی پر قسم لباس اعلیٰ سی ت پس نہ تمام ہوگا آخر
کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سی کرتا تہا یا اوس شخص سی کہ ملا تہا یہانتک کہ ظاہر اور متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پہ
لباس کہ بہتر ہوگا اوسکی لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پہ کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہ معنی مناسب و موافق تر ہین ساتہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

کہ فرمایا اور یہ جو اور لباس بہشت کا اس سبب سی ہی کہ نہین لائق ہی کسی کو کہ غمگین ہو وی بہشت مین شارح نے فرمایا سبب اوسکی اونچی ہونی لباس کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ ہی بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سی بہتر ہو گا غمگین ہونا فرمایا بہشت پھر پھرین گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرین گی ہمسی بی بیان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گی ہمکو کہ خوش آمدید آئی تم اور اپنی گھر مین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجہپر جمال بہتر ہی اوس جمال سی کہ جدا ہوا تھا تو ہمسی اور پس کہین گی ہم اپنی بی بیون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچھا کرنیوالا جانون اور درست کرنی والا شکستگیون کا ہی اور لائق ہی اور پہونچنا ہی ہمکو کہ پھرین ہم مانند اوس چیز کی کہ پھری ہم شارح لکھتی کہ جو کوئی بیٹھی ایسی ذات کی ساتھ کہ تمام حسن وجمال پرتو اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن وجمال پاوی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**

اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَہْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃً وَّتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُّرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْہَا اَبَدًا وَّکَذٰلِکَ اَہْلُ النَّارِ وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْہِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِّنْہَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَہَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَہِیْ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ فِیْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَہَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَّلٰکِنْ لَّا یَشْتَہِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ

اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمترین بہشتیون کا مرتبہ مین وہ شخص ہو گا کہ اوسکی لیے اسی ہزار خادم ہون گی اور بہتر بی بیان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سی اور کھڑا کیا جاویگا اوسکی لیے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سی یعنی بنایا جاویگا اونسی یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہ اونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول وعرض مین ایسی ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتہ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنی جو کہ ابوسعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چہوٹی یا بڑی ہو جاوینگے بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہون گی اس عمر سی کبھی اور اسیطرح دوزخی شارح یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاید کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی اسلیی مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کا کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین اور اسی اسناد سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہون گی ایسی کہ ادنی موتی اون تاجون کا البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر ہو گا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کی کہ جب چاہیگا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہیگا نہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق نی نقل کیا

وعن ابی

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرَفِّعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی علی رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حور عین کی بلند کرینگی آوازین یعنی ساتھ گانون کی کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہینگی ہم ہمیشہ زندہ رہینگی پس ہلاک نہین ہونگی اور ہم ہین چین کرنیوالی پس نہین دیکھینگی شدت و احتیاج اور ہم ہین رضی یعنی اپنی رب سی یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونگی خوشی اور خنکی ہو اوس کیلئی کہ ہی ہماری لیئی اور رہین ہم اوسکی لیئی یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹینگی اور نکلینگی اون دریاؤن مین سی نہرین بعد ازدرآنی مسلمانون کی بہشت مین ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ ذکر ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر اونہین سی پہٹینگی اور جاری ہونگی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سی وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اونکا نہر بسبب جاری ہونی اونکی کی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ دارمی نی معاویہ سی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِيْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابوسعید سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلی اسکی کہ پہری یعنی ایک پہلو سی طرف دوسری پہلو کے نہین پہریگا کہ طرح بطرح کی ستر تکیہ لگا دیگا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سی پس مارینگی وہ عورت اوپر کندہی اوس مرد کی یعنی بطریق غنج و دلال کی اور آگاہ کری واسطی دکہانی جمال کی پس دیکہیگا وہ مرد منہ اپنا اوس عورت کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سی ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کردیگا مابین مشرق و مغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کریگی وہ عورت اوس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہیگا اوس عورت سی کہ کون ہی تو پس کہیگی وہ کہ مین جملہ زیادتی سی ہون ف ح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیکوکارون سی کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالیٰ

کی ہوں گی ہی اور زیادہ انکو بیان فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی اپنی فضل سی جزاء اعمال مین مکلفین کی لیی اور زیادہ
مذکور فضل ہی بطفیل ہی ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ ہون گی اوس عورت پر ستر کپڑی یعنی رنگ برنگ کی پس پہنی گی اون کپڑون مین نظر
اوس مرد کی یعنی پاوی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہانتک کہ دیکھی گا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کی گودی کو اوس لباس کی پیچھی
سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہوئی کی اور تحقیق اوس عورت کی سر پر تاج ہون گی کہ ادنی موتی اون تاجون
مین سی روشن کر دیگا ما بین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یتحدث وعندہ رجل من اھل البادیۃ ان رجلا من اھل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع
فقال لہ الست فیما شئت قال بلی ولکنی احب ان ازرع فبذر فبادر الطرف نباتہ واستواءہ
واستحصادہ فکان امثال الجبال فیقول اللہ تعالی دونک یا ابن ادم فانہ لا یشبعک شیء فقال
الاعرابی واللہ لا تجدہ الا قرشیا او انصاریا فانھم اصحاب زرع واما نحن فلسنا
باصحاب زرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری
اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تھی اس حال مین کہ نزدیک اونکی تھا ایک شخص گنوارون مین سی حاصل
یہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین سی پروردگار سی مانگی گا اپنی پروردگار سی کھیتی کرنی مین یعنی درخواست کری گا اللہ تعالی سی کہ مجھکو حکم ہو بہشت
مین کھیتی کرون پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہی تو بیچ اوس چیز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہی تو موجود ہی پھر زراعت
کیون کرتا ہی کہی گا وہ شخص کہ ہان سب کچھ ہی و لیکن مین چاہتا ہون کہ کھیتی کرون پس اذن ہو وی گا اوسکو کھیتی کرنی کا پس تخم ڈالی گا
وہ اور بوئی گا پس جلدی سی پلک مارنی مین ہو جائیگی روئیدگی اوسکی اور برابر کو پہونچنا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ ہو وی گی کھیتی
پہاڑون کی برابر پس فرماویگا اللہ تعالی ای فرزند آدم کی لی جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجھکو کوئی چیز **ف** ع کہ باوجود ان
تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کھیتی کی کی تو نی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہ صفت اوس سی
ہرگز نہین نکلتی کی اگرچہ بہشت مین جاوی ترجمہ پس کہا اوس گنوار نی قسم ہی خدا کی نہ پاؤ گی تم اوس شخص کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سی
یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی اسلئی کہ وہ ہین کھیتی والی اور لیکن ہم یعنی گنوار اور صحرا نشین نہین ہین کھیتی والی بلکہ اکثر گلہ بانی کرتی ہین تو ہم
یعنی پس نہین چاہتی ہم مانند اسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی **وعن**
جابر قال سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اینام اھل الجنۃ قال النوم اخو الموت ولا یموت
اھل الجنۃ رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچھا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ کیا سووین گی بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہی اور بہشتی مرنی کی نہین یعنی پس سونی کی بھی نہین نقل کی یہ بیہقی نی
شعب الایمان مین **باب رؤیۃ اللہ تعالی** یہ باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی **ف** ع جان کہ رویت حق تعالی
کی جائز ہی عقلا اہل سنت و جماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکھنی کی نہین اونکی نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہی
ممکن ہی دیکھنا اوسکا اگرچہ جسم و جسمانی نہو اور مکان اور جہت مین نہو اور مداخلت ان امور کی دیکھنی مین بسبب جاری عادت کی
ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکھاوی تو یہ بھی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہی کہ قوت بصیرہ بصر مین رکھ دی اللہ

جیسی کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی پاتی ہین قیامت کو بصر سی بہی دیکہین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق کہتی ہین علما اوپر واقع ہونی
رویت حق تعالیٰ کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سی اسپر موجود ہین اور وہ دلائل ساتہ اظہر اوضحات
بہت مدہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور
مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بہی ممکن ہی لیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج
مین کہ واقع ہوئی اور بعضون کو وہان بہی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سی دیکہنا
حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سی کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوی اوسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق
کہتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکی کی اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو دیکہا تا دنیا مین سر کی آنکہون
سی دیکہتا ہون مین اور وہ تعالی بالمشافہ مجہسی کلام کرتا ہی کافر ہو جاتی اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالیٰ کی ممکن ہی اور کوئی آفت خاص
بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکہنی کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکہنا بسبب قدرت اور خلق الہی کی ہی اور حاسہ بصر علت
اوسکی نہین حق سبحانہ تعالیٰ نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکہاوی تو بی آنکہہ کی بہی دیکہہ سکتا ہی اگر
وہ نہ دکہاوی تو اگر آنکہہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک بڑا پہاڑ مثلا سامنی آنکہہ کی ہو اور اللہ تعالیٰ صفت دیکہنی کی آنکہہ مین پیدا نہ کری
تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا تہی بلاد مشرق مین ہو اور پشہ مغرب مین اگر اللہ تعالیٰ دکہاوی تو دیکہہ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتاری
عقل و قیاس کرنی سی اپنی پر ہی اور بنظر قدرت باری تعالیٰ کی سب ممکن اور آسان ہی اور کہا ہی علمانی کہ یہ تخصیص رویت کی ساتہ مومنون
کی بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اونہین ساتہ اوس دولت کی مشرف ہونگی اور موقف حشر مین سب دیکہین گی کیا مومن اور کیا کافر
اور کافر بعد دیکہنی کی محجوب ہون گی اور حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بہی رویت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون
نی کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بہی کبہی کبہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو
دیدار نہوگا اسلیی کہ یہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارد کا رویت
مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا رضی اور خدیجہ کبری رضی
اور عائشہ صدیقہ رضی اور مانند انکی کی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود فضیلت اور اکملیت انکی کی
بہت سی مردون سی اور صحیح یہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کی لیی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علما شافعیہ کی کلام سی
ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہ قول بہی صحیح نہین ہی واللہ اعلم
اور رویت حق تعالیٰ کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتہ مثال کی ہو اور حق تعالیٰ کی لیی مثال ہے
نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سی آیا ہی کہ سو بار ساتہ اس نعمت کی مشرف ہوئی اور امام
احمد بن حنبل رحمہ اللہ سی بہی آیا ہی کہ دیکہا مین نی رب العزت کو خواب مین پس پوچہا مین نی کہ کون سی عبادت افضل ہی فرمایا کہ
تلاوت قرآن بار دیگر پوچہا کہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا سمجہکر پڑہی یا بدون اوسکی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ
رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہو گی اپنی پروردگار کو آشکارا آنکہہ سی اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہو گی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو **ف** ع یہ تشبیہ رویت کی ساتہ رویت کی انکشاف پوری مین ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسی دیکہنا چاند کو کہ شک و شبہہ کو اوسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہ چاند تمہاری مقابلہ مین ہی اور جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہین ہی جیسی کہ فرمایا **ترجمہ** نہین ایذا دی جاوگی تم بیچ دیکہنی اوسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتہ پیش تا کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتہ زبر تا کی اور تشدید میم کی دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی بمعنی ضرر و ظلم کی یعنی ضرر نہین کیی جاتی کی بیچ دیکہنی اوس ذات پاک سکے اسطرح کہ بعضی دیکہین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسری پر ساتہ تکذیب اور انکار کی اور وجہ دوسری پر تضام سی ہی بمعنی آپسمین ملنی اور ازدہام کرنیکی یعنی اجتماع اور ازدحام نہین کرینگی اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات سکے چاند مین بخلاف دیکہنی ماہ نو کی کہ خفا اور اشتباہ رکہتا ہی **ترجمہ** پس اگر طاقت رکہو تم یہ کہ غلبہ نہ کیی جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کی کہ پہلی نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف** ع یعنی جہانتک ہو سکی مواظبت کرنی کو نماز فجر و عصر پر ہاتہہ سی نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق تر ہی ساتہ دیکہنی پروردگار تعالی کی کہ مالک شہود ذات کا نہین سی بہم پہونچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نماز وںکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب فضیلت اونکی کی ہی ایسی کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جسکو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور سبب شرف ان دو وقتون کی اور سبب اسکی کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اور نماز پڑہ درحالیکہ حمد و ثنا کہنی والا ہو اپنی پروردگار کی پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سی نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی صہیب سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہون گی بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالی چاہتی ہو تم کچہ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سی پس کہین گی بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہین کیا تو نی منہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تو نی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تو نی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سی کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

پس اوٹھایا جاویگا پردہ ف ع اور اوٹھنا پردہ کا منع تعجب کی لیے ہی گویا کہ کہا گیا اونکو وہ زیادتی یہ ہی او ساللہ سبحانہ منزہ ہے
حجاب سی ایسی کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور ایسی کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہ ہین کہ اوٹھایا جاویگا پردہ دیکھنی والون کی آنکھون سی اور یہ
دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پس دیکھینگی طرف ذات اقدس اللہ تعالی کی کہ منزہ ہی صورت اور رنگ
وغیرہ سی پس نہ دی گئی بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سی طرف پروردگار کی ف ع منتہای تمام نعمتون کا
دیدار حق ہی جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی ترجمہ پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
اون لوگون کی لیے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ اوسپر یعنی رویت حق تعالی کی نقل کی یہ مسلم نے **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ
منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من
ینظر الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی
روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا ازروی قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے
کہ دیکھیگا طرف اپنی باغون کی اور اپنی عورتون کی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹھیگا اور استراحت
کریگا اونپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنی مالک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا
نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح و شام ف ع اور ایسی حکم فرمایا فضیلت کرینگا اوپر دونون نمازون
کی کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسی کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سی روز و شب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی ایسی کہ اگر
دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ متمتع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ نعمتین کی لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی
اور عالی ہمتی یہ ہی کہ ماسوای حق کی طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی ترجمہ پھر پڑہی حضرت صلعم نے یہ آیت کتنی
منہ اوس دن تر و تازہ اور خوش و خرم ہونگی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنی والی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن**
ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال قلت وما ایۃ ذلک
فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ھو خلق من خلق اللہ
واللہ اجل واعظم رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ صلعم آیا ہر ایک
ہمسی دیکھیگا اپنی پروردگار کو تنہائی میں فراحمت بغیر فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزین نی کہ کیا ہی علامت اوسکی بیچ مخلوقات
اوسکی کی فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکھتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہائی فراحمت کسی کی کہا ابو رزین نی
کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت صلعم نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اور سب دیکھتا ہی اوسکو ہر ایک اور
اللہ تعالی کامل تر ہی مرتبہ مین اور بزرگ تر ہی عظمت مین یعنی پس وہ بطریق اولی دکھائی دیگا بی فراحمت نقل کی یہ ابو داود نی
الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ھل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا پوچھا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ آیا دیکھا ہی آپ نی اپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالی و تقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو

ف ح ع یعنی کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنیوالا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالی کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان وزمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان وزمین کا ہی مثل آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کی دلون کا اور اوسکی نامون مین سی نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ما ذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھ زبر ہمزہ اور تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکھون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہی نورانی ساتھ تشدید یی کی نسبت کی لیی ساتھ زیادتی الف اور نون کی مبالغہ کی لیی اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویت سی بمعنی رای کی ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہون اوسکو پس اگر پڑھا جاوی ساتھ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنی آنحضرت صلعم کی اللہ تعالی کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کی لیی بحسب اختلاف روایتون کی یعنی کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی زبر سی بھی پس ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت ماضی سی ساتھ حال کی انتہی **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نی **وعن**

ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ

اور روایت ہی ابن عباس رضہ سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جھوٹ نکہا محمد کی دل نی ساتھ محمد صلعم کی اوس چیز مین کہ دیکھا اوس نی بصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکھا آنحضرت صلعم نی پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نی کہ دیکھا آنحضرت صلعم نی اپنی پروردگار کو اپنی دل سی دو بار **ف** ح ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی اونکی دل مین اور یا لایا دل اونکا اونکی بینائی مین باینمعنی خواہ کہین چشم دل سی دیکھا یا کہین چشم سر سی دیکھا دونون کی ایک ہی معنی ہین اور یہ معنی اسلیی کہی کہ مذہب ابن عباس رضہ کا دیکھنا بینائی سی ہی اور دیکھنا دل سی اورون کا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کی جیسی کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہے کہ ابن عباس رضہ دیکھنی سی دیکھنا حق کا مراد کہتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین او ادنی سب کو بیان قرب آنحضرت صلعم کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین بھی اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکھنی سی یہی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی کو دیکھا پھر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نی تو کہا کہ دیکھا آنحضرت صلعم نی رب تعالی کو اپنی دل سی نہ آنکھ سی اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکھ ہی سی دیکھا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علمار کی نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا اپنی رب کو سر کی آنکھون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رضہ اور بعضی اور صحابہ اس سی دیکھنا جبرئیل علیہ السلام اونکی صورت اصلی مین مراد کہتی ہین کہ اس شب یا اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اسی قرب کا کہا جیسی کہ حدیث آیندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علمار نی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی اپنی رب سبحانہ تعالی سی بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعریہ مین سی اور ایک جماعت متکلمین سی کہ آپ نی کلام کیا ہی **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی یعنی بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی

کہا

کہا مینے ابن عباس رضی اور استدلال لایا مین اوسپر کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت قوت اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو
بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکھنی آنحضرت صلعم رب العزت کو کہا ابن عباس رضی نی بیچ جواب عکرمہ کی وا ہی ہے
تجلی اوپر عکرمہ پانا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکا
ہی ف ح اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود ہو مدرکہ اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پاسکتی ہین اوسکو
بینائیان اور یہ بہی علما نے کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت
نہین ہی اور دیکہنا عاشرہی اس سی ترجمہ اور تحقیق دیکہا آنحضرت صلی اپنی پروردگار جل وعلا کو دوبار ف ح ایک بار نزدیک
سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی دوبار دیکہا ایکبار دل سی اور ایکبار آنکہ سے
ایسی کہ نہین کہا کسینی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی کو دیکہا آنکہون سی دوبار **وعن** الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ
فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰى فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ
فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا
ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَاٰى رَبَّهُ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهِ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَمْ يَرَهُ فِيْ صُوْرَتِهِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَاَيْنَ قَوْلُهُ
ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهُ
اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهُ فَسَدَّ الْاُفُقَ اور روایت ہی شعبی سی کہ کہا ملاقات کی ابن عباس رض نی کعب احبار سی عرفات
مین روز عرفہ کی پس پوچہا ابن عباس رض نی کعب سی ایک چیز سی یعنی رویت حق جل وعلا کی سی دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نی یعنی بسبب استعظام
اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نی یعنی تکبیر اسی بلند کہی کہ پہاڑون سی آواز نکلی جیسی کہ گنبد مین کوئی
بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سی آتی ہی پس کہا ابن عباس رض نی کہ ہم اولاد ہاشم ہین ف ح یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین تعجب کی
ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سی اور نزدیک ملازم ورگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سی کیا ہی ہمنی تامل کرو اور ساتہ
غصہ اور تعجب استبعاد کی جلدی مت کرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نی یہ مبالغہ کیا کعب احبار
تامل و تفکر کیا ف ح پس کہا کعب نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد صلعم اور موسی ع کی پس کلام کیا اللہ
موسی ع سی دو بار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکہا اوسکو محمد ع نی یعنی معراج مین دوبار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار
نی یہ کلام توریت سی نقل کیا کہا مسروق نی کہ شعبی یہ حدیث روایت اوس سی کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ رض کی پاس یعنی بعد
دیکہنی مناظرہ ابن عباس رض اور کعب رض کی اور سننی اس کلام کی کعب سی پس کہا مینی عائشہ رض سی کہ آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پروردگار اپنی کو پس کہا عائشہ رضی نی مسروق سی کہ تحقیق کلام کیا تو نی ساتھ ایسی چیز کی کہ کھڑی ہو گئی بسبب اوسکی بال میری بدن کی یعنی چونکہ
مین معتقد ہون اسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنی سی دنیا مین اور وقوع اوسکا محال ہی ماری عظمت و ہیبت اوسکی کی میری بدن کی بال کھڑی ہو گئے
کہا مین نی ٹھہر و اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا اوسکا تھا تاکہ سوال و جواب اوسکی کریں پہر پڑہی مین نی
یعنی اثبات رویت کی لئی یہ آیت تحقیق دیکہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی **ف** ع ظاہر تر یہ ہی کہ مراد مسروق کی
پڑہنی آیت سی نشانی بڑی ہی کہ دلالت کری عظمت شان اللہ تعالیٰ کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرت صلعم کی اور مقصود اس سی رویت بصری بائی لگی
پہر جب پس کہا عائشہ رضی نی کہان لیجاتی ہین تجکو آیتین یعنی خطا کی تونی آیتون کی معنی سمجہنی مین کہ اونکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نی سوا اسکے
نہیں کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل عم ہی جو کوئی خبر دی تجکو کہ محمد صلعم نی دیکہا اپنی پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دی کہ آنحضرت صلعم نی چہپایا کچہ اوس چیز
سی کہ حکم کئی گئی ساتھ اظہار اوسکی کی **ت** ع یعنی احکام و شرائع جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالیٰ کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چہپانا عام ہی سب سی یا بعض سی پس اس سی رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونی اہل بیت کی
ساتھ بعض احکام کی **ت** یا خبر دی کہ جانتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نی اونکی حق مین تحقیق اللہ تعالیٰ
نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور اوتارنی مینہ کا یعنی آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا و لیکن مراد آیات مذکورہ سی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیکہا جبرئیل عم کو یعنی اونکی صورت اصلیہ مین نہیں دیکہا جبرئیل عم کو اونکی صورت اصلیہ مین بیچ شکل مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کی
ف ع جیسی فرمایا و لقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہیٰ **ت** اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکہا آنحضرت صلعم نی
جبرئیل عم کو درحالیکہ اونکی چہ سو بازو تہی تحقیق روک لیا تہا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری اور مسلم نی ساتھ زیادتی
اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نی کہ کہا مین نی عائشہ رضی سی پس اگر نہ دیکہا محمد صلعم نی پروردگار کو تو
کہان ہی اور کیسی محمول ہی قول حق سبحانہ تعالیٰ کا پہر نزدیک آیا پس اوترا یا او متعلق ہوا ساتھ اوسکی **ت** ع یعنی پس ظاہر متبادر یہ ہی کہ
ضمیر دنی کی پہرتی ہی طرف اللہ کی اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین
مین اور بعد اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروق نی **ت** کہا عائشہ رضی نی کہ یعنی مرجع ضمیر کا مین
جبرئیل علیہ السلام ہی **ف** ع یعنی نہ رب سبحانہ پہر استیناف کیا عائشہ رضی نی واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی جبرئیل عم کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تخصیص رویت اونکی کی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہ رضی نی **ت** کہ آتی
تہی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی بشکل دحیہ کلبی کی اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل عم آئی آنحضرت صلعم
کی پاس اس بار مین یعنی اجیاد مین بیچ صورت اپنی کی کہ وہ صورت اصلی اونکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو **ف** ع یعنی مانند اوس ہیئت
کہ دیکہا تہا اوسکو شب معراج مین اونکی صورت اصلی مین پر وجہ تحقیق کی یہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتی ہین ساتھ قول کعب کی
اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت صلعم نی دیکہا اللہ تعالیٰ کو دو بار باحتمال رویت کی ساتھ آنکہ پہر یا بصیرت کی یا ایک ان دونون کی بصیرت سی
اور دوسری بصر سی باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہیں دیکہا آنحضرت صلعم نی اللہ تعالیٰ کو آنکہ سی دو بار واللہ اعلم اور یہ نفی عائشہ رضی کی یہ احتمال
ہی یہ کہ حمل کیا اوسی مطلق پر یا مقید ہو ساتھ نفی بصر کی اور جواز رویت اونکی کی دل سی اور ظاہر اول ہی فتدبر و تامل کہا حافظ ابن حجر نی کہ
تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ رضی کی یہ ہی کہ حمل کیا جاوی نفی عائشہ رضی کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر

رویت دل کی بوجہ علم الہٰی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھی علم کہ نسبت باللہ تعالیٰ کا علی الدوام اور رویت جو حاصل ہوئی حضرت صلعم کو پیدا کی گئی حضرت صلعم کی قلب مین جیسی کہ پیدا کی جاتی ہی رویت آنکھ کی واسطی دیکھنی غیر اللہ تعالیٰ کی **وعن ابن مسعود فی قوله فکان قاب قوسين او ادنى وفي قوله ما كذب الفؤاد ما راى وفي قوله لقد راى من ايت ربه الكبرى قال فيها كلها راى جبرئيل له ستمائة جناح متفق عليه وفي رواية الترمذي قال ما كذب الفؤاد ما راى قال راى رسول الله صلى الله عليه وسلم جبرئيل في حلة من رفرف قد ملا ما بين السماء والارض وله وللبخاري في قوله ولقد راى من ايت ربه الكبرى قال راى رفرفا اخضر سد افق السماء**

اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار دو کمان کی اور یہ کنایہ ہی کمال قرب اون دونون کی سی یا کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی نہین جھوٹ پایا دل نی وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتون کی کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چھ سو بازو تھی **ف ع** یعنی یہ سب ضمیرین پھرتی ہین جبرئیل عم کیطرف اور یہ تاویل مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ رضی کی آیتون مذکورہ مین جیسی کہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضی علما ہمارے نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی نہین جھوٹ پایا دل نی اوس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل عم کو بیچ ایک جوڑی کی کپڑون سبز سی درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلعم نی آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکھا آنحضرت صلعم نی رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون کو یا بچھونی کو کہ وہ جبرئیل عم ہین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو **ف ح** تنبیہ یہ جو کہ ذکر ہوا اس سی معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت صلعم کی پروردگار تعالیٰ کو شب معراج مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ رضی نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس رض اثبات اور ساتھ ہر ایک کی اونمین سی جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نی توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہی لیکن جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کی یہی ہی کہ آنحضرت صلعم نی دیکھا پروردگار اپنی کو سر کی آنکھون سی اور کہا کہ اثبات اوسکا سوا سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ رضی نی اوسکی انکار مین تمسک حدیث سی نہین کیا اور کچھ سنکر حضرت صلعم سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحيا او من وراء حجاب اور بقول اللہ تعالیٰ کی لا تدركه الابصار اور جواب اوسکا یہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بھی اور اسپر نفی رویت بی کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین ہو جاتی اور بعضی علماء نی کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کی قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اونہون نی یہ قول سوا سننی کی آنحضرت سی نہین کہا اور سوا اونہون کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس سی تکرار کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمد صلعم نی اپنی رب کو پس اونہون نی کہا کہ ہان دیکھا اوسکو پس ابن عمر رض نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد و انکار نہین کیا اور معمر بن راشد نی کہا کہ عائشہ رض ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ علم میں نہیں انتہی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سی بھی ثبوت رویت ہی **وسئل مالك بن انس عن قوله تعالى الى ربها**

ناظرۃ قیل لہ قوم یقولون الی ثوابہ فقال مالک کذبوا فاین ھم عن قولہ تعالی کلا انھم عن ربھم
یومئذ لمحجوبون قال مالک الناس ینظرون الی اللہ یوم القیمۃ باعینھم وقال لو لم یر المؤمنون ربھم یوم القیمۃ لم یعیر اللہ الکفار
بالحجاب فقال کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون رواہ فی شرح السنۃ پوچھی گئی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالی کی سی کہ کئی منہ
ہونگی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنی والی ہیں کہا گیا یعنی امام مالک سی کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکی کی اہل بدعت میں سے
کہتی ہین کہ مراد آیہ مذکورہ مین دیکھنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نہ طرف ذات اوسکی کی پس کہا امام مالک نی جھوٹی ہین وہ پس کہاں ہین وہ
اور کیون دور پڑی سمجھنی معنی قول حق تعالی کی سی کہ بیچ شان کفار اور تقبیح حال اونکی کی فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکھنی پروردگار کی سی اوس روز
منع کیی جاوینگی ف ع یعنی نہین دیکھینگی اوسکو اور حجاب شدید عذاب ہی جیسی کہ رویت ہر ثواب سی افضل ہی اور معنی یہ ہین کہ کہان گئی ہی
اونکی عقل کہ پڑی ہین اس سی غفلت اور بعد مین مفہوم اس قول سی اور وہ یہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگی بلکہ دیکھینگی ت کہا مالک نی کہ لوگ
یعنی مسلمان دیکھینگی طرف اللہ تعالی کی روز قیامت کی اپنی آنکھوں سی اور کہا مالک نی اگر نہ دیکھتی مسلمان اپنی پروردگار کو روز قیامت کے
تو نہ عار دلاتا اللہ کافرون کو ساتہ ہونی اونکی کی محجوب دیدار حق سی پس فرمایا اللہ تعالی نی یعنی کفار کی حق مین حقا تحقیق کفار اپنی پروردگار سی
اوسدن پردی مین ہونگی ف ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورت مین ہی کہ اونعمت دیدار سی محظوظ اور مخصوص ہون اور یہ محروم
ومخذول اور اگر مومن بہی محجوب ہون تو سرزنش کافرون کو کیون ہو نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین وعن جابر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بینا اھل الجنۃ فی نعیمھم اذ سطع لھم نور فرفعوا رءوسھم فاذا الرب قد اشرف علیھم من
فوقھم فقال السلام علیکم یا اھل الجنۃ قال وذلک قولہ تعالی سلام قولا من رب رحیم قال فینظر الیھم وینظرون
الیہ فلا یلتفتون الی شیء من النعیم ما داموا ینظرون الیہ حتی یحتجب عنھم ویبقی نورہ رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی جابر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوس وقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتون مین مشغول ہونگی ناگہان نکلیگا اور بلند
ہوگا اونکی لیی ایک نور پس اوٹہاوینگی سر اپنی تا دیکہین نور کو پس ناگہان دیکہینگی کہ پروردگار تعالی نی تجلی کی ہی اونپر اوپر اونکی سی
پس فرماویگا پروردگار تعالی سلام ہی تمپر ای بہشتیوں اور یہ یعنی سلام رب کا یعنی ثنا ہی اوسکا قول اللہ تعالی کا ہی کہ فرمایا بہشتیون کی
لیی ہی سلام کہنا پروردگار مہربان کیطرف سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہیگا اللہ تعالی طرف اونکی اور دیکہینگی وہ طرف
اللہ تعالی کی پس نہ التفات کرینگی طرف کسی چیز کی نعمتون بہشت مین سی جب تک کہ دیکہینگی طرف اللہ تعالی کی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالی
اونکی نظرون سی یعنی ساتہ واقع کرنی حجاب کی اونپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق اور سرور اوسکا نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف ح
یہ پردہ اور پوشیدگی ہی جانب لطف و مہربانی سی ہی اللہ تعالی کی طرف سی اپنی بندون پر یہ ہی کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین رکہنا اور
مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکی نہین ہی ایک زمانہ چاہی کہ اونہین بحال خود آوین اور نعمتہای جنت کی دیکہکر مستحق اور تجلی کی ہون
اور سیر بالذت و ذوق جدید پاوین

باب صفۃ النار واھلھا

یہ باب ہی بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کی

الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نارکم جزء من سبعین جزءا
من نار جھنم قیل یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فضلت علیھن بتسعۃ وستین جزءا کلھن مثل حرھا متفق علیہ و
اللفظ للبخاری وفی روایۃ مسلم نارکم التی یوقد ابن ادم وفیھا علیھا وکلھا بحر من علیھن وکلھن

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سی ف ع یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعیین اس عدد مخصوص کی اور بیچ ذکر اس عدد کی ارادہ اس معنی کا معہود و متعارف ہی ت کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنی والی یعنی عذاب و سزا دینی مین پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر انہتر جزو ہر ایک اون انہتر جزون مین سی مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی ف یہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تھا گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہی ستر جزون آگ دوزخ کی سی تاکید کی لیی تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہی اور چاہی کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیی عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اورون کی عذاب سی اور اسی لیی اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر عذاب کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیی گئی بخاری کی ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہین ابن آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخ کی سی اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور لکھا ہی بجای علیہن اور کلہن کی یعنی بخاری کی روایت مین ہی فضلت تسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی فضلت علیہا تسعۃ وستین جزءا کلہا

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابن مسعود رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوی گی دوزخ یعنی اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخ کی لیی ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتی ہون گی کھینچین گی اوسکو ف ع یعنی یہانتک کہ کھینچین گی اوسکو بیچ زمین مین کہ نہین باقی رہی گی جنت کی لیی راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگون کا یہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی سی محشر پر مگر جسکو چاہی گا اللہ تعالی نگاہ رکھی گا اوسی اور بچالی گا نقل کی یہ مسلم نی

وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اہون اہل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منہما دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاہونہم عذابا متفق علیہ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سبک ترین دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکی لیی دو پاپوشین یعنی نیچی قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماریگا اون دونون سی یعنی دونون نوعون سی کہ وہ دونون پاپوشین ہین اور دونون تسمی دماغ اوسکا جیسی کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین یعنی بسبب الگ ہونی اور عدم اطلاع اوسکی کی حال غیر اپنی پر حال آنکہ تحقیق وہ شخص سبک ترین دوزخیون کا ہوگا عذاب مین ف ع اس سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہون گی عذاب مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہون اہل النار عذابا ابو طالب وہو منتعل بنعلین یغلی منہما دماغہ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سبک ترین دوزخیون کا عذاب مین ابو طالب ہی اور وہ دو پاپوشین پہنی ہوگا کہ جوش مارے گا اون سی دماغ اوسکا ف ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تھا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہی عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دیا جاویگا جزا موافق ت نقل کی یہ بخاری نی

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بانعم اہل الدنیا من اہل النار

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ
يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ
اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ
قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا
اور بڑا خاطر اہل دنیا کا دوزخیون مین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی دلایا جاویگا دوزخ مین جیسی کہ کپڑی کو
شکی مین رنگ کرنی کی لیی ڈالتی ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکہی تونی بہلائی کبہی کیا گذری تجہپر نعمت و راحت کبہی دنیا مین پس کہیگا
وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈرسی دوزخ کی جاتی رہین تمام ناز ونعمت وآسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز دیکہنا ہی
نتہا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا ازروی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا
جاویگا ای فرزند آدم کی آیا دیکہی تونی محنت کبہی اور آیا گذری تجہپر سختی کبہی پس کہی گا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میری نہین گذری مجہپر سختی
کبہی یعنی دنیا مین اور نہ دیکہی مین نی سختی کبہی نقل کی یہ مسلم نی ف ع درازگی اسکی جواب کی بسبب اور حاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف
دوزخی کی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ
اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا
تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماوے گا
اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیون کی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہوو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیا دنیا سی آیا ہوتا تو
کہ بدلا دیتا ساتہ اوسکی یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چہڑاتا اگرچہ تہوڑا عذاب ہوتا پس کہی گا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا
حق سبحانہ چاہا تہا مین نی تجہسی اور حکم کیا تہا مین نی تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال آنکہ تو پشت آدم مین تہا اور وہ چیز
یہ ہی کہ شریک نکر تو ساتہ میری کسی چیز کو ف ع کہا مظہر نی کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہ ہی کہ جو کچہ
جاری ہوتا ہی عالم مین بلا شبہ ہوتا ہی اوسی کی ارادہ اور مشیت سی اور امر کبہی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی کی اور طیبی نی کہا
ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی یعنی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الآیۃ
قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی ابا یہان نقض عہد پر ہی پس توڑا تونی عہد اور فرمان برداری نہ کی میری امر
نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لادی ساری چیزین زمین کی نقل کی بخاری
اور مسلم نی وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون مین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی انکو آگ دونون
ٹخنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہون گی کہ پکڑی گی اونکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضی اونمین سی وہ ہون گی کہ پکڑی گی اونکو آگ
کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی اونکو آگ چنبر گردن تک ف ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا ضعف و
شدت مین نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ

فِی النَّارِ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ لِلرَّاکِبِ الْمُسْرِعِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ضِرْسُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِہٖ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی
ہوگی واسطی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگی روز قیامت کی مانند چیونٹیون کی بیچ صورتون مردون کی
پھر ہانکی جاوینگی طرف قیدخانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر ہی تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر
یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پھر بڑی ہوجاوینگی اوسمین بدن اونکی اور داخل ہونگی دوزخ مین اور دنا
ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹاپا اوسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہ پہیلاؤ
واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی یہ مسلم نی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّہَا فِیْ بَابِ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوۃِ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ اول اوسکی یہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلاۃ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْہَا اَلْفَ سَنَۃٍ
حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْہَا اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَہِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہؓ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی
گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی
تو سفید ہوجاتی ہی اسلیئی کہ سرخی اوسکی آمیزش دہوین سی ہوتی ہی ت پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی سیاہ
تاریک ہی کہ شعلہ روشنی نہین کرتی ف ع یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسی کہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ
ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ ساتہ صیغہ ماضی کی ت نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُہٗ مِثْلُ الْبَیْضَاءِ وَمَقْعَدُہٗ
مِنَ النَّارِ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
دانت کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار
تین دن کی مانند ربذہ کی ف ع ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانوؤن مین سی کہ مدینہ سی تین منزل کی راہ ہی پس مثل الربذہ مراد یہ ہی مثل بعد ربذہ کی
سی ت نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْکَافِرِ اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ
ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَہٗ مِنْ جَہَنَّمَ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا ف ع لفظ جامع کی یون ہین
اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار اوس مسافت
کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس بارہ دن کی ف کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارون کا بسبب اختلاف تعذیب کفار کی ہی
دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی بیٹھنی کی جگہ بھی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہ بھی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی کوبھی
سمجھنا چاہیی واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْکَافِرَ
لَیُسْحَبُ لِسَانُہُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَیْنِ یَتَوَطَّؤُہُ النَّاسُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چہہ کوس روندینگی

اونکو لوگ یعنی قدموں سی او چلیں گی اونسے نقل کی یہ احمد او ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی وعن ابی سعید عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا ویہوی بہ کذلک فیہ ابدا رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ کی
چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سی ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑہنی اور اوترنی مین رہی گا نقل کی
یہ ترمذی نی وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی قولہ کالمہل ای کعکر الزیت فاذا قرب الی وجہہ سقطت
فروۃ وجہہ فیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت صلعم نی بیچ قول اللہ تعالی
کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگاروں کی ہی مانند مہل کی جوش ماریگا پیٹوں مین پس آنحضرت
نی بیچ معنی مہل کی فرمایا مانند تلچھٹ زیت کی پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست منہ اوسکا اوسمین یعنی ماری گرمی کی
نقل کی یہ ترمذی نی وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم
حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر ثم یعاد کما کان رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کی سروں پر
پس پہنچیگا پانی گرم یہانتک کہ پہونچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکی پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہانتک کہ نکلیگا
اوسکی دونوں قدموں سی اور یہی ہی صہر فتح صاد مہملہ کی اور جزم ہا کی یعنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کی
یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اونکی پیٹوں مین
ہی اور گلائی جاوینگی پوست اونکی یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سی اونکی ظاہر و باطن مین پہر اوسی طرح کیا جاویگا
جیسا کہ تہا فتح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پہنچیگا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ
مین ہی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا بدلناہم جلودا غیرہا نقل کی یہ ترمذی نی وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی قولہ یسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرہہ فاذا ادنی منہ شوی وجہہ
ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تعالی وسقوا ماء حمیما
فقطع امعاءہم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا
پانی ہی کہ زرداب دوزخیوں کا ہوگا درحالیکہ پیوینگی اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کی فرمایا آنحضرت صلعم نی
نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف منہ اوسکی کی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سی بہون ڈالیگا اوسکی منہ کو
اور گر پڑیگا پوست سر اوسکی کا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کر دیگا اوسکی آنتوں کو یہانتک کہ نکل جاویگا اوسکی دبر سی پس فرماتا ہی
اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالیگا اونکی آنتوں کو اور فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد
کرینگی وہ پیاس کی فریادرسی کیجاوینگی ساتہ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچہٹ کی ہوگا یا مانند پگہلی ہوئی تانبی کی یا زرداب کی بہون ڈالیگا
مونہوں کو بری ہی پینی کی چیز ہی وہ پانی نقل کی یہ ترمذی نی وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال لسرادق النار اربعۃ جدر کثف کل جدار مسیرۃ اربعین سنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اونہی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی احاطہ دوزخ کی چار دیوارین ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہ
ترمذی نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان دلوا من غساق یہراق فی الدنیا لانتن اہل الدنیا
رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب سی کہ دوزخیوں کے
زخموں سی بہیگا ڈالا جاوی دنیا مین تو البتہ سٹر جاوین اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نی وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قرا ہذہ الآیۃ اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان قطرۃ
من الزقوم قطرت فی دار الدنیا لافسدت علی اہل الارض معایشہم فکیف بمن یکون طعامہ
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی آیۃ
کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا یعنی جیسا کہ لائق ہی ف ع یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو سیئات سی اور ابن مسعود نی تفسیر کی ہی
ساتہ قول اپنی کی ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ایسا ہی
ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی اسکا محدثون نی پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس آئین تو کچہ اشکال نہی ہی سبب اسی
اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعض مفسرون نی ت
اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین ف ع یعنی مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا
سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت صلعم نی اس تقریب سی بعضی عذاب دوزخ کی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کی سی ٹپکی بیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کر دی دنیا والون پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیا حال ہوگا
اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال وہم فیہا کالحون قال تشویہ النار فتقلص شفتہ العلیا حتی تبلغ وسط راسہ وتسترخی شفتہ السفلی
حتی تضرب سرتہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ دوزخی
دوزخ مین تیوری چڑہی اور دانت کہلی ہونگی ف ع اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر آنحضرت صلعم کی جو پیچہی کہ بیان کیا اوسکو راوی نی ساتہ
قول اپنی کی ت کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دی گی کافر کی منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹہہ جاویگا
ہونٹ اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچی کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل
کی یہ ترمذی نی وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایہا الناس ابکوا فان لم تستطیعوا فتباکوا فان اہل النار
یبکون فی النار حتی تسیل دموعہم فی وجوہہم کانہا جداول حتی تنقطع الدموع فتسیل الدماء فتقرح العیون
فلو ان سفنا ازجیت فیہا لجرت رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نی ای لوگون روؤ یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونی حقیقی کی یعنی ایسی کہ نہین ہی اختیاری تو تکلف کرو رونی کا
اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو رووینگی دوزخ مین یہانتک
کہ آنسو اونکی بہینگی خون ہوکر گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہانتک کہ ہو چکینگی آنسو پس بہینگی خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکہین

یا ہمی کردینگی خون آنکہون کو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکی آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہ اسناد اپنی کی وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلْقٰی عَلٰی اَھْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَیَعْدِلُ مَا ھُمْ فِیْہِ مِنَ الْعَذَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِیْعٍ لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِیْ غُصَّۃٍ فَیَذْکُرُوْنَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُجِیْزُوْنَ الْغُصَصَ فِی الدُّنْیَا بِالشَّرَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُرْفَعُ اِلَیْھِمُ الْحَمِیْمُ بِکَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْھِھِمْ شَوَتْ وُجُوْھَھُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَھُمْ قَطَّعَتْ مَا فِیْ بُطُوْنِھِمْ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَۃَ جَھَنَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِکًا فَیَقُوْلُوْنَ یَا مَالِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ قَالَ فَیُجِیْبُھُمْ اِنَّکُمْ مٰکِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَیْنَ دُعَائِھِمْ وَاِجَابَۃِ مَالِکٍ اِیَّاھُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّکُمْ فَلَا اَحَدَ خَیْرٌ مِنْ رَبِّکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْھَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَیُجِیْبُھُمْ اخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنَ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَئِسُوْا مِنْ کُلِّ خَیْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِکَ یَاْخُذُوْنَ فِی الزَّفِیْرِ وَالْحَسْرَۃِ وَالْوَیْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا یَرْفَعُوْنَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بہوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بہوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمین ہون گی کہ عذاب دوزخ ہی ف ع ح یعنی الم بہوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی کی ہوگا اس سی معلوم ہوا کہ آگ بہوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی ترجمہ پس فریاد کرینگی الم بہوک سی پس فریادرسی کیجاوینگی ساتہ کہانی کی ضریع سی ف ع ضریع نام ایک گہانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی کی اور اگر کہا ہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور ادہر اوہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہون گی اور مردار سی زیادہ بدبودار اور آگ سی زیادہ گرم ت نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا کریگا بہوک سی پہر دوبارہ فریاد کرینگی کہانی کی لیی یعنی بسبب نہ نفع پانی کہانی پہلی کی پس فریادرسی کیجاوینگی ساتہ کہانی گلوگیر کی ف ع یعنی جو کہ گلی مین جا پہنچیگا نہ نیچی اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ ہی یا کانٹی آگ کی ہین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما ت پس یاد آویگا اونکو کہ وہ تحقیق اوتارتی تہی کہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتہ پینی کی چیز کی پس فریاد کرینگی واسطی پینی کی کسی چیز کی یعنی اون کہانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتہ زنجیرون کی یعنی جب پاس منہون کی گرم پانی ہون گی وہ زنجیرون سی اوٹہا کر دیی جاوینگی یعنی ملائکہ کی ہاتہ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگی پاس گرم پانی کی اونکی موہنون سی بہون ڈالینگی اونکی موہنون کو پس جب داخل ہونگی یعنی اقسام اوس چیز کی کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سی اونکی پیٹون مین ٹکڑی ٹکڑی کرڈالینگی اوس چیز کو کہ اونکی پیٹون مین ہوگی یعنی انتڑیان وغیرہ پس آئینگی دوزخی دعا کرو ای نگہبان تو دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ سبک کری ہمسی عذاب ایک دن پس کہینگی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تہی تمہاری پاس رسول ساتہ معجزون اور دلیلون واضح کی کہینگی دوزخی کہ ہان آئی تہی ولیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نہ لائی کہینگی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی

بلکہ بیچ زیان کاری اور بیفائدہ گی کی ف ع یعنی اسلیے کہ نہین نفع دینگی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا نہ اور کسی کی اور یہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسی کہ سمجھا ہی اس سی بعضی علماء نی حال آنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت
چاہنی مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت صلعم نی پس کہین گی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب
مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کی سی اونکی لیی تو یقین کرین گی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کی عذاب سے
جز موت ہی طلب کرو یا معنی یہ ہین کہ ملائکہ اونسی کہین گی کہ پکارو مالک کو پھر توضیح ت پس کہین گی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سی تا حکم
کری ہمارے مرنیکا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سی یا اپنی رب کی طرف سی
کہ تم ہمیشہ اسی مین رہو گی کہا اعمش نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضی صحابہ سی موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنی
اونکی کی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کی عذاب پاتی رہین گی فرمایا آنحضرت صلعم
نی پس کہین گی یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنی اسلیی کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہارے
پروردگار سی یعنی رحمت وقدرت ومغفرت پس کہین گی ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوة زبر شین اور
جزم قاف سی اور ایک قراۃ مین شقاوة زبر سی ہے اور یہ دونون لغت آئی ہین یعنی ضد سعادت کی اور معنی یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری
کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کی ت ترجمہ اور تھی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سی پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر
کی تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہ بھی جھوٹ ہی کہین گی اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون
ت پھر فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پھر جاو دوزخ مین ذلیل وخوار مانند کتون کی اور نہ کلام کرو مجھسی
یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونیکا فرمایا آنحضرت صلعم نی پس نزدیک اسکی نا امید ہونگی ہر بھلائی سی ف ح دوزخ کے
نگہبانون کو پکارنا کچھ سودمند نہوا مالک سی چاہا کہ مارے اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی
اور کہان جائین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرین گی نالہ و فریاد مین اور حسرت کہانی مین اور آہ واویلا کرنی مین
ف ع زفیر اول آواز گدہی کی جیسی کہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نی
کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اس حدیث کو ف ح یعنی حضرت صلعم تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین یا
کہ یہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی اونکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت صلعم تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیی کہ یہ خبر
قیامت کی روز گنہگاروں دوزخیون کی بغیر سنی کی حضرت صلعم سی کوئی اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نی یعنی مرفوع
جیسی کہ معلوم ہوتا ہی ابتداء حدیث سی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى
سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ف ع یعنی خبر دی مین نی تمکو اوسکی ہولناکی اور اوسکی شدت کی اور
ڈرایا مین نی تمکو اوسکی طرح طرح کی عذابون سی کہ تا بچو اوس سی یہانتک کہ کہا مین نی اتقوا النار ولو بشق تمرة ت پس متصل دہکر کہتی تھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تھی اوسکو اور پہنچ جاتی تھی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت صلعم اس جگہ مین کہ مین ہون

تو سنتی آواز اُنکی ہاں اور والی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور یہانتک کہ گرپڑی کالی کملی حضرت کی کندھوں پر حضرت کی پانوں کی پاس یعنی بسبب ہلنی کی بعد اللہ سے نقل کی یہ دارمی نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بیٹی عمرو بن عاص کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر گولا شیشہ کا مانند اسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسی کہ اشارہ کیا طرف اسکی راوی نی ساتھ قول اپنی کی اور اشارہ کیا طرف اسکی راوی نی ساتھ قول اپنی کی اور اشارہ کیا آنحضرت نی واسطی بیان کرنی اشارہ ہذہ کی طرف مانند کھوپڑی سر کی ف ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار کھوپڑی کی کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونوں صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنی کی ہین تب چھوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کی مسافت پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تھوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوی سر زنجیر سے تو البتہ چلی چالیس برس کی رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچی اسکی تہہ کو ف ح یہ شک راوی ہے کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیوں کی باندھنی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام اللہ مین ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاوی گی اور نتھنی مین سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہین ہی بلکہ کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہا جاوی کہ اور جہان کی گز کو اس جہان کی گز پہ قیاس نہ کرنا چاہیی جیسی کہ آیا ہی کہ ڈاڑھ مثل احد کی ہی اور کہا نوف بکالی نی کہ ہر گز ستر دو ہاتھ کا ہوگا اور ہر دو ہاتھ بعید تر ہوگا اس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تھی نوف بکالی بیچ کوفہ کی اور حسن بصری نی کہا کہ اللہ جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولا شیشہ کا آسمان پر سی چھوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کی تھوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بھاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولا شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سری سی چھوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس مین نہ پہونچی اللہ اکبر دیکھا چاہیی کہ اسکی درازی کتنی ہوگی اور کیا ہوگا نعوذ باللہ منہ نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی انہوں نی اپنی باپ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو ہبہب رہی گا اسمین ہر متکبر سرکش حق سی ف ق ہبہب بفتح ہا اور سکون با ساتھ مکرر ہونی کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخوں میں اور یہی ہی مشہور معنی اسکی چمکتا ہی کہ اسکا نام ہبہب رکھا گیا سو اسی واسطی کہ ہبہب اور ہی گنہگاروں کو اسمین عذاب جلد ہوتا ہی اور وہ مین آگ کی شعلہ تیز ہوتی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہی کہ فرمایا بڑی بدن ہوجاوینگی دوزخیون کی دوزخ مین یعنی تاکہ عذاب زیادہ ہو بیشک تحقیق درمیان لو کان ایک اونکی کی اوسکی کندہی مسافت تین رات سوہین کی راہ ہوگی اور تحقیق ستاپا اوسکی جلد کا سنگرکا ہوگا اور تحقیق داڑھ اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰھُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْکَفَۃِ تَلْسَعُ اِحْدٰھُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاھُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا اونہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھون ہین مانند خچرون پالان بندھی ہوئی کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نی **وعن** الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُکَوَّرَانِ فِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُھُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَکَتَ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی حسن بصری رضہ سی کہ کہا حدیث کہی ہمسی ابی ہریرہ رضہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی پنیر ہونگی لپیٹی گئی اور ڈالی گئی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی اور کیا ہی گناہ آفتاب اور چاند کا پس کہا ابو ہریرہ رضہ نی کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ** یعنی تو نص جلی کی مقابل قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخ کا عمل کو مین اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ حسن بصری نی پوچھا کہ حکمت انکی داخل کرنے کی بیان کرو اور ابو ہریرہ رضہ نی جواب مین کہا کہ مین نی حدیث جو حضرت صہ سی سنی تہی تجھسی نقل کردی اس سی زیادہ مجھکو علم نہین بعضی علما نی لکہا ہی کہ سبب انکی ڈالے جانیکا دوزخ مین یہ ہی تا دوزخیون کو اونکی گرمی سی عذاب زیادہ ہو سلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سی بروایت دیلمی کی مسند فردوس مین مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کی منہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اس سی معلوم ہوا کہ اگر منہ اونکی دنیا کی طرف ہوتی تو اہل دنیا مین سی کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نی کہا کہ اسلیے ڈالی جاوینگی کہ کافر اونکو پوجتے تہی اونکی جلانی کی لیے ڈالینگی کہ دیکہیں جنکو تم پوجتے تہی اونکا یہ حال ہی سٹ پس جب یہ ہی حسن نقل کی بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِیٌّ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنِ الشَّقِیُّ قَالَ مَنْ لَّمْ یَعْمَلْ لِلّٰہِ بِطَاعَۃٍ وَلَمْ یَتْرُکْ لَہٗ مَعْصِیَۃً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری خدا کی رضامندی کی لیے طاعت یعنی وہ جسنے نہ چھوڑی خدا کی لیے یعنی اور اوسکی ڈر سی گناہ **ف** یعنی بدبخت شامل ہی کافر اور فاسق کو نقل کی یہ ابن ماجہ نی

باب خلق الجنۃ والنار

یہ باب ہی بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کے **ف** یعنی اس باب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اس پر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین یہی ہی مذہب اہل سنت کا بخلاف اسکی کہ بعضی معتزلہ کہتی ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اس باب مین بیان یہ ہی کہ کسکی لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور نیز کہ جنتی یا دوزخی اور صفت اونکی کا

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ فَمَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ وَغِرَّتُھُمْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُھَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ رِجْلَہٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَھُنَالِکَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰہُ مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ یُنْشِئُ لَھَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھگڑین آپس مین جنت اور دوزخ **ف** ح یعنی ایک طرح کا ظاہر شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور سلیے جواب دیا اللہ تعالی نی کہ مقتضای مشیت اور اختیار میری کا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا مین نی اور دوسری کو محل و مکان قہر و غضب کا **ت** بس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی مین واسطی متکبرون اور گردن کشون کی کہا بہشت نی پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگی مجھہ مین مگر ضعیف لوگون مین سی یعنی بدن مین اور مال مین حقیر اور گمنام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سی گری ہوئی **ف** ع ح یعنی اکثر لوگون کی نزدیک وہ ایسی ہین جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کی نزدیک بڑی قدر والی ہین اور ایسی ہی اونکی نزدیک کہ جو پہچانتی ہین اونکو قسم علماء اور صلحا سی اور مراد حصر سی اغلب ہی یعنی اکثر اور اغلب ایسی ہی ہونگی والا انبیاء اور رسول اور بادشاہ بھی اوسمین داخل ہونگی یا مراد کہین ضعفا سی فروتنی کرنیوالی واسطی اللہ کی اور تواضع کرنیوالی واسطی خلق کی اور خوار رکہنی والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سی اپنی نزدیک **ت** اور نہین داخل ہونگی مجھہ مین مگر بھولی قریب کہا جانی والی **ف** ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور ر کی تشدید سی یعنی عدم تجربہ اور وجود غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتھ مہم عقبی کی جیسی کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی بہشتی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون **ت** فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیری جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیری جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندون مین سی **ف** ع حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال و جلال کی اور پر وصف کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کی مقام فضل مین باوجود علم اس بات کی کہ ایک اون دونون مین سی فضیلۃ عدل سی ہی اور دوسری طریق فضل سی ولا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک واسطی تم مین سی ہی بہری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دونگا اوسکو پس بہر حال دوزخ پس نہین بہرنی کی **ت** ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلأت وتقول ہل من مزید یعنی بس طلب کریگی زیادتی اور نہین بہرنی کی دوزخیون سی کہ مقرر ہین اوسکی لیے **ت** یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی اوسمین پانو اپنا کہی گی دوزخ بس بس بس **ف** ع اطلاق پانون کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسی کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچھہ مراد ہی اوس سی حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑی مذہب اہل سلف ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا ہی اور بعضی متاخرین ارباب تاویل کہتی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعضی مخلوقات اوسکی کا ہے

اور

اور بعضون نی اور اور کچہ تاویل کی ہی ساتہ اوس چیز کی کہ مناسب ذات اقدس کی ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوی ت بس اوسوقت بہر جاویگی دوزخ
اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کیے جاوینگی بعضی اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاویگی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کرتا اللہ تعالی
اپنی مخلوق سی کسی کو ف ع کہ بی گناہ کیے دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخ کو اونسی بہری اور مراد ظلم سی از روی صورت کی ہے
والا اگر بیگناہ کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین
کرنیکا ت اور ایسی بہشت بیس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیی ایک خلق جدید ف ع کہ بی سابقہ عمل کی اونکو بہشت مین داخل کریگا
فضل ع رحمت اوسکی ہی کہ بی گناہ دوزخ مین نہ ڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال جہنم یلقی فیہا وتقول ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیہا
قدمہ فینزوی بعضہا الی بعض فتقول قط قط بعزتک وکرمک ولا یزال فی الجنۃ فضل حتی ینشئ اللہ لہا خلقا
فیسکنہم فضل الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی
دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوینگی اوسمین یعنی جن و انس اور کہی گی دوزخ آیا ہی کچہ زیادتی یعنی بہر سکی نہین اور بس ہسین کرنی کی
طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اوسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگی بعضی اجزا دوزخ
کی طرف بعض کی اور تنگ ہوجائیگی پس کہی گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیری کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت
و زیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہونگی رہنی والون سی یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالی بہشت کی لیی ایک خلق کو پس بساویگا اوس
خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وذکر** حدیث انس حفت الجنۃ بالمکارہ فی کتاب الرقاق
اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہ کلمے ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبرئیل اذہب فانظر الیہا فذہب
فنظر الیہا والی ما اعد اللہ لاہلہا فیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا ثم حفہا بالمکارہ
ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلہا احد
قال فلما خلق اللہ النار قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع
بہا احد فیدخلہا فحفہا بالشہوات ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا فقال ای رب
وعزتک لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلہا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل
کو کہ جا اور دیکہہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہی مین نی وہ پس گئی جبرئیل ع اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوس چیز کی
کہ تیار کی ہی اللہ تعالی نی بہشتیون کی لیی بہشت مین ف ع یعنی ایسی چیزین اچہی بندون کی لیی تیار کر رکہین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نے
دیکہی ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی کی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی ت پہر آئی جبرئیل ع حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار
میری قسم تیری عزت کی نہین سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین ف ع یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونی کی اور کوشش
کریگا اوسکی حاصل کرنی مین بسبب خوبی اور سرور اوسکی کی مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوس مین

داخل ہوویگا پہر گہیرا اوسکو ساتھ مکروہات طبیعت کی **ف** ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت و شدت کی اور مراد اس سی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر و نواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی ادن مکارہ مین نہ پڑی بہشت کو نہ پہونچی **ت** پہر فرمایا اللہ تعالی نی کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اسلیے کہ اب اوسمین زیادتی اور کچہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکی کی پس گئی جبرئیل ع اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہ کہ گرد اوسکی گہرا ہی پہر آئی جبرئیل ع اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنی بسبب انکی دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی اور بری چیزیں پیدا کی ہیں مین نی فرمایا حضرت نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پہر آئی جبرئیل اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخکا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوویگا اوسمین پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہونکی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا آنحضرت نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی بسبب شہوات و معاصی کی جو شیرین ہین کیونکہ کوئی نفس طبیعت مین سی باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ گر پڑی اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو پہلی گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود و نسائی نی

الفصل الثالث

فصل سوم **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوم الصلوٰۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ قبل قبلۃ المسجد فقال قد اریت الاٰن منذ صلیت لکم الصلوٰۃ الجنۃ والنار ممثلتین فی قبل ھذا الجدار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر رواہ البخاری

روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پہر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلۂ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجہکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی مین نی تمکو نماز بہشت اور دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی **ف** ح لفظ قبل ساتہ زیر قاف اور زبر باکی بہی اور پیش دونون کی بہی روایت ہی اور ساتہ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہی یعنی مقابل کی **ت** پس نہین دیکہی مین نی کوئی چیز قسم دیکہنی کی چیزون سی مانند اس چیز کی کہ دیکہی مین نی آج نیکی و بدی مین **ف** ح یعنی بہشت کو خوبتر دیکہنی کی چیزون سی پایا مین نی اور دوزخ کو بدتر سب دیکہنی کی چیزون سی یہان شبہہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اوس طول و عرض کی کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتی ہین کہ جیسی کہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول و عرض مین اور یہ بہی ہی کہ حدیث سی یہ نہین لازم آتا کہ بہشت و دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہو سکتا ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوس طرف ہو اور وجود مثال اور جگہہ اور اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مین نی بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بفتح عین اور سکون رای سی یعنی ناحیہ اور جانب کی اور یہان بہی وہی اشکال لاتی ہین اور یہی جواب دیا ہی اور یہ بہی کہا ہی علمانی کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مین نی اس حال مین کہ بہشت و دوزخ اوس دیوار کی جانب مین تہی بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکہا مین نی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اس صورت مین کچہ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ت** نقل کی یہ بخاری نی

باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء علیہم السلام

باب بیچ بیان ابتدای پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون کی علیہم الصلوٰۃ والسلام کی **ف** ع یعنی آغاز امر دین و ملت کا اور اصلاح اور نظام امور عالم کا اونسی ہی اور ابتدای پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جاننا چاہیی کہ ملتون والی ملکہ مجوس بہی متفق ہین اسپرکہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا یعنی کہ کوئی چیز نتھی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اونی اور عمدہ اس باب مین خبر عمران کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شئی پس پیدا کی لوح و قلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش و کرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسی کہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علمانی کہ اجسام حادث ہین ساتہ ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوئین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکمار کی کہ نام اوسکا طالس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علمانی کہ اونسی یہ قول منقول ہی نبوت سی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت و جلال سی پس پگہلی اوسکی اجزا اور پانی ہوگئی اوسمین سی ایک ابخار اوٹہا مانند دہوئین کی پس پیدا کیی اوس سی آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اوس سی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل سی تو پہلی سی نہین معلوم ہو سکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتہ استنباط و فہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقائق الامور

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت صلعم کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ قبیلہ ہی مشہور یہی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم **ف** ع یعنی قبول کرو اور لو مجہہ سی ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی ہی یعنی سیکہو احکام و عقائد دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطلع نظر ہمت اونکی کے دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک **ت** کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپ نی ہمکو ساتہ دین و تفقہ کی پس کچہہ دیجیی ہمکو **ف** ع یعنی بشارت سنا لی ہمنی اور قبول کی کچہہ دو ہمکو وہ چاہیی ہی ہین چونکہ دنیای فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت صلعم کی نا لیا تہی اور ضعیف یقین اونکا دریافت کرکی ازراہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی کہ فرمایا اذ لم یقبلوا بنو تمیم **ت** پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپ کی پاس تا دانشمند ہوویں ہم دین مین **ف** ع چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکو یہی بشارت اور قبول اور علم و عمل اور پہونچنا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطار کی پڑی پستی مین

میں عالی ہمتی پہونچا دیتی ہی مرتبۂ عالی کو جیسی کہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت
تربت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اور ساتھ تھا اونکی ایک شخص پس کھولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے
اور داخل ہوئی وہ مزار پر پس دیکھا ایک جماعت کو رجال الغیب میں سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہ ساعت قبولیت
کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو و عافیت دنیا اور آخرت میں پھر کہا از راہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتھ تھا اونکی اے بہائی میری
طلب کر اللہ تعالی سی جو چاہی تو اسلیی کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا
جنت و نار کا پھر پھری دونون اور جبکہ پہونچی مدینہ کی دروازی پر دی اوس شخص کو کسی نی وہان کی رہنی والون میں سی ایک دینار
پھر داخل ہوئی دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ اے
دنی الہمۃ پایا تونی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تونی ایک ٹکڑا دنیا کی دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تونی مانند ابو العباس کی عفو و عافیت
تاکہ ہوتی وہ دونون بیچ امر دین و دنیا تیری کی کافی و وافی ت اور آئی ہین ہم تا پوچھین ہم آپ سی ابتدا اس امر سی یعنی پیدایش سی اور
مبدا عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ ف ع یعنی ازل الآزال مین جیسی کہ ہی وہ ابد الآباد مین پاک
وصف تغیر و حدوث سی کہ صفت ہی بندون کی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم ت اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز
ف ع بلکہ جو کچھ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی ت اور تہا
عرش اللہ تعالی کا پانی پر پھر پیدا کیی اللہ تعالی نی آسمان و زمین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کیی
گئی پہلی آسمان و زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان و زمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہے
کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی نہ یہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کے
جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اوسکا اول کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہو چکا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر
اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پھر پیدا کیا
اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹھی اوسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہ
کعبہ شریفہ کی چنانچہ اسلیی نام ہوا مکہ کا ام القری پھر پہیلائی گئی زمین اوسکی نیچی سی پھر رکھی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہین اور اول پہاڑ
ابو قبیس پیدا ہوا موجب بعض اقوال کی اور اوٹھا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان اوس سی ت
اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتھ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ف ع اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لکہنا پہلے
پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتی ہین ت کہ پھر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا اے عمران ڈہونڈ اپنی اونٹنی کو کہ چلی
گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈہنی کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹھتا نقل کی مجلس سی
ف ع عمران دروازی پر اونٹنی باندہ کر حضرت صلعم کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری
اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ پس وہ اوٹھی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مین اوٹھا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت صلعم کی سی اور
حقائق و علوم سی کہ وہان مذکور ہوتی تہی محروم ہوا وعن عمر قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا
عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه رواه البخاري

اور

اور روایت ہی امیر المومنین عمر رضہ سی کہ کہا کھڑی ہوئی درمیان ہمارے یا واسطی نصیحت کرنی ہماری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا
علیہ یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدای پیدایش سی تا آخر روز قیامت کہ داخل ہوں بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں ف ع
یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرت صلعم نی بیان کیا احوال سب امتوں کا تا وقت دخول جنت
ونار کی اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شر سی یہانتک کہ داخل ہوں بہشتی اونمین سی بہشت میں اور دوزخی
دوزخ میں ت یاد رکھتا ہی اسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد اسکی یاد کرلی کی فراموش نہ کیا اور یاد نہیں رکھتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا
یاد کیا اور بعد اسکی فراموش کیا حاصل معنی یہ کہ بعضی یاد رکہتی ہیں اور بعضی بہول گئی نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ
رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سی کہ کہا سنا
مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکھی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان و زمین یہ لکھا کہ مہربانی میری
سبقت لی گئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکھا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکھی گئی اور تمام خلائق سی اوٹھائی گئی کہ کسی کی خبر ادراک یعنی سمجھہ مین نہین آتی کہا توربشتی نی احتمال ہی
کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول حضرت صلعم کی فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکھا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی قضا
کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت صلعم کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکھی گئی اسپر اور تمام خلائق سی اوٹہائی
گئی کہ کسی کی خبر ادراک مین نہین آتی او معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو
اور غضب کم ہی کہ کبھی کبھی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی وسعت کل شی یعنی
عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رضہ سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیی گئی فرشتی نور سی ف ح قاموس مین ہی کہ نور
روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کی ہی یا باپ جنون کی جیسی کہ آدم باپ ہین بشر
کی شعلہ آگ وہ جو ملی ہوئی کہی اور پیدا کیی گئی آدم اوس چیز سی کہ بیان کی گئی تمہاری لیی نقل کی یہ مسلم نی ف ح یعنی قرآن مین خلقہ
من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی کھجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نی
ابی امامہ سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی حور عین زعفران سی اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ
پیدا کیا اللہ عز وجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی ہیں اور ایک قسم پر ہی اونپر ثواب
عقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین قسم پر ایک قسم مانند چارپایون کی اور ایک قسم ہین کہ بدن اونکی بدن بنی آدم کی ہی ہین اور ارواح اونکی
ارواح شیاطین کی اور ایک قسم وہ کہ سایہ مین ہونگی اوس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ إِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم عم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت مین

چھوڑا اوسکو جب تک کہ چھوڑنا اوسکا چاہا **ف** ع ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا اور اکثر اخبار دلالت کرتی ہین اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اوسکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگلو نمین سے ہی اور بعد از درست کرنی اور پھونکنی روح کی بہشت مین لیگئی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اوسکی کی ہی یعنی پیدا کر کی رکھا بہشت مین اور تورپشتی نی کہا کہ بھی گمان یہ ہی کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سے بہر تقدیر جب پیدا کیا آدم ع کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نی پھرنا گرد پتلی اوسکی کے دیکھتا تھا کہ کیا ہی یعنی تفکر کرتا تھا انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تھا کہ کیا ظاہر ہوگا اس سے پس جب دیکھا اوسکو خالی اندر سے یعنی پیٹ کا کہ یہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر منضبط **ف** ع یعنی نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیی اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہین ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکھ سکیگا اپنی تئین ہو کر سے اور شہوات سے یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور مکر امید کی باندہی اوسکی گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کی وقت **ت** نقل کی یہ مسلم نی

وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختتن ابراھیم النبی وھو ابن ثمانین سنۃ بالقدوم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم ع نبی نی اس حال مین کہ وہ اسّی برس کی تہی ساتھ قدوم کی **ف** ع کہا نووی نی کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید و تخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتھ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سے بھی قریہ ہی شام مین پس جسنی کہ روایت کیا ہی قدوم کو تشدید سے مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکھتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور اکثرون نی تخفیف سے پڑہی ہی حاصل کہ اکثرون کی نزدیک معنی یہ ہونگی کہ ختنہ کیا بسولہ سے یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراھیم الا ثلث کذبات ثنتین منھن فی ذات اللہ قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا وقال بینا ھو ذات یوم وسارۃ اذ اتی علی جبار من الجبابرۃ فقیل لہ ان ھھنا رجلا معہ امرأۃ من احسن الناس فارسل الیہ فسألہ عنھا من ھذہ قال اختی فاتی سارۃ فقال لھا ان ھذا الجبار ان یعلم انک امرأتی یغلبنی علیک فان سألک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام لیس علی وجہ الارض مؤمن غیری وغیرک فارسل الیھا فاتی بھا قام ابراھیم یصلی فلما دخلت علیہ ذھب یتناولھا بیدہ فاخذ ویروی فغط حتی رکض برجلہ فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت اللہ فاطلق ثم تناولھا الثانیۃ فاخذ مثلھا او اشد فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت اللہ فاطلق فدعا بعض حجبتہ فقال انک لم تأتنی بانسان انما اتیتنی بشیطان فاخدمھا ھاجر فاتتہ وھو قائم یصلی فاومأ بیدہ مھیم قالت رد اللہ کید الکافر فی نحرہ واخدم ھاجر قال ابوھریرۃ تلک امکم یا بنی ماء السماء متفق علیہ

اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھوٹ نہین بولی ابراہیم ع مگر تین جھوٹ تین بار **ف** ع انبیا معصوم ہین و مطلق جھوٹ نہین بولتی پس یہان جو جھوٹ بولنا اونکا فرمایا بہ نسبت سننی والون کی ہی کہ یہ باتین ظاہر مین جھوٹ تہین اور نفس الامر مین سچی انکو عربی مین معاریض کہتی ہین اور جھوٹ مین کا اسلیی کیا کہ جو تھا جو کہا ہی ظاہر لی وہ وقت تکلیف نہ تھا تھا بلکہ ایام طفولیت مین تھا اوسکا حکم مثل انہین **ت** وہ جھوٹ ان تینون جھوٹون مین سے تو وہ ذات خدا مین ہین **ف** ع یعنی

واسطی خدا کی اور حکم اوسکی کی اور طلب رضا اوسکی کی کہ اونمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کی لیی نہین ہی بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی تہی اور تیسری بات مین کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خداتعالی کی لیی تہا لیکن اوسمین نفع اونکی ذات کی لیی بہی حاصل ہی ت ایک قول اونکا یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون ف ح یہ اوسوقت کہا اونہون نی کہ اونکی قوم نی اونکو اپنی عید کی سیر کی لیی بلایا اور اونہون نی چاہا کہ دین کی بتون تا بت شکنی کرون اوسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نہتی لیکن تاویل اسکی یہ ہی کہ مراد اونکی یہ تہی کہ مین متصف ساتہ بیماری کی ہون کہ کبہی نہ کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا دلالت کرتا ہی بیماری فی الحال پر اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی وہم مین ڈالا اونکو کہ گویا اونہون نی استدلال کیا ہی ساتہ علامات علم نجوم کی کہ بیمار ہون گی جیسی کہ سیاق آیت سی معلوم ہوتا ہی اور یا یہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب ایک بزرگ نی کہا بیت اگر ترا بتماشای عید خورند طلبند ✽ خلیل وار جوابی بگو کہ بیمارم ✽ ت اور دوسرا قول اونکا یہ ہی بلکہ کیا یہ بڑی اونکی نی ف ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کفار کی غائبانہ اونکی بتون کو توڑ ڈالا اونہون نی پوچہا کہ تونی یہ کام کیا ہے ہماری خداؤن سی ای ابراہیم ع اونہون نی فرمایا کہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنی یہ کام کیا ہی پس یہ بات بہی سچی نہین ہی لیکن غرض اونکی تنبیہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کرسکتا ہی وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکی گا اور لائق عبادت کی کیونکر ہو سکتا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان تیسری جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سی صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم ع اور سارہ بی بی اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئی یعنی گذری ابراہیم ع ساتہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم کی ظالمون مین سی پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نی کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہی کہ اوسکی ساتہ ایک عورت ہی بہترین لوگون سی حسن و جمال مین پس بہیجا اونی کسی کو طرف ابراہیم ع کی بلانی کی لیی پس گئی ابراہیم ع پاس اوسکی پس پوچہا اوسنی ابراہیم ع سی سارہ کی حال سی کہ کون ہی تیری یہ عورت کہ تیری ساتہ ہی کہا ابراہیم ع نی کہ یہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئی ابراہیم ع سارہ کے پاس یعنی اوسنی تعلیم کیا حیلہ نجات پانی کا شر اوس ظالم کی سی پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بی بی میری ہی تو غالب آویگا تجہہ پر یعنی مین یعنی زبردستی تجہکو چہین لیگا مجہہ سی اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا تو اوسکو کہ تو بہن میری ہی ایسلیی کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نیت کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہی ایسلیی کہ نہین ہی روی زمین پر کوئی مسلمان سوای میری اور تیری ف ح یہ بیان واقع ہی کہ اوس وقت مین کوئی وہان اور اوپر ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہ بہی ایک توجیہ اور ہی واسطی صدق قول ہذا اختی کی اور شاید کہ قصد ابراہیم ع کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت لوط ع بہی تو ایمان لاچکی تہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی فآمن لہ لوط جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم ع کی یہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان یہ ماجرا درپیش آیا ہی کوئی اور سوای ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط ع اونکی ساتہ نتہی ایک اور اعتراض کیا ہی علما نی کہ کیون نکہا ابراہیم ع نی کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ بی بی کو اوسکی میان کی ہاتہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہ بہی ہی کہ ظالم کہان پاک رکہتا ہی بی بی ہو یا بہن لی لیتا اسکا جواب یہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بی بی کو میان سی لی لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا بہائی احق و اولی ہی ساتہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی کی پس چاہا ابراہیم ع نی کہ تمسک کرین ساتہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا اوسکی یعنی نکاح کا پس بہیجا اوس ظالم نی کسی کو طرف سارہ رض کی اونکی بلانی کی لیی پس

لائی گئیں سارہ اونکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم ع نماز پڑہنی مین ف ح ع اور مناجات کرین اپنی پروردگار سی تا اس ورطہ سی نجات
پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین
آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسی کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی
ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو جا با اوسنی کہ ہاتہ ڈالی اوپر اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال وجواب کی یا بعد اوسکی بسبب
غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہ تخفیف کی ہی اسکی تین
طرح پر تفسیر کی ہی علمانی یا تو یہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی رکہہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب
کیا گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہ تشدید کی تاخیذ سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جانی کسی کی دل کی بسبب افسون
یا سحر کی ایسا کہ سراسیمہ وحیران ہووت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فقط ف ح ع ساتہ پیش غین معجمہ اور تشدید
طاء مہملہ کی بناء مجہول پر یعنی گلا گہونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ سنی گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ کہو
خراٹا کہتی ہین ت یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی
سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور ضرر نہین پہونچاونگا مین تجکو یعنی کچہ تعرض نہین کرونگا تجسی پس دعا
کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار
پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوس سی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری لیی اور نہین ضرر پہونچاونگا تجکو پس دعا کی سارہ
نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسی کو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میری پاس انسان کو
یعنی تا کہ قادر ہون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور تو نی
چاہا کہ یہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ع ح یعنی جبکہ دیکہا اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اونکا نزدیک اللہ تعالی
کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم ع کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجرہ ابراہیم ع کو
دی اور کہا امید ہی کہ تمہاری یہان اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ع ہاجرہ سی پیدا ہوئی اور ابراہیم ع اوس ایام مین سو برس
کی تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحق ع پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم ع کی پاس اس حال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی
تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی تہی بدستور سابق نماز مین مشغول جانب اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہ سی کہ کیا ہی
حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی یعنی اوسکی بد اندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور پہیر دی
مکر اور کچہ زیان مجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجرہ کہا ابوہریرہ نی کہ وہ ہاجرہ ماں تمہاری ہی ای بیٹیں آسمان کی پانی کی یعنی
کی پیغمبر اور مسلم نی ف ح یہ خطاب حضرت اسمعیل ع کی اولاد کو ہی اور ساتہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسب اونکی کی
اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہ اسکی کہ اسکی قوم
آب زمزم کا ہی جسکا قریب حضرت اسمعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس وطہارت سی نکلا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ زمین سی پیدا ہوا پانی مانع
اونکا آسمان کا [illegible] اور بعضون نی کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء
تہا [illegible] کہ وہ اونکی قوم [illegible] طلب کرتی تہی اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین [illegible] نام اونکا [illegible] کہ وہ طالب [illegible] کی [illegible]

اور

اور یہاں مدینہ منورہ ہی میں گذران کرتی ہیں اور اگرچہ تمام عرب ہاجرہ کی بطن سے نہیں ہیں لیکن اکثر اولاد اسمٰعیل ہی ہیں پس بسبب شرف اور غلبہ کے یوں کہا

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن احق بالشک من ابراہیم اذ قال رب ارنی کیف تحی الموتی ویرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول ما لبث یوسف لاجبت الداعی متفق علیہ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہیں ساتھ شک کرنے کے ابراہیم علیہ السلام سے جس وقت کہ کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے پروردگار میرے دکھا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردوں کو ف ح بعد لفظ الموتی کے آیت یوں ہے قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانے اس حدیث کا یہ ہے کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نے صحابہ میں سے کہ شک کیا ابراہیم علیہ السلام نے نہ ہمارے پیغمبر نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہیں ساتھ شک کے ابراہیم علیہ السلام سے اور ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ثابت کیا شک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے اور اپنی ذات شریف کے لیے حال آنکہ دونوں محال ہیں کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو اول مومنوں اور موقنوں کو ہیں کچھ معنی ہی نہیں رکھتا پس معنی یہ ہیں کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم علیہ السلام میں تو ہم میں بھی پاتا اور تم جانتے ہو کہ شک راہ نہیں پاتا ہم میں پس جانو کہ ابراہیم علیہ السلام بھی ایسے ہی ہیں پس سوال ابراہیم کا واسطے طلب ترقی کی تہا علم الیقین سے طرف عین الیقین کی کہ اطمینان اسی سبب عبارت اوس سے ہے یا جب ابراہیم علیہ السلام دلیل لائے کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیاناً لیکن ہستی کہا یہ آتا ہے کہ اس حدیث سے ترجیح ابراہیم علیہ السلام کی آنحضرت صلعم کی ذات شریف پر سمجھی جاتی ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے یہ بات بطریق تواضع کے فرمائی یا فرمائی ہو پہلی آنے اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہیں اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہے اوس حدیث کی کہ منع ہے اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ت اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ لوط پر تحقیق تھے لوط علیہ السلام کہ آتی تھی اور پناہ پکڑتے تھے طرف رکن سخت کی ف ح رکن ہر چیز کی کناری قوی کو کہتے ہیں اور یہاں مراد رکن شدید سے جماعت قویہ ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ جب قوم لوط نے قصد کیا ایذا دینے کا اونکی مہمانوں کو کہ فرشتے تھے بصورت امردوں کی تو کہا حضرت لوط علیہ السلام نے لو ان لی بکم قوۃ کاشکے مجکو ہوتی قوت یعنی ہمت قوت مقابلہ اور دفع کرنے تمہارے کی رکھتا میں او اوی الی رکن شدید یا پناہ ڈھونڈھتا میں ساتھ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوت سے باز رکھتا اپنی تئیں تمہاری شر سے پس فرماتے ہیں آنحضرت صلعم کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کو کہ پناہ ڈھونڈھتے تھے ساتھ رکن شدید کی آدمیوں میں سے حال آنکہ رکن شدید چنگل مارنا ساتھ عصمت حق اور حفظ اوسکی کی ہے اور عرب رحمت وہاں بولتے ہیں کہ کسی سے کچھ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کرے کہ نکرنا چاہیے کہتے ہیں کہ خدا رحمت کرے اور بخشے فلانے کو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستنی کیا انتہی اور ملا علی نے بھی ایسا ہی مضمون ابن مالک وغیرہ سے نقل کر کے لکھا ہے کہ میرے نزدیک یہ معنی لینے بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کی طریق ادب سے دور ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتے تھے غیبت عوام سے مردہ ہوں خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کریں بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان مرتبہ یا علم ہمتی کی پس معنی یہ ہیں کہ وہ بمقتضای جبلت بشریہ کی بعض امور ضروریہ میں میل کرتے تھے طرف استعانت کی ساتھ جماعت قویہ کی پس جائز ہے ہمارے لیے بھی اب بطریق کہ ہم امور میں ساتھ متابعت کاملین کی بیچ تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدای کلام میں رحم اللہ کہنا ایسا تہا کہ تا نہ وہم جاوے اعتراض نقصان کا اونپر جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ اعلم بالصواب ت فرمایا آنحضرت صلعم نے اور اگر ٹھہرتا میں قیدخانہ میں اوس مدت دراز میں کہ ٹھہرے یوسف علیہ السلام تو البتہ قبول کرتا میں کہنا بلانیوالے کا ف ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کی بلانے کو آیا تھا اور قصہ اسکا یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نو برس سے قیدخانہ میں تھے اور جب مصر کی بادشاہ نے طلب کیا

اونکو تا حلال کریں اور مقرب کریں تو یوسف عم نے نکلنے میں توقف کیا اور کہا کہ پہلے میرا حال دریافت کرو اور ان عورتوں سے کہ جنکو دیکھکر ہاتھ کاٹ ڈالے تھے عصمت اور عزت میری تحقیق کرو بعد اوسکے نکلونگا میں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میں بجای یوسف عم کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قیدخانے میں مجھپر گذرتی اور کوئی میری چھڑانے کی لیے آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا میں اور توقف اور تامل نکرتا جیسا کہ یوسف عم نے کیا پس آپنے تعریف کی آنحضرت صلعم نے یوسف عم کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رائی اونکا یعنی باوجود اسکے کہ کوئی مدت دراز تک قیدخانہ میں ٹھہرے اور پاوے محنت اور شدت اوسمیں اور پھر کوئی اوسکی چھڑانے کو آوے اور وہ صبر و ثبات اختیار کرے تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہیں ہے اگر میں اسطرح کہیں اس حال پر ہوتا تو جلدی سے نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہے آنحضرت صلعم کی واسطے مبالغہ کرنے کی بیچ مدح و ثنای یوسف عم کی ورنہ استقامت آنحضرت صلعم کی بالاتر ہے استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سے نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان موسى كان رجلا حييا ستيرا لا يرى من جلده شيء استحياء فآذاه من آذاه من بني اسرائيل فقال ما تستر هذا التستر الا من عيب بجلده اما برص او ادرة وان الله اراد ان يبرئه فخلا يوما وحده ليغتسل فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه فجمح موسى في اثره يقول ثوبي يا حجر ثوبي يا حجر حتى انتهى الى ملأ من بني اسرائيل فرأوه عريانا احسن ما خلق الله فقالوا والله ما بموسى من بأس واخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا فوالله ان بالحجر لندبا من اثر ضربه ثلاثا او اربعا او خمسا متفق عليه اور روایت ہے اونسے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق موسی علیہ السلام تھے ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنے والے بدن کے نہیں دیکھا جاتا تھا اونکی جلد بدن سے کچھ بسبب شرم کرنے کے یعنی مارے شرم کی تمام بدن کو ڈہانکے رہتے تھے ہرحال میں اور نہاتے وقت پس ایذا دی اون لوگوں نے کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینے کا بنی اسرائیل میں سے پس کہا بعضے موذیوں نے نہیں بدن ڈہانکتے موسی اسطرح کا ڈہانکنا ساتھ تکلف و مبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد میں ہے یا تو کوڑہ ہے یا خصیے پھولے ہوے ہیں اور تحقیق اللہ تعالی نے چاہا کہ پاک کرے موسی کو عیب سے اور ظاہر کرے لوگوں پر بے عیبی اونکی اور ثابت کرے اونکی بیحیائی اللہ تعالی کی طرف سے پس الگ ہوے موسی عم لوگوں سے ایک روز تنہا نہانے کی لیے پس رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر اور لیگیا کپڑے موسی کے پس دوڑے موسی اوس پتھر کی پیچھے کہتے ہوے دے کپڑے میرے اے پتھر دے کپڑے میرے اے پتھر یہانتک کہ پہونچے موسی طرف جماعت کثیر کی بنی اسرائیل میں سے پس دیکھا اوس جماعت نے موسی کو ننگا بہترین پیدایش خدا کی یعنی مبرا اون عیب و نقصان سے کہ اونکے حق میں ثابت کرتی تھی وہ نادان اور کہا اونہوں نے قسم خدا کی نہیں ہے موسی عم میں کچھ نقصان و عیب **ف** شارح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہے اپنے دوستوں کو ہر عیب نقصان سے کہ نادان اور منکر اونکو ساتھ اوسکی متہم کرتے ہیں تا اوس سے مبرا ہوکر معزز و مکرم ہوں خلق میں **ت** اور شروع کیا موسی عم نے پتھر کو مارنا پس قسم ہے خدا کی کہ پیدا ہوے پتھر میں نشان بسبب تاثیر مارنے موسی کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ **ف** شارح ہر بار کہ مارتے تھے ایک نشان اوسمیں پڑجاتا تھا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کی کہ بھاگ کیوں گیا اور اسمیں دو معجزے ہوے حضرت موسی کی ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمیں اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہے نہانا ننگے خلوت میں اگرچہ ہے ڈہانکنا ستر کا افضل اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتے ہیں ناوانوں اور جاہلوں کی ایذا میں اور وہ صبر کرتے ہیں اوسپر کہا بعضوں نے کہ حکم ہوا موسی کو یہ کہ اوٹھا لیں وہ پتھر ساتھ اپنے یہانتک کہ جب گئے تیہ میں تو مارا اوسکو اپنے عصا سے ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوے اوس میں سے بارہ چشمے چنانچہ یہ حال مذکور ہے قرآن میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوس وقت ایوب ع نہاتی تہی ننگی **ف** ع احتمال ہی کہ باندہی ہوں تہبند جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا یعنی یحثی فی ثوبہ اور یہ بہی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہوں جیسی کہ موسیٰ ع کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تہا یہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ کیا طرف اسکی کہ تستر اولی ہی واسطی حیا کرنی کی مولی سی ہماری آنحضرت صلعم مبعوث ہوئی واسطہ پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تہا یہ نہانا ایوب ع کا بعد حاصل ہونی صحت وعافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تہی اوسمین اور برسائین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونی کی اونکی گہر مین **ت** بس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونی کی پس شروع کیا ایوب ع نی سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین **ف** ع ظاہر تر یہ ہی کہ لیتی ہون ایوب ع اونکو ایک ہاتہہ سی یا لپ بہر کر اور رکہتی ہون اونکو کپڑی میں یہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو بعد غسل کی یا بعد اوسکی یا پاس رکہا ہو کہ ہنوز پہنا نہو **ت** پس پکارا ایوب ع کو اونکی پروردگار نی یعنی از راہ مہربانی کی کہ ای ایوب ع کیا نہین بی پرواہ کیا مین نی تجہکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا مین نی تجہپر کہ تجہکو احتیاج نہین رہی اٹہانی کی کہ اوٹہاتی تو نی اور اپنی کپڑی مین جمع کرنیکا ایوب ع نی کہ ہان بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجہکو کثرت نعمت تیری سی اور زیادتی رحمت تیری سی **ف** ع ہر چند کریم تو بشیتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہوا کہ اوٹہانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیون کو بسبب دیکہنی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تہا نہ بطریق حرص دنیا اور رغبت مال کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاری کا اور صرف کری اوسکو اوس جگہ کہ دوست رکہی رب اوسکا اور راضی ہو اوس سی **ت** نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْہُ** قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَھُوْدِیِّ فَذَھَبَ الْیَھُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَھُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَکَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَلَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ رضی سی کہا بد کہا وکیا ایک شخص نی مسلمانون مین سی اور ایک شخص نی یہود مین سی پس کہا مسلمان نی قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد صلعم کو ساری جہان کی لوگون پر پس کہا یہودی نی اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ ع کو جہان کی لوگون پر پس اوٹہایا مسلمان نی ہاتہہ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی کی منہ پر **ف** ع کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسیٰ ع کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہ ہی کہ اوس وقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ کیا تہا اور یہ یہودی برگزیدہ گی حضرت موسیٰ ع کی علی الاطلاق مراد رکہتا تہا اور آنحضرت صلعم کی برگزیدگی کا انکار اسلیی اونہون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا **ت** پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرت صلعم کو ساتہ

اوس یہودی کی کہ تھا امر اوسکی سی اور امر مسلمان کی سی پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچھا اوس سی اس بات سی یعنی جو کچھ گذرا تھا اونمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرت صلعم کو یعنی مطابق خبر یہودی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجکو موسی اسلیی کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی ساتھ اونکی پھر ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسی علیہ السلام پکڑی ہی کھڑی ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین کہ آیا تھی موسی درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تھی پس ہوشیار ہوی پہلی مجھسی اور متعلق ہوی ساتہ عرش کی یا تھی موسی اونمین کہ مستثنی کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اونکو خدا تعالی نی ف ش ح ع یعنی بیہوش ہوجانی سی جیسی کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پھونکا جاویگا صور بیہوش ہوجاوینگی جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ وہ ہلاک نہو جیسی کہ فرشتی پس شاید کہ موسی بھی اونھین مین سی ہون کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسی پہلی میری تو یہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونمین سی کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فضیلت دینی سی درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ ہی یہ طرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتہ جمیع انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیی کچھ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیی کہ نہین تفاوت ہی اونمین ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا صعقہ یہ نسبت موسی کی ساتہ صعقہ روز طور کی ش ف ح یعنی اوس روز کہ موسی نی دیدار طلب کیا تھا اور اوس سی منع کیے گئی اور حق تعالی نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسی بیہوش ہوکر گر پڑی تھی آیا اس صعقہ کو ساتہ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تھا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تھا اوسکی بدلی اب نہوا ت یا صعقہ ہوا موسی کو لیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی ش ف ح پس جب موسی کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون دین مجکو اوسپر اور یہ تواضع ہی آنحضرت صلعم کی اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسی کی لیی ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کی نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلی اوترنی وحی کی ہی ساتھ افضلیت آپ کی کی ہی اور جانا چاہیی کہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ نسبت جسکی صور کی روز قیامت کی حاصل ہوگا اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو سبب اوسکی صعقہ حاصل ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت صلعم اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ پاونگا موسی کو پاونگا کہ پکڑی ہا ہونگی جانب عرش کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثناء الا من شاء اللہ بیچ اوس صعقہ نفخ صور کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا فقد برئت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سی ف ع لفظ متی ساتہ زبر میم اور تشدید تاء مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ یہ نام اونکی ماں کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیی کیا کہ یہ اولو العزم نہ تھی اور قوم کی ایذا پر بی صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گئی قوم مین سی اور کشتی پر بیٹھی چنانچہ قصہ اونکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مطلب اسکا تھا کہ کسی کو انپر فضیلت دین پس حضرت صلعم نی رد کیا ہی اسکو کہ کوئی طعن وتحقیر انکی نکری ت اور ابوسعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیون کی یعنی نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی ف ع ح

یہی یا تو ہی پہلی اوترنی وحی کی ساتہ تفضیل کی یا مراد یہ کہ نہ تفضیات دو پہل نبوت مین یا اصل کی تفضیلات کہ اوس سی حقارت اور دوسری کی لازم آوی کہ یہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سی ہی اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سی ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لانفرق بین احد منہم **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہونچتا کسی بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی ف ح ع یہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نکہو یونس ع سی دوسری یہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس ع سی نکہی سلیی کہ کوئی ولی بہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی پس تحقیق وہ جہوٹا ہی ف ح ع اور یہ معنی ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی کفر ہی سلیی کہ علما اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرت صلعم نی جو اپنی تئین انسی بہتر کہنی سی منع کیا بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکی کی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی **وَعَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَیْهِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ لڑکا کہ مار ڈالا اوسکو خضر ع نی پیدا کیا گیا تہا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو ف ح یعنی تقدیر الہی مین یہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام سلیی کہ مراد اس سی مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین شقاوت خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی مان باپ کو سرکشی اور کفر مین ف ح ع یعنی ہوتا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سی وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہ کہ علت اوسکی قتل کی کفر تہی اس سی کہ تہا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا مان باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر ع کا ہی اس باب مین اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ انبیا مین سی ہین اور لفظ خضر ساتہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا لیان بن ملکان ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ بہائی ہین الیاس ع کی اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم ع کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی زمانہ مین تہی اور بعضون نی کہا کہ اولاد نوح ع سی ہین بعضت واسطہ اور باپ انکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہ ہی کہ یہ پیغمبر ہین ہمیشہ پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سی صلحا اور ملاقات کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام ہونا اونسی اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر انکا مشایخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانچہ نہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین اور بہجۃ الاحوال حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی کی لکہا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کرتی تہی اور خضر ع سامنی گذری اونہون فرمایا تقدیما اسرائیلی و اسمع کلام محمدی اور مشایخ وقت کہ نہ پاتی تہی اونکو وصیت کرتی تہی کہ لازم کرو اپنی اوپر مجلس شیخ عبدالقادر مین سلیی کہ وہان برکتین اور ترقیان اور حاصل ہوتی تہا اوس سی سعادت ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ

الخضر لانه جلس على فروة بيضاء فاذا هي تهتز من خلفه خضراء رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا نہین نام رکھا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹھی تھی زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کی نہ تھی یا گھانس خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گھانس لہلہانی لگی پیچھی اوسکی سی بسبب سبزی اور تر و تازگی کی نقل کی یہ بخاری نی **وعنہ**

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت الى موسى بن عمران فقال له اجب ربك قال فلطم موسى عين ملك الموت ففقأها قال فرجع الملك الى الله تعالى فقال ارسلتني الى عبد لك لا يريد الموت وقد فقأ عيني قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع الى عبدي فقل الحيوة تريد فان كنت تريد الحيوة فضع يدك على متن ثور فما توارت يدك من شعرة فانك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم تموت قال فالان من قريب رب ادنني من الارض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لو اني عنده لاريتكم قبره الى جنب الطريق عند الكثيب الاحمر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ نی حضرت موسی ع کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی مین تمہاری روح قبض کرنی کی لیی آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ پس طمانچہ مارا موسی نی ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا آنحضرت صلعم نی پس پھر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا بھیجا تو نی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرت صلعم نی پس پھیر دی اللہ تعالی نی طرف اوسکی آنکھ اوسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکھہ ہاتھہ اپنا یعنی ایک ہاتھہ یا دونون ایک بیل کی پیٹھہ پر پس اوس چیز کو کہ ڈھانکی ہاتھہ تیرا بالون سی یعنی جتنی بال تیری ہاتھہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی اوتنی ہی برس کہا موسی ع نی پھر بعد اس زندگانی دراز کی کیا ہی کہا فرشتہ نی پھر مریگا تو کہا موسی ع نی پس اختیار کی مین نی موت ابھی ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی سی یعنی بیت المقدس سی اگرچہ بمقدار ایک سنگ اندازی ہو فت ح ع یہ مناجات حضرت موسی ع نی اسلیی کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین افضل تھا نسبت اور جگہون کی اور مدفن تھا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگرچہ بمقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور اونہون نی قریب ہونا چاہا بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیی کہ ڈری اس سی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ مین پڑین اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سی ت فرمایا آنحضرت صلعم نی اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کی تو البتہ دکھا دیتا مین تمکو قبر موسی ع کی ایک جانب راہ کی مین نزدیک تودہ ریت سرخ کی کہ وہان ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح جاننا چاہیی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندھا ہونا فرشتی کا چہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کی لیی آوی طمانچہ مارنا اوسکی منہ پر چہ بار اور اس سی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا مین سمجھی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام نبوت و رسالت کی جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تھا موسی علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنی کی لیی آیا ہی بلکہ جب دیکھا کہ ایک مرد بیکایک اونپر چلا آتا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی کی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو حتی کہ نوبت اوسکی اندھا کرنی کی پہونچی اور یہ بھی ہی کہ موسی ع نی اوسکو دروغ گو جانا ہی کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیی کہ آدمی قابض روح نہین ہوتا پس غصہ کیا اوسپر اور غصہ دروغ گو پر لله فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسلیی عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت

بعلامت فرشتی کی آیا منعقد ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تھی اور وہ مظہر جلال تھی چنانچہ اپنی بھائی ہارون علیہ السلام کی داڑہی اور بال پکڑ لیی تھی بسبب تقصیر کی کہ بیچ منع کرنی گوسالہ پرستی کی کی تھی بس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیی اسپر اور محامل اور تاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ جِبْرِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میری انبیاء **ف** ع یہ یا تو سبب قصہ کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آئندہ اور معنی یہ ہین کہ اروا حین انبیاء کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تھین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکھا مینی کہ موسی علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکھا مین نی عیسی ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین اون شخصونکا کہ دیکھی ہین مین نی مشابہت مین ساتھ اوسکی عروہ بن مسعود ہی یعنی عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکھتی ہین عیسی علیہ السلام سی اور دیکھا مین نی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکھی ہین نی مشابہت مین ساتھ اوسکی یار تمہارا ہی مراد رکھتی تھی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت ؐ ہین اور حضرت ابراہیم ؑ مین بہت مشابہت تھی اور دیکھا مین نی جبرئیل ؑ کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکھی ہین مین نی مشابہت مین ساتھ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع دحیہ دال کی زبر سی اور کبھی زیر سی پڑہتی ہین صحابہ مشہور ہین اور تھی یہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل ؑ اکثر انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس رویت کی وقت بھی انہین کی صورت مین آئی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَّرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاھُنَّ اللّٰہُ اِیَّاہُ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس رضؓ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھا مین نی شب معراج مین موسی علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف** ع جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین بال مڑی ہوئی یعنی گھونگر والی اور سبط بہت سیدہی پس یہان مراد یہ ہی کہ بال اونکی سیدہی نہ تھی بلکہ مائل بہ جعد تھی اور حضرت شیخ نی یہ لکہا ہی کہ جعد زبر جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہی اور کبھی جسم کی کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان معنی اخیر مراد رکھی ہین علما نی کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی کہ موسی علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل خیر جعد کی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی **ت** گویا کہ موسی ؑ مردون شنوءہ کی سی تہی اور دیکھا مین نی عیسی ؑ کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنی نہ لمبی اور نہ ٹھنگنی اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مائل بہ سرخی و سفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال سرکی اور دیکھا مین نی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکھا آنحضرت ؐ نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ علامتین اللہ تعالی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین ای مخاطب دیکھنی و رہائی آنحضرت ؐ کی موسی ؑ کو کرکی **ف** ع یہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ جملہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسی ؑ کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے

ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسري بي لقيت موسى فنعته فإذا رجل مضطرب رجل الشعر كأنه من رجال شنوءة ولقيت عيسى ربعة أحمر كأنما خرج من ديماس يعني الحمام ورأيت إبراهيم وأنا أشبه ولده به قال فأتيت بإناءين أحدهما لبن والآخر فيه خمر فقيل لي خذ أيهما شئت فأخذت اللبن فشربته فقيل لي هديت الفطرة أما إنك لو أخذت الخمر غوت أمتك متفق عليه

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاقات کی میں نے شب معراج میں موسی ع سے پھر بیان کی آنحضرت صلعم نے صفت موسی کی کہا پس ناگہان دیکھا میں نے کہ موسی ع ایک مرد ہیں مضطرب **ف** ح اسکی کئی تفسیر کی ہے علماء نے بعضوں نے کہا کہ مضطرب یعنی دراز قد کے اور بعضوں نے کہا سبک گوشت اور بعضوں نے کہا کہ مضطرب یاں معنی ہلنی والے کی ہے خوف الہی سے اور آیا ہے کہ حضرت موسی نماز میں بیقرار اور کانپتے جاتی تہی **ت** رجل الشعر **ف** رجل ساتہ جیم کی اور جیم کی جزم سے بہی پڑہی گئی ہے اور زبر سے وہ بال کہ نہ بہت سیدہی ہوں کہ جنکو سبط کہتی ہیں اور نہ زنگلا یعنی گہونگر والی کہ جنکو جعد کہتی ہیں اور کہا ملا علی نے کہ ظاہر یہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمیں جعودت غالب ہو یعنی اول جعد تا کہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جواو پر گذرا کہ موسی جعد تہی **ت** گویا کہ موسی مردون شنوءہ کی سے ہیں اور ملا میں عیسی سے میانہ قد سرخ رنگ **ف** ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تہا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سے زیادہ تہی **ت** گویا کہ نکلی ہیں دیماس سے یعنی حمام سے **ف** ع لفظ یعنی الحمام قول ہے عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سے حمام ہے اور مراد وصف کرنا اونکا ساتہ صفائی رنگ اور ترو تازگی جسم اور نہایت آبروی کی بسبب غلبہ و نیت کی **ت** اور دیکہا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو میں حال میرے کہ میں بہت مشابہ ہون اونکی اولاد میں سے ساتہ اونکی کہا حضرت نے پہر لائی گئی مجکو دو باسن ایک دودہ کا اور دوسرے میں شراب تہی **ف** ح لبن کی ساتہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی ساتہ لائی ظاہر یہ ہے کہ تفنن عبارت ہے اور بعضون نے کہا کہ اسمیں اشارہ ہے کثرت دودہ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کی سامنے دونوں چیزیں اسلیے لائی کہ تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنے صواب کے **ت** پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونوں میں سے جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر یا دودہ پس لیا میں نے دودہ اور پیا میں نے اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نے کہا کہ راہ دکہایا گیا تو یعنی اللہ نے راہ دکہائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیے گئے ہیں اوسپر **ف** ح اسلیے کہ دودہ اس عالم میں چونکہ صاف اور پاک خالص سفید شیرین ہی اور اول تربیت بچی کی اور غذا اوسکی اسی سے حاصل ہوتی ہی عالم قدس میں اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہرائی کہ حاصل ہوتی ہی اوس سے قوت اور غذا ہی روحانی اور عالم قدس میں صورتیں اور مثالیں عالم سفلی کی ثابت ہیں کہ اونسی معانی مناسبہ اخذ کرتی ہیں اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب میں دیکہے اور پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم میں اور اسی میں کہا گیا **ت** کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری **ف** ع اسلیے کہ اگر حضرت صلعم پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیے بہی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اوسکی کی اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غویت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند اونکی کی سبب ہی استقامت پیروان اور تابعداروں اونکی کی اسلیے کہ وہ بمنزلہ دل کی ہیں بہ نسبت اعضا کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباس قال سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين مكة والمدينة فمررنا بواد فقال أي واد هذا فقالوا وادي الأزرق فقال كأني أنظر إلى موسى فذكر من لونه وشعره شيئا واضعا أصبعيه في أذنيه له جؤار إلى الله بالتلبية مارا بهذا الوادي قال ثم سرنا حتى أتينا على ثنية فقال أي ثنية هذه قالوا هرشى أو لفت فقال كأني أنظر إلى يونس على ناقة حمراء عليه جبة صوف خطام ناقته خلبة مارا بهذا الوادي ملبيا رواه مسلم

اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سفر کیا ہمنے ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف** ع احتمال ہے کہ سفر حج

چلی ابن عباس سے روایت ہے کہ گذرے ہم ایک جنگل میں پس پوچھا آنحضرت نے کہ کونسا جنگل ہے یہ پس عرض کیا صحابہ نے کہ یہ وادی الازرق ہے فرمایا آنحضرت
نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف موسی علیہ السلام کی پس ذکر کیا آنحضرت نے رنگ اونکی سے اور بالوں اونکی سے کچھ کہ گندم گون ہیں اور جعد جیسا کہ وہ
گذرا اس حال میں کہ رکھی ہوئی ہیں دونوں انگلیاں اپنی بیچ دونوں کانوں اپنے کی یعنی جیسے کہ اذان میں رکھتے ہیں بلندی آواز کی لیے واسطے
موسی کی آواز بلند اور زاری و فریاد ہے طرف خدا کی لبیک کہتے ہیں کہ جیسے احرام والے کہتے ہیں در حالیکہ گذرنیوالے ہیں موسی ع اس جنگل میں کہا
ابن عباس نے پھر چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ میں ہو یا دو پہاڑ درمیان میں پس فرمایا حضرت نے کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہے
یہ عرض کیا صحابہ نے یہ ہرشا ہے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے یا کہا پہاڑ لفت ہے کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ میں ہے اور یہ شک راوی کا ہے
ہے پس فرمایا حضرت نے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف یونس ع کی کہ سوار ہیں سرخ اونٹنی پر اوپر جبہ ہے پشمین ف ح ع کہ تواضع کے لیے پہنا تھا
یا بسبب اختیار کرنے زہد کے اور یہ سند ہے صوفیہ کی اور اونکی متبعین کی علما میں سے مانند کسائی وغیرہ کی ت مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما
کی ہے گذرنیوالے ہیں اس وادی میں لبیک کہتے ہوئے ف ح ع آمین تنبیہ ہے اسپر کہ حج شعائر اللہ سے ہے اور شعائر انبیا سے حالت زندگی
اور موت میں پس قصد و رغبت کرنی چاہیے حج میں اور اگر کہا جاوے کہ انبیا کیونکر حج کرتے ہیں اور لبیک کہتے ہیں حالانکہ وہ مردہ ہیں اور دار آخرت
نہیں ہے دار العمل اسکی جواب کئی طرح سے دیئے ہیں ایک تو یہ کہ یہ مانند شہدا کے ہیں بلکہ افضل اونسے اور شہدا زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے
پس نہیں بعید ہے یہ کہ حج کریں اور نماز پڑھیں اور تقرب حاصل کریں اپنے پروردگار سے جس طرح چاہیں اور دوسرے یہ کہ یہ دیکھنا خواب میں تھا غیر شب
معراج میں جیسے کہ روایت ابن عمر سے معلوم ہوتا ہے اور خواب انبیا کا سچا ہے اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہے کہ چونکہ اتفاق ہے اوپر حیات
انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے لیکن محجوب ہیں نظر عوام سے پس حقیقت میں دکھایا اللہ تعالی نے اونکو اپنے حبیب
صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بغیر خواب وغیرہ کے ت نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ
عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ یَأْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آسان کیا گیا داؤد علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا پس تھے داؤد علیہ السلام
کہ حکم کرتے زین کسنے کا اپنے جانوروں پر پس زین کسی جاتی پس پڑھ لیتے داؤد زبور کو یعنی تمام کرتے اوسکو پہلے اسکے کہ زین کسی جاتی جانوروں کی
ف ح ع یہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کئی تھے اور کتنی عرصہ میں زین کسی جاتی تھی لیکن یہ معلوم ہوا کہ معجزہ اونکی خارج تھا حال یہ کہ خرق عادت ہے کہ اللہ تعالی
اپنے اچھے بندوں کے لیے زمانہ کو طی و بسط کرتا ہے یعنی کبھی بہت سا زمانہ تھوڑا ہو جاتا ہے اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی سے منقول ہے
کہ رکاب میں پاؤں رکھتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھتے تاکہ قرآن ختم کرلیتے اور ایک روایت میں ہے ملتزم کعبہ سے اوسکے دروازہ تک جانے میں پڑھ لیتے ت
اور نہیں کھاتے تھے داؤد ع روزی مگر کسب کارہ ہاتھوں اپنے کی سے کہ زرہ بناتے تھے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ
وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ
بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تھیں دو عورتیں کہ اونکے ساتھ دو بیٹے اونکے تھے یعنی ہر ایک کا ایک
دونوں عورتوں میں سے ایک ایک بیٹا رکھتی تھی آیا بھیڑیا پس لے گیا ایک کے بیٹے کو پس کہا ساتھ والی اوسکی نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر تیرے

بیٹی کو اور کہا دوسری نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹی تیری کو ف ح یعنی دونوں عورتوں میں خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تھی کہ تیری بیٹی کو لیگیا
نہ میری کو اور شاید کہ دونوں لڑکی ہم شکل تھی یا تھی ایک اون دونوں میں سے جھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ تسلی کرے ساتھ موجود کی بدلی مفقود کے
یا بدر اغراض فاسدہ کے لیے کہتی ہوں ت پس یہ قضیہ لے گئیں وہ دونوں عورتیں حضرت داود ع کے پاس کہ تا حکم کریں درمیان انکے پس حکم کیا داود نے
ساتھ اوس بیٹی کے واسطے اوس عورت کے کہ بڑی تھی ف ا ع ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اسکے پاس تھا پس اوسی کے لیے حکم کیا بموجب قاعدہ شرع کے
کہ صاحب یعنی قابض اولیٰ ہے بہ نسبت غیر قابض کے یا اس لیے کہ وہ مشابہ تھا اوسکی پس باعتبار علم قیافہ کے یہ حکم کیا جیسے کہتے ہیں شافعی یا کچھ اور دلیل
سے یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داود ع کا باجتہاد تھا بوحی نتھا والا اوسکی خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نرکھتا ت پس نکلیں وہ دونوں عورتیں اور
آئیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پس خبر دی حضرت سلیمان ع کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان ع نے یعنی اپنی خادموں سے کہ لاؤ میری
پاس چھری دو ٹکڑے کروں اس لڑکی کو درمیان تمہارے ف ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دوں اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان ع کو ہے
امتحان کرنا اون دونوں عورتوں کی شفقت کا تھا تا تمیز ہو کہ اوسکی ماں کونسی ہے ت پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے نکر لڑکی کو رحمت کرے تجکو
اللہ یہ بیٹا اوسیکا ہے یعنی راضی ہوں میں اسپر کہ یہ بیٹا اسیکا ہے اور جیتا رہے اور نہیں چاہتی میں کہ چیرا جاوے اور مرجاوے پس حکم کیا سلیمان
نے ساتھ اوس بیٹے کے واسطے چھوٹی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی بسبب پائی جانے قرینہ شفقت و رحم کے اوسمیں اور ثابت ہونے
سنگدلی اور عداوت کے دوسری میں اور ظاہر بعد اوسکی بڑی نے اقرار بھی کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہے پس اوسکو دیا کذا قیل یہاں اعتراض کرتے ہیں
کہ کیونکر سلیمان ع نے نقض کیا داود ع کی حکم کو باوجود اسکی کہ حکم پیغمبر کا پھیرا اور نقض کیا نہیں جاتا اگرچہ باجتہاد ہوا اور جواب اسکا یہ دیتے ہیں کہ یہ
حکم داود علیہ السلام سے بطریق جزم اور قطع کے نتھا بلکہ بطریق احتمال کے تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم کریں اور ہو سکتا ہے کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز
ہوا انکی شریعت میں واللہ اعلم **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی
تِسْعِیْنَ اِمْرَاَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِمِائَۃِ اِمْرَاَۃٍ کُلُّھُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَطَافَ عَلَیْھِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان نے البتہ صحبت کرونگا میں
آج کی رات یعنی شب آیندہ نوّے بیبیوں سے اور ایک روایت میں ہے سو بیبیوں سے ہر ایک اونمیں سے جنیگی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں
یعنی سلیمان علیہ السلام نے یہ عہد کیا اپنی دل میں اور یہ عزم کیا کہ یوں کرونگا اور یہ نیت اونکی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ اوسمیں نہ کہا پس کہا سلیمان سے
فرشتہ نے یعنی داہنی جانب کے فرشتہ نے یا جبرئیل نے یا غیر انکے نے کہ کہہ انشاء اللہ ف ش ح یعنی کہہ کرونگا میں یہ کام اور ہوگا یہ اگر چاہا ہے خدا نے
کہ بن چاہے اوسکی کوئی چیز وجود میں نہیں آتی اور خواہش بندہ کی بغیر اوسکی خواہش کی فائدہ نہیں رکھتی ت پس نہ کہا سلیمان ع نے انشاء اللہ
یعنی اوس وقت کہ فرشتے نے کہا اور بعد اسکی بھی نکہا بسبب اسکی کہ بھول گئے ف ش یہ معنی تو شیخ رح نے لکھی ہیں اور ملا علی نے کہا کہ نکہنا بسبب
اسکی وہ سمجھے کہ زبان سے کہنے کی حاجت نہیں دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہے اور لفظ نسی مانند علم کے اور روایت کیا گیا ہے نون کی پیش سے
اور سین کی تشدید سے اور یہ احسن ہے یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہے نزدیک ارباب جمع اور عرفان
والوں کی یا ارادہ کیا کہنے کا اور بھول گئے ت پس پھرے سلیمان سب عورتوں کے پاس یعنی صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی اون عورتوں میں سے
کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد اور قسم ہے اوس ذات کی کہ بقا ہے ذات محمد ص کا اوسکی ہاتھ میں ہے اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ

انشاء اللہ تعالی تو ہر عورت سی بیٹا پیدا ہوتا واسطے جہاد کرتی وہ راہ خدا مین درحالیکہ وہ سوار ہوتی سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یہ لیکن
یہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان ع سی اور امتحان تھا حق سبحانہ کی طرف سی اونکی لیی اور اسلیی توبہ کی اور رجوع کی اونھون نی جناب حق مین جیسی کہ قرآن مجید
مین مذکور ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کری کسی کام کرنی کا تو مستحب ہی یہ کہی کر دنگا مین یہ کام انشاء اللہ تعالی تبرکا اور تیمنا اور
اوس کام کی سہل ہونی کی لیی اور یہی حکم قرآن شریف مین ہی ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہ بھی اس سی معلوم ہوا کہ
حضرت سلیمان ع کو کمال قوت و شہوت تھی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہی مردون کی لیی اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہے
خصوصا حضرات انبیاء علیہم السلام کی لیی وعنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان زکریاء نجارا رواہ مسلم
اور روایت ہی اوسی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تھی زکریا نجار ف ع یعنی کسب بڑھئی کا کرتی اور کھاتی ہاتھہ کی کسب سی
اور سابق مین حضرت داود ع کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیاء کی سنت سی ہی ت نقل کی یہ مسلم نی وعنه
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الاولی والاخرۃ الانبیاء اخوۃ من علات امھاتھم
شتی ودینھم واحد ولیس بیننا نبی متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین
نزدیکتر اور متصل ترین لوگون کا ہون ساتھ عیسی علیہ السلام بیٹی مریم ع کی دنیا اور عقبی مین ف ش ح یا آغاز اور انجام مین اسلیی کہ نہین ہی درمیان
آنحضرت ع کی اور حضرت عیسی ع کی کوئی پیغمبر اور عیسی ع بشارت دینی والی تھی ساتھ آنی آنحضرت ع کی اور تمہید کرنیوالی قواعد دین آنحضرت ع کی تھی
اور آخر زمانہ مین نائب اور خلیفہ آنحضرت ع کی ہونگی ت انبیاء بھائی ہین ایک باپ سی یعنی سوتیلی اور مائین انکی مختلف ہین ف ا ح تشبیہ دی
ساتھ باپ کی اوس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیاء سی ہی کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور رضا بہت دی اونکی شریعتون کو کہ مختلف اور متعدد
ہین ساتھ ماؤن کی ت اصل دین پیغمبرون کا کہ توحید ہی ایک ہی اور عقائد دینی مین سب متحد ہین ف ا ح اگرچہ شرائع اور اعمال مین مختلف ہین
بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال اونکی کی ت اور نہین ہی درمیان ہمارے یعنی میرے اور عیسی ع کی کوئی پیغمبر
ف ا ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیاء مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتھ عیسی کی ہی ت نقل کی بخاری
اور مسلم نی وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیه باصبعیه حین
یولد غیر عیسی ابن مریم ذھب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہر فرزند آدم کو چوکہاتی ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتھ دونون انگلیون اپنی کی جس وقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوای عیسی بیٹی مریم کی
ف ش ع یعنی بسبب دعا کرنی حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسی کی والی سمیتہا مریم وانی اعیذھا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ت ارادہ
کیا تھا شیطان نی چوکہنی کا عیسی ع کی پہلوون مین پس چوکا پردی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ش ح یعنی جہلی مین کہ لڑکی بہ ہوتی ہی
کہ اوسکو مشیمہ کہتی ہین اور نہین اونگلی چہوئی اوسنی عیسی کی بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہین اس سی اسلیی کہ یہ بیان احوال اور بنی آدم کا کیا ہی سوای اپنی وعن ابی موسی عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیۃ امرأۃ فرعون وفضل
عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
کامل ہوئی مرد و تعین سی بہت یعنی انبیاء اور خلفاء اور علماء اور اولیاء ہوئی اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سی بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **ف** ح ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں بیبیاں اکمل اور افضل ہیں سب عورتوں سے کہ سوائے انکی ہیں حتی کہ فاطمہ رض اور خدیجہ رض اور عائشہ رض اور تمام ازواج مطہرات سے لیکن توجیہ اسمین یہ کرتے ہیں کہ مراد عورتوں سے اگلی امتوں کی عورتیں ہیں کہ انمیں یہ دونوں افضل ہیں یا یہ کلام ہوا پہلے اوترنے وحی کی بیچ فضل وکمال ان مطہرات کی یا یہ مستثنیٰ ہیں اونسے بالفرضیہ اور حدیثوں کی کہ فاطمہ زہرا رض کی شان میں واقع ہوئی ہیں کہ فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ کی میں مریم اور آسیہ رض کا مستثنیٰ ہونا آیا ہے حاصل یہ کہ حدیثیں مختلف اس باب میں آئیں ہیں پس یا توجیہیں اور تطبیقیں متعدد کرتے ہیں یا اونکی ساتھ تخصیص عمومات کی قائل ہوں واللہ اعلم اور یہاں حدیث فضیلت عائشہ رض کی بلکہ اونکی افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا **ت** اور فضیلت عائشہ رض کی اور عورتوں پر مانند فضیلت ثرید کی ہے باقی کھانوں پر

ف ح مراد عورتوں سے یہاں یا تو سب عورتیں دنیا کی ہیں یا عورتیں ذکر کی گئیں یعنی مریم و آسیہ رض یا عورتیں جنت کی یا عورتیں اونکے زمانہ کی یا عورتیں اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کھانے کو کہتے ہیں کہ ٹکڑے توڑ کر شوربا اوسپر ڈالدیتے ہیں اور عرب میں اس طعام کو افضل سب طعاموں میں جانتے ہیں بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے اور ہلکی کی اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ تفضیل کے درمیان عائشہ رض اور خدیجہ رض اور فاطمہ کی پس کہا اکثر نے کہ روایت کیا گیا ہے ابو حنیفہ رض سے یہ کہ عائشہ رض بعد خدیجہ رض کی افضل ہیں عالمین کی عورتوں میں اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہ افضل ہیں خدیجہ رض اور عائشہ رض سے اور سوال کیے گئے سبکی پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ فاطمہ بنت محمد افضل ہیں پھر اونکی ماں خدیجہ رض پھر عائشہ رض **ف** مؤلف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتوں ابن ابی شیبہ کی سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ زہرا سیدۃ النساء اہل الجنۃ کی ہیں بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ رض زن فرعون اور خدیجۃ الکبری رض اور خدیجۃ الکبری رض افضل ہیں حضرت عائشہ رض سے اور نقل کیا سبکی نے بعض ائمہ عصر اپنے سے کہ فاطمہ اور حسن اور حسین افضل ہیں خلفاء اربعہ رض سے باعتبار ٹکڑہ اور جگر گوشہ ہونے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین رض افضل ہیں حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سے باعتبار علم وفضل اور کثرت ثواب آثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی جیسے کہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی میں بیان کیا ہے غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات میں سے باعتبار فضیلت جزئیہ کی آپس میں ایک دوسری پر فضیلت رکھتی ہیں نہ ہر وجہ سے ایک کو فضیلت تام ہے دوسری پر پس اس صورت میں حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونے وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر میں افضل ہیں حضرت فاطمہ زہرا سے نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کی ساتھ مخصوص ہے اپنی قصیدہ امالیہ میں لکھا ہے کہ فاطمہ زہرا بعضی بات میں حضرت عائشہ پر فضیلت رکھتی ہیں اور آسیہ رض اور مریم اپنی اپنی زمانہ کی بی بیوں پر فضیلت رکھتی ہیں اور خدیجۃ الکبری رض اسکی باعتبار فضیلت رکھتی ہیں کہ پہلی بی بی حضرت کی ہیں اور بہت خدمتگذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپ کی انہیں سے پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب

ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وذکر** حدیث انس یا خیر البریۃ وحدیث ابی ہریرۃ ای الناس اکرم وحدیث ابن عمر الکریم بن الکریم فی باب المفاخرۃ والعصبیۃ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمیں یا خیر البریۃ ہے یعنی یہ ایک اعرابی نے کہا تھا حضرت کو آپ نے فرمایا کہ یہ ابراہیم ہیں اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رض کی کہ اوسمیں ای الناس اکرم ہے اور حدیث ابن عمر رض کی کہ اوسمیں الکریم ابن الکریم ہے بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہو چکا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عماء ما تحتہ ہواء وما فوقہ ہواء وخلق عرشہ علی الماء رواہ الترمذی وقال قال یزید بن ہارون العماء ای لیس معہ شیء

روایت ہی ابو رزین سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تہا پروردگار ہمارا پہلی اسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلعم نی
کہ تہا عما مین ف ع کہا علماء نی کہ عما ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عما ساتہ مد اور قصر کی اور پہر تقدیر مراد اوس سی
یہان ایک امر ہی کہ ادراک نکری اوسکو عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف نہتی نیچی اوسکی ہوا اور نہتی اوپر اوسکی ہوا ف ع کہا یہ
ہی اسکی طرف کہ نہتی ساتہ اوسکی کوئی چیز پس جملہ اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شیئ کی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف وضع توہم مکان کی سیاہی کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور ازہری نی کہا کہ ہم ایمان لائی اوسپر اور کیفیت اوسکی
ہم کچھ نہین جانتی اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال سی یہ تہی کہ این کان عرش بنا اور سماء ہی فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر نقل کی ترمذی
نی اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نہتی ساتہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ
قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ
وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى
سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی عباس رض بن عبد المطلب سی کہا کہ وہ تہی بیٹھی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتہ ایک جماعت کی
ف ح ع ظاہر عبارت حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کی اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان تہی اور حدیث
ابی ہریرہ رض کی کہ تیسری فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی ساتہ حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہوئی تہی
اون مین ف ع یعنی اوسوقت اور احتمال رکہتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونی کی پہلی کا یا بعد کا پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کیا
اوس جماعت نی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام کہتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ سحاب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور عنان بہی کہتی ہین فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کس قدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین
جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی
اور یہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اوسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس آسمان کی کہ اوپر تہتر برس
کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان ف ع یعنی اسی ہیئت پر کہا طیبی نی کہ مراد تہتر سی حدیث مین تکثیر
و مبالغہ ہی نہ تحدید یعنی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کی اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سی دوسرے
آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ف ع اور ان ساتون آسمان پر ایک دریا عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی کی اور اسفل اوسکی کی
مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی ف ح حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نی عرش کی
ایک پایا پیدا کیا ہی اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی ف ع پہر اوس دریا کی اوپر آٹہ فرشتی ہین بصورت پہاڑی بکریون کی نسبت دینا کہرون

اونکی اور گھٹنون اونکی کی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی اور دوسری آسمان کی ہی پھر اونکی پیٹھون پر ہی عرش
مسافت درمیان نیچلی عرش کی اور اعلا اوسکی کی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسری تک ہی پھر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** ع یعنی باعتبار علو و مرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار
اور تمکن کی اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الٰہی کی کہ وہ فوق سب کی اور وراء کل کی ہی جیسی کہ قرآن مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط
پس معنی یہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹھا کر ساتھ تصور علویات
کی اور فکر کرنی کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق کرین تا وہان سی بھی ترقی کرکی طرف پیدا کرنیوالی اور برپا کرنیوالی اونکی کی توجہ
کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑی ہین باز رکھین خاصہم و باللہ التوفیق **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ
اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ
وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ
بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوَاتِهٖ لَهٰكَذَا
وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ
اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکی ہوئی اہل
عیال اور نقصان کیی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہ مانگو اللہ تعالی سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت
و تعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہ برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتھ خدا کی **ف** ع
یعنی اللہ سی فریادرسی چاہتی ہین تیرا ہین کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن گاہ
کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تھا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی
لیس لک من الامر شیء یعنی تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ پس معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی **ت** پس فرمایا آنحضرت نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی از راہ تعجب کی
مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحابیون کی چہرون مین **ف** ع اسلیی کہ صحابہ بھی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت کو غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونکی متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپ نی تسبیح اور التفات کیا
اوس گنوار کی طرف **ت** پھر فرمایا وای ہی تجکو یعنی وہان ای کلام کرنیوالی جاہل و غافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ
خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکا امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بزرگتر ہی اس سی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسی کی وای تجکو آیا
جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا جیسا ہی اوسکی آسمانون پہ سطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھ کی دکھانی
اور سمجھانی صورت کو ہذا کی ساتھ اونگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتیلی اپنی کی یعنی محیط ہی تمام آسمانون پر جیسا چاہی اور تحقیق عرش
باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی جیسا بسبب بار عظمت الٰہی کی آواز کرتی پالان اونٹ کی بسبب سوار کی نقل کی یہ ابو داؤد نی

ف ح ع یعنی عاجز آتا ہی عرش بسبب ہیبت عظمت حق سی مانند عجز پالان کی سوار کی سواری سی کہ بہاری سواری سی چرچراتا ہی یعنی لگتا ہی
اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہ کہ جواب ایسا عظیم الشان ہو اوسکی شفیع اوسکی غیر کی طرف نہ ٹھہرانا چاہیی **وعن**
جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذن لی ان احدث عن ملک من ملائکۃ اللہ من حملۃ
العرش ان ما بین شحمۃ اذنیہ الی عاتقیہ مسیرۃ سبع مائۃ عام رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی اونہی نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجھکو یہ کہ بیان کرون میں عظمت ایک فرشتی کی اللہ کی فرشتون
سی جو اوٹھانیوالی عرش کی ہین یہ کہ درمیان لو کانون اوسکی کی اوسکی کندہون تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہ ابوداود نی
وعن زرارۃ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجبریل ہل رایت ربک فانتفض جبریل وقال یا محمد
ان بینی وبینہ سبعین حجابا من نور لو دنوت من بعضہا لاحترقت ہکذا فی المصابیح ورواہ ابو نعیم فی الحلیۃ
عن انس الا انہ لم یذکر فانتفض جبریل اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سی ف ح زرارہ ثقات تابعین سی ہین
قاضی بصرہ کی تہی اور علما اور فضلا اور عباد زمانہ اپنی کی سی ہین ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ سی سماع کرتی ہین ایک روز نماز فجر میں امامت کرہی تہی آیت
فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی ۹۳ھ سنہ تہتر مین ولید بن عبد الملک کی زمانہ مین اور ملا علی رح نی کہا کہ کہا مولف نی
کہ زرارہ صحابہ تہی مری عثمان رضؓ کی زمانہ مین ت یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیل عم سی کہ کیا دیکہا ہی تونی اپنی پروردگار کو پس
نہایت کانپی جبرئیل ف ح ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال سی اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیقت رویت اللہ تعالیٰ کی دار البقا مین
اسلیی کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت صلعم لیکن اسمین اختلاف ہی روز قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالیٰ کی ہوگی
یا نہیں پہر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپی جبرئیل عم مارے ہیبت کی ت اور کہا ای محمد صلعم بلا شبہہ درمیان میری اور درمیان
خدا تعالیٰ کی ستر پردی ہین نور کی ف ح ع یہ عبارت ہی اللہ تعالیٰ کی کمال سی اور جبرئیل عم کی نقصان اور حجاب نسبت جبرئیل عم کی ہی مراد
یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتہ صفت نقصان کی اور خالق ذوالجلال موصوف ہی ساتہ صفت
کمال کی پس نہین حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعیین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت مین ستر ہزار پردی آئی ہین پس
ہوسکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سی ہو ت اگر نزدیک ہوؤن مین بعض اون پردون سی یعنی سر انگشت کی قدر جیسی کہ ایک روایت میں
ہی تو البتہ جل جاؤن مین اسیطرح ہی مصابیح مین کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابونعیم نی حلیہ مین
کہ نام اونکی کتاب کا ہی انس سی اور ہوسکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابونعیم نی نہین ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنی
اور باقی جواب ذکر کیا ہی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق اسرافیل منذ یوم
خلقہ صافا قدمیہ لا یرفع بصرہ بینہ وبین الرب تبارک وتعالی سبعون نورا ما منہا من نور
یدنو منہ الا احترق رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالیٰ نی
پیدا کیا اسرافیل عم کو اس حال مین کہ صف باندہی ہوئی ہین اوپر دونون پانون اپنی کی اول مدت پیدائش اپنی سی نہین اوٹہاتی ہین اسرافیل عم نگاہ اپنی
ف ح ع یعنی طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہین اوٹہاتی نگاہ صور سی اور یہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی سی واسطی حکم پہونچنی صور کی
کہ شاید ابہی حکم آ پہونچی ت درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالیٰ کی ستر پردی ہین نور کی کہ حجاب ہین نہین ہی اون ستر نوردن مین سی کوئی

نور کے قریب ہوں اوس سے اسرافیل فرمانگر کہ جل جاویں نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لما خلق اللہ آدم وذریتہ قالت الملائکۃ یا رب خلقتہم یأکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا
الآخرۃ قال اللہ تعالی لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اور اونکی اولاد کو یعنی روز میثاق کے یا بعد اوسکے
کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تونے انکو کہ کہاتے ہیں اور پیتے ہیں اور جماع کرتے ہیں یا نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں یعنی جانوروں پر جنگل میں اور کشتی پر
دریا میں پس گردان واسطے انکے دنیا اور ہمارے لیے آخرت ف ع یعنی جو کچھ بہرہ مند ہیں اور ہم محروم ہیں اوسکی لذتوں سے انکے لیے دنیا بطریق
دوام وبقا کی ہو یا گردان انکے لیے یہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیے نعمتیں آخرت کی تا برابری ہو جاوے ہم میں اور اون میں اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا
انکے لیے زیادتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے نہیں گردانونگا میں عاقبت اوس شخص کی کہ پیدا کیا میں نے اوسکو اپنے دونوں ہاتھوں سے یعنی بغیر
واسطے کسی کے بتدریج مرکب ہو کمال سے کہ مشتمل ہے اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کی اور استعداد ظہور جمال وجلال کی اور پہونکی میں نے
اوس میں روح اپنی مانند اوس شخص کی کہ کہا میں نے اوسکے لیے یعنی پیدا کرنے میں ہو پس ہوگیا کہا ف ع طیبی نے یعنی نہیں برابر ہو سکتا بزرگی میں وہ شخص
کہ پیدا کیا میں نے اوسکو بذات خود اور نہیں سونپا میں نے اوسکے پیدا کرنے کو کسی کی طرف اور پہونکی میں نے اوس میں اپنی روح سے کہ وہ آدم ہیں
اور اولاد اونکی ساتھ اوسکے کہ ہو گیا بمجرد امر کن کے کہ وہ فرشتے ہیں اور اضافت روح کی اپنی نفس کیطرف بزرگی کے لیے ہے جیسے بیت اللہ میں کہا
ابن ملک نے یعنی نہیں برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت میں بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہے اور منزلت اوسکی اعلی ہے اور یہ منجملہ دلیلوں
اہل سنت کی ہے اوپر افضلیت بشر کی ملائکہ پر اور وجہ اسکی واللہ اعلم یہ ہے کہ فرشتے معصوم پیدا کیے گئے پس ہوئے دوزخ سے ممنوع اور نعیم سے
محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتھ کرنے طاعت کے اور بچنے کی معصیت سے پس جو کوئی دونوں کے حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا دارین میں
اور جسنے اعراض کیا دونوں سے مستوجب ہوا عذاب کا کونین میں نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ رواہ ابن ماجۃ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن یعنی کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہیں بزرگتر ہیں اللہ تعالی کی نزدیک
بعض فرشتوں سے نقل کی ابن ماجہ نے ف ع یعنی خواص فرشتوں سے یا اونکے عوام سے کہ جو برگزیدہ ہیں اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سے عام اونکی خاص
مراد ملائکہ سے بھی عوام اونکے ہیں کما ہی فی الاصل نفی اولی یہ ہے کہ کہا جاوے عوام مومنین افضل ہیں عوام ملائکہ سے اور خواص مومنین افضل ہیں خواص ملائکہ سے فرمایا اللہ تعالی
الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل پکڑی ہے اس سے اہل سنت نے بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر پنہچی اور پوشیدہ نہ ہووے کہ مراد خواص مومنین سے
رسل اور انبیا ہیں اور خواص ملائکہ سے مانند جبرئیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہیں اور اولیا ہیں سے مانند خلفا اور تمام علما کے
اور تفصیل ولی ہے اجمال البعض اونکی سے اسکے کہ بعض یعنی کہ بشر افضل ہے ملائکہ سے اور حدیث المومن اکرم حدیث من الکعبۃ ابن ماجہ میں دو سندوں سے آئی ہے
وعنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال
یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس و
خلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق وآخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالی نے مٹی دن ہفتہ کے ف ع

اور یہی مراد ہے سات دن ہفتہ کا کہ جسکو صفۃ الاحد کہتے ہیں سب وہ اتوار ہی ہے حکم میں جو لایں نہیں منافی ہے یہ قول اللہ تعالیٰ کی ولقد
خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ترجمہ اور پیدا کیے اونمین پہاڑ دن اتوار کی اور پیدا کیے درخت دن پیر کی اور پیدا کیں چیزیں
بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدہ کی ف ح مسلم میں لفظ نور کا رے سے آیا ہے اور یہی ہے مشکوٰۃ کی صحیح نسخون میں اور اصول
معتمدون میں رے سے ہے اور ایک نسخہ میں حرف نون سے ہے آخر مین یعنی مچھلی کی اور ہو سکتا ہے کہ نور اور مچھلی اسدن مین پیدا ہوئی ہون
ت اور پھیلائے زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کی بیچ
عصر کی رات تک نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع اسی سبب سے جمعہ نام رکھا کہ پیدایش سب کی اوسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو
اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہے اکثرون کی نزدیک **وَعَنْهُ** قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ
إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهِ رَوَايَا
الْأَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ إِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهُ وَلَا يَدْعُوْنَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّقِيْعُ
سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا
خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ
سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى
عَدَّ سَبْعَ أَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ
بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ
تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ أَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَ
قُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِيْ كِتَابِهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو کیا ہے یہ کہا صحابہ نے یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا حضرت نے
یہ عنان ہے ف ح اوپر گذر چکا ہے کہ عنان ابر کو کہتے ہیں اور یہی نام ابر کا ہے ترجمہ یہ ابر روایا زمین کی ہین ف ح روایا راویہ کی جمع
راویہ کی ہے اور راویہ اوس اونٹ کو کہتے ہیں کہ اوس سے پانی کھینچتے ہیں تشبیہ دی ابر کو ساتھ اوسکی بسبب اسکی کہ جیسے اونٹ پانی کھینچکر
زمین مین دیتا ہے ایسے ہی ابر پانی برساتا ہے زمین پر ترجمہ ہانکتا ہے اونکو اللہ تعالیٰ طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا ف
ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین مینہ کو طرف گردش ستارون کی کہ کہتی ہین مطرنا بنوء کذا یعنی برسائی گئی ہم بسبب فلانی
منزل ستارہ کی ت اور نہ پکارتی ہین اوسکو ف ح یعنی نہیں یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سے کچھ اور نہ عبادت کرتی ہین

اوسکو بلکہ پوچھتا ہین ہتون کو اور آسمان بنشکایت ہی ناشکری کرنی اوس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتی اور یہ شکایہ کرتا ہیم ہین کہ پھر ترشح دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نی پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی ف ع رقیع قاف کی زیر سی بروزن فعیل کی نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضون نی کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان چہت ہی محفوظ یعنی اللہ نی نگاہ رکہا ہی اوسکو گر پڑنی سی زمین پر تشبیہ دی آسمان کو ساتہ گہر کی چہت کی اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتہ موج کی بہی تشبیہ دی اوسکو کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ویسی ہی آسمان بہی معلق ہی بی ستون کہڑا ہوا پھر فرمایا حضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کسقدر مسافت ہی درمیان تمہاری اور درمیان آسمان کی یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہاری اور درمیان آسمان کی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا دو آسمان ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کی کہ دوری اور مسافت درمیان اون دونون آسمان کی بہی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرت نی اسی طرح یعنی دوبارہ اور کہا کہ دو آسمان ہین یہانتک کہ گنی سات آسمان اور پرلی فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کی یعنی پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کی عرش ہی اور درمیان عرش کی اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہاری عرض کیا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچہ کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہی یعنی اوپر کی پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچی اسکی اور ایک زمین ہی درمیان اون دونون زمینون کی مسافت پانسو برس کی ہی یہانتک کہ گنین آنحضرت نی سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کی اونہین سی فاصلہ پانسو برس کا ہی ف ع اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہ جو کہتی ہین کہ طبقی زمینون کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور اسلیے ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ ہی زمین کی ہی کہ نیچی اونکی ہی اور اور زمینون سی سروکار نہین کہتی بخلاف آسمانون کہ سب سی فیوض اور آثار پہونچتی ہین واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد صلعم کی اوسکی ہاتہ مین ہی اگر چہوڑو تم رسی طرف زمین کی کہ نیچی سب سی ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر ف ع یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی کہ تصریح کیا ہی اوسکو ترمذی نی اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کی اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچی کی چیزون کو فرمایا یہ واسطی دفع کرنی اس شبہہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچی کا اور اسی لیی کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تہی مچہلی کی پیٹ مین جیسی کہ معراج ہوئی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر تب پھر پڑہی آنحضرت نی یعنی استشہاد کی لیی یا ابو ہریرہ نی تقویت حدیث کی لیی یہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیی ابتدا اور آخر ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکی لیی انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکہتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کیا احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ پڑہنا آنحضرت کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی

اللہ کی علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر ف ع علم اللہ تعالی کا سمجھا گیا لفظ وھو بکل شیء علیم سی اور قدرت اوسکی سمجھی گئی ہو الاول
والآخر سی یعنی وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اوسکی ہاتھ سی اوسکا لتا ہی اونکو عدم سی طرف وجود کی اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جایگا اور وہی
باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سی کہا اونہری نی کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ او یعنی یہ ہین کہ وہ ایسا
غالب ہی کہ سب چیز پر غالب ہی اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ اور استیلا کی ایسی کہ
نہین ہی فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سی اور ایسا باطن ہی کہ ملجای اور ماوای سوا ہی اوسکی نہین پہر کہا ترمذی نی [illegible]
علم اللہ کا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہ ہی یعنی آثار ان صفات کی سب جگہ ہین والا یہ صفات حق سی مکانی نہین ہین
اور خدا ساتہ تجلی ذات اپنی کی عرش پر ہی جیسی کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ع الرحمن علی العرش استوی
وھو رب العرش العظیم اور یہ آیۃ اگرچہ بظاہر وہم ولاتی ہی جہت و مکان کا ولیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہی ظہور سلطان اور علم اور قدرت سی
وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان طول آدم ستین ذراعا فی سبعۃ اذرع عرضا اور روایت ہی اونہی
سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹہ ہاتہ اور عرض اونکی قد کا سات ہاتہ ف ع ح ذراع زیر سی کہنی
کی سری سی بیچ کی انگلی کی سر تک اور گز شرعی بہی یہی ہی لیکن جاننا چاہیئی کہ مراد ہاتہ سی آدم کا ہاتہ ہی یا ہاتہ اسوقت کی لوگون کا ظاہر
یہ ہی کہ مراد لوگون کا ہی ہاتہ ہی اسلیی کہ اگر آدم کا ہاتہ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتہ اونکا ساٹہوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہ نہایت چہوٹا ہی
بحسب طول بدن اونکی کی اور تناسب سی نہایت ہی بعید **وعن** ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای الانبیاء کان اول
قال آدم قلت یا رسول اللہ ونبی کان قال نعم نبی مکلم قلت یا رسول اللہ کم المرسلون قال ثلث مائۃ وبضعۃ عشر جما غفیرا
وفی روایۃ عن ابی امامۃ قال ابوذر قلت یا رسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون
الفا الرسل من ذلک ثلث مائۃ وخمسۃ عشر جما غفیرا اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کونسا
انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مین نی یا رسول اللہ نبی تہی آدم فرمایا ہان آدم نبی تہی کلام کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نہ تہی بلکہ نبی تہی کلام
کیی گئی یعنی صحیفی اوتری تہی اونپر یعنی رسول ہین کہا مین نی یا رسول اللہ انبیا مین سی رسول کتنی ہین فرمایا رسول تین سو اور کچہ اوپر دس
ہین جماعت بہت سی اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہ کہا ابوذر نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکہ چوبیس ہزار رسول اونمین سی تین سو پندرہ بہت سی جماعت ف ع ح اور فرق مشہور نبی اور رسول
مین یہ ہی کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہونچانی کا اور نبی عام ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو
یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین روایت دو لاکہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف کی تعیین عدد انبیا سی منع کیا ہی علما
بلکہ مجمل کہنا چاہیی کہ ایمان لائی ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوی اون مین سی اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو **وعن** ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الخبر کالمعاینۃ ان اللہ تعالی اخبر موسی بما صنع قومہ فی العجل فلم یلق الالواح
فلما عاین ما صنعوا القی الالواح فانکسرت روی الاحادیث الثلثۃ احمد اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکہنی اوس چیز کی آنکہ سی یعنی اگرچہ خبر یقینی سی ہا ہو لیکن جو دیکہنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالی نی خبر دی موسی علیہ السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تہی

پس نہ ڈالین موسیٰ ع نی تختیان کہ اونمین توریت لکہی تہی بہی سبب تاثیر کرنی خبر کی اونمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کی کہ موجب ہوا پہینکنی تختیون کا پہر جبکہ موسیٰ ع قوم مین آئی اور آنکہہ سی دیکہا جو کچہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی پوجا پاٹ اوسکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غضب کی اوپر کیطرف پہینک دیئین تختیان ف ع یعنی بسبب زور سی ڈالدینی کی مارے غصہ کی اور اونکی ڈالدینی مین گویا یہ اشارہ تہا کہ یہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو پس جب اونہون نی اختیار کیا کفر و طغیان تو نہ فائدہ اونکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہ ہی کہ باوجود ٹوٹنی کی کچہ اونمین سی جاتا نہین رہا نقل کین تینون حدیثین احمد نی

باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کی رحمتین نازل ہو جبیب اللہ کی اور سلام اوسکا آنحضرتؐ پر اور سب رسولون پر ف ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائل حد سی زیادہ ہین اور شمار سی باہر مؤلف نی کچہ اونمین سی لکہی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کی اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم وآلہم اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کی بعد علما سی صراحۃً نہین دریافت ہوا کہ کس کا درجہ ہی واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ رواہ البخاری روایت ہی ابو ہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا یعنی پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سی بنی آدم کی قرن سی قرن کی بعد ف ع یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرتؐ کی باپ اوس طبقہ مین تہی اور آنحضرتؐ اونکی پشتون مین تہی جیسی کہ اسمٰعیلؑ کی بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشم تہی ترجمہ یہانتک کہ ہوا مین ایسی قرن مین کہ ہوا مین اوس سی ف ع اور معنی بہتری کی خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف اپس سا تہ اونکی اہل کرم کی مدح کرین نہ اعتبار دین و ایمان کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی

وعن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمٰعیل واصطفی من ولد اسمٰعیل بنی کنانۃ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہا اوسنی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالیٰ نی چن لیا کنانہ کو اولاد اسمٰعیل ع سی اور چن لیا قریش کو کنانہ سی ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتی تہی شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب نی مکہ مین پس قریش نام رکہی گئی لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نی اور کنانہ کی اولاد سوای نضر کی قریش نام رکہی گئی لانہ لم یقرشہم مشہور ہی کہ قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت وزور نہایت رکہتا ہی اور ابن عباسؓ سی صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون نی کہا کہ قریش اسلیئی نام رکہا کہ دریا مین ایک مچہلی ہی کہ اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچہلیون کو کہاتی ہی اور اوسی کوئی مچہلی نہین کہاتی اور اوسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سی بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سی ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی اور خلاصہ ہین خلاصون کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نی برگزیدہ کیا اولاد ابراہیمؑ سی اسمٰعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمٰعیل سی بنی کنانہ کو ف ع شرح سفر مین نسب نامہ آنحضرتؐ کا یون لکہا ہی ہو ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کی نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین یاد رکہنی کو

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت کی ف ع یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کی لوگون کی اور قید روز قیامت کی یہان اسلیی لگائی کہ اوس دن ظہور حضرت کی سرداری کا بغیر نزاع کرنیوالی اور معاند کی ہوگا بخلاف دنیا کی یہان سردار کفار مشرکین معاند تھی اور یہان سی آنحضرت کی بزرگی فرشتون پر بھی لازم آئی اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہی اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا ہی کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپس مین اور نہ مجکو تفضیل دو موسیٰ اور یونس پر جواب اوسکا اوپر گذر چکی ترجمہ اور اول ہون اون شخصون مین کہ پھٹی اونسی قبر یعنی پہلی قبر سی مین ہی اوٹھایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نی ف ع پس آئین دلیل ہی اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمۃ وانا اول من یقرع باب الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن ف ع پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنت کی دو ثلث ہی اس سی معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیی حظ وافر ہی اس لیی کہ اکثر اہل اسلام انکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام ہمام بخاری [illegible] اور مین اول ہون شخصونکا کہ کھڑکھڑاونگی دروازہ جنت کا یعنی ہلاونگی دروازہ جنت کا اور داخل ہونگی اوسمین نقل کی یہ مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آؤنگا مین بہشت کی دروازہ پر قیامت کی دن پھر کھلواونگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ سبب تیری کیا گیا ہون مین کہ نہ کھولوں مین دروازہ کسی کی لیی پہلی تیری نقل کی یہ مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما صدقہ من امتہ الا رجل واحد رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین اپنی امت کی گنہگارون کی داخل ہونی کی لیی جنت مین یا بلندی درجون کی لیی اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سی جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعدارون کی اور تحقیق نبیون مین سی ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سی مگر ایک مرد نی نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسی ایک محل ہی کہ اچھی بنائی گئی دیوار اوسکی گرد کی چھوڑی گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہہ پھر گرد پھرنی لگی اوسکی دیکھنی والی درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کی مین نی اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتھ میری دیوار

اور ختم کیے گئے رسول ساتھ میری اور ایک روایت میں ہے پس میں ہوں مثال اوس اینٹ کی اور میں ہوں ختم کرنیوالا نبیوں کا **ف** ع تشبیہ دی
انبیا کو اور اونکی شریعت و ہدایت و علم و ارشاد کو ساتھ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اوسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہو چکے گویا محل بن گیا تھا
ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہمارے آنحضرتؐ کی وجود با جود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ
الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پیغمبروں میں کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات میں سے اسقدر کہ مثل اوسکے
ایمان لاسکے اوسپر بشر **ف** ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہیں ہے کہ اظہار معجزہ باین کیف نہیں کیا ہے لیکن اونکے ہی زمانہ تک مخصوص رہا پھر انکے بعد
منقطع ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰؑ کو عنایت ہوا کہ اوس وقت میں جادو کا غلبہ تھا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور
مردونکو زندہ کرنا اور کوڑہی اور اندہے مادرزاد کا اچھا کرنا حضرت عیسیٰؑ کو ملا کہ اوس زمانہ میں طب کا زور تھا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگونکو
عاجز کیا اسیطرح ہمارے آنحضرتؐ کی وقت میں بلاغت اور فصاحت کا دعوی تھا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت سے اوسکی ہر جگہ
کہ سب اوسکی آگے اچھے اچھے دعویدار مغلوب ہوئے اور کچھ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہیگا اور بیشک ہے وہ چیز جو میں دیا گیا ہوں وحی کہ
وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہے باقی ہر زمانہ میں اور شاہد ہے سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کی پس امید
رکھتا ہوں میں کہ ہوں میں زیادہ پیغمبروں میں از روی تابعوں کی قیامت کی دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی میرے تابعدار بہت ہوں
اسلیئے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہے قیامت تک باقی ہے جو کوئی اوسکو دیکھے ایمان لاوے **وعن** جابرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَّمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا
فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ
وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیا گیا میں پانچ خصلتیں کہ نہیں دیا گیا کوئی نبی پہلے مجھسے فتح دیا گیا میں دشمنوں کی دل میں دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت سے
یعنی میرا رب فتح دیتا ہے مجھکو دشمنوں پر بسبب پیدا کرنے ڈر کی اونکے دلوں میں ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجھ میں اور اونمیں ہوتا ہے
اور پھر ہماری رعب سے بھاگتے ہیں اور گھبراتے ہیں اور کی گئی میری لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہے **ف** ع یعنی سوای حمام و مقبرہ
کی کہ اوسکا بیان ہو چکا جس جگہ چاہیں نماز پڑہیں ہمیں جائز ہے جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتوں میں سوای ایک جگہ معین کے
کہ عبادت خانہ اونکے تھے نماز درست نتھی اور آگے سوای پانی کی طہارت نہوتی تھی اب ہمارے لئے در صورت عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہے جیسے کہ
فرمایا سو جو شخص ہو میری امت میں سے کہ اوسپر نماز واجب ہو اور وقت آجاوے اور پانی نہ ملے تو تیمم کرے اور پڑھ لے اوسی جگہ نماز اور حلال
کی گئی میری لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کی لیے مجھسے پہلے **ف** ع یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کی اور مال لوٹتی تو ایک جگہ اکٹھا
کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنے والوں کی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہمارے آنحضرتؐ کی لیے مخصوص ہوا پانچواں
غنیمت کا اور (خمس) لوٹ میں کی جو چیز اچھی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیتے تھے اور دیا گیا مجھکو مرتبہ
شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہے تمام مواقع شفاعت کو جیسے کہ باب الشفاعت میں گذرا اور نبی بھیجا جاتا تھا مجھسے پہلے اپنی ہی قوم کی طرف

فائدہ

خاص اور میں بھیجا گیا طرف تمام لوگوں کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح بلکہ جن کی طرف بھی اور ہو سکتا ہی کہ بعثت آنحضرت کی جن کی طرف
بعد اسکی ہوئی ہو پہلی تعرض جن کا کیا وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فضلت علی الانبیاء
بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی
الخلق کافة وختم بی النبیون رواه مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فضیلت دیا گیا میں پیغمبروں پر
سات چھ خصلتوں کی ف ح پہلی حدیث میں پانچ فرمائیں اور یہاں چھ اور حقیقت میں فضائل آنحضرت کی کہ اونکا آپ مخصوص و ممتاز ہیں بہت ہیں
بیشمار لیکن بعضی اونمیں سی بتقریب وقت اور سوال کی حدیثوں میں مذکور ہوئی ہیں اور مقصود حصر نہیں ہی ت اور دیا گیا میں کلمے جامع ف یعنی

کلام مختصر جو بہت معنوں کو شامل ہو جیسی انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیه والدین النصیحة العدة دین والمستشار موتمن اور مانند
انکی کی کہ ہر ایک بہت سی معنوں کو مشتمل ہی اور بعضی عالموں نی ایسی حدیثیں جمع کی ہیں اور بعضوں نی کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قرآن شریف ہی
کہ تھوڑی سی لفظوں میں بہت سی معنی خدا تعالی نی جمع کیے ہیں اور معنی اول خوب ظاہر ہیں اور روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اسمیں اختصر لی الکلام
اول ہی معنی پر دلالت کرتی ہی ت اور فتح دیا گیا میں دشمنوں کی دل میں رعب ڈالنی کی ساتھ اور حلال کی گئیں میری لیے غنیمتیں اور کی گئی میری
لیے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی وحی منقطع ہوئی
اور رسالت تمام ہوئی بعد میری کوئی نبی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اوترنا بھی اسی دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا وعنه
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینما انا نائم رایتنی اتیت بمفاتیح خزائن
الارض فوضعت فی یدی متفق علیه اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوٹھایا گیا
اور بھیجا گیا میں ساتھ جامع کلموں کی اور فتح دیا گیا میں ساتھ خوف کی اور ایک وقت خواب میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ دیا گیا میں زمین کی خزانوں کی
کنجیاں میں پس رکھی گئیں میری آگی ف ع مراد یہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیے اور اونکی امت کی لیے فتح ہونا شہروں کا اور خزانوں کا نکالنا
یا مراد ہیں کانیں زمین کی جنمیں سونا چاندی وغیرہ ہی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان الله زوی لی الارض فرایت مشارقها ومغاربها وان امتی سیبلغ ملکها ما زوی لی منها واعطیت
الکنزین الاحمر والابیض وانی سالت ربی لامتی ان لا یهلکها بسنة عامة وان لا یسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم
فیستبیح بیضتهم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانه لا یرد وانی اعطیتک لامتک
ان لا اهلکهم بسنة عامة وان لا اسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم
ولو اجتمع علیهم من باقطارها حتی یکون بعضهم یهلک بعضا ویسبی بعضهم بعضا رواه مسلم
اور روایت ہی ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک اللہ تعالی نی سمیٹی میری لیے زمین یعنی اسکو سمیٹ کر مثل ہتیلی کی
کر دکھایا پس دیکھا میں نی اوسکی مشرقوں اور مغربوں کو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب ہی کہ پہونچی اوسکی بادشاہی اوس
مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میری لیے زمین سی یعنی مشرق اور مغرب میں بادشاہ ہو ویں اور تصرف کریں اور دیے گئے میری لیے دو خزانے سرخ
اور سفید ف ع یعنی سونے اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہاں سونا بہت ہی اور دوسرا قیصر کا خزانہ کہ وہ
بادشاہ ہی روم کا کہ وہاں چاندی بہت ہی ت اور بیشک میں نی مانگا اپنی رب سی اپنی امت کی لیے کہ نہ ہلاک کرے امت کو ساتھ قحط عام کی

یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دے اور یہ کہ نہ مسلط کرے اونپر دشمن سوائے مسلمانون کے یعنی کافر پس مباح جانے اونکی جگہہ اونکے جمع ہونیکی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہہ اونکی بود و باش کی لے لے اور سب کو ہلاک کر ڈالے اور بیشک فرمایا میرے رب نے ای محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلاشبہہ وہ نہین پھرتا اور تحقیق مین نے دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کے لیے یعنی امت اجابت کے لیے یہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین اونکو ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا مین اونپر کوئی دشمن سوائے مسلمانون کے پس مباح کرے وہ جگہہ اونکی بود و باش کی اگرچہ جمع ہووین اونپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کے جمع ہون اونسے لڑنے کے لیے یہانتک کہ ہووین تیری امت مین سے بعضے کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضے بعضون کو نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی کافرون کو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لے سکینگے لیکن تیری امت آپسمین لڑائی کرے اور بعضے بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضائے ربی اور تقدیر الٰہی مقرر ہو گئی ہرگز تغیر و تبدیل نپاوے وَعَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر ف ع بنی معاویہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور ابتک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہے ت پس آگئے آنحضرت صلعم بیچ مسجد کے اور پڑھین بیچ اوسکے دو رکعتین یعنی نفل یا فرض اور پڑھین ہمنے بھی آنحضرت کے ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نے اپنے رب سے بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اوسکے اور ظاہر دوسری بات ہے پھر فارغ ہوئے نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مین نے اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین اوسنے مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نے اپنے پروردگار سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کے سو دی مجکو یہ اور مانگا مین نے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ ڈوبنے کے یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوے عذاب الٰہی سے جیسے کہ قوم فرعون دریائے نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہ بھی عنایت ہوئی مجکو اور مانگا مین نے یہ کہ نہ گردانے آپسمین اونکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نکرین سو یہ ندی مجکو ف ع اس جگہہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیاء علیہم السلام کی بھی قبول نہین ہوتی ت نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْآخِرُونَ فِي بَابِ الْجُمُعَةِ اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہا اونہون نے کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مین نے مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سے کہ جو توریت مین مذکور ہین ف ع ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نے توریت پڑھی تھی یا آنحضرت سے یا بعضے اہل کتاب سے جو ایمان لائے تھے سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تھے اہل علم و کتاب سے کہ عالم تھے اگلی کتابون کے اور پڑھتے تھے وہ اور لکھتے تھے آنحضرت کی حدیثین اور یہ بھی کثیر الاحادیث ہین جیسے ابوہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نے ہان خبر دیتا ہون مین تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بیشک وصف کیے گئے ہین آنحضرت توریت مین ساتھ بعضی صفتون اپنی کے جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین ای نبی تحقیق

بھیجا ہی تجھکو شاہد امت کی احوال پر اور خوشخبری دینی والا فرمان برداروں کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگاروں کو عذاب سی اور پناہ واسطی امیوں کی ف مراد امیوں سی عرب ہین کہ وہ پڑھنا لکھنا اکثر نہین جانتی تھی یا اسلیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیے گئی ہین اور تخصیص عرب کی اسلیے ہی کہ آنحضرت صلعم انہین مین سی ہین اور انہین مین مبعوث ہوی اونکی محافظت کی لیے اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ گمراہیون شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد کہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرت صلعم کا تمام عالم کی لیے پشت پناہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانا قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کی اوترنی سی اونپر جب تک کہ وہ ہوں اوس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم ت تو بندہ خاص ہی میرا ای محمد صلعم کہ بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بھیجا ہوا خلق کی طرف تیرا نام رکہا متوکل کہ سب کاربار اپنی تو نی مجھی سونپی اور صلاح اپنی زور اور طاقت پر بہروسا نکیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانی والا بازاروں مین ف تخصیص بازاروں کی بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور و غل بہت ہوتا ہی ت اور نہین دور کرتا بدی کو بدی کی ساتھ یعنی جو اوسکی ساتھ برائی کرے وہ اوسکی سزا نہین دیتا ولیکن در گذر کرتا ہی اور ڈہانکتا ہی اور دعای مغفرت کرتا ہی اوسکی لیے بلکہ احسان کرتا ہی اور نہ قبض کریگا اللہ روح اوسکی یہانتک کہ سیدہا کری اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹیڑہی اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کی کہ کہین سب کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہانتک کہ کہولی خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کی آنکھین اندہی اور کان بہری اور دل کہ نہ کچہ سمجھین اور نہ یاد کرین گویا غلاف اور پردہ میں ہین نقل کی یہ بخاری نی یعنی عطا بن یسار سی اور اسیطرح نقل کیا اوسکو دارمی نی عطا بن یسار سی اونہی عبد اللہ بن سلام سی مانند اوس حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا سی اونہی عبد اللہ بن عمر سی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت صلعم کی فضائل مین کہ اوسکی اول لفظ نحن الآخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن خباب بن الارت قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ فاطالہا قالوا یا رسول اللہ صلیت صلوٰۃ لم تکن تصلیہا قال اجل انہا صلوٰۃ رغبۃ ورہبۃ وانی سألت اللہ فیہا ثلثا فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ سألتہ ان لا یہلک امتی بسنۃ فاعطانیہا وسألتہ ان لا یسلط علیہم عدوا من غیرہم فاعطانیہا وسألتہ ان لا یذیق بعضہم بأس بعض فمنعنیہا رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہی ہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تھی آپ ایسی دراز نماز فرمایا ہان اسواسطی کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی مین دعا کرتا تہا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا اور تہا اسلیے نماز دراز پڑہی مین نی اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق مین نی اللہ سی مانگین اوس مین تین حاجتیں سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نی اوس سی کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھ قحط کی یعنی عام قحط کی اور اسی کی حکم مین ہی وبا اور مقصود یہ ہی کہ انپر کوئی بلا ایسی نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اونکو جاتی رہین پس یہ مجھی دیدی اور چاہا مین نی اوس سی یہ کہ نہ غالب کری انپر دشمن کو سوای انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دینا اسلیے کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور دفع بالکل کرنا چاہتی ہین اور عرب کی دشمنوں سی یہ بات ایسی ہوتی ہی پس یہ بہی دی مجکو اور چاہا مین نی کہ نہ چکہاوی اونکی بعضوں کو بعضوں کا عذاب یعنی آپس مین لڑائی نہ کرین اور ہلاک نہ کرین ایکدوسری کو پس یہ نہ دی مجکو نقل کی اسکو ترمذی اور نسائی نی وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتہلکوا جمیعا وان لا یظہر اہل الباطل علی اہل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ رواہ ابوداود

اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیشک اللہ تعالی نی پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سی ایک یہ کہ نہ بددعا کری تمہارا نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم سبہی یعنی پیغمبرون نی کی دوسری یہ کہ نہ غالب ہووین اہل باطل اہل حق پر ف ع یعنی کافر اگرچہ بہت ہوون اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکین گی چنانچہ حاکم کی روایت مین ہی حضرت عمر رضی سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سی غالب رہی گا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت مین ہی ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سی کہ ہمیشہ رہی گا ایک گروہ میری امت مین سی قائم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہونچا سکی گا انکو مخالف انکا تیسری یہ کہ امت میری ساری تمجمع ہو گمراہی پر ف ع اور یہ دلیل اسپر کہ اجماع حجت ہی اور اجماع سی مراد ہی ہر زمانی کی مجتہد عالمون کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابو داود نی **وعن** عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یجمع اللہ علی ہذہ الامۃ سیفین سیفا منہا وسیفا من عدوہا رواہ ابوداود

اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع نہ کری گا اللہ تعالی اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت سی اور دوسری انکی دشمنون سی ف ع توربشتی نی کہا اسکی معنی یہ ہین کہ حق تعالی اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کری کہ واقع ہو اوس سی ہلاک اور استیصال بلکہ جب امت آپس مین لڑائی کری تب خدا تعالی کافرون کو مسلط کری کہ آپس کی لڑائی سی باز آئین اور طیبی نی کہا ظاہر یہ ہی کہ وعدہ کیا خدا تعالی نی کہ نہ اکٹھا کری اس امت پر دو لڑائیان ساتھ کہ آپس مین بھی لڑائی کرین اور کافرون سی بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** العباس انہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا فانا خیرہم نفسا وخیرہم بیتا رواہ الترمذی

اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سی کہ وہ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی غصہ مین بھری ہوئی پس گویا کہ عباس نی سنا تھا کافرون کا کچھ طعن ف ع آنحضرت کی شان مین کہ کہتی تھی آنحضرت سی زیادہ مستحق تھی ساتھ نبوت کی کبرای عرب پس آنحضرت نی چاہا کہ اپنی شان اور بڑائی کرین تو جانین کہ کیا بڑی ہی شان انکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور اچھی ہین اور ون سی پس کھڑی ہوئی منبر پر آنحضرت پھر فرمایا کون ہون مین جانتی ہو تم پس کہا صحابہ نی آپ رسول خدا کی ہین فرمایا آنحضرت نی یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیی کہ مین محمد ہون بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑی اور شریف اور مشہور تھی عرب مین تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کی خلقت یعنی جن و انس پس مجھی کیا بہترین خلقت مین کہ انسان ہین پھر کیا آدمیون کو دو فرقی یعنی عرب اور عجم پس کیا مجھکو انکی بہترین فرقہ مین کہ عرب ہین پھر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجھکو انکی بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجھکو انکی بہترین گھرانون مین کہ گھرانہ ہاشم کا ہی سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہون ذات و نسب مین اور بہترین انکا ہون گھرانہ اور نسب مین نقل کی یہ ترمذی نی ف ع [illegible] زیادہ ہون مین سب مین ساتھ نبوت کی اور کتاب کی بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر بڑا اچھا حسب و نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سی معلوم ہوتا ہی اور یہ بزرگی نبیون کی لیی لازم رکھا انکی گمان پر کہ کہتی تھی کیون نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظمای عرب پر کہ نہ

نبوت فضل خدا کا ہی سبب اور نسب پر موقوف نہین جیسا کہ حق تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما **وعن** ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ

قال

قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا اوس نی کہ عرض کیا صحابہ نی رسول اللہ کب آپ کی لیی نبوت ثابت ہوئی یعنی کس وقت میں آپ نبوت کو مامور ہوئی فرمایا ثابت ہوئی میری لیی اوس حال میں کہ آدم درمیان روح اور بدن کی تہی ف ع یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تہا بی جان اور معنی یہ کہ پہلی متعلق ہونی روح اونکی کی بدن سی یہ کنایہ ہی سبقت و تقدم سی ت نقل کی یہ ترمذی نی

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهِ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَاُخْبِرُكُمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ

اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اوس نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ فرمایا تحقیق میں لکہا ہوا ہون اللہ کی نزدیک ختم کرنیوالا نبیون کا کہ بعد میری کوئی نبی نہو اوس حال میں کہ تحقیق آدم البتہ پڑی ہوئی تہی زمین پر اپنی مٹی گوندہی ہوئی میں ف ع طینۃ گوندہی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبلت کی بہی معنی آئی ہین یعنی لکہا گیا میں خاتم النبیین اوس حال میں کہ آدم درمیان آب و گل کی تہی یعنی پتلا اونکا بن رہا تہا بن نہ چکا تہا اور روح اوس میں پہونکی نہی یہان کہتی ہین علماء کہ آنحضرت کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الہی ہی تو سب انبیاء کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا میں ہوئی اوسوقت کہان جواب اسکا یہ ہی کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون میں اور روحون میں جیساکہ وارد ہی لکہنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانون پر اور حورعین کی سینون پر اور پتون پر جنت کی درختون کی اور درخت طوبیٰ کی اور فرشتون کی آنکہون اور بہون پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت کی بہی تہی روحون میں کہ اونکو تربیت کرتی تہی جیساکہ اس عالم میں ساتہ بدن شریف کی مربی بدنون کی تہی اور روحون کا بدن سی پہلی پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہی واللہ اعلم اور اب خبردون میں تمکو ساتہ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی قدری میری دنیا میں تو اونکی زبان سی ہوئی کہ دعا کی اونہون نی وقت بنانی خانہ کعبہ کی میری رسالت کی لیی چنانچہ آیت رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا اسپر دلالت کرتی ہی ت اور بہتر بدستور اول امر میرا خوشخبری دینا عیسیٰ کا ہی یعنی جیسی کہ اس آیت میں ہی وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ اور بہتر بدستور اول امر میرا خواب دیکہنا میری ماں کا ہی کہ دیکہا اونہون نی جب جنا مجکو ف ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو دیکہنی سی خواب میں یا بیداری میں پس پہلی صورت میں معنی جننی کی قریب جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت میں آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننی کی پہونچین تو خواب میں دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آنکر کہا کہ کہہ پناہ میں دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچی کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت تہی واحد کی شر ہر حاسد کی سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب میں دیکہا تہا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل رہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت میں کہ جاگتی میں دیکہنا ہی ہوگی مرئی یعنی وہ چیز کہ دیکہی محذوف اور وہ وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہ قول حضرت کا ت اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کی لیی ایک نور کہ روشن ہوئی اونکی لیی اوس نور سی محل شام کی ف ع جیسا کہ اخبار میں آیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کی گہر نمایان ہوئی اور یہ عبارت ہی اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرت نبوت مابین مشرق اور مغرب کی اور مضمحل ہوگی اوس سی ظلمت کفر اور ضلالت کی ت نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ میں یعنی ساتہ اسناد اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی ساخبرکم سی آخر تک

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ

آدم فمن سواه الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر رواه الترمذی۔ اور روایت ہی ابو سعید سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نی کہ مین بہترین اولاد آدمؑ ہون قیامت کی دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ از راہ فخر کی اور اترانی کی ف ع
بلکہ واسطی شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجالانی حکم پروردگار کی کہتا ہون کہ فرمایا ہی واما بنعمة ربک فحدث اور اسلیی بہی کہتا ہون
کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکہین اور عمل کرین بمقتضای اوسکی توقیر و تعظیم اور محبت اور ایمان کی اوسی اندازہ پر ت اور میری ہاتہہ مین
ہی یعنی میری تصرف مین اور میری قیامت کی مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سی کہتا مین مراد نام و نشان اور یکتا ہونا آنحضرتؐ کا حمد مین
ہی اور خلائق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کہڑا کرتی ہین اور آنحضرتؐ کو حمد کی ساتہ نسبت ہی خاص کہ اونکا نام محمدؐ اور احمد ہی
اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کتابون مین خدا کی حمد کہتی رہتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد و محمود
ہونگی اور حمد الہی کی ساتہ دروازہ شفاعت کا کہلواوینگی جیسا کہ شفاعت مین گذرا بیان اسکا ترجمہ اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن
کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میری نیزہ کی نیچی آوینگی اور پناہ ڈہونڈہینگی اور میری تابع ہونگی ف ع اس جگہ سی معلوم ہوتا ہی کہ
آنحضرتؐ کو ظاہر کا بہی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہون اور سرداروں کی لیی ہوتا ہی اور نام اوسکا لواء الحمد ہوگا ترجمہ اور مین اول ہون کہ نکا
کہ پہٹی اوسی زمین یعنی اول قبر سی مین ہی نکلونگا اور نہین مجہکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر ہی نقل کی ترمذی نی

وعن ابن عباسؓ قال جلس ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج حتى اذا دنا منهم سمعهم
يتذاكرون قال بعضهم ان الله اتخذ ابراهيم خليلا وقال آخر موسى كلمه تكليما وقال آخر فعيسى كلمة الله وروحه
وقال آخر آدم اصطفاه الله فخرج عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قد سمعت كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل
الله وهو كذلك وموسى نجي الله وهو كذلك وعيسى روح الله وكلمته وهو كذلك وآدم اصطفاه الله وهو كذلك
الا وانا حبيب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم القيمة تحته آدم فمن دونه ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع
يوم القيمة ولا فخر وانا اول من يحرك حلق الجنة فيفتح الله لي فيدخلنيها ومعي فقراء المؤمنين ولا فخر وانا اكرم الاولين والآخرين ولا فخر رواه الترمذي والدارمي

اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہا کہ بیٹہی تہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارون مین پس نکلی آنحضرتؐ گہر سی یہانتک کہ جب نزدیک
ہوی اونکی سنا اونکو کہ باتین ذکر کرتی ہین کہا اونکی بعضون نی کہ ابراہیمؑ کو اللہ نی پکڑا دوست اور دوسری صحابیون نی کہا کہ موسیٰؑ سی خدا تعالی نی
باتین کرین اور اوروں نی کہا بیچ عیسیٰؑ کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ کن کی ساتہ بی اسباب ظاہری کی پیدا ہوی اور پنگوڑی مین باتین کین یعنی
لوگون سی اور روح ہین خدا کی کہ خدا نی روح الامین کو اونکی مان کی پاس بہیجا اور پہونک ماری اور اوس سی عیسیٰ پیدا ہوی اور بہی اونکی
روحانیت کی آثار ایسی ظاہر ہوی کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور کہا اوروں نی آدمؑ کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیزون کی سکہای
اور فرشتون سی سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہی تہی اور تعریف کر رہی تہی پس یکایک آ گئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا
کہ تحقیق سنا مین نی تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیمؑ دوست اللہ کی ہین اور سچ ہی وہ ایسی ہی بیشک خدا کی دوست خاص اور موسیٰؑ ہمراز سخن
خدا کی ہین اور سچ وہ بہی ہین ایسی ہی اور عیسیٰؑ خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بہی ایسی ہی ہین اور آدمؑ کو برگزیدہ کیا اللہ نی اور وہ بہی ایسا
ہی ہین برحق خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سی کہتا ہون ف ح اور کہا ہی علما نی کہ حبیب وہ دوست ہی کہ مقام محبوبیت مین
پہونچا ہوا اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والی بہی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کی ہین لیکن اس جگہ کلام کمال مین ہی

اور خاص درجون مین بھی اونچی آٹھ درجہ علی فی کہا خلیل دوست ہی اپنی حاجت کی لیے اور حبیب دوست ہی بلا غرض اور یہی دلیل اسپر کہ مرتبہ
آنحضرت کا محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہونچا ہی یہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ تمت ترجمہ اور مین اوٹھانیوالا ہونگا علم حمد کا
قیامت کی دن آدم اور سوا آدم کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہونگی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت
کی دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اونکا جو حلقی ہلاوینگی وہ دروازی بہشت کی اور قصد اندر جانیکا کرینگی پس کہولیگا خدا تعالی میرے لیے
دروازہ بہشت کا پھر مجکو داخل کریگا اوسمین یعنی فرشتونکو حکم کریگا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجانی کا اور حالانکہ میری ساتھ فقیر مسلمان ہونگے
اور نہین فخر فـــ یعنی مہاجرین و انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرت نی فرمایا کہ داخل ہونگی جنت مین
میری امت کی فقرا غنیون سی پانسو برس پہلی اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیون کی نزدیک
فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہی محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس ہی نہ غیر اوسکی سی اور تھوڑی
لیجانا فقر یہ ہی کہ تسکین ہو مال نہونی سی اور خرچ کرنا ہو ہونی سی اور فقر نفس سی پناہ مانگی ہی آنحضرت نی اور تعریف کی غناء نفس کی اور جو فقر اور غنا باز
رکہی مولی سی وہ بری ہین اور حالت فقر باز رکہتی ہی بہت گرفتاریون سی اسی لیی حق تعالی نی انبیاء اولیا کی لیی مقرر رکہی اور دلیل یہ ہی کہ
فقیر کافر کو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سی تو کیون نہ فائدہ دی یہ فقر مومن کو جنت مین ت اور مین ہون بزرگترین اگلون اور پچھلونکا
اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اگلی پچھلون سی انبیا ہین وعن عمرو بن قیس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ
وموسی صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارھم من ثلث لا یعمھم
بسنۃ ولا یستاصلھم عدو ولا یجمعھم علی ضلالۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی عمرو بن قیس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پیچھے
آنیوالی ہین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونی مین اور اور مراتب مین قیامت کی دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی
بلکہ مقصود اوس سی بیان واقعی ہی وہ یہ ہی کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کی اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب
ہون دنیا مین اور میری ساتھ ہوگا جھنڈا حمد کا کہ دلالت کری میری احمد و محمد ہونی پر قیامت کی دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نی وعدہ
کیا ہی مجہسی یعنی بخشش امت کی حق مین اور پناہ مین رکہا اونکو تین چیزون سی کہ نہ ہلاک کر ڈالیگا اونکو ساتھ قحط کی اور نہ قحط سی اوکہیر ڈالیگا او
دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالیگا اور نہ اکٹھا کریگا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہو نقل کی یہ
دارمی نی وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع و
مشفع ولا فخر رواہ الدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین کہینچنی والا رسولون کا ہون یعنی آگی چلونگا اونکی اور وہ پیچھے میری آوینگی بہشت
یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین یہ فخر سی اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیون کا اور نہ کچھ فخر سی کہتا ہون اور مین پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور فخر نہین
نقل کی یہ دارمی نی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا
وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی
وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی
والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول

لوگون سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اوٹھائی جاوینگی قبرون سے اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوینگے وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اونکا
خطبہ پڑہنے والا ہونگا جسوقت چپ رہینگے وہ ف ع یعنی عذر کرنے سے اور متحیر ہونگے اور کلام نہ کرسکینگے اوسوقت مین اونکی طرف سے عذر
بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا نے جیسی مین ہے اوسوقت کلام کرسکونگا اوس مقام مین ثنا اور کوئی حمد کہ بڑی بڑی انبیا ایسی ثنا کرینگے اللہ تعالے
کی ایسی ثنا کہ لائق اوسکی ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنیکا سوائے میرے پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کے سے
ہذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کے حق مین ت مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو
شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہوویں ف ح ع یعنی جب غالب ہوا و پر نا امیدی اللہ کی رحمت سے بسبب غلبہ خوف کے
اور انبیا سے شفاعت طلب کرین اور وہ اوسپر جرات نکرسکین اور عذر کرین جیسے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے ت بزرگی اور بزرگی دینی
اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتھ یعنی میرے تصرف مین ہونگی اور جھنڈا حمد کا اوسدن ہاتھ مین میرے ہوگا
اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کے نزدیک پیشتہ خصوصا اوسدن گرد پھرینگے میرے اور خدمت کرینگے میرے ہزار خادم
گویا کہ وہ خادم انڈے ہین پوشیدہ ف ح تشبیہ دی حورونکو ساتھ انڈون شتر مرغ کے کہ محفوظ ہوتی ہین غبار وغیرہ سے صفائی اور سفیدی
مین کہ مخلوط ہو ساتھ تھوڑی سی زردی کے کہ بدن کے رنگون مین یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہے اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سے موتی
سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتھ اور نظر کے پہونچنے سے حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی نظرون سے اور ہاتھ
پہونچنے سے ہونگی یا موتی ہین بکھرے ہوئی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے یعنی جیسے موتی بکھری ہوئی
خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی موتیون کی ویسے ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پھیلے ہوئی حاضر ہونگی وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک
المقام غیری رواہ الترمذی وفی روایۃ جامع الاصول عنہ انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی
اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کے حلون سے پس کھڑا ہونگا
عرش کی داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کھڑا ہووے اوس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہ سے یہ عبارت
زیادہ ہے کہ مین پہلا اون شخصونکا ہون کہ پھٹے اونسے زمین پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ الخ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال سلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلی درجۃ فی الجنۃ لا ینالہا الا رجل واحد وارجو ان اکون انا ہو رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اللہ سے مانگو میرے لیے وسیلہ ف ع یعنی جو کہ ذکر کیا ہے
اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سے واسطے اظہار محتاجگی کی ہے خدا تعالی کیطرف اور از راہ انکسار نفس کی یا اسلیے کہ فائدہ پاوے
امت اور ثواب اوسکی سبب یا رہنمائی امت کی لیے کہ مانگے ہر ایک اونمین سے اپنے یار کے لیے دعا ت کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے وسیلہ
فرمایا بہت بلند درجہ ہے جنت مین نپاویگا اوسکو مگر ایک مرد امید رکھتا ہون کہ ہوئین وہ مرد ف ح یہ تواضع ہے آنحضرت کی اور پایا ہے
ہی درگاہ خداوندیکا مگر متعین ہے کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنی مقام محمود میں اور خطیب اونکا یعنی جب وہ چپ ہونگے میں اونکی طرف سے کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گزرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر
فخر کی کہتا ہوں نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین
وان ولیی ابی وخلیل ربی ثم قرأ ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی والذین آمنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک ہر نبی کی لیی دوست و نزدیک ہی نبیون مین سی اور تحقیق میرا
دوست اور قریب باپ میری اور دوست میرے پروردگار کی یعنی ابراہیم ہین پیغمبر بڑی ہی آنحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیی آیت
کہ تحقیق نزدیک تر ہین لوگونکی ساتھ ابراہیم کی البتہ وہ ہین کہ جنہون نی متابعت کی ابراہیم کی یعنی اونکی زمانہ مین اور بعد اونکی اور یہ ہی یعنی
آنحضرت کہ مامور تھی ابراہیم کی متابعت اور موافقت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہی مسلمانون کا
اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق
وکمال محاسن الافعال رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیشک خدا تعالی نی بھیجا مجکو
واسطی تمام کرنی اچھی خوبیون کی اور پورا کرنی کی اچھی کامون کی یعنی مجکو بھیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خوب کامل کرنی اونکی کی اخلاق
باطن اور افعال ظاہر نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** کعب یحکی عن التوراۃ قال نجد مکتوبا محمد رسول اللہ
عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ
بمکۃ وہجرتہ بطیبۃ وملکہ بالشام وامتہ الحمادون یحمدون اللہ فی السراء والضراء یحمدون اللہ فی
کل منزلۃ ویکبرونہ علی کل شرف رعاۃ للشمس یصلون الصلوۃ اذا جاء وقتہا یتازرون علی انصافہم ویتوضؤن
علی اطرافہم منادیہم ینادی فی جو السماء صفہم فی القتال وصفہم فی الصلوۃ سواء لہم باللیل دوی کدوی
النحل ہذا لفظ المصابیح وروی الدارمی مع تغییر یسیر اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی ہی تابعیون مین سی اور اہل کتاب
کی عالمون مین سی ہین نقل کرتی ہین توریت سی کہا لکھا ہوا پاتا ہون مین یعنی توریت مین کہ محمد بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہین درشت خو
نہین سخت گو اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتھ برائی کی برائی کا لیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدایش مکہ مین ہی
اور جگہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہی ف یعنی بادشاہی سی مراد ہی دین و نبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت مین
اکثر اور زیادہ اور ملکون سی زیادہ ہی و گرنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان مین ہی یا یہ مراد ہی کہ بادشاہی اونکی بعد تمام ہونی مدت اونکی کی
اور ایام خلافت اونکی کی شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لیی اور بعد اونکی بنی امیہ کی لیی ہوئی ت اور امت اوسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنیوالی
خدا تعالی کا حمد اور شکر کرینگی وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہر حال حمد و شکر کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جس
مکان مین منزل کرین اور اوترین یا ہر پست مکان مین یعنی اوترتی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرینگی ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی
چڑہین گی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی ف یعنی اوسکی طلوع و غروب و زوال کا دہیان کرین گی نماز و عبادت کی وقتونکی لیی
اور روایت کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعا کہ تحقیق اچھی خدا کی بندہ مین وہ ہین کہ جو خیال رکہتی ہین سورج اور چاند اور ستارون
اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کی لیی ت ادا کرینگی نماز جب اوسکا وقت آوی ازار باندہین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین
یا مراد یہ ہی کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اپنی اطرافون پر یعنی ہاتہ اور پاؤن اور مونہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا آواز کری

آسمان وزمین کی درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر
کہڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑنی کو اور نماز مین بہی برابر جماعت کرتی ہین شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور
تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑہنی مین جیسی شہد کی مکہی کی آواز یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نقل کی یہ دارمی نی ساتہ تہوڑی تغییر کی **وعن**
عبد اللہ بن سلام قال مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد وعیسی بن مریم یدفن معہ قال ابو مودود وقد بقی فی البیت موضع قبر رواہ الترمذی
اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ لکہی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت صلعم کی اور یہ بہی لکہا ہوا ہی کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیے جاینگی
آنحضرت صلعم کی ساتہ اونکی حجری مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویون مین سی ہین تحقیق باقی رہی گہر مین یعنی عائشہ رضہ کی حجری مین کہ جہان آنحضرت صلعم
مدفون ہین ایک قبر کی جگہ یہان نقل کی ترمذی نی **ف** عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی مین وہان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کے
دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اونکا یہ تہی اور ضروری ہی بہتون نی جو کہ حجرۂ شریف مین داخل ہوئی ہین کہ دیکہین اونہون نی تین قبرین اسطرح
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر اونسی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت صلعم کی اور سر عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا مقابل
پشت ابو بکر رضہ کی اور ایک قبر کی جگہ پہلو مین عمر رضہ کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام بعد اوترنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور رہنا اونہی پہر آوینگی
اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹہا کر لیجاوینگی مدینہ مین پس دفن کیے جاوینگی حجرۂ شریفہ مین حضرت عمر رضہ کی پہلو مین پس ہونگی
وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامۃ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اہل السماء فقالوا یا ابا
عباس بم فضلہ اللہ علی اہل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاہل السماء ومن یقل منہم انی الہ من دونہ
فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظلمین وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انا فتحنا لک فتحا مبینا
لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال قال اللہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان
قومہ لیبین لہم فیضل اللہ من یشاء الایۃ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ارسلناک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس
روایت ہی ابن عباس رضہ سی کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر
کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتہ فضیلت دی حق تعالی نی آنحضرت صلعم کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رضہ نی کہ یون فضیلت دی
کہ بیشک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتون کو یہ کلام اور جو کوئی کہی فرشتون مین سی تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی مین دینگی ہم
دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذرین **ف** ح یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیی اسطرح کا سخت اور دبدبہ اور ہیبت
کی ساتہ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت ت اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی اور رحمت کی ساتہ کہ تحقیق
ہمنی کہولدیا تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کی صاف کہولدینا کہ سنہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیی خدا تعالی گناہ تیری
جو پہلی گذری اور جو پیچہی آوین ف ح اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہ دون ہین یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا
ہی یعنی اگر گناہ ہون آقا جب غلام سی خوش ہوتی ہین تو کہتی ہین یعنی سب تیری گناہ بخشدیی جو کچہ کری تو تجہپر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام
بیگناہ ہو ت کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس رضہ نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین
بہیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتہ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور

فرمایا اللہ تعالی نے حضرت محمد صلعم کے لیے اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو مگر تمام لوگون کیلیے پس رسول کیا خدا تعالی نے آنحضرت کو جن اور آدمیونکی طرف
ف ہے اور خاص کرنا آدمیون کا آیت مین اسلیے ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم آدمیونکی ہی تخصیص عرب کی جیسے کہ
بعضے اہل کتاب کہتی تھی باطل ہوجائی اور سوا اسکے آیات اور احادیث مین بہت ہین اسلیے کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بھی **وعن ابی ذر**
الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء
مکۃ فوقع احدھما الی الارض وکان الاخر بین السماء والارض فقال احدھما لصاحبه اھو ھو قال نعم قال
فزنه برجل فوزنت به فوزنته ثم قال زنه بعشرۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنه بمائة فوزنت بھم فرجحتھم
ثم قال زنه بالف فوزنت بھم فرجحتھم کانی انظر الیھم ینتثرون علی من خفة المیزان قال فقال احدھما
لصاحبه لو وزنته بامته لرجحھا رواھما الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیونکر جانا آپنی کہ
تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس دو فرشتی اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کی ایک جانب مین تھا پس اوتر آیا
ایک اون دونون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نی اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی
وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نی کہ پھر ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ پس تول اسکو
اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتھ اسکی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتھ سو غالب آیا مین اوسپر پھر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتھ پس تولا گیا مین
اونکی ساتھ پس غالب آیا مین اونپر پھر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتھ پس تولا گیا مین اونکی ساتھ سو اونپر بھی غالب ہا پھر کہا تول اسکو ہزار کی ساتھ پس
تولا گیا مین اونکی ساتھ بھی سو اونپر بھی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکھتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجھپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی
یعنی جس پلڑی پر وہ تھی ایسا وہ بسبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تھا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تھی کہ مجھپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نی
اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتھ تو بیشک غالب آوی یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نی
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا
بھا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجھپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی
یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تھی بہرصورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ امت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم
امر نہین کیے گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی وصفاته صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون اور مذکور ہین اور
انبیاء علیہم السلام کی زبانون پر وسنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکی دادا عبدالمطلب نی رکھا اور جب پوچھی
کہا کسینی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا اور اجداد کی نام پر کیون نرکھا اور یہ نام ہرگز ہماری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہ نام اسکا مین نی
اس امید پر رکھا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین مین
اور آیا ہی کہ عبدالمطلب نی خواب مین دیکھا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹھ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین
اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتھ متعلق ہین پس یہ خواب انکی کسی
کہا او سو اونکی تعبیر دی کہ اونکی نسل سی ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابعدار ہونگی اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان اور زمین مین پس نام رکھا

محمد نام رکھا اور آنحضرتؐ کی والدہ آمنہ نے بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ تجھکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنے تو نام اوسکا محمد رکھیو
اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ کی پیدا ہونے سے پہلے کسیکا یہ نام نہ تھا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اوسکا محمد
ہو چار شخصوں نے اپنے بیٹوں کا نام محمد اسی آرزو میں رکھا کہ شرف نبوت سے مشرف ہوں لیکن یہ چار نام بھی آنحضرتؐ کے نام سے پہلے نہیں ہو سکتے
کیونکہ آنحضرتؐ کا نام سنکر یہ نام رکھتے تھے اور مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہے کہ القاب اور نام آنحضرتؐ کے قرآن مجید میں بہت آئے ہیں سو بعضے عالموں نے
ننانوے نام جمع کیے ہیں موافق اسماء الٰہی کی اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل و علا نے تیس نام اپنے ناموں میں سے اپنے حبیب کے لیے خاص کیے ہیں
بعضوں نے کہا ہے کہ جب تلاش کیے جاویں آنحضرتؐ کے نام پہلی کتابوں میں اور قرآن اور حدیث میں تو تین سو ہوتے ہیں اور چار سو بھی آئے ہیں اور
قاضی ابوبکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کے بڑے عالموں میں سے ہیں کہا بعضے صوفیوں نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور اوسکے حبیب کے بھی
ہزار نام ہیں مراد اوصاف ہیں اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہے اور سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرتؐ کے ناموں میں تالیف کی ہے اور طیبی نے یہ نام ذکر کیے
اور شرح کی اور مؤلف نہیں لایا مگر کئی نام دو حدیثوں میں اور مراد آنحضرتؐ کی صفات سے بیان احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرتؐ کی
اخلاق اور باطن کی خصلتوں کا بیان اس باب میں ہوگا اللھم صل علی محمد وسلم بعدد جمالک الحسنی بعدد کل معلوم لک وعلی آلہ وصحابہ واتباعہ اجمعین

الفصل الاول

فصل پہلی عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد
وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ
روایت ہے جبیر سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرتؐ سے فرماتے تھے کہ تحقیق میرے لیے نام ہیں یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہے اور دوسرا احمد ف یعنی بعض روایتوں میں
محمود بھی آیا ہے اور مشتق حمد سے ہیں محمود تعریف کیا گیا ذات و صفات کی دنیا اور آخرت میں اور محمد بہت تعریف کیا گیا بے حد و بے شمار اور احمد سب سے زیادہ
تعریف کیا گیا اگلے پچھلوں میں اور حق تعالیٰ کی پہلی کلام میں یا اپنے مولا کی بہت تعریف کرنیوالا کہ جو کسی کو معلوم نہیں جیسے مقام محمود میں ہوگا اور لگا ہوویگی
اونکی بھی لواء حمد ت اور میرا نام ماحی ہے یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہے اللہ میری دعوت کے سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبروں کی دعوت کی اور
نام میرا حاشر ہے کہ اوٹھائے جائینگے اور جمع کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر یعنی اول میں قبر سے اوٹھونگا پھر اور لوگ میرے پیچھے اور نام میرا عاقب ہے اور عاقب
وہ ہے کہ نہووے پیچھے اوسکے کوئی نبی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف عاقب کے معنی ہیں پیچھے آنیوالا اور مراد نبیوں کے پیچھے آنیوالا ہے وعن ابی موسی الاشعری رضی
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ
ونبی الرحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لیے اپنی ذات
شریف کے اپنے نام پس فرمایا میں ہوں محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچھے آنیوالا سب پیغمبروں کے اور حاشر کہ معنی اسکے اوپر کی حدیث میں مذکور ہوئے اور نبی توبہ کا
ف یعنی ساری خلقت نے آنحضرتؐ کے ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرتؐ کا نام اسی لیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکھتے تھے اور بعض
کی توبہ آپ کی امت میں مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتوں کے کہ بغیر قتل اور سزا کے قصور اونکا نہ معاف ہوتا تھا اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن
میں وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نقل کی مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون
کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعجب نہیں کرتے تم کہ کیونکر باز رکھا مجھسے خدا تعالیٰ نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتے ہیں
مذمم کو اور میں محمد ہوں ف یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرتؐ کو مذمم کہتے تھے کہ معنی میں نقیض محمد کے ہیں یعنی مذمت کیا گیا اور آپ کا یہ نام لیکر

آپ کو جادوگر کہتے اور بعض طعن کرتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ مذمم کو کہا اور لعن طعن مذمم کو کرتی ہیں اور میں مذمم نہیں ہوں بس کیا ہی اللہ تعالی نے انکی بد کہنا اوسی بچایا مجھکو نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شمط مقدم رأسه ولحيته وكان اذا ادهن لم يتبين واذا شعث رأسه تبين وكان كثير شعر اللحية فقال رجل وجهه مثل السيف قال لا بل كان مثل الشمس والقمر وكان مستديرا ورأيت الخاتم عند كتفه مثل بيضة الحمامة يشبه جسده رواه مسلم

اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئی تھی کچھ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑھی کی اگلی جانب میں اور جب تیل لگاتی تھی تو ظاہر نہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تھی سر مبارک کی بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی ف ح اسلیے کہ تیل لگانی سی بال مجتمع ہو جاتی ہیں پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تھی ظاہر نہوتی تھی اور پراگندگی اور ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتی ہیں پس معلوم ہونی لگتی ہیں سفید سیاہ میں سی اور آنحضرت کی سر اور ڈاڑھی میں سفید بال بیس سی زیادہ نتھی بڑہاپی میں اور بعضی روایتوں میں ہی کہ آپ میں سترہ اور تھی آنحضرت بہت بالوں والی ڈاڑھی کی ف ح یعنی ڈاڑھی آپکی گھنی تھی ہلکی نتھی جیسی اور روایت میں کث اللحیہ آیا ہی اور حضرت کی ڈاڑھی شریف کی درازی میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور صحابہ عظام میں سی لانبی ڈاڑھی کی منقول ہی چنانچہ آیا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑھی تھی اونکا تمام سینہ کندہوں تک بھر رہا تھا اور لکھا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی ڈاڑھی لمبی چوڑی تھی اور ابن عمر رضی سی آیا ہی کہ قبضہ سی زیادہ نرکھتی تھی غرض کہ ڈاڑھی ایک مشت سی کم رونہیں اور زیادہ میں روایات اور آثار مختلف آئی ہیں ف پس کہا ایک مرد نی یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیہ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی میں لیکن چونکہ یہ وہم تھا طول کو بھی کہا جابر نی نہ بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کی اور تھا چہرہ مبارک آپکا گرد ف ح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث میں آیا ہی مثل القمر اور ایک میں آیا ہی وکان وجہہ مثل قطعۃ قمر اور ایک اور میں آیا ہی کہ چمکتا تھا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودہویں رات کا چاند اور ایک روایت میں آیا ہی کہ ہوتا تھا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تھا صورت دیوار کا چہرہ شریف میں سو سب تشبیہیں ہیں کہ تشبیہ دینی والوں نے اپنی فہم کی موافق تشبیہ ف کی دی ہیں وگرنہ آنحضرت کی جمال باکمال کی ابہت و جلالت اور حسن و ملاحت سی کوئی چیز مشابہت نہیں رکھتی بیت

کسی بحسن و ملاحت بیار مانرسد ✽ ترا درین سخن انکار کار مانرسد ✽ ہزار نقش برآید ز کلک صنع ولی ✽ یکی بخوبی نقش نگار مانرسد ✽ صلی اللہ علیہ وسلم علی حبیبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ

اور جاننا چاہیی کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہیں تھا کہ آفتاب اور چاند او آئینہ کی تشبیہ سی ہم جانی اسکا اسلیے کہ صفت میں آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہیں تھا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ ف ت اور دیکھا میں نی مہر نبوت کو شانہ کی پاس ف ح اور ایک روایت میں ہی درمیان دونوں شانوں کی سر تقریب یہ بائیں شانہ کی پاس تھی ف ت مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول تھا بہت رکھتا تھا رنگ اور اس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کی ساتھ اور تمام بدن کا سا اور کچھ تھوڑی گوشت اوبہرا ہوا تھا نہ طرح تھا مطلب یہ ہی کی جیسی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں شانوں کی درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا تھا بلند ہوا تمام اجزای بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی ہیں تو یہ تسمیہ کی برہی تھی تمام ہوئی ایک کام رکھا گیا ہی کی زیری یعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابوں توریت و انجیل وغیرہ میں موجود تھا اور انبیا علیہم السلام خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ میں بشارت دیتی تھی تو یہ پتا بتلاتی تھی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک میں وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تھا کہ اوسکی داہنی ہاتھ میں نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اونکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا دونوں شانوں کی درمیان ہی اور یہ نشان جیسی ابھرا ہوا گوشت تو تغیر اور تبدیل سی محفوظ رہی اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ اوس میں لکھا ہوا تھا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور یہ ہو

تاہی کہ اوس ہی ایسا نور چمکتا تہا کہ آنکھ کو خیرہ کرتا تہا اور اوسکو تشبیہ لوگون کی آنکھون کی تپلی تہا ہی کی چیز کی ساتہ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کے
لیکن حقیقت اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی تہا اور تہی سوای حق تعالی کی کوئی اوسکو نہین جانتا نقل کی یہ مسلم نی وعن عبد اللہ بن سرجس
قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وأكلت معه خبزا ولحما أو قال ثريدا ثم درت خلفه فنظرت إلى خاتم النبوة
بين كتفيه عند ناغض كتفه اليسرى جمعا عليه خيلان كأمثال الثآليل رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہا کہ دیکہا مین نی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مین نی اونکی ساتہ روٹی اور گوشت یا کہا مین نی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوربہ مین بہیگی ہوئی پہر گیا مین
آنحضرت کی پیچہی پس دیکہا مین نی مہر نبوت کیطرف آنحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین اونکی بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مٹہی کی یعنی
ہیئت مین جیسی کہ ایک حدیث مین تہا مانند انڈی کی اور سیاہ تل تہی مانند مسون کی نقل کی یہ مسلم نی وعن ام خالد بنت خالد بن سعيد
قالت أتي النبي صلى الله عليه وسلم بثياب فيها خميصة سوداء صغيرة فقال ائتوني بأم خالد فأتي بها تحمل فأخذ
الخميصة بيده فألبسها قال أبلي وأخلقي ثم أبلي وأخلقي وكان فيها علم أخضر أو أصفر فقال يا أم خالد هذا سناه وهي بالحبشية
حسنة قالت فذهبت ألعب بخاتم النبوة فزبرني أبي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
دعها رواه البخاري اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کی سی کہا اوس نی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک
کملی تہی کالی چہوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹہا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تہی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتہ مین
پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہ دعا دیتی تہی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو
کپڑی بہت پرانی کری تو اور تہی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ لغت
حبش مین ہی یعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہ کہیلتی تہی مہر نبوت سی یعنی جیسی عادت چہوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجہکو
ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سی چہوڑ دی اسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نی وعن أنس قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير وليس بالأبيض الأمهق ولا بالآدم
وليس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله على رأس أربعين سنة فأقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر
سنين وتوفاه الله على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء وفي رواية يصف
النبي صلى الله عليه وسلم قال كان ربعة من القوم ليس بالطويل ولا بالقصير أزهر اللون وقال كان شعر رسول الله
صلى الله عليه وسلم إلى أنصاف أذنيه وفي رواية بين أذنيه وعاتقه متفق عليه وفي رواية للبخاري قال كان
ضخم الرأس والقدمين لم أر بعده ولا قبله مثله وكان سبط الكفين وفي أخرى له قال كان شثن القدمين والكفين
اور روایت ہی انس سی کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت ٹہنگنی تہی یعنی معتدل قد تہی لیکن مائل بہ درازی اور یہ جو آیا ہی
کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سی زیادہ لمبی دکہائی دیتی تہی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تہی تو یہ سبب درازی قد کی
نہ تہا بلکہ سبب کثرت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہ معجزہ تہا اور نہ تہی آنحضرت نہایت سفید کہ مانند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی
اور نہ نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تہی اور نہ تہی آنحضرت کی بال بہت پیچیدہ گہونگر والی جیسی حبشیون کی ہوتی ہین
اور نہ بالکل سیدہی لٹکتی ہوئی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونون کی تہی اور اوٹہایا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس برس کی [illegible]

کی آنحضرتؐ نے مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نے حضرتؐ کو ساٹھہ برس تمام ہونی پر **ف** دس برس کا رہنا
حضرتؐ کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہی کہ کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنی مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سی آنحضرتؐ کی عمر شریف تریسٹھہ برس
کی ہوتی ہی اور یہان ساٹھہ برس کہا ہیں تو جیہ اسکی یہ ہی کہ راوی نی اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھہ کو ساٹھہ اور
اور یہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین ت اور حالانکہ تھی آنحضرتؐ کی سر مبارک اور ڈاڑہی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہی
کہ روایت ہی انس سی درحالیکہ وصف کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھی آنحضرتؐ میانہ قد قوم مین کہ نہ تھی دراز اور نہ ٹھنگنی روشن اور چمکتا
ہوا رنگ اور کہا انس نی کہ تھی بال آنحضرتؐ کی آدہی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کی درمیان مین تھی نقل کی بخاری اور مسلم نی
ف اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لو تک اور ایک روایت مین ہی کندہونکی پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال
کی ہی کبھی جو کنگھی کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تھی نہین تو چھوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالون کی کترنی سی تو دراز ہو جاتی
اور جب کترتی تھی تو چھوٹی ہو جاتی تھی اور اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ کبھی بال کترتی تھی کہ منڈوانا بالون کا سوای حج اور عمرہ کی
نہین ہوا واللہ اعلم **ترجمہ** اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انس نی تھی آنحضرتؐ بڑی سر کی اور موٹی قدمون کی **ف** یعنی پانو مبارک
پُر گوشت تھی کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری
او عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہی اور نشان کم عقلی کا **ترجمہ** نہین جانتا مین کسی کو اونکی بعد اور نہ اونکی پہلی اونکی مانند
اور تھی آنحضرتؐ فراخ ہتھیلیونکی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نی تھی آنحضرتؐ کی دونون قدم اور ہتھیلیان موٹی اور پُر گوشت **ف**
یعنی مردونکی لیے یہ ممدوح ہی کہ علامت ہی قوت اور شجاعت کی اور عورتون کی لیے مذموم اور موٹا ہونا اعضای شریف کا مراد ہی خلقت مین سختی جلد کی
کیونکہ جلد مبارک حریر سی زیادہ نرم تھی **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ
شَعَرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ
اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ
اور روایت ہی براء سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد و قامت اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونون مونڈہون کی یعنی فرق آنحضرتؐ کی
دونون مونڈہونمین بہت تھا اور اس سی فراخی سینہ کی بھی لازم آتی ہی تھی آنحضرتؐ کی بال پہونچتی اونکی کانون کی لو کو دیکہا مین نے
آنحضرتؐ کو سرخ جوڑی مین کہ ازار اور چادر مین کی تھی **ف** اور مراد سرخ سی یہ ہی کہ اوسمین سرخ خط تھی اسطرح محققون نی تحقیق کیا ہی اور سرخی
بہی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اوسمین سبز اور زرد خط تھی **ترجمہ** نہین دیکہا مین نی کوئی چیز کبھی آنحضرتؐ سی بہتر نقل کی بخاری اور
مسلم نی اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براء نی نہین دیکہا مین نی کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی بال
قریب پہونچتی تھی اونکی مونڈہونکی فراخی تھی درمیان دونون مونڈہونکی نہ تھی حضرتؐ لمبی اور نہ پست قد **ف** آدمی کی بالون کی تین نام ہین
جمہ بضم جیم اور تشدید میم اور لمہ بکسر لام کی زیر اور تشدید میم سی اور وفرہ واو کی زبر اور فا کی جزم سی پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سی گذر جائین اور جمہ کندہی تک
پہونچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہونچی اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بال کی بھی آتا ہی **وعن** سماک بن حرب عن
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ
عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سماک بن حرب سی اونہون

نقل کی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن ف ح اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہے مردوں کی بیچ اور تنگ دہنی کو مردوں کی بیچ عیب جانتے ہیں اور بعضی مراد رکھتے ہیں کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت ترجمہ اور حضرتؐ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کی ڈوری چھوٹی ہوئی کم گوشت ایڑیاں کہا گیا واسطے سماک کی کہ راوی اس حدیث کا ہے کیا ہیں معنی ضلیع الفم کی کہا اونہوں نے بڑے منہ والے کی ہیں کہا گیا کیا ہیں معنی اشکل العینین کی کہا سماک نے دراز شگاف آنکھ کی ف ع کہا ہے علمانے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنوں میں خطا ہے اور ٹھیک یہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت اسی پر اتفاق رکھتے ہیں ت کہا گیا سے کہ کیا ہیں معنی منہوس العقبین کی جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کی نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی الطفیل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابیض ملیحا مقصدا رواہ مسلم اور روایت ہے ابو طفیل سے کہا اوس نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تھے اوسط یعنی قد میں اور جسم میں اور سب صفتوں میں وعن ثابت قال سئل انس عن خضاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لم یبلغ ما یخضب لو شئت ان اعد شمطاتہ فی لحیتہ وفی روایۃ لو شئت ان اعد شمطات کن فی راسہ فعلت متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انما کان البیاض فی عنفقتہ وفی الصدغین وفی الراس نبذ ت اور روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچھی گئی انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنے سے پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرتؐ نہ پہونچے تھے اوس عمر کو کہ خضاب لگاویں ف ح یعنی آنحضرتؐ کی سفید بال تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتے تھے بادی النظر میں جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ بڑہاپا خالص نہ تھا بلکہ ہنوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدائے بڑہاپے میں ہوتا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ کان شیبہ احمر ت اگر چاہتا میں کہ گن لوں سفید بال آنحضرتؐ کی کہ ڈاڑھی شریف میں تھے تو البتہ گن لیتا میں اونکو اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر چاہتا میں کہ گن لوں بال سفید کہ تھے آنحضرتؐ کی سر مبارک میں تو کر سکتا تھا میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کی یہ ہے کہ کہا انس نے نہ تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرتؐ کی اور کنپٹیوں اونکی کی اور سر مبارک میں کچھ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازہر اللون کان عرقہ اللؤلؤ اذا مشی تکفأ وما مسست دیباجۃ ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن و چمکتے رنگ کی گویا کہ قطرہ اونکی پسینے کی موتی تھے یعنی ہیئت میں اور صفائی اور چمک میں جب راہ چلتے تھے آنحضرتؐ تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے نشیب میں آتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ اوٹھاتے تھے پاؤں بقوت و صلابت جیسے کہ عادت قویوں اور دلیروں کی ہوتی ہے نہ یہ کہ پاؤں زمین پر گھسیٹتے چلیں اور نہیں چھوا میں نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہے کپڑے ریشمی سے اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے اور نہ سونگھا میں نے کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ام سلیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یأتیہا فیقیل عندہا فتبسط نطعا فیقیل علیہ وکان کثیر العرق فکانت تجمع عرقہ فتجعلہ فی الطیب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلیم ما ہذا قالت عرقک نجعلہ فی طیبنا وہو من اطیب الطیب وفی روایۃ قالت یا رسول اللہ نرجو برکتہ لصبیاننا قال اصبت متفق علیہ اور روایت ہے ام سلیم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتے تھے ام سلیم کے یہاں اور اونکے پاس قیلولہ کرتے یعنی دوپہر کو استراحت کرتے پس بچھاتیں ام سلیم ایک چھوٹا چمڑے کا اوپر آنحضرتؐ سوتے ف ع کہتے ہیں کہ ام سلیم آنحضرتؐ کی محرموں میں سے تھیں دودھ کی سبب یا نسب کی سبب ورنہ نامحرم کی پاس کاہیکو آنحضرتؐ سوتے اور یہاں ہیں انس کی کہ جو خادم حضرتؐ کی تھے

اور

اور عاقلہ اور فاضلہ تھیں عورتوں میں سے اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تھا یعنی جیسی کہ آنحضرتؐ تھی کثیر العرق اس لئے کہا کہ تھیں ام سلیم پسینا آپ کا او
ملاتیں اوسکو اپنی عطر اور خوشبویوں میں پس جب دیکھا آنحضرتؐ نے کہ لیتی ہیں وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہے تو یہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نے
کہ پسینا تمہارا ہم ملاتی ہیں ہم اسکو اپنی خوشبویوں میں اور پسینا تمہارا خوشبوتر ہیں خوشبویوں سے ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا ام سلیم نے
کہ یا رسول اللہ صلعم امید رکھتی ہیں ہم اسکی برکت کی اپنی چہوٹون کی لیے یعنی اونکی بدن اور منہ پر ملتی ہیں تو اوسکی برکت کی سبب بچیں بلاؤں سے فرمایا
آنحضرتؐ نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلاة الاولى ثم خرج الى اهله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل يمسح خدى احدهم واحدا واحدا
واما انا فمسح خدي فوجدت ليده بردا او ريحا كانما اخرجها من جونة عطار رواه مسلم وذكر حديث
جابر سموا باسمي في باب الاسامي وحديث السائب بن يزيد نظرت الى خاتم النبوة في باب احكام المياه
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑہی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی پہر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گہر کے لوگوں کی طرف
اور میں بہی اونکے ساتھ نکلا پس آگے آئے آنحضرتؐ کی لڑکے پس شروع کیا آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ پہیرنا دونوں رخساروں ایک ایک کی پر اور پہیرا میرے
دونوں رخساروں کو بہی ف ع لفظ خدی یہاں دال کی زیر سے اور ی کی جزم سے ہے بلفظ مفرد اور بعضی نسخوں میں یہاں بہی بلفظ تثنیہ ہے
دال کی زبر اور ی کی تشدید سے یعنی چہوئے میرے دونوں رخساروں کو اور ملا علی نے عکس اسکا لکہا ہے کہ اکثر نسخہ میں بصیغہ تثنیہ ہے اور ایک نسخہ میں
مفرد ہے ارادہ جنس کی سے پس پائی میں نے آنحضرتؐ کے ہاتھ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرتؐ نے نکالا تہا ہاتھ عطار کی ڈبے میں سے ف ع
اس حدیث میں بیان ہے حضرتؐ کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذاتہ ہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگاویں اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بہی لگاتے
تہے تا بہت خوشبودار ہوں واسطے ملاقات ملائکہ کے اور لینے وحی کے اور ہمنشینی مسلمانوں کے سے اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سر اوسکا ہے
سموا باسمی بیچ باب اسامی کے اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سر اوسکا ہے نظرت الی خاتم النبوة بیچ باب احکام المیاہ کے یعنی اور مصابیح میں
اس باب میں دونوں حدیثیں مذکور ہیں

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** علی بن ابی طالب قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل ولا بالقصير ضخم الراس واللحية شثن الكفين والقدمين مشربا
حمرة ضخم الكراديس طويل المسربة اذا مشى تكفأ تكفؤا كانما ينحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله
عليه وسلم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا کہ تہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے اور نہ ٹہنگنے یعنی بلکہ میانہ قد تہے بڑے سر اور گہنی ڈاڑہی کی پر گوشت تہیں ہتہیلیاں ہاتہوں کی اور پاؤں مبارک رنگ آپکا
سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑ ہڈیوں کی لمبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر لمبی تہی جب چلتے تہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تو آگے کی جانب جہکتے ہوئے چلتے گویا نشیب میں اوترتے ہیں بلندی سے ف ع مقصود یہ ہے کہ زور سے چلتے تہے چلنا قوی کہ اوٹہاتے تہے پاؤں مبارک
زمین سے بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ بطریق تواضع کی چلتے تہے نہ بطور تکبر اور اترانے کی ترجمہ نہیں دیکھا میں نے پہلے
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پیچھے وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص بہیجے اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہے **وعنه** كان اذا وصف النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يكن بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد
وكان ربعة من القوم ولم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم وكان في الوجه

تدویر ابیض مشرب ادعج العینین اھدب الاشفار جلیل المشاش والکتد اجرد ذو مسربۃ شثن الکفین والقدمین اذا مشی تقلع کانما یمشی فی صبب واذا التفت التفت معا بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین اجود الناس صدرا واصدق الناس لھجۃ والینھم عریکۃ واکرمھم عشیرۃ من راٰہ بدیھۃ ھابہ ومن خالطہ معرفۃ احبہ یقول ناعتہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی

اور روایت ہی علی ابن ابی طالب سی کہ تھی جب وقت وصف بیان کرتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتی تھی آنحضرت صلعم بہت لنبی اور نہ بہت چہوٹی اور تھی میانہ قد لوگون مین اور نہ تھی بہت مڑی ہوئی بالون کی نہ سیدہی بالون کی تھی بال کچہ مڑی ہوئی اور نہ تھی پر گوشت روی مدور جمع ہوا اور نہ کوتہ روی مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تھی روی مبارک مین کچہ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونون آنکہین بہت اور دراز پلکین موٹی سری ہڈیون کی ف ح کتد ت کی زبر اور زیر سی جگہ اجتماع دونون شانون کی یعنی درمیان دونون شانون کی جو جگہ ہی وہ بہی موٹی اور پر گوشت تہی ت نہ تھی بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالون کی سینہ سی ناف تک تھی ف ح ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن شریف پر سوای مسربہ کی بال نہ تھی لیکن اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ سوای مسربہ کی بہی بعضی جگہ بال تھی مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیون اور پہنچون کی پس اجرد مقابل اشعر کی ہی اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہون پس اجرد وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال نہون ترجمہ پر گوشت ہاتہون کی اور قدمون کی جب راہ چلتی اوٹہاتی پاؤن کو ساتہ قوت کی گویا اوترتی ہین بلندی سی پستی مین اور جب منہ پہیرتی داہنی یا بائین تو پہیرتی تمام بدن شریف کو اور بالکل توجہ کرتی ف ح یعنی نظر چورا کر نہ دیکہتی تہی متکبرون کی طرح اور بعضون نی کہا مراد یہ ہی کہ کہڑی کہڑی گردن نہ پہیرتی تہی داہنی بائین جب دیکہتی کسی چیز کی طرف جیسی کہ ہلکی لوگ کرتی ہین ولیکن منہ کرتی اودہر باطمینان یا بیٹہہ پہیرتی باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان مین مہر نبوت تہی اور وہ ختم کرنیوالی نبیون کی تہی بڑی سخی تہی لوگون مین از روی سینہ کی ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان اور رغبت سی تہی نہ سنانی اور دکہانی کو اور ملا علی نی اسکی یہ معنی لکہی ہین کہ اجود یا تو جود سی ہی جیم کی زبر سی یعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیری سی نہین ملول اور تنگ ہوتی تہی امت کی ایذا سی اور جفا اعراب سی اور یا اجود جود سی ہی جیم کی پیش سی یعنی دینی کی ضد بخل کی یعنی بخل نہین کرتی تہی کسی چیز مین نہ مال کی دینی مین اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتلانی مین پس معنی یہ ہونگی کہ سخی تہی لوگون کی نہی از روی دل کی ترجمہ اور بہت سچی تہی لوگون مین از روی زبان کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تہی یعنی کلام کرتی تہی مخارج حروف سی جیسا کہ چاہیی اور بہت نرم تہی لوگون مین از روی طبیعت کی اور بزرگ تہی لوگون مین از روی قوم وقبیلہ کی جو کوئی دیکہتا اونکو یکایک ڈرتا تہا اوس ہیبت ناک ہوتا تہا اونسی اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اختلاط کرتا تہا اور صحبت رکہتا تہا پہچان کر دوست رکہتا اونکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈرجاتا اونسی بسبب وقار کی اور جب بیٹہتا اونکی پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا تو نہایت دوست رکہتا اونکو ترجمہ کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنیوالا کہ نہین دیکہا مین نی پہلی وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلی موت اونکی کی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نی وعن جابر ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یسلک طریقا فیتبعہ احد الا عرف انہ قد سلکہ من طیب عرفہ او قال من ریح عرقہ رواہ الدارمی

اور روایت ہی جابر سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چلتی کسی راہ مین پس پیچہی آتا جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت تحقیق تشریف لیگئی ہین اس راہ سی بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح عرف عین کی زبر اور رای کی جزم سی اور عرق ہی آخر مین کی

بوی

ہوئی خوشبو یا ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوئی خوش پر آتا ہے جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے شگفتہ ہوتی تھی ہوا اور اس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اور اس سے پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف لے گئے ہیں اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی مترجم یا کہا جابر نے یعنی بجای من طیب عرقہ کی کثرت سے ہے من ریح عرقہ قاف سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو بھی یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہے اور آل دونوں کا ایک ہے **وعن ابی عبیدۃ** بن محمد بن عمار بن یاسر قال قلت للربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت یا بنی لو رأیته رأیت الشمس طالعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسر کی سے کہا میں نے واسطے ربیع بیٹی معوذ بن عفراء صحابیہ کی کہ بیان کر تو ہمارے لیے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا وجیہ اور جلال اور نورانیت رکھتی تھی کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ہو احسن عندی من القمر رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبھی دیکھتا طرف چاند کی اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنی اوس میں خط سرخ اور سفید تھے پس ناگہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوب تھے نزدیک میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد میں چاند سے ف ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نے جو کہا نزدیک میرے یہ واسطے ظاہر کرنے استلذاذ و ذوق اپنے کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تھے چاند سے واقع میں اور سب محبوبان کے نزدیک ہے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن ابی ہریرۃ** قال ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ وما رأیت احدا اسرع فی مشیہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجہد انفسنا وانہ لغیر مکترث رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہے اونکے چہرہ مبارک میں اور نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو اپنے چلنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحقیق ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنی نفسوں کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پروا کرنے والے تھے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی بے تکلف بغیر پروا آسانی سے بطور خود چلتے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور مشقت کھینچتے اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ پہنچتے اور وہ آسانی اور بے تعب آگے سب سے چلتے **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما وکنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس باکحل رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے نہ تھے یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانے کی اور تھا میں جس وقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکھوں میں سرمہ دیا ہوا ہے حالانکہ نہ تھی سرمہ دی ہوئی ف ح تا کہ بسبب خلقت کی سرمگین آنکھوں میں بیت بیان سرمہ کردہ خانہ مردم دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ ناکردہ مترجم نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ رواہ الدارمی

روایت ہی ابن عباس سی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی **ف** ح بیچ ان دانتون مین کچہ فرق تہا دانتون کے نام مین دو دانت آگی کی اوپر کی اور نیچی کی جو ہین یا دکو ثنایان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ ادنکی دونون طرفون مین ہین ادنکو رباعیات رکی زبری کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہی کہ یہ فرق اوپر کی ثنیین مین ہی تہا اور نیچی کی مین بہی یہ مخصوص اوپر کی ثنیین مین ترجمہ جب کلام کرتی آنحضرت دیکہا جاتا کچہ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتون سی نقل کی یہ دارمی نی **وعن** کعب بن مالك

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تہی ہم پہچانتی اسکو **ف** ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک اونکی کی حاصل اس جملہ کا یہی کہ یہ پہچاننا مجہی کو خاص تہا بلکہ ہم سب پہچانتی تہی ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس اَنَّ غُلَامًا

يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اُنْشِدُكَ بِاللهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی کا خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کی کہ پڑہتا تہا توریت یعنی کچہ توریت مین کا پڑہتا تہا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہمارے یہان سورہ یٰس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای یہودی پوچہتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسیٰ پر آیا پاتا ہی تو توریت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا **ف** ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج یعنی بعثت کی ہو یعنی نبی ہونا میرا زمان یا مکان اوسکا اور نعت اور صفت کی معنی ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری ترجمہ کہا اوس یہودی نی کہ نہین پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرر ہی قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی ہین آپ کی لیی توریت مین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کی پس فرمایا آنحضرت نی اپنی یارون کو کہ اوٹہا دو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سی اور والی ہو تم اپنی بہائی کی یعنی اس اسلام کی بہائی کی اور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا سر انجام کرو نقل کی بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بہیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کی لیی کہ بہیجا ہی اوسکو اللہ نی تمہاری لیی بطریق تحفہ کی پس جسنی قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب پایا ہوا اور جسنی نہ قبول کیا نامید اور ٹوٹی والا ہوا مقصود اس حدیث کا شامل اس آیت کی ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور سوی تعظیم و تکریم اس امت کی بہی ہی ایسی کہ تحفہ تکریم کی لیی بہیجا جاتا ہی ترجمہ نقل کی یہ دارمی نی

اور بیہقی نے شعب الایمان میں **باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم**
یہ باب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقوں اور عادتوں کی بیان میں ف ح جب فارغ ہوا مؤلف بیان کرنے صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سے کہ اوسکو صورت وخلق کہتے ہیں خ کی زبر سے چاہا کہ ذکر کرے صفات باطن شریف کو اوسکو سیرت وخلق کہتے ہیں خ کی پیش سے اور لام کو پیش بھی آیا ہے اور جزم بھی اور مراد اوس سے مہربانی ہے اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہے شین کی زیر سے یعنی طبع اور خو اور عادت کی **الفصل الاول** فصل پہلی

عن انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف ولا لم صنعت ولا الا صنعت متفق علیہ

روایت ہے انس رضی سے کہا خدمت کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس ف ح مسلم کی روایت میں ہے نو برس جن ایام میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ میں آئے ماں انس کی اور بعضی ناتے والے اونکی انصار میں سے اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت میں لائے اور خدمت میں چھوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کے تھے آپس میں اختلاف ہے پس انس نے دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت صلعم کی مدینہ میں تھی خدمت آپ کی کی پس انس کہتے ہیں کہ مدت خدمت میں ترجمہ نہیں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اف ف ع ح لفظ اف ساتھ پیش ہمزہ کی اور زیر فے مشدد کی اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ف کی اور ایک نسخہ میں ساتھ تنوین مکسورہ کی ایک کلمہ ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر کراہت اور بیزاری اور دل تنگی کی اوپر دیکھنے ایک امر مکروہ کی ترجمہ اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو کہ کیوں یہ کام کیا تونے اور نہ فرمایا کہ کیوں نہ کیا تونے یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی اگر کچھ کام کیا میں نے تو یہ نہ فرمائے کہ کیوں کیا تونے اور اگر کچھ کام نکیا میں نے اور حکم کیا تھا مجھکو اوسکی کرنے کا تو یہ نہ فرماتے کہ کیوں نہ کیا تونے یہ کام اور یہ دنیا کی امور میں تھا نہ امور دین کی میں طیبی کہ نہیں جائز ہے ترک کرنا اعتراض کا اوس میں اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طیبی نے کہا کہ انس نے یہ تعریف اپنی کی ہے کہ ہرگز میں نے ایسا کام نہیں کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجھپر متوجہ ہو اور یہی اول انسب اور اوفق ہے ساتھ مقام کی

وعنه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذہب وفی نفسی ان اذہب لما امرنی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت حتی امر علی صبیان وہم یلعبون فی السوق فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیہ وہو یضحک فقال یا انیس ذہبت حیث امرتک قلت نعم انا اذہب یا رسول اللہ رواہ مسلم

اور یہ بھی روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر لوگوں کی خلق میں پس بھیجا مجھکو آنحضرت صلعم نے ایک روز کسی کام کے لئے پس کہا میں نے قسم خدا کی نہیں جاؤنگا میں اور تھا میرے جی میں کہ جاؤنگا میں اوس کام کے لئے فرمایا تھا مجھکو ساتھ اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ف ح یعنی باوجودیکہ اوس کام کی جانیکا ارادہ رکھتا تھا دل میں لیکن زبان سے کہا میں نے کہ نہیں جاونگا میں اور صادر ہوا اوس قول کا انس سے بسبب صغر سن اور نادانی کی تھا اوس حال میں کہ بیچ تکلیف کو نہیں پہونچے تھے چنانچہ اسلیے آنحضرت صلعم نے التفات اونکی قول پر نہ کیا اور ادب سکھانے پر ...نہ کی بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی ت پس نکلا میں یہانتک کہ گذرا میں لڑکوں پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار میں ف ع اور ظاہر یہ ہے کہ انس ٹھہرے اون لڑکوں کی پاس یا تو کھیلنے کی لئے یا تماشا دیکھنے کی لئے ت پس ناگہان پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا انس نے پس دیکھا میں نے طرف آنحضرت صلعم کی اس حال میں کہ آنحضرت صلعم ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے اے انیس چلا تو اوس جگہ کہ حکم کیا

میں نے تجھکو کہا میں نے ہاں میں جاتا ہوں اب یا رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ برد نجرانی غلیظ الحاشیۃ فادرکہ اعرابی فجبذہ بردائہ جبذۃ شدیدۃ ورجع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نحر الاعرابی حتی نظرت الی صفحۃ عاتق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اثرت بہا حاشیۃ البرد من شدۃ جبذتہ ثم قال یا محمد مر لی من مال اللہ الذی عندک فالتفت الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ضحک ثم امر لہ بعطاء متفق علیہ اور روایت ہے اوسی انس سے کہا کہ تہا میں چلتا ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت پر تہی چادر نجران کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خط دار تہی اور نجران نام ہے ایک شہر کا یمن میں پس پایا حضرت کو ایک گنوار نے پس کہینچا آپکو ساتہ چادر آپ کی کے کہینچنا سخت اور پہیری نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کے یعنی اوسنے چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت صلعم اوسکے سینہ کی آگے کہنچکر آگئے یہانتک کہ نگاہ کیا میں نے طرف کنارہ گردن آنحضرت صلعم کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپ کی گردن کی کنارے میں چادر کی کنارے نے سبب شدت کہینچنے اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نے کہ ای محمد صلعم حکم کر و میرے لیے یعنی اپنے کارپردازوں کو کہ تا دیویں مجھکو کچھ مال خدا میں سے کہ تمہارے پاس ہے پس پہرا طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی از راہ تعجب کے پہر ہنسے یعنی از راہ تلطف کے پہر حکم کیا واسطے اوسکے دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور روایت میں آیا ہے کہ گنوار نے بعد مال اللہ الذی عندک کے یہ بہی کہا لا من مال ابیک اور اللہ کے مال سے مال کوۃ کا مراد ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت صلعم کی جفای لوگوں پر اور یہ اعرابی اجبڈ اور درشت خویوں عرب میں سے تہا کہ تہذیب اخلاق نہیں رکہتا تہا اور ادب نہیں سیکہا تہا اوسنے اور یہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے حاکم اور والی کو رعایا اور بی وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کریں اور یہ بہی معلوم ہوا کہ عطا کرنا بیچ ایسی حال کے بہتر ہے **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس واجود الناس واشجع الناس ولقد فزع اہل المدینۃ ذات لیلۃ فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد سبق الناس الی الصوت وہو یقول لم تراعوا لم تراعوا وہو علی فرس لابی طلحۃ عری ما علیہ سرج وفی عنقہ سیف فقال لقد وجدتہ بحرا متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر لوگوں کے یعنی حسن وجمال اور فضل وکمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ میں اور سخی تر لوگوں کے یعنی کرم وسخاوت بہت رکہتے تہے بہ نسبت اوروں کے اور مردانہ و دلیر تر لوگوں کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والوں نے ایک رات یعنی کچھ آواز سے یا دشمن کے سنکر ڈرے اور غل مچایا پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئے لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت صلعم نے لوگوں سے طرف آواز کے یعنی سب سے آگے چلے اور دہر حالانکہ آنحضرت صلعم فرماتے تہے نہ خوف کرو اور آنحضرت صلعم سوار تہے اوپر گہوڑے ابی طلحہ کے کہ ننگی پیٹہ تہا نہ تہا اوسپر زین اور لٹکتی تہی حضرت صلعم کی گردن میں تلوار پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق پایا میں نے اس گہوڑے کو مانند دریا کی یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تہا کہ اوسکو مندوب کہتے تہے اور بعد اوس دن کے وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سے سبقت نہیں کرسکتا تہا اور یہ بہی معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑے کا حضرت صلعم کی سواری مبارک کی برکت سے ایسا منقلب ہوگیا اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہے سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنے خبر دشمن کی جبتک کہ متحقق ہو ہلاک اور جائز ہے عاریت مانگنا اور جائز ہے جہاد کرنا مستعار گہوڑے پر اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن میں **وعن** جابر قال ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ نہیں

سوال

سوال کیجی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بھی پس کہا ہو نہیں ف ح یعنی نہیں دیا مین کہا ابن حجر نی مراد یہ ہی کہ ہرگز تلفظ ساتہ لا کی نکرتی تہی
بلکہ اگر ہوتا دیتی اور اگر کچھ نہوتا سکوت کرتی یا عذر کرتی اور دعا کرتی یا وعدہ کرتی اور شیخ عز الدین نی کہا کہ لا ہرگز واسطی ندینی کی زبان شریف پر نہین
آیا اور یہ منافی اسکی نہین کہ وقت ضرورت اونہون کی بطریق عذر کی کہا ہو جیسی فرمایا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا
شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ * لولا التشہد کانت لاؤہ نعم * اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نی فارسی مین لکہا ہی بیت نرفت کلمہ لا
بزبان او ہرگز * مگر باشہدان لا الہ الا اللہ * **وعن** انس ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم غنما بین جبلین فاعطاہ
ایاہ فاتی قومہ فقال ای قوم اسلموا فواللہ ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی مانگین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بکریان درمیان دو پہاڑون کی یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بہر دیا تہا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون
کی تہا پس دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنی قوم کی پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بخشش سی کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل وبے پروائی کی اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی ایسی کہ سلام ہدایت کرتا ہی اچھی اخلاق
کی طرف پس قسم خدا کی بلاشبہ محمد البتہ دیتی ہین عطا ایسی دینا کہ نہین ڈرتی فقر سی ف ح یعنی دیتی ہین اور کچھ نہین کہتی شعر ہر چہ آمدت بدست
بدادی تو بیش از آن * این جود آن کس ست کش از فقر عار نیست * نقل کی یہ مسلم نی **وعن** جبیر بن مطعم بینما ہو یسیر مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مقفلہ من حنین فعلقت الاعراب یسألونہ حتی اضطروہ الی سمرۃ فخطفت رداءہ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد ہذہ العضاہ نعم لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا
رواہ البخاری اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی اوسوقت کہ وہ چلتا تہا ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پہرنی
آنحضرت کی غزوہ حنین سی کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تہا پس چمٹی اعرابی درحالیکہ مانگتی تہی آنحضرت سی ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کچھ
اور غنیمت اوس غزوہ مین بہت ہاتہ لگی تہی اور آنحضرت دیتی ہی بہت تہی اور اکثر مؤلفۃ القلوب کو دیتی تہی اور بخشنا بکریون کا اوس شخص کو
کہ پہلی حدیث مین گذرا اوسی جگہہ تہا ف ت اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سی سوال کرنی مین اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے
آنحضرت کو اور لیگئی طرف درخت کیکر کی پس اوچک لی کیکر نی چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوس مین پس ٹہہر گئی آنحضرت اور
فرمایا کہ دو مجہکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چارپائی یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کی کہ اس جنگل مین بہت ہین
تو البتہ تقسیم کر دیتا مین اونکو درمیان تمہاری پہر نپاتی تم مجہکو بخیل کہ نہ دون مین اوسکو اور نہ جہوٹا وعدہ کہ وفا نکرون اور نہ بودا کہ نہین لڑنی والی اور ڈرپوک
ف ح کہ دیتا مین فقر و تنگی سی ڈرونگا اور کہا مظہر نی کہ یعنی جب آزماؤ مجہکو وقائع مین تو نپاؤ گی تم مجہکو متصف ساتہ ان صفات رذیلہ کی اور مین
اسکی کہتا ہی تعریف کرنی اپنی ساتہ ان صفات حمیدہ کی اوسکی یہی کہ نہین پہچانا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوی اوسپر نقل کی یہ بخاری نی **وعن** انس قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتہم فیہا الماء فما یؤتی باناء الا غمس یدہ فیہا فربما جاءوہ
بالغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیہا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی صبح کی لاتی خادم مدینہ کی برتن اپنی
کی جنمین کچہ ہوتا اور پانی یعنی پس چاہتی حضرت کی دست مبارک کی برکت سی عافیت اور شفا بیمار کی پس نہین لائی کوئی برتن مگر ڈالدیتی حضرت ہاتہ مبارک اوس برتن مین
یعنی اونکی خوشی خاطر کی لئی اوسکو متبرک کر دیتی تاکہ شفا اور برکت حاصل ہو اور کبہی ایسا اکثر لاتی حضرت کی پاس وقت صبح سرد کی بہی تو ڈالتی حضرت ہاتہ اپنا
دست مبارک اوس پانی مین کمال شفقت سی آپ جو وہ رسم تلقی تہی ہوا سرد نہ کرتی ہر آئینہ کمال خلق کی ضرر اپنی پر اوٹہا لیتی

نقل کی مسلم نی **وعنہ** قال کانت امۃ من اماء اھل المدینۃ تاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنطلق بہ حیث شاءت رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں مین سی کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت صلعم کا پس لیجاتی حضرت صلعم کو جہان چاہتی **ف** ع یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی جاتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہی اسپر حتی کہ کمترین لوگون پر ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی **وعنہ** ان امرأۃ کانت فی عقلہا شیء فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجۃ فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معہا فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتہا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق ایک عورت کہ تہا اوسکی عقل مین کچھ خلل و نقصان پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی مجکو تم سی ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگون سی پس فرمایا ای مان فلانی کی دیکھ جونسا کوچہ چاہی تو یعنی بیٹھ یا کھڑی ہو اوسمین کہ مین بہی تیری ساتھ بیٹھون یا کھڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کرون مین تیری لیی کام تیرا پس تنہا ہوئی حضرت صلعم ساتھ اوسکی بعضی راہون مین یعنی اور ٹھہری رہی اوسکی ساتھ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سی **ف** ع یعنی عرض کیا اوس نی جو کچھ عرض کرنا تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ خلوت کرنی ساتھ عورت کی کوچون مین نہین ہی مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتھ گھر مین بنا برینکی کہ بعضی اصحاب تہی کھڑی ہوگئی بعید اوسی بہ عادت حسن ادب کی ترجمہ نقل کی مسلم نی **وعنہ** قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا لعانا ولا سبابا کان یقول عند المعتبۃ مالہ ترب جبینہ رواہ البخاری اور روایت ہی اوسی انس سی کہا کہ نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنیوالی کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی بکنی والی **ف** ع فحش حد سی گذرنا جواب کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہی الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہی اوسکی بہی کہ اہل فساد اور بی حیا اونکو اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیا مند اوس سی اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ایہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول اور غایت کو بہی بغیر قضای حاجت وغیرہ کر کرتی ہین اور تفحش یعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کی بہی آتا ہی اور لعن خدا کی جانب سی ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سی اور بندون کی جانب سی برا کہنا اور بد دعا کرنی ساتھ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہین ہی سخت گناہون مین سی ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہوجاتی ہی اور اتفاق کہتی ہین علما اوپر حرام ہونی لعن کی شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سی کافر گیا ہی جیسی ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہی اوپر موصوفون کی ساتھ صفت عام کی جیسی کہ مین لعنت خدا کی کافرون پر ظالمون اور سود خورون اور مانند انکی کی پر آور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سی اور بہشت کی داخل ہونی سی اور موجب خلود دوزخ کی اور مخصوص ہی ساتھ کافرون کی ہی اور دوسری ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سی اور درجہ نیکون سی اور یہ شامل ہی بعضی گنہگارون اور بدکارونکو اور اس تقریر سی حل ہوجاتی ہین بہت سی اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتی تہی حضرت صلعم وقت غصہ کرنی کی کسی پر کیا ہی اوسکو اور کیا کرتا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی **ف** ع یہ کنایہ ہی خواری اور ذلت کی [illegible] یعنی نہایت ہو وقت غصہ اور ناراضمندی کی کہتی تہی یہ کلمہ تہا سو بہی اعراض کرکی اوس سی کہتی تہی نہ خطاب کرکی اوسکی طرف اور یہی کی معنی مین ہی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی اور یہ کلمی ہی جو مستعمل ہین اہل عرب مین کہ احتمال ہی کہ بد دعا ہو [illegible] اور اوسکی لیی یعنی سجدہ اللہ وجہک کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی

وعن ابی ہریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیی کافرون پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائیں فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنیوالا اور نہین بہیجا گیا ہون مین مگر واسطی رحمت کی **ف** ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما ارسلناک الا

ف یعنی جہان آنحضرت [illegible]

رحمۃ للعالمین مومنون کی لیی رحمت ہونا تو ظاہر ہی اور کافرون کی لیی یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا انسی اوٹھہ گیا حضرت کی وجود با جود کی برکت سی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سی قیامت تک اوٹھہ گیا بخلاف اگلی (اور نہین ہی اللہ کہ عذاب کری ان کو اور حالانکہ تو ان مین ہی) امتون کی کہ پیغمبرون کی بددعا سی ہلاک ہو گئی اور جڑ بنیاد سی اوکھڑ گئی اور کہا میں نی کہ نہین مین بہیجا گیا ہون تا کہ قریب کرون لوگون کو طرف اللہ کی اور اوسکی رحمت کی اور نہین بہیجا گیا ہون کہ دور کرون اونکو اوس سی پس لعنت کرنی منافی ہی میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاءً من العذراء فی خدرہا فاذا رای شیئا یکرہہ عرفناہ فی وجہہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تھی آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورت سی کہ اپنی پردی مین ہو **ف ع** اسلیے کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی نسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سی **ت** پس جب دیکہتی آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش رکہتی اوسکو یعنی بہت طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی **ف ع** یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفعیہ کرتی اوسکا پس حضرت غصہ نکرتی تہی بخصوصہ امر کراہت مین سوای حرمت کی کہا تورپشتی نی معنی اسکی یہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کی منہ سی نکہتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ ہوتی بلکہ متغیر ہوتا تہا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی انکی اور اس مین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جبتک نہ پہونچی نوبت سستی وجور کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ وانما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ نہین دیکہا مین نی حضرت کو کبہی بہت ہنستی ہوئی کہ تمام منہ کہل جاوی یہانتک کہ دیکہون مین انسی کوا اونکا یعنی بہت منہ پہاڑ کر نہ ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور تہی آنحضرت مسکراتی یعنی اکثر اور کبہی ہنستی بہی تہی لیکن بی مبالغہ کی جیسی کہ بیچ باب ضحک رسول خدا کی آیا ہی **ت** نقل کی یہ بخاری نی **وعنہا** قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی عائشہ رض سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی پی درپی اور متصل کرتی کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننی والی پر مانند پی درپی کلام کرنی تمہاری کی **ف ع** کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت ملی ہوئی ہوتی ہین الفاظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان کیا عائشہ رض نی **ت** کہ تہی حضرت کلام کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تہا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** الاسود قال سالت عائشۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مہنۃ اہلہ تعنی خدمۃ اہلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی اسود سی **ف ح** اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون نی پایا اور خلفا اربعہ کو دیکہا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسی حج اور عمرہ ادا کیی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکہتی رہی اور ہر دو شب مین قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث روایت کرنیوالی ہین **ت** کہا اسود نی کہ پوچہا مین نی عائشہ رض سی کہ کیا کرتی تہی حضرت اپنی گہر مین کہا عائشہ رض نی تہی شان یہ کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ اپنی کی **ف ع** لفظ مہنۃ بزبر میم اور زیر اوسکی کی اور جزم ہا کی اور تحریک اوسکی کی اوپر وزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نی **ت** کہ مراد رکہتی تہین عائشہ رض مہنۃ اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی **ف ع** یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور کانٹہی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی اور گہر والون کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی **ت** پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیی یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکہتی کسی گہر والی سی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** عائشۃ قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرہما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان

اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہا کہ نہیں اختیار دیئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کی کبھی مگر اختیار کرتی اور لیتی آسان ترین اونکا جب تک کہ نہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور ترین لوگونکی اوس کام سی ف ح اس حدیث مین کلام کیا ہی علما نی کہ تخییر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سی ہو یا خلق کی طرف سی ولیکن برتقدیر تخییر کی اللہ تعالی کی طرف سی گناہ ہونا مشکل ہی مگر یہ کہ مراد مقتضی گناہ کو جیسی کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانون زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونی مین احتمال فارغ ہونیکا واسطی عبادت کی ہی اور درمیان کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی امر نسبی ہی اور مراد اوس سی گناہ نہین ہی بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا کہ اگر مراد ہو تخییر جانب کافرون اور منافقون کی سی تو ہونا گناہ ایک کا دو امرون مین سی ظاہر ہی اور اگر مسلمانون کی جانب سی ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو جیسی کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور قتصاد کی سلیی کہ مجاہدہ کہ بجا دی ہلاک کو جائز نہین ہی اور یا مراد تخییر خدا کی جانب سی ہو درمیان دو چیز کی کہ اوس مین دو عقوبت ہین یا ایک عقوبت ہی یا مراد درمیان اونکی اور درمیان کفار کی جیسی کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد مین فقدبرت اور نہین بدلا لیا حضرت نی واسطی حفظ نفس اپنی کی کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہو اونکی نفس کی کبھی مگر یہ کہ کیجا دی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نی کرنا اوسکا پس سزا دیتی تھی واسطی اللہ کی یعنی نہ کسی اور غرض کی لیی بسبب اوس حرمت کی ف ح کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہی کہ بدلا نہین لیتی تھی آنحضرت واسطی حاجت نفس اپنی کی پس اشکال نہین آویگا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تھی اون لوگون کی قتل کرنیکا کہ ایذا دیتی تھی اونکو اسلیی کہ وہ ارتکاب کیا کی حرام کی ہوئی چیزون کا ہی تو کرتی تھی نقل کی بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهَا** قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اوسی عائشہ رضہ سی کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیی کہ آنحضرت نی بعض اوقات اپنی سواری کی جانور کو مارا ہی کبھی اپنی ہاتھ سی نہ عورت کو اور نہ خادم کو ف ع خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونون پر آتا ہی اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطی اہتمام شان اونکی کی اور واسطی بہت واقع ہونی ضرب ان دونون کی اور واسطی احتیاج مارنی اونکی کی اگرچہ جائز ہی کچھ مارنا بشرطیکہ لیکن اوسکی ترک ہی ہی کہا علما نی بخلاف اولاد کی کہ اوسکی تادیب ہی اولی ہی اور سبب اوسکا یہ ہی کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی اصلاح ہی کی لیی مارتی ہین پس اولی ہی ادہان عفو بخلاف مارنی ان دونون کی کہ وہ حظ نفس کی لیی ہوتا ہی اکثر پس اولی ہو عفو اون دونون سی واسطی محافظت نہ ہوش نفس کی اور روکنی غصہ کی مگر یہ کہ جہاد کرتی تھی راہ خدا مین ف ش ع حضرت نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین اپنی ہاتھ سی مراد اس سی جہاد ہی کرنا ساتھ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اوس مین حدود اور تعزیرین ف ش نہین کسی سی ستایا اور ایذا پائی گئی حضرت سی کوئی چیز کبھی یعنی نہین پہنچی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ عذر کریی اوسکو پس بدلا لیتی صاحب اوس چیز سی مگر یہ کہ کیجا تی کوئی چیز حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلا لیتی واسطی خدا کی نقل کی مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ اَنَسٍ** قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِّنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ روایت ہی انس سی کہا کہ خدمت مین حاضر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ مین آٹھ برس کا تھا خدمت کی مین نی آنحضرت کی دس برس مدت اقامت آنحضرت کی تھی مدینہ مین پس ملامت کی مجھکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوئی میری ہاتھ سی پس اگر ملامت کرتا مجھکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گھر والون مین سی تو فرماتی آنحضرت کہ چھوڑ دو اسکو اسلیی کہ شان یہ ہی کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی ف ح یعنی لازم ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سی ہی اگرچہ اوسکی ہاتھ سی ہو اور ...

اور اور مصنف نے جو ذکر کیا ہے کہ ٹوٹ جاوین تو ضرر نہیں کہ ہر چیز کی ایک اجل اور مدت بقا ہی ہے یہ لفظ مذکور مصابیح کی ہیں اور روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں ساتھ تھوڑی سی تغیر وتبدیل کی الفاظ میں **وعن عائشۃ** قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ نہتے آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ تحفش گو بہ تکلف وقصد یعنی فحش حضرت سے سرزد ہی نہوتا تھا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تھی چلانی والی بازار وں میں جیسی کہ عادت عوام کی ہی اور نہ بدلا لیتی ساتھ برائی کی برائیکا لیکن معاف کرتی یعنی باطن میں اور درگذر کرتی یعنی ظاہر برائی کرنیوالی سی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین **وعن انس** یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یعود المریض ویتبع الجنازۃ ویجیب دعوۃ المملوک ویرکب الحمار لقد رأیتہ یوم خیبر علی حمار خطامہ لیف رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سے کہ وہ خبر دیتی تھی آنحضرت کی صفات واخلاق سے کہ وہ تھی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتھ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کی یعنی مملوک بازون کی چہ جائی آزاد کی اور سوار ہوتی خر پر ف ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کی ت البتہ تحقیق دیکھا مین نی آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پر کہ باگ اوسکی پوست خرما کی تھی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تھا اور پھر یہ بی تکلفی اور کسر نفسی تھی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **وعن عائشۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹھ لیتی پاپوش اپنی اور سی لیتی کپڑا اپنا یعنی نیا پایہ انا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گھر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گھر مین اور کہا عائشہ رض نی کہ تھی آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سی جوئین دیکھتی تھی اپنی کپڑی مین ف ع ح یعنی کپڑی مین دیکھتی تھی کہ شاید کوئی جون ہو پس یہ منافی ہی اوس روایت کی کہ جون حضرت ایذا نہ دیتی تھی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑتی اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ مکھی آنحضرت پر نہین بیٹھتی تھی اور پسینہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی ت اور دوہتی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی ف ع یعنی اپنا کام کرلیتی تھی کسی کو حکم فرماتی کہ طیبی نی کہ کہنا عائشہ رض کا کہ حضرت ایک آدمی تھی یہ تمہید ہی اوسکی کہ مابعد اوسکی کہتی ہین اپنی سلیی کہ جب اونہون نی دیکھا اعتقاد کفار کا کہ پیغمبر کی منصب کے لائق نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام لوگ نی گویا آنحضرت کو بادشاہون کی مانند ٹھہرایا تھا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیہ سی از راہ تکبر کہا جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالی نی کہنا کفار کا مالہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ رض نی اونکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تھی مخلوقات خدا تعالی سی اور ایک شخص تھی اولاد آدم سی کہ شرف دیا تھا اللہ تعالی نی اونکو بسبب نبوت اور رسالت کی اور گذران کرتی تھی حضرت ساتھ خلق کی بہ خلق اور ساتھ حق کی بہ صدق پس کرتی تھی جو کچھ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تھی اونکی اونکی کامون مین ازراہ تواضع کی یا ارادہ علی رہنمائی لوگون کی طرف تواضع کی اور رفع کرنی ترفع کی ساتھ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی ت نقل کی ترمذی نی **وعن خارجۃ** بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی فکتبتہ لہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرھا معنا واذا ذکرنا الآخرۃ ذکرھا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ معنا فکل ھذا احدثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اوسکا ہی پس کہا اونہون نی زید کو کہ روایت کر ہم سی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور مراد اونکی

یہ تھی کہ ایسی حدیثیں بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں حضرتؐ کی حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کی ت کہا زید بن ثابت نے کہ تھا میں ہمسایہ حضرتؐ کا پس تھی حضرتؐ
جب اترتی اونپر وحی تو بھیجتی کسی کو طرف میری کہ بلا لاوی مجھکو پس آتا میں اونکی پاس پس لکھتا میں وحی حضرتؐ کی حکم سی ف ع اس میں اشارہ ہی اسپر کہ مجھکو بہت
قریب تھا حضرتؐ سی ظاہر و باطن میں اور مجھی زیادہ حال معلوم ہی حضرتؐ کا بنسبت اوروں کی ت پس تھی عادت شریف آنحضرتؐ کی کہ جب ذکر کرتی ہم دنیا کا یعنی مدد
اونکی یا تعریف اونکی سبب ہونی اوسکی کی مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتی آنحضرتؐ دنیا کا ساتھ ہماری اور جب ذکر کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرتؐ ساتھ ہماری اور
جسوقت ذکر کرتی ہم طعام کا ذکر کرتی آنحضرتؐ ساتھ ہماری ف ع مراد ہی بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب موافقت کی اون
چیزونکی کہ متعلق عادات واحوال لوگون کی سی ہیں لیکن ایسی چیزین کہ مکروہ و مذموم نہیں ہون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہون حاشا کہ ذکر کریں حضرتؐ اونکو اور ذکر کیجانا بیچ
مجلس شریف اونکی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہیں ہی اس روایت کی کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ ان مجلسہ مجلس علم سلیکن ذکر دنیا وغیرہ میں
کبھی فائدی علمیہ یا حکمیہ اور یہ بھی ہوتی ہیں اور بتقدیر خالی ہونی ذکر کی فائدون مذکورہ سی بیان جواز کی لیے تھا کہ آنحضرتؐ اکثر صحابہ سی مباحات میں بھی کلام کرتی تھی
تا معلوم کریں جواز اوسکا اور ایسا بیان وجیب تھا آنحضرتؐ پر ت پس یہ سب احوال وحکایات بیان کرتا ہوں میں تم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع
مقصود اس جملہ سی تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اوسکی کا ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ
یَنْزِعْ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَہٗ وَلَا یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُکْبَتَیْہِ
بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی سی تو نہ کھینچتی ہاتھ اپنا اوسکی ہاتھ سی
یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا ہاتھ اپنا آنحضرتؐ کی ہاتھ سی یعنی آنحضرتؐ اپنا ہاتھ اوسکی ہاتھ میں سی نہ نکالتی نہیں جبتک کہ وہ نہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہی آنحضرتؐ
کی کمال صبر اور تواضع پر اور نہ پھیرتی آنحضرتؐ روی مبارک اپنا اوس شخص کی منہ سی یہانتک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرتؐ کی منہ سی اور نہیں دیکھی گئی آنحضرتؐ آگی
بڑہانی والی اپنی زانو ونکو آگی ہمنشین اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی مجلس میں برابر صحبت کی بیٹھتی انکی آگی بڑہکر نہ بیٹھتی جیسی کہ متکبر وجبار کرتی ہیں اور بعضون
نی کہا مراد یہ ہی کہ بیٹھنی میں زانو اوٹھاتی نہیں بقصد تعظیم مجلس واونکی اور سبب بادبی اور بواسطہ تعلیم اصحاب کی اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد گھٹنون سی دونو قدم ہیں
اور اونکا آگی بڑہانا عبادت ہی اونکی دراز کرنی سی اہل مجالس میں یعنی اونکی سامنی پاؤن پہیلاکر نہ بیٹھتی بہ پاس ادب کی اور ان سب باتونمین تعلیم ہی امت کو کہ ہر
بہائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم وتکریم کیا کریں **وَعَنْہُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتی کچھ کل کی لیی ف ع یعنی بنظر توکل کرنیکی اللہ پر اور اعتماد کرنیکی اوسکی خزانون پر اور یہ
خاص نسبت ذات شریف کی تھا کہ آپ اپنی لیی کچھ نہ رکھتی تھی والا ثابت ہوا ہی کہ اہل وعیال کی لیی اکثر قوت ایکسال کا ذخیرہ رکھتی تھی بسبب ضعف حال اور نہ تحمل ہونی
اور قلت صبر اونکی کی ت نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَوِیْلَ الصَّمْتِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور تحقیق خیر و لی روایت کیا ہی ابوہریرہؓ سی فرمایا
آنحضرتؐ نی من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبرؓ نی لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ ت روایت کی یہ بغوی نے
شرح السنہ میں **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ کَانَ فِیْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْتِیْلٌ اَوْ تَرْسِیْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تھی بیچ کلام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کرکی پڑہتی تھی اور تھی آنحضرتؐ کی کلام میں ترسیل یعنی بات ٹھہر ٹھہر کرتی تھی ت نقل کی یہ ابوداؤد نی
وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ ھٰذَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ بَیِّنٍ فَصْلٍ یَحْفَظُہٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی عائشہؓ سی کہا کہ نہیں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کریں پی در پی مانند پی در پی بات کرنی تمہاری کی کہ عادت رکھتی ہو ولیکن تھی آنحضرتؐ کلام

ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتی تہی ایک دوسری سی یاد رکہتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹہا ہوتا ساتہ آنحضرت کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن الحارث
بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہی عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ
نہین دیکہا مین نی کسی کو کہ بہت ہو مسکرانی مین آنحضرت سی یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تہا نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن
سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن
سلام سی کہا کہ تہی آنحضرت کہ جس وقت بیٹہتی بات کرتی بہت کرتی اوٹہانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کی یعنی اکثر تہی آنحضرت دیکہتی آسمان کی طرف حالت کلام
کرنی مین بانتظار وحی نی جبرئیل کی اور وحی کی نقل کی یہ ابو داؤد نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمرو بن سعید عن انس قال
ما رأیت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراہیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ
فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراہیم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراہیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم
روایت ہی عمرو بن سعید سی کہ روایت کی انس سی کہا نہین دیکہا مین نی کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل و عیال پر حضرت صلعم سی تہی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی
کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوئی تہی دودہ پینی والی بیچ بلندیون مدینہ کی یعنی اون گانوئن کہ جانب بلند مدینی کی تہی کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ ہی اور دوسری
تہین دایہ اونکی وہان رہتی تہی پس تہی حضرت کہ جاتی وہان یعنی داخل ہوتی اور ہم یعنی بیچ اپنی کی اس حال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتی تہی پس داخل
ہوتی آنحضرت گہر مین یعنی دودہ پلانی والی کی اور حالانکہ وہ مکان گہر دہوا ہوتا یعنی گہر دہوئین دہار مین جاتی بسبب شفقت و مہربانی بیٹی کی تہا دایہ
ابراہیم کا لوہار **ف ع** لفظ ظئر ظا معجمہ کی زیر سی اور ہمزہ کی جزم سی یعنی دایہ کی کہ اوس عورت کو بہی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسی بچی کو اور اوسکی
خاوند کو بہی کہتی ہین کہ جسکو انگا بہی کہتی ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام ابو سیف تہا پس لیتی آنحضرت ابراہیم کو اور
بوسہ لیتی اونکا پہر پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمرو نی یعنی انس سی نقل کرکی پس جس وقت کہ وفات کیی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور
تحقیق وہ مرا ہی اثنائی مین یعنی مدت شیر خوارگی مین اور بلا شبہ اوسکی لیی دو دایہ ہین کہ وہ دودہ پلاتی ہین اوسکو اور پورا کرتی ہین مدت دودہ پلانی
اوسکی کی بہشت مین **ف ع** یعنی وہ بعد مرنی کی بہشت مین داخل ہوئی مرتی ہی اور دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیر خوارگی تا کہ دو برس ہین دودہ
پلایا جاویگا یہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹا ہونی اونکی کی اور وہ سولہ مہینہ کی تہی جب مری تہی یا سترہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اونکو دو
عورتون نی بقیہ دو برس تک نقل کی یہ مسلم نی **وعن** علی ان یہودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی
تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء الآخرۃ
والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہددونہ ویتوعدونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا
یا رسول اللہ یہودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاہدا وغیرہ فلما ترجل النہار قال الیہودی
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک
فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزی
بالفحش ولا قول الخنا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال رواہ

البیہقی فی دلائل النبوۃ ۔ روایت ہی علی رضہ سی کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تھا اوسکو فلانا کہ کہتی ہیں اوسکی نام سی عالم علما یہودی تہین اوس یہودی کی لیی آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوس نی آنحضرت سی دین کا پس فرمایا آنحضرت نی اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میری وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میری پاس کچہ کہ دون مین تجکو بدل دیناروں کی اوس یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونیکا تم سی ای محمد تاکہ تم دو مجکو دین میرا پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجہسی اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک کہ نہ دون مین قرض تیرا بیٹہہ جاتا ہون مین ساتہہ تیری اور نہین جانیکا سامنی تیری سی پس بیٹہی آنحضرت ساتہ اوسکی پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی ف ح ع اس سی معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت اوسکی ساتہ بیٹہی رہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہی رہی یا کسی کی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی ت اور تہی اصحاب رسول خدا صلعم ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارنی سی مثلا اور ڈرا دیتی اوسکو یعنی نکال دینی کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتہ یہودی کی یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو خفگی کی نظر سی دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی روکی آپ کو اور مانع ہو نکلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میری نی اس سی کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والی پر اور غیر اوسکی پر ف ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم بعد تخصیص کی ہی پس بغیر دین ادا کیی جو اوس سی جدا ہوں تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہدہ کی یہ ہی کہ یہ مقام مقتضی اسی کا تہا یا اسلیی کہ مخاصمہ اوسکا قوی ہی روز قیامت کی اسلیی کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتہ لینی نیکیون مسلمان کی اوسکی لیی یا کہنی برائی کی اوسکی لیی مسلمان پر جیسی کہ حقوق درواسا مین ہی اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرت کی دین اوا کرنی پر یا یہودی رہنی نہوتا ہوگا اونکی ادا کرنی سی بسبب بعض دین کی اور یہ ظاہر تر ہی ت پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی واسطی شکرانہ نعمت اسلام کی اور واسطی فرید انعام کی خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مین نی ساتہ تمہاری جو کچہ کہ کیا مین نی یعنی سختی اور درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکہون مین طرف صفت تمہاری کی یعنی طرف موافق ہونی صفت تمہاری کی ساتہ اوس صفت تمہاری کی کہ توریت مین سی ذہنی پائون وہ صفت تم مین وہ صفت یہ ہی کہ محمد بیٹا عبداللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین ہی اور جگہہ ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام مین ہی یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہی بد زبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کی ہو اور یہ مال میرا یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہہ کیطرف پس حکم کرو اس مین ساتہ اوس چیز کی کہ دکہاوی تمکو خدا تعالی ف ح ع یعنی جو مصرف لائق سمجکا دیکہو اور اوسپر لاوی تمہاری قرار پکڑی وہان صرف کرو ظاہر یہ ہی کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا دلمین اور محبت خدا اور رسول کی زیادہ ہوسے اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کریگا ت اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اسکی حال و مال بہی اوسکا اچہا ہوا نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الذِّکْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ وَیُطِیْلُ الصَّلٰوۃَ وَیُقَصِّرُ الْخُطْبَۃَ وَلَا یَاْنَفُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ فَیَقْضِیَ لَہُ الْحَاجَۃَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر ف ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتہ اوس کی بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول کرتی ہین تہی ت اور کم کرتی بیہودہ کہنا ف ع یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچہ کہ متعلق اوسکی ہی کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سی لیکن نسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسی لیی کہا امام غزالی نی حدیث قطعۃ من العزلۃ فی تالیفہ البسیط والوسیط والوجیز پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورت اور معنی کی قطع نظر کرکی معنی سی اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار

سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنی سی کیا علاقہ وہ معصوم تہی کیا اللہ تعالی تمام مومنین کی حق مین فرماتا ہی والذین ہم عن اللغو معرضون
اور یہہ جو بعضون نی کہا ہی قلت یہان بمعنی عدم کی ہی یعنی بالکل لغو نہ بولتی تہی ایسی کہ قلت کبہی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین ہی مانند قلیلاً
ما یومنون کی پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتہ قول اونکی کی ویکثر اور دراز کرتی نماز یعنی خصوصاً جمعہ مین اقصر یہہ قول حضرت کی اور کوتاہ کرتی خطبہ
ف ح ع ایسی کہ ایک ایک کلمہ حضرت سی جامع مضمون بہت اور اندازہ کی صادر ہوتا تہا اور یہہ باعتبار اکثر احوال کی ہی وگا والا جس جگہہ کہ مقصود بہت
نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہہ ہی کہ خطبہ آنحضرت کا نسبت نماز کی کوتاہ ہوتا تہا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی
نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہہ حدیث گذری ہی اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی
اور جگہہ مناجات رب کی پس مناسب اوسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بلانی اونکی کی طرف حق کی ہی اور اوسمین زیادہ
مظنہ ریا و سمعہ کا ہی ساتہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سی ت اور نہ عار کرتی آنحضرت چلنی کی ساتہ بیوہ کی اور مسکین کی پس کردیتی
اون ہر ایک کا کام نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی وعن علی ان ابا جہل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبک ولکن
نکذب بما جئت بہ فانزل اللہ تعالی فیہم فانہم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ یجحدون رواہ الترمذی
اور روایت ہی علی رضہ سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتی تجکو اور سچ تمہارا
ہم پر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہین ہم اوس چیز کو کہ لایا ہی تو اوسکو ف ح یعنی کتاب و شریعت اور سبب
جہٹلانی اوسکی کی تمکو بہی جہٹلاتی ہین اور اگر یہہ تو ہمکو تم سی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہوں کار دنیا مین جہوٹ نہ بولین اور اوپر جہوٹ نہ باندہین تو کار دین مین کیونکر جہوٹ بولین گی اور خدا پر کیونکر جہوٹ باندہین گی او حقیقت مین حسد اور عناد تہا
اسپر کہ جلتی تہی کہ انکو یہہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس اوتاری اللہ تعالی نی ابوجہل وغیرہ کافرون کی حق مین یہہ آیت پس تحقیق نہین وہ
جہٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہہ ظالم حد سی تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت
کی دو وجہ لکہین ہین ایک تو یہہ کہ یہہ کافر تجکو جہٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتونکو جہٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی اپنی
اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین دیکہہ کہ انسی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہہ کہ یہہ تجکو
نہین جہٹلاتی ہین ایسی کہ تو مشہور ہی ساتہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کی آیتون کا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہ مضمون حدیث کی
وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذہب جاءنی ملک
ان حجزتہ لتساوی الکعبۃ فقال ان ربک یقرأ علیک السلام ویقول ان شئت نبیا عبدا وان شئت نبیا ملکا فنظرت
الی جبرئیل فاشار الی ان ضع نفسک وفی روایۃ ابن عباس فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جبرئیل کالمستشیر
لہ فاشار جبرئیل بیدہ ان تواضع فقلت نبیا عبدا قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک لا یاکل متکئا یقول اکل کما
یاکل العبد واجلس کما یجلس العبد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای عائشہ
یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سی مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتہ چلین میری پہاڑ سونیکی آیا میری پاس ایک فرشتہ
یعنی دراز قد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کی یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور فرماتا ہی
کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نی اختیار دیا ہی پس اختیار کرو ان

دونوں باتوں میں سے جو چاہو پس دیکھا میں نے طرف جبرئیلؑ کی یعنی بطور مشورہ چاہنے کی کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے طرف میری کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباسؓ کی ہے کہ میں التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیلؑ کی مانند مشورہ چاہنے والے کی اوتھے پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے اپنے ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف یہ کہ پست کرو تم اپنے تئیں **ف ع** یعنے اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہے تواضع اور بلند قدری کی نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہے سرکشی اور بھول جانیکی خدا کو اور موجب ہے تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہے گر پڑنے کی اللہ کی نظر سے اور یہ باعتبار غالب احوال کی ہے اور اسلیے اختیار کیا فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نے اللہم اجعلنا منہم واحشرنا معہم پس کہا میں نے کہ ہونگا میں پیغمبر بندہ کہا عائشہ رضی نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکی کھانا نہ کھاتے تکیہ لگاکر اور فرماتے کہ کھاتا ہوں میں جیسے کہ کھاتا ہے غلام اور بیٹھتا ہوں میں جیسے کہ بیٹھتا ہے غلام نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** یعنی دو زانو مانند ہیئت نماز کی اور یہ تفصیل بیٹھنے کی ہے یا اوٹھانے ایک زانو دوسرا زانو میں سے حالت کھانے میں یا غیر اوسکی میں یا اوٹھانے دونوں زانو بطور گوٹ مارکے بیٹھنے کی اور یہ اکثر نشست آنحضرتؐ کی تھی

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

باب ہے بیچ بیان بعث حضرتؐ کے اور ابتدائے وحی کی **ف ع** مبعث بمعنی بعث اور زمانہ بعث کی اور بعث اوٹھانا اور بھیجنا اور مراد اوٹھانا اور بھیجنا آنحضرتؐ کا ہے رسول کر کے طرف تمام خلق کی اور بدء ساتھ زبر بے اور جزم دال کی اور ہمزہ سے بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتھ پیش بے اور دال کی اور واو مشدد کے بمعنی ظہور کی دونوں روایت میں اور مآل دونوں لفظوں کا ایک ہے اور اول ظاہر تر ہے یعنی اور روایت میں اور لفظ وحی اصل میں بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور اوس چیز کی کہ القا کیجاوے غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار میں کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہے پوشیدگی میں جلدی سے اور وہ بیچ حق آنحضرتؐ اور انبیا صلوات اللہ علیہم والسلام کی کتنی قسموں پر ہے بعضے تو ساتھ سننے کلام اللہ تعالی کی جیسے کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قرآن شریف اور جیسے کہ پیغمبر ہمارے کو شب معراج میں دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتے کی اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہے جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے القی فی روعی پیش آ رہے یعنی ڈالا گیا میرے دل میں یہ مضمون اور کہتے ہیں کہ وحی داود علیہ السلام کی اکثر اوسی قبیلہ کی تھی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کی طرف واقع ہوئی ہے بمعنی الہام کی ہے جیسے کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنے موسیؑ کی ماں کیطرف اور وحی بمعنی امر کی بھی آتی ہے جیسے کہ واوحیت الی الحواریین یعنی امر کیا میں نے طرف حواریین کی اور بمعنی پیدا کرنے علم طبیعی کی بھی ہے جیسے کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کی طبیعت میں یوں رکھا واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْہِجْرَۃِ فَہَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس سے کہا بھیجے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر کے پس ٹھہرے مکہ میں تیرہ برس اس حال میں کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف اونکی اس مدت میں پھر حکم کیے گئے ساتھ ہجرت کی پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی آنحضرتؐ نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کی تھے **ف ع** اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی تھے جیسے کہ آگے آتی ہے روایت ابن عباس کی اور بعضوں نے کہا ساٹھ برس کی تھے جیسے کہ انس سے روایت آئی ہے ابن عباس نے دونوں برس ولادت اور وفات کی ملا کر تریسٹھ برس کہے اور انس نے کسر کو حذف کر کے ساٹھ برس کہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْہُ** قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَّثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا وَّتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اوسی ابن عباسؓ سے کہا ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں

یعنی بعد نبی ہونیکی پندرہ برس یعنی سات برسون ولادت اور ہجرت کی سنتی تھی آواز یعنی جبرئیل کی کہ داہنی بائین سی آتی تھی یا محمد اور دیکھتی تھی روشنی سی اندہیری راتون مین سات برس یعنی اون پندرہ برسون مین سی اور نہین دیکھتی تھی کچھ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی روشنی نبوت کی نشانیون مین سی سات برس تک اور نہین دیکھتی تھی سوای روشنی کی فرشتہ اور آٹھہ برس مین ان پندرہ برس مین سی وحی بہیجی جاتی تھی طرف آنحضرت کی ف ع یعنی مکہ مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سننا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کی تہا بیچ مدت اقامت مکہ کی کہ پندرہ برس تھی اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال پہلی ظہور نبوت کی تہا اور حکمت اسمین حاصل کرنا نسبت اور الفت کا عالم ملکوت سی تہا تا ظہور اوسکا جو کہ ایک سبب منہدم ہونی بنای بشریت کا نبوت اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اسحال مین کہ وہ پینسٹھہ برس کی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال توفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالی نی اوپر تمام ہونی ساٹھہ برس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلث وستین وابو بکر وھو ابن ثلث وستین وعمر وھو ابن ثلث وستین رواہ مسلم قال محمد بن اسمعیل البخاری ثلث وستین اکثر اور روایت ہی اوسی انس سی کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحال مین کہ وہ تریسٹھہ برس کی تھی اور وفات پائی حضرت ابو بکر رضی نی بھی اسحال مین کہ وہ تریسٹھہ برس کی تھی یعنی بلا خلاف اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور بعد حضرت کی زندہ رہی اوتنی ہی جو کی تہی اونسی اور وفات پائی حضرت عمر رضی نی اور وہ بھی تریسٹھہ برس کی تہی ف ع اور بعضون نی کہا اونسٹھہ برس کی تہی اور بعضون نی اور اور بھی اقوال انکی عمر مین نقل کیی ہین کہا مؤلف نی کہ زخمی کیا اونکو ابو لؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کی نی مدینہ مین بدہ کی دن چھبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی سن تیئیس مین اور دفن کیی گئی اتوار کی دن پہلی تاریخ محرم کو سن چوبیس مین اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی تھی اور بہت صحیح قول اونکی عمر مین یہی ہی اور رہی خلافت اونکی ساڑہی دس برس اور حضرت عثمان دفن کیی گئی ہفتہ کی رات مین بیچ بقیع کی اور عمر اونکی بیاسی برس کی تھی اور بعضون نی کہا اٹھاسی برس کی اور بعضون نی اور اور قول بھی اونکی عمر مین نقل کیی ہین اور رہی خلافت اونکی بارہ برس اور حضرت علی رضی خلیفہ ہوئی جسدن کہ قتل کیی گئی حضرت عثمان رضی اور وہ دن جمعہ کا تہا اور تاریخ اٹھارہوین ذی الحجہ کی سن پینتیس مین اور مارا اونکو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی نی کوفہ مین جمعہ کی صبح کو سترہوین تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گذرنی کی اوسکی مارنی سی اور دفن کیی گئی نجف مین اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی تھی اور اور بھی قول منقول ہین اونکی عمر مین اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینی کچھ دن اوپر نقل کی یہ مسلم نی کہا محمد بن اسمعیل بخاری نی کہ روایت تریسٹھہ برس کی حضرت کی عمر مین اکثر ہی ف ح ع یعنی بہ نسبت اور روایتون کی اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تہی یا تیرہ یا پندرہ روایتین تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدایش حضرت کی سال فیل مین تھی بموجب روایت صحیح مشہور کی اور قاضی عیاض نی دعوی اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علماء نی اسپر کہ پیدا ہوئی آنحضرت پیر کی دن ربیع الاول مین اور تاریخ مین اختلاف کیا ہی کہ بارہوین تاریخ تھی یا اٹھارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کی دن ربیع الاول کی بارہوین کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ

وعن عائشۃ قالت اول ما بدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصادقۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اھلہ ویتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلہا حتی جاءہ الحق وھو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ

قالت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذي علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم يرجف فؤاده فدخل على خديجة فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة واخبرها الخبر لقد خشيت على نفسي فقالت خديجة كلا والله لا يخزيك الله ابدا انك لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق ثم انطلقت به خديجة الى ورقة بن نوفل ابن عم خديجة فقالت له يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم خبر ما رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي انزل الله على موسى يا ليتني كنت فيها جذعا يا ليتني اكون حيا اذ يخرجك قومك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او مخرجي هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به الا عودي وان يدركني يومك انصرك نصرا مؤزرا ثم لم ينشب ورقة ان توفي وفتر الوحي متفق عليه وزاد البخاري حتى حزن النبي صلى الله عليه وسلم فيما بلغنا حزنا غدا منه مرارا كي يتردى من رؤوس شواهق الجبال فكلما اوفى بذروة جبل لكي يلقي نفسه منه تبدى له جبرئيل فقال يا محمد انك رسول الله حقا فيسكن لذلك جاشه وتقر نفسه

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا یعنی حضرت سی سنکر یا کسی صحابہ سی کیونکہ عائشہ رض ابتدای نبوت مین حاضر نتہین پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتہ اوسکی آنحضرت صلعم وحی سی دیکہنا خوابون سچ کا تہا سوتی مین ف ع اور کہتی ہین کہ چالیس چہہ مہینی تک تہا اور اور حقیقت خواب سچ کی یہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی سوتی کی دل مین یا اوسکی حواس مین کچہ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی اونکو جاگتی مین اور اللہ تعالی قادر ہی کرتا جو کچہ چاہتا ہی نہین منع کرتی ہی اوسکی فعل کو نیند اور نہ بیداری کی پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتی مین جیسی کہ دیکہتا ہی اوسکو سوتی مین ف تہی حضرت کہ نہین دیکہتی کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اوسکی مانند سفیدی دم صبح کی یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی بی آمیزش ابہام اشتباہ کی بہر دوست کی گئی طرف آنحضرت کی خلوت ف ح اور یہ ابتدای قصہ سی ہی پہلی ظہور نبوت اور نزول وحی کی سے اور تہی آنحضرت کہ خلوت مین رہتی بیچ غار حرا کی ف ح ع حرا ساتہ کسرہ حای مہملہ اور راء مخففہ ممدودہ کی اور بعضون نی ساتہ زبر اور قصر کی کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور وہان سی نظر جمال کعبہ پر بہی پڑتی ہی اور شاید کہ سبب اختیار کرنی اوس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبدالمطلب نی بہی اصحاب فیل کے واقعہ مین وہان جاکر دعا کی تہی کہا نووی وغیرہ نی کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کی عارف بندون کی اور دوست کی گئی طرف حضرت کی خلوت اسلیے کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کی طرف کی خوب ہوتی ہی اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کی سی اور خشوع اور نورانیت اور صفای باطن بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ فضیلت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کی اور صحیح یہ ہی کہ ہر ایک ساتہ نظر طرف مقتضای کی بیچ محل اپنی کی افضل و اکمل ہی یعنی اگر خرابی ایمان اور فساد دین کا لوگون کی ساتہ رہنی مین ہو اور کوئی اوسکا کہنا نہ مانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اوسکی تعلیم کی ہین اور جانتا ہی کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگون مین رہنا افضل ہی ف ع پس عبادت کرتی آنحضرت اوس غار مین اور تحنث تون اور ثاء مثلثہ سی یعنی عبادت کرنی کی ہی اور عبادت کرتی متعدد راتون مین ف ع مراد روز و شب ہین اور دن اور رات ہی کہ ذکر کیا اسلیے کہ مناسب ہی ساتہ خلوت کی او متعدد کی جو قید لگائی مراد اوس سی قلت ہی اور بعضون نی کہا احتمال ہی یہ کہ ہو کثرت اسلیے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا قلیل ت عبادت کرتی اوس غار مین پہلی اسکی کہ مائل اور مشتاق ہون اپنی اہل کی طرف ف ع یعنی عبادت کرتی اور جب کہ گہر کی لوگون کی خبر لیتی اور ادای حقوق اونکی کی طرف دل کہنچتا کہ مین آتی اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ یرجع آیا ہی جگہ ینزع کی ت اور توشہ لیجاتی واسطی عبادت کرنی راتون متعددہ کی پہر پہرتی طرف خدیجہ کی اور توشہ لیجاتی واسطی مانند مدت اون راتون کی ف ع

حاصل یہ کہ آنحضرتؐ ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتی کہ جاتی عبادت کی لیی اور پہر آتی توشہ لینی کی لیی تا کہ خاطر جمع سی عبادت کرین اور اوسمین
اشارہ ہی اسکی طرف کہ لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کی اور مدت خلوت کی ایک مہینا تہا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تہا اور علما اختلاف
رکہتی ہین کہ آنحضرتؐ پہلی نبوت سی تابع کسی شریعت کی اگلی شریعتون مین سی تہی یا اپنی عقل سی اچہا جانکر عمل کرتی تہی یا ہر شریعت مین سی جو کچہ کہ اولی
اور افضل پاتی کرتی اور اگر تابع شریعت کی تہی وہ تو کس شریعت کی تہی مختار یہ ہی کہ تابع دین ابراہیم کی تہی اور اسیلیی ایک روایت مین بجای تحنث کی
تحنف ف سی بہی آیا ہی یعنی عمل کرتی تہی دین حنیف پر کہ لقب ابراہیمؑ کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ جانب حق سی نور ہدایت کا حضرتؐ کی دل مین آیا تہا
اوسی سی پسندیدہ چیزین درگاہ الہی کی عمل مین لاتی تہی بغیر اتباع شریعت کی اور حکم عقل کی اور اسمین بہی اختلاف کرتی ہین کہ عبادت کرنا حضرتؐ کا ساتہ
فکر کی تہا یا ذکر کی اور صحیح یہ ہی کہ ساتہ ذکر کی تہا نہ فکر کی ت یہانتک کہ آیا حضرتؐ پر حق یعنی وحی یا رسول حق کہ جبرئیلؑ ہین اس حال مین کہ آنحضرتؐ
غار حرا مین تہی پس آیا حضرتؐ کی پاس فرشتہ یعنی جبرئیلؑ اور بعضون نی کہا اسرافیلؑ پس کہا پڑہ یعنی کچہ پس کہا آنحضرتؐ نی نہین مین پڑہ جانتا ف ع ح
یعنی اچہی طرح نہین پڑہ جانتا یا نتہا کہ یہ بات نہایت وحشت اور دہشت سی تہی کہ بیچ دل آنحضرتؐ کی دیکہنی فرشتہ اور ہیبت مقام کی سی آئی اور یہ کوئی نہی
کہ یہ فرمایا آنحضرتؐ نی اس سبب سی کہ حضرتؐ امی تہی اور امی وہ ہی کہ پڑہ نجانی اسلیی کہ پڑہنا غیر کی پڑہانی اور تعلیم کرنی سی ساتہ امی ہونیکی منافات نہین
رکہتا خصوصًا نہایت فصاحت والی سی بلکہ امی ہونا منافات لکہنی اور نامہ کی پڑہنی سی رکہتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا کہ امی وہ ہی کہ لکہنا نجانی اور کتاب
نہ پڑہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیلؑ نی صحیفہ حریر کا مرصع ساتہ جواہر کی آنحضرتؐ کی ہاتہ مین دیا اور کہا پڑہ سو پس آنحضرتؐ نی کہا نہین پڑہ سکتا مین
اور اس کپڑی مین کچہ لکہا نہین ورنہ کہتا مین کیا پڑہون اور بعضی نسب اور اظہر ہین مقصود مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرتؐ نی پس پکڑا اوس فرشتی نی
مجکو اور بہینچا مجکو یہانتک کہ پہونچا وہ مجہسی مشقت کو ش ع ح لفظ جہد ساتہ پیش جیم اور زبر کی اور رفع اور نصب دال کی ہی پس جس صورت مین کہ نصب
دال کو تو معنی یہ ہونگی کہ پہونچی جبرئیلؑ مجہسی مشقت کو یعنی خوب بہینچا مجکو کہ مشقت اوٹہائی پہونچی سی اور جس صورت مین کہ رفع ہو دال کو تو معنی یہ ہونگی
کہ پہونچی مشقت مجہسی نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اوٹہائی مین نی اور یہ بہینچنا تصرف کرنا تہا جبرئیلؑ کا حضرتؐ کی وجود شریف مین ساتہ داخل کرنی نور
ملکوت اور روحی کی حضرتؐ کی جان شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کی اوٹہانی کی ہون ت پہر چہوڑ دیا مجکو جبرئیلؑ نی اور کہا کہ پڑہ پس کہا مین نی
کہ نہین پڑہ سکتا مین فرمایا آنحضرتؐ نی کہ پہر پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو دوسری بار یہانتک کہ پہونچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ پس کہا مین نی
نہین مین پڑہنی والا پس پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو تیسری بار یہانتک کہ پہونچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ ساتہ نام پروردگار اپنی کی کہ جسنی
پیدا کیا ہی تجکو اور ہر چیز کو ف ع ح یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور پروردگار سی مدد چاہ کہ جسنی پیدا کیا ہی سب کچہ اور وہ سب چیزون پر قادر
اور یہ دلیل صریح ہی اسپر کہ اول جو قرآن سی اوترا ہی سورہ اقرأ ہی اور یہی صواب ہی کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کی ہین اور بعضون نی کہا کہ اول
سورہ یا ایہا المدثر اوتری ہی اور یہ قول کچہ نہین ہی کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہی کہ سورہ اقرأ اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنی
بعد منقطع ہونی وحی کی جو پہر وحی اوترنی لگی تو اول یہی اوتری ہی اور یہ حدیث دلیل ان لوگون کی ہی کہ کہتی ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو
سورہ نہین ہی بلکہ فصل کی لیی اوتری ہی ت پیدا کیا انسان کو جمی ہوئی خون سی کہ رحم میں ہوتا ہی پڑہ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سی ہی
وہ پروردگار کہ تعلیم کی یا بوسطہ قلم کی بہت سی علم ف ع ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہی کہ سبب اوسکی لکہی گئی تمام علوم اور آسمان کی کتابون کا
یا یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اوس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف اس سی لکہی جاتی ہی اور صاحب کشاف نی کہا کہ یہ تعلیم اللہ تعالی
کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب غریب اس سی لکہی جاتی ہین ت سکہائی انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تہا ف ع ح یعنی جو کچہ نہ تہا

کہ اپنی قدرت سی معلوم کر سکی چیزین تو پیدا امکان اور زمان مین اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سی انسان کامل ہو یعنی آنحضرتؐ پس ہوگا اشارہ طرف اس قول اللہ تعالی وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہری ساتھ ان آیتون کی بیچ مر طرف مکہ کی اس حال مین کہ کانپتا تہا دل آپکا یعنی بسبب شدت رعب کی کہ بیٹھا تہا آپ کی دل مین پس آئی آنحضرتؐ حضرت خدیجہ کی پاس اور فرمایا دو بار تاکید کی لیی بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی ماری ڈر کی کہ اوڑہاؤ مجہکو کپڑا پس اوڑہایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا اونسی ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہؓ کو اس حال مین کہ پہونچائی اونکو خبر اس ماجرا کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ح نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونیکا بار نبوت کی اوٹہانی سی یا نہ صبر کرنی کا اوپر ایذای قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا ت پس کہا خدیجہ نی یہ نہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبہی اسلیی کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی دارون سی یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین تمسی اور سچ بولتی ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولین تمسی یا جہٹلادین تمکو اور بعضی روایتون مین یہ زیادہ کیا ہی تودی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم امانت کو ت اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو ف ح لفظ کل ساتہ زبر کاف اور تشدید لام کی ثقل اور گرانی اور بعضی عیال کی ہی آتا ہی اسلیی کہ خبرگیری اونکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت کل کو یعنی جو کہ بہاری ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ وہ چہوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور بیواؤن اور غریبون پر ت اور کماتی ہو مال خیر کی لیی اور دیتی ہو محتاج کو ف ح لفظ تکسب ساتہ زبر تی کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہ پیش ت کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگون کو کہ اوس سی کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین اور بعضی مراد معدوم سی فقیر کہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی اوسکی لیی یعنی فقیرونکو کسب مین لاتی ہو ساتہ دینی مال کی اونکو ت اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون حق کی ف ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سی اور نوائب حق اسلیی کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی مانند اسراف اور غضب اور مانند اونکی کی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ اچہی اخلاق اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی ہین برائی اور خرابی مین پڑنی سی اسلیی کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضی نی بسبب متصف ہونی آنحضرتؐ کی ساتہ اچہی خلقون کی اور اچہی صفتون کی اوپر نہ پہونچنی مکروہات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ رضی کی اور کیونکر نہو کہ مدت تہی مدید آنحضرتؐ کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین سو یہی ہین کسی کو انکی ساتہ انکی صفت مین مشارکت نہین رضی اللہ تعالی عنہا اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی منہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کی لیی جائز ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا اپنی قصد اور اختیار سی نہ ناگواری اور اضطراری اور منشار اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرتؐ کی پہلی نبوت ت پہر لیگئی آنحضرتؐ کو خدیجہ رضی طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ رضی کی تہی ف ح اسلیی کہ خدیجہ رضی بیٹی خویلد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہ زبر واو اور رے اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہو گئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہو گئی تہی ت پس کہا خدیجہ رضی نی اے میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہتیجی سی ف ح یعنی آنحضرتؐ سی جو کچہ کہتی ہین اور یہ روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرتؐ کو بسبب بڑاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی کہ یہ کہا خدیجہ رضی نی از راہ تعظیم کی نہ از راہ حقیقت کی ت پس کہا واسطی حضرتؐ کی ورقہ نی اے بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

بما

نی خبر اوس چیز کی کہ دیکھی تہی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بہیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتہ وحی کی ف ع ناموس وہ شخص کہ بہید
جانتا ہو ہاں کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتی تہی اور بعضون نی کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتی ہین اور خبر
موسی پر اوترا کہا نہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسی کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی کی اگرچہ ذکر عیسی کا مناسب تر تہا دین نصرانیت کی
ت ای کاشکی مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاشکی مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ نہوتا قوی اوسوقت کہ نکالی گی تجکو قوم تیری
یعنی قرابتی تیری کفار قریش تیری شہر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالین گی مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالین گی تجکو اور سبب اسکا
یہ ہی کہ نہین لایا کوئی شخص کبہی مانند اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی الا
اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نی دشمن رکہا اور ایذا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تمہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو
اور تمہاری قوم تمکو ایذا دی اور نکالی اور مین زندہ ہون تو مدد کرونگا مین تمہاری مدد خوب قوی پہر نہ دیر کی ورقہ نی کہ مرگئی ف ع جاننا چاہئی
کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرت پر کچہ خلاف نہین لیکن اونکی صحابی ہونی مین اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور
اگر ابتدائی احوال مین ہی جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت
ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چہ مہینی تک اور بعضی اڑہائی مہینی تک اور شیخ ابن حجر نی کہا
مراد تاخیر وحی سی درمیان اوترنی اقرا اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیل کا نہین ہی بلکہ تاخیر اوترنی قرآن کی ہی جبرئیل آتی تہی لیکن قرآن نہین
لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہ تہی کہ تا جاتا رہی آنحضرت سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار رجعت درست کہ ولد یہ پیامی انفرشتا
نہ فرشتہ سلامی و کلامی نفرستاد ت انتہی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر یہ کہ یہانتک
کہ غمگین ہوئی آنحضرت بیچ اوس چیز کی کہ پہونچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ع یہ کلام کسی راوی کا ہی راویون اس حدیث
کی سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ حزنا ہی ت غمگین ہوئی اس سی آنحضرت ایسا غمگین ہونا
کہ گئی صبح کو بسبب غم کی کئی بار تاکہ گر پڑین اونچی پہاڑون کی چوٹیون پر سی ف ع یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالدین
اور ہلاک ہو جاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جبکہ پہونچتی اوپر پہاڑ ون کی تاکہ ڈالدین اپنی تئین
پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لیی جبرئیل اور کہتی ای محمد بلاشبہ تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی یہ حق سب آفتون سی امین
رہیگا اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا سبب اسکا
کہنی کی حضرت کی دل کا اضطراب اور قلق اور وحشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنی اضطراب سی وعن جابر انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی
جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی هویت الی الارض فجئت اہلی فقلت زملونی زملونی فزملونی
فانزل اللہ تعالی یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ
اور روایت ہی جابر رضی سی کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز پہر حاصل ہوئی اونکی
پی در پی فرمایا پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین مکہ مین یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مین نی ایک آواز آسمان سی پس اوٹہائی مین نی نظر اپنی پس ناگہان
فرشتہ کہ آیا تہا میری پاس پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان زمین کی پس ڈرایا گیا مین اوس سی ڈرائی جانا یہانتک کہ گرا مین زمین پر

پس آیا میں اپنے گھر والوں کے پاس اور کہا میں نے کپڑا اوڑھا دو مجھکو کپڑا اوڑھا دو مجھکو پس کپڑا اوڑھا دیا انہوں نے مجھکو پھر اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ
اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سے کفار کو اور بشارت دے مومنین کو طرح طرح کے ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اسکو ساتھ
تعظیم کی یعنی اسکی غیر کو دنیا بڑا نجان اور کہا اس وقت کہ پیش آوے تجکو اسکی غیر سے کہہ اللہ اکبر اور منقول ہے کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرتؐ نے اللہ اکبر
پس تکبیر کہی خدیجہ رضؓ نے اور خوش ہوئیں اور یقین کیا کہ یہ وحی ہے ت اور اپنے کپڑوں کو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضوں نے کہا مراد کپڑوں سے
صفتیں نفس کی ہیں اور پاک کرنا کنایہ ہے اجتناب رذائل سے ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر ہے
کہ یہ اختصار ہے راوی سے یعنی کہ تتمہ اسکا یہ ہے ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پھر گرم ہوئی وحی یعنی پے در پے آنے لگی ف تفسیر مدارک میں جابر سے یعنی
یوں روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تھا میں پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا میں یا محمدؐ انک رسول اللہ پس دیکھا میں نے داہنے اپنے اور بائیں اپنے پس نہ دیکھا میں نے
کچھ پھر نظر کی میں نے اوپر اپنے پس ناگہاں وہ فرشتہ پکارنے والا بیٹھا ہے ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کے پس ڈرا میں اور پھرا میں طرف خدیجہؓ کی اور
کہا میں نے کپڑا اوڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اوڑھایا خدیجہ رضؓ نے پھر آئے جبرئیلؑ اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشۃؓ ان الحارث
بن هشام سال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف ياتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا ياتيني
مثل صلصلة الجرس وهو اشده علي فيفصم عني وقد وعيت عنه ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قالت
عائشة ولقد رايته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا متفق عليه ت اور روایت ہے عائشہؓ
سے یہ کہ حارث بیٹے ہشام کے نے کہ بھائی ابوجہل کا ہے اور اسلام لایا پہلے فتح مکہ کے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہے آپکو وحی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی آتی ہے میرے پاس مانند آواز گھنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہے آواز اسکی ساتھ آواز گھنٹال کی اور یہ قسم وحی کی
سخت ترین وحی کی ہوتی ہے مجھ پر ف ع یعنی سمجھنی مقصود میں ایسی کہ سمجھنا معنی کا اوس کلام سے کہ مانند گھنٹال کی ہو زیادہ مشکل ہے سمجھنی کلام ایک آدمی کی سے
ساتھ خطاب کرنے معہود کی ت پس موقوف ہوتی ہے یا موقوف کی جاتی ہے وحی یا فرشتہ اس حال میں کہ تحقیق میں یاد رکھتا ہوں اوسے اوس چیز کو کہ کہا
فرشتے نے اور کبھی کبھی صورت پکڑتا ہے میرے لیے فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسے کہ مشہور ہے کہ جبرئیلؑ بصورت دحیہ کلبی کی آتے تھے پس کلام کرتا ہے مجھسے فرشتہ
پس یاد رکھتا ہوں میں اوس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہے علمانے کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ کے درمیان کلام کرنے والے کی اور سننے والے کی مناسبت ہونی چاہیے
اور یہاں دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیلؑ کی آنحضرتؐ پر غالب آتی تھی اور آنحضرتؐ کو بشریت سے غائب کرتی تھی یہ قسم اول ہے یعنی جو کہ طور وحی کا
اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرتؐ کی جبرئیلؑ پر غالب آتی تھی اور جبرئیلؑ متصف ساتھ وصف بشریت کی ہوتے تھے اور یہ قسم دوسری ہے اور یہ اوس تقدیر پر ہے
کہ صلصلہ آواز وحی کی ہے جیسے کہ ظاہر عبارت حدیث کی سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ صلصلہ آواز جبرئیلؑ کی تھی اور حکمت اوس آواز کی پہلے ہونے میں یہ تھی
کہ تا آنحضرتؐ کو اوسطرف متوجہ کریں اور سماعت آنحضرتؐ کی خالی ہو جائے وحی کے سننے کے لیے اور اوس میں غیر وحی کی جگہ نہ رہے اور وہ سخت تر تھی واسطے جمع کرنے
فکر کی اور توجہ کی اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہ رضؓ نے اور البتہ دیکھا میں نے حضرتؐ کو کہ اوترتی تھی اونپر وحی بیچ دن نہایت ٹھنڈے کے
پس منقطع ہوئی وحی حضرتؐ سے اس حال میں کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تھی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر یہ ہے کہ یہ بات قسم اول میں ہوتی تھی
اور ہو سکتا ہے کہ دوسری قسم میں بھی یہ بات پیش آتی ہو **وعن** عبادة بن الصامت قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا انزل عليه
الوحي كرب لذلك وتربد وجهه وفي رواية نكس راسه ونكس اصحابه رؤسهم فلما اتلي عنه رفع راسه رواه مسلم اور روایت
ہے عبادہ بن صامت سے کہا اوس نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس وقت اوتاری جاتی اونپر وحی غمگین کیے جاتے بسبب اوسکے اور تیرہ ہوتے اونکے ف ع معنی یہ ہیں

کہ حضرت ہوتی تھی بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنے وحی کی مانند اس شخص کی کہ گھبرا رہا ہو اسکو غم اور تسلی فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا تحرک به لسانک لتعجل به ان علینا
جمعه وقرآنه یا غم اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی میں شدت اور وعید بھی ہوتی تھی پس بلحاظ امت کی حضرت کو غم ہوتا تھا کہ دیکھیے یہ شخص اسکی نہوں نے سنا اور یہ تغیر
ہو جاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جب اترتی وحی حضرت پر جھکاتے آپ سر اپنا اور جھکاتے آپ کے یار بھی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہوتی
وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سے اوٹھاتے سر اپنا نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی اور صحابہ بھی اوٹھاتے اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب ہیبت کے تھی
حال آنحضرت کی تھا اونہیں یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم وعن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج
ارسل رسولا لینظر ما هو فجاء ابو لهب وقریش فقال ارایتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من صفح هذا الجبل وفی روایة ان خیلا تخرج
بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید قال
ابو لهب تبا لک الهذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لهب وتب متفق علیه اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اونہوں نے جبکہ اتری یہ آیت اور ڈرا تو
عذاب خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہیں یعنی قریش کو نکلے آنحضرت یہاں تک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتے تھے قریش کی قبیلوں کو نام بنام اے بنی
فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتے تھے قریش کی بطنوں کو یہانتک کہ جمع ہوئے سب قبیلے اور بطن پس ہوا مرد یعنی اونکی گروہوں میں سے جبکہ طاقت رکھتا کہ آپ
باہر نکلے یعنی بسبب کسی عذر کی بھیج دیتا تھا کسی کو اپنی طرف سے تاکہ دیکھے کہ کیا ہے یہ پکارنا اور کس لیے ہے اور کیا غرض ہے پس آیا ابو لہب چچا حضرت کا تھا اور قریش
ہمراہ اوسکی آئے پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر خبر دوں میں تمکو کہ سوار نکلا چاہتے ہیں اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ سوار نکلا چاہتے
جنگل میں یعنی مکہ کی اس حال میں کہ چاہتے ہیں وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑیں تم پر غارت اور ہلاک کرنے کی لیے یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانو گی مجھکو اس خبر
دینے میں کہا اونہوں نے ہاں سچا جانیں گے نہیں تجربہ کیا ہے تم پر مگر سچ کا فرمایا حضرت نے پس بلا شبہ میں ڈرانیوالا ہوں تمکو آگے عذاب سخت کی یعنی ڈراتا ہوں
کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہے دنیا میں یا عقبی میں کہا ابو لہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجھکو کیا اسلیے جمع کیا تھا تو نے ہمکو پس اوتری سورہ تبت یدا ابی لہب
یعنی ہلاک ہوجیو ابو لہب اور ہلاک ہوا وہ ف ح لفظ یدا زائد ہے یا مراد ہے دونوں ہاتھوں سے ذات اوسکی اسلیے کہ اکثر کام آدمی کی ہاتھوں سے ہوتی ہیں
اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ ابو لہب نے اپنے دونوں ہاتھوں میں پتھر لیا اور آنحضرت کی طرف پھینکا
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عبد اللہ بن مسعود قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبة وجمع قریش
فی مجالسهم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثها ودمها وسلاها ثم یمهله حتی اذا سجد وضعه بین
کتفیه فانبعث اشقاهم فلما سجد وضعه بین کتفیه وثبت النبی صلی اللہ علیه وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضهم علی بعض من
الضحک فانطلق منطلق الی فاطمة فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیه وسلم ساجدا حتی القته عنه واقبلت علیهم تسبهم فلما
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الصلوة قال اللهم علیک بقریش ثلثا وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سال سال ثلثا اللهم علیک بعمرو
بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید بن عتبة وامیة بن خلف وعقبة بن ابی معیط وعمارة بن الولید قال
عبد اللہ فواللہ لقد رایتهم صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم واتبع اصحاب
القلیب لعنة متفق علیه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اوس وقت کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کی اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تھی
اپنی مجلسوں میں یعنی گرد کعبہ کی ناگہاں کہا ایک کہنے والی نے ف ح یعنی ابی جہل نے اور بخاری کی روایت میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ کہا کہنے والے نے

ولا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہیں دیکھتے ہو اس ریاکار کو یعنی آنحضرت کے حق میں یہ بات کہی ت کون سا تم میں کھڑا ہو اور جاوے طرف اونٹ کی کہ ذبح
کیا گیا ہے فلانی کی اولاد میں یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ میں پس قصد کرے طرف نجاست اوسکی کی کہ اوجہ میں ہو اور طرف خون اوسکی کی اور پوست اوسکی کی
کہ جسمیں بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہے پھر رکھ دیوے اوسکو یعنی اون چیزوں ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جبوقت سجدہ کریں آنحضرت رکھدے اوسکی درمیان دونوں
شانوں آنحضرت صلعم کی پس اوٹھا اور گیا طرف اوس چیز کی کہ ذکر کی گئیں بدبخت ترین اونکا کہ عقبہ بن ابی معیط تھا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرت صلعم نے
رکھدیا اوس چیز مذکورہ کو درمیان دونوں شانوں آنحضرت کی اور ٹھہری رہی آنحضرت سجدہ کی حالت میں پس ہنسے وہ مشرک یہانتک کہ جھک گئے بعض اونکے
اوپر بعض کی مارے ہنسی کی یعنی اس بات سے خوش ہوئے اور مارے ہنسی کی ایک دوسرے پر گر گر پڑے پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کی یعنی اور خبر کی اونکو
اس ماجرے کی کہتے ہیں کہ وہ دنوں میں صغیر تھیں پس آئیں حضرت فاطمہ دوڑتی ہوئی اور ٹھہری رہے آنحضرت صلعم سجدے میں یہانتک کہ ڈالا یا حضرت فاطمہ نے
اوسکو حضرت صلعم پر سے ف ش ع اور حضرت فاطمہ ان دنوں میں صغیر سن تھیں لکھے ہیں کہ وہ پیدا ہوئی تھیں اوس حال میں کہ عمر حضرت کی اکتالیس برس کی تھی
ت اور متوجہ ہوئیں فاطمہ اون بدبختوں پر برا کہتی ہوئیں ف ش ح اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغیر سن کے منہ در منہ
اونکو برا کہا اور ناونکو مجال مقابلہ کی اونسے نہوئی پس جب پڑھ چکے نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر یا کمیں قریش کو اور
عذاب کر اونکو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتے اور پکارتے خدا تعالیٰ کو تو دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے یعنی طلب کرتے کچھ اللہ تعالیٰ سے
تو سوال کرتے تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بددعا کرنے کی خاص کر اون اشقیا پر کہ شقی ازلی تھے بددعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہے
ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونوں بھائی تھے اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو ف ش ح یہ اشقیا تھے
سرگروہ اور موذی مشرکوں میں اور آنحضرت نے انکی ایذا پر بسبب صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی پہونچا سزاے عمل کو پہونچے بیت لطف حق
گرچہ مواسا کند ٭ لیک چون از حد بشد رسوا کند ٭ پھر کہا عبداللہ ابن مسعود نے کہ راوی اس حدیث کی ہیں پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا میں نے
ان کفار مذکور کو کہ ہلاک ہوئے اور زمین پر پڑے ہوئے روز جنگ بدر کی پھر کھینچے گئے اور ڈالی گئے کوئیں میں کہ نام اون بدر کا تھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحق
کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئیں میں ڈالی گئی ف ش ح اور خطاب کیا آنحضرت نے اونکو کہ تمنے وعدہ خدا کا سچ پایا تمنے بھی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا
کتاب الجہاد میں گذرا اور مارا جانا ان مشرکوں کا بدر میں اور ڈالا جانا کوئیں میں باعتبار اکثر کی ہے والا کہتے ہیں کہ عمارہ بن ولید بدر میں نہ تھا بلکہ حبشہ میں
مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پھرنے کی بدر سے اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانے اور بھاری ہو جانے اوسکی کے کنوئیں میں نہ ڈالا گیا چنانچہ کتب سیر میں کہا ہے
اور جاننا چاہیے کہ اس حدیث میں اشکال کرتے ہیں کہ آنحضرت کیونکر نماز میں مستغرق رہے باوجود پہونچنے نجاست کی پشت شریف پر اور جواب اسکا یہ پایا ہے کہ تھا
یہ فعل اوسسے پہلے حرام ہونے خون وغیرہ اور ذبح کیے ہوئے مشرک کی پس باطل ہوئی نماز اوس سے جیسے کہ شراب لگ جاتی تھی کپڑے کو پہلے حرام ہونے اوسکی کے
اور نماز اوس سے پڑھ لیتے تھے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ہل اتی علیک یوم کان اشد
من یوم احد فقال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منہم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن کلال فلم یجبنی
الی ما اردت فانطلقت وانا مہموم علی وجہی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت
فاذا فیہا جبریل فنادانی فقال ان اللہ قد سمع قول قومک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال لتامرہ بما شئت فیہم
قال فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان اللہ قد سمع قول قومک وانا ملک الجبال وقد بعثنی ربک الیک لتامرنی بامرک
ان شئت ان اطبق علیہم الاخشبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجو ان یخرج اللہ من اصلابہم من یعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئا

متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضی سے یہ کہ تحقیق کہا عائشہ رضی نے یا رسول اللہ کیا گذرا ہے آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کے دن سے ف ح جنگ احد میں
بہت صدمے آنحضرت کو پہونچے تھے چنانچہ حدیث آئندہ میں بیان اوسکا آتا ہے ت پس فرمایا آنحضرت نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے تیری قوم سے وہ کچھ کہ وہ اشد ہے
روز احد سے اور تھی وہ چیز کہ دیکھی میں نے اونسے دن عقبہ کے بہت سخت اون چیزوں میں سے کہ دیکھی میں نے اونسے تمام عمر میں ف ح عقبہ زبر دن سے راہ درمیان
پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد عقبہ سے وہ مکان ہے کہ منا میں ہے اور جمرہ اوسکی طرف مضاف ہے اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتے ہیں جیسے کہ کتاب الحج میں گذرا اور آنحضرت
موسم حج میں وہاں کھڑے ہوئے اور قبیلوں کو اسلام کی طرف بلایا جیسے کہ عادت شریف حضرت کی تھی کہ حج کی موسموں میں اور مجمعوں میں دعوت کرتے تھے یعنی
لوگوں کو نعمت اسلام اور اوسکا نفع یاد دلاتے تھے اور عذاب اور بری کاموں سے ڈراتے اور آنحضرت وہاں سے طرف قبیلہ ثقیف کی گئے اور ابن عبد یالیل بن کلال
کو جو کہ ثقیف کی سرداروں میں سے تھا دعوت کی جیسے کہ فرمایا ت اوسوقت کہ پیش کیا میں نے اپنے نفس کو اوپر بیٹے عبد یالیل بیٹے کلال کی پس جواب نہ دیا مجھکو طرف
اوس چیز کی کہ چاہا میں نے ف ح یعنی قبول کی دعوت اسلام کی اور وہاں کی جاہلوں اور نادانوں نے ایذا دیں آنحضرت کو اور پتھر مارے اور خون آلودہ کیا
بیت ز ہر انغیار روا ز دیوار سنگ یار ہمی بارد ٭ بلائی در و صندان اندر در و دیوار ہمی بارد ٭ ت پس چلا میں اس حال میں کہ میں غمگین تھا اوپر چہرے اپنے کے
یعنی چلا میں حیران اور سراسیمہ کہ نہیں جانتا تھا میں کہ کدھر متوجہ ہوتا ہوں میں بسبب شدت اوس غم اور مصیبت کی پس ہوشیار نہ ہوا میں مگر قرن ثعالب میں
کہ نام ایک جگہ کا ہے کہ وہاں میقات اہل نجد کی ہے اور اوسکو قرن منازل بھی کہتے ہیں پس اوٹھایا میں نے سر اپنا پس ناگہان ہوں میں نیچے ایک ابر کے
کہ تحقیق سایہ کیے ہوئے مجھکو یعنی زیادہ عادت سے پس دیکھا میں نے پھر ناگہان اوس ابر میں جبرئیل تھے پس پکارا مجھکو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ تعالی نے سنا
قول تیری قوم کا اور سنا اوس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے یعنی جھٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بھیجا ہے تمہاری پاس پہاڑوں کی فرشتے کو کہ پہاڑ اوسکے سپرد ہیں
حوالہ اوسکے ہیں تاکہ حکم کرو تم اوسکو ساتھ اوس چیز کی کہ چاہو اپنی قوم کے حق میں یعنی عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا اونکا درمیان پہاڑوں کے فرمایا آنحضرت
نے پس پکارا مجھکو پہاڑوں کے فرشتے نے یعنی مانند یا ایہا النبی یا محمد کہکر اور سلام کیا مجھپر پھر کہا اوسنے ای محمد بلا شبہہ اللہ تعالی نے تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا
اور میں فرشتہ پہاڑوں کا ہوں اور تحقیق بھیجا ہے مجھکو تمہاری پروردگار نے تمہاری پاس تاکہ حکم کرو تم مجھکو ساتھ حکم اپنی کی یعنی جو کچھ کہ چاہو اور فرماؤ کروں میں
اگر چاہو تم یہ کہ ڈھانک دوں میں اونپر دونوں پہاڑوں کو کہ اخشبین ہیں تو ڈھانک دوں ف ح اخشبین تثنیہ اخشب اور اخشبین بھی نام دو پہاڑوں کا ہے کہ
مکہ اونکی درمیان میں بستا ہے ت پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں چاہتا میں ہلاکت اونکی بلکہ امیدوار ہوں یہ کہ نکالے اللہ تعالی اونکی پشتوں سے اونکی اولاد کو جو
کہ عبادت کریں خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کریں ساتھ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کریں اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت الدم عنہ ویقول کیف یفلح قوم شجوا راس نبیہم
وکسروا رباعیتہ رواہ مسلم ت اور روایت ہے انس رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چاروں دانتوں سے کہ اونکو رباعیہ کہتے ہیں یعنی احد
ف ح رباعیہ ر کی زبر اور تخفیف ب سے اور یہ وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کے ہیں دو اوپر اور دو نیچے پس نیچے کا دانت داہنی طرف کا
ٹوٹا تھا اور نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنے کی یہ معنی نہیں ہیں کہ جڑ سے اوکھڑ گیا اور دانتوں میں کا واک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سے جدا ہو گیا تھا
اور یہ ٹوٹنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کے ہاتھ سے ہوا کہ بھائی تھا سعد بن ابی وقاص کا اور اوسکے اسلام میں اور صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور
اوسکی اولاد میں سے جو کوئی پیدا ہوتا تھا تو جب بالغ ہوتا اوسکا آگے کا دانت گرا ہوا تھا ت اور زخم پہونچایا گیا حضرت کے سر مبارک میں ف ح اور
بعضی روایتوں میں پیشانی میں آیا ہے کہ ایک کنکر پہاڑ پر سے بھی آپڑی اور حضرت کی زخمی کرنیوالی کو بکری نے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اور بھی صدمے حضرت کو پہونچے
کہ کافروں نے میدان میں گڑھے کھود رکھے تھے آنحضرت کا گھوڑا ایک گڑھے میں گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئے اور آنحضرت کو گود میں لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نے

اور عتبہ طلحہ یعنی وہب کی طلحہ نے اپنی بیعی بہشت اور دو کڑیاں خود کی کہ سر مبارک پر تہا رخسارہ شریف میں چبھ گئیں ایسی چبھی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنی دانتوں سی اونکو کہینچا اور دو دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جس نے خون چوسا واجب ہے اوسکی جنت تک پس شروع کیا آنحضرت نے کہ پونچہتی تہی خون اپنا سی اور فرماتی تہی کیونکر چہٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنی نبی کا سر اور توڑی دانت اوسکی نقل کی پسلی نے شرح اور آیا ہی کہ حضرت علی رض اپنی سپر میں پانی لائی اور فاطمہ زہرا رض نی بوری کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک میں بہرا اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ جب آنحضرت کی مزاج میں کچہ تغیر نی بحکم بشریت کی راہ پائی آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شئی او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہ بہی آیا ہی کہ آنحضرت خون پاک کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اگر ایک قطرہ اسمین سی زمین پر پڑیگا تو اوترےگا انپر عذاب آسمان سی اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہی کہ حضرت کی چہرہ مبارک پر روز احد کی ستر ضربیں تلوار کی لگیں لیکن بچایا اونکو اللہ تعالی نی اون ضربوں کی صدموں سی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِیِّهٖ یُشِیْرُ اِلٰی رَبَاعِیَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی رَجُلٍ یَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت ہو غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتہ پیغمبر اپنی اشارہ کرتی تہی آنحضرت ساتہ اس فعل کی طرف دانتوں اپنی کی اور توڑ ڈالی اونکی کی اونکی ہاتہوں سی اور فرمایا سخت ہی غضب خدا کا اوس شخص پر کہ قتل کری اوسکو رسول خدا کا راہ خدا میں کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح احتراز کیا قتل ہونی سی حد اور قصاص میں کہ وہ ایسا نہیں ہی اور مراد رسول خدا سی یا تو ذات شریف اپنی رکہی یا ہر پیغمبر سا ہی کہ مارنا پیغمبر کا عین ہی اور جگہ اشتباہ کی نہیں پس مقتول اوسکا واجب القتل اور دوزخی ہی بلا شبہ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ یَقُوْلُوْنَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِکَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتَ لِیْ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُکَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ هَبَطْتُ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ شَیْئًا فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی یحیی بن کثیر سی کہ کہا پوچہا میں نی ابو سلمہ بیٹی عبد الرحمن کی سی کہ وہ بڑی تابعین اور مشاہیر علما اور فقہای مدینہ میں سی ہیں کہ پہلی کیا چیز نازل ہوئی ہی قرآن میں سی کہا یا ایہا المدثر ف ع ح یہاں تشبیہ ہوا حال اوس پر بسبب نسیان کی اسلئی کہ اول جو اوتری ہی اقرأ باسم ہی اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونی وحی کی اوتری ہی جیسی کہ عائشہ رض کی حدیث میں مفصل ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہی یعنی بعد فترۃ وحی کی جو پہلی اوتری یہ ہی یا شاید اس حدیث کی راوی نی مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرأ کی اوترنی کو ت کہا یحیی نی کہا میں نی کہتی ہیں یعنی جمہور یا بعضی علما کہ اقرأ باسم ربک اول اوتری ہی کہا ابو سلمہ رض نی کہ پوچہا میں نی جابر سی احوال اسکا یعنی مثل سوال تیری کی اور اونہوں نی بہی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ میں نی کہا اور کہا میں نی اونسی مانند اوس چیز کی کہ کہا تو نی مجہسی کہ کہتی ہیں اول اقرأ باسم اوتری ہی پس کہا اوسنی میری جابر نی کہ نہیں حدیث بیان کرتا ہوں میں تجہسی مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حضرت نی کہ خلوت اور اعتکاف کیا میں نی حرا میں ایک مہینہ پس جبکہ پوری کر چکا میں خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا میں پہاڑ سی پس پکارا گیا میں پس دیکہا میں نی داہنی پس نہ دیکہا میں نی کچہ اور دیکہا میں نی بائیں اپنی پس نہ دیکہا میں نی کچہ اور دیکہا میں نی پیچہی اپنی پس نہ دیکہا میں نی کچہ پس اوٹہایا میں نی سر اپنا اور دیکہا میں نی اوپر کی جانب پس دیکہا میں نی کچہ یعنی فرشتہ ف ع اور اوپر گذرا جابر سی کہ اونہوں نی سنا آنحضرت سی حدیث بیان فرماتی فترۃ وحی سے

فرمایا

فرمایا ہیں اوسوقت کہ مین چلتا تہا سنی مین نی ایک آواز آسمان سی پس اوپر اوٹہائی مین نی نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تہا کہ آیا تہا میری پاس کوہ حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا پس وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول اضافی ہی **ت** پس آیا مین خدیجہ رضی کی پاس اور کہا مین نی یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجہہ مین سرایت کیا تہا کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا مجکو اور ڈالا مجہپر ٹہنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری یہ سورۃ ای کپڑا اوڑہنی والی کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنی رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑی کو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہ یعنی اوترنا سورۃ مدثر کا تہا پہلی اوس سی کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنی سورۃ فاتحہ کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

باب ہی نبوت کی علامتون مین **ف** ح علامت اور معلم زبر سی اور علم عین اور لام کی زبر سی اصل مین نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سری پر رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت صلعم کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت صلعم کی کہ عاقل فراست رکہنی والا جو انمین نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سی ہین اور سمین شک نہین ہی کہ تمام معجزی نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مؤلف نی جو دو باب عقد کئی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزون کی باوجودیکہ دونون باب مین خوارق ہی ذکر کئی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی لئی ظاہر نہین ہوتی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ ھٰذَا حَظُّ الشَّیْطَانِ مِنْکَ ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ یَعْنِیْ ظِئْرَہٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَھُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت صلعم کہیلتی تہی ساتہ لڑکون کی **ف** ح یعنی تہی اونکی درمیان اور یہ اوسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کی پاس تہی کہ دایہ آپ کی ہین **ت** پس پکڑا آپکو جبرئیل نی اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپ کی دل کی جانب سی اور نکالا اونکی دل مین سی علقہ **ف** ع اور جامع الاصول مین یون ہی کہ استخرجہ فاستخرج منہ علقۃ یعنی لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سی چیرا اور دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سی ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہونکی **ت** پس کہا جبرئیل نی کہ یہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی یہو بچا اوسکو اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہ پہر دہویا آپکی دل کو سونی کی لگن مین زمزم کی پانی سی **ف** ع یعنی واسطی تعظیم وتکریم حضرت صلعم کی اور استعمال سونیکا کہ حرام ہی ہماری دین مین منع کیا گیا واسطی امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی احوال سی ہی علاوہ یہ کہ آنحضرت صلعم نی اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سی ہوتا تو اوس سی قلب مبارک دہوتی لیکن اس سی یہ نہین ہی کہ جو پانی نکلا تہا جوش مار کر آنحضرت صلعم کی انگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی اثر دست مبارک کی تہی کا پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی **ت** پہر ملایا اور درست کیا جبرئیل نی اوس جگہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہدیا دل کو اوسکی جگہ مین یعنی اول دلکو رکہا اور پہر درست کیا سینہ مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہ آنحضرت صلعم کی دوڑتی ہوئی آنحضرت صلعم کی مان کی پاس مراد رکہتا ہی انس اوسی مان سی دایہ آنحضرت صلعم کی کہ دودہ پلاتی تہی پس کہا اون لڑکون نی کہ محمد تحقیق قتل کئی گئی پس آئی لوگ آنحضرت صلعم کی پاس یعنی متوجہ ہوئی کچہ لوگ دایہ کی قوم مین سی طرف حضرت صلعم کی پس دیکہا آپکو متغیر تہا رنگ متغیر ہی کہا انس نی کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینی کا آنحضرت صلعم کی سینہ مبارک مین **ف** ع ح اور یہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل کی ہین

کہ وہ جیسا ہی تسلیم کرنا اسکا اور نہ تعرض کرے ساتھ تاویل کی بطریق مجاز کی اسلیے کہ کچھ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت قادر
کی سے اور حکمت اسمین یہ ہی کہ حضرت ہوگئے سبب اسکے مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہوں قبول کرنے وحی کی لیے اور راہ نپاوین طرف حضرت کی وسوسے
نفس کی اور منقطع ہو جاوے طمع شیطان کی آپ کے غافل کرنے سے جیسے کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول جبریلؑ کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیے کہ
چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلی تو صغر سن مین دائی حلیمہ کے پاس دوسرے دس برس کی عمر مین تیسرے وقت نبی ہونے کی چوتھی شب معراج
جس وقت کہ جبریلؑ حضرتؐ کے بلانے کو آئے اور اختلاف کیا ہے اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرتؐ ہی کے لیے تہا یا اور
پیغمبروں کے لیے بھی واقع ہوا اور ابن عباسؓ سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کے آیا ہی کہ کہا اسمین ایک طشت تہا کہ دہوئے گئے تہے اسمین دل انبیاء صلوات اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ
يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ مین البتہ
پہچانتا ہوں اوس پتھر کو کہ مکہ مین تہا کہ سلام کرتا مجھپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلے اسکے کہ نبی کیا جاؤں مین تحقیق
مین البتہ پہچانتا ہوں اوسکو اب نقل کی یہ مسلم نے ف ع کہا بعضوں نے کہ وہ پتھر حجر اسود تہا اور ہوسکتا ہی یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتھ زقاق الحجر
کے کہ ہی درمیان مین مسجد اور گہر خدیجہ رضا کے اور حضرت عائشہ رض سے منقول ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ جب لائے میرے پاس جبریلؑ رسالت تو نہین گذرتا تہا مین
کسی پتھر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق مکہ کے کافروں نے سوال کیا آنحضرتؐ
سے کہ دکہاوین اونکو معجزہ کہ نشان آپ کے سچ کا ہو دعوی نبوت مین اپس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکڑے یعنی ساتھ اشارہ دست مبارک کے یہاں تک کہ دیکہا
اونہون نے پہاڑ حرا کو درمیان اون دونوں ٹکڑوں کے یعنی اس طرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے پہاڑ کے جیسے کہ آتا ہی ذکر اوسکا نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرتؐ کے زمانے مین دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے
اور ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ کے یعنی دونوں ٹکڑے جدا ہوئے اور ایک اون دونوں کا پہاڑ کے اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچے کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کافروں کو کہ گواہ ہو دو میری نبوت پر یا میرے معجزہ پر ف ح ع اور بعضوں نے کہا معنی اسکے یہ ہین حاضر ہوا اور دیکہو بموجب پہلے معنی کے لفظ اشہدوا
مشتق ہی شہادت سے اور بموجب دوسرے کے شہود سے اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہی آنحضرتؐ کے لیے اور روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت
کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت کیا ہی اونسے جم غفیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میرے نزدیک
یہ ہی کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سے طرق سے کہ شبہہ کو اسمین بالکل جگہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع
رکہتے ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرتؐ کے معجزے سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت
کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضی بدعقلیوں فلسفیوں نے باعتقاد اسکے کہ خرق اور التیام فلکیات
مین محال ہی اور یہ نہین جانتے ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیے ہوئے اللہ تعالی کے ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کے چنانچہ آیا ہی کہ اونکو لپیٹیگا
روز قیامت کے اور بعضے ملحدوں مین سے کہتے ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتے اور تمام اہل زمین اوسکو دیکہتے مین شہرہ کیا ہوتی
اور نہ یہ تہا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والے متواتر اوسکو نقل کرتے جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نے اونہین کو دکہادیا

اور مقصود اس معجزہ سے دکہانا اور الزام دینا اونکا تہا اور یہ بہی ہے کہ رات مین تہا اور ایک لحظہ سے زیادہ نتہا اور لوگ سوتے تہے اور ہوسکتا ہے
کہ چاند اوسوقت اپنی بعضی منازل مین ہو کہ بعضی اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور بعضون کو نہوا ہے کہ خسوف کو بعضی شہرون والے پاتے ہین اور
بعضی نہین باینہمہ روایتون مین آیا ہے کہ مسافرون کہ اطراف زمین سے وہان پہونچے خبر دی انہون نے شق قمر کی اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہے بے شبہ
اور کتابین سیر اور تواریخ کی اوس سے بہری ہوئین ہین گو کہ کافر اور منکر نقل نکرین اور منکر ہون کچہ ضرر نہین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ
يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ
إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہا اوس نے کہا
ابوجہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہے محمد ﷺ اپنے منہ کو درمیان تمہارے یعنی نماز پڑہتا ہے اور سجدہ کرتا ہے پس کہا گیا ہان پہر کہا ابوجہل نے قسم ہے لات اور عزی
کی اگر دیکہونگا مین اوسکو کہ کرتا ہے یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا مین اوسکی گردن پس آیا ابوجہل آنحضرت ﷺ کی پاس اس حال مین کہ آپ نماز پڑہتے تہے قصد کیا
اوس نے کہ پانون رکہے آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کی پاس جاتے جاتے حضرت ﷺ کی طرف سے مگر اس حال مین کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیون پر
اور بچاتا تہا ساتہ دونون ہاتہون اپنے کی یعنی جب آیا پہر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہونچتی ہے اور وہ اپنے دونون ہاتہون سے
اوسکو روکتا ہے پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہے واسطے تیرے اور کیا کرتا ہے تو کہ اولٹا پہرتا ہے اور اپنے ہاتہ سے کچہ روکتا ہے پس کہا ابوجہل نے درمیان
میرے اور درمیان حضرت ﷺ کے ایک خندق ہے آگ کی اور خوف اور امر شدید ہے اور بازو ہین یعنی فرشتے ہین کہ محافظ تہے حضرت کے پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجہسے تو البتہ اوچک لیجاتے اوسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کرکے یعنی ہر فرشتہ اوچک لے جاتا ایک ایک عضو اوسکے
اعضا مین سے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ
الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى وَلَئِنْ طَالَتْ
بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ
يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا
وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ
تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَ
كُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اوسوقت کہ مین تہا نزدیک آنحضرت ﷺ کے کہ ناگہان آیا اونکے پاس ایک شخص
پس شکایت کی اوسنے طرف حضرت ﷺ کے فاقہ اور محتاجگی کی پہر آیا حضرت ﷺ کے پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت ﷺ کے راہزنی کی کہ واقع ہوتی
ہے راہون مین یعنی بسبب قزاقون کے پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے اے عدی کیا دیکہا تو نے حیرہ ف ع لفظ حیرہ ساتہ زیر ح مہملہ کے اور جزم تحتی کے نام ایک
قدیم شہر کا ہے نواح کوفہ مین اور محلہ مشہور ہے نیشاپور مین اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہان شہر مذکور ہے ت پس اگر دراز ہو ساتہ تیرے زندگی البتہ

دیکھیگا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضون نی کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کریگی حیرہ سی تا طواف کری خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈریگی کسی سے
سوای خدا کے ف ح ع یہ بات اوس شخص کی جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تہا اور یہہ جواب اوس شخص کی کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تہی آگی کی بات
فرمائی اور خطاب دونون جا عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہی فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دونوکا
حاصل ہو جاوی پہر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور توانگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی مصارف خیر مین
ت اور اگر دراز ہو ساتہ تیری زندگی البتہ کہولی جاوینگی خزانی کسری بن ہرمز بادشاہ فارس کی یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتہ لگینگی اور تقسیم ہوینگے
مسلمانون مین اور اگر دراز ہووی ساتہ تیری زندگانی تو البتہ دیکہیگا تو اوس شخص کو کہ نکالیگا بہر مٹہی سونی یا چاندی سی ڈہونڈیگا اوس شخص کو یعنی
فقراون مین سی کہ قبول کری وسکو پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کری وسکو ف ح بسبب نہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیے ہوتا ہی جب حاجت ہی
نہوی تو سونا چاندی کس کام آوی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کی ہوگا جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ بات
نزول عیسی کی گذر چکی اور بعضون نی کہا ہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبدالعزیز کی بہی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نی اسی معنی کو اور چونکہ خوشخبری
دی آنحضرت صلعم نی وسعت رزق و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کہ شان تھا نبوت
کی ہی پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ایک تمہارا اوس دن کہ ملاقات کریگا اوس سی یعنی روز قیامت کی اس حال مین کہ نہین ہوویگا درمیان
اوسکی اور درمیان اللہ کی کوئی شخص مترجم کہ بیان کری واسطی اوسکی ف ح ع لفظ ترجمان ساتہ زبر تے اور پیش جیم کی اور ساتہ زیر دونون کے
اور پیش دونون کی وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسری زبان مین جسکو دو بہاشیا کہتی ہین حاصل یہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین
کوئی دو بہاشیا نہین ہوویگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مین نی طرف تیری رسول تا کہ پہنچاوی
تجکو احکام دین کی اور خبر قیامت کی آنی کی پس کہیگا ہان بہیجا تہا تو نی رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مین نی تجکو مال اور کیا نہین احسان
و انعام کیا مین نی تجہپر ف ع یہ استفہام تقریر کے لیے ہی یعنی دیا مین نی تجکو مال اور انعام کیا مین نی تجہپر کمال اور قدرت دی مین نی تجکو اوسکی خرچ کرنی پر
اور فائدہ اوٹہانی پر اوس سی اور صرف کرنی پر اوپر اہل استحقاق کی ت پس کہیگا بندہ ہان دیا تہا تو نی مال اور احسان کیا تو نی مجہپر پس دیکہیگا وہ شخص
داہنی طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کی اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ ف ع یعنی بسبب کرنی
برائیون کی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون کنایہ ہین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سی مگر ساتہ گذرنی کی اوس پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی
نی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور آپہی لیے فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتہ
ٹکڑی کہجور کی ہو پس جو شخص کہ نپاوی ٹکڑا کہجور کا پس بچی ساتہ کلام خوب اور نرم کی کہ سائل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوسمین مداہنت
دین کی نہو کہا عدی نی پس دیکہی مین نی عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیرہ سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے
یعنی جیسی کہ خبر دی تہی حضرت صلعم نی اور تہا مین درمیان اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسری بیٹی ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتہ تمہاری
زندگانی تو البتہ دیکہوگی اوس چیز کو کہ کہا ہی پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈیگا اوس شخص کو کہ قبول کری
ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نی سن ۶۸ سٹہہ یا ۶۹ اونہتر ہجری مین عمر بن عبدالعزیز کے زمانی سی پہلی ت نقل کی یہ بخاری نے وعن
خبّاب بن الارت قال شکونا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو متوسد بردۃ فی ظل الکعبۃ ولقد لقینا من المشرکین شدۃ فقلنا
الا تدعو اللہ فقعد وھو محمر وجھہ وقال کان الرجل فیمن کان قبلکم یحفر لہ فی الارض فیجعل فیہ فیجاء بمنشار فیوضع

فوق رأسه فيشق باثنين فما يصده ذلك عن دينه ويمشط بأمشاط الحديد ما دون لحمه من عظم وعصب وما يصده ذلك عن دينه والله ليتمن هذا الأمر حتى يسير الراكب من صنعاء إلى حضرموت لا يخاف إلا الله أو الذئب على غنمه ولكنكم تستعجلون رواه البخاري اور روایت ہی خباب ابن ارت سی کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ وہ سر کی نیچی کملی رکہی ہوئی تہی کعبہ کی سایہ مین اور تحقیق پائی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی آیا نہین بددعا کرتی آپ اللہ سی یعنی مشرکون پر ایسی کہ اونہون نی ایذا دی ہی ہمکو پس اوٹھ بیٹھی آنحضرت اس حال مین کہ سرخ تہا چہرۂ مبارک آپ کا ف ح یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد ہوئی حضرت پر یعنی ظلم اور بی اندازی کا فرون کی سی یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنی مسلمانون کی کافرون کی اور یہ مناسب تر ہی ساتہ قول آنحضرت کی کہ ت اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگون مین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیے گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہے مین پہر لایا جاتا تہا آرا اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکی کی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑے پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سی اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص ساتہ کنگہیون لوہی کی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون پر یعنی لگتی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سی گذر کر پٹہی اور ہڈی پر پہونچتی تہی اور نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب اوسکی دین سی قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہو دیگا یہ دین یعنی اور آسانی دیکہوگی تم بعد دشواری کی یہانتک کہ چلیگا سوار صنعا سی حضرموت تک کہ مسافت بعید ہی درمیان دونون موضعون کی اس حال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوا کسی سی مگر خدا ہی ف ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت اور پانی رکہتا ہی مانند دمشق کی اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتہ جزم ضاد اور زبر میم کی اور سیم کی پیش سی بہی کہتی ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہہ صلحا اور عابدین کی یہانتک کہ کہا ہی علما نی حضرموت تنبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہ نام اوسکا ایسلیے رکہا گیا ہی کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئی وہان اور مری اور بعضون نی کہا کہ حاضر ہوئی اوس مین جرجیس کی ت یا نہین ڈریگا مرد مگر بہیڑیے سی اپنی بکریون پر ف ح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی نہین جیسا کہ جاہلیت مین تہا نہ امن حملہ کرنی بہیڑیے کی سی بکریون پر ایسلیے کہ وہ خارج ہی عادت سی اور یہ امن بہی ہو جائیگا ولیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسی علیہ السلام کی انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین وارد ہی یعنی والذئب اور وہ احتمال رکہتا ہی یہ کہ ہو یعنی اوسکی یا ہو واو بمعنی او جمع کی بات کی لیے اور یہ تقدیر پس نہین پوشیدہ ہی جو کہ اوسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہو گیا جو کچہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی الخ ت ولیکن تم جلدی کرتی ہو ف ح یعنی قریب ہی کہ جاتا رہیگا عذاب کر بات کین کا تم پس صبر کرو امر دین پر جیسی کہ صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین مین سی اور سخت تر عذاب کی تمہاری عذاب سی بسبب قوت الیقین کی ت نقل کی یہ بخاری نی

وعن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل على أم حرام بنت ملحان وكانت تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها يوما فأطعمته ثم جلست تفلي رأسه فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك قالت فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال أناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الأسرة أو مثل الملوك على الأسرة فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم فدعا لها ثم وضع رأسه فنام ثم استيقظ وهو يضحك فقلت يا رسول الله ما يضحكك قال أناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله كما قال في الأولى فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم قال أنت من الأولين فركبت أم حرام البحر في زمن معاوية فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتی پاس ام حرام

بنت ملحان کی ف ح ع لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سے ہے اور ام حرام خالہ انس کی ہین بہن اونکی ماں کی کہ ام سلیم ہین اور یہ دونون
عورتین خالہ تہین آنحضرت صلعم کی دودہ کی علاقہ سے یا نسب کی کہا نووی نے کہ اتفاق کرتے ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تہین آنحضرت کی لیکن اختلاف کیا ہے
کیفیت محرمیت مین کہ کسی نے کسی علاقہ سے محرم کہا ہے اور کسی نے کسی علاقہ سے کہا مؤلف نے کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین
اپنی خاوند کی ساتہ زمین روم مین حضرت عثمان رضہ کی خلافت مین ت اور تہین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین نہایت
ہی پس بسبب محرمیت کی کہ اون دونون بہنون سے رکہتی تہی اونکی پاس تشریف لاتی تہی اور قیلولہ کرتی تہی جیسی کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کی
ت پس آئی آنحضرت صلعم ام حرام کی پاس ایکدن پس کہانا کہلایا ام حرام نی آپ کو پہر بیٹہی ام حرام جوئین دیکہتی حضرت صلعم کی سر مبارک مین ف ح اوپر
تحقیق کی گذر چکی ہی کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تہین ولیکن یہ بال صاف کرتی تہین غبار وغیرہ سی اور دیکہتی تہین کہ شاید کوئی جون ہو ت پس سوئی
آنحضرت صلعم پہر جاگی اس حال مین کہ وہ ہنستی تہی کہا ام حرام نی کہ پس کہا مین نی کس چیز نی ہنسایا آپکو یا رسول اللہ صلعم فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے
روبرو کی گئی میری اور دکہائی گئی مجکو اس حال مین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کی تختون پر یا مثل بادشاہون کی تختون پر ف ع یہ شک
راوی ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کی ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتہ پشت زمین کی اور کشتی کو ساتہ تخت کی اور ٹہرایا اوپر
بیٹہنی کو مشابہ بیٹہنی بادشاہ کی اپنی تخت پر دہ علی اشارہ کرتی کی اسپر کہ وہ اپنی نفسون کو محنت مین ڈالین گی اور قریب ہونگی اس امر عظیم کی بخوشی خاطر اور
دل کی امنگ سے مانند بادشاہون کی تختون پر ت پس کہا مین نی یا رسول اللہ صلعم دعا کیجیی اللہ سے یہ کہ کری مجکو اون جماعت مین سے کہ سوار ہونگی دریا پر
جہاد کی لیی پس دعا کی آنحضرت صلعم نی ام حرام کی لیی ساتہ اوس چیز کی کہ درخواست کی پہر رکہا آنحضرت صلعم نی سر مبارک اپنا اور سو گئی اور پہر بیدار ہوئی اس حال مین
کہ ہنستی تہی پس کہا مین نی یا رسول اللہ صلعم کس چیز نی ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت صلعم نی کتنی ایک آدمی میری امت مین سی روبرو کیی گئی میری جہاد کرتی ہوی
راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہو کی تختون پر پس کہا مین نی یعنی دوسری بار یا رسول اللہ صلعم دعا کیجیی
اللہ سی یہ کہ کری مجکو اونمین سی فرمایا تو پہلون مین سی ہی ف ح یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی تہی
کہ جو پہلی دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین بیٹہین گی اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سی ہوگی کہ اول یہ کار کرین گی اور یہ بہی اسمین اشارہ ہے
کہ مرتبہ پہلو نکا زیادہ ہی پچہلون کی مرتبہ سی ت پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین ف ح ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال تہا
بیچ زمانہ امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئی ہین کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کی بیچ خلافت عثمان رضہ کی پس مراد زمانہ معاویہ سی ایام ولایت
معاویہ کی ہین پس نہین منافی ہی اسکی کہ موت اونکی بیچ خلافت عثمان رضہ کی ہوئی جیسی کہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنی جانور
کی پیٹہ پر سی پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس رض قال ان ضمادا قدم مکۃ وکان
من ازد شنوءۃ وکان یرقی من ہذا الریح فسمع سفہاء اہل مکۃ یقولون ان محمدا مجنون فقال لو انی رأیت
ہذا الرجل لعل اللہ یشفیہ علی یدی قال فلقیہ فقال یا محمد انی ارقی من ہذا الریح فہل لک فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ واشہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد فقال اعد علی کلماتک ہؤلاء فاعادہن
علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات فقال لقد سمعت قول الکہنۃ وقول السحرۃ وقول الشعراء فما سمعت
مثل کلماتک ہؤلاء ولقد بلغن قاموس البحر ہات یدک ابایعک علی الاسلام قال فبایعہ رواہ مسلم وفی بعض نسخ المصابیح بلغنا ناعوس البحر

اور

اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ ضماد آیا مکہ مین اور تہا وہ ازد شنوءہ سی ف ح لفظ ضماد ضاد معجمہ کے زیر اور پیش سی اور تخفیف میم سی ہی اور دال آخر مین
اور بعضون نی میم بہی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءہ شین کی زبر اور نون کی پیش سی پہر واو ہی ساکن پہر ہمزہ پہر ہ نام ایک
بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سی اور ازد ایک قبیلہ اوس سی اور ضماد آنحضرت صلعم سی آشنائی رکہتا تہا پہلی نبوت کی اور یہ ایک شخص تہا طبیب افسونگر اور طالب علم
اور اسلام لایا ابتداء اسلام مین ت اور تہا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا سی ف ح یعنی آسیب جن کی دفع کی لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتی ہین باعتبار اسکی
کہ دکہائی نہین دیتا مانند ہوا کی ت پس سنا ضماد نی مکہ کی بیوقوفون سی کہ کہتی ہین محمدؐ دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نی اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کرون
شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اونکو سبب میری کہا ابن عباسؓ نی پس ملاقات کی ضماد نی آنحضرت صلعم سی اور دیکہا آپ کو پس کہا ای محمد صلعم تحقیق مین منتر پڑہتا
ہون واسطی دفع آسیب جن کی پس آیا ہی تمکو رغبت میری منتر پڑہنی مین اور اس علت کی دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
سب تعریفین واسطی اللہ کی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی ہین ہم اوسکی نعمتون کا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سی یعنی توفیق ذکر اور عبادت
اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہاوی اور مقصد کو پہونچاوی اللہ پس نہین ہی کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کری خدا پس نہین راہ دکہانیوالا
منزل مقصود کو پہونچانیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمدؐ
بندہ ہی اوسکا اور رسول اوسکا ہی بیچہے حمد اور درود کی ف ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہی کہ بعد شہادتین کی خطبون مین مذکور ہوتا ہی جیسی کہ کتاب الجمعہ
مین گذرا بیان جاتا تہا آنحضرت صلعم نی کہ بہی لفظ اما بعد کی خطبہ پڑہین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کی ولیکن اسیقدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃً رکہا اور یہ
کلمات پڑہی تا کہ جانین عقلا کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہی اور نہ تو ہم مجنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتی ہین وہ بیوقوف ہین ت پس
کہا ضماد نی آنحضرت صلعم کو پہر فرمائیی میری آگی یہ کلمی اپنی پس پڑہا ان کلمون کو اوسکی آگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضماد نی کہ البتہ تحقیق سنا ہی مین نی قول
کاہنون کا اور قول ساحرون کا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مین نی مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہونچی ہین یہ کلمی بیچ دریا کی
گہراؤ کی جگہہ دریا کی کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچی ہین دو تم ہاتہہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سی اسلام پر کہا ابن عباسؓ نی بیعت
کی ضماد نی آنحضرت صلعم سی اور مسلمان ہوا نقل کی یہ طیبی نی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہی بلفظ بجای بلغ کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سی بجای
قاموس کی کہ قاف اور میم سی ہی ف ح شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دونون طرح ضبط کیا ہی یعنی ناعوس ساتہ نون
اور عین کی اور موجود بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہ ہی اور قاموس ساتہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون مین یہی ہی بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی
عیاض نی کہا کہ بعضون نی ناعوس روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابو الحسن نی کہا کہ ناعوس یعنی قاموس کی اور توربشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف
اور وہم راوی کا ہی اور بعضون کی نزدیک قاعوس قاف اور عین سی بہی آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہی و ذکر
حدیثا ابی ہریرۃ وجابر بن سمرۃ یہلک کسری والاخر لتفتحن عصابۃ فی باب الملاحم وھذا الباب خال عن الفصل الثانی
اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہؓ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی ہلاک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسری کی لیفتحن عصابۃ
ہی بیچ باب الملاحم کی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی

الفصل الثالث

عن ابن عباس قال حدثنی ابو سفیان
بن حرب من فیہ الی فی قال انطلقت فی المدۃ التی کانت بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فبینما انا بالشام اذ جیء بکتاب
من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ہرقل قال وکان دحیۃ الکلبی جاء بہ فدفعہ الی عظیم بصری فدفعہ عظیم بصری الی ہرقل فقال ہرقل ھل ھہنا
احد من قوم ھذا الرجل الذی یزعم انہ نبی قالوا نعم فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علی ہرقل فاجلسنا بین یدیہ فقال ایکم

أقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي قال أبو سفيان فقلت أنا فأجلسوني بين يديه وأجلسوا أصحابي خلفي ثم
دعا بترجمانه فقال قل لهم إني سائل هذا عن هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي فإن كذبني فكذبوه قال أبو سفيان
وايم الله لولا مخافة أن يؤثر علي الكذب لكذبته ثم قال لترجمانه سله كيف حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو
حسب قال فهل كان من آبائه من ملك قلت لا قال فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن يقول ما قال قلت لا قال ومن
يتبعه أشراف الناس أم ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم قال أيزيدون أم ينقصون قال قلت لا بل يزيدون قال هل
يرتد أحد منهم عن دينه بعد أن يدخل فيه سخطة له قال قلت لا قال فهل قاتلتموه قلت نعم قال فكيف كان قتالكم إياه قال قلت
يكون الحرب بيننا وبينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في هذه المدة لا ندري
ما هو صانع فيها قال والله ما أمكنني من كلمة أدخل فيها شيئا غير هذه روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا حدیث کی مجھکو ابوسفیان
بیٹی حرب کی نی ایک حدیث کہ پہونچی ہی منہ اوسکی سی طرف منہ میری کی ف ع یعنی بالمشافہ بی واسطی کی درمیان میری اور درمیان اوسکے
کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوای میری ساتھ اوسکی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابوسفیان
نی کہ سفر کیا مین نی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میری اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع مراد ہی اس سی مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی
تہی وہ سن چہ مین اور مدت اوسکی دس برس ٹہہری تہی لیکن کفار نی نقض عہد کیا بسبب قتل کرنی بعضی خزاعہ کی کہ حلیف تہی آنحضرتؐ کی پس غزوہ کیا
اونسی سن آٹہہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابوسفیان نی پس اوسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی مقام کسی مین ہوئی آیا خط آنحضرتؐ کا طرف
ہرقل کی ف ع لفظ ہرقل ساتھ زیر ہ اور زبر ر اور جزم قاف کی اور ساتھ زبر ہ اور جزم ر اور زیر قاف کی بہی کہتی ہین نام ہی بادشاہ
روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہی دینار درن پر اوسی نی ڈالی ہی اور اول بیعہ یعنی گرجا گہر اوسی نی بنائی تہی ت کہا ابوسفیان نی
اور تہی دحیہ کلبی کہ لائی تہی اوس خط کو پس پہونچایا دحیہ نی وہ خط طرف امیر بصری کی ف ع کہ ہرقل کی بڑی امیرون مین سی تہا اور بصری ساتھ
پیش ب اور جزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہرون مین سی ت پس پہونچایا اوس خط کو امیر بصری نی طرف ہرقل کی یعنی حکم اسیطرح کیا تہا آنحضرتؐ
نی دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصری کو دینا وہ ہرقل کو پہونچادیگا پس کہا ہرقل نی کہ کیا ہی اس جگہہ کوئی قوم اوس شخص کی سی کہ دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی
کہ مین نبی ہون یعنی تاکہ مین پوچہون اوس سی وصف اونکا تاکہ ظاہر ہو ہماری لیے سچ اور جہوٹ اونکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادمون نی کہ ہان ہی ایک شخص
اوسکی قوم مین سی کہ تجارت کی لیے آیا ہی پس بلایا گیا مین ساتھ ایک جماعت کی قریش سی کہ مقدار تیس آدمیون کی تہی پس داخل ہوئی ہم اوپر ہرقل کی پس بٹہلائی گئی
ہم آگی ہرقل کی یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نی کون سا تم مین سی بہت نزدیک ہی نسب مین اوس شخص سی کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونیکا
ف ع کہا طیبی نی کہ نہین پوچہا اوسنی قریب النسب کو مگر اسلیے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہی یہ کہ جہوٹ بولی اونکی حق مین ت کہا ابوسفیان نی
کہ پس کہا مین نی کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سی پس بٹہایا اونہون نی مجہکو آگی ہرقل کی یعنی تنہا اور بٹہلایا میری ساتہ والونکو میری پیٹہہ کی پیچہی
ف ع اسلیے کہ قرار دیتی وہ جہٹلا دین شرم نکرین سامنی ہونی مین یا اسلیے پیچہی بٹہایا کہ وہ سر یا ہاتہہ کی اشارہ سی کسی بات کی بیان کرنی کو منع نکردین
ت پہر بلایا ہرقل نی اپنی ترجمہ کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تہا پس کہا ہرقل نی ترجمہ کو کہ کہہ ابوسفیان کی یارونکو کہ مین پوچہتا ہون ابوسفیان سی احوال
اوس شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہی مجہسی تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کرو مجہکو حق بات پر کہا ابوسفیان نی کہ قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اسبات کا
کہ نقل کیا جاویگا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین ف ع یعنی حاضرین میرا جہوٹ میری قوم کی آگی بیان کرینگی اسکا ڈر تہا اگر یہ نہوتا تو جہوٹ بولتا

ہرقل

ہرقل نے حضرت کی باب مین بسبب بغض و مخالفت کے کہ اونسے رکہتا تہا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میری ساتھی جہٹلاوین گی مجکو
تو البتہ کچہہ جہوٹ بولتا مین اوس مین ت پہر کہا ہرقل نی اپنی مترجم سی کہ پوچہہ ابوسفیان سی کہ کیسا ہے حسب آنحضرت کا درمیان تمہاری کہا ابوسفیان نے
کہ کہا مینی کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف ع حسب اوس چیز کو کہتی ہین کہ شمار کرے اوسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اوسکی قسم شرف و فضل اپنی کی سی اور باپون اپنی کی سی
اور یہہ شامل ہی نسب کو بہی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سی افضل تہی اور بخاری مین آیا ہی کیف نسبہ فیکم ت کہا ہرقل نی پس کیا ہوا ہی اس شخص
کی باپون مین سی کوئی بادشاہ کہا مینی نہین کہا ہرقل نی پس کیا متہم کرتی تہی تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہتا ہی اب یعنی کیا پہلی دعوی نبوت
کی کوئی جہوٹ اونسی ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جہوٹ کی لگاتی تہی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینی نہین کہا ہرقل نی اوکون اتباع کرتی ہین اونکا اور
ایمان لاتی ہین اونپر اشراف لوگون کی یا ضعیف اونکی ف ح مراد اشراف سی یہان اہل نخوت و تکبر ہین نہ الاکون شریف زیادہ ہی اولاد ہاشم سی مانند عباس رض
اور حمزہ رض اور علی رض اور جعفر رض کی اور اور اکابر قریش سی مانند ابی بکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور اور صحابہ کی قریش مین کہ پہلی سوال کرنی ہرقل کی سی ایمان لائی تہی ت
کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینی بلکہ ضعیف لوگ اونکی ایمان لاتی ہین ف ح اور ابواسحق کی روایت مین یون آیا ہی کہا متابعت کی ضعیفون نے مسکینون اور نوعمرون نے
اسی پر بسبب شرف والون نی بیعت نہین کی ہی اور یہہ محمول اکثر و اغلب پر ہی ت کہا ہرقل نی کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین لوگ و زیر و زبر اونکی تابعین
یا کم یعنی بسبب جاتی بعض اونکی کی طرف دینون اپنی کی یا بسبب مرجانی بعض اونکی کی بغیر جبر نقصان اونکی کی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینی کم نہین ہوتی ہین بلکہ
زیادہ ہوتی جاتی ہین کہا ہرقل نی کیا مرتد ہوتا ہے یعنی پہر جاتا ہی کوئی اون مین سی اوسکی دین سی بعد داخل ہونی کی اوس مین بسبب ناخوش کرنی کی اوسکی
دین کو کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی مرتد نہین ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتی ہو اوس سے کہا مینی ہان کہا ہرقل نے پس کس طرح ہی لڑائی تمہاری
اوس سے کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی ہوتی ہی جنگ درمیان ہماری اور درمیان اونکی مانند ڈول کی کہ کبہی یہہ بہرا ہی اور وہ خالی اور کبہی وہ بہرا ہی اور یہہ
خالی پاتا ہی وہ ہم سی اور پاتی ہین ہم اوس سے یعنی کبہی اونکو مصیبت پہونچتی ہی ہمسی اور کبہی ہم سے اونکو کہا ہرقل نی پس کیا توڑتا ہی وہ عہد اور
صلح کو کرتا ہی کہا مینی نہین یعنی نہین واقع ہوتی اوس سے عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتی
کہ کیا کرنیوالی ہین وہ اوس سے ڈرتی ہین اس مین یعنی آیا عہد شکنی کرینگی وہ اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نی قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات
کہ دخل کرون مین درمیان باتون اپنی کی کچہہ سوای اس بات کی ف ح یعنی کوئی بات کہ اوس مین نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم مین کچہہ ممکن ہو نہین بیان کر سکا مین سوای اسبات کے کہ اسمین احتمال نسبت عذر کا تہا قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِلتَّرْجُمَانِ
قُلْ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِیْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِیْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ
هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ یَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ
اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَعَرَفْتُ
اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ لِیَدَعَ الْكَذِبَ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ یَذْهَبُ فَیَكْذِبُ عَلَی اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِیْنِهٖ بَعْدَ اَنْ
یَّدْخُلَ فِیْهِ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَزِیْدُوْنَ
اَمْ یَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ یَزِیْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ
قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ سِجَالًا یَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰی ثُمَّ تَكُوْنُ
لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا یَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ

هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ
ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ قُلْنَا يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ
اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ
وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ
فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہی یہہ بات کسی نے پہلی اوسکی **ف** ع یعنی سوائے انبیائے معروفین کے مانند ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق اور
یعقوب اور اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی کسی نے تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہو پہلی اوسکی **ت** کہا مین نے نہین پہر کہا ہرقل نے **ف** ع
یعنی بعد اسکے کہ فارغ ہوا سوالون سی کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اونکا از راہ
منقول اور معقول اور عرف و عادات کی کہا **ت** واسطے مترجم اپنی کی کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق مینے پوچہا سبب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تو نے
کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہی اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی ہی بعثت اونکی بیچ اشراف قوم اونکی کی اور پوچہا مینی تجہ سے کہ کیا تہا اوسکی باپ دادون مین
کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نی کہ نہین پس کہا مینے یعنی اپنی دل مین کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادون مین سی کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب
کرتا ہی ملک باپ دادا اپنی کا اور پوچہا مینی تجہ سی حال اوسکی تابعدارون کا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور
جاہ و حشم والی پس کہا تو نی بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتی ہین تابعدار پیغمبرون کی **ف** ح کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنی مین اور
امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سی یہان تک کہ جب عاجز ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہو کر
اسلام لاتی ہین **ت** اور پوچہا مینی تجہ سے کہ کیا تم متہم کرتی تہی اونکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تو نی کہ نہین
پس جانا مینی یہہ کہ نہین ہی معقول اور متصور کہ چہوڑی جہوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کرے کہ جہوٹ بولی اللہ پر **ف** ع یعنی ہر ایک پر ظاہر
ہی کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہی پس کب ہو سکتا ہی کہ لوگون سی تو جہوٹ نہ بولی اور اللہ پر جہوٹ باندہی **ت** اور پوچہا مینی تجہ سی کہ کیا پہر جاتا ہی کوئی اونمین
سی دین سی اوسکی بعد داخل ہونیکی دین مین بسبب ناراض ہونیکی اوسکی دین سے پس کہا تو نی نہین اور ایسا ہی ہی حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہی جسوقت کہ ملجاوے
لذت اور حلاوت اوسکی دلون مین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہہرا تہا اور پوچہا مینی
تجہ سی کہ کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین تابعین اوسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا تو نی کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسی طرح ہی حال ایمان کہ زیادہ
ہوتا جاتا ہی یعنی بنفسہ اور اہل اوسکی یہان تک کہ تمام اور کامل ہو **ف** ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اوس مین قسم نماز اور زکوۃ اور روزون وغیرہ کی یہان تک کہ اسلئے
اوتری آیت بیچ آخر عمر آنحضرت کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی **ت** اور پوچہا مینی تجہ سی کہ کیا لڑتی ہو تم اوس سی پس جواب دیا تو نی کہ تم لڑتی ہو
اوس سی پس ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہاری اور درمیان اوسکی مانند ڈول کی یہہ پہنچتا ہی یعنی مصیبت کبہی وہ تم کو اور کبہی پہنچتی ہی تم اوسکو اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی
ہین ساتہہ اعدای دین کی پہر ہوتی ہی جماعت پیغمبر کی لیے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہی دین اونکا اور پوچہا مینی تجہ سی کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس
جواب دیا تو نی کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسی ہی پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچہا مینی تجہ سے کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کیا ہی
کسی نے پہلی اسکی پس جواب دیا تو نی کہ نہین پس کہا مینی کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلی اسکی تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتہہ قول کے
کہ کہا گیا ہی پہلی اوسکی کہا ابو سفیان نی پہر پوچہا ہرقل نے مجہ سی کہ ساتہہ کس چیز کی حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا مینی کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتہہ نماز اور زکوۃ
اور سلوک کرنیکی ناتی داروں اور بچنی کے حرام سی کہا ہرقل نی اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلا شبہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنی والا ہی یعنی

آخر زمانہ مین اور نہین تہا مین گمان کرتا اوسکو تم مین سے ف ح ع یعنی نسل اسمعیل سے کہ باپ ہین عرب کی بلکہ گمان کرتا تہا مین کہ وہ ہم مین سے ہے کہ اولاد اسحق تہا
مین ہوگا اسلیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحق سے ہوے ہین اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو وہ پیغمبر ہی بلا شبہہ بسبب
اگلی کتابون کی خبرون کی تہا کہ اون مین یہہ علامتین حضرت کی لکہین تہین سو پائی گئین حضرت مین اور بسبب علم کہانت اور نجوم کی تہا جیسی کہ صحیح بخاری
مین آیا ہی کہ کہا ہرقل نے دیکہا مین نے نجوم مین اور دیکہا مین نے بادشاہ ختان کو پس پوچہا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے کہ عرب ہین کہ ختنہ
کرتی ہین انتہی اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سے حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اوٹہایا اس معرفت سے اسلیے کہ
اوسنے فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑا اونسے اور نہین قصد کیا لشکر کی بہیجنی مین صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار شکست دیتا تہا
اللہ اونکو اور ہلاک کرتا تہا اونکو کہ نہین پہرتی تہی طرف اوسکی اون مین سے مگر تہوڑی سی اور ہمیشہ اسیی حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوی اکثر
شہر شام کی یعنی مسلمانون نے فتح کیے پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنی کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کے یعنی کافر رومیون کی پہر
مسلمان رومی مسلط ہوی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک کہ قائم کیا اللہ تعالی نی اونکو واسطے مقابلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کی
اور قائم ہوئی وہ واسطے خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی ہان کی اور خیرات کرتی رہی ہان اور بہیجتی رہی امیر حجاج کو اور تعظیم تکریم کرتی رہی
علما اور مشایخ اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزاء ونصرہم علی جمیع الاعداء الی یوم الندا اور بات یہہ ہی کہ جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین
کرسکتا اور جسکو گمراہ کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا دیکہا چاہیے کہ ہرقل نی کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہونی
سعادت ازلیہ کی اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور بسبب اسکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانتا یہہ کہ پہونچ سکونگا طرف
اونکی تو البتہ دوست رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچیگا غلبہ اور حکومت اوسکی اس زمین
مین کہ نیچی دونون پاؤن میری کی ہی کہ ملک روم اور شام کا ہی پہر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اوسکی اور رہا لفافہ کیا اوسکی
محافظت مین بعض شیع اوہ سبب باقی رہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنی پہاڑ ڈالا اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا تہا آنحضرت کی خط
کو پس ٹکڑی ٹکڑی کیا اللہ نی ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکی ہاتہہ سی ملک اوسکا کہا سیف الدین نی کہ بہیجا مجہکو بادشاہ مغرب
نی طرف بادشاہ فرنگ کی کسی کام کی لیے پس وہ کام کردیا اوسنی اور کہا مجہکو وہان ٹہرنی کی لیے پس انکار کیا یعنی پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجہکو اچہا تحفہ
پہر نکالا صندوق مین سے ایک صندوق سونی کا اور نکالا اوس مین سے ایک خط کہ اوڑ گئی تہی اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میری
دادا قیصر کی لیے میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہماری ایتک لیے وصیت کی تہی ہمکو ہماری دادا نی کہ جبتک یہہ ہماری پاس رہیگا نہین جائیگا ملک ہمسی اسواسطے
محافظت کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہی ملک ہماری لیی ذکرہ کمال الدین ت نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی اور گذر چکی ہی یہہ حدیث باب الکتاب
الی الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نی روم کی سردارونکو اپنی مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کردین اور
کہا ای گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اوچہلی اور بہاگی جیسی کہ گورخر اوچہلتی ہین اور بہاگتی ہین اور
ہرقل نی جب وحشت اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین مین کسقدر قوت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون
نی اوسکو اور راضی ہوی اوس سے اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کی ایمان مین راجح یہہ ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند
امام احمد مین آیا ہی کہ اوسنی لکہا تبوک سی آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نی فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کی قصہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہین ہی جبتک کہ توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال ہو کا تہا سو عشق کا ریست کہ موقوف ہدایت است باشد

اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کی یابی سی واللہ اعلم نسال اللہ العافیۃ **باب فی المعراج** باب ہی بیچ بیان معراج کی **ف** ح عروج بمعنی اوپر چڑہنی کی ہی اور معراج آلہ چڑہنی کا یعنی سیڑہی گویا آنحضرت کی لیی ایک سیڑہی رکہی گئی تہی کہ اوس سی آسمان پر چڑہی اور ایک روایت میں یہی آیا ہی کہ جب آنحضرت سیڑہی پر چڑہی تو ایک سیڑہی اونکی لیی رکہی گئی کہ اوس سی اوپر گئی اور وہ ایک سیڑہی ہی کہ ملائکہ اوس سی چڑہتی اور اترتی ہیں اور اکثر علما اسپر ہیں کہ معراج ربیع الاول میں تہی بارہوین سال رسول ہونی سی اور بعضی کہتی ہیں کہ ستائیسوین رمضان کو ہوی اور مشہور یہہ ہی کہ ستائیسوین رجب کو ہوی تہی عمل اہل مدینہ کا رجب میں کہ اونکی مواسم شریفہ سی ہی اسیپر ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ سن پانچ یا چہہ میں تہی اور جاننا چاہیی کہ یہان ایک اسرا ہی اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سی ہی سی مسجد اقصی تک اور معراج مسجد اقصی سی ہی آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سی اور منکر اوسکا کافر ہی اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سی اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئین ہین اقوال علما کی اس باب میں کہ معراج خواب میں تہی یا بیداری میں اور ایک بار تہی یا کئی بار کہ ایک بار جاگتی میں اور کئی بار سوتی میں اور جو کچہہ کہ سوتی میں تہی تو طئیہ اور تمہید اوسکی تہی کہ جاگتی میں ہوی تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتہہ اوس عالم کی حاصل ہو جیسی کہ بیچ رویا صادقہ کی کہ ابتدای نبوت میں ہوتا تہا یہہ نکتہ کہا ہی یا جاگتی میں تہی ساتہہ بدن کی بیت المقدس تک اور ساتہہ روح کی آسمان تک اور تحقیق یہہ ہی کہ ایکبار جاگتی میں ہوی ساتہہ بدن شریف کی مسجد حرام سی مسجد اقصی تک اور وہان سی آسمان تک اور آسمان سی وہان تک کہ خدا نی چاہا نقل کیا ہی علما نی اخیر قصہ تک جو حدیثون میں مذکور ہی اور یہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور دلالت کرتی ہین اسپر حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سی نہایت کثرت سی اور درواقع میں اگر معراج خواب میں ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث ضلالت اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتہہ جسم کی آنحضرت کی خصوصیات سی ہی کہ کسیکو انبیا میں سی سوای آنحضرت کی نہین ہوی تشریف تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سی آنحضرت ہی کی لیی ہوی اور سمجہنا اوس کا گرفتاران عقل کی حوصلہ سی باہر ہی یہان ایمان لانا چاہیی اور کیفیت اوسکی علم الہی کی سپرد کرنی چاہیی اور حقیقت میں تمام اطوار نبوت کی اور وحی اور معجزی احاطہ عقل وقیاس سی باہر ہین جو کوئی اوسکو تابع قیاس کی اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کی رکہی اور کہی کہ جب تک میری عقل میں نہ آوی نہیں مانی کا میں اور اعتقاد نہیں کرنیکا اوس کا وہ حصہ ایمان سی محروم ہوگا اور اولیا اللہ کو ایک مقام میں ہوتا ہی کہ حقیقت اوسکی تہین اور واضح ہوتی ہی اور پہلی پہنچنی کی اوس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بیشک مان لیوی ہرگز چون و چرا نکرین کہ ہلاکتی اوس میں ہی نسال اللہ العافیۃ واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** قتادۃ عن انس بن مالک عن مالک بن صعصعۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثہم عن لیلۃ اسری بہ قال بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت فشق ما بین ہذہ الی ہذہ یعنی من ثغرۃ نحرہ الی شعرتہ فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذہب مملو ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعید وفی روایۃ ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ ایمانا وحکمۃ ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار ابیض یقال لہ البراق یضع خطوہ عند اقصی طرفہ فحملت علیہ فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فیہا آدم فقال ہذا ابوک آدم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الثانیۃ فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا بیحیی وعیسی وہما ابنا خالۃ قال ہذا یحیی وہذا عیسی فسلم علیہما فسلمت فردا

ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي إلى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إذا
يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
أتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا إدريس فقال هذا إدريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت
فإذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح
فلما جاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال أبكي لأن غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر ممن
يدخلها من أمتي ثم صعد بي إلى السماء السابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد بعث إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا إبراهيم قال هذا أبوك إبراهيم
فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت إلى سدرة المنتهى فإذا
نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذا سدرة المنتهى فإذا أربعة أنهار
نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان يا جبرئيل قال أما الباطنان فنهران
في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم أتيت بإناء
من خمر وإناء من لبن وإناء من عسل فأخذت اللبن فقال هي الفطرة أنت عليها وأمتك
ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما أمرت
قلت أمرت بخمسين صلوة كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم وإني والله قد
جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فسله التخفيف لأمتك
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال
مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فأمرت بعشر صلوات كل يوم
فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فأمرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال بما أمرت قلت أمرت بخمس
صلوات كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم وإني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد
المعالجة فارجع إلى ربك فسله التخفيف لأمتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكني أرضى وأسلم
قال فلما جاوزت نادى مناد أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه

روایت ہی قتادہ سے کہ نقل کی انس بن مالک سے اونہوں نے نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی اونسے یعنی صحابہ کو احوال اوس رات کی
جس میں لیجایا گیا آنحضرت کو اوس وقت کہ میں تہا بیچ حطیم کی اور بعض وقت کہا حجر میں ف ح حطیم کی زبر سے اور حجر کی پیش سے نام دو جگہونکا ہی صحن کعبہ میں جیسے کہ
بیان اسکا کتاب الحج میں ہوچکا ہی ت کہ اوس حال میں کہ میں لیٹا ہوا تہا کہ ناگہان آیا میری پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکی ہی
یہان تک کہا مالک نے کہ مراد رکہتی تہی حضرت اس اشارہ سے گڑہی حلق کی سے کہ جسکو جگنو کہتی ہین زیر ناف کی بالون تک پس نکالا دل میرا ف ع
یہہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اوس شق کرنیکی ہی کہ ہوا صغر سن میں اسواسطی کہ وہ واسطی نکالنی مادہ ہوائی کی تہا حضرت کی دل سے اور یہہ واسطی داخل کرنے
کمال علم اور معرفت کی تہا قلب شریف میں ت پھر لایا گیا میری پاس ایک لگن سونی کا بھرا ہوا ایمان سے ف ح یہہ قبیلہ کنایہ از تمثیل کی ہی یا یہہ کہ ایمان
ایک صورت بنایا گیا جیسی کہ صورت پکڑینگے اعمال روز قیامت کی واسطی تولنی کی ت پس دہویا گیا دل میرا پہر بہرا گیا یعنی محبت رب سے یا علم و ایمان سے پہر
بہرا گیا دل یعنی اپنی جگہہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت میں یون ہی کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہہ دل کی ت زمزم کی پانی سے پہر بہرا گیا
ایمان و حکمت سے پہر لایا گیا میری پاس ایک جانور نیچا خچر سے اور اونچا گدہے سے سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنی اوسکی کی مانند برق
یعنی بجلی کی اور بسبب روشنی رنگ اوسکی کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونی نگاہ اپنی کی ف ع ح کہا بعضون نے صحیح تر یہہ ہی کہ وہ براق مقرر تہا
واسطی سواری سب انبیا کی اور بعضون نے کہا کہ ہر نبی کی لیے ایک براق ہی علیحدہ مناسب رتبہ اور مقام اوسکی کی جیسے کہ ہر ایک کی لیے ایک تخت ہی آخرت میں موافق
مقام اوسکی کی اور بموجب اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ براق مخصوص آنحضرت کی لیے تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نے کہ اوسکو براق اور مرکب کہنا چاہیے
اور گہوڑا کہنا اچہا نہی جیسے کہ بعضی شعرا کی کلام میں واقع ہوا ہی اور بعضون نے دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ پہونچنا براق کا آسمان پر ساتہہ ایک قدم کی ہو
اسلیے نظر اوسکی کہ زمین پر ہی آسمان پر پہونچتی ہی پہونچنا اوسکا آسمانون پر سات قدمون میں ہو ت پس سوار کیا گیا میں اوسپر ف ح اس عبارت میں اشارہ
ہی اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سے تہا اور ممکن ہی کہ کہا جاوے کہ سوار کرنی والی آنحضرت کی اوسپر جبرئیل تہی ساتہہ قوت ملکیہ
اپنی کی اور یہہ کہنا بعضی نے اسلیے جبرئیل واسطہ تہی پہونچنی فیض الہی کی اور اوتارنی وحی کی آنحضرت پر اور یہہ ایک طرح کی خدمت ہے کہ خادم بادشاہونکیا
کرتی ہین اور جبرئیل اوس شب میں چاکر اور غاشیہ بردار آنحضرت کی تہی چنانچہ ایک روایت میں آیا ہی کہ جبرئیل نے رکاب آنحضرت کی پکڑی تہی اور میکائیل
باگ براق کی ہاتہہ سے تہامی ہوئی تہی ت پہر لی گیا مجکو جبرئیل یہان تک کہ آیا نیچی کی آسمان پر ف ع ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت
براق ہی پر سے یہان تک کہ چڑہی آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتہہ اسکی اون لوگون نے کہ کہا معراج تہی ایک شب میں اور اسرا کی بیت المقدس تک
پس اسی پر معراج بنا بر ظاہر اس روایت کی اخبار سے یہہ ہے کہ نہیں تہی براق بلکہ چڑہی معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتی ہین چنانچہ واقع ہوا ہی صراحۃً ذکر اوسکا
کہتا ہون لیکن یہہ اختصار ہی راوی کی اور اجمال ہی اوس روایت کا کہ آنحضرت نے باندہا براق ساتہہ اوس حلقہ کی کہ باندہتی تہی اوسسے انبیا وہان سکو ہی
یہہ کہ ہوچلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی نے طی کیا یعنی
مختصر کیا روایت کو ت پس طلب کی جبرئیل نے آسمان کی دروازہ کہولنی کو کہا گیا یعنی آسمان کی دربانون نے پوچہا کہ کون ہے یہہ کہا جبرئیل نے
کہ میں جبرئیل ہون ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان میں دروازی ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین اونپر اور کہتی ہین کہ وہ دروازی مقابل
بیت المقدس کے ہین اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہہ ثابت ہوا کہ لائق ہی یہہ کہنا انا یعنی مثلاً یعنی اسی پر اکتفا کی کہ میں ہون جیسے کہ متعارف
ہی اس لیے کہ اس سے منع آیا ہی بلکہ اپنا نام لے کہ میں فلانا ہون ت کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا جبرئیل نے ساتہہ میری محمد ہین کہا فرشتون نے یعنی بطریق استفہام
کی اور تحقیق کو کیا بہیجا گیا ہی طرف اونکی یعنی محمد کی کہ تمہاری ساتہہ آئی ہین بلائی ہوئی آئی ہین آپ سے کہا جبرئیل نے ہان بلائی ہوئی آئی ہین کہا فرشتون نے مرحبا محمد

کو یعنی لایا اس کو جگہ فراخ میں اور اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ پہونچا اور داخل ہوا میں آسمان میں پس ناگہان اوس میں تہی آدم
پس کہا جبرئیل نے یہہ باپ یعنی دادا تیرے ہیں آدم پس سلام کر انکو ف فتح لکہا ہی علمانے کہ حکم کیا جبرئیل نے آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنیکا انبیا پر واسطے
تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچی تہی کہ زیادہ اوس سے ممکن اور متصور نہیں لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کریں اور یہہ
بہی کہا ہی علمانے کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی اونپر بیچ حکم کہڑی کی تہی اور انبیا اپنی مقام میں ثابت تہی حکم بیٹہنی کا رکہتی تہی اور کہڑا اسلام کرتا ہی بیٹہی پر
اگرچہ افضل ہوا وس سے ت پس سلام کیا میں نے آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم نے پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی ف ع
تعریف کی آدم نے اور تمام انبیانے کہ مذکور ہیں حدیث میں آنحضرت کی ساتہہ نیکبختی کی پس معلوم ہوا کہ نیکبختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی
تمام خصلتوں خیر کو اسیلیی کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہی کہ قائم ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ لازم ہوا وس پر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سی اور پروردگار تعالے
نے بہی کتاب مجید میں وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگئی مجہکو جبرئیل یہان تک
کہ آئی دوسری آسمان پر پس طلب کی دروازہ کہولنے کی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل نے یعنی جبرئیل ہوں کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہارے کہا محمد ہیں کہا گیا
تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی یعنی بولانیکی لیی کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا میں دوسری آسمان پر
ناگہان یحیی اور عیسی علیہما السلام کہڑی تہی اور وہ دونون بیٹی خالا کی ہین آپس میں یعنی اسلیی کہ بہن مریم کی بیچ گہر زکریا والد یحیی علیہ السلام کی تہی
اور اسی سبب سے زکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نے کہ یہہ یحیی ہین اور یہہ عیسی پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں نے اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون
یعنی اسیطرح پہر کہا دونون نے مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجہکو جبرئیل طرف تیسری آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون
یہہ کہا جبرئیل نے کہ میں جبرئیل ہوں کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا
اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا میں یعنی تیسری آسمان میں ناگہان یوسف کہڑی تہی کہا جبرئیل نے کہ یہہ یوسف ہین پس سلام
کر انکو پس سلام کیا میں نے اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجہکو جبرئیل یہانتک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ
کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے میں ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو
پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہونچا میں یعنی اوس آسمان میں پس ناگہان ادریس تہی پس کہا جبرئیل نے یہہ ہین ادریس پس سلام کر
انکو پس سلام کیا میں نے اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ف شارح اگرچہ ادریس آنحضرت کی دادا اون میں سے ہیں لیکن انبیا سب
بہائی آپس میں ہیں اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہما السلام کا مشہور تہا اور روشن تر تہا اونہون نے ابن صالح کہا ت پہر لی چڑہی
مجہکو جبرئیل طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے میں ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا
اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہونچا میں پس ناگہان ہارون
تہی کہا جبرئیل نے یہہ ہارون ہین پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں نے اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی
مجہکو یہانتک کہ آئی چہٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے کہ میں جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری
کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہونچا میں اوس آسمان میں پس ناگہان
موسی تہی کہا جبرئیل نے کہ یہہ موسی ہین پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں نے اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب بڑہا میں آگی کو روئی
موسی کہا گیا واسطے اونکی کہ کس چیز نے رولایا تجہکو کہا موسی نے کہ روتا ہون میں اسلیی کہ ایک لڑکا کہ جوان بہیجا گیا پیچہی میری کہ داخل ہونگی بہشت میں اوسکی امت

زیادہ اون لوگون سی کہ داخل ہونگی اوس مین میری امت سے ف ح ملا علی نی لکہا ہی کہ نہین تہا رونا موسیٰ علیہ السلام کا بسبب حسد اونکی کی اوپر فضیلت پیغمبر ہمارے
کی اور اونکی امت کی اسلیئی کہ حسد بری ہی عوام مومنین سے اور نکالا ڈالا گیا ہی اون مین سی دو جہان مین پس کیونکر میسر ہوا اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالی
نی اور کلام کیا ساتہہ اوسکی اور رازکی باتین کہین اوس سے بلکہ رونا اس سبب سے تہا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰ سی اجر کہ مرتب ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونی کی اونکی
امت سی مخالفت اور امر کی اور نہ بجالانا حکم کا کہ موجب نقصان اجر اونکی کا ہوا کہ اوس سے نقصان حضرت موسیٰ کی ثواب کا لازم آیا اسلیئے کہ ہر پیغمبر
کی لیئی ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ روئی اپنی امت کی حال پر از راہ شفقت کی بسبب اسکی کہ اونہون نی
فائدہ نہ اوٹہایا اونکی متابعت سی باوجود بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹہایا اس امت مرحومہ نی اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چہوٹی عمرون کی اور نہ پہونچے
کثرت اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکہی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکی دلون مین بہ نسبت اپنی امت کی زیادہ اور دوسرے لیس رونی موسیٰ علیہ السلام ازراہ
رحم کرنیکی اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تہا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب برکت اس ساعت کی اور بعضون نے کہا کہ
مقصود موسیٰ کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کی دل کا تہا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگے
اوس مین اور اتیون مین سی اور کہنا موسیٰ کا کہ ایک لڑکا بہیجا گیا بعد میری یہہ ازراہ اونکی حقارت کی نہین بلکہ ازراہ بڑا جاننی قدرت اور کرم پروردگار
کی کہا کہ کیا اوسکی قدرت ہی کہ اس سن مین یہہ کچہہ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرونکی وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اسلیئی ہو کہ تہی حضرت وقت
گذرنیکی انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی کی دنیا مین اور گذرنی زمانہ کی اونپر عالم برزخ مین ف پہر لی چڑہی مجہکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کی پس کہلوایا
جبرئیل نی دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی
کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب کہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ باپ ہین تمہارے ابراہیم پس
سلام کرو اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بیٹی صالح کو اور نبی صالح کو متفق علیہ ف کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے
دیکہنی پر آسمانون مین باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرون مین ہین اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواح اونکی متشکل ہوتین تہین بدنون کی صورتون
مین یا حاضر ہوئی تہی بدن اونکی حضرت کی ملاقات کی لیئے اوس رات مین واسطی تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتہہ
ہر نبی کی انبیا مذکورین مین سی کس سبب سے تہا اور حکمت کیا تہی اس مین اور مشہور تر یہہ ہی کہ یہہ بحسب تفاوت اونکی کی تہا درجات مین اور تفصیل اوسکی
ابن ابی جمرہ نی یون لکہی ہی کہ خصوصیت آدم کی ساتہہ پہلی آسمان کی اس سبب سے تہی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کی پس مناسب ہوا ہونا اونکا
پہلی آسمان پر اور عیسیٰ کی خصوصیت ساتہہ دوسری آسمان کے اسلیئی ہوئی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا زیادہ قریب ہے ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ کر اور قریب انکے
یوسف تہی اسلیئی کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور ادریس چوتہی آسمان مین تہی بسبب فرمانی اللہ تعالی کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا
آسمان ساتون مین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونی بہائی اپنی کی تہی اور موسیٰ اوپر اوس سی تہی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالی کی
اور ابراہیم اوپر اوسکی اس لیئی کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہماری کی کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کو کہ وہ کہان تہی شاید
وہ بہی موجود ہون آسمانون مین مناسب مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیا مین سی اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر اونکی کی باقی نبی گذرے
مین سے پہر اوٹہایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کی ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ
مین بیر کی درخت کو کہتی ہین اور منتہی اوسکو اس سبب سی کہتی ہین کہ علوم خلائق کی قسم ملائکہ وغیرہ سی اوسی تک پہونچتی ہین اور کوئی اوس سے گذرا نہین
سوای ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ چنان گرم در تیہ قربت براند کہ در سدرہ جبرئیل از وباز ماند پس ناگہان بیر اوسکی مانند مٹکون ہجر

کی ہی اور ناکہاں اونچی اوسکی مانند کانون ہاتہیون کی ف ح لفظ فیلۃ فتح کی زبر اور ی کی زیر سی جمع فیل کی ہی جیسی دیکۃ جمع دیک کی اور یہہ تشبیہ بیت مد
فہم عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا بڑا یا اونکا حد حصر سی باہر ہی ترجمہ کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی ف ح مقصود جبرئیل کو یا تو معلوم کرانا
اوس مقام کا تہا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتہہ پہونچنی کے اوس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلائق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تہا اپنی مفارقت کا
اور آنحضرت کی مصاحبت سے بیجا نی کانسہ بگفتا فراتر مجالم نماند + بماندم کہ نیروی بالم نماند + اگر یک سر موی برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم + [illegible]
وہان چار نہرین تہین دو نہرین چہپی ہوی اور دو نہرین ظاہر کہا مینی کیا ہین یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نی [illegible]
دو نہرین چہپی ہوی بہشت مین ہین ف ح طیبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چہپی ہوئی اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین
جاری ہین اوس سے باہر نہین نکلین اور بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی صفت کی کنہ کو نہین پہونچتین ت اور ای پر دو نہرین
ظاہر پس نیل اور فرات ف ح ظاہر یہہ ہی کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پر پہنچتی ہین اور
روان ہوتی ہین اوس مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی سی ہی کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کی پانیکی سی ہی یا قبیل
موافق اسماکی سی ہی یعنی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بہی دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم
ت پہر دکہایا گیا میری لیی بیت المعمور ف ح وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا تو
پہر تو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آ کر پڑی اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی ترجمہ پہر لایا گیا میری پاس ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودہ کا اور
ایک پیالہ شہد کا یعنی تاکہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون اون مین سی پس لیا مینی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی ف ح یعنی دین اسلام کہ
مخلوق ہین لوگ اوسپر کہا علمانی کہ دودہ اوس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کے اگر کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتا ہون تو تعبیر اوسکی یہہ
ہوی کہ دین اور علم سی منتفع اور محظوظ ہوویگا بمناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب اچہی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور
گوارا ہونی اوسکی کی ت تو ہوگا اوس فطرۃ پر اور امت تیری ف ع اور اسی پر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث
مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح تہی خصوصا شراب جنت لیکن تعبیر اوسکی
اس جہان مین یہی تہی اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینی والا ہی لیکن لطافت دودہ کی اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین
ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو ظرف شراب اور دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفون کا آسمان پر تہا اور حدیث آیندہ مین
آیا ہی کہ وقت آنی کی مسجد اقصی مین تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین پاس شراب اور دودہ کی اور اوپر آسمان کی پاس شراب اور
دودہ اور شہد کی لائی ہون واللہ اعلم ت پہر فرض کی گئی مجہپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین
موسی علیہ السلام پر ف ح یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سے
شب معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی میٹہی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل
میدان ہی اور درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی ت پس کہا موسی نی ساتہہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم
کیا گیا مین ساتہہ پچاس نمازون کی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کرسکی گی پچاس نمازین یعنی عادۃ یا سہولۃ
بسبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کی آزمایا ہی مینی لوگون کو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اوٹہانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی انکی طبیعتون
پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہوی باوجودیکہ وہ قوی تہی بہ نسبت تمہاری امت کے

پس تمہاری امت کیونکر ادا کر سکیگی اتنی نمازیں پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کی اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف اور آسانی کو واسطے امت اپنی کی پس پھر گیا میں یعنی اپنے رب کی طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کین مجھسے دس نمازیں اور چالیس رہیں پس پھر آیا میں طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ نے مانند اوس کلام کی کہ کہا تھا پہلی بار کہ تیری امت نہیں ادا کر سکیگی چالیس بھی نمازیں اور میں آزما چکا ہوں لوگوں کو پس پھر جا اور تخفیف چاہ پس پھر گیا میں درگاہ رب میں پس کم کین مجھسے اور دس نمازیں اور تیس رہیں پس آیا میں نزدیک موسیٰ کے پس کہا مانند اسکی کہ کہا تھا پس پھر گیا میں پس کم کین مجھسے دس نمازیں اور بیس رہیں پس آیا میں موسیٰ کے پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ دس نمازوں کے ہر روز پس آیا میں موسیٰ کے پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ پانچ نمازوں کی ہر روز کہا موسیٰ نے کہ بلاشبہہ امت تیری یعنی اکثر اونکی نہیں طاقت رکھینگی پانچ نمازوں کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق میں نے آزمایا ہے لوگوں کو پہلے تجھسے اور علاج کیا میں نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم بھی نہ ادا کر سکے پس پھر جاؤ اپنے پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سے تخفیف کا اپنی امت کیلیے **ف** ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نے آنحضرت کو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تھا انہوں نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے ورنہ کاہے کو یہہ تکرار کرتے پس حاصل یہہ ہوا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعًا اسلیے کہ جو چیز واجب ہوتی ہے قطعًا نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اوس میں تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہہ ہے کہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں پھر رحم کیا اپنے بندوں پر اور نسخ کیا اونکو ساتھ پانچ کے جیسے اور بعضی احکام منسوخ ہوتے ہیں **ت** کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہانتک کہ شرمندہ ہوا میں یعنی کثرت سوال سے اب نہیں جا سکتا میں طلب تخفیف کیلیے اگرچہ ظن ہو امت کے نہ محافظت کر سکنے کا ولیکن راضی ہوں میں یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہوں میں امر الٰہی کو یا سونپتا ہوں میں کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نے پس جس وقت کہ گذرا میں اوس مقام سے آواز دی آواز دینے والے نے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر اور جاری کیا میں نے فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار تتمہ اوسکا آگے آتا ہے وعن

ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ

الی

إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى حَتَّى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ روایت کی ہین انس سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور براق چارپایہ تہا سفید دراز یعنی میانہ قد جیسکی فرمایا اونچا گدہی سی اور نیچا خچر سی پڑتا تہا سم اوسکا نزدیک تمام ہونی نگاہ اوسکی کی پس سوار ہوا مین اوسپر یہان تک کہ آیا مین بیت المقدس مین پس باندہا مینی براق کو ساتہہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کی کہ باندہتی تہی اوسکو انبیا یعنی اپنی براقون کو یا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین ف ع اسقدر اسرا پر تو اجماع سب علما کا ہی اور اختلاف معتزلہ کا ہی بیچ اسرا کی آسمان تک بنا بر منع ہونی خرق و التیام کی بہہ جہت کلام حکما کی ت پس پڑہی مینی اوس مین دو رکعتین ف ع یعنی تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرت امام ہوی اور انبیا مقتدی پس راوی نی ذکر آنحضرت کی امامت کا نہین کیا بسبب اختصار کی یا نسیان کی جیسکی پہلی حدیث مین ذکر مسجد کی داخل ہونی کا بہی فوت ہوا ت پہر نکلا مین یعنی مسجد سی پس لائی میری پاس جبرئیل باسن شراب کا اور باسن دودہ کا ف ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو ت پس اختیار کیا مینی دودہ کو پس کہا جبرئیل نی کہ اختیار کیا تو نی فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو پہر چڑہایا ہمکو طرف آسمان کی ف ع لفظ عرج ساتہہ زبر عین اور رے کی ذکر کیا اوسکو نووی او سیوطی نی یعنی فاعل عرج جبرئیل ہین یا رب جلیل بسبب فرمانی آنحضرت کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا ہمکو اور جبرئیل کو اللہ تعالی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چڑہایا گیا ہمکو ت اور ذکر کی ثابت نی حدیث انس سی مانند یعنی حدیث سابق کی کہ گذری ساتہہ روایت قتادہ کی انس سی چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت نی یا ثابت نی یا انس نی بطریق مرفوع کی پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا ہمکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہہ خیر کی اور فرمایا بیچ آسمان تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہہ یوسف کی یعنی جیسکی پہلی حدیث مین بہی اسی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دی گئی ہین آدہا حسن پس مرحبا کہا ہمکو اور دعا کی خیر کی میری لیی ف ع اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد آدہی حسن سی یہہ ہی کہ بہ نسبت اپنی زمانی کی لوگون کی حسن کی آدہا حسن رکہتی تہی اور کہا بعضی حفاظ نی ہماری اشائخ متاخرین معتبرین مین سی کہ آنحضرت احسن تہی یوسف علیہ السلام سی اس لیی کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ یوسف کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تہا اسقدر کہ دیتا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ اوس مین سامنی کی چیزین معلوم ہوتی تہین اور ہمارے نبی صلعم کی صورت کا یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نی پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت سا جمال و حسن اپنی سی اسلیی کہ اگر ظاہر ہوتا اونکی لیی تو نہ دیکہ سکتی طرف اونکی کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کی جمال مین کچہہ بہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نی [illegible] آنحضرت کی حسن سی وہ آدہا حسن رکہتی تہی کذا ذکرہ العلی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ باجملہ ثابت [illegible] السلام کی اور صباحت اونکی کی ایسی مضمون کہ [illegible] زیادہ حسن رکہتی تہی چنانچہ ابہی قصہ معراج [illegible] آنحضرت نی فرمایا کہ پہونچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ سی حسن مین جیسا کہ چاند [illegible] تمام ستارون [illegible] انس سی کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نی کسی پیغمبر کو مگر کہ خوب رو اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا

خوبتر و زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہے ساتھ غیر آنحضرت کی جیسے کہ بعضون نے کہا ہے کہ کلام کہ نہیں لا محروم عظام
مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نے شرح شمائل مین کہا ہے کہ تمام ایمان مین سے ہے آنحضرت پر یہہ ہے کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر
صورت کسی آدمی کی حسن و لطافت اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین جیسے کہ بیچ باطن سیرت کسی کی جمع نہین ہوا افضل اور کمال اسقدر کہ جمع ہوا
آنحضرت مین اسلیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہے اور سعد اور رضا اللہ بہم و صف آنحضرت کی یہہ ہے کہ جو کچھہ سوای مرتبہ الوہیت کی ہے قسم فضل و کمال سے
آنحضرت کی لیے ثابت ہے اور کوئی آدمی کامل تر اونسے اور برابر اونکی نہین ہے رباعی کسے بحسن و بلاغت بیار ما نرسد + تراد رین سخن انکار کار ما نرسد +
ہزار سکہ بہ بازار کائنات زنند + یکی بنجوبی صاحب عیار ما نرسد + صلی اللہ علیہ و آلہ مقدار حسنہ و جمالہ و فضلہ و کمالہ **ت** اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت نہ اس روایت
اس حدیث مین رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان
دیکھا مین نے ابراہیم کو اسحال مین کہ لگائی ہوئی ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتے نہین
داخل ہوتی وہ پہر دوسری بار اوس مین یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتے آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہونچتی بسبب کثرت اونکی کی پہر لیگئی مجکو طرف
سدرۃ المنتہی کی پس ناگہان پتے اوسکی مانند کانون ہاتہیون کی تہے اور ناگہان پہل اوسکی مانند مٹکون کی پس جب کہ ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا سے اوسچیز نے
کہ ڈہانکا **ف** ع بعضون نے کہا فرشتون کی بازو دن کی انوار نے ڈہانکا اور بعضون نے کہا سونیکی ٹڈیون نے یا اور رنگ برنگ کی چیزون نے کہ معلوم نہین کیا
کیا تہین اور ظاہر تر یہہ ہے **ت** متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سے طرف مرتبہ عالی کی پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سے بیان کر سکتا صفت اوسکا
بسبب کمال خوبی اوسکی سے کہ اور وحی بہیجی طرف میری حق سبحانہ تعالی نے جو کچھہ کہ بہیجی **ف** ح سوا خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت اچہی
اور احتیاط کی بات یہی ہے کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکہین درپی اوسکی بیان اور تفسیر کی نہون **ت** پس فرض کی گئین مجہپر پچاس نمازین ہر دن اور
رات مین یہ اونچا ترا مین بلندی و مقام سے اور پہونچا طرف موسی کی اوس آسمان مین کہ وہ تہی پس کہا موسی نے کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نے تیری امت پر
کہا مین نے کہ فرض کین مجہپر پچاس نمازین **ف** ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم و لیلۃ **ت** کہا موسی نے کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی
اور سوال کر اوس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی پس تحقیق مین نے آزمایا ہے بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہے اونکا فرمایا حضرت نے
پہر گیا مین طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا مین نے کہ اے پروردگار میری تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اوسنے بسبب میری امت
پرکی پانچ نمازین **ف** ع اور شاید کہ تقدیر یہہ ہے خمسا فخمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ روایت
عشر کی اختصار ہے روایت خمسا سے اور مؤید ہے اسکو قول حضرت کا **ت** پس پہرا مین طرف موسی کی اور کہا مین نے کہ کم کین مجہسے پانچ نمازین کہا موسی
نے کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی یعنی مقدار باقی کی ہے پس پہر جا طرف رب اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نے
پس ہمیشہ آمد و رفت کی مین نے درمیان رب اپنی کی اور درمیان موسی کی یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہانتک
کہ فرمایا اللہ تعالی نے اے محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطے ہر نماز کی ثواب دس نماز کا ہے یعنی حکما
اور اعتبارا پس اس حساب سے یہہ حکم پچاس نماز کا رکہتی ہین جسنے قصد کیا نیکی کا پہر نکیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا عذر عرفی کی لکہی جاتی ہے
اوسکی لیے نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنے کی لکہی جاتی ہے وہ نیکی اوسکی لیے دہ چند
ف ع ح یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملانی قصد قلب کی طرف مباشرت عمل قلب کی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہہ ادنی
درجہ ہے تضاعف کا بیچ شریعت کی اور اور حدیثون مین آیا ہے کہ دس سے بہی مضاعف کرتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے مقدار صدق

واخلاص کیساتھ اور جسنے قصد کیا برائی کا یعنی ارادہ مصمم اوسکی کرنیکا کیا نہیں پہر کیا اوسکو یعنی پہر ترک کیا اوسکو بغیر باعث سکے یا سبب باعث
سے بخلاف اسکے کہ ترک کیا اوسکو اللہ کے لیے نہیں لکہی جائیگی اوسکے لیے یہہ برائی مذکورہ کچھہ **ف** ع یعنی اگر ترک کیا اوسکو اس حال مین کہ عزم
کیا تہا اوسکے کرنیکا تو وہ دو حال سے خالی نہیں اگر ترک کیا تہا اوسکو اللہ تعالی کے لیے تو شک نہیں ہے اس مین کہ لکہی جائیگی اوسکے لیے یک نیکی اور
اگر ترک کیا تہا اوسکو کسی غرض فاسد کے لیے تو لکہی جائیگی اوسکے لیے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کیہ ہی ساتہہ اسکی بہت سے
علمانے ت پس اگر کی وہ برائی تو لکہی جائیگی وہ برائی اوسکے لیے ایک برائی **ف** ع اسلیے کہ برائی نہیں مضاعف ہوتی بسبب کیفیت کی جیسے کہ
فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وھم لا یظلمون اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ عدل ہی جیسے کہ مضاعف ہونا فضل ہی تمام
فرمایا حضرت نے پس اوترا مین اوس مقام عالی سے یہانتک کہ پہونچا مین طرف موسیٰ کی پس خبر دی مین نے اونکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسیٰ نے پہرجا
اپنے پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سے تخفیف کا یعنی تا پانچ سے بہی کم کردے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہا مین نے تحقیق رجوع کی مین نے طرف پروردگار
اپنے کی کتنے ہی بار یہانتک کہ حیا کی مین اوس سے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ
زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ
بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ
مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ
قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ
الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسٰى
وَعِيسٰى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ
بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى
أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلٰوةً
قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ
رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ
فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ
رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ
الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن شہاب یعنی زہری
کہ نقل کی انس سے کہا انہونے ابو ذر حدیث کرتے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہولی گئی مجہہ سے چہت میرے گہر کی سو حالانکہ مین

میں تھا ف ع ح لفظ فرج صیغہ مجہول ہے تخفیف اور تشدید سے بھی کہا ہے فرج اور تفریج سے یعنی شق اور کشف کی یعنی اڈالی گئی اور وہ جگہ
بیچ تعیین مکان اسرا کی مختلف آئی ہیں بعضی میں حطیم اور بعضی میں حجر جیسی کہ پہلی حدیث فصل کی میں گذرا اور بعضی میں شعب ابی طالب اور بعضی میں بیت
ام ہانی اور یہ مشہور تر ہے اور جمع ان اقوال میں جیسی کہ فتح الباری میں کہا ہے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گھر میں سوتی تھی اور اوسکو اپنا بیت
فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنیکی اوسمین اور وہ شعب ابی طالب میں ہے پس فرشتہ آیا اور چھت اونکی گھر کی پھاڑ کر حضرت کو کعبہ کو پاس
لایا اور حضرت لیٹ رہے اسی حال میں کہ اثر نیند کا کچھ باقی تھا پھر نکالا آپ کو حطیم سے طرف دروازہ مسجد کی اور آپ کو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی
کو لیگیا ف ت پس اوترے مجھ پر جبرئیل اور کھولا سینہ میرا پھر دھویا اوسکو آب زمزم سے پھر لائے جبرئیل ایک لگن سونے کا بھرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا جو کچھ
کہ لگن میں تھا میری سینہ میں پھر ڈھانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل میں گذر چکی ہے ولیکن ظاہر بیان یہ تھا کہ ہونا
قلب مبارک کا سونے کی لگن میں تھا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سے اور یہاں ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے دھو چکی تھی آب زمزم سے بعد اوسکی لائی لگن بھرا ہوا
حکمت و ایمان سے اور ڈالا گیا سینہ مبارک میں ف ت پھر پکڑا جبرئیل نے ہاتھ میرا اور لے چڑھے مجھکو طرف آسمان کی ف ح یہاں ذکر سواری
براق کا اور جانیکا مسجد اقصی میں نہیں ہے اسی سبب سے گمان کئے ہیں بعضے اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کی تھی اور سواری براق کی اسرا میں تھی واللہ
اعلم ف ت پس جبکہ پہونچا میں طرف آسمان نیچے کی کہا جبرئیل نے واسطے داروغہ آسمان کی کہ کھول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنے کون ہے یہ کہا
یہ جبرئیل ہے کہا داروغہ نے کہ کیا ہے ساتھ تیرے کوئی کہا جبرئیل نے کہ ہاں ہے میرے ساتھ محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنے کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی اونکی
طرف یعنی بلانے کو لیے کہا جبرئیل نے کہ ہاں پس جبکہ کھولا دروازہ چڑھے ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹھے ہوے تھے کہ اونکی داہنی طرف کئی
ایک شخص تھے یعنی اونکی اولاد میں سے اور بائیں طرف اونکی تھی ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکھتے تھے داہنی طرف اپنی ہنستے تھے یعنی اسلیے کہ دیکھتے وہ چیز
کہ باعث خوشی کی تھی یعنی جنتی ہونے اونکا اور جسوقت کہ دیکھتے بائیں طرف اپنی روتے یعنی بسبب دوزخی ہونے اونکی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کے
مرحبا نبی صالح کو اور بیٹے صالح کو کہا میں نے جبرئیل کو کہ کون ہے یہ کہا جبرئیل نے کہ یہ آدم ہیں اور یہ اشخاص داہنے انکی اور بائیں انکی ارواح ہیں انکے
اولاد کی پس وہ داہنی طرف والے ان میں سے بہشتی ہیں اور یہ ارواح کہ بائیں طرف انکی ہیں دوزخی ہیں پس جب دیکھتے ہیں داہنی طرف اپنی ہنستے ہیں
اور جب دیکھتے ہیں بائیں طرف اپنی روتے ہیں ف ع کہا قاضی نے آیا ہے کہ ارواح کفار کی سجین میں ہیں اور ارواح ابرار کی چین کرتی ہیں علیین
میں پس کیونکہ جمع کی گئیں آسمان میں اور جواب اسکا یون دیا گیا ہے احتمال رکھتا ہے کہ ارواح پیش کیجاتی ہوں آدم پر بعض اوقات میں پس
جسوقت آنحضرت گذرے ہوں وہ وقت پیش ہونے ارواحوں کا ہو اور احتمال ہے کہ ارواح دیکھی گئی وہ ہوں کہ داخل نہیں ہوئی ہیں بدنوں
میں جب تک اور وہ پیدا کی گئی ہیں پہلے بدنوں کی اور جگہ اونکی رہنے کی داہنی بائیں طرف آدم کی ہو اور وہ جانتے تھے انجام کار اونکا پس قول
آنحضرت کا قسم بیدہ عام مخصوص ہے واللہ اعلم ف ت یہاں تک کہ لیگئے مجھکو جبرئیل طرف دوسرے آسمان کی پس کہا واسطے داروغہ اوسکی کی کھول دروازہ
پس کہا جبرئیل کو لیے اوسکی داروغہ نے مانند اوسچیز کی کہ کہا تھا اول آسمان کی داروغہ نے کہ کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے الخ کہا انس نے پس ذکر
کیا یعنی آنحضرت نے یا ابوذر نے بطریق مرفوع کی اور ظاہر یہی ہے کہ آنحضرت نے پایا آسمانوں میں آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم
کو اور نہیں بیان کی ابوذر نے یا آنحضرت نے کیفیت منازل و مقامات اونکی کی سوای اسکی کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلے آسمان میں اور ابراہیم کو چھٹے آسمان
میں ف ع یہ موافق ہے روایت شریک کی انس سے اور ثابت تمام روایتوں میں مخالف اسکی ہے اور وہ یہ ہے کہ ابراہیم ساتویں آسمان میں ہیں
پس اگر کہی تو کہ متعدد ہے معراج تو تو کچھ اشکال نہیں ورنہ الا قوی تر روایت جماعت کی ہے کہ حدیث جماعت میں آیا ہے کہ دیکھا ابراہیم کو تکیہ لگائے ہوے ساتھ

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلاخلاف اور علاوہ اسکی یہان کیا کہ نہین کیفیت بیان کی اونکی منازل مقام کی یس روایت بیان کرنیوالونکی
ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعیین آسمانون کی اور دیکہنی انبیا کی کچہہ تہوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کی
ہی یا یہ ہو سکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکہا ہو فتدبرت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجکو ابن حزم نی کہ تحقیق ابن عباسؓ اور ابا حبہ تہی کہتی کہ فرمایا
آنحضرتؐ نی پہر اوپر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ چڑہا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تہا مین اوس مین آواز قلمون کی لکہنی کی کہ فرشتی اون سی تقدیرین
اور حکم الٰہی لکہتی تہی اور لوح محفوظ سی احکام الٰہی نقل کرتی تہی کہا بعضی محققین نے ہماری علما مین سی کہ معنی یہہ ہوی کہ مین قائم ہوا ایسی مقام مین کہ
پہونچا مین اوس مین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کاتبات پر اور ظاہر ہوئی میری لیی امر الٰہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی
خلق مین قسم ہی اللہ کی یہہ وہ مقام انتہا ہی کہ نہین تقدم ہوا اوس مین کسیکو اوپر اور کیفیت اون قلمون کی سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین
جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہوون اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متفلسفہ اسمین
کچہہ تاویلین کرکی ظاہر معنی سی خارج کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہی کہ اسکو محمل ظاہری پر رکہین جو قلم کی قائل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الٰہی
کی کرین اور کہا ابن حزم اور انس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ پس فرض کین میری امت پر پچاس نمازین پس پہرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکہتا تہا اوسکی عمل کا
یہان تک کہ گذرا مین موسیٰؑ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نی بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسیٰؑ نی پس پہر جا طرف رب اپنی کی یعنی
او سوال کر او سی تخفیف کا لیی کہ امت تیری طاقت نہین رکہی گی اسکی پس پہیرا مجکو موسیٰؑ نی یعنی وہ ہو سبب پہرنی میری کی طرف رب کی پس رجوع کین اللہ
تعالی نی بعضی پچاس کی ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تہا کہ وہ دس ہین یا دس سے کم وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی بموجب اختلاف کی
پس پہرا مین طرف موسیٰ کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالی نی بعضی اونکی پس کہا کہ پہر جا کہ عرض معروض کر اپنی رب سے اسلیی کہ تحقیق امت
تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس حسب عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعضی اونمین سی پس پہرا مین
طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ نی کہ پہر جا طرف رب اپنی کی اس لیی کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس خوب سا عرض معروض کی مینی پروردگار سے
پس فرمایا ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین کہ
کہ یہہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میری ف ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ
یعنی مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب مین اور یہہ بات بدلی نہین جائیگی یا کہا مینی پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہی پس پہرا مین طرف
موسیٰ کی پس کہا کہ عرض معروض کر اپنی رب سی پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے ف ع یعنی اوسوقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین
ہی کوئی مانع تعدد مانع سی یعنی یہہ بہی شرم مانع ہوی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کرکے پہرنا وغیر ذلک یہہ بہی مانع تہی اور باعث شرم
پہر لیجایا گیا مجکو یہان تک پہونچایا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈہانکا تہا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنی انوار کی یا طرح بطرح کی بازون
ملائکہ کی نی یا اور کچہہ تہا نہین جانتا مین یعنی اب یا اوسوقت بسبب منتہی ہونی نظر اونکی کی حق کی طرف نہ مکان کی طرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کی پہر
داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوس مین تہی گنبد موتیونکی ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تہا مین بہشت مین کہ ناگہان اوسمین ایک نہر
تہی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبی تہی کہ دار موتیونکی ہین اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تہی ف ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کی ہی یا حقیقت مین مشک ہی
اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عبد اللہ
قال لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی بہ الی سدرۃ المنتھی وھی فی السماء السادسۃ الیھا ینتھی ما یعرج بہ من

الاَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَاُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا اُعْطِیَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ وَاُعْطِیَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَّمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ مِنْ اُمَّتِهٖ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچایا گیا آپکو سدرۃ المنتہی کی اور سدرۃ المنتہی چہٹی آسمان مین ہی ف ع کہا ایک شارح نی کہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چہٹی آسمان مین ہی سدرہ اور صواب یہہ ہی کہ ساتوین آسمان مین ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثرونکا کہا نووی نی کہ ممکن ہی کہ تطبیق یون دیجاوی دونون روایتون مین کہ جڑ اوسکی چہٹی آسمان مین ہی اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہی چہا رہا ہی آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کی پہونچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی ہے زمین سے یعنی اعمال اور ارواح پس لی لی جاتی ہی اوس سے یعنی بقدرت آلہی بی اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین اور طرف سدرہ کی پہونچتی ہی وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر سی پس لی لی جاتی ہی اوس سے ف ح یعنی اوامر اور احکام آلہی پہر وہان سی لی لیتی ہین ملائکہ کہ وہان کہڑی ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اسیلئی اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہین اور سوای ہمارے پیغمبر خدا کی اوس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی اور آنحضرت ایسی جگہہ گئی کہ وہان جگہہ نہین ہی نظم بر داشت از طبیعت امکان قدم کران وہ اسرا بعبدہ ست عن المسجد الحرام تا عرصہ وجود کہ اقصای عالم ست * کانجا نہ جاست و نی جہت و نی نشان نی نام * سر سیت بس شگرف در انجا ہیچ ہان * از آشنای عالم و جان پیر از ین مقام ت کہا یعنی پڑہا ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوس چیز نی کہ ڈہانکا ف ع یعنی ایسی چیزنی کہ اوسکی کنہ کو نہین پہونچ سکتی ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہی مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی لا ادری یہی ہی نہ حقیقت عدم علم درایت کے اور درحدیث مین آیا ہی کہ اوسکی ہر پتی پر فرشتہ کہڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور ہر ساعت سبز جانور روشن کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیا اور اولیا کی سی کہتی ہین ت کہا ابن مسعود نی یعنی بیچ تفسیر یغشی کی وہ پروانی ہین سونی کی ش ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کی کہ اون انوار کو کہ اوترتی ہین عالم ملائکہ سی تشبیہ دی ساتہہ فراش کی رنگ کی زر سی یعنی پرندہ مشہور کی گرد شمع کی پہرنا یعنی پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق اور محبت ملائکہ کی اور حیرانی اور سرگردانی اونکی کی اوپر نور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی بہی آیا ہی اور یہہ بہی بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہی اسلیئی درختون پر یہہ جانور آنکی بیٹہتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور قدرت آلہی شامل سب چیزون کی ہی واللہ اعلم ت کہا ابن مسعود نی پس دی گئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین ف ح اور حقیقت مین جو کچہہ دی گئی تہی آنحضرت اوس شب مین اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیض اور برکات سی حد حصر سی باہر ہین لیکن یہہ تین چیزین ذکر کین عبداللہ بن مسعود نی اسلیئی کہ فرائض کو تعلق امت سے کہتی ہین ت دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت اونکی اور دی گئین آیتین کہ آخیر سورۃ بقرہ مین ہین ف ع یعنی آمن الرسول سی آخیر سورہ تک اور مراد انکی دینی سی جاننا ہی وہ دعاون انکی کا ہی اور اگر کہی کوئی کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہ آیتین مدینی ہین اوسوقت نازل ہوئی تہین ... آنحضرت کی پاس ... دروازہ کہلی ... جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی آج زمین کی طرف ... اور کہا کہ خوشی ہو ... دو نور ... آپکو نہین دی گئی کسی اور نبی کو ... فاتحۃ الکتاب اور آیتین آخیر سورہ بقرہ کی نہین ... ثواب یا قبولیت دعاون اونکی کی ... جواب اسکا یہہ دینگی کہ ... اپنی کی وہ چیز کہ وحی کی بقرینہ دینی پانچون نمازون کی مقام اعلی

اور اوترنا فرشتہ کا اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیے تہا اور بشارت دینی کی لیے کہ جو تمکو یہ فضل خیر ملی ہی کسی نبی کو نہین ملی ہان اگر یہ اوترنا اوسکا لازم آتا ہی
کہ سورۂ بقرہ مدنی ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہی اسکو یون دفع کرینگی کہ خاتمہ سورۂ بقرہ کا مستثنی ہی یعنی یہ مدینہ مین نہین نازل ہوا اسی بقرہ مدنی ہے
باعتبار اکثر کی اور نقل کیا ابن ملک نی حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سی کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورۂ بقرہ کی وحی بہیجنی کا بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج مین
پس وہ مکی ہی اونکی نزدیک اور جمہور یہ کہتی ہین کہ یہ ساری سورہ مدنی ہی اور اسکا جواب یہ ہی کہ معنی لی جاینگی نہین ہین کہ وہ دی گئین بلکہ معنی یہ ہین
کہ قبولیت کی گئی آنحضرت کی لیے درباب اون الفاظ کی کہ تلقین کیے گئی دونون آیتون مین لفظ غفرانک سی اخیر تک اور اوسکے پڑہنی والون کی لیے
تتمہ اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سی واسطی اوس شخص کی کہ نہ شریک کری ساتہ اللہ کی کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی وعدہ کیا گیا
آنحضرت اور تسبیح مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہی گا اللہ تعالی بغیر عذاب کی بہی بخشدیگا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک به
ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سی کوئی یہ نہ سمجہی کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بہی نہین ہونیکا کیونکہ جانا گیا ہی نصوص شرع سی اور اجماع
اہل سنت سی ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونی اس امر کی ہو پہلے سی **وعن**
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيتني في الحجر وقريش تسألني عن مسراي فسألتني عن أشياء من بيت
المقدس لم أثبتها فكربت كربا ما كربت مثله قط فرفعه الله لي أنظر إليه ما يسألوني عن شيء إلا أنبأتهم وقد رأيتني في جماعة من
الأنبياء فإذا موسى قائم يصلي فإذا رجل ضرب جعد كأنه من رجال شنوءة وإذا عيسى قائم يصلي أقرب الناس به شبها عروة
بن مسعود الثقفي وإذا إبراهيم قائم يصلي أشبه الناس به صاحبكم يعني نفسه فحانت الصلاة فأممتهم فلما فرغت من الصلاة
قال لي قائل يا محمد هذا مالك خازن النار فسلم عليه فالتفت إليه فبدأني بالسلام رواه مسلم وهذا الباب خال عن الفصل الثاني
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین حجر مین یعنی حطیم مین کہڑے ہوئی اس حال مین
کہ جماعت قریش پوچہتی تہی مجہسی احوال جانی میری کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کی پس پوچہین مجہسی چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد
نہین رکہتا تہا مین انکو یعنی وقت پہونچنی کی بسبب مشغول ہونی کی امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا کہ ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند
اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو واسطی میری اللہ تعالی نی اس حال مین کہ دیکہتا تہا مین اوسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہا پردہ درمیان
مین سی تا دیکہون اوسکو اور بتلاؤن لوگون کو جو پوچہین جاسی کہ فرماتی ہین نہین پوچہتی تہی قریش مجہسی کچہ مگر کہ خبر دیتا تہا مین انکو یعنی اوس حالت
مستحضرہ مین اور تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین بیچ جماعت کی انبیا مین سی ف ع یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر پہلا مضمون اور
مضمون آئندہ حدیث کا اور یہ دیکہنا پہر اوس دیکہنی کی ہی کہ آسمان مین دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضون نی کہ دیکہنا انبیا کو آسمان مین محمول ہی اوپر
دیکہنی ارواح اونکی کی مگر عیسی کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہی کہ وہ ساتہ بدن کی آسمان پر اوٹہائی گئی ہین اور بعضون نی ادریس کی حق مین بہی ایسا ہی
کہا ہی اور اسپر جنہون نی کہ نماز پڑہی حضرت کی ساتہ بیت المقدس مین پس احتمال رکہتا ہی کہ اونکی ارواح نی پڑہی اور یہ بہی احتمال ہی کہ بدنون سمیت
ساتہ ارواحون کی پڑہی کیونکہ اوپر گذر چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس اور اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہادی اونکی
گوشتون کو پہر بدن اونکی مانند ارواحون اونکی کی لطیف ہین نہ کثیف پس نہین ہی مانع اونکی ظہور کی لیے عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کی قدرت
ذی الجلال سی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نماز پڑہانا آنحضرت کا اونکو بیت المقدس مین پہلی آسمان پر جانیسی تہا تتمہ پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ موسی کہڑی
نماز پڑہتی ہین ف ع یہ بہی ہو سکتا ہی کہ انبیا وقت نماز کی بیت المقدس مین ساتہ بدنون اور ارواحون کی تہی کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہی کہ کرنا افعال

مخلوط کا ہوتا ہی ساتھ ہنسا کی بلندی ارعاج کی **ترجمہ** پس ناگہان موسیٰ ایک مرد ہین میانہ قد یا دبلی گول بدن یا کثری ہوئی بال گویا کہ وہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن مین سی اور ناگہان عیسیٰ ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین **ف** ساتہ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نماز معراج مین کی ہی پہلی کہ وہ حالت حضور کی آگی رب کی اور کمال قرب کی ہی اور وہ اعظم لذات سی ہی نزدیک عشاق کی **ترجمہ** نزدیک ترین لوگون کا ساتھ اونکی از روی مشابہت کی عروۃ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہی اور یہ بہائی عبداللہ بن مسعود کی نہین ہین پہلی کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان ابراہیم ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین مشابہ ترین لوگونکا ساتھ ابراہیم کی یار تمہارا ہی مراد کرتی تہی آنحضرت اپنی ذات شریف کو **ف** ع ح یہ کلام ابو ہریرہ کا ہی یا اونکی بعد کی کسی اور راوی کا پہر دیکہا آنحضرت نے ان انبیا کو نماز پڑہتی احتمال ہی کہ ہوا تنا رجانی مین طرف بیت المقدس کی یا نفس مسجد اقصیٰ میں یا رستہ میں دوسری احتمال کی **ف** تقویت کرتی ہی لفظ فحانت مین **ترجمہ** پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا مین اونکا **ف** ع ح شاید کہ مراد اس نماز سی نماز تحیۃ ہی یا نماز سفر ہی کی بالخصوص اور اگر کوئی کہی کہ وہ سب مردے تو ادائے تکلیف ہی نہین نماز اونپر کیون ہو جواب اسکا یہ ہی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کی اور جو کہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف ہی ہو اور یہی حکم اونکا ہین جب تک نفع کیا گیا ہی نہ وجود اوسکا اور ان انبیا نی یہان حضرت کی ساتھ نماز پڑہی اور بعد اسکی اونکو آسمان پر لیگئی حضرت کی استقبال اور تعظیم کیلئی یا اونکی ارواح اونکو آسمان مین متشکل کیا مگر عیسیٰ اور ادریس کہ وہ ساتھ بدنون کی آسمانون پر ہین اور یہی احتمال ہی کہ نماز پڑہائی اور جمع ہوا حضرت کا انبیا کی ساتھ بعد پہرنیکی سدرۃ المنتہیٰ سی ہو اور ظاہر تر یہی ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اولیاء اللہ کو بصورت متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نی دیکہا ہی جہ جائیکہ انبیا علیہم السلام خوارق عادت تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سی ظہور مین آتی ہین **ترجمہ** پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سی یعنی آسمان کی جانب سی پہلی یا بعد حاصل ہونی حضور باری تعالیٰ کی کہا مجہکو ایک کہنی والی نی ای محمد یہ ہی مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کر اوسکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی مالک تمہاری یا از راہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات کیا مین نی اوسکی طرف یعنی بقصد سلام کرنیکی پس پہل کی اوسنی سلام کرنی مین مجہپر **ف** ع ح یعنی مجہکو فرصت نہ دی آپ کو کہ سلام کرین اوسپر پہلی آپ ہی سلام کیا بسبب پائی جانی غلبہ شوکت اور حرمت آنحضرت کی آگی دوزخ پر اور پر اوسکی داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہی کہ بعد آنحضرت کی انبیا کی آنی یہان پر بہی ہوئی ہو لیکن سیاق حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس مین تہی واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی **الفصل**

الثالث عن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرہم عن آیاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ روایت ہی جابر سی یہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جبکہ جہٹلایا مجہکو قریش نی یعنی بیچ مقدمہ اسرا کی یعنی جانیکی طرف بیت المقدس کی شب مذکور مین اور پوچہین مجہسی نشانیان اوس مکان کی کہڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دکہایا اللہ تعالیٰ نی مجہکو بیت المقدس **ف** ع ح یعنی اور راہ اوسکی اور دور کیا پردہ کہ مجہہ مین اور اوسمین تہا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکہتا تہا مین اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال ہی کہتا ہی کہ بیت المقدس کو اوٹہا کر آگی آنحضرت کی یہان لائی ہون جیسی کہ ابن عباس کی حدیث مین آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی پس لائی گئی مسجد اور رکہی گئی دار عقیل کی پاس اور یہ کمال تر ہی معجزہ مین جیسی کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمان کی پاس **ترجمہ** پس شروع کیا مین نی کہ خبر دیتا تہا قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سی حالانکہ مین دیکہتا تہا طرف اوسکی **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح جاننا چاہیے کہ معراج کی حدیثین بہت سی آئی ہین اور آنحضرت کی کیفیت کی بیان کرنیکا ساتھ انکی اور بعضی ان مین کچہ اختلاف ہی آپس مین اور قول مختار اتصال ہی اسکا ساتھ بیداری کی اور کہی تحقیق اور تفصیل اسکی بیچ مدارج النبوۃ کی

ہو تمام ہوا باب المعراج اور آگی آتا ہی تتمہ جلد چہارم مین باب المعجزات کا

بسمہ ربع رابع مظاہر حق

باب فی المعجزات یہ باب ہے بیچ بیان معجزوں کے لفظ معجزہ مشتق ہے عجز سے کہ جو ضد قدرت ہے اور کتاب تحقیق میں ہے کہ معجزہ کرنے والا عاجز کا آپ
غیر ہیں اور انبیا کی صدق کی دلالتوں کو اور سچائیوں کی نشانیوں کو معجزہ اس لیے کہتے ہیں کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتی ہیں اونکے معارضہ سے یعنی مثل اوس
معجزہ کے یعنی وہ ایسا معجزہ نہیں لاسکتے اونکے مقابلہ میں انتہی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ معجزہ اعجاز سے ہے بمعنی عاجز کرنیکے اور وہ ایک امر ہے خارق
یعنی خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہے اوسی دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت کے ظاہر ہوتی ہیں اونکو ارہاصات کہتے ہیں اور ارہاص کے معنی ہیں
محکم کرنا مکان کا ساتھ پتھر اور مٹی کے گویا کہ اون میں استحکام امر نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادات چار قسم پر ہیں جو کچھ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو
اوسکو تو استدراج کہتے ہیں اور جو کچھ عوام مسلمانوں سے ظاہر ہو اوسکو معونت کہتے ہیں اور جو کچھ کہ اولیا سے ہو اوسکو کرامت کہتے ہیں اور دعوی نبوت کی
قید سے یہ سب قسمیں نکل گئیں یعنی ان قسموں کو معجزہ نہیں کہتے کیونکہ معجزہ خرق عادت ہے کہ ساتھ دعوی نبوت کے ہو اور حضرت شیخ نے تین قسمیں تو یہ ذکر کیں
اور ایک معجزہ ہے کہ جسکا اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہیں ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتھ اسباب کے کہ جو اوس اسباب کی مباشرت کرتا ہے اوسکے
ظہور پاتا ہے اور جو کچھ کہ ساتھ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہیں ہے جیسے شفا ساتھ دواؤں طبیہ کے اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کہے
باعتبار ظاہر کے ہے **الفصل الاول** عن انس بن مالک ان ابا بکر الصدیق قال نظرت الی
اقدام المشرکین علی رؤسنا ونحن فی الغار فقلت یا رسول اللہ لو ان احدہم نظر الی قدمیہ ابصرنا فقال یا ابا بکر ما ظنک
باثنین اللہ ثالثہما متفق علیہ روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ ابوبکر صدیق نے کہا یعنی وقت بیان کرنے قصہ ہجرت کے
اور دراز ہونے کے غار میں اور پہنچنے مشرکوں کے سر غار پر سید الابرار کی تلاش میں کہ دیکھا میں نے مشرکین کی قدموں کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سروں پر ہیں اور ہم
یعنی میں اور آنحضرت غار میں تھے ف مراد اوس غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ ثور کی اوپر کی جانب میں تھا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ میں بقدر
مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور وضع اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر کوئی اوسکے کنارے پہ کھڑا ہو تو نظر اوس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اوسکے
پاؤں پر پڑتی ہے اور اگر وہ شخص اپنی پاؤں کی جگہ نظر کرے تو دیکھے اوس شخص کو کہ اندر غار کے ہے پس آنحضرت اوس دن غار میں تھے تو مشرکوں نے بقصد ہجرت کے
اور شرکت نہ پانے آنحضرت کی تلاش میں جا پہنچے اور حضرت ابوبکر ڈرے حضرت کی طرف سے جیسا کہ بیان کرتے ہیں پس کہا میں نے یا رسول اللہ اگر کوئی
انمیں سے نگاہ کرے جگہ پاؤں اپنی کو تو دیکھ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوبکر کیا ہے گمان تیرا ساتھ اون دو شخصوں کے کہ خدا ہے تیسرا اونکا نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنی خدا ساتھ اونکے ہے نصرت دیتا ہے اور معجزہ اس قصہ میں یہ ہے کہ پھیر دی اللہ تعالی نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے
اندر غار کے باوجود حرص کرنے اوپر یافت آنحضرت اور ابوبکر صدیق رض غار میں ہیں اور طبری نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے دعا کی اوپر لے خداوند اندھی
کر دے آنکھیں انکی پس گرد غار کے پھرتے تھے اور نہیں پاتے تھے اونکو اور بیضہ رکھنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بھی معجزہ تھا جیسا کہ حدیثوں میں
آیا ہے وعن البراء بن عازب عن ابیہ انہ قال لابی بکر یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما حین سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال سرینا لیلتنا ومن الغد حتی قام قائم الظهیرة وخلا الطریق لا یمر فیه احد ورفعت لنا صخرة طویلة لها ظل لم تأت علیه الشمس فنزلنا عندها وسویت للنبی صلی الله علیه وسلم مکانا بیدی ینام علیه وبسطت علیه فروة وقلت نم یا رسول الله وانا انفض ما حولک فنام وخرجت انفض ما حوله فاذا انا براع مقبل قلت أفی غنمک لبن قال نعم قلت أفتحلب قال نعم فاخذ شاة فحلب فی قعب کثبة من لبن ومعی اداوة حملتها للنبی صلی الله علیه وسلم یرتوی فیها یشرب ویتوضأ فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فکرهت ان اوقظه فوافقته حتی استیقظ فصببت من الماء علی اللبن حتی برد اسفله فقلت اشرب یا رسول الله فشرب حتی رضیت ثم قال الم یأن للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالک فقلت اتینا یا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا علیه النبی صلی الله علیه وسلم فارتطمت به فرسه الی بطنها فی جلد من الارض فقال انی اراکما دعوتما علی فادعوا لی فالله لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا له النبی صلی الله علیه وسلم فنجا فجعل لا یلقی احدا الا قال کفیتم ما هنا فلا یلقی احدا الا رده. متفق علیه

اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ نقل کی اونہون نے اپنے باپ عازب سے کہا کہ ابو بکر نے کہا واسطے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اے ابو بکر خبر دو مجھکو کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنی تمنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا تہا مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کے لیے یعنی نکلے غار سے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچہ اگلے دن مین بہی یعنی آدہے دن یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور ٹہیرا آفتاب اور خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تہا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکہائی دیا ہمکو ایک پتہر دراز کہ واسطے اوسکے سایہ تہا نہین آیا تہا اوسپر آفتاب یعنی اوسکے غار مین اور کہولا ہم اوس وقت دوپہر پہونچی تہی پس اوترے ہم اوسکے پاس اور ہموار کی مین نے آنحضرت کے لیے ایک جگہ اپنے دونون ہاتہون سے تاکہ سووین آنحضرت اوسپر اور بچہایا مین نے اوس جگہ ایک پوستین اور کہا مین نے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکہتا رہونگا ادہر ادہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنون کی آنے کی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا مین در حالیکہ نگہبانی کرتا تہا گرد حضرت کے پس ناگہان دیکہتا ہون مین ایک چرواہے کو چلا آتا ہے سامنے سو کہا مین نے کہ کیا ہے تیری بکریون مین دودہ کہا چرواہے نے کہ ہان ہے کہا مین نے کیا نہ دوہیگا تو دودہ کہا اوسنے ہان پس پکڑی اوسنے ایک بکری اور دوہا کاٹ کے پیالہ مین تہوڑا سا دودہ اور ساتہ میرے چہاگل تہی کہ اوٹہایا مین نے اوسکو واسطے آنحضرت کے کہ سیراب ہوتے تہے آنحضرت اوس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس آیا مین آنحضرت کے پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا مین نے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مین نے آنحضرت کی جب سوتے رہے یعنی مین بہی سو رہا لفظ وافقت بتقدیم فاء کے ہے قاف پر پس معنی اسکے تو مذکور ہوئے اور ساتہ تقدیم قاف کے فاء پر بہی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا یعنی اور بیدار نہ کیا آپ کو یہانتک کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مین نے کچہ پانی مین سے دودہ پر یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا نیچے تک یعنی بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ سرد ہوگیا اور یہ عادت تہی عرب کی کہ ٹہنڈا پانی دودہ مین ڈالکر پلاتے ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہو جاتے پس کہا مین نے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے یہانتک کہ خوش ہوا مین اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسایش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک بکریون کے کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہ دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کسی دوست کی تہین کہ جانتا اوسکی رضا کا رکہتے تہے اور یہ بہی ہے کہ اہل مکہ کی عادت تہی کہ اجازت دیتے تہے اپنے چرواہون کو کہ راہ کے چلنے والون اور بہوکون کو دودہ دیا کرین اور یہ بہی ہو سکتا ہے کہ اونہون نے کچہ دیکر خریدا ہو واللہ اعلم پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مین نے کہ ہان آیا کہا ابو بکر نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈہلنے آفتاب کے اور آنے کے وقت کو اوسی پیچہے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک حالانکہ اہل مکہ نے اوسکو اور اور کتنے آدمیون کو ہمارے پیچہے متعین کیا تہا کہ جو کوئی محمد کو لاوے اوسکو سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہو گیا تہا پس کہا مین نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرت نے مت ڈر کہ خدا ہی تعالیٰ ہی ہمارے ساتھ ہے پس دعا کی سراقہ پر پیغمبر خدا تعالیٰ نے پس دہنس گیا ساتھ سراقہ کی گہوڑا اوسکا پیٹ تک سخت زمین میں پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں تمکو کہ بددعا کی تم نے مجہپر پس دعا کرو میری نفع کے لیے یعنی یہ کہ خلاصی پاؤں اوس حالت سے کہ گرفتار ہوں میں اوسمیں پس تم اگر کرو گے تو اللہ کو گواہ کرتا ہوں تمہارے واسطے یہ کہ پہیر دونگا میں کفار کی طلب کو تمسے پس دعا کی سراقہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اوسنے اوس رنج سے ف ح اور ایک روایت میں آیا ہی کہ تین بار دعا کی اور پہر بار دہنستا تہا اور نجات پاتا تہا پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفا ہی وعدے میں کہ نہیں ملتا تہا کسی کافر سے یعنی اون کافروں میں سے کہ حضرت کی تلاش کے لیے نکلے تہے مگر کہ کہتا کفایت کیے گئے تم طلب میں یعنی پس کافی ہی میرا تلاش کرنا اور تلاش نہ کرو میں تلاش کر چکا نہیں ہی ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو پس نہیں ملتا تہا سراقہ کسی سے مگر کہ پہیر دیتا تہا اوسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع اسمیں بہت سے فائدہ ہیں از انجملہ یہ معجزہ حضرت کا اور فضیلت ابوبکر کی کئی وجوہ سے اور اسمیں سے ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لیے اور ساتھ رکہنا چہاگل کا اور مانند اوسکی کا سفر میں واسطے طہارت اور پانی پینے کی اور اسمیں فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالیٰ پر اور خوبی انجام کار اوسکی

وعن انس قال سمع عبد الله بن سلام بمقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في ارض يخترف فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني سائلك عن ثلث لا يعلمهن الا نبي فما اول اشراط الساعة وما اول طعام اهل الجنة وما ينزع الولد الى ابيه او الى امه قال اخبرني بهن جبريل انفا اما اول اشراط الساعة فنار تحشر الناس من المشرق الى المغرب واما اول طعام ياكله اهل الجنة فزيادة كبد حوت واذا سبق ماء الرجل ماء المرأة نزع الولد واذا سبق ماء المرأة نزعت قال اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله يا رسول الله ان اليهود قوم بهت وانهم ان يعلموا باسلامي من قبل ان تسألهم يبهتوني فجاءت اليهود فقال اي رجل عبد الله بن سلام فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وسيدنا وابن سيدنا قال ارايتم ان اسلم عبد الله بن سلام قالوا اعاذه الله من ذلك فخرج عبد الله فقال اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا فانتقصوه قال هذا الذي كنت اخاف يا رسول الله رواه البخاري

اور روایت ہے انس سے کہ کہا سنا عبد اللہ بن سلام نے آنا آنحضرت کا یعنی مکہ سے مدینہ میں حالانکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین میں تہا کہ چنتا تہا میوہ درختوں سے ف ح ع یعنی اپنی باغ میں تہا میوہ درختوں سے توڑتا اور چنتا تہا مقصود بیان واقع ہے یا مبالغہ ہی بیچ آنے اوسکے آنحضرت کے پاس جلدی سے کہ باوجودیکہ ایک کام میں تہا اور فرصت نہ تہی لیکن چونکہ صفات آنحضرت کی توریت میں پڑہ کر اور تحقیق کر کے منتظر ظہور نبوت کا تہا سے مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم * لاجرم روی ترا دیدم وازجا رفتم * پہر وسے رونق افزائی حضرت کے سب کام چہوڑ چہاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تہا اور بڑا علم رکہتا تہا توریت کا حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلا اصحابہ کرام میں سے ہوئی جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ الکاشف پس آیا وہ آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنی علامتوں صدق نبوت کے تحقیق میں پوچہتا ہوں تمسے تین چیزیں نہیں جانتا ہی اونکو مگر نبی ف ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کری نبی سے یا اوسکی کتاب سے یہ اسلیے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہ کہ وہ بہی تو جانتا تہا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیے جواب ان تین چیزوں کا معجزہ ہوا اوسکی لیے اور علم یقین حضرت کی نبوت کا نزدیک اوسکی اور یہی ظاہر ہی لانی حدیث کے سے اس بات میں ترجمہ ایک چیز اون تین چیزوں میں سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیوں کا کہ جو بہشت میں داخل ہو کر پہلا ہی کہانا کہاویگے اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اوسکے یا طرف ماں اوسکے کی مشابہت میں یعنی فرزند کبہی صورت میں مشابہ باپ کے ہوتا ہی اور کبہی مشابہ ماں کی سبب اسکا کیا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجہکو ان چیزوں کی جبرئیل نے ابہی یہ ف ح ع فرمایا واسطے دفع ہونی وہم اس بات کے کہ انہوں نے سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ ہی کرنا منظور تہی کہ گوش ہوش سے سنے اوسے جو وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کرے ترجمہ اما اول علامت قیامت

پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھیگی اور جمع کریگی لوگوں کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور کہا پہلا کھانا کہ کھاویںگے اوسکو بہشتی ہیں زیادتی مچھلی کی کلیجی کی
ہوگی کہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر میں اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہے باپ اپنی
مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہے پانی عورت کا یعنی مرد کے پانی پر تو کھینچ لیتی ہے عورت اپنی مشابہت کی طرف **ف** ملا علی قاری نے
معنی سبق کے علاوہ غلبہ لکھے ہیں اور شیخ رح نے پیش دستی یعنی پہلے رحم میں پڑنا ہے اور بعد اوسکے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت فرزند کا
ساتھ باپ یا ماں کے سبقت کرنا پانی ایک کا اون دونوں میں سے ہے اور اور حدیث کہ باب الغسل میں گذری معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے یا سبقت
پس سبقت کو متضمن دونوں معنی کے رکھ سکتے ہیں مترجم کہا عبد اللہ بن سلام نے بعد سننے جواب کے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود
برحق مگر اللہ اور یہ کہ بیشک تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبد اللہ نے اے رسول خدا تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہیں اور تحقیق اگر وہ جانیں اسلام لانا میرا پہلے
اسکے کہ پوچھو تم اونسے یعنی میرا حال تو جھوٹ باندھینگے مجھ پر یعنی بعد پوچھنے کے پس آئے یہودی یعنی بسبب بلانے کے یا اتفاقًا اور عبد اللہ چھپ گئے تھے اونسے
پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم میں یا تمہارے زعم اور اعتقاد میں کہا اونہوں نے کہ بہتر ہمارا ہے اور بیٹا ہے بہتر ہمارے کا یعنی
حسب میں باعتبار علم و صلاح کے اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا ہے ہمارے سردار کا یعنی نسب میں یا تمام مکارم اخلاق میں فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجھکو
اگر اسلام لاوے عبد اللہ بن سلام یعنی تو تم بھی اسلام لاؤگے کہا یہود نے کہ پناہ دیوے اوسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بھی کیا جاوے
اوس سے پس نکلے عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہیں پس کہنے لگے یہود یعنی بعد
اسکے کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہ بہت شریر ہے ہم میں اور بیٹا ہے بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اوسکو کہا عبد اللہ نے یہ ہے وہ چیز کہ تھا میں ڈرتا
یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور یہی ہے منشا میری عرض کرنے کا کہ آپ اونسے پہلے پوچھ لیجیے حال میرا تا کہ جھوٹ اونکا معلوم ہوجاوے وَعَنْهُ
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِىْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَ
يَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہی انس سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا یعنی مدینہ والوں سے امتحان کے لیے اونکے جس وقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنیکی **ف** یعنی ساتھ قافلہ کے کہ آتا تھا
شام سے اور جاتا تھا طرف مکہ کی اور یہ مقدمہ غزوۂ بدر کا ہی کہ ابو سفیان اموی تجارت شام کے لیے گیا تھا اور وہاں سے مال بہت سا لیے آتا تھا اور اوسکے ساتھ
چالیس سوار تھے جب مسلمانوں نے یہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹیں اور ماریں اسلیے کہ آدمی تھوڑے تھے اور مال بہت اور خبر جو مکہ میں پہونچی
تو ابو جہل کعبہ کے اوپر چڑھا اور پکارا لوگوں کو اور جمع کیا اور نکالا اونکی مدد کے لیے پس اوس نے لوگوں سے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارے کی پکڑی اور نجات
پائی پھر جاؤ لوگو پس پھرے طرف مکہ کے چونکہ وقت اوس جماعت کی زوال کا آن پہونچا تھا لوگوں نے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر میں پہونچا پس جبرئیل اوترے
اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے دو جماعتوں میں سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنوں پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیروں میں
یہ قصہ مفصل مذکور ہے پس آنحضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو پہونچا کنارہ دریا پر اور یہ ابو جہل آیا ہے پس کھڑے ہوئے سعد کہ کہا مترجم اور کھڑے ہوئے سعد بیٹے
عبادہ کے **ف** یعنی صحابہ کو درمیان میں سے اور وہ سردار تھے انصار کے اور خاص انکا کھڑا ہونا اسلیے تھا کہ سبب مشورہ کرنے کا امتحان کرنا انصار کا تھا
اسلیے کہ حضرت نے نہیں بیعت لی تھی اونسے اس بات پر کہ نکلیں وہ ساتھ حضرت کے جہاد کے لیے اور طلب کے لیے دشمن کے بلکہ بیعت لی تھی اون سے اسپر

کہ بیان

کہ بچاوین وہ حضرت کو اوس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ پہنچی آپ حضرت کو خبر نکلنے قافلہ ابوسفیان کی تو چاہا کہ معلوم کرین حال اونکے
وہ موافقت کرتے ہین آپکی یا نہین پس جواب دیا انہون نے بہت اچھا جواب ساتھ موافقت ہونے کی اس بارہ مین بھی اور اور بارون مین بھی اور اوسمین رغبت دلائی
اوپر اپنے مشورے کے صحابہ نے اور عقلمندون نے پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر حکم
کیجیے آپ ہمکو یہ کہ داخل کرین ہم سواری کے جانورون کو دریا مین تو البتہ ڈالدین ہم اونکو دریا مین یعنی تری زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائین تو دریا مین
پیٹھ جاوین اور اگر فرمایئے آپ ہمکو یہ کہ مارین ہم جگر اونٹون اور گھوڑون کے برک غماد تک تو البتہ کرین ہم ف لفظ برک ساتھ زیر ب اور پیش اوسکی کے
اور جزم رے کے اور غماد ساتھ زیر غین کے اور پیش اوسکی کے اور بعضون نے ساتھ زیر کے بھی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہرون مین سے یا پانی کنارہ بحر مین یا
انتہا آبادی پر اور مارنا گھوڑون وغیرہ کے جگرون کا کنایہ ہے شہر ہانکنے اونکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کے پانون سوار کے اونکے جگرون پر لگتے جاتے تھے
پس معنی یہ اگر آپ حکم کیجیے ہمکو بہت چلنے کا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلاً برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجا لاوین ہم حکم آپکا ت کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا
آنحضرت نے لوگون کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے کو پس نکلے اور چلے لوگ یہانتک کہ اوترے بدر مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا
حضرت نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونیکی اور پڑنیکی فلانے کی ہے یعنی نام ایک کا اون اشقیا مین سے لیتے تھے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے لیے اس جگہ اور
اس جگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہانتک کہ شمار کیا سب کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان
الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اونمین سے اوس جگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی
اوس جگہ مارا گیا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ
وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ
وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ف اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال مین کہ وہ خیمہ مین تھے روز بدر کے یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھسے امان تیری اور ایفا وعدہ تیرا کہ کیا ہے
نصرت کا یعنی اس آیت مین وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنی ہلاک ہونا مومنون کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد
آج کے دن کے ف ع یعنی اس لیے کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت تو بہت عارف باللہ اور جانتے تھے کہ اللہ تعالے
وعدہ فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہ دینگے کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا جانے حصول مطلب کو یا نہ جانے پھر علم باللہ مقتضی ہے خوف
رکھنیکو اوس سے اور خوف الٰہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے
پیدا ہوا اور روکی جاوے نصرت موعود اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت سے وعدہ نصرت کا تھا لیکن وقت معین نہ کیا گیا پس آنحضرت ڈرتے تھے تاخیر وقت سے
پس دعا کی اللہ تعالے سے کہ وفا وعدہ فرما آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ کے مضمون کا اور
آیہ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ کے مضمون کا کہ دلالت کرتی ہین یہ آیتین اللہ تعالے کی بے پروائی پر پس بنظر حضور ان معانی کے دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نے لکھا ہے
کہ حال آنحضرت کا تھا کامل تھا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت اور جلال اوسکی کے تھا وسیع تھا اور نظر ابوبکر رض کی فقط ظاہر
ہی کی وعدہ پر تھی اور اسکی تحقیق سے اور کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضے محققین سے حضرت شیخ عبد الحق نے ذکر کی ہے اور کچھ اونکی شرح عربی مین بھی مذکور
ت پس پکڑا ابوبکر رض نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہے تمکو یہ قدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنے یا رسول اللہ دعا کرنے مین اپنے پروردگار سے ف
مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود تھا اعتماد کے بہت تھا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رکھنے اور تقویت دل صحابہ کی اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ دعا آنحضرت کی مستجاب ہے بلا شبہہ

خصوصاً جبکہ مبالغہ کرین اوسمین ترجمہ پس نکلی آنحضرت صلعم بہی جلدی کرتی ہوئی مارے خوشی کی حالانکہ تہی زرہ پہنی ہوئی اور وہ پڑہتی تہی یہ آیت کہ اوسکے ترجمہ
اونپر قریب ہی کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پہیرینگی پشت نقل کی یہ بخاری نی ف ع چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کی تہی
اسجانب ایک غالب آئی آپ پر بسبب عذاب الٰہی کی پس خوش ہو کر اوٹہی اور خبر دی شکست مشرکون کی شکست دی مومنون کی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظاہر کیا
اونکی بسبب مطلع کرنی خدا تعالیٰ کی اونکو غیب پر وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر ھذا جبریل اخذ براس فرسہ علیہ اداة
الحرب رواہ البخاری اور یہ بہی روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبریل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنی گہوڑی کا یعنی
باگ اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کے لئی درحالیکہ جبریل پر ہے اسباب لڑائی کا نقل کی بخاری نی ف ع معجزہ یہان یہ ہے کہ دیکہا آنحضرت نے جبریل کو
واسطی جنگ کرنیکی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنواہی مشہور چار منزل مدینہ سے اور درمیان ہین مکہ اور مدینہ کے ہے اور غزوہ بدر کا ہوا روز جمعہ سترہوین
تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین وعنہ قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامہ
اذ سمع ضربۃ بالسوط فوقہ وصوت الفارس یقول اقدم حیزوم اذ نظر الی المشرک امامہ خر مستلقیا
فنظر الیہ فاذا ھو قد خطم انفہ وشق وجہہ کضربۃ السوط فاخضر ذلک اجمع فجاء الانصاری فحدث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقت ذلک من مدد السماء الثالثۃ فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین رواہ مسلم
اور یہ بہی ابن عباس سے ہی کہ کہا اوسوقت ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کے مشرکون
مین سے کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑی کی مارنی کی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر ای حیزوم
ف ع اقدام ورانا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ ای حیزوم اور لفظ اقدم بمعنی اول کی ساتہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کے ہے
اور وجہ ثانی پر ساتہ پیش ہمزہ اور پیش دال کے اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتہ زبر حے مہملہ اور جزم ی کی اور پیش ز کی نام جبریل کے
گہوڑی کا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کی گہوڑی کا ہی ترجمہ ناگہان دیکہا اوس مسلمان نی طرف مشرک کی آگی اپنی کہ گرا
چت ہو کر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہو گیا تہا منہ اوسکا یعنی طول مین مانند مارنی کوڑی کی پس
سبز ہو گئی تہی تمام جگہ مارنی کی یعنی جیسکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہونچا تہا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کے اور باقی رہا تہا اثر اوسکا
اوسکی ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیت مین سنسمہ علی الخرطوم ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکہا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سے یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو ف ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ کشف کرامت ہی صحابہ کی لئی
اور کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصاً جس صورت مین کہ وقوع اوسکا بروبی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کی یا کہا جائی
کہ خبر دی اوسکے صحابی ثقہ نے اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نی پس صحیح ہوا شمار کرنا اوسکا معجزون مین ترجمہ پہر فرمایا
حضرت نی کہ یہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سے تہا پس قتل کیا مسلمانون نی اوسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نی وعن سعد بن
ابی وقاص قال رأیت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیض یقاتلان
کاشد القتال ما رأیتہما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل متفق علیہ اور روایت ہی سعد بن وقاص سی کہا کہ دیکہا مین نی
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصون کو کہ اوپر تہی سفید کپڑی ف ع ظاہر یہی ہی کہ یہ دونون فرشتی بطور تفریق کی تہی
یعنی ایک داہنی طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ چار ہو جاتی ہین ترجمہ لڑتی تہی وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنی آدمیون کو نہین دیکہا مین نی

اون دونون کو ملی اس سی اور کچھی اسکی یعنی یقین ہوا کہ وہ فرشتون مین سی تہی یعنی جبرئیل اور میکائیل نقل کی بخاری اور مسلم نی ف ح ع نفس
راوی سی ہی او شاید کہ پہچانا ہو اونی یہ دل سی اور یا آنحضرت سے سنا ہو وعن البراء قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم رهطا الى
ابي رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته ليلا وهو نائم فقتله فقال عبد الله بن عتيك فوضعت السيف في بطنه حتى
اخذ في ظهره فعرفت اني قتلته فجعلت افتح الابواب حتى انتهيت الى درجة فوضعت رجلي فوقعت في ليلة مقمرة
فانكسرت ساقي فعصبتها بعمامة فانطلقت الى اصحابي فانتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال ابسط رجلك فبسطت
رجلي فمسحها فكانما لم اشتكها قط رواه البخاري اور روایت ہی براء سی کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی ف ع
کہ ایک یہودی تہا کنیت اوسکی ابو الحقیق تہی بڑا دشمن تہا آنحضرت کا کہ عہد شکنیان کین اور فتنی برپا کیی اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنی قلعہ مین پناہ ڈہونڈہتی تہی
سچا و کیا آنحضرت سے پس آنحضرت نی کتنی ایک صحابہ کو بہیجا کہ مار ڈالین اوسکو ترجمہ پس گئی ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گہر مین رات کو اس حال
مین کہ وہ سوتا تہا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نی کہ پس رکہی مین نی تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہونچی اوسکی پیٹہہ کی طرف پس معلوم کیا
مین نی مار لیا اوسکو پس شروع کیی مین نی کہولنی دروازی ف ح اوسکی قلعہ کی تا اندر آوین وہ لوگ جو کہ بہیجی تہی آپ نی ساتہ اوسکی مارنیکی لیی اور باہر کہڑی تہی اور
شریک ہوین اوس قصہ مین اور عبد اللہ بن عتیک عجیب حیلہ سی وہان پہونچی تہی چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور صحیح بخاری مین اور
بہی کتاب المغازی کی اوائل مین بعد از غزوہ بدر کی حدیث اوسکی مذکور ہی اور نہایت غریب و عجیب ہی انتہی اور ملا علی رح نی لکہا کہ شاید عبد اللہ نی دروازی
بعد کہولنی کی اول بار مین بند کر دیی ہونگی واسطی محافظت اور اپنی کی کہ پیچہی سی کوئی اور نہ آجاوی یا گئی ہون اوسکی پاس اور راہ سی ترجمہ
یہان تک کہ پہونچا مین طرف زینی کی پس رکہا مین نی پانون اپنا یعنی بگمان اسکی کہ مین پہونچا زمین پر پس گر پڑا مین زینی سی چاندنی رات مین ف
ع کہا طیبی نی کہ تہا سبب انکی گر پڑنیکا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہو گی زینہ مین پس انہون نی گمان کیا کہ پایہ زینی کا برابر ہی زمین کی پس
گر پڑی اوپر زمین پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندہا مین نی اوسکو پگڑی سی پہر چلا مین طرف یارون اپنی کی کہ قلعہ کی نیچی کہڑی تہی
پس پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین یعنی ساتہ یارون اپنی کی اور بیان کیا مین نی اونسی سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نی کہ پہیلا دی پانون
اپنا پس پہیلایا مین نی پانون اپنا پس ہاتہ پہیرا آنحضرت نی پانون پر پس اچہا ہو گیا پانون گویا کہ دکہا ہی نہین تہا کبہی نقل کی بخاری نی وعن
جابر قال انا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاءوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال
انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد
كثيبا اهيل فانكفأت الى امرأتي فقلت هل عندك شيء فاني رايت بالنبي صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فاخرجت جرابا
فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت النبي صلى الله عليه وسلم فساررته
فقلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال انت ونفر معك فصاح النبي صلى الله عليه وسلم يا اهل
الخندق ان جابرا صنع سورا فحي هلا بكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينتكم حتى اجيء وجاء
فاخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها
وهم الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا ليخبز كما هو متفق عليه
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ در خندق کی کہ عبارت ہی غزوہ احزاب سی کہ ہوئی تہی یعنی خندق گرد مدینہ درمیان مدینہ اور درمیان دشمنون کی

پس ہو دا ہوا ایک پتھر سخت پس آئی صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ یہ پتھر سخت ہے کہ ظاہر ہوا ہی ایک خندق میں پس اٹھایا آنحضرت نے کہیں اترے دیکھا
یعنی خندق میں پھر کھڑی ہوئی حضرت اور پیٹ حضرت کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کی یعنی بسبب شدت بھوک کی اور سہی تھی ہم تین دن اسحال میں کہ نہ چکھتی تھی
کوئی چیز چکھنی کی ف ح ذوق براول سہی وہ چیز کہ چکھی جاوی قسم کہانی اور پینی سی یعنی بھوکی تھی اور تین روز گذری تھی کہ کچھ نہ کھایا تھا پس لیا آنحضرت نے
کدال پایا کدال اور مارا اوس پتھر پر پس ہوگیا وہ پتھر سخت ریت بہنے والی جابر کہتی ہین کہ پھر این اور گیا مین طرف بیوی اپنی کی کہ گھر مین تھی اور نام اوسکا سہیلہ بنت مسعود
انصاری تھا پس کہا مین نی کہ کیا ہی تیری پاس کچھ یعنی کہانی کی چیز پس تحقیق دیکھا ہی مین نے آنحضرت پر اثر بھوک شدید کا پس نکالا اوس نے ہی نی ایک تھیلا کہ اوس
قریب سیر ایک صاع تین سیر کی جو تھی اور تہا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا ونبکا یا بہیڑ کا پلا ہوا گھر کا پس ذبح کیا مین نے اوسکو اور پیسی بیوی نی جو یہانتک کے ڈالا ہم نی گوشت ہانڈی
مین پھر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا مین نے پس کہا مین نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہم نی ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہین میری بیوی نے
قریب سیر ایک صاع تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آئے آپ اور کچھ لوگ ساتھ آپکی پس آواز دی آنحضرت نی کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نی طیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتھ پیش سین اور جزم واو کی کہانا ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور بھی ہین فارسی کی
کہ آنحضرت نی اونکو مشرف کیا ہی ت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اوتار نا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤں مین اور تشریف لائے حضرت
پس نکال لایا مین واسطی حضرت کی آٹا گندھا ہوا پس آپ نے وہین ڈالا آپ نے اوسمین اور دعا برکت کی کی اوسکی لیے پھر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس آپ نے وہین ڈالا اور دعا
برکت کی پھر فرمایا یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانی والی کو پس چاہیے کہ پکاوی وہ ساتھ تیری اور نکال گوشت ساتھ چمچی کی ہانڈی اپنی مین سی اور نہ اوتار و ہانڈی کو
چولہی پر سی کہا جابر نے اور یہ اہل خندق ہزار مرد تھے یعنی تین روز کے بھوکی سیر خوراک پس قسم کہاتا ہون مین اللہ کی البتہ کہایا سب نے یعنی کہانی مین سی یہانتک کہ
باقی چھوڑا اوسکو اور پھرے اس حال مین کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسی کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسا کہ تھا نقل کی بخاری اور مسلم نے
ف ح یعنی دونون چیزین جو کہ تون موجود تھین یہ تمام اون منبع البرکات صلعم سی ہی کی برکت سی تھا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن اونکی برکتون سی بھرا
اور سوا اسکی بہت معجزہ ہوئی ہین حضرت سی بڑھ جانا تھوڑی سی کہانی کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت
خرما کا وغیر ذلک جو مشہور ہین یہانتک کہ مجموعہ اونکا ہوگیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علماء اعلام نے جمع کی ہین دلیلین نبوت
کی اپنی کتابون مین اور بہت اچھی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہی نام جسکا دلائل النبوت وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِیْنَ
یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ رَأْسَهٗ وَیَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ صحابی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
عمار بن یاسر کو اوس وقت کہ کھودتی تھی حضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ہاتھ پھیرتی تھی عمار کی سر پر اور جھاڑتی تھی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تھی ای سختی
اور شدت اور محنت بیٹی سمیہ کی ف ح سمیہ ساتھ پیش سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید کے نام عمار کی مان کا ہی کہ مسلمان ہوئی تھی مکہ مین اور عذاب کی گئی بسبب
دین خدا کی اور پھری دین سی یہانتک کہ خنجر مارا ابوجہل لعین نی اونکی فرج مین اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہین اور ندا کرتی ہین
اوسکو کہ ای شدت عمار کی حاضر ہو پس وقت تیرا ہی اور حقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ پہلی فرمایا ت کہ قتل کریگی تجھکو ایک جماعت کہ بغاوت کرینگی اور
نکلجاوینگی امام برحق کی اطاعت سی نقل کی ہی مسلم نی ف ح کہا طیبی نی کہ رحم کہایا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑینگی اوس مین عمار کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہی
اور مراد اس جماعت سی معاویہ اور قوم اونکی ہی اس لیے کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی مین ہوا اور عمار ساتھ امیر المومنین علی رض کے تھی اور یہ حضرت علی کی حقیت کی دلیلون مین سے
ہی اس قضیہ مین جیسا کہ آیا کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی کہ عجب مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتھ سی مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہی کہا عمرو نے کہ مین نے
سنا کہ آنحضرت نے فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجھکو جماعت باغیہ معاویہ نی کہا کہ ہم نی عمار کو نہین مارا علی نی مارا اوسکو جنگ مین لایا اور منقول ہی کہ معاویہ تاویل کرتی تھی اس حدیث کی

مجموعہ نمبر

معلوم ہوین کہ انہی تہی غرض فکلہ نعینہ طائفہ لدم عثمان اور صحیح تحریر ایک اور بعضی اخبار مین لائی ہین کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجیب ہی کہ اپنی ہی کتہ مین پہسلا جاتا ہی یعنی ایک نفی شخص کی مارنی جاسی ہمارے ہمراہ ہی الگ ہوتا جاتا ہی واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ اس حدیث مین تین خبرین ہین ایک تو یہ کہ عمار قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیون مین سے اور سب صادق و حق ہی پہر کہا ہین نے یعنی ملا علی نے شیخ اکمل الدین نے کہ کہا ظاہر یہی ہی کہ دونون تاویلین مذکورین کرنی معاویہ سے افترا ہی اور تنبیہ کیتا ہی مولف کہ ای بہائیو اس حدیث کو دیکہکر کہین زبان لعن اور طعن کی معاویہ کی حق مین نہ کہولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈرو تم اللہ سی بیچ صحابہ کی حق مین ڈرو تم اللہ سی میری صحابہ کی حق مین نہ کرنا تم اونکو نشانہ بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نے کہ دوست کہا اونکو پس ساتھ محبت میری کے سبب دوست کہا اونکو اور جسنی مبغوض رکہا اونکو پس ساتھ بغض میرے کے سبب مبغوض رکہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے کہ پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین چنانچہ ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین بہی باب فضائل صحابہ کی مین ویگی اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی ازانجملہ یہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے من سکت سلم و من سلم نجا اور بعضی حدیثین انکی فضائل مین بہی آئی ہین چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوت مین انس سے گذری ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے روبرو کی گئی میری اجال مین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوکے بیچ مین پشت دریا کے مانند بادشاہون کے تختون پر الخ پس وہ ہی معاویہ وہ لشکر اونکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکہنا چاہیے غرضکہ اونکو برا نہ کہی اور بغض رکہی اونسی کہ شیعہ رفض کا ہی بچاوے اللہ تعالے اس عقیدہ بد سے کہ بعضی سنی ہی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نہین دیکہتی شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکہنا چاہیے اہل سنت کو اپنی دل کی تئین اہل بیت اطہار رض کی بغض سے اور تمام صحابہ کرام رض کی بغض سے اور مہر سکوت کہنی چاہیے زبان پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار * کہ درین راہ کار دارد کار * ای بہائیو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک و آیا ہی و لا تذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالے فرماوے ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالے تو اونکی صفائی کا متکفل ہووے اور ہم اپنی زبانین گندی کرین اونکی طعن و تشنیع سے اعاذنا اللہ و وفقنا لما یحب و یرضی وعن سلیمان بن صرد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اجلی الاحزاب عنہ الان نغزوہم ولا یغزوننا نحن نسیر الیہم رواہ البخاری ترجمہ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ متفرق ہوگئی اور چلی گئی گروہ کفار کے حضرت کے مقابلہ سی فتح یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجتماع اتفاق کیا تہا تمام وہان کی کفار نے چنانچہ اسیلیے اوسکو غزوہ احزاب بہی کہتی ہین کہ شہر کا اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزار ہا اتفاق کرکر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابوسفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور ادہر وارتہی اور گرد اوقیقین پر قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی نہوتی تہی مگر کچہ تیر اندازی اور پتہر اوہوتا تہا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نی مقابل قریش کے مدد اپنی کہ بہیجی ہوا ہین اور لشکر ملائکہ کی کہ کفار نہ ٹہیری تہی اونکو اور ڈرالا اونکی دلون مین رعب پس رہم و برہم ہوئی چنانچہ مفصل قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابون مین مذکور ہی اوسوقت آنحضرت نے بطریق وحی خبر غیب کے فرمایا ترجمہ کہ اب بعد اسوقت کے جہاد کرینگی ہم اونپر یعنی ابتداءً اور نہین لڑینگی ہم سے ہم چلینگے طرف اونکی نقل کی یہ بخاری نی فتح یعنی اور نہین آوینگی طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکون کا مدینہ مین واسطے جنگ مسلمانون کی نہ آیا اور مسلمان اونپر چڑہ چڑہ گئی اور فتحین کین غرضکہ حضرت نے خبر دی کہ آج سے شوکت مشرکون کی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہ معجزہ حضرت کا وعن عائشۃ قالت لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبرئیل وہو ینفض راسہ من الغبار فقال قد وضعت السلاح واللہ ما وضعتہ اخرج الیہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الیہم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال کانی انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم موکب جبرئیل علیہ السلام حین سار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جبکہ پھری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکھی ہتیار یعنی اوتاری اپنی بدن سے
بسبب فارغ ہونی کی جنگ سے اور غسل کیا ف ح ع یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ ایک جانب سر کی دہوئی تھی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تہا
ترجمہ کہ آئی حضرت کے پاس جبرئیل جھاڑتی بالین کہ آنحضرت علیہ جبرئیل جھاڑتے تہی سر اپنا اور پاک کرتی تہی گرد سے کہ پہنچی تہی غزوہ خندق مین پس کہا جبرئیل نی آنحضرت کو کہ تحقیق
آپنے تو رکھی ہتیار قسم ہی اللہ کی مین نے نہین رکھی تہا ہتیار چنانچہ دیکھتی ہی ہو تم نکلو طرف ان کافرون کے پس فرمایا آنحضرت نی پس کہان قصد کرون مین
اور کنکی طرف نکلون پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تہی یہود مین سی کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتی تہی اور اونہون نے
عہد شکنی کی تہی کہ ساتھ کیا تہا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ بہی رکہتی تہی کچہ نشان اوسکا اب بہی باقی ہی ترجمہ پس نکلے آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف
ع اور فتح دی اللہ تعالی نی آنحضرت کو اونپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ ونکا تاریخ کی کتابون مین اور بعضی تفسیرون مین مفصل مذکور ہی اور جو معجزہ
کہ اس قصہ مین واقع ہوئی ہین بعضون نی لکھی ہین ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی گویا
مین دیکھتا ہون طرف غبار کی کہ اوٹھا تہا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتھ زے معجمہ اور جزم نون کی اور زبر سے بہی آیا ہی نام ایک قبیلہ کا انصار سے
ترجمہ سوارون کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کی تہی جسوقت چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کی ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ اوس کوچہ مین
آمد و رفت لوگون کی نہ تہی پس دیکہنا اونہی غبار کا اوسمین سے دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کی لشکر کی قدمون سے اوٹہا اور غالب یہ ہی کہ سردار اونکی جبرئیل آئی تہی
اور جبرئیل ساتھ تہی اونکی یا وہ ساتھ تہی آنحضرت کے اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی اسلیے ہی کہ مانند تابعدارون اونکی کی تہی اور معجزہ یہان آنا جبرئیل کا
ہتیار باندہی ہوئی لشکر سمیت جنگ کی لیے اور دیکہنا غبار کا لشکر سے ہر چند کہ وہ بذاتہ معلوم نہوتی تہی وعن جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضأ منہا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ بہ ونشرب الا ما فی
رکوتک فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور من بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضأنا قیل
لجابر کم کنتم قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ پیاسے ہوئی لوگ دن حدیبیہ
کی حالانکہ آنحضرت آگی اونکی تہی چھاگل پس وضو کیا اوس سے پھر متوجہ ہوئی لوگ طرف آنحضرت کے عرض کیا کہ نہین ہے ہماری پاس پانی کہ وضو کرین ہم اوس سے
اور پیوین اوسکو مگر یہی پانی ہی کہ جو آپکی چھاگل مین ہی یعنی اور ظاہر کہ یہ نہین کفایت کریگا سبکو پس رکہا آنحضرت نی اپنا دست مبارک چھاگل مین یعنی اوسکی
اندر یا اوسکی منہ مین پس لگا پانی جوش مارنی آنحضرت کی اونگلیون کی درمیان سے مانند چشمون کی کہا جابر نے پس پیا ہمنی اور وضو کیا ہمنی ف ع پس نہی
سعادت اونکی کہ کیسی طہارت ظاہر اور باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سے کہ وہ افضل تہا سب اقسام پانیون مین ترجمہ کہا گیا واسطی جابر کے کتنی تہی تم
یعنی اوسدن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ مین کہا جابر نے یعنی اول جواب مین کہ اگر ہوتی ہم لاکہہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا
ہمکو یہہ جواب یا اونکی بات کا کہ تہی ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر عبارت یہ تہا کہ کہتی ہزار اور پانسو و لیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا بیچ تہا
مین اور یہی ہی کہ اہل حدیبیہ جماعتین تہین جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تہی کذا قیل وعن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناہا فلم نترک فیہا قطرۃ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہا فجلس علی
شفیرہا ثم دعا باناء من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعا ثم صبہ فیہا ثم قال دعوہا ساعۃ فارووا انفسہم ورکابہم حتی ارتحلوا رواہ البخاری
اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تہی ہم ساتھ رسول خدا صلعم کی چودہ سو دن حدیبیہ کی ف اور جابر کی روایت مین پندرہ سو کہا اور بعضی کہتی ہین

کہ زیادہ چودہ سو سے تھے پس جسنے کہ پندرہ سو کہا اوسنے کسر کو پورا کر دیا اور جسنے چودہ کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت جماعت آتی تھی اور چلی جاتی تھی ایک وقت میں چودہ سو تھے اور ایک وقت میں پندرہ سو ہوئے یا پندرہ سو تھے اور پھر چودہ سو رہ گئے یا بدار علیہ ظن اور تخمین کے ہے ترجمہ اور حدیبیہ کہ بتصحیح تخفیف ہے یہی ہے نام ایک کنوے کا ہے کہ مکے سے دس بارہ کوس پر ہے پس کھینچا ہمنے پانی اوسکا پس نہ چھوڑا ہمنے اوسمیں ایک قطرہ پس پہونچی یہ خبر آنحضرت صلعم کو پس آئے آنحضرت کنوئیں کے پاس اور بیٹھے کنوئیں کے کنارے پر پھر منگایا آنحضرت نے باسن پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کے پانی منہ میں لیا اور دعا کی پھر ڈالا آب دہن کنوئیں میں پھر فرمایا چھوڑ دو اس کنوئیں کو ایک ساعت ف ع تا پھر جاوے شاید کہ اشارہ ہے اوپر کہ ساعت قید ہے کے واقع ہوگی بتدریج اور مراد اس سے ساعت نجومیہ ہے نہ لغویہ یا بدرستی قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کے ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگوں نے اپنے تئیں اور اپنی سواری کی جانوروں کو یہانتک کہ کوچ کیا وہاں سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ظاہر ہے کہ قضیہ جابر کا کہ اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا پہلی تہا اس قضیہ سے اور معجزے حدیبیہ میں کئی ہوئی

وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت ہے عوف تابعی سے کہ نقل کی ابی رجا تابعی سے اونہوں نے عمران بن حصین صحابی سے کہ کہا تھے ہم ایک سفر میں ساتھ آنحضرت کے پس شکایت کی آنحضرت سے لوگوں نے پیاس کی پس اوترے آنحضرت اور بلایا فلانے شخص کو یعنی ایک شخص کا نام لیکر پکارا اتنا نام لیتا تہا اوس فلانے کا ابو رجا کہ راوی حدیث کا ہے عمران بن حصین سے اور بھول گیا اوسکے نام کو عوف کہ راوی ہے ابو رجا یعنی پس تعبیر کیا اوسکو لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونوں اور ڈھونڈھو پانی پس گئے دونوں یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکھا اون دونوں نے ایک عورت کو کہ بیٹھی ہے درمیان پکھال کی اونٹ پر پکہار اوسنے درمیان دونوں سطیحوں پانی کی اور سطیحیں بھی کہتی ہیں پکہال کو پس لائے وہ دونوں صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضوں نے کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سے اور منگوایا آنحضرت نے ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کی ڈالنی کا اوس باسن میں پکہال کی مونہوں میں سے اور آواز دی گئی لوگوں میں کہ پانی دو آپ میں یعنی آپس میں ایک دوسرے کو پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبھوں نے کہا عمران نے پس پیا ہمنے درحالیکہ پیاسے تھے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئے ہم پھر بھر لی ہمنے ہر مشک اور ہر چھاگل کہ ہماری ساتھ تھی یعنی جو باسن ہمارے پاس تھی بھر لئے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور پھری اوس پکہال سے اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ شبہہ ڈالا جاتا تہا طرف ہمارے کہ وہ پکہال بہت بہر ہوئی ہے اپنی اوس وقت سے کہ شروع کیا تہا آنحضرت نے پانی لینا اوس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سبھوں نے پانی پیا اور باسن بہرا اور وہ پکہال زیادہ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی بہ نسبت اوس وقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع کیا تہا اور اس حدیث کا تتمہ اور بھی ہے کہ آنحضرت نے کھانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کے پاس گئی اور خبر دی کہ یہ شخص ساحر ہے کہ آسمان و زمین کے درمیان میں مانند اوسکی کوئی ساحر نہیں یا نبی برحق ہے الخ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي

عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا چلے ہم ساتھ آنحضرتؐ کے یہاں تک کہ اترے ہم ایک بیابان کشادہ میں پس تشریف لیگئے آنحضرتؐ رفع حاجت کے لیے یعنی پاخانہ پس نہ دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اور پتھر سے کہ پردہ کریں ساتھ اوسکی لوگوں سے اور ناگہاں دیکھے آنحضرتؐ نے دو درخت بیچ کنارے میدان کے پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونوں میں سے پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری کر میری یعنی واسطے پردہ کرنے کی میرے ساتھ حکم خدا تعالیٰ کی پس گردن رکھی اوس درخت نے ساتھ آنحضرتؐ کے مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کی کہ فرمانبرداری کرتا ہے اپنی کھینچنے والے کی یہاں تک کہ آئی آنحضرتؐ دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنے کی میرے ساتھ حکم خدا تعالیٰ کی پس تابعداری کی ساتھ حضرتؐ کے اوسیطرح کہ جیسی پہلی درخت نے کی تھی یہاں تک کہ جس وقت ہوئی آنحضرتؐ دونوں آدہ راہ پر درمیان اون دونوں کی یعنی بیچوں بیچ میں اونکی فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپس میں اسحال میں کہ سایہ کرنیوالی ہو مجھپر ساتھ حکم خدا کے پس قریب ہو گئی وہ دونوں یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرتؐ نے درمیان میں اون دونوں کی جابر کہتے ہیں پس بیٹھا میں اسحال میں کہ باتیں کرتا تھا اپنی دل میں ف ح یعنی بیچ واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا میں نے حضرتؐ سے اپنی دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتیں دل میں کرتا تھا جیسیکہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنی دل سے باتیں کرتا ہے اور اوسکو حدیث نفس کہتے ہیں ترجمہ پس ظاہر ہوا مجھے التفات دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا میں اپنی دل کی ساتھ اور التفات نہیں رکھتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا میں نے تو ناگہاں دیکھتا ہوں میں آنحضرتؐ کو کہ تشریف لیے آتی ہیں ادہر کو اور ناگہاں دیکھتا ہوں اون دونوں درختوں کو کہ تحقیق جدا ہو گئی ہیں پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونوں میں سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس آپس میں دو معجزے ہوئے وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہ کہا دیکھا میں نے نشان ضرب کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا میں نے اے ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے یہ زخم کہا زخم ہے کہ پہونچا تھا مجکو دن خیبر کی پس کہا لوگوں نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مر گیا یعنی زخم شدید پہونچا تھا کہ لوگوں نے گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا میں آنحضرتؐ کے پاس پس پہونکا آنحضرتؐ نے اوس زخم کی جگہ میں بار پہونکنا پس نہ پایا میں نے دکھ اوسکا اس وقت تک نقل کی بخاری نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا خبر پہونچائی آنحضرتؐ نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی لوگوں کو پہلے اس سے کہ آوے لوگوں کو خبر اونکی مرنے کی ف ح یہ تینوں غزوہ موتہ میں کہ ساتھ تشدید میم کی کہ نام ایک شہر کا ہے شام میں بیچ سنہ آٹھ میں شہید ہوئے تھی اور مسلمان تین ہزار تھی اور روم ایک لاکھ اور تمام قصہ سیر کی کتابوں میں لکھا ہے پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہے حضرتؐ کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے خبر موت کی پہونچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے اونکی کی لیا نیزہ زید نے یعنی اٹھایا کہ یہ امیر لشکر کی تھی اور عادت ہے کہ لیتا ہے نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیے گئے پھر لیا جعفر نے نیزہ پس شہید کیے گئے یعنی بسبب تفصیل مشہور کی پھر لیا نیزہ عبداللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئے فرماتے تھے آنحضرتؐ یہ احوال اور آنکھیں آنحضرتؐ کی آنسو گراتی تھیں

نہین یعنی بسبب اونکی یہانتک کہ بیانشان ا وس شخص کی کہ لقب و سکا شمشیری شمشیران خدا کی ف ش ع یعنی شجاعی شجاعان خدا سی اسلئی کہ وہ ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہہ سی اوس روز آٹہ تلوارین ٹوٹین اور اضافت سیف الله مین بزرگی کی لیے ہی ترجمہ مراد کہتی تہی حضرت یعنی کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہ کلام انس کا ہی یا اونکی ما بعد راوی کا یہانتک کہ فتح دی الله تعالی نی مسلمانون کو نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی خالد کی ہاتہہ سی اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت لیکر یا مراد فتح سی بچاؤ مسلمانون کا ہی کہ پہری صحیح و سالم انتہی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی روم پر اور مسلمان اونکی ہاتہہ سی سلامت بچی

وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عباس سی کہ کہا حاضر تہا مین ساتہ آنحضرت صلعم کے دن غزوہ حنین کی ف ع غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی آٹہویں برس فتح مکہ کی اور حنین سا تہ پیش حرف اول اور زبر نون پہلی کی اور بعد اوسکی ی ہے ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی پرے عرفات کی ترجمہ پس جبکہ ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت و خون شدید تہین پہرے مسلمان پشت دیکر ف ع یعنی بعضی جلد باز تہین سی اور حقیقت مین وہ بہاگنا تہا بلکہ پہر کر آنحضرت کی پناہ مین آئی تہی تاکہ لگین آنحضرت سی حاصل یہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہوگئی تہی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی ف اوس خچر کا نام دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اس سی معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سی اور آیا ہے آنحضرت سے رد بہی کیے ہین بعضی ہدیے مشرکین کی پس بعضون نی کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن ابن کثیر کسبب نامعلوم ہونی تاریخ کی اور اکثر ہی ہین کہ منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا اوس سے کیا ہی کہ طمع رکہتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اوس سی مصلحت مسلمانون کی اور رد کیا اوسکو کہ خلاف اسکی تہا ترجمہ اور مین پکڑے ہو تہا حضرت کی خچر کی لگام تہامتا تہا مین اوسکو با رادہ اسکی کہ جلدی کری خچر طرف دشمنون کی اور ابو سفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ بن الحارث بن عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑے ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی یعنی از راہ ادب و محافظت کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عباس آواز دی اصحاب کو ف ح سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچی بیعت کی تہی کتنی ایک صحابہ نی حدیبیہ مین کہ اوسکو بیعۃ الرضوان کہتی ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اسیطرح پہونچین ترجمہ پس کہا عباس نے اور تہی مرد بلند آواز کے پس کہا مین یعنی پکارا مین نے بلند آواز سی کہ کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی ہو تم جنہون نے بیعت کی تہی کہ دفع ہونگی نیچی درخت کے پس کہا عباس نے قسم الله کی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا اوس وقت کہ سنی آواز میری تہا مانند پہرنا گایون کی اپنے بچون پر کہ کسی نہایت محبت اور شوق آتی ہین ویسی ہی دوڑ آئی پس کہا اونہون نے ای قوم حاضر ہین ای قوم حاضر ہین پس لڑے مسلمان ساتہ کافرون کے اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا آپس میں کا انصار مین تہا کہتی ہین غازی ای گروہ انصار کی ای گروہ انصار کی یعنی مذکور پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے ف

ع ح پس پکارا گیا ای بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار کا اور وہ بہائیون کے ہین ایک اوس اور دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد مین سی ہین پس دیکہا آنحضرت نے اسحال مین کہ وہ اپنے خچر پر سوار تہی مانند خوب قدرت کرنی والی کی اوپر چلانے اوسکی کی اور بعضون نی کہا مانند اوس شخص کی کہ دراز کرتا ہی گردن اپنی تاکہ دیکہی طرف اوس چیز کی کہ دور ہے اوس سی درحالیکہ مائل تہی طرف قتال اور دیکہی یعنی صحابہ جو لڑتی تہی آنحضرت گردن اونچی کر کرا اونکی طرف دیکہتی تہی پس فرمایا آنحضرت نی یہ وقت گرم ہونی لڑائی کا ہی پہر لین آنحضرت نے کنکریان پس پہینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہ کہکر شاہت الوجوہ پہر فرمایا از راہ تفاول کی یا خبر دینی کی کہ شکست کہائی کافرون نے قسم ہی رب محمد کی پس قسم ہی اللہ کی نہی شکست مگر بسبب کہ پہینکیں آنحضرت نے کنکریان اپنی یا نہ تہا واقع مگر ڈالنا کنکریون کا یعنی اور نہ ہوا قتال اور شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکہتا رہا مین تیزی اور شدت اونکی تلوارین اونکی ضعیف کند اور حال اونکا ذلیل نقل کی یہ مسلم نی ف ع اس مین دو معجزی ظاہر ہوئی حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کے اور ماری سنگریزی پس بہاگ کہڑی ہوئے

وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے ابی اسحق تابعی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطی براء بن عازب صحابی کی کہ ای ابا عمارہ کیا بہاگی تم کافرون سی دن حنین کی کہا براء نے قسم ہی اللہ نہیں پہیری پیٹہ آنحضرت نے یعنی حقیقۃ اور صورۃ و لیکن سنقدر ہوا کہ نکلی یعنی طرف دشمن کی نوجوان حضرت کے صحابہ مین سی کہ نہی اونپر بہت ہتہیار پس ملی ایک قوم تیر انداز سی یعنی ہوازن سی کہ نزدیک نہا کہ گری اونکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسی تیر انداز تہی کہ خطا نہیں کرتا تہا تیر اونکا پس مارا اوس قوم نی اون نوجوانون کو نہیں قریب تہی کہ خطا کرین ف ع یہ جواب براء نی خوب دیا ہے یا یہ بلیغ کہ تقدیر کلام یہ تہی کہ کیا تم سب بہاگی تہی پس پوچہنا مقتضی اسکو تہا کہ آنحضرت بہی ساتہ ہون اونکی پس براء نی کہا کہ قسم اللہ کی آنحضرت نہیں بہاگی و لیکن ایک جماعت صحابہ کی تہی کہ اونپر ایسا ایسا کچہ گذرا اسرجہہ پس متوجہ ہوئے وہ جوان اوس وقت مین یا اوس مکان طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی مدد مانگنی کی لیی پس اس صورت مین نہین صادق آتا اونپر بہی بہاگنا کیونکہ طلب مدد کی لیی آتی تہی کمک لیکر خوب لڑین اگر کوئی کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ پہیری مسلمان پشت پیر کر اور اس حدیث مین کہا پس متوجہ ہوئی الخ پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب اسکا یہ ہے کہ واقع ہوئی تہی اونکا صدور پشت دینی کی پہر بعد متوجہ ہوئی آنحضرت کے اونکی طرف اور آواز کرنی عباس کی اونکو حال ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونی کی اور انتقال کیا حضور فراری طرف سے سیرت قرار کی ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہی اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تہا اور ابو سفیان بن حارث چچا زاد بہائی حضرت کے کہینچتے تہی حضرت کے خچر کو ف ع اور یہ ظاہر مین معارض ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑی ہوئی تہی اور ابو سفیان رکاب لیکن ممکن ہے حمل کرنا اوسکا اوپر اس کی یعنی اوس وقت خچر پکڑی پر کبہی ابو سفیان لگام پکڑتی ہونگی اور عباس رکاب اور کبہی عباس لگام پکڑتی ہونگی اور ابو سفیان رکاب پکڑ لیتی ہونگی اوسپر کہ وہ حال اوس سبب شدت کی احتیاج دونون کی باگ پکڑنی کی ہوئی ہو ترجمہ پس اوترے آنحضرت یعنی خچر پرسی اور طلب کی اللہ تعالی سی فتح اور کہا آنحضرت نے مین پیغمبر ہون کچہ جہوٹ نہیں اور مین بیٹا ہون عبد المطلب کا ف ع لفظ کذب اور مطلب مین ساکن کرنا بوجہ جزم ہی جیسا کہ معمول ہی پڑہنی کا سجع اور نظم مین اور صادر ہوا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بلا وزن شعر کی مقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کی اس مین کہ داخل ہو گا اوسکو شعر اور آنحضرت نے اپنی تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کی طرف بسبب اسکی کہ وہ بہت مشہور تہی عزت بزرگی مین اور آنحضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ از راہ

پیٹہ پھیرنے کی تھی بلکہ جیسی عادت نمازیوں کی ہوتی ہی کہ انہا شجاعت و جوانمردی دشمنوں کی آگے کیا کرتی ہیں پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہ اس راہ سی اپنی تعریف کرنی جائز ہی ترجمہ پایہ ہی بعد جمع ہونے مسلمانوں کی اور رجوع کرنی جوانوں کی صف باندہ کر لڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نی اور واسطی بخاری کی ہیں بھی اسکی نقل ہی اور فقط اسکی مسلم کی ہی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی ہیں یون آیا ہی کہ کہا براء ابن عازب نے کہ تھے ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی پناہ پکڑتی تھی ہم طرف اونکی اور طلب کرتی خلاصی سبب اونکی اور تحقیق بہادر ہم میں سی وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کے ف ع یعنی جسجگہ وہ ہو وہ بہی وہیں ہوتا اور یہی معنی ہیں کہ کوئی قدرت نہیں رکھتا تہا اوسے آگے بڑھنے کی اور مقدم ہونے حضرت پر پس پایہ کہ ہوتا بزدل تو بہاگتا حضرت سی یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا طرف حضرت کی ترجمہ مراد رکھتی تہی برابر ساتھ پیغمبر کے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم ف ع اس میں بیان ہی حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنی کا اللہ تعالی پر اور معجزہ بیان یہ ہوا کہ حضرت نی اوتر کر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکے کفار کی طرف اور اونہوں نے شکست پائی پس بسبب اوسکے جیسکہ پہلی حدیث میں مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کی ہی **وعن** سلمة بن الاكوع قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنينا فولى صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما غشوا رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل عن البغلة ثم قبض قبضة من تراب من الارض ثم استقبل به وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم انسانا الا ملأ عينيه ترابا بتلك القبضة فولوا مدبرين فهزمهم الله وقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائمهم بين المسلمين رواه مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کی پس پشت دی بعضی آنحضرت کے صحابہ نے پس جب گہیرا کافروں نے آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر آنحضرت ایک مٹہی خاک کی زمین سی کہ سنگریزی بہی اوسمیں تہی پہر مقابل کیا آنحضرت نے ساتہ اوس خاک کی کافروں کے مونہوں کو یعنی سامنی اونکے مونہوں کے ڈالی اور کہا بری ہوئی یا بری ہو جیو منہ اونکی پس پیدا کیا اللہ تعالی نی اون میں سی کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی نے اوسکی دونوں آنکہوں کو ساتہ خاک اوس مٹہی خاک کی کہ ڈالی اونکی مونہوں کی طرف پس پہیر کر پیٹہ پہاگے پس شکست دی اونکو اللہ تعالی نے اور بانٹیں آنحضرت نے غنیمتیں اونکی درمیان مسلمانوں کے نقل کی یہ مسلم نی ف ع اس میں تین معجزی ہوئے حضرت کے ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اوس مٹہی کی سبکی آنکہوں میں اور دوسری یہ کہ پہر گئیں ناگہاں ہر ایک اوس تہوڑی سی مٹی باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی اور تیسرا شکست پانا اونکا اوس سی **وعن** ابي هريرة قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنينا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل ممن معه يدعي الاسلام هذا من اهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من اشد القتال وكثرت به الجراح فجاء رجل فقال يا رسول الله ارأيت الذي تحدثت انه من اهل النار قد قاتل في سبيل الله من اشد القتال فكثرت به الجراح فقال اما انه من اهل النار فكاد بعض الناس يرتاب فبينما هو على ذلك اذ وجد الرجل الم الجراح فاهوى بيده الى كنانته فانتزع سهما فانتحر بها فاشتد رجال من المسلمين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله صدق الله حديثك قد انتحر فلان وقتل نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله اكبر اشهد اني عبد الله ورسوله يا بلال قم فاذن لا يدخل الجنة الا مؤمن وان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا حاضر ہوئی ہم ساتہ آنحضرت کے غزوہ حنین میں ف ع اور مواہب لدنیہ میں اس قصہ کو غزوہ خیبر میں ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری میں بہی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ایک شخص کی حق میں اون لوگوں میں سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہی ف ع اور نام اوسکا قزمان تہا اور تہا وہ منافقوں میں سی اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافروں سی سخت تر لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ میں سی تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجہکو حقیقت حال اوس شخص کی کہ فرمایا تہا تم نے کہ وہ دوزخیوں میں سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا میں سخت ترین لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال اوسکا یہی کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ آگاہ رہو کہ وہ دوزخیون مین سی ہی ف یعنی بات وہی ہی جو مین نی کہی
اگرچہ ظاہر تم سمجہو خلاف اوسکی اس لیے کہ صورت اعمال کا کچہ اعتبار نہین ہی مدار احوال و خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب تہی بعض لوگ یعنی بعض مسلمان ضعیف الایمان
کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کے کہ باوجود اس جہاد و جہاد کے کیونکر فرماتی ہین کہ وہ دوزخی ہی پس اوسی اثنا مین کہ وہ اسی حال پر تہا ناگہان پایا اوس نی
درد زخم کا پس قصد کیا ساتہ ہاتہہ اپنے کی طرف ترکش اپنی کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتہ اوس تیر کی ف صحیح بخاری کی اکثر روایتون مین آیا ہی
لفظ اسہما ساتہ صیغہ جمع کی بجای سہما کی یعنی کہینچی گئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اوس شخص نی رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا تلوار کی
تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور منافات نہین رکہتا ہی اس واسطی کہ شاید دونون امر کیے ہون اول تیر سی کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل تو تلوار سی
کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مرا کافر بسبب باطن اپنی کی یا فاسق بسبب قتل کرنی نفس اپنی کی ترجمہ پس دوڑی گئی کتنی ایک شخص مسلمانون مین سی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالیٰ نی بات آپکی کہ آپ نی فرمایا تہا کہ وہ دوزخیون مین سی ہی تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانی نی اور مار ڈالا اپنی تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا ف
یہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ ای بلال اوٹہہ پس اعلام کر لوگون کو ساتہ اسکی کہ نہین داخل
ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالیٰ قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اوسکی نقل کی بخاری نی ف مراد فاجر سی منافق
یا فاسق اون لوگون مین سی کہ کرتی ہین عمل از راہ ریا یا ملاتی ہین ساتہ اوسکی گناہ کو اور کبہی کرتی ہین ایسا عمل کہ اوس سے خاتمہ بد ہوتا ہی اور احتمال ہے کہ
ہو یہ جملہ داخل تحت اعلام کے یا جملہ بیان ہو واسطی اختلاف احوال عاملین کی اور مانند اوسکی وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتی ہین یا علم پڑہاتی ہین یا وعظ
دیتی ہین یا امامت کرتی ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتی ہین واسطی غرض فاسد کی اور ہوتی ہین وہ انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور وہ خود محروم ہوتی ہین
اونکی ثواب سی جعلنا اللہ تعالیٰ من المخلصین ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخ مین ہوگا اور مذہب یہ ہی کہ اگر مومن ہی اور تصدیق الٰہی
رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا ہی ایک فرد ہی قاتل مومن کی اور قرآن مجید مین حکم کیا ہی
اوسکی خلود کا دوزخ مین اور علما نی اوسمین تاویلین کی ہین اور بعضی محدثون نی اہل ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہی لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہے
پس وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنی کو مخصوص ساتہ کافر کی نہین کہتی لیکن یہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت و جماعت کی مذہب کے اور بیچ حق خاص اس شخص کے کہ
اوسکا حدیث مین گذرا کہتی ہین کہ وہ منافق تہا جیسا کہ خطیب نی اوسی نی کہا یعنی واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق اوسکا واللہ اعلم وعن
عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ
دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ
ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَ
جُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ
الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَانَ مَاءُهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَانَ نَخْلُهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سحر کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ حضرت کی خیال میں لایا جاتا تہا کہ اونہون نی کی ہی ایک چیز اور حالانکہ نہین
کی ہی ف ع کہا بعضون نی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب آیا تہا حضرت پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتی تہی بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی ہی حالانکہ کی
تہی یا گمان کرتی کہ نہین کی فلانی چیز حالانکہ کرچکی تہی اوسکو اور یہ امر دنیا مین تہا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالیٰ نی حضرت موسیٰ علیہ السلام

[margin note:] سلمہ ناظرین … لازم ہوا کہ ساتہ … اور المعروف … اور حدیثون کی … کرادنی علم … معلوم ہوا کہ …

ضمین تخییل الیہ من سحرہم انہا تسعیٰ یعنی موسی علیہ السلام کے خیال مین ڈالا گیا کہ کفار کے سحر سے رسیان وغیرہ دوڑتی پہرتی ہین حالانکہ
وہ دوڑتی نہ تہین بلکہ اونہون نے پارا جو ملا تہا بسبب گرمی آفتاب کے وہ چلنے لگین لنکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
کے خیال مین آتا تہا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سی اور پہر نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا تہا اور جانتے تہے کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتے تہے اونکی توقا ور نہین ہوتی تہے اور پہر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سے تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان
باقتضای بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہ بہی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنے مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہ تہی کہ معلوم ہوجاوے تاثیر کرنا سحر کا
کہ تاثیر اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحرین تاثیر نہین کرتا اور
کافر حضرت کو ساحر کہتے تہے پس حقتعالی نے بسبب تاثیر کرنے سحر کے اون مین ظاہر کر دیا کہ یہ ساحر نہین ہین اور قضیہ سحر کا بعد رجوع کرنے کے حدیبیہ سے تہا ذیحجہ
کے مہینے مین سنہ چہہ مین اور مدت اوسکی بقا کی چالیس روز کہی ہی علمانی اور ایک روایت مین چہہ مہینے اور موجب ایک قول کی تمام سال اغلب ہی کہ قوت
غالبہ اوسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعضی علامتون کا چہہ مہینے تک اور بقا بعضی اوسکی بقایا کا سال بہر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس طرح ہوا
کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تہے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالی سے اور دعا کی اوس سے فرق یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی
مکرر اور بہت کی اور مستمر ہے اوسپر امین دلیل ہے اوپر مستحب ہونے دعا کی وقت حاصل ہونی امور مکروہہ کے اور واسطے اونکے بلا کے اور کہا ہے علما نے کہ خاص لوگ
اوسی وقت دعا کرواتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اوروں کو چہوڑے رکہتے ہین کہ دعا کرتے ہین تا اینچہ وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ
پہر فرمایا آنحضرت نے کیا جانا تو نے اور خبر کرتی ہے تواے عائشہ کہ اللہ تعالی نے بیان کیا میرے لیے بیچ اوس امر کے کہ طلب کیا مین نے بیان کرنا اوظاہر کرنا
اوسکا اوس سی یہ بیان کیا اوسکو کہ آئی میرے پاس دو فرشتے بصورت دو مردون کے بیٹہا ایک اون مردون مین سی میری سر کے پاس اور دوسرا میرے
پانون پاس پہر کہا ایک نے اون مین سی واسطے دوسرے کے کیا ہے بیماری اوس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہے کہا اوس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہی اوسکو
کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہے اوسکو لبید بن اعصم یہودی نے ختم ع کہا بعضون نے کہ مراد لبید سی بیٹیان اوسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات
فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنے والیون کی سی یا نفوس سواحر سی کہ جو گرہ دیتے ہین ڈورون مین اور پہونکتی ہین اوسپر کہا قاضی نے کہ خاص کیا
ہانکی شر نفاثات سی اسلیے ہے کہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کے کہ لگائین کمان کی چلہ مین اور گاڑا اوسکو کنوئین
پس بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبریل نے سحر کی جگہ کی پس بہیجا علی رض کو پس لائی اوسکو اور پڑہین یہ دونو
سورتین اوسپر پس تہے حضرت علی جب پڑہتی ایک آیۃ کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سچا ہونا کافرونکا اسبات مین
کہ آنحضرت مسحور ہین یعنی کہ وہ مراد رکہتی تہی اس سی یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کے انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ قضیہ اور ہے پس یہ قضیہ غیر ہے اوس قضیہ کی کہ اس حدیث
مین ہے اور ممکن ہے جمع ان دونون مین ساتہ وقوع ہونے دونون طرح کی سحرون کے حضرت کی لیے تا کہ دو چند ثواب ملے آپکو ایک اون دونون کا کہ جو اس حدیث
مین ہے واقع ہوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہوا واللہ اعلم ترجمہ کہا اوس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسرے نے بیچ کنگہی کی اور اون بالون کی
کہ کنگہی کرنے سے جہڑتی ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما و تر کی کہا پس کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیچ کنوئین ذروان کی کہ نام ایک کنوئین کا ہی مدینہ مین [illegible]
گئی آنحضرت درمیان کئی ایک آدمیون کی اپنی اصحاب مخصوصین سی طرف اوس کوئین کی پس فرمایا کہ یہ کنوان ہی کہ دکہلایا گیا مجکو گویا کہ پانی اوس کنوئین کا پانی
مہندی کا سا تہا اور گویا کہ کہجور کی شگوفے اوسکے یعنی جو اوسکی نزدیک اوگی ہین یا جو اوسمین دفن کیے گئی تہے سر تہے شیطانون کی پس نکالا اوسکو حضرت نے نقل کی بخاری اور مسلم نے وجہ
مشابہت شیطانون کی سرون کے ساتہ ذی سبب قباحت منظر کے اور مہیبت ہونے اونکی کی اور عرب شیطانون کی سرون کو نہایت برا اور مہیبت جانتی تہی اور بعضون نے کہا

کر مرا اور شیطانون سے سانپ بہت ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کہ آنحضرت نے علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بہیجا واسطی نکالنی سحر کی کنوئین سے پس پایا اونہون نے اوسمین غلاف شگوفہ کہجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سی بنایا ہی اور سوئیان اوسمین چبوئی ہین اور ایک ڈورا باندہا اوسکو گیارہ گرہین دیکر پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سی پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئیان کہ اوسمین سی نکالتی تہی آنحضرت کو تسکین و آرام ہو جاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوئین کی سر پر گئی ہون اور علی اور عمار کو اوس کنوئین کی اندر جانی اور نکالنی اوسکی کا حکم کیا ہو اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی اوس یہودی کو کچہہ نکہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانیکو دوست نہین رکہتا ہون وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِّيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ اِلٰى رِصَافِهٖ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ فَيَاْمَنُنِي اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ فَمَنَعَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہا کہ اوسوقت کہ ہم حاضر تہی آنحضرت کی پاس اور وہ بانٹ رہی تہی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سی ہاتہ آیا تہا اوسکو جعرانہ مین بانٹتی تہی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سی **ف** ع کہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی اور اوسیکی حق مین آیت اوتری ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ پس وہ منافقون مین سی تہا اور آگی آویگا کہ اوسکی اصل سی خوارج نکلین گی اور یہ جو کہا ہی ایک شارح نے کہ وہ سردار تہا خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہے ترجمہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اوس حضرت نی دی تہی کسیکو زیادہ حاجت کی پس فرمایا آنحضرت نی وائی ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین نی بی انصافی کی تحقیق نا امید ہوا تو اور زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین **ف** ع اسلیے کہ امیدواری اور سود مندی تمہاری میری عدالت مین ہی اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہے اور واسطے کرنی عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نکرون تو تمکو سوائی نا امیدی اور زیانکاری کی کچہہ نہین ہی خلاصہ مضمون یہ کہ جب ظلم کیا اس کہنی والی نی اوسکا کہ حضرت عدل نہین کرتی ہین تو نا امید ہوا کہنی والا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس حکم کی ترجمہ پس کہا عمر نی اذن دیجیے مجکو یہ کہ گردن مارون مین اوسکو پس فرمایا چہوڑ دی اوسکو **ف** ع شرح السنہ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنی سے باوجود اسکے کہ آپ نی فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤن مین اونکو البتہ قتل کرون اونکو جواب یہ دیا گیا ہی اوسکا کہ حضرت نی مباح کیا قتل اونکا جبکہ بہت ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگون سے اور یہ باتین موجود نہین جسوقت کہ منع کیا اوسکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کے زمانہ مین ہوا اور لڑی وہ اونسے یہان تک کہ بہتون کو اونمین سے قتل کیا انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ جو اکمل نی کہا کہ اسمین دلیل ہی آنحضرت کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت بدلہ نہین لیتی تہی اپنی نفس کے لیے باوجودیکہ ایسی

دیا دی کی اوسنے کہ کیا عدل کرو اور ایک روایت میں آیا ہے اتق اللہ اور یہ بھی ہے کہ اس تقسیم میں عدل نہیں ہے اور پھر آپ نے بدلہ لیا باوجود اسکے کہ یہ باتیں موجب
قتل کی تہیں کیونکہ اسمیں عیب لگانا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسی لیے اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانہ میں کہے تو حکم کیا جاویگا اوسکے کفر اور ارتداد کا انتہی
اور یہ منافی نہیں ہے تعلیل مذکور کے حضرت کی کہ قتل کرنے اوسکے سے منع فرمایا قول اپنے کے ترجمہ اسلیے کہ تحقیق واسطے اوسکے تابعدار ہونگے کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکی کے کہ بہت اچھی طرح پڑھینگے از راہ ریا و سمعہ کے اور حقیر جانیگا روزے اپنے کو بیچ مقابلہ روزے اونکی کے ف یعنی ظاہر میں
نماز اور روزے اونکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزے تمہارے سے اور یاری نمازیوں کی یہی وارد ہوئی ہے اگرچہ نماز و روزہ اونکا قبول نہیں ہوتا
انتہی اور ملا علی نے ایک شارح سے یہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ نہی مطلق نہیں ہے ترجمہ پڑھینگے قرآن یعنی مداومت کر
اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگے اوسکی تجوید اور ترتیل میں اور رعایت مخارج حروف میں حال آنکہ نہ بڑھیگا قرآن اونکے حلقوں سے یعنی قرأت اور اعمال
اونکے اوپر نہیں چڑھینگے اور مقبول نہیں ہونگے یا قرآن اونکی زبانوں سے تجاوز کر کر دل تک نہیں پہونچیگا اور تاثیر نہیں کریگا اور نکل جاوینگے دین سے یعنی طاعت امام
یا اسلام سے جیسے کہ نکلجاتا ہے تیر شکار سے دیکھا جاتا ہے طرف پیکان اوسکی کے طرف پر اوسکی کے طرف نضی اوسکی کی اور دیکھا جاتا طرف پروں
تیر کے یعنی گذر جاتا ہے تیر شکار میں سے پیکان اور تیر کا اسمیں نہیں پایا جاتا ہے تیر میں کچھ اثر در حالیکہ گذر اسے تیر نجاست اور خون سے ف یعنی یہ فرقہ ایسا
دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر اس صفت شکار سے نکلتا ہے کہ کچھ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اوسکی جز میں نہیں لگے اور تیر تک ظاہر نہیں ہوتا
اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اوس شخص نے کہ تکفیر کی ہے خوارج کی اور خطابی نے کہا ہے کہ مراد اس سے بیان اطاعت امام کی ہے اور امام مالک
اور ال تکفیر اہل ہوا کا پوچھا کہ آیا کافر ہیں یہ کہا کہ کفر سے بھاگے ہیں وہ اور مثل اوسکے امیر المؤمنین علی رض سے بیچ شان خوارج کے بھی نقل کیا ہے واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض کا بیچ اون مردوں کی کہ ذوی الخویصرہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کا ایک اوسکی ایک دونوں بازوؤں کا جیسی پستان
عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کی کہ ہلتا ہوگا ف اسی سبب اوسکو ذوالثدیہ بھی کہینگے ساتھ پیش ثاء مثلثہ اور زبر دال اور تشدید یا کے اور وہ
سردار خارجیوں کا ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مردار اور ہمراہی اوسکے ساتھ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگوں کے یعنی اپنے زمانہ کی لوگوں میں بہتر ہونگے
اور مراد اوس سے حضرت علی اور اصحاب اونکے ہیں کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ سنی میں نے یہ حدیث آنحضرت سے اور
گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ علی ابن ابی طالب رض لڑے اوس جماعت خوارج سے کہ آنحضرت نے بیان کیا اونکا اور میں ساتھ اونکے تھا اور جب فتح پایا حضرت علی
اونپر اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپ نے ساتھ تلاش کرنے اوس شخص کے درمیان مقتولوں کے پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کے پاس یہاں تک کہ دیکھا
میں نے طرف اوسکے اور پایا میں نے اوسکو اوپر اوس صفت کے کہ بیان کی تھی آنحضرت نے اور ایک روایت میں یعنی بجائے اتاہ و دیکھا آخر تک یہ ہے کہ اول حدیث
واقع ہوا یوں ہے کہ آیا ایک مرد کہ اندر گئی ہوئی تہیں آنکھیں بلند پیشانی انبوہ کی ڈاڑھی اٹھی ہوئی تہی رخسارے منڈا ہوا سر ف یعنی اور یہ مخالف ظاہر ہے
اوس روایت کی کہ جمہور اکثر اصحاب آنحضرت کی تہی کہ سروں کے بال رکھتے تہے منڈاتے نہیں تہے مگر بعد فراغ حج کے سوا علی کرم اللہ وجہہ کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتے تہے
بسبب اسکے کہ مبادا اصل میں پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اوسنے اے محمد ڈر اللہ سے اور فرمانبرداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم میں پس فرمایا آنحضرت نے کون
ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ میں نافرمانی کروں یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کہ یعنی میں سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہوں مجھکو کیا حکم
کرتا ہے فرمانبرداری کا پس امین جانتا ہے مجھکو اللہ اوپر زمین کے لوگوں کی اور چاہتا ہے مجھکو خلق پر تا عدل کروں اونمیں اور نہیں امین جانتے تم مجھکو اور اعتماد
نہیں کرتے ترجمہ پس پوچھا ایک شخص نے یعنی عمر رض نے درخواست کی اوسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت نے اوسکو اوسکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹھ پھیری
اوس شخص نے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑہینگے قرآن نہ بڑہیگا اونکے حلقوں سے نکلینگے اسلام سے یعنی اسلام کامل سے

یا اطاعت امام سے یا نکلجانے تیر کے شکار میں سے یعنی قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چہوڑ دینگے بت پرستوں کو یعنی اونسے جنگ نہیں کرینگے باوجودیکہ انسے
جنگ کرنی اونسے فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤں میں اونکو اور حاضر زمانہ میں ہوں تو البتہ قتل کروں میں اونکو مانند قتل کرنے عاد کے نقل کی بخاری اور مسلم
نے ف ع مراد عاد کے قتل کرنے سے ہلاک کرنا اور استیصال اونکا ہی بالکلیہ و تعبیر اسکی قتل سے بمشاکلت کے لیے ہے الا عاد قتل نہیں کیگئی ہیں بلکہ ہلاک ہوگئے ہیں
باد تند سے اور استیصال کیے گئے ہیں ساتھ ہلاک کرنیکے وعن ابی ھریرۃ قال کنت ادعو امی الی الاسلام وھی مشرکۃ فدعوتھا یوما فاسمعتنی
فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرہ فاتیت رسول اللہ وانا ابکی فقلت یا رسول اللہ ادع ان یھدی ام ابی ھریرۃ
فقال اللھم اھد ام ابی ھریرۃ فخرجت مستبشرا بدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما صرت الی الباب فاذا ھو
مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مکانک یا ابا ھریرۃ وسمعت خضخضۃ الماء فاغتسلت فلبست درعھا وعجلت
عن خمارھا ففتحت الباب ثم قالت یا ابا ھریرۃ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانا ابکی من الفرح فحمد اللہ وقال خیرا رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا تہا میں بلاتا اپنی ماں کو طرف اسلام کے اس حال میں
کہ وہ مشرکہ تہی پس بلایا میں نے اوسکو ایکدن یعنی اسلام کی طرف پس سنائی میری ماں نے مجکو آنحضرت کے حق میں وہ چیز کہ ناخوش رکہتی ہیں مجھے یعنی ایسا کلام حضرت کی
شان میں کہا کہ مجکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اور سننا یا اب کر کرنا اوسکا مجکو برا معلوم ہوتا ہے پس آیا میں آنحضرت کے پاس اس حال میں کہ روتا تہا میں یعنی بسبب غم
اور ترس آنیکے اوسکے حال پر کہ ماں میری ہے تادیب کر نہیں سکتا اور اوسکا یہ حال ہے پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالی سے یہ کہ ہدایت کرے
ابوہریرہ کی ماں کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو پس نکلا میں یعنی آنحضرت کے پاس سے خوشحال بسبب دعا بہتر کرنے آنحضرت کے جب
پہونچا میں طرف دروازہ مکان اپنے کی پس ناگہاں دروازہ بند تہا پس سنی ماں میری نے آواز میرے پاؤں کی پس کہا اونے ٹہیر تو اپنی جگہ پر اے ابوہریرہ یعنی اندر نہ آ
وہیں ٹہیرا رہ اور سنی میں نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سے یعنی تا کہ جلدی کے بعد پہنے کرتہ کے اوڑہنی نہ اوڑہی اور دروازہ
کہولنیکو دوڑی پس کہولا دروازہ پہر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتی ہوں میں یہ کہ محمد بندے اللہ کے ہیں اور
رسول اوسکے پس پہرا میں اور آیا پاس رسول خدا کے اس حال میں کہ میں روتا تہا خوشی کے ف رونا کبہی غم سے ہوتا ہے اور کبہی خوشی سے بعضے خوش طبعوں نے
کہا ہے کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہے کہ غم بصورت آنسوؤں کے ہو کر نکلجاتا ہے ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی اور شکر کیا میری ماں کے اسلام لانیپر اور کہا
نیک نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی کچہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ ہے کہ پہونچا تو اے ابوہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام ماں اپنی کے اور معجزہ یہاں
ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کے اثر کا ہے ابوہریرہ کی ماں کے حق میں فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کے وعنہ قال انکم تقولون اکثر ابو ھریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ الموعد وان اخوتی من المھاجرین کان یشغلھم الصفق بالاسواق وان اخوتی من الانصار کان یشغلھم
عمل اموالھم وکنت امرأ مسکینا الزم رسول اللہ علی ملء بطنی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما لن یبسط احد منکم ثوبہ حتی
اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمعہ الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرھا حتی قضی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مقالتہ ثم جمعتھا الی صدری فوالذی بعثہ بالحق ما نسیت من مقالتہ تلک الی یومی ھذا متفق علیہ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضوں نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثیں ابوہریرہ آنحضرت سے
اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا ف ع یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہے اوس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہے یعنی اگر میں نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا ہی تعالے
روز قیامت کے سزا دیگا مجکو کیونکہ آنحضرت نے فرما دیا ہے کہ جو کوئی جہوٹ باندہے مجہپر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے بعد اسکے ابوہریرہ نے بسبب عذر

ذکر کیا بیان کرتی ہیں ترجمہ اور تحقیق بہائی میری کہ مہاجرین تہی بازار کرتا تہا اونکو آنحضرت کی ملازمت شریف سی ہاتہ پر ہاتہ مارنا بازار مین فـ ح یہ کنایہ ہے
بیع شرا سے کہ اوسمین بائع اور مشتری آپسمین ایک دوسری کی ہاتہ پر ہاتہ مارتے ہین یعنی خرید و فروخت مین مشغول تہی تہی مسبب اوسکی اونکی تجارت ترجمہ اور تحقیق بہائی
میری کہ انصار ہین باز رکہتا تہا اونکو کار مالون اونکا فـ ح مراد مالون سے مدینہ والون کی نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہین ہمیشہ اہل مکہ کی نزدیک اونٹ اور بکریان
اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتے تہے اور انصار زراعت اور درستی باغات کہجورون کی ترجمہ اور تہا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اوپر
بہرنے پیٹ اپنے کے فـ ح یعنی مین فقیر تہا اگر پہونچتا اسقدر کہ پیٹ بہر جاوے اور بہوک دفع کرے قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت رکہتا نہا کہ تا اوسمین مشغول
ہوون اور دربار شریف سے دور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تہا مین ترجمہ در فرمایا آنحضرت نے ایکدن
ہرگز نہین ہوگی یہ تا کہ کہولی رہے اور پہیلائے ہے کوئی تم مین سے اپنا کپڑا یہانتک کہ تمام کرون مین بات اپنی پہر اکٹہا کرے اور لگائی اوسکو طرف سینہ اپنے کے اور پہر
بہولے کبہی میری حدیثون مین سے کچہ کبہی فـ ح اپنی بات سے اشارہ ہے طرف دعا کے کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کی لیے واسطے یاد رکہنی حدیثون کے کہ سنین آنحضرت سے
اور معنی یہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلا رکہے اور برکت اوس دعا کی کہ اوس کپڑے مین آوےگی طرف سینہ اپنے کے ملاوے جو کچہ کہ میری حدیثون
مین سے یاد کی ہوگی ہرگز نہین بہولنے کا ترجمہ پس کہولی مین نے کملی کہ نہ تہا مجہپر کوئی کپڑا اسوا اوسکے یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا پہر
اور لگایا مین نے اوسکو طرف سینے اپنی کی پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہ حق کے نہین بہولا مین حضرت کی حدیثون سے کہ سنی تہین مین نے اوس دن تک
کہ وقت روایت اس حدیث کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن جریر بن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی
من ذی الخلصة فقلت بلی وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ علی صدری
حتی رأیت اثر یدہ فی صدری وقال اللہم ثبتہ واجعلہ ہادیا مہدیا قال فما وقعت عن فرسی بعد
فانطلق فی مائة وخمسین فارسا من احمس فحرقہا بالنار وکسرہا متفق علیہ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ
سے کہ کہا فرمایا مجہکو آنحضرت نے کیا نہین آرام دیتا تو مجہکو ذی الخلصہ سے فـ ح یعنی نہین توڑتا تو اوسکو تا مین رنج سے خلاصی پاؤن اور ذی الخلصہ
زبر خ معجمہ اور لام کے اور ساتہ پیش دونون کی بہی آیا ہے قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبہ الیمانیہ بہی کہتی تہے اوسمین ایک بت تہا کہ اوسکا نام
تہا اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفسون پاک کا مانہ کو رنج لاحق ہوتا ہے عبادہ غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مین نے ہان رسول اللہ اور تہا مین دونکا
تہکو اوسکے نہین توڑ کرا اور تہا مین کہ نہین ٹہہر سکتا تہا گہوڑے پر سواری مین بلکہ گر پڑتا تہا مین اوس سے کبہی کبہی پس ذکر کیا مین نے اوسکو کہ مین نہین ٹہہر سکتا ہون
گہوڑے پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مین نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنے سینہ مین
بسبب ہاتہ سے مارنے ہاتہ کے اور کہا آنحضرت نے یعنی دعا کی میری لیے کہ خداوندا ثابت رکہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اوسکو راہ راست دکہانیوالا اور راہ
پایا گیا کہا جریر نے پس نہ گرا مین اپنی گہوڑے سے بعد اوس دعا کی یا بعد اوس دن کی پس روانہ ہوا جریر طرف ذی الخلصہ کے اوسکے توڑنے کی لیے ساتہ ڈیڑہ سو سوار کی
احمس سے فـ ح احمس ساتہ ح اور سین مہملتین کی اور بروزن احمر کی نام قبیلون کا ہے قریش مین سے یہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماستہ یعنی شجاعت
سے ہے اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہے یعنی جو کہ جریر سے روایت کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام جریر کا ہے پس اوسمین التفات ہے ترجمہ پس جلا دیا جریر نے
ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس قال ان رجلا کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتد عن
الاسلام ولحق بالمشرکین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الارض لا تقبلہ فاخبرنی ابو طلحة انہ اتی الارض التی مات فیہا فوجدہ منبوذا
فقال ما شان ہذا فقالوا دفناہ مرارا فلم تقبلہ الارض متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطے آنحضرت کے

یعنی وحی پس مرتد ہو گیا اور پھر مسلمانی سے اور ملا ساتھ مشرکوں کے ف ج اور یہ شخص نصرانی تہا کہ مسلمان ہو گیا تہا اور پہر مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا ترجمہ پس فرمایا
آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہیں قبول کریگی اوسکو ف ع یعنی اپنے اندر نہیں رکھے گی بلکہ پہینکدیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکوں نے
اوسکو پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نے اوسکو پہینکدیا تہا مشرکوں نے کہا کہ یہ کیا ہے محمد نے اور اونکے اصحاب نے کہ قبر کو کہود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہے پس خوب گہری
کہودی قبر مشرکوں نے جہانتک کہ گہری کہود سکے اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو دیکہا تو زمین نے اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکوں نے کہ یہ
آدمی کا کام نہیں ہے پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابو طلحہ نے کہ انس کی ماں کا خاوند تہا کہ ابو طلحہ آئے اوس زمین میں کہ
مرا تہا وہ شخص اور دفن کیا گیا تہا اوسمیں پس پایا اوسکو ابو طلحہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچہا ابو طلحہ نے کہا کہ کیا ہے حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہے
کہا لوگوں نے کہ دفن کیا ہمنے اوسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا **وعن** ابی
قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وجبت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورها متفق علیہ اور روایت ہے
ابی ایوب سے کہ کہا او سنے نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحال میں کہ غروب ہوا تہا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز ف ع احتمال ہے کہ سنی آنحضرت نے آواز ملائکہ
عذاب کی یا آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتے تہے یا آواز وقع ہونی عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر ہے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حضرت کے اس بیان سے ترجمہ پس فرمایا
کہ یہ یہودی ہیں یعنی آواز یہودی کی ہے یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہے کہ عذاب کیے جاتے ہیں بیچ قبروں میں نقل کی یہ بخاری نے ف ع اوسمیں اثبات ہے عذاب قبر کا
اور معجزہ حضرت کا کہ آپکے اونکا احوال کہل گیا اور آپنے اوسکو بیان فرمادیا **وعن** جابر قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فلما
کان قرب المدینۃ هاجت ریح تکاد ان تدفن الراکب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت هذه الریح لموت منافق
فقدم المدینۃ فاذا عظیم من المنافقین قد مات رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہونچے نزدیک مدینہ کے
چلی ایک ہوا نہایت سخت پس قریب تہی کہ دفن کرے سوار کو یعنی اوڑا دیوے اور پوشیدہ کردے نظر سے اور ہلاک کرے بسبب شدت کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ
بہیجی گئی ہے یہ باد بیچ وقت مرنے ایک منافق کے پس پہونچے آنحضرت مدینہ میں پس ناگہاں ایک بڑا سردار منافقوں میں سے مر گیا تہا نقل کی یہ مسلم نے ف ع کہا
بعضوں نے کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضوں نے کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت
مرنے منافق کے پائی جاسنے وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہے وقت مرنے اشرار کے کہ یہ حالت آخر اونکی زندگانی میں بحل ظلمت وحشت کے ہیں
وعن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدمنا عسفان فاقام بها لیالی فقال الناس ما نحن
ههنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نأمن علیهم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیده
ما فی المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانها حتی تقدموا الیها ثم قال ارتحلوا فارتحلنا واقبلنا الی المدینۃ
فوالذی یحلف به ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یهیجهم قبل ذلک شیء رواہ مسلم
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی کہ سے طرف مدینہ کے یہانتک کہ پہونچے ہم عسفان میں کہ نام ایک موضع کا ہے کہ دو منزل ہے مکہ سے پس
ٹہیرے آنحضرت اوسمیں کئی راتیں یعنی اور کئی دن پس کہا لوگوں نے یعنی بعض منافقوں نے یا ضعیف الاسلاموں نے نہیں ہیں ہم یہان کسی شغل و کار میں کہ لڑائی کے
کام میں اور تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ غائب اور پیچھے رہے ہیں نہیں ہیں خاطر جمع ہماری اونپر یعنی کہ ایسا کہ دشمن آجاوے اونپر اور غارت کرے پس پہنچی یہ خبر آنحضرت کو
پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ قدرت اوسکی ہے نہیں ہے مدینہ میں کوئی راہ اور نہ کوئی ناکا مگر کہ متعین ہیں اوپر ہر ایک کے دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہیں مدینہ کی
یعنی اوسکی اہلیوں اور بچوں کی یہانتک کہ پہنچو تم طرف اوسکی ف ع شعب بلفظ شین کو کہتے ہیں راہ بیچ پہاڑ کے اور نقب بلفظ زیر نون اور جزم قاف کے

راہ درمیان دو پہاڑون کی و لیکن بیان مراد راہ درمیان دو گہرون کی ہے یعنی کوچے شہر کے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ انقاب مدینہ پر ملائکہ ہین کہ نہین آویگا اوسکے
طاعون اور دجال ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کے پس قسم ہے اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہے اوسکی یعنی اللہ
کی نہین کہولی ہمنے اسباب اپنے یعنی اونٹون کی پیٹہون سے اوسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئے ہمپر یعنی مدینہ والون پر بنو عبد اللہ بن غطفان فـ ع کہ نام
ایک قبیلہ کا ہے اور معنی یہ ہین کہ مدینہ وقت غیبت انکی کے محفوظ تہا جیسا کہ خبر دی تہی حضرت نے از راہ معجزہ کے اور نہین تہا کوئی مانع اونکی غارت کرنے اور چڑہ آنے سے اوپر
سوا نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اس قول کے ترجمہ اونپر برانگیختہ کرتی تہی اونکو پہلے آنے ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے فـ ع یعنی بواعث مین سے
پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی پیچھے تمہارے فرشتے تا وقتیکہ جاؤ اوسمین **وعن انس** قال اصابت الناس سنة على
عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب في يوم الجمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله
هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع يديه وما نرى في السماء قزعة فوالذي نفسي بيده ما وضعها حتى ثار السحاب امثال
الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد حتى الجمعة الاخرى وقام ذلك الاعرابي
او غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير بيده الى ناحية من السحاب
الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ احد من ناحية الا حدث بالجود وفي رواية قال اللهم
حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشي في الشمس
متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہنچا لوگونکو قحط آنحضرت کے زمانہ مین پس اوسوقت کہ خطبہ فرماتے تہے آنحضرت دن جمعہ کے کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب نہ پانی پانی کے اور بہوکے ہوئے عیال پس دعا کیجیے اللہ سے ہمارے لیے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون دست مبارک
اس حال مین کہ نہ دیکہتے تہے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہ رکہے آنحضرت نے ہاتھ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑون کے
پہر نہ اوترے آنحضرت منبر یعنی سے یہانتک کہ دیکہا مین مینہ کو کہ ٹپکتا تہا آنحضرت کی ڈاڑہی مبارک پر فـ ع معنی تحادر کے نیز لیکن ہیں اور یہان معنی ٹپکتا قطرہ کی ہے
ٹپکتا تہا مینہ ڈاڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ ہے چنانچہ ترجمہ بہی لکہا گیا اور حضرت شیخ کے ترجمہ مین عن لحیتہ ہے یعنی ٹپکتا تہا مینہ ڈاڑہی سے اور حاصل یہ کہ پہلے اوترنے کے
منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینہ برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینہ برسائے گئے ہم اوس دن یعنی بقیہ اوس دن کی کہ دعا کی تہی ہم وہ دن جمعہ کا تہا
اور اگلے دن اور اگلے دن سے اگلے دن دوسرے جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال
پس دعا کیجیے اللہ تعالے سے ہمارے لیے کہ مینہ تہم جائے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون ہاتہ اپنے اور کہا خداوندا برسا گرد اگرد ہمارے یعنی کہیتون اور باغات مین
اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانون پر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتے تہے آنحضرت طرف کسی جانب کی ابر سے مگر کہ کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کے مانند گڑہے کے
یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تہا او مینہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر بہی نہ تہا بالکل کہل کر مانند گڑہے کے ہوگیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہے ایک مہینہ تک اور
نہین آیا کوئی کسی طرف سے مگر خبر دی بہت مینہ برسنے کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا حضرت نے یا الٰہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا ٹیلون پر اور پہاڑون پر
اور اندر نالون کے اور جگہون اوگنے درختون کے کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اسحال مین کہ چلتے تہے ہم دہوپ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فـ
ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ جب مینہ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الٰہی مینہ نہ برسے مکانون پر و لیکن نہین شروع ہے اسکی
لیے نماز اور جمع ہونا صحرا مین **وعن جابر** قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب استند الى جذع نخلة من سواري المسجد فلما صنع له المنبر فاستوى
عليه صاحت النخلة التي كان يخطب عندها حتى كادت ان تنشق فنزل النبي صلى الله عليه وسلم حتى اخذها فضمها اليه فجعلت تئن انين

تئن

الصبي الذي يسكت حتى استقرت قال بكت على ما كانت تسمع من الذكر رواه البخاري اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھا آنحضرت جس وقت کہ خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے اوپر تنہ
کھجور کی ستونوں سے مسجد کے ف ح کہ آنحضرت کی زمانہ میں ستون مسجد کی کھجور کی لکڑی کے تھے اور تکیہ کرنا اوس ستون پر پہلے بنی منبر کے تھا ترجمہ پس
جبکہ بنایا گیا منبر اور کھڑے ہوئے حضرت اوس پر خطبہ پڑھنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تھے حضرت اوسکے پاس پہلے بنے منبر کے یہانتک کہ قریب تھا یہ کہ پھٹ جاوے
یعنی حضرت کے فراق سے پس اوترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اوسکے یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتوں سے اور اپنے گلے سے لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی
کے لیے پس شروع کیا اوس ستون نے کہ نالہ کرتا تھا مانند نالہ کرنے لڑکے کی کہ چپکا کیا جاتا ہے گریہ زاری سے اور چپکا نہیں ہوتا یہانتک کہ ٹھیرا اور آرام پکڑا اوس ستون نے
فرمایا آنحضرت نے یعنی اوسکے رونیکے سبب میں کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانے اوس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح یعنی اور اوپر
نہ پانے قرب ذاکر کے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سے بہت سے طرق سے روایت کی ہے کہ شک و شبہ کو اوس میں راہ نہیں اور بعضوں نے کہا کہ صحیح ہے نزدیک
ہمارے کہ یہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہے اور حسن بصری جب حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ اے بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تھی اور روتی تھی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے پس تم سزاوار تر ہو اسکے کہ مشتاق ہو و اونکے ملاقات کے اور کم چوب سے نہو بیت سنگ و گیاہ کہ در خاصیتے ہست *
بے ز آدمی دان کہ در معرفتی نیست * وعن سلمة بن الاكوع ان رجلا اكل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بشماله فقال كل بيمينك قال
لا استطيع قال لا استطعت ما منعه الا الكبر قال فما رفعها الى فيه رواه مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کھایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھا داہنے ہاتھ اپنے سے کہا اوسنے کہ نہیں کھا سکتا میں داہنے ہاتھ سے فرمایا حضرت نے نہ کھا سکے یعنی
بددعا کی حضرت نے اوسپر اسلیے کہ وہ جھوٹا تھا عذر کرنے میں باز رکھا اوسکو داہنے ہاتھ سے کھانے سے مگر تکبر اور بے قیدی نے ف ح معجزہ ہونا تو اس نے یہ کلام راوی کا
کہا واسطے دفع وہم اوس شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے کیون بددعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکے پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ باز رکھا اوسکو داہنے
ہاتھ سے کھانے سے عجز نے بلکہ باز رکھا اوسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بددعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اوٹھا سکتا تھا وہ شخص داہنا ہاتھ طرف منہہ اپنے کے
بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے وعن انس ان اهل المدينة فزعوا مرة فركب النبي صلى الله عليه وسلم فرسا لابي طلحة بطيئا وكان يقطف
فلما رجع قال وجدنا فرسكم هذا بحرا فكان بعد ذلك لا يجارى وفي رواية فما سبق بعد ذلك اليوم رواه البخاري
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایک بار یعنی چوروں یا دشمنوں سے پس سوار ہوئے آنحضرت گھوڑے پر یعنی ننگی پیٹھ پر کہ ابوطلحہ کا تھا سست
اور تھا وہ کہ تنگ اور پاس پاس رکھتا تھا قدم پس جبکہ پھرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہارے گھوڑے کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گھوڑا
بعد آنحضرت کی سواری کے اسطرح کا کہ کوئی گھوڑا اوسکے ساتھ نہیں چل سکتا تھا اور نہیں بڑھ سکتا تھا اوس سے اور ایک روایت میں آیا ہے پس نہ آگے بڑھ سکتا تھا اوس کو کوئی
گھوڑا بعد اوس دن کے نقل کی یہ بخاری نے وعن جابر قال توفي ابي وعليه دين فعرضت على غرمائه ان ياخذوا التمر بما عليه فابوا فاتيت
النبي صلى الله عليه وسلم فقلت قد علمت ان والدي قد استشهد يوم احد وترك دينا كثيرا واني احب ان يراك الغرماء فقال لي اذهب فبيدر
كل تمر على ناحية ففعلت ثم دعوته فلما نظروا اليه كانهم اغروا بي تلك الساعة فلما راى ما يصنعون طاف حول اعظمها بيدرا ثلاث مرات
ثم جلس عليه ثم قال ادع لي اصحابك فما زال يكيل لهم حتى ادى الله عن والدي امانته وانا ارضى ان يؤدي الله امانة والدي
ولا ارجع الى اخواتي بتمرة فسلم الله البيادر كلها حتى اني انظر الى البيدر الذي كان عليه النبي صلى الله عليه وسلم كانها
لم تنقص تمرة واحدة رواه البخاري اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا وفات پائی میرے باپ نے اسحال میں کہ اوپر
قرض تھا پس پیش کیا میں نے اونکے قرضخواہوں پر یہ کہ لیوین تمام کھجوریں ہمارے بدلے اوس کے کہ میرے باپ پر ہے پس نمانا اونہوں نے یعنی اسلیے کہ وہ اونکی نظر میں

تھوڑی معلوم ہوتی تھیں اور تھی وہ یہودی پس آیا میں حضرت کی پاس اور عرض کیا میں نے کہ آپ جانتے ہیں کہ باپ میرا شہید ہو گیا بیچ روز احد کے اور چھوڑا اوس نے قرض بہت
اور میں چاہتا ہوں یہ کہ دیکھیں آپکو قرضخواہ یعنی میری پاس تا کہ رعایت کریں مجھ پر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجور کو علیحدہ علیحدہ پس گیا میں
یعنی گیا ڈھیر لگائی پھر بلایا میں نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکھا قرضخواہوں نے طرف حضرت کے گویا کہ وہ لپٹ گئے مجھ پر اوس وقت ف ع یعنی تشدد کیا مجھ پر مطالبہ میں
اور پیچ پڑے یہ گمان کر کر کہ آنحضرت فرماوینگے اونکو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنیکے لیے یا صبر کرنیکے لیے پس پہلی ہی سے انہوں نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے اوپر
کہ وہ انہیں بھی کسی بات پر بھی راضی نہیں ہونگے ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتے ہیں قرضخواہ پھرے آنحضرت تین بار گرد بڑے ڈھیر کی اوس کے
پھر بیٹھے اوس پر پھر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنے قرضخواہوں کو یعنی پس حاضر ہوئے وہ پس ہمیشہ ماپتے رہے آنحضرت انکے لیے یعنی حکم فرمایا کہ ماپو انکے لیے یہاں تک کہ ادا کیا
اللہ تعالی نے میرے باپ سے وہ دین اوسکا اور میں راضی تھا کہ ادا کرے اللہ تعالی دین باپ میرے کا اور لیجاؤں میں طرف بہنوں اپنی کی ایک کھجور ف جابر کے باپ نے
بیٹیاں بہت چھوڑی تھیں پس وہ بہنیں جابر کی پس جابر کہتے ہیں کہ میں راضی تھا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوے اگرچہ کچھ باقی نہ رہے ہمارے لیے کھجوروں میں سے
ترجمہ پس سالم رکھے اللہ تعالی نے ڈھیر سب یعنی آنحضرت کے معجزے سے اور یہاں تک تحقیق میں دیکھتا تھا طرف اوس ڈھیر کی کہ بیٹھے تھے اوس پر پیغمبر صلعم گویا کہ نہیں کم ہوئی
اوس میں سے ایک کھجور نقل کی یہ بخاری نے ف اور جبکہ اوس ڈھیر میں سے کہ حضرت جس پر بیٹھے تھے اور نہ جاتی تھی کچھ نقصان نہ ہوا تو اور ڈھیر بطریق اولی سالم رہے

وعنه قال إن أم مالك كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فيأتيها بنوها فيسألون الأدم وليس عندهم شيء فتعمد إلى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها أدم بيتها حتى عصرته فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم روایت ہے اوسی جابر سے کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تھیں ہدیہ بھیجتی
آنحضرت کے لیے اپنی کپی میں گھی پس آتے ام مالک کے پاس بیٹے اوسکی اور مانگتے سالن حالانکہ نہ ہوتا اونکی پاس کچھ یعنی سالن میں سے یہی کہ جو کچھ کہ ہوتا تمام روغن ہی
حضرت کو بھیج دیتی تھی پس قصد کرتی تھی ام مالک طرف اوس کپی کی کہ بھیجتی تھی اوسمیں گھی آنحضرت کے لیے یعنی دیکھتی اور ڈھونڈتی اوسمیں پس پاتی اوسمیں گھی یعنی تمام
تھا وہ ظرف پا گئی کہ اوسمیں باقی رہتا تھا قائم ام مالک کے لیے سالن گھر اوسکا یعنی ہمیشہ اوس گھی سے اونکی گھر میں سالن ہوتا تھا یہاں تک کہ نچوڑا ام مالک نے
اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیے پس منقطع ہو وہ سالن بنا بر اسکی کہ حرص شوم ہے اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کے پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی پس
فرمایا آنحضرت نے کیا نچوڑا تو نے اوس گھی کو کہا اونے ہاں فرمایا آنحضرت نے اگر چھوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہیں تو ہمیشہ رہتا سالن تیرے گھر کا
قائم نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اسلیے کہ جب کہ گنتا اور تولتا ہے ایک چیز ہیں اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو برکت ہو جاتی ہے وہ تھوڑی چیز **وعن** أنس قال

قال أبو طلحة لأم سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا أعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فأخرجت أقراصا من شعير ثم أخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم أرسلتني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فسلمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلك أبو طلحة قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين أيديهم حتى جئت أبا طلحة فأخبرته فقال أبو طلحة يا أم سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله أعلم فانطلق أبو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو طلحة معه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا أم سليم ما عندك فأتت بذلك الخبز فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت أم سليم عكة فأدمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله أن يقول ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم

فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهُ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کی ماں کے ہیں واسطے ام سلیم کے کہ ماں انس کی ہیں تحقیق سنی میں نے آواز آنحضرت کی ضعیف پہچانتا ہوں میں اوس میں بھوک کہ یہ سستی کہ اثر اوسکا ہے پس کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہاں ہے کچھ پس نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی پھر نکالی ام سلیم نے اوڑہنی اپنی پس لپیٹا روٹیوں کو اوسکی ایک کونے میں پھر چھپا دیا اوسکو میرے ہاتھ کے نیچے اور عمامہ کیا میرا ساتھ بعض اوسکی ف یعنی میرا سر ڈہانکا اور کتنی ایک پیچ بہی مانند دستار کی لپیٹ دی اور انس اوس زمانہ میں آٹھ نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ت پھر بہیجا مجکو طرف رسول خدا صلعم کی پس لیگیا میں وہ روٹیاں حضرت کی پاس پس پایا میں نے آنحضرت کو مسجد میں اور ساتھ تھے ساتھ حضرت کے لوگ ف یعنی بہت سے کہ وہ آئے تھے جیسا کہ آگے آتا ہے ذکر اوسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ بنائی تھی آنحضرت نے نماز کے لیے جسوقت کہ محاصرہ کیا تھا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں اسلیے کہ وقوع اس ماجرے کا غزوہ خندق ہی میں ہوا مانند قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی میں نے اوپر ان کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا بہیجا ہے تجکو ابوطلحہ نے کہا میں نے ہاں ف اور بیٹا نہیں ہے اوسکی ماں کا بیٹا کی اس لیے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تھے ترجمہ فرمایا کیا ساتھ طعام کے بہیجا ہے کہا میں نے ہاں ف یعنی پہلی بات بہی اس بات کو جدا کرکے پوچھا یا تو بہلانے کے لیے تھا یا جیسا کہ خبر وحی اور تعلیم کی یعنی اول اوس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پہر اسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اون لوگوں کے کہ تھے ساتھ حضرت کے کھڑے ہو ف تا ابوطلحہ کی گھر چلیں چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتھ چند روٹیاں ہیں تو جانا کہ تنہا یا دو تین آدمیوں کے ساتھ کہانا ہیں ارادہ ہوا ظاہر کرنے معجزہ کا ہی کہ وہ سیر ہوا جماعت کثیر کا انہی تھوڑی سی روٹیوں سے اور دوسرا معجزہ آپ کے ساتھ اونکی گھر میں کچھ کہانا ہونا تہا نا حاصل ہوا اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور خدمتگذاری کی پس حضرت نے ارادہ کیا اوسکے گھر تشریف لیجانے کا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنی اور اونکے ساتھ میں طرف گھر ابوطلحہ کی اور چلا میں بہی آگے آنحضرت کے یعنی جیسے خادم اور ضیافت کرنیوالے آگے آگے چلتے ہیں یا اسلیے کہ جلدی ہی خبر حضرت کے رونق افزا کی ابوطلحہ کو پہنچاؤں یہانتک کہ آیا میں ابوطلحہ کے پاس پس خبر دی میں نے اوسکو یعنی اونکے آنے کی پس کہا ابوطلحہ نے ای ام سلیم تحقیق تشریف لائے آنحضرت ساتھ لوگوں کے اور نہیں ہے ہمارے پاس کچھ کہ کہلاویں ہم اونکو یعنی سوا اون چند روٹیوں کے کہ بہیجی ہیں اور آدمی بہت ہیں پس کیونکر اونکے آگے رکہوں تھوڑے سے کہانے کو کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہیں ف ح کہ کیوں آئے ہیں آپ اور کیا حکمت ہے اونکے آنے میں گویا سمجھیں ام سلیم کہ آنحضرت اظہار معجزہ کے لیے آئے ہیں اس سے ابوطلحہ کو تسکین ہوئی اور رنج و فکر اور وہ شرمندگی اور توقف یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچھ تردد نہ کیا اور اول ہی سوچی کہ حضرت قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتے تو کاہے کو تشریف لاتے اونکا فعل خالی حکمت سے نہیں سبحان اللہ ایک ایک عورتیں ایسی ہیں کہ اسوقت کہ بہت سے مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکہتی ہیں رضی اللہ عنہا وعن امثالہا وجعلنا فی زمرتہا آمین یا رب العالمین ترجمہ پس چلے ابوطلحہ یعنی حضرت کے استقبال کے لیے یہانتک کہ ملے آنحضرت سے پس تشریف لائے آنحضرت اور ابوطلحہ ساتھ اونکے پس فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم جو کچھ کہ تیرے پاس ہے یعنی قسم روٹی سے پس لائیں وہ روٹیاں کہ اون پاس تہیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو روٹیوں کی توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنیکے لیے پس ریزہ ریزہ کی گئیں روٹیاں اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گہی کا پس سالن کیا اوس گہی کو کہ کپی میں سے نکلا پہر فرمایا آنحضرت نے اوس میں جو کچھ کہ چاہا اللہ نے کہ کہیں ف ح ع یعنی دعاء خیر و برکت کی یا اسماء الہی اوسمیں پڑہیں کی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پہر کہا حضرت نے بسم اللہ اللہم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو

اون ہی یعنی بلاو دس کو پہر دس کو واسطے داخل کی پہر حکم ایسی کیا کہ جس چلا ہین وہ کہانا تہا وہ اسقدر تہا کہ دس آدمی گرد اوسکے آرام سی بیٹہکر کہا سکین اور بعضون نے کہا
تنگی مکان کی لیی یہہ فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کہایا اون دسون نے پہر باہر نکلی وہ پہر فرمایا کہ بلاو دس کو پہر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا گیا یہانتک کہ تمام قوم نی اور سیر ہو
اور قوم ستر آدمی ہی یا اسی **ف ع** کہا ابن حجر نی یہان تو سا تہ شک کے ہی آیا ہی اور اور روایت مین بالجزم ہی آئی ہین اور ایک روایت مین کچہ اوپر اسی اور کہین اسی کا
نہین ہی اس احتمال سی کہ کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی نزد مین آیا یہانتک کہ کہایا اوس سے چالیس نے اور باقی رہا جون کا تون اس سے معلوم ہوتا ہے اور متعدد ہونا
اس قصہ کا کہتا ہون مین کہ قصہ متعدد ہی ہی اور تطبیق یون ہے کہ جماعت اول پچاس تہی پہر آئے اونکی ستا چالیس اور اون لوگون مین سے کچہ پیچہی اونکی گئی تہی یا حضرت نے اونکو بلایا تہا
ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اون دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کہا اور نام اللہ کا لیکر کہایا اونہون نے یہانتک
کہ کیا یہہ سا تہ اسی مرد کے لیعنی اسیطرح دس دس کو اون تے آگئی پہر بعد کہانا کہانی کے اصحاب کے کہایا نبی صلعم نی اور ابو طلحہ کی گہر والون نے اور چہوڑا باقی اوسکو اور بخاری کی ایک روایت
کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر مجہہ پر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پہر کہایا نبی صلعم نی پس شروع ہین کہ دیکہتا تہا کہ آیا کم ہوا اوس مین سی کچہ یا نہین **ف ع** یہہ پس ظاہر سکی
اوس سی ہر گز اور یہہ روایت منافات نہین کرتی ہی سا تہ روایت کہانی اسی مردون کے بسبب احتمال اسکی کہ بعد چالیس کے آنحضرت نے کہایا تاکہ پہونچی برکت اونکی دونون طرف کے
لوگون کو اور بعد اوسکی اور چالیس نی کہایا ہو یا یہہ معنی ہین کہ پہر بعد فراغت کے کہایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پہر لیا آنحضرت نے باقی کو اور جمع کیا اوسکو پہر دعا
کی اوسمین سا تہ برکت کی پس ہو گیا جیسا کہ تہا پہر فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کہاؤ اسکو **وعنہ** قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَهُوَ
بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ
اَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت کے پاس ایک باسن اسحال مین کہ آنحضرت زوراء مین تہی **ف ع** زوراء ساتہ
زبر زا اور جزم واو اور مد وہ کے نام ایک جگہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کی پاس اور بعضون نی کہا کہ وہ موضع ہی قریب مدینہ کی اور ظاہر ہے کہ دوسرا ہی مراد ہی
ترجمہ پس رکہا آنحضرت نے ہاتہ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیون اونکی سی **ف ع** اس پانی کی نکلنی مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ پانی
نکلنی لگا نفس انگلیون سی اور یہہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہی اور یہہ بڑی بات ہی معجزی مین بہ نسبت نکلنی اوسکی پتہر سی اور موید ہی اسکو وہ جو آیا ہی ایک روایت مین
فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ اَصَابِعِهِ اور دوسرا قول یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنی لگا حضرت کی انگلیون کی درمیان مین سی ترجمہ
پس وضو کیا قوم نی اوس سی کہا قتادہ نی کہ کہا مین نے واسطی انس کے کہ کتنی تہی تم یعنی اوسدن کہا تہی ہم تین سو یا کہا اسقدر تین سو کی یعنی نزدیک اوسکے نقل کی
بخاری اور مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ
مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم صحابہ دل محمد کے گنتی تہی آیتون کو سبب برکت کے نور کا کہ حاصل ہوتا اوسی ہمارے دلون مین اور تم ای لوگو گنتی ہو اونکو واسطے ڈرانیکا
ف ع کافرون کے لیی کہ منکر ہین انکی اور مراد آیتون سی قرآنی ہین کہ اوتری ہین آسمان سی یا معجزات کہ صادر ہوتی تہی آنحضرت سی اور معجزات اور کہنا طاہر اور موافق تہی سیاق
حدیث کے اور معنی یہہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرون کی ڈرانی کی لیی ہین لیکن نسبت مومنون کی کہ محب اور معتقد ہین اونکی موجب بشارت اور برکت اور زیادتی ایمان کے
ہین چنانچہ شیخ نی طیبی سی نقل کیا ہی اور ملا کی نزدیک آیات سی فقط معجزات اور کرامات مراد ہین اور کہا کہ آیات قرآنی یہان مراد لینی سے غیر مناسب ہی یہان تقریر طویل لکہی ہی
ملا علی نی بخوف درازگی کی خلاصہ لکہدیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہی ابن مسعود نی ایک معجزہ آنحضرت کے معجزون مین سی کہ کہا ترجمہ تہی ہم ہمراہ آنحضرت کے ایک سفر مین پس کم ہوا
پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اوسمین کچہ پانی باقی رہا ہو پس لائی صحابہ ایک باسن کہ اوسمین کچہ تہوڑا سا پانی تہا پس داخل کیا آنحضرت

دست مبارک اپنا اس مین پہر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو واوپر پاک کرنیوالی پانی کے اور برکت دینے والی خدا تعالی کی طرف سے یعنی اور کسی طرف سے
اور البتہ تحقیق دیکہا مین نے پانی کو کہ نکلتا تہا آنحضرت کی انگلیون مین سے ف یہ لفظ حدیث کا صریح معلوم ہوتا ہے کہ پانی انگلیون مین سے نکلتا تہا اور سر اس مین ہو چکا اور اسکی
توجیہ دی گئی ہے اسکو پانی نکلتی پانی کی تہہری جیسا کہ حضرت موسی کی لیے تہا پس التفات نہ کیا جاوے اوسکی قول کی طرف کہ کہتا ہے مراد یہ ہے کہ پانی تہا جو اوپر سے جوش
مارنی لگا انگلیون کی درمیان سے اسلیے مین نہین جانتا ہون مین کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کی نقیہ پانی کی بہی ہو سکتا تہا لیکن سر اسکا جو طلب کیا
معلوم نہین کہ کیا تہا سبب اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامور اور معجزہ ذکر کرتی ہین ابن مسعود کہتی ہین ہم ترجمہ اور البتہ تحقیق تہی ہم سنتی تسبیح کہنی طعام کی اسحال مین کہ کہایا جاتا
طعام نقل کی بخاری نی ف عوارف روایت انس سے کہ لی آنحضرت نے ایک مٹہی سنگریزون کی پس تسبیح کرتی تہی وہ حضرت کے دست مبارک مین یہانتک کہ سنی ہم نے تسبیح

وعن ابی قتادۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء اللہ غدا فانطلق الناس لا یلوی احد علی احد قال ابو قتادۃ فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر حتی ابہار اللیل فمال عن الطریق فوضع راسہ ثم قال احفظوا علینا صلوتنا فکان اول من استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس فی ظہرہ ثم قال ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بمیضاۃ کانت معی فیہا شیء من ماء فتوضا منہا وضوءا دون وضوء قال وبقی فیہا شیء من ماء ثم قال احفظ علینا میضاتک فسیکون لہا نبا ثم اذن بلال بالصلوۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ ورکب ورکبنا معہ فانتہینا الی الناس حین امتد النہار وحمی کل شیء وہم یقولون یا رسول اللہ ہلکنا وعطشنا فقال لا ہلک علیکم ودعا بالمیضاۃ فجعل یصب وابو قتادۃ یسقیہم فلم یعد ان رای الناس ماء فی المیضاۃ تکابوا علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا الملا کلکم سیروی قال ففعلوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصب واسقیہم حتی ما بقی غیری وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب فقال لی اشرب فقلت لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ فقال ان ساقی القوم اخرہم قال فشربت وشرب قال فاتی الناس الماء جامین رواء رواہ مسلم ہکذا فی صحیحہ وکذا فی کتاب الحمیدی وجامع الاصول وزاد فی المصابیح بعد قولہ اخرہم لفظۃ شربا

اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہ کہا خطبہ پڑہا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلوگی اول اس شب مین اور آخر اس شب مین اور آؤگی پانی پر
انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہے اوس پانی کی طرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کی جیسا کہ آخر حدیث مین آویگا بیان اوسکا پس چلے لوگ اسحال مین کہ نہین التفات کرتا تہا کوئی
کسیکی طرف یعنی بلکہ چلا جاتا تہا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہین ہوتا تہا کسیکے ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کرنی پانی کی اور پہونچنی کی طرف اوسکے کہا ابو قتادہ نے پس وقتیکہ آنحضرت چلے جاتے
تہے یعنی آدہی شب مین یہانتک کہ آدہی رات ہوگئی پس ایکطرف ہوگئی راہ سے یعنی بقصد سونی کی پس رکہا سر اپنا یعنی سونے کی لیے پہر فرمایا یعنی بعض اپنی خادمون کو کہ نگہبانی کرنا ہمارے
نماز کی یعنی اوسکی وقت کی یعنی جاگتے رہنا تا نماز صبح کی نہ سوجاوے پس غالب ہوا سب پر نیند اور سو گئے اور کوئی نماز کی لیے نہ جاگا پس ہوئی آنحضرت اول ان شخصون کی کہ جاگے یعنی
سب سے پہلی آپ ہی جاگے اسحال مین کہ دہوپ پہنچی تہی آنحضرت کی پیٹہ پر پہر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو ف اور ظاہر تر یہ ہے کہ حضرت نے جو اوسی ہی نماز نہ پڑہی اور تاخیر کی قضا کی
تو اس لیے کہ پانی پر پہونچ جاوین یا اس لیے کہ وقت کراہت نکل جاوی جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوپر قول راوی کا فرکبنا الخ اور یہ اس سے معلوم ہوا کہ اس سبب چہوڑ دیا اوس
جگہ کا کہ ترک کیا ہی کوئی حکم خدا کا اوس مین یا مرتکب ہوا ہے اوس مین ممنوع بات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو تو پہر پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر نیزہ کے
یا زیادہ اوترے آنحضرت پہر منگایا لوٹا کہ وضو کا کہ تہا ساتہ میرے اوس مین تہا کچہ پانی پس کیا اوس سے وضو کم نسبت اور وضوؤن کی یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار ہر عضو
دہوتی تہی اوس روز کم کیا کہ ایک ایک بار یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اوس لوٹے مین کچہ پانی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکہ ہمارے لیے
میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچہ کہ اوس مین ہے پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطے اوسکے ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بسبب ظہور معجزہ کی پہر اذان کہی بلال نے واسطے نماز

پس نماز پڑھی آنحضرت نے دو رکعتیں ف ع یعنی سنت صبح کی واسطے فوت ہو جانے اوسکے تھا فرض کی کہ ادا کیجاتی ہے پہلی فرض کی اور جبکہ فوت ہو تیری سنت تو
نہیں قضا اوسکی مگر نزدیک محمد کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک امر بعد زوال کے قضا اوسکی نہیں ہے اتفاقاً ترجمہ پھر پڑھی نماز فرض صبح کی ف ح یعنی تھا
صحابہ کے ہمراہ کچھ تھی اور ظاہر ہے کہ صحابہ پاس بھی پانی ہوگا اونہوں نے اوس سے بھی وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث میں کچھ ذکر اوسکا صریح نہیں آیا ہے واللہ اعلم ترجمہ اور
سوار ہوئے آنحضرت اور سوار ہوئے ہم ساتھ آپکے پس پہنچے ہم طرف لوگوں کے کہ آگے جا رہے تھے تا نکہ اونچا ہو گیا دن او بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت
ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتے تھے یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم یعنی ہوا کی گرمی سے اور پیاسے ہوئے ہم یعنی بسبب نہونے پانی کی پس فرمایا آنحضرت نے نہیں ہے ہلاکت تمپر
ف ح ع یہ بشارت ہے پانی پیدا ہونے کی پس یہ خبر ہوئی یا دعا ہے یعنی نہ ہلاکت ہو جیو تمپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرت نے ابو قتادہ کی وضو کا باسن پس تھے
حضرت کہ ڈالتے تھے پانی اوس باسن سے اور ابو قتادہ پانی پلاتی جاتی تھی لوگوں کو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکھنا لوگوں کا پانی کو باسن میں کو یہاں ازدحام
کرنی اونکی سی پس ازدحام کیا اونہوں نے باسن پر یعنی جب دیکھا کہ پانی باسن سے گرتا ہے اور لوگ اوس سے پانی پیتی ہیں اوسیوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا
آنحضرت نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤگے یعنی اس پانی سے پس ازدحام کرو کہ مارا اور نے پس کیا سب نے خلق نیک یعنی
ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمعی سے الگ ہو گئے پس ہوئے آنحضرت کہ ڈالتے تھے پانی اور میں پلاتا جاتا تھا لوگوں کو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوا میرے یعنی صحابہ میں
اور سوا آنحضرت کے پھر ڈالا پانی پس کہا مجھکو کہ پی پس کہا میں نے کہ نہ پیونگا میں یہانتک کہ پیویں آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر انکا ہے یعنی پینے میں
یعنی اوسپر ہے کہ پہلی سب کو سیراب کری بعد ازان آپ پیوے کہا ابو قتادہ نے پس پیا میں نے اور پیا آنحضرت نے کہا ابو قتادہ نے پس آئے لوگ پانی پر یعنی پہونچے پانی کی جگہ آسان اور
کہتی راحت پانیوالی سیراب نقل کی ہے مسلم نے اسیطرح ہی صحیح مسلم میں اور اسیطرح ہے بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کے
اور زیادہ کیا مصابیح میں بعد از لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا ۔ وعن ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غزوۃ تبوک اصابت
الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم
فجعل الرجل یجیء بکف ذرۃ ویجیء الآخر بکف تمر ویجیء الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیء یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملاؤہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت
فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد
غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہونچی لوگوں کو بھوک شدید
ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہے او میں اور مدینہ میں مسافت ایک مہینے کی غزوہ وہاں کا سنہ نو میں ہوا رجب میں اور آنحضرت کی غزوں میں آخر غزوہ تھا
ہوا ترجمہ پس کہا عمر نے یا رسول اللہ منگوائیے لوگوں سے بچا ہوا توشہ اونکا ف ع یعنی حکم فرمائیے کہ جس پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہے لا دے اور حدیث
میں مختصر ہے یہ روایت یوں نقل کی گئی ہے کہ لوگوں کو بھوک پہونچی پس کہا اونہوں نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیے تو ہمکو نحر کریں ہم اونٹ اپنے اور کھاویں
سالن کریں پس فرمایا آنحضرت نے کہ کرو پس آئے عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجیے گا تو سواریاں کم ہو جاوینگی ولیکن منگوائیے انسے فضل ازواد انکی
یعنی حکم فرمائیے کہ لاویں بچے ہوے توشے اپنے ترجمہ پھر دعا کیجیے اللہ سے اونکی لیے اون توشوں پر ساتھ برکت کی پس فرمایا آنحضرت نے اچھا پس منگوایا آنحضرت نے دسترخوان
چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پھر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چنے کی اور لاتا تھا اور شخص مٹھی کھجور کی اور لاتا تھا اور شخص
ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت کی اوسپر پھر فرمایا یعنی لوگوں سے لو تم اپنے باسنوں میں پس لیا لوگوں نے
اپنے باسنوں میں یہانتک کہ نہ چھوڑا لشکر میں کوئی باسن مگر کہ بھر دیا اوسکو کہا ابو ہریرہ نے پس کھایا سارے لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا تھوڑا بہت ف ع اور کتنی کا

کہ غزوۂ تبوک میں نوبت لشکر کی ہلاکت ہونے کو پہنچی تھی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں ہوں رسول خدا کا نہیں ہے یہ کہ ملے اللہ تعالیٰ سے ساتھ ان دونوں گواہیوں کے کوئی بندہ کہ شک کرنیوالا ہو اور پھیرا جاوے بہشت سے نقل کی مسلم نے ف یعنی جو کوئی ملیگا اللہ تعالیٰ سے ان دونوں گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد و شک کے پس نہیں روکا جاویگا بہشت سے کبھی **وعن انس**

قال كان النبي صلى الله عليه وسلم عروسا بزينب فعمدت أمي أم سليم إلى تمر وسمن وأقط فصنعت حيسا فجعلته في تور فقالت يا أنس اذهب بهذا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقل بعثت بهذا إليك أمي وهي تقرئك السلام وتقول إن هذا لك منا قليل يا رسول الله فذهبت فقلت فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لي فلانا وفلانا وفلانا رجالا سماهم وادع لي من لقيت فدعوت من سمى ومن لقيت فرجعت فإذا البيت غاص بأهله قيل لأنس عدد كم كانوا قال زهاء ثلاثمائة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم وضع يده على تلك الحيسة وتكلم بما شاء الله ثم جعل يدعو عشرة عشرة يأكلون منه ويقول لهم اذكروا اسم الله وليأكل كل رجل مما يليه قال فأكلوا حتى شبعوا فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتى أكلوا كلهم فقال لي يا أنس ارفع فرفعت فما أدري حين وضعت كان أكثر أم حين رفعت متفق عليه

اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا یعنی نکاح ہوئی ساتھ زینب کے پس قصد کیا ماں میری ام سلیم نے طرف کھجور اور گھی اور قروط کے پس بنایا یعنی ان چیزوں کا مالیدہ سا پس کہا اوسکو پیالہ میں اور کہا ای انس لیجا اسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو طرف آپکی میری ماں نے اور وہ آپکو سلام کہتی ہے اور کہتی ہے کہ تحقیق یہ آپ کے لیے ہے ہماری طرف سے تھوڑا یعنی آپکی لائق نہیں ہے یا رسول اللہ پس لیگیا میں اوسکو پاس حضرت کے اور کہا میں نے جو کچھ کہ میری ماں نے کہا تھا پس فرمایا کہ رکھدے اوسکو پھر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانے کو اور فلانے کو اور فلانے کو کہ تین شخصوں کا نام لیا ف یعنی تعبیر کیا اونکو ساتھ ناموں اونکے کی اور بھول گیا ہوں میں اونکو پس تعبیر کیا میں نے اونکو ساتھ فلانے اور فلانے اور فلانے کی پس جملہ رجالا سماہم کلام انس کا ہے بدل فلانا الخ سے یا ساتھ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے پاس جس سے ملے تو یعنی علی العموم پس بلایا میں نے اونکو کہ نام لیا تھا آنحضرت نے اونکا اور اونکو کہ ملا میں پس پھرا میں پس ناگہاں گھر بھرا ہوا تھا لوگوں سے کہا گیا انس سے کہ کتنی تھی تم کہا انس نے بقدر تین سو کے پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ رکھا دست مبارک کا اپنا اوس حلوے پر اور کلام کیا ساتھ اوس چیز کے کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی دعا برکت کی شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کے در حالیکہ کھاتی تھی وہ اوس سے اور فرماتے تھے آنحضرت واسطے اونکے کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیے کہ کھاوے ہر شخص اوس طرف سے کہ نزدیک اوسکے ہے یعنی اپنے آگے سے اوپر ادب اٹھے ہے کھانا کھانے کا کہ ذکر کیا بیان بقصد اہتمام کے واسطے حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نے پس کھایا اونہوں نے یہانتک کہ سیر ہو گئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کھایا سب نے یعنی سیر ہو کر فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ ای انس اوٹھا یعنی پیالہ کو پس اوٹھایا میں نے پس نہیں جانتا ہوں میں کہ جسوقت کہ رکھا تھا میں نے زیادہ تھا یا اوسوقت کہ اوٹھایا میں نے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی صورت میں ع الا ہمیں شک نہیں ہے کہ وقت اوٹھانے کی بہت کثرت کا تھا بسبب برکت ہاتھ رکھنے آنحضرت صلعم کی اور ارادہ ہونے اصحاب اونکی کی رضی اللہ عنہم کہا بعضوں نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا کہ ولیمہ زینب کا اوس حلوے کا ہو کہ جو ام سلیم نے بھیجا تھا اور اور روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سے تھا چنانچہ انس کہتے ہیں کہ ولیمہ کیا اونکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار آدمیوں کو ساتھ گوشت اور روٹی کی اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنا حلوے کا بیچ وقت حاضر ہونے روٹی اور گوشت کے اتفاق ہوا ہو کذا فی الشروح اور ہو سکتا ہے کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز میں ہوا ہو کہتا ہوں میں کہ اس حدیث سے نہیں معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بھیجا تھا پھر آخر اوس روز میں یا اور روز ولیمہ کیا ہوا اونکا ساتھ بکری کی اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سے پس کچھ منافات نہیں ہے دونوں قصوں میں اور ہمارے نزدیک دونوں بیان ہو سکتے ہیں

واللہ سبحانہ اعلم ﴿وعن﴾ جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی ناضح قد اعیی فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لبعیرک قلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرہ ودعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا یسیر
فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا جہاد کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کی اس حال میں کہ میں
سوار تھا اوپر اونٹ پانی کشی کی کہ تھک گیا تھا پس قریب تھا کہ راہ چل سکے یعنی جو چلنا کہ مطلوب تھا اوس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس ملے ساتھ میرے آنحضرت پس فرمایا
کیا ہے اونٹ تیرے کو کہا میں نے تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ سے پیچھے کھڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی مارکر یا آواز دیکر اور دعا کی اوسکے لیے یعنی تیز روی کی پس
ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹوں کی پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ کیسا دیکھتا ہے تو اپنی اونٹ کو اب کہا میں نے ساتھ اچھی حال کی دیکھتا ہوں تحقیق
پہونچی ہے اسکو برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہے تو اوسکو بدلے قیمت کی یعنی چالیس درہم پس بیچا میں نے اوسکو اس شرط پر کہ میری لیے ہے سوار ہونا اوسکی کمر تک ف
ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے بیع میں ایسی شرط کرنی کہ بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہیں ہے پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا یہ شرط بیچ
عقد میں نہو بلکہ جابر کی التماس سے آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کی ہو اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہے واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچے آنحضرت مدینہ میں
صبح کو لیگیا میں حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپکی سپرد کروں اوسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اونٹ کی جس قیمت سے خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ کو
مجھ پر نقل کی بخاری اور مسلم نے ﴿وعن﴾ ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ
لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوہا فخرصناہا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا حتی نرجع
الیک ان شاء اللہ تعالی وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیہا احد فمن کان لہ بعیر
فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طی ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی
القری فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ
اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک میں پس آئے ہم وادی قری میں کہ ایک موضع ہے کہ اوسمیں اور مدینہ میں تین روز
کی مسافت ہے جانب شام کی گذرے ہم ایک باغچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکی درختوں کی میوہ کو کہ کس قدر ہے پس اندازہ کیا ہم نے اوسکو
یعنی مختلف جیسا کہ کسی کی قیاس میں آیا اور اندازہ کیا اوسکا آنحضرت نے دس وسق ف وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑھی تین سیر کی ہے ترجمہ
اور فرمایا حضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اسکی وسقوں کی جس وقت کہ وزن کری تو اوسکو یہانتک کہ پھر کر آویں ہم طرف تیری اس سفر سے اگر چاہے اللہ تعالی
اور چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک میں پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تمپر آج کی رات باد سخت پس نہ کھڑا ہو اوسمیں کوئی یعنی اپنی جگہ سے ایسی کہ ضرر پہونچیگا
اوسکو پس جو شخص کہ ہووے واسطے اوسکی اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندھے پاؤں اوسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اوٹھا لیا اوسکو ہوا نے یہانتک کہ
پھینک دیا اوسکو بیچ دونوں پہاڑوں طی کی ف ع طی باپ ہے قبیلہ کا دیار میں سے اور حاتم طائی کی ہی اوسکی دیار میں سے ترجمہ پھر متوجہ ہوئے ہم یعنی
طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئے ہم وادی قری میں پس پوچھا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوسکی باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ پہونچا دس وسق
کو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع اسمیں تین معجزی ہوئی حضرت کے ایک تو میوہ کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پھینک دیا اور شاید کہ
ہوئے یہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنی نبوت کے بعضی اہل نفاق کی لیے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کی ﴿وعن﴾ ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہم ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا رأیتم

رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْہَا قَالَ فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ وَاَخَاہُ رَبِیْعَۃَ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَخَرَجْتُ
مِنْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوذر سے کہا اونہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر کو کہ نام ہی شہر کا اور مصر
ایک زمین ہی کہ نام رکہا جاتا ہے اوسمین قیراط ف ع یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریوں کی زبان پر معاملات مین بہت جاری رہتا ہے بسبب شدت نگی کی اونکی
معاملات مین اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کے پس منافی نہین ہی اسکی مشارکت غیر اونکی بیچ ذکر کرنی قیراط کی اور معنی حدیث کے یہہ ہین کہ اوس قوم
کی مزاج مین قسادت اور خست ہے اور یہان سے معلوم ہوتا کہ اہل کرم کی زبان پر چاہیے کہ ایک کرشمیر اور سیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہی بلاد مختلفہ
مین چوبیسوان حصہ دینار کا ہی اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا ہی باوجود اسی دنی ہونی اونکی وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق رعایت کے نیکی اور
جہت سے کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا پس جسوقت کہ فتح کروگے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والون پر یعنی ساتہ درگذر اور معاف کرنیکی اوس چیز سے کہ بری جانو اور
نہ باعث ہون تمکو بری افعال و اقوال اونکی اونکی برائی پہونچانی پر اسلیے کہ اہل مصر کی لیے ذمہ ہی یعنی امان و حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کے اسلیے کہ
اونکی ماریہ قبطیہ اونہین میں کے قوم میں سے تہین اور اونکی لیے قرابت ہے جانب ہاجرہ اسمعیل کی مان کی بھی اسلیے کہ وہ بھی اونہین میں سے تہین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی
سسرال کا ہی ف ع حرف او شک کے لیے ہی پس بنا بر اس روایت کے مصاہرت مخصوص ساتہ ماریہ کی ہی اور نسبت ساتہ ہاجرہ کے بعد ازان ذکر کیا آنحضرت نے حال اونکی خست کا
کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتی اور جہگڑتی ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکہو تم دو شخصونکو کہ جہگڑتی ہین ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر سے ف ع ظاہر
مطابق تراجم کی یہہ تہا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابوذر کو کیا بسبب کمال شفقت کے اوسپر اور احتمال ہی کہ خطاب عام ہو ترجمہ
کہا ابوذر نے پس دیکہا مین نے عبدالرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اوسکی بہائی ربیعہ کو کہ جہگڑتی تہی دونون بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا مین مصر سے نقل کی
یہہ مسلم نے ف ع اور یہہ واقع ہوا حضرت عثمان کی اخیر عہد مین پس ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہہ حادثہ درپیش آویگا مصر مین اور نکلینگے اوسکی
فتنے اور شرور بسبب بان کی مانند نکلنی مصریون کے عثمان کی قتل کی لیے اور پہر قتل کرنی اونکی محمد بن ابی بکر کو اسحال مین کہ وہ حاکم تہے اوسپر حضرت علی کی طرف
سے غرض کہ حضرت نے فرمایا جب جہگڑا ہونی لگی وہان تو تو احتراز کرنا اونکی مخالطت سے اور پرہیز کرنا اونکی مکانون سے سو ہی کیا اونہون نے وَعَنْ حُذَیْفَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اَصْحَابِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَہَا
حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَۃٌ مِنْہُمْ تَکْفِیْکَہُمُ الدُّبَیْلَۃُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ یَظْہَرُ فِیْ اَکْتَافِہِمْ حَتّٰی یَنْجُمَ فِیْ صُدُوْرِہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے حذیفہ سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیچ صحابیون میرے اور ایک روایت مین ہی بیچ میری امت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگی
بہشت مین اور نہ پاوینگی خوشبو اوسکی یہانتک کہ داخل ہووی اونٹ سوئی کی ناکی مین ف ع یہہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہے جیسا کہ قرآن مجید مین بہی ایسا ہی کہ کفار کے
حق مین ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقون پر کرسکتی ہین بلحاظ امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہین کر
سکتے مگر باعتبار ظاہر اور علی اصطلاح لغوی یعنی اونکی درمیان صحابہ کے ساتہ کہنی کلمہ شہادت کے حاصل یہہ کہ یہان اونکو صحابی مجاز کہا باعتبار ظاہر حال اور اختلاط اونکی صحابہ سے
اور اونکو ہم صحبت ہونی کے ساتھ آپ کے نہی امراد ہوتی ہین اور آنحضرت نے اپنی بعض خواص اور مقربون کو اوپر احوال اس فرقہ کی اطلاع دی تہی تا اونکی مکر و شر سے بچتے
رہین اور لیلۃ العقبہ مین وقت پہرنی آنحضرت کے غزوہ تبوک سے کہ گروہ اونکا بنسبت آنحضرت کے وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابون مین مذکور ہے اور ذکر کیا گیا ہے
حذیفہ سے کہ وہ چودہ تھے پہر دو نے توبہ کری تہی اور بارہ نفاق ہی پر مرے بموجب خبر مخبر صادق کی ترجمہ آٹہہ اون بارہ منافقون سے دفع کریگا اونکی
شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ ف ع دبیلہ ساتھ پیش دال مہملہ اور زبر باء موحدہ کی تصغیر دبل کی ہی ایک پہوڑا ہی پیدا ہوتا ہی آدمی کی پیٹ مین اور اکثر ہلاک کر دیتا ہی
اور قاموس مین دبل بمعنی طاعون کی کہا اور بعضی حادثہ اور سختی کی بہی آیا ہی ترجمہ شعلہ ہی آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی مونڈہون مین ف ع یہہ تفسیر دبیلہ کی

اور ظاہر یہی ہے کہ یہ کلام حذیفہ کا ہے گویا مراد و رم حارہ ترجمہ یہا تک تمودار ہوگا اثر اوس حرارت کا اونکی سینوں مین نقل کی یہ علم ابی شیخ یعنی ابونعیم
مین روایت کیا گیا ہے حذیفہ کہ آنحضرت نے معلوم کروا دیا تھا مجکو اونکی تین اور وہ ہلاک ہوئی اوسیطرح کہ جیسی خبر دی تہی حضرت نے و سنذکر حدیث
سهل بن سعد لاعطين هذه الراية غدا في باب مناقب علي رضي الله عنه وحديث جابر من يصعد الثنية في باب جامع
المناقب ان شاء الله تعالى اور ذکر کینگی ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سلا وسکا یہی لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علی رضی کی اور حدیث جابر کے
کہ سرا وسکا یہی من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثاني** فصل دوسری عن ابي موسى قال خرج
ابو طالب الى الشام وخرج معه النبي صلى الله عليه وسلم في اشياخ من قريش فلما اشرفوا على الراهب هبطوا فحلوا رحالهم
فخرج اليهم الراهب وكانوا قبل ذلك يمرون به فلا يخرج اليهم قال فهم يحلون رحالهم فجعل يتخللهم الراهب حتى جاء فاخذ
بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هذا سيد العالمين هذا رسول رب العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين فقال له اشياخ من
قريش ما علمك فقال انكم حين اشرفتم من العقبة لم يبق شجر ولا حجر الا خر ساجدا ولا يسجدان الا لنبي
واني اعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما فلما اتاهم به وكان في رعية
الابل فقال ارسلوا اليه فاقبل وعليه غمامة تظله فلما دنا من القوم وجدهم قد سبقوه الى فيء شجرة فلما جلس مال
فيء الشجرة عليه فقال انظروا الى فيء الشجرة مال عليه فقال انشدكم الله ايكم وليه قالوا ابو طالب
فلم يزل يناشده حتى رده ابو طالب وبعث معه ابو بكر بلالا وزوده الراهب من الكعك والزيت رواه الترمذي
روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہ کہا نکلی ابو طالب چچا آنحضرت کے طرف شام کی یعنی تجارت کے لیے جیسکہ عادت اہل مکہ کی تہی اور نکلی ساتہ اوسکی پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم بیچ شیخوں قریش کی یعنی چند اشخاص سردار بڈہی قریش کی ہمراہ تہی اور آنحضرت اوسوقت مین بارہ برس کے تہی پس جبکہ اوپر ہوئی راہب کے یعنی
زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا تہا اوتری یعنی اوسکی موضع مین کہ نام اوسکا بصرہ تہا بلاد شام سے پس کہولی کجاوے اپنے باہر نکلا طرف اونکے راہب یعنی
ملاقات کی لیے اونکی یعنی لوگ قریش وغیرہ مین سے پہلے اس سے کہ بارہا سفر کرتی گذرتی اوسکی مکان پر سے نہ نکلتا وہ طرف اونکے کہا راوی نے پس وہ کہولتی
کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈہونڈتا پہرتا تہا درمیان اونکی راہب یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ سردار عالمین کا ہے یہ رسول رب العالمین کا
یعنی طرف عالمین کی بہیجا ہے اوسکو اللہ تعالی نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگوں کی لیے پس کہا راہب کو بعضی شیخوں نے قریش مین سے کہاں سے جانتا ہے تو
حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑوں کی ہے باقی نہ رہا کوئی درخت اور پتہر مگر گر اسجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ
کرتا ہے پتہر اور درخت کسی کو مگر پیغمبر کو اور تحقیق مین پہچانتا ہوں اوسکو بسبب مہر نبوت کے کہ واقع ہی اوسکی شانہ کے ہڈی کی نیچی مانند سیب کے اور لوگ روایتون
آیا ہے کہ وہ راہب اوٹہا اور آنحضرت کو گلی سے لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچہین کہ کسطرح سوتے ہیں اور کہاتی پیتی ہیں اور کیسے اخلاق رکہتی ہیں وغیر ذلک اور
موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب مین تہا تمام جمع پہر گیا راہب یعنی اپنی مکان مین اور تیار کیا قافلہ کی لیے طعام پس جبکہ لایا طعام راہب اونکے پاس اور تہی آنحضرت بیچ چرانے اونٹوں کے
پس کہا راہب نے قریش کو کہ بہیجو کسیکو اونکی پاس کہ بلا لاوے اونکو پس تشریف لائے حضرت یعنی بعد بہیجنے کسیکی یا پہلے اونکی اسحال مین کہ حضرت پر ایک ابر تہا
سایہ کیے ہوئی پس جبکہ نزدیک ہوئے آنحضرت قوم کے پایا قوم کو کہ سبقت کی تہی اونہوں نے طرف سایہ درخت کے یعنی پہلے ہی درخت کے سایہ مین ہو بیٹہی تہی پس جبکہ بیٹہی
آنحضرت جہک آیا سایہ درخت کا حضرت پر یعنی ع اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تہا لیکن واسطے اعزاز و اظہار اونکی مجلس مین سایہ درخت کا بہی ڈہل آیا تہا اور گویا ابر رہا ہوا
جبکہ آیا ہو سایہ درخت کا اظہار معجزہ کی لیے اور سایہ بیچ کا ظاہر کرنے مبارک قسم معجزات تہا لیکن کہتی ہیں کہ ہمیشہ تہا بلکہ کبہی کبہی ہوتا تہا وقت حاجت کی ترجمہ پس کہا راہب نے کہ دیکہو طرف

ہا یہ درخت کی کہ جہک آیا ہی اوپر ف ع یعنی اگرچہ بہنی ہو تم سایہ آسمان کو تو دیکہتی سایہ کو تو دیکہو لیکن اللہ سبحانہ نی اونکو ل کا اظہار کیا تہا ان کیلئے اونکو
ایسا دیکہنا گویا کہ آدمی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی وترىهم ينظرون اليك وهم لا يبصرون پس کہا راہب نی قسم دیتا ہوں میں تمکو اوس کی تم اوسکی ہو کون ہم میں سے اوسکا
یعنی قریب اور متولی ہوا اوسکا کہا لوگوں نی ابوطالب پس ہمیشہ یعنی بڑی دیر تک راہب قسم دیتا ابوطالب کو کہ پہیر دو محمد کو مکہ کیطرف یہانتک کہ پہیر دیا اور بہیجا ابوطالب
نی آنحضرت کو مکہ میں ف ع آیا ہی کہ ہر ڈرتا تہا کہ مبادا اونکو روم میں لیجاویں اور وہ درپی اونکی قتل کی ہوں اور ترمذی اور حاکم لائی ہیں کہ اس سفر میں سات آدمی
روم کی آنحضرت کو ڈھونڈہتی پہرتی تہی اور درپی اونکی قتل کی تہی پس پاس آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہ کہا اونہوں نی یہ پیغمبر اس مہینی میں باہر
نکلنی والا ہی پس کوئی راہ نہ رہی کہ لوگوں کو وہاں نہ بہیجا اونہوں نی تاکہ وہ آویں تو مار ڈالیں بحیرا نی کہا خبر دو تم مجکو کہ اگر چاہا ہو خدا نی ایک امر کو کہ
مقدر کری تو کوئی شخص اوسکو تغیر دیسکتا ہی کہا اونہوں نی نہیں پس کہا راہب نی تو بیعت کرو اوس سے اور محنت کرو ساتہ اوسکی یعنی وہ نبی ہونی والا ہی ہرگز تم
تم ہرگز اوسکو ضرر نہیں پہونچا سکتی کی تابعداری اوسکی اختیار کرو اور اس خیال خام سی باز آؤ ترجمہ اور جب ابوطالب نی آنحضرت کو مکی کی طرف پہیرا تو بہیجا ساتہ
آنحضرت کی ابوبکر نی بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا اونکی راہب نی کعک اور روغن زیت سی نقل کی ترمذی نی ف ع کعک ٹکی روٹی کذا فی الازہار اور کہا ایک شارح
نی کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور یہ روغن زیتون لاون اوسکا تہا اور کہا جزری نی کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی اور رجال اسکی رجال صحیح ہیں یا ایک اون میں سے
سی ہیں لیکن ذکر ابوبکر اور بلال کا اوسمیں غیر محفوظ ہی اتنا قصہ کسی راوی کی وہم سی نقل ہوگیا ہی اسلیے سن شریف آنحضرت کا اون ایام میں بارہ برس کا تہا اور
ابوبکر حضرت سے دو یا اڑہائی برس چہوٹی تہی اور بلال تو اون دنوں میں شاید پیدا بہی نہوئی ہونگی تہی پس یہ کہنا کہ ابوبکر نی بلال کو ساتہ کر دیا ہی نہیں آتا اور اسی
ذہبی نی اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور بعضوں نی بطلان اوسکا کیا ہی اور حافظ ابن حجر نی کہا کہ اس حدیث کی رجال ثقات ہیں اور منکر نہیں ہی اوس میں مگر
یہ لفظ یعنی بہیجنا ابوبکر کا بلال کو انتہی پس تحقیق یہ ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہی سوا جملہ مذکور کی کہ وہم راوی سی نقل ہوگیا ہی **وعن** علي بن ابي طالب
قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمكة فخرجنا في بعض نواحيها فما استقبله جبل ولا شجر الا وهو يقول السلام عليك
يا رسول الله رواه الترمذي والدارمي اور روایت ہی علی رضی سے کہ کہا تہا میں ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ میں پس نکلی ہم بیچ بعضی گرد نواح مکہ کی پس سامنی
آیا حضرت کی کوئی پہاڑ یعنی پتہر جیسکہ ایک روایت میں ہی اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی ترمذی اور دارمی نی ف
ع ظاہر یہ ہی کہ علی رضی سنتی تہی اوسکو پس حدیث معجزہ ہی نبی کی لیے اور کرامت ولی کی لیے اور احتمال ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت کی خبر دینی سی معلوم
ہوا ہو **وعن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بالبراق ليلة اسري به ملجما مسرجا فاستصعب عليه فقال
له جبريل ابمحمد تفعل هذا فما ركبك احد اكرم على الله منه قال فارفض عرقا رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی براق شب معراج میں لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نی آنحضرت پر یعنی
رام نہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اوسکا بسبب سرکشی اوسکی پس کہا اوسکو جبرئیل نی آیا ساتہ محمد کی کرتا ہی تو یہ سرکشی یعنی اور نہیں کی تو نی ایسا غیر
اونکی یا اگرچہ کی تو نی ساتہ تمام انبیا کی ایسی چاہیے کرنی پس نہیں سوار ہوا تجپر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اللہ کی نزدیک انسی ف ع اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی
کہ اوس براق پر اور انبیا بہی سوار ہوتی تہی اور باب المعراج میں تحقیق اسکی گذر چکی ہی ترجمہ کہا راوی نی پس پسینہ پسینہ ہوگیا براق او ہی لگا اوس سی پسینہ
نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع آیا ہی کہ وہ اوچہلتا تہا مارے خوشی کی کہ حضرت مجپر سوار ہونگی اور جبرئیل نی گمان کیا کہ یہ از راہ شوخی
کی اوچہلتا ہی پس اونکی اس گمان سی پہاری شرم کی وہ پسینہ پسینہ ہوگیا **وعن** بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما انتهينا
الى بيت المقدس قال جبريل باصبعه فخرق بها الحجر فشد به البراق رواه الترمذي اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہنچے ہم طرف بیت المقدس کی اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کی پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کی پتھر میں پس باندھا جبرئیل نے
یا آنحضرت نے ساتھ اوس پتھر کی براق کو نقل کی ترمذی نے ف ع باب المعراج میں حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اوس حلقہ سے باندھا کہ جس سے تمام انبیا
باندھتے تھے پس ہمیں اور اوسمیں تطبیق یوں ہے جاوے کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہ ہو کہ تھا اوسمیں حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہو گا پس کھول دیا اوسکو جبرئیل ع نے

وعن يعلى بن مرة الثقفي قال ثلاثة اشياء رأيتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا نحن نسير معه اذ مررنا ببعير يسنى عليه فلما
رآه البعير جرجر فوضع جرانه فوقف عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال اين صاحب هذا البعير فجاءه فقال بعنيه فقال بل نهبه
لك يا رسول الله وانه لاهل بيت ما لهم معيشة غيره فقال اما اذ ذكرت هذا من امره فانه شكى كثرة العمل وقلة العلف فاحسنوا
اليه ثم سرنا حتى نزلنا منزلا فنام النبي صلى الله عليه وسلم فجاءت شجرة تشق الارض حتى غشيته ثم رجعت الى مكانها فلما استيقظ
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت له ذلك فقال هي شجرة استأذنت ربها في ان تسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاذن لها ثم قال سرنا فمررنا بماء فاتته امرأة بابن لها به جنة فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم بمنخره فقال اخرج فاني محمد رسول الله ثم سرنا
فلما رجعنا مررنا بذلك الماء فسألها عن الصبي فقالت والذي بعثك بالحق ما رأينا منه ريبا بعدك رواه في شرح السنة

اور روایت ہے یعلی بن مرہ ثقفی سے کہ کہا تین چیزیں یعنی معجزات ہیں کہ دیکھیں میں نے آنحضرت سے یعنی ایک سفر میں اوس وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے ناگہاں
گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا جاتا تھا اوس پر پس جب دیکھا آنحضرت کو اوس اونٹ نے تو آواز کی پھر رکھدی اپنی گردن یعنی زمین پر پس ٹھہر گئے آنحضرت اوسکے
پاس اور فرمایا کہ کہاں ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اوسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تو میرے ہاتھ اس اونٹ کو پس کہا اوسنے کہ میں نہیں
بیچتا بلکہ بخشتا ہوں اوسکو واسطے آپکے یا رسول اللہ یعنی اسلیے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپکی تعظیم کی اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والونکا ہے کہ نہیں واسطے انکے
معیشت سوا اسکے ف ع مراد رکھتا تھا گھر والوں سے اپنے تئیں اور اپنے عیال کو ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اب جسوقت کہ ذکر کیا تو نے یہ حال اوسکا یعنی اس جان
کہ میں نہیں چاہتا تھا مول لینا اوسکا مگر اسلیے کہ خلاصی پاوے یعنی لیے نہ اور کسی غرض کے لیے اسلیے کہ تحقیق اسنے گلہ کیا تھا بہت سے کام کا اور کم دینے چارہ کا اس جگہ
یہ ہوا کہ بیچنا نہیں ہے تو تو پس بھلائی کرو اوس سے ف ع یعنی ساتھ دینے دانہ چارہ کی اور کم لینے کام کی باوجود جائز ہونے بہت دینے چارہ کی اور بہت لینے کام کے
اور قلت ان دونوں کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بھی کم لے اسلیے کہ ظلم یہ ہے کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے ترجمہ پھر چلے ہم یہانتک کہ اوترے ہم ایک منزل میں
پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ ڈھانک لیا اوسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پھر گیا وہ درخت طرف جگہ اپنی کی
پس جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا میں نے آنحضرت سے آنا اور پھر جانا اوس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تھا اسنے اپنے
پروردگار سے اسمیں کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم کو پس اذن دیا خدا تعالی نے اوسکو یعنی پس آیا سلام کے لیے کہا یعلی راوی نے پھر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی پر یعنی
موضع پانی پر کہ اوسمیں لوگ رہتے تھے پس لائی آنحضرت کی پاس ایک عورت اپنے لڑکے کو کہ اوسکو جنون تھا پس پکڑی آنحضرت نے ناک اوسکی پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی جن کو
یا شیطان کو کہ اوسمیں تھا کہ باہر نکل پس تحقیق میں محمد ہوں رسول خدا کا پھر چلے ہم پس جبکہ پھرے ہم گذرے ہم اوسی پانی پر پس پوچھا آنحضرت نے اوس عورت سے
حال اوس لڑکے کا کہ دیوانہ ہو گیا تھا پس کہا اوس عورت نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کے نہیں دیکھی ہمنے اوس لڑکے سے کوئی چیز کہ مکروہ کہے ہم
اوسکو بعد جانے آپکے کے یا بعد دعا کرنے آپکی کی نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں ف ع

وعن ابن عباس قال ان امرأة جاءت بابن لها الى النبي
صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابني به جنون وانه ليأخذه عند غدائنا وعشائنا فمسح رسول الله صلى الله عليه وسلم
صدره ودعا فثع ثعة وخرج من جوفه مثل الجرو الاسود يسعى رواه الدارمي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنی بیٹی کو آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہی اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہی اوسکو وقت سامنی آنی طعام صبح وشام کی یا وقت کہانی طعام
صبح وشام کی اور ایک شارح نی کہا صبح وشام پس پہیرا ہاتھ آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی اور نکلا اوسکی پیٹ سے انڈ کالی
بلی کتی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہ دارمی نی وعن انس قال جاء جبريل الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس حزينا قد تخضب بالدم
من فعل اهل مكة فقال يا رسول الله هل تحب ان نريك آية قال نعم فنظر الى شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت فقامت
بين يديه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي حسبي رواه الدارمي
اور روایت ہی انس سی کہ کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹھی ہوئی تھی غمگین اس حال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہی تہی آنحضرت صلعم خون کی سبب کردار
اہل مکہ کی یعنی مارا و پیسا کی کفار کی روز احد کی ہی کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اوس سی حضرت خون آلود ہو رہی تہی ترجمہ پس
کہا جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکھلاؤں ہم تمکو ایک معجزہ و نشان یعنی تمہارا کہ نشانی ہی تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ یہ محنت سبب
زیادتی عطا اور قرب حضرت الٰہی کی ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں کہا اوس پس دیکھا جبرئیل نی طرف ایک درخت کی جو پیچھی انکی تہی پس کہا کہ بلاؤ تم اوسکو پس بلایا آنحضرت نے اوسکو پس آیا اور کھڑا رہا
روبرو حضرت کے یعنی تا ایستادہ ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پہر جاوے پس حکم کیا اوسکو پس پہر گیا پس فرمایا رسول خدا نے کفایت ہی مجھکو کفایت ہی مجھکو نقل کی یہ دارمی نی فرفع حرج یعنی تسلی
اور دفع غم و رنج کو یہ بزرگی معجزی پر موقوف نہی اور یہ دلیل ہی اوپر ظہور خارق عادت کا موثر ہونیکی حصول یقین اور دفع غم و حزن کو اور دل ہی اوپر کہ جسکو تقرب اور حضور درگاہ حقیقی ہو اگرچہ غم
و حزن دشمنوں کی ہاتھ سی پہنچے تو صبر کرنا چاہیے اور اجر لینا ... وعن ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاقبل اعرابي
فلما دنا قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله قال ومن
يشهد على ما تقول قال هذه السلمة فدعاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بشاطئ الوادي فاقبلت تخد الارض حتى قامت
بين يديه فاستشهدها ثلاثا فشهدت ثلاثا انه كما قال ثم رجعت الى منبتها رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم ساتھ
آنحضرت کی ایک سفر میں یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوا
اللہ کی کہ اکیلا ہی نہیں کوئی شریک واسطی اوسکی اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر اوس چیز کی کہ کہتی ہو
تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اوسکو حضرت نے
اس حال میں کہ آنحضرت نالہ کی کنارے پر ٹھہری ہوئی تہی پس آیا وہ درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کے پس گواہی طلب کی
اوس سی حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع میں اسیطرح ہی کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہیں پہر پہر گیا طرف جگہ
اگنی اپنی کی یعنی جہان سی آیا تہا پہر وہیں چلا گیا نقل کی یہ دارمی نی وعن ابن عباس قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بما اعرف انك نبي قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة يشهد اني رسول الله
فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبي صلى الله
عليه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سی جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو
اس کھجور کی درخت میں سی اس حال میں کہ گواہی دی کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اوسکو آنحضرت نے پس اوترنی لگا وہ خوشہ کھجور سی یہانتک کہ گرا وہ زمین
پر طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پہر فرمایا حضرت نی پہر جا پس چلا گیا وہ جہان سی آیا تہا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کہا

وعن ابی هریرة قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منها شاة فطلبه الراعی حتی انتزعها منه قال فصعد الذئب علی تل فاقعی و استثفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیه الله عز وجل انتزعته منی فقال الرجل تالله ان رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من هذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وبما هو کائن بعدکم قال فکان الرجل یهودیا فجاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره واسلم فصدقه النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال النبی صلی الله علیه وسلم انها امارات بین یدی الساعة قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی تحدثه نعلاه وسوطه بما احدث اهله بعده ترجمہ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریوں کی کہ چرواہا اوسکا ساتھ اوسکے تھا پس لی بھیڑیے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس پیچھے ہوا اوس بھیڑیے کو چرواہے نے یہانتک کہ چھڑا لیا اوس بکری کو بھیڑیے کے منہ سے کہا ابوہریرہ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا بطور بیٹھنے بھیڑیے کی کہ کولے زمین پر رکھتا ہے اور پانوں کھڑے اور داخل کی دم درمیان دونوں پانوں اپنے کے اور کہا بھیڑیے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کی کہ دیا مجھکو وہ رزق اللہ تعالی نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر چھڑا لیا تو نے مجھسے پس کہا اوس شخص نے یعنی چرواہے نے ف ع نام اوسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التوربشتی ترجمہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے عجوبہ مانند عجوبہ آج کے دن کی کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کے دن کی پس کہا بھیڑیے نے عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کے درختوں کے کہ واقع ہے درمیان دو سنگستان کی ف ع یعنی مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرت ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید ر کی تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرہ زمین کا پتھروں والی درمیان دو پہاڑوں کی پہاڑوں مدینہ کی سے ترجمہ خبریں پہنچاتا ہے تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئی اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہے بعد تمہارے ف ع یعنی جو کہ پہلے تمہارے گذر گئی ہیں انکی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہونگی دنیا میں انکی اور احوال عقبی کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہ نے پس تھا وہ شخص چرواہا قوم یہود سے ف ع اسمیں رد اوسپر کہ جو بعضوں نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلیے کہ خزاعہ میں نہیں ہوئے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور خبر دی انکو یعنی بھیڑیے کی قصے کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت اور مانند اسکی علامتیں ہیں پہلے قیامت کی تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنے گہر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنے گہر کو یہانتک کہ خبر دے اوسکو پاپوش اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکے گہر والوں نے پیچھے اوسکے نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں وعن ابی العلاء عن سمرة بن جندب قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم نتداول من قصعة من غدوة حتی اللیل یقوم عشرة ویقعد عشرة قلنا فمما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ههنا واشار بیده الی السماء رواه الترمذی والدارمی ترجمہ اور روایت ہے ابی العلاء تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ آنحضرت صلعم کی نوبت نوبت کہاتے تھے یعنی وقت لیتے تھے ایک بڑے پیالہ میں سے صبح سے رات تک یعنی تمام روز اوٹھتے دس آدمی اور بیٹھتے دس کہا انکو کہا ابی نے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اوسکی یعنی کاہے سے اور کہانے سے زیادہ ہو جاتا تھا طعام کہا سمرہ نے کس چیز سے کرتا ہے تو تعجب ف ع یہ خطاب ابو العلاء کو کیا یعنی منجملہ کہنے والوں میں سے ابی کہ وہ ساتھ تابعین میں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی تعجب تو اے مخاطب ترجمہ نہ تھا مدد کیا جاتا مگر یہاں سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کی طرف آسمان کی نقل کی ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی نہیں بڑھتا تھا وہ طعام مگر عالم بالا کے سبب سے نے برکت کی آنی اور اس میں اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالی کی وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر ہے اور یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابی لیکن یہ احتمال نہایت بعید غریب ہے وعن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج یوم بدر فی ثلاثمائة وخمسة عشر قال اللهم انهم حفاة فاحملهم اللهم انهم عراة فاکسهم اللهم انهم جیاع فاشبعهم ففتح الله له فانقلبوا وما منهم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا

رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی دن غزوہ بدر کی تین سو پندرہ آدمیون مین جیسا مشہور ہی کہ گنتی تین شہرانی ہین کہ تیرہ مہاجرین مین سی تہی اور دو سو چہتیس انصار مین سی پہر دعا کی آنحضرت نی خداوندا یعنی صحابہ ننگی پانون ہین پس سواری دی تو انکو یا الٰہی تحقیق یہ ننگی بدن ہین کہ سوای تہبند کی کچھ نہین رکہتی پس لباس دی تو اونکو یا الٰہی تحقیق یہ بہوکی ہین پس سیر کر تو اونکو یعنی ظاہر و باطن مین تا قوت پاوین طاعت کی پس فتح دی اللہ تعالی واسطی آنحضرت کی یعنی مشرکین مکہ پر یہانتک کہ قتل کی گئی اونمین سی ستر اور بندی ہوئی ستر پس پہر صحابہ فتح بدر سی اس حال مین کہ نہین تہا اونمین سی کوئی شخص مگر حال یہ تہا کہ پہر ا ساتہ ایک اونٹ کی اور دو اونٹ کی اور کپڑی پہنی اور سیر ہوئی نقل کی یہ ابو داؤد نی فتح بسبب پانی لگنی اونٹون اور کہانون اور کپڑون کی غنیمت مین مشرکون سی اور سب دعائین آنحضرت کی مستجاب ہوئین اور اس سی معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سی ہی خصوصا اینی ستر خصوصیات اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تہا جیسکہ حدیث مین آیا ہی ان النصر مع الصبر علی ما تکرہ فیہ خیر کثیر پہر یہ تو نتیجہ دنیا مین ہی اور آخرت کا کیا کہنا ہی والآخرۃ خیر وابقی

وعن ابن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم منصورون ومصیبون ومفتوح لکم فمن ادرک ذلک منکم فلیتق اللہ ولیامر بالمعروف ولینہ عن المنکر رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن مسعود سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی تحقیق تم مدد کیی جاؤگی یعنی دشمنو پر اور پاؤگی یعنی غنیمت اور فتح کیی جاوینگی تمہاری لیی یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہی صحابہ کو ساتہ اوس چیز کی کہ زمانہ آیندہ مین واقع ہوگی پس جو شخص کہ پاوی یعنی جو کچہ کہ ذکر کیا گیا تم مین سی پس چاہیی کہ ڈری اللہ سی یعنی تمام امور اپنی مین تاکہ ہو کامل اور چاہیی کہ حکم کری ساتہ بہلائی کی اور منع کری بری بات سی نقل کی یہ ابو داؤد نی فتح یعنی راہ اعتدال پر چلی اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانی مین نہ پڑی اور یہ اشارہ ہی اس آیت پر الذین ان مکنّٰہم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر الخ

وعن جابر ان یہودیۃ من اہل خیبر سمّت شاۃ مصلیۃ ثم اہدتہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذراع فاکل منہا واکل رہط من اصحابہ معہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفعوا ایدیکم وارسل الی الیہودیۃ فدعاہا فقال سممت ہذہ الشاۃ فقالت من اخبرک قال اخبرتنی ہذہ فی یدی للذراع قالت نعم قلت ان کان نبیا فلن تضرہ وان لم یکن نبیا استرحنا منہ فعفا عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعاقبہا وتوفی اصحابہ الذین اکلوا من الشاۃ واحتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کاہلہ من اجل الذی اکل من الشاۃ حجمہ ابو ہند بالقرن والشفرۃ وہو مولی لبنی بیاضۃ من الانصار رواہ ابو داؤد والدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ نی اہل خیبر مین سی زہر ملایا بکری بہنی ہوئی مین پہر تحفہ لائی اوسکو واسطی آنحضرت کی فق نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تہا بیوی سلام بن مشکم کی آیا ہی کہ اوس عورت نی پوچہا کہ آنحضرت بکری مین سی کس جگہ کی گوشت کو پسند رکہتی ہین لوگون نی کہا کہ دست کی گوشت کو پس ایک بکری کا بچہ رکہتی تہی اوسکو ذبح کیا اور اوسکی بیان زہر ملایا کہ اوسی وقت ہلاک کر دی اور دست اوسکا مین بہت ملایا اور کہا سا آنحضرت کی اور جو بکری کہ حاضر تہی پس لیا آنحضرت نی دست اور کہایا اوسمین سی اور کہایا ایک جماعت نی آنحضرت کی یارون مین سی ساتہ حضرت کی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ اوٹہاؤ ہاتہ اپنی یعنی روکو ہاتہ اور نہ کہاؤ اور بہیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کی پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نی کہ زہر ملایا ہی تو نی اس بکری مین پس کہا یہودیہ نی کہ کسنی خبر دی تمکو یعنی اللہ نی یا کسی مخلوق نی فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دی مجکو اسنی کہ میری ہاتہ مین ہی فرمایا اشارہ کر کر طرف دست کی کہا یہودیہ نی کہ ہان زہر ملایا ہی مین نی مین کہ کہا مین نی اگر ہی محمد نبی تو ہرگز نہین ضرر کریگی یہ بکری زہر آلودہ شام لیسبب کہ زہر ایسا مین ایسا تاثیر نہین کرتا ہی کہ مار ڈالی یا یہ سبب اسکی کہ ہو سکتا آنحضرت کی پہلی تمام کرنی دعوت اور کامل کرنی دین کی توقع ہمین تہی اور خیال اول ہی جلدی ان کرتا ہی ہیچ گنتی ہین کہ وفات آنحضرت کی سبب تاثیر

اوس زہر کی ہوئی کہ خیبر میں کہایا تہا لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ یہنی کہا آنحضرت صلعم نے کہ آپکو یہ تاثیر کرتا ہی یہ زہر کو دیا تہا جبہین فرمایا نہیں پہونچتا مجکو مگر جو کچہ کہ مقدر ہی اور چاہا ہی خدا نے انتہی ترجمہ اور اگر نہیں ہی پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم اور خلاص ہوگی اوس سی پس درگذر کیا اوس عورت سی آنحضرت صلعم نی اور نہ سزا دی اوسکو فقط اور بعضون نی کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہین کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی میں لایا ہی بعد کہنی اوسکی کہ قول یہ الفاظ وانکشف لی کانو بار زحت الناس منک قد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہا طیبی نے کہ اسمین اختلاف ہی اسلیے کہ ایک روایت میں آیا ہی کہ حضرت نے حکم فرمایا اوسکی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثون میں یہ ہی کہ حضرت نے معاف کیا اوسکو ابتدا امر میں پس جبکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہانیوالون میں سی کہ حلق سی اوتارا تہا اوسکو حضرت نے حکم فرمایا اوس یہودیہ کی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی بدلی اوسکی انتہی ترجمہ اور مری وہ اصحاب آنحضرت کی کہ کہایا تہا اونہون نی اوس بکری میں سی یعنی بعض اون میں سی مراد وہ بشر ہین اور پچہنی لگائی آنحضرت نی درمیان مونڈہون آپکی بسبب اوس گوشت کہ کہایا بکری زہر آلودہ میں سی پچہنی لگائی اونکی ابو ہند نی کہ نام اونکا یسار حجام تہا ساتہ سینگ کی اور چہری چوڑی کی اور وہ ابو ہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار میں سی نقل کی یہ ابو داود نی

وعن سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي طَلَعْتُ عَلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ أَبِيهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمُ اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هَذَا الشِّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسِسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَسِسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا تحقیق صحابہ چلی ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونی کی طرف حنین کی پس بہت دراز کیا چلنا یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑہا تہا اوپر پہاڑ ایسی اور ایسی کی پس ناگہان دیکہا میں نی ہوازن کو کہ بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنی کی فی الفور یعنی سب آئی ہین یہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حق میں کہ سب آئی ہین اور کوئی پیچہی نہ رہجاوی اور اصل اسکی یہ ہی کہ ایک قوم عرب میں سی ایک جگہ سی اوٹہکر کہڑی ہوتی تہی اور کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اونکی نہ تہی اونکی باپ کی تہو اور حقانی کہا کہ علی یہان بمعنی مع کی ہی اور یہ ضرب المثل ہی عرب میں سبب اسکا یہ تہا کہ ایک قوم کو عرب میں سی پیش آیا اوٹہ کہڑی ہونا اپنی موضع سی پس کوچ کیا اونہون نی اور چہوڑا پیچہی اپنی کچہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لی لیا اونہون نی اوسکو بہی ساتہ اپنی پس کہا اوروں نی جاؤ علی بکرۃ ابیہم پس ہوگئی یہ مثل اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ نہو اونکی پاس اونٹ اور بکرہ کہتی ہین اونٹ جوان کو اور بعضون نی کہا کہ ایک شخص سبب اپنی اولاد کو اونٹ پر لی پہرتا تہا اوسپر یہ ضرب المثل ہوئی ست دیکہا میں نی ہوازن کو ساتہ عورتون اپنی کی اور جانورون اپنی کی کہ جمع ہوئی ہین طرف حنین کی پس مسکرائی آنحضرت یعنی از راہ تعجب کرنی کی قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہ غنیمت ہی مسلمانوں کی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص محافظت کری ہماری آج کی رات

انس بن ابی مرثد غنوی ہی نے کہیں محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنی گھوڑی پر پہر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اس پہاڑ کو
کہ پہاڑ یہاں سے یہانتک کہ ہوتو بیچ بلندی اوس پہاڑ کی پس جبکہ صبح کی نکلے آنحضرت طرف جگہ نماز اپنی کی یعنی جو جگہ کہ نماز کی لیے بنا رکہی تہی پس پڑہیں
آنحضرت نے دو رکعتیں یعنی سنت صبح کی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا معلوم کیا تمنے اپنی سوار کو ساتہ حس کے یعنی دیکہا تمنے اوسکو یا سنی آواز اوسکی پس کہا ایک شخص نے
یا رسول اللہ نہیں پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز میں دیکہنا کنارہ یوں ہی طرف اوس درہ پہاڑ یہانتک کہ جب پڑہ چکے حضرت نماز
فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا نگہبانی کرتا تہا پس شروع کیا ہمنے دیکہنا درمیان درختوں کی بیچ درہ پہاڑ پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کہڑا ہوا
روبرو پیغمبر خدا صلعم کی یعنی سوار یا اوتر کر پس کہا اوس سوار نے کہ تحقیق میں روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا میں اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کی جہان کہ حکم فرمایا تہا مجکو
پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں دونوں درہ پہاڑ میں یعنی دونوں راہوں اور جانب پہاڑ میں بخوف اسکی کہ ہوا وہیں کوئی چہپا ہوا پس نہ دیکہا
میں نے کسیکو پس فرمایا انس ابن مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اوترا تھا تو آج کی رات یعنی گھوڑے سے کہا اونہوں نے کہ نہیں اترا میں مگر نماز پڑہنے کی لیے یا استنجا کرنے کی لیے
فرمایا آنحضرت نے پس نہیں ہی تجہپر حرج اس میں کہ نکری تو بعد اس کی نفل کی یہ ابو داود نے روایت کیا ف ع یعنی کوئی عمل قسم نوافل وفضائل سی ایسی کہ عمل آج کی رات کا
کافی ہی اللہ کی نزدیک ثواب وفضیلت میں نہ حرج کی مراد عمل نوافل وخیرات ہیں نہ فرائض کیونکہ وہ نہیں ساقط ہوتی اور بعضوں نے کہا کہ مراد عمل سی ہیں
جہاد ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمرات فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ فیہن بالبرکۃ فضمہن ثم دعا لی فیہن
بالبرکۃ فقال خذہن فاجعلہن فی مزودک کلما اردت ان تاخذ منہ شیئا فادخل فیہ یدک فخذہ ولا تنثرہ نثرا فقد حملت من
ذلک التمر کذا وکذا من وسق فی سبیل اللہ فکنا نأکل منہ ونطعم وکان لا یفارق حقوی حتی کان یوم قتل عثمان فانہ انقطع رواہ
الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کئی ایک کہجوریں یعنی اکیس پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجی
انمیں ساتہ برکت کی یعنی مانگیے اللہ سی برکت ان میں واسطے میرے پس لیا آنحضرت نے اونکو یعنی ہاتہ میں یا رکہا ہاتہ اپنا اونپر پہر دعا کی آنحضرت نے میری لیے
اونمیں ساتہ برکت کی یعنی ساتہ برکت کی اونمیں اور کثرت خیر کی اونکی کہانے میں باوجود باقی رہنے اونکی کی فرمایا کہ لی انکو پس رکہ انکو اپنے توشہ دان میں جب
چاہی تو کہ لیوی تو اسمیں سی کچہ پس داخل کر توشہ دان میں ہاتہ اپنا پس لی کہجور اوسمیں سی اور نہ جہاڑ تو اوسکو جہاڑنا کر کہا ابوہریرہ نے پس تحقیق اوٹہالی
میں نے اون کہجوروں میں سی اتنی اور اتنی وسق راہ خدا میں پس تہے ہم یعنی میں اور یار میرے کہاتے اونمیں سی اور کہلاتے اور تہا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری
کمر سی یہانتک کہ ہوا اون شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان گرپڑا اور جاتا رہا ف ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ جب تفرقہ اور فساد پیدا
ہوتا ہی لوگوں میں تو برکت اوٹہ جاتی ہی آیا ہی کہ ابوہریرہ اوس روز کہتے تہی کہ لوگوں کو ایک غم ہی اور مجکو دو غم ایک غم جاتی رہنی اوس تہیلی کا اور
ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال تشاورت قریش لیلۃ بمکۃ فقال بعضہم اذا
اصبح فاثبتوہ بالوثاق یریدون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال بعضہم بل اقتلوہ وقال بعضہم بل اخرجوہ فاطلع اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی ذلک فبات علی علی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلک اللیلۃ وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی لحق بالغار وبات المشرکون یحرسون
علیا یحسبونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحوا ثاروا الیہ فلما راوا علیا رد اللہ مکرہم فقالوا این صاحبک ہذا قال لا ادری فاقتصوا اثرہ
فلما بلغوا الجبل اختلط علیہم فصعدوا فی الجبل فمروا بالغار فراوا علی بابہ نسج العنکبوت فقالوا لو دخل ہہنا لم یکن نسج العنکبوت علی بابہ فمکث
فیہ ثلث لیال رواہ احمد روایت ہی ابن عباس سی کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ میں یعنی دار الندوہ میں اور حاضر ہوا ساتہ اونکی شیطان بصورت
شیخ نجدی کی پس کہا بعضوں نے اون میں سی جب صبح ہو پس باندہو اوسکو ساتہ بند ہن کی یعنی قید کرو اوسکو مراد رکہتی تہی ساتہ دونوں ضمیروں کی آنحضرت کو اور کہا

اوکہا بعضی مشرکون نی بلکہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضون نی بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی بوطن ہانکدو اوسکو اور خبر دی اللہ تعالی نی اونکی بدخواہی کی اس آیت مین
وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ اور یہ ماجرا یون ہی کہ جب مشرکون نی سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اونکی تو دوڑی اور جمع ہوئی
دار الندوہ مین مشورہ کرنی کی لیی حضرتؐ کی امر مین پس آیا اونکی پاس ابلیس بصورۃ ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجد سی آیا ہون سنا مینی جمع ہونا تمہارا پس چاہا مینی
کہ حاضر ہون تمہاری پاس اور ہرگز نہ ہوگی تم مجھسی عقل و خیر سی مین پس کہا ابو البختری نی کہ میری رای یہ ہی کہ قید کرو اوسکو کوٹھری مین اور بند کرو سوراخ اوسکی
سوای ایک موکھی کی کہ ڈالدیا کرو اوسمین سی کھانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوی پس کہا اوس شیخ نی کہ یہ بری رای ہی آوینگی تمہاری پاس وہ لوگ کہ لڑینگی تمسی اوسکی قوم
مین سی اور چھڑا لیجاوینگی اوسکو تمہاری ہاتھ سی پھر کہا ہشام بن عمرو نی کہ رای میری یہ ہی کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سی پس نہین ضرر کریگا تمکو
جو کچھ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نی کہ یہ بھی بری رای ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سوای تمہاری اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی اور لڑیگا وہ تمسی ساتھ لیکر اونکو پھر کہا ابو جہل
نی کہ میری رای یون ہی کہ لو تم ہر قبیلہ مین سی ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تا مارین اوسکو سب یکبارگی پس پھیل جاوی خون اوسکا سب قبیلون مین یعنی
سبکی ذمہ خون اوسکا ثابت ہو پھر بنی ہاشم سب قبایل سی لڑ سکینگی ہی کی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگی پس جب طلب کرینگی دیت تو دینگی ہم دیت اوسکی پس
کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نی کہ سچ کہا اس جوان نی پس متفرق ہوئی لوگ اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹھہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نی اپنی پیغمبر کو اس مشورہ
پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہ خبر دی حضرتؐ کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سولاوین حضرت علی رض کو اپنی بچھونی پر اور نکلین ساتھ ابی بکر رض کی طرف غار کی ترجمہ پس رات
گذاری علی رض نی اوپر بچھونی نبی صلعم کی اوس رات اور نکلی پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتھ ابی بکر کی یہانتک کہ پہونچی غار ثور پر ف ع یعنی ہجرت کر کی پہاڑ ثور کی غار مین چھپ رہی اور
جب کہ حضرتؐ گھر سی نکلی ہین اور مشرک جو دروازی پر کھڑی تہی اونکی سامنی سی گذری ہین اور وہ مطلع ہوئی ہین اور حضرتؐ نی کام کیا ہی انسی قصہ عجیب اور معجزہ عجیبہ کہ شرح عوارف مین
ذکر کیا ہی مینی اوسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کی بہی تفصیل مذکور ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نی اس حال مین کہ نگہبانی کرتی تہی علی رض کی یعنی حضرت علی گھر مین تہی اور وہ پہرہ
دیتی تہی گمان کرتی تہی علی رض عنہ کو آنحضرتؐ ف ع یعنی گمان اونکو یہ تہا کہ آنحضرتؐ گھر مین سوتی ہین اور صلاح یہ ٹہیری تہی کہ رات کو اونکی نگہبانی کیجی اور صبح کو کام اونکا تمام
کیجی اور حالانکہ وہ علی رض تہی اور آنحضرتؐ اونکی سامنی سی باہر نکل گئی تہی ترجمہ پس جب صبح ہوئی تو حملہ کیا اونہون نی اوسپر یعنی اوس شخص پر جو کہ بستر پر تہا یعنی حضرت
علی پر گمان آنحضرتؐ کی پس جب کہ دیکھا علی رض کو یعنی جگہ حضرتؐ کی رد کی اللہ تعالی نی بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نی یعنی علی رض سی کہ کہان گیا یہ یار تیرا یعنی آنحضرتؐ
کہا علی رض نی کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچھی حضرتؐ کی نشان قدم پر یعنی کھوج مین لگی حضرت کی پس جب پہونچی مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑھ گئی وہ پہاڑ پر پس گذری غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرتؐ اوسمین ہین پس دیکھا اونہون نی غار کی دروازی پر جالا مکڑی کا ف
ع کہ بعد اندر جانی آنحضرتؐ کی اوس غار مین مکڑی نی جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہی اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتھ کی ترجمہ پس
کہا مشرکون نی اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹھہری آنحضرتؐ غار مین تین رات نقل کی ہی مینی ف ع داخل ہوئی آنحضرتؐ
غار مین تو بہیجی اللہ تعالی نی دو کبوتر پس انڈی دی اونہون نی دروازی کی نیچی کی جانب مین اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنی اوسپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک
چڑھی اوپر غار کی ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمون کی طرف تو دیکھ لیتی آنحضرتؐ اور ابو بکر کو پس ڈری ابو بکر رض آنحضرتؐ کی طرف سی پس فرمایا آنحضرتؐ نی کیا ہی گمان
تیرا ساتھ اون دو کی کہ اللہ تیسرا اونکا ہی پس اندھا کر دیا اونکو اللہ تعالی نی غار کی دیکھنی سی پس شروع کیا اونہون نی پہرنا گرد اوسکی پس نہ دیکھا اونہون نی حضرت کو
انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کی لکھا ہی کہ مراد صاحب سی ابو بکر صدیق رض ہین کہ ساتھ آنحضرتؐ کی نکلکر دونون صاحب
جبل ثور کی غار مین چھپی تہی اوس وقت کہ کفار نی قصد قتل کرنی آن سرور کا مصمم کیا تہا اور کہا ابو بکر نی آنحضرتؐ سی اوس غار مین جسوقت کہ کافر وہان پہونچی
کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سی اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکھ لیگا آنحضرتؐ نی فرمایا ما ظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہ سی ثابت ہوتا ہی کہ منکر

صدیق کا سبب انکار نص کی کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہ سے روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری وقت بلوغ اور عاقل ہونے میری دیندار تھی اور کوئی روز ایسا نہ گذرتا تھا کہ آنحضرتؐ ہماری پاس صبح وشام نہ آتی ہوں اور جب مسلمانوں کو کفار کی ایذا پہونچائی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دار ہجرت تمہارا مجکو دکھاو یا ہی کہ کھجوروں والا ہی درمیان دو سنگستان کی بعد اوسکی مسلمانوں نی مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بہی مدینہ کو پہری اور ابو بکر صدیقؓ نی بہی تیاری مدینہ جانیکی کی حضرتؐ نے فرمایا تامل کر ای ابی بکر امیدوار ہوں کہ مجکو بہی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس وقت سی ابو بکر نی ملازمت آنحضرتؐ کی علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینی تک گھر میں بہ نیت ہجرت تیار رکہی پہر ایک دن ٹھیک دوپہر میں آنحضرتؐ ابو بکر کی گھر میں تشریف لائی اور فرمایا کہ مجکو اذن ہجرت کا ہوا ابو بکر نی ایک اونٹ آنحضرتؐ کو دیا اور عائشہ اور اسماء نی زاد راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کی گھر سی بہ رفاقت اونکی آنحضرتؐ مکہ سی باہر نکلکر جبل ثور کی غار میں چھپی اور اللہ تعالی کی قدرت سی اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نی اوسکی منہ پر گھونسلا بنا کر انڈی دیی اور مکڑی نی جالا تنا کفار اوس غار کی منہ پر آکر یہ علامتیں دیکہ کر پہری اور جسوقت کہ دونوں صاحب مکہ سی باہر نکلی ابو بکر کبہی آگی آنحضرتؐ کے اور کبہی پیچھی آنحضرتؐ کی ہوتی تہی بسبب اسکے کہ کوئی کافر اونکی آگی پیچھی سی نہ آجاوی اور جب غار پر پہونچی تو آنحضرتؐ کو وہاں کہڑا کیا اور اول آپ غار میں جا کر صاف کر کر آنحضرتؐ کو اندر لیگئی اور تین رات تک دونوں وہاں رہی اور اپنی دونوں اونٹوں کو حوالہ ایک شخص کی بنی الدیل میں سی کیا بوعدہ اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی دروازی پر حاضر کری اور اوسکو رہبر مدینہ کا باجرت مقرر کیا تہا اور ان تین شب میں عبداللہ بن ابی بکر رات کی وقت کفار کی خبریں اونکو پہونچاتی تہی اور بعد تین شب کی وہاں سی اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر راہ کنارہ دریا کی متوجہ مدینہ کی ہوئی جب بنی مدلج میں پہونچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچھی نکلا بسبب اسکی کہ کفار مکہ نی اوسکا انعام بہت بنا مقرر کیا تہا اگر ان دونوں کو یا ایک کو مار ڈالی غرضکہ جب ساتہ قصد قتل آنحضرتؐ اور صدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہونچا تو پاؤں اوسکی گھوڑی کا پہسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پہر سوار ہو کر درپی ہوا اور ایسا نزدیک پہونچا کہ قراۃ پیغمبرؐ کی سنی اوسیوقت دونوں پاؤں اوسکی گھوڑوں کی زانوں تک زمین میں دہسی اور سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نی متنبہ ہو کر دہائی امان کی دی آنحضرتؐ اور ابو بکر کھڑی ہوئی اور سراقہ نی ملازمت کی اور حال اپنا اور خبریں کفار کی مفصل عرض کیں اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور یہ حکم ہوا کہ امر ہمارا مخفی رکہنا سراقہ وہاں سی پہرا اور جو کافر راہ میں ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور آنحضرتؐ مدینہ میں گئی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابو ہریرہؓ سی کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بہیجی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی بکری بہنی ہوئی کہ اوس میں زہر تہا پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ جمع کرو میری لیی جو کوئی کہ یہاں ہو یہودیوں میں سی پس جمع کیا حضرتؐ کی لیی یہود کو پس فرمایا واسطی اونکی آنحضرتؐ نی تحقیق میں پوچھوں تمسی حال ایک چیز کا یا نہیں پس آیا ہو گی تم باور کرنیوالی میری خبر دینی کو اوس چیز سی جسوقت کہ پوچھوں میں تمکو پہر جواب کی کہ وہ تم اوس سوال کا جیسا کہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہا اونہوں نی ہاں باور کرینگی ای ابا القاسم حرف خ عادت یہود کی تہی کہ اکثر آنحضرتؐ کو ساتہ کنیت اونکی کہ ابو القاسم ہی خطاب کرتی تہی اور محمد نہیں کہتی تہی اوسلیی کہ ذکر اسم نام شریف کا توریت اور انجیل میں شائع اور مشہور تہا

اور دلیل تہا اوپر صحت نبوت اونکی کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کون ہی باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو یہ قبیلہ کہتی ہین کہا یہودی نی فلانا یعنی بطریق کذب کی نام اس
کی لیا کوئی اور نام بغیر نام جد اپنی کی بتادیا فرمایا آنحضرت صلعم نے جہوٹ بولی تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہی کہا یہودیون نے سچ کہا تمنی اور خوب کہا تمنی فرمایا آنحضرت صلعم نے پس آیا باور
کروگی تم میری خبر دینی کو اگر ایک چیز سی اگر سوال کرون مین تمسی اوس چیز سی یعنی پہر خبر دو مین تمکو ساتہ اوسکی کہا یہودیون نے ہان ای ابا القاسم اور اگر جہوٹ بولین
ہم تمسی پہچان لوگی تم جہوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنی اوسکو بیچ بتقدیر باپ ہمارے کی پس فرمایا اور پوچہا یہودیون سی کہ کون ہی دوزخ کی کہا اونہون نے کہ رہین گی ہم
دوزخ مین تہوڑی سی دن یعنی جیسا کہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ پہر خلیفہ ہووگی تم ہمارے ای گروہ مسلمانون کی دوزخ مین یعنی
بعد نکلنی ہمارے کی تم داخل ہووگی اور ہمیشہ رہوگی اور یہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کلام کرو بیچ مقدمہ آگ کی اور دور ہو
تم جہوٹی ہو اپنی خبرون مین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہاری آگ مین کبہی پہر فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا تم باور کروگی میری خبر دینی ایک چیز سی اگر پوچہون مین تمسی
اوس سی پس کہا اونہون نے ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی اس بکری مین زہر کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیا باعث ہوا تمکو اوپر اسکے کہا اونہون
نے کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جہوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اور اگر تم سچی ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی زہر پس
تمہاری ہدایت سی اور حاصل اسکا یہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی پس پایا یہ کہ جانینگی ہم کہ تم جہوٹی ہو تو تمہاری ہلاک ہونی سی آسایش مین ہو جاوینگی اور
یہ کہ جانین گی ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی اب مقابلہ مین اونکی کہہ سکتی ہین کہ ہر گاہ
زبان نہ کیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم وعن عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوم الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل
فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیامۃ قال فاعلمنا احفظنا رواہ مسلم
اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سی ف ع یہ ساتہ کنیت کی مشہور تہی کہ اونکو ابوزید اعرج کہتی تہی اور حضرت کی ساتہ غزوون مین رہی ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیرہ
غزوی انہون نی کی ہین اور آنحضرت صلعم نی انکی سر پر ہاتہ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتی ہین کہ کچہ اوپر سو برس کے ہوئی تہی اور اونکی سر اور داڑہی مین نہین تہی
سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت صلعم نی ایک روز فجر کی اور چڑہی منبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوترے
اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوترے اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے
یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتہ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقائع اور حوادث اور عجائب اور
غرائب قیامت تک کی مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس آپس مین بہت سی بحثیں ہوئی کہا عمرو نی پس دانا تر ہین ہمارا یعنی اب بہت یاد رکہنی والا ہمارا ہی یعنی اوسمین
ذکرہ الطیبی اور کہا سید جمال الدین نی اولی یہ ہی کہ کہا جاوی بہت یاد رکہنی والا ہمارا اب اوس قصہ کو وہ دانا تر ہین ہمارا ہی یعنی آپ نقل کی یہ مسلم نی وعن
معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابی قال سألت مسروقا من اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القرآن
فقال حدثنی ابوک یعنی عبد اللہ بن مسعود انہ قال اذنت بہم شجرۃ متفق علیہ اور روایت ہی معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوتی
ہین عبد اللہ بن مسعود کی کہا معن نی کہ سنا مین نی اپنی باپ سی یعنی عبد الرحمن سی کہ کہا پوچہا مین نی مسروق سی کہ کبار تابعین مین سی ہین کس نی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
آنی جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نی قرآن پس کہا مسروق نی عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیری باپ نی یعنی عبد اللہ بن مسعود نی کہ اونی کہا خبر دی آنحضرت کو
ساتہ آنی جنات کی ایک درخت نی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی ایک درخت نی خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین پہر
آنحضرت باہر گئی اور جنون کو دیکہا اور قرآن اونکی آگی پڑہا وعن انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فتراءینا الہلال وکنت رجلا

حديد البصر فرأيته وليس أحد يزعم أنه رآه غيري فجعلت أقول لعمر أما تراه فجعل لا يراه قال يقول عمر سأراه وأنا مستلق على فراشي ثم أنشأ
يحدثنا عن أهل بدر فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا مصارع أهل بدر بالأمس يقول هذا مصرع فلان غدا
إن شاء الله وهذا مصرع فلان غدا إن شاء الله فقال عمر والذي بعثه بالحق ما أخطؤا الحدود التي حدها رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال فجعلوا في بئر بعضهم على بعض فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى إليهم فقال
يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا فإني قد وجدت ما وعدني الله
حقا فقال عمر يا رسول الله كيف تكلم أجسادا لا أرواح فيها فقال ما أنتم بأسمع لما أقول منهم غير أنهم لا يستطيعون أن يردوا علي شيئا رواه مسلم

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھی ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس تلاش کی ہمنی ماہ نو کی دیکھنی کی اور تہا میں مرد تیز نظر پس دیکھا مین نی چاند
اور حالانکہ نہیں تہا کوئی کہ کہی کہ دیکہا ہی اوسکو سوای میری یعنی سوا میری کوئی نہ کہتا تہا کہ مین نی دیکہا ہی چاند پس شروع کیا مین نی کہ کہتا تہا مین عمر رض کو کہ
کیا نہیں دیکہتی تم چاند پس وہ نہیں دیکہتی تہی اوسکو یعنی مین دیکہتا تہا اور ہرچند عمر کو دکہاتا تہا اونکو نہیں نظر آتا تہا کہا انس نی کہتی تہی عمر رض نزدیک ہی کہ دیکہین گے
ہم اوسکو اسحال مین کہ مین لیٹا ہونگا اپنی بچہونی پر یعنی کچھ حاجت اسکی نہیں ہی کہ مین اب دیکہون اور تعب اور مشقت اوٹہاؤن اوسکی دیکہنی مین بعد
ایک دو راتکی یا بعد ایک روز کی روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکہہ لونگا بلا مشقت اور اس سی معلوم ہوا کہ خوض نکری اوس چیز مین کہ ضروری نہو اور صرف نکری وقت کو
مالا یعنی مین تحقیق پھر شروع کیا عمر نی کہ حدیث بیان کرتی تہی ہماری آگی حال اہل بدر کا یعنی مشرکون کی کہ جو بدر مین ماری گئی تہی کہا عمر نی کہ تحقیق آنحضرت تہی
کہ دکہاتی تہی ہمکو جگہ پڑنی اور ہلاک ہونی مشرکون کی ایک روز پہلی قضیہ کی یعنی ایک روز پہلی وقوع واقعہ کی اور ماری جانی مشرکون کی خبر دی کہ ہر ایک اون شقیا
مین سی یہان ماری پڑی ہونگی فرماتی تہی آنحضرت یہ جگہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدانی یہ جگہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا خدانی
یعنی جگہ پڑنی ہر ایک کی جدا جدا متعین کر دی کہا عمر نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتھ حق کی نہین خطا اور تجاوز کی ماری جانیوالون نی اون جگہون
کہ بیان کیا تہا اونکو آنحضرت نی پس ڈالی گئی کنوئین مین کہ پانی نہیں بہرا جاتا تہا اوس میں بعضی اونکی بعض پر پس چلی حضرت یہانتک کہ پہونچی طرف اونکی
پس فرمایا ای فلانی بیٹی فلانی کی اور ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا حق پائی اور دیکہی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کی تہی اللہ نی اور اوسکی رسول نی پس تحقیق مین نی حق پائی وہ چیز کہ وعدہ
کی مجہسی پس کہا عمر نی یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتی ہو تم بدنون سی کہ نہیں ہین روحین اون مین پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننی والی اوسی واسطی اوسچیز کی کہ کہتا ہون
یعنی یہ بات سنتی ہی مین بار بار مین سمار سنتی ہین یعنی سنتی ہین یہ کلام کہ کہتا ہون مین سوا اسکی کہ نہین طاقت رکہتی یہ کہ جواب دین مجکو کچہ نقل کی یہ مسلم نی ف ۷
کتاب الجہاد مین بیان اسکا ہو چکا ہی وعن أنيسة بنت زيد بن أرقم عن أبيها أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على زيد يعوده
من مرض كان به قال ليس عليك من مرضك بأس ولكن كيف لك إذا عمرت بعدي فعميت قال أحتسب وأصبر قال إذن تدخل
الجنة بغير حساب قال فعمي بعد ما مات النبي صلى الله عليه وسلم ثم رد الله عليه بصره ثم مات اور روایت ہی انیسہ بیٹی زید
بن ارقم کی سی کہ روایت کرتی ہی اپنی باپ سی یہ کہ آنحضرت تشریف لائی زید بن ارقم کی پاس اسحالت مین کہ عیادت کرتی تہی اونکی بسبب بیماری کی کہ تہی اونکو
فرمایا حضرت نی نہیں تجہپر بسبب بیماری تیری کی کچہ ڈر ولیکن کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچہی میری پس اندہا ہو جاویگا تو کہا زید نی طلب ثواب کی
کرونگا مین اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نی اسوقت داخل ہوگا تو بہشت مین بغیر حساب کہا یعنی شخص راوی نی خواہ انیسہ ہو یا غیر اونکی پس اندہا ہو گیا زید بعد مرنی
پیغمبر خدا صلعم کی پہر پہیر دی اللہ تعالی نی زید پر بینائی اوسکی پہر کیا فوت اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ذکر کیا اونکی لیی پہر بینائی اونکا اسلیی کہ موقوف تہی
اونکی صبر کی بہت اور اجر جو ترتب ہوگا اوسپر بہت بڑا اجر حاصل ہوئی اونکو مدد اللہ کی بسبب صبر کی وعن أسامة بن زيد قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من تقول علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار وذلک انہ بعث رجلا فکذب علیہ فدعا علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد میتا وقد انشق بطنہ ولم تقبلہ الارض رواھما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے اسامہ بن زید
سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ جھوٹ بولے اور بنالے مجھ پر یعنی تصدیق وہ بات کہ نہیں کہی میں نے پس چاہیے کہ طیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور یہ یعنی سبب فرمانے
اس حدیث کا یہ ہے کہ آنحضرت نے بھیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کے پاس یا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندھا اوسنے حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا
پہونچی حضرت کو خبر اوسکی پس بد دعا کی اوسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال میں کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اوسکا اور نہ قبول کیا اوسکو زمین نے روایت ہے
اور یہ بیان دوسری کا ہے اور یہ موید ہے قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصداً کافر ہے تمام ترجمہ نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامرأتہ وضیفہما حتی
کالہ ففنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تھا آنحضرت سے پس دیا اوسکو آنحضرت نے آدھا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کھاتا اوس میں سے اور کھاتی بیوی اوسکی
بھی اوس میں سے اور مہمان اونکے بھی یہانتک کہ ناپا اوس شخص نے اوسکو کہ باقی رہا تھا کھانے سے پس تمام ہو گیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس یعنی اور صورت حال عرض
کی پس فرمایا آنحضرت نے اگر نہ ناپتا تو اوسکو تو البتہ کھاتے رہتے تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیرے اوس میں سے ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیے یعنی ہمیشہ
نبی صلعم کی برکت سے نقل کی یہ مسلم نے وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل رأسہ فلما رجع استقبلہ داعی امرأتہ فاجاب ونحن معہ فجیء
بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظرنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت
بغیر اذن اھلہا فارسلت المرأۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وھو موضع یباع فیہ الغنم
لیشتری لی شاۃ فلم توجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل بہا الی بثمنہا فلم
یوجد فارسلت الی امرأتہ فارسلت الی بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمی ھذا الطعام
الاساری رواہ ابو داود والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونے نقل کی ایک شخص سے انصار میں سے
کہ کہا نکلے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز جنازہ کے پس دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلعم کو اس حال میں کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کے کہ کھودنے والے کو وصیت کرتے تھے آنحضرت
گورکن کو فرماتے تھے فراخ کر میت کے پانوں کی طرف سے اور فراخ کر اوسکے سر کی جانب سے پس جب پھرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کے سامنے سے آیا آنحضرت کے دعوت
کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرت نے دعوت اوسکی اور گئے اوسکے گھر میں اور ہم ساتھ آنحضرت کے تھے یعنی ہم بھی گئے اور طفیلی
کی ہوئی یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کی کی تھی پس لایا گیا طعام پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام میں کھانے کے لیے پھر رکھی قوم نے ہاتھ
اپنے پس کھایا قوم نے طعام ظاہر اس حدیث سے اعتراض وارد ہوتا ہے اون روایتوں پر کہ بیان کی ہیں علماء مذہب ہمارے نے کہ مکروہ ہیں کھلانا طعام
کا پہلی دن یعنی جس دن میت مرا ہے یا تیسری دن یا بعد ہفتہ کی کما فی البزازیہ اور خلاصہ میں ذکر کیا ہے کہ نہیں مباح ہے کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا
زیلعی نے کہ نہیں مضائقہ ہے بیٹھنے کا واسطے مصیبت کے لیے تین دن تک بغیر ارتکاب کے ممنوع چیزوں کے کہ وہ بچھانا بچھونوں کا ہے اور کرنا کھانے کا اہل میت کی طرف
سے اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا اہل میت کی طرف سے اور ہونے کی علت یہ بیان کی ہے کہ طعام مشروع ہے سرور میں نہ شرور میں کہا
ابن ہمام نے اور وہ ضیافت بدعت بری ہے روایت کیا ابن احمد اور ابن ماجہ نے ساتھ اسناد صحیح کے جریر بن عبداللہ سے کہ کہا گنتے تھے ہم جمع ہونے کو اہل میت کے پاس

اورکہانا کرنی اونکی کو بنا حدسی انتہی پس لائق ہی یہ کہ تقیید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتہ نوع خاص کی کہ وہ ایسا جمع ہونا ہی کہ موجب ہیبت کی گہر والون کی حیا
کرنی کا کہ ناچار ہاری حیا کی کہلا دین اونکو جبرا یا حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اوپر ہونی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوی رضا اوسکی یا ہو طعام
مال میت سی پہلی تقسیم اوسکی کی نہ طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سی اور مانند اونکی اور ایسی ہی قسمون پر حمل کرنا چاہیی کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام
اور اوسپر حمل کیا جاوی قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیی کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی اون ایام مین وہ چیز
کرنی کہ ہو واسطی سرور کی اور اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی اور اسپر وصیت کرنی ساتہ کرنی کہانی کی بعد موت میت کی تاکہ کہلا دین لوگون کو تین دن تک
پس باطل ہی بموجب صحیح تر روایت کی اور بعضون نی کہا جائز ہی یہ تہائی مال مین سی اور یہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر تحقیق سے
کوئی نہ سمجہ لی کہ مطلق طعام میت کی اجازت اونہون نی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو بہت کم طعام مرسوم ان اقسام سی خالی نہین پاوینگی کہین ایک قسم
پائی جاتی ہی کہین کئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کہانا کہلانا دہی کہ جو قاضیخان نی لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی پس ظاہر آنحضرت کو
بطور ہدیہ کی اور آپکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی اکتساب ثواب کی لیی کہلایا ہو اور علاوہ اسکی بعض فقہا لکہتی ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون اونکو
کہانا اوس طعام کا جائز ہی پس بسبب صاحب جنبت کو دفن کرکی پہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتی ہین اوس سی خود اونہون نی یہ کو مستثنی
کرلیا ہی پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین کچہ تعارض نہ رہا واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس دیکہا مین طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو
دہن مبارک مین اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہون مین گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بی اجازت اور بی رضا مالک اوسکی کی پس بہیجا اوس عورت
نی کسیکو آنحضرت کی پاس درحالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مین نی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریان ف ۶
یہ تفسیر مدرج ہی بعض رواتون سی اور یہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کی ہی مدینہ سی غیر بقیع کی ساتہ بی کہ مقبرہ مدینہ کا وہان ہی
ترجمہ تا کہ خرید کیجاوی میری لیی ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بہیجا مین نی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خرید کی تہی اوسنی ایک بکری کہ بہیجدی اوس بکری
خرید کی ہوئی کو ساتہ مول اوسکی کے جس مول کو لی تہی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مین نی ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بہیجدی اونی طرف میری وہ بکری ف ۶ پس ظاہرا
یہ کہ خریدنا اوسکا درست ہوا اسلیی کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہ قریب بیع فضولی کی ہی کہ موقوف تہی اوپر اجازت مالک اوسکی کی اور بہر تقدیر
اوسمین شبہہ قوی تہا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہلادی یہ طعام قیدیونکو ف ۶ اسری جمع اسیر کی ہی یعنی بندی کی اور غالب یہ ہی کہ وہ فقیر ہونگی اور کہا طیبی نی کہ
کافر تہی اور یہ اسلیی فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تا کہ اجازت لین اور تحلیل چاہین اوس سی اور طعام بگڑا جاتا تہا اور اونکو کہلانا ہی ضرور تہا پس حکم فرمایا اونکو
کہلا دینی کا انتہی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی تبعیت کرنی اوسکیلی اور وقع ہوا یہ تصدق اوس عورت کی طرف سی ترجمہ نقل کی یہ ابو داود نی
اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** حزام بن ہشام عن ابیہ عن جدہ حبیش بن خالد وهو اخو ام معبد ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حین اخرج من مکۃ خرج مهاجرا الی المدینۃ هو وابو بکر ومولی ابی بکر عامر بن فهيرة ودليلهما
عبد اللہ الليثي مروا على خيمتي ام معبد فسألوها لحما وتمرا ليشتروه منها فلم يصيبوا عندها شيئا من ذلك وكان
القوم مرملين مسنتين فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الشاة في كسر الخيمة فقال ما هذه الشاة يا ام معبد قالت
شاة خلفها الجهد عن الغنم قال هل بها من لبن قالت هي اجهد من ذلك قال اتأذنين لي ان احلبها قالت بابي انت وامي
ان رأيت بها حلبا فاحلبها فدعا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فمسح بيده ضرعها وسمى الله تعالى ودعا لها في شاتها
فتفاجت عليه ودرت فاجترت فدعا باناء يربض الرهط فحلب فيه ثجا حتى علاه البهاء ثم سقاها

حتی

حتی رویت وسقی اصحابہ حتی رووا ثم شرب اٰخرھم ثم حلب فیہ ثانیا بعد بدء حتی ملاء الاناء ثم غادرہ عندھا وبایعھا وارتحلوا عنھا رواہ فی شرح السنۃ وابن عبد البر فی الاستیعاب وابن الجوزی فی کتاب الوفاء وفی الحدیث قصۃ اور روایت ہی حزام بن ہشام سی کہ اونسی نقل کی اپنی باپ سی یعنی ہشام سی و نسی نقل کی یہ حزام کی دادا سی کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہی اور حبیش بہائی ہی ام معبد کا اور ام معبد کا نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہی اور وہ ایک عورت تہی کہ آنحضرت ہجرت میں اوسکے خیمہ میں تشریف لائی اور وہ اسلام لائی اور تہی وہ قوی تکیہ لگا کر بیٹہتی خیمہ کی صحن میں اور کہانا پانی دیتی فقرا و مساکین کو ترجمہ یہ روایت کرتا ہی حبیش یہ کہ آنحضرت جسوقت کہ حکم کیے گئی نکلنی کا مکہ سی نکلی ہجرت کرنیوالی مکہ سی طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور ہمراہ آنحضرت اور ابی بکر کا عبد اللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تہا راہ بتانی کی واسطی یہ چاروں تن راہ مدینہ میں چلی جاتی تہی کہ گذری اوپر دو خیموں ام معبد کی کہ اوس جنگل میں رہتی تہی پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خریدیں اوس سی پس نہ پایا اوسکی پاس کچہ انمیں سی یعنی گوشت اور تمر کہ کہی گئی ہیں سی اور تہی لوگ بی زاد و بی توشہ قحط زدہ پس دیکہا آنحضرت نی طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کی ایک جانب میں تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا حال ہی اس بکری کا ام معبد کہا ام معبد نی کہ چہوڑ رکہا ہی اوسکو دبلا پن نی ریوڑ کی ساتہ جانی سی یعنی بسبب ناتوانی اور دبلا پن کی ہمراہ بکریوں کی جنگل میں چرنی کو نہیں جا سکتی فرمایا حضرت نی کیا ہی اسکی کچہ دودہ کہا ام معبد نی کہ یہ بکری بہت گرفتار مشقت اور دور تر اس سی ہی کہ ہو اسکی دودہ یعنی بالکل اسمیں دودہ نہیں فرمایا آنحضرت نی کیا اذن دیتی ہی تو مجکو یہ کہ دودہ دوہوں میں اسکا کہا ام معبد نی کہ ہاں اور ماں میری فدا آپکی ہوں اگر دیکہیں آپ اسمیں دودہ تو دودہ لیں یعنی دودہ اسمیں ہی نہیں کیا دودہیں گی آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نی اور ہاتہ پہیرا اوسکی تہنوں پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کیلئی بکری کی حق میں پس پہیلائی پاؤں کہولی بکری نی اور دودہ دوہنی کی لیی سامنی حضرت کی جیسیکہ عادت دودہ والی جانور کی ہی کہ وقت دوہنی کی دونوں پاؤں کہول دیتا ہی اور دودہ دیا اور جگالی کرنی لگی پس منگوایا حضرت نی ایسا باسن کہ سیر کری ایک گروہ کو پہر دوہا بیچ اوس باسن کی دودہ بہتا ہوا ایسا تک کہ اوپر آگئی اوسکی جہاگ دودہ کی پہر پلایا اوسکو ام معبد کو یہانتک کہ سیر ہوئی اور پلایا ساتہ والوں اپنی کو یہانتک کہ سیر ہوگئی پہر پیا حضرت نی بعد سبکی یعنی کہ ساقی القوم آخرہم شربا کی پہر دوہا اسمیں دوسری بار بعد پہلی بار کی یہانتک کہ بہرا باسن پہر چہوڑا وہ دودہ ام معبد کی پاس یعنی تاکہ دکہاوی وہ اپنی خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت کی آنحضرت نی ام معبد سی اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کی پاس سی نقل کی بغوی نی شرح السنہ میں اور ابن عبد البر نی استیعاب میں اور ابن جوزی نی کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ طویل ہی اور وہ یہ ہی کہ جب کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد آیا اور گہر میں دودہ دیکہا کہا یہ کیا ہی اور کہاں سی آیا پس ذکر کیں ام معبد نی صفتیں اور شمائل آنحضرت کی خوب فصیح عبارت میں پس کہا ابو معبد نی کہ یہ ہوگا وہ جنا قریش کا کہ سنی ہیں ہمنی صفتیں اوسکی مکہ میں واللہ بلا شبہ قصد کرتا ہوں میں کہ پاؤں میں صحبت اوسکی اگر اوسکی راہ پاؤں اور آیا ہی کہ جب آنحضرت ہجرت کر گئی اور اہل مکہ نی جانا کہ کہاں اور کدہر گئی تو ایک جن بہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کئی ایک شعر پڑہی لوگ آواز سنتی تہی اور کسیکو دیکہتی نہ تہی اونمیں سی دو شعر یہ ہیں قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ہما نزلا بالبر وارتحلا بہ فقد فاز من امسی رفیق محمد

باب الکرامات

یہ باب ہی بیچ بیان کرامتوں کی اور کرامات جمع کرامت کی ہی اور وہ اسم اکرام و تکریم سی ہی اور کرامت کہتی ہیں فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتہ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کی اور اقرار کیا ہی کرامت کا اہل سنت نی اور انکار کیا ہی اوسکا معتزلہ نی اور جمیع اہل حق اتفاق کرتی ہیں اوپر جائز ہونی وقوع کرامت کی اولیا سی اور ولی وہ شخص ہی کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کی اور مواظب اوپر کرنی طاعت کی اور ترک کرنی منہیات کی غیر منہمک ہو لذات و شہوات میں اور کامل ہو تقوی اور اتباع میں بحسب طاقت و حسب مراتب اولیاء کی اور دلیل اوپر وقوع ہونی کرامت کی کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہی صحابہ اور اون سی کہ بعد اونکی ہیں یعنی تواتر معنوی اسطرح کہ قدر مشترک میں درمیان اوسکی وقت اتصاف ترک عناد کی مجال شبہ اور انکار کی نہیں ہی خصوصا بعضی اکابر مشائخ طریقت سی مانند حضرت سید عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کی کرامت ایسی حد کثرت کو پہنچی ہی کہ ان گنت ہیں چنانچہ بعضی مشائخ اہل زمانہ اونکی سی منقول ہی کہ کرامتیں آپکی مانند مروارید کی ہیں کہ پی در پی صادر ہوتی تہیں کبہی اونسی اور کبہی اونمیں ظاہر ہوتیں کبہی اونسی اور معتزلہ اور بعضی اتباع اونکی منکر ہوئی ہیں کرامت کی اور بعضوں سی نقل کی کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت ولی سے بقصد و اختیار بلکہ بلا قصد و اختیار ولی کے اور بعضے کہتے ہیں کرامت جنس معجزہ سے نہیں ہوتی ہے مانند بڑھ جانے طعام قلیل کی اور جوش مارنے پانی کے انگلیوں سے اور مانند اسکی اور حق یہ ہے کہ جائز ہے وقوع ہونا کرامت کا بقصد و اختیار اور بلا قصد اور جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت بیچ مع دلائل اور دفع شبہہ مخالفون کی علم کلام کی کتابوں میں مذکور ہے ولا حاجۃ الی البیان بعد البیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ اَنَسٍ** اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ لَّہُمَا حَتّٰی ذَہَبَ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃٌ فِیْ لَیْلَۃٍ شَدِیْدَۃِ الظُّلْمَۃِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقَلِبَانِ وَبِیَدِ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا عُصَیَّۃٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِہِمَا لَہُمَا حَتّٰی مَشَیَا فِیْ ضَوْءِہَا حَتّٰی اِذَا افْتَرَقَتْ بِہِمَا الطَّرِیْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاہُ فَمَشٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا فِیْ ضَوْءِ عَصَاہُ حَتّٰی بَلَغَ اَھْلَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انس سے یہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونوں صحابی جلیل القدر ہیں باتیں کر رہے تھے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ کسی حاجت کی کہ تھی واسطے ان دونوں کی یہانتک کہ گئی رات میں سے ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتیں کرنے میں بیچ رات نہایت اندھیری کی پھر باہر نکلے وہ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس سے اس حال میں کہ پھرے وہ طرف گھر اپنی کی اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے اون میں سے لاٹھیاں تھیں پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی اون دونوں میں سے واسطے دونوں کی یہانتک کہ چلے دونوں بیچ روشنی اوس لاٹھی کی یہانتک کہ جب جدی ہوئی راہ دونوں کی یعنی ایسی جگہ پہونچے کہ وہاں سے ہر ایک کی گھر کو راہ جدی جاتی تھی روشن ہوئی دوسرے کی لیے بھی لاٹھی اوسکی پس چلا ہر ایک اون دونوں میں سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کی یہانتک کہ پہونچا ہر ایک اپنی اہل میں نقل کی بخاری نے **ف** ح اور روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ باہر نکلے وہ دونوں صحابی آنحضرت کی پاس سے اندھیری رات میں اس حال میں کہ اونکی ساتھ مانند دو چراغوں کی تھی روشنی اور جب جدا ہوئے ساتھ ہر ایک کی ایک ایک چراغ ہو رہا یہانتک کہ آیا ہر ایک طرف خانہ اپنی میں **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُکُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِکَ خَیْرًا فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ وَّدَفَنْتُ مَعَہٗ اٰخَرَ فِیْ قَبْرِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجھکو میرے باپ نے بعضی رات میں پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنے تئیں مگر مارا گیا بیچ اول اون لوگوں کی کہ ماری جاوینگی آنحضرت کی یاروں میں سے اور تحقیق میں نہیں چھوڑتا پیچھے اپنی کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجھ سے سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہیں اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی اور تحقیق مجھ پر دین یعنی بہت سا ہے پس ادا کرنا یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت بیچ اپنی بہنوں کی حق میں کہ اونسے نیکی کرنا اور تھیں وہ نو بہنیں پس صبح کی ہمنے پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوے میں اور دفن کیا میں نے اوسکو ساتھ ایک اور شخص کی ایک قبر میں نقل کی بخاری نے **ف** ح موجب حکم آنحضرت کی کہ حکم دیا تھا شہدا کی حق میں کہ دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور وہ شخص دوسرا عمرو بن الجموح تھے یار اونکا اور بہنوئی اونکی اور یہ دلیل ہے اسپر کہ وقت ضرورت کی جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر میں **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ** قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّۃِ کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْہَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اَرْبَعَۃٍ فَلْیَذْہَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَّاَنَّ اَبَا بَکْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَۃٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَۃٍ وَّاَنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَتْ لَہٗ امْرَاَتُہٗ مَا حَبَسَکَ عَنْ اَضْیَافِکَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِیْہِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَۃُ اَنْ لَّا تَطْعَمَہٗ وَحَلَفَ الْاَضْیَافُ اَنْ لَّا یَطْعَمُوْہُ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ کَانَ ہٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا یَرْفَعُوْنَ لُقْمَۃً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِہَا اَکْثَرُ مِنْہَا فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ

يَعْنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ

اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی سے کہ کہا تحقیق اصحاب صفہ تہی فقیر لوگ ف ٭ صفہ ایک جگہ تہی بنی ہوئی مسجد سے کہ وہاں کتنی ایک فقرا صحابہ میں سے نشست رکہتی تہی پس اوسکی طرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ مین آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اوسکی پاس اوترتا اور نہ اوترتا وہ صفہ مین اور اونکو اضیاف المسلمین کہتی تہی کہ گہر اور اہل وعیال اور مال ومنال کچہہ کہتی تہی اور تہی مشاہیر اونکی ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابوہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابوسعید خدری بشر بن الخصاصیہ ابو مویہبہ مولی آنحضرت کی وغیرہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نے فرمایا یعنی ایک دن کہ جس شخص کی پاس ہو طعام دو شخصونکا یعنی اوسکی عیال مین سے تو اسکو چاہیے کہ لیجاوے تیسری شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ مین سے اور جسکی پاس ہو طعام چار شخصونکا پس چاہیے کہ لیجاوے پانچوین کو یعنی اگر نہو اوسکی پاس اسقدر کہ نوبت پہنچی اوس سے زیادہ کا یا اونہین کی قدر ہی یا لیجاوے چہٹی کو ف ٭ یعنی اگر ہو اوسکی پاس قوت چہہ کا پس لفظ او تنویع کی لیے ہے یا تخییر کی لیے اور احتمال ہے کہ ہو شک کی لیے یعنی راوی کی ہی واسطی مبالغہ کے درباب ضیافت کے بنا بر اسکی کہ تقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوین یہہ ہے کہ جسکے پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوین دو کو بلکہ روایت کیا ہے احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے بطریق مرفوع کے کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے چہہ کو اور طعام چہہ کا کفایت کرتا ہے آٹہہ کو ترجمہ اور تحقیق ابو بکر لائی تین شخصوں کو اور لیگئی آنحضرت دس شخصون کو اور ابو بکر صدیق نے کہایا طعام شب کا نزدیک آنحضرت کی پہر ٹہہری رہی ابوبکر آنحضرت کی پاس یعنی بعد کہانی کی یہانتک کہ پڑہی گئی نماز عشا کی پہر پہری ابوبکر طرف گہر آنحضرت کی پس ٹہہری رہی یہانتک کہ کہایا رات کا کہانا آنحضرت نے ف ٭ یعنی تنہا یا مہمانون سمیت اور یہہ تکرار واسطی شروع کرنی قصہ کی ہے سیرسی اور یہہ بہی ہے کہ اول جملہ مین بیان ابوبکر کی کہانا کہانیکا ہے اور دوسری مین کہانا کہانی پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ مین اہل وعیال ابوبکر صدیق کی اور مہمان سب منتظر رہی ترجمہ پس آئے ابوبکر صدیق گہر مین بعد گذرنے رات کی اوسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے کہا حضرت ابوبکر سے اونکی بیوی نے کہ کس چیز نے باز رکہا تجکو تیری مہمانون سے یعنی کیون تاخیر کی تونے کہ مہمانون نے انتظار بہت کیا کہا ابوبکر نے کیا نہین طعام کہلایا تونے مہمانون کو کہا حضرت ابوبکر کی بیوی نے کہ انکار کیا اونہون نے کہانی سے یہانتک کہ آوے تم یعنی اور شریک ہو تو اونکی ساتہہ کہانا پس غصہ ہوئی ابوبکر یعنی اپنی اہل پر بگمان اسکی کہ اونہون نے قصور کیا الحاح ومبالغہ مین اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کہاؤنگا مین اس طعام کو ہرگز پس قسم کہائی ابوبکر کی بیوی نے یہہ کہ نہ کہاویگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسا کہ ایک نسخہ مین ہے لفظ ابدا کا اور کہا قسم کہائی مہمانون نے یہہ کہ نہین کہانی کی اوسکو کبہی یا بسلاق کہا ابوبکر نے کہ ہے یہہ غصہ میرا اور قسم کہانی شیطان سے ہے یعنی اوسکی اغوا سے ہے پس اوسیوقت غصہ سے باز آئی اور استغفار کی پس منگایا ابوبکر نے طعام اور کہایا اونہون نے اور آور اہل وعیال اور مہمانون نے ف ٭ اگر کوئی کہی کہ حضرت ابوبکر نے خلاف قسم کی کیون کیا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اس سبب سے اونہون نے خلاف قسم کی کیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قسم کہاوی ایک امر پر اور دیکہی غیر اوسکا بہتر تو چاہیے کہ کفارہ دے اور کفارہ دے قسم کا ترجمہ پس ہوئی حضرت ابوبکر اور اونکی مہمان کہ نہ اوٹہاتی تہی لقمہ یعنی رکابی سے مونہون کی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی نیچی سے یعنی اوس جگہ سے کہ لیا جاتا تہا نوالہ وہاں سے زیادہ اوس نوالے سے پس کہا ابوبکر نے اپنی بیوی سے ای بہن بنی فراس کی کیا ہے یہہ عجیب یعنی بڑہنا طعام کا ف ٭ لفظ فراس ساتہہ زیر فی کی اور سین مہملہ کی نام ایک قبیلہ کا ہے اور حضرت ابوبکر کی بیوی کہ نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ مین کی تہین ترجمہ کہا ابوبکر کی بیوی نے قسم اپنی نور چشم کی ف ٭ مراد اوس سے ابو بکر صدیق ہین اور بعضی کہتی ہین کہ آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکہنی محبوب سے ہی اسلیے کہ آنسو خوشی کے ٹہنڈے ہوتی ہین بخلاف غم کے آنسو کی [illegible] ساتہہ زیر قاف کی یعنی قرار اور آنکہ دیکہنی محبوب کی ہی [illegible] اور یہہ قرار کہ وہان [illegible] ترجمہ تحقیق یہہ پیالہ یعنی کہانا کہ پیالہ مین ہے اب سہ چند زیادہ ہے اوس سے کہ پہلی اسکی تہا پس کہایا سبہون نے اور بہیجا ابوبکر نے اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کہایا اوس طعام مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر

کی گئی حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ ابتدا اوسکی یہ ہی کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشۃ رض
قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِیُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ لَا یَزَالُ یُرٰی عَلٰی قَبْرِهٖ نُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا جب مرا نجاشی تہی ہم اوسمین
باتین کرتے اوکہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اوسکی قبر پر نور نقل کی یہ ابو داؤد نی **فـ** ع یعنی ہم کہتی ہین اور معنی یہ ہین کہ یہ امر مشہور تہا درمیان ہماری اور ذکر کیا
جاتا تہا اوسی کہ دیکہنے آتی تہی ہم مین سی نور قبر اونکیکا اور نہین مشہور ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہ قریب تواتر کی ہی اور نجاشی ساتہ تخفیف جیم اور رجوم کی آخر ہی
بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین غائبانہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد نور سے
نور محسوس ہی مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کی اور ہوسکتا ہی کہ عبارت ہو نور ہیبت اور تازگی سی کہ پاتی ہون اپنی دلون مین اوسکی قبر کی زیارت سی واللہ اعلم
وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِیَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ
مَوْتَانَا اَمْ نُغَسِّلُهٗ وَعَلَیْهِ ثِیَابُهٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَی اللّٰهُ عَلَیْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰی مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِیْ صَدْرِهٖ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ
مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ لَا یَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ ثِیَابُهٗ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْهُ وَعَلَیْهِ قَمِیْصُهٗ یَصُبُّوْنَ
الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِیْصِ وَیُدَلِّكُوْنَهٗ بِالْقَمِیْصِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ کہا جب اصحاب نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا ارادہ کیا تو
کہا نہین جانتی ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑون سی یعنی اوڈہانکدین ستر اونکا اور کپڑی جیسیکہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیی یا غسل دیوین ہم اونکو اسحال مین
کہ ہون اونکی بدن مبارک پر کپڑی اونکی **فـ** اور معنی یہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا بقیاس اورون کی اور بعضون نی بیبرہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے
ترجمہ پس جب اختلاف کیا اصحاب نی تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اوپر نیند یہانتک کہ نہتا اونمین سی کوئی شخص مگر کہ ٹہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سوگئی تہی پہر
کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی حضرت کی گہر کی کونہ مین سی اسحالمین کہ نہین جانتی تہی کہ کون ہی یہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اسحالمین کہ ہون اوپر کپڑی اونکے
پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اسحالمین کہ اوپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدن کو ساتہ کرتی کی **فـ** اور نقل
کیا ہی نووی نی کہ صواب یہ ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل میں پاتہا اوسمین اوسکو اوتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اوتارا اور کفن کی نیچی رہنی دیا ضعیف ہے
صحیح نہین ہی اور دلیل پکڑنی ساتہ اوسکی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوت مین **وَعَنِ** ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ سَفِیْنَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَخْطَاَ الْجَیْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا یَلْتَمِسُ الْجَیْشَ فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ یَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ مِنْ اَمْرِیْ كَیْتَ وَكَیْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰی قَامَ اِلٰی جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰی اِلَیْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ یَمْشِیْ
اِلٰی جَنْبِهٖ حَتّٰی بَلَغَ الْجَیْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن منکدر سی یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا **فـ** یہ شک راوی کی ہی اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہی اور یہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس
لقب کی یہ ہی کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہی اور بوجہ اوٹہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اوپر ڈالدیتا اور وہ سب کو بوجہ اوٹہاتا
جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینۃ یعنی تو کشتی ہی پس اسی لقب سی وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سی اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام میرا
وہی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا ترجمہ پس چلی بہاگ کر کافرون کی ہاتہ سی اسحالمین کہ ڈہونڈہتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملی وہ ایک بڑی شیر سی پس کہا
ای ابو الحارث کہ یہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میری سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ بہولنی یا بندہی مین پکڑی جانی اور بہاگ آنیکا شیر سے
کہا پس پیش آیا شیر واسطی اونکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر وہ سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکے
یعنی تاکہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا اور چلا یکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسیکہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی جاتی ہین یہانتک کہ

ہوواسطے شکر مین پہر کہا شیر نقل کی یہ توی نی شرح السنۃ مین **وعن** اَبِی الجَوزاءِ قَالَ قُحِطَ اَھلُ المَدِینَۃِ قَحطًا شَدِیدًا فَشَکَوا اِلٰی عَائِشَۃَ
فَقَالَت اُنظُرُوا قَبرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاجعَلُوا مِنہُ کُوًی اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی لَا یَکُونَ بَینَہٗ وَبَینَ السَّمَاءِ سَقفٌ فَفَعَلُوا فَمُطِرُوا
مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ العُشبُ وَسَمِنَتِ الاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَت مِنَ الشَّحمِ فَسُمِّیَ عَامَ الفَتقِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی الجوزا سی کہ تابعی مشہور ہی اور نام اوسکا اوس
بن عبد اللہ ازدی ہی کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید مین پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کرین اور کچہہ تدبیر بتاوین پس کہا عائشہ نی دیکہو آنحضرت کی قبر کو
پس گرداو حضرت کی قبر شریف سی کئی روشن دان طرف آسمان کی یہانتک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چہت فتح ع یعنی اوسکا وہ قبر اور آسمان کے
درمیان مین سی حجاب لفظ کوی ساتہہ زبر کاف کی اور پیش سی بہی آیا ہی جمع کوہ کی ساتہہ زبر کاف اور پیش اوسکے اور تخفیف واو کی بیچ مفرد اور جمع کی روزن گدکا
اور معنی یہہ ہین کہ کرو مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجرہ کی چہت مین کئی سوراخ اور کہا بعضون نی یہہ سبب کہولدینی قبر شریف کی یہہ کہ آسمان نی جب دیکہی قبر
آنحضرت کی بہنی لگی نالی بسبب وفی آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نی فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کی پس ہوتا ہی اور اسکا خلاف اوسکی نسبت
ابرار کی یعنی اونکی لیے روتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ طلب شفاعت کی ہی قبر شریف سی اہلی کہ آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتی تہی ذات شریف سی اور جب ذات
شریف پردہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہ رض نی کہ کہولی جاوی قبر شریف تا منہہ برسی گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت مین استسقا اور استشفاع ہی
آپکی ذات شریف سی اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہی اوسمین ترجمہ پس کیا لوگون نی جو کچہہ کہا تہا عائشہ رض نی پس برسائی گئی منہہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہاس اور فربہ
ہوئی اونٹ یہانتک کہ پہول گئین کوکہین اونکی چربی سی بسبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی یہہ دارمی نی فتح ع یعنی سال ارزانی کا
کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کی معنی ہین پہولجانا اور بعضون نی کہا پہٹ جانا اور بعضون نی کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہایا پیا بسبب کثرت
چربی اور گوشت کے پہول گئین کوکہین اونکی یا پہٹ گئے بدن یا پہیل گئی اور شفاعت ڈہونڈنا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہی عائشہ رض کی اور حقیقت مین معجزہ ہے
حضرت کا یہی کہ کرامتین سب اولیا کی معجزہ ہین پیغمبر کی **وعن** سَعِیدِ بنِ عَبدِ العَزِیزِ قَالَ لَمَّا کَانَ اَیَّامُ الحَرَّۃِ لَم یُؤَذَّن فِی مَسجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا
وَلَم یُقَم وَلَم یَبرَح سَعِیدُ بنُ المُسَیِّبِ المَسجِدَ وَکَانَ لَا یَعرِفُ وَقتَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا بِھَمھَمَۃٍ یَسمَعُھَا مِن قَبرِ النَّبِیِّ اور روایت ہی سعید بن عبد العزیز سی کہ تبع تابعین سی ہی نہایت فقیہ اور
صحیح روایت کرنیوالے احادیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا فتح ح لفظ حرہ ساتہہ زبر ح مہملہ اور تشدید رکی نام ہی ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوسمین کالی
پتہر بہت ہین اوسمین واقع ہوا یہہ واقعہ کہ یزید بن معویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کی حدسی زیادہ ہی
کہ بیان مین نہین آسکتی اور یہہ اوسکی برائیون مین سی ایک برائی ہی ترجمہ کہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین رہتا تہا
نماز کی لیے اور مسجد سی باہر نہ نکلی سعید بن مسیب فتح ی کہ کبار تابعین سی تہی بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کئے تہی اونہون نی اور
وفات پائی سن ترانوی مین ترجمہ اور تہی سعید بن مسیب یعنی اوسوقت شدید مین کہ نہین پہچانتی تہی اوقات نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتی تہی اوسکو
حجرہ کی اندر سی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** اَبِی خَلدَۃَ قَالَ قُلتُ لِاَبِی العَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَدَمَہٗ عَشرَ سِنِینَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَہٗ بُستَانٌ یَحمِلُ فِی کُلِّ سَنَۃٍ الفَاکِھَۃَ مَرَّتَینِ وَکَانَ فِیھَا رَیحَانٌ
یَجِیءُ مِنہُ رِیحُ المِسکِ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ اور روایت ہی ابی خلدہ تابعی سی کہ کہا کہا مین نی واسطی ابی العالیہ کے
کہ کبار تابعین سی ہی کہ کیا سنی ہین انس نی چیزین آنحضرت کی فتح ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہی یا اوسکی لیے مرسل ہین صحابہ سی باوجودیکہ وہ بہی جہت اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگون نی ان کی حق مین ترجمہ کہا ابو العالیہ نی کہ خدمت کی انس نی آنحضرت کی دس برس یعنی
اور عمر اوسکی دس برس کی تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کی اور دعا کی اونکی لیے آنحضرت نی فتح ع یعنی واسطے برکت کی اونکی عمر مین اور مال مین

اور اولاد میں اوسکی ایک سو نو برس کی عمر ہوئی اور اولاد سو نفر ستر اون میں سے مرد اور تیس عورتیں ہوئیں برکت سے اون کی تھی ترجمہ اونکا ہے اوسکی لیے باغ کہ میوہ دو مرتبہ برس میں بار لاتا اور تھا اوس حدیقہ یعنی باغ میں پھول کہ آتی تھی اوس سے بو مشک کی ف ع حاصل جواب کہ جسکو ایسا ثمرہ اور برکت حضرت سے ہو اور زمانہ دراز تک آپکی ملازمت اور خدمت میں رہا ہو وہ کیونکر نہ سنیگا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسرے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اُوَيْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اللّٰهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهُ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا

روایت ہے عروہ بن زبیر بن العوام سے کہ کبار تابعین سے ہیں اور زبیر والد اونکے عشرہ مبشرہ سے ہیں یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جھگڑی اونسے اروی بیٹی اویس کی طرف مروان کی ف نفیل ساتھ پیش نون کی اور زبر ف اور جزم ی کی اور سعید بن زید بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں بہنوئی حضرت عمرؓ کی اور تھے وہ مستجاب الدعوات اور اروی ساتھ زبر ہمزہ اور جزم ر کی اور زبر واو کی جامع الاصول میں کہا ہے نہیں جانتا ہیں کہ وہ صحابیہ ہے یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہیں کہ سعید بن زید سے جھگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تھا معاویہ کی طرف سے ترجمہ اور دعوی کیا اروی نے کہ سعید بن زید نے لی ہی یعنی از راہ ظلم کی کچھ زمین اوسکی سے پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کی کہ بھلا میں لونگا زمین اوسکی سے کچھ بعد اسکی کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا تو نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا سعید نے کہ سنا میں نے پیغمبر سے فرماتی جو شخص کہ لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سے از راہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بھر زمین کو طوق اوسکا سات زمینوں تک پس کہا مروان نے کہ نہیں طلب کرتا میں تجھسے گواہ یعنی دلیل بعد اسکی ف یعنی بعد لانی تیری کی اس حدیث کو اور یعنی یہ ہیں کہ سچا جانتا ہوں میں تجکو باطن پر کہ تو غیر ظالم ہے یا نہیں شک کرتا میں بیچ نقل کرنی تیری کی حدیث کو اور نہیں محتاج ہوں میں اور روایت کا ہی کہ تو نے برادو راویوں کی یا زیادہ کی ہی اور ذکر کیا کرمانی نے کہ سعید نے چھوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تھا اوس عورت نے اوسکا جیسکہ شاہد ہے اسکی نقل عروہ کی ترجمہ پس کہا سعید نے خداوندا اگر ہے یہ عورت جھوٹی تو اندھی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین میں ف سے کہ دعوی کرتی ہے اوسکا اور ایک روایت میں آیا ہے واجعل قبرہا دارہا یعنی کر قبر اسکی گھر اسکی کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہانتک کہ جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوس وقت کہ وہ عورت چلتی تھی اوس زمین اپنی میں ناگہان گری وہ بیچ ایک گہری گڑھی کی پس مرگئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمرؓ تابعی سے یعنی اس حدیث کی آئی ہیں اور یہ آیا ہے کہ محمد بن زید نے دیکھا اوس عورت کو اندھی ٹٹولتی ہوئی دیوار کو یعنی راہ چلتی میں دیوار کی سہارے سے چلتی تھی کہتی تھی وہ عورت کہ پہونچی مجکو بد دعا سعید بن زید کی کہ میں اندھی ہوگئی کی لیے اور تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئیں کی یعنی گہری گڑھی پر کہ اوس گھر میں تھا کہ جھگڑی تھی وہ سعید بن زید سے اوسکی مقدمہ میں پس گری وہ اوس میں پس ہوا وہ کنواں قبر اوسکی یعنی اوسکی لیے جدی قبر نہ بنائی گئی اوسی میں پڑی رہی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُّدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَّصِيْحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ عمرؓ نی بھیجا ایک لشکر نبی طرف نہاوند کی اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اوسکا ساریہ پس اوس وقت کہ عمرؓ خطبہ
پڑھتی تہی یعنی مسجد مدینہ میں روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کی کہ اونمیں حضرت عثمان اور حضرت علیؓ تہی پس شروع کیا چلانا اور کہتا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو اور پناہ
پکڑ ساتھ اوسکی یعنی کر پہاڑ کو اپنی پیٹھ کی پیچھی پس تعجب کیا لوگوں نی پس آیا قاصد لشکر سی اور کہا ای امیر المؤمنین ملی ہمسی دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئی وہ ہم پر
پس شکست دی ہمکو پس ناگہاں ایک چلانیوالا چلاتا تہا اور کہتا تہا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو پس لگائیں ہمنے پیٹھیں اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی انکو
خدا تعالی نی ف ع تین کرامتیں ہوئیں حضرت عمرؓ کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سی اور دوسری پہونچنا اونکی آواز کا اور سننا ہر ایک کا اونمیں سے
اوسکو اور تیسری فتحیاب ہونا اونکا اونکی برکت سی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ میں وعن نبیہ بن وہب ان کعبا دخل
علی عائشۃ فذکروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کعب ما من یوم یطلع الا نزل سبعون الفا من الملائکۃ
حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتہم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی
اذا امسوا عرجوا وہبط مثلہم فصنعوا مثل ذلک حتی اذا انشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفا من
الملائکۃ یزفونہ رواہ الدارمی ۔ اور روایت ہی نبیہ بیٹی وہب کی سی ف ح لفظ نبیہ ساتھ پیش نون اور زبر باء اور جزم یا کی ہی اور
مولف نی اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخوں میں بھی اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابوں میں اور ایک مشکوۃ کی نسخی میں منبہ بدون ت کی ہی اور
یہی ظاہر ہی اور بعضوں نی کہا یعنی یہی صواب ہی پس نبیہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سی ہیں اور پایا اونہوں نی زمانہ آنحضرتؐ کا لیکن نہ دیکھا ہیں
آپ کو اور مسلمان ہوئی حضرت عمرؓ کی زمانہ میں داخل ہوئی حضرت عائشہؓ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نی پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کیں بعضی صفتیں اونکی یا قصہ آپکی
وفات کا پس کہا کعبؓ نی یعنی اگلی کتابوں سی دیکھکر یا سنکر اگلی لوگوں سی یا از راہ کشف کی اور یہی مناسب ہی واسطی اہل کی کہ معمور ہی اونکی کہ نہیں کوئی دن کہ طلوع
ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتی ہیں ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ گہیر لیتی ہیں آنحضرتؐ کی قبر شریف کو مارتی ہیں بازو اپنی یعنی اوڑنی کی لیی گرد قبر کی یا اوپر اوسکی تلاش
برکت اور قرب اور نور اوسکی اور درود بہیجتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہیں چڑہ جاتی ہیں آسمان پر اور اوترتی ہیں آسمان سی مانند
اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتی پس کرتی ہیں وہ بھی مانند اوس چیز کی کہ کرتی ہیں فرشتی روز کی گہیر لیتی ہیں قبر کو اور بازو مارتی ہیں اور درود بہیجتی ہیں آپ پر یہانتک
کہ جب پہٹیگی آنحضرتؐ سی زمین یعنی وقت پہونکنی دوسری نفخہ کی اوٹہیں گی آپ قبر شریف سی نکلیں گی بیچ ستر ہزار فرشتوں کی اس حال میں کہ لیجاوینگی
فرشتی محبوب کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرتؐ کو طرف اللہ تعالی کی ۔ نقل کی یہ دارمی نی ۔ باب ف ح اکثر نسخوں میں اسیطرح ہی باب مطلق بی ترجمہ کی اور بعضی
نسخوں میں باب وفات النبی صلعم اور یہ اولی اور اظہر ہی اسلیی کہ عادت مولف کی یہ ہی کہ لکھتا ہی مطلق باب واسطی ذکر کرنی لواحق اور تتمات پہلی باب کی اور
یہاں ایسا نہیں ہی بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو تعلق ہی آنحضرتؐ کی وفات کی پس مناسب ہی ترجمہ کرنا ساتھ اوسکی اور یہی ہی کہ بعد اس باب کی ایک باب لایا ہی
بی ترجمہ کی متعلق ساتھ وفات کی پس ظاہر یہی ہی کہ یہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کی اور وہ باب جو بعد اوسکی ہی غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور تتمات اوسکی کی جانا چاہیے
کہ ابتدا آنحضرت صلعم کی مرض کی یہ تہی کہ حادث ہوا درد سر آخر شہر صفر میں کہ ایک شب یا دو شب اوسمیں سی باقی رہی تہیں اور بعضوں نی کہا کہ ابتدا
مرض اول ربیع الاول میں تہی اور ابن جوزی نی کتاب الوفا میں کہا کہ ابتدا مرض صفر کی مہینی میں تہی کہ دس راتیں اوسکی باقی رہی تہیں اور وفات
آپکی بارھویں ربیع الاول میں ہوئی اور سلیمان تیمی نی کہ ایک شخص ثقات میں سی ہی جزم کیا ہی اسکا کہ ابتدا مرض بدھ کی دن تہی بائیسویں صفر کو اور وفات
پیر کی دن دوسری ربیع الاول میں واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علما نی اس سبب سی کہ وفات فاطمہ زہراؓ کی تیسری رمضان میں ہی اور اتفاق کیا ہی
علما نی اسپر کہ وفات اونکی چہ مہینی بعد آنحضرت کے ہوئی ہی پس شدت سی ہوا درد سر اور تپ کہ حضرت ایک کروٹ سی دوسری کروٹ بدلتی تہی البتہ اور

فرمائی تہی کہ نہین ہی کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اوسکی سی کہ گروہ انبیا ہین اور بیماری شدید تہی سبب یہی زیادتی بیماری لئی پس بیماری آنحضرت بارہ دن یا تیرہ دن رہا اختلاف کیا ہی بیچ زمانہ ابتداء مرض کی ہی اور تہ اوسکی آنحضرت نی اپنی بیماری مین چالیس روز اور نماز ادا کرتی تہی اصحاب کی ساتہ مدت مرض مین سوای تین روز کی اور بعضون نی کہا سترہ نمازین مسجد مین پڑہائین ابوبکر رض کو فرمایا کہ لوگون کو نماز پڑہا اور نکلی آنحضرت ایکروز طرف مسجد کی اور نماز ادا کی اور کہا اے گروہ مسلمانون کے تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدای تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون تمہیں خلیفہ یعنی کارساز میرا ہی تمپر پس میری طرف سی تمکو نصیحت ہی کہ تقوی کرنا اور نگاہ رکہنا طاعت اوسکی اسلیے کہ مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کتنی ہی روایتون مین آیا ہی کہ امام ابوبکر رض تہی ابن عباس سی منقول ہی کہا نماز نہین پڑہی آنحضرت نی پیچہی کسیکے اپنی امت مین سی سوای ابوبکر کی اور سوای عبدالرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچہی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزون مین سی کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہ تہا کہ بہت ہوا درد اونکا روز پنجشنبہ کی پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو کہ لا شانہ بکری کا یعنی ہڈی اوسکی شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیے ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین اور لاوین فرمایا حاجت نہین ہی خدا اور مومن نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رض نی کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبدالمطلب کی بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ اوٹہین پیغمبر اس درد سی چل اور طلب کر اونسی یہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نی کہا آیا جانتا ہی تو کہ اگر طلب کرون مین اور منع کرین حضرت پہر نہین دینگی لوگ ہمکو یعنی ہرگز نہین دینگی مین ہرگز نہین طلب کرتا اور یہ بہی واقع ہوا حضرت کی مرض مین کہ آنحضرت کی پاس سات دینار تہی پس خیرات کی وہ تا کچہ باقی نہ چہوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرنیکی تہی غلام اور لونڈیون پر اور سیر حیات الحیوان واقدی نی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسماء بنت عمیس کی بیٹی نی ہاتہ اپنا درمیان دونون مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی رسول اللہ صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپکی مونڈہون مین سی اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکہا مین نی ہاتہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس روز کہ وفات پائی پس گذر جمعہ کئی جمعی کہ طعام کہاتی تہی مین اور ہاتہ دہوتی تہی اور نہین جاتی تہی مہک ہاتہ سی بوی مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت علی رض سی کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپکی پلکون مین پس اوٹہالیا مین نی اپنی زبان سی اوسکو اور پی گیا مین پس جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سی اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون مین سوتی مین کہ نہین تہا اونمین قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہین روایتین آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نتہا اونمین قمیص اور عمامہ بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ تین کپڑی تہی سوای قمیص کی اور عمامہ کی کہ مجموعہ پانچ ہوئی اور کہا ہی علما نی کہ صحیح یہ ہی کہ معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین نہتہا نووی نی کہا کہ جمہور علما اسپر ہین اسی سبب سی کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہین اور شافعی کی نزدیک جائز ہی مستحب ہی مردون کی لیے اور عورتون کی لیے مکروہ ہی کہ پانچ چاہیین اور حنیفہ کی نزدیک کفن کی تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون مین ہی اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت نہین کی کسی نی جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر اونکی نیچی بچہادی تہی اور کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیے علما اتفاق کرتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا چادر وغیرہ کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کرنی کی لیے اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کی اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہی اور یہی مذہب ہی چارون امامون وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت کی پیر کی دن اور دفن کیے گئی بدہ کی شب مین اور بعضون نی کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کی اور اول صحیح ہی اور باقی احوال رسالہ اثبات بالسنۃ مین مین نی لکہا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قُلْتُ لِمَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ

ابن عمیر و ابن ام مکتوم فجعلا یقرئاننا القرآن ثم جاء عمار و بلال و سعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اهل المدینة فرحوا بشیء فرحهم به حتی رأیت الولائد والصبیان یقولون هذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلها من المفصل رواه البخاری

روایت ہی براء ابن عازب سی کہ مشاہیر انصار سی ہین کہا اول اون شخصون کی کہ آئی ہیں یعنی انصار پر آنحضرت کی اصحاب مین سی مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھی رضی اللہ عنہم اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار کی التماس سی یعنی اپنی اصحاب کو ہجرت سی پہلی مدینہ کو بہیجا بعضی مصلحتون کی لیی اور تاکہ سکہاوین قرآن شریف اور احکام دین پس سبب پہلی ان دونون صحابیون جلیل القدر کو بہیجا تب پس شروع کیا اونہون نی کہ پڑہاتی تھی ہمکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پہر آئی عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصون کی آنحضرت کی صحابیون مین سی بعد ازان رونق افزا ہوئی آنحضرت صلعم یعنی ساتھ ابوبکر صدیق کی پس نہین دیکہا مین نی اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہون ساتہ کسی چیز کی یعنی دنیا مین مانند خوش ہونی اونکی بسبب آنی آنحضرت کی مدینہ مین یہانتک کہ دیکہا مین نی لڑکیون اور لڑکون کو کہتی یعنی کمال خوشی سی کہ یہ رسول خدا کی ہین تحقیق آئی پس نہین آئی یہانتک کہ سیکہی مین نی سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرت کی آنی سی پہلی سیکہہ لی تہی مین نی بیچ جملہ سورتون کی کہ تہا اور سورتون کی مانند اوسکی ہین یعنی مقدار مفصل سی یعنی اوساط مفصل سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ مین اور اشکال اوپر وارد ہوتا ہی کہ آیہ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی اوتری ہی زکوۃ فطر مین اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسری سنہ مین ہوا ہی پس احتمال ہی یہ کہ ہو یہ سورۃ کی سوای ان دونون آیتون کے کہ یہ مدنی ہون اور صحیح یہی ہی کہ یہ ساری سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نی کہ مراد آیہ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی سی زکوۃ فطر اور نماز عید ہی پس نہین ہی آیۃ مین مگر رغبت دلانی زکوۃ و صلوۃ مین بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نی بعد اسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم وعن

ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیه من زهرة الدنیا ما شاء وبین ما عنده فاختار ما عنده فبکی ابو بکر قال فدیناک بآبائنا وامهاتنا فعجبنا له فقال الناس انظروا الی هذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیه من زهرة الدنیا وبین ما عنده وهو یقول فدیناک بآبائنا وامهاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو المخیر وکان ابو بکر اعلمنا متفق علیه

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی منبر پر یعنی مرض الموت مین جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی اور ایک روایت مین آیا کہ تہا یہ پانچ رات پہلی وفات سی پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دی اوسکو ناز و نعمت دنیا سی مقدار اوس چیز کی کہ چاہی اللہ تعالی یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندی نی اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت اسلیی کہ وہ خیر اور پائندہ تر ہی پس روئی ابوبکر رضی اللہ عنہ یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کی پہچان لیا اونہون نی مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سی بقرینہ مرض کی یا اسلیی کہ اختیار کرنا اوس چیز کا کہ اللہ کی پاس ہی اور ترک کرنا ناز و نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقدمات مراتب اولیا سی ہی اور جانتی تھی کہ یہ دنیا کی نعمتین مناسب نہین ہین مقام سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی ذہن نی طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہی کہا ابوبکر نی یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہون ہم تمپر سی ساتہ ماں باپ اپنی کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا ہمارا پس تعجب کیا ہمنی واسطی ابی بکر کی رضی اللہ عنہ کہ کیون قربان کرتی ہین حال آنکہ بیان کوئی باعث نہین ہی کہ مقتضی ہوا اوسکو اور نہین تہا یہ مگر بسبب سمجہنی اونکی اوس چیز کو کہ سمجہی ابوبکر اشارہ سی اوسکی پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی کہ دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود بڑہاپی کی کہ مقتضی ہی اونکی وقار اور ثبات کی عقل و فہم کا خبر دیتی ہین رسول خدا

مسلم حال یا ایک بندے غیر معین کی ہی کہ اختیار دیا اوسکو اللہ تعالی نی درمیان دنیا کی کہ دیوی اوسکو تازگی نعمت دنیا سی اور درمیان اوس چیز کی کہ نزدیک اوسکی ہی اور وہ
بوڑہا کہتا ہی کہ قربان ہون ہم تمپر سی ساتہ باپون اور ماؤن کی پس تہی آنحضرت وہی اختیار دئی گئی ف یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر مین کہ آنحضرت ہی بندی اختیار
دی گئی تہی یعنی آنحضرت نی بندی سی اپنی ذات شریف مراد کی تہی ترجمہ اور تہی ابوبکر داناتر ہم مین کہ سمجہی تہی اول ہی کہ بندی سی مراد آنحضرت ہین وعن
عقبة بن عامر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على قتلى أحد بعد ثماني سنين كالمودع للأحياء و
الأموات ثم طلع المنبر فقال إني بين أيديكم فرط وأنا عليكم شهيد وإن موعدكم الحوض وإني لأنظر إليه وأنا
في مقامي هذا وإني قد أعطيت مفاتيح خزائن الأرض وإني لست أخشى عليكم أن تشركوا بعدي ولكني أخشى عليكم
الدنيا أن تنافسوا فيها وزاد بعضهم فتقتتلوا فتهلكوا كما هلك من كان قبلكم متفق عليه اور روایت ہی عقبہ
بن عامر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نی اوپر شہیدون احد کی بعد آٹہ برس کی ف یعنی وقت دفن اونکی ہی پس کہا بعضون نی کہ پڑہی حضرت نے اونپر
نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہی یا اون شہدا کی خصوصیت تہی اور کہا شافعی نی کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی انتہی اور حضرت شیخ
رح نی یون لکہا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قائل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کی نزدیک کہ وہ قائل نہین ہین
اوسکی مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندون اور مردون کی ف کہا مظہر نی یعنی استغفار کی اونکی لیے مانند رخصت کرنیکی واسطی زندون اور
مردون کی اور رخصت کرنا زندون کی لیے بسبب رحلت کرنی آنحضرت کی تہا دنیا سی اور مردون کی لیے یہ ہی بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کی اونسی اور یہ
آنحضرت کی آخر حیات مین تہا ترجمہ پہر چڑہی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگی تمہاری فرط ہون ف فرط [illegible] کی وہ کہ آگی جاتا ہی قافلہ مین
منزل پر واسطی درست اور مہیا کرنی ڈول اور رسی اور پاک کرنی کنوئین وغیرہ کی اور [illegible] طیار کرنی منزل کی کہ جسکو [illegible] منزل کہتی ہین اور یہان مراد آگی جانا آنحضرت
کا ہی دار آخرت مین واسطی کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات اور شفاعت امت کی حاصل یہ کہ مین شفاعت کرنیوالا تمہارا ہون آگی تمہاری جاکر مستعد
شفاعت کا رہونگا ترجمہ اور مین تمپر شہید ہون یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیے کہ عرض کیے جاوینگی مجہپر اعمال تمہاری یا مین شاہد یعنی گواہ ہون گواہی
دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہی تمسی حشر مین حوض کوثر ہی ف
یعنی وہان جاکر تمیز ہو جاویگا خبیث طیب سی اور منافق مومن سی پس ہوگی شفاعت واسطی اجابت کی لیے ترجمہ اور تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون یعنی اطرف
حوض کی اسحال مین کہ مین اسجگہ اپنی مین ہون ف یعنی منبر پر اور یہ ظاہری معنی پر ہی گویا حضرت کی لیے پردہ اوٹہ گیا اور دکہا دیا گیا حوض کوثر اوسحالت مین
ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیے خزانی زمین کی بسبب فتح ہونی شہرون زمین کی اور ایمان لانی لوگون
اوسکی اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تمپر یعنی تم سب پر شرک و کافر ہونی تمہاری سی پیچہی میری یعنی اسلیے کہ یہ واقع ہوا بعض سی ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر دنیا سی کہ رغبت
کروگی اوسمین ف یعنی مانند رغبت کرنیکی نفیس چیز اور میل کروگی اوسمین بہت اسلیے کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین مناسب ہی بلکہ رغبت کرنی خاص احوال
باقیہ مین چاہیے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نی وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزون مین پس چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالی
یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضی راویون نی مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو پس ہلاک ہوگی پس ہلاک
ہو جاؤگی جیسیکہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تمسی قتل کی بیماری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ اسمین کئی معجزی ہین آنحضرت کی اسلیے کہ اسمین خبر دی انتظار ملک
کی یہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانون کی سو واقع ہوا اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نی اس سی اور وہ رغبت کرینگی دنیا
مین پس یہی واقع ہوا وعن عائشة قالت إن من نعم الله تعالى علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي في بيتي وفي يومي

وبین سحری ونحری وان اللہ جمع بین ریقی وریقہ عند موتہ دخل علی عبد الرحمن بن ابی بکر وبیدہ سواک وانا مسندۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ ینظر الیہ وعرفت انہ یحب السواک فقلت آخذہ لک فاشار برأسہ ان نعم فتناولتہ فاشتد علیہ قلت الینہ لک فاشار برأسہ ان نعم فلینتہ فامرہ وبین یدیہ رکوۃ فیہا ماء فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بہما وجہہ ویقول لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات ثم نصب یدہ فجعل یقول فی الرفیق الاعلی حتی قبض ومالت یدہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا انہون نی خدا کی ہی مجہپر کہ مخصوص کیا مجکو ساتہ اونکی یہی کہ آنحضرت وفات کیی گئی میری گہر مین اور بیچ روز نوبت میری کی ف ع یعنی باوجود اسکی کہ آنحضرت مدت مرض مین وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گہر مین تہی یہ بات بہی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت ہی کی دن مین ہوئی اور جامع الاصول مین ہی کہ تہی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت کو عائشہ کی گہر مین پہر شدت ہی ہوا اسحال مین کہ آپ میمونہ کی گہر مین تہی پہر اذن چاہا اپنی بیبیون سی کہ بیمار داری آپکی عائشہ کی گہر مین کیجاوی پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینی مین بعضون نی کہا دوسری تاریخ اور بعضون نی کہا بارہوین تاریخ اور اکثر روایتون سی یہی ثابت ہوتا ہی ترجمہ اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی ف ع یعنی حضرت کی وفات ہوئی اسحال مین کہ آپ تکیہ کیی ہوئی تہی اونکی سینہ اور گردن سی اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال قرب و قربت پر اور ایک روایت مین ہی بین حاقنتی وذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہی اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نی روایت کی ہی طرق کثیرہ سی یہ کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی رض کی گود مین اسلیی کہ تمام طرق دونون روایتون کی خالی ایک طرح کی خرابی سی نہین ہین اور بر تقدیر صحیح ہونی اونکی تطبیق یون دیجاوی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی ترجمہ اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سی مجہپر یہ ہی کہ خدا تعالی نی جمع کیا درمیان تہوک میری اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی ف ع یہ بیشک نعمت ہی اور وقت موت کی بہت بڑی نعمت ہی کہ وقت انتہا برکتون کا ہی یا بیان واقع کرتی ہین کہ نعمت اوس وقت میسر ہوئی بعد ازان بیان کرتی ہین سبب پانی کا اوس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئی میری پاس عبد الرحمن بن ابی بکر بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہ مین مسواک تہی اور مین تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تہی یعنی حضرت میری سینہ سی لگی بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا مین نی آنحضرت کو کہ دیکہتی ہین طرف عبد الرحمن کی یا طرف مسواک کی حال یہ کہ مین جانتی تہی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتی ہین مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کی پس کہا مین نی کیا لون مین مسواک آپکی لیی پس اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی سر مبارک سی کہ ہان پس لی مین نی مسواک عبد الرحمن سی اور دی آنحضرت کو اور رکی آپ نی مسواک پس دشوار ہوئی آنحضرت پر یعنی بسبب اسکی کہ وہ سخت تہی اور کہا مین نی کہ نرم کر دون مین اوس کو آپکی لیی پس اشارہ کیا آپ نی سر سی کہ ہان پس نرم کر دی مین نی مسواک پس پہیری حضرت نی مسواک اوپر دانتون پر ف ع یعنی پس جمع ہوئی دونون تہوک میری حلق مین اور اسیطرح آنحضرت کی حلق مین وقت وفات اونکی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی یہی آنحضرت کی عائشہ سی دم مرگ تک ترجمہ آنحضرت کی سامنی ایک باسن تہا کہ اوسمین پانی تہا پس شروع کیا حضرت نی کہ داخل کرتی تہی دونون ہاتہ اپنی پانی مین اور پہیرتی اونکو اپنی چہرہ مبارک پر ف ع اس سی معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تہی مزاج مبارک پر پس اس سی فی الجملہ سکون ہوجاتی تہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کی بہی تہا اور یہ بہی اس سی نکلا کہ کری فعل مریض اور اگر وہ کرسکی تو کوئی اور کری اپنی کہ اس سی ایک طرح کی تخفیف ہوتی ہی کہ مین ہاتہ پانی وغیرہ ٹپکانی کی حلق مین یا کلمہ ٹپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ ہووی حاجت اور اوسکی ترجمہ اور کہتی تہی لا الہ الا اللہ تحقیق واسطی موت کی سختیان ہین ف ع سکرات ساتہ زبر کی جمع سکرہ کی ہی یعنی سختیان اور بڑی بڑی تعقیبین ہم جانتی ہون اور بیہوشیان کہ اونکی ہی کہ انبیا اور ارباب کمال کی لیی ہوتی ہین پس پناہ مانگو واسطی اپنی حالتون کی اور طلب کرو اللہ تعالی سی آسانی اوسکی واسطی اپنی اور شمائل ترمذی مین عائشہ سی روایت ہی کہ دیکہا مین نی آنحضرت کو وقت نزع کی اسحال مین کہ اونکی پاس پیالہ پانی کا تہا اور وہ اوسمین ہاتہ ڈالتی تہی اور پہیرتی تہی منہ پر پہر کہتی تہی اللہم اعنی علی منکرات الموت او قال علی سکرات الموت ترجمہ پہر اوٹہایا آنحضرت نی دست پاک یعنی بطور دعا کی یا اشارہ کرنیکی طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتی تہی یعنی کر شامل کر مجکو رفیق اعلی مین یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کی اور جہک گئی اور نیچی گر پڑی دست مبارک حضرت کی نقل کیی

بخاری نے ف ۶ یعنی دہنی طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف اور مراد رفیق اعلی سے انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلی علیین میں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور رفیق اسم جنس ہے کہ وہ جمع ہوتا ہے ایک پر بھی اور بعض نے کہا ہے یا مراد ملاء اعلی اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمان کے رہنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلی سے حضرت رب العزت ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدای تعالی مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو بیچ رہنے کی دنیا میں اور آنے کی یہاں فرمایا آنحضرت نے اخترت الرفیق الاعلی واللہ اعلم

وعنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والاخرۃ وکان فی شکواہ الذی قبض اخذتہ بحۃ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین فعلمت انہ خیر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلعم سے فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کے مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کے ف ۶ یعنی اسکو اختیار دیتے ہیں کہ چاہے دنیا میں رہے ایک مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبی کی طرف اور اسمیں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہے اوس چیز کو کہ اللہ کے پاس ہے اسلیے کہ وہ بہتر اور پائندہ تر ہے ترجمہ اور تھی آنحضرت صلعم بیچ اوس بیماری اپنی کے کہ وفات پائی اوسمیں پکڑا حضرت کو سختی آواز نے یعنی مرتے وقت جو بلغم یا سانس آنکر حلق میں اٹک جاتا ہے اور اوس سے آواز بھاری ہوجاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہیں شامل کر مجکو ساتھ اون لوگوں کے کہ انعام کیا تو نے اوپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین ف ۶ اور بعد اسکے ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہیں وہ رفیق حاصل یہ کہ رفیق اعلی کے ساتھ مجکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بھی حاصل خوب ہوجاتی ہے اس روایت میں اور پہلی روایت میں ترجمہ پس سمجھی میں اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دیے گئے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ۶ یعنی درمیان باقی رہنے کی دنیا میں اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبی کی اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانے کی شق کو و

عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ شدت سے بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کرتی تھی اونکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ نے واے ہی کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہے انکو پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیرے باپ پر محنت و شدت بعد آج کے دن کے ف ۶ یعنی یہ کرب بسبب شدت کے بیماری کے ہے اور بعد آج کے نہیں ہوگا اسلیے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کے ہوتا ہے بعد آج کی دن کے منقطع ہوجاینگی یہ علائق جسدیہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں تو کرب ہی نہیں ترجمہ پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ نے اے باپ میرے اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کے کہ بلایا اوسکو اپنے حضور میں اے باپ میرے اے وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اوسکی ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کی پہونچاتے ہیں ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیے گئے حضرت کہا فاطمہ نے اے انس کیا گوارا ہوا تمہارے نفسوں پر کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کے مٹی نقل کی یہ بخاری نے ف ۶ یہ اشعار بھی نسبت کیے جاتے ہیں طرف فاطمہ رض کی کہ حضرت کے ماتم میں کہی ہیں اشعار

ماذا علی من شم تربۃ احمدا + ان لا یشم مدا الزمان غوالیا + صبت علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا

الفصل الثانی

عن انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابہم فرحا لقدومہ رواہ ابو داود وفی روایۃ الدارمی قال ما رایت یوما قط کان احسن ولا اضوء من یوم دخل علینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما رایت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ دن ہوا کہ داخل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ ہتھیاروں اپنے کے یعنی بسبب عادت اپنی کے جیسے بیان بھی بازی کرتے ہیں از راہ خوشی ہونیکی بسبب تشریف لانے آنحضرت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ بہت خوب تر یعنی خاطر میں اور بہت روشن تر یعنی ظاہر میں اوس دن سے کہ آئے ہمارے اوس دن میں یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا دن تھا وہ بہلی کہ وہ تھا دن وصال کا مشتاقین جمال کے لیے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنیوالا ہو یعنی دل میں اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھ اوس دن سے کہ وفات پائی اوس میں رسول خدا صلعم نے یعنی بہلی کہ وہ دن فراق کا تھا عشاق پر اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے اوس میں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوس میں آنحضرت نے تاریک ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جھاڑی تھی ہم نے ہاتھ اپنے خاک سے اس حال میں کہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنے میں مشغول تھے یہانتک کہ نا آشنا جانا ہم نے اپنے دلوں کو یعنی تغیر ہوگئی حال ہمارے بسبب وفات رسول خدا صلعم کی پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے پھر نہیں پائی ہم نے دل اپنے اوس حالت پر کہ تھی یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تھی مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سے اور اوٹھ گئی وحی کی سے اوس میں بڑا ہی فرق پڑ گیا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کی وفات یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضوں نے کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت کی مسجد میں اور بعضوں نے کہا کہ مکہ میں اور بعضوں نے کہا کہ قدس میں کہ وہاں قبور انبیا کی ہیں یا نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہ جیسا کہ شمائل ترمذی میں ہے کہ کہا صحابہ نے حضرت ابوبکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاویں رسول خدا صلعم انہوں نے فرمایا ہاں انہوں نے کہ ہاں کہا صحابہ نے کہاں کہا ابوبکر نے اوس مکان میں کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی لیے کہ نہیں قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی مگر مکان طیب میں پس جانا صحابہ نے کہ سچ کہا ابوبکر نے انتہی اور یہ منافی نہیں ہے اوسکی کہ روایت کیا گیا اوسی حدیث میں ترجمہ پس کہا ابوبکر نے کہ سنا ہے میں نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہ کہ دوست رکھتا ہے وہ پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اوس میں دفن کرو اونکو بیچ جگہ بچھونے اونکے یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت میں کہ وہ تندرست تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیا جاتا ہے روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکھائی جاتی ہے اوس پیغمبر کو جگہ اوسکی یعنی جو مکان کہ خاص ہے اوسکے لیے بہشت سے یعنی منازل عالیہ اوسکی سے پھر اختیار دیا جاتا ہے اوسکو یعنی درمیان رہنے کے اگر چاہے ہماری درگاہ میں آوے یا چاہے دنیا میں رہے اور یہ اختیار دینا واسطے اظہار شرف

اور موت انبیا کی ہی درگاہ صمدیت میں مگر الا جو مجہہ کہ حکم ہی موافق ہی اور وہ بہی وہی اختیار کرلی ہیں کیونکہ اصل حکم ہی حق ترجمہ کہا عائشہ نے کہ جب نازل کی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی علامتین اوسکی آنحضرت کا سر مبارک آنحضرت کا میرے ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اوپر یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش میں آئی پہر اوٹہائی نگاہ اپنی طرف چہت کے
یعنی اوپر کی طرف چہت کی آسمانوں کی پہر کہا یا الہی اختیار کیا میں نے یا اللہ مصاحبت رفیق اعلی کو کہا میں نے اب کہ اختیار کرلی ہیں حضرت اوس عالم کو اختیار نہیں
کرینگی ہم کو کہا عائشہ نے اور پہچانا میں نے کہ یہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہی تہی حالت صحت میں کہ کوئی نبی قبض روح نہیں کیجاتی ہی
کسی نبی کی کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی جگہ اوسکی بہشت سے پہر اختیار دیا جاتا ہی ف جس دیکہنا بہشت کی طرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق الاعلی
جواب اوس تخییر کا تہا ترجمہ کہا عائشہ نے پس تہا آخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہ قول حضرت کا یا الہی اختیار کرتا ہوں میں رفیق اعلی کو نقل کی بخاری
اور مسلم نے ف کہا سہیلی نے اول کلمہ کہ بولی میں آنحضرت حالت شیرخوارگی میں پاس حلیمہ کے اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جس روز انشقاق برکم کہا گیا
تو اول حضرت ہی نے بلی فرمایا **وعنہا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ
يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہ بہی روایت ہی عائشہ سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہی اوس بیماری میں کہ فوت ہوئی اوسمین اے عائشہ
ہمیشہ تہا میں کہ پاتا تہا میں درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا میں نے خیبر میں ف یعنی وہی جو بکری میں زہر ملا کردیا تہا آپکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر زہر
اوسکی ہلاک ہونے میں واسطے اعجاز معجزہ کی ولیکن ایک طرح کا دکہہ اوس سے باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا ترجمہ اور یہ وقت پاتی میری کاہی اپنی رگ جان کے
کاٹی جانی کو اوس زہر کی اثر سے نقل کی بخاری نے ف ظاہر حکمت الہی مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطے حاصل ہونی مرتبہ
شہادت کی جیسا کہ کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی نے سانپ کی زہر کی اثر سے مری کہ غار میں وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا
بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ
لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا
عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ
ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى
حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ
فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ
فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِيْ إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ
الْعَرَبِ وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا
مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ یعنی حاضر ہوئی اونکو موت مراد ایام مرض کے
ہیں کہ اونمین حضور موت کا تہا اور یہ دور روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی ترجمہ اور گہر میں تہی بہت شخص کہ اونمین عمر بہی تہی فرمایا آنحضرت نے
آؤ کاغذ میں تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوسکی ف کہا نووی نے شرح مسلم میں جانا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ اور تغیر سے اور تغییر کرنی سے
کسی چیز کی احکام شرعیہ میں ... حالت صحت اور مرض میں ... کہ حکم کی گئی تہی بیان کرنی اور ... کہ واجب ہی

اوپر تبلیغ اوسکی اور نہیں تہی وہ معصوم امراض جسمانی سی کہ جس سی نقصان اونکی مرتبہ مین نہین آتا تہا اور فساد پیدا ہوتا اونکی شریعت مین اور سحر کیا گیا آنحضرت پر حتی کہ
ہو گئی تہی ایسی کہ اونکی خیال مین آتا تہا کہ وہ کر چکی ہین ایک کام اور حال آنکہ نہین کیا ہوتا تہا اوسکو اور نہین صادر ہوتا تہا اونسی اوسحال مین کوئی کلام احکام مین مخالف اوسکی کہ پہلی
کہہ چکی تہی پس جب جانا تو نی یہ مقدمہ چہوڑ کر کیا معنی ثور اشتہ سن کر اختلاف کیا ہی علمانی بیچ اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تہا حضرت نے اوسکی لکہنی کا پس کہا بعضون نی کہ آنحضرت نے
چاہا تہا کہ معین کر دین ایک کو اصحاب مین سی واسطی خلافت کی تا واقع نہو نزاع اور مین کہتا ہون بیچ کہ یہ سنا ہی اسو اسطی کہ تعیین تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس
یا علی کی نہین محتاج تہی طرف کتابت کی بلکہ زبان کہدینا کافی تہا اور معنا آنحضرت نے اشارہ کر بہی دیا تہا طرف خلافت ابی بکر کی ساتہ نیابت امامت کے مع تصریح کرنی کی ساتہ قول
اپنی کی یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہان اگر کہا جاوی کہ حضرت نے ارادہ کیا تہا یہ کہ لکہین خلافت تمرہ اپنی وفات کی بعد کی کہ جو
مستحق ہونگی ایک بعد دوسرے کی امام مہدی کی نکلنی تک اور نزول عیسی تک تو البتہ یہ ایک وجہ معقول ہی لیکن چاہا اللہ تعالی نی امر خلافت کو پوشیدہ رکہنا پس نہ لکہ سکے
آنحضرت اور بعضون نی کہا کہ چاہا تہا آنحضرت نی نوشتہ لکہنا ایک بیان ہو اوسمین احکام مہمہ کا تفصیل تلخیص تاکہ اوٹہ جاوی نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر
کہتا ہون مین کہ نہین تہا حضرت کی زمانہ مین نزاع تا اوٹہ جاتا اور نہین تہا خلاف تا منع ہو جاتا یا یہ کہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف ہر مکان مین اوسکی
واقع ہونیکی خود حضرت نے خبر دیدی تہی ساتہ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ اور ساتہ قول اپنی کی صحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتہ قول اپنی کی علیکم بالسواد
الاعظم اور ساتہ قول اپنی کی ستفترق فلیک ان افتاک المفتون اور فرمایا اللہ تعالی نی ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم علاوہ
احکام شرعیہ متفرقہ بہت ہین کہ کیونکر ہون منحصر و منصوص ایک ساعت مین ایسی طرح کہ مقصود ہو اور نہین خلاف بالکل ہان اگر ارادہ کیا جاوی ساتہ اسکی یہ کہ حضرت نے
قصد کیا تہا یہ کہ لکہین ایک نوشتہ کہ اوسمین بیان کرین بعضی ایسی احکام کہ اگلی زمانون مین پائی گئی ہین اور کتاب و سنت مین نہین مذکور ہین تو بعید نہین ہی اور رافضیت
سی اوپر تمام امت کی یا ارادہ کیا تہا یہ کہ لکہین نوشتہ کہ بیان ہو اوسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اوسمین احوال گمراہ فرقونکا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض اور
تمام مبتدعین کی اور یہ جبہ پس کہا عمر نی کہ تحقیق غالب ہی آنحضرت پر بیماری اور ہماری پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہی کتاب اللہ یعنی امر دین مین بموجب قول
اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور سنت بہی تابع اور مفسر اور مبین اوسکی ہی اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نی اونکو کہ جو جہگڑ رہی تہی اونسی اس بابت
پس یہ رہی اوپر نہی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنی سی تخفیف و آسائش تہی آنحضرت کی تہی وقت سختی درد و بیماری کی اور جان لیا تہا اونہون نے
کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب جزم کی نہین ہی بلکہ اونکی مصلحت کی لیی ہی اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین اور عادت مستمرہ تہی کہ جب حکم
کرتی تہی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تہی آنحضرت سی اوسمین پس چہوڑ دیتی تہی آنحضرت اونکو اونکی رای اور جواب دیدی پر اور
اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چہوڑتی اونکی رای پر اور عمر نی بہی سمجہی تہی کہ شاید کوئی امر ہو شاق اوپر صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سی اشارہ کیا کہ ترک
اوسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بہی ترک کیا اور بیچ مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب مین بہیجنا ابو ہریرہ کا کہ بشارت دین لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی بہشت مین داخل
ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نی تا کہ لوگ تکیہ نکر بیٹہین اوسپر اور عمل مین سست ہون اور یہ مذاہب حضرت عمر کی ایسی موافقات ہین کہ موافق ہوئی ہین کتنی جگہو نمین مخالفت
پس ممکن ہی حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس اوٹہ جاویگی مخالفت اور دلالت کرتا ہی اوسپر سکوت آنحضرت کا اس کہنی پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے
کہا کہ یہ امر حضرت سے ابتدا نہ تہا بلکہ پہلی بعضی صحابی آنحضرت سے طلب کیا تہا کہ کچہ لکہین پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب کہا کہ بعضی راغب نہین ہین جیسیکہ عمر اور
جو کہ موافق اونکی تہی ترک کیا لکہنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفاء اور بیہقی نی کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہی کہ آنحضرت چاہتی تہی کہ خلافت ابی بکر
صدیق کی لیی لکہین بعد اوس ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور اسی اعتماد پر کہ تجاوز نہین کرینگی اوس سی مومن جیسیکہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ تحریر
فصل مین آتا ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے وصیت تہی واسطی علی مرتضی اور خلیفہ کرنا اونکا تہا خیالی تہا تعصب سی نہین ہی کا اسطی کہ یہ جو کچہ کہی ہین کہ نہ عجز

خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سی ثابت ہوا پس جب یہ ہوچکا تہا تو کیا احتیاج لکہنی کی رہی اور تمام یہ قصہ بیچ باب مناقب علی کی آویگا ترجمہ پس اختلاف کیا اونہون نی کہ
گہر مین تہی یعنی صحابہ اور اقارب اور جہگڑنی لگی پس بعضی اونمین سی کہتی تہی نزدیک کرو حضرت کی یعنی اسباب لکہنی کا دوات اور قلم وغیرہ کہ لکہین تمہارے لیے آنحضرت اور بعضی
اونمین سی کہتی وہی بات کہ جو عمر نی کہی یعنی منع کرتا تہی لکہوانی سی بسبب شدت مرض آنحضرت کی پس جب بہت کیا لوگون نی شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹہو
میری پاس سی ف۔ ع یعنی پس چہوڑا اونہون نی قصد لکہنی کا باعتماد اوس چیز کہ ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب و سنت سی کہا نووی نی کہ آنحضرت صلعم نی قصد کیا تہا لکہنی کا
اوسوقت کہ اونکی رای مین آیا تہا کہ یہ مصلحت ہی یا وحی کی گئی تہی طرف اونکی اسکی پہر ظاہر ہوا کہ نہ لکہنا مصلحت ہی یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی اسکی اور فسخ کیا گیا ہو اور عمر رض
نی جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہی علما کا اسپر کہ یہ اونکی دلائل فقہ اور دقائق نظر و فہم سی ہی اسلیے کہ وہ ڈری اس سی کہ شاید لکہین آنحضرت ایسے
امور کہ عاجز ہین لوگ اونکی کرنی سی اور مستحق ہون عذاب کی بسبب ہونی اونکی ثابت نص ہی کہ نہین گنجایش ہی اوسمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتہ اس قول اپنی
کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کی مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ اور طرف قول اللہ تعالی کی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ ترجمہ
کہا عبید اللہ نی کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سی پس تہی ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہی کہ ہوا حائل اور مانع درمیان پیغمبر خدا کی
اور درمیان اسکی کہ لکہین اونکی لیے یہ نوشتہ بسبب اختلاف اونکی کی اور شور و شغب اونکی کی ف۔ ع کاشکی وہ اختلاف واقع نہ کرتی تا حضرت کچہ لکہتی کہ سبب ہدایت کا ہوتا
تہی ابن عباس مائل طرف خلاف اوس چیز کی کہ کہی عمر نی اور اونہون نی کہ تابع تہی اونکی صحابہ مین سی فتدبر کہا بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین کہ حضرت عمر کو مقصود تہا
کہ حضرت کو تکلیف ہو لکہنی مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکہنا کسی چیز ضروریہ کا تو نہ چہوڑتی اوسکو اونکی اختلاف کرنی سی بسبب قول اللہ تعالی
کی بلغ ما انزل الیک من ربک جیسیکہ نہ چہوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسیکہ حکم کیا ہو ذمیون کی نکالنی کا جزیرہ عرب سی وغیرہ اونکا سو وہ چیز ہی کہ
آ گئی ہی بیان اونکا خود لکہا چونکہ وہ چیز ضروری نہ تہی حضرت عمر نی سمجہی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام اللہ مین نہین ہی اللہ تعالی
فرماتا ہی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اس سی جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت مین بیان اوسکا ہی صراحۃ یا دلالۃ اور یہ
سمجہی کہ باب اجتہاد کا بند ہو جاوی اہل علم و استنباط پر پس دیکہا عمر رض نی صواب ترک کرنا کتابت کا واسطی تخفیف آنحضرت کی اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نی جو حضرت
عمر کی بات کا انکار نہ کیا تو یہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی اونکی رای کو پسند کیا اور تہی عمر رض بڑی فقیہ نسبت ابن عباس اور موافقین اونکی کی … روایت ہی سلیمان بن
ابی مسلم احول کی کہ ایک شخص ثقات اور ائمہ مین سی تہا یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا ف۔ ح اور جو کچہ کہ واقع ہوئی مصیبت
اوسمین اشارہ کرتی ہین اوس پنجشنبہ کیطرف کہ قضیہ مذکورہ اوسمین واقع ہوا ترجمہ پہر روئی ابن عباس اتنا روئی کہ تر کر دیا اونکی آنسوون نی سنگریزون کو کہ
وہان پڑی تہی ف۔ ع احتمال ہی کہ روئی ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی یا بسبب اسکی کہ گمان مین اونکی تہا ہوتی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی بسبب
لکہنی نوشتہ مذکور کی اور یہ احتمال اظہر ہی اس مقام مین ترجمہ کہا مین نی ای ابن عباس اور کیا ہی روز پنجشنبہ ف۔ ح یعنی کیا حال گذرا ہی کیا واقع ہوا اوسمین
ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قول سلیمان احول کا ہو اور یون نہین ہی بلکہ کہنی والی اسکی سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت اونسی کرتی ہین
اور وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سی ترجمہ کہا ابن عباس نی کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اس دن پس فرمایا لاؤ میری پاس ہڈی شانہ کی کہ لکہدون
مین تمہارے لیے ایک نوشتہ نہ ہوگی تم گمراہ بعد اوسکی کبہی ف۔ ح کہا ہی علما نی کہ یہ عبارت ظاہر مین اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکہنا احکام کا ہی تفصیل سی …
ترجمہ پس تنازع و اختلاف کیا لوگون نی اور نہین لائق ہی کہ پاس نبی کی تنازع اور اختلاف ف۔ ظاہر سیاق کلام سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کلام ابن عباس کا ہی
کہ درمیان مین حدیث کی داخل کیا اور بعضون نی کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہی فافہم ترجمہ پس کہا بعضی صحابہ نی کہ کیا ہی حال حضرت کا کیا ترک
کرتی ہین یعنی دنیا کو ف۔ ح تحقیق اہجر کی فتح الباری مین قرطبی سی نقل کی ہی احتمال نقل کی ہین اونہون ایک احتمال یہ بہی لکہا ہی کہ لفظ اہجر فعل ماضی ہی

ہجر سی کہ ساتھہ زبر اول اور جزم دوسری حرف کی ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الحیوۃ انتہی پس صاحب ترجمہ معنی بموجب اسکے ترجمہ کیا ہی اور تائید علمی اوس
استفہام کو خوب تفصیل سی لکھا ہی اور شیخ عبد الحق نی یون لکھا ہی کہ کیا ہی حال اونکا اور کیا ہوئے اونکو آیا مختلط اور پریشان ہوئے کلام اونکا بسبب
مرض کے اور یہہ انکار اون لوگون پر کہتی تہی کہ نہ لکھنی دیتے کیون منع کرتی ہو لکھنی سی خیال کرتی ہو کہ مختلط ہوئے کلام اونکا یہہ اعتقاد اوس جناب کی نسبت نہ رکھنا
چاہیئی اور ہجر بمعنی فحش اور ہذیان کی بہی آتا اور یہہ ممتنع ہی آنحضرت سی پس رجوع رو وکہ لکھنی اور کلام محمول استفہام انکاری پر ہی انتہی ترجمہ یعنی جو حضرت سی
کہ کیا فرماتی ہین اور کیا غرض رکہتی ہین پس شروع کیا بعضی صحابہ نی تکرار کرنا حضرت سی پس فرمایا حضرت نی کہ چہوڑ دو مجہکو چہوڑ دو مجہکو یعنی اس شور و غوغا سی پس وہ حالت
کہ مین اوس مین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کی لئی اور تفکر اوس مین بہتر ہی اوس چیز سی کہ بلاتی ہو تم مجہکو طرف اوسکی اور وقت ع معنی افضل
ہی اوس حالت سی کہ تم اوس پر ہو کہ وہ شور و شغب ہی اور اختلاف کرنا کہا خطابی نی کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت سی کہ آپ نے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف
دین مین تین قسم پر ہی کہ ایک تو اثبات صانع مین ہی اور اوسکی وحدانیت مین اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اوسکی صفات اور مشیت مین ہی
اور انکار اوسکا بدعت ہی اور تیسرا احکام فروع مین ہی کہ جو محتمل ہوتی ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی نے رحمت اور کرامت واسطی علما کے
اور کہا مازری نی اگر کہا جاوی کہ کیونکر جائز ہوا صحابہ کے لئی اختلاف اس نوشتہ مین باوجود فرمانی حضرت کی ایتونی الکتب پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اوامر متعلق ہو
تی ہین قرائن کو نقل کرتی ہین امر کو وجوب کی طرف سی استحباب کی نزدیک اوس شخص کی کہ کہتا ہی کہ اصل امر مین وجوب ہی پس شاید کہ ظاہر ہوئی ہون آنحضرت سی ایسی
قرائن کہ دلالت کرتی ہون اوسپر کہ نہین واجب یہہ بلکہ یہہ مختار ہی پس مختلف ہوا اختیار اونکا اور یہہ تاویل ہی اوپر رجوع کرنی اونکے طرف اجتہاد کی شرعیات مین اور پہنچا
اجتہاد عمر کا طرف منع کی پس شاید کہ اونہون نی اعتقاد کیا کہ یہہ صادر ہوا ہی حضرت سی بغیر قصد بالجزم کی اور تہا یہہ قرینہ بیچ ارادہ عدم وجوب کی واللہ اعلم ترجمہ
مین جب گذری صحابہ اس گفتگو سی حکم کیا آنحضرت نے اونکو تین باتون کا پس فرمایا نکال دو مشرکون کو جزیرہ عرب سی شروع گذر چکا ہی بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود
من جزیرۃ العرب کی اور معنی جزیرہ عرب کی ابتدائی کتاب مین بیچ باب الیہ سوسہ کی مذکور ہوئی ہین ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیون کا کہ امرا اور حاکمون کی پاس آوین
اور احسان و سلوک کیا کرو اونسی مانند اوس چیز کی کہ مین احسان کرتا ہون و ہر ف ع یعنی آرزو کینہ اور کیفیت کی بوجہ تمہاری درمیان اور بسبب اونکی تالیف قلب اونکی
اور یہہ حکم فرمایا حضرت نے اسلئی کہ ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر اونکی مولفۃ القلوب ہین اور کہا علما نے برابر ہی کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر اسکی لئی یہی حکم
ہی ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سی یعنی بسبب بیان کو اوس یا واسطی اقتصار کے یاد کرنا اوسکو ابن عباس نی پس بہول گیا مین اوسکو اور کہا سفیان
بن عیینہ نی کہ یہہ کہنا سکوت کیا یا کہا اور مین بہول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع کہا نووی نی کہ ساکت ابن عباس ہی
اور بہول جانیوالے سعید بن جبیر ہی یہہ بموجب شرح ملا علی کے کہا گیا اور حضرت شیخ رح نی فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو کہا ہی یعنی سکوت کیا
آنحضرت نے تیسری بات سی یا فرمائی حضرت نے پس بہول گیا مین اور کہا ہی علمائی کہ تیسری بات یہہ ہی کہ سامان درست کردینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی
اسباب کی درستی کر رہی تہی کہ اوسی اثنا مین بیمار ہوگئی یا تیسری بات منع کرنا قبر پرستی سی ہی جیسیکہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد وعن انس قال قال ابوبکر
لعمر بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورھا فلما
انتہینا الیہا بکت فقالا لہا ما یبکیک اما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی لا ابکی
انی لا اعلم ان ما عند اللہ تعالی خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع
من السماء فہیجتہما علی البکاء فجعلا یبکیان معہا رواہ مسلم ترجمہ روایت ہی انس سی کہ کہا ابوبکر نی واسطی عمر رض کے
بعد وفات آنحضرت کی لیچلو ہمکو طرف ام ایمن کی تا ملاقات کرین ہم اونسی جیسیکہ حضرت ملاقات کرتی تہی اونسی ف ع ام ایمن نام ان کا برکۃ

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تہین آنحضرت کی بعد وفات عبد اللہ والد حضرت کی بسبب اثکی باتہہ لگین تہے پہر اونکو آزاد کردیا تہا اور زید اونکا کرکہ تہا اونکا کہہ دیا تہا اونکا زید سے اور وہ پالا تہین دو دادا سکے جنی گئی تہین آنحضرت بہبتوں کی اور تہین ہم حبش کی اور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس دن بعد اور زید کی مالک تہین خدیجہ کبری پہر حضرت نے اونکو خدیجہ سے مانگا پس ہبہ کیا اونہوں نے اونکو آنحضرت کے تئین پہر آزاد کردیا اونکو آنحضرت نے کذا ذکرہ بعض المحققین ترجمہ پس جبکہ پہنچے ہم یعنی مین اور شیخین طرف ام ایمن کے روئین ام ایمن پس کہا ابوبکر اور عمر نے ام ایمن سے کہ کس چیز نے رولایا تجکو یعنی کیوں روتی ہو کیا نہین جانتی ہو کہ جو کچہ خدا تعالی کے پاس ہی یعنی درجات و ثواب بہتر و اعلی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا ام ایمن نے کہ نہین روتی ہون مین سوا اسکی کہ مین نہین جانتی کہ جو کچہ خدا کے پاس ہی بہتر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے یعنی اسلیے کہ یہہ امر ظاہر و باہر ہی ولیکن روتی ہون مین اسواسطے کہ وحی آسمانی تحقیق منقطع ہوگئی آسمان سے پس باعث ہوئین ام ایمن یعنی اونکا یہہ کہنا ابوبکر اور عمر رضہ کو رونی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نے اونکی ساتہہ نقل کی یہہ مسلم نے ف ع اور یہہ نا نہین منقطع ہونگا آخر دنیا تک

وعن ابی سعید الخدری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ونحن فی المسجد عاصبا راسہ بخرقۃ حتی اھوی نحو المنبر فاستوی علیہ واتبعناہ قال والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی الحوض من مقامی ھذا ثم قال ان عبدا عرضت علیہ الدنیا وزینتھا فاختار الآخرۃ قال فلم یفطن لھا احد غیر ابی بکر فذرفت عیناہ فبکی ثم قال بل نفدیک بآبائنا وامھاتنا وانفسنا واموالنا یا رسول اللہ قال ثم ھبط فما قام علیہ حتی الساعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی اور حالیکہ ہم مسجد مین تہے باندہے ہوئے سر اپنا کپڑے سے یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نے طرف منبر کے پس چڑہے اوسپر اور ساتہہ گئے ہم حضرت کی یعنی اور بیٹہے ہم نیچے منبر کی متوجہ ہوکر حضرت کیطرف فرمایا حضرت نے یعنی بعد حمد و ثنا قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ اپنی سے کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہی روبرو کی گئی اور دکہلائی گئی اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اوسکی دنیا پر ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہی کہ اگر چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو سونپین ہم اور پہاڑ تیری لیے سونی چاندی کے بنا دین اور ثواب اور درجہ کہ ہمارے پاس تیری لیے ہی اوسمین کم نکرینگے ہم اور اگر چاہی تو ہمارے پاس آ آنحضرت نے سر جہکایا یعنی بطور متفکر دن کے اور کہتی ہین کہ آنحضرت کی غلامون مین ایک غلام حاضر تہا اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز یہین رہیے کہ آپکی دولت سے ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نے جبرئیل کیطرف نگاہ کی اور سمجہی کہ مقصود کیا ہی یعنی مقصود بلانا ہی اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ وہان آؤن غرضکہ حضرت نے آخرت کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نکی کہا بعض عارفین نے کہ اگر اختیار دیا جاوے عاقل درمیان دو پیالون کے کہ ایک اونمین سے ہو پائدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کریگا پائدار مٹی کو اوپر فانی سونی کے پس کیا حال ہی جس صورت مین کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پائدار سونے کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولی پائدار سونے کو قبول کرنا چاہیے پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکے اللہ سبحانہ نے ساتہہ قول اپنے کے والآخرۃ خیر وابقی ف ع پس سمجہا اس نکتہ کو کوئی سوا ابوبکر کے پس جاری ہوئے آنسو ابوبکر کے آنکہون سے پس روئے پہر کہا ابوبکر نے کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تجپر اپنے باپ اور مائین اور جانین اور مال اپنے یا رسول اللہ کہا ابو سعید نے کہ پہر اوترے حضرت منبر سے یعنی پہر کہڑے ہوئے اوسپر اس وقت تک کہ اب ہی وہ آخر کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کی یہہ دارمی نے

وعن ابن عباس قال لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ قال نعیت الی نفسی فبکت قال لا تبکی فانک اول اھلی لاحق بی فضحکت فرآھا بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلن یا فاطمۃ رایناک بکیت ثم ضحکت

قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جبکہ اتری سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنی پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہی طرف میری خبر میری موت کی ف یعنی اس سورہ میں خبر دی ہے نصرت و فتح الٰہی کی اور لوگوں کی داخل ہونے کی دین اسلام میں فوج فوج اور حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور نزدیک ہی ہے وقت [illegible] سفر آخرت کا اور رجوع کرنے کا درگاہ عزت میں ترجمہ پس رونے لگیں فاطمہ زہرا یعنی اس بات کے سنتے ہی آنحضرت کی فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ کو کہ نہ رو اسلیے کہ تیرے اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھسے ف یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مریگی اور مجھے آن پہنچیگی اور الم فراق کا بہت نہیں کھینچنے کی سو ہنسی ہوا کہ فاطمہ زہرا نے حضرت کی وفات کی چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہی اور بموجب ایک قول کی آٹھ مہینے بعد اور بعضوں نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہے ہیں اور بعضوں نے ستر روز ترجمہ پس یہہ خبر جلدی پہنچنے کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسیں پس بجنبشی کی پس کہا فاطمہ کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا اونہوں نے اے فاطمہ دیکھا ہمنے تجکو روئی تو پھر ہنسی ف مراد بعض ازواج سے عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اور جمع جو بولے اونکو یہ قول نقل کیا تو واسطے تعظیم شان اونکی کے ذکر کیا ہے اور بعید نہیں ہے کہ اور بھی کوئی اونکی ساتھ شریک رہی ہوں کہنی میں اور ظاہر ہوتا ہے جملہ بعض ازواج النبی سے اور لفظ نقلن سے اور حضرت نے چپکے سے حضرت فاطمہ سے یہہ کلام کہا تہا اسلیے اوروں نے نہ سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تہی مجھکو کہ پہنچائی گئی ہی اونکو خبر موت اونکی کی پس روئی میں پس فرمایا حضرت نے مجھکو نہ رو اسلیے کہ تیری اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھسے پس ہنسی میں ف اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہہ بھید تہا درمیان میرے اور رسول خدا صلعم کے میں نہیں خبر دیتی کسیکو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جبوقت کہ پہنچی مدد اللہ اور فتح مکہ اور آئی اہل یمن ف کہ ابو موسیٰ اشعری اور گروہ اونکے ہیں جو اہل یمن کا علم تہا اور جاء نصر اللہ کی اور تفسیر ہے قول اللہ تعالیٰ کی وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا اور اعلام اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہیں بعد ازاں مدح اہل یمن کی کی فرمایا ترجمہ وے یعنی اہل یمن بہت نرم ہیں از روے دلوں کی ف تمام یہہ کنایت ہے اس سے کہ جلدی قبول کرتے ہیں احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہے اونکے دلوں میں وعظ و نصیحت کے اور سالم ہیں قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہے ف ح کہ یمن سے آیا ہے اشارہ ہے طرف کمال اہل یمن کے بیچ ایمان کے اور اطاعت و انقیاد کے پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کے بیچ مدح اور عنایت کے ترجمہ اور علم و حکمت کہ عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال اونکی سے ہی یمنی ہی ف نقل کی یہہ امر [illegible] اور نہایت نسبت یمن سے کہتی ہی اشارہ ہے طرف اسکے کہ سوال کیا ابو موسیٰ نے [illegible] احوال مبدا اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتدا پیدایش کے سے جیسا کہ بیچ کتاب بدء الخلق کے گذرا اور بعضوں نے کہا کہ نسبت دینے ایمان و حکمت کی طرف یمن کے اس سبب سے ہی کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا اور مکہ تہامہ سے ہی اور تہامہ یمن سے اور بعضوں نے کہا یہہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جانب شام کی ہی اور مکہ اور مدینہ وہاں سے جانب یمن کے ہیں پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کے اور مراد مکہ اور مدینہ ہی پوشیدہ نرہے کہ سیاق حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام حضرت نے اپنی مرض میں فرمایا مگر یہہ کہیں کہ کوئی اس کلام حق کو بتقریب کرکے اہل یمن [illegible] سے لا کر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے کہا کہ مراد اونسے انصار ہیں کہ اصل میں یمن ہی سے ہیں پس نسبت کیا گیا ایمان و حکمت اونکے طرف نسبت مبالغہ کرتے ہیں اور غرض یہہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکہتے ہیں اور بعد اسکے نفی اونکے ایمان کی نہیں ہے پس کچہ منافات نہیں ہے درمیان اسکے اور درمیان حدیث حضرت کے الایمان فی اہل الحجاز پہر مراد اس سے [illegible] کہ تمام اہل سب قوموں کی اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتی ہیں ہر کلام صالحہ کو کہ باز رکھے اپنی کہنی والی کو واقع ہونے سے ہلاکت کی [illegible] اور بعضوں نے کہا حکمت عبارت ہے خوب حاصل کرنے علم و عمل سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا کہا انس نے الحکمۃ تزید الشریف شرفا و ترفع العبد المملوک حتی تجلسه مجالس الملوک اور ابو ہریرہ سے ہی کہ حکمت کے دس جز ہیں نو انمیں سے [illegible] گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک چپ رہنے میں [illegible]

عائشۃ انہا قالت وا رأساہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک لو کان وانا حی فاستغفر لک وادعو لک فقالت عائشۃ وا ثکلیاہ و
اللہ انی لاظنک تحب موتی فلو کان ذلک لظللت آخر یومک معرسا ببعض ازواجک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل انا وا رأساہ
لقد هممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنه واعهد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی اللہ ویدفع
المؤمنون او یدفع اللہ ویابی المؤمنون رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سے کہا اونہوں نے کہا یعنی آنحضرت کے
پاس بسبب شدت درد سر کے ہای سر اپنے درد کہتا ہی **ف** ظاہر حضرت عائشہ کا سر کہتا تھا پس افسوس کیا او سپر یعنی کہتی ہیں مراد سر ذات ہی اور اشارہ
کیا ساتھ اسکے اپنی موت کیطرف **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو ساتھ اسکے کہ میں زندہ ہوں پس بخشش مانگوں تیرے لیے
یعنی تیری سئیات کے مٹنے کے لیے اور دعا کروں واسطے تیرے یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نے ہی مصیبت مجھے **ف** لفظ ثکل ساتھ زبر
ث مثلثہ اور پیش کے کی اصل میں معنی مرنی فرزند یا دوست کے ہی اور مراد یہاں موت ہے اور ذکر مرض بھی موت یاد دلاتا ہی اور یہ کلام نہیں غرض کے زبان پر
رقت محنت و مصیبت کے جاری ہوتا ہی اسکے کہ معنی حقیقی مراد ہوں **ترجمہ** قسم ہی خدا کی تحقیق میں گمان کرتی ہوں تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ نے
یہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کے کہ درمیان اونکے تھا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو جاؤ گے تم آخر اوسی دن میں صحبت کرنیوالے ساتھ بعض اپنی بیویوں
میں سے **ف** مقصود یہ ہی کہ اگر میں مر جاؤنگی اور تم زندہ رہو گے بعد میرے تو مجکو بھول جاؤ گے اور بیویوں کے ساتھ مشغول ہو جاؤ گے **بیت** در مردنم این
نالہ نہ از رفتن جانست ۔ ۔ از یار جدا میشوم این نالہ از انست **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چھوڑ ای عائشہ ذکر اپنے درد سر کا اور اپنے موت کے یاد کرنیکا
اور مشغول ہو میرے درد سر میں اور ذکر موت میری **ف** یعنی کہ میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تو بعد میرے بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نے وحی سے معلوم
کیا اور دونوں صاحبوں کی اکٹھی بیماری میں اشارہ ہے طرف کمال محبت دونوں صاحبوں کے جیسے کہ خون نکلا مجنوں کے ہاتھ سے وقت فصد لینے لیلی کے بعد اسکے
آنحضرت نے تقریب کر کے بات اپنی کی خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کر کہ ہو نیوالی ہی اور اسمیں خوش کرنا عائشہ کے دل کا اور بشارت دینی اونکو ہی سلطنت و عزت کے بھی ہی بابا
ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا میں نے یا فرمایا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ بھیجوں کسیکو طرف ابوبکر کے اور بیٹے اونکے کی یعنی عبد الرحمن کے کہ فرزند رشید ابوبکر کی تھے اور برادر شقیق
عائشہ کے اور وصیت کروں ابوبکر کو یعنی خلافت کے اور عہد لینا کروں اونسے تاکہ نہ کہیں یا اوسکی خوف سے اسکو کہ کہیں کہنے والے **ف** کہ نہ وصیت کی آنحضرت نے
ابوبکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کے ہی باوجود اسکے کہ اوسمیں اشارہ تہا اس خلافت کبری کا **ترجمہ** یا آرزو
کریں آرزو کرنیوالے اپنے خلافت کے غیر ابی بکر کو لیے خواہ اپنے لیے یا غیر اپنے کے لیے پھر کہا میں نے یعنی اپنے دل میں یا ظاہر میں کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کے
خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن نقل کی یہ بخاری نے
ف یعنی بسبب خلیفہ کرنے میرے کے اونکو امامت صغری میں اسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسے کہ فرمایا حضرت علی نے وقت منازعہ کے کہ
جب اختیار کیا آنحضرت نے ابوبکر کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کریں ہم اونکو امور دنیا اپنی کے لیے پس یہہ حدیث دلیل ہی اونکی خلافت کے حقیت کے پھر
حضرت کے قول یابی اللہ والمؤمنون میں اشارہ ہی طرف تکفیر اون لوگوں کی کہ منکر ہیں صدیق کی خلافت کے حقیت کی اور ماحصل حضرت کے فرمانیکا یہہ کہ پھر
اس سبب سے نہ بلایا میں نے ابوبکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی میں نے اور جانا میں نے کہ خلافت اونکے ہو نیوالی ہی اور واقع میں ایسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تھی
اور یہہ حدیث اول دلیل ہی اوپر خلافت ابوبکر کی **ترجمہ** آنحضرت کے **وعنہا** قالت رجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم من جنازۃ من البقیع فوجدنی
وانا اجد صداعا وانا اقول وا رأساہ فقال بل انا یا عائشۃ وا رأساہ قال وما ضرک لو مت قبلی فغسلتک وکفنتک و
صلیت علیک ودفنتک قلت لکأنی بک واللہ لو فعلت ذلک لرجعت الی بیتی فعرست فیہ

يقولون يستاك فتكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم بدئ في وجعه الذي مات فيه رواه الدارمي

اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا پہری طرف میری آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کر بقیع سی کہ مقبرہ مدینہ کا ہی پس پایا مجکو آنحضرت نے اس حال میں
کہ تہی میں درد سر مین کہہ رہی تہی ہای سر اپنا کہتا ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ ہای سر اپنا کہتا ہی فرمایا آنحضرت نی اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو
ای عائشہ اگر مری تو پہلی میری پس غسل دونمین تجکو اور کفن دونمین تجکو اور نماز پڑہونمین تجپر اور دفن کرونمین تجکو ف ع اسمین اشارہ ہی طرف تمنا اونکا
حضرت کے حیات مین بہتر ہی نہ رہنی اونکی سی بعد وفات حضرت کے ترجمہ کہا مین البتہ گویا کہ و کہتی ہونمین تجکو قسم ہی اللہ کے اگر کروگی تم یہہ یعنی جو کچہہ ذکر ہوا
قسم غسل وغیرہ سی البتہ پہروگی تم طرف گہر میری کی پس صحبت کروگی اوسمین ساتہ کسیکی بی بی اپنی سی پس مسکرائی آنحضرت صلعم یعنی ہنسی ولیکن کرتا ہی یہہ
کہنا اونکا او کمال غیرت اونکی کی بعد فرمایا کی پہر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی بخاری نی وعن جعفر بن محمد عن ابيه

أن رجلا من قريش دخل على أبيه علي بن الحسين فقال ألا أحدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بلى حدثنا عن أبي
القاسم قال لما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاه جبريل فقال يا محمد إن الله أرسلني إليك تكريما لك وتشريفا
لك خاصة لك يسألك عما هو أعلم به منك يقول كيف تجدك قال أجدني يا جبريل مغموما وأجدني يا جبريل مكروبا
ثم جاءه اليوم الثاني فقال له ذلك فرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم كما رد أول يوم ثم جاءه اليوم
الثالث فقال له كما قال أول يوم ورد عليه كما رد عليه وجاء معه ملك يقال له إسماعيل على مائة ألف ملك كل ملك
على مائة ألف ملك فاستأذن عليه فسأله عنه ثم قال جبريل هذا ملك الموت يستأذن عليك ما استأذن على آدمي
قبلك ولا يستأذن على آدمي بعدك فقال ائذن له فأذن له فسلم عليه ثم قال يا محمد إن الله أرسلني إليك
فإن أمرتني أن أقبض روحك قبضت وإن أمرتني أن أتركه تركته فقال وتفعل يا ملك الموت قال
نعم بذلك أمرت وأمرت أن أطيعك قال فنظر النبي صلى الله عليه وسلم إلى جبريل فقال جبريل
يا محمد إن الله قد اشتاق إلى لقائك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لملك الموت امض لما أمرت به فقبض روحه فلما توفي رسول الله
صلى الله عليه وسلم وجاءت التعزية سمعوا صوتا من ناحية البيت السلام عليكم أهل البيت ورحمة الله وبركاته
إن في الله عزاء من كل مصيبة وخلفا من كل هالك ودركا من كل فائت فبالله فثقوا وإياه فارجوا فإنما
المصاب من حرم الثواب فقال علي أتدرون من هذا هو الخضر عليه السلام رواه البيهقي في دلائل النبوة

اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی اونہونی باپ سی کہ امام محمد باقر ہین یہہ کہ ایک شخص قریش مین سی داخل ہوا اونکی باپ پر کہ علی بن حسین ہین
یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین سی اوس نی کہ کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہاری آگی پیغمبر خدا صلعم سی کہا
اوس شخص نی کہ ہان بیان کر ہمارے آگی ابی القاسم صلعم سی کہا علی بن حسین نی کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس جبرئیل یعنی عیادت اور سلام
پہنچانیکی لیے پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلا شبہ اللہ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی واسطی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی در حالیکہ یہہ تکریم و تعظیم مخصوص
ہی تمہاری لیے یعنی اس بات مین کہ پوچہتا ہی اللہ سبحانہ تعالی وہ چیز سی کہ وہ خوب جانتا ہی اوس چیز کو تجہ سی یعنی اسلیے کہ وہ قریب تجہ سی ہی رگ حبل ورید فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ کس طرح پاتی ہو تم اپنی تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون مین ای جبرئیل اپنی تئین غمگین اور پاتا ہون مین اپنی تئین اندوہگین یعنی صحیح شاید کہ غم
واسطی آنحضرت کے بسبب پریشانی امت کی تہا کہ کہا جاتا ہی بعد میری کیا واقع ہوگا تم ہم پہر آئی جبرئیل آنحضرت کے پاس دوسری دن پس کہا جبرئیل نی مانند اوسکی کہ کہا تہا

اول دن بہی جواب دیا جبرائیل کو آنحضرت نے جیسا کہ جواب دیا تہا اول دن پہر آئی جبرئیل حضرت صلعم کے پاس تیسرے دن اور کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تہا اول دن اور جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تہا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ یعنی اسمٰعیل اور دن کہ کہا جاتا تہا اوسکو اسمٰعیل کہ حاکم ہی لاکھ پر فرشتوں پر فرشتہ اونمین سی امیر ہی لاکہہ لاکہہ فرشتوں پر شرح کہا ہی ملا علی نے کہ یہہ اسمٰعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہی اور حدیث مین ذکر ملک الموت کا نہ کیا بسبب ظہور اور معلوم ہونے اوسکی یا ہو سکتا ہی کہ ملک الموت بعد آنی جبرئیل کی اور آنی اسمٰعیل فرشتہ کی اوسوقت آکر حاضر ہوا ہو اور سے ظاہر ہی بیہقی سے لائی ہین کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوترے جبرئیل اور اونکی ساتہہ ملک الموت تہی اور اون دونونکی ساتہہ ایک فرشتہ تہا ہوا مین اوسکو اسمٰعیل کہتی ہین کہ حاکم ہی ستر ہزار فرشتونپر اور ہر فرشتہ اونمین سی امیر ہی ستر ہزار فرشتونپر ترجمہ پس پروانگی مانگی اوس اسمٰعیل فرشتہ نی واسطی آنی کی حضرت پاس پس پوچہا آنحضرت صلعم نے جبرئیل سے حال اوس فرشتہ کا یعنی [illegible] پس [illegible] جبرئیل نے کہ یہہ ایک فرشتہ ہی ایسا ایسا اور یہہ حدیث مین نہین مذکور ہی پہر کہا یعنی بعد تامل کی جبرئیل نے کہ یہہ فرشتہ موت کا ہی یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہی تمہاری پاس آنی کی نہین پروانگی مانگی کسی آدمی سی پہلی تمہاری اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سی بعد آپکی یعنی یہہ شرف و کرامت مخصوص آپ کی لیئی ہی کہ ملک الموت پروانگی آنی کی مانگتا ہی ورنہ اور تو بیخبر یکایک چلا آتا ہی اور جان قبض کرتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ اذن دو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نی ملک الموت کو پہر آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نی اوسکو پہر کہا ملک الموت نے کہ ای محمد تحقیق اللہ تعالیٰ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی یعنی تاکہ عرض کرون امر تیرا پس اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کرون روح پاک آپکی تو قبض کرونگا اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجکو کہ چہوڑ دون روح تمہاری تو چہوڑ دون یعنی قبض نہ کرون پس فرمایا آنحضرت نی کیا کریگا تو یعنی جو کچہہ حکم کرونگا ای ملک الموت کہا اوسنی ہان اسیطرح یعنی تمہاری اختیار دینے کا حکم دیا گیا ہون [illegible] حکم دیا گیا ہون کہ اطاعت کرون تمہاری یعنی اوس چیز مین کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا علی بن حسین راوی نی پس دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی یعنی مانند مشورہ چاہنے والی کی کہ کیا کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلاشبہہ خدا تعالیٰ مشتاق ہی تمہاری ملنے کا پس فرمایا آنحضرت نے واسطے ملک الموت کے بجا لا تو اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہی تو ساتہہ اوسکے پس قبض کی ملک الموت نی روح پاک آنحضرت کی شرح یا آنحضرت صلعم نی بعد آنے جبرئیل کی اور ملک الموت کے اور تعزیت فرشتوں کے اور اس گفتگو کے کہ مذکور ہوئی کچہہ تہوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قضیہ کو بعضی صحابہ کو خبر دی بعد ازان وفات پائی یا بعض صحابہ پر کہ جو حاضر تہی یہہ قضیہ مکشوف ہوا اور مشاہدہ کیا اونہون نی اور اونمین سی یہہ صحابی یا تابعی تہی کہ اونکو تعبیر کیا [illegible] ذکر فرشتوں مین سی اور دل یون کہتا ہی کہ ہو سکتا ہی کہ خضر بصورت [illegible] مین سی متمثل ہو کر امام زین العابدین کی پاس آئے ہون اور بیان کی ہو یہہ حدیث اور اسلیئے تعبیر ساتہہ لفظ سمعنا کی کیا فتامل واللہ اعلم اور ایک روایت مین بعد جملہ للآخرت کی یہہ آیا ہی قال جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام یا رسول اللہ هذا آخر موطئی الارض انما كنت حاجتي في الدنيا اور حضرت ام سلمہ سی منقول ہی کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کے یہہ تہی الصلوٰۃ وما ملكت ايمانكم یہانتک کہ وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص واسطے تسلی دینی اہل بیت کے سنا لوگون نی آواز گہر کی کونی مین سے کہ کوئی کہتا ہی سلام تمپر ای اہل بیت پیغمبر کے اور امی [illegible] کہ گہر مین ہو اور مہربانی خدا کی تمپر اور برکتین اسکی یعنی زیادتیان اوسکے کرم کی تحقیق بیچ خدا کی تسلی ہی ہر مصیبت سی [illegible] اس عبارت کے کتنی ہی طرح سے کہی ہین [illegible] یعنی بیچ کتاب خدا کی تسلی دینی ہی ہر مصیبت سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالیٰ کے وبشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون ترجمہ پس عزا یہان بمعنی تعزیت کی ہی یا یہہ معنی ہین کہ بیچ دین خدا کی تسلی دینی ہی کہ شارع نی رغبت اوسکی دلائی ہی اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ خدا فرمانیوالا صبر کا اور تسلی دینی والا ہی اور اوسکو زبان علم بیان مین تجرید کہتی ہین جیسی رایت زید اسدا یعنی دیکہا مینی زید مین شیر کو یعنی زید کو مانند شیر کی پایا مینی اور یہہ مناسب تر ہی اس قول کی آگی کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینی والا ہی ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہی ہر چیز فوت ہونیوالی کا شرح یا یہہ معنی ہین کہ اللہ کی [illegible] پاتا ہی بدلہ اور تدارک ہر چیز ہلاک کا اور فوت ہونیوالی کا پس کہا کسی صاحب حال نی [illegible]

ولیس ان فارقت من عوض ترجمہ پس جب امر ایسا ہی تو ساتھ مدد اللہ کے اور حول و قوت اوسکی کی پس منع ہی کرو فصل یعنی جزع و فزع سے
اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی کہ واصبر وما صبرک الا باللہ اور بعضی نسخوں میں موافق حصن حصین کے ہی فثقوا ساتھہ زیر ث مثلثہ کے اور تخفیف قاف مضمومہ کے
یعنی پس اعتماد کرو اللہ پر اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے وتوکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اوسی سی پس امید رکھو یعنی نہ امید کہو سوا اوسکی سے اسلیے کہ
لا الہ الا اللہ یا اوسکے پاس سی پس امید رکھو ثواب کے اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے فصل یعنی دنیا کے مصیبت نہیں ہے
بسبب پائی جانی ثواب آخرت کے اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر نکری اور ثواب سے محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالے کی نزدیک وہ ہی کہ پہلی صدمہ میں ترجمہ پس کہا
علی رضہ کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا انہوں نے کہا یہہ خضر ہین فصل کہ دیکھے تعزیت اصحاب اور اہل بیت آنحضرت کے کی ہین ظاہر اسیاق کلام سے
یہہ سمجھا جاتا کہ مراد علی سی امیر المومنین علی رضہ ہون کہ حاضر تہی اوسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین ہون کہ وقت روایت کرنی حدیث کی حاضر ہین مجلس
اپنی میں کہا واللہ اعلم ترجمہ نقل کیے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں فصل اور حصن حصین میں ہی تہہ مستدرک کی آیا کہ جب وفات پائی آنحضرت نے تعزیت کی انکے
وارثوں ہیں ملائکہ نی اور فرکر کی یہہ عبارت کہ حدیث میں مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہی یعنی اور روایت ہے کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا پہلا نکمہ
لوگوں کی گردنوں سے اور رویا پھر التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان فی اللہ عزاء پس کہا علی اور ابو بکر نے کہ یہہ خضر ہین اور یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سے پہلی حدیث میں
علی مرتضی ہین باب بیچ بیان باب کے بیچ متممات اور لواحق پہلی باب کے **الفصل الاول** پہلے عن عائشۃ رضہ قالت ما ترک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درہما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہی عائشہ رضہ سے کہا نہیں چہوڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھہ کسی چیز کی نقل کی مسلم نے فصل یعنی قسم مال سی اسلیے کہ نہیں چہوڑا کچھ مال
تا وصیت کرین اور جو کچھ کہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند انکی کی تہا آنحضرت نے حالت حیات میں صدقہ کردیا تہا مسلمانوں پر بعد از نفقہ عیال کی وقت مرگ
کہا تو وفی کہ اور روایت میں آیا ہی کہ ذکر کیا لوگوں نے حضرت عائشہ کے آگی کہ علی رضہ تہی وصی پس کہا عائشہ نے کہ کب وصیت کی اونکو حال آنکہ تہی میں تکیہ آنحضرت کی
یہانتک کہ وفات پائی آپنے پس کب وصیت کی اور بعضی لا اوصی بشیء کی یہہ نہیں وصیت کی تہائی مال اپنی کی اور نہ غیر اوسکے کی اسلیے کہ نہیں تہا اونکی پاس مال اور نہ وصیت
علی کو اور نہ غیر انکی کو خلافت اوپر خلاف اوسچیز کی کہ گمان کرتی ہین شیعہ پس اسی پر حمل نہیں ہے یہہ وصیت کرنی آنحضرت کی ساتھہ کتاب اللہ کے اور وصیت اونکی کی واسطی اہل بیت
اور نکالدینی یہود کے جزیرہ عرب سے اور وصیت احسان کرنی کی انصار کی نہیں ہین مراد اوس قول سے ولا اوصی بشیء اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علماء نے کہ آنحضرت کی لیے
اونٹ تہی اور دس اونٹنیاں تہیں کہ رکہا تہا اونکو نواح مدینہ میں اور لاتی تہی لوگ دودہ اونکا ہر شب اور تہیں اونکی لیے سات بکریاں بہتی تہی دودہ اونکا
پس نہیں صلاحیت رکہتی ہی واسطی معارضہ اس حدیث کے اور اگر صحیح بہی ہو تو حمل کیا جاویگا اسپر کہ وہ اونٹ صدقہ کے اور اصحاب فقرا اہل صفہ وغیرہم میں سے
پیا کرتی تہی دودہ اونکا وعن عمرو بن الحارث اخی جویریۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا ولا درہما ولا عبدا
ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی عمرو بن الحارث سی کہ صحابی تہی بہائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیبیوں میں ہے کہا نہیں چہوڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کے
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق میں فصل یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ خبر ہی نہیں کہ حضرت کی بردہ انکا آیا ہی یا تو وہ مر گئی
ہونگی یا آزاد کردیا ہوگا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچہہ مگر خچر اپنا کہ سفید تہا اور اوسکو دلدل کہتی تہی مقوقس حاکم اسکندریہ نے بطور تحفہ کی بہیجا تہا اور اوسکو ہتیار اپنی
فصل یعنی جو کہ خاص تہی حضرت کی پہننی کی مانند تلوار اور نیزی اور زرہ اور خود اور عصا بہالا اور کے اور بعضی وا ہتھیار خاص زرہ ہی واقع ہوئی ہے کہ یہود
کی پاس گرو تہی اور شاید کہ یہہ حصر اضافی ہی یعنی آنحضرت نے بہی اعتبار کرنی اور ایسی ہی چیزون کی مانند کپڑون اور اسباب گہر کے والا ثابت ہوا ہے کہ حضرت کے چہوڑی

پھر مسلمونکو عمر نے اپنی جگہہ پر ٹہرا دیا یعنی فدک کی زمین گردانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہہ بخاری نی ف ع کہا ایک شارح نی کہ ضمیر علیہا کی پہرتی ہی خیبر و فدک کی طرف
کہ حکمین تینونکی یعنی خیبر اور فدک اور زمین کی طرف اور ظاہر متبادر یہہ ہے کہ ضمیر پہرتی ہی زمین کی طرف کہا عسقلانی نی یعنی تصدیق کیا منفعت زمین کی پس حکم اوسکا
حکم وقف کا ہو یعنی یہہ ہین کہ آنحضرت نے کہا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقی رہے اوسکی قائم رہنی تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب اوسکا ساتھہ دوام اوس کے
پس نہین منافی ہے اسکی کہ ہوے زمین کی اور املاک اونکی نفس ہوتی ہی جایگی صدقہ کہا لاتحقی کہا علامہ کرمانی نی شرح بخاری مین کہ وہ آدہی زمین وادی قری کی تہی
اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سے اور ضمیر علیہا کی پہرتی ہی طرف تینونکی نہ طرف زمین کے فقط اسلیے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم جماعت انبیا
کی نہین میراث چہوڑتے ہین جو کچہہ چہوڑتی ہین ہم صدقہ ہوتا ہی آگی اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکی وعن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا يقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة متفق عليه اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین بانٹینگی وارث میرے بعد مرنی میری کی دینار ع اسلیے کہ نہین چہوڑونگا مین بعد مرنی اپنی کی دینار تاکہ بانٹیں
اونکو پس یہہ اخبار ہی حقیقۃ اور احتمال یہہ ہی کہ اخبار ہو معنون مین اور نہی ہی معنونمین یعنی نہ بانٹیں وارث میری دینار یہہ بیان کیا سبب اوسکی علت یا کہ بطور
کی ہر چیز یہہ وہ چیز کہ چہوڑ دی مین پیچہی خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع بیبیان آنحضرت
صلعم کی بیچ حکم عدت والی عورتونکی ہین اسلیے کہ نہین جایز تہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کی پس جاری ہوا اونکی لیے نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہین کہ خلیفہ ہوئے
بعد حضرت کی پس وہ خرچ کرین ترکہ نبی مصارف مین اور پہنچا دین اوسکو مستحقونکو جن پر آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنی اہل کا
صفایا مین سے کہ تہا حضرت کی لیے اموال بنی نضیر و فدک سے اور صرف کرتی باقی کو مسلمانونکی مصالح مین پہر متولی ہوئی اوسکی ابوبکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی
پہنچی طرف عثمان کی نہ پیروی اونکی واسطی سبب تاویل نہی کہ پس جاگیر کر دیا اوسکو مروان وغیرہ قرابت والی کے لیے پس ہمیشہ رہا اونکی قبضہ مین یہانتک کہ پہیرا اوسکو عمر بن عبدالعزیز
یعنی بطور سابق کے مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہہ کہ جو کچہہ باقی رہی بعد نفقہ بیبیون میری کی اور اجرت عاملون میری کی وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جاوی فقرا پر جیسا کہ
حالت حیات مین تہا وعن ابی بکر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركناه صدقة متفق عليه اور روایت ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ سی کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث نہین پائی جاتی ہم سے جو کچہہ چہوڑین ہم نبی تمام مال ہی صدقہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی صرف کیا
جاوی فقرا و مساکین پر اسلیے کہ ہم جماعہ فقرا ہین اور شرط فقر ہی نزدیک صوفیہ کی یہہ ہے کہ وہ مالک نہووی کسی چیز کا پس جو کچہہ اوسکی ہاتہہ مین پایا تو وہ امانت ہی
یا وقف ہے اور صدقہ اور بعضون نے کہا کہ اسلیے کوئی اونکا وارث نہین تا کہ تا خوش نہووی اونکی مرنی سے کوئی اور نہ اونکے وارث ہی سبب لینی ترکہ اونکی کی اور یہہ حدیث ابوبکر صدیق
نی بیچ وقت طلب کرنی فاطمہ زہرا میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جس جگہہ کہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین بہی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری
بہی کرتا ہون جیسیکہ آنحضرت کرتی تہی اور مین آنحضرت سے سنا ہے کہ ہمارے لیے یعنی انبیا کی لیے میراث نہین ہوتی اور یہہ بات نری حضرت فاطمہ ہی سے نہین بلکہ
ازواج مطہرہ سی بہی کہی جسوقت کہ اونہون نے بہی طلب میراث کی کی اور عمر رضی نی تولیت اوسکی عباس اور علی کو دی تہی اور جب اونمین نزاع ہوئی اور کہا کہ
بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نی اور نہ بانٹی درمیان اونکے چہوڑا اور ہمیشہ ترکہ تولیت اونکی اہل بیت نبوت کی ہاتہہ رہی بعد اس کے مروانیو نی ظلم و تعدی
سی اونکے ہاتہہ سے جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونی آنحضرت کا نری ابوبکر ہی نی نہین دیا بلکہ ہر صحابہ نی سوال کیا اور سب سے پوچہا سبہون نے یہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سے اسیطرح
سنا ہے ہمنے اور یہی قرار پایا جیسیکہ حدیثون مین آیا ہی وعن ابی موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ان الله اذا اراد رحمة امة من عباده قبض
نبيها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بين يديها واذا اراد هلكة امة عذبها ونبيها حي فاهلكها
وهو ينظر فاقر عينه بهلكتها حين كذبوه وعصوا امره رواه مسلم اور روایت ہی ابو

اشعری سے کہ نقل کی اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے مہربانی کرنی ایک امت پر قبض کرتا ہے نبی اوسکی کو پہلے وفات دیتا ہے اوس امت کی پیغمبر کو پہلی امت سے یعنی پہلے فوت ہوتا ہے پس کرتا ہے خدا اوس پیغمبر کو واسطے امت کی پیش رو منزل اور پیش رو اوسکو یعنی جبکہ وہ شفیع ہوتا ہے اور جبکہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہلاک کرنا امت کا عذاب کرتا ہے اوس امت کو حالانکہ نبی اوسکا زندہ ہوتا ہے پس ہلاک کرتا ہے اوسکو اس حال میں کہ وہ دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہے اللہ تعالیٰ آنکھیں اوسکی یعنی خوش کرتا ہے اوسکو بسبب ہلاک کرنے اونکے جس وقت کہ جھٹلاتے ہیں وے اوسکو اور نافرمانی کرتے ہیں اوسکی حکم کی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَلَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ مَعَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ میں ہے البتہ آویگا ایک تمہارے پر ایک دن اور نہ دیکھیگا مجکو پھر البتہ دیکھنا اوسکا مجکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اوسکی اہل عیال اوسکے سے اور مال اوسکے سے ساتھ اہل عیال کے نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا اونکو حیات میں اور صحبت کا اونسے یا بعد وفات کے سوتے میں یا جاگتے میں بلکہ یہہ مناسب تر ہے ساتھ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہے مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہیں بیچ تصور کمال آپ کی صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَیْشٍ وَذِکْرِ الْقَبَائِلِ

یہہ باب ہے بیچ بیان مناقب قریش کے اور ذکر قبیلوں کی ف ع مناقب جمع منقبت کے ہے یعنی شرف اور فضیلت کی اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہے عرب میں اور اصل میں نام نضر بن کنانہ کی فرزند کا ہے نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اپنی کی اور اصل میں نام ایک جانور کا ہے کہ بہت قوی ہوتا ہے دریائی جانوروں میں اور قبائل جمع قبیلہ کی ہے یعنی اولاد ایک باپ کے اور مراد اونکے ذکر سے مدح اور مذمت اونکی ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل میں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَیْشٍ فِیْ ھٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُھُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِھِمْ وَکَافِرُھُمْ تَبَعٌ لِّکَافِرِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کی اس کام میں مسلمان غیر قریش کی تابع ہیں قریش کی مسلمانوں کی اور کافر غیر قریش کی تابع ہیں قریش کے کافروں کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مراد مسلم سے ... جاننا چاہیے کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہہ ہے کہ مراد اس کام سے دین ہے اور وجود اسلام کی اور قریش اسبق اور مقدم تھے اور پیشوا لوگوں کی جاہلیت کفر میں پس مسلمان غیر قریش کی تابعدار قریش کی مسلمانوں کے ہیں اور کافر غیر قریش کی تابعدار قریش کی کافروں کی اور عرب انتظار کرتی تھی قریش کی اسلام لانیکا اور جب کہ فتح ہوا مکہ اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت جماعت اسلام میں داخل ہوئی جیسا کہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہے ... بیان کرنا تقدم ریاست قریش کا بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کے لیکن فضل اونکا باعتبار اسلام کی ہی نہ کفر کی اگرچہ یہہ بیان مطلق ریاست کا ہے خواہ بسبب دین کی ہو یا بدنیا اور جاہلیت میں بھی بہت امارت اور ریاست اونمیں تھی اوسکی قسم دربانی اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی میں تھیں اور بعضوں نے کہا مراد شان سے خلافت ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور مراد یہی ہے قریش کی تابعداری کریں گا اور اگر لوگ مخالفت کریں اونکی تابعداری ... منافات اس میں نہیں یعنی اسکی امر کا وقوع ... وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع قریش کے ہیں خیر و شر میں یعنی اسلام و کفر میں جیسا کہ گذرا اوپر کی حدیث میں بیان اسکا نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ مِنْھُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ رہیگا یہہ امر خلافت قریش میں ف صاف یعنی چاہیے کہ نہیں ہے یہی امر خلافت اور جائز نہیں ہے اعتقاد خلافت غیر اونکی کی لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کا ... صحبت کے مہاجرین و انصار سے ... جب تک کہ باقی رہیں اونمیں سے دو آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ...

خلیفہ ہو اور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی واسطے امر خلافت دو آدمیونسے انتظام نہین پکڑتا فتح کہا نووی نی کہ یہہ حدیثین اور مانند انکی دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت مخصوص ہی ساتہہ قریش کی نہین جائز عقد خلافت غیر قریش کی لیے اوراسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ میں اور بعد انکی اور جسنی مخالفت اسمین اہل بدعت سے پس وہ حجت لایا گیا ساتہہ اجماع صحابہ اور بیان کیا آنحضرت صلعم نے کہ یہہ حکم ہمیشہ رہیگا آخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہین گے دو ہی اور ظاہر ہوا جو کچہہ فرمایا تہا آنحضرت نے اسوقت تک اور تحقیق یہہ ہی کہ یہہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی چاہئے کہ مسلمان ہوں چاہئے کہ اتباع کریں اونکا اور نہ خروج کریں اونپر والا جاتا رہا یہہ شرط خلافت قریش سے اکثر شہروں میں کچہہ اوپر دوسو برس کے بلکہ ورا اس احتمال یہی ہے کہ یہہ محمول ہو یہی ظاہر پر اور ہو مقید ساتہہ قول آنحضرت کے کہ حدیث آئندہ میں ہے ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش میں رہیگا جب تک کہ برپا رکہینگے دین کو اور نہیں نکلا یہہ امر خلافت قریش کے ہاتہہ سے مگر جبکہ یہہ ہاتہہ لگاتے اونہوں نے دین کو حرام چیزوں کی **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہا اونہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے تحقیق یہہ امر یعنی خلافت قریش میں ہی نہیں دشمنی کریگا اونسے کوئی مگر کہ اولٹا ڈالیگا اوسکو اللہ تعالی اوسکی مونہہ کے بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جب تک کہ قائم رکہینگے قریش دین کو نقل کی بہہ بخاری نے فتح یعنی تائید و ترویج دینگے احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نہ کرینگے تو نکل جاویگا یہہ امر ونسے اور مستحق عزل کی ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے نماز ہی اسلیے کہ دوسری روایت میں صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوۃ اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضوں نے کہا کہ مراد رغبت دلاتی ہی اونکو نماز کی قائم کرنے پر اور خوف و وحشت دلاتی ہی اسکی کہ اگر قائم نہ رکہینگے نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ سے نکل جاوے اور لوگ اونپر غالب آوین **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلٰى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفوں تک کہ وے سب ہونگے قریش میں سے اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگونکا یعنی اونکی دین کا کام گذرنیوالا یعنی جاری نسق عدل و نظام اور صواب اور حق پر جب تک کہ والی یعنی حاکم ہونگے اونکی بارہ شخص کہ وے سب قریش میں سے ہونگے اور ایک روایت میں ہی ہمیشہ رہیگا دین قائم یہانتک کہ قائم ہو قیامت اور ہوویں لوگونپر حاکم بارہ خلیفہ سب قریش میں سے نقل کیہ بہہ بخاری اور مسلم نے فتح بعض احادیث کی بعضی طرق میں آیا ہی کہ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علمانے احادیث میں کہ ظاہر اسکے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کی ہونگی اور دوسری نہیں حاصل کہ مستقیم ہوونیگے امر دین کا اور عزیز ہوا اونکے وجود سے اسلام اور جاری ہوئیں اونکی عدالت سے احکام باوجود یکہ شہادت نہین ہیں اسپر جو کچہ واقع ہوا ہی اسلیے کہ ہوئی ان میں ظالم اور مفسد بنی مروان سے کہ سیرت و طریقہ اونکا اچہا نہ تہا اور بہتر یہہ ہی کہ صحیح روایت میں آیا ہی کہ خلافت بعد میرے تیس برس رہیگی پہر ہوگی بادشاہت ظالم کی اور اتفاق کیا ہی علما اسپر کہ بعد تیس برس کے خلفا نہین بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہ میں کئی طور پر اول یہہ مراد بارہ شخص سے یہہ کہ قائم ہوئی بعد آنحضرت کی ساتہہ سلطنت اور امارت کے اور انتظام پایا دین کا وقت سلطنت میں اونکی نزاع اور فتنہ اور اختلاف پیچ ظاہر ہوا سبب اونکی ورتا یا اگرچہ بعض اونمین سے ظالم ہی الصفات تہے اور واقع ہوا اختلاف بیچ ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ پہر وانسے اونکا اور اجماع کیا لوگوں نے اوپر جسوقت کہ مرا اوسکا ہشام پھر جب بیس برس تک لوگ مجتمع رہے اوسکی امارت پر بعد ازان اوٹہی اوسکی سر سے بارکی یعنی اور مارڈالا اوسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس وقت سے احوال یہہ کہا قاضی عیاض مالکی نے اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نے اور کہا کہ ظاہر اقوال کا حدیث میں اور ترجیح جسکا اسمین یہہ قول ہی

اور شاید اسکا یہہ ہی کہ جو واقع ہوا ہی بیچ بعضی طرق صحیحہ اس حدیث کی کلہم تجتمع علیہ امر الناس اور مراد جمع سی انقیاد اور اطاعت اور اتفاق ہی اونکی
بیعت پر اگرچہ بکراہیت ہی ہو اور حدیث جو وارد ہی بیچ مدح اونتیا عشر کی نہین ہی باعتبار دوام مدت اور حقانیت کی بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام
اور اتفاق کی ہی اور وہ خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نی تمام ہونا اوسکا تیس برس مین سو خلافت کبری ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور
ستم اور بعد خلفاء راشدین کی جو امرا گذری ہین اونکو بہی خلفا کہنا ایسا ہی اگرچہ مجازا ہی جیسے کہ خلفاء عباسیہ کہتے تھی انتہی پوشیدہ نہی کہ یہہ قول خالی
نہین بیچ عدم مناسبت سی ساتہہ سیاق حدیث کی کہ فرمایا لایزال الاسلام عزیزا ولایزال الدین قائما اگرچہ مناسبت ہے ساتہہ روایت لایزال امر الناس ماضیا کی اور حدیث صریح ہے
بیچ مدح اونکی ساتہہ صلاح دین کی اور ظہور حق کی اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ اونکی کی بسبب جلالت اونکی کی واللہ اعلم دوسرا یہہ مراد خلفاء عادل اور امراء صالح ہین جو مستحق اسم خلافت کے ہین حقیقۃ
ہین پر لیکن لازم نہین کہ بعد آنحضرت کی ایک دوسری کی پیچہی متصل ہون شاید کہ یہہ عدد تمام ہوا ایک زمانہ تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو توربشتی نی کہا کہ مراد ساتہہ اسکے
مین اور اوپر حدیث جو نقل کی اس باب مین وارد ہوئی ہین یہی ہی تیسرا یہہ کہ مراد پائی جانا اونکا ہی بعد موت مہدی کی اور یہہ خبر ہے مخبر صادق کی اوس حال سے
اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ جب مرینگی مہدی مالک ہونگی امر کی پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کی سے پھر مالک ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی
امام حسین کی سی پھر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن سی پھر مالک ہوگا بعد اوسکی فرزند اوسکا اور پورا ہوگا ساتہہ اوسکی عدد بارہ کا اور ہر ایک انمین سی
امام عادل ہادی مہدی ہوگا اور یہہ ایک تیسری توجیہ قول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی روایت کیا گیا ہی ابن عباس سی بیچ وصف مہدی کے
کہ کہا ور کہہ دیگا اللہ تعالی اوسکی وجود سی ہر غم و اندوہ کو اور دور کریگا اوسکی عدل سی ہر جور و فساد کو بعد ازان والی امر کی بعد اونکی بارہ آدمی ڈیڑہ سو برس تک
ہونگی چوتہا یہہ کہ مراد وجود اس عدد کا ہی ایک عصر مین کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کی ایک جماعت اور موید اسکی یہہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میری خلیفہ اور بہت
ہونگی مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتہہ عجیب فتنون کی کہ بعد اونکی ظاہر ہونگی حتی کہ ایک زمانہ مین بارہ خلیفہ ہونگی اور مراد یہہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اوس
زمانہ تک اور اس زمانہ مین اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق مین معنی یہہ ہونگی کہ بیچ زمان دولت ان بارہ کی انتظام ہوگا اور بعد اونکی اختلال یہہ جو کچہہ شارح
نی ذکر کیا ہی بیچ شرح اس حدیث کی واللہ اعلم اور رسولہ اور شیعہ نی حمل کیا ہی ان بارہ کو اوپر بارہ اہل بیت نبوت سی ہونگی اور یہی عام ہی اس سی کہ ہوا اونکی خلافت
حقیقۃ یا استحقاق پس اول اونکی علی ہین پہر حسن پہر حسین پہر زین العابدین پہر محمد باقر پہر جعفر صادق پہر موسی کاظم پہر علی رضا پہر محمد تقی پہر علی نقی پہر حسن عسکری پہر محمد مہدی
رضوان اللہ علیہم اجمعین وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ وعصیۃ
عصت اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غفار ساتہہ زیر غین معجمہ کے اور فا کی نام ایک قبیلہ
کا ہی اور ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ انہین مین سی ہین دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی اور فرمایا ترجمہ کہ بخشی خدا تعالی اونکو غفر چونکہ تہی غفار متہم ساتہہ چوری
کرنی مال حجاج کی پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی کہ محو کری اونسی یہہ گناہ اور بخشی اونکو اور احتمال رکہتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سی اونکی لیی یعنی بخشا اونکو اللہ
ترجمہ اور اسلم بہی بفتح ہمزہ نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت جو اوسکی طرف کرتی ہین اونکو اسلمی کہتی ہین ترجمہ صلح کری اونسی خدا تعالی بفتح لیعنی معاملہ
اونسی ساتہہ ایک چیز کی کہ موافق ہو یعنی سلامت رکہی اونکو آفات سی اور ایذا نہ دی اونکو اور دعا اونکی لیی اسطرح اسلیی کہ وہ اسلام لائی تہی بغیر لڑائی کی
اور یہہ احتمال خبر کا رکہتا ہی ترجمہ اور عصیہ نی معصیت کی خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی بضم عین اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریوں کو
بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتی تہی اونپر قنوت مین اور یہہ اخبار ہی قطعا اور احتمال دعا کا نہین رکہتا کیونکہ یہہ اظہار اونکی شکایت کا ہی
کہ مستلزم ہی بد دعا کو اونکی اوپر ساتہہ خوار ہونی کی ساتہہ گناہ کرنیکی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش والانصار
وجہینۃ ومزینۃ واسلم وغفار واشجع موالی لیس لہم مولی دون اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش یعنی مسلمان اونکی اہل مکہ وغیرہ سے اور انصار یعنی قبیلہ اوس کا اہل مدینہ سے اور قبیلہ جہینہ اور مزینہ یعنی مسلمان اونکی اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ یہ قبیلے ہیں اور مراد یہاں اولاد ہیں اونکی یہی مددگار اور دوست میرے ہیں شرح لفظ موالی سات
زبر میم کے اور تشدید یے کے بمعنی ناصر و محب ہے یعنی مددگار ہیں اور دوست ہیں اور نہیں ہے انکا واسطے کوئی مددگار اور دوست سوا خدا اور رسول کے یعنی اونکی دوست اور مددگار
بجز خدا اور رسول کے نہیں ہے اونکی اپنی دوست اور مددگار سوا خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول
اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم وغفار ومزینۃ وجھینۃ خیر من بنی تمیم ومن بنی عامر والحلیفین من بنی اسد وغطفان متفق علیہ
اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلے بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بہتر
ہیں دو ہم قسموں سے کہ بنی اسد اور غطفان ہیں **شرح** غطفان ساتھ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کی اور یہہ دونو قبیلے آپس میں حلیف تھے کہ باہم گرویدہ کرنی پر قسم
کہائی تہی جیسے کہ عادت عرب کی تہی اور ان قبیلوں کو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچھے آثار اونکے کے **وعن** ابی ھریرۃ قال ما زلت احب
بنی تمیم منذ ثلٰث سمعت من رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فیھم سمعتہ یقول ھم اشد امتی علی الدجال قال وجاءت صدقاتھم فقال رسول اللّٰہ
صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ صدقات قومنا وکانت سبیۃ منھم عند عائشۃ فقال اعتقیھا فانھا من ولد
اسمٰعیل متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکہتا ہوں میں بنی تمیم کو اوس وقت سے کہ تین خصلتیں یا تین کلمے سنے ہیں میں نے
آنحضرت سے اونکی حق میں فرمائی سنا میں نے آنحضرت سے فرمانی یعنی ایک خصلت یہہ کہ بنی تمیم سخت تر ہیں امت میری میں دجال پر یعنی وقت ظہور اوسکے کے
جدال اور نزاع اور انکار اور سختی کرینگے اور اس سے معلوم ہوا اونکا اوسکے وقت تک کثرت کہا ابو ہریرہ نے دوسری خصلت یہہ کہ آئی صدقے یعنی
زکوتیں بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ صدقے ہماری قوم کی ہیں یعنی شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنیکی اپنی طرف اور تیسری یہہ کہ تہی ایک لونڈی
بندی بنی تمیم میں سے عائشہ کی پاس پس فرمایا آنحضرت نے آزاد کر اے عائشہ اوسکو اسواسطے کہ یہہ اسمٰعیل کی اولاد سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **شرح**
یعنی عرب سے ہی اور عرب اولاد اسمٰعیل سے ہیں اگرچہ یہہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہیں ہے ساتھ بنی تمیم کے لیکن با وجود اس فرمانے میں اونکے
عنایت اور شرافت دینی ہے اونکو **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یرد ھوان قریش
اھانہ اللّٰہ رواہ الترمذی روایت ہے سعد سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے خواری قریش کی ذلیل و
خوار کرے اوسکو خدا تعالی نقل کی یہہ ترمذی نے **شرح** قریش خواہ امام ہوں یا غیر امام اگر امام ہوں تو ظاہر ہے اور اگر غیر امام ہوں تو بسبب نسبت
ہونے اونکی کو حضرت رسول سے اور بسبب فضل اونکے کے اس نسبت سے ایسا فرمایا **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰھم اذقت اول قریش نکالا فاذق اٰخرھم نوالا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الٰہی
چکہایا تو نے اول قریش کو عذاب سے یعنی قتل اور خرابی کی پس چکہا آخر اونکو انعام و عطا نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** ابی عامر الاشعری
قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الحی الاسد والاشعریون لا یفرون فی القتال ولا یغلون ھم منی
وانا منھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی عامر اشعری سے کہ کہا ابو موسی اشعری نے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچہا قبیلہ ہے اسد اور اشعری **شرح** اسد ساتھ زبر ہمزہ کے ہے اور یہہ ایک قبیلہ کا نام ہے اور وہ قبیلہ اوسکا نام ہے مشہور
ہے اور اونکو ازد بہی کہتے ہیں اور ازد شنوۃ بہی تمام انصار اوسکی اولاد سے ہیں اور اشعر لقب ہے عمر و بن حارث اسدی کا ہے اور وہ باپ ایک قبیلہ کا ہے
یمن میں اونکو اشعری اور جمع اونکی اولاد سے ہیں اور اونکو اشعرون کہتے ہیں اور شہرون کی نسبت بہی کہتے ہیں جیسے مہمن یا

ہین دونوں قبیلے بیچ حال لڑنے کی ساتھ کفار کی اور خیانت کرتی ہین غنیمت مین وجہی ہین یعنی صحیح ہین بیچ سنت اور طریقی کی یا سبب سیر و دوستونکی مین سے
ہین اور مین ایسی ہون نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یعنی اونکی دوستونسی اور اسین گناہ کرتا ہی اپر کہ وہ متقی ہیں موجب قول اللہ تعالیٰ کی
إن أولياؤه إلا المتقون وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأزد أزد الله في الأرض يريد
الناس أن يضعوهم ويأبى الله إلا أن يرفعهم وليأتين على الناس زمان يقول الرجل يا ليت أبي كان
أزديا ويا ليت أمي كانت أزدية رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ازد شنوءہ ازد اللہ کے ہین یعنی لشکر اوسکی اور انصار دین اوسکی کے زمین مین ف ح منسوب
کیا اونکو طرف اللہ تعالیٰ کی یا تو بسبب شرف اونکی کی ساتھ اس لقب کے یا واسطی بزرگی کی جیسیکہ ناقۃ اللہ بسبب ہونی اونکی کی لشکر خدا کی اور مددگار دین اوسکی
اور رسول اوسکی کی اور بعضون نی کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ ہی کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کی ہین ترجمہ چاہتی ہین لوگ کہ حقیر و ذلیل کرین اونکو اور
انکار کرتا ہی اللہ تعالیٰ یعنی نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کری اونکو اور البتہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانہ مین ہی کاش کہ ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد
سی کاش کہ ہوتی ماں میری ازد سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی مرتبہ ازد کا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگی اور آرزو کرینگی کہ کاش ہم اونمین سی
ہوتی وعن عمران بن حصين قال مات النبي صلى الله عليه وسلم وهو يكره ثلاثة أحياء ثقيف وبني حنيفة وبني أمية رواه
الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا لیکن وہ ناخوش رکھتی تھی
تین قبیلونکو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع ح کہا علما نی کہ ناخوش رکھا ثقیف کو
اسلئی کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور اونہین مین سی پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلئی کہ مسیلمہ کذاب اونہین مین سی تہا اور بنی امیہ کو بسبب اسکی کہ پیدا ہوا
انہین مین عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تہا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تہا آیا ہی کہ لایا گیا اوسکی پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس کہا اوسکو
ایک طشت مین اور رکھ دیا اوسکو چھیڑنا ایک چھڑی سی کہا ترمذی نی روایت کی ہم سی عمارہ بن عمیر نی کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور اسکی ساتھیوں کا
بیٹھی تھی چبوترہ مسجد پر پس پہنچا مین طرف اونکی پس کہا اونہون نی کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہان تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتھنی مین پس ٹھہرا
تھوڑی سی دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہان تک کہ غائب ہوا پہر کہا اونہون نی کہ آیا پہر کہا اونہون نی پس کیا یہ دو بار یا تین بار یعنی آیا اور گیا اور نکل گیا دو یا تین بار اسی طرح کیا اور
ہر اس کنہی والی سی کہ یزید پلید بہی باوجودیکہ بنی امیہ مین سی تہا اور اسکو ذکر کرنا چاہیے تہا کہ اوسکو بہی ذکر کرتی کہ امیر عبید اللہ کا تہا اور جو کچھ کہ عبید اللہ نی کیا اوسکی
امر و رضا سی کیا اور باقی بنی امیہ بہی بنی ابد اسنو ہین کچھ قصور نہین کیا یزید عبید اللہ کو کیا کہین وہ حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نی خواب مین دیکھا کہ منبر شریف پر بازی
کرتی ہین اور تعبیر اوسکی ساتھ بنی امیہ کی اور بہت سی باتین ہین کہانتک کہین وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ثقيف كذاب ومبير قال عبد الله بن عصمة يقال الكذاب هو المختار بن أبي عبيد والمبير هو الحجاج بن
يوسف وقال هشام بن حسان أحصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائة ألف وعشرين ألفا رواه الترمذي
وروى مسلم في الصحيح حين قتل الحجاج عبد الله بن الزبير قالت أسماء إن رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا أن في
ثقيف كذابا ومبيرا فأما الكذاب فرأيناه وأما المبير فلا إخالك إلا إياه وسيجيء تمام الحديث في الفصل الثالث
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک بڑا مفسد ہلاک کرنیوالا [illegible]
تمین جھوٹا اور ہلاک کرنیوالا کہ کہا جاتا ہی یعنی علما کہتی ہین کہ مراد جھوٹی سی مختار بن ابی عبید ہی اور [illegible]

ابن حسان نے کہ ثقیف میں اور ایک اہل حدیث سے بڑا عالم کہتی تھی حدیث کا اور بہت بزرگ تھی شمار کیا ہی لوگوں نے اوسقدر کو کہ قتل کیا ہی حجاج نے
قید اور بند کر کر یعنی نہ معرکہ میں پس پہنچا ہی عدد اونکا ایک لاکھ بیس ہزار کو فقط سوا اونکی کہ معرکہ میں مارے اور کہتی ہیں کہ نکلی اوسکی قید خانہ
میں سے پچاس ہزار آدمی اور اوسکی قید خانہ میں چھت نہ تھی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث کہ قتل کیا حجاج نے عبد اللہ
بن زبیر کو کہا اسما نے یعنی زبیر کی ماں نے کہ بیٹی حضرت صدیق کی ہیں آنحضرت نے حدیث کی ہمکو یہہ کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا
ای بڑا جھوٹا پس دیکھا ہم نے اوسکو مراد رکھتی تھیں اوس سے مختار کو اور یا مفسد ہلاک کرنیوالا پس نہیں گمان کرتی ہیں مگر تجکو یعنی حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث
تیسری فصل میں شرح جاننا چاہیے کہ حجاج ساتھ زبر کے ساتہہ حجاج کا بھی لاہو احجبت کہا مولف نے کہ وہ عامل تھا عبد الملک بن مروان کا عراق
وخراسان پر اور بعد اوسکے ابن لیلا کا عامل ہوا اور مرا واسط میں بیچ مہینے شوال کے سنہ پچانوے میں اور عمر اوسکی چون برس کی تھی اور باقی احوال حجاج کا مشہور
حاجت اوسکی ذکر کرنیکی نہیں اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابیوں میں سے تھا اور ولادت مختار کی سال ہجرت میں
اور نہیں ہے اوسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہیں ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی اور ابتدا میں وہ مشہور تھا ساتھ علم اور فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اوسکا
برخلاف اسکی تھا یہاں تک کہ جدا ہوا عبد اللہ بن زبیر سے اور طلب امارت کی اور رغبت دنیا میں کی اور ظاہر کیے باطن کے خباثتیں یعنی فساد [illegible] اور بطلان عقیدہ
تاکہ سمجھ کہ ظاہر ہوئیں اوس سے بہت سی ایسی چیزیں کہ مخالف دین کے تھیں اور بڑا جھوٹا نکلا یہاں تک کہ کہتی ہیں کہ دعوی نبوت اور اوترنے وحی کا کیا کوفہ میں
اور تھا باپ اوسکا امیر اسلام میں بیچ زمانہ عمر کی اور رہتا تھا مختار بیچ صحبت چچا اپنی کی اور موافقت کرتا تھا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت کرنی کی
ساتھ اہل بیت کے بعد اوسکے کہ پہلی عداوت رکھتا تھا اونکو اور مشہور تھا اونکی عداوت میں لیکن بعد از شہادت امام حسین کے اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہداء کربلا
کا یزید پلیدی اور بہت لوگوں کو جنہوں نے قتل کیا او کہتی ہیں کہ یہہ سبب دنیا طلب تھا اور طالب ملک تھا اور سنہ [illegible] میں مصعب بن زبیر کی ہاتھ میں مارا گیا
کوفہ میں اور علما اوسکو کذابوں میں سے شمار کرتے ہیں اسحد تخریج مسلم ثقیف کذاب و مبیر کو اور مبیر حجاج پر حمل کرتے ہیں واللہ اعلم وعن جابر قال قالوا
یا رسول اللہ احرقتنا نبال ثقیف فادع اللہ علیہم قال اللھم اھد ثقیفا رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر سے کہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ جلا دیا
ہمکو ثقیف کی تیروں نے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب میں ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام اور اطاعت احکام
نقل کی یہہ ترمذی نے وعن عبد الرزاق عن ابیہ عن میناء عن ابی ھریرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل
احسبہ من قیس فقال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر
فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا افواھھم سلام وایدیھم طعام وھم اھل امن
وایمان رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرزاق ویروی عن میناء ھذا احادیث مناکیر
اور روایت ہے عبد الرزاق بن ہمام سے کہ بڑے عالم ہیں کثیر التصانیف نقل کی اپنی باپ سے یعنی ہمام بن نافع تابعی سے کہ نقل کی میناء سے اوسنے
ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے تھی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہوں میں اوسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ کا
ہے پس کہا اوسنے یا رسول اللہ لعنت کرو حمیر پر یعنی بد دعا کرو اونپر رحمت سے دور ہونیکی پس منہہ پھیر لیا آنحضرت نے اوس شخص کی طرف سے پھر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنی اور
طرف سے پس منہہ پھیر لیا اوس سے پھر آیا آنحضرت کے سامنی دوسری طرف سے پس منہہ پھیر لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونوں جانبوں سے پھر فرمایا آنحضرت نے
کہ رحمت کرے اللہ تعالی حمیر پر منہہ اونکے سلام میں یعنی ساتھ سلام کے اور طعام فرح یعنی آپس میں بہت جاری ہیں اسلام علیک کا اور طعام دیتے ہیں لوگونکو اپنی ہاتھوں سے یعنی
جامع صفت تواضع اور سخاوت کی ہیں کہ اصل نیکی اور خوبی یہ ہے اور کرنی حقوق لوگونکی ہی ہمیشہ وہ ہیں اہل امن مفسدہ سے اور اہل ایمان کہ ایمان کامل

رکھتی

رکھتی ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہیں ہم اوسکو مگر حدیث عبد الرزاق سے اور روایت کی جاتی ہیں اس میں سے حدیثیں منکر یعنی اگرچہ عبد الرزاق فقیہ ہیں اور قوی لیکن یہاں ضعیف ہیں وعنه قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن انت قلت من دوس قال ما کنت اری ان فی دوس احدا فیه خیر رواہ الترمذی اور یہہ بھی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ میں سے ہے تو کہا میں نے دوس میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا یمن میں ہے فرمایا یعنی از راہ تعجب کے نہ تھا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں کوئی شخص ہو کہ اوسمیں بھلائی ہو نقل کی یہہ ترمذی نے فــ ع اسمیں تعریف ہے ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہ ہوتے تو اوسمیں بھلائی نہ ہوتی

وعن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبغضنی فتفارق دینك قلت یا رسول اللہ کیف ابغضك وبك هدانا اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی رواہ الترمذی وهذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ دشمن رکھ تو مجکو پس جدا ہو جاویگا تو اپنے دین سے عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھونگا میں آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجسے دشمن رکھنا آپکا حال آنکہ آپ حبیب اللہ کے ہو اور محبوب میرے ہیں آپ ہی کے سبب سے ہیں گمراہ تھا اور کہا آپ ہی کے سبب سے مجکو خدا تعالی نے یعنی اسلام اور تمام اچھے احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکھیگا تو عرب کو پس دشمن رکھیگا مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے فــ ع یعنی جبکہ دشمن رکھوگی عرب کو تو ہوگا اوسکی ضمن میں مجکو دشمن رکھنا بھی لازم آجاویگا پس دشمن رکھنا تیرا مجکو اس معنی کر ہے کہ دشمن رکھنا عرب کا حاصل یہہ بغض عرب کبھی ہوتا ہے سبب سید الخلق کی بغض کا پس بچنا چاہیے اس آفت سے تا نہ پڑے خرابی عظیم میں اور ظاہر سلمان سے بسبب عجمیت اور فارسیت اصلی اپنے کی یہہ تکبر و نخوت اولی بنسبت عرب کے یا بعض اعراب کے سرزد ہوئے ہوں والا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو و تنبیہ پر چہ نکہ صورت بغض کی ہوتی ہو آنحضرت نے اونکو متنبہ کر دیا کہ احتیاط کریں اور بچیں تا نوبت بغض حقیقی کی نہ پہنچے کہ وہ سبب ہے بغض کا ہو گا فافہم

وعن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنله مودتی رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث حصین بن عمر ولیس هو عند اهل الحدیث بذاك القوی اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے اور خیر خواہی نہ کرے اونکی یا ظاہر کرے خلاف اوسچیز کی کہ دل میں رکھتا ہو اور کینہ رکھے اونسے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں یعنی شفاعت صغری میں اسلیے کہ کبری تو عام ہوگی سبکو لیے اور نہ پہنچے گی اوسکو دوستی میری فــ ع یعنی دوست رکھنا میرا اوسکو یا نہیں پہنچیگا اور نہیں حاصل ہوگا اوسکی لیے دوست رکھنا اوسکا مجکو اور مقصود نفی کمال کی ہے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حصین بن عمر کی سے اور نہیں ہے وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی فــ ع کہتا ہوں میں پس یہہ گو حدیث ضعیف اوسکی طرق سے اور وہ معتبر ہے فضائل میں اور واسطے اوسکے موید اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں قوی ہے کہ پہنچتی ہیں ضعف سے کو مانند قول آنحضرت کے حب العرب ایمان و بغضهم نفاق نقل کی یہہ حاکم نے انس سے اور طبرانی نے اوسط میں انس سے روایت ہے حب قریش ایمان و بغضهم کفر و حب العرب ایمان و بغضهم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانه من احبهم احبه اللہ اور روایت کی حاکم نے مستدرک میں ابو ہریرہ سے بطریق مرفوع کی احبوا الفقراء وجالسوهم و احبوا العرب من قلبك ولیردك عن الناس ما تعلم من نفسك اور حدیث انس کی روایت کی ہے احمد نے اپنے مسند میں ہے اور اقل مرتبہ اوسکے سندوں کا یہہ ہے کہ ہو حسن لیس حدیث حسن لغیرہ ہے

وعن ام الحریر مولاة طلحة بن مالك قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعة هلاك العرب رواہ الترمذی اور روایت ہے ام حریر تابعیہ سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہے کہا کہ سنا میں نے اپنے مولے سے طلحہ سے کہتی تھی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قرب قیامت

کی علامت نہیں ہے بلکہ ہونا عرب کا ہے لقل کی ترمذی نے **ف** یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر عرب تابع اونکے ہیں اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر برے لوگوں پر اور نہیں ہیگا زمین میں کوئی شخص کہ کہے اللہ اللہ **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن وفی روایۃ موقوفًا رواہ الترمذی وقال ھذا اصح اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں **ف** شارح مراد قضا سے نقابت ہے اسلیے کہ یاران نقبا انصار میں سے مقرر کیے تھے اور بعضوں نے کہا کہ نہ بلکہ مراد قضا سے مشہور کی ہے اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کرکے بھیجا تھا اور بیچ ہے ہر ترجمہ اور بانگ نماز کہنی قوم حبشہ میں ہے یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کی موذنوں کی بلال تھے اور وہ حبشی تھے اور امین ہونا اور دین کا نہ ازدمین ہے یعنی ازد شنوہ میں کہ وہ قبیلہ ہے یمن میں اور نہیں منافی ہے یہہ قول بعضی راویوں کی کہ مراد کہتے تھے حضرت ازد سے یمن کو **ف** ع لیکن ظاہر یہہ ہے کہ مراد کلام راوی سے ازد عموم اہل یمن کا ہے اسلیے کہ وہ قبیلے انساب ہیں اور اہل یمن ایمان ہے اللہ اعلم اور مقصود یہہ ہے کہ چاہیے ہوں یہہ منصب ان قوموں میں ہی چاہیے اور انمیں سے کرنی چاہییں ترجمہ اور ایک روایت میں یہہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے کہ روایت اسکی بطریق وقف کی صحیح تر ہے اسانید میں حدیث مرفوع سے

الفصل الثالث

فصل تیسرا **عن عبد اللہ بن مطیع** عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرًا بعد ھذا الیوم الی یوم القیامۃ رواہ مسلم روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سے ہیں اپنے باپ سے یعنی مطیع سے کہ صحابی ہیں اور نام اونکا عاصی تھا آنحضرت نے مطیع کہا کہا مطیع نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم فرماتے دن فتح مکہ کی نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس بناکر یعنی مگر معرکہ میں قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کے روز قیامت تک قتل کیے **ف** ع کہا حمیدی نے کہ تاویل کی ہے اس حدیث کے بعضی محدثوں نے کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ نہیں قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اسدن کی قیامت تک حبس کرکے اسحالمیں کہ وہ مرتد ہو اسلام سے اور ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش میں سے ایسے پائے گئے ہیں کہ قتل کیے گئے ہیں حبس کرکے اگلے زمانہ میں کفر پر بعد آنحضرت کے اور نہیں پائے گئے ہیں اور نہیں ایسے کہ قتل کیے گئے ہوں حبس کرکے اسحالت میں کہ مرتد ہوں اسلام سے اور ثابت ہوں کفر پر اور معنی یہہ ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا کہ پایا جاوے قریشی مرتد پس قتل کیا جاوے اور روید ہے اسکی یہہ روایت ان الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب **وعن ابی نوفل معٰویۃ بن مسلم** قال رأیت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما واللہ ان کنت ما علمت صوامًا قوامًا وصولًا للرحم اما واللہ لامۃ انت شرھا لامۃ سوء وفی روایۃ لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیھود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ فاعاد علیھا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک قال فابت قالت واللہ لا اٰتیک حتی تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال اروفی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیھا فقال کیف رأیتنی صنعت بعدو اللہ قالت رأیتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک اٰخرتک بلغنی انک تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدھما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الاٰخر فنطاق المرأۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام عنہا فلم یراجعہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سی کہ کہا دیکھا مینی عبداللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کے
یعنی سولی پر اور مراد گھاٹی مدینہ کے سے گھاٹی مکہ کی ہی کہ واقع ہی بیچ راہ اہل مدینہ کے جسوقت کہ وہ آتے ہین مکہ مین پس اضافت عقبہ کے طرف مدینہ کے
اسی جہت سی ہی لاعبداللہ بن زبیر کہتی ہین کہ حجاج ظالم نی اونکو مارا اور جگہہ مذکور مین سولی پر کھینچا اور سلطنت سے مقرر کی گئی جگہہ اونکی قبر کی حجون مین قریب مکہ
کے لیکن نامعلوم ہی کہ کونسی قبر اونکی اور اسیطرح تمام قبرین صحابہ کی کہ مکہ کی مقبرہ مین ہین کسی کی جگہہ معین اور معلوم نہین ہی صحیح ہی یہانتک کہ
حال اور گنبد جو اوسپر بنایا گیا ہی باعتماد روایا بعض اولیا کی بنایا گیا ہی واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نی پس ہمیشہ رہی قریش کہ گذرتی تھی اوپر اونکے اور
اور لوگ بھی گذرتی تہی اوپر یہانتک کہ گذری اوپر عبداللہ بن عمر پس ٹھہری ابن زبیر کی پاس کھڑے سولی پر تھی پس کہا ابن عمر نی سلام تجہر ای ابا خبیب تین بار
اسیطرح کہا فقط خبیب ان کی بیٹی ورب کی ذی برادری کی جو تم سی بڑا بیٹا ابن زبیر کا اوسکی نام کنیت ابن زبیر ابو خبیب ٹھہرا اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی
تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلی دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق تہا مین منع کرتا مین تجکو اس کام سی تین بار یہی مضمون کہا مراد
مراد کام سی خروج تہا دعوی خلافت اور لکہا ہی کہ عبداللہ بن زبیر نی کیا کہ یزید کی بیعت کی اور مکہ مین چلا گیا اور لاتین ہی تحت التصرف مین لائی اور اسیطرح مروان کی
بعد یزید کی اور عبدالملک کی بعد مروان بیعت نہ کی پس عبدالملک نے حجاج ثقفی ابن زبیر کی طرف بہیجا اور حجاج نے اونکو مارا اور سر اونکا مدینہ کو بہیجا اور
جسد اونکا مکہ مین سولی پر کہینچا اور یزید نے بہی ایک لشکر مدینہ کے خراب کرنیکی لیی اور وہانکی رہنی والو نکو قتل کے لیی اور اسکو واقعہ حرہ کہتے ہین بہیجا تہا اور وہ
لشکر مکہ کو آیا تہا عبداللہ بن زبیر کو مارنی اس درمیان میں یزید مر گیا پس ابن عمر نی کہا کہ مین تجکو ای ابا خبیب اس معاملہ سی منع کرتا تہا اور کہتا تہا انجام کار
انجام کار برا ہوا افسوس اس سی تاسف و تحسر ہی ابن زبیر کی حال پر و تشنیع و ملامت ہی واسطی جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق تہا تو کہ جانتا
تہا مین تجکو بہت روزہ رکہنی والا بہت شب بیدار شب بیدار نہایت احسان کرنیوالا قرابتیونکی ف ترجمہ آیا ہی کہ ابن زبیر روزی بہت رکہا کرتی تہی اور کبھی پندرہ
دن تک طی کا روزہ رکہتی اور تمام شب بیدار رہتی اور مراد ابن عمر کی اس کہنی سی یہہ ہی کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تہا عدو اللہ و ظالم اور مانند اسکی کلام وارد
جنہین کہا کرتا تہا اور سنوانی چاہا کہ برا ہی ابن زبیر اور اسکی باتو نسی بیان کیا تا لوگونکو خوبیان اونکی خوب طرح معلوم ہو جاتین ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ وہ گروہ
برا ہی یعنی سبب شناخت اور ہلاکت تہا وہی اپنی کی اور ایک روایت مین بجای لامۃ سوء کی لامۃ خیر آیا ہی ف ترجمہ یعنی وہ گروہ کہ تو برا اونکا ہی وہ گروہ خیر ہی معنی
روایت پہلی کی یہہ ہین وہ گروہ کہ تو اونکی گمان و اعتقاد مین جملہ اشرار سی ہی وہ گروہ برا کہ تجہ جیسی شخص کو اشرار کہتی ہین اور معنی دوسری روایت کی یہہ ہین کہ
تجکو یہہ گروہ برا جانتا ہی کیا اچہا گروہ ہی بطریق استہزا و تعریض کی فرمایا جیسی یہان بعض اوقات برونکو از راہ طعن کی اچہا کہتی ہین واہ تم
کیا خوب ہو کہ ایسی فساد و قتل آئے ہو لیکن معنی اول ظاہر تر ہین ترجمہ پہر چلی گئی ابن عمر وہانسی پس پہنچی حجاج کو خبر عبداللہ بن عمر کی ٹہہرنی کی اور کلام مذکور کی
حجاج کی جنہین پاس ابن زبیر کی پس بہیجا حجاج نی کسیکو طرف ابن زبیر کی پس اوتاری گئی لکڑی پر سی کہ جسپر سولی دی گئی تہی پس ڈالی گئی یہودیونکی قبرونمین
ف ترجمہ یعنی بیچ جگہہ قبور یہود یونکی کہ جہان مکہ کی رہنی والی یا وارد ہونے والی یہود دفن کیی جاتی تہی اور یہہ منافی نہین ہی اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن
کیے گئی بیچ اعلی معلی کی اسلیے کہ وہ اوٹہائی گئی بعد اسکی اس جگہہ اور معلی مین دفن کیی گئی جگہہ اعلی مین اور قبور یہود دیکہی اب کہ مین متعارف نہین ہین مگر اسوقت
مین نہین تا حکم کیا حجاج نی کہ وہان لیجا دین اور ڈالین جہان قبور یہود ہوتی ہون واللہ اعلم ترجمہ پہر بہیجا حجاج نی کسیکو ابن زبیر کی ماں کی پاس کہ اسما
بیٹی ابو بکر کی ہین یعنی اونکی بلانی کی لیی پس انکار کیا اسماء نی یہہ کہ آوین اوسکی پاس یعنی اور ٹہہرین وہ اسکی پاس واسطی سلام کرنی کے پس پہر بہیجا حجاج
نی اسماء کے پاس اوس پیادہ کو یعنی اور کہلا بہیجا اوسکی زبانی کہ البتہ تو پہر آ میری پاس یا بہیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کہینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیان پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہ پس پھر انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہیں آؤنگی میں تیرے پاس یہانتک کہ بھیجے تو طرف میرے اوس شخص کو کہ کھینچ کر لیجاوے مجھکو ساتھ چوٹیوں میری کے کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھکو پاپوشیں میری ف یعنی لاؤ میری پاپوشیں لفظ سبتیے ساتھ بکسر سین مہملہ و جزم بے اور زیر تا اور تشدید یے کی تثنیہ سبتیہ کا مضاف ہے متکلم کی طرف اور سبتیہ کہتے ہیں پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دور کیے گئے ہوں بال اوسکے یعنی جیسی بنائی جوتیاں ہوتے ہیں ترجمہ پس لین حجاج نے پاپوشیں اپنی یعنی اور پہنا اونکو پھر جلد جلد چلا ہاتھہ لاتا ہو اور تا ہو یہانتک کے داخل ہوا اسماء پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تو نے مجھکو یعنی کیسا پایا تو نے مجھکو کہ کیا میں نے ساتھہ اوس دشمن خدا کے یعنی تیرے بیٹے کی بجہت اعتقاد فاسد ہے کہ اونکو دشمن حجاج کا کہا اسماء نے کہ دیکھا میں نے مجھکو کہ تباہ کیے تو نے اوسکی دنیا اوسکی کہ مار ڈالا اوسکو اور تباہ کیے اوس نے تجہپر آخرت تیری کہ اوسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب و رحم کا ہوا تو پہنچی ہے مجھکو یہ بات کہ تو کہتا تہا ابن ذات النطاقین کو یعنی اوسکے حیات میں یا بعد مرنے اوسکے کہ ای بیٹے دو کمر بندوالی کے ف ذات النطاقین لقب اسماء کا ہے آنحضرت نے رکھا تہا سبب اوسکے کہ انہوں نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے توشہ دان باندہنے کو لیے تسمہ وغیرہ نہ پایا تو اپنی نطاق کے دو ٹکڑے کرکر ایک ٹکڑے سے توشہ دان باندہا اور دوسرا ٹکڑا کمر میں باندہا اور نطاق کمر بند کو کہتے ہیں عادت ہے عرب کے عورتوں کے کہ کمر بند باندہتی ہیں بیچ بند ہونا کام کرنے میں تو بند کہل نجاتے پس یہ لقب واقع میں اونکے لیے موجب فخر کا تہا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کسی چیز کو فضیلت ہوگی اور حجاج نادان اس لقب کو اونکے حق میں محل مذمت پر کرتا تہا کہ وہ خادمہ ہے باہر نکلنے والی پس اونہوں نے اس لقب اپنے کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکی کہ موجب فخر اونکا تہا بیان کیے ساتھہ قول اپنے کی ترجمہ قسم ہے اللہ کی میں ہوں ذات النطاقین یعنی دو کمر بندوں والی ہے پر ایک اون دونوں میں سے پس میں اٹھاتی ساتھہ اوسکے طعام آنحضرت کا اور طعام ابو بکر کا واسطے محافظت کی جانوروں سے ف لفظ من الدواب متعلق ہے ساتھہ ارفع کے یعنی باندہتی تہی میں اوس سے دستر خوان اون دونوں صاحبو طعام کا اور لٹکا دیتی تہی اوسکو اونچی پر خوف جانوروں کے مانند چوہے اور چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ اور ہی پر کمر بند دوسرا پس کمر بند عورت کا ہے کہ نہیں بے پروا ہو عورت اوس سے ف یا تو بسبب خدمت کرنے کے کہ متعارف ہے اوسکے گھر میں کہ اچھی ہی لائق تعریف کے عورت کے حق میں یا واسطے باندہنے اوسکے کہ اپنی کمر میں نہیں ہے بیستا رہنے کے لیے کہ پیٹ نہ بڑہ جاوے جیسیکہ اب عادت عرب کے عورتوں کی ہے کہ اگر محتاج ہوتی ہیں بیچ کمر بند کے تو بھی ہولے باندہتی ہیں اور غنی ہوتے ہیں تو چاندی سونے کے کمر بند باندہتی ہیں ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کہی ہے مجھکو کہ تحقیق ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک بڑا مفسد ہلاک کرنیوالا پس بڑا جھوٹا پس دیکھا میں نے اوسکو یعنی مختار کو اور اہی ہر ہلاکو پس گمان نہیں کرتی میں تجھکو مگر وہ ہلاکو کہ آنحضرت نے خبر دی ہے ف کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر پر اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ثنا کرنی موتی پر ساتھہ اچھی صفتوں معروف اوسکے اور اسمیں منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہے بسبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ ڈرنے کے کیونکہ یہ تو وہ جانتے ہی تہے کہ میری ان باتوں کی اوسکو خبر پہنچے گی اور باوجود اسکے نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے پس اوٹھہ کھڑا ہوا حجاج اور نہ آیا اسکے پاس سے اور نہ جواب دیا اونکو نقل کی تہے مسلم نے ف پھر گئین اسماء اپنے بیٹے کی مرنی سے بیس دن بعد اور عمر اونکی سو برس کی تہی اور ایک دانت بھی نہ ٹوٹا تہا اونکا وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ف اور روایت ہے نافع سے کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہے کہ ابن عمر کے پاس آئی دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کی یعنی پہلی قتل ہونے اونکی کے پس کہا اونہوں نے کہ تحقیق لوگوں نے کیا جو کچھ دیکھتے ہو تم یعنی اختلاف کیا امر امامت میں اور تم بیٹے عمر کے ہو یعنی اور وہ خلیفہ تہے اور یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو ف یعنی اور حضرت کی یاری تمکو بھی ہے پس اسمیں کچھ شک نہیں ہے

کہ تم دونوں ہو ساتھ خلافت کی عبد الملک سے کہ جو امرا اوسکی سی ہی حجاج بن یوسف ظالم ہی تم چپ کیون بیٹھ رہی کہ نہیں چاہتی ہو تم کہ نکلو سی تہدید کو امامت اور خلافت کو اور بد لینی ظالمون کی سی پس کہا ابن عمر نی کہ باز رکہتا ہی مجکو نکلنی اور اقبال کرنی سی علم اس بات کا کہ خدا تعالی نی حرام کیا ہی مجپر خون بہانا مسلمان کا ف م اشارہ کیا ساتھ اس کہ پرہیز کرنیکی خوبی اور اختیار کرنیکی طریق احتیاط کو اور لا حاجت لفظ علی کی نہ تھی ترجمہ کہا اون دونون نی کہ کیا نہیں فرمایا ہی خدا تعالی نی اور لڑو تم لوگو انسی یہانتک کہ نہ پایا جاوی فتنہ پس کہا ابن عمر نی کہ تحقیق لڑی ہم یعنی ہمراہ آنحضرت کی اور خلفاء راشدین کی یہانتک کہ نہ تہا فتنہ یعنی شرک اور ہووی دین اسلام خالص خدا کی لیی اور تم چاہتی ہو یہہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانون میں اور ہووی دین واسطی غیر اللہ کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یعنی بسبب تزلزل دین خدا کی اور عدم ثبات امر اوسکی کی اور حاصل یہہ سائل کی اعتقاد میں یہہ تہا کہ قتال کیجیی اوس شخص سے کہ مخالف ہووی امام کی کہ اعتقاد رکہتا تہا اوسکی طاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کی حق میں یہہ سب جانتی تہی کہ وہ ترک کرتی قتال کو بیچ اوس چیز کی کہ متعلق ہی ساتھ ملک کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ابن عمر کا لقد انہاک عن مثل ہذا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ یَدْعُوْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ آئی طفیل بن عمرو دوسی ف ع کہ یہہ صحابی ہیں اسلام لائی مکہ میں پہر گئی اپنی قوم میں اور وہان رہتی تہی یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نی پس آئی یہہ آنحضرت کی پاس خیبر میں پس رہی ہمیشہ خدمت بابرکت میں رہتی تہی یہانتک کہ رحلت کی آنحضرت نی اور انکا ذو النور لقب ہی اسلیی کہ جب آنحضرت نی انکو انکی قوم کیطرف بہیجا تا دعوت کرین یعنی اسلام کیطرف بلاوین انکو کہا کہ کیجیی میری لیی یا رسول اللہ کوئی نشانی تا تصدیق میری کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نی انکی لیی اور کہا خدایا بخش اسکو یعنی روشن پیدا ہوا نور اونکی دونون آنکہون کی درمیان میں کہا طفیل نی کہ ڈرتا ہون میں کہ اسکو مثلہ کہیں پس پہرا وہ نور درمیان طرف کوڑی اونکی کی پس روشن ہوتا تہا اندہیری راتمین پس گئی طفیل اور بلایا انہی قوم کو اسلام کیطرف پس اسلام لایی باپ اونکی اور نہ لائی ماں ایمان لائی ہین پس روایت کرتی ہین ابو ہریرہ کہ آئی یہہ طفیل بن عمرو ہمراہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنی مستحق ہلاک کی ہوئی اسلیی کہ نافرمانی کی اور نہ قبول کی اطاعت پس بد دعا کیجیی اللہ تعالی سی اوپر انکی کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگون نی کہ آنحضرت بد دعا کرینگی اونپر پس کہا آنحضرت نی یعنی بسبب ہونی اونکی رحمۃ للعالمین اوپر ہدایت کرنیوالی لوگون کی خداوندا راہ دی دوس کو اور لا اونکو یعنی طرف مدینہ کی کہ آدین ہجرت کر کر یا نزدیک کر اونکو طرف طریق اسلام کی اور متوجہ کر دل اونکی طرف قبول کرنی دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہو تم عرب کو تین سبب سی ایک تو اس سبب سی کہ میں عرب سی ہون یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کی محبوب ہوتی ہی اور دوسرا اس سبب سی کہ قران عربی زبان میں ہی یعنی اسلیی کہ اوترا قرآن عرب کی لغت میں اور اونکی لغت سی پہچانی جاتی ہی فصاحت اور بلاغت اوسکی اور تیسرا اس سبب سی کہ کلام بہشتیون کا عربی ہی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان میں ف ح یعنی عرب کی فضیلت ہی دنیا اور آخرت میں اور خبر جابر سی سمجہا گیا کہ کلام دوزخیون کا غیر عربی ہی اور یہہ تین سبب محبت کی کہ اعلی تہی بیان فرمادی انکی سوا بہی کئی سبب ہیں دوستی محبت رکہنی کی کہ وہ یہہ ہیں کہ اونہون نی سیکہی شریعت اور نقل کی طرف ہمارے اور ضبط کیے اونہون نی اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کی اور نقل کیے طرف ہمارے وہ مادہ ہیں اسلام کی اور سبب ہیں اونکی فتح ہوئی شہر اور پہیلا اسلام اطراف عالم میں اور وہ اولاد اسمعیل علیہ السلام ہیں جو رسول قبر اونکی زبان میں ہوگا چنانچہ اسیلیی کہا گیا ہی من اسلم فہو عربی

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ

باب بیچ بیان مناقب صحابہ کی راضی ہو اللہ ان سب سی ف ع ح مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی فضیلتیں اور فضیلتیں کہتی ہیں اچہی خصلت کو کہ حاصل ہو

اوسکو شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالی کی اور یا نزدیک خلق کی اور دوسری بات کا کچھ اعتبار نہین مگر یہہ پہنچاوی طرف اول کی یعنی وسیلہ ہو
اول کا پس جب کہا جاوی کہ فلانا فاضل ہی یعنی فضیلت رکھنے والا تو معنی اسکی یہہ ہین کہ اوسکی بہی منزلت ہے اللہ کے نزدیک اور نہین پہنچا یا جاتا طرف
فضیلت کے مگر ساتھ نقل کی رسول خدا صلعم سی یعنی یہہ سمجھنا کہ فلانا شخص فی نفسہ منزلت رکھتا ہی اللہ کے نزدیک سزاوار نہین جب تک کہ حضرت کی فرمانی سی نہ معلوم ہو
کذا ذکرہ السیوطی اور صحابی اوس شخص کو کہتی ہین کہ پایا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان مین اور رہا اسلام پر پہر اگرچہ اس بیچ مین
ارتداد بہی متخلل ہوا ہو جیسیکہ اشعث بن قیس کے حق مین کہتی ہین قول صحیح یہی ہی پہچانا جاتا ہی صحابی ہونا اوسکا ساتھ تواتر کی مانند ابو بکر اور عمر رضہ کی یا پہچانا
جاتا ہی ساتھ خبر مشہور کے یا ساتھ کہنی صحابی کی غیر اپنی کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنی تئین کہے کہ مین صحابی ہون جس وقت کہ ہو وہ عدل اور صحابہ سب عادل
ہین باتفاق ہو جب ظاہر کتاب اور سنت اور اجماع معتبر کی اور بعضون نی شرط کیا ہی صحابی ہونیکی لیے طول صحبت کو ساتھ آنحضرت کی کہ خدمت بابرکت مین بہت حاضر
رہا ہو اور سیکہا ہو علم حضرت سی اور حاضر ہوا ہو غزوات مین اور کمتر مدت اوسکی چہہ مہینی کہی ہین لیکن دلیل تعین چہہ مہینونکی معلوم نہین واللہ اعلم جاننا چاہیی کہ اس
شبہہ نہین کہ غالب ہی مرتبہ اوسکا کہ اکثر حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتھ اون لوگون پر کہ نہین اکثر رہی حضرت کی خدمت مین اور حاضر نہین ہوئے
کسی جہاد مین اور نہین دیکہا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہین کیا اونسی مگر کم یا دیکہا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سبکو اور شرح السنۃ مین
ہی کہ کہا ابو منصور بغدادی نی کہ ہمارے علما کا اجماع ہی اسپر کہ افضل اونکے خلفاء اربعہ ہین بحسب ترتیب خلافت کی پہر تمام عشرہ مبشرہ پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر بیعۃ الرضوان پہر وہ کہ اونکو
مرتبہ ہی اہل عقبتین سے کہ انصار مین سے ہین اور ایسیہی سابقون اولون اور وہ وی ہین کہ نماز پڑہی اونہون نی قبلتین کیطرف یعنی کعبہ و بیت المقدس کی طرف اور ایسیہی اختلاف
کیا ہی علمانی حضرت عائشہ و خدیجہ کی حقمین کہ کونسی اون دونون مین افضل ہی اور حضرت عائشہ و فاطمہ کی حقمین سمعانی نی کہا اول فضلا اور صحابہ خیار سے ہین اور لڑائیان جو بیچ مین
اونکی ہوئین تہا ہر جماعت کو شبہہ کہ اعتقاد کرتی تہی صواب پر ہونی اپنی کا اور سبب اسکے سب عادل کرتی تہی اپنی لڑائیون پر اور نہین نکل گیا کوئی اونمین سے عدالت سے اسواسطے کہ وہ
مجتہد تہے اختلاف کرتی تہے مسائل مین آپس مین نہین لازم آتا اس سے نقص کسیکا اونمین سے غرضکہ طریقہ اہل سنت وجماعت کا یہہ ہی کہ زبان اونکے گناہ سی بند کرین کہ سوا خیر کچہہ نہ کہین اگر
کچہہ خلاف خیر کے منقول ہو اوس سے چشم پوشی کرین سلامتی اسی مین ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَہَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِہِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ برا کہو تم میری اصحاب کو
فش ع خطاب حضرت نی اپنی صحابہ کو کیا اسلیے وارد ہوئی کہ سبب اس حدیث کے فرمانیکا یہہ تہا کہ درمیان خالد بن ولید اور عبد الرحمن بن عوف کی تنازع
تہا پس مراد صحابی سی اصحاب مخصوص ہین اور وہ وہ ہین کہ مقدم تہی پہلی اسلام لائی تہی اور ممکن ہی یہہ ہو خطاب عام امت کو اسلیے کہ جان لیا تہا حضرت نی نور
نبوت سی کہ مثل اسکی واقع ہوگا اہل بدعت مین یعنی روافض و خوارج مین پس منع فرمایا اونکو اس برائی سی اور شرح مسلم مین ہی جاننا چاہیی کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہی
اور اکبر فواحش سی اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ برا کہنی والا اسکا تعزیر دیا جاوی اور کہا بعضی مالکیہ نی کہ وہ قتل کیا جاوی اور کہا قاضی عیاض نی کہ برا
کہنا کسیکا صحابہ مین سی کبائر سے ہی اور تصریح کی ہی بعضی ہمارے علمانی کہ قتل کیا جاوی آدمی بسبب برا کہنی شیخین کی اور کتاب اشباہ والنظائر کی کتاب السیر مین ہی کہ جو کافر توبہ کرے
پس توبہ اوسکی مقبول ہی دنیا مین اور آخرت مین مگر جماعت کہ کفر کرین ولیکن بسبب برا کہنی نبی کی اور بسبب برا کہنی شیخین کی یا ایک کی ان دونون مین سی یا بسبب سحر کی یا بسبب
زندقہ کی اگرچہ عورت ہو تو بہی نہین مقبول جبکہ پکڑی جاوین پہلی توبہ سے اور کہا اشباہ والی نی کہ نام اوسکا زین بن نجیم ہی برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اونکو کفر ہی
اور اگر فضیلت دے علی کو اونپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصۃ اور بیچ مناقب کردری کی ہی کہ کافر ہوتا ہی جبکہ منکر ہو ان دونون کی خلافت کا یا دشمن رکہی اونسی
بسبب محبت رکہنی آنحضرت کی اونکو اور اگر دوست رکہی علی کو زیادہ اون سے تو نہین خوف ہوگا [illegible] تخصیص کے اسلیے ہی کہ وارد ہوئین انکی

فضیلت میں حدیثیں آنحضرت کی خاص کر علیحدہ باب میں جمع کیگئی ہیں دیکھو یا اسلیے کہ اجماع ہوا ہے انکی حقیقت پر بخلاف خوارج کی بیچ حق عثمان رض اور علی اور
معاویہ وغیرہ کے سوا اللہ علم قف جناب قبلہ و کعبہ المحققین سند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے لکھا ہی بلا شبہ فقہا میں کہ خلافت حضرت صدیق کی ہی بعد نقد کے کتاب نوادر میں
لکھا ہی کہ جو کوئی انکار خلافت صدیق کی کری منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیریہ میں ہے کما الرافضی اذا کان یسب الشیخین و
یلعنهما العیاذ باللہ فهو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجهه علی ابی بکر رض لا یکون
کافرا لکنه مبتدع ولو قذف عائشة رض بالزنا کفر باللہ اور یہہ بھی عالمگیری میں ہے من انکر امامة ابی بکر الصدیق فهو کافر
علی قول بعضهم وقال بعضهم وهو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر کذلک من انکر خلافة عمر رض فی
اصح الاقوال ویجب اکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح الی ان قالوا
وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے
کہ دلیلیں انکے کفر کی بہت ہیں ازانجملہ یہہ کہ حدیثیں جو وارد ہیں خلفاء ثلثہ کی فضائل میں ان گنت ہیں اور بسبب تعدد طرق اور کثرت رواۃ انکی کی متواتر
بالمعنی ہیں پس انکار رد اول ان اخبار کا کفر ہی بلا شبہ اور مثل ان اخبار کے کسی نے مجتہدین میں مخالفت نہیں کی ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہا مجتہدین ہیں
مقدم کرتی ہیں خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بھی جیسا کہ اسی حدیثیں اور یہہ بھی ہی کہ صحابہ کے حق میں اللہ تعالی نے رضا مندی اپنی بیان فرمائی
ہی ان آیتوں میں لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرة الخ اور جابجا فرمایا والسابقون الاولون
من المهاجرین والانصار تا قول اسکے رضی اللہ عنهم ورضوا عنه پس جنکی بابت اللہ تعالی رضا مندی اپنی بیان فرماوی یہہ لوگ لعن کریں بلکہ انکو
غاصب اور کافر جانیں ان دونوں باتوں میں تباین کلی ہی پس انکی لعنت کرنیوالے اور برا جاننے والے مخالفت قرآن کی ہیں اور مخالفت قرآن عظیم کفر ہی اور
یہہ بھی ہے کہ خلافت خلفاء کی ثابت ہی قرآن شریف سے کہ فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض کما مدارک
وغیرہ میں یہہ کہ آیۃ واضح دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین رض کی اسلیے کہ مستخلفین جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے تھے وہ ہیں پس منکر صحت خلافت
خلفا کے خارج ہیں زمرہ ایمان سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بعد آیۃ مذکورہ کے ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفسقون یعنے جنہوں نے کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ کو سچ نہ مانا
اور حق نہ جانا اونکو یہی ہیں وہ فاسق ہیں یعنی کافر ہیں اسلیے کہ فاسق عرف قرآن میں آتا ہی یعنی فاسق کامل کی کافر ہی جیسے اس آیۃ میں ومن لم یحکم بما انزل
اللہ فاولئک هم الفسقون اور یہہ بھی ہی کہ صحابہ سچے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے للفقراء المهاجرین تا قول اسکی کہ هم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفہ
اللہ کہتی تھی شیعہ اونکو کاذب کہتی ہیں اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہی پس جو کوئی اونکو کاذب کہی وکیا اوسنی قرآن کو اور مخالف کیے اوسکے
اور یہہ کفر ہی اور یہہ ہی کہ یہہ فلاح پانیوالی ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولئک هم المفلحون پس کیا کہیگا تو اوسکو حقیقین جو کہتی ہیں انکو اولئک هم الخاسرون
اور یہہ ہی کہ ثنا کی ہی حق تعالی نے انکی اپنی کلام شریف میں بہت سے کہ فرمایا محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار تا قول اسکی
وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت منهم مغفرة واجرا عظیما پس کیا اعتقاد ہی تیرا اونکی حق میں جو اونکو برا کہتی ہیں اور لعنت
کرتی ہیں اونکو اور ان آیتوں میں یہہ مضمون بھی ہی کہ صحابہ آپسمیں محبت و مہربانی کرتے تھے اور کفار پر دشوار اور سختی کرنیوالے تھے پس جو کوئی صحابہ کو برا سمجھے اور دشمن
رکھتی ہو وہ بھی الفت جانی منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتھ اونکی بغض اور غصہ رکھی وہ بھی انہیں آیتوں میں وسپر اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا لیغیظ بهم الکفار یعنی تاکہ
غصہ میں لاوے اللہ بسبب انکی کافروں کو یعنی کافر انپر غصہ کرتی ہیں یہہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نے مالا بد میں لکھا ہی اور بعضے نے لکھا ہی کہ صحابہ جتلانے
اور راویان قرآن ہیں جو کوئی منکر صحابہ کا ہوا ایمان ساتھ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہیں اور آخر آیۃ میں ہی اونکا ہی کہ جو کہتی ہیں

صحابہ حضرت کی وقت میں تو اچھے تھے بعد آنحضرت کی وفات کی یہہ بددین ہوگئے پہلے کی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا اونہیں کیلئے ہوتا کہ جو آخر دم تک با ایمان
اور صالح رہیں الا عیاذ باللہ جہل بہ نسبت باریتعالی کی لازم آتا ہے اور یہہ ہے کہ جنہی مخلفین کو اعراب میں سے دعوت طرف جہاد کی باتفاق اہل سنت کے
ابو بکر ہیں اور شیعہ کو گنجایش انکار کی ہی نہیں کما لا یخفی فرمایا اللہ تعالی نے قل للمخلفین من الاعراب تا قول اونکی وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نے کہا ہے کہ خلافت صدیق کی قرآن میں اس آیت سے ثابت ہوتی ہے اور روگردانی کرنیوالا اوسکے
دعوت یعنی بلانے سے عذاب پاویگا ساتھہ عذاب الیم کی پس کیا حال ہوگا اسکا کہ جو طعن کرے ان کو اور نسبت کفر کی کرے اور یہہ ہے کہ بہشتی ہونا اونکا نصوص قطعیہ
سے ثابت ہو فرمایا اللہ تعالی نے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح تا قول اسکے وکلا وعد اللہ الحسنی پس انکار اونکے بہشتی ہونیکا
لازم کرنیوالا انکار نصوص کا ہے اور یہہ کفر ہے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی جھٹلا دے قرآن کی ایسے مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہیں رکھتا وہ کافر جانا جاویگا اور رد کے
کئی مرتبے ہیں ایک تو اونمیں سے رد صریح ہے مثل رد کرنے اہل جاہلیت کی قرآن کو اور ایک اونمیں سے رد غیر صریح ہے مانند سند پکڑنیکی ساتھہ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا ہے
اہل حق نے اوسکی بطلان پر مانند سند پکڑنی مانعین زکوۃ کی اور یہہ دونوں قسمیں رد کی کفر ہیں بالاجماع اور اسمیں شک نہیں کہ شیعہ رد کرتے ہیں قرآن و حدیث
کو ساتھہ اسی قسم اخیر رد کی پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہہ ہے کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہیں سبب رفع درجات
کا جانتے ہیں اگر صرف استحلال معصیت کفر ہے چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنیں اور اللہ تعالی نے حضرت ابو بکر کی شان میں فرمایا ہے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ
یقول لصاحبہ لا تحزن ان میں حبیب اللہ کے یار اور جان نثار ہی کا حال بہ نسبت حضرت کی بیان فرمایا ہے دیکھا چاہیے کہ اونکی برا کہنے والے خبیثوں کا کیا حال ہوگا اور
فرمایا اللہ تعالی نے ولا یأتل اولوا الفضل منکم اور یہہ صاحب فضل ابو بکر ہیں باتفاق اہل سنت کے پس منکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہے قرآن عظیم کو اور
فرمایا اللہ تعالی نے وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی یہہ آیت بھی ابو بکر رض کی شان میں ہے اور علی رض کی شان میں نہیں ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہہ بات پوشیدہ
نہیں ہے اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکھے تو اوسپر بوجہ احسن یہہ بات ظاہر ہو جائے پس جسکو اللہ تعالی اتقی فرماوے وہ مستحق رحمت و رضوان ہے یا مستحق لعنت و خذلان
اگر کوئی شیعہ کہے کہ شرح عقائد نسفی میں مشکل جانا ہے کافر کہنا بسبب برا کہنے شیخین کے اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرقوں اسلامیہ میں گنا ہے اور اسیطرح
صاحب [illegible] اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی بھی نہیں مناسب جانتے اہل قبلہ کو کافر کہنے کو پس ہم کافر کہتے ہیں شیعہ کو تو قول اونکا موافق سلف اہل سنت کے
نہیں ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا بیچ انطباق یدین کی نماز میں اور علی مرتضی کو بیچ بیع امہات اولاد کے
اور جلانے زندیقوں کے آگ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم میں واسطے جنبی کی وغیر ذلک نظیریں اسکی بہت ہیں گویا کہ نظر ان بزرگوں کی اوپر اہل قبلہ ہونے اونکے
گئی اور اوپر پڑھنے کلمہ کی نہ کہنے شیعہ کی التفات کیا جیسے حضرت عمر اور حضرت علی رض نے کہ مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کو اوٹھی اور کہا کہ کیونکر قتال کریں ہم
اونسے اس حال میں کہ فرمایا آنحضرت نے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ کہا ابو بکر نے کہ میں قتال کرونگا اوس سے کہ جو فرق کریگی درمیان نماز
اور زکوۃ کی آخر حضرت عمر نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ کھولدیا اللہ نے سینہ ابو بکر کا قتال کی لیئے پس جانا میں نے کہ یہی حق ہے پس ان بزرگوں نے اون رافضیوں کے حق میں فرمایا ہے
کہ وہ ایسی خبیث نہوں جیسی اسوقت کی ہیں چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول ملا علی رہ کا کہ مرقاۃ میں لکھا ہے قلت وهذا في حق الرافضة والخارجية
في زماننا فانهم يعتقدون كفر اكثر اكابر الصحابة فضلا عن سائر اهل السنة والجماعة فهم كفرة
بالاجماع بلا نزاع انتهى اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ میں غور کرنا چاہیے کہ انسے کیا ثابت ہوتا ہے کفر انکا یا ایمان عن عويم
بن ساعدة انه صلى الله عليه وسلم قال ان الله اختارني واختار لي اصحابا فجعل لي منهم وزراء وانصارا واصهارا
فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين ولا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا روایت کی یہہ محاملی نے اور طبرانی اور حاکم نے

وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ اَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِمْ قَالَ يُقَرِّظُوْنَكَ بِمَا لَيْسَ فِيْكَ وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ نقل کی یہہ دارقطنی نے اور ایک روایت دارقطنی کی یہہ ہے وَذٰلِكَ اٰيَتُهُمْ يَسُبُّوْنَ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اور اسیطرح منقول ہی انس سے اور عیاض انصاری اور جابر و حسن بن علی اور ابن عمر اور ابن عباس و فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرت نے مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ اور روایت کی ابن عساکر نے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ اور روایت کی عبد اللہ بن احمد نے انس سے بطریق مرفوع کہ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لِاُمَّتِيْ فِيْ حُبِّهِمْ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مَا اَرْجُوْ لَهُمْ فِيْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اونکی بغض کا حال پہچانا جاتا ہے اونکے محبت کے حال سے اسلیے کہ دونوں نقیض ہیں پس بغض اونکا کفر ہوگا اور یہہ جو ہے کہ تکفیر مومنین کے کفر ہی اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسیکو کافر کہی یا کہی عدو اللہ اور وہ ایسا ہو نہیں تو رجوع کرتا ہے کفر کہنے والے پر پس مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہی پس کافر کہنا اونکا رجوع کریگا اوسکی کہنے والے کی طرف اور کہا امام ابوزرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہیں کہ اگر کوئی کسیکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے ناقص کہے پس جان کہ بلاشبہہ وہ زندیق ہی اور یہہ اس سبب سے ہی کہ قرآن حق ہی اور رسول حق ہے اور جو کچھہ لیکر آئی ہیں رسول وہ حق ہی اور نہیں روایت کیا یہہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنی عیب لگایا اونکو اوسنی ارادہ کیا باطل کرنیکا کتاب و سنت کا پس ٹہرا عیب اوسیکو لگیگا اور حکم زندقہ اور ضلالت کا اوسپر ہے اور درست آویگا اور سہل بن عبد اللہ التستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اوسنی اونکی اصحاب کی اور محیط میں ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہیں جائز ہی نماز پیچہی رافضیوں کی اسلیے کہ وہ منکر ہیں خلافت صدیق رض کے اور اسیطرح ہے کتاب اصل محمد بن حسن کی اور خلاصہ میں ہے مَنْ اَنْكَرَ خِلَافَةَ الصِّدِّيْقِ فَهُوَ كَافِرٌ اور مرغینانی میں ہے کہ مکروہ ہے نماز پیچہی صاحب ہوا اور بدعت کی اور نہیں جائز ہے پیچہی رافضیوں کے الخ کہا قاضی نے شفا میں کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے مَنْ اَبْغَضَ الصَّحَابَةَ وَسَبَّهُمْ فَلَيْسَ لَهٗ فِيْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَقٌّ اور یہہ بھی ہے کہا مَنْ غَاظَهُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَافِرٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ اور قاضی ابوبکر باقلانی نے مثل اسکے کہا اور بیہقی نے امام اعظم سے مثل اسکے نقل کیا اور ظاہر یہہ ہے کہ فقہاء حنفیہ نے اخذ کیا ہی قول کافر کہنے شیعہ کا امام اعظم سے اور امام اعظم دانا تر ہیں روافض کے حال کے اسلیے کہ وہ کوفی ہیں اور کوفہ منبع رفض کا ہی پس جب امام اعظم نے تکفیر منکر امامت صدیق کی تو پس تکفیر اونکی لعنت کرنیوالے کی اونکی نزدیک بطریق اولی ہوگی مگر یہہ سبب تکفیر منکر امامت کا نفی اجماع کو کہیں اور منکر اجماع کا کافر ہی چنانچہ مشہور ہے یہہ اصولیوں کی نزدیک اور کہا مالک نے کہ جسنی برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے ابوبکر کو یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو قول اوسکا یہی کہ قَالَ كَانُوْا عَلٰى ضَلَالٍ اَوْ كُفْرٍ قُتِلَ تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کی قول سے زندیق اونکا سمجہا جاتا ہے اور سوا ان دلیلوں کے اور بہت دلیلیں ہیں اونکے کفر کی بخوف درازگی کی اسی پر اکتفا کیا ہے یہہ بھائی مسلمانوں کی خیرخواہی کی لیے کہ تا انکو عظمت صحابہ کی اور برائی اس فرقہ خبیثہ کی معلوم ہو جاوے اور اونکی کید سے بچتی رہیں اور اپنا عقیدہ خراب نکریں اور انسے ملاپ چال نہ کہیں اور انقطاع کریں ناتا رشتہ کرنا انسے اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق الہی رفیق ہو اونکی فضائل کی احادیث یہہ دیکہہ کر تو وہ توبہ کرے اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ف پس اگر ثابت ہو کہ ایک تمہین خرچ کرے راہ خدا میں مانند کوہ احد سونا نہ پہنچے ثواب اوسکا ثواب مد ایک کو اونکی کو اور نہ آدہے مد کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مد نام ایک پیمانہ کا ہے کہ قریب سیر کے بہر اوسمیں جو وغیرہ آتی ہیں اور اتنا ثواب اونکو ملتا تہا بسبب خوش نیتی اور خوش اوقاتی اونکی کی اور اس سبب سے کہ اونکا مال طیب ہوتا تہا اور کم ہوتا تہا اور حاجتیں بہت ہوتی تہیں باوجود اسکے جو اللہ کی محبت میں خالص نیت سے دیتے تہی ایسا ثواب پاتی تہو اور یہہ حال تو اونکے صدقے کا تہا پس یہہ جانا چاہئے کہ کیا کچھہ ثواب ملتا ہوگا اونکے مجاہدہ کا اور نثار کرنے جانونکا راہ خدا میں آپ کی رسول خدا کی اور ابتدا حدیث میں معلوم ہوا کہ یہہ حدیث خاص صحابہ کبار کے حق میں فرمائی لیکن جانا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولی اسلیے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہی برا کہنے والوں کو کہ سبقت لیگئی ہی اسلام میں اور فضل میں کی واجب ہے تعظیم انکی اور روایت کیا علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہا لا تسبوا اصحاب محمد فلمقام احدھم ساعۃ خیر من عمل احدکم عمرہ اور روایت کی عقیلی نے ضعفا میں کہ فرمایا آنحضرت نے ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا وانصارا واصھارا وسیاتی قوم یسبونھم وینتقصونھم فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم وعن ابی بردۃ عن ابیہ قال رفع یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم راسہ الی السماء وکان کثیرا مما یرفع راسہ الی السماء فقال النجوم امنۃ للسماء فاذا ذھبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذھبت اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنے باپ سے کہ ابو موسی اشعری ہیں کہا اونکے باپ نے کہ اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور تھے حضرت بہت اوٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کی یعنی بسبب انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہیں آسمان کو پس جسوقت کہ جاتے رہینگے ستارے وقت عام کہ شامل ہیں آفتاب چاند کو اور پراوجاتے ہیں ستارے ٹوٹکے اور تکدر ہو کر منعدم ہوا انکا ہی جیسا کہ فرمایا اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت ترجمہ آویگا آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تقدیر کی گئی اوسکی یعنی پھٹنا اور پٹنا روز قیامت کے جیسا کہ فرمایا اذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت اور میں سبب امن کا ہوں اپنے اصحاب کے لیے پس جسوقت جاؤنگا میں اس عالم سے آویگا میری اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہیں یعنی فتنے اور لڑائیاں اور اختلافات اور مرتد ہوجانا بعضے عرب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہیں میری امت کے لیے پس جسوقت جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہیں یعنی ظہور بدعتوں کا اور حوادث کا اشارہ ہے اس طرف کہ مسلمانوں کی وقت کا یعنی جاتی رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قائم ہونے تک اور واقع ہونا فتنوں اور بدعتوں اور حوادث کا اسمیں طرف آنی شر کی وقت جاتی رہنی اہل خیر کی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک تھے بیان کردیتے تھے انکی لیے وہ چیز کہ اختلاف کرتی تھی اوسمیں پس جب وفات پائی حضرت نے خود رائے ہوگئے لوگ اور مختلف ہوئیں خواہشیں نفسانی ہوں کہ صحابہ کہ سند پکڑتے تھے ہر امر میں آنحضرت کے ساتھ قول اور فعل یا دلالت حال کے پس جبکہ مفقود ہو گئے صحابہ کم ہوئے انوار اور قوی ہوئیں تاریکیاں اور یہی ہے حال آسمان کا ہر وقت جاتے رہنے ستاروں کے چنانچہ آئی ہے فرمایا آنحضرت نے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس فیقولون ھل فیکم من صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس فیقال ھل فیکم من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس فیقال ھل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یاتی علی الناس زمان یبعث منھم البعث فیقولون انظروا ھل تجدون فیکم احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیوجد الرجل فیفتح لھم بہ ثم یبعث البعث الثانی فیقولون ھل فیکم من رای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیوجد فیفتح لھم ثم یبعث البعث الثالث فیقال انظروا ھل ترون فیھم من رای من رای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یکون البعث الرابع فیقال انظروا ھل ترون فیھم احدا رای من رای احدا رای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیوجد الرجل فیفتح لھم بہ

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہینگے جہاد کرنیوالے اپنی جماعت سے یعنی آپس میں کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کے پس کہینگے ہاں یعنی جواب

دیکھی کہ ان میں ہے ہم میں وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کی پس کہا جاویگا ہاں پس فتح کیجاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگی واسطے انکے یعنی بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پھر آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تابعین ہیں تم میں پس کہینگے ہاں پس فتح کیجاویگی واسطے انکی پھر آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھے ہو ساتھ انکے کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہینگے ہاں پس فتح کیجاویگی واسطے انکی ف ع اس حدیث میں معجزہ ہے آنحضرت کا اور فضیلت انکی اصحاب کے اور تابعین کے اور تبع تابعین کے یعنی قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آئندہ میں صراحۃً مذکور ہے ترجمہ نقل کیے بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ بھیجا جاویگا یعنی اسمیں بعض گروہ میں سے لشکر پس کہینگی لشکر کی لوگ دیکھو کیا پاتی ہو تم اپنے میں کسیکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب میں سے پس فتح کیجاویگی بسبب انکے یعنی اون اصحاب کی برکت سے پھر بھیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنی اوس وقت میں ہر جماعت کیطرف پس کہینگی کہ آیا ہے انمیں وہ شخص کہ دیکھا ہو آنحضرت کی اصحاب کو ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین میں بھی دیکھنا اصحاب کا کافی ہے جیسیکہ صحابہ میں بھی دیکھنا آنحضرت کا معتبر ہے اور بعضوں نے کہا کہ صحابہ میں تو دیکھنا کافی ہے لیکن تابعین میں صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسیکہ پہلی روایت میں گذرا مگر یہ کہ یہاں دیکھنا ساتھ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطے انکی پھر بھیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکھو کیا پاتے ہو انمیں کسی شخص کو کہ دیکھا اوس نے اوسکو کہ دیکھا ہے اصحاب آنحضرت کے یاروں کو پھر ہوگا بھیجنا چوتھے لشکر کا یعنی چوتھی مرتبہ میں پس کہا جاویگا کہ دیکھو آیا دیکھتے ہو انمیں کسیکو کہ دیکھا ہو اوسکو کہ دیکھا ہو کسیکو کہ دیکھا ہو اوسنے اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے ف ح ع اور ایک نسخہ میں لہم ہے بدلہ لہ کی یعنی واسطے انکے اور بہ برکت اوسکی اور اس حدیث میں چار قرن مذکور ہیں اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی نہیں ہے بیچ حدیث خیر القرون کے چار قرن مذکور ہوئے ہیں اور چونکہ اہل خیر نادر تھے چوتھی قرن میں اقتصار کیا ہے تین قرون پر اکثر روایتوں میں بسبب کثرت اہل علم و صلاح کی اور قلت ہونے اونکے اور فساد اونمیں پس صحیح مسلم میں عائشہ سے ہے بطریق مرفوع کہ خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے بطریق مرفوع کے خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم یجیء قوم لا خیر فیہم وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری قرن میرا ہے یعنی اصحاب میرے پھر بہتر ہیں امت سے وہ لوگ ہیں کہ متصل ہیں انکے یعنی تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل ہیں انکے یعنی تبع تابعین ف ح قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار متوسط کی ہے عمر اہل زمانہ کے لیا گیا ہے یہ لفظ اقتران سے پس گویا وہ ہے مقدار کہ نزدیک ہوتے ہیں اوسمیں لوگ اوس زمانہ کی اپنی عمروں میں اور احوال میں اور بعضوں نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا اسی برس کا اور بعضوں نے کہا سو برس کا لیکن صحیح قول یہی ہے کہ مضبوط و معتبر اسمیں کچھ کوئی عدد معین نہیں ہے پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہیں اور مدت اونکے وقت رسالت سے تا آخر مرنی صحابہ کی ایک سو بیس برس اور قرن تابعین سنہ سو سے قریب ستر برس تک اور قرن تبع تابعین کا ہے اسی لیکر قریب دو سو بیس برس تک اور اوس وقت ظاہر ہوئیں بدعتیں اور پیدا ہوئیں جہمیہ غریب اور سر اوٹھایا فلاسفہ نے اور کہولیں زبانیں معتزلہ نے اور امتحان کیے گئے اہل علم ساتھ کہنے خلق قرآن کے اور متغیر ہوئے احوال اور پیدا ہوئے اختلافات اور نقص پہونچی احکام سنت کو روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ یہ تحقیق بعد ان تین قرنوں کے ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینگے اسحالیکہ نہین طلب کیجاویگی انسی گواہی فــ ح جاننی چاہیے معلوم ہوتا ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کرنے سے بُری ہے لیکن اشکال اس میں ہے کہ صحیح مسلم اور دوسری کتابوں میں آیا ہے کہ بہترین گواہ وہ ہوگا شخص ہے کہ گواہی دے پہلے اسکی کہ طلب کیجاوے اوس سے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونون حدیثون کی یہہ ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کیے بُری اوس جگہ ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا اوسکا اسلیے کہ وہان گواہی دینی پہلے طلب کے ضائع اور مجہول ہے غرض پر اور پہلی اوس جگہ ہے کہ معلوم نہین گواہ ہونا اوسکا اور خبر دیتا ہے کہ مین گواہ ہون تا وقت طلب گواہی کی قاضی کی پاس آکر گواہی دے یا حدیث گواہی دینی کی پہلے طلب کی مبالغہ ہے بیچ ادای گواہی کی اور جلد قبول کرنیکی بعد از طلب ہونیکی جیسیکہ کہتی ہین جو اوسکا شخص ہے کہ پہلے سوال کی دیتا ہے یا بر اسے محمول ہے کہ اہل شہادت نہ ہو یا محمول ہے جہوٹی گواہی پر یا بر یکہ لوگون کی حقوق مین ہے اور جو حقوق اللہ تعالی کی حقوق مین ہووے جب ہے کہ مصلحت اوسکے چہپانے مین نہو اور بعضون نے کہا کہ مراد شہادت سے یہان سوگند ہے یعنی قسم جہوٹی کہاوینگے پہلے اسکے کہ کوئی اونکو قسم دیوے اور قسم اونسے طلب کیجاوے جیسیکہ اور روایت مین آیا ہے اور خیانت کرینگے اور امین نہ ٹہرائے جاوینگے اور اعتماد نہ کیا جاویگا اونپر فــ ح اور مراد یہہ ہے کہ خیانت اونکی ظاہر و فاش ہوگئی کہ اصلاً محل امانت نہوینگے اور اگر کبھی واقع کچھہ تہوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہین کرتی ت اور نذر مانینگے اور وفا نکرینگے فــ ع اور نذر پوری کرینگے اوسکی ترک کی بخلاف نیکونکی کہ اونکی حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ت اور پیدا ہوگا اونمین موٹاپا فــ ح لفظ سمن ساتھہ زیر سین و زبر میم کی فربہی بسبب بہت کہانی اور پینی اور تنعم اور ترفہ کی پیدا ہوگی نہ یہہ کہ خلقی اور طبعی ہو اور بعضے کہتی ہین کہ مراد فربہی احوال ہے یعنی تکبر کرینگے اور دعوی کرینگے اوس چیز کا کہ نہین ہے اونمین قسم کمال و شرف سے اور بعضون نے کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہے اور کہا تورپشتی نے کہ یہہ کنایہ غفلت سے اور قلت اہتمام سے ساتھہ امر دین کے اسلیے کہ غالب یہہ ہے کہ نہین اہتمام کرتی اسکا کہ ریاضت مین ڈالین نفسونکو بلکہ بڑی ہمت اونکی خطوط نفسانی اور سونا اور شرح مسلم مین ہے کہ کہا علما نے کہ فربہی مذموم ہے کہ قصداً کر کر حاصل کرے اور جو کہ خلقی ہے وہ اسمین داخل نہین اور ظاہر ہوگیا اس سے معنی اس روایت کی اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ اور ایک روایت مین ہے اور قسم کہاوینگے اور نہ قسم دلائے جاوینگے یعنی قسمین کہاوینگے بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابو ہریرہ سے یون آیا کہ پیچہی اونکی آویگے ایسی قوم کہ دوست رکہیگی فربہی کو فــ ح اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی اونمین سے اوسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اوسکی اوسکی گواہی پر مقصود بیان کرنا حرص اونکے اوپر گواہی کے اوسکا امور دین مین کہ بسبب حرص کے اسپر پروا نکرینگے اور دین کی کبھی ذکر کریگا اور کبھی یہہ

الفصل الثاني فصل دوسری

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوا اَصْحَابِي فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهُ لَمْ يُخَرِّجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعظیم کرو میرے یارونکی یعنی حالت زندگی اور موت مین اسلیے کہ وہ نیکترین و برگزیدہ تمہارے ہین اسی امت فــ ح اور کیونکر نہون کہ مصاحب اور ملازم اور حاضرین درگاہ رسالت کی اور تربیت یافتہ علم و عمل اوسکی ہین اور وہ نہین جنہون نے کہ ملازمت و صحبت نہین دیکہی و دیدار جمال باکمال اوسکی ہین شیخ ابو طالب نے کہا کہ ایک نظر سی کہ جمال مصطفی پر پڑے ایسا کچہہ حاصل ہوتا تہا اور کشود کار ہوتا تہا کہ اور نکو چلوں کی خلوتون مین نہین ہوتا اور ایمان غیبی اونکے یقین شہود سے کہاں ہی کسی کو اوس کتے نہین پہر لوگ کہ قریب اونکے ہین یعنی تابعین وہ لوگ کہ قریب اونکے ہین فــ ح یعنی تبع تابعین یہہ تینون گروہ بہترین ہین اور سرداریت کی ہین اور غالب اونمین اوسکا لوگونمین صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تہی اور مستور الحال اونکے حکم کی گئی ساتھہ عدالت کے ہین اور بسبب معصوم ہونیکے اور بعد اونکے امر بالعکس ہے جیسیکہ فرمایا

عرصہ بیہ ظاہر اور شایع ہو گا جھوٹ اور خیانت دین و دنیا مین ف ح اشارہ ہے طرف ظہور اور شیوع بدعتون اور خواہشون نفسانی کی کہ اگرچہ حدوث
بعضے ان امور کا مانند قدر اور اعتزال اور ارجا کی اور آخران قرون مین ہوا و لیکن ظہور اور شیوع انکا بعد اونکی ہوا ترجمہ یہانتک کہ ایک شخص قسم کہاوے گا
اور قسم نہین دیا جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہین طلب کیا جاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگی اوسکو بیچون بیچ بہشت کا یعنی جاکہ بیچون بیچ بہشت مین رہے
کہ بہترین جگہون بہشت کا ہی پس چاہیی کہ لازم پکڑی جماعت کو ف ع یعنی سواد اعظم کو اور اوسچیز کو کہ اوسپر جمہور ہین صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے
اور متابعت اونکی کری پس داخل ہی اسمین محبت اونکی اور اکرام اونکا ترجمہ اسواسطی کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا کے ہی یعنی جو کہ خود رای ہی اور متابعت جماعت
کی نہین کرتا اور شیطان دو شخصون سی دور ہی اور ہرگز نہ ہو مرد ساتھ عورۃ اجنبیہ کے اسلیے کہ شیطان تیسرا ان تین شخصونکا ہی کہ مرد اور عورت اور شیطان ہین یا ہر
ضرور ہے کہ بہکا دیگا اون دونونکو اور جسکو خوش کری نیکی اوسکی اور غمگین کری اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہے ف ح ع یعنی علامت مومن کامل کی
یہہ ہے کہ نیکی کرنی سی خوش ہو اگر بدی وجود مین آوی غمگین و ناخوش ہووے اور کہا ہی علمانے کہ یہہ نشان زندگی دل کا ہی اور منافق جو ایمان قیامت پر نہین رکہتا
برابر ہے اوسکی نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ (اور نہین برابر ہے نیکی اور نہ بدی ١٢) اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفید چہوٹی ہوئی
ہی لیکن حاشیہ مین لکہا ہی النَّسَائِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ لَهُ
الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ
رَآنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگی گی آگ اوس مسلمانکو کہ دیکہا ہی مجکو
یا دیکہا ہے اوسکو کہ دیکہا ہی مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح ع یعنی مراد اسلام پر پس اس تقدیر پر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان ثابت ہین بیچ ایک صحابی اور تابعی کے
اور مسلمان وہ ہے کہ اسلام پر مرا اور یہہ سوا مخبر صادق کے اور تصریح کی اونکی کے ساتھ اور کی معلوم نہین ہی تا اسی جہت سے مخصوص ہوئی وہ جماعت کہ اونکو مبشر کہتی ہین اور
چونکہ یاد آئی آنحضرت کو وہ لوگ کہ محروم ہین اونکی جناب کی خدمت سی اور دیدار اصحاب سے اونکی تسلی کیلیی فرمایا طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ مَرَّةً وَطُوْبٰى لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ
بِيْ سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کیا یہہ احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین اور ابن حبان نے اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کیا یہہ احمد نے بیچ انس سے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ
فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ
اَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ڈرو اللہ سی پہر ڈرو اللہ سی بیچ حق اصحاب میری کی تین بار مکرر فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی یعنی یاد کرو اونکو ساتھ تعظیم و توقیر کی اور ادا کرو حق صحبت
اونکی کا ساتھ میری نہ پکڑنا اور نہ کرنا اونکو مانند نشانہ کی بعد میری کہ ڈالو اونکی طرف تیر بدکہاوکی اور عیب گیری کی پس جو شخص کہ دوست رکہتا ہی اونکو پس
بسبب دوست رکہنی میری کی اونکو دوست رکہتا ہی اونکو یا یہہ معنی ہین کہ بسبب دوست رکہنی اوسکی کی مجکو دوست رکہتا ہی اونکو اور یہہ مناسب ہی ساتھ قول اونکی
اور جو شخص کہ دشمن رکہتا ہو اونکو پس بسبب دشمنی میری کی دشمن رکہتا ہی اونکو ف ع حاصل یہہ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اسلیی کہ وہ دوست رکہتا ہی مجکو اور دشمن رکہتا ہے
اونکو اسلیی کہ وہ دشمن رکہتا ہی مجکو عیاذا باللہ منہ پس حق ہی بسبب اسکی قول اوس شخص کا کہ کہتا ہی کہ جسنی برا کہا اونکو پس وہ واجب القتل ہوا دنیا مین جیسا کہ اوپر
گذرا مذہب مالکیہ کا اور کہا ہی علمانی کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہے کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کری طرف متعلقون اوسکی کی پس نشان
محبت حق جل وعلا کا محبت رسول اللہ کی ہی اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہی اور اسیطرح سمجہ لے اسکو اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی
ایذا دی مجکو یعنی حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑیگا خدا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ

حدیث غریب ہے ف ع یعنی عذاب کریگا اوسکو دنیا میں یا آخرت میں شاید کہ نکالی گئی ہے یہہ حدیث اس قول اللہ تعالیٰ کی سے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل اصحاب میری کی درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہے طعام میں نہیں سنورتا کھانا مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نے یعنی بعد سننے اس حدیث کی پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنوریں ہم ف ع یعنی حال ہمارا یہہ حسرت کہا انہوں نے اوپر گذرنے بعضے صحابہ کے باوجودیکہ اونکے زمانہ میں وجود صحابہ کا تھا اور وفات حسن بصری کی ایکسو دس میں ہے کہتا ہوں میں کیونکر سنورتے ہیں ہم اونکے کلام سے اور روایتوں اونکی سے اور معرفت حالات اور حالات اونکے سے اور راے اونکی اور اخلاق و صفات اونکے پیروی کرنی سے اسلیے کہ اعتبار ان چیزوں کا ہے نہ ذاتوں اونکے کا ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ میں ف ع یعنی اپنے اسناد سے اور اسیطرح روایت کیا اوسکو ابویعلی نے اپنی مسند میں انس سے مرفوع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی ابوموسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی اصحاب میری میں سے کہ مر جاتا ہے کسی زمین میں مگر کہ اوٹھایا جاویگا وہ قبر سے کھینچنے والا ہوگا اون میں کی اونکا بہشت کیطرف اور سبب روشنی کا ہوگا اونکے لیے یعنی [illegible] ہوگا اونکا روز قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ سر اوسکا یہہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کی کہ ذکر کی صاحب مصابیح نے اور مصابیح میں اس باب میں ذکر کی ہے اور مولف نے ذکر اوسکا وہان مناسب کیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھو تم اون لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے صحابہ کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ لعنت اونکی پھرتی ہے اونہیں کیطرف اسلیے کہ وہ اہل شر ہیں اور صحابہ اہل خیر ہیں کہ مستحق ہیں رضا و رحمت کے اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کریں نہ ذات پر تو قریب ہے احتیاط سے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اور ایسے ہی خطیب نے اور روایت کی عدی نے ابن عباس سے مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُهُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ اور حدیث مرفوع میں ہے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِکُوْنَ اور ایک روایت میں ہے وَیَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَهْلِ الْبَیْتِ وَلَیْسُوْا کَذٰلِکَ وَاٰیَةُ ذٰلِکَ اَنَّهُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ یہہ روایت صواعق محرقہ میں ہے اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنے و فرض کے بعضے صحابہ کو اور برا کہنے [illegible] بعض اہل بیت کو یہہ ہے کہ جب منقطع ہوئے دنیا سے اعمال اونکے سبب شہادت کے تو چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ ہمیشہ رہے اونکی لیے ثواب اعلیٰ تر درجہ بلند جنت کے اور اونکی دشمنوں کو [illegible] وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَیْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰی هُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ رَوَاهُ رَزِیْنٌ

اور روایت ہے عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پوچھا میں نے اپنے پروردگار سے اختلاف صحابہ اپنے سے پیچھے میرے یعنی یہہ جو اختلاف کرینگے آپس میں فروع شرائع میں ایکدوسرے سے ساتھ اجتہاد کے حکم اوسکا کیا ہے پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف

بیری کہا ہی محب طبری نی اصحاب میری نزدیک میری مانند ستارون کی ہین آسمان مین ف یعنی پیچ ظاہر کرنی ہدایت اور باطل کرنی ضلالت کی مانند ستارون کی ہین کہ جیسی ستارون سی راہ بر و بحر کی معلوم ہو جاتی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ویسی ہی انسی راہ حق معلوم ہوتی ہی اور بری راہ باطل ہوتی ہی ترجمہ بعضی اون ستارون مین سی قوی تر اور روشن تر ہین بعضی سی اور واسطی ہر ایک کی نور ہی یعنی اور اسیطرح واسطی ہر ایک اصحاب مین سی نور ہی بقدر استعداد اوسکی پس جس شخص نے کر لیا کچھ اون چیزون سی کہ وہ اوسپر ہین اختلاف اونکی سی پیچ مسائل علم و فقہ کی پس وہ نزدیک میری ہدایت پر ہین ف ع اور اس سی معلوم ہوا کہ اختلاف امام ہمارا رحمت ہی امت کی لیے کہا طیبی نے کہ مراد اس سی اختلاف فروع مین ہی نہ اصول مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا نہو عندی علی ہدی کہا سید جلال الدین نے کہ ظاہر یہ کہ مراد وہ اختلاف ہی کہ دین مین ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہین اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنی بعضی صحابہ کی بعض سی خلافت و امارت مین کہتا ہون کہ ظاہر یہ ہی کہ اختلاف خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کی سی تہا کہ صادر ہوا ہر ایک کی اجتہاد سی نہ غرض دنیوی سی کہ صادر ہوتا خط نفسانی سی پس نہین اختلاف بادشا ہانہ ترجمہ کہا عمر نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اصحاب میری مانند ستارون کی ہین یعنی پس پیروی کرو تم اون سبکی یا اکثر کی اور اگر نہ میسر ہو پس ساتھ جس کسی کی ملتمس پیروی کروگی راہ پاؤگی نقل کی یہ رزین نی ف ع ح جیسا کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنی کی وکل نور پس ہدایت بقدر علم و فقہ کی ہی کہ نزدیک اوسکی ہی باوجود نقاوت مراتب اوسکی اور اس معنی سی کوئی صحابی خالی نہین بالضرور علم شریعت و دین کا اوسکی پاس ہی اور جاننا چاہیے کہ پیچ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کی کلام کیا ہی علما نی ابن حجر نی تقریر طویل لکھی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم سی کہ یہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی نی کہ اوسی کہا کہ حدیث مسلم بعض معنی اسکی سمجھی جاتی ہین اور مراد حدیث مسلم سی یہ حدیث آنحضرت کی ہی النجوم امنۃ للسماء

باب مناقب ابی بکر

یہ باب ہی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابو سعید خدری سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگون مین سی مجھپر یا بہت خرچ کرنیوالی اونمین سی بسبب مجھپر اپنی صحبت مین یعنی دوام ملازمت اپنی مین ساتھ لگانی کہنی نفس اپنی کی میری خدمت مین اور اپنی مال مین یعنی خرچ کرنی مال اپنی مین میری راہ مین ابوبکر ہین اور نزدیک بخاری کی ابابکر واقع ہوا اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو ایسا دوست لیکن برادری کہ بحق مسلمانی کی ہی اور محبت اوسکی باقی اور ثابت ہی ف ح خلیل خلت سی ہی ساتھ پیش خ کی بمعنی صداقت و محبت تخلل کی یعنی در آنیوالی اندر قلب محب کے کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کی یعنی اگر روا ہوتا مجکو کہ پکڑون مین کوئی دوست خلق مین سی بایں صفت کہ محبت اوسکی میری دل کی اندر آتی اور مطلع ہوتا میری بھید پر تو ابوبکر کو ایسا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کی ہی ولیکن نہین ہی میرے لیے محبوب بایں صفت مگر حق سبحانہ و تعالی دوست کہ نہ میں اخلق کو اوپر ظاہر دل میری کی ہی اور آگاہ نہین ہی سر میری پر سوا حق تعالی کی اور یا خلیل خلت ہی ساتھ زبر خ کی بمعنی حاجت کی یعنی اگر پکڑتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتون مین اور اعتماد کرتا مین اوسپر اپنی مہمات مین تو ابوبکر کو پکڑتا مین ولیکن اعتماد میرا تمام امور مین اور رجوع میری تمام احوال مین خدا ہی کیطرف ہی اور وہی ہی ملجا اور ملاذ میرا اور یہ معنی اقرب اور انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے ولیکن محدثین نی حکم کیا ہی کہ معنی اول اوجہ اور اولی ہین فافہم ترجمہ باقی چھوڑی جاوی مسجد مین کوئی کہڑکی یا روزن دیوار مین مگر کہڑکی کہ ابوبکر کی گھر دیوار مین ہی ف خوخہ ساتھ زبر دو خ معجمہ کے اور واو ساکن کی درمیان اونکی روزن کہ چھوڑا جاوی دیوار مین تا روشنی گھر مین آوی یعنی روشندان اور بعضون نی کہا کہڑکی کو کہتی ہین اور چونکہ گھر لگی ہوئی مسجد شریف سی تہی اونمین کہڑکیان تہین کہ اونمین سی مسجد شریف مین آتی تہی یا روزن تہی کہ اون مین سی مسجد مین نگاہ کرتی تہی کہ آنحضرت مسجد مین آئی یا نہین پس حکم فرمایا آنحضرت نی کہ تمام کہڑکیان یا روزن بند کردی جاوین مگر کہڑکی یا روزن ابوبکر کا از راہ تکریم و تفضیل اونکی کہلا رہی اور یہ تنبیہ اخر

خطبہ مین کہ آنحضرت نے پڑہا کہ ہمین کہا ہے ساتہ خلافت صدیق کی اور وکی گفتگو اور ون کا اس باب مین اور جب کون نے کلام کیا اس باب مین تو فرمایا آنحضرت نے
کہ مین نے یہ کام اپنی طرف سے نہین کیا ہے مگر بامر خدا عز وجل کی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عمر رض نے درخواست کی کہ اپنی دیوار مین ایک روزن چہوڑین تا کہ دیکہ لیا کرین
آنحضرت کو اوسوقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہ چہوڑین اگرچہ بقدر ناکہ سوئی کی ہووے اور ایک روایت مین یون ہے کہ اگر ہوتا مین پکڑنیوالا
دوست کسیکو سوائے رب اپنے کی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف م جانا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا
کہ آئی ہین اس باب مین حدیثین بطرق متعددہ کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کی کہ ابوبکر رض کی باب مین آئی ہی از انجملہ حدیث سعد بن وقاص رض کہ کہا حکم کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہ بند کرنے دروازون کی کہ جانب مسجد کی تہی مگر دروازہ علی کا کہلا رکہا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نے اور اسناد اسکی قوی ہی اور
روایت کی طبرانی نے اوسط مین ساتہ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئے اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نے ساتہ بند کرنے اصحاب کے دروازون کی اور کہلا رکہا دروازہ علی کا فرمایا
آنحضرت نے کہ مین نے نہین بند کیے ہین اور نہ کہلا رکہا ہی بلکہ خدا نے بند کیے اور کہلا رکہا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتہ بند کرنے دروازون کی سوای دروازہ علی کے
اور اسیطرح روایت کی احمد اور نسائی نے ابن عباس اور ابن عمر سے کہا شیخ ابن حجر نے کہ ہر ایک ان حدیثون مین سے لائق حجت کی ہی خصوصا کہ قوت پائی ہی بعض نے
اونمین سے ساتہ بعض کی اور کہا ابن حجر نے کہ ابن جوزی نے حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی رض کی شان مین ساتہ وضعی ہونیکی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق مین بسبب
مخالف ہونے اونکے حدیثین صحیحہ سے کہ وارد ہوئی ہین ابوبکر رض کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو روافض نے اونکی مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نے ابن جوزی پر بیچ
حکم کرنے اونکے ساتہ وضعی ہونے اس حدیث کی بمجرد توہم معارضہ اونکی ساتہ حدیث ابوبکر کی اور کہا کہ حدیث علی رض کی طرق کثیرہ ہین بعضی اونمین سے صحت کو پہنچی ہین
اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان اس حدیث علی اور اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان مین نہین ہی اور وجہ توفیق کی یہ ہی کہ حکم ساتہ بند کرنے اور دروازے
اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر مین تہا وقت بنای مسجد کی اور تہا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کی کہ جاتی تہی اور نکلتی تہی اوسمین سے اور صحت کو پہونچا ہے
آنحضرت سے کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی جنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتہ بند کرنے کہڑکیون کی سوا کہڑکی ابوبکر کی آخر امر مین تہا آنحضرت کی مرض مین کہ باقی
رہی تہی آنحضرت کی وفات مین تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہی کہ وارد ہوا ہے کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نے ساتہ بند کرنے دروازون کی سوای دروازہ علی کی
آئی حمزہ بن عبد المطلب بعد اسکی کہ ظاہر ہوا اونسے امتثال امر مین کچہ توقف اور اونکی آنکہین وکہتی نہین اور پانی جاتا تہا اونسے اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپنے
اپنی چچا کو اور رہنے دیا اپنی چچا کی بیٹے کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے اے چچا میرے حکم کیا گیا مین ساتہ اسکی اور مجکو اسمین کچہ اختیار نہین پس ذکر کرنے حمزہ کی سے اس قصہ مین جانا
گیا کہ یہ مقدم تہا اسلیے کہ حمزہ رض غزوہ احد مین شہید ہوئی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست ولیکن ابوبکر
میری بہائی ہین اور یار میری ف ع اور احمد کی روایت مین ہی اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ اور ابو یعلی کی مسند مین ہی ابن عباس سے ابوبکر صاحبی
ومونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابو حاتم نے کہ یہ قول حضرت کی سدوا الخوخ دلیل ہی اوپر قطع طمع تمام لوگون کی خلافت سے سوای ابی بکر کی ت
اور تحقیق دوست پکڑا ہے اللہ نے تمہارے صاحب کو کہ عبارت ہی اونکی ذات شریف سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح پہلی حدیث سے دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سے دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہی مرتبہ محبوبیت کو پہونچتا ہے
بیت ہر کہ او در عشق صادق آمدہ است بر سرش معشوق عاشق آمدہ است اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تہی اور حبیب اوس محب کو کہتی ہین کہ مرتبہ
محبوبیت کو پہونچی اور بعضی خلت کو اعلی اخص کہتی ہین اور آنحضرت کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور اکمل کہتی ہین

قت ابراہیم کی کذا قال القرآن اور یہ حدیث دلیل ظاہر ہی اسپر کہ ابوبکر ہین افضل صحابہ مین **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا اَوْلٰى بَدَلَ اَنَا وَلَا** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی مرض الموت مین کہ بلا واسطی میری ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہی اور بلا اپنی بہائی کو یعنی عبد الرحمن کو تاکہ حکم کرون مین نامہ کی لکہنی کا اسلیی کہ ڈرتا ہون مین یہ کہ آرزو کری کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکہنی کی اور ڈرتا ہون یہ کہ کہی کہنی والا کہ مین مستحق ہون واسطی خلافت کی حال آنکہ نہین ہوگا مستحق خلافت کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ کتاب حمیدی کی واقع ہوا ہی کہ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی مین لائق تر ہون ساتہ خلافت کی اور نہین منتج ہوا اسکا غیر میرا ف ع اور طیبی نی قاضی عیاض سی نقل کیا کہ یہ روایت اجود ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابوبکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتی ہین حضرت علی رض کی خلافت پر اور رد کرینگی اونکی حق مین محض باطل ہی کچہ اصل اوسکی نہین باتفاق مسلمانون کی اور اول جو جہٹلایا اونکو علی رض نی جہٹلایا ہی جسوقت کہ پوچہی گئی کہ کیا تمہاری پاس کوئی چیز ہی کہ نہین وہ قرآن مین فرمایا علی رض نی کہ نہین میری پاس مگر اس صحیفہ مین الخ اور اگر اونکی پاس نص ہوتی تو فرماتی ہی **وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا جبیر نی کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سی کسی چیز مین یعنی کچہ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچہی پس حکم کیا آنحضرت صلعم نی اوس عورت کو کہ آوی دوسری وقت طرف آنحضرت صلعم کی یعنی تاکہ دیوین اوسکو کچہ یا جواب دین اوسکی بات کا کہا اوس عورت نی یا رسول اللہ خبر دیجیی مجہکو کہ اگر آون اور نہ پاؤن آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اوسکا دور تہا مدینہ سی کہا جبیر نی گویا کہ وہ عورت مراد رکہتی تہی ساتہ نہ پانی آنحضرت صلعم کی اونکی موت کو فرمایا آنحضرت صلعم نی پس اگر نہ پاوی تو مجہکو پس آ تو ابوبکر کی پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آئی تہی اور یہ حدیث بہی اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص قطعی نہین ہی اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت و منقبت اونکی کی اور جمہور علما اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنی پر کسی جانب مین نہین ہی اور صحت خلافت ابی بکر رض کی باجماع صحابہ کی ہی اور شیخ ابن ہمام نی مشایرہ مین دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہی اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ بیچا ایک اعرابی نی آنحضرت صلعم کی ہاتہ کچہ اونٹ وعدہ پر پس کہا حضرت علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت صلعم کی پاس اور پوچہہ اونسی کہ اگر آؤن مین آپکی پاس وقت وفات آپکی تو کون ادا کریگا قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجہکو ابوبکر پس پہر آیا وہ اعرابی علی رض کی پاس اور خبر دی اونکو پس کہا علی رض نی کہ پہر جا اور پوچہہ اونسی کہ اگر آؤن مین ابوبکر کی پاس وقت انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچہا آپ سی پس فرمایا کہ ادا کریگا تجہکو عمر پس کہا علی رض نی کہ پوچہہ عمر کی بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجہکو عثمان پس کہا علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت صلعم کی پاس اور پوچہہ اونسی کہ اگر آؤن مین عثمان کی پاس وقت انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچہا اعرابی نی آنحضرت صلعم سی فرمایا کہ جب مر جاوین ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مر سکی تو تو مر جا روایت کی یہ اسمعیل نی اپنی معجم مین **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا اونکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کو بہیجا تہا کہ نام ایک مین کا ہی پس آیا مین آنحضرت کی پاس یعنی پہلی سفر کی یا بعد اوسکی پس کہا مین نی آنحضرت سی کہ کون محبوب تر ہی طرف آپکی ف ح ع یعنی اون لوگون مین سی کہ موجود ہین آپ کی زمانہ مین یا مراد یہ

اوسکی لشکر والی اور پاس انکی ہی کہ بسبب اونکی سوال کا پتا تھا کہ جب اونکو لشکر کا امیر کر کے بھیجا تھا اونکی پہونچی کی اونکی کمک کی لئی ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا ساتھ دو سو مردوں کی انصار و مہاجرین مین سی کہ ابو بکر و عمر بھی اونمین تھی لیکن امامت عمرو کرتی رہی اس نظر سی کی مسلمانوں کی اور کا فرمایا گیا تو اس وقت عمرو بن العاص کی خیال مین آیا کہ بہ مقدم ہوں مرتبہ مین بہ نسبت ان سب کی کہ میری ساتھ اونکو بھیجا پس جب پہر کر آئی تو آنحضرت سی یہ پوچھا آنحضرت نی ایسا جواب دیا کہ طمع اونکی منقطع ہو گئی لیکن موید ہی احتمال اول کو کہ مراد ہم آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہ جواب حضرت کا ہی کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب تر ہین لوگوں کی طرف سب سی محبوب تر ہی کہا مین نی مردوں مین سی یعنی سوال میرا اونسی ہی یا تقدیر یہی کہ مردوں مین سی کون بہت محبوب ہی طرف تمہاری کہا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابو بکر کہا مین نی پہر کون محبوب ہی فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نی اور مردوں کو یعنی بعد اوسکی اون پہر مین پس خاموش ہوا مین یعنی اس سوال سی بسبب خوف اسکی کہ گردانین آپ مجھکو پیچھی آخر لوگوں کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی یعنی مطلق یا آخر اون لوگوں کی کہ پوچھین مین اونکو اگر پوچھتا مین آپسی وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ بیٹی ہین علی کی غیر فاطمہ زہرا رضہ سی کہ کہا کہا مین نی واسطی باپ اپنی کی کہ علی رضہ ہین کہ کون لوگوں مین سی بہتر ہی بعد آنحضرت کی کہا انہوں نی ابو بکر بہتر ہین کہا مین نی پہر کون ہی کہا عمر اور ڈرا مین کہ کہین عثمان یعنی نہ پوچھا مین نی کہ بعد عمر کی کون بہتر ہی بخوف اسکی کہ عثمان کو افضل فرما دین گی پس عنوان سوال سی عدول کر کی یوں کہا مین نی کہ پہر تم بہتر ہو کہا علی رضہ نی کہ نہیں ہوں مین مگر ایک مرد مسلمانوں مین سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع یہ انہوں نی از راہ تواضع کی فرمایا والا وقت اس سوال کی سب لوگوں سی وہ بہتر تھی اسلیی کہ یہ عثمان کی قتل ہونی کی بعد کا ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ برابر نہیں کرتی تہی ہم ساتھ ابی بکر کی کسیکو یعنی صحابہ مین سی بلکہ اونکو فضیلت دیتی تہی اور پہر ساتھ عمر کی برابر نہیں کرتی کسیکو پہر ساتھ عثمان کی پہر چھوڑ دیتی تہی ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہ فضیلت دیتی ہم درمیان اونکی ایک کو دوسری پر نقل کی یہ بخاری نی ف ع مراد یہ نہیں فضیلت دینا مثل اونکی کا ہی کہ ایک طرح کی صحابہ کو یہ نہیں فضیلت نہ دیتی تہی ایک کو دوسری پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعۃ الرضوان اور تمام علماء صحابہ افضل ہین اور شاید کہ یہ تفاضل درمیان اصحاب کی مراد ہی اور رای پر اہل بیت پس وہ افضل ہین اونسی اور حکم اونکا سنا ہی اونکی پس نہیں وارد ہو گا اعتراض بسبب ذکر کرنی علی اور حسن اور حسین اور دونوں چچاؤن حضرت کی کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور کہا مظہر نی کہ مراد ابن عمر کی بڑھی اور سن ہین اصحاب مین سی کہ جب کوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتی آنحضرت اونسی اور حضرت علی رضہ آنحضرت کی زمانہ مین جوان و نو عمر والا اونکی فضیلت کا بعد اوسکی کسی کو کوئی منکر نہیں اور یہ بہی ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کی بی شبہ جیسیکہ اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان اور علماء صحابہ کو فضیلت ہی اور ونہیں ش ہ اور یہی روایت ابی داود کی ہی کہ کہا ابن عمر نی تہی ہم کہتی اس حال مین کہ آنحضرت زندہ تہی بہتر ہی امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابو بکر ہین پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم ف ش ح اور امام احمد ابن عمر سی لائی ہین کہ کہا تہی ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کی جانتی بہترین لوگوں کا ابو بکر کو پہر عمر کو اور کہا پہر علی کی تحقیق دی گئی ہین تین خصلتین کہ اگر ایک ان تین مین سی میری لیی ہو تو بہتر جانوں مین دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی نکاح کر دیا آنحضرت نی اونسی اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ رضہ ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کی لیی اونسی اولاد اور بند کیی دروازی سبکی سوای دروازہ علی کی اور دیا اونکو نیزہ اپنا روز خیبر کی اور نسائی نی روایت کی کہ پوچھی گئی ابن عمر کہ کیا کہتی ہو بیچ حق عثمان اور علی کی پس بیان کی یہ حدیث بعد اوسکی کہا مت پوچھو حال علی رضہ کا اور قیاس نکرو کسیکو اونپر بند کیی دروازی سبکی سوا دروازہ اونکی کی کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

صلی اللہ علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابا بکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیامۃ وما نفعنی مال احد
قط ما نفعنی مال ابی بکر ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا وان صاحبکم خلیل اللہ
رواہ الترمذی ؑ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی کسی کے لیے نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلہ اوتارا ہی ہم نے اوسکا
یعنی جیسا کا اون یا زیادہ سوای ابو بکر کی پس تحقیق ابو بکر کی لیے نزدیک ہمارے نعمت دینی کی ہی کہ بدلہ دیگا اوسکو خدا اوسکے عوض اوس نعمت کی دن قیامت کی
ف ع یعنی بدلہ کامل کہا بعضوں نے کہ مراد دینی نعمت ہی اور وہ مال ہی او نفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی میں صرف کیے اور احتمال ہے کہ مراد
اس نعمت سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسا کہ اشارہ ہی اسکی طرف اس آیت میں وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی الخ اور نہیں نفع دیا مجکو کسی کے
مال نے مانند مال ابی بکر کی ف ح کہ جو کچھ گھر میں رکھتی تھی خدمت بابرکت میں لے آئی اور گھر میں کچھ نہ چھوڑا اور ذوالخلال ساتھ زہر کی لقب ابو بکر رض کا ہی کہ جب تمام مال
راہ خدا میں صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجای تکموں کی خلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا میں ابو بکر کو دوست جانی آگاہ ہو
کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوای خدا کی دوست حقیقی نہیں رکھتا نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کتاب ریاض الصالحین میں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں
نفع دیا مجکو کسی مال نے کبھی اوسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نے پس روئے ابو بکر اور کہا کہ نہیں میں اور مال میرا مگر مالک آپکی اور موافقات میں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے
نہیں ہی مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میری لیے مال ابی بکر سے اور تھے آنحضرت حکم کرتے ابو بکر کی مال میں جیسا کہ حکم کرتے اپنی مال میں اور آیا ہی کہ خرچ کیے ابو بکر نے
آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتے ہیں کہ اسلام لائے ابو بکر اس حال میں کہ اونکے لیے چالیس ہزار درہم تہے سب خرچ کیے آنحضرت کی عہد میں فی سبیل اللہ
اور عروہ سے ہی کہ کہا آزاد کروائے ابو بکر نے سات بردے کہ عذاب کیے جاتے تہے اللہ کی راہ میں اون میں سے بلال اور عامر بن فہیرہ تہے وعن عمر قال ابو بکر
سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی ؑ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابو بکر سردار
ہمارے ہیں یعنی نسب حسب میں اور افضل ہمارے ہیں یعنی عمل میں اور کرنے بہلائیوں میں اور بہت پیارے ہمارے ہیں طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی یہ ترمذی نے
وعن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض رواہ الترمذی ؑ اور روایت ہی ابن
عمر سے کہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا واسطے ابی بکر کے کہ تو یار اور مصاحب میرا غار میں اور یار و مصاحب میرا حوض پر نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی تہا
تو آخرت میں یار و ہمراہی میرا اور تہا لیکن یار غار جو کہتے ہیں اسی جگہ سے کہتے ہیں اور مراد غار سے غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی ہی آنحضرت ہجرت کی اول وہیں جاکر
چھپی تھی اور یہی مراد ہی اس آیت میں ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا پس معنی یہ ہیں کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہی
کہ اللہ نے تیری یاری پر گواہی دی اسلیے کہ اجماع ہی مفسروں کا کہ مراد صاحبہ سے اس آیت میں ابو بکر ہی ہیں اسلیے کہا ہی علمائے کہ جو کوئی انکار کرے صحبت ابو بکر کا
وہ کافر ہوتا ہی اسلیے کہ اوسنے انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنے صحبت غیر اونکی کی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیہم ابو بکر ان یؤمہم غیرہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہی واسطے اوس قوم کی کہ اون میں ابو بکر ہوں یہ کہ امامت کرے اوس قوم کی غیر ابو بکر کے
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع اور اسکی حکم میں ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہو اور یہ دلیل ہی اسپر کہ ابو بکر افضل ہیں سب صحابہ سے
پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیے اور نہیں لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونے فاضل کی چنانچہ اسلیے سیدنا علی رض
نے فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نے تمکو امر دین ہمارے میں یعنی امام کیا نماز میں کون ہی کہ پیچھے ڈالے تمکو امر دنیا ہمارے میں یعنی خلافت میں وعن عمر قال
امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق ووافق ذلک عندی مالا فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان

سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَاَتَى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عمرؓ سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ تصدق کرین ہم یعنی راہ خدا مین کچھ مال صرف کرین ہم اور موافق پڑا یہ حکم کرنا آنحضرتؐ کا ساتھ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقًا اوسوقت مین بہت سا مال میری پاس تہا پس کہا مین نی کہ آج کی دن سبقت لیجاؤنگا مین ابوبکرؓ سی اس امر خیر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اونپر ایکدن یعنی دنون مین سی کہا عمرؓ نی پس لایا مین آدہا مال اپنا پس فرمایا آنحضرتؐ نی کسقدر باقی رکہا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیی پس کہا مین نی کہ باقی چہوڑا مین نی اپنی اہل وعیال کی لیی مانند اسکی کہ لایا ہون مین یعنی آدہا لایا ہون مین آدہا باقی رکہا اور لائی ابوبکرؓ جو کچھ کہ تہا اونکی پاس **فـ** اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضًا آدہا مال عمرؓ کا زیادہ تہا اوسچیز سی کہ ابوبکرؓ لائی لیکن چونکہ جو کچھ رکہتی تہی سو لے آئی فضیلت اونکی عمرؓ پر باقی رہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ اے ابوبکرؓ کیا چہوڑا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیی پس کہا ابوبکرؓ نی کہ باقی چہوڑا ہی مین نی اونکی لیی خدا کو اور رسول خدا کو **ف** یعنی خدا اور رسول کی رضا چہوڑی ہی یا یہ معنی ہین کہ کچھ مال مین سی باقی نہین چہوڑا ہی مین نی فضل خدا کا اور برکت اوسکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی اونکی لیی بس ہی اگر کل مال ابوبکرؓ کا زیادہ تہا آدہی مال عمرؓ کی سی تو کچھ شبہ نہین ہی اونکی فضیلت مین اور اگر کم ہی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تہا **ف** کہا مین نی کہ سبقت نہین لیجا سکونگا مین ابوبکرؓ پر ہرگز نقل کی تہذیبی اور ابو داؤد نی **ف** یعنی آج کہ باوجود ہونی سبب سبقت کی سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اونپر سبقت نہ لیجاؤنگا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نی فرمایا دونون کی لیی یا بنیک کہا مین کلمتیکا یعنی فرق درمیان تمہاری بیچ فضل کی ایسا ہی کہ جیسا درمیان قول تمہاری کی ہی کہ مذکور ہوا **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ ابوبکرؓ حاضر ہوئی آنحضرتؐ کی پاس پس فرمایا آنحضرتؐ نی اونکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سی پس اوس روز نام رکہی گئی یعنی لقب دی گئی ابوبکرؓ عتیق نقل کی ترمذی نی **فـ** وجوہ تشبیہ عتیق کی اور بہی علمانی بیان کی ہین کہ عتیق بمعنی حسن وجمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کی بہی آتا ہی لیکن حدیث مین صریح آگیا ہے کہ عتیق یعنی آزاد کیی گئی کی آگ سی ہی اور ایسی ہی اور روایت مین آیا ہی قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اور نام اونکا عبد اللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جاکر انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب مین ملتا ہی اور حاضر ہوئی یہ آنحضرتؐ کی ساتہ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئی آنحضرتؐ سی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور مردون مین اول یہی اسلام لائی ہین اور تہی یہ سفید رنگ دبلی حقیقت رخسارون کی خوبصورت دہسی ہوئی آنکہین بلند پیشانی اور انکی ماں باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہ بات کسی صحابی کی لیی حاصل نہین ہوئی اور پیدائش انکی مکہ مین ہی سال فیل کی دو برس اور چار مہینی بعد اور مری مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ تیرہ ہجری مین درمیان مغرب و عشا کی اور عمر انکی تریسٹہ ۶۳ برس کی تہی اور وصیت کی تہی یہ کہ غسل دین اونکو بیوی اونکی اسما بنت عمیس غسل دیا اونکو اسمانی اور نماز پڑہی اونپر عمرؓ بن الخطاب نی اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور روایت کی اونسی خلق کثیر نی صحابہ و تابعین مین سی اور نہین روایت کی گئی اونسی حدیث مگر تہوڑی بسبب قلت مدت اونکی کی بعد آنحضرتؐ کی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول اون شخص کا ہون کہ پہٹی گی اونسی زمین یعنی قبر دون سے جو لوگ اوٹہین گے اونہین سی اول مین ہی اوٹہونگا بعد میری ابوبکرؓ بعد اونکی عمرؓ کہ ایک حجری مین حضرتؐ کی ساتہ مدفون ہین پہر اوٹہونگا مین بقیع سے

مدینہ والوں کی پاس سے اوٹھائی اور جمع کیجاویگی ساتھ میرے پھر انتظار کرونگا اہل مکہ کا یہانتک کہ جمع کیا جاویگا بیچ درمیان دونوں حرم کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی درمیان اہل مکہ اور مدینہ کی حشر قیامت میں حضرت انتظار کرینگی اہل مکہ کا بقیع میں تاکہ یہانتک کہ جمع ہونگے طرف محشر کی کہ وہ زمین شام کی ہی پس جمع ہونگی وہاں ساتھ تمام خلائق کی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میرے پاس جبریل پس پکڑا ہاتھ میرا ف ح اور یہ شب معراج میں تہا یا اوس وقت کہ بہشت میں جاتے تہی ت پس دکہایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اوس سی امت میری پس کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ دوست رکہتا ہوں میں کاش کہ ہوتا میں ساتھ آپکی تا دیکہتا میں طرف اوس دروازہ کی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ ہو ای ابو بکر یہ تو اول اون شخصوں کا ہی کہ داخل ہونگی بہشت میں میری امت میں سی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف ع یعنی پس دیکہیگا تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا سب سی پہلی یا یہ مراد ہی کہ بہشت کے دروازہ دیکہنی کی کیا آرزو کرتا ہی تو تیری لیے ایسی چیز کہ اعلی اور افضل ہی اس سی اور وہ درانا تیرا ہی ساتھ میری بہشت میں اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابو بکر افضل ہیں امت میں والا کا ہیکو سبقت کرتی اوسی بیچ دخول جنت کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُقْبًا فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَأَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَامَ فَلُدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا لَا نُؤَدِّي زَكَاةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِي أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ إِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيٌّ رَوَاهُ رَزِينٌ

روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ ذکر کیے گئی اونکی نزدیک ابو بکر پس روئی عمر اور کہا دوست رکہتا ہوں میں کاش کہ عمل میری تمام عمر کی مانند عمل ابی بکر کی ہووی بیچ ایکدن کی دونوں عمر اونکی سی یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی کی ہوتا راتوں اونکی سی یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت کی لیکن رات ابو بکر کی پس وہ رات کہ سفر کیا اونہوں نی اوس میں ابو بکر نی ساتھ آنحضرت کی طرف غار کی پس جبکہ پہونچی آنحضرت اور ابو بکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نی جانا اوس میں کہا ابو بکر نی قسم ہی خدا کی نہ داخل ہو تم غار میں یہانتک کہ داخل ہوؤں میں پہلی آپکی اسلیے کہ اگر ہووی اوس میں کچھ یعنی موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض مانند سانپ اور بچھو وغیرہ کی تو پہونچی مجکو ضرر اوسکا نہ آپکو پس داخل ہوئی ابو بکر غار میں پہلی آنحضرت کی پس جہاڑا اوسکو ابو بکر نی اور پائی بیچ ایک جانب غار کی کئی سوراخ پس پہاڑا ابو بکر نی تہبند اپنا اور بند کیا سوراخوں کو تہبند کی ٹکڑوں سی اور باقی رہی اون سوراخوں میں سی دو سوراخ پس دیدیے اونمیں دونوں پاؤں اپنی مانند لقمہ کی مونہہ میں یعنی جبکہ تہبند میں کچھ اون سوراخوں کو بند کر سکو نہ رہا تو دونوں پاؤں اڑا دیے تاکہ مونہہ کو جانور کی بند ہو پہر کہا ابو بکر نی آنحضرت کو کہ آپ بہی داخل ہوئی آنحضرت اور رکہا سر مبارک اپنا گود میں ابو بکر کی اور آرام کیا ف ع پس کہتا ہی عالم کا کہ جیسے سونا عالم کا عبادت ہی ساتھ وہ اعتباروں مختلف کی ت پس کاٹی گئی ابو بکر بیچ پاؤں اپنی کی سوراخ سی یعنی سانپ نی کاٹا

اونکی پاؤنمین اور نہ ملی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ جاگ اوٹھین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گری آنسو ابوبکر کی پیغمبر خدا صلعم کی چہرہ مبارک
پر یعنی پس بیدار ہوئی اور دیکھا روتا ابوبکر کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہوا تجکو ای ابوبکر کہا ابوبکر نی کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تجپر ماں باپ میری
پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نی پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تھی اوسکو ابوبکر یعنی درد و ایذا پھر رجوع کیا اثر زہر نی ابوبکر پر اور تھا وہی سبب موت
ابی بکر کا ف ح ع آخر عمر مین کہ سانپ کی زہر کی اثر سی مرض پس حاصل ہوئی اونکی لیی شہادۃ فی سبیل اللہ اسحالت مین کہ رفیق تھی آنحضرت کی وہ
مین اور ایسا تھا کہ جیسی حضرت کو بیچ خیبر کی بکری مین زہر دیا تھا اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا تھا اور اسی پر دن ابی بکر کا کہ آرزو کرتا ہون کہ
عمل تمام عمر میری مثل عمل اوس روز کی ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نی مرتد ہوئی بعضی عرب اور کہا کہ نہین دینگی ہم زکوۃ ف ح ع کہنا
بطور انکار کی تھا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہی کہا بعضی علما ہمارے نی کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوۃ
اور وہ کہی نہین ادا کرتا ہون کافر ہوجاتا ہی پس کہا ابوبکر نی اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی پاؤں باندھنی کی البتہ جہاد کرونگا مین اونسی یعنی اوسکی لینی کی
یا سبب نہ دینی اوسکی کی ف ع مراد عقال سی یعنی رسی سی ہی کہ باندھا جاتا ہی اوس سی اونٹ جو لیا جاتا ہی زکوۃ مین اسلیی کہ اونٹ کی مالک سپرد کرنا
اونٹ کا ہی اور واقع ہوتا ہی قبض ساتھ باندھنی کی اور بعضوں نی کہا عقال کو زکوۃ یکسالہ اونٹ یا بکری کی عقال کی دونون معنی آئی ہین اور مشہور معنی اول
ہین یعنی رسی مذکور اور عناقا سی یعنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہی مراد ساتھ قول ابی بکر رض کی لو منعونی عقالا اور ایک روایت مین عناقا بھی آیا ہی
یعنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس نہ ہوا ہو پس کہا مینی ای خلیفہ رسول اللہ کی موافقت اور الفت کرو لوگونسی اور نرمی کرو ساتھ اونکی پس کہا مجکو آیا
تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تھا زمانہ جاہلیت مین اور سست نامرد ہوگیا اسلام مین یعنی ایام اسلام مین و بیچ احکام اوسکی ف ع حضرت ابوبکر رض نی
نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی و مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابوبکر رض کی ہی باوجودیکہ آیا ہی کہ حضرت علی رض بھی ساتھ عمر کی شریک
تھی اس رای مین لیکن کچھ خیال نکیا اونہون نی اسکا تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق منقطع ہوگئی وحی یعنی پس نہین پہنچ سکتی ہین ہم طرف یقین کی پس ضرور
ہمارے لیی خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووی دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

باب مناقب عمر رضہ باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رض کی ف ح مناقب عمر رض کی بہت ہین اور سب سی بڑی اونکی منقبت یہ ہین کہ تائید کی خدا تعالی
نی دین کی سبب اونکی ساتھ قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سی اعلی اور افضل یہ ہی کہ الہام کیی جاتی تھی ساتھ صواب کی اور ڈالا
جاتا تھا اونکی دلمین حق اور موافق پڑتی تھی رای اونکی ساتھ وحی اور کتاب کی اور اسی اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق رض ہی جیسیکہ قتل ہونا عثمان رض
کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نی مجاہد سی کہا تھی عمر رض اپنی عقل سی کہتی ایک بات پس نازل ہوتا ساتھ
اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی رض سی لایا ہی کہ قرآن مین کتنی ایک رای عمر کی رای ہین ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہین لوگ ایک بات
چیز مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اوتری قرآن ساتھ مانند اوسکی جو کہ کہی عمر نی کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سی ذکر کی
ہین علما نی اور بعضی یعنی شیخ عبد الحق رح نی شرح مین اونکو ذکر کیا ہی ہان دیکھنا چاہیی **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر متفق علیہ
روایت ہی ابی ہریرۃ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تھی الہام کیی گئی بیچ اون لوگونکی کہ تھی پہلی تمسی مشہور ہین ف ح لفظ محدث
ساتھ زبر دال مشدد کی یعنی ملہم کی ہی گویا ساتھ اوسکی بات کیا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ شخص
کہ ڈالی جاتی ہی اوسکی دلمین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتھ اوسکی ساتھ حدس و فراست اپنی کی مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتھ اوسکی جسکو چاہتا ہی

اپنی بند دیتی ہین اور بعضون نی کہا کہ محدث وہ ہے جب گمان کرے ساتھہ ایک چیز کی صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہے ساتھہ اوسکی اور بعضون نے کہا کہ کلام کرتی ہین ساتھہ اوسکی ملائکہ اور ایک روایت مین متکلمون ساتھہ تشدید لام کی بجای محدثون کی آیا ہے ت پس اگر ہو میری امت مین کوئی مین تحقیق وہ ایک عمر ہوگا اتفاق کی ہے بخاری اور مسلم نی ف ح مقصود شک و تردد نہین وجود محدث کی اس امت مین نہین ہی اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتونکی ہے اور جبکہ اگلی امتون مین موجود ہون تو اس امت مین بطریق اولی ہونگی بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسا کہتی ہین کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا مین ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص فلانی کا ہے ساتھہ کمال دوستی کی

وعن سعد بن ابی وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعندہ نسوۃ من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتھن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یضحک فقال اضحک اللّٰہ سنک یا رسول اللّٰہ فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عجبت من ھؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب فقال عمر یا عدوات انفسھن اتھبننی ولا تھبن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایہ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک متفق علیہ وقال الحمیدی زاد البرقانی بعد قولہ یا رسول اللّٰہ ما اضحکک

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا پروانگی مانگی عمر رضی اللہ عنہ نی وسطے در آنیکی آنحضرت کی پاس اور آنحضرت کے پاس تہین کتنی ایک عورتین قریش سی کہ کلام کرتی تہین آنحضرت سی مراد عورتون سی ازواج مطہرات ہین کہ نفقہ طلب کرتی تہین آنحضرت سی اور بہت طلب کرتی تہین یعنی بسبب اوسکی کہ آنحضرت اونکو بہت دیتی تہی در حالیکہ بلند تہین آوازین اون عورتونکی ف ع احتمال ہی کہ یہ بلند کرنا آوازکا پہلی نہی کی بلند کرنی آواز کی سی ہی یا آواز نہی سی پہلی ہی اور احتمال ہی کہ بلند آواز اونکی بہ سبب اجتماع اونکی آوازون کی ہو نہ یہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد و بلند تہا آنحضرت کی آواز سی کہتا ہون مین کہ نہین ہے کلام مین دلیل اسپر کہ آوازین اونکی آنحضرت کے آواز سی بلند تہین تاکہ وارد ہو اشکال ساتھہ قول اللہ تعالی کی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ بلکہ مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حالت مین کہ خلاف عادت آواز اپنی کی بلند کین تہین آوازین اپنی کلام کرنی مین ساتھہ آنحضرت کی باعتماد حسن خلق آپکی ت پس جبکہ اذن چاہا عمر نی اور چاہا در آنا اوٹہین وہ عورتین اور دوڑین طرف پردہ کی یعنی تاکہ چہپین پس داخل ہوئی عمر اس حالت مین کہ آنحضرت ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب اوٹہنے اور بہاگنی عورتونکی پس کہا عمر نی کہ ہنسا دیوی اللہ دانت آپکی ف ع یعنی ہمیشہ خوش رکہی کہ باعث ہی آپکی دانتونکی کہلنی کا لیکن بالضرور کچھ سبب ہے اسکا ظاہر ہو اور کوئی امر عجیب ہے مطلع کیجیے اوسپر ت پس فرمایا آنحضرت نی کہ تعجب کیا مینی ان عورتونسی کہ تہین میرے پاس اور غوغا کرتی تہین پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سی ہوگئین پردہ مین یعنی تیری ڈر کی کہا عمر نی یعنی خطاب کیا اون عورتونکو کہ ای دشمنون اپنی جانونکی آیا ہیبت کرتی ہو اور ڈرتی ہو مجہی اور ہیبت نہین کرتین تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا عورتون نے کہ ہان ڈرتی ہین ہم تجہسی کیونکہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہے ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہے اور ملا علی رح نی نکلس سے لکہا ہی یعنی تو بدکلام اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہین جیسا کہ خبر دی اللہ سبحانہ نے وانک لعلی خلق عظیم فرمایا ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ت پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ او کلام کرا اونکے التفات کر اونکی جواب کیطرف ای بیٹی خطاب کے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے ہرگز نہین ملتا تجہسی شیطان اس حالت مین کہ تو چلنی والا ہو تا ہی راہ مین مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ مین غیر راہ تیری ف ع اور تیرے ساتہہ ایک جا جمع نہین ہو سکتا تو تیرے سامنی نہین ٹہیر سکتا جیسا کہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ شیطان بہاگتا ہی عمر کی سایہ سی لفظ فج ساتھہ زبر فی کی اور تشدید جیم کی راہ کشادہ کو یا مراد یہ ہے کہ بار کہ راہ کشادہ ہو اور ہو سکتا کہ اوسکی ایک جانب سی گذر جا وی لیکن باوجود اسکی خوف اور ہیبت تیری نہین چہوڑتی اوسکو اوس طرف آوی یا مراد فجسی بیان امطلق ہی ت نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی اور کہا حمیدی نی یعنی بیچ کتاب جامع بین الصحیحین کی زیادہ کیا برقانی نی بعد قول عمر کی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا آپکو ف ع برقانی ساتہہ زبر با کی

اوسکی اور بعضون نے ساتھ پیش کی ہی کہا ہی نام ایک محدث کا ہی منسوب طرف برقان کی کہ ایک قریہ ہی خوارزم مین وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتھ رمیصا کی ف ح رمیصا ساتھ پیش را اور زبر میم اور صاد مہملہ کے اور رمیصا جورو ابوطلحہ کی بیبی تہین ابوطلحہ انصاری کی اور ماں انس بن مالک کے اول مالک کے نکاح مین تہین پہر ابوطلحہ کی نکاح مین آئین اور انکو غمیصا ساتھ غین معجمہ کی بہی کہتی ہین اور رمص چیپڑ سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہو اور اگر جاری ہو اوسکو غمص کہتی ہین ت اور سنی مینے آواز پانو کی پس کہا مینے کہ کون ہی یہ اہٹ والا پس کہا کہنے والے نے یعنی جبرئیل نے یا اور کسی فرشتہ نے یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہی اور دیکہا مینے ایک محل کہ اوسکی جانب مین تہی ایک عورت نوجوان یعنی لونڈی پاس پس کہا مینے کہ واسطے کسکی ہی یہ محل اور پوچہا کہ اسمین ہی اور گرد اسکی پس کہا ایک جماعت نے فرشتون مین سے یا محل کی رہنے والون سی کہ عمر بن الخطاب کے لیے ہی پس چاہا مینے کہ داخل ہون مین اوس محل مین پس دیکہون مین طرف اوسکی یعنی اندر سی جیسے کہ دیکہا مینے باہر سی پس یاد کی مینے غیرت تمہاری یعنی شدت غیرت پس کہا عمر نے قربان ہون تمپر باپ ماں میرے یا رسول اللہ کیا تمہاری داخل ہونے پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے کہا کہ کلام مین قلب ہی اور اصل یون ہی اغار منک اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ عمر نے کہا وَهَلْ رَفَعَنِيَ اللّٰهُ إِلَّا بِكَ وَهَلْ هَدَانِيَ اللّٰهُ إِلَّا بِكَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ مین سوتا تہا دیکہا مینے لوگون کو کہ روبرو لائے جاتے ہین مجہکو اور انپر کرتی ہین بعضی ان مین سی ہین کہ پہنچتی ہین سینے تک اور بعضی اونمین ایسی ہین کہ کمتر ہین اوس سی ف ح یعنی کوتاہ اونکی سینہ سی اونچی تہی اسطرح تفسیر کیا ہی شیخ نے اور ملا علی نے کہا یعنی کوتاہ تر اونسی یا دراز تر اونسی ت اور روبرو لائی گئی مجپر عمر بن خطاب اسحال مین کہ اونپر تہا کرتہ کہ کہینچتے تہی اوسکو یعنی زمین پر سبب درازی کی اوسکی کہا بعضی صحابہ نے پس کیا تعبیر کی آپنے عمر کی اس کرتہ کہینچنی کی فرمایا آنحضرت نے کہ تعبیر کیا مینے اوسکو ساتھ دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور معنی یہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی مین باوجود دراز ہونے زمانہ امارت اونکی کی اور فتوحات خوب آئی ہین بیچ اونکی حالت حیات کے یا اسلئے دین کو تشبیہ دی کرتی کی ساتہ کہ دین شامل ہوا انسان کو او بچا فرماہی اوسکا اور بچاتا ہی انسان کو آفات دارین سی مانند بچانی کپڑے کی اور شمول اوسکی اوسکو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اوس وقت کہ مین سوتا تہا لایا گیا مین ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجہکو لاکر دیا پس پیا مینی وہ دودہ یہانتک کہ تحقیق مینی البتہ دیکہی سیرابی کہ نکلتی ہی میرے ناخونون یعنی لب گیئی تہا اوس دودہ کی سیر دیا مینی بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو ف ع یعنی بہت سا حاصل جو بچا پایا تہا اپنا عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکی کہ چہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی اسلیے کہ وہ بہت تہوڑا اپنا اونہین سنا اسکی کہ چہوٹا اونکا عثمان اور علی کو بہی پہنچا اسلیے کہ اونکی لیے نہین تہا وساف ت کہا بعضے صحابہ نے کہ پس کیا تعبیر کی تمنی دودہ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مینی اوسکی علم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع لکہا ہی علما نے کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم مین دودہ ہی جو کوئی خواب مین دیکہے دودہ پیتی تو تعبیر اوسکی یہ ہی کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودہ اور علم کی یہ ہی کہ دودہ اول غذا بدن کی ہی اور اصلاح بدنکا اور علم اول

اندازہ رنج کی ہی اور سبب اصلاح اوسکا اور بعضون نے کہا کہ تجلی علمی نہین واقع ہوتی ہی مگر بیچ چار صورتوں کے پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کے مشتمل ہی اوپر چار
وہ آیۃ کہ جسمین ذکر کی گئی ہین نہرین جنت کی پس جسنی پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنی پیا دودہ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنی پی شراب دیا جاویگا
علم کمال کا اور جسنی پیا شہد دیا جاویگا علم بطریق وحی کی اور کہا بعض عارفین نے کہ چارون نہرین عبارت ہین چارون خلیفون سے اور مطابق ہی اسکی تخصیص دودہ کی ساتھ
عمر کی اس حدیث مین اور منقول ہی ابن مسعود سے کہ اونہون نے کہا اگر جمع ہو عرب کے قبیلونکا ترازو کی ایک پلڑے مین اور رکھا جاوی علم عمر کا ایک پلڑے مین تو البتہ
بھاری ہوگا علم عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکھتی تھی کہ عمر علم کی دس حصون مین سے نو حصے لی گئی ہین وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ
مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا
مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ
فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّهٗ حَتّٰی رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا
مین نے آنحضرت سے سنا فرماتے اوسوقت کہ مین سوتا تھا دیکھا مین نے اپنی تئین اوپر کنوئین کچے کہ اوسپر ایک ڈول ہی ف ح قلیب بفتح قاف کی زبر اور لام کی زیر سے وہ
کنوان کہ جسکا من بنا ہوا اور اوسکی مقابلہ مین طوی ہی کہ جسکا من پتہر اور اینٹ کا بنا ہوا اور کہا علما نے کہ قلیب کہا نہ طوی تا معلوم ہو کہ ہمت اہل دین کی موقوف اور بعنایت
مطلوب کی ہی نہ اوپر فا کیون بنی ہوئی کی تہا پس کہینچا مین پانی اوس کنوئین مین سے جسقدر چاہا اللہ نے پہر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نی یعنی ابوبکر صدیق نے پس کہینچا ابو
نی اوس کنوئین مین سے ایک ڈول یا دو ڈول ف ح یہ شک راوی سے ہی اور صحیح روایت دو ڈول کی ہی اشارہ ہی طرف قلت زمانہ خلافت اونکیکی کہ برابر اوتہ
دو برس ہین اور ذنوب ساتہ ذال کے بمعنی ڈول پانی کا بہرا ہوا اور ظاہر تر یہ ہی کہ لفظ او بمعنی بل کی ہی پس نہین احتیاج طرف تخطیہ راوی کی اور طرف شک اور تردد
اوسکیکی ست اور بیچ کہینچنی ابی بکر کی سستی اور ناتوانی ہی ف ح اسمین نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر کی نہین ہی اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اونپر بلکہ
خبر دینی ہی کمی مدت ولایت اونکی سے اور کثرت انتفاع لوگونکی سے عمر کی ولایت مین اور بعضون نے تفسیر کیا ہی ضعف کو ساتہ نرمی اور مہربانی کے
نسبت اور ناتوانی کی ست اور اللہ بخشی ابوبکر کی لیے سستی اونکی کو ف ح اسمین ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کی نہین ہی بلکہ یہ
کلمہ یون ہی زبان پر دعرف و عادت لوگونکی ہی کہتی ہین فلانی ایسا کیا خدا بخشی اوسکو پہر گیا وہ ڈول چرس پس لیا اوسکو عمر بن خطاب نی پس نہین
دیکہا مین کسی قوی شخص کو لوگونمین سے کہ کہینچتا ہو کہینچنا عمر کا سا یہانتک کہ سیراب کیے لوگونکو اونٹ اپنے اور بٹہائے اونٹ اور مقرر کیے اونٹون کی
لیے عطان ف ع عطن کہتی ہین اونٹونکی بیٹہنی کی جگہ کو گرد پانی کی کہا قاضی نے کہ شاید کہ کنوان اشارہ ہی طرف دین کی کہ جو منبع ہی اون چیزونکا کہ اونکے
سبب سے زندہ ہوتی ہین نفوس اور تمام ہوتا ہی امر معاش اور کہینچنا پانی کا اشارہ ہی طرف اوسکی کہ یہ امر دین پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے طرف ابوبکر کی اور اونسے طرف عمر کی اور کہینچنا ابوبکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہی طرف کوتاہی مدت خلافت اونکیکی کہ یہ امر اونکی ہاتہ مین
برس یا دو برس رہیگا پہر منتقل ہوگا طرف عمر کی اور تہی مدت خلافت اونکیکی دس برس اور تین مہینی اور ضعف انکا اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگا اونکی
ایام خلافت مین اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہی طرف اسکی کہ متواضع ہونگے اور مدارات لوگونکی کرینگی اور سیاست اونکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہی
اسپر قول حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہی ذکر کیا اوسکو آنحضرت نے تا کہ جانا جاوی کہ یہ معاف اور مغفور ہی اونسے غیر خارج ہی اونکی منقبت سے
اور ہوجانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کی اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگی ایام خلافت اونکی مین تعظیم دین کے اور بول بالا اسلام کا اور اوسکی کہینچنی مین قوت تہا
سے اشارہ ہی طرف اسکی کہ کوشش کرینگی وہ بیچ ترقی دین کی اور پہیلانی اوسکی مشارق و مغارب مین ایسی کوشش کہ نہین اتفاق ہوئی سبکو پہلی اونکی اور بعد

اونکی اور کہا نووی نی یہہ قول حضرت کی پس کینچا مینی اوس سی جسقدر چاہا اللہ نی پہر لیا اوسکو ابن ابی قحافہ نی اشارہ ہی طرف نیابت ابی بکر کی اور خلافت
اونکیکی بعد حضرت کی اور راحت پائی آنحضرت کی بسبب وفات کی یہہ ہی دنیا سی اور مشقتون اوسکی سی اور یہہ قول آنحضرت کی پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نی ابی
بکر کی ہاتہ سی تا قول اونکیکی سیراب ہی اوسنی اشارہ ہی طرف اسکی کہ ابو بکر نی قلع و قمع مرتدون کا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانون کا اور شروع ہوئین فتوح اور کام کامل
ہوئی تمام اسکی عمر رضی کی زمانہ مین اور شیخ رح نی لکہا ہی کہ اشارہ ہی طرف انتفاع صغیر و کبیر کی بیچ زمانہ خلافت عمر کی ت اور بیچ روایت ابن عمر کی یون
آیا ہی کہ پہر لیا ڈول عمر بن الخطاب نی ابی بکر کی ہاتہ سی پس ہو گیا وہ ڈول عمر رضی کی ہاتہ مین چرسا پس نہین دیکہا مینی کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یَقُوْلُ بِہٖ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا نی بلاشبہ اللہ تعالی نی پیدا کیا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمر کی اور دل اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی
اور بیچ روایت ابی داؤد کی ابی ذر سی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی بلاشبہ اللہ تعالی نی رکہا ہی حق اوپر زبان عمر کی کہتا ہی ساتہہ حق کی یا تقدیر یہہ ہی کہ کہتا ہی
حق بسبب اسکی کی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہ تہی ہم یعنی اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہی اوپر زبان عمر رض کی
معنی یعنی عمر بولتی ہین ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہین اوس سے نفوس اور مطمئن ہو جاتی ہین اوس سی دل اور یا امر غیبی تہا کہ ڈالا گیا تہا عمر رض کی
زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سی فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نی کہ نہین دیکہا مینی عمر کو کبہی مگر کہ ہوتا ہی درمیان دونون آنکہون
اونکیکی فرشتہ کہ سیدہی راہ بتاتا ہی اونکو ت نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَہْلِ بْنِ ہِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ظَاہِرًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا یعنی دعا کی
خداوندا عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابوجہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کی یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سی تا بسبب اونکی
اسلام قوت پکڑی پس صبح کی عمر نی یعنی بعد دعا کرنی آنحضرت کی پس آئی عمر اول روز مین آنحضرت کی پاس پس لائی اسلام پہر نماز پڑہی آنحضرت
کی مسجد مین آشکارا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف ع ح اور پہلی اسلام لانی اونکیکی کوئی نماز آشکارا نہین پڑہ سکتا تہا اور آنحضرت چہپی ہوئی
تہی دار ارقم میں بیچ روایت کی حاکم ابو عبد اللہ نی دلائل النبوۃ مین ابن عباس سی کہ ابو جہل نی کہا جو کوئی قتل کری محمد کو پس اوسکی لیی میرے ذمہ سو اونٹنیان ہین
اور ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نی اے ابو الحکم یعنی تا وان صحیح ہی پس کہا ابوجہل نی ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلی عمر پس ملا اونسی ایک شخص
اور کہا کہاں کا ارادہ رکہتا ہی تو پس کہا عمر نی کہ ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جانیکا تا کہ قتل کرون اونکو کہا اوس شخص نی کیا نڈر ہی تو بنی ہاشم سی کہا
عمر نی کہ نہین گمان کرتا ہون تجہکو کہ تو بہی دین سی نکل گیا تو کہا اوس شخص نی کہ کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سی عجیب بات کی بہن اور بہنوئی تیری اپنی
دین سی نکل گئی ساتہہ محمد کی یعنی مسلمان ہو گئی عمر ہوئی بہن کی مکان کی طرف اور وہ پڑہ رہی تہین سورہ طہ پس عمر ٹہر کر سننی لگی پہر کہٹکہٹایا دروازہ اونکی
کی پاس گئی اور کہا کہ میری سمجہ میں آیا کہ تم کیا پڑہتی ہو پس ظاہر کیا اونکی بہن نی اسلام پس رات گذاری عمر نی غمگین یہانتک کہ اوٹہی بہن و بہنوئی
اونکی پڑہتی ہوئی طہ ما انزلنا پس کہا عمر نی مجہکو دی تا کہ دیکہون اوسکو پس جب پڑہا اوسکو اس آیت تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا
پایا بار خدایا لائق ہی اسکی کہ عبادت کیا جاوی سوا اوسکی اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ پس رات گذری عمر نی جاگتی پکار کر وا شوقاہ

اے محمد یہانتک کہ صبح کی بیس آئی او نکی پاس خباب بن ارت اور کہا اے عمر تحقیق رسول خدا کی رات گذاری جاگ کر مناجات کرتے اللہ عز وجل سے کہ غالب کرے اسلام کو بسبب تیرے یا بسبب ابی جہل کے اور میں امید کہتا ہوں یہہ کہ اونکی دعا نے سبقت کی تیرے حق میں نکلے عمر گلی میں ڈالے ہوئے تلوار اپنی پس جبکہ پہنچی طرف اوس مکان کی کہ اوسمیں رسول خدا تہی نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اے عمر اسلام لاؤ واللہ اونارے گا اللہ تجہپر جو کچہہ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنے لگی مونڈہے عمر کے اور گر پڑی تلوار اونکی ہاتہہ سے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پہر کہا عمر نے کہ لات و عزی کو پوجتے تہے ہم پہاڑوں اور نالوں کے اندر اور اللہ کو عبادت کریں ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہیں عبادت کرینگے ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آج کے اونکی کنیت حضرت عمر کی ابو حفصہ ہے اسلام لائے سنہ چہہ میں نبوت سے اور بعضوں نے کہا سنہ پانچ میں بعد چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے اور فاروق اونکا لقب اسلیے ہوا کہ ایک منافق جہگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اوسکو یہودی نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نے طرف کعب بن اشرف کی کہ سردار تہا منکروں قریش کا پہر دونوں قضیہ لائے طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نے واسطے یہودی کے یعنی حق پر وہی تہا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم کرینگے ہم عمر کو پس کہا یہودی نے عمر سے حکم کیا پیغمبر نے لیکن آنحضرت کے فیصلہ پر نہ راضی ہوا منافق حضرت کے حکم سے اور رجوع کی ہے طرف تمہاری پس کہا عمر نے واسطے منافق کے کہ اسیطرح ہے بات کہا منافق نے ہاں پس کہا عمر نے کہ یہیں ٹہرے رہو کہ میں دونوں یہانتک کہ نکلوں میں طرف تمہ دونوں کے پس داخل ہوئے عمر اور لی تلوار اپنی پہر نکلی پس مارتے رہے اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا میں اوسکی لیے کہ نہ راضی ہو سا تہہ حکم اللہ کی اور رسول اوسکی کے پس اوتری آیہ الم تر الی الذین یزعمون انہم امنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت اور کہا جبرئیل نے کہ عمر فرق کرنیوالے ہیں بیان حق اور باطل کے پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق **وعن** جابر قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذلک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے جابر سے کہ کہا عمر نے واسطے ابی بکر کے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ابو بکر نے آگاہ ہو اے عمر تحقیق تو نے اگر کہا مجکو بہتر لوگونکا تو تحقیق سنا ہے میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تہے نہیں طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی شخص کے کہ بہتر ہو عمر سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع یہہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت اونکی کے کہ اون ایام میں سب سے بہتر تہے اور یا مقید ہے ساتہہ بعد ابی بکر کے یا مراد ہے ساتہہ الف لام کے یا طریق سیاست میں یا تشدد اونکی کے کہ دین کی واسطے تقویت دینے کے درمیان مشرکوں کے **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا بالفرض التقدیر میرے بعد کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب **ف** ح اور اس شرط کو محال میں بہی استعمال کرتے ہیں لغۃ گویا یہہ اس سبب سے ہے کہ عمر کو الہام ہوتا اور القا کرتا ہے فرشتہ اونکی دل میں حق اونکو ایک طرح کی مناسبت عالم وحی سے واللہ اعلم **وعن** بریدۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فلما انصرف جاءت جاریۃ سوداء فقالت یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ صالحا ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کنت نذرت فاضربی والا فلا فجعلت تضرب فدخل ابو بکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استہا ثم قعدت علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لیخاف منک

یا عمر انی کنت جالسا وھی تضرب فدخل ابو بکر وھی تضرب ثم دخل علی وھی تضرب ثم دخل عثمان و
ھی تضرب فلما دخلت انت یا عمر القت الدف رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب صحیح اور
روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں کہ نکلے آنحضرت ﷺ بیچ بعض جہادوں کے پس جبکہ پھرے آنحضرت جہاد سے آئی آپکے پاس
ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تھی یا رنگ اوسکا کالا تھا پس کہا اوسنے یا رسول اللہ تحقیق میں نے نذر کی تھی کہ اگر پھیر لیگا آپکو اللہ تعالیٰ سفر سے صحیح سالم
تو بجاؤنگی میں آپکے آگے دف ف دف ساتھ پیش دال اور تشدید فے کے فصیح تر اور مشہور تر ہے اور روایت کیا گیا ہے ساتھ
زبر دال کے بھی اور مراد دف سے وہ دف ہے کہ متقدمین کے زمانہ میں تھا اور جسمیں کہ جھانجھ ہوتا ہے پھر وہ بھی اتفاقا اور اوسمیں دلیل ہے
اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمیں قربت ہو واجب ہے اور خوشی کرنی ساتھ آنے آنحضرت کے قربت ہے خصوصا کہ آنا جہاد سے ہو جسمیں کہ جانیں ہلاک
ہوتی ہیں ف اور گاؤنگی میں یعنی بسبب خوشی آنے آپکے کی پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو پس بجا دف اور اگر نذر نہیں
کی ہے تو پس نہ بجا دف ف ع اسمیں دلالت ظاہرہ ہے اسپر کہ بجانا دف کا نہیں جائز ہے مگر ساتھ نذر کے اور مانند اوسکی کے جسجگہ کہ وارد
ہوئی ہے اوسمیں اذن شارع کا مانند بجانے اوسکی کے اعلان نکاح میں پس یہہ جو رواج دیا ہے بعضی مشایخ نے کہ بجاتے ہیں دف حالت ذکر میں پس یہہ بدعت ہیں
برائیونکی ہے رحم اللہ ولی دینہ و ناصر نبیہ انتہی کہتا ہے مولف اسکا کہ یہہ جو بعضی صاحبوں نے اس سے جواز عورت کی راگ سنی کا ثابت کیا ہے جبکہ امن ہو
فتنہ سے اور بعضوں نے عرس و اعیاد میں جائز اور مختار کہا ہے تو یہہ خلاف ہے ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بحسب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہے
جیسے کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہ میں ہے بلکہ ہدایہ میں کبیرہ لکھا ہے اگرچہ اپنی دل کی خوشی کیلئے ہو اور حدیثیں جواز کی اونکی نزدیک منسوخ ہیں
ف پس شروع کیا اوس چھوکری نے بجانا دف کا پس آئے ابو بکر رضی اللہ عنہ اس حال میں کہ وہ چھوکری بجاتی تھی دف بعد ازان آئے علی رضی اللہ عنہ اور وہ
چھوکری بجاتی تھی دف پھر آئے عثمان رضی اللہ عنہ اور وہ بجاتی تھی دف پھر آئے عمر رضی اللہ عنہ پس ڈالا دف اوس لڑکی نے نیچے چوتڑوں اپنی کے پھر بیٹھی چوتڑوں پر یعنی اوسکو تاکہ
چھپاوے عمر سے از راہ ہیبت کے اونکی پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہے تجھسے اے عمر ف ع مراد شیطان سے وہ کالی عورت تھی یعنی
وہ شیطان الانس تھی کرتی تھی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہے جو باعث ہوا تھا اوسکو اوپر کرنے امر مکروہ کے کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سے ہے
بنا بر اسکے کہ حاصل ہوا بسبب اوسکے اظہار خوشی کا ف تحقیق میں بیٹھا تھا ساتھ اسکے کہ وہ بجاتی تھی دف پس آئے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور وہ بجاتی رہی دف پھر آئے علی رضی اللہ عنہ
اور وہ بجاتی رہی پھر آئے عثمان رضی اللہ عنہ اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو اے عمر ڈالدیا اوسنے دف نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ف ع
اشکال اس حدیث میں یہہ ہے کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت ﷺ نے فعل اوس عورت کا پہلے بلکہ حکم کیا اوسکو ساتھ اوسکی اور ایسے وقت داخل ہوئے ابی بکر اور علی
اور عثمان کی اور نام کہا اوسکا آخر میں شیطان سے جواب یہہ ہے میں علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نے آنحضرت ﷺ کی پھر آنیکو سلامتی سے ایک نعمت خدا کیطرف
سے سبب شکر گزاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع میں اسطرح سے حکم کیا آنحضرت ﷺ نے اوسکو ساتھ پورا کرنے نذر اوسکی کی اور نکل گیا وقت بجانا صفت لہو
سے طرف صفت حقانیت کی اور کراہیت سے طرف استحباب کے لیکن یہہ حاصل ہوتا تھا ساتھ ادنی درجے اوسکی کی اور جب زیادہ ہوا اور حد سے تجاوز کیا
اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وقت آنے عمر کی فرمایا حضرت ﷺ نے جو کچھ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتھ منع ہونے اوسکی کی اور کرنے اوسکی کے
لیے ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچے اور کیا ہے تعریض نے اور یہہ بعید نہیں ہے یہہ ہو انتہا مدت بجانے دف کی بطریق شرعی وقت ابتدا
آنے عمر کی مجلس حضرت میں اور گمان کرتا ہوں میں کہ یہہ ظاہر تر اور اولیٰ تر ہے اور تفتیش سے کہ اوپر گذری پھر بھی مجکو ایک حیرت رہی وہ یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ
عمر نہیں دوست رکھتے تھے اور چیز کو کہ صورت اوسکی مشابہ باطل کی ہو اگرچہ ہو حق اور دین میں اسکی بعضی ویسی چنانچہ وہ عمر

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى راسه فقال لي اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتي عنده اذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر الى شياطين الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت. رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے آنحضرت ﷺ بیٹھے ہوئے پس سنی ہم نے ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنی شور و غوغا اور سنی ہم نے آواز لڑکوں کی پس کھڑے ہوئے آنحضرت ﷺ پس ناگہاں ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھی اور لڑکے گرد اوسکی تھے یعنی تماشا دیکھتے تھے اوسکا پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے اے عائشہ آ اور دیکھ تماشا پس آئی میں پس رکھی میں نے ٹھوڑی اپنی آنحضرت ﷺ کے کندھے پر پس شروع کیا میں نے دیکھنا طرف حبشیہ کے درمیان کندھے اور سر آنحضرت ﷺ کے پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے مجھکو بعد ایک ساعت کے یا کہتے جاتے تھے مجھکو کہ کیا سیر نہیں ہوئی تو اس تماشا دیکھنے سے مکرر فرمایا یہہ پس شروع کیا میں نے کہنے میں نہیں سیر ہوئی میں تاکہ دیکھوں میں منزلت اپنی یعنی نہایت رتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرت کے ف ع یعنے یہہ کہنا میرا کہ نہیں سیر ہوئی سبب حرص دیکھنے اوسکے کے نہ تھا بلکہ مقصود مجھکو اس کہنے سے یہہ تھا کہ دیکھوں حضرت کی نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہے اور کتنا چاہتے ہیں مجھکو ت ترجمہ ناگہاں نمودار ہوئے عمر رض پس متفرق ہوگئے لوگ دیکھنے والے گرد اوس عورت کی سے یعنی بسبب ہیبت عمر کی اور ڈر انکار کرنے عمر کی سے اور بھاگے پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن اور انس کے کہ تحقیق بھاگ گئے ہیں عمر سے کہا عائشہ نے پس پہری میں اور چھوڑ دیا میں نے دیکھنا اوسکا ف ح گویا یہہ کہنا باعتبار ہوا اوسکے ہے کہ بیچ صورت لہو و لعب کے الا کیونکہ دیکھتی تھی اوسکو آنحضرت ﷺ اور کہا قاری عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی بھی مثل توجیہ حدیث سابق کی ہے اور اسمیں دلیل ہے اوپر عظمت خلق آنحضرت ﷺ کے اور غلبہ صفت جمال کی اوپر جنسیکہ دلالت کرتی ہے اوپر غالب ہونے صفت جلال کی عمر پر ت ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ع جانا چاہئے کہ حدیث لعب اور رقص حبشیوں کی صحیحین میں اور طریق سے آئی ہے کہ حبشی مسجد میں بازی کرتے تھے اور آنحضرت عائشہ رض کو دکھاتے تھے پس آئے عمر رض اور منع کیا اور پتھر مارنے شروع کیے پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑ دے اے عمر کہ ان عید ہے یعنی عید کی روز ہے حبشیوں کا لعب درست ہے مباح اور اس حدیث میں فرق عمر رض کے حبشیوں کا اور لڑکوں کا ہے حبشیات تسلی نہیں کہا جاوے کہ عائشہ کیوں دیکھتی تہیں حبشیوں کو اور جواب یا جاوے کہ وہ چھوٹی تھیں اس دن میں اور شاید کہ یہہ قصہ واقعہ اور ترمذی نے روایت کیا اور دوسرا شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسرا

عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربي في ثلث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى وقلت يا رسول الله يدخل على نسائك البر والفاجر فلو امرتهن يحتجبن فنزلت اية الحجاب واجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت كذلك وفي رواية لابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلث في مقام ابراهيم وفي الحجاب وفي اسارى بدر متفق عليه

ت روایت ہے انس اور ابن عمر سے کہ عمر رض نے کہا کہ موافقت کی میں نے پروردگار اپنے کی تین چیزوں میں ف ع کہا حافظ عسقلانی نے کہ بیان خاص تین کا نہیں ہے واسطے نفی زیادتی کی نہیں لازم آتی ہے کہ اسکی کتنی چیزوں میں اونکو موافقت حاصل ہوئی ہے چنانچہ مشہور ہوا اونمیں قصہ قیدیوں بدر کا اور نماز پڑھنی منافقوں پر اور اکثر جو واقعے ہوئے ہیں ہم نہیں سمجھتے پندرہ ہیں کہا صاحب ریاض نے کہ نو تو اونمیں لفظی ہیں اور چار معنوی ہیں اور دو توریت میں ہیں ت ترجمہ ایک تو یہہ ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اگر پکڑیں ہم مقام ابراہیم کو جاے نماز تو بہتر ہے یعنی صلوٰۃ الطواف کی جگہہ ہو کہ اوسکی گرد میں فضل ہو پس اوتری آیہ اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ ف ع مراد مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جسمیں نشان ہیں ابراہیم کے قدم کے کہ وقت بنانے خانہ کعبہ کی اوسپر کھڑے ہوئے تھے

بناتی تہی اسمیں نشان اونکی قدم کی رہگئی تہی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے عمر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نے کہ کیا نہ ٹہراوین ہم
اوسکو جگہہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہین حکم کیا گیا ہون مین ساتہہ اوسکے پس غروب ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری آیت مذکورہ اور مراد یہہ ہے کہ دو رکعت طواف کے دوگانہ ہو
کہ دو رکعتین پڑہنی بعد ہر طواف کی واجب ہین امر اس آیہ مین استحباب کے لئی ہی اور بعضوں نے کہا وجوب کے لیے ہی یعنی مطلق دو رکعتین پڑہنی تو واجب ہین لیکن
خاص مقام ابراہیم مین پڑہنی مستحب ہے امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب دو رکعتونکی دو قول ہین **ترجمہ** اور دوسری چیز یہہ ہے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ داخل
ہین آپکی بیبیونپر نیک اور بد یعنی نیک بخت اور بد بخت نہیں دیکھتا ہون مین پس اگر حکم کرتی آپ اپنی بیبیونکو پردہ مین ہونیکا لوگونکی سامنی نہ آوین اور پیچہے
ہوتا پس اوتری آیت پردہ کی **ف** یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ یہہ حجاب کہ آنحضرت کی بیبیونپر واجب تہا
سوا اوس حجاب کے ہی کہ تمام عورتونپر واجب ہے اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ فقہ مین عورتیں اونکی یہہ حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنی نہ آوین اگرچہ کپڑون میں پوشیدہ
اور مستور ہوون حکم خاص ازواج مطہرات کے لئی تہا اور اونکو درست ہے کہ خوب طرح اپنی تئین ڈہانک کر اگر نکلین تو درست ہے اور تیسری یہہ کہ مجتمع اور متفق ہوئین
عورتین آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کی **ف** مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرت کے شہد پینے کا حضرت زینب کے ہان کہ بالاجمال یہ قصہ یون ہی کہ آنحضرت
صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینب کے ہان کہین سے شہد آیا تہا حضرت جو اونکی نوبت کی دن تشریف لائی تو اونہون نے حضرت کو پلایا اور حضرت کچہہ
زیادہ ٹہری اونکی ہان رہے تا اونکی پس اسی حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکی پاس آوین کہین کہ آپ
نے مغافیر کہائی ہی مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بودار پس آنحضرت نے شہد کو اپنی اوپر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ یہہ بو اوسکی ہو اور وہ اون یون ہی مسئلی کیا کہ آنحضرت
زینب کے ہان شہد پینی کی لیی بہت ٹہرتی تہی چنانچہ یہہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم کی وہ حدیث مین مفصل مذکور ہے **ترجمہ** پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو تو عجب
نہین کہ پروردگار اونکا بدل دیگا اونکو بیبیان بہتر تمسی پس اوتری آیہ اسیطرح یعنی موافق اونکی کلام کے لفظ اور معنی مین بیچ ایک روایت مین عمر کی یون
آیا ہی کہا ابن عمر نے کہا عمر نے کہ موافقت کی مینی اپنی پروردگار کی بیچ تین چیزونکی ایک تو نماز ادا کرنی مین بیچ مقام ابراہیم کی دوسرے حکم کرنے مین پردہ کا آنحضرت
کی بیبیونکو تیسری بیچ قیدیون بدر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہ حکم کیا تہا بیچ غزوہ بدر کی قیدیونکی قتل کرنیکا اور آنحضرت نے بمشورہ
ابی بکر فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیت نازل ہوئی موافق رای میری کی **وعن** ابن مسعود قال فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ
بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ
الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ
يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ النَّاسِ بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن مسعود سے
کہ کہا فضیلت دیگئی اوپر لوگون کی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزونکی ایک تو بسبب ذکر کرنی اونکی قیدیونکو روز بدر کے حکم کیا عمر نے اونکی قتل کرنیکا پس اوتارا اللہ
تعالی نے یہہ آیۃ اگر نہ ہوتا لکہا ہوا حکم اللہ کیطرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلی لوح محفوظ مین یا علم الہی مین ثابت ہے کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین عذاب نہین
کیا جاویگا یا یہہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اوس چیز کی کہ لیا تمنی یعنی فدیہ عذاب بڑا **ف** یعنی دنیا مین پہلی آخرت کی اور فدیہ جو
اونہون نے لیا دن بدر کے کفار سی خطا اجتہادی تہی ہوئی اونکو کہ لیا تہا اونہون نے فدیہ پہلی کہ کر لینا مال کا اونکی لئی نسبت ہے تاکہ تقویت پاوین مومن بسبب اوسکے
اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب اوسکی کی بعد اوسکی اور یہہ رای تہی ابوبکر کی اور اور بعضون کہ تابع ہوئی تہی اونکی صاحبان صفت جمال سی اور بعضی کہتی تہی کہ
قتل کرنا چاہیے اونکو اسلئیکہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کی اور یہہ قول تہا عمر کا اور اونکا کہ موافق تہی اونکی صاحبان صفت جلال سی اور یہہ ارادہ تہی آنحضرت

حاصل یہی کہ کمال تھی وصف جمال کی اختیار کیا قول صدیق کا فی الحال اور تفصیل اسکی ریاض الصالحین میں حضرت عمرؓ سے یون لکہی ہی کہا جبکہ بدر کے دن ہوا فرمایا آنحضرت نے کہ کیا رائے ہی ان قیدیوں کی حق میں پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ چچا کی بیٹے اور کنبے کی بیٹے اور بہائیوں کی بیٹے ہین اسکی نہیں لیوینگی ہم وہ سے فدیہ پس ہوگی ہمارے لیے قوت مشرکون پر اور شاید ہی کہ ہدایت کری انکو اللہ طرف اسلام کی اور ہوویں ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے کیا رائے ہی تیری اے ابن الخطاب کہا مین یا رسول اللہ نہیں مناسب دیکہتا مین جو چیز کہ مناسب دیکہی ابوبکرؓ نے ولیکن پیشوا کفر کی اور سردار اوسکی ہین پس یارین ہم انکو مارین گردنین انکی کہا عمرؓ نے پس قصد کیا آنحضرت نے اوس چیز کا کہ کہی ابوبکرؓ نے اور نہ قصد کیا اوس چیز کا کہ کہی مینے اور لیا انسے فدیہ پس جبکہ صبح کی مینے آیا مین صبح کو آنحضرت کی پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابوبکرؓ بیٹھے ہی روتی تہی کہا مینے یا رسول اللہ کسی چیز سے روتی ہو تم اور یار تمہارے پس اگر رونا آوی تو مین بھی روؤن اور الا تکلف رونیکی صورت بناؤنگا بسبب رونی تمہاری کی پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا مجھ پر عذاب تمہارا قریب اس درخت سے اور ایک درخت ہی بہت قریب تہا اس سے اور اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ترجمہ اور دوسری فضیلت دی گئی عمرؓ بسبب ذکر کرنی اونکی پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیونکو کہ پردہ کرین پس کہا عمرؓ نے بیشک تجہکو اے نبی کہ ازواج مطہرات سے بیچ تحقیق تو آیا حکم کرتا ہی ہمیری بیٹی خطاب ہے اور حال آنکہ وحی اوترتی ہی آپکی گہر ونمین پس اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت اور جب مانگو تم آنحضرت کی بیبیوں سی کچہہ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اونسی پردہ کی پیچہی سے اور تیسری فضیلت دی گئی عمرؓ بسبب قبولیت دعاء آنحضرت کی اونکی حق مین کہ دعا کیے خداوندا قوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانی عمرؓ کی اور چوتھی فضیلت دی گئی عمرؓ بسبب رائے اپنی کی یعنی اجتہاد اپنی کی بیچ بیعت ابوبکرؓ کی یعنی جس وقت خلیفہ ہوے اونکی تہی عمرؓ پہلی آدمی ونمین سے بیعت کی ابوبکرؓ سے یعنی اول وہ ہوے بیعت کی پہر اوروں نے باتباع اونکی نقل کی یہہ احمد نے **وعن ابی سعید** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذالک الرجل ارفع امتی درجۃ فی الجنۃ قال ابو سعید واللہ ما کنا نری ذالک الرجل الا عمر بن الخطاب حتی مضی لسبیلہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابو سعیدؓ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص بلندی لے امت میری سے ازروے مرتبہ کی بہشت میں نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اصطلاح آنحضرت نے مبہم فرمایا اور معین نکیا وہ شخص کون ہے اور مقصود یہہ تہا کہ تا کوشش اور جد وجہد کرین لوگ طاعات میں تا وہ مرتبہ پاوین اور وہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہی مگر بسبب نہایت جد وجہد کی اور مواظبت کی طاعات عبادات پر اور بسبب متصف ہونیکی ساتہہ اخلاق وکمالات کی یا ذکر کسی شخص کا ہو ہو کہ متصف ہی ساتہہ ان صفتونکی پس اشارہ کیا آنحضرت نے کہ جو کوئی متصف ہو ان صفات کے ساتہہ بلند تر ہی درجہ اوسکا بہر تقدیر **ترجمہ** کہا ابو سعیدؓ نے قسم خدا کی نہ تہی ہم کہ گمان کیجاوین اوس شخص کو کہ کون ہی مگر عمر بن الخطاب پر یہانتک کہ گذر گئی عمرؓ ساتہہ راہ اپنی کی **ف** یعنی وفات پائی اور یہین فہم تو ہم ہی اسکا کہ واقع ہوا اونکی لیے تغیر اجتہاد میں اگر کہی کوئی کہ لازم آتا ہی اس سی یہہ کہ عمرؓ افضل تہی ابوبکرؓ سی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قول آنحضرت کا ذاک الرجل اشارہ ہی طرف مبہم کی اور مقصود اسمین یہہ ہی کہ کوشش کری طاعات میں ہر ایک اونکی امت میں سے تا کہ پہنچی اس مرتبہ کو اور نہین پہنچتا ہی اس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنیکی عمل میں اور اچہی اخلاق حاصل کرنیکی اور اجتہاد کرنی کی بیچ ان میں مواظبت کرنی کی بہلائیون پر اور نہین مشاہدہ کیجاتی تہی یہہ خصلتین کسی مین جیسیکہ مشاہدہ کیجاتی تہی عمرؓ مین ابتدا ہی امر سی انتہا تک اور اسی سبب سی گمان کیا اونہون نے کہ مشار الیہ عمرؓ ہین نہ غیر اونکا اور اسکی مانند ہی اخفا ء لیلۃ القدر کا تو نہین اس سی لازم آتا ہی اس سی کہ ہوں عمرؓ افضل ابوبکرؓ سی اور حاصل کلام یہہ ہی کہ مراد اس شخص سے عمرؓ ہی اور ظنی ہی بعضونکی نزدیک بالجزم اس نہین دلالت کرتی ہی اسپر کہ عمرؓ افضل تہی ابوبکرؓ سی اور جمہور کی نزدیک یہہ ہی کہ عمرؓ افضل نہی اور یہی اعتقاد ہی اہل سنت کا معہذا ابوبکرؓ کہہ سکتی ہین کہ عمرؓ افضل تہی اپنی زمانہ کی لوگونمین حالت خلافت اپنی مین پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث **وعن اسلم** قال سألنی ابن عمر بعض شانہ یعنی عمر فاخبرتہ فقال ما رأیت احدا قط بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

حین قبض کان اجدّ واجود حتی انتهی من عمر رواه البخاری اور روایت ہے اسلمؓ سے کہا پوچھا مجھ سے ابن عمرؓ نے بعض حال اونکا یعنی عمرؓ کا پس خبر دی میں نے اونکو کہا اسلم نے بیچ بیان اوس چیز کی کہ خبر دی حال عمرؓ سے پھر کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو ہرگز بعد آنحضرتؐ کی یعنی بعد وفات آنحضرتؐ کے اوس وقت سے کہ وفات پائی آنحضرتؐ نے کہ ہووی وہ بہت کوشش کرنیوالا اور نیک تر عمرؓ سے یعنی اعمال خیر میں یہانتک کہ نہایت کو پہنچی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی آخر عمر تک اور کہا ہی علما نے کہ یہہ محمول ہی اوپر زمانہ خلافت عمرؓ کی تا ابوبکرؓ اس عموم سے نکل جاوین **وعن** المسور بن مخرمة قال لما طعن عمر جعل یألم فقال له ابن عباس وکانه یجزعه یا امیر المؤمنین ولا کل ذلک لقد صحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاحسنت صحبته ثم فارقک وهو عنک راض ثم صحبت ابا بکر فاحسنت صحبته ثم فارقک وهو عنک راض ثم صحبت المسلمین فاحسنت صحبتهم ولئن فارقتهم لتفارقنهم وهم عنک راضون قال اما ما ذکرت من صحبة رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضاه فان ذلک من منّ الله منّ به علیّ واما ما ذکرت من صحبة ابی بکر ورضاه فانما ذلک من منّ الله منّ به علیّ واما ما تری من جزعی فهو من اجلک ومن اجل اصحابک والله لو ان لی طلاع الارض ذهبا لافتدیت به من عذاب الله قبل ان اراه رواه البخاری اور روایت ہے مسور بن مخرمہؓ سے کہا جسوقت کہ زخمی کئے گئی عمرؓ سو لگی عمرؓ کہ درد ظاہر کرنے لگے **ف** یعنی اثر زخم کی کہ ہی کا ظاہر کرنے لگے ساتہہ نالہ وآہ وغیرہ کی اور ابولولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تہا زخمی کیا تہا اونکو مدینہ میں بتاریخ چہارم ذی الحجہ کی دن سنہ تیسوین ہجری کی تئیسوین میں پس کہا ابن عباسؓ نے اور گویا کہ ابن عباسؓ نسبت کرتی تہی عمرؓ کو طرف جزع فزع کی یا ملامت کرتی تہی اونکو اور تسلی دیتی تہی اونکو اے امیر المومنین اور نہیں ہی جزع فزع کرنا یہہ یعنی نہ مبالغہ کرو فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکہی تہی آنحضرتؐ سی پس اچہی صحبت رکہی تہی اونکی یعنی تہہ عنایت اور حقوق آداب کی پہر جدی ہوی آنحضرت اسحال میں کہ وہ تمسی راضی تہی کہ فرمایا لو کان نبی بعدی لکان عمر پہر صحبت رکہی تہی ابوبکرؓ سی پس اچہی صحبت رکہی تہی تمنی اونسی پہر جدی ہوی وہ تمسی اسحال میں کہ وہ تمسی راضی تہی یعنی تہہ جہت کہ کیا تمکو امیر المومنین پہر صحبت رکہی تہی مسلمانونسی ایام خلافت اپنی کی بیچ پس اچہی صحبت رکہی تہی اونسی کہ خوب عدل کیا اور بڑی سیاست کی تمہاری اور البتہ اگر جدی ہوگی تم اونسی البتہ جدا ہوگی اونسی اسحال مین کہ وہ تمسی راضی ہین **ف** یعنی اور یہہ کلمہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ اللہ تمسی راضی ہی اور تم اوسسی راضی ہیں تم بشارت دی گئی ہو ساتہہ قول اللہ تعالی کی یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة اور بہشت تمہیں ملے گی من اسطرح کہ ہی سبب کے ولی کا مقام علیین میں ترجمہ کہا عمرؓ نے لیکن وہ چیز کہ ذکر کی تمنی آنحضرتؐ کی صحبت اور اونکی رضامندی میں سو اسکا نہیں کچہہ سبب میری تہمت کا کیا اور سوا سی احسان کہا اسنا پہر اوسکی یعنی تفضل کیا مجہپر ساتہہ اوسکی نہیں ہے میرا کسب نہیں ہی احسان ہی اوسکی کہ کیا بلکہ شکر و حمد کرتا ہوں میں اوسکا اور اوسی وہ چیز کہ ذکر کی تمنی صحبت ابوبکرؓ کی اور اونکی رضامندی پس اسکا نہیں کچہہ سبب ہی نعمت اللہ کی یعنی کہ احسان کہا اسنا پہر اوسکی ہی اور جو کہ دیکہتی ہو تم بیقراری میری پس سبب تمہارا اور سبب یارون تمہاری ہی **ف** یعنی ڈرتا ہون واقع ہو فتنہ نکی بیچ درمیان تمہاری اسلئی کہ یہہ زمانہ شدہ ورداریکی کہ روکتی تہی فتنونکو ہمیشہ اپنی نفس سی بہی ڈرتا ہون اور نہیں نڈر ہون عذاب اپنی سی اسلئی کہ تحقیق قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق ہو میری لیی اسقدر زمین سونا البتہ اللہ تعالی کی عذاب کی بدلہ دیتا اوسکو پہلی اوسکی کہ دیکہون عذاب اپنی اللہ کی یا اوسکی عذاب کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور کہا اونہون نے اسبب شاید ہوئی کہ آج ہوا اونکو وسوسہ وقت تقصیر کرنیکی اللہ تعالی کی حقوق میں کذا فی فتح الباری اور تنبیہ یہہ ہی عمرؓ جسوقت زخمی کئی گئی تہی اسحال میں کہ سر اونکا اونکی بیٹی عبد اللہؓ کی گود میں تہا ظالموں نے لکہا کہ اونکی غیر الی مسلم اور اصحاب جو کہا رسول اللہؐ نے کہ وہ نہیں کی گئی عمرؓ دن اتوار کی ذو الحجہ کو سنہ چوبیس ہجری میں اور صحیح یہہ ہی کہ عمر اونکی تریسٹہ برس

رہے سچی تہی اور مدت خلافت اونکی ساڑہی دس برس اور نماز پڑہی اونپر صہیبؓ نے اور روایت کی اونسے ابوبکرؓ اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے
صحابہ اور تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور منجملہ کرامات انکی یہ ہے کہ بعض نے نقل کی ہے کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئی وہاں عامل ہوکر
عمرو بن العاص کیا وہاں کی رسم تہی کہ نیل محتاج ہوتا تہا ہر سال میں طرف ایک لڑکی باکرہ کی خوبصورت اوسکو پس ڈالتی تہی ہم اوسکو
اور نہیں تو وہ جاری نہیں ہوتا تہا اور خراب ہوجاتی تہی شہر اور قحط پڑتا تہا پس بہیجی عمرو بن العاص نے یہہ خبر عمرؓ کو پس بہیجا اونہوں نے ایک پرچہ اوسمیں
لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہہ پیام پہنچی بندہ اللہ عمرؓ بن الخطاب کی طرف سے اما بعد حمد و صلوۃ کی پس اگر جاری ہوتا ہے تو اپنی خود نہیں
حاجت ہمکو طرف تیری اور اگر جاری ہے تا ہی حکم اللہ کی حکم سی تو جاری ہو ساتھ نام خدا کی اور کہلا بہیجا حضرت عمرؓ نے عمرو کو کہ ڈالدی تو اوسکو نیل میں پس جاری
ہوا نیل اوسی رات سولہ گز پہر بڑہتا گیا ہر سال میں چہہ گز **باب مناقب ابی بکر و عمر** باب ہے بیچ مناقب
ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی ف ح چونکہ واقع ہوا ہے ذکر شیخین کا ساتھ بیچ بعضی حدیثوں کی عقد کیا مولف نے ایک باب علیحدہ ذکر کرکی اون حدیثوں کو
بلاشبہ فرق کیا جاتا ہے تہے وہ دونوں صاحب ساتھ اکثر احوال میں پس لائق ہوئے دونوں کی وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مقرب ہر وقت درگاہ کی اور مشیر
اور امین ہوئے مرتضیٰ اور شیخین حضرت کی تمام وفات احوال میں **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبہا فقالت انا لم نخلق لہذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس
سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابوبکر وعمر وما ہما ثم وقال
بینما رجل فی غنم لہ اذ عدا الذئب علی شاۃ منہا فاخذہا فادرکہا صاحبہا فاستنقذہا فقال لہ الذئب فمن لہا یوم السبع
یوم لا راعی لہا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا وابوبکر وعمر وما ہما ثم متفق علیہ روایت ہے ابوہریرہؓ
سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی فرمایا آنحضرتؐ نے اوس وقت کہ ایک شخص ہانکتا تہا ایک گائے کو ناگہان تہک گیا وہ شخص پس سوار ہوا
اوس پر پس کہنے لگی گائے کہ ہم نہیں پیدا کی گئی ہیں اوسکی لیے یعنی سواری کی لیے اوسکی نہیں کہ ہم پیدا کی گئی ہیں واسطے کشت کار زمین کی ف ح اسمیں دلیل ہے اوسپر کہ سوار
ہونا گائے اوپر بوجہ لادنا اوسپر درست نہیں ہے اور شیخ ابن حجرؒ نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہے ساتہہ اسکے اوپر کہ چارپایہ استعمال نہ کیا جاوے مگر اوس چیز میں کہ جسکے
ہوتی ہے عادت ساتہہ استعمال کرنی اوسکی بیچ اوسکی اور احتمال رکہتا ہے کہ اشارہ ہے طرف اولی اور افضل کی یعنی بہتر ہے کہ جن چیزوں کے لیے پیدا ہوئی ہیں اونہیں میں
جو بیچ عمدہ ہو اوس میں استعمال کیا جاوے نہ بر الاحقیقت حصر مراد نہیں ہے کہ فقط کہیتی ہی میں استعمال کریں اسلیے کہ بیل اونٹ جنکے لیے پیدا کی گئی ہیں وہ
واسطے اونکی ذبح کرنا اور کہانا بہی ہے بالاتفاق ف پس کہا لوگوں نے یعنی جو کہ حاضر تہے ازراہ تعجب کے سبحان اللہ گائے بولتی ہے حال آنکہ وہ حیوانات
کی زبان ہی پس فرمایا آنحضرتؐ نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتہہ اسکی ف ح یعنی اس بات کی کہ کلام کرنا گائے کا حق ہے اور حیلہ و کلام خیال یا القاء
شیطان کا نہیں ہے یا اس بات کی کہ اوس نے کہا کہ یہہ مخلوق نہیں ہے مگر واسطے کہیتی کی ف اور ایمان لاتے ہیں ابوبکر اور عمر ف ح شاید اونہوں نے کہ
واسطے اشارہ کی ہے طرف قوت اور کمال ایمان اونکی اگر کہیں کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اوسکو نہ جانا اور نہ سنا اور حاضر ہو اونکی ایمان لانا اوسپر پس کیونکر
فرمایا کہ ایمان لاتے ہیں اوسپر ابوبکرؓ اور عمرؓ جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد یہہ ہے کہ ایسا امر ہی کہ اوسکی شان یہہ ہی کہ اگر مطلع ہوں اوسپر تو ایمان لاویں اوسپر اور تردد اور شک نکریں
اسمیں ف اور نہیں تہی ابوبکرؓ اور عمرؓ اوس جگہہ ف ح یعنی اوس مکان میں کہ فرمایا حضرتؐ نے یہہ کلام پس یہہ مبالغہ ہے بیچ مدح اور قوت ایمان اونکی یعنی اگر وہ حاضر
ہوتی تو احتمال تہا کہ تخصیص اونکے ذکر کی بسبب حضور اونکی ہوتی اور جب بلا حضور ذکر اونکا اس باب میں کیا تو اوسکی اوپر داخل ہوا اور مقصود یہی ہے
دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمان اونکی ہی فقط ف اور کہا ابوہریرہؓ نے اوس وقت کہ ایک شخص تہا اپنی بکریوں میں ناگہان حملہ کیا بہیڑیی نی ایک

بکری ہی پر یہ سو سیب ہی پس پکڑا بھیڑیے نے بکری کو پس چہٹا بکری پر مالک اوسکا اور چھڑا لیا بکری کو بھیڑیے سے پس کہا اوس شخص نے بھیڑیے نے کہ پس کون نگہبان
ہوگا اس بکری کا یعنی جبکہ اس بکری کا دن سبع کا اوس دن کہ نہیں ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوای میرے ف لفظ یوم السبع کا
بہ پیش اوسکے دو طرح روایت کیا گیا ہی متعدد اور مختلف آئی ہیں اوسکے معنی میں اقوال اسپاتہہ جزم کہا ہی علمانی کہ مراد اوس سے فتنہ ہیں کہ لوگ
اوسمیں جنگ کرینگی اور بکریاں بغیر چرانیوالے کی چھوڑ دینگی واسطے سبع و سباع یعنی درندے ہوں کے ترک اور مہمل چھوڑ دینگے آیا ہی اور سبع معنے مہمل کی آیا ہی پس چونکہ بغیر چرانیوالے کی
چھوڑی جاوینگی گویا چرانیوالا اونکی بھیڑیا ہوگئے پس خبر دی بھیڑیے نے ساتھ ہے جو شدائد اور فتنوں کی کہ واقع ہونگی اور بعضوں نے کہا کہ یوم السبع ساتھ جزم
کے نام ایک عید کا ہی کہ اونکی تہی جاہلیت میں یعنی حالت کفر میں کہ جمع ہوتی تہی وہ اوسمیں واسطے سوم کی کہ بازرکہتا تہا اونکو ہر چیز سے اور چہوڑ دیتی تہی وے
مواشی کو پس کہا جاتی تہی اوسکو بھیڑیا پس گویا خبر دی بھیڑیے نے گذشتہ سے کہ اوس روز کون نگہبان بکری کا ہوتا تہا کہ آج نگہبانی اونکی کرتا ہی یار و عید کا
کہ باقی ہی اور ابراہیم بن کون نگہبانی اونکی اوس روز کریگا اور ایسا ساتھ پیش کی یعنی درندہ کی ہی اور یہ تہیں معنی کا احتمال رکہتا ہی اور راجح اونکی طرف ہو سکتا ہی
اور بعضوں نے کہا کہ ساتھ پیش کی ہی یعنی روز عید کی ہی اور مشارق میں ہے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ لفظ یوم السبع ساتھ سی کی یعنی ضایع ہونا اور سبع
یعنی ضیاع کی ہی ف پس کہا لوگوں نے از راہ تعجب کہ سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہوں میں اسپر اور ابو بکر اور عمر
اور نہیں تہی وہ دونوں وہاں اس جگہ ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعن ابن عباس** قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللہ لعمر و
قد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انی لارجو ان یجعلک اللہ مع صاحبیک
لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت وابو بکر وعمر وفعلت وابو بکر وعمر وانطلقت
وابو بکر وعمر ودخلت وابو بکر وعمر وخرجت وابو بکر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تحقیق میں البتہ کہڑا تہا ایک قوم میں یعنی حضرت عمر کی وفات کے روز پس دعای خیر کی اوس قوم نے واسطے عمر کے
اور حالیکہ تحقیق رکہی گئی تہی عمر اپنی تخت پر یعنی نہلانیکی لیے بعد وفات کے اور حاضر تہی اوپر ایک جماعت اونکی ہر دو میں سے ناگہان ایک شخص نے پیچھے
میرے سے تحقیق رکہی کہنی اپنی میرے کندہی پر کہتا ہی وہ شخص یعنی خطاب کر کے عمر کی طرف رحمت کرے تجکو اللہ بلاشبہ میں البتہ امید رکہتا ہوں یہ کہ
کردانے تجکو اللہ تعالیٰ ساتھ دونوں یار تمہارے کی یعنی آنحضرت کی اور ابی بکر کی قبر میں یا جنت میں اسواسطے کہ میں بہت تہا سنتا آنحضرت سے فرماتے
تہا میں یعنی فلاں مکان میں اور ابو بکر اور عمر اور کیا میں نے اور ابو بکر اور عمر نے یعنی فلانا امر عبادت یا رسوم عادت سے اور چلا میں اور ابو بکر اور عمر یعنی طرف
فلانی مکان کے اور داخل ہوا میں اور ابو بکر اور عمر یعنی مسجد وغیرہ میں اور نکلا میں اور ابو بکر اور عمر یعنی گھر وغیرہ سے کہا ابن عباس نے پس پیچھے پھر کر دیکھا میں نے پس ناگہان
وہ شخص علی مرتضی تہی نقل کی بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ لیتراؤن اہل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء
وان ابا بکر وعمر منہم وانعما رواہ فی شرح السنۃ وروی نحوہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ روایت ہی
ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکھینگے اہل علیین کو یعنی دیکھیگا بعض اونکا بعض کو یعنی مقام اور مرتبہ اونکا نہایت بلند ہیں
جیسا کہ دیکھتے ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان میں کہ ستارہ کنارہ آسمان میں بہت روشن معلوم ہوتا اور بلاشبہ ابو بکر اور عمر اہل علیین میں سے ہونگے
اور زیادہ ہیں دونوں نعمت اور رتبہ میں اونکے یا بڑہ گئے ہیں مرتبہ میں اس سے کہ مذکور ہوئے ف علیین ساتھ زیر عین اور لام کی اور تشدید یای پہلی اور جزم
دوسری کے ایک مقام ہی ساتویں آسمان میں کہ جہتی ہیں اوسکی طرف ارواح مومنین کی اور بعضوں نے کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اوٹہاتی

جانب میں سکی طرف لے جائی صاحب کی اور لفظ دری تہہ پیش دال کی اور زبر یے مشددہ کی دری کی نسبت ہے یعنی تشبیہ دی ساتھ درّ کی یعنی موتی کے روشن ہے جو
اور صفائی کے ترجمہ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ساتھ سند اپنی کی اور روایت کی مانند اسکی ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف
عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا
النبیین والمرسلین رواہ الترمذی و رواہ ابن ماجۃ عن علیؓ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ اور
عمرؓ دونوں سردار ہیں ادھیڑ عمر والے اہل بہشت کے پہلوں میں سے اور پچھلوں میں سے سوا نبیوں کی اور پیغمبروں کی نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ف
ح ع وصف کرنا لوگوں کا ساتھ ادھیڑ ہونے کی باعتبار حال دنیا کی ہے ورنہ اہل بہشت میں ادھیڑ نہیں ہونگے بلکہ سب جوان ہونگے یعنی جو ادھیڑ عمر میں مرگئے ہیں اور پہلوں سے
مراد ہیں اگلی امتوں کی پس ہونگی فضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون اور خضر نبی ہیں حسب قول ان لوگوں کے جو ولی کہا ان کو اور پچھلوں سے مراد ہیں اولیا اور علما اور شہدا
اس امت کے اور نبیوں اور رسولوں کی استثنا کے بیچ نکل گئی عیسیٰ علیہ السلام اور خضر بحسب قول ان لوگوں کی جو نبی کہا ہے انکو وعن حذیفۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر رواہ الترمذی اور روایت ہے
حذیفہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں نہیں جانتا ہوں کہ کتنی مدت کا ہے باقی رہنا میرا درمیان تمہارے یعنی کم مدت ہے یا بہت پس
پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے خلیفہ میرے ہونگے کہ وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں نقل کی یہ ترمذی نے وعن انس قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد لم یرفع احد راسہ غیر ابی بکر و عمر کانا یتبسمان الیہ ویتبسم الیہما رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں نہ اوٹھاتا کوئی
یعنی صحابہ میں سے سر اپنا یعنی بباعث ہیبت کے اور رعایت ادب کے سوا ابی بکر اور عمرؓ کی تھے یہ دونوں کہ مسکراتے تھے دیکھ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتے تھے
آنحضرتؐ دیکھ کر طرف ان کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ح یہ خاصیت محبت اور عادت محبوبوں کی ہے جب آپس میں
ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور شاد ہو جاتے ہیں وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج
ذات یوم و دخل المسجد وابو بکر و عمر احدہما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وہو آخذ بایدیہما فقال ہکذا نبعث
یوم القیمۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن یعنی حجرہ شریفہ سے اور داخل ہوئے
مسجد میں ابو بکر اور عمرؓ ایک دونوں میں سے داہنی طرف آنحضرت کے تھے اور دوسرے بائیں طرف ان کی اور آنحضرت پکڑے ہوئے تھے دونوں صاحبوں کے ہاتھ پس فرمایا
آنحضرتؐ نے اسی طرح اوٹھائے جاوینگے ہم یعنی قبروں سے نکلینگے طرف حشر کی روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وعن عبد اللہ
بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای ابا بکر و عمر فقال ہذان السمع والبصر رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہے عبد اللہ
ابن حنطب تابعی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابا بکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ دونوں بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے بطریق
ارسال کی ف ح یعنی یہ دونوں درمیان مسلمانوں کی مشابہ کان اور آنکھ کی ہیں یعنی بدن میں بہ نسبت تمام اعضا کی شرف اور نفاست میں اور قریب اسکے یعنی کی ہے کہ
بعضوں نے کہا کہ مثل انکی دین میں بمنزلہ سمع و بصر کی ہے جسد میں یا یہ بہ نسبت میری بمنزلہ سمع و بصر کے ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ انکی اور دیکھتا ہوں
بواسطہ انکی اور یہ مضمون راجع ہوتا ہے طرف معنی وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص ان کا ہے پر سننے حق کی اور اتباع اسکے اور
مشاہدہ حق کی نفس اور آفاق میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی
الا ولہ وزیران من اہل السماء ووزیران من اہل الارض فاما وزیرای من اہل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیرای

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا اونے فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی پیغمبر مگر واسطی اوسکی ہوتی ہین دو وزیر آسمانکی فرشتون مین سے کہ امداد و اعانت کرتی ہین
اوسکی عالم ملکوت سے اور دو وزیر ہوتی ہین زمین والون مین سے ف ع یعنی اوسکی یار ہوتی ہین کہ خدمت اور نصرت اوسکی کرتی ہین عالم ناسوت مین
اور جب پیش آتا ہی اوسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے اونسے جیسیکہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہی وزیر سے ف پس لیکن
دو وزیر میرے آسمان والون مین سے پس جبرئیل اور میکائیل ہین ف ع اسمین دلیل ظاہر ہی اسپر کہ آنحضرت افضل ہین جبرئیل اور میکائیل سے ف
اور دو وزیر میرے زمین والون مین سے پس ابو بکر اور عمر ہین نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اسمین دلالت ظاہرہ ہے اسپر کہ یہہ دونون صاحب افضل ہین اور
صحابہ ہین سے حال آنکہ صحابہ افضل ہین سارے امت مین اور دلالت ہے اسپر کہ ابو بکر افضل ہین عمر سے اسلیے کہ واو اگرچہ واسطے مطلق جمع کی ہی لیکن ترتیب
اوسکی لفظ کلام حکیم مین ضرور ہے اور اوسکی لیے اثر عظیم ہے وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ
مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ
رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سے خواب مین دیکہا مینے کہ گویا ایک ترازو اوتری ہے آسمان سے پس تولی گئے
آپ اور ابو بکر پس غالب آئے آپ اور تولی گئے ابو بکر اور عمر پس غالب آئے ابو بکر اور تولی گئے عمر اور عثمان پس غالب آئے عمر پہر اوٹہائی گئی ترازو ف
ح اور اوس شخص نے جو تولنا حضرت علی اور عثمان کا نہ دیکہا گویا اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ان دونون صاحبونکی تفاضل مین اختلاف ہے سلف مین جیسیکہ
کتب کلامیہ مین مذکور ہے ف پس غمگین ہوئے آنحضرت بسبب اس خواب دیکہنی اوس شخص کے جیسیکہ راوی نے تفسیر کیا ساتہہ قول اپنے کی پس غمگین کیا آنحضرت کو
اس کے سننے نے ف ع یعنی اسسبب سے کہ معلوم کیا آنحضرت نے کہ تعبیر اسکی یہہ ہے کہ بعد خلافت عمر کی ظہور فتنون کا ہوگا اور سستی امور کی بیچ حالت کے
ف پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ جو دیکہا خلافت نبوت ہی یعنی ان دونون صاحبونکی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اسمین اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف
نہو گا پہر دیگا اللہ تعالی ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف ح تعبیر آنحضرت نے اوٹہ جانے ترازو کی یہہ کی کہ زمانہ خلافت کا
خالص اور منتہی ہوگا ابو بکر اور عمر پر اتفاق ہوگا اوسپر اور بعد اوسکی آمیزش بادشاہت ہوگی اور کچہہ خلافت اور کچہہ بادشاہت رہیگی اور بعد از خلافت
چارونکی بادشاہت ہوگی گزندہ جیسیکہ حدیث مین آیا ہے اور کہنا اس تعبیر کا اوٹہجانی میزانکی ہی اس سبب سے کیا کہ آپسمین تفاوت رعایت کیا جاتا ہے
اون چیزونمین کہ آپسمین نزدیک ایک دوسرے کی ہین اور جب آپسمین بعید اور متباین ہوتی ہین تو آپسمین تولنا کچہہ معنی نہین رکہتا پس وہ اوٹہایا گیا اور برطرف
کیا گیا آپسمین تولنا پس یہہ خواب دلالت کرتا ہی اوپر انحطاط امر خلافت کی بعد از ابو بکر اور عمر کی اور معنی غالب آنی ہر ایک کی دوسرے پر
یہہ ہین کہ راجح افضل ہی جو ہے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا اوپر ایک
شخص اہل بہشت مین سے پس آئے ابو بکر پہر فرمایا کہ آویگا اوپر ایک شخص اہل بہشت مین سے پس آئے عمر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف
ح حدیثونمین بشارت جنت کی ایک جماعت کیلیے صحابہ سے واقع ہوئی ہے اور چونکہ سبقت بشارت مین ابو بکر اور عمر کی واقع ہوئی ہے اس باب مین ذکر کی ف
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ

لاحِدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَیْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ کَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا اوسوقت کہ سر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا میری گودی مین تہا بیچ چاندرات کے ناگہان کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہو کسیکے لیئے نیکیان موافق گنتی ستارون آسمان کی فرمایا کہ ہان عمر ہی نیکیان اوسکی موافق گنتی آسمانکی ستارونکی ہین کہا مینی پہر کیا حال ہی ابوبکر کی نیکیونکا فرمایا آنحضرت نے نہین ہین تمام نیکیان عمر کے مگر مانند ایک نیکی کی ابوبکر کی نیکیون مین سے نقل کی یہہ رزین نے **ف** ع یعنی ابوبکر کی نیکیان اونکی نیکیونسی کہین زیادہ ہین اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیان عمر کی ابوبکر کی نیکیونسی زیادہ ہین تو بہی ابوبکر افضل ہین بسبب قوت حسنات اونکی از راہ کیفیت اور نفاست کے بسبب پائی جانے کمال اخلاص اور شہود معرفت کے جیسیکہ روایت کیا ہے حدیث مین نہین ہے فضیلت ابوبکر کی تمپر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب اوس چیز کی کہ رکہی گئی ہی اونکی دلمین ذکر کیا ہی اس حدیث کو غزالی نے

باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ

یہہ باب ہے بیچ مناقب عثمان رضی کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِیْ بَیْتِہٖ کَاشِفًا عَنْ فَخِذَیْہِ اَوْ سَاقَیْہِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ کَذٰلِکَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰی ثِیَابَہٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَمْ تَھْتَشَّ لَہٗ وَلَمْ تُبَالِہٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَھْتَشَّ لَہٗ وَلَمْ تُبَالِہٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّیْتَ ثِیَابَکَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لیٹی ہوے اپنی گہر مین کہولی ہوے رانین اپنی یا پنڈلیان اپنی **ف** ع کہا نووی نے کہ دلیل پکڑا ہی اس حدیث کو مالکیون وغیرہ نی کہ جو کہتی ہین ران ستر نہین حال آنکہ یہہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی اسلیئے کہ شک کیا ہی راوی نے عضو کہلی ہوے مین کہ آیا وہ رانین تہین یا پنڈلیان پس لازم نہین آتا ہی اوس سے جزم جواز کہولنی ران کا اور جائز ہی یہہ کہ ہو مراد کہولنی ران سے کہولنا اوسکا قمیص سے نہ ازار سی یعنی تہہبند بندہا ہوا تہا اور دامن قمیص کا اوسپر تہا سمٹا ہوا تہا جیسیکہ آگی آتا ہی کلام عائشہ کا کہ ہی ظاہر اور یہی ظاہر ہی آنحضرت کی احوال سی حالت بیٹہنے کے ساتہہ اپنے اصحاب کے ترجمہ پس اذن چاہا ابوبکر نے آنیکی لیے پس اذن دیا آنحضرت نے اونکو حال وہ اوسی حال پر تہے یعنی نہ ڈہانکے پنڈلی وغیرہ پس باتین کین ابوبکر نے یعنی بیٹہنا ابوبکر کا کچہہ دیر تک ہوا پہر اذن چاہا آنیکا عمر نے پس اذن دیا آنحضرت نے عمر کو اور آنحضرت اوسی حال پر تہی پس باتین کین عمر نے پہر اذن چاہا عثمان نے یعنی اور آئی پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اور درست کی کپڑے اپنی **ف** ع اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ نہین تہے کہولی ہوے مگر ایک دو عضو یعنی بلکہ سوائے تہبند اور کپڑا نہ تہا اسلیئے کہا اور تر فخذہ پس اوٹہہ گیا ساتہہ اسکی اشکال اور دفع ہوگیا استدلال کو واللہ اعلم بالاحوال **ف** پس جبکہ نکلی یعنی عثمان رض اور وہ ساتہہ نکلی تہے یا تقدیر یہہ ہے پس جبکہ نکلی وہ تم کہا عائشہ رض نے کہ داخل ہوے ابوبکر پس جنبش کیئے اپنی واسطے اونکی اور نہ پروا کی آپنی اونکی یعنی یونہی لیٹی ہی رہے کپڑا نہ سمیٹا پہر داخل ہوے عمر پس نہ حرکت کی آپنی واسطے اونکی اور نہ پروا کی آپنی اونکی پہر داخل ہوے عثمان پس اوٹہہ بیٹہی آپ اور درست کیے کپڑے آپنے اپنی پس فرمایا آنحضرت نے کیا حیا نہ کرون مین اوس شخص سے کہ حیا کرتے ہین اوس سے فرشتے **ف** ع کہا نووی نے کہ اسمین فضیلت ظاہر ہی عثمان رض کی اسلیئے کہ حیا اچہی صفت ہے صفتون ملائکہ کی سی اور اونکی لیئے ثابت ہے کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل اوپر توقیر عثمان کی نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے کچہہ ابوبکر اور عمر کی منصب مین نزدیک آنحضرت کی فرق نہین آتا اور کم التفاتی اونکی نسبت لازم نہین آتی اسلیئے کہ محبت کامل اور بہت کی بیچ نہی تکلف اوٹہہ جاتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی اذا حصلت الالفة بطلت الکلفة کہتا ہون مین پس مناسب

اُنکی حدیث کہ دلیل ہوئی اُن دونو صاحبوں کی فضیلت پر اگرچہ ظاہر سمجھی جاتی ہی اس سے تعظیم اور توقیر عثمان کی کہ اگلی ایسا ہی مناقب کے باب
اور حقیقت میں حسن صفت حیا غالب تہی اُنپر اور اسکی رعایت آنحضرت فرماتی تہی حضرت عثمان میں صفت حیا غالب تہی اسکے لحاظ انکا کرتی تہی اور ان
صاحبوں سی بی تکلفی تہی اور سیمی بد بی تکلفی کا کرتی تہی اور بہ بار ملا کر نی جن موضع میں حضرت عثمان حیا کی کی انی الجملہ بعضوں نے ایک جگہہ یہہ نقل کیا ہی کہ حضرت
عثمان بیچ مدینہ کی ایک قصہ میں جو آگ لگی تہی تو انکا سینہ کہلا ہوا تہا پس ملائکہ بہی ہٹ گئے پس حکم کیا اُنکو آنحضرت نے سینہ ڈہانکنے کا پس عمل کیا ملائکہ
نی اپنی جگہہ میں رجوع کیا اُسی آنحضرت نے سبب ہٹ جانیکا اُنہوں نے کہا کہ بسبب حیا عثمان کے ہٹ گئے تہی **ف** اور ایک روایت میں آیا ہی عرض کیا آنحضرت
نی تحقیق عثمان ایک مرد بہت شرمناک ہی اور تحقیق میں ڈرا کہ اگر اذن دونگا اُنکو اسی حالت پر کہ لیٹے ہوئے تہی تو البتہ نہ پہنچیگا طرف میری اپنی حاجت
کی یعنی ڈرا میں کہ اگر مجھکو اسحالت پر دیکھیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے مجھ پاس نہ آسکیگا اور عرض حال نہیں کر سکیگا نقل کی یہہ مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراہ اور یار مہربان ہی اور رفیق میرا یعنی بہشت میں عثمان ہے **ف** یعنی فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا و خبر کی کلام سے طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سی جگہہ کو بیان کیا پہر نہیں منافی ہے اسکی کہ ہو انکا کوئی اور بہی رفیق سوائے عثمان کی جیسیکہ وارد ہوا ہے ابن مسعود رضی سے روایت طبرانی میں کہ ہر نبی کی لیی مخصوص ہی اسکی صحابہ میں سی رفیق مخصوص اور میری اصحاب میں سے ابوبکر و عمر ہیں یا ان البتہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کی لیی ایک رفیق تہا اور آنحضرت کی کئی رفیق نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور یہہ منقطع ہی **ف** یعنی غرابت نہیں منافی ہی صحت کے اسلیئی کہا نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور یہہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے لیکن اعتبار کیجاتی ہی بیچ فضائل کی اور مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی ابن عساکر نی ابو ہریرہ رضی سے مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلَاثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن خباب سے کہ کہا حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالت میں کہ وہ رغبت دلاتی تہی یعنی لوگوں کو اوپر خرچ کرنیکی لشکر تبوک پر کہ اسکو جیش العسرۃ کہتی ہیں **ف** عسرۃ کہتے ہیں تنگی کو پس جیش العسرۃ اسکو اسلیی کہتی ہیں کہ اسمیں مسلمانوں کی تنگی اور سختی تہی بسبب اسکے کہ مسلمان تہوڑی تہی اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز تہی اور تہا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کی اور ایام قحط کی اور کمی زاد راہ اور پانی کی اور سواری کی اور کمی کہانی اور پانی کی ایسی کہ پتی درختوں کی کہاتی تہی اور اوجہڑی اونٹوں کی نچوڑتی تہی اور منہ پر رکہتی تہی اور تنگی حد زیادہ تہی اور اسمین ایسی بہت امور تہی **ت** پس کہڑی ہوئی عثمان رض اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ ہیں سو اونٹ مع جہولوں اور کجاووں انکی یعنی سو اونٹ مع سامان کی دونگا بیچ راہ خدا کی پہر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنی لشکر کی یعنی تیار کرنے کے اوقت پہر کہڑی ہوئی عثمان رض اور کہا میرے ذمہ ہیں دو سو اونٹ مع جہولوں کی اور کجاووں انکی

بیچ راہ خدا کی ف یعنی جیسے ہوا اون سے کچھ جو سوا اسکے ہیں اون میں سے جیسیکہ وہ جانتا ہے واللہ اعلم ت پھر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنی لشکر کی پس کھڑے ہوئے عثمان رض اور کہا میرے ذمہ ہیں تین سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں کی بیچ راہ خدا کی ف یعنی حضرت عثمان رض نے چہہ سو اونٹ اپنی ذمہ لازم کیے پہلی بار میں دو سو دوسری بار میں تین سو تیسری بار میں اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان نے سارے لشکر کو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتھ پچاس گھوڑوں کے اور کہا طیبی نے ف پس میں نے دیکھا آنحضرت کو اترتے تھے منبر سے اور کہتے تھے نہیں ضرر کریگا عثمان کو وہ چیز کہ کرے بعد اسکے ف یعنی یہہ نیکی کفارہ ہوگی اونکی گناہوں گذشتہ کی ساتھ یاد رہے اسکا اور آیندہ اونکی بھی جیسیکہ وارد ہوا ہے اسی بیچ ثواب ترجمہ اور مکرر فرمایا یہہ تاکید کی لیے اور سطیں اشارہ ہی طرف بشارت کی اونکی لیے ساتھ خاتمہ بخیر ہونیکی اور کہا بعض علماء نے یعنی ضرر نہیں اوسپر یہہ کہ نہ کریں بعد اسکے کسی قسم نوافل سے نہ فرائض سے اسلیے کہ یہہ نیکی کافی ہی اونکو تمام نوافل سی وعن عبد الرحمن بن سمرة قال جاء عثمان الى النبي صلى الله عليه وسلم بالف دينار في كمه حين جهز جيش العسرة فنثرها في حجره فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها في حجره ويقول ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين رواه احمد اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا آئے عثمان رض نزدیک آنحضرت کی ہزار دینار اپنی آستین میں جسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمان نے لشکر تبوک کا پس بکھیرے ہزار دینار حضرت کے گود میں پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ اولٹ پلٹ کرتے تھے اونکو اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر کریگی عثمان کو وہ گناہ کہ کریں بعد آج کی دن کی یعنی نہیں ضرر کرینگی اونکو گناہ سابق ولاحق دوبار فرمایا یہہ کلمہ نقل کی یہہ احمد نے ف ع ریاض میں عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہے کہا حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس سالمین کہ لائے عثمان بن عفان جیش العسرہ میں سات سو اوقیہ سونیکی اخرجہ الحافظ السلفی اور یہہ اختلاف روایات وہم ڈالتا ہے تناقض کا روایات میں اور تطبیق انہیں اسطرح ہو سکتی ہے کہ پہلی حضرت عثمان نے چہہ سو اونٹ مع جھولوں کجاووں کے دیے ہوں جیسے کہ پہلی حدیث میں گذرا پھر لائے ہوں ہزار دینار واسطے خرچ ضرور سامان کے پھر جبکہ مطلع ہوئے کہ یہہ بہت کم ہیں بہت کرینگی زیادتی اونٹوں میں کہ ہزار ہو کردیے ہوں اور زیادتی کی دیناروں میں کہ نوبت پہنچی سات سو اوقیہ کی پہنچی وعن انس قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضوان كان عثمان رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مكة فبايع الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عثمان في حاجة الله وحاجة رسوله فضرب باحدى يديه على الاخرى فكانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان خيرا من ايديهم لانفسهم رواه الترمذي اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کے ف یعنی کہ حدیبیہ میں تھی نیچے درخت کے سال چھٹے ہجری میں اور نام اسکا اسلیے کہا گیا کہ نازل ہوئی اسکی حق میں یہہ آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ت تھے عثمان ایلچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اہل مکہ کی ف کہ بھیجا تھا اونکو حدیبیہ سے اہل مکہ کی پاس کہ کہیں کہ آئے ہیں واسطے عمرہ کی لیے پس مشہور ہوگیا کہ مکہ والوں نے عثمان کو مار ڈالا ف پس بیعت لی آنحضرت نے لوگوں سے یعنی بیعت خاص موت پر پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمان وقت بیعت کے حاضر نہ تھے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کی یعنی نصرت دین کے ہیں اور کام رسول اوسکے کی ہیں پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتھ اپنا اوپر ہاتھ دوسرے اپنی کے ف یعنی اپنا ہاتھ نائب عثمان کی ہاتھ کے کیا اور عثمان کی طرف سے بیعت کی بعضی کہتے ہیں ہاتھ کہ عثمان کی ہاتھ کا نائب کیا بایاں ہاتھ تھا اور بعضی کہتے ہیں دایاں اور یہی صحیح ہے ت پس تھا ہاتھ آنحضرت کا واسطے عثمان کی بہتر ہاتھوں صحابہ کی سے واسطے اپنی پس غایب ہونا اونکا نہیں تھا سبب نقصان کا بلکہ سبب منقبت تھا نقل کی یہہ ترمذی نے وعن ثمامة بن حزن القشيري قال شهدت الدار حين اشرف عليهم عثمان فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب

غیر بئر رومة فقال من يشتري بئر رومة يجعل دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي
وانتم اليوم تمنعونني ان اشرب منها حتى اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم الله والاسلام هل
تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بقعة آل فلان فيزيدها في
المسجد بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فانتم اليوم تمنعونني ان اصلي فيها ركعتين فقالوا اللهم
نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون اني جهزت جيش العسرة من مالي قالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على ثبير مكة ومعه ابو بكر وعمر وانا فتحرك الجبل حتى
تساقطت حجارته بالحضيض فركضه برجله قال اسكن ثبير فانما عليك نبي وصديق وشهيدان
قالوا اللهم نعم قال الله اكبر شهدوا ورب الكعبة اني شهيد ثلاثا رواه الترمذي والنسائي و
والدارقطني

اور روایت ہے ثمامہ بیٹے حزن قشیری کے سے کہا حاضر ہوا میں حضرت عثمانؓ کی گھر میں اوس وقت کہ اوپر چڑھے تھے عثمانؓ اوپر اوس قوم کے کہ اونکے گھر کو گھیرا تھا اور قصد اونکے قتل کا رکھتے تھے پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور اسلام کے کیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیریں سوا پانی کنوئیں رومہ کے **ف** ع ح رومہ بضم را اور جزم واو کی اور بعضوں نے ہمزہ سے بھی کہا ہے کنواں ہے بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے اور وادی عقیق میں ہے پانی اوسکا نہایت شیریں اور لطیف اور پاکیزہ ہے کہ عوام اوسکو آب بہشت کہتے ہیں بسبب نسبت اوسکے دخول جنت عثمانؓ کی لیے اور پہر خریدی اور وقف کر دی اوسکو اور حضرت عثمانؓ نے خریدا تھا اوسکو لاکھ درہم کو ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خرید لیوے بیر رومہ اور کر دیوے ڈول اپنا ساتھ ڈولوں مسلمانوں کے **ف** ح یعنی وقف کر دے اوسکو اور کر دے ڈول اپنا برابر مسلمانوں کے ڈولوں کے اور نہ اپنی ملک سے نکالدے مخصوص اپنے لیے کہے اور یہ دلیل ہے اوپر جواز وقف سقایہ کے اور دلیل ہے اسپر کہ وقف ہووے جیسے کرنیوالے کی ملک سے نکلجاتی ہے ترجمہ بدلے نیکی اور ثواب کے کہ اوس خریدنیوالے کی لیے ہو وسے کنوئیں یعنے خریدے اور وقف کرے اوسکی بہشت میں پس خریدا میں نے اوسکو اصل اور خالص مال اپنے سے اور تم آجکے دن منع کرتے ہو مجکو اوسکے پانی پینے سے یہانتک کہ پیتا ہوں میں پانی کھاری یعنی پیتا ہوں پانی کہ پانی سمندر کے سی ہے شور اور تلخی میں پس کہا لوگون نے خداوندا ہاں جانتے ہیں ہم مقرر خریدا اونہوں نے یعنی تصدیق کی عثمانؓ کی اس کلام میں اور پہلی لانا اللہم کا واسطے تبرک کے ہی ساتہہ اسم الہی کی پہر کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور اسلام کے کیا جانتے ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ تنگ ہوئی مصلیوں پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خرید لے جگہہ اولاد فلانی کی **ف** ح مراد ایک جماعت انصار ہے کہ قریب مسجد رہتے تھے اور ایک زمین رکھتے تھے کہ اگر وہ اوسکو داخل مسجد کرتی تو مسجد فراخ ہو جاتا پس حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ یہ جگہہ اون جماعت سے خرید لے ترجمہ پس زیادہ کرے اوس جگہہ کو مسجد میں بدلے ثواب اور نیکی کی کہ اوس خریدنیوالے کی لیے خریدی اور وقف کر دی اوسکی بہشت میں پس خریدا میں نے اوسکو اصل اور خالص مال اپنے سے **ف** ع بیس یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمانؓ نے خرید کی تھی اور دار قطنی کی روایت کی بخاری نے ابن عمرؓ سے یہ کہ مسجد آنحضرتؐ کے عہد میں بنائی گئی تھی اینٹ سے اور چھت اوسکی کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون اوسکے لکڑی کھجور کی تھی پس نہ زیادہ کیا اوسمیں ابوبکرؓ نے کچھ اور زیادہ کیا اوسمیں عمرؓ نے اور بنایا اوسکو آنحضرتؐ کی عہد کی بنا پر ساتہہ اینٹ اور ٹہنیوں کھجور کی اور پہر ستون لکڑی کے نصب کیے پہر بدلا اوسکو حضرت عثمانؓ نے پس زیادہ کیا اوسمیں بہت زیادہ کیا اور دیوار اوسکی پتھر منقش اور چونے سے اور ستون اوسکے پتھر منقش کے ترجمہ پس تم آجکے دن منع کرتے ہو مجکو اوسمیں کہ پڑھوں میں دو رکعت نماز اوس جگہہ میں یعنی جسجا مسجد میں پس کہا لوگون نے یا الٰہی ہاں جانتے ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور اسلام کے کیا جانتے ہو تم کہ تحقیق میں نے سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنی تبوک کا اپنے مال سے اور فرمایا حضرتؐ نے پہر جو کچھ کرے عثمانؓ فرمایا کہ ولالت

کرتا ہی اور حسن حال اور مال ہیر کی چنانچہ اوپر مذکور اوسکا ہو چکا ہی کہا لوگون نے ہان الہی ہان جانتے ہین ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہون
تمسے بحق خدا اور اسلام کی کیا جانتے ہو تم یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی تہے اوپر ثبیر مکہ کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی ساتھ انحضرتؐ کے
ابوبکرؓ اور عمرؓ اور مین ہی کہ حرکت کی پس گرنے لگے پتہر اوسکی پستی مین یعنی پہاڑ یعنی بسبب خوشی کی یہانتک کہ گرنے لگی بعضی پتہر اوسکی پستی مین اور موان کی ہین پس مارا اوسکو آنحضرتؐ
نے لات اپنی سے فرمایا ٹہرا او ثبیر ہی شک نہیں ہی تجہہ پر مگر پیغمبر اور صدیق یعنی ابو بکرؓ اور دو شہید ف یعنی حقیقی اسلیے کہ قتل کیے گئی تہے عمر کو اور یہ
قریب اثر ضرب سے اور وہ عمرؓ اور عثمانؓ ہین پس نہیں منافی ہی اسکی یہہ کہ انحضرتؐ اور صدیق شہید حکمی ہین اسلیے کہ سبب اونکی موت کا اثر زہر کا تہا
ترجمہ کہا لوگون نے ہان الہی ہان اسیطرح ہی کہا عثمانؓ نے اللہ اکبر گواہی دی انہون نے قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ مین شہید ہون تین بار کہا یہہ کلمہ نقل کی یہہ
ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے ف یعنی اللہ اکبر الخ واسطے یا تعجب مبالغہ کی بیچ ثابت کرنی حجت کی خصم پر اور واسطے تعجب کے اقرار کرنی
اونکی سی اونکی صدق پر اور جرأت کرنی اونکی تکذیب اوپر مثل اوسکے اور ہلاک اونکی کی وعن مرۃ بن کعب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وذکر الفتن فقربہا فمر رجل مقنع فی ثوب فقال ہذا یومئذ علی الہدی فقمت الیہ فاذا ہو عثمان بن عفان قال
فاقبلت علیہ بوجہہ فقلت ہذا قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے مرہ بن کعبؓ سے کہا
سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت مین کہ ذکر کیا آنحضرتؐ نے فتنون کا یعنی جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگے بعد آنحضرتؐ کے امت مین پس نزدیک کیا
آنحضرتؐ نے اون فتنون کو یعنی فرمایا کہ نزدیک ہی وقوع اونکا پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑہی ہوئے سر پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے یہہ شخص اوس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا
کہا مرہ بن کعبؓ نے پس اوٹہا مین اور گیا طرف اوس شخص کے تاکہ دیکہون کون ہی وہ پس ناگہان وہ شخص عثمان بن عفانؓ تہی کہا مرہ نے پس متوجہ کیا مین نے طرف آنحضرتؐ کی
منہ عثمانؓ کا یعنی و کہا مین نے آنحضرتؐ کو منہ عثمانؓ کا پس کہا مین نے کہ یہہ شخص ہدایت پر ہوگا اوس روز فرمایا آنحضرتؐ نے ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عثمان انہ لعل اللہ
یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لہم رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی فی الحدیث
قصۃ طویلۃ اور روایت ہی عائشہؓ سی یہہ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا یعنی عثمانؓ سی ایک دن کہ اے عثمانؓ تحقیق شان یہہ ہی کہ شاید خدا تعالی پہناوی
تجکو ایک کرتہ یعنی خلعت خلافت پس اگر چاہین گے لوگ اور جبر کرین تجہپر اوپر اوتار ڈالنی کرتی کی پس نہ اوتارنا تو اوسکو واسطے اونکی ف یعنی اگر
قصد کرین لوگ تیری عزل کرنیکا تو نہ معزول کرنا تو اپنی نفس کو خلافت سی اسلیے کہ اونکی سبب سی تیری حق پر ہوگا اور اونکی باطل پر اور اسی حدیث کے
سبب سے معزول نہ کیا عثمانؓ نے اپنی نفس کو جسوقت کہ محاصرہ کیا لوگون نے اونکو روز دار کی ہر چند کہ بجد ہوئی لوگ ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث مین قصہ دراز ہی ف حاصل وہ قصہ کا یہہ ہی کہ مصریون کا سیاہ تہا استغاثہ کی مصر عامل کی ہاتھہ سے عثمانؓ کی پاس اور
بہیجا محمد بن ابی بکر کو والیت مصر کو اور پہرنا اونکا درمیان راہ سی بسبب مکر مروان کے اور محاصرہ کرنا اور قتل کرنا عثمانؓ کا اور یہہ قصہ نہایت مشہور درج کتب
جیسا کہ تاریخ کتابون مین تفصیل اسکی ہی یہہ اول فتنہ ہے کہ دین اسلام مین واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون وعن ابن عمر قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ
فقال یقتل ہذا فیہا مظلوما لعثمان رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہہ شخص فتنہ مین ظلم کیا ہوا واسطے عثمانؓ کے اور اشارہ کیا طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن ہی از روی سند وعن
ابی سہلۃ قال قال لی عثمان یوم الدار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عہد الی عہدا وانا صابر علیہ
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابو سہلہ سی کہ عثمانؓ کی مولی تہی کہا واسطے میرے عثمانؓ نے روز دار کی کہ روز قتل

قتل کر ڈالا گیا اور مراد داڑھی سے عثمانؓ کا تھی اور یہ ایسا ہی ہوا کہ وہ شہید ہوئے تحقیق آنحضرت صلعم نے کی تھی مجکو وصیت کہ یہ معزول نہ ہونا خلافت سے
جیسا کہ اوپر حدیث میں گذرا یا وصیت کی تھی صبر کی کہ قتل کیے جاؤ تم اور نہ لڑنیکی وہ نہیں صبر کرنے والا ہوں اوس عہد یعنی وصیت پر اور
لڑتا نہیں اور منع کیا صحابہ وغیرہ کو یہ کہا تھا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اور منع کیا کہ تمہارے مقابلہ کی نہیں یا مینگی نقل کی یہ
ترمذی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال جاء رجل من اهل مصر يريد حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القوم قالوا هؤلاء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن عمر اني سائلك عن شيء فحدثني هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهدها قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال الله اكبر قال ابن عمر تعال ابين لك اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه واما تغيبه عن بدر فانه كانت تحته رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من عثمان لبعثه فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بها على يده وقال هذه لعثمان ثم قال ابن عمر اذهب بها الآن رواه البخاري

روایت ہے عثمان تابعی بیٹے عبد اللہ بیٹے موہب سے کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنی مصر میں
سے اور ارادہ کرتا تھا حج کعبہ کا پس دیکھا ایک جماعت کو بیٹھی ہوئی پس کہا اوس نے کون ہیں یہ قوم کہا بعضے لوگوں نے کہ یہ قریش ہیں پس کہا اوس
شخص نے پس کون ہے شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا انہیں کہا اونہوں نے کہ شیخ انہیں عبد اللہ بن عمر ہیں کہا اوس شخص نے اے ابن عمرؓ تحقیق میں پوچھتا ہوں تجھ سے کسی چیز کو
پس حدیث بیان کر مجکو آیا جانتا ہے تو کہ عثمانؓ بھاگ گئے تھے روز احد کے یعنی اور بھاگنا کفار کے مقابلہ سے بہت برا ہے کہا ابن عمرؓ نے ہاں بھاگے کہا اوس شخص نے آیا
جانتا ہے تو کہ عثمانؓ غائب تھے غزوہ بدر سے اور وہاں حاضر نہ ہوئے یعنی اور قوت نہ پائی اونہوں نے فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمرؓ نے ہاں حاضر نہ ہوئے عثمانؓ
وہاں کہا اوس نے آیا جانتا ہے تو کہ عثمانؓ غائب تھے بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ میں ہوئی اور حاضر ہوئے ہاں کہا ابن عمرؓ نے ہاں حاضر نہ تھے بیعت میں اور سبب جگہ
ابن عمرؓ کی تصدیق اوس شخص نے کی تو کہا اوس نے اللہ اکبر **ف** ح یہہ کہا اوس نے ازراہ تعجب کے اور سبب ثابت ہونے اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ
شخص بعقیدہ فاسد رکھتا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں ترجمہ کہا ابن عمرؓ نے کہ آ بیان کروں تجھسے حقیقت حال کی پر بھاگنا عثمانؓ کا روز احد میں
گواہی دیتا ہوں میں کہ خدا تعالیٰ نے معاف و درگذر کیا اوس سے **ف** ع ح اور یہ بات معلوم ہے کہ جو چیز معاف ہو وہ خارج ہے عیب
ہونے سے رکھنے سے ابن عمرؓ نے جو یہ کہا گویا اشارہ کیا ہے آیت کی طرف ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان انما استزلهم
الشيطان ببعض ما كسبوا ولقد عفا الله عنهم ان الله غفور حليم جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد ایک جماعت کو
ایک جگہ ٹھیرایا اور حکم کیا تھا کہ اپنی جگہ سے ہلنا نہیں پس کافروں نے شکست پائی اوس جماعت نے چھوڑا کافروں کا پیچھا اور قصد غنیمت کے لینے کا کیا جنگ انتہی ہوئیں جس پر حق تعالیٰ نے
شکایت کر کے ظاہر فرمایا کہ عفو کیا خدا تعالیٰ نے اونسے اور یہ مخصوص حضرت عثمانؓ سے کی نہ تھی جو کوئی اہل اس تقصیر کا تھا خدا تعالیٰ نے عفو کیا اوس سے ترجمہ اور غائب ہونا
عثمانؓ کا بدر سے پس سبب اسکے تھا کہ تحقیق نکاح میں اونکے تھی آنحضرتؐ کی بیٹی رقیہؓ اور وہ بیمار تھیں فرمایا عثمانؓ کے لئے آنحضرتؐ نے کہ تیرے لیے ثواب ایک شخص کا ہے اون
لوگوں میں سے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور حصہ اوسکا بھی **ف** ع یعنی حکم حاضرین کا رکھتا ہے دنیا اور آخرت میں پس غائب ہونا اونکا بدر سے

بدلین سے نقصان اونکے حق مین بہتر کر اور تہا غائب ہونا اونکا مانند غائب ہونے حضرت علی کی تبوک سے کہ انکو خبر گیری اہل بیت کے لیے حضرت چہوڑ گئے تہے لیکن یہ ہین بہا اجر غنیمت سے اونکے لیے بہی حصہ غنیمت مین سے لگایا تہا یا نہین واللہ اعلم اور حضرت رقیہ بیمار ہوئی تہین مدینہ مین اور حضرت عثمان کو آنحضرت نے اونکی خبر گیری کے لیے چہوڑا تہا رقیہ نے مدینہ ہی مین وفات پائی اور یہ علامت تہی کمال رضامندی آنحضرت کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی اونکے نکاح مین دی پہر دوسری بیٹی ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے اور اسی سبب سے اونکو ذی النورین کہتے ہین پہر فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کردیتا مین اوسکا اونسے اور ریاض مین ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی **ترجمہ** اور اگر غائب ہوا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تہا کہ اگر ہوتا کوئی بہت عزت والا یعنی کمبہ کی حرمت باقی صحابہ مین سے اندر مکہ کے عثمان سے تو البتہ بہیجتے آنحضرت اوسکو **ف** عم یعنی بہیجا عثمان کو لیکن نہ پایا کوئی عزت والا انکی برابر جسے کہ نہ گئے بعضی صاحب بخوف اپنی جان کے یہ عذر بیان کرکر کہ یا رسول اللہ نہین ہین میرے لیے قوم مکہ مین کہ مدد کرین میری اور محافظت کرین میری نپہنچتی ہان ہوکر **ترجمہ** پس بہیجا رسول خدا صلعم نے عثمان کو **ف** عم یعنی طرف مکہ کے تا مشرکون سے آنحضرت کی طرف سے گفتگو کرین اور اونکو آنحضرت کے تعرض کرنے سے باز کرین پس عثمان کیا اونکا اونکی اہل اور گروہ نے اور آگے اپنے لے چلے اونکو سوار کرکر اور اپنی پناہ مین کیا اونکو کہ کوئی تعرض نکرے اونسے اور کہا اونہون نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا واسطے عمرہ اپنے کی پس کہا عثمان نے جانتا کہ مین طواف کرون آنحضرت کی غیبت مین **ترجمہ** اور تہی بیعۃ رضوان حدیبیہ مین پیچہے جانے عثمان کے مکہ کو **ف** عم یعنی جب خبر مشہور ہوئی مسلمانون مین کہ مشرک لڑنیکو آتے ہین مسلمانون سے تو مستعد کیا آنحضرت نے مسلمانونکو لڑنیکے لیے اور بیعت لی اونسے نیچے درخت کے اس بات پر کہ بہاگین نہین اور بعضون نے کہا بلکہ آئی خبر یہ کہ عثمان قتل کیے گئے **ترجمہ** پس اشارہ کیا آنحضرت نے ساتہ داہنے ہاتہ اپنے کے اس حال مین کہ کہا یہ ہاتہ میرا نائب ہے عثمان کے ہاتہ کا پس مارا داہنا ہاتہ اپنا اوپر بائین ہاتہ اپنے کے اور کہا یہ بیعت یا یہ ہاتہ واسطے عثمان کے ہے یا اونکی طرف سے ہے پہر کہا ابن عمر نے کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیرے سوالون کے جواب مین کہے ہین اب ساتہ اپنی نقل کے یہ بخاری نے **ف** عم یعنی پس نہین ضرر کرین گی تجہکو بلکہ تجہے کو ضرر کرینگے یا یہ مراد ہو کہ اپنے ہی کلمات حق اور مفصل بیان کرنے مین اونکو اپنے ساتہ لیجا اور چہوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان مین **وَعَنْ اَبِیْ سَھْلَۃَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَھِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْہِ** اور روایت ہے ابی سہلہ مولی عثمان کی سے کہ کہا شروع کیا آنحضرت نے کہ سرگوشی کرتے تہے عثمان سے یعنی چپکے سے کچہ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ دنیر برپا ہوگا اور قتل کرینگے لوگ اونکو اور صبر کرنا چاہیے اونکو اوس مین اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تہا یعنی سفیدی اور سرخی سے طرف زردی کے پس جبکہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنے کیا نہ لڑین ہم اونسے کہا عثمان نے نہ لڑو اس لیے کہ تحقیق آنحضرت نے وصیت کی ہے طرف میری ایک امر کی پس مین صبر کرنیوالا ہون اپنے نفس کو اوس امر پر **وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْھَا وَاَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَۃً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَۃً فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِہٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِہٖ وَھُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِکَ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ** اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوئے عثمان رض کے گہر مین اس حال مین کہ عثمان رض گہیرے گئے تہے گہر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابوہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہین عثمان سے کلام کرنے مین یعنی اونکی خدمت مین یا امیر المؤمنین سے جو حاضر تہے اونسے کلام کرنیکے لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نے ابوہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کہڑے ہوئے ابوہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسے کہ خطبہ کے لیے کرتے ہین پہر کہا ابوہریرہ نے کہ سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرمائی کہ تحقیق تم دیکہو گے پیچہے میرے یا پاؤ گے کہ آوین آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف و جہگڑا کرو گے آپس مین

یا فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ اختلاف کا اور پھر فتنہ کا مجلس ہی روایت کی پس کہا آنحضرت سی کہنی والے نی لوگو مین سی پہر کون ہی ہمارے لیے یا رسول اللہ یعنی کس کی متابعت کرین کر اوسکی متابعت مین فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنے والے نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرت نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کے اور یاروں اوسکے کی اور وہ یعنی ابو ہریرہ اور ظاہر یہ ہی کہ آنحضرت اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کی ساتھ اسکی یعنی لفظ امیر کے کہنے مین اشارہ کیا عثمان کے طرف کہ وہ حاضر تھی اوس مجلس مین روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **ف** ع کہا مولف نی کہ مسلمان ہوے عثمان رض ابتدا اسلام مین ابوبکر کے ہاتھ پر پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتین اور تھی وہ گورے میانہ قد خوبصورت گھنکے داڑھی والے خلیفہ ہوئی محرم کی اول تاریخ مین سن چوبیس مین اور قتل کیا اونکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سے تھا اور بعضون نے کہا اور کوئی تھا قاتل اونکا اور دفن کیے گئے وہ ہفتہ کے شب بقیع مین اور اونکی عمر اٹھاسی برس کی تھی اور بعض نے کہا نوے برس کی اور رہی خلافت اونکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کین اون سے حدیثین خلق کثیر کی

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ہے مناقب ان تینون کی **ف** ع یعنے بعضے حدیثین بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجتمع ہی وارد ہوئی ہین اس باب مین وہ حدیثین مذکور ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سی کہ تحقیق آنحضرت چڑھے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرت کے پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت کے پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پانو کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہین ہی تجھ پر مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی بخاری نے وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہ کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین باغون مدینہ کے یعنی وہ باغ تھا کہ جس مین بیر اریس تھا پس آیا ایک شخص یعنے پہنچا مین پہچانا اوسکو کہ کون ہے پس کہلوایا اوسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کہولدے واسطے اوسکے دروازہ اور بشارت دی اسکو بہشت کی یعنی بہشت عالیہ کی پس کہولا مین نے واسطے اوسکے دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تھے پس بشارت دی مین اونکو ساتھ اوس چیز کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پہر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کہلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہولدے اوسکے لیے دروازہ اور بشارت دی اوسکو بہشت کی پس کہولدیا مین دروازہ اوسکے لیے پس ناگہان وہ شخص عمر تھے پس خبر دی مین اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالی کا پہر کہلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجکو کہ کہولدے دروازہ اوسکے لیے اور بشارت دی اوسکو بہشت کی ساتھ بلا عظیم کے کہ پہنچیگی اوسکو پس کہولا مین نے پس ناگہان وہ عثمان تھے پس خبر دی مین اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالی کا پہر کہا اللہ سے طلب مدد کی کیجاتی ہے کہ صبر عطا کرے یعنی اس بلا پر اور یعقوب نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا کہتے تھے ہم

اس عالم میں کہ آنحضرت زندہ تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سو ہم لوگ بعد اون سب کی اس ترتیب سے ان تینوں کو باہم ذکر کرتے تھے ہم وقت ذکر کرنے کے اونکے اور بیان کرنے امر اونکی کے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور مشہور تھی صحابہ کو درمیان اونکے اور مشار و مذکور تھے درمیان اونکے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** تیسری فصل

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَابَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيْطَ عُمَرُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلایا گیا خواب میں آج کی رات ایک مرد صالح یعنی ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا یعنی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہیں اور پیوستہ کیے گئے ہیں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور لٹکائے گئے اور پیوستہ کیے گئے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اوٹھے ہم پیغمبر خدا صلعم کے پاس سے کہا ہم نے یعنے اجتہاد سے اور ظن غالب سے اپنے یہ مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے تعلق اور اتصال بعض لوگونکا ساتھ بعض کے معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ والی اوس کام کے ہیں کہ بھیجا ہے خدا تعالی نے ساتھ اوس کام کے اپنے پیغمبر صلعم کو یعنی خلفا اونکے بیچ جاری کرنے احکام دین اور شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

باب مناقب علی بن ابی طالب رض

یہ باب ہے بیچ مناقب علی بن ابی طالب کی **ف** ح مناقب حضرت علی رض کے بہت ہیں بے شمار ہیں حدیثوں کی کتابوں میں مناقب آپکے جو مذکور ہیں زیادہ ہیں بہ نسبت مناقب اور صحابہ کے اور بعضی روایتیں اونمیں سے موضوعی بھی ہیں چنانچہ شیخ مجدالدین شیرازی نے جیسا کہ بیچ بعضی حدیثوں کی کہ نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی ہونیکا کیا ہے اور کہا ہے کہ بطلان اسکا ساتھ بداہت عقل کی معلوم ہے اسیطرح کہا ہے بیچ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں بیشمار وضع کی ہیں لوگوں نے اور خاص ترین اونکی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور اوسکا وصایا نام رکھا ہے اول ہر حدیث کے یا علی ہے اور اون میں سے ایک حدیث ثابت ہے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسیطرح ذکر کیا ہے علما نے واللہ اعلم انتہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہے کہ اونہوں نے کہا کہ بیچ مناقب علی کی حدیثیں آئی ہیں ساتھ اسنادہای جید کے زیادہ تر اون حدیثوں سے کہ اور صحابہ کے حق میں آئی ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ علی رض متاخر ہیں اور اونکے زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوئے اور بہت سے مخالفین کہ اونکے ساتھ جنگ کے اور اونپر خروج کیا پس علما نے چاہا کہ منتشر کریں مناقب اونکے واسطے روکرنے مخالفوں پر اس سبب سے بہت صحابہ اونکو روایت کرتے تھے والا خلفاء ثلثہ کی بھی مناقب بہت ہیں برابر اونکے بلکہ زیادہ ہیں اور حضرت علی کا نام حیدر بھی تھا اصل میں حیدر نام تھا اسد کا کہ جو نانا تھا حضرت علی کا پس جب آپکی ماں فاطمہ بنت اسد تھی اونکو جنا تو اپنے باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب آیا ابوطالب تو یہ ذکر کیا اور مکروہ جانا اسد کے اس نام کو اور انکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہیں تھا علی رض کی نزدیک کوئی نام محبوب تر زیادہ ابوتراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائے حضرت فاطمہ کے گھر میں پس نہ پایا علی رض کو گھر میں پس فرمایا کہ کہاں ہے تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نے کہ میں اور اون میں کچھ بیچ ہوئی تھی پس خفا ہوکر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو کہ دیکھو کہاں ہیں وہ پس کہا اونہوں نے کہ یا رسول اللہ مسجد میں سوتے ہیں پس تشریف لائی حضرت مسجد میں دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اس حال میں کہ گر پڑی تھی چادر اونکی کندھی پر سے اور لگ رہی تھی اونکے پہلو میں مٹی پس لگے پونچھنے تیرے دست مبارک سے اور فرماتے تھے اوٹھ اے ابا تراب

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رض کی کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے **ف** ح یعنی آخرت میں اور قرب مرتبہ میں اور بیچ مددگار ہونے کے امر دین میں کذا قالہ

شارح نے علمائنا اور تورپشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرتؐ کی اوس وقت واقع ہوئی کہ خلیفہ کیا تھا علیؓ کو اپنی اہل و عیال پر اور آپؐ تبوک کو تشریف لیگئے تھے کہ آخری غزوہ آنحضرتؐ کا تھا پس منافقوں نے طعن کیا کہ اونکو حقیر و سبک جانکر آنحضرتؐ چھوڑ گئے ہیں حضرت علیؓ نے جو یہ سنا تو ہتھیار باندھکر نکلا یہانتک کہ آنحضرتؐ سے جا ملے کہ حضرتؐ اوترے ہوے تھے موضع جرف میں پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کہتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہیں میں نہیں چھوڑا ہے تمکو مگر واسطے محافظت اونکے کہ چھوڑا ہے میں نے اونکو پیچھے اپنے پس پھر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میرے میری اہل میں اور اپنے اہل میں کیا نہیں خوش ہوتا ہے تو اے علیؓ کہ ہووے تو مجھسے بمنزلہ ہارونؑ کے موسیٰؑ سے کہ جب آئے موسیٰ میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم میں اور اس حدیث کی بیچ چٹتے ہیں شیعہ اور دلیل پکڑا ہے اسکو اسمیں کہ خلافت بعد آنحضرتؐ کے حق علیؓ کا ہے اور آنحضرتؐ نے وصیت کی اونکو خلافت کی پس بعض نے اونمیں سے اپنی گمراہی سے یہ سمجھا کہ نسبت کفر کی ہے تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنے غیر علیؓ کے اور بعضوں نے نسبت کفر کی حضرت علیؓ کیطرف بھی کی ہے اسلیے کہ نہیں قایم ہوئی واسطے طلب حق اپنی کے پس نہیں شک ہے اسمیں کہ یہ احمق لوگ ہیں اسلیے کہ انہوں نے کافر کہا تمام امت کو خصوصاً صدر اول کو پس باطل کیا شریعت کو اور ڈھایا اسلام کو اور انکے دلیل پکڑنیکا جواب علماء اہل سنت و جماعت کی یہ کہتے ہیں کہ دلیل نہیں ہے اونکے لیے اسمیں اسلیے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ علیؓ کو آنحضرتؐ نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکھنے اپنی کے غزوہ تبوک میں جیسا کہ موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ کیا تھا بیچ غائب رہنے اپنی کے میں واسطے مناجات کے طور پر اور نہیں تھے ہارون خلیفہ بعد موسیٰ کے اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسیٰ کے ہوئی ہے اور آنحضرت صلعم نے استخلاف کیا ابن ام مکتوم کو لوگوں کی امامت کرنیکے لیے نماز میں پس علیؓ خبرگیری پیغمبر کے اہل بیت کی کرتی تھی اور ابن ام مکتوم امامت لوگوں کے اگر خلافت مطلق ہوتی تو امامت نماز کی لیے بھی حضرت علیؓ کو حکم فرماتے بلکہ اولی اور اہم تھا انتہی اور کہا طیبی نے چونکہ اسمیں تشبیہ تھی اور وجہ تشبیہ کے سمجھنے میں جاتی تھی کہ آنحضرتؐ نے کہا ہے میں تشبیہ دیکا اونکو ساتھ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرتؐ نے اوسکو ساتھ قول اپنی کے ترجمہ الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہے کہ نہیں ہے پیغمبر بعد میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ہارون پیغمبر تھے اور تو پیغمبر نہیں ہے یعنی اتصال ونکا ساتھ حضرتؐ کے نہیں ہے جہت نبوت سے پس باقی رہا اتصال جہت خلافت سے اسلیے کہ وہ قریب ہوتیکی نبوت کے ہے مرتبہ میں یا تو ہو حالت حیات اونکی میں یا بعد وفات اونکی کے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکی کے اسلیے کہ ہارون مر گئے پہلے وفات موسیٰ کے پس متعین ہوا یہ کہ تھے خلیفہ حالت حیات آنحضرتؐ کی ہیں وقت جانے آپکی کیطرف غزوہ تبوک کے انتہی اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ خلافت جزئیہ حضرتؐ کی حیات میں نہیں دلالت کرتے ہے اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرتؐ کی کے خصوصاً جبکہ معزول ہوئی ہوں اوس خلافت سے بھی بسبب رجوع کرنے آنحضرتؐ کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم میں ہے کہا بعض علماء نے کہ حضرتؐ کے اس قول میں الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہے اسپر کہ عیسیٰ ابن مریم جب اترینگے تو اترینگے حاکم ہوکر حکام اس امت سے بلاوینگے لوگوں کو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں اترینگے نبی ہوکر تو ہم وہم میں کہ نہیں منافات ہے اسمیں کہ ہوں نبی اور ہوں تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان کرنے احکام شریعت اونکی کے اور مضبوط کرنے طریقہ اونکی کے اگرچہ ساتھ وحی کے ہو طرف اونکے پس معنی حدیث مذکورہ کے یہ ہیں کہ نیا نہیں پیدا ہوگا بعد حضرتؐ کے کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرتؐ ختم کرنیوالے اگلے نبیوں کے ہیں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ اگر ہوتا بعد حضرتؐ کے نبی تو ہوتی علیؓ اور یہ منافی نہیں ہے اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہے حضرت عمرؓ کے حق میں صریحاً اسلیے کہ یہ حکم فرضی اور تقدیری ہے پس گویا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب میں سے نبی ولیکن نہیں ہے نبی بعد میرے اور یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل جسکی تصریح کی ہے حفاظ نے مانند زرکشی اور عسقلانی اور زرکشی اور سیوطی کی کہ کچھ اصل نہیں ہے اوسکی وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا حضرت علیؓ نے قسم ہے اوس خدا کی کہ پھاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اور نکالا اوس سے درخت اسلیے کہ دانہ اوگنے میں پھاڑا جاتا ہے اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے کہ دوست نہ رکھیگا مجھکو مگر مومن ف ع

مومن کامل مجھسے محبت مشروع مطابق واقع ہے کہ اسکا بغیر پیادتی اور نقصان کے تاکہ کل جاوین نصیری اور خارجی پس جسنے دوست رکھا حضرت علی کو اور بغض رکھا شیخین سے مثالیخو روشنی کی ایسے گمشدہ ہے پس نہین نقص وارد ہوگا ساتھ اوس شخص کے کہ دوست رکھے حضرت علی کو اور بغض رکھے ابوبکر اور عمر سے ترجمہ اور دشمن نہوینگا مجھکو مگر منافق نقل کی مسلم نے ف ح ع پس محبت علی کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت انکی نشانی نفاق کی اور حضرت علی سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی قال ہذا حدیث غریب اور روایت کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے ف ح خیبر ایک منزل ہے مدینہ سے جانب شام کے اور غزوہ اسکا سات ہجری مین تھا ترجمہ کہ دونگا مین یہ نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالیٰ قلعہ خیبر کو اوسکے ہاتھون پر یعنی بہ سبب اوسکے دوست رکھتا ہے خدا اور رسول اوسکے کو اور دوست رکھیگا اوسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کے لوگون یعنی صحابہ نے آئے آنحضرت کے پاس صبح کو سب امید رکھتے تھے کہ دیا جاوے نشان اونکو ف ح آیا ہے کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکھیے یہ نعمت کل نصیب کسکے ہووے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہاں ہین علی بن ابی طالب ف ح اور وہ پیچھے رہ گئے تھے بسبب آنکھون کے دکھنے کے بعد ازان اثنا راہ مین یا بعد پہنچنے کے خیبر مین آنحضرت سے جا ملے ترجمہ پس کہا صحابہ نے کہ وہ یارسول اللہ شکایت رکھتے ہین اپنی آنکھون کی یعنی اونکی آنکھین دکھتی ہین یعنی بسبب عذر کے حاضر نہین ہوئے فرمایا آنحضرت نے پس بھیجو کسیکو طرف اونکے کہ بلا لاوے اونکو پس لائے گئے علی رضی اللہ عنہ پس لعاب دہن ڈالا اونکی آنکھون مین پس تندرست ہوئی علی یعنی آنکھ اونکی اس طرح سے یہانتک کہ گویا نہ تھا اونکے کچھ درد یعنی اور نہ سبب کسی قسم کے رمد کے اور ضعف بصر اصلا پس دیا اونکو نشان پس کہا علی نے کہ یارسول اللہ لڑون مین اونسے یہانتک کہ ہوجاوین وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہوجاوین فرمایا آنحضرت نے کہ چلو اور گذرو نرمی اور آہستگی سے یہانتک کہ اترو تم اونکی زمین اور میدان مین پھر بلاؤ اونکو طرف اسلام کے یعنی اول اور خبر دی اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ واجب ہے اونپر حقوق خدا سے اسلام مین ف ع اور بیان یہ حقوق ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوس سے تو پس طلب کرو جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کرو اونسے یہانتک کہ مسلمان ہون حقیقۃ یا حکما یعنی جزیہ دینا قبول کرین یا یعنی مسلمان ہونیکے فرمان بردار ہوجاوین ترجمہ پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تعالیٰ بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہے اس سے کہ ہوں تیرے لیے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ ف ع حضرت نے جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطے بلانے کفار کے طرف اسلام کے آگے تاکید کیلیے یا یہ قسم کہا ارشاد فرمائی اسلیے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے اونکے ایمان کا بغیر قتال اور نیکی کہ متفرع ہوتا ہی اسپر حصول غنائم کا قسم سرخ چارپایون وغیرہ سے پس پیدا کرنا ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنے ہزار کافر کے سے جیسیکہ تصریح کیا ہے اوسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح مین ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اونمین

فرمایا آنحضرت نے علی مرتضی کو کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں یعنی باہم نسب اور قرابت اور محبت اور اتحاد میں اور ارشاد ہے کہ وہ حدیث سے منقول ہے فضیلت میں حضرت علی اور جعفر اور زید بن حارثہ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے **ف** ع یہ کنایہ ہی کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور مشارکت سے نسب میں **ترجمہ** اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہی یعنی یہ اشارہ ہے طرف اس آیت کے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الآیت نقل کیا یہ ترمذی نے

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا میں دوست ہوں پس علی دوست اوسکا ہی یعنی جسکو میں دوست رکھتا ہوں پس علی دوست رکھتا ہی پس علی دوست معنی ہین کہ جس شخص کا ربردار اور مددگار میں ہوتا ہوں پس علی کاربردار اور مددگار اوسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

وَعَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ جُنَادَۃَ اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے اور نہ ادا کرے میری طرف سے یعنی بند عہد کوئی مگر میں یا علی نقل کی یہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے **ف** ع عادت عرب کی تہی کہ جب درمیان اونکی گفتگو ہوتی تہی نقض ابرام اور صلح اور بند عہد کی تو ادا نہیں کرتا تہا یہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکے قرابتیوں اور اپنوں میں سے اور نہیں قبول کرتے غیر اونکی سے پس جب کہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نے ابوبکر صدیق کو حج کے لیے بہیجا تہا اور امیر حاج ہوکر گیا تو پیچہے نکلنے اونکی بہیجا علی مرتضی کو بہیجا نقض کرین مشرکین کے عہد کو اور سورہ براءۃ کہ اوسمین اس یا ایہا الذین آمنوا ہے انما المشرکون نجس پڑہیں اور ادا کرین کہ مشرک نجس ہیں نزدیک نہوں مسجد حرام کے بعد اس سال کے اور سورہ آگے اسکے اور احکام بیان کرین اوس وقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی کی تکریم کے لیے اور حقیقت میں عذر بیان کرنا ہی تہا حضرت ابوبکر کے لیے اس مقام میں چنانچہ منقول ہے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی کو جس وقت کہ جا ملے علی اونکے پیچہے سے کہ تم امیر ہو یا مامور پس کہا حضرت علی نے کہ امیر نہیں بلکہ مامور ہوں اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہ امر مخفی نہیں ہے منصفین پر

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَصْحَابِہٖ فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَقَالَ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا بہائی چارہ کرادیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یاروں اپنے کی **ف** ع یعنی دو دو صحابیوں میں آپسمین دینی بہائی چارہ کروایا چنانچہ ابوبکر اور عمر اور سلمان آپسمین دینی بہائی ہوے اسیطرح اور اور یہ بات مہاجرین اور انصار مدینہ کی آمد کی ہوا **ترجمہ** پس آئے علی بہتے ہین آنسو اونکی آنکہوں اونکی سے پس کہا علی نے کہ بہائی چارہ کروایا آپنے درمیان یاروں اپنے کے اور نہ بہائی چارہ کروایا آپنے درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تو بہائی میرا ہے دنیا اور آخرت میں یعنی تجکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بہائی چارہ کروا دون **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَیْرٌ فَقَالَ اللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ یَاْکُلُ مَعِیْ ھٰذَا الطَّیْرَ فَجَاءَہٗ عَلِیٌّ فَاَکَلَ مَعَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا نزدیک آنحضرت کے ایک جانور پرندہ یعنی بہنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نے خداوندا لا میرے پاس اوسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیرے تیری مخلوق میں سے کہ کہاوے ساتھ میرے اس جانور کو پس آئے آنحضرت کے پاس علی اور کہایا ساتھ اونکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف**

ح کہا ابن جوزی نے کہ یہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نے کہ صحیح نہین ہی اور مختصر مین کہا کہ طرق اسکی بہت ہین لیکن سب ضعیف ہین اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہے اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کی تھی نزدیک خدا کی اور شارحین حدیث تاویلین اور قیدین لگاتی ہین کہ مراد یہ ہی کہ جملہ محبوب ترین خلق سی تھی یا محبوب ترین
خلق کہ آنحضرت کی چچا کی بیٹون مین سی تھی یا اقرباؤن قریب مین سی اور یہ مراد ہی کہ جو اولی اقرب اور حق مین ساتہ احسان کرنی بہتر کہ اور بہتر علی محبوب ترین ہین نزدیک
نزدیک خدا کی اور غالبا یہ تخصیصات اس سبب سے ہین کہ حضرت علی کا محبوب ترین ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سی لازم نہ آوی اور حقیقت مین حاجت ان
تخصیصات کی کچہ نہین ہی اسلیے کہ یقین ہی کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیے کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور جایز ہی
اگر بعضونکو محبوب تر بعض وجوہ اور حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور فضیلت بسبب کثرت ثواب کی منافات اوس سی نہین رکہتی ہی اسلیے کہ مراد جمیع وجوہ نہین ہی
جیسیکہ بیچ مسئلہ افضلیت اور احبیت کی بعضی علما نی کہا ہی غرضکہ یہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی ہی جیسا کہ گمان کیا اوسکو دلیل طعن کا ابوبکر کی خلافت پر
اور بعضی حدیثون مین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور اور جگہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہی اور مقام بسیط ہی لیکن گنجایش نہین وعن
علی قال کنت اذا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی رواہ الترمذی وقال
ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتی مجکو بی سوال
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ
وعلی بابہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وقال روی بعضہم ہذا الحدیث عن شریک
ولم یذکروا فیہ عن الصنابحی ولا نعرف ہذا الحدیث عن احد من الثقات غیر شریک
اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ف ع ح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینۃ العلم
اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنی یہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون
اوسکی سی لیکن خاص اونکی ذکر کرنی سی ایک طرح کی تعظیم اونکی ہی اور واقع مین حضرت سی نہین ایسی ہی آئی کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کی زیادہ ہی اعلم ہی
اور اون حدیثون مین سی کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازون کی ہین یہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور جو کہ یہ تحقیق ہو چکی ہی یہ بات
کہ تابعین نے لیے ہین طرح طرح کی علوم شرعیہ قسم قراۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سی پس جانا گیا عدم انحصار باب کا
علی کی حق مین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتہ باب قضا کی تو البتہ یہ سکتا ہی کہ وارد ہوا ہی اونکی شان مین انہ اقضاکم جیسیکہ ابی بن کعب کی حق مین آیا ہی انہ اقرءکم کہ وہ
بڑی قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کی حق مین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نی کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین اس تمثیل سی کہ لینا علم کا اور حکمت کا
آنحضرت سی مختص ہی ساتہ علی کی نہین ہاتہ لگ سکتا کسی اور کو واسطہ ہی سوائے واسطہ علی کی اسلیے کہ گہر مین نہین داخل ہوتا مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نے
فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حال آنکہ نہین ہی اونکی لیے حجت اسمین اسلیے کہ گہر جنت کا فراخ تر نہین ہی حکمت کی گہر سی اور اسکی آٹہ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث
کی ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی لیکن ہی سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نے بعضون نے تصحیح کی ہی اور بعضون نے تحسین اور
بعضون نے ضعیف کہا اور بعضون نے کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچہ اصل نہین ہی اسکی اور ایک جماعت نے نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نے
کہ یہ حسن ہی باعتبار طرق کی صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی ہے
بعضے علما نے یہ حدیث شریک تابعی سی اور نہین ذکر کیا اونہون نے اسناد اس حدیث مین صنابحی سی جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہین پہچانتی ہین ہم

اس حدیث کو کسی ثقات مین سی سوائے شریک کی ف ع اور خبر فردوس مین یہ حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاہُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاہُ مَعَ ابْنِ عَمِّہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کے پس سرگوشی کی اونسے پس کہا لوگوں نے یعنی منافقوں نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا میں نے اونکو ساتھ سرگوشی کی لیکن اللہ تعالی نے سرگوشی کی اونسے ف ع یعنی پہنچایا میں نے اونکو اللہ تعالی کیطرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا مجکو اوسکے پہنچانیکا بطریق سرگوشی کے پس سمجھو تم گویا سرگوشی کی اونسے اللہ نے میرے منہ کے پس یہ مانند قول اللہ تعالی کی ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہے کہ اس سرگوشی میں حضرت نے کچھ مصلحتیں عرض حربی کی بتلائیں اور اسکی امارت ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ اخبار وغیرہ کے کہی ہوں نہ یہ کہ دین کی بات اونسے چھپی رہ گئی ہو اور اونسے چھپائی گئی ہو کہ ثابت ہوچکا ہے صحیح بخاری میں کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ جو قرآن میں نہیں اونہوں نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ پیدا کیا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہیں ہے ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن میں ہے مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہے آدمی کتاب الٰہی میں اور جو کچھ کہ صحیفہ میں ہے کہ اوس میں دیت وغیرہ کی احکام لکھے ہیں ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یُجْنِبُ فِیْ ہٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰی ہٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یَسْتَطْرِقُہٗ جُنُبًا غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے کہ اے علی روا نہیں ہے واسطے کسی کے کہ جنبی ہو اوسکو جنابت یہ کہ گذرے اس مسجد میں سوا میرے اور سوا تیرے ف ع اتفاقاً دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی میں واقع ہوئی تھی ترجمہ کہا علی بن منذر نے پس کہا میں نے واسطے ضرار بن صرد کے کہ کیا ہیں معنی اس حدیث کے ف ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کی بیٹا اونکا علی ایک مرد مشہور ہے عابد کوفہ سے کہتے ہیں کہ اونسے پچپن حج کیے اور حدیث سنے اور جماعت ائمہ نے روایت کی شیعہ محض ہے و لیکن ثقہ صدوق ہے اور ابن حبان نے اوسکو ثقات میں ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نے نہیں حلال ہے کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے اوس میں حالت جنابت میں سوا میرے اور سوا تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ع اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف ہے باتفاق محدثین کے

وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشًا فِیْہِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اللّٰہُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ام عطیہ سے کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اونمیں علی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا میں نے آنحضرت سے اس حالمیں کہ اوٹھانیوالے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کے لیے فرماتے تھے یعنی وقت بھیجنے اونکی کے یا نزدیک توقع آنے اونکی کے یا الٰہی نہ مار مجکو یہانتک کہ دکھا دے تو مجکو علی کو کہ سلامتی سے پھر کر آویں نقل کی یہ ترمذی نے ف ع دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپکو اونکی مفارقت سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں دوست رکھتا علی کو منافق اور نہیں دشمن رکھتا اونکو مؤمن یعنی مومن کامل نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے

وَعَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے برا کہا علی کو یعنی نصب کی جہت سے پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہ احمد نے ف ع یعنی جسنے اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا اس میں مقتضا اتحاد کا ہے کہ ہو

علی کا کفر اور یہ محمول ہو تشدید و وعید پر یا مبنی ہو حلال جاننے پر واللہ اعلم بالحال اور یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کی ہو اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے
من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت میں آیا ہو حضرت علی سے من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد **وعن**
علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیک مثل من عیسی ابغضتہ الیہود حتی بھتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ قال یھلک فی رجلان محب مفرط یقرظنی بما لیس فی ومبغض یحملہ شنآنی علی ان یبھتنی رواہ احمد اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا
مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھ میں ایک مشابہت ہے عیسی سے دشمن رکھا اونکو یہود نے یعنی بہت یہاں تک کہ تہمت لگائی اونکی ماں کو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا
کی لگائی اور دوست رکھا اونکو نصاری نے یعنی بہت یہاں تک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہیں ہو اونکے لیے کہ اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا کہا حضرت
علی نے کہ ہلاک ہونگے یعنی گمراہ ہونگے میرے حق میں دو شخص اور بسبب میرے دو شخص ایک تو محبت کرنیوالا حد سے زیادہ تعریف کرنیکا میرے ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں ہی مجھ میں یعنی تفضیل دیگا
مجکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ کہیگا مجکو مانند غلاۃ شیعہ نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اوس چیز پر کہ بہتان کریگا مجھ پر نقل کی یہ احمد نے **ف** ع
اس سے معلوم ہوا کہ محبت اور عقیدہ محمود وہی ہے کہ حد سے نہ گذرے اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کیطرف کھینچ لیجاتی ہے اور راہ مستقیم عدالت
سے باہر ڈالتی ہی اور منسوب طرف گمراہی کی کرتی ہے اور متصف ساتھ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہیں کہ دونوں طرفوں افراط و تفریط سے اس باب میں
محفوظ ہیں خصوصا وہ لوگ کہ گرد تعصب کی خشکی چہرہ حال پر نہیں بیٹھی ہے جاننا چاہیے کہ سرمایہ سعادت و جمعیت دین میں محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب سے ہے
شخص کو سعی کرنی چاہیے کہ یہ دونوں چیزیں جمع کرے اور بوجہ اعتدال کے رزقنا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہے کہ کہا حضرت نے اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی او فی
اقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہ احمد نے اور ستائیسویں ... کہا علی نے اللہم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہ احمد نے مناقب میں **وعن**
البراء بن عازب وزید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی قال الستم تعلمون انی اولی بکل مؤمن من نفسہ قالوا بلی فقال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ھنیئا یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولی کل مؤمن ومؤمنۃ رواہ احمد اور روایت ہے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
اوترے غدیر خم پر **ف** ع یعنی وقت پھرنے کی حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہے ایک بستی کا کہ تین کوس ہے جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور غدیر اصل
میں کہتے ہیں پانی کی تالاب کو اور اوس وقت میں صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کے ساتھ جمع تھے ترجمہ پکڑا آنحضرت نے ہاتھ علی مرتضی کا پھر فرمایا **ف** ح
یعنی بعد اسکے جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹوں کے پالانوں کا اور اوسپر چڑھکر فرمایا ترجمہ کیا نہیں جانتے تم کہ
میں نزدیک تر اور دوست تر ہوں ساتھ مومنوں کے اونکی نفسوں سے یعنی جیسا کہ قران مجید میں مذکور ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار مکرر فرمایا غرضکہ کہا صحابہ
نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنی بعد اسکے کہ علی العموم مومنوں کو فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اولی اور اقرب ہوں ساتھ ہر مومن
کے اسکی نفس سے **ف** ح یعنی میں حکم نہیں کرتا ہوں مومنوں کو مگر اوس چیز کا کہ اوس میں بھلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسوں کے
کہ کبھی طرف شر اور فساد کی بھی بلاتی ہیں ترجمہ کہا صحابہ نے مقرر ایسے ہی ہیں فرمایا آنحضرت نے بار خدایا جو شخص کہ میں دوست اوسکا ہوں پس علی دوست
اوسکا ہے خداوندا دوست رکھ اوس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوسکو کہ دشمن رکھے علی کو **ف** ع ح اور ایک روایت میں ہے کہ بہت مدد...

وابغض من ابغضه وانصر من نصره واخذل من خذله وادر الحق معه حیث دار یعنی دوست رکہ اسکو کہ دوست رکھی علی کو اور دشمن رکہا اوسکو کہ دشمن رکھی اوسکو
اور مدد کر اوسکی کہ مدد کری علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کری علی کی اور پہیر حق کو ساتہ علی کی جسطرف کہ پہری وہ **ترجمہ** پس ملاقات کی حضرت علی نی حضرت
عمر رض نی بعد اسکی پس کہا عمر نی واسطی علی کی کہ خوشی ہی تمہاری لئی یا ہبتی رہو ہبتی رہنا گوارا ای بیٹی ابو طالب کی صبح کی تمنی اور شام کی تمنی یعنی ہوئے
تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہ احمد نی **ف** جاننا چاہئی کہ شیعون نی جو تمسک کیا ہی ساتہ بعضی روایتون کی حضرت علی کی
احق ہونی پر ساتہ خلافت کی اونمین سے یہ حدیث اونکی نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتی ہین کہ یہ صریح دلیل ہی اونکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتی ہین کہ
مولی یہان بمعنی اولی ساتہ امامت کی ہی بدلیل قول کی الست اولی بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کی ورنہ احتیاج نتہی صحابہ کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور دعا کرنیکی
حضرت علی کی لئی اسلیے کہ جانتی تہی اور پہچانتی تہی اوسکو سب صحابہ اور ایسی دعا مین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کی لئی پس ہوئی علی نزدیک اسی درجہ کی
جیسی آنحضرت کی لئی تہی امت پر پس یہ نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت نی مانند ترمذی و نسائی اور احمد کی اور طریق اوسکی
بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نی اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سی تیس صحابیون نی اور گواہی دی اونہون نی اسکی علی رض
کی لئی اسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت مین ساتہ اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسناد صحیح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہئے اوسکی
قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ اون بعضونکی قول پر کہ کہا ہی اونہون نی کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیے کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سی کہ تصحیح
کی ہی اسکی اکثر کو ذہبی نی کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا و لیکن ہم کہتی ہین شیعہ سی بطریق الزام کی کہ اونہون نی اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار
تواتر کا ہی بیچ دلیل امامت کی کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتہ اوسکی استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہئی اور یقین ہی کہ یہ حدیث متواتر نہین باوجود خلاف کی
ہمین اگرچہ یہ خلاف مردود ہی بلکہ طعن کرنیوالی اسمین بعضی ائمہ حدیث سی اور عادل اونکی ہین کہ رجوع ہی اونکی طرف اس امر مین مانند ابو داؤد سجستانی اور ابو حاتم رازی
اور سوا اونکی اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نی اہل حفظ و اتقان مین سی کہ جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پہرتی تہی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا اونکی
اکابر اہل حدیث سی او یہ بات اگرچہ مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن مخل ہی تواتر کا ایسی حدیث مین عجب تر ہی اور اونہون نی شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت
مین پس سعی چاہئی اسکو اور اہل سنت و جماعت نی رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ مذکور ہی اور ہم کچہہ اوسمین سی بطور
اختصار کی ذکر کرتی ہین کہ کہا ہی اہل سنت نی کہ نہین مانتی ہم کہ معنی یہان نہی عالم و والی کی ہی بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کی ہی اسلیے کہ لفظ مولی کی کئی معنی آتی ہین معتق
اور عتیق اور متصرف بیچ امر مین اور ناصر اور محبوب اور تعیین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ مین سی بغیر دلیل کی جائز نہین کہتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی ارادہ
کرنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رض ہمارے سید اور پیارے اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت اسی معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنی امام کی معہود و معلوم نہین ہی
لغت مین اور شرع مین اور کسی نی لغت کی اماموں مین سی نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کی آتا ہی اور کہتی ہین کہ یہ چیز اولی ہی فلانی چیز سی اور نہین کہتی ہین
کہ مولی ہی اوس سی پس غرض موالات کی بیان کرنی سی تنبیہ ہی اور پرہیز کرنی اونکی بغض سی اسلیے کہ اسکی بیان کرنی مین بڑی بزرگی اونکی ثابت ہوئی اسلیے اوسکی پہلی فرمایا
الست اولی بالمؤمنین من انفسہم اور نہیں ہی یہ ذکر اسی جہت سی ہی اور بعضی طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رض کا خصوصا آیا ہی جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی نزدیک
ساتہہ سند صحیح کی آیا ہی اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد نسبت ولائی اور تاکید کرنی اونکی محبت پر ہی اور یہ بہی کہتی ہین کہ سبب اسکا یہ ہی کہ بعضی صحابہ ساتہ علی رض
کی یمن مین تہی اونہون نی کچہہ شکایت اونکی بعضی امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تہا از انجملہ بریدہ اسلمی تہی اور صحیح بخاری مین ایسا ہی وارد ہی اور تصحیح
اسکی کی ہی کہ آپکی چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا ای بریدہ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو جمع کیا ہی اور تاکید اس باب مین کی ہی
کہا شیخ ابن حجر نی کہ نا مانتی کہ معنی بمعنی اولی کی ہی و لیکن یہ بات لازم آتا ہی کہ اولی ساتہ امامت کی مراد ہی بلکہ ساتہ قرب اور اتباع کی جیسا کہ قرآن مجید مین

فرمایا اِنّی کُوں لِّلنَّاسِ مِنْ بَعْدِہِمْ لَکُنْتُمْ اَشْقٰی اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اور نفی اس احتمال کی نہیں کہتی ہیں ہم مانا نہیں کہ مراد ولی سے ساتھ امامت کی ہے لیکن دلیل
نہیں ہے اوپر امامت فی الحال کی بلکہ مال میں اور یہی وقت عقد بیعت اونکی مراد ہو اور تقدیم تینون خلفا کی باجماع ہے اور علی مرتضیٰ اونکے تابع مین رہے اور تقریر
اور روایتونکی کہ صحیح ہیں ساتھ خلافت ابی بکرؓ کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث کیونکر نص ہوا امامت پر حالانکہ دلیل نہیں لائی اسکو علی اور عباس
نے غیر اونکی وقت حاجت کی ساتھ اسکی بلکہ دلیل لائی اسکو علی نے وقت خلافت اپنی کے پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانے سے ایام خلافت تک دلیل ہے اوپر کہ جانا انہوں نے کہ نص اس مین اوپر خلافت
اونکی کے متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے سو نہیں ہے اور جود اسکی علی نے خود تصریح کی ہے کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی یا اور نہ خلافت غیر اونکی جیسا کہ اخبار صحیحہ مین آیا ہے
اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہے کہ علی اور عباس نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی اور خلافت غیر اونکی جیسا کہ اخبار صحیحہ مین آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہے کہ علی اور عباس آنحضرت صلعم کے پاس
ائی اونکی مرض الموت مین اور عباس نے علی رضی سے کہا کہ طلب کرا وس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم مین ہے تو جان لین ہم اوسکو آنحضرت کی فرمانے سے اور علی رضی نے فرمایا کہ
نہین طلب کرتا مین الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی رض کی تو کا ہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچہنیکی اونسے اور کیون کہتے عباس
کہ اگر یہ امر ہم مین ہو تو جان لین ہم اوسکو باوجود قرب مانکی ساتھ روز غدیر کے کہ وہ دو مہینے یا کچہہ کم یا زیادہ گذری تہی اور بہول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چہپانا
اونکا اوسکو باوجود جاننے کے اوسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہین تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکی ابوبکر کے یاد رکہتی تہے اوسکو اور جانتی تہی اوسکو
اور باوجود اوسکی جو اونہون نے کچہہ تعرض نکیا اور دلیل نلائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتی تہی کہ مراد اس سے خلافت علی رض کی نہین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑہا اور اسکا اقرار کیا حق ابی بکر اور عمر رض کا اور کہا کہ امیر نہو دیں تمہر کوئی شخص جیسکہ اخبار مین آیا ہے اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے رغبت
دلائی ہے اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہے درمیان محبت اور خلافت کے اور شیعہ کہتے ہین کہ یاد رکہتی تہے صحابہ اس نص کو ولیکن اونہون نے
اتباع نکیا اسکا اور فرمان برداری نکی ساتھ اسکے از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی رض نے کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کے تہا اور یہ
کذب اور افترا ہے اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتی تہی اور کثرت بے اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہے اور باوجود اسکے حضرت پیغمبر خدا صلعم سے اونہون نے نقل یا اون
دلیل نہ لاوین اور عمل اوسپر نکرین یہ بات محالات سے ہے اور جب ابوبکر رض دلیل لائی ساتھ حدیث الائمۃ من قریش کی کیون نہ کہا صحابی نے کہ نص خاص علی کی
لیے واقع ہے احتجاج ساتھ اس عموم کے کیون کرتی ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہے کہ صحابہ ضلوان اللہ علیہم اجمعین گمراہ گئے
ہین اور یہ رد نص قایل ہین اونکی تکفیر کی اور کہتے ہین کہ سب صحابہ سوا ان چند تنون کے کافر گئے ہین نعوذ باللہ اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ جس چیز کیطرف گئے ہین
روافض بسبب اوسکی باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلیے کہ جب چہپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جہوٹ بیچ اول احکام اسلام کے بسبب غرض نفسانی
کی اونسے واقع ہوا تو اور کچہہ کہ حدیثین اور اخبار اونسے روایت کی گئین جہوٹ اور باطل ہوگئین بلکہ یہ تعصب رجوع کرتا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ
اونکی صحبت مین ایسے لوگ آئی اور حضرت علی مرتضیٰ کیطرف بہی کہ اونہون نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکی کی اور یہ کلام شیخ ابن حجر کا ہے
صواعق محرقہ مین کہ اونہون نے بسبب طول طویل ذکر کیا ہے وہان اور جو کچہہ کہ اوس مین سے ہمنے بطریق اختصار کے یہان ذکر کیا ہے کافی ہے وباللہ التوفیق **وعن**
بُرَیْدَۃَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا صَغِیْرَۃٌ ثُمَّ خَطَبَھَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَھَا
مِنْہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ کہا پیغام بہیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سکوت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہ محمول ہو اور دفعہ
یعنی ایکبار سکوت کیا ہوا اور یہ دوسری بار مین یہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہے **ترجمہ** پہر پیغام بہیجا فاطمہ کا علی رض نے پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے رضی اللہ
عنہا نقل کی پیشانی نے **ف** اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ کہا اصحاب نے علی رض سے کہ تم کیون نہین خواستگاری کرتے فاطمہ کی حال آنکہ تم آنحضرت کی

بیچا کی بیٹی یا۔ پھر کہا علی نے کہ مجھکو شرم آتی ہے کہ آنحضرت کے سامنے یہ کلام عرض کروں پس آنحضرت نے سنا اور راضی ہوئے اور جب علی نے ضیافت آنحضرت کی علوم کی تو اظہار کیا اسکا
پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا اونسے ف ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابو بکر نے آنحضرت سے لڑکی
بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر نہیں اوترا ہے حکم تا ہنوز پھر خواستگاری کی اونکی عمر نے اور اور بعضے قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو ابو بکر کو
دیا تھا پھر کہا بعضوں نے علی سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہے کہ تم سے نکاح اونکا کر دیں گے کہا علی نے کیونکر ہو حالانکہ
کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا اونکا پھر خواستگاری کی اونکی علی نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا مجکو
رب عز وجل میرے نے اسکا کہا انس نے پھر بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل اور بلا لا میرے پاس ابو بکر صدیق اور عمر بن خطاب
اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار میں سے کہا انس نے کہ بلا لایا میں اونکو پس جبکہ جمع ہوئے وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہ پر اور علی اوٹھ کر گئے ہوئے تھے آنحضرت کی کام کے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود
بقدرتہ المطاع سلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وتعالت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
وصہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب
پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجکو یہ کہ نکاح کر دوں میں اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہیں علی ابن ابی طالب سے پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا
اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہو اس سے علی ابن ابی طالب پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پھر منگایا طباق کھجور کا اور رکھا
اوسکو آگے ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹو پس ہم نے لوٹا پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہے تھے ناگہاں آئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سامنے علی کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجکو یہ کہ نکاح کر دوں تجھسے فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووے تو ساتھ اسکے پس کہا علی
نے کہ تحقیق میں راضی ہوا ہوں ساتھ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم ہے اللہ کی البتہ
تحقیق نکالی اللہ نے ان دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کر دینے دروازوں کے سوائے دروازہ علی کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے ف ع یعنی بعضے صحابیوں کی گھر کی دروازے مسجد نبوی میں تھے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف سے بند کرو تا کہ کوئی عبور نہ کرے حالت نفاس اور کہ
مرد جنبی مسجد میں ان دروازوں سے نہ آوے مگر دروازہ علی کا کھلا رہا کہ جنابت سے اونکو آنا مسجد میں درست تھا اور یہ خصوصیت اونکی تھی بسبب فرمانے آنحضرت کے
اور یہیں اشکال آتا ہے اس حدیث سے اور حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر میں کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازوں کے بند کرنیکا سوا دروازہ ابی بکر کے اسلیے کہ اوس میں
تصریح ہے اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے اونکو دروازوں کے بند کرنیکا بیچ حالت مرض الموت اپنی کے اور اس میں شک نہیں پس محمول کیا جاویگی یہ حدیث حالت ابتدائی پر تا کہ
برابر ہووے یہ واضح ہوتا ہے قول علما کا کہ اوس حدیث میں اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کے علاوہ یہ کہ وہ حالت اخیر ہے اسی سے اور مشہور ہوتا ہے اسلیے کہ وہ متفق علیہ
اور یہ ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنی از راہ متن اور اسناد کی یا معنوں کی لیکن روایت کیا احمد اور ضیائی نے زید بن ارقم سے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان دروازوں کے سوائے دروازہ علی کی اور ریاض میں ہے کہ روایت کیا اسکو احمد نے زید بن
ارقم سے کہ کہا تھی واسطے ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دروازے جاری مسجد میں کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن کہ بند کرو
یہ دروازے سوائے دروازہ علی کی پس کہا زید نے کہ گفتگو کی اسمیں لوگوں نے پس کھڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کے لیے اور حمد و ثنا کی اللہ کے پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق

میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان دروازوں کے سوا دروازہ علی کے پس گفتگو کرنیوالی تمہاری اور تحقیق میں نہ قسم اللہ کی نہیں بند کیا میں نے کچھ اور نہ کھولا
میں نے اوسکو یعنی از خود ولیکن حکم کیا گیا میں ساتھ ایک چیز کے پس پیروی کی میں نے اوسکی اور ابن عباس اور جابر سے بھی یہ خلاف روایت کی گئی ہی لیکن صحیح نہیں

اور صحیح یہی ہے کہ یہی روایت کہ نقل کی گئی ہے صحیحین میں سے ابی سعید سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یبقین باب فی المسجد الا سد الا باب ابی بکر اور اگر صحیح ہو حدیث علی کی تو ہمیں حمل کرنا ہوگی دونوں حدیثوں اور دو حالوں مختلف کیواسطے تطبیق دینے کی درمیان دونوں حدیثوں کے واللہ اعلم **وعن علي قال كانت لي منزلة من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تكن لاحد من الخلائق آتيه باعلى سحر فاقول السلام عليك يا نبي الله فان تنحنح انصرفت الى اهلي والا دخلت عليه رواه النسائي** اور روایت ہے علی سے کہا تھا میرے لیے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی نہ تھا کسیکے لیے خلائق میں سے آتا تھا میں حضرت کے پاس اول وقت سحر کے ف ع اور سحر کہتے ہیں آخر شب کے چھٹے حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف ترجمہ پس کہتا تھا میں السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تھا پس اگر کھنکارتے آنحضرت ف ع یعنی ساتھ جواب سلام کے یا بدون اوسکے بنا بر اسکے کہ سلام استیذان کے لیے جواب ہے یا نہیں ترجمہ پھر آتا میں طرف گھر والوں اپنے کی یعنی یہ سمجھ کر کہ حضرت یہاں کسی کام میں مشغول ہیں اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے اور اگر نہ کھنکارتے تو حاضر ہوتا میں آنحضرت کے پاس نقل کی یہ نسائی نے ف ع اور یہ مرتبہ کسی کے لیے نہ تھا سوا انکے اسلیے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تھے آنحضرت کی گھر اور نزدیک اور اختلاط مصاحبت رکھتے تھے بسبب نسبت فاطمہ کی **وعنه قال كنت شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول اللهم ان كان اجلي قد حضر فارحني وان كان متأخرا فارفغني وان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت فاعاد عليه ما قال فضربه برجله وقال اللهم عافه او اشفه شك الراوي قال فما اشتكيت وجعي بعد رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح** اور روایت ہے علی رضی سے کہا تھا میں بیمار پس گذرے مجھ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میں کہہ رہا تھا اپنے سبب شدت بیماری کی یا الہی اگر اجل میری تحقیق آگئی ہو پس راحت دے مجھکو یعنی مار کر راحت دے یعنی اور خلاصی دے رنج سے اور اگر اجل میری دیر میں ہے تو دے فراخی زندگانی میری ف ع لفظ ارفغنی ساتھ رے اور فا کے اور غین معجمہ کے یعنی فراخی دے میری زندگانی میں یعنی صحت دے اور اگر یہ نسخہ صحیح ہے تو ساتھ عین مہملہ کی ہے ترجمہ اور اگر ہے یہ بیماری واسطے امتحان و آزمائش کے تو صبر دے مجھکو کہ جزع فزع نہ کروں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کہا تو نے پھر کہا اسے پھر کہی حضرت علی نے سامنے آنحضرت کے وہ دعا کہ پہلے پڑھتے تھے پس مارا آنحضرت نے ان کو ساتھ پاؤں اپنے کے ف ع یعنی تاکہ متنبہ ہوویں غفلت سے اور تاکہ بتلاویں شکایت حال اپنے کی اور تاکہ پہنچے انکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ حاصل ہو واسطے انکے کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم ترجمہ اور دعا کی آنحضرت نے کہ خدایا عافیت دے اوسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہے راوی نے ف ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہ کلام کسی نیچے کے راوی کا ہے اور اس میں تنبیہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ کبھی اپنی بیماری میں اللھم احینی یا امتنی بغیر تردید کے نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں ہے ترجمہ کہا علی نے پس نہ بیمار ہوا میں ساتھ اس درد کے بعد اس دعا کرنے حضرت کی کبھی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ع امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب قرشی ہاشمی ہیں کنیت انکی تھی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لانیوالوں میں ہیں مردوں میں سے اور اسلام لائے جب انکی عمر تھی بعضوں نے کہا کہ پندرہ برس کی تھی اور بعضوں نے کہا سولہ برس کی اور بعضوں نے کہا دس برس کی حاضر ہوئے تھے ساتھ آنحضرت کے تمام غزوں میں سوا تبوک کے کہ اس غزوہ میں انکو آنحضرت خلیفہ کر کر چھوڑ گئے تھے اپنے اہل بیت میں اور اسی میں فرمایا انکو کیا نہیں راضی ہوتے تم یہ کہ ہو تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے اور تھے حضرت علی رنگ گندم گوں بڑی آنکھوں کے قریب تر طرف پستی کی بیچ قد کے اور بیٹ انکا بڑا تھا اور بال اوپر سر کے تھوڑے تھے اور گنجان داڑھی اور کشادہ تھا سینہ انکا اور سر اور داڑھی آپکی سفید تھی

خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہوئی عثمان غنی کی کہ روز جمعہ کا تھا اور اٹھارویں تاریخ ذی الحجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا انکو عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کے دن صبح کو سترھویں تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنے کے اور غسل دیا انکو انکی دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین نے اور عبداللہ بن جعفر نے اور نماز اونکی پڑہی انکی بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کی اور عمر انکی ہوئی تریسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا ستر برس کی اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کے اور رہی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے

باب مناقب العشرة رضی اللہ عنہم

یہ باب ہے بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کی **ف** ح ع کہ وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید ہیں یہ دس تن صحابہ ہیں جو مشہور ہیں ساتھ عشرہ مبشرہ کی نسبت بشارت دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکو ساتھ جنت کی اور بہت ہیں سوا انکی لیے تقدم اور مناقب اور رسیدن [illegible] کہ اور وں کی لیے نہیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت خاص انہیں کو لیے نہیں ہے بسبب وارد ہونے اسکے اہل بیت نبوت کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہیں اور سوا انکے اور اصحاب کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے انکی اہم اسکے کہ ہوں مجتمع ایک حدیث میں یا متفرق حدیثوں میں اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ افضل صحابہ ہیں بعد خلفاء اربعہ کی باقی دس کی ہیں جیسا کہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ میں **الفصل الاول** عن ابی عن عمر قال ما احد احق بهذا الامر من هؤلاء النفر الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو عنهم راض فسمی علیا وعثمان والزبیر وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواہ البخاری

روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنے کی ساتھ خلافت کی اصحاب شوری کے کو نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کار کی یعنی خلافت کی ان چند نفر سے کہ وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ان سے تھے راضی **ف** ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا اور مشہور یا مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہوں خلافت کی یہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے لیس یہاں ارادہ رضا خاص ہے بسبب اور صحابہ کی بسبب ہونے انکی عشرہ مبشرہ سے **ترجمہ** پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع حضرت عمر نے جو ان چھ کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلیے کہ اپنا اور ابوبکر کا تو ان میں افضل تھے سب جانتے ہی کیا حاجت ہے انکی ذکر کرنے کی اور ابوعبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سے پہلے فوت ہوگئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکی چچا کی بیٹے اور بہنوئی تھے مبادا تہمت ہو کہ لیے اونکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا انہیں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو ان لوگوں میں کہ آنحضرت راضی تھے انسے لیکن اہل شوری میں داخل نکیا پھر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتھ عقد ہونے اسکی اہل حل وعقد سے جس لائق خلافت کی لیے عقد کیا واسطے مانند ابی بکر کو اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کے اور خلیفہ کرنے ایک کو جو کہ لائق اسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے اوسکے کہ وہ افضل ہو اور اسی سبب سے اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت بعضونکی قریش میں سے باوجود ہونے افضل کی اور اسی اسلیے کہ غیر افضل کبھو خوب قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنی امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب منضبط ہوتا ہے فتنہ کی دفع کرنی میں اور رائے [illegible] کا امام بنایا اور جو بنا اوسکا ہاشمی اور نہ ہونا معصوم سب کا اور کن [illegible] کہ جسکو جانا جاوے تو سمجھ لو اوسکا پس یہ خرافات شیعہ کی ہیں اور جہالات انکی ہیں اور تو طعن اور تشنیع ہے انکی گمراہیونکی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود منع علی ان چیزوں کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں بھی

وعن قیس بن ابی حازم قال رایت ید طلحة شلاء وقی بها النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد رواہ البخاری

اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا دیکھا میں نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کا رہ اور شل ہوگیا تھا بسبب اسکی کہ بچایا تھا ساتھ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح ع طلحہ نے لڑائی احد کی اپنی تئیں آنحضرت کی سپر کیا تھا اور اونکی بدن میں کچھ اوپر اسی زخم لگی تھے یہاں تک کہ عضو مخصوص انکا

شل ہو گیا تھا اور صحابہ جب کہ روز احد کا ذکر کرتے تو کہتے کہ وہ دن پورا پورا طلحہ کا تھا اور طلحہ تیمی ہیں عبید اللہ کے بیٹے کنیت انکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہیں حاضر ہوئے سب غزوون مین سوائے بدر کے کہ حضرت نے انکو کسی کام کے لیے بھیجا تھا انکو اور حصہ دیا غنیمت سے گو کہ بہت مال والے خوبصورت قتل کیے گئے دن جمل کے پنجشنبہ مین بیسوین تاریخ جمادی الثانی کے سن چھتیس مین اور دفن کیے گئے بصرہ مین اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی ۔ وعن جابر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من يأتيني بخبر القوم يوم الاحزاب قال الزبير انا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان لكل نبي حواريا وحواري الزبير متفق عليه روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اسکو خندق بھی کہتے ہیں کون ہے کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی ف ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہے یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہو کر اور آپس مین اتفاق کر کے آنحضرت سے لڑنے کی لیے آئی تھی کفار بارہ ہزار تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور بیچ مین گرد مدینہ کی خندق کھودی گئی تھی اتنے مسلمان بہت تنگ حال تھے اور صف جنگ نہین ہوئی فقط کچھ تیر اور پتھر اندازی ہوئی تھی پھر اللہ تعالی نے ہزار ملائکہ مدد کی لیے بھیجے اور ہوا تند کہ اوسنے تمام خیمہ وغیرہ انکی اکھیڑ ڈالے اور شکست ہوئی کفار کو پس ارشاد کیا آنحضرت نے کہ کوئی ہے کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا اونمین دشوار تھا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اوس حالت مین ترجمہ کہا زبیر نے کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ہر نبی کی مددگار ہوتے ہین اور مددگار میرا زبیر ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع زبیر بیٹے عوام کے کنیت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی اور پھوپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام ہین سولہ برس کی عمر مین اسلام لائے اور عذاب دیا انکو انکے چچا نے دھوئین کا تاکہ اسلام چھوڑ دین پس نہ چھوڑا اونہون نے اور حاضر ہوئے وہ تمام غزوون مین آنحضرت کے ساتھ اور اللہ کی راہ مین اول تلوار اونہون ہی نے کھینچی ہے اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کی اور تھی گوری ہو دراز قد کچھ بال داڑھی پر کم طرف قتل کیا انکو عمرو بن جرموز نے سفوان مین کہ نام ایک موضع کا ہے زمین بصرہ مین سن چھتیس مین اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کیے گئے وادی سباع مین پھر نقل کیے گئے طرف بصرہ کی اور قبر انکی مشہور ہے وہاں ۔ وعن الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يأتي بني قريظة فيأتيني بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه فقال فداك ابي وامي متفق عليه اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ جاوے بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے رہنے والی گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر انکی پس چلا مین ف ع یعنی تا کہ لاؤن خبر انکی جانا چاہیے کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کی متوجہ بنی قریظہ کی طرف ہوئے اور پندرہ روز تک انکو گھیری رکھا اور پھر ختم پائی یہ بات وہان فرمائی یا غزوہ احزاب مین کہ بنو قریظہ تھی وہا ۔ شارح مشکوۃ نے یہ فرمایا ہی کہتے ہین ترجمہ پس جبکہ خبر لیکر پھرا مین جمع کیے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنی پس فرمایا قربان ہون تیری باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور اسمین تعظیم ہی انکی قدر کی اور اعتبار ہے انکے عمل کا اور یہ اشارہ ہے کہ انسان جو کہتا ہی ایسا اگر اسکی اوپر تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سے کہ کہا اونہون نے کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے دو بار احد مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہے کہ زبیر نے اپنی بیٹے عروہ سے کہا ای بیٹے میری نہین ہی کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ وعن علي قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم جمع ابويه لاحد الا لسعد بن مالك فاني سمعته يقول يوم احد يا سعد ارم فداك ابي وامي متفق عليه اور روایت ہے علی رضی سے کہا نہین سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہون ماں باپ اپنی کسیکی لیے مگر واسطے سعد بن مالک کی پس تحقیق سنا مین نے حضرت سے فرماتی دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو اوس وقت کہ وہ تیر مارتے تھے کافرونکو ای سعد پھینک تیر قربان ہون تیری باپ ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہین اور آیا ہے کہ مالک بیٹے وہیب کے اور نام ابی وقاص کا ہی اور اوپر کی روایت مین جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا [illegible] اور یہ

درمیان خبر زبیر کی یہ ہے کہ حضرت علی کو اطلاع ہو زبیر کی لیے فرمانیکی اور ظاہر یہی ہے کہ مراد علی ہی کو یہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسیکو کچھ معلوم
نہین ہی واسطے کہ مطلع ہوئی ہون وہ زبیر کی حق مین کہنی پر بواسطہ غیر کی کہا مولف نے کنیت سعد کی ابو اسحق ہی زہری قرشی ہین قدیم الاسلام کہ اسلام لاے
سترہ برس کی عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین اسلام مین ثالثہ یعنی دو شخصون کی بعد مین اسلام لایا اور اول تیر بہی ہی مارا جہاد مین اور حاضر ہوئی ہین سعد تمام
غزوون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور تہی سعد مستجاب الدعوہ مشہور تہی آمین کہ ڈرتی تہے لوگ انکی بد دعا سے اور امید رکہتی دعا خیر کی سبب مشہور ہوئی قبول
دعا انکی کی لوگون کی نزدیک اور یہ اس سبب سے تہا کہ آنحضرت نے فرمایا انکی حق مین اللہم سدد سہمہ و اجب دعوتہ اور جمع کیی آنحضرت نے انکی لیے اور زبیر کی لیے ماں باپ
اپنی کہ فرمایا دونوں کی لیے فداک ابی و امی اور نہین کہا یہ کسیکی لیے سوا ان دونوں کی اور تہی یہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہی مری اپنی قصر مین بیچ عقیق
کی قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نے کہ وہ ان ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کی گئی وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور عمر
انکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سی انکا انتقال اون سبکی بعد ہوا ہی اور حاکم کیا تہا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما نے اور روایت کین انسی حدیثین
خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سعد سی کہ کہا تحقیق مین اول عرب کا ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی میری پہلی کسی نے تیر راہ خدا مین
نہین مارا اور ماجرا اسکا یہ تہا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتہ ساٹہ سوار کی واسطے جنگ ابو سفیان بن حرب اور اور مشرکون کی بہیجا
پس اونمین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی مگر اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر او نکی طرف پہینکا اور یہ اول تیر تہا کہ اسلام مین راہ خدا مین مارا گیا وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي
إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا نہ سوی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنی اپنی کے مدینہ مین یعنی کسی غزوہ سی ایکرات یعنی بخوف اعداء دین کی پس فرمایا آنحضرت نے کاشکی ایک مرد نیک بخت نگہبانی
کرے میری ناگہان سنی ہمنی آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان و زرہ وغیرہ کی کہ آپس مین بولتی ہین پس فرمایا آنحضرت نے کون ہی یہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائی
تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میری دل مین خوف بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تنہا ہین مبادا اعداء دین کو کچہہ ضرر پہنچا وین پس آیا مین تا نگہبانی
کرون انکی اور خدمت بجا لاؤن پس دعا کی سعد کی لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر آرام فرمایا نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے واسطے ہر امت کے امانت دار ہی یعنی حقوق خدا اور خلق اور انتظام کی خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی نقل کی بخاری اور مسلم
نے ف ع اور خاص کیا انکو ساتہ امانت کی باوجود کیہ امانت اور صفات بہی تہی اور اور کے لئے عالب تہی صفت نسبت اور وں کی یا یہ کہ یہ صفت ان مین غالب
تہی بہ نسبت اور صفتون کی اور انکی ح مین کہتی ہی وہ مین الی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اور انکی نصائح مین سے یہ ایک نصیحت کیا خوب ہی یا درکہا
النقد یبات الحسنات الخ ثابت الارب بیعض لثبا بہ مدنس لدینہ الارب مکرم فقسہ وہو لہا مہین کہا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن عبد اللہ بن الجراح
فہرانی قرشی ہین اسلام لائی ساتہ عثمان بن مظعون کی اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئی سب جہادون مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہ اور مشہور تہا ہی آنحضرت کی ساتہ روز احد کی اور کڑیاں خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئی تہین روز احد کو انہون نے دانتون سی
پکڑ کر کہینچین تہی وو دانت انکی گر گئی تہی وہ دراز قد خوش رو ستہری گوشت مرے طاعون عمواس مین بیچ اردن کے سنہ اٹھارہ مین اور دفن کیے گئے

جہان میں اور ہم نے سنا ہے معاذ بن جبل کی اور عمر اونکی اٹھاون برس کے ہوئی و عن ابن ابی ملیکة قال سمعت عائشة وسئلت من
کان رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخلفا لو استخلفه قالت ابو بكر فقيل لها ثم من بعد ابي بكر قالت عمر
قيل من بعد عمر قالت ابو عبيدة بن الجراح رواه مسلم اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہ کہا سنا میں نے عائشہ سے اور پوچھی گئیں
کہ کون ہوتا کہ اسکو آنحضرت خلیفہ اپنا کرتے اگر فرضاً اپنے سامنے خلیفہ کرتے اسکو مدعی صحابہ میں سے کہا عائشہ نے ابوبکر کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اونسے پہر کیا کہ
اسکو کرتے بعد ابی بکر کے کہا عائشہ نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمر کے کہ اسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ نے کہ ابوعبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف
ع کہ امین ہوا اور لائق امر کا رکی اور ابوبکر صدیق نے بھی کہا اوسوقت کہ خلیفہ کرتے تہے اونکو کہ مجکو خلافت سے کیا کام ہے یہ عمر ہیں اور عمر ہی اور ابوعبیدہ بن
الجراح ہے جنکو چاہو انمیں خلیفہ کر دو پس کہا صحابہ نے کہ تمسے زیادہ کون لائق ہے کیا تمکو آنحضرت نے واسطے کارِ دین ہمارے کی یعنی امامت کے پیش کیا کون ہے
کہ سو خرکرے تمکو کار دنیا میں اور اس سے بھی یہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہ تہا کہ ابوعبیدہ اولی تہے ساتہ خلافت کی بعد شیخین کے اور صحابہ سوری کے و عن
ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على حراء هو وابو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير فتحركت
الصخرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدأ فما عليك الا نبي او صديق او شهيد
وزاد بعضهم وسعد بن ابي وقاص ولم يذكر عليا رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے پہاڑ حرا پر آنحضرت تہے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتہر حرا کا
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہر جا ایں نہیں تجہپر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضوں نے راویوں میں سے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی زیادہ وہ
حرا پہ تہی ہمراہ آنحضرت کے اور ذکر نہیں کیا اوس بعض نے علی کا نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد شہید سے علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ہیں کہ سب شہید ہوئے اور شہادت طلحہ
اور زبیر کی بیچ واقعہ جنگ جمل کی ہے نہ بیچ حرب میں بلکہ باہر اوس سے ازراہ ظلم کے مارے گئے اور یہ ثابت ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے ازراہ ظلم کے تو وہ
شہید ہوگا اور ذکر نہیں کیا اوس بعض نے علی کا اسکی پہلی جو لفظ زیادہ کا کہا اوسمیں مسامحہ ہے اسلیے کہ اسمیں معارضہ اور تبادلہ ہے نہ زیادہ اور جو اشکال ہے لازم ہو کہ سعد
بن ابی وقاص قتل نہیں کیے گئے بلکہ اپنے قصر میں مرے ہیں کہ وادی عقیق میں تہا پس توجیہ اوس روایت کی یہ ہے کہ فرمایا تغلیبا یعنی اکثر پر شہید کا حکم کیا
حکم الکل کا اسلیے فرمایا اور یا جیسا کہ سید جمال الدین نے کہا لائق یہ ہے کہ کہا جاوے کہ موت اونکی بسبب کسی مرض کے ایسی مرض میں کہ باعث ہوتی ہے حکم
شہادت کا جیسا کہ پیٹ کی بیماری وغیرہ کی الفصل الثاني فصل دوسری عن عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن
بن عوف في الجنة وسعد بن ابي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وابو عبيدة بن الجراح في الجنة رواه الترمذي
ورواه ابن ماجه عن سعيد بن زيد روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر بہشت میں
اور عمر بہشت میں اور عثمان بہشت میں اور علی بہشت میں اور طلحہ بہشت میں اور زبیر بہشت میں عبد الرحمن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں
اور سعید بن زید بہشت میں اور ابوعبیدہ بن الجراح بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے ف ع
سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمر کی کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انکی زوجہ تہیں اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمر اکیاون ہجری میں وفات پائی
اونکی اور مدفون ہوئے بقیع میں اور ستر برس کی عمر تہی اونکی اور ایک جماعت نے اونسے روایت کی اور ابتدا ان سے ہوئی گوارونکی سے اور بشارت جنت کی ہے کہ انکی
[illegible]

یہاں ایک نکتہ ہی کہ اوسپر تنبیہ ہونا چاہتی کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیثوں میں واقع ہوا ہی یا بعض کا اسی ترتیب پر ہوا ہی اور جس ترتیب پر خلافت واقع ثابت ہوئی ہی اور یہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو تغیر کرکے موافق اعتقاد کی لاتی ہوں بیجا ہی کیونکہ بعضی تغیر اور تقدیم و تاخیر کی عادت کرتی ہیں جہاں مقصود میں فرق نہیں آتا یہاں کیونکر تغیر کرینگی جس طرح ہی اوسیطرح ادا کرتی ہیں **وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوْ بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ** اور روایت ہی انس سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ بہت رحم کرنیوالا میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف و مدارات سے لوگوں کو خدا کیطرف بلاتی ہیں اور پہنچاتی ہیں اور سخت تر بیچ امر دین خدا کی عمر ہی کہ تشدد و سختی سی امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہیں اور بہت سچا اونکا حیا میں عثمان ہے **ف** ع صفت حیا کو عثمان کی ساتھ ایک طرح کی خصوصیت اور مناسبت تھا اور حیا شعبہ عظیمی ہی ایمان کا اور ظاہر یہ ہے سچا اسلیے کہا کہ حیا کبھی بحکم طبیعت بشر کی بھی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہی کہ موافق شریعت کی اور مطابق حق کی ہو ترجمہ اور بہت فرائض دان اونکی زید بن ثابت ہیں **ف** ع علم فرائض و میراث بہت خوب جانتے تھے اور بڑے فقہاء صحابہ میں سے تھے اور لکھنے والے وحی کی اور جمع کرنیوالے اور لکھنے والے قرآن کے بھی تھے ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت میں ترجمہ اور بہت پڑھنے والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن میں ابی بن کعب ہی **ف** ع یہ بھی کاتب وحی تھے اور ان چھ صحابہ میں کی تھے کہ جنہوں نے قرآن یاد کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد میں انکو سید القراء کہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سید الانصار نام رکھا تھا اور عمر رض سید المسلمین کہتے تھے اور جب سورۃ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہی کہ اسکو تجھ پر پڑھوں اور تجھے سناؤں انہوں نے کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا ہی پس وہ رونے لگے آنحضرت صلعم بھی رونے لگے اور وفات ہوئی اونکی مدینہ میں سنہ انیس ۱۹ ہجری میں اور روایت کی انسے خلق کثیر نے ترجمہ اور بہت جاننے والا اونکا حلال و حرام کو معاذ بن جبل ہی **ف** ع یہ جناب رضی اللہ عنہ انصار میں سے ہیں اور ان ستر مؤمنین کی ساتھ کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت نے بھائی چارہ کرو دیا تھا انمیں اور عبد اللہ بن مسعود میں اور بعض نے کہا کہ انمیں اور جعفر بن ابیطالب میں اور بھیجا اونکو آنحضرت نے معلم اور قاضی کر کر یمن میں اور یہ اوسوقت میں اٹھارہ برس کی تھے عادت کی حمص میں وفات پائی سنہ اٹھارہ میں اور عمر اونکی اڑتیس برس کی ہوئی اور وہ وقت نزع کہتے تھے خداوندا یہ رحمت ہی تیری تیری ہی لئے ہی خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل و عیال کو اس سے محروم نکر اور آیا ہی کہ وقت جانکنی کی اس عالم سے کہتے تھے خوش آمدید ای موت خوش ہو اے دوست آیا ہی فاقہ پر خدایا تو جانتا ہی کہ میں تجھکو دوست رکھتا ہوں ہائے کہیو اوسطرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود کہا کرتے تھے ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتھ بیچ مضمون اس آیہ کے کان امۃ قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تھے معاذ آنحضرت کی زمانہ میں اور ابوبکر کی زمانہ میں اور جب یہ شام کو چلے گئے تو کہتے تھے عمر رض کہ خالی چھوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو فقہ سے اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں اور چار و دیگر مشاہد میں اور وقت رحلت کی کہا اپنے یار و نکو جس وقت کہ وہ رونے لگی کیوں روتے ہو اور کس چیز نے رولایا تمکو کہا لوگوں نے کہ روتی ہیں ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب تمہاری کہا علم و ایمان قدیم ہیں رو قیامت تک تو تم حق کو جس سے ہو اور رد کرو باطل کو جس سے ہو مناقب انکی بہت ہیں زیادہ از حد ترجمہ اور ہر امت کی لیے امین ہی اور امین اس امت کا ابوعبیدہ بن الجراح ہی **ف** ع اور ایک حدیث میں ہی کہ ہر پیغمبر کی لیے ایک امین ہی اور میرے امین ابوعبیدہ ہی اور انکی کمال زہد پر دلالت کرتا ہی جو حدیث میں وارد ہی کہ کہا عروہ بن الزبیر نے جبکہ آئے عمر بن خطاب شام میں ملی انسے سردار اور بڑے لوگ کہا عمر نے کہاں ہیں بھائی میرے لوگوں نے کہا کون کہا عمر نے ابوعبیدہ کہا لوگوں نے کہ اب آتے ہیں

تہارے پاس ایک جگہ آئی اونکی پاس لیجئے تو عمر سوار ہوے اور گلی نکالا اونکو یہانتک کہ گہر مین گئے لیکن نہی ابو عبیدہ کی گہر مین مگر ایک بوریا سے تلوار اور سپر اونکا اور اونکی
روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر نے کہا ابو عبیدہ کو کہ مجہکو اپنے گہر مین لیچلو پس لے گئے اونکے گہر مین پس کہا کہاں ہی اسباب تمہارا نہین دیکہتا ہون مگر ایک نمدہ اور کابی
اور تلوار حال انکہ تم امیر ہو آیا تمہارے پاس کچہہ کہانا ہی پس اوٹہی ابو عبیدہ اور گہر کی اندر گئی اور لے آئی وہان سے کچہہ چہوٹے چہوٹے ٹکرے روٹی کے پس روئے
عمر اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیا نے سوا تیری ای ابو عبیدہ اور یہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین ہفت و سلم ساتہ آنحضرت کی فہر بن مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئے
ہین تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا اور رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہے ساتہ آنحضرت کے روز احد کو اور
کہینچ دو حلقے خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک مین گڑ گئے تہی اپنے دانتون سے اور دو دانت اونکے گر پڑے بسبب نکالنے کی زور سے اور اونہون نے
بیچ طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر رض کی عہد مین اور بنایا اونکی پیچہی معاذ بن جبل نے اور فرماتے تہے حضرت عمر اپنی وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن
جراح ہوتی تو سپرد کرتا مین یہ کار اونکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کو اونکی مشاورت کی بابت تفویض کرتا مین ۔ واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کی اور معمر کی حدیث مین آیا ہی اور حسن کم حق زیادہ کہ نبو الامیری امت مین
سے علی ہے **ف** ح ع اور سالمی حضرت عمر رض نے مشاورت اور فتوی اونکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اور علما
ترجمہ کہ معنی افضاہم کے ہین خوب جاننے والی احکام خصومت کی کہ محتاج ہے طرف قضا کی اور اس سے اتیقین تفضیل حضرت علی کی ابو بکر اور عمر رض پر ثابت نہین
ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اونکی شان مین اور بہت نصوص آئی ہین چنانچہ یہ آیہ صحیح حضرت ابو بکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی
لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابو بکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ سب سے پہلی
انہون نے اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب فرمایا اللہ تعالی نے کہ اونکی برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین اونکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل یہ کہ
حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض ہیں اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اسپر اہل سنت نے اور وہ یہ ہی کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے افضل حضرت ابو بکر ہین باعتبار کثرت ثواب کی اور پہر عثمان رضی اللہ عنہم پہر جانی تو کہ علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ و خصومت واقع ہوئی
اور نہین دونو جائز ہین کہ برا کہتے تہین بعضے اونکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسی اونمین سی ساتہ کفر و بدعت کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی لیکن نہین جائز ہی
کفر کی کہتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل اور برا کہنی کی اور اعتقاد کرنا چاہیئے کہ امیر المومنین علی رض نے اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیبت ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ بہتر
ترین لوگون کی ساتہ خلافت کی اوس وقت مین اور معاویہ نے اجتہاد کیا اور مین اونکی خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علی رض کی ہوتی واللہ تعالی یقضی
بینہم فیما کانوا فیہ یختلفون ۔ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ
فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَوْجَبَ
طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔ اور روایت ہی زبیر سے کہ کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کو **ف** ع بسبب مبالغہ کی بیچ امتثال
قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیار کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ
مین منافات ساتہ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسے امور واسطی تعلیم امت کی کرتی ہون ترجمہ پس اوٹہی آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک پتہر کی
کہ اوسپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی سے دکہاوین اپنا دیدار کو مسلمانون کو تا کہ جمع ہون پس بسبب بوجہ زرہون کی پس بیٹہی طلحہ نیچی آنحضرت کی یہانتک
کہ چڑہی اور قرار پکڑا آنحضرت نے اوس پتہر پر پس سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی واجب کی طلحہ نے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنی جنت اپنے لیئے یا
رحمت یا اونکی شفاعت کہ اونکو فرمانی لگی ہی بہشت کی یعنی ثابت کیا بسبب اس عمل کی یا بسبب اوس بہتری کی کہ کی اونسے کہ اپنے اوپر پیغمبر کو لیکر اوٹہاوی کہ اپنی تئین

آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگی اونکی ان مین اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتھ اونکا اور زخم لگی اونکی کچھ اوپر اسی کی تھی کہ
مین بھی اور تھی صحابہ کہ جب ذکر کرتی روز احد کا کہتی کہ یہ دن سارا تھا واسطے طلحہ کے اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مارا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹھ اور عبد اللہ بن شہاب زہری نے زخمی کی پیشانی اونکی
اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ بیٹھ گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑھی مین ان گڑھون مین سی کہ کھودی تھی
عامر نے تاکہ گر پڑین اونمین مسلمان ناوابستہ پس پکڑا حضرت علی نے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹھایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نے یہانتک کہ سیدھی کھڑی ہوئی
اور چوسا ابو سعید خدری نے یعنی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرۂ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے چوسا خون میرا انہیں مس کرے گی
اوسکو آگ **وعن** جابر قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی طلحۃ بن عبید اللہ قال من احب ان ینظر
الی رجل یمشی علی وجہ الارض وقد قضی نحبہ فلینظر الی ہذا وفی روایۃ من سرہ ان ینظر الی شہید یمشی
علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی دوست رکھی کہ دیکھی طرف اوس شخص کی کہ چلتا ہی روی زمین پر حالانکہ
تحقیق مرچکا ہی اور یا انتظار مین ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکھی کہ روی زمین پر چلتا ہی تو بس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے یعنی طلحہ کے اور ایک روایت مین
یون آیا ہی کہ جسکو خوش لگی کہ دیکھی طرف شہید کی کہ چلتا ہو روی زمین پر تو چاہیے کہ دیکھی طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح اور
تحقیق لفظ نحب کی یہ ہی کہ نحب ساتھ نون اور حاء مہملہ اور باء موحدہ کے یعنی نذر اور موت اجل کو آتا ہی اور بیچ آیہ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من
قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کی ساتھ دونوں معنون کی تفسیر کیا ہی مفسرین نے یعنی مسلمانوں مین سی ایسی مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کی پس بعضون
نے اونمین سی ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا مین کی تھی یعنی شہید ہوئی راہ خدا مین اور بعضی انتظار اوسکا کر رہی ہین اور حدیث مین بھی محتمل ہی
دونوں معنون کو درست ہی اور ظاہر دوسری معنی ہین جیسی کہ دوسری روایت مین آیا ہی شہیدا یمشی علی وجہ الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگون
مین سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکھی موت اوسکی اہمین اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نے اپنی تئین سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھایل ہوئی تھی روز احد کہ چنانچہ
اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہو چکا ہی اور حقیقت مین یہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سی عالم
ہونا ہی عالم شہادت سی بسبب غرق ہونیکی ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کی طرف اللہ تعالی کی اور یہ نتیجہ موت اختیاری کا ہی تو گویا
کہ اشارہ طرف حاصل ہونی شہادت کے تئیں کاملین کو لیکن ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی **وعن** علی قال سمعت اذنی من فی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحۃ والزبیر جاری فی الجنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور
روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا سنا میری کان نے آنحضرت کے مونہہ سی کہ فرماتی تھی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میری ہین بہشت مین ف یہ کنایہ ہی اونکی کمال
قرب سی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال یومئذ یعنی یوم احد اللہم اشدد رمیتہ واجب دعوتہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی سعد بن ابی
وقاص سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی اونکی لیے اوس دن یعنی دن احد کے خدایا مضبوط کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین
ف ح مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہو کہ تیر بمنزلہ دعا کی ہی اور ساتھ تیر کی گویا ہی ہی کہ بعضی بزرگ نے کہا ہی کہ اندھیری رات مین تیر دعا کی
اور گویا اجابت دعا کی ایک اشارہ انکی تیر مارنیکی تھی کہ بیچ راہ خدا مین اونہون نے ہی تیر مارا **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك رواه الترمذي روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی یا الٰہی قبول کر یعنی دعا واسطے سعد بن ابی وقاص کی جس وقت کہ دعا مانگے تجھسی نقل کی یہ ترمذی نی وعن علي قال ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم اباه وامه الا لسعد قال له يوم احد ارم فداك ابي وامي وقال له ارم ايها الغلام الحزور رواه الترمذي اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہا نہیں جمع کیا آنحضرت نے اپنی باپ ماں کو مگر واسطے سعد کے لیکن روز احد کے فرمایا واسطے اوسکی روز احد کو پھینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطے اوسکی یہ پھینک تیر اے نوجوان قوی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح ع تھے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر رضی کے ہاتھ پر اوس وقت میں یہ سترہ برس کی عمر میں تھے اور ایک وقت میں لازم کیا تھا ہو اپنی گھر میں رہنا کہ ایک قبہ میں بیٹھی رہتی تھے اور اپنی گھر کے لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ مجھسی لوگوں کی خبر کچھ نہ کہنا کر رہنا تک کہ جمع ہو امت کسی امر پر وعن جابر قال اقبل سعد فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي فليرني امرء خاله رواه الترمذي وقال كان سعد من بني زهرة وكانت ام النبي صلى الله عليه وسلم من بني زهرة فلذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي وفي المصابيح فليكرمن بدل فليرني اور روایت ہی جابر سے کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ماموں ہے میرا یعنی میری ماں کی قوم میں سے ہی پس چاہیے کہ دکھاوے مجھکو کوئی شخص ماموں اپنی کو **ف** ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کے کہ میں کہتا ہوں تا کہ سمجھا جاوے کہ کسیکا ماموں مانند ماموں میرے کے نہیں ہے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نے یعنی بیچ توجیہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تھی سعد بنی زہرہ میں سے اور تھی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی زہرہ سی **ف** ع اور زہرہ بیٹی کسی نام ہی عورت کا بیٹا مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا ترجمہ ہیں اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ماموں میرا ہی اور مصابیح میں ہے پس چاہیے کہ اکرام کرے ہر مرد ماموں اپنی کا جیسا کہ میں اکرام کرتا ہوں اپنی ماموں کا بدلے لفظ فلیرنی کی **ف** ح کہا ابن حجر نے کہ یہ تصحیف ہے کہتا ہوں میں بلکہ یہ تحریف ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن قيس بن ابي حازم قال سمعت سعد بن ابي وقاص يقول اني لاول رجل من العرب رمى بسهم في سبيل الله ورايتنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وما لنا طعام الا الحبلة وورق السمر وان كان احدنا ليضع كما تضع الشاة ما له خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرني على الاسلام لقد خبت اذا وضل عملي وكانوا وشوا به الى عمر وقالوا لا يحسن يصلي متفق عليه روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سے کہا سنا میں نے سعد بن ابی وقاص سے کہتے تھے تحقیق میں اول عرب کا ہوں جس نے کہ پھینکا تیر راہ خدا میں اور دیکھا میں نے اپنی تئیں اور اصحاب پیغمبر کو کہ جہاد کرتے تھے ہم ساتھ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں تھی ہمارے لیے کچھ خوراک مگر پھل کیکر کی کہ مشابہ لوبیا کی ہوتا ہے اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے بکریاں کرتی ہیں یعنی خشک ہوتا تھا مانند مینگنیوں کی درحالیکہ نہیں ہے واسطے اوسکی آمیزش یعنی اجزا اوسکی بعض بعض سے ملتی نہیں تھی بسبب خشکی کی پھر ہوئی بنو اسد کہ نام ایک قبیلے کا ہے ادب سکھاتی ہیں مجھکو یا توبیخ کرتی ہیں مجھکو اسلام پر **ف** ع یعنی نماز پر اس لیے کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا اقتصار کیا اوس نے اوپر عمدہ شعائر اسلام کی اور مراد یہ ہے کہ وہ ادب سکھاتی ہیں مجھکو اور تعلیم کرتی ہیں مجھکو نماز اور عار دلاتی ہیں مجھکو یہ کہ میں اچھی نہیں پڑھتا ہوں نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اوس وقت یعنی جبکہ اچھی نہ پڑھی میں نے نماز اور محتاج ہوا میں اسد کی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدے میرے اور سبقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی میری دین میں اور تھی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تھی سعد بن ابی وقاص کے نزدیک عمر رضی کی یعنی جبکہ عامل کیا تھا اونکو حضرت عمر نے کوفہ کا اون ایام میں وہ اونکی شکایت کر بھیجی تھی اونکو اور کہا تھا کہ نہیں اچھی طرح پڑھتی نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی نہ ادا کرتا ارکان یا سنتیں نماز کی اچھی طرح نہیں ادا کرتے اور رعایت اوسکی احوال کی نہیں کرتے

ہیں حضرت عمر کی تہدید کرنے سے ان کو اور انہوں نے حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی ہیں ان کو آنحضرت کی خانہ پر آتا ہوں دراز کی کرتا ہوں
پہلی اور کفشوں میں اور تحقیق کے آتا ہوں اور رکھتا ہیں پس حضرت عمر نے تصدیق کی ان کی اور کہا گمان میرا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور دیکھا ہی سعد کی
باتوں کو اور مراد تھی سعد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد ہیں اسد کی ہی اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتھ علم و فضل کی اور ظاہر کرنا ہی کمال کا ساتھ بیان واقع
کے واسطے مصلحت دینی اور دفع کرنے عار و نقصان کی دین میں جائز ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کیا کرتے تھے بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کی **وعن سعد**
قال رأيتني وأنا ثالث الإسلام وما أسلم أحد إلا في اليوم الذي أسلمت فيه ولقد مكثت سبعة أيام
وإني لثلث الإسلام رواه البخاري اور روایت ہے سعد سے کہا البتہ تحقیق جانتا ہوں میں اپنے تئیں اور میں تیسرا تہائی اہل اسلام کا
ف ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکے تھے تیسرا مسلمان میں ہوا اور مراد دو سے ابوبکر اور خدیجہ ہیں اور کلام انکا بانعون یا حبشیون میں ہے تا کہ حضرت
علی کی سکل جاوین کلام مذکور سے **ت** اور نہیں اسلام لایا کوئی بیچ اون لوگوں نہیں ہی کہ اسلام لائی پہلی میری مگر بیچ اس دن کی کہ اسلام لایا میں اور سیں امر البتہ
تحقیق ٹھہرا میں سات دن اسی حالت پر کہ تحقیق میں البتہ تہائی اہل اسلام کا تھا نقل کیا اسے بخاری نے **ف** ح یعنی میں اسلام لایا بعد دو شخصوں کی اور بعد ان
ساتھ پر وہ گذری کہ کوئی اون سات دنوں میں اسلام لایا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعض محققین نے کہ تطبیق ہی درمیان خبر عمار کی کہا دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ساتھ آپ کے نہیں تھا مگر پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکر ساتھ اسکی طرح کی ہے کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین کی تا کہ نکل جاوین غلام مذکور اور علی یا یہ
کہ مطلع ہوئی ہوں میں اوپر **وعن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لنسائه إن أمركن مما**
يهمني من بعدي ولن يصبر عليكن إلا الصابرون الصديقون قالت عائشة يعني المتصدقين ثم قالت عائشة
لأبي سلمة بن عبد الرحمن سقى الله أباك من سلسبيل الجنة وكان ابن عوف قد تصدق على
أمهات المؤمنين بحديقة بيعت بأربعين ألفا رواه الترمذي روایت کرتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
اپنی بیویوں کو کہ تحقیق کام تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سے ہے کہ ڈالتا ہے غم میں مجھکو بعد میری **ف** ح یعنی بعد وفات میری کہ میراث میری نہیں
ہے تمہارے لئے اور تم نے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جس وقت کہ اختیار دیا گیا تھا یہ کہ بعد میری حال تمہارا کیا ہو گا اور لوگ تمہیں کیا معاملہ کرینگے اور کون
متکفل تمہاری معیشت کا ہو گا اور تمہاری یاد رکھیگا **ت** اور صبر نہیں کرینگے اوپر احوال تمہاری مگر صبر کرنیوالے **ف** ح یعنی جو کہ صبر کرتے ہیں
مخالفت نفس کی اختیار کرتے ہیں قلت کو اور دیتے ہیں یاد رکھتے ہیں **ت** اور صدیق **ف** ح یعنی جو کہ کامل ہیں صدق میں ادا حقوق دین اور
الصدق خرچ کرتے ہیں اور سخاوت میں **ت** کہا عائشہ نے کہ مراد رکھتے تھے آنحضرت ان صابرون الصدیقون سے صدقہ دینے والے خیر کرنیوالے کو
کلام واسطے اتفاقات کے پھر کہا عائشہ نے واسطے ابو سلمہ کے عبد الرحمن بن عوف کی ساتھ بیٹی کی ابو سلمہ کی اور کہا
پلاوی اللہ تعالی تیری باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہے بہشت میں اور تھا عبد الرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تھا آنحضرت کی بیویوں پر ایک باغ کہ بیچا گیا
چالیس ہزار درہم یا دینار کو نقل کی ترمذی نے **ف** ح اور روایت میں آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتھ ایک باغ کی واسطے ازواج
مطہرات کی بیچا گیا چار لاکھ کو اور روایت کی ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سے کہ صدقہ دیا عبد الرحمن بن عوف نے آنحضرت کی عہد میں اپنا
مال آدھا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پھر صدقہ دیا چالیس ہزار دینار پھر سوار کئے پانسو گھوڑی جہاد میں پھر پندرہ سو اونٹنیاں جہاد میں اور تھا
اکثر مال انکا تجارت سے اور ایک روایت میں عبد الرحمن نے بعد میں صحابہ کو ایک حصہ پچاس ہزار دینار سے ہوئی پھر اپنی گھر میں رکھا ساتھ اور
کرنے تمام مال کی مہاجرین اور انصار پر یہاں تک کہ کہا کہ میں چنتا ہوں کہ تم مجھ پر نہیں کرتے ہاں ایسا ہی ہوں اس مال میں مگر

کہا اوسکو فقرا نے کی لیے پہر جبکہ صبح کی نماز پڑھی پیچھے رسولخدا صلعم کی اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کہہ میری طرف سے عبدالرحمن کو سلام
اور قبول کر اوس سے فرد پہر پہیر دے اوسکو اور کہا گیا اونکے لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہی اور وکیل رسول کا جسکا اختیار
چاہے کرے اپنی مال میں جو کچھہ چاہی اور تصرف کرے اوسمیں جیسا کہ تصرف کرتا تہا پہلی اوسکی اور نہیں حساب ہی اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی اور
آیا ہی کہ تیس ہزار بردی اونہون نے آزاد کیے اور بعد وفات کی چار بیبیان چہوڑیں تہین اور ہر بیبی کی حصہ میں آیا اسی ہزار درہم سے آئے اور بعضی
روایت میں آیا ہے کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیبی کی حصہ میں دو دو لاکہہ درہم وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ اِنَّ الَّذِيْ يَحْنُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ
سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا میں نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے واسطے بیبیون اپنی کی
کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہہ پیون اپنی کے یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کرے تمہین بعد وفات میری کے وہی صادق الایمان صاحب احسان یا الہی
پلا عبدالرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سی نقل کی یہ احمد نے ف ح ظاہر ہی کہ یہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسیکہ پہلی حدیث میں حاشیہ میں مذکور ہوا اور بعضون
نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت کا ہی اسلئے کہ آنحضرت نے جانا تہا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سی احسان نسبت ازواج مطہرات کی وجود میں آویگا اور اسمین معجزہ
آنحضرت کا ہی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ
لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ یہ صحابہ سی ہیں اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ف ح نجران
ساتہہ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہی یمن میں کہ دسوین سال میں فتح ہوا اور نہایہ میں ہی کہ وہ موضع ہے درمیان حجاز اور شام کے
ترجمہ پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ بہیج طرف ہماری ایک شخص امانتدار کہ ہماری حق میں خیانت نکرے تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نے
کہ البتہ بہیجونگا میں طرف تمہاری ایک شخص امانتدار لائق اوسکی کہ کہا جاوے اوسکو امانتدار پس منتظر و متوقع ہوئی واسطے امارت کی لوگ ف ح کہ
دیکہیں کس منصب کرنے مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہ بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطے لینے امارت کی ترجمہ کہا حذیفہ نے پس
بہیجا آنحضرت نے ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ
قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ
لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کرین ہم اپنے بعد وفات آپکی فرمایا
آنحضرت نے کہ اگر امیر کروگی تم بعد میری ابوبکر کو پاؤگی تم اوسکو امانتدار یعنی حقوق میں اپنی نہین حکم کریگا مگر ساتہہ عدل کی بی رغبت دنیا میں راغب
آخرت میں ف ح آمین آگاہ کرتا ہی طرف اسکی کہ لائق ہی کہ ہو خلیفہ ساتہہ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی اخلاص کہ موجب ہی خلاص کا
اور ایک روایت میں ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت میں ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگی اوسکو قوی بیچ امر خدا کے
ضعیف اپنی نفس کی حق میں ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاؤگی تم اوسکو قوی بہتر اور اوٹہانی بوجہ امارت کی امین نہین سر پہیرتا اور خیانت نہین
کرتا ہی نہین چاہی کرنی احکام دین میں اوسکی ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی سی ف ح یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین میں اور نہین ہی عادت نہین رکہتا
جب شروع کرتی ہیں کوئی کام اپنی کا منع نہین ہوتی تنہا فرستی ہیں انکا کسی منکر کی ہو وہ کام کسی چالی میں اور نہین رکتا ہی اونکو قول کسی قائل کا —

اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی ایک ایسے شیخ مجاہد جواب فی امر دین پاوے اور امیر کروگی تم علی کو حال آنکہ تحقیق میں
نہیں گمان کرتا ہوں تمکو کرنیوالے یعنی امیر اونکو بلا اختلاف حال خلافت اونکی میں پاؤگی اوسکو راہ راست کہانیوالا یعنی مرشد لیکر راہ راست پایا ہوا کامل کریگا
اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہہ جہانی ف ع یعنی یہہ امر بیشک تمہاری طرف سی ہی اسلیے کہ تم میں مجتہد حق کو نہیں پہنچی الی اجتہاد دین میں جمع
ہوتی تم مگر حق صرف ایک اور اس حدیث میں ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ شاید آنحضرت نی ذکر کیا ہو اور راوی بہول گیا ہو اور بعضے
نے کہا کہ ابو بکر کی بہیج کر کہنے میں اشارہ ہی طرف مقدم ہونی اونکی اور نہیں ذکر کیا عثمان کو صریحا لیکن لا اراکم کہنی میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم
ہیں حضرت علی پر اور ممکن ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ معنی لا اراکم فاعلین کے یہہ ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کروگے علی کو پہلے سب سے اسلیے کہ میں جانتا ہوں
قضا و قدر الٰہی سے کہ عمر علی کی بہت دراز ہے اور زندگی دین کی عمر ان سے پس اگر وہ مقدم کیے جاویں تو نوبت ہو اور ونکی خلافت باوجود اسکی مقدر اونکی بہی جبا
خلافت پس یقین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلے امیر نہ کیجیوگی پس ظن یہاں بمعنی یقین سے ہی انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تنصیص تعیین نہیں کی کسیکے خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد ساتھہ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بیواسطہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا
مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ
يَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی حضرت علی رضی سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کرے اللہ ابو بکر کو کہ نکاح کر دیا مجسی
اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی نی دو اونٹنیان پال کر اور تیار کر رکہہ چہوڑی تہین یا
کہ توکل جب حکم ہجرت کا ہو ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اسکو قبول کیجیے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نی کہ مین سوار نہین ہونیکا
مگر یہہ کہ بیچی تو میری ہاتہہ اور بدون اسکی قبول نہین کرینگا مین پس آٹہہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نی خریدی قرض اونکو رحمہ ساتھہ ہا میری غار مین
یعنی وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سے یعنی اور کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کرے اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگے کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی
نی اس حال میں کہ نہین واسطی اوسکی کوئی دوست ف رع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطی مراعات اور اہانت کے نہ مطلق دوست کیونکہ یقینی
شک ہے ہی نہین کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی اونکی رحمت کرے اللہ عثمان کو حیا کرتی ہین اوس سے فرشتی رحمت کرے خدا اپنا علی کو خداوندا پہیر حق
کو ساتھہ علی کی جدہر کہ پہری علی ف ح یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہے کہ سیوطی نے جمع الجوامع مین ذکر کی ہی القران مع علی وعلی مع القران
یعنی قران ساتھہ علی کی ہے اور علی ساتھہ قران کے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والونکی تعریف مین جاننا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کتنی معنی
پر آیا ہی ایک تو وہ کہ اوپر اونکی زکوٰۃ حرام ہے اور وہ بنی ہاشم ہین اور یہہ پانچ قبائل ہین آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو راضی ہو اللہ اون سے
اور کبہی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہین اونمین ازواج مطہرات بہی اور یہہ کہنا آنحضرت کی بیبیونکا اہل بیت سے نہین
مکابرہ ہی اور مخالفت ہی سوق اس آیت کریمہ کے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اسلیے کہ خطاب انہین
کے ساتھہ ہے اول آیت مین اور آخر آیت مین پس نکالنا اونکا اس مضمون سے جو کہ درمیان مین واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق و انتظام سے امام محمد
فخر الدین رازی نی کہا کہ یہہ آیت شامل ہے آنحضرت کی بیبیونکو اسلیے کہ سیاق آیت پکار رہا ہی سبکو پس نکالنا اونکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتھہ غیر اونکی کے صحیح نہوگا

اور یہ بھی کہا گیا اولیٰ یہ ہے کہ کہا جاوے اہل بیت اولاد اور بیبیاں آنحضرت کی ہیں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بھی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی اہل بیت میں سے ہیں بسبب معاشرت اور ملازمت اونکی ساتھ آنحضرت کی اور کبھی اطلاق اہل بیت کا اس طرح آیا ہے کہ ظاہر میں سمجھا جاتا ہے خاص ہونا اسکا ساتھ فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہیں انس سے کہ آنحضرت گذرتی تھی حضرت فاطمہ کے گھر پر جب نکلتی فجر کی لیے مسجد کو آتی تھی اور کہتی تھی الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سے آیا ہی کہ کہا تھی بیچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی اور فاطمہ گھر کے آستانہ پر کھڑے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ کنارہ ہو جا پس میں گھر کی اندر چلی گئی پس آئی علی اور فاطمہ اور اونکی ساتھ حسن اور حسین تھی اور وہ دونوں لڑکی چھوٹی تھی پس اٹھایا آنحضرت نی حسن اور حسین کو اپنی گود مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنی ایک ہاتھ سے اور پکڑا فاطمہ کو دوسرے ہاتھ سے اور چوما اپنی سی اور لپیٹی اونپر کملی سیاہ کہ اوڑھی ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا الہی یہ اہل بیت میری ہیں ملا طرف اپنی نہ طرف آگ کی مجھکو اور اہل بیت میری کو اور یہ بھی ام سلمہ سے آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی یہہ مسجد میری حرام ہی ہر حائض پر اور جنب پر مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں نہیں حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور ضعیف کیا حاصل یہ کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علما نی بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی کہ بیت تین ہیں بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں نسب کے جہت سے اور جد قریب کے اولاد کو بیت کہتی ہیں کہتی ہیں فلانی کا گھر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہیں اور اطلاق اہل بیت کا عورت کی اوپر بہت شائع اور مشہور ہی بحسب عرف و عادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم درمیان اون سب کی بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہیں اور بیچ فضائل اور مناقب ان بزرگوں کی حدیثیں بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مؤلف نی ذکر کیا ہی اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اوسکی بیٹی اسامہ بن زید کو بھی ذکر کیا تقریبا واسطے کمال محبت و عنایت آنحضرت کی اونپر بسبب داخل کرنے انکی اہل بیت میں اور ذکر نہ کیا ازواج مطہرات کو اور ذکر کیا اونکی لیے ایک باب علیحدہ بآنواسطے کہ وہ متصل ہیں ساتھ مناقب خصوصیت کے پاس سے کہ داخل کیجیے اونکو اہل بیت میں بنا بر رعایت تعارف کی کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا اونہیں چار تن پر ہوتا ہی واللہ اعلم

الفصل الاول عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سعد ابن ابی وقاص سے کہ کہا جب اوتری یہ آیت بلاویں ہم اپنی بیٹوں کو اور تمہاری بیٹوں کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ اہل بیت میری نقل کی یہ مسلم نی ف جاننا چاہیے اصل اس آیت کو اور مباہلہ کہتی ہیں اور بہل یعنی لعنت کرنیکو ہی اور مباہلہ ساتھ بیٹھ اور زبیر کی معنی لعنت کے اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور دعا کرنی ساتھ لعنت کی استعمال کی تو یہ ہی بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اوس دعا کی کہ کوشش کیجاوی اور عادت عرب کی تھی کہ جب کوئی قوم آپس میں اختلاف و تکذیب ایک دوسری کی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسرے کو اور کہتی لعنۃ اللہ علی الکاذب الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سے کہ مباہلہ کرو ساتھ نصاریٰ کی اور یہ آیت اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کری تجھسی اس قصہ میں یعنی عیسیٰ کے بیچ بعد اسکے کہ آیا ہی تجھکو علم پس کہہ آؤ بلاویں ہم تم اپنی بیٹوں کو اور بلاویں ہم اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی ذاتوں کو

اور تمہاری ذاتونکو پہر مباہلہ کرین ہم پس کرین ہم لعنت خدا کی جہوٹون پر ہم سب نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود مین لیے ہوئے
حسن اور حسین کو کہ چہوٹی تہی اون دونون اور فاطمہ تہین پیچھے آنحضرت کی اور علی پیچھے فاطمہ کی اور حکم کیا آنحضرت نے اونکو کہ جب مین دعا کرون تو تم
آمین کہنا پس جب پیشوای ترسایون نے اونکو دیکہا تو کہا اپنی قوم سے ڈراو مین دیکہتا ہون ان موہنون کو کہ اگر خدا سے درخواست کرین کہ پہاڑ کو اوسکے
جگہہ سے اکہیڑ دی تو اوکہیڑ دی دیکہا چاہیے کہ کیا انوار تجلی اوسوقت اونکی موہنو پر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نے اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا مین
محب بیگانہ کا کہ اوس نور سے آشنا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسائی کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتہ انکی ورنہ ہلاک ہو جاوگی اور جڑ سے اوکہڑ جاوگی
پس جبرا قہرا فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین نہ رکہتی تہی مسلمان نہ ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر
مباہلہ کرتی وہ مسخ کیے جاتی بصورت بندرون اور سورون کی اور آگ ہو جاتا اونپر تمام جنگل اور جڑ سے اوکہڑی جاتی اور جل جاتی ساتہ پرندونکے
کہ درختونپر ہین وعن عائشۃ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن
علی رضی اللہ عنہ فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلہا ثم جاء علی فادخلہ
ثم قال انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا رواہ مسلم اور روایت ہے
عائشہ سے کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اسحالین کہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالونسی پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت
نے اونکو یعنی کملی مین پہر آئے امام حسین پس داخل ہوئی امام حسین ساتہ امام حسن کی پہر آئین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا
اونکو پہر پڑہی یہہ آیۃ نہین چاہتا ہے خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری تمسی گناہونکی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نے
ف ع یہہ آیت دلیل ہے اسپر کہ بیبیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی ونکی اہل بیت مین سے ہین اسلیے کہ اسکی پہلی ہی کہ بیبیون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی
لستن کاحد من النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین بالو تعظیم کی لیے ہی واسطی غلبہ نبی مردون
اہل بیت کی جیسیکہ سمجھی جاتی ہی یہہ بات حدیث سی وہ پاک کری تمکو یعنی اوسی ہونیسے ساتہ پلیدیونکی اور میلونکی کہ مبتلا ہوتی ہین اوسمین اکثر
لوگ وعن البراء قال لما توفی ابراہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لہ مرضعا فی الجنۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہی کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹے آنحضرت کی نے کہ ماریہ قبطیہ سے تہی فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ تحقیق اسکی لیے دودہ پلانیوالی ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری نے ف ح یعنی اوسکو بہشت مین داخل کیا دودہ پلانیوالی واسکی لیے مقرر ہوئے
اور انہون نے مدت شیرخوارگی مین وفات پائی تہی اور بعضون نے تاویل کیا دودہ پلانے کی تمام کرنیکے ساتہ تمام کرنے حق تعالی کی لذت جنت اور نعمتون
اوسکیلیے اونکی لیے گویا کہ بجاے دودہ پلانیکی ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنی
دایہ کہ پوری کرے رضاعۃ اونکی اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانے کی کامل کی جنت مین یا مصدر ہی یعنی دودہ پلانیکی اور اسمین دلیل
ظاہر اسپر ہی کہ صاحب کمال داخل ہوتی ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کے اور دلیل ہے اسپر کہ جنت وعدہ کی گئی پیدا ہو چکی ہی اور موجود ہے وعن عائشۃ
قالت کنا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہ فاقبلت فاطمۃ ما تخفی مشیتہا من مشیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما رآہا قال مرحبا بابنتی ثم اجلسہا ثم سارہا فبکت بکاء شدیدا فلما رای حزنہا سارہا الثانیۃ فاذا ہی تضحک
فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتہا عما سارک قالت ما کنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرہ فلما توفی
قلت عزمت علیک بما لی علیک من الحق لما اخبرتنی قالت اما الآن فنعم اما حین سارنی فی الامر الاول فانہ اخبرنی ان جبریل

کان

كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھیں ہم کہ بیبیاں پیغمبر خدا کی ہیں ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئیں پس آئیں فاطمہ رض یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت میں نہیں چھپتی تھی ہیئت اور روش چال فاطمہ کی ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ف ع یعنی کچھ بھی جیسا کہ ایک روایت میں لفظ شیئا کا آیا ہے یعنی امتیاز نہ ہو سکتا تھا انکی اور حضرت کی چال میں دونوں صاحب ایک ہی طرح چلتے تھے ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے فاطمہ کو فرمایا فراخی و کشادگی ہو بیٹی میری کو پھر بٹھایا آنحضرت نے فاطمہ کو ف ع یعنی حکم کیا انکو بیٹھنے کا پاس اپنے اور ایک روایت میں آیا ہے عن یمینہ وعن شمالہ یعنی دائیں طرف بٹھایا یا بائیں طرف ترجمہ پھر بات کی اونسے چپکے سے پس روئیں فاطمہ رونا شدت سے پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بہت غمگینی فاطمہ کی کچھ چپکے سے کہا اونسے دوسری بار پس لگیں وہ ہنسنے لگیں پس جبکہ اوٹھے پیغمبر خدا اپنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کے لیے پوچھا میں نے فاطمہ سے اور کہا میں نے کیا سرگوشی کی آنحضرت نے تمسے کہا فاطمہ نے نہیں کہ پراگندہ اور ظاہر کروں بھید آنحضرت کا ف ع یعنی جو چیز اونہوں نے چھپائی ہے اوسکو کیونکہ ظاہر کروں اسلیے کہ وہ اگر چاہتے ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چھپاتے اوسکو اور اوس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چھپانا بھید بڑوں اور دوستوں کا اعتبار سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا میں نے یعنی فاطمہ سے قسم دیتی ہوں تجکو ساتھ اوس حق کی کہ واسطے میرے ہے اوپر تمہارے کہ وہ حق مادری ہے یا اخوت یا محبت نہیں طلب کرتی ہوں تمسے مگر یہ کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکے سے کہی تھی آنحضرت نے کہا فاطمہ نے اب پس آنحضرت اس عالم سے گئے پس ہاں کہتی ہوں میں یا اور تفصیل اوسکی یہہ ہے اسپر جس وقت چپکے سے کہا آنحضرت نے مجسے اول بار میں پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتے تھے مجسے قرآن کا ہر برس میں ایکبار یعنی رمضان میں اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآن کا اس سال میں مجسے دو بار ف ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تھا ہر برس وہ رمضان میں اوس سب کا دور کرتے تھے یاد داشت کے لیے تاکہ ظاہر ہو جائے ناسخ منسوخ دور میں اور اسمیں اشارہ ہے طرف استحباب دور کی اور یہہ بھی اشارہ ہے کہ یہہ حدیث آنحضرت نے اپنی عمر کی اخیر رمضان کے بعد فرمائی ترجمہ اور نہیں گمان کرتا ہوں میں اجل کو مگر یہ تحقیق نزدیک پہنچی ف ح اسلیے کہ دوبارہ دور کرنا برخلاف معتاد کے مشعر ہے اوپر وصیت کرنیکی ساتھ حفظ قرآن کی اور یاد کرنے احکام اوسکے کے تاکامل ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر اے فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہو سکے اور صبر کر یعنی طاقت پر اوپر مصیبت اور بلا کے اور خصوصا میری مفارقت پر پس تحقیق میں اچھا پیش رو ہوں واسطے تیرے یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نے خبر دی اپنی وفات کی تو روئی میں جب کہ دیکھی آنحضرت نے بے صبری میری تو سرگوشی کی مجسے دوسری بار فرمایا اے فاطمہ راضی نہیں ہے تو کہ ہووے تو بہترین عورتوں کی بہشت کے عورتوں مومنین سے یعنی تمام عورتوں مومنین سے یعنی تمام عورتوں سے بہتر ہووے تو یا خاص اس امت کے عورتوں سے یا فرمایا ہووے تو عالمین کے عورتوں کی سردار یعنی فی الجملہ راضی ہوں شاکرہ کہ مجکو یہہ مرتبہ دیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجسے پس خبر دی مجکو کہ وفات پاوینگے اس بیماری میں پس روئی میں پھر سرگوشی کی آنحضرت نے مجسے پس خبر دی مجکو کہ میں اول اہل بیت انکی سے ہوں کہ انکی پیچھے جاؤنگی میں ف یعنی بعد انکے جلدی اس عالم سے جاؤنگی میں پس ہنسی میں جاننا چاہیے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت فاطمہ رض کی تمام مومن ہونیوالی پر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رض سے بھی اسیطرح کہا ہے سیوطی نے اور بعضی حدیثوں میں مریم بنت عمران کو عموم نسا سے کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اوپر فضیلت دی ہے مستثنی کیا ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ مثل فاطمہ کی اس امت میں مثل مریم کی ہے بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلہ غیر اپنی یعنی اور ہو سکتا ہے کہ اختلاف ان خبروں کا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اوپر فضیلت فاطمہ کے ساتھ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضل

اونکا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضی عالم عائشہ کو فضیلت دیتی ہیں فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کی ساتھ بہشت میں ہونگی اور فاطمہ علی کے ساتھ اور اسمیں شبہ نہیں کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی اور اشرف ہوگا مقام علی سی لیکن جبکہ یہہ بھی واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ میں اور تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام میں ہونگے اور یہہ بھی کہتی ہیں کہ عائشہ مجتہدہ تہیں خلفاء اربعہ کی زمانہ میں فتوی دیتی تہیں اور اجتہاد کرتی تہیں اور سیوطی نے فتاوی میں کہتی ہیں کہ یہاں تین مذہب ہیں صحیح تر مذہب کا یہہ کہ فاطمہ افضل ہیں عائشہ سی اور بعضی کہتی ہیں کہ برابر ہیں فاطمہ اور عائشہ اور بعضی توقف میں ہی ہیں اور استروشی حنفیہ میں سی اور بعضی شافعیہ توقف کیطرف بہت مائل ہیں جب امام مالک سی پوچہا تو اونہوں کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے گوشت کا ٹکڑا ہی اور میں فضیلت دیتا ہوں کسیکو رسول اللہ کی گوشت کے ٹکڑے پر اور امام سبکی نی فرمایا ہی کہ جو کچھہ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا ہی یہہ ہے کہ فاطمہ افضل ہیں بعد اونکی ماں اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ میں اختلاف رکہتی ہیں اور حق یہہ ہے کہ جنسیتیں مختلف ہیں اور بعضی فضیلت یعنی کثرت ثواب کی مراد رکہتی ہیں کہ علماء نی اعتبار کیا ہی ولیکن کوئی بحسب شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی فاطمہ کے اور حسن اور حسین کو نہیں پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نی کہ یہہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ماں انکی خدیجہ ہیں اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیوں سے چہوٹی بیٹی ہیں بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہیں تمام عالم کی عورتوں کی نکاح کیا اونسی علی بن ابیطالب نے سنہ دوسرے ہجری میں رمضان کی مہینی میں اور بنا کیا انپر یعنی شب زفاف ہوا انسی ذیحجہ میں پس جنیں انسی حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مریں مدینہ میں آنحضرت کی وفات کے چہہ مہینے بعد اور بعضوں نی کہا تین مہینی بعد بسبب اسکے کہ عمر اونکی اٹہائیس برس کی تہی اور غسل دیا اونکو علی نی اور نماز پڑہی اونپر اور دفن کی گئیں رات کو اور روایت کیں اونسی صحابیں علی نی اور اولاد نی اونکی یعنی حسن اور حسین نے اور اور جماعت نے سوا انکی کہا عائشہ نی کہ نہیں دیکہا میں نی کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سی سوائے باپ اونکے کی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہی ف ع ح یعنی وہ جزو ہیں جسم سی اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نے ولا افضل احدا علی بضعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنی غصہ میں ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ میں ڈالا مجہکو ف ع ح یعنی بسبب شدت اتحاد کی ہیں اسمیں ایک طرحکی تشبیہ بلیغ ہی پس فہم ہوا دلیل پکڑنا سہیلی کا اسپر کہ جسنی برا کہا فاطمہ کو کافر ہوتا ہی سہیلی کہ ظاہر ہے اسطرحکا کلام محمول ہی اوپر کمال اتحاد دو اشخاص کے اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنی ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجہکو اور جسنی ایذا دی مجہکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نی علی سی اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہی کہ جسنی دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نی اور جسنی دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا اوسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی اور دوست رکہنا عرب کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی پس جسنی دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجہکو اور جسنی دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن رکہا مجہکو ترجمہ اور ایک روایت میں ہے یعنی وہ یہ قول آنحضرت کی فمن اغضبنی پر زیادہ اوسپر قلق میں ڈالتی ہی مجہکو یعنی ظاہر میں وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجہکو یعنی باطن میں وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح روایتوں میں آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابو جہل کی بہائی نے چاہا کہ نکاح کردی ابو جہل کی بیٹی کا کہ نام اوسکا عوراء تہا ساتہہ علی بن ابیطالب کے اور ایک روایت میں آیا ہی کہ علی نی خواستگاری کی اوسکی چچا سی کہ حارث بن ہشام نام تہا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سی آپ نے فرمایا کہ ہرگز اذن نہیں دیتی ہوں میں اوسکا اور غصہ ہوئی آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا میں حرام نہیں کرتا حلال کو اور حلال نہیں کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہیں ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ میں پس علی مرتضی نی اس امر سی عذر خواہی کی

اور کہا میں ہرگز نہیں کرونگا وہ چیز کہ ناخوش آوے یا رسول اللہ اور اس حدیث کی بہت طرق ہیں اور روایتوں میں سے اس حدیث کا یوں آیا ہے کہ کہا سنا میں نے
بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اس حالیکہ وہ منبر پر تھے یہہ کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی بیچ اذن چاہتے ہیں مجھ سے یہہ کہ نکاح کر دیں ابو جہل کی بیٹی کا
علی ابن ابیطالب سے اور نہیں اذن دیتا میں پھر نہیں اذن دیتا میں مگر یہہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابوطالب کا یہہ کہ طلاق دیوے بیٹی میری کو اور نکاح کرے بیٹی اونکی سے پس
سوا اسکے نہیں کہ فاطمہ ٹکڑا میرے ہے قلق میں ڈالتی ہے مجھکو الخ اور شرح مسلم میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہر حال اور بہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہوا ایذا اوس چیز سے کہ ہو اصل اوسکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواص سے ہے اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہوں کی ایک تو یہہ کہ نکاح اونکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سے ایذا پاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتے
علی رض آنحضرت کی ایذا سے پس منع فرمایا اوس سے بسبب کمال شفقت کی علی پر اور دوسرے یہہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضوں نے
کہا کہ نہیں تہی مراد آنحضرت کی قول سے لا اذن منع کرنا جمع اوسکے سے بلکہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ آنحضرت نے خبر دی قضا الہی کی کہ مقدر یہہ ہے کہ دونوں نہیں
جمع ہونگی اور یحیی بیٹے سعید بن القطان سے منقول ہے کہ کہا ذکر کیا میں نے عبد اللہ بن داود سے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی تو کہا
ابن داود نے کہ حرام کیا اللہ تعالی نے علی پر یہہ کہ نکاح کریں کسی سے فاطمہ پر اونکی حیات میں سبب تہہ قول اپنی کی وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی
اور جو کچھہ دیوے تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں اذن دیتا ہوں تو نہ حلال ہوا علی
کو یہہ کہ نکاح کریں کسی سے فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دیوین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا میں نے عمر بن داود سے کہ کہتے تہے جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ
ٹکڑا میرے گوشت کا ہے قلق میں ڈالتی ہے مجھکو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے اوسکو اور ایذا دیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اوسکو حرام کیا اللہ نے علی پر یہہ کہ نکاح
کریں فاطمہ پر اور ایذا دیوین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ قول اپنی کے وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہے تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی یہہ دونوں
روایتیں حافظ ابو القاسم دمشقی نے اور جامع میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہ مجہہ سے ہے روک دیتی ہے دل میرا وہ چیز کہ روک دیتی ہے فاطمہ کے دلکو اور کشادہ دل کرتی ہے
مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کرتی ہے فاطمہ کو اور نسبتیں منقطع ہوجاوینگی روز قیامت کے سوا نسب میرے کی اور سبب میرے کی اور سسرال میری کی اور حق میں روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہوویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط
فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی اے اہل محشر جہکا دو تم سر اپنے اور بند کر لو آنکھیں اپنی یہاں تک کہ گذر جاوے فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذرینگی
ساتھہ ستر ہزار لونڈیوں کی حورعین سے مانند گذرنے بجلی کی اور ثوبان سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے اخیر فاطمہ کو
ملنیکو آتے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہ کے پاس آتے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا
خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ
اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ
فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللَّهِ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى
الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا اونہوں نے کہ کہڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرماتے ایک پانی پر یعنی ایک موضع میں کہ اوس میں پانی تہا نام کہا جاتا تہا اوس پانی کا اور اوس مکان کا نام خم
ساتھہ پیش خا اور تشدید میم کی ایک موضع ہے جحفہ میں یعنی درمیان مکہ اور مدینہ کی قریب اور برگذرا کہ یہہ تہا وقت رجوع کرنی آنحضرت کی مکہ سے اور

متوجہ ہوئی اونکی طرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین تھی اور شیخ نے لکھا ہی کہ غدیر خم کا ذکر بیچ باب مناقب علی مرتضیٰ کی مذکور ہوا عبارت اوس کی
ہی غدیر حوض پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اس پانی کو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی جحفہ مین کہ نام موضع مشہور کا ہی ترجمہ
پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو یعنی ساتھہ اوس چیز کی کہ نفع دی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب خدا تعالیٰ کا اور متنبہ کیا اونکو
نیند غفلت سی پہر فرمایا آنحضرت نے اوپر بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو اے لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن نزدیک ہی اس بات کی کہ وحی چلی آتی ہی
طرف میری قریب ہی کہ آوی میری پاس بہیجا ہوا پروردگار میری کا ف ع یعنی جبرئیل اور اونکی ساتھہ عزرائیل ہوین یا مراد بہیجی ہوئی سی ملک الموت یعنی عزرائیل کہ
جان لینی کو آوی ترجمہ پس قبول کرون مین امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب تھی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ آخر ذی الحجہ مین تھا بعد پہر اونکی حجۃ الوداع
سے اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چھوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری ف ع کہ کتاب اللہ اور اہل بیت
رسول اللہ مین چنانچہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتھہ زبر کی گرانی اور بوجہہ اور ساتھہ دو زبرون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس اسی طرح
ہی قاموس مین اور کہا کہ حدیث مین ہی یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نے کہا کہ ثقلین معنی دو امر عظیم کی ہی کتاب اللہ و اہل بیت کو امر عظیم کہا
بسبب بڑی ہونی قدر اونکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اونپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹہا سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتی ہین کہ
بوجہہ ہین زمین کی جیسیکہ جانور پر بوجہہ لادتی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ انکی سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست کی اونکی بہ نسبت اور حیوانات
کی اور مشابہت دی گئی ساتھہ اونکی ورکتاب اللہ و اہلبیت اس بات مین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکی جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی
جن و انس کی وبعد ازان بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین
نور ہی ف ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہی واسطی استقامت کی
یا سبب ظاہر ہونی نور کا ہی روز قیامت کی اور نور قرآن کی ناموں مین سی ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسائل کرو اوس سی اور یاد کرو اوسکو اور علم
حاصل کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتھہ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جو کہ کتاب اللہ سے عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب
فرمانی حق سبحانہ تعالیٰ کی وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سے منع کری تمکو پس رہجاو اوس سی
اور فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ یعنی کہہ اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور اکثر آیات و احادیث اسی معنی مین آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ
یعنی پس چنگل مارو ساتھہ کتاب اللہ کی اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نے صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کی ف ع یعنی محافظت اوسکی اور رعایت
کرنی الفاظ و معانی اوسکی کی اور عمل کرنی کی ساتھہ اوسچیز کی کہ اوسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو
کوئی پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتھہ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی پہر ممکن ہی کہ آنحضرت نے ذرایا ہو ساتھہ عذاب اونکی بہی واسطی اوسکی کہ ترک کری آیات
وعید کی اور ممکن ہی کہ آپنے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالیٰ کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور یہ
اسطرح کی استاد جسمین ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بہاری اور نفیس اہلبیت میری ہین یاد دلاتا ہون تمکو خدا کی تئین اور ڈراتا ہون نبی اوسکی
عذاب سے اور قصور کرنی سے تمہاری بیچ حق اہل بیت میری ف ع کہ فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین ہی یہہ کہ مراد ہووی
آل اونکی اور دوسری بیبیان اونکی اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونوپر ہوتا ہی اور آیت اور احادیث بہی آئی ہین قال ثلاث مرات یعنی فرمایا
اسکو آپنے تین بار ترجمہ ایک روایت مین یعنی بیچ اونکا کتاب اللہ کی ہی آیا ہی کہ کتاب خدا کی رسی خدا کی ہی ف ع حبل لغت مین رسی کو کہتی ہین اور بیہا

عہد اور امان اور اوس چیز کی ہی کہ پہنچاوی بندہ کو اوسکی رب کیطرف اور وسیلہ ہو اوسکی قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اوسکا ہی اور وسیلہ وسبب قرب کا جو کوئی ساتھہ اوسکی چنگل مارے عذاب الہی سی نڈر ہو اور پہنچی جناب قرب حق میں اور ترقی کری مدارج قدس پر پس جو کوئی پیروی کرے کتاب خدا کی ف ع یعنی ایمان لاوی اوسپر اور یاد کری اوسکو اور علم حاصل کری اوسکا اور عمل کری اوسپر اور اخلاص پیدا کری تو ہووی وہ راہ راست پر اور جو کوئی چھوڑ دے اوسکو یعنی کسی جہت کر جہات مذکورہ سی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئیں ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پس قرآن مانند رسی کی ہے جیسا کہ رسی ایک طرف سے اوسکی ترقی کا ایک طرف جو کہ سبب ہی تنزل کا مانند رسی کی کہ پانی تہا محبوبین کی لیئی اور رسی تہا محجوبین کی لیئی یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نے القرآن حجۃ لک او علیک یعنی قرآن دلیل ہوگا تیری نفع کی لیئی یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالی نے وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اوتارتی ہیں ہم قرآن سی وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہی مومنوں کی لیئی اور نہیں زیادہ کرتا ہی ظالموں کو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ ورفعنا بالآیات العظام

وعن ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی یعنی موقوفا کہ تحقیق وہ تہی جب سلام کرتی عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو کہتی سلام تجہپر ای بیٹی صاحب دو بازوں کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح ذو الجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بعد شہید ہونیکی غزوہ موتہ میں کہ موتہ شام کی شہروں میں سے ہے مدینہ میں دیکہا کہ دو بازو رکہتا ہی اور ملائکہ کی ساتہہ اوڑ رہا ہی حیرت ہوئی کہ یہہ کیا حال ہی بعد ازاں خبر آئی کہ وہ شہید ہوئی اور اوس روز سی اونکو جعفر طیار کہتی تہی اور ذو الجناحین لقب کہا گیا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہا میں نی جعفر کو بہشت میں کہ اوڑ رہا ہی ساتہہ ملائکہ کی انتہی اور اسلام لائی جعفر بعد اکتیس آدمیوں کی اور دس برس بڑی تہی اپنی بہائی علی بن ابی طالب سے اور آنحضرت سی خلق اور خلق میں بہت مشابہ تہی اور روایت کین حدیثیں ان سی اونکی بیٹی نی کہ وہ عبد اللہ ہیں اور ان سی بہت سی صحابہ نی اور وہ شہید ہوئی روز موتہ کی سنہ آٹھ میں اکتالیس برس کی عمر میں اور اونکی بدن پر نوی زخم لگی تہی تیری اور تلوار کی

وعن البراء قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا دیکہا میں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ حسن بن علی اونکی کندہی پر تہی در حالیکہ کہتی تہی آنحضرت خداوندا تحقیق میں دوست رکہتا ہوں اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور شکی نہیں ہی اسمیں اونہوں نی دوست کہا اونکو پس واجب ہی تخلق ساتہہ اخلاق خدا کی اور تعلق ساتہہ شمایل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی جمیع احیانہ واحوالہ کہ ما سوا اسکے نہیں کہ نسبت اونکی اور حسین کی تو آہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پہول اونکی اور سردار جوانان اہل جنت کی پیدا ہوئی پندرہویں رمضان کی سنہ تین ہجری میں [illegible] روایت کی گئیں اونکی [illegible] اور وفات پائی اونہوں نی سنہ پچاس میں اور بعضوں نی کہا سنہ اونچاس میں اور بعضوں نی کہا سنہ چالیس میں اور دفن کیئی گئی وہ بقیع میں روایت کین حدیثیں ان سی اونکی بیٹی حسن بن حسن نی اور ابو ہریرہ نی اور بہت سی جماعت نی اور جب قتل کیئی گئی باپ اونکی علی بن ابی طالب کوفہ میں بیعت کی اونسی بہت چالیس ہزار آدمیوں نی زیادہ [illegible] معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہویں میں سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین کی کنیت ابو عبد اللہ ہی پیدا ہوئی پانچویں شعبان میں سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا اونکا حضرت حسن کی جنی کی پچاس شب بعد اور قتل کیئی گئی جمعہ کی عاشورہ کی دن سنہ اکسٹہ میں کربلا کی کہ زمین عراق سی ہی اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نی اور بعضوں نی کہا کہ قتل اونکو شمر ذی الجوشن نی اور لی گیا اونکی سر کو [illegible] ابن زیاد کی پاس اور کہا بعضوں نی کہ قتل کیئی گئی ساتہہ حسین کی اونکی اولاد اور بہائیوں اور اہل بیت [illegible] حسین کی روز قتل اونکی اٹہاون برس کی تہی

وعن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار

اَتیٰ خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی دن کی یہانتک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گھر مین پس پایا کیا یہان لڑکا ہی کہ فرمایا یہہ مراد رکھتی تھی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور ڈہونڈتی تہی اونکو ف ح لفظ لکع ساتھ پیش لام اور زبر کاف مخفف کے کہتی ہی معنو نپر آئی ہی ایک دن معنو نمین سی یعنی صغیر کی ہی ہی اور یہان یہی مراد ہی ترجمہ پس نہ درنگ کی آنحضرت نی یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسیکہ عادت لڑکونکی ہی یہانتک کہ گلی سی لگ گئی ہر ایک دن دونو مین سی صاحب اپنی سی یعنی آنحضرت امام حسن کی گلی سی لگی اور وہ آنحضرت کو گلی سی پس فرمایا آنحضرت نی خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اوسکو پس دوست رکہہ تو بہی اوسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ح یا اللہ کر تو مجھکو محب انکا اور نہ کر مجھکو مبغض انکا کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی مہربانی کرنی لڑکونپر کہ گلی سی لگائی انکو اور پیار کری از راہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہی تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سی وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو بکرہ سی کہ کہا دیکھا مینی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی دائین طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگونپر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی واسطی وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کی طرف از راہ شفقت و محبت کے اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہی ف ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضو نے کہا کہ سید وہ نہ غالب آوی اوسپر غضب اوسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنو نپر آیا ہی مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم ترجمہ اور امید ہی کہ خدا صلح کروا دی بسبب اسکی درمیان دو جماعتون بڑی کی مسلمانونسی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانونکی ہی دو فرقونپر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتھہ ہوگا اور ایک فرقہ معاویہ کے ساتھہ اور امام حسن اوس دن حق تہی ساتھہ خلافت کی اسلیے کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتھہ قول اپنی کی الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اور پرہیزگاری اونکی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اوس جہان کی اونہین تہا یہہ امر بسبب قلت اور ذلت کی اسلیے کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیونی اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نے واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خونکا امت محمدی سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی فرقونکی ہوا خواہونپر یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونیکی اون پاس السلام علیک یا عار المؤمنین پس کہا حضرت حسن نی العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجود اسکی کہ ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی ہی صلح امام حسن رضہ کی دلیل اسکی اوپر حقیت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی نہیں کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونونسی اللہ تعالی نی پاک رکھا ہمارے ہاتھونکو پس کیون ملوث کرین ہم ساتھہ اوسکی اپنی زبانونکو اور حضرت امام حسن کی شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا اونکو سید اور ابی یعلی سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلعم نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آتی اور حالیکہ چہوٹی سی تہی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تو یہہ آنحضرت کی گردن اور پیٹہ پر چڑہ بیٹہتی پس اوٹہاتی تہی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہانتک کہ اوتار دیتی اونکو پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکیکی لیے ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی کہ آپکو کرتی ہون اوسکو کسیکی لیے پایا کہ یہہ پہول ہی میرا سے دنیا سی تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ صلح کروا دیگا بسبب اسکی درمیان دو فرقون کی

مسلمانونسی اور معاویہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوستی تہی زبان حسن کی یا ہونٹ اونکی اور تحقیق نہیں عذاب کریگا اللہ دو ہونٹ یا انکو یا ہونٹ کو کہ چوسا ہو انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روایت کیا اوسکو احمد نی **وعن عبد الرحمن بن ابی نُعْم قال سمعت عبد الله ابن عمر وسأله رجل عن المحرم قال شعبة احسبه يقتل الذباب فقال اهل العراق يسألوني عن الذباب وقد قتلوا ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحاني من الدنيا رواه البخاري** اور روایت ہی عبد الرحمن بن نعم سی کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمر سی حالانکہ سوال کیا تہا اونسی ایک شخص نی یعنی اہل عراق مین سی حکم محرم سی کہا شعبہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی عبد الرحمن سی گمان کرتا ہون مین سائل کو کہ پوچہا اونسی حکم محرم سی کہ مارے مکہی کو فقط جس یعنی اگر محرم مکہی کو مارے تو جائز ہی یا نہین اور بدلہ اوسکا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اوسپر دم یا صدقہ یا کچہہ نہین لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نی اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچہتی ہین مجہسی مکہی کی مارنیسی اور اوسکی بدلہ دینی سی یعنی وہ ظاہر کرتی ہین کمال رعایت تقوی حالانکہ قتل کیا اونہون نی رسول خدا کی بیٹی کی بیٹی کو حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی حق مین کہ یہہ دونون یعنی حسنین دو پہول میری ہین دنیا سی یا اللہ کی رزق ہی ہین کہ دیا مجہکو دنیا مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بہی ریحان ساتہہ اس معنی کی کہتی ہین اور ریحان بمعنی گہاس خوشبودار کی بہی آتا ہی اور ساتہہ ان معنونکی بہی از راہ تشبیہ کی اطلاق فرزند پر کرسکتی ہین اور جائز ہی کہ مراد ریحان سی مشموم یعنی سونگہنی کی چیز مانند پہول وغیرہ کی ہو پس انکو ریحان اسلیی کہا کہ اولاد کو بہی سونگہتی ہین اور بوسی لیتی ہین انکی اور ریحانا ہی اور ریحانی تہہ زیر نون اور جزم ہی کی بہی روایت ہی **وعن انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي وقال في الحسين ايضا كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري** اور روایت ہی انس سی کہا نہین تہا کوئی بہت مشابہ ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سی اور کہا انس نی بیچ حسین کی بہی کہ تہی وہ مشابہ تر ین لوگون کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** دوسری فصل مین بیچ حدیث علی کی تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہ تہی ساتہہ آنحضرت کی سینہ سی سر تک اور حسین نیچی کو بدن مین **وعن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم الى صدره فقال اللهم علمه الحكمة وفي رواية علمه الكتاب رواه البخاري** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ملایا مجہکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکہلا اوسکو حکمت اور ایک روایت مین ہی کہ سکہلا اوسکو کتاب اپنی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** سینہ لگانا اشارہ تہا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہی اور حکمت سی مراد خوب علم و عمل ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یؤتی الحکمة من یشاء ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی دیتا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہی مراد حکمت سی حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نی کہا حکمت سی مراد ہی پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوسپر اور بعضون نی کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری ہی اور بعضون نی کہا مراد حکمت سی سنت ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمہم الکتاب والحکمة اور پیدا ہوئی ابن عباس تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا پندرہ برس کی اور بعضون نی کہا دس برس کی اور تہی وہ بہتر اس امت کی اور بڑی عالم اس امت کی واسطی اونکی لیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی دعا کی اور دیکہا اونہون نی جبرئیل کو دو بار اور نابینا ہوگئی تہی آخر عمر مین اور مری طائف مین سنہ اٹہسٹہ ہجری مین ایام ابن زبیر کی حالانکہ عمر اونکی اکہتر برس کی تہی روایت کی ہی اونسی حدیث خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی **وعنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل الخلاء فوضعت له وضوءا فلما خرج قال من وضع هذا فاخبر فقال اللهم فقهه في الدين متفق عليه** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی پاخانہ مین پس رکہا مینی

واسطے آنحضرت کے پانی وضو کا ف ع یعنی رات کا احوال ہو کہ ابن عباس اپنے گہر میمونہ خالہ اپنی کی کہ ازواج مطہرات سے تہین تہکی ہوئی تہی اور آنحضرت
تہجد کی لیے اوٹہی اور ابن عباس چہوٹی تہی جیسکہ باب قیام اللیل مین گذرا پس جب آنحضرت نکلی پاخانہ سے فرمایا کسنی رکہا ہی یہ پانی پس خبر دی گئی
یعنی گہر کے لوگون نے کہا کہ یہہ ابن عباس نے رکہا ہی پس دعا مانگی آنحضرت نے کہ خداوندا سمجھ دی ابن عباس کو دین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
ع یعنی کر اوسکو عالم سمجھ والا دین مین کہ اصول و فروع اوسکی جانی اور نہین ہی مراد اس فقہ سے عبارت کہ مخصوص ہے ساتہ فروع معاملات اور خصومات کی کہا
نووی نے کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کی لیے اور مستحب ہونا دعا کا اوسکے لیے کہ کرے خیر و بہبود کی اللہ تعالی نے دعا آنحضرت کی
کی ابن عباس کے حق مین پس بڑی فقیہہ ہوئی درحقیقت یہہ سید علما افضل اور دانا ابن عباس کو آنحضرت کی خدمتگزاری سے حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہیے مصرع
کہ ہر وان ز خدمت بجای رسند وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ
اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي
فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کی ہی اسامہ بن زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت لیتی تہی اونکو اور امام حسن
کو پہر کہتی خداوندا دوست رکہہ تو ان دونو کو اسلیے کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون ان دونو کو ف ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کی
تہی اور اسامہ بیٹی اونکی تہی اور اونکی ماں کا نام ام ایمن تہا برکہ اور وہ خادمہ خاص تہین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تہین حضرت کی والد عبد اللہ بن عبد المطلب کے
اور آنحضرت بہت دوست رکہتی زید کو اور اونکی بیٹی اسامہ کو دوست رکہتی تہی کہ امام حسن کے ساتہہ ایک جا جمع کرتی اور ... ایک نکاح کرتی اور ایسا کچہہ فرماتی اور تہی
اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ جیسکہ خانہ زاد ہوتی ہین ... آفتاب مشہور ... اور جب آنحضرت کی
وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تہی ... وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضون نے کہا سنہ چوون مین کہا ابن
عبد البر نے کہ یہہ نزدیک میری صحیح تر ہی اور حضرت نے ان جوان دونون صاحبون کو حق مین کچہہ فرمایا اسمین بڑی منقبت اونکی ثابت ہوتی ہے اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ کہا اسامہ بن زید نے کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹہاتی مجکو اپنی ران پر یعنی داہنی پر یا بائین پر اور بٹہاتی حسن کو اپنی دوسری
ران پر پہر ملاتی دونو کو یعنی مجکو اور حسن کو یا اپنی دونو رانونکو پہر فرماتی خداوندا مہربانی کر ان دونو پر اسواسطے کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونو پر نقل
کی بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ
زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي
إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ
لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ
أُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ روایت کی عبد اللہ ابن عمر نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضی لوگون نے یعنی منافقون نے یا اہل اسلام نے بیچ امارت اسامہ بن زید کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تم طعن
کرتی اونکی امارت مین پس تحقیق تہی تم طعن کرتی بیچ امارت باپ اوسکے کی پہلی اسکے ف ع یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کی امارت کیطرف جو بیچ غزوہ موتہ کے
کہ اوس غزوہ مین زید کو آنحضرت نے امیر کیا تہا باوجود اسکی کہ اوسمین جعفر ... تہی اور ... عائشہ سے آیا ہی کہ نہ بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اونکو ... اور ... اوسکی

اوسکے کہ اسلام میں اور بسبب قرب وسکی کی مجلس وران دونوں کی امارت میں طعن اسلیے کرتی تہی بعضی لوگ کہ یہہ موالی سی تہی اور عرب ایسا سینہیں جانتی تہی امیر کرنا موالی کا اور عار سمجہت کرتی تہی اونکی اتباع سی نہیں سمجہی کہ اللہ نے اسلام اور بلندی کی قدر اونکی کہ نہیں تہی قدر اونکی اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام اور ہجرت کی اور علم کی اور تقوی کی اور پہچانا حق اونکا دینداروں نے تو جو لوگ کہ پابند عادت کے تہی اور دوست رکہتی تہی ریاست کو اعراب میں سے اور قبائل کی سرداروں میں سی اونکی دلوں میں اس سی خلجان ہی رہتا تہا خصوصا منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تہی اور نہایت انکار کرتی اسپر اور آنحضرت نے زید کو کئی ہی لشکروں پر امیر کرکر بہیجا اور بڑا لشکر او نہیں سی موتہ کا تہا اور اوس لشکر میں اکثر نشان کی نیچی اچہی اچہی صحابی تہی چنانچہ جعفر بن ابیطالب بہی تہے اونہیں پہر بہیجی تہی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو بیچ مرض الموت میں ایک لشکر پر کہ او نہیں ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ اور فضلاء صحابہ کی سے تہے ہر چند اور تحقیق تہا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوب ترین لوگوں سے طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ جملہ محبوب ترین لوگوں سی ہی نزدیک میری پیچھے باپ اسکے

ف ح جب زید غزوہ موتہ میں شہید ہوئی تو آنحضرت نے اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اور اوس قوم سی بدلہ اپنی باپ کا لیوین اور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ اونہیں ابو بکر اور عمر بہی تہی ہمراہ اسامہ کے مقرر کیا لیکن کتنی ایک لوگوں نے اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اثنائے اسی علالت میں بیمار تہی کہ درد سر شروع ہوا جب لوگوں کی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برآمد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا یہا ایہا الناس آخر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہہ عمر تمام ہوا اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر جائز ہونے امارت موالی کی اور حاکم ہونی چہوٹوں کی بڑوں پر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکے ہی اور آخر حدیث مین لایا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا وصیت کرتا ہوں میں تمکو ساتھ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتھ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہاری ہی شرح کہا مولف نے زید بیٹی حارثہ کی ہیں اور انکی ماں کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کی ہے کہ قبیلہ بنی معن سے تہی نکلی تہی زید کو لیکر باپ اپنی قوم کی ملاقات کو پس آنحضرت سے پہلی لوگ چہاپا مارا بنی قین نے ایام جاہلیت میں تو زید کو اوٹہا لائی اور یہہ وہاں دونوں میں لڑکی تہی آٹھ برس کی پس انکو بازار عکاظ میں لاکر بیچا پس خریدا انکو حکیم بن حزام بن خویلد نی اپنی پہوپہی خدیجہ کی لیے چار سو درم میں پس جب نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کیا انہوں نے زید کو حضرت کو تئیں پس آنحضرت نے قبض کیا اونکو پہر اونکی خبر اونکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ انکا حارثہ اور چچا اونکا کعب فدیہ لیکر اونکا چہڑانے کو پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہاں رہو میرے پاس اور چاہو جاؤ اپنے اہل میں چلی جاوو پس زید نے آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکہا تہا سلوک و احسان آنحضرت کا نسبت اپنے پس اوسوقت انکی آنحضرت نے ساتھ زید کی طرف حجر کی اور کہا ای لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور میں وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئی وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہہ آیت ادعوهم لاٰبائهم هو اقسط عند الله یعنی پکارو اونکو ساتھ نام باپوں اونکے کے یہہ افضل ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی اونکو زید بن حارثہ اور اول مردوں میں اسلام یہی لائی ہیں موجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سی دس برس اور بعضوں نی کہا بیس برس اور نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سے پس پیدا ہوئی اوس سی اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پہوپہی بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نے زینب کو بسبب ناموافقت کے پہر نکاح کرلیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ تعالی نے قرآن شریف میں کسی صحابی کا نام نہیں لیا ہی سوا زید کی اس آیت میں فلما قضی زید منها وطرا زوجناكها الخ اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی اسامہ نے اور اور صحابہ نے بہی اور قتل کیے گئی وہ غزوہ موتہ میں اسی سال میں کہ امیر لشکر کی تہی جمادی الاول کی مہینے میں سنہ آٹھ میں اور عمر اونکی پچپن برس کی تہی وعنه قال ان زيد بن حارثة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنا ندعوه الا زيد بن محمد حتى نزل القرآن ادعوهم لاٰبائهم متفق عليه وذكر حديث البراء قال لعلي انت مني في باب بلوغ الصغير وحضانته اور یہہ حدیث عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے

کہ کہا او شہدون نے کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کی نہی ہم پکارتے اوسکو مگر زید بن محمد فقط حق تعالی نے اونکو آنحضرت کا بیٹا کہنے سے منع کیا اور آنحضرت نے
اونکو متوہد بولا بیٹا کرلیا تہا اور عرب سوہند بولے بیٹے کو بیٹا کہتے تہی اور میراث دیتی تہی اوسوقت میں اوترا اس حدیث کا اس باب میں واسطے آگاہ کرنے
اس بات کی ہی کہ موالی آدمی کا اوسکی اہل بیت سے ہی ترجمہ بیان کیا ترا قرآن نے آیۃ او سکی ادعوہم لآبائہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور سارے آیۃ یون ہے
وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ
هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ الآیۃ یعنی نہیں ٹھیرایا منہ بولے بیٹوں تمہارے کو بیٹی تمہارے یہہ باتین تمہارے مونہوں کی
ہین اور اللہ فرماتا ہے حق بات اور وہ دکہاتا ہے راہ حق پکارو اونکو اونکے باپوں کے ناموں کے ساتھ یہہ بہت عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پہر اگر نجانو تم اونکے باپوں کو پس وے
ہین تمہارے بھائی دین میں اور دوست تمہارے یعنی اونکے باپوں کے نام نہ معلوم ہوں تو اے بھائی یا اے دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیۃ کے اوترنے سے پہلے زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تہی جب یہہ آیۃ
اوتری تو اس کہنے سی منع کیے گئے اور حکم ہوا کہ اگر اونکے باپوں کے نام جانتے ہو تو کہا کرو فلانے کی بیٹی اور اگر اونکے باپوں کے نام معلوم ہوں تو اے بھائی یا اے دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث براء کی جسکا مضمون یہہ ہے باب بلوغ صغیر و حضانۃ اوس کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سے کہا دیکہا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اور حال یہ تہا کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تہی کہ نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتی تہی
ف قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کٹا ہو اوسکی کان کا کنارا اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو یعنی دور تک
کہ نہایت دوڑنے والی تہی اور دور پہنچتی تہی ترجمہ پس سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتی تہی اے لوگو آگاہ رہو اے لوگو تحقیق مین نے چہوڑی ہی درمیان تمہاری دو چیز کہ اگر پکڑی
رہو گی تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑی رہنی آپ کی چہوڑی ہوئی چیزون کی یعنی تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنی کو یعنی اہل بیت اپنی کو
نقل کی یہہ ترمذی نے ف عترت قوم اور قریب اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتھ قول اپنی کی اہل بیتی سبب اشارہ کرنے کی ساتھ اوسکی
یہاں عترت سے خاص قوم اور اقربا ہی کہ اولاد و قریب ہوں اور اولاد ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ ہی ہدایت ساتھ کتاب کے عمل کرنا
اوس چیز پر کہ اوسمین ہے یعنی اوسکی حکموں کو بجا لاوی اور جس چیز سے منع فرمایا ہے اوس سے رکنے سے باز رہے اور معنی تمسک کے ساتھ عترت کے محبت اونکی ہے اور اختیار کرنا طریقہ
اور سیرت اونکی کا وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ
لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ
يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین دو چیز کہ اگر پکڑی رہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہ ہوگی پیچہے میرے یعنی بعد وفات میرے کے ایک اون دونون مین سے کہ وہ کتاب اللہ
بڑی ہی دوسری سے کہ وہ عترت ہے جیسے کہ بیان کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کی چہوڑتا ہون کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کی ہی دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کے
اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑ کر آسمان قدس پر چڑہین اور عہد و امان اوسکا ہی بندون کے لیے اور چہوڑتا ہون مین اپنی عترت کو اہل بیت میری ہین ف
ع اسطرح فرمانے مین گویا اشارہ ہی اسپر کہ بعد میرے رعایت اونکے حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہے جیسے باپ شفیق کہتا ہی اپنی اولاد کی حق مین کہ
مین تم مین اپنی اولاد چہوڑے جاتا ہون یعنی بعد میرے رعایت اونکی حقوق کی کرتا رہنا ترجمہ ہرگز نہ جدا ہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہاں تک کہ آوینگے
میرے پاس حوض کوثر پر ف شرح یعنی ہونگے قیامت مین یہاں تک کہ آوینگے میرے پاس حوض کوثر پر اور

یعنی رعایت انکی اور حقوق انکی کی ہی اور عمل کیا انکو اور انکی محبت میں پس سنت انحضرت مکافات کرینگے اور جس نے انکو بدلا انکے سلوک اور احسان کرینگے اور اللہ تعالیٰ بدلا کامل عطا فرماویگا اور جسنی ضائع کیا انکو حقوق کو اور کہا ان خدمت کے اور سکو ساتھ معاملہ برعکس ہوگا اور اسکا وبال پر ہوگا اور موقع حضرت کی قول کا ترجمہ یا فانظروا الخ میں نظر کرو ف ع یعنی تا دیکھ غور و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوگی ہو تم میری کتاب و عترت میں اتباع اطاعت صدق ہوتی ہو یا بد چال سیدکہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتی ہو اور کیسا سلوک کرتی ہو ساتھ انکی بعد میری اچھا یا برا اسکو نقل کی سیہ ترمذی نے **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور سیہ بھی روایت ہی زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکے حق میں فرمایا کہ میں لڑنیوالا ہوں اوس شخص سے کہ لڑتا اونسے اور صلح کرنیوالا ہوں اوس شخص سے کہ صلح کرتی انسی نقل کی سیہ ترمذی نے ف ع معنی اسکی سیہ ہیں کہ جسنی دوست رکھا انکو دوست رکھا مجھکو اور جسنی دشمن رکھا انکو دشمن رکھا مجھکو اور سیہ قول ہی حضرت علی سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی دوست رکھا مجھکو اور دوست رکھا ان دونوں یعنی حسنین کو اور ان دونوں کے باپ کو اور ان دونوں کی ماں کو ہوگا ساتھ میری بیچ درجہ میرے کے روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ ہوگا ساتھ میری جنت میں **وَعَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ** قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَاَلْتُ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے کہ کہا داخل ہوا میں ساتھ اپنی پھوپھی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچھا میں نے کونسا لوگوں میں بہت پیارا طرف رسول خدا صلعم کے کہا عائشہ نے کہ فاطمہ بہت پیاری تہیں پھر کہا گیا کہ آنحضرت کے پیارے کون تھے مردوں میں کہا عائشہ نے کہ اونکے خاوند بہت پیارے تھے [illegible] اور حضرت علی بھی بہت پیارے تھے اور نقل کی سیہ ترمذی نے ف ع یعنی حضرت علی [illegible] عائشہ [illegible] اور صدق [illegible] اونکا دیکھ کہ کہا با وجودیکہ جگہ اسکی نہ تھی کہ کہتی میرا اور باپ میرا بہت پیارے تھے اور سیہ نہیں جانتی کہ اگر حضرت فاطمہ اور حضرت علی کو کہتی تو کیونکہ [illegible] عائشہ اور باپ اونکو بہت پیارے تھی برخلاف رنج متعصبوں کے اور کچھ سوچ کر انکو اسمیں جہالت میں مبتلا خیال کرتی ہیں حاشا ثم حاشا اتنا جان جانا چاہیے کہ نہیں لازم آتا کہ زیادہ محبت سے ہی تحقیق فضیلت کا اسلئے کہ محبت اولاد کی اور بعضی اقارب کی اوپر غالب ہی کہ باوجود یقینا جانی اس بات کی کہ غیر اولاد کی افضل و بہتر ہیں محبت اولاد کی زیادہ رکھا کرتا ہی آدمی لیکن نسبت انبیوں کی فضیلت وجہ بیان محبت کی ہوتی ہی پس اس سے رفع ہوجاتا اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ** اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَھُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْہٍ مُّبْشَرَۃٍ وَّاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتَّی احْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب ابن ربیعہ سے کہ تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس اس حالت میں کہ غصے لائی گئی تہی یعنی کسی نے انکو غصہ دلایا تہا اور کچھ ایسا کام کیا تہا کہ جسکا باعث عباس کی غصہ کا ہوا اور میں تہا پاس آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کس چیز نے غصے میں ڈالا تجھکو اے عباس کہا یا رسول اللہ کیا حال ہی واسطے ہمارے [illegible] کہ جب ملتے ہیں آپس میں ملتے ہیں ساتھ چہروں تر و تازہ اور خوش کے اور جب ملتے ہیں ہم سے [illegible] ملتے ہیں ساتھ اسکے پس غصہ ہوئی آنحضرت یعنی لال ہو گیا منہ

حضرت بہت ہی یہانتک کہ بہت سرخ ہو گیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کثرت غضب سے پھر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی نہیں داخل ہوگا
کسی شخص کے دل میں ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہی اس سے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اوسکا ہی اور وجہ تاکید ہی کی تری یہانتک کہ
دوست رکہی تمکو یعنی اہل بیت کو واسطے محبت خدا اور رضا اوسکی کی اور محبت رسول اوسکے کی ف ع یعنی اس جہت سے کہ رسول تم میں سی ہو اور القدر خویش
سی رسول کرنا مناسب جانتا ہی اونہیں سے کرتا ہی اور ابوجہل انکی نفی کرتا تھا کہ کہتا تھا جبکہ لیا بنو ہاشم نے سیرہ اور خدمت سبیل پانی کی اور نبوت اور
رسالہ پس کیا باقی رہا واسطے قریش کی لئی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو یعنی خصوصاً پس گویا کہ ایذا دی مجکو
اسلیے کہ نہیں ہی چچا مرد کا مانند باپ اوسکے نقل کی یہ ترمذی نے یعنی عبد المطلب سی اور مصابیح میں مطلب سے ہی یعنی بجای عبد المطلب بن ربیعہ کے
مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس مجہسے ہی یعنی میرا اقربا ہی میرے اہل بیت سے اور میں
اوس سے ہوں نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح ع کہا ہی علمائے کہ آنحضرت اصل ہیں باعتبار شرافت وفضل نبوت کی اور عباس حاصل ہیں بسبب نسب اور
چچا ہونیکے اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت و اخلاص سے جیسیکہ امیر المومنین علی رض کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی دو برس اور بطا الفتح اور حسن ادب اونکے سے یہہ ہی کہ جب کہا گیا اونسی انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑے ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اونہوں نے کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑے ہیں باعتبار مراتب کے اور میں مسن ہوں یعنی باعتبار عمر کے بڑا ہوں کہا مولف نے اور ماں اونکی ایک عورۃ
تہی قبیلہ نمر بن قاسط سے اور وہ اول عرب ہی کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح طرح کا کپڑہ ونکا اور سبب یہہ تہا کہ عباس لڑکے رہی تہی
گم کہیں پس منت مانی تہی اونکی ماں نے کہ اگر وہ ملجاوینگے تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑہاؤنگی پس جب وہ پا گئی تو اوسکی ماں نے غلاف چڑہایا اور عباس
رئیس تہی جاہلیت میں اور منسوب تہی اونکی طرف عمارۃ اور سقایۃ مراد عمارۃ سے یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بنائی اور آباد کرنی اور بہلائی کرنی
اور ترک کرنی سنیات کی اور کلام بیہودہ کہنیکی اوس میں اور مراد سقایہ سی یہہ ہی کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا جاتا ہے کہ آزاد کیے عباس نے نزدیک مرنی اپنی کے
ستر بردہ اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کی اور مری روز جمعہ کی بارہویں تاریخ رجب پانچ سن بتیس کی اور عمر اونکی اٹہاسی برس کی ہوئی دفن کیے گئی بقیع میں
اور اسلام رکہتی تہی بہت مدت سی لیکن چہپاتی تہی اوسکو اور نکلی ساتہہ مشرکوں کی روز بدر کے جبرا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ملی عباس سے
پس قتل کرے اوسکو اسلیے کہ وہ نکلی ہیں جبرا پس قید کیا اونکو ابو الیسر بن کعب بن عمرو نے پہر اونہوں نے اپنی بدلہ میں کچھ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ
کیطرف پہر آئی طرف مدینہ کی ہجرت کرکر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ
الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا
كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے جس وقت کہ ہو صبح پیر کی پس آؤ میری پاس اور اولاد تیری
یہانتک کہ دعا کروں میں واسطے تمہاری ساتہہ دعا کی کہ نفع دے تجکو اللہ بسبب اوسکی اور نفع دے تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے پس صبح کو آئے عباس
آنحضرت کی پاس اور آئی ہم یعنی سب اولاد ونکے ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نے ہمکو چادر اپنی ف ح گویا یہہ اشارہ تہا اسپر کہ پہیلاوی خدا تعالے
اوپر رحمت اپنی جیسیکہ پہیلائی ہی اپنی چادر اپنی ف پہر کہا یا الہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اوسکے کے ایسی بخشش ظاہر و باطن کہ نہ چہوڑے کسی گناہ کو

یا الہی نگاہ رکہہ اوسکو یعنی اولاد عباس کی ف یعنی اکرام کر اوسکا اور نگاہ رکہہ اوسکو آفات و بلیات سے تاکہ نہ ضائع ہووے وہ بیچ حق اولاد اونکی کی
نقل کی یہہ ترمذی نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ ایک شخص ہے آئمہ حدیث سے پچ اس عبارت کو اور گردان بادشاہی در ملک و دولت باقی ہیچ اولاد
اوسکی کی ف ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کئی سو برس خلافت عباسیوں کی گھر مین رہی یا حقیقت مین یہہ حکم ہے است کو کہ خلافت حق ونکا ہی جا ہے
کہ سوا اونکی کسیکو نصیب کرین واللہ اعلم ترجمہ ختم کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **وعنہ انہ رای جبریل مرتین ودعا لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین رواہ الترمذی** اور یہہ روایت ہے ابن عباس سے کہ اونہون نے دیکہا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی اونکی لیے آنحضرت نے دو بار
نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح دیکہنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نے جمع الجوامع مین اس طرح روایت کیا ہے کہ کہا ابن عباس نے گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑے پہنے
اور آنحضرت راز کہہ رہے تہی وحیہ کلبی سے یعنی جبرئیل کہ بصورت وحیہ کلبی کے آتی تہی ولنسی آپ سرگوشی کر رہی تہی اور مین نے نہ جانا کہ وہ جبرئیل ہے تب کہا جبرئیل
نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ یہہ ابن عباس ہے اگر سلام کرتا ہم پہر جواب اوسکی سلام کا دیتا مین اوسکی کپڑی بہت سفید ہین اور پہنینگے اولاد اوسکی بعد اوسکے
سیاہ کپڑی اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہرے تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسنی باز رکہا تجکو سلام کرنی سے جس وقت کہ گذرا تو ہم پر کہا مین نے
یا رسول اللہ آپ بات کر رہی تہی اور راز کہہ رہے تہی وحیہ کلبی سے پس نا خوش رکہا مین نے کہ قطع کرون بیچ آپکے راز کہنے کو ساتھہ جواب دینے تمہاری کو سلام کا فرمایا
آنحضرت نے کہ وہ جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نے اور ترمذی نے کہا کہ یہہ قصہ دو بار واقع ہو کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین
کاتب ان حروف عبد الحق بن سیف الدین کہ پوشیدہ نہین ہے کہ جبرئیل آنحضرت کے پاس بیچ صورت وحیہ کلبی کے آتی تہی اور صحابہ اونکو دیکہتی تہے پس تخصیص ابن عباس کی
ساتھہ اسکے کیا ہو پس ظاہر یہی کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکہا متشکل بصورت وحیہ کلبی کے لیکن عالم ملکوت مین سوا اونکی صحابہ سے کسی نے نہین دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا
عالم ناسوت مین ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نے ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوا پیغمبر کے دیکہا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری بہی آخر
ابن عباس جانیوالی ہے ولیکن نزد وفات تیری بینائی تیری پہر ملجائیگی سچ ہو آیا کہ جب ابن عباس مری اور اونکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید
آیا اور کفن مین اونکی غائب ہوا ہر چند ڈہونڈا نہ پایا پس عکرمہ نے کہ مولی ابن عباس کی تہے کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اوسکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نے
کہ نزد وفات اونکی کی اوسکو پہیر دینگی اور جب ابن عباس کو لحد مین رکہا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبہون نے سنی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ
اخیر حدیث تک بیان کیا اور اوپر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیے دو بار یہہ ہے کہ جو کچہہ گذرا اونکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نے لگایا اونکو اپنی سینہ سے
اور کہا اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسری بار کی دعا یہی اونکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پاخانہ مین اونہون نے پانی وضو کا رکہا پوچہا کہ
کسنی رکہا یہہ پانی کہا لوگون نے کہ ابن عباس نے رکہا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یا اللہ سمجہہ دی اوسکو دین مین اور احتمال ہے کہ ایکبار دعا کر چکی ہووے وقت کہ آنحضرت
میمونہ کی گہر مین اونکو رہی تہی اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نے عباس اور اونکی اولاد کی لیے دعا کی **وعنہ انہ قال دعا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یؤتینی اللہ الحکمۃ مرتین رواہ الترمذی** اور یہہ بہی روایت ہے ابن عباس سے کہ اونہون نے کہا دو بار دعا کی میری لیے رسول
خدا صلعم نے یہہ کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتھہ لفظ حکمت کے اور ایکبار ساتھہ
عبارت فقہ کی یا ظاہر ہے کہ دونو دعائین دو مجلسون مین کین جیسیکہ اوپر گذرا واللہ اعلم **وعن ابی ہریرۃ قال کان جعفر یحب المساکین
ویجلس الیہم ویحدثہم ویحدثونہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکنیہ
بابی المساکین رواہ الترمذی** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ تہی جعفر دوست رکہتی یعنی بہت مسکینونکو اور بیٹہتی اونکی پاس اور باتین
کرتی اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح

یعنی بسبب کثرت چیزوں مذکورہ کی بہی حضرت علی کو ابو تراب کہتی تہی بسبب بہت لپٹنے اونکی تراب سی یعنی خاک سی جیسے صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت
اور مسافر کو ابن السبیل کہتی ہیں **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا میں نی جعفر کو اڑتی ہوئی بہشت
میں ساتھ فرشتوں کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع جعفر غزوہ موتہ میں سردار تہی لشکر کی غزوہ اسلام کا اور زید کے شہید ہونے کے بعد تہا
بعد زید بن حارثہ کی لیس لڑتی لڑتی راہ میں یہانتک کہ کاٹی گئی دونو ہاتہہ ور پاؤں کی پس کہا گیا آنحضرت حالت مکاشفہ میں یا خواب میں کہ اونکو دو پر
ملی ہیں بدلے ہاتہوں کے اور اڑتے ہیں اونسی جنت میں ساتھ فرشتوں کے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسن اور حسین دونوں سردار
ہیں بہشت کی جوانوں کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ افضل ہیں اونسی کہ جوان مری راہ خدا میں اور اس کلام میں نظر ہی کیا
کہ نہیں ہے وجہ تخصیص فضیلت انکی اون لوگوں پر کہ جوان مری بلکہ یہہ افضل ہیں بہت اون لوگوں سے کہ بڈہی مری اور لیکن یہہ کہ جو بعضوں نی کہا کہ مراد یہہ ہے
کہ یہہ سردار اہل جنت کی ہیں اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگی لیکن انبیا اور خلفا راشدین مستثنی ہیں اونسے افضل نہیں اور کہا ہی بعضوں نی کہ ہوسکتا ہی کہ
شباب سے یعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمردوں کی ہیں سوائے انبیا اور خلفا راشدین کی یا نام کہنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کی
ہی جیسے کہ بات بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور دلبند کہتا اگرچہ مسن اور بڈہا ہو **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہے
ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حسن اور حسین دونوں پہول ہیں میرے دنیا سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور تحقیق گذری ہی یہہ حدیث بیچ
فصل پہلی کی **ف** ع کہا سید جمال الدین نے کہ اسمیں اشارہ ہی طرف اعتراض کے صاحب مصابیح پر کہ تہا نہیں کرنی چاہیے تکرار اسطرح کہ اول روایت کیا
اوسکو واقع ہوئی اپنی محل میں اور پہر وارد کی ہی یہاں اپنی جگہہ پر پس یہہ تکرار ہا اور یہہ لفظ دونوں تکرار ہی بیچ احادیث **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ
زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى
شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ
فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا
وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات
بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکہتا تہا میں پس نکلی آنحضرت یعنی اپنی گہر سی اسحالمیں کہ لپیٹی ہوئی تہی ایک چیز پر کہ نہیں جانتا تہا میں کہ کیا ہی وہ
چیز پس جب فارغ ہوا میں اپنی حاجت سی کہا میں نی کیا ہی یہہ چیز کہ تم لپیٹی ہوئی ہو اوسپر پس کہولا آنحضرت نے اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین تہی دونوں کولہوں پر آنحضرت کے
تہی یعنی دونوں صاحبزادوں کو دونوں طرف گود میں لیکر چادر سی لپیٹ لیا تہا جیسے چیز نفیس محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہیں پس فرمایا یہہ دونوں بیٹی میری ہیں
یعنی حکما اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقۃ **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسے کہ بیٹی کا بیٹا اور اسمیں ثابت ہوتا ہی مناسبت کمال
ہی ان کیطرف سی بہی اور یہہ خداوندا بیشک میں دوست رکہتا ہوں ان دونوں کو پس دوست رکہہ تو ان دونوں کو اور دوست رکہہ اوسکو کہ
دوست رکہتا ہی ان دونوں کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** شاید کہ مقصود اس دعا سے زیادتی محبت اللہ کی ہو ساتھ حسنین کی **وَعَنْ** سَلْمٰى قَالَتْ
دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ

فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہے سلمی سے وہ جورو ابو رافع کی تھی کہا داخل ہوئی میں اوپر ام سلمہ کے اور وہ بیوی تھیں آنحضرت کی اصحاب میں سے وہ رو رہی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رلوایا
تمکو کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھتی تھیں ام سلمہ کہ دیکھا ہے خواب میں آنحضرت کو خواب میں دیکھا میں نے اوپر سر مبارک اور داڑھی مبارک کے
پر خاک تھی پس کہا میں نے کیا ہوا ہے تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا میں حسین کے قتل میں نقل کیا یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف ح اب پوشیدہ نہ رہے کہ موت ام سلمہ کے سنہ انسٹھ میں ہے اور بعضوں نے کہا سنہ باسٹھ میں اور یہ قول اول صحیح تر ہے اور شہادت حضرت امام حسین کی سنہ اکسٹھ
میں ہے اگر قول دوسرا صحیح ہے تو کچھ اشکال نہیں اور بموجب قول اول کے بھی کچھ اشکال نہیں اسلیے کہ ہو سکتا ہے کہ پہلی وقوع اس واقعہ کی اونکی خواب میں یہ معاملہ
دکھایا ہو اور اتفاقاً یعنی اب کہنا باعتبار تحقیق ادراک کی ہے اوس وقت میں وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ
اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے انس سے پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون سا شخص تمہارے اہل بیت میں سے محبوب تر ہے
طرف تمہارے فرمایا حسن اور حسین اور تھے آنحضرت کہ فرماتے فاطمہ کو بلا میرے لیے دونوں میرے بیٹوں کو پس سونگھتے آنحضرت حسن اور حسین کو یعنی اسلیے کہ وہ پھول تھے اور
اونکو سینے سے لگاتے اونکو طرف اپنی نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ
فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگہاں آئے حسن اور حسین تھے اون دونوں پر
کرتے سرخ چلتے تھے دونوں اور گر گر پڑتے تھے زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کی پس اوترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے پس اوٹھا لیا اونکو
اور رکھا اون دونوں کو آگے اپنے پھر کہا سچ فرمایا اللہ نے سوای اسکی نہیں کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں یعنی محل آزمائش و امتحان تمہارے ہیں دیکھا میں نے
طرف ان دونوں لڑکوں کی کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کر سکا میں یعنی بسبب محبت اونکی کی یہاں تک کہ موقوف کی میں نے بات اپنی کہ نصیحت امت کو
اور بیان احکام و اوامر و نواہی کرنا تھا اور اوٹھا لیا میں نے ان دونوں کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے ف ح اور یہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور
شفقت کی بیچ قلب مبارک آنحضرت کی تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہے اور قطع خطبہ میں جائز ہے پس یہ قسم
مداخل سے عبادات میں ہو اور عذر کرنا آنحضرت کا تو واضح تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو واسطے ارتکاب ایسی عمل کی عادت نہ پکڑیں اور سہل نجانیں اور بہانہ نہ پکڑیں
مقام عالی سے اوترنے میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہے یا یہ کہ علو مقام قرب سے اور خلوت حقیقی سے کچھ تنزل واقع ہوا ہو
اور ہمکو مجال کلام کرنیکا احوال شریف میں نہیں ہے واللہ علم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھسے ہے اور میں حسین سے ہوں ف ع کہا قاضی نے کہ گویا آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے
اوس چیز کو کہ حادثہ ہونی تھی کہ قریب ہے کہ حادثہ ہوئیگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید اور یزیدی لڑینگے اونسے اور شہید کرینگے اونکو پس خاص کر
اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونوں مانند شی واحد کی ہیں بیچ وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنیکے اور تاکید لائی اسکی ساتھ قول اپنے کے

ترجمہ دوست رکہا اللہ تعالی نی اوس شخص کو کہ دوست رکہا حسین کو فائدہ یعنی اسلئے کہ محبت اونکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول محبت اللہ کی ہی یہہ ملا علی نے لکہا ہی بموجب اسکے لفظ اللہ احب اللہ مین ہ کی زبر سے پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ دہلی اور مولانا اسحق نی ترجمہ ایسا کیا ہی دوست رکہے خدا تعالی اوسکو کہ دوست رکہتا ہی حسین کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش سے پڑہینگے واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ۶ سبط ساتہہ زیر سین اور زبر بے کے یعنی بیٹا بیٹے بیٹی کا ماخذ اوسکا سبط بالفتح سے ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین کہ جسکے ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت کی ہی اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اوسکی کے اور یعقوب کے سبط من الاسباط تفسیر مین کہا گیا ہو ابن است امتہ ہے نہین خیر مین کہا قاضی نی کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ میری اولاد کی اولاد ہی اور قبیلہ کو بہی سبط کہتی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی متفرق کی ہمنی بنی اسرائیل کو بارہ قبیلہ اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ منشعب ہوگا انتہی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل انکی بہت پہیلیگی اور بہت باقی رہینگے اور سوا امر ایسا ہی انتہی اور حضرت شیخ دہلوی یون لکہا ہی کہ سبط ساتہہ زیر سین کے بمعنی فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کی علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل ہی مانند قبائل کی عرب کے اور سبط اصل مین ساتہہ زبر کے درخت کہ اوسمین شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو نام کہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہے اسکی طرف کہ پہیلیگی اونکی نسل سے خلق کثیر

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے علی رضی سی کہ حسن مشابہ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کے ہی سر تک اور حسین مشابہ ہی آنحضرت کی اوس چیز مین کہ نیچی سینہ سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ۶ ع مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادی ملکر سارے آنحضرت تہی اور وجود شریف آنحضرت کے کی تقسیم پائی تہی درمیان دونون کی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّي دَعِيْنِي اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان کہا مین نی اپنی ماں کہ چہوڑ دے مجہکو یعنی اذن دے مجہکو کہ جاؤن مین آنحضرت کی خدمت مین اور نماز پڑہون انکے ساتہہ مغرب کی ف ۶ ع شاید کہ وہ ماں اونکو منع کرتی ہوگی اوس وقت کے جانی سی بسبب دوری مکان کی واسطی خوف کے بنسبت اپنی یا بہ نسبت اونکی تتمہ اور سوال کرون مین ان سی یہہ کہ طلب بخشش کی کرین خدا سے واسطی میری اور واسطی تمہارے یعنی میری اور یا ماں تیری پس آیا مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور پڑہی مین نی اونکے ساتہہ نماز مغرب کی پہر ادا کیے آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی ف ۶ ح اور اس حدیث مین فضیلت مشغول رہنی کی ہی بیچ نوافل کی مابین مغرب اور عشا کی اور مشائخ اوسکو احیا ما بین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر آنحضرت نماز سے فارغ ہوکر رجوع کی گہر کی طرف پس پیچہی چلا مین آنحضرت کی پس سنی آنحضرت نی آواز میری ف ۶ ع آواز پانو اور یا پوشش کی پس کہ کچہہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نے اوسکو سنا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مین نی ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کیا ہی تو دور کیا چاہتا ہی تو بخشی اللہ تجہکو اور تیری ماں کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اوترا طرف زمین کے کبہی پہلی اس رات کی ف ۶ ع اسمین اشارہ ہے طرف تری ہوئی اوس امر کی کہ اوترا اوسکی پیچہی ترجمہ پروانگی طلب کی اوسنی اپنی پروردگار سے کہ آوی اور سلام کری مجہپر اور خوشخبری دی مجہکو ساتہہ اسکے کہ فاطمہ سردار ہی بہشت کی عورتون کی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کے جوانون کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حامل الحسن بن علي على عاتقه فقال رجل نعم المركب ركبت يا غلام فقال النبي صلى الله عليه وسلم ونعم الراكب هو رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھائی ہوئی حسن بن علی کو اپنی کندھے پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری ہے جسپر سوار ہوا تو اے لڑکی پس فرمایا نبی صلعم نے اور اچھا سوار ہے وہ نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی سواری تو اچھی ہے اور سوار بھی اچھا ہے اور اسمیں کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہے حسن کی وعن عمر انه فرض لاسامة في ثلاثة آلاف وخمسمائة وفرض لعبد الله بن عمر في ثلاثة آلاف فقال عبد الله بن عمر لابيه لم فضلت اسامة علي فوالله ما سبقني الى مشهد قال لان زيدا كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابيك وكان اسامة احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منك فآثرت حب رسول الله صلى الله عليه وسلم على حبي رواه الترمذي اور روایت ہی عمر رضی سے یہہ کہ انہوں نے معین کیے یعنی اپنی خلافت میں اسامہ بن زید کی لیے بیت المال سے واسطے توت اونکی کے اور اون دیا پچ ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ اور معین کیے اپنی بیٹی کی لیے کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اون دیا اونکی لیے تین ہزار درہم یعنی بہ نسبت اسامہ کے بیٹے کو روزینہ میں پانسو درہم کم مقرر کیے پس کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنی باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تمنی اسامہ کو مجھ پر یعنی اونکا روزینہ مجھ سے کیوں زیادہ کیا کہ مستحق ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کی نہیں سبقت کی ہی اوسنی مجھ سے طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہ حاضر ہونیکی خیر سے از روی علم و عمل کی اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سے جگہ حاضر ہونیکی قتال کی لیے اور معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمر نے اس سبب سے فضیلت دی میں نے اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تھا محبوب تر تھا نزدیک پیغمبر خدا کے تیری باپ سے کہ میں ہوں ف ع اسمیں التفات ہے اوس مقام میں کہ جو تھی اوپر بیان کیا کہ نہیں لازم آتا ہی کسیکے محبوب تر ہونے سے یہہ کہ وہ افضل بھی ہو ترجمہ اور تھا اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھ سے ف ع اور سبب اسکا یہہ تھا کہ یہہ دونوں اہل بیت میں سے تھے اسلیے کہ مولی قوم کا اونہیں میں سے ہوتا ہے ترجمہ پس اختیار کیا میں نے یعنی ترجیح دی میں نے پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنی محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کر کے میں نے رعایت کی آنحضرت کی محبت کی بہ نسبت اونکی وعن جبلة بن حارثة قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ابعث معي اخي زيدا قال هو ذا فان انطلق معك لم امنعه قال زيد يا رسول الله والله لا اختار عليك احدا قال فرأيت رأي اخي افضل من رأيي رواه الترمذي اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سے کہا کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا میں نے یا رسول اللہ بھیجو میری ساتھ میرے بھائی زید کو فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی زید یہہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکھتا ہی پس اگر جاوے تیری ساتھ تو منع نہیں کرتا ہوں میں اسکو ف ع یعنی اسلیے کہ میں آزاد کر چکا ہوں اسکو نہ تو منع کروں جانی سے اور نہ کہوں جانے کو وہ جانے چاہی جاوی چاہی نہ جاوے ترجمہ کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہیں اختیار کرتا ہوں میں تم پر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بھائی کو اور نہ ماں باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نے پس جانی میں نے یعنی بعد اسکی عقل اپنی بھائی کی یعنی زید کی درباب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضل تر اور بہتر اپنی عقل سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی درباب لیجانے اوسکے اپنی ساتھ اسلیے کہ آنحضرت کی ملازمت میں خیر دنیا اور آخرت کی حاصل تھی اور اصل قصہ اونکا اور زید کا یہہ ہے کہ زید رہنے والی تھی یمن کے لڑکپنے میں کہ آٹھ برس کے تھے پکڑی آئی جاہلیت میں ایک قوم کی کہ عرب کے تھے پس اونکو بازار میں لائے بیچنے کی لیے اور حکیم بن حزام نے کہ بھتیجے خدیجہ رضی کی تھی اپنی پھپھی خدیجہ کی لیے اونکو خرید لیا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح میں آئین زید کے تئیں آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن سے کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہیں نکاح اونکا کر دیا اور اس سے اسامہ پیدا ہوئی بعد ازان زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی

پہوپی کی بیٹی تہین نکاح اونکا کیا اور بعضونکی نزدیک اول اسلام ہی لائی ہین اور آنحضرتؐسی دس برس چہوٹی تہی اور بعضو کہتی ہین بیس برس حاضر ہوئی بدر مین
اور اور غزوون مین نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا سوا انکی نام کی آیۂ مین فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرتؐنی جعفر بن ابیطالب کیساتہہ بہائی
چارہ اونکا کردیا تہا اور غزوۂ موتہ مین شہید ہوئی پچپن برس کی عمر مین قصۂ مختصر اون ایام مین کہ آنحضرتؐنی زید کو آزاد کردیا تہا اونکی بہائی جبلہ لینی کو آئی اور یہ
کلام مذکور ہو چکا ہی یعنی آیا انکو لذت خدمت بابرکت کی کہان چہوڑتی تہی **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا اسامہ نی جبکہ ضعیف ہوئی آنحضرتؐ اوس بیماری سی کہ وفات پائی اوس سی اوترا مین اور اوتری لوگ مدینہ مین **ف** ح یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرتؐنی مجکو ساتہہ مہاجرین و انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین بعد چند روز کی بسبب خبر بیماری آنحضرتؐکی مدینہ مین
پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ معنی اوس کی نیچی کی آنیکی ہی اس سبب سی ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کی ہی کہ اوسکو جرف کہتی
ہین جیسیکہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرتی ہین عایت علو و سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسیکہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین
تو کہینگی صعدنا الی عرفات یعنی چڑہی ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہینگی ہبطنا الی مکۃ یعنی اوتری ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سی جرف کو
جانا صعود ہی اور وہانسی مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی
اور ملا علی قاری یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ مین و ہبط الناس یعنی اور اوتری صحابہ اپنی مکانون سی طرف مدینہ کے
ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالمین کہ تحقیق چپ کیے گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنیکی نہین رکہتی تہی پس شروع کیا آنحضرت
نی شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنی مجہپر اور اوٹہاتی تہی اون دونونکو یعنی مجہپر سی پس پہچانا مین یعنی ساتہہ نور
ولایت اور ظہور فراست کی یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میری لیے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب **ف** ع ح یعنی بسبب محبت اور رعایت حق کے
اور یہہ نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرتؐکی اسامہ کی حق مین کہ ایسی وقت مین مہربانی کی اونپر اور دعا کی اونکی لیے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ
اُحِبُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کرین اسامہ کا ریزش یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسیکہ
لڑکونکی ناک پونچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑو مجکو تو کہ مین کرون یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اونکی گویا حضرت عائشہ نی
برعایت ادب کی ناک پونچہنا آنحضرتؐکا مناسب نجانا فرمایا آنحضرتؐنی اي عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل
کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سی دوست رکہہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ کہ محبوب سی گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قبیل یا دیار سی
وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ
اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا

ثم من قال ثم علی بن ابی طالب فقال العباس یا رسول اللہ جعلت عمک آخرھم قال ان علیا سبقک بالھجرۃ رواہ الترمذی ۔ اور روایت کی اسامہ نے کہا تھا میں بیٹھا ہوا یعنی آنحضرت کی دروازہ پر ناگہاں آئے علی اور عباس رضی اللہ عنہما اجازت مانگتے تھے طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی لیے پس کہا دونوں نے واسطے اسامہ کے کہ اذن طلب کر ہماری لیے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ اسامہ اون دونوں میں چھوٹے ہونگے تو کہا میں نے یا رسول اللہ علی اور عباس دونوں مانگتے ہیں آنیکی لیے پس فرمایا آنحضرت نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز لائی ہے ان دونوں کو یعنی کیوں آئے ہیں کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا آنحضرت نے لیکن میں جانتا ہوں کہ کس تقریب سے آئے ہیں پروانہ دی ان دونوں کو آئے پس وہ آئے ہوئے دونوں اور عرض کیا یا رسول اللہ آئے ہیں ہم کہ پوچھیں ہم آپ سے کون شخص آپکی اہل بیت میں سے محبوب تر ہے نزدیک آپکے فرمایا آنحضرت نے کہ محبوب تر اہل بیت میرے نزدیک میرے فاطمہ بیٹی محمد کی ہے کہا علی اور عباس نے کہ نہیں آئے ہیں ہم تمہارے پاس کہ پوچھیں ہم حال اہل بیت تمہارے کے یعنی اولاد وازواج تمہاری کی سے بلکہ پوچھیں ہم حال اقارب متعلقین تمہارے سے فرمایا محبوب تر اہل میرے کا نزدیک میرے یعنی مردوں میں سے وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام واحسان کیا خدا تعالی نے اوسپر یعنی ساتھ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام واحسان کیا میں نے اوسپر یعنی ساتھ آزاد کرنے اور متبنی کرنے اور تربیت کرنیکے وہ شخص اسامہ بن زید ہے ف ح ع جاننا چاہیے کہ انعام حق جل جلالہ کا اور انعام آنحضرت کا قرآن میں بنسبت زید کے ہے کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہے ولیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہے اس اعتبار سے آنحضرت نے مصدق آیہ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹے اسامہ حاصل یہہ کہ اگرچہ ورود آیہ کا بیچ حق زید کی ہے ولیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہے بیچ حاصل ہونے دونوں انعاموں کی پھر کہا علی و عباس نے بعد اوسکے کون ہے فرمایا آنحضرت نے علی بن ابی طالب ہے ف ع پس یہہ نص جلی ہے اسپر کہ نہیں لازم آتی محبت سے افضلیت اسلیے کہ علی افضل ہیں اسامہ سے [illegible] بالاجماع پھر کہا عباس نے یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنی چچا کو کہ آخر اہل بیت اپنی کا یعنی اگر بعد اسکے پوچھوں تو آپ مجھکو فرماوینگے فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہ علی نے سبقت کی ہے تجپر ساتھ ہجرت کرنیکے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اور سبقت کی ہے ساتھ اسلام کے پس یہہ واجب کرتا ہے تقدیم واجب کو کہ مترتب ہے اوپر افضلیت کے اور نظیر اسکی یہہ ہے کہ آئے عباس اور ابوسفیان اور بلال وسلمان طرف دروازہ عمر کی اجازت مانگتے تھے اوس سے آنیکو اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نے بعد اسکے کہ کونسا اونکی ساتھ آئی جماعت کے کہ داخل ہوں بلال پس کہا ابوسفیان نے عباس کو کہ کیا نہیں دیکھتا ہے یہہ کہ مقدم کرتا ہے ہمپر ہمارے موالی یعنی غلاموں آزاد کو کہا عباس نے کہ یہی تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت میں پس یہہ شامت ہماری ہے ف ح اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کے ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ عباس مکہ میں مسلمان تھے لیکن مشرکون سے اسلام چھپاتے تھے اور باوجود اسکے ہجرت بعد اسکے کے پوشیدہ نہیں کہ اگر تعدد وجوہ مسطورہ کا ملحوظ ہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ احبیت کی مشکل ہوتا ہے فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ استقامت میں تعدد اور اعتبار وجوہ وجہہ [illegible] اسامہ [illegible] گزاری وغیرہ اور حضرت علی باعتبار قرابت وعلم وفضل وغیرہ کی پس اسامہ جہت سے احب ہے اور حضرت علی اور جہت سے وقد مر ان عمر اکرم اسامہ وآبیہ فی کتاب الزکوۃ اور ذکر کی گئی حدیث ان عمر الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس کے واقع ہے بیچ کتاب الزکوۃ کی الفصل الثالث عن عقبۃ بن الحارث قال صلی ابوبکر العصر ثم خرج یمشی ومعہ علی فرای الحسن یلعب مع الصبیان فحملہ علی عاتقہ وقال بابی شبیہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس شبیہا بعلی وعلی یضحک رواہ البخاری اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہا کہ نماز پڑھی ابوبکر نے عصر کی یعنی بعد فوت آنحضرت کے چند روز پھر نکلے ابوبکر مسجد سے چلتے تھے اور اونکے ساتھ علی تھے پس دیکھا ابوبکر نے حسن کو کہ کھیلتے تھے لڑکوں کے ساتھ پس اٹھا لیا ابوبکر نے حسن کو اپنی کندھے پر اور کہا ابوبکر نے یعنی از راہ خوش طبعی کی فدا ہو باپ میرا یہہ شبیہ ہے پیغمبر کی نہیں شبیہ ہے علی کی اور علی ہنستے تھے از راہ خوشی کے نقل کی یہہ بخاری نے وعن انس قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی [illegible] وقال فی الحسین ایضا کان اشبہم

فقلت والله انه كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان مخضوبا بالوسمة رواه البخاري وفي رواية
الترمذي قال كنت عند ابن زياد فجيء برأس الحسين فجعل يضرب بقضيب في انفه
ويقول ما رأيت مثل هذا حسنا فقلت اما انه كان من اشبههم برسول الله صلى الله
عليه وسلم وقال هذا حديث صحيح حسن غريب اور روایت کی انس نے کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسین
کا ف ع کہا مؤلف نے کہ یہہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطے قتل کرنے حسین کی اور وہ اون
ایام میں کہ امیر تہا کوفہ کا سہی یزید بن معاویہ کی طرف سے پہر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی ہاتہہ سے بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے
سن چہیاسٹہہ میں ترجمہ پس رکہا گیا سر حسین کا بیچ طاس کے پس لگا وہ کہ چہیڑتا تہا اونکی سر مبارک کو لکڑی سے کہ اوسکی ہاتہہ میں تہی یعنی سر چہیڑ یکا
اونکی بینی مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسین کے کچہہ ف ح یعنی عیب کیا اونکی حسن میں اور ترمذی کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعریف کی اور
مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال میں لیکن بطریق استہزا و تمسخر اور اظہار خوشی کی حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکے کر ترجمہ کہا انس نے پس
کہا میں قسم خدا کی تحقیق تہے بہت مشابہ اہل بیت میں ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کے نقل کی یہہ بخاری نے اور ترمذی
کی روایت میں یوں آیا ہی کہ کہا انس نے تہا میں نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکو پاس پس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑی کے امام حسین کے
ناک میں اور کہتا تہا نہیں دیکہا میں مانند اسکے حسن میں پس کہا میں خبردار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہ تر ان لوگونکی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث صحیح
حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی نے یوں روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ کہ رکہتا تہا چہڑی کہ اوسکے ہاتہہ میں تہی بیچ آنکہہ اونکے کی اور ناک اونکی کی پس
کہا میں یعنی انس نے اوٹہا چہڑی اپنی ایسی کہ تحقیق دیکہا ہی میں نے منہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت میں یوں ہی کہ کہا انس نے پس
کہا میں نے عبید اللہ کو کہ بلاشبہہ میں نے دیکہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتے تہی جہان کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس نے پس ہٹالی اوسنی چہڑی
اور ذخائر میں ہی عمارہ بن عمیر سے کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکے یاروں کا یعنی بعد ماری جانیکے پس تہا میں مسجد میں جو وہ پرس پہنچا میں طرف
لوگونکی سے کہتے تہی وہ آیا میں ناگہان ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سرونمیں یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی میں اور ٹہیر اوسمیں تہوڑی
دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہو گیا پہر کہا لوگون نے کہ وہ آیا پس کہا یہہ دو یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے وعن
ام الفضل بنت الحارث انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني رأيت
حلما منكرا الليلة قال وما هو قالت انه شديد قال وما هو قالت رأيت كأن قطعة من جسدك قطعت
ووضعت في حجري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت خيرا تلد فاطمة ان شاء الله غلاما يكون في
حجرك فولدت فاطمة الحسين وكان في حجري كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت يوما على رسول الله صلى
الله عليه وسلم فوضعته في حجره ثم كانت مني التفاتة فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
تهريقان الدموع قالت فقلت يا نبي الله بابي انت وامي ما لك قال اتاني جبريل فاخبرني ان امتي ستقتل
ابني هذا فقلت هذا قال نعم واتاني بتربة من تربته حمراء اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی سے کہ وہ آئیں پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ
میں نے دیکہا ہی ایک خواب آج کی رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نے تحقیق وہ خواب سخت ہے یعنی سننا اوسکا گویا نہیں کہہ سکتی ہوں پہر فرمایا آنحضرت نے
کیا ہی کہا ام الفضل نے دیکہا میں نے گویا ایک ٹکڑا آپکی بدن سے کاٹا گیا اور رکہا گیا بیچ گود میری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا تو نے خواب اچہا فاطمہ جنیگی بیٹا اگر چاہا خدا نے ہوگا وہ تیری

گود میں یعنی رکھینگے اوسکو تیری گود میں بسبب قرابت کے تو اوسکو تربیت کریگی تو پس جنی فاطمہ حسین کو پس تھا وہ میری گود میں جیسا کہ فرمایا تھا حضرت نے پس آئی ایک
دن آنحضرت کے پاس پس رکھدیا مین نے حسین کو آنحضرت کی گود مین پھر ہوا مجھسے دیکھنا اور طرف یعنی مین کھنچ گئی اور طرف پھر دیکھا مینے اونکی طرف پس ناگہان آنکھیں
آنحضرت کے ڈالتی تھی آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا مینے اے پیغمبر خدا قربان ہوں باپ ماں میرے آپ پر کیا ہوا آپکو کہ روتے ہو فرمایا آنحضرت نے آئی میرے پاس جبرئیل اور خبر دی
مجھکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابہ نزدیک ہے کہ قتل کریگی اس بیٹے میرے کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا مینے یعنی بطریق تعجب کے واستبعاد کے کہ اس بیٹے کو کہا اونے ہان
اور دی مجھکو جبرئیل نے مٹی اوسکی مٹی سے سرخ ف ع یعنی اوس جگہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگے اور ذخائر میں ہے سلمے سے کہ کہا آئی مین ام سلمہ کے پاس اسحال مین
کہ وہ روتی تہین پس کہا مینے کس چیز نے رلایا آپکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اسحال مین کہ اونکی سر اور داڑھی مبارک پر
مٹی تھی پس کہا مینے کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تھا مین قتل حسین مین ابھی نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہے اور روایت کیا اسکو بغوی نے
حسان مین **وعن** ابن عباس انہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار
اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی وامی ما ہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل
التقطہ منذ الیوم فاحصی ذالک الوقت فاجد قتل ذالک الوقت رواہما البیہقی فی
دلائل النبوۃ واحمد الاخیر اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اونہوں نے دیکھا مینے آنحضرت کو بیچ اوسحالت کے کہ دیکھتا ہے سونیوالا ایک
روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتھ مین ایک شیشہ ہے کہ اوسمین خون ہے پس کہا مینے باپ میرا اور ماں میری قربان ہوں
تمہارے کیا حال ہے یہہ اور کیسا ہے یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہہ خون حسین کا اور اوسکے یاروں کا ہے ہمیشہ رہا مین چنتا اوسکو ابتدا سے آج کے روز سے یعنی صبح
ابتک چنتا تھا مین خون حسین کا اور اوسکے یاروں کا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہے مینے اوسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکھا مینے اوس وقت کو پس پایا مینے یعنی دریافت
کیا کہ قتل کیے گئے حسین اسیوقت روایت کین یہہ دونوں حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر **وعنہ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمہ واحبونی بحب اللہ واحبوا اہل
بیتی لحبی رواہ الترمذی اور اسی سے روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھو خدا کو بسبب اوس چیز کی کہ
غذا دیتا ہے اور پرورش کرتا ہے تمکو نعمتوں سے ف ع یعنی طرح بہ طرح کی نعمتوں سے موجب قول اللہ تعالی کی فما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچھ تمکو ملتی ہے نعمت
پس اللہ کی طرف سے ہے اور معنی حدیث کے یہہ ہین کہ اگر نہیں دوست رکھتے ہو تم اللہ تعالی کو کہ اس لیے کہ دیتا ہے تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو واسطے انعام
محبوب سبحانہ و تعالی کے ہی نزدیک عارفین کے برابر ہے کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہے فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ دوست
رکہو مجھکو یعنی جب ثابت ہوا سبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجھکو بسبب دوستی خدا کی ف ع اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا اور اسی لیے کہ فرمایا ہے اللہ
تعالی نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کی شرح مین یہہ لکھا ہے یعنی بسبب دوست رکھنے تمہارے کے خدا کو یا بسبب
رکھنے خدا کے تمکو جیسے مجھکو اور دوست رکھو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری یعنی بسبب دوست رکھنے میرے کی اونکو یا بسبب دوست رکھنے تمہارے کے مجھکو نقل کی یہہ
ترمذی نے **وعن** ابی ذر انہ قال وہو اخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
الا ان مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ احمد اور روایت ہے ابی ذر غفاری سے
یہہ کہ اونہوں نے کہا اسحال مین کہ وہ پکڑنیوالے تھے کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آگاہ ہو کہ حال مثل اہل بیت میرے کی تم
مین مثل ایک کشتی نوح کی ہے جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح پر نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچھے رہا اور سوار نہوا اوسمین ہلاک ہوا نقل کی یہہ احمد نے ف ع یعنی

پس اسیطرح جسنی لازم پکڑی محبت و متابعت اونکی نجات پائی اوسنی دارین مین والا ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال وجاہ بہاکیا اور دونون مین سی مشابہت وہی دنیاکو اور روپیہ کو کہ دنیا مین ہے قسم کفر وگمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور اہوا زائغہ سی ساتھہ دریا عمیق کی اوسکی موجین پرپیچ ہوا اور راہ پار اوسکی ابر کشتی ہی طرح کی تاریکیان اوپرتلی اور گہیر کہا ہوئی ہوس اور بانی ساری زمین کو اور نہین ہے اوس سے خلاصی مگر سبب اوس کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگا ہی وسکو ساتھہ اس قول آنحضرت کو مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشئی منہ اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کے سوار ہوئے اہل بیت کے محبت کے کشتی مین اور راہ پائی ہمنی ساتھہ ستارہ ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس امید رکہتی ہین ہم نجات کے ہولون قیامت کے سی اور طبقات دوزخ کیسی اور امید رکہتے ہین راہ پانے کی طرف پہنچنے درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہے کہ جوکوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتھہ اگلین کے اول دہلہ مین اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکہی ساتھہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کچ نہین نکل سکیگا اوسنی اہنے اور روایت ہے احمد کی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارون کی ہی آسمان مین کہ راہ دکہاتی ہین بر و بحر کی تاریکیون مین پس جب بٹ جاوینگی ستاری بہٹکنے پہرینگی راہ کو چلنے والی

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ح جاننا چاہیے کہ بیبیان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک وقت مین گیارہ اور ایکوقت مین زیادہ اس سے اور ایک وقت مین کم اس سے جامع الاصول مین آیا ہے کہ علما اختلاف کرتی ہین بیچ عدد بیبیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور بیچ ترتیب اونکی کے اور بیچ عدد اونکے کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد اونکے کہ دخول کیا ہی ساتھہ اونکے اور اونکی کہ نہین دخول کیا ہی ساتھہ اونکی اور ایک جماعت عورتون سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح نہین ہوا اونکو اور بعضی ایسی تہین کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر بغیر درخواست نکاح کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچہہ مشہور ہے اقوال علما مین سی بعد ازان ذکر کیے نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسما کی تاریخ نکاح اور وفات اونکی کو ذکر کی ہے اور تکملہ شرح کی بیچ احوال بہی اونکا لکہا ہے اور یہان اوپر ذکر کرنی نامون اور تاریخ کی اقتصار کیا اول ازواج مطہرات سے ہین ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسے آنحضرت نی اسحالمین کہ خدیجہ چالیس برس کی تہین اور آنحضرت پچیس برس کے اور وفات پائی اونہون نی مکہ مین ہجرت سی تین برس پہلے سو جب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا سودہ بیٹی زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون مین پہر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ مین اسحالمین کہ وہ چہہ برس کی تہین اور بنا لینے صحبت وغیرہ کی ساتھہ اونکی نو برس کی عمر مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ ستاون یا اٹہاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سے نکاح کیا [illegible] سال [illegible] سال ہجرت مین اور مرین وہ سنہ [illegible] اور زینب خزیمہ کی بیٹی سے نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ [illegible] سی نکاح کیا سنہ چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ [illegible] مین اور اول صحیح تر ہی اور زینب جحش کی بیٹی سے نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ [illegible] مین یا اکیسوین [illegible] اور وہ پہلی ہین جو بیبیون مین سی اول انتقال کی وفات ہوئی اور ام حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی اور [illegible] کی بہن کا حال [illegible] نکاح کیا اور انکا نجاشی نی آنحضرت کی طرف سے ساتہہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین [illegible] کہ اوسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبید اللہ بن جحش کی گئی تہین [illegible] مرتد [illegible] نصرانی ہو کر مر گیا اور یہہ [illegible] دین پر قائم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کی کو بند مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چہٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسے اور مرین وہ سنہ پچپن مین اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سنہ اکسٹہہ یا [illegible] اور وہ خالہ ابن عباس کی ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب [illegible] نکاح

گیا سنہ سات مین بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندیون مین پکڑا اور آزاد کر کی نکاح کیا اور وہ اوسوقت مین سترہ برس کی تہین وفات پائی سن پچاس مین اور بعضون نے کہا سنہ باون مین اور بعضون نی اور اور کہا اور ریحانہ بیٹی زید کی یہود بہ بندی مین آئین ور آزاد کیا اونکو آنحضرتؐ نی اور نکاح کیا اونسی چہٹی سن مین اور مرین وقت پہرنی حجۃ الوداع اور ان گیارہ عورتونسی نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتونسی سی مقدار بیس کی یا زیادہ اوس سی نہین کہ اونسی نکاح کیا حضرتؐ نی اور پہلی دخول سی مفارقت کی اور بعضونسی پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نی وقت اوترنی آیہ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک آخر آیت تک دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرتؐ کی پاس سے اور تفصیل انکی جامع الاصول مین مذکور ہے اور اسیر حرین بعضون نی کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ماں ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ مین مرین اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئین بعضون نی کہا کہ اونکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی اور ایک اور لونڈی کہ زینب بنت جحش نی بخشی تہی اونکو ایک سفر کہ کہین اور سیبندی مین آئی تہی واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ روایت ہی امیر المومنین علیؓ سی کہ کہا سنا مینی آنحضرتؐ کو فرماتی بہترین عورتون اوس امت کی سی کہ مریم اوسمین تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتون اس امت کی سی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نی اور اشارہ کیا وکیع نی کہ حفاظ حدیث سی ہی اور بیچ مرتبہ بالا کی اور زمین کی طرف آسمان و زمین کی فائدہ واسطی بیان معنی و بیان یہہ کی بہتر ہے و نسی کہ آسمان و زمین کی بیچ ہین اور اس حدیث سی ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین ہی اپنی امتو مین لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونو کی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین عالم کی بموجب قول صحیح کی اسلیے کہ مریم پیغمبر نہ تہین اور یہہ بہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتونسی پہر عائشہ اور خدیجہ مین بہی اختلاف کیا ہی اور ایسی ہی ہی بیچ فضیلت فاطمہ کی عائشہ اور اپنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کی جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہین دیتا اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کی پہلی فصل مین گذر چکا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْکَ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَاْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّہَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سی کہ کہا آئی جبریل آنحضرتؐ پاس پس کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین کہ ہی ساتہہ اونکی ہی باسن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتہہ روٹی کی یا طعام یا بعض مشتمل سالن پر شک ہی راوی کی ہی اور آنا خدیجہ کا کہ ہی تہا غار حرا مین کہ آنحضرتؐ وہان مشغول عبادت تہی اور قوت مدروزہ اپنی ساتہہ لیجاتی ایک روز خدیجہ آپ کی لیکر گئین اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نی پوشیدہ ہی کہ مشہور یہہ ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبریل کی ہی تہا اور اوترنا جبریل کی ہی کچہہ آنا وہان سی ہوا اور خدیجہ اون تونین طعام آنحضرتؐ کی لیے نہین یا یہہ طعام لانا اور وقت مین ہوا اللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہہ خبر جبرئیل نی دی اور کہا جسوقت کہ آوین خدیجہ آپ کی پاس پس کہو اوسیر سلام اسکی پروردگار کی طرف سی اور میری طرف سی شارح کہتا ہی علمائی کہ اس سی فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کی حدیث مین جبریل ہی کی سلام پہونچانا آیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور بیان اللہ تعالی کی طرف سی بہی سلام کیا اور خوشخبری دو اونکا ساتہہ ایک گہر کی بہشت مین موتی سی کہ بیچ لکہی فراخ مقدار ایک محل کی شارح اور بہشت مین گنبد ہی موتی کی اور قصب جواہر و ناہموار کہ دراز اور اندر سی خالی ہو اور حدیثون مین

مروارید کا گھر موتی کا اور ہے اور نہ شور و شغب ہوگا اوس گھر مین اور نہ رنج و تعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع نفی ان دونون چیزونکی اسلیے کہ دنیا کی گھرمین جو لوگ رہتی ہین تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور اوسکی بنانی سنوارنے مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نی کہ محل جنت کے خالی ہونگے ان آفات سی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ جزا اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تہین بخوشی خاطر بغیر جدالی اور دنیا رنج و تعب

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین غیرت کی مینی اور رشک نہین کرتی ہین کسی پر حضرت کی بیویون مین سی جسقدر کہ رشک لیگئی ہین خدیجہ پر حال آنکہ نہین دیکہا تہا مینی خدیجہ کو ولیکن تہے آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر ذبح کرتی بکری کو پہر بہت ٹکڑی کرتی اوسکو کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتی آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اور بانٹتی اوسکو بیچ اون عورتونکی کہ دوستدار خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی تہی مین آنحضرت کو گویا نہ تہی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کی مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی اور ایسی ہی تہی اور ایسی تہی ش رح یعنی روزی رکہتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنیوالی تہی وغیر ذالک اور اسکو مبہم فرمایا واسطی مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اسکی کہ بیان اوسکی صفتونکا حد و اندازہ سی باہر تہا اور فرمایا حضرت نی اور تہی میری لیے اوس سی اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سی تہی رضی اللہ عنہن سوا ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تہی اور فاطمہ بہی انہین سی تہین کہا کچہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمین تعریض ہی عائشہ کو کہ اونسی کوئی فرزند نہوا اور اشارہ اسکی طرف کہ خاص غرض عورتونسی اور سبب زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نی کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹی اسد کی قریشیہ تہین اول نکاح مین تہین ابن ہالہ بن زرارہ کی پہر نکاح کیا اونسی عتیق بن عائذ نی پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس دنون اونکی عمر تہی چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی اونکے کسی عورتسی اور نہ نکاح کیا اونپر دوسری یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب سی اول اور مردونسی پہلی ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلی ہجرت سی اور بعضونی کہا چار برس پہلی اور بعضونی کہا تین برس پہلی اور گذری تہے نبوت سی دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہہ برس کی

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ تحقیق عائشہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عائشہ یہہ جبرئیل ہین پہنچاتے ہین تجکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کی اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نی اور آنحضرت دیکہتی تہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین اوسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرت دیکہتی تہی اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نی کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لاتا تہا تجکو [illegible] صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک [illegible] ریشم کی [illegible] یہہ جورو ہی تیری [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] کہ نکاح کرین [illegible] اور [illegible] ہوسکتا ہی کہ وہ دیا

لائی ہوں جبرئیل صورت تیری ایکبار حریر میں اور ایکبار ہتھیلی میں یا یہہ کہ جبرئیل ہتھیلی میں لائی ہوں اور فرشتہ حریر میں بس کہا فرشتہ نی یہہ صورت بیوی
تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی یہ جو تہا یا یعنی تیری صورت کی سو شاید کہ تو دیکہی ہی پس تھا گمان تو اوسکا ہی صورت ہی کہ دیکہی تہی یعنی یا یہہ معنی کہ کہولا
پہر اوسکو تو ایسے وقت دیکہنی میں گمان تو مثل اوس صورت کی ہی کہ دیکہی تہی یعنی خواب میں پس کہا میں یعنی فرشتہ کی جواب میں اگر ہی یہہ خواب
دیکہنا نزدیک خدا کی سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی شرح یعنی اس حکم کو سر انجام کریگا اور پہنچاویگا اوسکو جب تک کہا جاوی کہ شک
بیچ ہونی اسکے کی خدا کی جانب سی کیا معنی رکہتا ہی حالانکہ انبیا کا خواب وحی ہی خصوصا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی کہ
علما کی کہ اگر یہہ واقعہ خواب کا پہلی نبوت سے ہو تو کچھ اشکال ہی نہیں اور اگر بعد نبوت کی ہی تو مراد یہاں شک نہیں بلکہ اسطرح فرمانا واسطی تقریر و توضیح
اور تحقیق اسکے کی ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہی جیسے کہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر میں بادشاہ ہوں تو وہ کہہ کیا کچھ
کرونگا تجہی پہر اگر کہیں کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونی اوسکی کہ پہلی نبوت سی ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کی ساتہہ نہیں بلکہ خاص
خواب میں مخصوص ہی تو لانا فرشتہ کا وحی کو خدا کی طرف سی یعنی وہی ہی پیغمبر کو لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نے کہا کہ احتمال ہی خواب حق ہی لیکن شک
اوسکی تعبیر میں ہی کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد ہوی دنیا میں ہی یا آخرت میں کہا مولف نی کہ خواستگاری کی عائشہ رضی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ میں شوال کی مہینی میں پیچ دسوین سال کی نبوت سی اور تین برس پہلی ہجرت کی اور بعضون نے اور اور کچھ بھی
کہا ہی اس باب میں اور عروسی کی اونسی یعنی انکی خدمت میں وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی مدینہ میں تہا اور وہ چہہ برس پر اور وسو وقت میں عمر اونکی نو برس کی تہی
اور بعضون نی کہا کہ منقول کیا حضرت نی ساتہہ اونکی مدینہ میں بعد ساتہہ مہینی کی وقت آنی اپنی سی اور رہیں ساتہہ آنحضرت کے نو برس اور جب آنحضرت کی
وفات ہوئی وہ تہیں اٹہارہ برس کی تہیں اور نہیں نکاح کیا آنحضرت نی کسی باکرہ سی سوا انکی اور تہیں فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثیں یاد
تہیں انکو آنحضرت کی اور خوب جانتی تہیں ایام عرب کی اور اشعار اور روایت کیں حدیثیں انسی جماعت کثیرہ نی صحابہ و تابعین سی اور مرین وہ مدینہ میں سن اٹھاون
میں اور بعضون نی کہا سن ستاون میں منگل کی شب میں وقت گذرنی سترہ دن کی رمضان سی اور حکم کیا تہا اونہون نی اپنی دفن کرنیکا رات کو
پس دفن کی گئیں بقیع میں اور نماز پڑہی اونپر ابو ہریرہ نی اور اون دنون میں مروان خلیفہ تہی مدینہ پر معویہ کی زمانہ میں **وعنہا قالت ان الناس**
کانوا یتحرون بھدایاھم یوم عائشۃ یبتغون بذلک مرضاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالت ان نساء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن حزبین فحزب فیہ عائشۃ وحفصۃ وصفیۃ وسودۃ والحزب الآخر ام سلمۃ وسائر
نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم حزب ام سلمۃ فقلن لھا کلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکلم
الناس فیقول من اراد ان یھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیھدہ الیہ حیث کان
فکلمتہ فقال لھا لا تؤذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یاتنی وانا فی ثوب امرأۃ
الا عائشۃ قالت اتوب الی اللہ من اذاک یا رسول اللہ ثم انھن دعون فاطمۃ فارسلن الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فقال یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالت بلی قال
فاحبی ھذہ متفق علیہ اور یہہ بھی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ ثواب ساتہہ تحفون اپنی کی
روز نوبت عائشہ کی یعنی جس دن حضرت کی لیجانی چاہتی تو رہنی دیتی اوس دن تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکی پاس ہون بعد
لیجا میں لیجا میں طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی رضامندی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نی کہ بیبیان آنحضرت کی دو گروہ تہیں کہ

تمام ازواج دو گروہ تھیں اور ہر ایک گروہ کی باہم عشرت و صحبت تھی یعنی ایک گروہ تھا کہ اوس میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھیں
ف ح حضرت عائشہ سے اور انکی تھیں بسبب محبت رسول خدا کی اور دوا حفصہ آپس میں موافق و رفیق ایک دوسری کی تھیں جیسے کہ ابوبکر و عمر متفق و متحد تھے
ترجمہ اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیبیاں پیغمبر خدا صلعم کی تھیں پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنی ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ عرض
کرو پیغمبر خدا صلعم سے کہ کلام کریں لوگوں سے پس فرما دیں کہ جو کوئی چاہے ہدیہ بھیجے طرف آنحضرت کے پس چاہئے کہ بھیجے تحفہ طرف اونکی جس جگہ کہ ہوں یعنی خواہ عائشہ
کے گھر میں ہوں خواہ کسی اور کے گھر میں اور تخصیص عائشہ کے گھر کی نہ کریں کہ اوسی میں بھیجا کریں جو کہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے اس باب
میں پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دو مجھکو عائشہ کے مقدمہ میں پس تحقیق بسبب عائشہ کے اسلیے کہ وحی نہیں آتی ہے مجھکو بیچ لحاف کسی بیوی کے
سوای عائشہ کی ف ح یعنی انکی لحاف وغیرہ میں آتی ہے اور اوروں کے لحاف وغیرہ میں نہیں آتی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوئی آیت ایک لاتہدی من احببت
ابھی لحاف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھی لحاف میں کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہوں میں طرف اللہ کی آپکی ایذا دینے سے یعنی کہ باعث آپکی ایذا کا ہو یا رسول
اللہ پھر ان عورتوں نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تھیں بلایا حضرت فاطمہ کو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کے یعنی تاکہ عرض کریں حضرت سے اس قضیہ میں پس کلام
کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہ ہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی میری کیا نہیں دوست رکھتی تو جسکو
دوست رکھتا ہوں میں کہا فاطمہ نے ہاں دوست رکھتی ہوں جسکو آپ دوست رکھتے ہیں فرمایا حضرت نے پس دوست رکھ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور بند کر اس چیز کو کہ سبب کراہت
خاطر اوسکی کی ہو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف ح اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تھا کہ عائشہ کے باری دلانے اور حق اوسکا تو تکاسا اوسکی تعلق تھا اگر کوئی آپ سے لا دے کیونکر
تو کی حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسیٰ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ آئی اول میں یعنی فضل عائشہ علی النساء ف ع اسکے بعد
یہ ہے کہ فضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کے ساتھ روایت ابو موسیٰ اشعری کے ف ع اور پہلے گذر چکا ہے خلاصہ اسکا کہ مراد عورتوں سے جنس عورتوں کی ہے
یا ازواج آنحضرت کی علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر یہ ہے کہ عائشہ افضل سب سے ہیں چنانچہ ظاہر اطلاق اسی کا ہے اور حاصل یہ ہے کہ جامع تھی کمالات علمیہ اور عملیہ
کی کہ جسکو تعبیر کیا ہے تشبیہ میں ساتھ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا سیر اور غیرہ میں ذکر ہو چکا اور کچھ ضرور یہاں لکھا جاتا ہے پس
حضرت سودہ پہلے تھیں بیوی سکران کی کہ جو چچا کا بیٹا تھا جب مرا تو حضرت نے اونسی نکاح کیا بعد عقد عائشہ کے اور ہجرت کی اونہوں نے طرف مدینہ کے پھر جب بڑی عمر ہو گئی
اونکی تو حضرت نے ارادہ طلاق دینے کا کیا پس انہوں نے سوال کیا حضرت سے کہ نہ طلاق دیں اور اپنی باری حضرت عائشہ کو بخش دی پس حضرت نے نہ دی اور اونکا انتقال ہوا
اونکا مدینہ میں بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ کی ماں تھیں زینب بنت مظعون حفصہ پہلے نکاح میں تھیں خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کر آئیں ساتھ خاوند کے طرف مدینہ کے
اور مر گیا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کے پھر پیام اونکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور عثمان سے پس انہوں نے قبول نہ کیا پھر پیغام نکاح کا کیا اونسے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور نکاح کیا اون سے تین برس بعد ہجرت ایک طلاق دی پھر رجوع کی اونسے بسبب اسکے کہ حکم ہوا جبرئیل کے رجوع کرو تم حفصہ سے اسلیے کہ وہ بہت روزہ دار اور
شب بیدار ہے اور وہ بیوی تیری ہی جنت میں روایت کیں اونسے حدیثیں ایک جماعت صحابہ اور تابعین نے اور وفات پائی اونکی شعبان میں بیچ سن پینتالیس
ساٹھ برس کی عمر میں اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل میں تھیں اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح میں تھیں کنانہ ابن ابی الحقیق کے پھر جب وہ
قتل کیا گیا جنگ خیبر میں بیچ محرم سن سات کے اور پکڑی آئیں جنگ میں تو اونکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضوں نے کہا کہ آئیں دحیہ کلبی کے حصہ میں پھر
خرید اونکو آنحضرت نے اونسی پس اسلام لائیں پھر آزاد کیا حضرت نے اونکو اور نکاح کیا اونسے اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹھہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئیں
بقیع میں اور ام المومنین ام سلمہ کا نام ہند تھا اور تھیں وہ پہلے رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کے نکاح میں سو ان کی اولاد تھی بقیع میں بیچ عمر چوراسی برس کی گئیں اور زینب
بنت جحش کی ماں عبد المطلب کی بیٹی تھیں اور پھوپھی آنحضرت کی اور تھیں پہلے نکاح میں زید بن حارثہ کے کہ غلام آزاد تھے آنحضرت کے پس طلاق دی

کیا سنہ سات میں بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندیوں میں پکڑا اور آزاد کرکی نکاح کیا اور وہ اوسوقت میں سترہ برس کی تہیں وفات پائی سن پچاس میں اور
بعضوں نے کہا سنہ باون میں اور بعضوں نے اور اور کہا ہے اور ریحانہ بیٹی زید کی یہودیہ بندی ہوئیں اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نے اور نکاح کیا اونسے
چہٹی سن میں اور مرین وقت پہرنیکے حجۃ الوداع سے اور ان گیارہ عورتوں سے نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتوں سے مقدار بیس کے یا زیادہ اونسے
نہیں کہ اونسے نکاح کیا حضرت نے اور پہلی دخول سے مفارقت کی اور بعضوں سے پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہیں کیا اور بعضوں نے وقت اوترنے آیہ کریمہ یا
ایہا النبی قل لازواجک آخر آیہ تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سے اور تفصیل انکی جامع الاصول میں مذکور ہی اور اہر حرمین
بعضوں نے کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ میں مرین اور ریحانہ بنت
شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئین بعضوں نے کہا کہ اونکو آزاد نہیں کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی تہی کہ زینب بنت جحش نے بخشی تہی اور
ایک سوا اوسکی کہیں اور سے بندی ہین آئی تہی واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی **عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم یقول خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد متفق علیہ وفی روایۃ
قال ابو کریب واشار وکیع الی السماء والارض روایت ہی امیر المومنین علی سے کہ کہا سنا مینے آنحضرت کو
فرماتی بہترین عورتوں اوس امت کی سے کہ مریم اور وہ مین تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتوں اس امت کی سے خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نے کہ حفاظ حدیث سے ہی اور یہہ مرتبہ پاکیا لیے راویان اوسکے کے ہی طرف آسمان
و زمین کے **ف** ح واسطے بیان معنی دنیا کے یعنی بہتر سب وسنی کہ آسمان و زمین کے نیچے ہین اور اسحدیث سے ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین تہی
اپنی امتونمین لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونونکی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم
بموجب قول صحیح کی اسلیے کہ مریم پیغمبر تو ہین نہیں اور یہہ بہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتوں سے پہر عائشہ اور خدیجہ میں بہی اختلاف کیا ہی لوگوں نے
ایسی ہی بیچ فضیلت فاطمہ کے عائشہ پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور میں پیغمبر کے جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہیں دیتا ہوں
اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کے پہلی فصل میں گذر چکا **وعن ابی ہریرۃ قال اتی جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
فقال یا رسول اللہ ہذہ خدیجۃ قد اتت معہا اناء فیہ ادام او طعام فاذا اتتک فاقرأ علیہا السلام من ربہا
ومنی وبشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ نے کہ کہا آئی جبرئیل آنحضرت
کے پاس اس کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین کہ ہی ساتہہ اونکی ہی باسن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتہہ روٹی کی یا طعام
ہی یعنی مشتمل سالن روٹی پر **ف** ح یہہ شک راوی کی ہی اور آنا خدیجہ کا کہ سی تہا غار حرا میں کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت تہی اور یہ قوت
پندرہ روزہ اپنی ساتہہ لیجاتی ایکروز خدیجہ آپ پاس گئین اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نے پوشیدہ نہ رہے کہ مشہور یہ ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبرئیل کے سے تہا اور بعد اوترنی جبرئیل کے بہی کچہہ دنوں وہان رہے ہوں اور خدیجہ اون دنوں میں طعام آنحضرت کے لیے
لگئین یا یہہ طعام لانا اور وقت میں ہو واللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہہ خبر جبرئیل نے دی اور کہا سو کہیو جسوقت کہ آوین خدیجہ آپکے پاس کہیو اونسے سلام
اوسکی پروردگار کیطرف سے اور میری طرف سے **ف** ع کہا ہی علما نے کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کی پیشین
جبرئیل ہی کی سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالی کی طرف سے بہی سلام کیا اور پہر اونکو خبر دی اونکو ساتہہ ایک گہر کی بہشت میں ہوتے کہ
نہ رہی شور غل اوسمیں اور ہی فراخ مقدار ایک محل کی **ف** ح اور بہشت میں گنبد ہیں ایک موتی کا اور قصب ... ہو مراد اور اندر سے خالی ہو اور حدیثوں میں

ہر بیا کو کر دوقی کا ایا ہی شرمیہ اور نہ شور و شغب ہوگا اوس گہر میں اور نہ رنج و تعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع نفی ان دونوں چیزوں کی اسلیے کہ دنیا کی گہر میں جو لوگ رہتی ہیں تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور اوسکی بنانے سنوار نے میں رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دیکے اللہ تعالیٰ نے کہ وہ محل خالی ہوگا ان آفات سی اور کہا ہی علما نے کہ یہہ جزا اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائیں بخوشی خاطر بغیر جھگڑے اور منازعت کے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا انہوں نے غیرت کی میں نے اور رشک نہیں کری میں کسی پر حضرت کی بیویوں میں سی جسقدر کہ رشک لیگئی میں خدیجہ پر حالانکہ نہیں دیکہا تہا میں نے خدیجہ کو لیکن تھے آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر ذبح کرتی بکری کو پہر بہت ٹکڑی کرتی اوسکے کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتے آنحضرت اوس بکری کا ایک اعضا کو اور بانٹتے اوسکو بیچ اون عورتونکی کہ دوست دار خدیجہ کی تہیں پس اکثر اوقات کہتی تہی میں آنحضرت کو گویا نہ تہی دنیا میں کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کے مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی اور ایسی تہی ایسی اور ایسی تہی یعنی روزہ رکہتی اور شب بیدار رہتی اور شفقت اور احسان کرتیں تہی وغیرہ ذالک اور ایسا مبہم فرمانا واسطے مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اوسکی کہ بیان اونکی صفتوں کا حد و اندازہ سی باہر تہا اور فرماتی تہے یعنی اور تہی میری لیے اوس سے اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سی تہی رضی اللہ عنہن سوا ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تہی اور فاطمہ بھی انہیں سی تہیں کہا گیا کہ یہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمیں تعریض ہی عائشہ کو کہ اونسی کوئی فرزند نہوا اور اشارہ اسکی طرف کہ خاص غرض عورتوں سی اور بہت زیادہ فائدہ انکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نے کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹی اسد کی قریشیہ تہیں اول نکاح میں تہیں ابی ہالہ بن زرارہ کی پہر نکاح کیا اونسی عتیق بن عائذ نے پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس دنوں میں انکی عمر تہی چالیس برس کی اور نہیں نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی اونکی کسی عورت سی اور نہ نکاح کیا اونکی جیتے جی یہاں تک کہ مر گئیں وہ اور خدیجہ پہلی مردوں اور عورتوں سی ایمان لائیں اور مریں وہ مکہ میں پانچ برس پہلے ہجرت سی اور بعضوں نے کہا چار برس پہلے اور بعضوں نے کہا تین برس پہلے اور گذری تہے نبوت کو دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہہ برس کی

وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ تحقیق عائشہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے ای عائشہ یہہ جبرئیل ہیں پہنچاتے ہیں تجہکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کی اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نے اور آنحضرت دیکہتے تہے وہ چیز کہ نہیں دیکہتی تہی میں یعنی اوسکو کہ وہ جبرئیل ہیں کہ آنحضرت دیکہتے تہے اور عائشہ نہیں دیکہتی تہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نے کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب میں تین شب لاتا تہا تجہکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑی ریشمی کپڑے کی پس کہا اوس فرشتہ نے ... کہا عائشہ نے کہ لائی جبرئیل ... کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کریں تجہسی اور ... روایتوں میں ... اور ... ہو سکتا ہی کہ دونوں

لائی ہوں جبرئیل صورت لے کے ایک پارہ حریر اور لائے یا ہتھیلی میں یا یہ کہ جبرئیل ہتھیلی میں لائے ہوں اور فرشتہ حریر میں ست لپٹا ہو فرشتے نے یہ صورت بہر کر
تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی یہیں تک تھا یا یعنی تیری صورت کی سونہہ ہی کہ پہر میں نا گہان تو اسپ ہی صورت ہی کہ دیکہی تہی یعنی یا یہ معنی ہیں کہ کہولا
پہر تیری یہ نہ وقت دیکہنے تیری کی میں نا گہان تو مثل اوس صورت کے ہی کہ دیکہی تہی یعنی خواب میں پس کہا میں نے یعنی فرشتہ کی جواب میں اگر ہی یہ خواب
دیکہنا نزدیک خدا کی سی جاری کرے گا اوسکو یعنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی فتح یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچا دیگا اوسکو مجہ تک اگر کہا جاوے کہ
سچ ہو اسکی خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی حالانکہ انبیا کا خواب وحی ہی خصوصًا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہ کہا ہی
علما نی کہ اگر یہ واقعہ خواب کا پہلی نبوت سے ہو تو کچہ اشکال ہی نہیں اور اگر بعد نبوت کی ہو تو مراد یہاں شک نہیں بلکہ اسطرح فرمانا واسطے تقریر و تحقیق
اور تحقیق اوسکے کی ہی اور یہ کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہی جیسے بادشاہ کہتا ہی کہ اگر میں بادشاہ ہوں تو دیکہو کیا کچہہ
کرونگا تجہسی پہر اگر کہیں کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونے اوسکے کی پہلی نبوت سے تو جواب اسکا یہ ہی کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کے ساتہہ نہیں ہی
خواب میں مخصوص ہی اولا نا فرشتہ کا ہی اور خدا کی طرف سے یعنی یہ پیغمبر آتا ہی فرشتہ اور بعضوں نے کہا کہ احتمال ہی خواب کے حق ہی ہونے کا
اور کی تعبیر میں ہی کہ مراد اوس سے ظاہر ہو یا کچہ اور یہ مراد ظاہری ہو اور ہووی دنیا میں ہی یا آخرت میں کہا مولف نے کہ خواستگاری عائشہ کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا اونسی مکہ میں ماہ شوال کی مہینے میں پانچویں برس نبوت سے اور تین برس پہلے ہجرت کے اور بعضوں نے اور اور کچہہ
کہا ہی اس باب میں اور عروسی کی اونہی نے یعنی گئی خدمت میں وہ حاضر ہوئیں بیچ شوال سنہ دو ہجری کی سر اٹھارہ مہینے پر اور اوس وقت میں عمر اونکی نو برس کی تہی
اور بعضوں نے کہا کہ دخول کیا حضرت نے ساتہہ اونکے مہینے میں بعد سات مہینے کی دن ہجرت آئی اونسی اور رہیں وہ ساتہہ آنحضرت کے نو برس اور جب آنحضرت کی
وفات ہوئی تو یہ اٹہارہ برس کی تہیں اور نہیں نکاح کیا آنحضرت نے کسی باکرہ سی سوا انکی اور تہیں یہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثیں یاد
تہیں انکو آنحضرت کی اور خوب جانتی تہیں لغات عرب کو اور انساب عرب کو اور روایت کیں حدیثیں انسی جماعت کثیرہ نی صحابہ اور تابعین سے اور وفات ہوئی مدینہ میں سنہ ستاون
میں اور بعضوں نے کہا سنہ اٹھاون میں منگل کی شب میں وفات گذری سترہ دن کی رمضان سے اور حکم کیا تہا اونہوں نے اپنے دفن کرنیکا رات کو
پس دفن کی گئیں بقیع میں اور نماز پڑہی اونپر ابو ہریرہ نے اور اون دنوں مروان خلیفہ تہی مدینہ میں معاویہ کے زمانہ میں **وعنها** قالت إن الناس
كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالت إن نساء رسول
الله صلى الله عليه وسلم كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة وصفية وسودة والحزب الآخر أم سلمة وسائر
نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم حزب أم سلمة فقلن لها كلمي رسول الله صلى الله عليه وسلم يكلم
الناس فيقول من أراد أن يهدي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فليهده إليه حيث كان
فكلمته فقال لها لا تؤذيني في عائشة فإن الوحي لم يأتني وأنا في ثوب امرأة
إلا عائشة قالت أتوب إلى الله من أذاك يا رسول الله ثم إنهن دعون فاطمة فأرسلن إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال يا بنية ألا تحبين ما أحب قالت بلى قال
فأحبي هذه متفق عليه اور یہی ہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ ثواب کے تحفون اپنی کو
یعنی روز نوبت عائشہ کی یعنی پیشکش حضرت کی لیجا لاتی تہی جو اچہی ہوتی اوس دن تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکے پاس ہوں
یہ کہ بسبب اسکے طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی رضامندی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نے کہ تہیں بیبیاں آنحضرت کی دو گروہ تہیں کہ

تھا ازواج کی ہر گروہ کا اوپر اوسکی ہیچ عشرت و صحبت کی ہیں ایک گروہ تھا کہ اوسمیں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ ہیں
ف ح حضرت عائشہ سے سودہ اونکی تھیں بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ اور حفصہ آپسمیں موافق و رفیق ایک دوسرے کی تھیں جیسیکہ ابو بکر و عمر متفق و متحد تھے
ترجمہ اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویاں پیغمبر خدا صلعم کی تھیں اور ام سلمہ اونکی سردار تھیں پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنے ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ عرض
کرو پیغمبر خدا صلعم سے کہ کلام کریں لوگوں سے پس فرماویں کہ جو کوئی چاہے یہہ کہ تحفہ بھیجے طرف آنحضرت کے پس چاہیے کہ بھیجے تحفہ طرف اونکی جسجگہ کہ ہوں یعنی خواہ عائشہ
کے گھر میں خواہ کسی اور کی گھر میں اور تخصیص عائشہ کی گھر کی نکریں کہ اوس میں جاوے تحفہ جو کہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے اس باب
میں پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجکو عائشہ کی مقدمہ میں اور بسبب عائشہ کے اسلیئے کہ وحی نہیں آتی ہے مجکو بیچ اسکے کہ ہیں ہیچ لحاف کسی بیوی کی مگر
سوای عائشہ کی ف ع یعنی اونکی لحاف وغیرہ میں آتی ہی اور اوروں کے لحاف وغیرہ میں نہیں آتی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوئی آیۃ انک لا تہدی من احببت
اسماعیلیہ کی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھی لحاف میں کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہوں میں طرف اللہ کی ایذا آپکی سے یعنے وسبب اسکے کہ باعث آپکی ایذا کی ہو یا رسول
اللہ پھر ان عورتوں نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تھیں بلایا حضرت فاطمہ کو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کے یعنی تو کہ عرض کریں حضرت سے اس قضیہ میں پس کلام
کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی میری کیا نہیں دوست رکھتی تو جسکو
دوست رکھتا ہوں میں کہا فاطمہ نے ہاں دوست رکھتی ہوں جسکو آپ دوست رکھتے ہیں فرمایا حضرت نے پس دوست رکھ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور یہ ذکر اوس خبر کو کہ سبب کراہت
فاطمہ اوسکی کی ہو نقل کی یہہ بخاری نے و مسلم نے ف ح اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تھا اوسکو کہ عائشہ کے باری دل لاج سمو اور حق اونکا تو کانستا اوسکی متعلق تھا اگر کوئی آپسے لاوے تحفہ کو کریں
وذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسی اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ آنحضرت نے کہا اول میں ہے فضل عائشۃ علی النساء ف ع اسکے بعد
یوں ہے کفضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کی ساتھ روایۃ ابو موسی اشعری کی ف ع اور پہلے گزر چکا ہے اختلاف اسکا کہ مراد عورتوں سے جنس عورتوں کی ہے
یا ازواج آنحضرت کے علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر تر یہہ ہے کہ عائشہ افضل سب عورتوں سے ہیں چنانچہ ظاہر اطلاق اسی پر دلالت کرتا ہے بسبب جامع ہونے اونکی واسطے کمالات علمیہ اور عملیہ
کے کہ جنکو تعبیر کیا ہے تشبیہ میں ساتھ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سر باب وغیرہ میں گزر چکا اور کچھ بالضرورۃ یہاں لکھا جاتا ہے پس
حضرت سودہ پہلے تھیں بیوی سکران کی کہ چچا کے بیٹے تھے اونکے جب مر گئے تو حضرت نے اونسے نکاح کیا پہلے عقد عائشہ کے اور ہجرت کی اونہوں نے طرف مدینہ کی پھر جب بڑی عمر ہوئی
اونکی تو حضرت نے ارادہ اونکے طلاق دینے کا کیا پس اونہوں نے سوال کیا حضرت سے کہ نہ چھوڑو اور اپنی باری حضرت عائشہ کے لیے مقرر کی پس حضرت نے رہنے دیا اونکو نکاح میں اور وفات ہوئی
اونکی مدینہ میں بیچ مہینے شوال کی اور حضرت حفصہ کہ ماں اونکی زینب بنت مظعون ہے حفصہ پہلے نکاح میں تھیں خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کر آئیں ساتھ خاوند کے طرف مدینہ کے
اور مرا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کے پھر پیام اونکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابو بکر اور عثمان سے پس اونہوں نے قبول نہ کیا پھر پیغام نکاح کا کیا اونسے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور نکاح کیا اونسے تین ہجری میں بعد ازاں ایک طلاق دی پھر رجوع کی اونسے بسبب آنے وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سے اسلیے کہ وہ بہت روزہ دار اور
شب بیدار ہے اور وہ بیوی تیری ہی جنت میں روایت کیں اونسے حدیثیں ایک جماعت نے صحابہ و تابعین میں سے اور وفات ہوئی اونکی شعبان میں بیچ سن پینتالیس
ساٹھ برس کی عمر میں اور حضرت صفیہ بیٹی حیی بنی اسرائیل سے تھیں اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح میں تھیں کنانہ ابن ابی الحقیق کے پھر جب وہ
قتل کیا گیا جنگ خیبر میں بیچ محرم سن سات کے اور پکڑی آئیں سبیوں میں تو اونکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضوں نے کہا کہ آئیں وہ دحیہ کلبی کی حصہ میں پھر
خریدا اونکو آنحضرت نے اونسے پس اسلام لائیں پھر آزاد کیا حضرت نے اونکو اور نکاح کیا اونسے اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹھہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئیں
بقیع میں اور ام سلمہ کا نام ہند تھا اور تھیں وہ پہلے سے رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کے نکاح میں دفن کی بعد وفات بقیع میں بیچ عمر چوراسی برس کے گئیں اور زینب
بنت جحش کی ماں عبد المطلب کی بیٹی تھیں اور پھوپھی آنحضرت کی اور تھیں پہلے نکاح میں زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تھے آنحضرت کے پس طلاق دی

زید نے اونکو پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے زینب نام رکہا کہا عائشہ نے اونکی شان مین کہ نہین دیکہی مین نے کوئی عورت بہتر اونسے دین مین اور بہت ڈرنے والی اللہ سے اور بہت سچ بولنے والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتے داروں سے اور بہت صدقہ دینے والی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنے نفس کو اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اوس سے مرین وہ مدینہ مین ترپنیس برس کی عمر مین اٹہوان نام جویریہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر ابن حرب اور بیان اونکی تہین صفیہ بیٹی ابو العاص کی پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین قید مین آئین تو ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین پہر اونہون نے مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت صلعم نے دیا بدل کتابت اونکی طرف سی اور کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے تغیر کرکر جویریہ نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹہہ برس کی اور میمونہ کا نام برہ تہا اسکا نام کہا حضرت نے اونکا میمونہ تہین وہ نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت مین پس مفارقت کی اوسنے اونسے پہر نکاح کیا اونسے ابو رہم نے پہر جب وہ مر گیا تو آنحضرت نے نکاح کیا اونسے ماہ ذیقعدہ سن مذکور مین بیچ عمرہ قضا کے سفر مین کہ دس کوس ہے مکہ سے اور قضا الہی سی مرین وہ اوسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کے اور بہن ہین اسما بنت عمیس کی اور وہ آخر بیوی ہین صلی اللہ علیہ وسلم کے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العلمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد واسیۃ امراۃ فرعون رواہ الترمذی روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرتا ہے تجکو جہان کی عورتون سے پہچاننا منا وفضائل ان چار عورتون کا کہ اپنی غیر سے افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی ترمذی نے شرح ظاہر ہے کہ مراتب انکی موافق ذکر انکے ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکی ساتہہ ذکر انکی کہ اور حدیثون یا کہہ شاید یہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی روئی ہو انکی طرف وصال حضرت کے فرمائی ہو پہر لکہا ہی جامع الاصول مین کہ یہ حدیث کی حاکم نے اور شیخین نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو موسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مرد تو بہت اور نہین کامل ہوئے عورتون مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران اور بلا شبہ فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہے سب کہانون پر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہے یا انس کو ہے یعنی کافی ہے تجکو پہچاننا پیر ان چار عورتون کی فضیلت کا پہچاننی سب عورتون کی کہا سیوطی نے نقایہ مین کہ اعتقاد رکہتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتون کی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات المومنین کی یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہ اور عائشہ کی تین قول ہین تیسرا اونکا توقف ہے کہا ملا علی کو توقف بیچ حق سب کی اولی ہے اسلیے کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنی جو ہین متعارض ہین نہین مفید واسطی عقائد کی کہ مبنی ہی یقینیات پر وعن عائشۃ ان جبریل جاء بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذہ زوجتک فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ جبرئیل لائی صورت اونکی بیچ کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ بیوی تیری ہے بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نے شرح اس سے معلوم ہوا کہ سرقہ حریر جو اوپر حدیث مین گذرا اوس سے مراد حریر سفید کی نہین ہی یا قصہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم وعن انس قال بلغ صفیۃ ان حفصۃ قالت بنت یہودی فبکت فدخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی تبکی فقال ما یبکیک فقالت قالت لی حفصۃ انی ابنۃ یہودی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لابنۃ نبی وان عمک لنبی وانک لتحت نبی ففیم تفخر علیک ثم قال اتقی اللہ یا حفصۃ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نے کہا اونکو کہ بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کی کہ یہودی تہا پس صفیہ پہر داخل ہوئے اونپر نبی صلعم اور حالیکہ وہ رو رہی تہین پس فرمایا آپ نے

کہ کس چیز نی رولایا تجھکو پس کہا او نہون نی کہ کہا میری حق مین حفصہ نی کہ مین بیٹی یہودی کی ہون پس فرمایا نبی صلعم نی کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور بلا شبہ چچا تیرا البتہ نبی ہی **ف** ح ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کے اولاد سی تہا اور حضرت ہارون بہائی تہی حضرت موسیٰ کو پس اس حساب سے باپ یعنی جد اعلیٰ اونکی پیغمبر ہوا اور چچا بہی پیغمبر ہوئے یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا فرمایا اور تحقیق تو البتہ صفیہ نیچے پیغمبر کے ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب فرمایا اپنی ذات شریف کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز مین اوسپر سبب کسی فضیلت کی فخر کرتی ہی حفصہ تجھ پر **ف** ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہی صفیہ سی کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہین تو فضیل اونکی اور و نپر پس یون کہنا چاہیے کہ یہہ صفات مخصوص ساتہہ صفیہ کی نہین ہین بلکہ تمام بیویان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرشیہ ہین شریک ہین ان صفات مین اسلئے کہ بیٹیان اسمعیل کے ہین کہ بہائی اسحق کی ہین اور نیچے آنحضرت کے ہین **تر** جمہ پہر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینی صفیہ کے کہ اے حفصہ ڈر تو خدا سے یعنی اوسکی مخالفت سی یا اوسکے عداوت سے ساتہہ ترک کرنی ایسی کلام کے کہ عادت جاہلیت سے ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسائی نی **وعن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فاطمۃ عام الفتح فناجاھا فبکت ثم حدثھا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتھا عن بکائھا وضحکھا فقالت اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا مریم بنت عمران فضحکت رواہ الترمذی اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلایا فاطمہ کو اپنی پاس بیچ سال فتح مکہ کے پس سرگوشی کی اونسی پس روئین فاطمہ پہر بات کی اونسے یعنی خفیہ پس ہنسین فاطمہ **ف** ع اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت عائشہ نی حضرت فاطمہ سی یہہ ماجرا پوچھا آنحضرت کے حیات مین اونہون نی نہ بتایا اور بعد وفات کی بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتہہ قول اپنی کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہی کہ فتح کہ بیان اس قصہ کا کہنا وہم ہی اسلئے کہ نہین ثابت ہوا مورخین کے نزدیک توقوع اس قصہ کا سال فتح مکہ مین بلکہ تہا یہہ حجۃ الوداع مین یا آنحضرت کی مرض الموت مین **تر** جمہ پس جب وفات پائی آنحضرت نے پوچہا مین نی فاطمہ سی رونے اونکی سی پہلی اور ہنسنی اونکی سی دوسری بار یعنی ان دونون چیزونکا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نی کہ خبر دی مجہکو آنحضرت نے کہ وہ وفات پاوینگی یعنی عنقریب پس روئی مین پہر خبر دی مجہکو کہ مین سردار ہون بہشت کی عورتونکی سوا مریم بنت عمران کے پس ہنسی مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع اور یہہ منافی نہین ہی اوس روایت کے کہ کہا فاطمہ کو نبی نے کہ اول میرے اہل بیت مین سے تو ہی ملیگی مجہسے جیسا کہ اوپر گذر چکا اور بہت مناسبت اس حدیث کے ساتہہ اس باب کے ظاہر نہین ہی بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کے ساتہہ رکہتی ہی لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کے اس سبب سے کہ ذکر کیا اوسمین فاطمہ کا ساتہہ ذکر خدیجہ اور مریم کے اور یہہ ایک فن بدیع کلام مین ہی کہ تفصیل واسطے بعض چیزونکی کہ اوپر گذری اور نہین مخفی ہی کہ ہو اشارہ طرف اوس مضمون کی کہ وارد ہوا ہی کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت مین

الفصل الثالث

عن ابی موسیٰ قال ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسألنا عائشۃ الا وجدنا عندھا منہ علما رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سی کہ کہا نہین مشتبہ ہوئی کبہی ہمارے اصحاب آنحضرت کے ہین کوئی حدیث اور کوئی بات پس پوچہا ہمنے حضرت عائشہ سی مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کے پاس اوس حدیث سی اور متعلقات اوسکی سی علم کہ حل اوس اشکال کا کر دیتی تہین بسبب وفور علم اپنی کی کہ بسبب صحبت کے آنحضرت کے اور قوت اجتہاد حاصل ہوا تہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وعن** موسیٰ بن طلحۃ قال ما رایت احدا افصح من عائشۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سی کہ کہا نہین دیکہا مین نی کسیکو بہت فصیح عائشہ سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ح یہاں تک کہا یا کہ حقیقۃ کہ او نہون نے نہ دیکہا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ

باب جامع المناقب باب جامع مناقب کا ف ع یعنی ذکر کئی ہیں مولف نی اس باب میں مناقب بعضونکی مشاہیر صحابہ سی یا
تصنیف جماعت مخصوصہ کی اونسی اور بی تخصیص لکھنی باب کی یعنی علیحدہ علیحدہ باب سبکی بہی مرتب نہیں کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج
اور مہاجرین اور انصار و غیرہم کی **الفصل الاول** فصل پہلی عن عبد اللہ بن عمر قال رایت فی المنام کان فی یدی سرقۃ من حریر لا اھوی
بھا الی مکان فی الجنۃ الا طارت بی الیہ فقصصتھا علی حفصۃ فقصتھا حفصۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخاک رجل صالح او ان عبد اللہ رجل صالح متفق علیہ
روایت ہے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے ف ع یہہ قریشی عدوی ہیں اسلام لائی اپنی باپ کے ساتھہ مکہ میں چہوٹی سی عمر میں اور حاضر ہوئی بعد خندق کے
جہاد وں میں اور تہی اہل ورع او رعلم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ نہیں تہا ہم میں سے کوئی مگر کہ جہکی اوسپر دنیا اور جہکا وہ طرف
دنیا کے سوائے عمر کی اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللہ کی کہا نافع نی کہ نہیں مری ابن عمر یہاں تک کہ آزاد کیے ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیوں سی پہلی جاتی اون جگہوں میں
کہ جہان حضرت ٹہہرتی تہی عرفات وغیرہ میں اور ایک روز حجاج نی تاخیر کی نماز ظہر یا عصر میں پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہیں کرنیکا پس کہا
اونکو حجاج نی کہ بلا شبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت و نیر ا دیکہو کو تیری آنکہوں میں بیچ پیشانی کی سکا لڈالوں کہا ابن عمر نی کہ اگر تو احمق مسلط ہوا ہے اور بعضوں نی کہا کہ اوس
کی چہکی سی یہہ بات کہی کہ حجاج نی نہیں بخشی پس حکم کیا حجاج نی ایک شخص کو کہ اوٹہہ لیجا نیزہ اوسکا اور زہر آلود کیا اوسکو راہ میں رکہی نیچی کی بہال اونکی پشت قدم
میں اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن تہتر میں ہوئی اپنی پیر کی ماری جانیکی تین مہینے پیچہی اور وصیت کی تہی
کہ مجکو دفن کرنا حل میں پس نہو سکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیی گئی ذی طوی میں مہاجرین کی مقبرہ میں اور چوراسی برس کی عمر ہوئی اونکی کہا ابن
عمر نی کہ دیکہا میں نی خواب میں گویا کہ میری ہاتہہ میں ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑ کا قصد نہیں کرتا ہوں میں ساتہہ اوس ٹکڑی کی طرف کسی مکان کی بہشت میں یعنی
جی نہیں اوترنیکا مگر کہ اوڑاتا ہی وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہی طرف اوس مکان کی یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازو پرندہ کی ہی اپس بیان کیا میں نی یہہ خواب حفصہ سے کہ
بہن ابن عمر کی تہیں پہر عرض کیا حفصہ نی یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپ نے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا کہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع گویا تعبیر کی آپ نی کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اوسکی ہیں کہ منازل جنت کو پہنچا دینگی وعن حذیفۃ قال ان
اشبہ الناس دلا وسمتا وھدیا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن ام عبد من حین یخرج من بیتہ
الی ان یرجع الیہ لا ندری ما یصنع فی اھلہ اذا خلا رواہ البخاری اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگوں کا
از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوس وقت سی کہ نکلتا ہی اپنی گہر سی اوس وقت
تک کہ پہرتا ہی طرف گہر کی نہیں جانتی ہم کیا کرتا ہی اپنی گہر والوں میں اوس وقت کہ تنہا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یعنی ساتہہ گہر والونکی
اور نہیں ہوتا اور کوئی وہاں آور لفظ دل ساتہہ دال اور تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضوں نی کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہی یہہ لات
سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر وقار میں اور کہا کہ دل تاخیر ہی کی ہی سکینہ اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار میں کہا دل شکل
شمائل اور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کی طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس میں سمت طریق اور ہیئت اہل خیر
اور صراح میں کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی ساتہہ زبر ہا اور جزم دال کی طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہہ کہ یہہ تینوں لفظ قریب
قریب ہیں معنی میں اور تینوں تمییز کی ہوتی ہیں اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبد اللہ بن مسعود ہیں کہ اونکی ماں کی کنیت ام عبد تہی اوس وقت سی کہ نکلتا
ہی یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہم پر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوبی استقامت ہونی اوسکی کے کرتا ہی اور اسکی ہم گواہی دیتی ہیں کہ جو ہم پر ظاہر ہی آیندہ باطن کا
حال ہم جانتی نہیں الغیب عند اللہ وعن ابی موسی الاشعری قال قدمت انا واخی من الیمن فمکثنا حینا ما نری

الا ان عبد الله بن مسعود رجل من اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم لما نرى من دخوله ودخول امه على النبي صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا آیا مین اور بھائی میرا یمن سی یعنی مدینہ مین پس ٹھہرے ہم ایک مدت تک مدینہ مین آنحضرت کی دربار مین گمان کرتی تھی ہم مگر یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سی بسبب اسکی کہ دیکھتی تھی ہم داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی ماں کا آنحضرت کی پاس ہر وقت بی وقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع آیا ہی کہ آنحضرت نی عبد اللہ بن مسعود کو حکم دیا تھا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکھو تو کہ میری پاس ہی تو چلی آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہیں ہی اور کہا مولف نی کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہی تھی تھا اسلام اونکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوئی تھی پہلی داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین اور چند روز پہلے اسلام لانی عمر کی اور بعضون نی کہا کہ پانچ شخص کی بعد چھٹی یہہ مسلمان ہوئی تھی پہر سپرد کی آنحضرت نی اونکو مسواک اور پاپوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر مین اور ہجرت کی اونہون نی طرف حبشہ کی اور حاضر ہوئی بدر مین پہر اوسکی بعد کی غزوہ مین اور گواہی دی اونکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی مینی اپنی امت کی لیی وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نی اور ناپسند رکہی مینی اونکی لیی وہ چیز کہ ناپسند رکہی ابن ام عبد نی اور تھی وہ گندم گون دبلی ٹھنگنی نحیف قریب تھا کہ لنبی آدمی برابر ہوتی اونکی بیٹھی ہوئی مین والی ہوئی قضا کی کوفہ مین اور اوسکی بیت المال کی حضرت عمر کی خلافت مین حضرت عثمان کی ابتدا خلافت مین پہر آئی مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس ۳۲ مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹھہ برس کی روایت کین اونسی حدیثین ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اور بہت سی صحابہ اور تابعین نی اونسی اور وہ ہمارے اماموں کی نزدیک بڑی فقیہ تھی سب صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کی

وعن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استقرئوا القرآن من اربعة من عبد الله ابن مسعود وسالم مولى ابي حذيفة وأبي بن كعب ومعاذ بن جبل متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلب کرو اور سیکہو قرآن کو ان چار سی عبد اللہ بن مسعود سی اور سالم مولی حذیفہ کی سی اور ابی بن کعب سی اور معاذ بن جبل سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ان چارون صاحبون رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نی سارا قرآن آنحضرت سی بالمشافہہ سیکہا تہا اور حافظ قرآن تھی اور اورون نی اقتصار کیا تہا اور پڑہنی بعض کی بعض سی اس آنحضرت نی اونکی فضیلت پر تاکید کر دیا لوگون کو اور سالم بیٹی معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کی تھی اہل فارس کی شہر اصطخر کی رہنی والی اور تھی فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سی حاضر ہوئی بدر مین اور امامت کرتی تھی مہاجرین اولین کی جسوقت کہ آئی مہاجر مدینہ مین باوجودیکہ اونمین عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتی اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہی فضلا صحابہ اور مہاجرین اولین سی تھی اور اسلام لائی پہلی داخل ہونی آنحضرت کی دار ارقم مین اور عبد اللہ بن مسعود بڑی قاری تھی اور باقی احوال اونکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بھی بڑی قاری صحابہ مین انکو لوگ سید القرا کہتی تھی اور حضرت عمر نی انکا نام سید المسلمین کہا تہا اور کاتب وحی تھی اور معاذ بن جبل کی مناقب بہی نہایت ہین اور آنحضرت نی انہین اور عبد اللہ بن مسعود دونون کو بھائی چارہ کر دیا تھا

وعن علقمة قال قدمت الشام فصليت ركعتين ثم قلت اللهم يسر لي جليسا صالحا فأتيت قوما فجلست اليهم فاذا شيخ قد جاء حتى جلس الى جنبي قلت من هذا قالوا ابو الدرداء فقلت اني دعوت الله ان ييسر لي جليسا صالحا فيسرك لي فقال من انت قلت من اهل الكوفة قال او ليس عندكم ابن ام عبد صاحب النعلين والوسادة والمطهرة وفيكم الذي اجاره الله من الشيطان على لسان نبيه يعني عمارا او ليس فيكم صاحب السر الذي لا يعلمه غيره يعني حذيفة رواه البخاري اور روایت ہی علقمہ تابعی سی کہ آیا مین شام مین پس نماز

پڑہی مین دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد مین پہر دعا کی مینے کہ خداوندا میسر کر میرے لیے ہمنشین نیک یعنی عالم عامل اور کہنیوالا حق اللہ کا اور تابعین سے بندہ نیکوکار
پہر آیا مین ایک قوم کے پاس اور بیٹھا مین اونکے پاس پس ناگہان ایک بڈہا یا بزرگ قدر شیخ آیا یہانتک کہ بیٹھا طرف پہلو میرے کے ف ع رحمۃ اللہ کی گویا کہ
ان اللہ لا کلمہ تنجز الا الی الاہل ست کہا مینے بعضے لوگون سے کہ کون ہی یہہ کہا لوگون نے یہہ ابو درداء ہین کہا مینے یعنی ابو درداء سے کہ بلا شبہ مینے دعا کی
تہی اللہ تعالیٰ سے یہہ کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین نیک بخت پس کیا تجکو میسر میرے لیے پس کہا ابو درداء نے کہ تو کون ہی اور کہان سے تو آیا کہا مینے کہ ایک شخص ہون
اہل کوفہ سے کہا ابو درداء نے کیا نہین ہے تمہارے پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبداللہ بن مسعود رکہنیوالا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چہاگل ف ع ح مراد
عبداللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہ رہتی تہی حضرت کی تمام حالتون مین پس ساتہ رہتی تہی حضرت کی مجلسون مین اور
لیتی پاپوشین بیچ جب بیٹہتی آپ اور پہناتی پاپوشین جب اوٹہتی اور رہتی تہی ساتہ حضرت کی خلوتون مین پس درست کرتی بستر شریف آپکا اور کہینچتی تکیہ آپکا
جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آگی پانی وضو کا جب اوٹہتی آپ وضو کیلیے اور اوٹہا رکہتی اپنی ساتہ چہاگل یعنی سفر وغیرہ مین ح رحال یہہ عبداللہ
بسبب شدت ملازمت آنحضرت کے ان امور مین لائق ہین اسکے کہ ہووین پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کرے طالب علم کو غیر اونکے سے اور اسمین اشارہ ہی طرف
اوس شی کی کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب علم سیکہنے والے کے کہ طالب اول بہت علم سیکہے علما شہر اپنے کا پہر کوچ کرے اور شہر کیطرف واسطے طلب زیادتی علم
والا کیون سفر کرکر اپنے کو رنج مین ڈالے اور نیز یہہ اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیے کہ اگر دوسرے کو اپنے سے افضل جانے تو طالب کو حوالہ اوسکا دیوے ست اور کیا نہین ہے
تم مین وہ شخص کہ امان دی ہی اوسکو خدا تعالیٰ نے شیطان سے اوپر زبان پیغمبر اپنے کی مراد اوس سے تہی ابو درداء کا اوس شخص کہ عمار بن یاسر کو ف ح کہ آنحضرت نے
نے اونکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا اونکے لیے اوسوقت کہ عذاب کرتی تہی اونپر مشرک اور جلاتی تہی اور کہا سلامت ہووے آگ
اوپر جیسیکہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوے اور فرمایا کہ تنگی تجکو ای عمار گروہ باغی بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگے وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ ہی معنی
امان دینی کی شیطان سے ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کے رہی اور بسبب وسوسہ شیطان کی بہکے نہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نے
یون لکہا ہی کہ عمار بن یاسر مولے یعنی غلام آزاد تہی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکے اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئے مکہ مین اور حلیف ابو حذیفہ کے
ہم قسم ہوئے ابو حذیفہ بن المغیرہ سے اور نکاح کردیا ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سے اوس سے عمار پیدا ہوئے پہر آزاد کردیا عمار کو ابو حذیفہ نے پس عمار مولے
ہوئے اس سبب سے اور عمار قدیم الاسلام ہین اور تہے اون مستضعفین سے کہ عذاب دیے گئے مکہ مین تاکہ پہر جاوین اسلام سے اور جلایا اونکو مشرکون نے ساتہ آگ کے
پس آنحضرت عمار پر گذرتے تہے اور پہیرتے تہی ہاتہ اپنا اونپر اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی ای آگ ہوجا تو ٹہنڈی اور
سلامتی عمار پر جیسیکہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سے ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور سب جہادون مین اور قتل کیے گئے عمار جنگ
صفین مین ہمراہ علی بن ابیطالب کے سن سینتیس ہجری اور عمر اونکی ترانوے برس کی ہوئی ست کیا نہین ہی تم مین بہید جاننی والا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوا اوسکے مراد اس بہید جاننی والی سے حذیفہ بن الیمان ہین نقل کی یہہ بخاری نے ف ح کہ اونکو صاحب
سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور اون بہیدون مین سے یہہ تہا کہ آنحضرت نے اونکو نام منافقون کے اور نسب اور علامتین اونکی بتادین تہین پہر
کہ یہہ بہید سوا انکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیرالمومنین عمر نے ایک روز اونسے پوچہا کہ آیا کچہہ دیکہتا ہی تو مجہین نشانی نفاق
کی کہا حذیفہ نے قسم خدا کی کچہہ نہین دیکہتا مین سوای اسکے کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دسترخوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈی تہی اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہون نے مدینہ مین سنہ چہتیس مین اور وہین قبر بنی اونکی

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت الجنۃ فرأیت امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشخشۃ امامی فاذا بلال

رواہ مسلم ۔ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکہلائی گئی مجکو بہشت پس دیکہی مین نے بیوی ابو طلحہ کی اور سنی مینے آہٹ پانو کی آگی اپنے پس ناگہان بلال تہا کہ آگی بہشت مین جاتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی ابو طلحہ کی بیوی سے مراد ام سلیم ہے ماں انس کی اور اونکی نام مین اختلاف ہے پہلی نکاح کیا اونسی مالک بن نضر نے اور وہ انس کا باپ ہے اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی ام سلیم اور ابو طلحہ نے پیغام نکاح کا کیا اونسے اور وہ جب تک مشرک تہے انکار کیا ام سلیم نے اور ہوگئے اونکو اسلام کی طرف پس قبول کیا ابو طلحہ نے اسلام پہر ام سلیم کا نکاح ہوا اونسے اور کہا ام سلیم نے کہ نہین چاہتی مین تیری اسلام کے سوا مہر اور بلال بیٹے ابو رباح کے مولی ابو بکر صدیق کی ہین قدیم الاسلام ہین اور اول اظہار اسلام انہون نے کیا مکہ مین حاضر ہوئے بدر مین اور سب غزوات مین بعد جہاد کے مدینہ مین رہے پہر شام مین چلے گئے اور کوئی وارث نہ چہوڑا اونہون نے بعد اپنے روایت کی ہین اونسے حدیثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین سے اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سن بیس ہجری مین اور دفن کیے گئے باب الصغیر مین اور عمر اونکی تریسٹھ برس کی ہوئی اور تہے بلال ان لوگون مین کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نے اسلام لانے پر اور عذاب دیا کرتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سے یہہ ہوا کہ روز بدر کے بلال ہی کے ہاتہ سے وہ مارا گیا ۔ اور روایت ہے جابر سے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے تہے ابو بکر سید ہمارے ہین اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو روایت کیا اسکو بخاری نے ۔ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ اول جنہون نے اسلام ظاہر کیا وہ سات تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمار اور ماں اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکہا اللہ تعالی نے رسول خدا صلعم کو تو اونکے چچا ابو طالب کے سبب سے اور ابو بکر کو بچایا اونکی قوم کے سبب سے اور پس پکڑا اونکو مشرکون نے اور پہنائین اونکو لوہے کی زرہین اور ڈالا اونکو دہوپ مین پس نہین تہا اونمین سے کوئی مگر کہ اطاعت کی اونکی [illegible] مگر بلال کہ یہہ حقیر ہو گیا تہا اپنی جان سے اللہ کی راہ مین اور حقیر جانتی تہی اوسکو قوم اوسکی پس پکڑا اونہون نے اونکو اور حوالہ کر دیا لڑکون کے پس پہیرتے تہے اوسکو مکہ کی گلیون مین اور وہ کہتے تہی احد احد کذا فی الریاض ۔

وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت کی سعد بن وقاص نے کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین کہا کہ تہے ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہہ شخص پس کہا مشرکون نے یعنی قریش کے بعضی سردارون نے واسطے نبی صلعم کی دور کر یعنی اوٹہا دے اپنی مجلس سے ان لوگون کو یعنی موالی اور فقیر لوگون کو تا دلیری کرین ہم پر یعنی تا نہو جرات اونکو ہمپر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونے کے ساتہہ ہمارے اگر چاہتا ہے تو کہ ایمان لاوین ہم تمپر اور آوین تمہارے پاس مترجم کہا سعد نے بیچ بیان چہہ آدمیون کے کہ کون تہے وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سے اور بلال اور دو شخص اور کہ نہین نام لیتا اونکا شیخ نے کہا ہے علمائی کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا اونکا سبب مصلحت کی تہا کہ یہہ مصلحت اونمین کلام کرنے کو ہے یا کوئی اور بعضون نے کہا کہ بسبب بہولنے نام نہ لیا اور اول ظاہر ہے عبارت سے کہا مولف نے خباب بن ارت کنیت ہے ابو عبد اللہ تمیمی اور سعدی ہین پکڑی آئی تہی یہہ جاہلیت مین کا ہین پس بیچا اونکو ایک عورت نے خزاعہ سے اور آزاد کیا اونکو اسلام لائی پہلی داخل ہونے نبی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ اون لوگون مین سے تہے کہ جو عذاب کیے گئے اللہ کی راہ مین اسلام لانے پر پس صبر کیا اونہون نے اور اوترے کوفہ مین اور وہین [illegible] عمر مین اور روایت کی ہین اونسے حدیثین ایک جماعت نے [illegible] ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین کچہہ کہ چاہا اللہ تعالی نے کہ واقع ہووے آنحضرت نے کہ دور کرین اونکو بسبب خواہش مشرکون کی طمع سے کہ ایمان لاوینگے یا [illegible] آنحضرت اونکو

کرین اور کہ مشہور ہے یہ بات کہ یہ آئی وہ حضرت کے پاس جبکہ سردار قریش کو کہتی بیٹھی ہوں یا اوٹھ جاوین سلمان حضرت کے پاس جبکہ وہ بیٹھے سیل اسی کچھ
تو بیچ حضرت سوچ رہی تھی واسطی رعایت جانبین کے جو کہ بیل وتا رہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت پر یہ آیت ولا تطرد الذین یدعون ربہم تو ترجمہ اوسکا یہہ ہے اور نہ ہانکو
لوگونکو کہ پکارتے ہین اور یاد کرتی ہین اپنی رب کو صبح وشام اسحالمین کہ چاہتی ہین اپنی عبادت سے رضا مندی اللہ تعالیٰ کی اور نہ کچھہ غرض دنیا کے
نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابی موسٰی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسٰی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر
آل داؤد متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسٰی سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یعنی ابو موسٰی کو دیا گیا تجہے خوش آوازی خوش آوازی
داؤد سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع لفظ مزمار حدیث مین جو ہے اصل مین کہتی ہین آلہ زمر کو یعنی گانیکی ہے مانند نی اور ڈہول اور طنبور اور
مانند انکی کے کہ ساتہہ باجے ہو اور یہان مراد آواز خوب اور لحن خوش ہے اور آل داؤد سے مراد خود حضرت داؤد علیہ السلام ہین لفظ آل کا زائد ہے یعنی کہ
مشہور ساتہہ خوش آوازی کے حضرت داؤد ہین آل داؤد اور بعضون نے کہا کہ آل یہان یعنی ایک شخص کے ہے اور داؤد پیغمبر نہایت خوش آواز تھے جب کہ
زبور خوش آوازی سے پڑہتی جنازہ کی جنازہ اونکی مجلس سے نکلتے اور ابو موسٰی اشعری بہی نہایت خوش آواز خوشخوان تھی چنانچہ باب تلاوت
مین ایک حدیث گذر چکی ہے کہ ایک دفعہ قرآن پڑہتی تہی اور آنحضرت سنتی تہی اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہے اسلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی
طرف زمین حبشہ کی پہر آئی اہل کشتی کے ساتہہ اصحاب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہی وا کیا اونکو عمر بن الخطاب نے حاکم بصرہ کا سنہ بیس مین اور ہمیشہ
پہر بصرہ مین رہے حضرت عثمان کی ابتداء خلافت تک پہر معزول ہوئی بصرہ سے اور انتقال کیا طرف کوفہ کی پہر لوگ وہان کی اہل نے انکو حاکم کیا یہانتک کہ
کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان پہر انتقال کیا انہون نے طرف مکہ کی بعد کرنے حکومت کے ہمیشہ مکہ مین رہے یہانتک کہ مری سن باون مین **وعن** انس قال جمع القرآن
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ ابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابو زید قیل لانس من ابو زید قال
احد عمومتی متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کے زمانہ مین
چار شخصون نے ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نے اور زید بن ثابت نے اور ابو زید نے کہا گیا انس کو کون ہے ابو زید کہا انس نے ابو زید ایک میرے چچا ہین
یہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ابو زید کے نام مین اختلاف ہے بعضون نے کہا سعید بن عبید بعضون نے کہا قیس بن سکن اور
مراد چار شخص انصار مین سے ہین بلکہ خزرج مین سے تو قوم انس کے ہین اور انس نے اسکو مقام افتخار مین کہا ہے جس وقت کہ اوسنے افتخار کیا ساتہہ چار آدمیون کے
اپنی قوم مین سے اور اگر عام بہی رکہین ہم تو اسمین تصریح نہین اسکی کہ سوای ان چار کے نہین تہی اسلیے کہ مفہوم عدد کا ایسی مقامون مین معتبر نہین
اور بلاشبہہ ثابت ہوا ہے حدیثون صحیح سے یاد کرنا بہتون کا صحابہ مین سے تمام قرآن کو از انجملہ صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ روز بیر معونہ قتل کیے گئی ستر
صحابی ایسے تہی کہ جنہون نے سارا قرآن یاد کیا تہا اور از انجملہ خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تمام کلام اس مقام کا ستیوطی کی اتقان
مین ہے **وعن** خباب بن الارت قال ہاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالیٰ فوقع اجرنا علی اللہ
فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا
اذا غطینا بہا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بہا
راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فہو یہدبہا متفق علیہ
اور روایت ہے خباب بن ارت سے کہ کہا ہجرت کی ہمنے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ طلب کرتی تہی ہم ذات خدا اور رضا اوسکی پس واقع
اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالیٰ کی نزدیک یعنی اوسکے فضل کے پس بعضی ہم مین سے وہ ہین کہ گذر گئی اس عالم سے یعنی مر گئے

اور نہیں کہا یا اپنی اجر سے یعنی دنیا کی اجر سے کچھ ف ع یعنی قسم غنائم وغیرہ سے کو جو کچھ لیا اون لوگون نے کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہیچ اجر اونکا کامل
ہر جیسے مصعب اونکی مصعب بن عمیر مین مارے گئے روز احد کی بیچ پایا گیا اونکی پس کپڑا کہ کفن دیں جاوین او مین مگر ایک کملی سیاہ و سفید مانند رنگ
یعنی چیتی کی اور وہ بھی پوری نہ تھی کہ سر ہی پاون تک ڈہک جاتی پس تھی ہم جسوقت ڈہانکتی سر اونکا یعنی اوس کملی سے تو کھلی رہتی پاؤن اونکے
اور جسوقت ڈہانکتی ہم پاؤن اونکی تو کھلا رہتا سر اونکا یعنو پس متحیر ہوتی ہم تب حکم کیا ہمین نبی صلعم نے ڈہانکدو اوس سے سر اونکا اور رکھدو اوسکی پاؤن پر
اذخر کہ نام ایک گہاس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضی امور مین کام آتی ہی اور بعضی ہم مین سے وہ ہین کہ پکا ہوا واسطے اونکی میوہ اونکا پس وہ چنتے ہین اوس میوہ کو
نقل کیا بخاری اور مسلم نے ف ع ح کہنا یہہ ہی غنیمتون سے کہ پایا اوسکو اون لوگون نے کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کے تھی اور یہہ فقرہ لگتا ہی اوس فقرہ کے
ساتھہ مضمون سے ہی کہ لم یاکل من اجرہ شیئا کو پایا کہ کہا گیا کہ بعضی اونمین سے وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سے کچھ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضی وہ ہین
کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالے کہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین پہر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا
دو تہائی اجر اپنا اور باقی رہا اونکی لیے تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب ابن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اونمین سے تہی کہ نہین ناقص ہوا
اونکی لیے ثواب آخرت سی کچھہ ف ع کہ مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلا سے اونکی سے ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی اون لوگونکی ساتھہ کہ اول ہجرت
کی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی بدر مین پہر آنحضرت نی بھیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کی طرف مدینہ کی پڑہاتی تہی اہل مدینہ کو قران اور سمجہاتی تہی اونکو
اور مدینہ مین اول جمعہ مصعب ہی نی پڑہا ہی پہلی ہجرت کا اور ایام جاہلیت مین بہت بہرے چین مین تہی اور بہت اچہا لباس پہنتی تہی جب مسلمان ہوئی تو زہد دنیا
حاصل ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب ابن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اصحابمین تسمہ بکری کچہی کا کمر مین باندہی ہوئی تہی پس آنحضرت نی فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کو جسکی دلکو روشن کیا ہی خدا تعالی نی دل اسکا نور ایمان ہی تحقیق دیکہا ہی اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکی کہلاتی پلاتی تہی اوسکو بہتر
کہانا پینا اور دیکہا ہی مین نی اسپر جوڑہ کہ دو سو درہم کو خرید اتہا اپنی باعث ہوئی اسکو محبت خدا و رسول کی اس حالت کو تم دیکہتی ہو اور بعد وصولت
کی کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نی یعنی مدینہ مین بعد اسکے کہ بیعت کی عقبہ اولی مین لوگ تہی یہہ انصار کی پاس آئی گہر وہ نہین او ربلاتی تہی اونکو طرف
اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام مدینہ میں پس مصعب نی لکہا آنحضرت سی اذن لیا جمعہ پڑہنیکا اہل مدینہ کو
پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ اون ستر آدمیوں کے آئی تہی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین تہوڑی دنون اور یہ
اونکی حق مین نازل ہوئی یہہ آیہ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تہا اسلام اونکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِي رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر نی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتی ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کی اور ایک روایت مین ہی کہ ہلا عرش رحمن کا سبب ہی سعد بن معاذ کی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی ف ع ح شارحین نی اختلاف کیا ہی عرش رحمن کے ہلنی کی بیان معنی مین اور اوسکی سبب مین بعضون نی تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہی
فرح و نشاط عرش کی سی بسبب آنی روح پاک اونکی کے حقیقۃ یا مجازا اور صواب مختار یہہ ہی کہ محمول حقیقت پر ہی اسلیے کہ حق جل و علا نی جمادات مین علم و
تمیز رکہا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور آنحضرت نی فرمایا کو وہ احد کی حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو او ر
بعضون نی کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نی لیا کہ عرش ہلنی کو علامت کیا سعد کی مرنی پر یا یہہ عبارت کنایہ ہی عظمت شان
و وفات اونکی سی جیسیکہ کہتی ہین قیامت اوٹہی خلائق کی مرنی سی اور کلام اسحدیث مین بیچ اوائل کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کے

گذاری ہی اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سی ہین اسلام لائی مدینہ مین مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر قبل ہجرت
کہ بہیجا تہا اونکو آنحضرت نی پہلی ہجرت کرنی اپنی کی مدینہ مین پس مسلمان ہوئی بسبب اسلام انکی کی بنی عبد الاشہل اور آنحضرت صلعم نی انکو سید الانصار فرمایا
حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور روز خندق کی اونکی اکحل مین ایک تیر لگا اور نہ تہما خون اونکا
حتی کہ بعد ایک مہینی کی وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ مین سینتیس برس کی عمر مین اور دفن کی گئی بقیع مین اور فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ اوتری اونکی موت پر ستر
ہزار فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب موت سعد بن معاذ کی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ
فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَلْمَسُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
فِى الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ تحفہ بہیجا گیا واسطی آنحضرت کے
جوڑا ریشمی کپڑیکا ظاہرا ایک بادشاہ نی عجم کی بادشاہون سی بہیجا تہا پس ہوئی یار آنحضرت صلعم کے کہ ہاتہہ پہیرتی تہی اور تعجب
کرتی تہی اوسکی نرمی پر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہتی تہی یعنی از راہ تعجب کہ نہ دیکہتی مانند اوسکی کی کہ بہیجا گیا ہی پس آنحضرت صلعم نے
پس فرمایا آنحضرت نی کہ تعجب کیا کرتی ہو تم نرمی اسکی سی البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت مین بہتر ہین اس سی اور بہت نرم زیادہ نقل کی بخاری اور مسلم
نی مناديل جمع منديل کی ہی اور منديل کہتی ہین رومال کو کہ جس سی ہاتہہ وغیرہ پونچہتی ہین پس ذکر منديل مین مبالغہ ہی کہ جب ادنے کپڑا ایسا
افضل ہی پس نفیس تو افضل ہو نکا کیا پوچہنا وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ
لَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ
وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلیم سے اور ام سلیم ساتہہ پیش کی ماں
ہین انس کی کہ اونہون نی انس کو صغر سن مین آنحضرت کی خدمت با برکت مین چہوڑا تہا پس اونہون نی کہا یا رسول اللہ انس خادم ہی آپکا
دعا کرو اللہ تعالی سی واسطی اوسکی یعنی دنیا کی بہتری کی کہ ثواب آخرت بسبب قبول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی کی حاصل ہو گا کہا آنحضرت صلعم نے
یا الہی بہت کر مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دی اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ دی ہی تو نی اوسکو یعنی نعمتین ہر قسم کی وغیرہ کہا انس
نی قسم خدا کی بلا شبہہ مال میرا نہایت بہت ہی اور نہایت برکت کا ہی اور تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہین گنتی اونکی
مانند سو کی آجکے دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی مطلب یہہ ہی کہ اوس وقت کہ یہہ حکایت کرتا ہون عدد اوس مقدار کو پہنچا یا ہی بعد اوس کی زیادہ ہو گئی
چنانچہ روایت کیا گیا ہی کہ انس نی کہا ہی بہت ہی لوگون بعد نقل کرنی اونہون سی کہ دیکہی ہین میرا صلب سی اولاد اور اولاد کی ایک سو بیس کو سب
سو اور انکی یہہ کہ بسبب قبول بعض کی ہی اور بلا شبہہ مین میری البتہ پہل دیتی ہی سال مین دو بار اور کہا ہی میرا نہ کہی اور اونکی مانند کسی کو
کیی ہین آپکی اولاد صلبی سی بیس کہ اور یہہ معنی معلوم ہو تا ہی کہ اموال و اولاد نعمت الہی ہین اگر سبب نعمت کی ذکر حق سی نہ ہو اور انس
بن مالک بن النضر خزرجی ہین کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئی آنحضرت کی خدمت فیض درجت مین پیچ مدینہ کی بارہ برس کی عمر مین سو اونی انتقال کیا انس نے
طرف بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت مین لوگ علم دین سیکہلا وین لوگونکو اور یہہ آخر اون صحابہ کے ہین کہ بصرہ مین انتقال کیا اونہون نی اور عمر اونکی
ایک سو تین برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نی اور یہہ بہت صحیح ہی کہ کہتی ہین پیدا ہوئی اونکی یہان ستر فرزند اور بعضون نی کہا اسی تہی اونمین اڑتیس لڑکے
اور دو لڑکیان اور سوا انکی حدیثین انس سی خلق کثیر نی روایت کی ہین کہہ کر کہا ابن حجر نی اور اسکا لفظ یہی نقل کی اور ایسی ہی مخالفت ظاہر حدیث کی
اسلیے وہ دلالت کرتی ہی اسپر مجموع اولاد اور اولاد کی اولاد سو ہو نی اور اولاد کو اسکا اولاد و الله اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ آنحضرت صلعم علیہ وسلم کی

نشانیوں میں سے ہی اور اسمیں دلیل ہی اونکی اس پر جو فضیلت ہی اہل غنی کو فقیر پر اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مخصوص تہا بسبب دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت کے دعا کی برکت ہوا اونکی مال میں اور جبکہ ہوئی برکت اور نہیں تہی فتنہ اور نہیں سعی مفقود ہوا انسے حاصل اوسکا بسبب اور سبک ضرر اور نہ تقصیر بیچ
ادا حق حقدار اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہی جسوقت کہ دعا کری کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کو تو لائق ہی کہ ملاوے اوس کے ساتھ طلب برکت کو کہ بالیقین
میں برکت ہو اور محفوظ رہوں سب آفات سے **وعن** سعد بن ابی وقاص قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاحد
یمشی علی وجہ الارض انہ من اہل الجنۃ الا لعبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے
کہ کہا نہیں سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتی ہوں واسطے اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہہ کہ وہ اہل بہشت سے ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف ع یہہ کلام یہود اور علما اونکی سے اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سے ہیں اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہہ صفت احتراز یہہ کہ نکل جاویں
اس سے عشرہ مبشرہ جو کہ وہ کہ تھی پہلی اونکی پس گویا کہ کہا نہیں سنا میں نے واسطے اوس شخص کے کہ وہ زندہ ہی ایسے ہی زمین پر اور کہا تو ری نے کہ نہیں ہی یہہ مخالف
آنحضرت کے اس قول ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابہ کے جنتی ہونیکی اور اوربعضونکی جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیے کہ سعد نے نفی اپنی سننی کی کی اور نفی
اونکی سننی کی نہیں دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کی غیر کی لیے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر اور شاید کہ
یا نفی کی سننی کی واسطے مکروہ جانے پر تزکیہ نفس اپنے کی یا یہہ کلام سعد کا پہلی بشارت دینی اور وں کے سے ہو یا بعد موت مبشرین کی اور ظاہر یہی ہی
اسلیے کہ عبد اللہ بن سلام جیتے رہی بعد اونکی اور نہیں باقی رہا عشرہ میں سے بعد اونکے سوا سعد وسعید کے اور مؤید ہی اسکی حدیث دار قطنی کی ما سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ من اہل الجنۃ رہا یہہ کہ سعد نے اپنی تئین نہیں ذکر کیا اسلیے کہ اونکی بشارت دینی پہنچی ہو کسی اور
اور یہہ ہدایت خود جیسا کہ اعتبار حدیث سے معلوم ہوا یا کسر نفسی سے اپنی تئین نہیں ذکر کیا لیکن ہمارا کلام سعید کے زندہ موجود ہونے میں پس اوسکا
دفع یوں ہو سکتا ہی کہ مراد اونکے قول یمشی سے یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کو بیچ اوس وقت کہ جیتے ہوں بیچ برخلاف
بشارات غیر اونکے کے اور اس سے جاتا رہتا اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وعن** قیس بن عباد قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ
فدخل رجل علی وجہہ اثر الخشوع فقالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ فصلی رکعتین تجوز فیہما ثم خرج وتبعتہ فقلت
انک حین دخلت المسجد قالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ قال واللہ ما ینبغی لاحد ان یقول ما لا یعلم وسأحدثک لم ذاک
رأیت رؤیا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقصصتہا علیہ ورأیت کأنی فی روضۃ ذکر من سعتہا و
خضرتہا وسطہا عمود من حدید اسفلہ فی الارض واعلاہ فی السماء فی اعلاہ عروۃ فقیل لی ارقہ
فقلت لا استطیع فاتانی منصف فرفع ثیابی من خلفی فرقیت حتی کنت فی اعلاہ فاخذت بالعروۃ
فقیل لی استمسک فاستیقظت وانہا لفی یدی فقصصتہا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تلک
الروضۃ الاسلام وذلک العمود عمود الاسلام وتلک العروۃ العروۃ الوثقی فانت علی الاسلام حتی تموت وذلک
الرجل عبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت ہی قیس بن عباد تابعی ثقہ سے کہ تہا میں بیٹھا ہوا مسجد مدینہ میں پس آیا ایک شخص کہ اوسکے چہرہ پر نشان
خشوع کا تہا یعنی سکون اور وقار اور حضور سر کہ مالک ہی حاضرین نے کہا یہہ شخص اہل بہشت سے ہی پس پڑہیں اوسنے دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز ختصار کیا
اوسنے ان دونوں رکعتوں میں یعنی ہلکی پڑہی اور قرات بہت نہ پڑہی پہر باہر نکلا وہ اور پیچہے چلا اوسکے پس کہا میں نے بیچ اوس کے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئے مسجد میں تو بعضوں نے کہا کہ
یہہ شخص اہل جنت سے ہی کہا اوس نے قسم ہی خدا کی نہیں لائق ہی واسطے کسیکے یہہ کہ کہے اوس چیز کو کہ نہ جانتا ہو بیان کرونگا میں تجہے کہ کیونکر ہی یہہ انکار ف ع

کہا مراد یہی ہے کہ یہہ انکار عبداللہ بن سلام کا اوپر اس حبت کے کیا کہ اونہوں نے حکم کیا اوپر اونکی قطعی جنتی ہونیکا پس احتمال ہی کہ اون لوگونکو پہونچی ہو خبر سعد بن ابی وقاص کی کہ اب جانو اہل جنت سے ہو اور ابن سلام نے نسنا ہو یہہ خبر اور احتمال ہے یہہ کہ ابن سلام نے مکروہ رکھے تعریف اپنی بسبب اس کے کہ تا ہو حرکت از راہ تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہتی شہرت کے کہا طیبی نے بیچ اسکی اشارہ ساتہہ قول اونکے کی فساعد تک لمرذاک طرف انکار اونکی کی یہہ اوپر یعنی بیان کرتا ہون تجہکو سبب اپنے انکار کا اوپر اور وہ یہہ ہے رایت رویا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر نفس قطعی ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسیکہ نص پائی میری غیر کی لیے حاصل یہہ اگرچہ مین بسبب بشارت آنحضرت کی امیدوار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیے کہ جیسے میری لیے بشارت وہی اور ونکی لیے بہی ہی ہے مجہکو لائق نہین ہو مین مغرور ہون اور ممکن ہی کہ اوپر ابن سلام کی تصدیق لوگونکی ہو اس بات مین کہ کہی اور اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول اونکی کی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہین لائق ہی اور کسیکو کہ پائی ہو صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ کہی وہ چیز کہ نہین جانتا ہی پس وہ جانتا ہی نہو اس بات کو کہ کہی اور نہین ہے کچہہ اوسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہے ترجمہ دیکہا مین نے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مین نے وہ خواب روبرو حضرت کے اور دیکہا مین نے تہا جو ایسا کہ مین بیچ ایک باغچہ کے ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبداللہ بن سلام نے کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ اوس باغ کی ایک ستون ہے لوہی کا کہ نیچی کی جانب اوسکے زمین مین ہے اور اوپر کی جانب اوسکے آسمان مین اور اوپر جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطے میری چڑہو پس کہا مین نے نہین طاقت رکہتا مین یعنی چڑہنی کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنی کپڑی میرے پیچہی میری سی پس چڑہا مین یہانتک کہ پہونچا مین اوپر اوسکے پس پکڑا مین نے حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجہکو مضبوط پکڑی رہ اوسکو پس جاگا مین اسحالمین کہ وہ حلقہ میری ہاتہہ مین تہا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنی مین بغیر فاصلہ کے پس نہین ہی یہہ کہ وہ ہاتہہ مین تہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع بہی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہے خلاف اسکا اور احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو آنکہہ میری بند ہی ہوتی ترجمہ پس بیان کیا مین نے اوسکو روبرو نبی صلعم کی پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کی وہ باغ کہ دیکہا تونی دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت احکام و ارکان اوسکی سی کہ بنا ہی مسلمانی کی اوپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکہا تونی اور پکڑا تونی اوسکو عروۃ الوثقی ہی کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی اشارہ ہے اوسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ جنگل اوسپر مارا اور مقام عالی پر چڑہا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ شخص عبداللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یہہ ہے وہ نہین ہے کہ ہو یہہ عبداللہ بن سلام کا قول سے کہ اونہون نے خبر دی ہے نفس سے اور اپنی کو غائب کر کر تعبیر کیا وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَأْنُ ثَابِتٍ أَيَشْتَكِي فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ثابت بن قیس خطیب انصار کی ف ع یعنی فصیح اونکی نثر مین جیساکہ شاعر کہا جاتا ہے نظم مین کلام کرنیوالی کو ایسا ہی خطیب کہتی ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالیکو ترجمہ پس جبکہ اوتری یہہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی اے ایمان والو نہ بلند کرو آوازین اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیۃ تک تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بند کیا اپنی تئیں اپنی گھر میں کہ پاس آنی جانی سی پوچھا آنحضرت نے سعد بن معاذ سی یعنی ایلچی دوڑ میں اونکی تو بیچ یا کیا حال ہی ثابت کا کہ نہیں آتا اور نہیں کچھ کھاتا پیتا کیا ہی ف ع ح ظاہر اصدق حال ثابت کی تاثیر کی اور باعث آنحضرت کی خبر پوچھنی کا ہوا کہ اونکا حال پوچھا بسبب حالت خویش چہ حاجت کہ بوی شرح دہم ہا کہ ہر اسوندلی ہست اثر خواہد کرد و بہ پیش یا سعد نے خبر ہوئی جواب میں کچھ جواب نہ لیکو یہ جا کر پس گئے ثابت کی پاس اور ذکر کیا اونسی قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچھتی تھی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار کہ نہیں آتا پس کہا ثابت نے نازل ہوئی یہ آیہ یعنی یا ایہا الذین آمنوا الخ کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنی سی اوپر آواز آنحضرت کی اور تحقیق تم جانتی ہو ای یار و کہ میں بہت بلند ہوں تم میں آواز کی بیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بسبب جہارت کے پس میں اہل دوزخ سی ہوں ف ع ح کہ حبط ہوئی عمل اونکی جیسیکہ حکم کرتی ہی آیہ کریمہ پس ثابت یہ بات سمجھکر بیٹھ رہی اور یہ نہ سمجھی کہ مراد اوس سی بلند کرنا آواز کا ہی باختیار و قصد کہ مقتضی ہی بی ادبی کا ہے پس ذکر کیا سعد نے یہ قول ثابت کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نے ایسا نہیں ہے بلکہ وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی اس جہت سی کہ مبالغہ کیا ادب میں کہ نہ جائز کہا بلند کرنا آواز کا بھی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئی جنگ یمامہ میں ہمراہ ابو بکر کی آیا ہی کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کی واقع ہوئی تو پہنا ثابت نے کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑی اور کہتی ہی میں مارے گئی رضی اللہ تعالی عنہ اور یہ حدیث میں اشکال ہی وارد ہوتا کہ آیہ مذکورہ اوتری سن نو میں اور سعد بن معاذ مری پہلی اوس سن پانچویں اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ جو کچھ نازل ہوا یہ بیچ قصہ ثابت کی فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کی یعنی یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی ہم بیٹھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہ آیہ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیہ کا یہ ہی کہ اور اوس جماعت سی کہ بہیجا ہی خدا وند تعالی نے پیغمبر کو طرف اونکی وہ ہیں کہ ہنوز نہیں ملے اور نہیں تہی ساتھ جماعت اصحاب کے کرامی ہیں ف یعنی عرب میں سی اور اوٹہائی گئی ہیں بیچ میان اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا طیبی نے یعنی بہیجا اللہ تعالی نے آنحضرت کو بیچ امیوں کہ جو حضرت کی زمانہ میں تہی اور بیچ اور ونکی ابہی نہیں ملی کہ نہیں وہ ساتھ اونکی اتباع اور خلیفہ ہونگی وہ صحابہ کے اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی ہیں یعنی تابعین رحمہم کہا صحابہ نے کون ہیں یہ جماعت کہ ہنوز نہیں آئی یا رسول اللہ کہا ابو ہریرہ نے کہ بیٹھی تہی درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابو ہریرہ نے پس کہا آنحضرت نے دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکی مونڈہی پر پہر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کی تحقیق لیتی اور پاتی اوسکو کتنی شخص انہیں سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع یعنی قوم فارس میں سی اور مراد مطلقا عجم ہیں سوی عرب کی مقصود یہ ہی کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہیں آئی اور نہیں ملی ہیں اہل عجم میں تابعین سی اور وہ ساتھ اس صفت کی ہیں کہ اگر دین و ایمان آسمان پر ہو تو پاویں اوسکو اور پہنچیں اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہیں اور اکثر تابعین عجم سی ہیں اور صحابہ عرب سی اور بلا شبہہ ظاہر ہوئی ایسی فراخی علم و اجتہاد کی تابعین میں کہ ویسی ظاہر نہیں ہوئی اونکی غیر میں یعنی بعد صحابہ کی اور باوجود اسکی خصوصیت اور برتری جو صحابہ کی نزدیک رب کی تہی ظاہر اور کنیت سلمان کی ابو عبد اللہ ہی غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اونکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شمار صحابہ میں اصل اونکی فارس سی ہے قوم رام ہرمز سی کہ گہوڑی ابلق پوچتی تہی اور وہ دین کی طلب میں نکلی تہی پہلی اول نو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتابیں اور صبر کیا

اونہیں فرشتون نی پادریوں کی پہرپکڑا اونکو ایک قوم نی عرب مینسی اور بیچ ڈالا اونکو یہودیکی ہاتہہ اور کہتی ہین کہ وہ پکڑا اور دس شخصون کی ملک مین آئی نوبت بنوبت یہانتک کہ پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جسوقت اوترے تہی آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرت نی سلمان اہل بیت سی ہی ایک ہی اونہیں کے مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بیچ عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین اڑہائی سو برس کی اور صحیح یہی ہی پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہہ اپنی ہاتہہ کی کسب سی کہایا کرتی تہی اور تصدق کیتی تہی عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت ہین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مفرد مدائن مین ہین وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم حبب عبیدک ھذا یعنی ابا ھریرۃ وامہ الی عبادک المؤمنین وحبب الیھم المؤمنین رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی محبوب گردان اس چہوٹی سی بندی کو یعنی ابو ہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماں کو طرف مسلمانونکی یعنی ایسا کر کہ محبوب مسلمانونکی ہوں یکبیں نامراد ہین اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانونکو کہ یہہ مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب و محب مسلمانونکی ہوں نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائذ بن عمرو ان ابا سفیان اتی علی سلمان وصھیب وبلال فی نفر فقالوا ما اخذت سیوف اللہ من عنق عدو اللہ ماخذھا فقال ابو بکر اتقولون ھذا لشیخ قریش وسیدھم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال یا ابا بکر لعلک اغضبتھم لئن کنت اغضبتھم لقد اغضبت ربک فاتاھم فقال یا اخوتاہ اغضبتکم قالوا لا یغفر اللہ لک یا اخی رواہ مسلم اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابو سفیان بن حرب امیر والد معاویہ کا آیا یعنی بحالت کفر مین سلمان اور صہیب اور بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اور صحابہ کی ف ع اور یہہ آنا ابو سفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کی واسطی تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ قریش نی مقدمات عذر اور عہد شکنی کی برپا کیی تہی پس آیا ابو سفیان اور اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو تو کہنی لگی اونہون نی کہ نہین لیا خدای تعالی کی تلوارون نی یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ بحکم خدا کام کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہ اپنی یعنی کی کو یعنی اپنی حق اوسکی گردن سی یعنی حیف کہ یہہ مشرک یعنی ابو سفیان اب تک ہمارا ہاتہہ سی نہین مارا گیا پس کہا ابو بکر نی یعنی اونہی کہ آیا کہتی ہو تم اس بات کو واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابو سفیان ہی ف ح اور حضرت ابو بکر نی یہہ بات کہی واسطی مائل کرنی ابو سفیان کی دل کی اور بامید حق امان طلب کرنی کی جیسیکہ آنحضرت سی کبہی استمالۃ خاطر بعضی مشرکون کا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تہی کیا کرتی تہی ت پہر آئی ابو بکر پس دی حضرت کی پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابو بکر شاید غصہ دلایا تو نی اونکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تو نی اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نی اپنی پروردگار کو یعنی اپنی حسن سی کہ رعایت کی تو نی جانب کافر کی پس آئی ابو بکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کی لیی پس کہا ای بہائیو میری کیا غصہ دلایا مینی تمکو اور رنجیدہ ہوئی تم کیا اونہون نی کہا نہیں غصہ دلایا تم نی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہوئی ہم بخشی تمکو خدا تعالی ای بہائی میری نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنی ای بہائی ہمارے اور شاید کہ یہہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کہا تو وہی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمانی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخون میں ساتہہ زیر ہمزہ کی انتہی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کی اور بہتونکی اصول معتمدہ سی ساتہہ تصغیر کی اور زیری کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور زیر خا کی ہی اور جانا چاہیئے یہہ اوسکا ہی اس حدیث مین سبب فضیلت کی فقرا صحابہ کی اور ترغیب دلائی ہی اونکی تعظیم اور تکریم کرنی کی اور رعایت خاطر اونکی کی اور خوش رکہنی کا اور سلطان ہون یا اہل دنیا مثل ابو سفیان و کسیکی اور حضرت صہیب بن سنان سو وہ یعنی غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کی ہین کہ قریش نی قید کیا

تھی ابو یحیی ان کی کنیت اور ان کی تھی بیچ موصل میں درمیان دجلہ اور فرات کی پہلے زمانہ میں اون کا باپ عامل تھا اور بچپن میں کیا ان کو قید کیا رومیوں نے اور بیچ
ڈالا ان کو پھر خرید لیا ان کو کلب کی ایک جماعت نے پھر بیچا ان کو عبد اللہ بن جدعان کو اور آزاد کر دیا اوسنے اور روم کی جانب منسوب ہوئے اوس سبب سے
یہاں تک کہ بعضی کہتے ہیں کہ جب بڑے ہوئے روم میں بھاگ آئے مکہ میں اور آئے اوس کے پاس اور آئے مکہ میں تو ٹہرے عبد اللہ بن جدعان
کے ساتھ اور اسلام لائے ابتدائے اسلام میں بیچ مکہ کے اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایک ہی دن بیچ اسلام کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم
میں تھے اور تھے صہیب ان لوگوں میں سے جو ضعیف تھے کہ عذاب دئیے جاتے تھے بیچ راہ خدا کی ہجرت کی اونہوں نے طرف مدینہ کی اور
نازل ہوئی انکے حق میں یہ آیہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور مرے سن اڑتیس میں بیچ مدینہ کے ستر برس کی عمر میں اور دفن کیے گئے
بقیع میں اور ابو سفیان کا حال آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض
الانصار متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نشانی ایمان کی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہے یعنی دوست رکھنا انصار کا
اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جمع انصار جمع ناصر کی اور یا نصیر کی اور مراد انصار سے مددگار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہیں اور انصار دو قبیلے ہیں اوس اور خزرج کہ دو بھائی تھے اور انصار اولاد ان کی ہیں اور ان کے درمیان میں ایک سو بیس برس تک جنگ رہی اور بعد اس کے
ملا قوم اسلام و توحید کی عداوت بدل ساتھ محبت کے ہوئی اور آنحضرت نے ان کا لقب انصار رکھا ساتھ اس کے مشہور ہوئے اور بعد ان کی اولاد
اور مولی پر یہ نام باقی رہا اور ان کی تعریف قرآن مجید میں آئی ہے اور بہت پایا انہوں نے سبب سے قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کی اونکی آنحضرت کے سبب
عداوت کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھ اونکی پس مشہور ہوئی یہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق
کی اور کمال محبت اونکی سو سبب کمال ایمان کی اور نقصان محبت اونکی سبب نقصان ایمان کی اور اگر سبب کسی اور چیز کی اونکی عداوت ہو تو نقصان کی موجب
کی ہوگی وعن البراء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم
احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ متفق علیہ اور روایت ہے براء بن عازب انصاری سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے انصار نہیں دوست رکھتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہیں بغض رکھتا اونسے مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ
منافق کی پس جو کوئی دوست رکھے انصار کو دوست رکھیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھے اونکو دشمن رکھیگا اوسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن انس قال ان ناسا من الانصار قالوا حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش المائۃ
من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فحدث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبۃ من ادم ولم یدع معہم احدا
غیرہم فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال فقہاؤہم اما ذووا
رأینا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانہم فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی
قریشا ویدع الانصار وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا حدیثی
عہد بکفر اتالفہم اما ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالوا بلی یا رسول اللہ قد رضینا متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق بعضی آدمیوں نے انصار
سے کہا جس وقت کہ غنیمت دی اللہ نے اپنے رسول کو وہ مال ہوازن کے نام ایک قبیلہ مشہور کا ہے اور حنین کی ف اس عبارت میں اشارہ ہے کثرت

اور سوال پر دیلی کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اوس قبیلہ سی بہت تھی چنانچہ روایت میں آیا ہی کہ چھ ہزار بندی تھی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار
ہزار اوقیہ چاندی کی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور چھ اوپر چالیس ہزار بکریان تھین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریونکی خارج از حصر تھی ترجمہ
پس شروع کیا دینا کہتی ایک شخص کو قریش مین سو سو اونٹ کا ف ح ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تھی اور تھی نو مسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائی تھی اور
ہنوز ایمان نی اونکی دلونمین قرار نہ پکڑا تھا اور اونکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطے تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام
کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابو سفیان والد معاویہ کی بھی تھی اور دیتی تھی صناد قریش کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سو سی کم اور یہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پھر نے حضرت
کی طائف سی ترجمہ پس کہا ایک جماعت نے انصار مین سی کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچھ اور ترک کرتی ہین
ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہی اونکی خونونسی ف ح ع یعنی ٹپکتی ہین خون قریش کی ہماری تلوارون
سی سبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی لیے اور شاید اونہون نے گمان کیا کہ آنحضرت رعایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش مین سی ت پس خبر دی گئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی اوس کہنی کی کہ بعضی انصار یون کہتی ہین پس بھیجا آنحضرت نے انصار
کی پاس اور جمع کیا اونکو ایک خیمہ کی کہ بنا ہوا تھا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتھہ اونکی کسیکو سوا اونکی پس جب جمع ہوئی انصار آئی اونکی پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سی پس کہا دانایون اور علما اونکی نی اہل عقل مند ون ہماری نی
یارسول اللہ پس نہین کہا ہی کچھہ یعنی ان باتون مین سی اور لیکن ایک لوگون نی ہم مین سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نو عمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشی اللہ
رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش کو اور چھوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونونسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بلاشبہ میں دیتا ہون
یعنی اس مال مین سی کتنی ایک شخصونکو کہ جدید العہد ہین ساتھہ کفر کی یعنی نو مسلم ہین طلب کرتا ہون الفت اونکی اسلام سی یعنی سبب دینی مال کی
نہ کہ اونکی عوض کی لیے ہوتا ہون کیا نہین راضی ہوتم ای انصار اس سی کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مولفۃ القلوب اور پھرو تم طرف مکانون
اپنی کی مدینہ مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی یارسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع کیا
خوب کہا ہی کسی نی بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا ۔ لنا علم وللاعداء مال ۔ فان المال یفنی عن قریب ۔ وان العلم باق لایزال ۔ وعن

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا الھجرۃ لکنت امرأ من الانصار ولو سلک الناس وادیا وسلکت
الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار وشعبھا الانصار شعار والناس دثار انکم سترون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی
تلقونی علی الحوض رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار
مین سی ف نہین مراد اس سے انتقال نسب ولادی سی اسلیی کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبونسی بلکہ مراد اس
نسب بلادی ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دینی اور نہ ہوتی نسبت اوسکی دینی کہ نہین گنجائش رکہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیی کہ ہجرت عبادت
ہی کہ حکم کیا گیا تو مین ساتھہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمہاری کی اور پھرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری حاصل یہ کہ اگر نہ ہوتا شرف نسبت ہجرت
کا اور فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا مین ساتھہ انصار کی اور دیار اونکی کی اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی اکرام
انصار کا اور فضیلت نسبت نصرت کا اور باوجود اسکے اسمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگ رتبہ مہاجرین کی اسلیی کہ اونہون نی چھوڑا وطن اور اہل اور اولاد
اپنی خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کا کم ہی ولیکن ساکن تھی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور قرابتیون مین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت
کی ہی اور بعد مہاجرین کی انصار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سی مگر بسبب فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو ایک انہین مین سے ہوتا مین

اور بہرہ اور فضل انکی ہوتا مرتبہ میں اور اسمیں نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی ترجمہ اگر چلیں لوگ ایک وادی میں یعنی ایک جنگل میں
اور چلیں انصار اور راہ میں یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ میں تو چلونگا میں وادی انصار میں یا شعب جماعت انصار کی میں ف ع اور جو چلونگا میں جنگل میں
لوگونکی اوس میں کا وادی فرجہ یعنی کشادگی پہاڑوں اور ٹیلوں کی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتھ کسر شین کی بمعنی راہ پہاڑ میں اور فرجہ درمیان
پہاڑ کی اور مراد یہہ ہی کہ حجاز کی زمین میں وادیاں اور شعب ہوتی ہیں پس جب کوئی قوم کسی شعب میں چلتا ہی تو اوسکی قوم بھی اوسکی پیچھی ہی چلتی ہی پہاڑ
کہ پہنچی وہ گھر کو پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ میں چلیں اور اور لوگ اور راہ میں تو میں اوس راہ میں چلوں جسمیں انصار چلیں اسمیں بیان ہی کمال عنایت کا اونکی حال پر
اور دوسری وجہ اسمیں یہہ ہی کہ مراد وادی اور شعب سی رای اور مذہب ہی یعنی اگر اختلاف کریں لوگ رای اور مذہب میں تو اختیار کرونگا میں انصار کی رای اور مذہب
کو اور موافق ہونگا میں ساتھ اونکی مقصود حسن موافقت اور موافقت ہی ساتھ اونکی بسبب اسکے کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچھی خدمتگذاری نہ یہہ مراد کہ میں
اتباع اونکا کروں اور محتاج ہوں اونکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہیں اور سب تابع اونکی ت انصار بمنزلہ شعار کی ہیں اور باقی
لوگ مانند دثار کی ف ع شعار ساتھ کسر شین کی نیچی کا کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہے اور دثار دال کی زیر سی کپڑا باہر کا کہ شعار کی
اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی تشبیہ دی انصار کو ساتھ شعار کی بسبب اسکے ہوئی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی کی اور یعنی یہ
ہیں کہ انصار بہت قریب ہیں طرف میری سب لوگونمیں باعتبار مرتبہ و منزلت کی ت تحقیق تم اپنی انصار دیکھو گی پیچھی میری ترجیح اور اختیار کرنا لوگونکا
پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجھسی حوض پر نقل کی یہہ بخاری نی ف ح اور اثرہ ساتھ ہمزہ اور ثا مثلثہ کی اور ساتھ پیش ہمزہ اور سکون ثا مثلثہ
کی اور ساتھ زبر دونوں کی بھی آسم ہی ایثار سی یعنی اختیار کرنی کی یعنی لوگ اپنی تئیں تم پر ترجیح دینگی اور مقدم کرینگی میری بعد اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کم
رتبہ ہیں تمسی بالاتر اور زیادہ تر ہونگی بسبب ایالت کی اور بلاشبہ یونہی واقع ہوا جو کچھ خبر دی تہی اور انحضرت صادق کی خصوصاً امیر المومنین عثمان کی
زمانہ میں اور اور بعضی عصر میں کہتی ہیں کہ مراد اسمیں غالب آنی یا یہہ معنی ہیں کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئیں ترجیح و فضیلت دینگی یا یہہ
کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگی ت پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجھسی حوض کوثر پر ف ع یعنی پس اوس وقت جو نقصان تمہاری
خاطر شکستہ کا ہو جائیگا کہ میری زیارت اور وہاں کی نعمتوں سی مسرور ہوگی اور یہہ بشارت ہی اونکی لیے ساتھ داخل ہونی جنت کی بدلی ایثار اور
صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار معاویہ کی پاس گئی امارت کی زمانہ میں بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچھ پرواہ نہ کی اونہوں نی اوسکی پس کہا
انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ دیکھو گی تم پیچھی میری اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کہا معاویہ نی تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا وعنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوم الفتح فقال من دخل دار أبي سفيان فهو آمن ومن ألقى السلاح فهو آمن فقالت الأنصار أما الرجل فقد أخذته رأفة بعشيرته
ورغبة في قريته ونزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلتم أما الرجل فقد أخذته رأفة بعشيرته ورغبة في قريته
كلا إني عبد الله ورسوله هاجرت إلى الله وإليكم فالمحيا محياكم والممات مماتكم قالوا والله ما قلنا إلا ضنا بالله ورسوله
قال فإن الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم رواه مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ہم ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گھر میں پس وہ امن میں ہی مروی ہی
کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہ ایک شخص ہی کہ دوست رکھتا ہی فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیی اوسکی لیے کچھ
چیز کہ اوس سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گھر میں امن ہی اور یہہ بھی کہتی ہیں کہ ابو سفیان

بیچ ایام ہدنہ کی اور سردار تہا قریش کی آنحضرت کو امن دینا تہا لی آیا تہا انکو اپنی گہر مین پس یہ مکافات اونکی تہی آنحضرت کی طرف سی ابوسفیان کی لیی اور
ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلی سال فیل کی اور تہا اشراف قریش سی ایام جاہلیت مین اسلام لائی
روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ القلوب سی اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دیی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ
القلوب کی اور پہوٹی آنکہ اوسکی روز طائف کی پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تک پہر لگا اونکی دوسری آنکہ مین تیر پس وہ بہی پہوٹ گئی مری وہ
سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کیے گئی بقیع مین ترجمہ جو کوئی کہ مشرکون سی ڈال دی ہتیار پس وہ امان مین ہے پس کہا انصار نی یعنی بعض انصار
نی یہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کے ف جب انصار
نی دیکہی عنایت و رعایت آنحضرت کی نسبت ابوسفیان کی کہ نہایت عداوت رکہتا تہا پہلی حضرت سی اور اب اوسکی حق مین ایسا کچہ فرمایا متحیر ہوئی اور تعجب کیا
اور از روئے غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کہا ت اور اوتری وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچہ کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی انصار سے
کہ کہا تمنی اسپر یہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت یعنی محبت نی اپنی بستی والون نی ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے ف ع یعنی نہین ہے ایسا امر
کہ جیسا کہ تمہاری وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلئے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کی خالص اللہ ہی کے لیی ہوئی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول
اپنی کی ت بلا شبہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا ف ع یعنی ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ عود کرون طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا
مینی اوسکو اللہ کی لیی اور رغبت کرون اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی اوس سے طرف اللہ کی ت ہجرت کی مینی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب
اوسکی یا امر اوسکی کی اور طرف تمہاری ف ع یعنی طرف دیار تمہارا کی واسطی میل خاطر ہونی تمہاری کی طرف میری اور طرف او رمہاجرین کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوؤا
الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اوسکا یہی کہ قصد ہجرت کرنی مین تہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی دار سی
طرف دار تمہاری کی ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میری کی زندگانی تمہاری یا جگہ زندگانی تمہاری کی ہی ف ع یعنی جدا نہین ہونگا مین تمسے
نہ حیات مین اور نہ ممات مین بلکہ مین ساتہہ تمہاری ہون اور تم ساتہہ میری خاطر اپنی جمع رکہو ت عرض کیا انصار نی قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچہ
کہا مگر بسبب بخیل کرنیکی ساتہہ خدا کی یعنی ساتہہ نعمت اور فضل اوسکی کی ہمپر اور رسول اوسکی کی ف ع یعنی شرف ہمسایگی اور صحبت اونکیکا اور غیرت کرنی اور
روا نہ رکہنی میل و محبت دیار کی ساتہہ اور ونکی کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسایگی اور صحبت انکی سی محروم ہووین ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور
محبت کا گویا یہ نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیر پر پڑی بیت غیرتم با تو چنانست کہ گر دست دہد + نہ گذارم کہ در آئی بخیال دگران ا ہ حاصل
یہ کہ مراد انکی یہ تہی کہ تم جیسی نعمت اللہ کی ہم مین دو اور آدمی مجبول ہی اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈر ہی ہم اس سے کہ میل کرو تم بہی طرف اونکے
پس تحریک کی ہمنی آپ سی ساتہہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہ کہل جاوی ہمپر مقصد پس نہین وارد ہوتا اعتراض اونپر کہ کیونکر کہا اونہو
نی یہ قول باوجود ذکر فرمانی اللہ تعالی کی لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعضی تمہاری کی بعض کو ت
فرمایا حضرت نی پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور راست گو جانتی ہین تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہارا نقل کی یہ مسلم نی ق
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا و نساء مقبلین من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہم انتم من احب الناس الی اللہم
انتم من احب الناس الی یعنی الانصار متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا لڑکون اور عورتونکو
یعنی انصار کی ہوتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کی پس کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی ادب پاؤنکی واسطی یا لیی یا بہر خطاب کیا
اونکی طرف ساتہہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون سی طرف میری خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون سی طرف میری ف ع مکرر کہا اسکو

تاکید کی ہے اور بعضی نسخوں میں لفظ اللہ کے بجائے الٰی کی ہے اور صحیح بخاری میں کہا کہ اسکو تین بار فرمایا اور یہ مؤید ہے روایت الٰی کی ترجمہ مراد کہتی ہی آنحضرت یا قول
اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فتح اور یعنی اللہم کی یا قسم کی ہیں یا یہ معنی ہیں اسکے کہ خدا نہ تو جانتا ہے میری صدق کو اور یہ بیچ یہ ہیں
کہ کہتا ہوں میں کہ جب دیکھا آنحضرت نے اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکھنی سی اور بجوش محبت ہوا خبر دی آنحضرت اونکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو
اوسپر بسبب کمال عنایت اور مکرمت کی وعن انس قال مر ابو بكر والعباس بمجلس من مجالس الانصار وهم يبكون
فقال ما يبكيكم قالوا ذكرنا مجلس النبي صلى الله عليه وسلم منا فدخل احدهما على النبي صلى الله عليه وسلم
فاخبره بذلك فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وقد عصب على راسه حاشية برد فصعد المنبر ولم يصعد بعد ذلك اليوم فحمد
الله واثنى عليه ثم قال اوصيكم بالانصار فانهم كرشي وعيبتي وقد قضوا الذي عليهم وبقي الذي لهم فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا
عن مسيئهم رواه البخاري اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذری ابو بکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسوں میں سے مجلسین
کہ اہل مجلس روتی تھی یعنی آنحضرت کی ایام مرض میں پس کہا ابو بکر و عباس نے کہ کس چیز نے رولایا تمکو یعنی کیوں روتے ہو کہا انصار نے اس سبب سے
روتی ہیں ہم کہ یاد کی ہمنے مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنی پس آئی ایک یعنی عباس یا ابو بکر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار
کی رونیکی سبب یاد آنی مجلس شریف کی پس باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ تحقیق باندھا تھا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی بسبب عصابہ
یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کے بسبب شدت تپ کے پس چڑھی آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑھنی کی لیے اور نہ چڑھی منبر پر اور بعد اوس دن کی یعنی یہ آخر خطبہ تھا پس
حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتونکا اور ثنا کی اوسپر یعنی کمال پھر فرمایا آنحضرت نے وصیت کرتا ہوں میں تمکو اسی لوگو ساتھ ہی رعایت اور حمایت اور
احسان کرنیکی انصار پر پس تحقیق وہ شکم اور جامہ دان میری ہیں ف ح ع کرش ساتھ کسر کاف اور فتح ری کی اوپر وزن کتف کی اور ایک نسخہ میں ساتھ جزم
رکی شکنبہ گائیں بیل وغیرہ کا مانند معدہ آدمی کی لیے یعنی اوجھ اور عیبہ ساتھ فتح عین مہملہ اور جزم تی اور زبر با کی جامہ دان کہ اوسکو بقچہ کہتی ہیں اور
مراد یہ ہی کہ انصار دوست دار نے اور محل بھیدوں اور امانت اور اعتماد میری کی ہیں تمام اور ہی ان چیزوں کی ساتھ مشابہت اسلیے دی کہ گائیں بیل وغیرہ جمع کرتے
ہیں چارہ اپنا اوجھ میں اور لوگ کہتی ہیں کپڑی اپنی جامہ دانی میں اور عرب کنایہ کرتی ہیں قلب اور سینہ سی ساتھ عیبہ کی اور کرش یعنی عیال مرد اور اولاد
چھوٹی اور جماعت کی بھی آیا اور حاصل کرنا اس معنی کا بھی درست ہی یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری ہیں بمنزلہ عیال اور اولاد چھوٹی میری کے ہیں کہ
محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہیں ت اور تحقیق ادا کیا اونہوں نے اوس حق کو اونپر تھا ف ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف
مال حاصل یہ کہ پورا کیا اونہوں نے اوس عہد کو کہ کیا تھا لیلۃ العقبہ میں ساتھ اور تری اس آیت کی ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم
بان لهم الجنة یعنی اللہ نے خرید لیا ہے مسلمانوں سی اونکی جانوں اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیے جنت ہو کہ بیعت کی اونہوں نے کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم
کی اور لیے اونکی ازروی عہد جنت باقی کا ہونا لیکن باقی ہیں پورا کیا اونہوں نے وعدہ اپنا کہ مدد کا حق ہے ت اور باقی رہا جو کچھ کہ اونکی لیے ہی
خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت میں پس قبول کرو اونکی نیک کاروں کو یعنی عذر اگر پیش کریں وہ اوس باتیں کہ صادر ہوا اوسنی اور
درگذر کرو اونکی بدکاروں کی کاربدی کہ صادر ہوا اونسی یعنی اگر عاجز ہوں عذر سے نقل کی یہ بخاری نے وعن ابن عباس قال خرج النبي صلى الله عليه
وسلم في مرضه الذي مات فيه حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فان الناس يكثرون ويقل الانصار حتى يكونوا في الناس
بمنزلة الملح في الطعام فمن ولي منكم شيئا يضر فيه قوما وينفع فيه آخرين فليقبل من محسنهم وليتجاوز عن مسيئهم رواه البخاري
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری میں کہ وفات پائی اوس میں یہانتک کہ بیٹھی منبر پر پس حمد کی

اور

اور فنا کی اوسپر کہا یہ بعد صدر ثنا کی جاتو لوگ یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کر کر آوینگی اپنی اپنی
وطن چھوڑ کر اور کم ہونگی انصار ف ح اسلئی کہ بدل اونکا نہیں ہوتی کیونکہ انصار عبارت اون جماعت صحابہ سے ہے کہ جگہ دیدی آنحضرت کو اور مدد کی اون کے
اور مسلمانونکی اور یہ ایک چیز ہی ہو چکنی والی جو دوا پہر وہ کہان اور یہ بات مہاجرین میں کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی قائم ہی لیکن ظاہر یہ ہی کہ یہ خبر دینی
غیب کی ہی آنحضرت کیطرفسی ساتھ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکیکی اور دوامی اونکیکی شہرونمین اور بڑہنی اور ملک گیری کرنی اونکیکی بخلاف انصار کے
کہ کم ہوگا وجود اونکا اور نہین باقی رہینگی وہ اور بلا شبہہ واقع ہوا جو کچہ کہ خبر دی تہی اوسکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا یہانتک کہ ہونگی
لوگونمین بمنزلہ نمک کی طعام مین ف یس تشبیہ مین بیان ہے قلت انصار کا اور یہ اشارہ ہے اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہے ویسا وجود انصار کا سنوار نیوالا
اہل اسلام کا ہوگا ت پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی ای مہاجرون مثلا کسی چیز کا کہ ضرر پہنچا وی اوسمین کسی قوم کو یعنی بدکارونکو اور نفع
پہنچا دی اوسمین اور قوم کو یعنی نیکوکارونکو پس چاہیی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیک کار سی نیکی اونکی اور چاہیی کہ درگذر کری اونکی بدکار سی
یعنی اونکی بدیکو نقل کی یہ بخاری نی وعن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار
وابناء ابناء الانصار رواه مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی یا الہی بخش انصار کے
اور واسطی بیٹیون انصار کی اور واسطی پوتون انصار کی نقل کی یہ مسلم نی ف ع پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی تابعین اور تیسر
درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرن کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد انکی بیٹی اور بیٹی ہوان واسطون کہ قیامت تک بلکہ
اگر ابنا ر کہ اور بعض اولاد کی حمل کرین تو بہی دور نہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہو جائینگی وعن ابی اسید قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم
بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر متفق علیه اور روایت ہے ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی کہ بہترین گہر انصار کی
کی یعنی افضل قبائل اونکی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی ہی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سب افضل ہین نسبت اہل مدینہ کی اور یہ تقسیم بعد تخصیص کی ہی اور عسقلانی نی کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کی ہی
اور خیر دوسرا بمعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کیسی بہترین قبائل
اون کی ہین اور ہر قبیلہ رہتا تہا ایک ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسلئی آیا ہی بہت سی روایتون مین
بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علمانی کہ بزرگی دینی اون کی بقدر سبقت اونکی کی ہی اسلام مین اور اسمین دلیل ہی اور جائز ہونی
تفضیل قبائل اور اشخاص کی بغیر عداوت و خواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہ غیبت وعن علی قال بعثنی رسول الله صلی
الله علیه وسلم انا والزبیر والمقداد وفی روایة وابا مرثد بدل المقداد فقال انطلقوا حتی تأتوا روضة خاخ
فان بها ظعینة معها کتاب فخذوه منها فانطلقنا تعادی بنا خیلنا حتی اتینا الی الروضة فاذا نحن بالظعینة قلنا
اخرجی الکتاب قالت ما معی من کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجته من عقاصها
فاتینا به النبی صلی الله علیه وسلم فاذا فیه من حاطب بن ابی بلتعة الی ناس من المشرکین من اهل مکة یخبرهم
ببعض امر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا حاطب
ما هذا فقال یا رسول الله لا تعجل علی انی کنت امرأ ملصقا فی قریش ولم اکن من

أنفسهم وكان من معك من المهاجرين لهم قرابات يحمون بها أموالهم وأهليهم بمكة فأحببت إذ فاتني ذلك من النسب فيهم أن أتخذ فيهم يدا يحمون بها قرابتي وما فعلت كفرا ولا ارتدادا عن ديني ولا رضى بالكفر بعد الإسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه قد صدقكم فقال عمر دعني يا رسول الله أضرب عنق هذا المنافق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله اطلع على أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة وفي رواية فقد غفرت لكم فأنزل الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء متفق عليه

اور روایت کی ہی علی رضی اللہ عنہ نی کہ کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا مرثد بدلی والمقداد کی یعنی بہیجا ابو مرثد کا مذکور بدلی مقداد کی ف ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اور چہٹی ہین اسلام مین اور مری جرف مین کہ تین کوس ہی مدینہ سی اور اونکو لوگون نی لاکر بقیع مین دفن کیا سن تینتیس مین اور وہ ستر برس کی تہی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کی حاضر ہوئی بدر مین وہ بہی اور اونکا بیٹا بہی یعنی مرثد اور ابو مرثد اور ابو مرثد کیا صحابہ سی ہین کہا محمد بن سعد نی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادون مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت ابو بکر رض کی خلافت مین چہاسٹہہ برس کی عمر مین تمہ جیہہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی قریب مدینہ کی اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتہہ خای معجمتین کی شفتالو کو وہان درخت شفتالو کی بہت تہی ت اسلئی کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹہی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی پس لی لینا وہ خط اوس سی ف ع نام اوس عورت کا سارہ تہا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا اہل مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکہا تہا ت پس روانہ ہوئی ہم در حالیکہ جلدی کرتی تہی ساتہہ ہماری یعنی دوڑتی تہی گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنی نکال تو ای عورت خط کو کہا اوس عورت نی کہ نہین ہی میری پاس کوئی خط کہ نکالو نہین پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالی گی تو خط کو یا اوتارین گی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکا والا ننگا کر دینگی تجکو تو کہ حقیقت حال کہلجاوی پس نکالا اوس عورت نی وہ خط اپنی چوٹی مین سی ف ع اور روایت مین آیا کہ اوسنی وہ خط اپنی کمر مین سی نکالا تطبیق اوس روایت اور اس روایت مین یہ ہی کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچتی ہوگی پس باندہا اوسنی وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر مین ت پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوسمین تہی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی درحالیکہ خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتہہ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا طرف اہل مکہ کی فتح کی لیی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی ہی ورنہ حاطب نی یہ خط اہل مکہ کو اونکی خوشامد و استمالہ قلوب کی لیی لکہا تہا پس اس عبارت سی کیونکر لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہ ہی کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئی تہی اور کسیکو اسحال کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تہی اور یہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی فیما بین مین مباح ہی جیسیکہ کہا ہی حضرت نظامی رح نی ؂ سکندر کہ با شرقیان حرب داشت در خیبہ گویند و ر غرب داشت + اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تہی اونہون نی اہل مکہ کو یہ خبر لکہی اور حقیقت حال سی آگاہی دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوتری جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ خط منگاکر ملاحظہ کیا ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے حاطب کیا ہی یہ لکھنا تیرا اور خبر دی تیری حقیقت حال سی پس کہا حاطب نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجیی مجھپر یعنی بیچ حکم کرنی کی ساتھہ کفر کی او مرتد ہونی کی اس عمل پر بلاشبہ مین ہون ایک شخص چمٹایا گیا قریش مین یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہون اون سی اور نہین ہون مین خاص اون مین سی اور ہین وہ لوگ کہ انکی ساتھہ ہین مہاجرین مین سی اونکی لیی قرابت ہی اہل مکہ کی ساتھہ نگہبانی کرتی ہین وہ مشرک بہ سبب اس قرابت کی مال مہاجرون کی اور اہل وعیال اونکی مکہ مین پس چاہا مینی کہ جب فوت ہوئی مجھکو قرابت نسب سی قریش مین یہ کہ کرون مین اونکی حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بہ سبب اسکی میری قرابت کی مکہ مین ہی ف ع ح کہا طیبی نی کہ یحمون صفتہ ہی یدا کی اور مراد ید سی یہ انعام ہی یا قدرت یعنی لون مین اونسی نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بہ سبب اوسکی میری قرابت یا میری قرابتونکی یعنی یہ امر کیا مینی واسطی غرض ومصلحت اپنی لوگون کی کہ مکہ مین ہین تو مشرک بہ سبب اس خویش اوری کی میری لوگون سی خبردار رہین ت اور نہین کیا مینی یہ امر بہ سبب اسکی کہ ہون کافر و منافق ہون کہ ایمان نہین لایا مین اور نہ اسلیی کیا ہی کہ مین مرتد ہوگیا یعنی بعد ایمان لانی کی کافر و منافق ہوگیا اور اپنی دین سی نکل گیا اور نہ کیا ہی یہ بسبب اچھی ہونیکی ساتھہ کفر کی بعد اسلام کی کہ چاہتا ہون مین نکلنا دین اسلام سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خطاب کرکر صحابہ کو کہ حاطب نی بتایا سچ کہا تمسی یعنی حقیقت حال یہی ہی جو اسنی کہی پس کہا عمر رض نی کہ چھوڑو مجھکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مارون مین گردن اس منافق کی ف ع اور یہ کہا عمر رض نی باوجود تصدیق کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی المین کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر مین اس لیی کہ عمر دین مین بہت قوی تھی اور اوس وقت مین بعضی لوگ تھی ہی ایسی کہ منسوب تھی طرف نفاق کی پس اونہون نی گمان کیا کہ جسنی مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہین کیا اونہون نی اسپر پس اسی لیی پروانگی چاہی اونکی قتل کرنی کی اور اطلاق کیا اوپر منافق ہونی کا اسلیی کہ شاید اونہون نی دلمین اور کچھ رکھا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کرکر انتہی اور حضرت شیخ رح نی کہا کہ شاید بیچ بیان کرنی اس قصہ کی تقدیم وتاخیر ہی والا کہنا عمر رض کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاطب کی بعید ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین ف ع ح گویا کہ عمر رض نی کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ت اور کیا چیز معلوم کروا دی تجھکو حقیقت حال کی اور کیا جانی تو کہ وہ مستحق قتل کا ہی شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت ومغفرت کی کی ہو طرف اونکی پس فرمایا اللہ تعالی نی کرو جو کچھ چاہو کہ واجب ہو چکی تمہاری لیی بہشت ف ع کرو جو کچھ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سی تھوڑی ہون یا بہت واجب ہوئی یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوگی بہ سبب وعدہ کی کہا طیبی نی کہ معنی ترجی اور امید رکھنی کی راجع ہین طرف عمر رض کی والا یہ امر محقق تھا آنحضرت کی نزدیک اور اقرب یہ ہی کہ لعل اسلیی فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد وتکیہ نکرین اور عمل سی باز نرہین بسبب بنائی اعملوا ما شئتم کی اسلیی کہ مراد اس سی ظاہر کرنا کرم وعنایت کا ہی نہ رخصت دینی اونکی لیی ہر فعل مین اور چھوڑ دینا کہ جو چاہین سو کرین ت اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای فقد وجبت لکم الجنۃ کی فقد غفرت لکم ف ع یعنی حق تعالی نی نظر رحمت و مغفرت کی کی اونپر اور اسمین امید زیادہ ہی بہ نسبت کلمہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہی یہ بات اور کہا نووی نی کہ یہ حکم آخرت کا ہی اور اسپر دنیا مین حد وغیرہ متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مسطح پر حد قذف کی قائم کی حال آنکہ وہ بدری تھا اور اسحدیث مین معجزہ

ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سی یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری جاسوسون کی اور پڑھ لینا اونکی خطونکا اور یہ بھی
اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس لکھنی سی ایذا
دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ تھی وا الا کفر لازم آتا اونکی یہ نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تھا اپنی قرابتیون سی گمان
اسکی کہ نہین ضرر کریگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کی اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس بات پر ہان قصور کیا اونہون نی
اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ اخفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنی مین واللہ اعلم ترجمہ پس
نازل کی خدا ی تعالی نی یعنی بیچ زجر و منع کی اس فعل سی کہ کیا حاطب نی اور مانند اوسکی نی یہ آیہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي
وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنون کو یعنی جنکو مین دشمن رکہتا ہون اور اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکہتی
ہین تمسی اور وہ کافر ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہ ہی تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ
يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ
وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ
وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
آخر آیت تک اور خطاب عام کیا اسلیے کہ داخل ہون اسمین حاطب رضی اللہ عنہ وغیرہ اور اسی لیے کہا گیا ہی العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنی قاعدہ ہی اصول کا
کہ اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیت مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کی لیے اوتری تو یہ نہین کہ وہ اوسیکی لیے خاص ہو
بلکہ سبکی حق مین بولا ہی جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہوگا گویا اوسکی لیے وہ اوتری ہی تنبیہ اس سی رد ہوا قول اون بزرگوارون کا
جو کہتی ہین کہ یہ آیتین تو بت پرستون کی لیے اوتری ہین بزرگون کی بیچارہ یون کی حق مین کیون انکو بیان کرتی ہو پس وہ جاہل ہین ایسا
قاعدہ مذکور سی اور مقام بھی ہی کا اکثر آیتین اوتری ہین وہین کی کفار کی حق مین پس کل کو ہینگی صاحب ایمان لانی کا اور کفر سی
بچنی کا وہین کی لوگون کی لیے حکم ہی ہماری لیے نہین عیاذا باللہ منہ بچاوے اللہ تعالی اس نفسانیت سی ہمسب کو اور اداے حق دکہاوے
وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ
مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ آئی جبرئیل پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا جبرئیل نی کس مرتبہ مین گنتی ہو تم اور کس جماعت سی گنتی ہو اہل بدر کو اپنی بیچ مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی گنتی ہین ہم اونکو اپنی مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کی جواب مین کچھ اور کلمہ کہ وہ
مانند اوس کلمہ کی ہی ف ع اور ظاہر یہ ہی کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل علیہ السلام نی اور ایسی ہی یعنی ہماری نزدیک
حکم اون ملائکہ کا ہی کہ حاضر ہوئی وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی وہ افضل ہین اون ملائکہ سی کہ نہین حاضر ہوئی اونمین
سی بدر مین پس ہونگی وہ افضل ملائکہ کی اون کی افضلون مین سی وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا
قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حفصہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون کہ نہین پیٹہیگا آگ دوزخ مین
اگر چاہا ہی خدای تعالی نی کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا نہین ہی کہ تحقیق کہا ہی خدای تعالی نی اور نہین کوئی تم مین سی مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر ف ع ح یعنی حاضر ہوگا دوزخ پر
وقت گذرنی کی پل صراط پر سی کہا نووی نی کہ صحیح یہ ہی کہ مراد وارد ہونی سی گذرنا ہی پل صراط پر پس جب گذرینگی اوسپر سی تو دوزخ
دوزخ مین گر پڑینگی اور متقی نجات پاوینگی اور حفصہ نی گمان کیا کہ معنی وارد ہاکی داخلہا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب
داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آمیدون کی لیئی تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سی کیونکر صادق آوی ترجمہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین سنا تونی خدای تعالی کو کہ فرماتا ہی یعنی بعد اوسکی پہر نجات دینگی ہم یعنی داخل ہونی سی اون لوگونکو
کہ تقوی کیا ہی ف ع حضرت حفصہ نی مشکل جانی یہ معنی حدیث کی اس جہت سی کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اونکی کی غیر موافق
تہا آیۃ کی پس سوال کیا نفع حاصل کرنی کی لیی نہ بطریق اعتراض کی جیسا کہ طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اوسکی کہ واجب ہی
ہر اوس شخص پر کہ نہ سمجہی معنی آیۃ کی یا تطبیق درمیان آیۃ و حدیث کی و غیر ذلک یہ کہ سوال کری کسی عالم سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی
نی فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی پس پوچہو تم اہل ذکر سے یعنی علما سی اگر نہین ہو تم جانتی ترجمہ اور ایک روایت مین
یون آیا ہی کہ نہین پیٹہیگا دوزخ مین اگر چاہا ہی خدای تعالی نی اصحاب شجرہ سی کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتہہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیچی درخت کی نقل کی یہ مسلم نی ف ع لفظ الذین سی تفسیر ہی اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تہی
وعن جابر قال كنا يوم الحديبية ألفا وأربعمائة قال لنا النبي صلى الله عليه وسلم أنتم اليوم خير أهل الأرض متفق عليه
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم روز حدیبیہ کی ایک ہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی
ہی ترجمہ فرمایا واسطی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تم آجکی دن بہترین اہل زمین کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع
اور اوسکی وجہ یہ کہا بعضی علما نی چنانچہ اونمین سی سیوطی ہی ہین یہ کہ افضل صحابہ کی خلفا اربعہ ہین پہر باقی عشرہ کی پہر اہل بدر
اہل احد پہر اہل حدیبیہ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يصعد الثنية ثنية المرار فإنه يحط عنه ما حط عن
بني إسرائيل فكان أول من صعدها خيلنا خيل بني الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلكم
مغفور له إلا صاحب الجمل الأحمر فأتيناه فقلنا تعال يستغفر لك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأن أجد
ضالتي أحب إلي من أن يستغفر لي صاحبكم رواه مسلم اور روایت ہی اوسی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو کوئی کہ اوپر چڑہی یا کون شخص ہی کہ چڑہی پہاڑی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہی ف ع ح ثنیہ ساتہہ زبر ث مثلثہ کی اور زیر نون کی
اور تشدید یی کی راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتہہ ضم میم کی اور مشہور یہ کہا فی النہایہ اور بعضون نی میم کی زبر سی اور بعضون نی
میم کی زیر سی کہا ایک موضع ہی درمیان مکہ و مدینہ کی اگر حدیبیہ کی راہ سی اوترو آنحضرت نی جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ
المرار کی پاس پہنچی رات کو پس لوگونکو رغبت دلائی اوسپر چڑہنی کی اسلیی کہ وہ اوکہی گہاٹی تہی یا واسطی رغبت اسلیی دلائی کہ
تو مطلع ہو اہل مکہ کی حال پر کہ کہین گہات لگائی نہ بیٹہی ہون اور یہ اندیشہ نکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑہی ترجمہ پس تحقیق شان
یہ ہی کہ جہاڑی جاوینگی اوس سی گناہ جیسی جہاڑی گئی تہی بنی اسرائیل سی ف ع اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ

نغفر لكم خطايٰكم اور قصہ اسکا یہ ہی کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سی کہ چالیس برس اوسمین حیران رہی اور سایہ کیا اونپر
ابر نی اور بھیجا گیا اونپر من وسلوی حکم کیا گیا ریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سی کہ اوسمین جاوین ساتھ سجدہ اور
دعا طلب دور ہونی گناہون کی اور استغفار کی تو کہ بخشی جاوین گناہ اونکی لیکن اونہون نی بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھ طلب
کرنی مشتہیات اپنی کی اغراض دنیا سی پس نازل کیا گیا اونپر عذاب پس مراد ساتھ جہاڑنی جانی گناہ کی بنی اسرائیل سی وعدہ چہوڑنی
گناہ اور مغفرت کا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اصحاب کو کہ جو کوئی چڑہی ثنیہ مرار بخشی جاوین گی اور جہاڑی جاوینگی
گناہ اوسکی جیسیکہ وعدہ کیا گیا تہا جہڑنی گناہ کا بنی اسرائیل سی اگر وہ حکم بجالاتی پس جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین ترجمہ پس تہی اول
لوگونکی کہ چڑہی اوس ثنیہ پر گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی یعنی سوار بنی خزرج کی ف ح کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اور جابر رضی اللہ
عنہ اونہین مین سی تہی اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تہی اوس اور خزرج کہ بہائی تہی بعضی قبیلہ اوس سی ہین اور بعضی خزرج سی
ف پہر پی در پی چڑہی لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ہی تم مین سی بخشا گیا ہی اوسکو مگر صاحب اونٹ
سرخ کا ف ع اور وہ عبد اللہ بن ابی رئیس منافقون کا تہا ترجمہ پس آئی ہم اوسکی پاس اور کہا ہمنی آ تو بخشش مانگین تیری لیی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اوس سرخ اونٹ والی نی کہ تحقیق اگر پاؤن مین گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہی یا کوئی اور چیز محبوب تر
ہی طرف میری اس سی کہ بخشش چاہی تیری لیی یار تمہارا نقل کی یہ مسلم نی ف ع اور یہ کفر صریح ہی اوس سی اور اوسکی طرف اشارہ
کیا اللہ تعالی کی اس قول نی وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي
أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین
یہ ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو کہ پڑہون تجپر سورہ لم یکن الذین
کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نی اوس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہی مؤلف نی
اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کی **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةِ
حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی ابن مسعود سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصون کی کہ بعد میری خلیفہ ہونگی میری
یارون سی کون ہین وہ شخص ابوبکر و عمر ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور موجب شرح ملا علی کی یون چاہیی کہ پیروی کرو اون
دو شخصونکی بعد وفات میری کی یا بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابوبکر اور عمر ہین پس ابوبکر اور عمر بدل ہی باللذین
کا ترجمہ اور سیرت پکڑو اور راہ سیدہی چلو ساتھ سیرت اور راہ روش عمار بن یاسر کی ف ع اور اقتدا اعم ہی اہتدا سی اس جہت
سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتھ اوسکی قول و فعل بخلاف اہتدا کی کہ وہ مختص ہی ساتھ فعل کی یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنی کو کہتی ہین
خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنیکو کہتی ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہی طرف مقاتلت خلافت امیر المؤمنین
علی رضی اللہ عنہ کی ترجمہ اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کی ف ع یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑو اور اوسیکی اختیار کی

ہی ہمارے امام اعظم صاحب نے روایتوں کی اور قول و کلام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کی بسبب کمال فقاہت اور خالص ہونے صحبت اونکی اور کثرت
نے ایسے ہی ہاں کچھ معنی بیان کر کر کہا کہ اول میرے نزدیک یہ ہے کہ مراد اونکی عہد سے امر خلافت ہے پس اول اونہی نے گواہی دی حقیت
خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نے بھی بیعت خلافت اونکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہیں ہے کیا راضی ہوتے ہیں ہم اوسکو واسطے ہم
کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ پسند کریں ہم اپنی دنیا کے لیے اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین
کے لیے اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے اور مؤید اس معنی کی مناسبت اسکے ہے کہ واقع ہے درمیان اول حدیث کے اور
آخر اوسکی کی ایسے کہ اوسکی اول میں ہے اقتدوا باللذین من بعدی ابو بکر و عمر اور اوسکی آخر میں ہے تمسکوا بعهد ابن ام عبد اور یمنی نے لکھا
کہ مراد عہد ابن ام عبد سے وصیت و قول ابن مسعود کا ہے اوسپر دلالت کرتا ہے یہ قول ترجمہ اور بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہے کہ جو کچھ
کہ حدیث کرے تمکو اور خبر دے تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام اوسکی سے پس راست گو جانو اوسکو اور یہ عبارت بدلی اس
عبارت کے ہے وتمسکوا بعهد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ
مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میں امیر و حاکم کرنے والا کسیکو بغیر مشورہ کے تو البتہ سردار کرتا میں اونپر بیٹے ام عبد کو نقل کی ترمذی
نے اور ابن ماجہ نے ف یعنی عبد اللہ بن مسعود کو امیر کرنے میں حاجت مشورہ اور فکر کی نہیں اور کہا ہے علماء نے کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہے
لشکر میں یا بیچ حالت حیات کی ایک امر میں امور میں سے ورنہ خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی مخصوص ساتھ
قریش کے تھی اور ابن مسعود قریش میں سے نہ تھے وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي
جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ
أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ
مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے خیثمہ بن ابی سبرہ سے کہ تابعین اور ثقات اونکی سے ہے کہ کہا آیا میں مدینہ میں اور سوال کیا میں نے اللہ سے کہ آسان
کرے میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت رکھے اسکی کہ بیٹھوں اوسکے ساتھ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سے پس آسان کیا
خدا تعالی نے میرے لیے ابو ہریرہ کو پس بیٹھا میں اونکی پاس اور کہا میں نے کہ بیشک درخواست کی تھی خدا تعالی سے کہ میسر کرے ہمنشین
نیک پس میسر کیا میرے لیے پس موافق کیا گیا تو میرے لیے اور اتفاق ہوا میرے لیے تیری ہمنشینی میسر کی ف لفظ وفقت ساتھ تشدید قاف کی اور
مجہول کا وفق سے ہے یعنی سازوار رہنے کی اور بعضے نسخوں میں صیغہ متکلم کا ہے یعنی وفقت پس ترجمہ یہ ہے کہ ملا میں تجھکو پس کہا ابو ہریرہ نے کہاں کا ہے
تو کہا میں اہل کوفہ میں سے آیا ہوں میں ڈھونڈتا ہوا خیر کو ساتھ ہمنشینی کے اور طلب کرتا ہوں میں خیر کو اپنے نفس کے لیے
ف مراد خیر سے علم یا عمل ہے کہ جو تعبیر کیا گیا ہے ساتھ حکمت کے اللہ تعالی کے کلام پاک میں ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی
اور جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبھی کہا جاتا ہے لاخیر الا خیر الآخرة یعنی نہیں ہے کوئی خیر مگر علم یا عمل

اسی شہر سے ہی اونکی ترجمہ یہی کہا اور سیرہ میں کیا نہیں ہیں تم مین یعنی تمہارے شہر مین سعد بن مالک مستجاب الدعوہ **ف** ع یہ وہی سعد
بن ابی وقاص ہین مالک اونکی باپ کا نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر اونکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوہ ہونی کا ہو چکا ہی
اور دوسری عبد اللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو کا پانی رکھنی والی اور نعلین رکھنی والی **ف** ع ایسی ہی مسواک
وغیرہ بھی حضرت کا ان پاس رہتا تھا **ت** اور حذیفہ راز دان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقون کا حال جانتی تہی
اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نی اوسکو شیطان سی اوپر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا
کہ خدا نی تعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکہی اور سلمان صاحب دو کتابون کی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل
کی یہ ترمذی نی **ف** ع یعنی کہ اونہون نی انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائی پہلی اوتری قرآن کی اور عمل کیا اوسپر قرآن پر ایمان
لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر اسلام لائی اور قرآن پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی اڑہائی
سو برس کی تہی اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام
یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ**
اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ
شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی
کہا کہ فرمایا رسول خدا نی کہ اچہا شخص ہی ابو بکر اچہا شخص ہی عمر اچہا شخص ہی ابو عبیدہ بن جراح اچہا شخص ہی اسید بن حضیر اچہا شخص
ہی ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہی معاذ بن جبل اچہا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی **ف** ع ابو عبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوئی انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اسید بن حضیر ساتہ تصغیر کی انصاری ہین
قبیلہ اوس مین سی اور تہی اون صحابہ مین سی کہ حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی مابعد کی جہاد و نمین روایت کین حدیثین اونسی ایک
جماعت نی صحابہ مین سی اور مری وہ مدینہ مین بیس ہجری مین اور دفن کیے گئی بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی
اوپر ہو چکا ہی رہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سی حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور مری حضرت عثمان
کی زمانہ مین اور غالبا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سی رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہونگی پس ہر ایک کو ساتہ مدح
اور ثنا کی مشرف کیا گیا اور تقریب ہوئی ہوا اونکی ذکر کرنی مین **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ**
اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہہ
جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع
مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی کی بحد یکہ بہشت مشتاق ہی اونکا اور منتظر ہی کہ کب یہ مجہین آوین اور بعضون نی کہا
کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی تسم ملائکہ اور حور وغلمان سی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کی لیی ایسا ہی جیسی
ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی **وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ**
وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا پروانگی مانگی عمار نی

پاس رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوا کی لیے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پروانگی دو اوسکو خوش ہو
پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی باعتبار جوہر ذات کی اور پاک کیے گئے کو ساتہہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور
ملا علی نے کہا کہ اسمین مبالغہ ہی باستطاب طیب کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ
بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عایشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا
عمار درمیان دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت ترین اون دونکا نقل کی یہ ترمذی نی ف ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار
اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو
سہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکے امت پر کرتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دی گئی عمار درمیان
دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہی کہ یہ بنظر نفس
اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک
وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا أَخَفَّ
جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ اوٹہایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹہایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون
نی عجب ہلکا جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا اونہون نی کہ یہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکی کی ہی بنی قریظہ مین ف ح کہ ایک قبیلہ
ہی یہود سی قصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد اونکی قلعہ سی اوترے اور قرار دیا کہ جو کچہ
سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیے
اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نی حکم کیا ہو حسب
حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہ ساتون آسمانون کی اوپر ہی کہا پس منافقون نی بعد اون کی انتقال کی راہ کلام کرنیکے پائی اور زبان
طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا خصوصا بہ نسبت جورکی کی اونکی طرف حال آنکہ یہ بات
بہیودہ تہی کہ جو اونہون نی کہی سبکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی ترجمہ پس پہنچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نی کہ فرشتی اوٹہائی لیے جاتی تہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی اس سبب سی جنازہ اوسکا
ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہ بہی ہی کہ بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکی کی طرف دنیا کی اور سبکی اوسکی مشعر ہی
طرف شوق اوسکی کی واسطی مولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکی کی طرف مقصد اعلی کی غرضکہ منافقون کو اوس کہنی مین حقارت
سبکی سعد کی منظور تہی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسطرح کہ لازم آوی اوس سبکی سی تعظیم شان اونکی کی فرمایا
اللہ تعالی نی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی اور اللہ ہی کی لیے عزت ہی اور اوسکی رسول کی لیے
اور مومنون کی لیے ولیکن منافق نہین جانتی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أَظَلَّتِ
الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین سایہ کیا آسمان سبز نی یعنی کسی پر اور نہین اوٹہایا زمین گرد آلود نی کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سی

نقل کی یہ ترمذی نی ف ش ع کہ بزرگان صحابہ اور فقرا اور مجردوں اوسکی سی ہیں جیسا کہ احوال اونکا اپنی محل پر مذکور ہی اور مراد حصر سی تاکید و مبالغہ ہی ابوذر کی سچ بولنی میں نہ یہ کہ وہ بہت سچی ہیں اپنی غیر سی مطلقاً ایسی کہ نہیں لائق ہی یہ کہ کہا جاوی کہ ابوذر زیادہ سچی ہیں یا ابوبکر سی حال آنکہ وہ صدیق ہیں اس امت کی اور بہتر ہیں اس امت کی بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچی تہی ابوذر وغیرہ سی ایسا ہی کہا ہی علمانی وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّهْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ع اور روایت ہی ابوذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اوٹھایا زمین نی کسی صاحب زبان کو یعنی بولنی والی کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنی والا ہو حق خدا اور رسول خدا کو اور بعضوں نی کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچہ اوسمین سی فروگذاشت نکری ابی ذر سی ف ح ع یعنی ابوذر کچہ چشم پوشی اور مداہنت نہیں کرتی تہی حق گوئی میں حق ہی کہدیتی تہی اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمان بردار تہی یا اپنی بات کی پوری تہی کہ وعدہ اور عہد کو پورا کرتی تہی یا کلام واضح اور پورا کرتی تہی حاصل یہ کہ آسمان کی نیچی اور زمین سی اوپر کوئی شخص ابوذر کی برابر نہ تہا سچا اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنی والا یا فصیح اللسان نہیں ہی ترجمہ مشابہ عیسی بیٹی مریم کی یعنی زہد میں نقل کی یہ ترمذی نی ف ش ح ع بڑی بی رغبت تہی وہ دنیا کی لذتوں سی اور مجرد تہی اور جمع کرنا مال کا اونکی نزدیک حرام تہا اگرچہ حق مال یعنی زکوٰۃ وغیرہ ادا کریں جیسا کہ آیا ہی کہ ایک دفعہ ابوذر حضرت عثمان کی پاس آئی اور اونکی ہاتہ میں عصا تہا پس کہا عثمان نی یعنی کعب سی کہ وہ بہی وہاں بیٹہی تہی ای کعب تحقیق عبدالرحمان مرا ہی اور چہوڑا ہی اوسنی مال بہت پس کیا دیکہتا ہی تو اوسکی حق میں یعنی کثرت مال اوسکی کمال کی لیی مضر تہی یا نہیں پس کہا کعب نی کہ اگر دیتا تہا عبدالرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوٰۃ وغیرہ تو کچہ ڈر نہیں اوسپر پس اوٹہایا ابوذر نی عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی نہیں دوست رکہتا میں اگر ہو میری لیی یہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کروں میں اوسکو یعنی اللہ کی راہ میں اور بالوجود اسکی قبول کیا جاوی اوسکو یہ کہ چہوڑ جاؤں میں اوسمین سی چہہ اوقیہ یعنی دوسو چالیس درہم قسم دیتا ہوں میں تجہکو اللہ کی ای عثمان تحقیق سنا ہی تو نی اس حدیث کو تین بار کہی یہ ابوذر نی یہ بات کہا حضرت عثمان نی کہ ہاں انتہی حضرت شیخ و ملا علی رضی اللہ عنہ اسکی شرح یوں لکہی ہی کہ ابوذر فقرا اور زہاد صحابہ سی تہی مذہب اونکا یہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہ جمع نکیجی سب بعد دی ڈالیی یہ مذہب غالب آیا اونپر یا بیٹہی کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ اگر زکوٰۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور بالوجود اسکی قبول کیا جاوی اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دوں اور باوجود اسکی یہی کا اوسکی قبول ہو اور حاصل ساری کلام کا یہ کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ میں دوں اور قبول ہو تو بہی نہیں دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی بہی چہوڑ جاؤں انتہی اور مستفاد ہوتا ہی مؤلف اوسکا ایک حدیث لایا ہی کہ جسکو خوش لگی یہ کہ دیکہی طرف تواضع عیسی علیہ السلام ابن مریم کی تو چاہیی کہ دیکہی طرف ابی ذر کی انتہی پس ہو سبب اسکی تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد جو ہی اور یہ مطابق ہوئی اوسکی کی حدیث مذکور بایں وجہ کہ منافات نہیں ہی درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی ہو سبب ہی تواضع کا ہو قول راوسکا یعنی فی الزہد نہیں ہی مصابیح میں بلکہ صاحب مشکوٰۃ نی زیادہ کیا ہی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا بَعَثَهٗ

الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب آئی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصوں کے

ف ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا اور یہ ظاہر تر ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتھہ اسکی ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت کی بھی ترجمہ نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی

ف ح مشہور ہوئی یہ ساتھہ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی و عویمر انصاری خزرجی تھی فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سی بھائی چارہ کردیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تھی عویمر نی شام میں اور مری دمشق میں سن [illegible] میں ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کے مناقب اونکی مشہور ہین کو اولین نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبد اللہ بن سلام کی کہ جو تھی یہودی پھر مسلمان ہوئی ف ح اول روز مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائی بسبب سابقہ علمی اور معرفت کی کہ حال شریف کی ساتھہ رکہتی تھی بسبب پڑھنی توریت کی اور اشتیاق دیدار شریف کی تھی شعر عمرہا بود کہ مشتاق لقایت بودم + لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم + پس تحقیق سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نی

ف ع یعنی مانند دسوین دس شخصون کی ہی کہ بہشت مین ایسی کہ وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہی کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین نی کہا کہ معنی اسکی یہ ہین کہ داخل ہونگی وہ بعد نو شخصونکی صحابہ مین سی جنت مین اور سیر یہ نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی اسکی ملنا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہ ہوں کہ وہ دسوین ہین اون لوگون مین سی کہ اسلام لائی یہود میں سی یا دسوین دس کی ہونگی سوای عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انہیں صحابہ کی واللہ اعلم وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتی آپ کسی کو صحابہ مین سی سامنی اپنی تو بہتر ہوتا یا یہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرون مین کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اوسکی اور خلافت اوسکی قبول نکرو عذاب کیی جاوگی تم ولیکن جو کچہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑھو نقل کی یہ ترمذی نی ف ح یہ قبیل اسلوب الحکیم کیسی ہی گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہی تمکو کہ مجھسی سوال خلیفہ کرنی کا کرو نہیں کہ وہ حاصل ہوگا ساتھہ اتفاق اور اجماع تمہاری کی اوس شخص پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو یعنی خلیفہ مقرر کرنی سی ایک مانع بہی ہی یعنی یہ کہ نکو ہی پس چھوڑو اوسکا اور دونون بانده ہو کتاب و سنت کی عمل کرنی سی اور کرنی کی ساتھہ اوسکی کہ اہم و ضروری ہی اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتھہ زیادتی فضل اور فضیلت اونکی کی علم و یقین میں اور اوس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہئی اوس سی کہ وہ نفاق ہی اور اسکا علم حذیفہ کو تہا بسبب ہونی اونکی کی صاحب سرّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکو علم منافقونکا تہا یعنی اونکو جانتی تھی اور اونکی

کہ بجا لانا چاہیے اوسکا کہ وہ احکام ہین اور یہ ابن مسعود خوب جانتی تہی اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رضیت
لامتی ما رضی بہ ابن ام عبد یعنی راضی ہوا مین اپنی امت کی لیے ساتہہ اوس چیز کی کہ راضی ہوا ساتہہ اوسکی عبد اللہ بن مسعود
اور فرمایا تمسکوا بعہد ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول ووصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علما نے کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین
بیان خلیفہ کرنے ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بہی ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرین گی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین **وعنہ** قال ما احد من الناس
تدرکہ الفتنۃ الا انا اخافہا علیہ الا محمد بن مسلمۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تضرک الفتنۃ
رواہ ابو داود وسکت عنہ واقرہ عبد العظیم اور انہیں سی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اونہون نے نہین ہی کوئی آدمیون مین سی کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی
بلا دنیوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیے کہ مینی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی محمد بن
مسلمہ کی تئین ضرر نہ کریگا تجکو فتنہ **ف** ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوئی تمام غزوون مین سوای تبوک کی
اور بعضی کہتی ہین خلیفہ پکڑا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سال تبوک مین اور تہی فضلا صحابہ سی اور اسلام لائی مصعب
بن عمیر کی ہاتہہ پر مدینہ مین اور مری تینتالیسوین سال یا چالیسوین یا ساتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئی ایام فتنہ مین
ساتہہ حکم نبوی کی اور سلامت رہی اوسکی شر اور ضرر سی ترجمہ روایت کیا اوسکو ابو داود نے اور سکوت کیا اوس سی فی الشا
رح یعنی نطعن کیا اسمین اور تقریر اور تصحیح وتحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی ابو داود نے اوس سی آیا
صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی جبکہ تحصیل اوسکی مذکور ہو سکا ترجمہ اور مقرر کیا اوسکو ثابت کہا اس حدیث
کو منذری نے **ف** شارح کہ علما حدیث سی ہی اور اصل مشکوۃ مین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت
کو جزری سی لکہا ہی **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای فی بیت الزبیر مصباحا فقال یا عائشۃ ما اری اسماء الا قد نفست
ولا تسموہ حتی اسمیہ فسماہ عبد اللہ وحنکہ بتمرۃ بیدہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ **ف** ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپی یعنی صفیہ کی بیٹی
اور داماد ابو بکر صدیق کی خاوند اسما ابو بکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسما کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اوس وقت جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسما جو حاملہ
تہی جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکا یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ
اور تحنیک کیا اوسکو ساتہہ کہجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح تحنیک کہتی ہین اوسکو کہ کہجور یا اور کچہہ
چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دیتی ہین اور یہ سنت ہی اور اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی
درخواست کری یہ کہ لڑکیکا نام رکہدی اور تحنیک کری اوسکو ساتہہ کہجور یا شہد کی اور مانند اونکی کی قسم شیرینی سی وہ سعی برکت
حاصل ہونیکی اوسکی تہوک سی کہا مولف نے کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت ابو بکر کی اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ
کنیت نانا اونکی کی یعنی ابو بکر صدیق کی اور نام بہی رکہا اونکا اونہین کی نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی
اول یہی پیدا ہوئی ہین مدینہ مین پہلے سال ہجرت ... ابو بکر نے اونکی کان مین اذان دی اور چبا اونکو اسما نے قبا مین اور لائین آنحضرت

کی پاس اور آپ کی گود میں دیا اونکو پس منگائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہجور پہر چبایا اوسکو پہر اونکی موتہہ مین لعاب دہن
ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول آئی پیٹ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوک ہی گیا ہی پہر دعا کی اونکی لیی اور برکت طلب کی
اونکی لیی اور عبد اللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور ناتی داری
سلوک کرنی والی اور باپ اونکی زبیر خیر خواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ثقفی نی
مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کی دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر سن چونسٹہ
مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کیی جاتی تہی ساتہہ خلافت کی پس جمع ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان
وغیرہ ذلک سوای شام کی یا بعض اوسکی کی اور حج کیی ساتہہ لوگون کی آٹہہ حج اور روایت کیی حدیثین اونسی خلائق کثیر نی و
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَۃَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا وَّاھْدِ بِہٖ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ آپ نی فرمایا واسطی معاویہ کی
یا الہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی ف ۶ اور اس مین
شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شان مین
کہا قرشی نی کہ وہ اموی ہین اور ماں اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابو سفیان روز فتح کی مسلمان ہوئی اور مؤلفۃ القلوب
تہی پہ مولفۃ القلوب مین سی ہی اور وہ ایک تہی اونمین کی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور بعضون
نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہ ولیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان منشی تہی اور حاکم ہوئی
وہ شام کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مری رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس
کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام تہا
ایک جگہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر سی یعنی حکومت سی کچہہ اور تہا اونکی پاس تہبند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چادر
اور قمیص اور کچہہ موی مبارک آپکی اور ناخن آپکی پس کہا اونہون نی کہ کفنانا مجہکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مین اور لپیٹنا مجہکو آپ کی
چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندہنا میری اور بہرنا میری حلق کی گڑہی مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت
صلی اللہ کی اور تخلیہ کر دینا درمیان میری اور درمیان ارحم الراحمین کی یعنی دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا و عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان
لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی ف ۶ مراد لوگون سی وہ لوگ ہین کہ اسلام
لائی روز فتح مکہ کی بجہت قہر و غلبہ کی اور ان کا حال ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برس سات ہجری میں قبل فتح مکہ کی
یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت اسلامین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کی پس فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لوگ مسلمان ہوئی
از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت طبعی وغیرہ نی ذکر کیا اور ابن ملک نی کہا تخصیص عمرو کی ساتہہ ایمان لانی کی بر رغبت اسکی کی
کہ واقع ہوا اسلام اونکی دلمین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ

ہوئی یارادہ ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد اسکی کہ علاوہ ہی کوئی اونکو طرف ایمان کی پس آئی بطرف مدینہ کی اور اونکو
دوڑتی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق بہی تہی اور یہ اسلیے
کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور بہت ڈرپی تہی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لائی
یہ تو آنحضرت نی چاہا کہ زائل کرین اونکی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی اور
نا امید نہ ہون اللہ تعالی کی رحمت سی اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہہ کہینچ لیا اونہون نی آنحضرت
نی فرمایا کہ کیون ہاتہہ کہینچا تو نی ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون
بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اس سی کیی ہین مینی فرمایا نہین جانتا ہی تو ای عمرو کہ اسلام دور کردیتا ہی اور ڈہا دیتا ہی
ہر گناہ کو کہ پہلی اسکی کیی گئی اور ہجرت دور کردیتی ہی اور ڈہا دیتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سی کیی گئی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور
بہائی اونکا ہشام بن العاص دونون مومن ہین اور یہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
نی اونکو اتنا رشتہ بیٹی شبہہ تو اچہے ہی اور فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہت اور وسنی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمرو بن العاص
عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق و غبی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ
عمرو وقت گذرنی کی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت کرتی تہی پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبد اللہ نی ای باپ
یہ تمام گہبراہٹ کسواسطی ہی صحبت رکہی تہی تمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تمنی ساتہہ اونکی کہا ای بیٹی میری مجہپر
تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین
اور صحبت رکہی مینی ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اونمین اور پہنچا مجکو بسبب دنیا کی جو کچہ کہ پہنچا مین
جانتا نہین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتون مین سی میری ساتہہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آتا ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ
أَبَاكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ
تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
أَمْوَاتًا الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ملی مجسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہی مجکو کہ دیکہتا
ہون تجکو شکستہ اور دلگیر کہا مینی کہ باپ میرا شہید کیا گیا یعنی عبد اللہ غزوہ احد مین اور چہوڑی اونہون نی عیال یعنی بہت اور
قرض یعنی پس جمع ہوئی ہین کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری نہ دون مین تجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عز وجل اور معاملہ کیا
ساتہہ اوسکی تیری باپ سی فرح یعنی بسبب غم و اندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہو جاویگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا کی
قرض کی ولیکن شاد رہ ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین قرب و کرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل و کرامت باپون کی
سرایت کرتی ہی اون بیٹون مین کہ سعید ہی راہ پر ہون اور اشارہ ہی اسپر کہ بیٹون کو ساتہہ خوشی دینی باپون کی خوش ہونا
چاہیی تہیہ کہا مینی ہان خبر دیجیی یارسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالی نی کسی سی ہرگز
مگر پردہ کی پیچہی سی [illegible] ہی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ باخصوص افضل ہین

تمام اگلی شہیدوں سی اس جہت سی کہ نہیں کلام کیا اللہ نی کسی سی اون میں سی مگر پردہ کی پیچہی سی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
قول اللہ تعالی کا وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیۃ تک مقید ہی ساتھہ دنیا کی واسطی قول آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ترجمہ اور زندہ کیا خدای تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوس سی روبرو کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول
ف ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو احادیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم اسلیئی کہ تقدیر اسکی یہہ ہی
ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نی کہ گردانی اللہ تعالی نی روح بیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو
بسبب اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سی زیادتی قوت روح اونکی کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب
اوس قوت کی ترجمہ فرمایا خدای تعالی نی ای بندی میری یعنی خاص بندی آرزو کر اور چاہ باعتقاد فضل وکرامت میری کی جو چاہ
دونگا مین تجھکو کہا تیری باپ نی ای پروردگار میری یہ آرزو کرتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کری تو مجھکو اور بھیجی تو دنیا مین پس
مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولی کا فرمایا پروردگار تبارک وتعالی نی تحقیق شان یہہ ہی کہ تحقیق
گذرا ہی حکم میرا کہ مردی نہیں پہر کر آوینگی دنیا مین ف ع اسطرح کہ جیتی رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتی رہین اوپر
طاعات پس نہین منافی ہونیکا زندہ ہونا بعضی مردونکا بسبب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین پہر کر
آوینگی مردی ساتھہ التماس اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھہ شہید دجال کی ہی اور کہا سید جمال الدین
نی کہ ضمیر انہم کی پہرتی ہی اہل احد کیطرف یا مطلق شہدا کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ قصہ عزیر کی ترجمہ پس اوتری یہہ آیۃ
یعنی اوسکی حق مین اور اوسکی یارون کی حق مین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ مارے گئی راہ
خدا مین اخیر آیۃ تک نقل کی یہ ترمذی نی ش ع کہ اسکی آگی یون ہی بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما آتاہم اللہ
من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنی بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی
دیی جاتی ہین اسحالمین کہ خوش ہین بسبب اون نعمتون الہی کی انکو اور وہ خوشی کرتی ہین بسبب تہا اون پس ماندونکی کہ نہین ملی
اونسی یعنی اور مومن بہائی کہ زندہ ہین بسبب اسکی کہ نہین ڈر ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہ ہین کہ وہ
خوش ہوتی ہین بسبب امن وسرور اونکی کی وعنہ قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا وعشرین مرۃ رواہ
الترمذی ت اور یہہ ہی روایت ہی جابر سی کہا بخشش چاہی میری لیئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہ ترمذی
نی ف ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور موید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ
اسکی یہ ہین استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین مرۃ کہا مؤلف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت انکی ابو عبد اللہ
ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور روایتین بہت اونسی منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتھہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اٹھارہ غزوون مین اور گئی شام اور مصر مین اور آخر عمر مین نابینا ہو گئی تہی روایت کین ہین جماعتین اونسی خلق کثیر نی
مری وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوی برس کی عمر مین اور کہا جاتا ہی کہ مری ہین اون مین سب سی آخر ہی مری ہین
موجب ایک قول کی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ
لو اقسم علی اللہ لابرہ منہم البراء بن مالک رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی

بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانی کپڑے والی کہ نہیں پروا کیجاتی اونکی اور نہ التفات کیا جاتا ہی طرف اونکی بسبب حقارت
اونکی اگر قسم کہا بیٹھیں خدا پر اعتماد کر کے یعنی قسم کہا دین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی اونکو اوس قسم مین اور کر دیتا ہی اوس
کام کو یا قسم کہا وین اپنی فعل پر کہ ایسا کرینگے ہم تو مہیا کر دیتا ہی اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین
وہ فعل ترجمہ اونہین میں سے براء بن مالک ہین ف ۶ یہ بہائی ہین انس بن مالک کے یعنی انکے ایک مان اور ایک باپ سے فضلاء صحابہ
اور دلیرون اور پہلوانون اونکی سی ہین حاضر ہوئی احد مین اور اور جہادون مین کہ بعد احد کی ہوئی اور یہ بڑی قوی اور شجاع تہی
کہ سو مشرکونکو مقابلہ کی حالت مین اونہون نے مارا ہی سوای اونکی جنکو شریک تہی اور زخمی ہو کر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ
شدید روز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسوین سال مین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن ابی سعید
قال قال النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان عیبتی التی اوی الیہا اہل بیتی وان کرشی
الانصار فاعفوا عن مسیئہم واقبلوا عن محسنہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن
اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو تحقیق خاص میری اور محل بہید اور امانت میری کی
کہ جسکا نگہبان ہوتا ہون مین طرف اونکی اہل بیت میری ہین ف ۶ معنی مفصل عیبتہ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کی لکہی جاچکی ہین
اور یہان یہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہ منافات نہین رکہتا کہ اونکی غیر کی حق مین بہی وارد ہو خصوصاً اہل
بیت کہ بہت خاص ہین ساتہ اس صفت کی ت اور تحقیق دوست دلی میری انصار ہین پس عفو کرو تم اونکی بدکارونسی اور قبول
کرو اونکی نیک کارونسی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یبغض الانصار احد یؤمن باللہ والیوم الآخر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح ترجمہ روایت ہی ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہین رکہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہی ساتہ اللہ تعالی کی اور روز آخرت کی
نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی وعن انس عن ابی طلحۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقرأ قومک السلام فانہم ما علمت اعفۃ صبر رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے اونسی نقل کی ابو طلحہ سے کہا
فرمایا واسطے میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سے سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جہانتک کہ جانتا ہون مین
پارسا ہین صبر کرنیوالی نقل کی یہ ترمذی نے وعن جابر ان عبدا لحاطب جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشکو حاطبا
الیہ فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبت لا یدخلہا فانہ قد شہد
بدرا والحدیبیۃ رواہ مسلم ترجمہ روایت ہی جابر سے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اسلیے کہ شکایت کرتا تہا
حاطب کی نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نے کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنی بسبب کثرت ظلم
کرنیکی مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہوٹ کہتا ہی تو یعنی اس سبب سے کہ جزم کیا تو نے اور تاکید کر کہا تو نے نہین
داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہ مسلم نے ف ۶ یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہی اون
دونون میں سی داخل ہوگا آگ مین جزماً یا بدرجہ اولی یا اس سبب سی کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر بشارت کرنا اللہ تعالی کا اوسکو بیچ
عتاب کرنی اوسکے ساتہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی کے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الآیہ تک

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ ذَکَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّیْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ کَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت اور اگر منہ پھیرو تم یعنی ایمان لانے سے محمد صلعم پر اور مدد کرنے دین اوسکی سے لاویگا خدا تعالیٰ تمہارے بدلہ میں ایک گروہ کو سوا تمہارے پھر وہ گروہ نہیں ہونگے مانند تمہارے یعنی بلکہ بہتر ہونگے تمسے عرض کیا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر روگردانی کریں ہم بدلے جاویں ہم اور بجائے ہمارے لائے جاویں وہ پھر نہیں ہونگے وہ مانند ہمارے پس مارا آنحضرت نے ہاتھ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کے پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کے یعنی آسمان میں تو البتہ لیتے اوسکو کتنے اشخاص فارس میں سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع لفظ فرس ساتھ پیش ف اور جزم ر کے یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہے زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کے ہیں اور اول ظاہر تر ہے اسلیے کہ دلالت کرتی ہے اوسپر حدیث آگے کی وَعَنْهُ قَالَ ذُکِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِکُمْ اَوْ بِبَعْضِکُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہی روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا ذکر کیے گئے اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے تحقیق ساتھ ان عجمیوں کے یا بعض اونکے کی زیادہ اعتماد رکھتا ہوں یعنی محافظت دین اور امانت میں بنسبت تمہارے یا بعض تمہارے کی نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی عربوں کی طیبی نے کہا کہ خطاب ہے ایک قوم خاص کو ہے کہ اونکو کہا تھا مال کی خرچ کرنیکو جہاد میں پس اونہوں نے تقاعد و تکاسل کیا اوسمیں بعد تقدیر اسکے یعنی تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہے بنسبت اونکی اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سے مع سند کی آیتیں لکھی ہے بخوف درازی کتاب کی اوسمیں سے نہیں لکھا گیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے علی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ ہر پیغمبر کے لیے سات آدمی ہوتے تھے بزرگ برگزیدہ صحابہ میں سے اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکے کہ اوسکے ساتھ ہوتے تھے اور دیا گیا ہوں میں چودہ مرد کہ نجبا اور رقبا میرے ہیں یعنی مجھکو چودہ ملے ہیں از راہ تفضلات کے کہا ہم نے کون ہیں وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نے وہ میں ہوں اور دونوں بیٹے میرے یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کہا مولف نے کہ حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہیں کنیت اونکی ابو عمارہ ساتھ پیش عین کے چچا ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت کی دودھ شریک بھائی بھی تھے کہ دودھ پلایا تھا دونوں صاحبوں کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نے اور وہ اسد اللہ تھے اسلام قدیم رکھتے تھے کہ دوسری سال میں بعثت ہی کے ہوئے مسلمان اور بعضوں نے کہا کہ اسلام لائے بعد داخل ہونے رسول خدا صلعم کی دار ارقم میں بیچ چھٹی سال کی نبی ہونے سے اپنے بعثت کے

اللہ تعالی اسلام کو بسبب اسلام اونکے اور حاضر ہوئی بدر مین اور شہید ہوئی روز احد کی قتل کیا انکو وحشی بن حرب نی اور آنحضرت سی چار برس بڑی تہی عمر مین کہا ابن عبد البر نی کہ نہین صحیح ہی یہ نزدیک اسکی کہ وہ دودہ شریک تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن یہ کہ بہی نکلی یہ کہ دودہ پلایا ہو ثویبہ نی دونون صاحبونکو دو وقتونمین اور بعضون نی کہا کہ دو برس بڑی تہی حضرت سی انتہی اور باقی صاحبونکا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہی **وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللَّهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ** اور روایت ہی خالد بن ولید سی کہ کہا تہا درمیان میری اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مینی عمار سی کلام کرنی مین فتح خالد بن ولید اکابر قریش سی تہی اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سی خالد نی اونکو چشم حقارت سی دیکہا اور سختی کی اوپر خالد کہتی ہین ترجمہ پس گئی عمار بارادہ اسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سی پس آئی خالد ف عربی کلام راوی کا ہی جو خالد سی روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت ما بعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نی کہا احتمال ہی کلام خالد سی ہو بطریق التفات کی ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہی تہی خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نی پس ہو گئی خالد کہ سخت کہتی تہی اور زیادہ نہین کرتی تہی مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی چپکی بیٹہی تہی بولتی نہ تہی پس روئی عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنی کی اور سکوت کرنی آنحضرت کی اور کہا عمار نی یا رسول اللہ کیا نہین دیکہتی ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹہایا سر اپنا صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کری عمار سی یعنی ساتہہ زبان کی دشمن رکہی گا اوسکو خدا اور جو کوئی بغض رکہی عمار سی یعنی ساتہہ دل کی بغض رکہیگا اوس سی اللہ کہا خالد نی پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سی بقصد راضی کرنی عمار کی بالکل پس نہ تہی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میری راضی ہونی عمار کی سی یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسی راضی ہو پس ملا مین اوس سی ساتہہ اوس چیز کی کہ راضی ہو ساتہہ اوسکی یعنی پیش آیا مین عمار سی ساتہہ تواضع اور انکسار اور محبت کی اور عذر کرنی اور گلی لگنی وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئی عمار رضی اللہ عنہما **وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ** اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرون مین سی یعنی شمشیر کیا ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نی مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو اونپر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہ کہ خوب لڑتی ہین کافرون سی اللہ کی راہ مین اور اچہا جوان اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد تو انہین مین سی تہی کہ نامی بہادری کا قریش سی روایت کین یہ دونون حدیثین احمد نی **وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا مجہکو ساتہہ دوستی چار شخصون کی یعنی حکم کیا مجہکو دوستی رکہنی کا اور خبر دی مجہکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکہتا ہی اونکو عرض کیا صحابہ نی کہ نام بیان کیجئی اونکا ہمارے لئی تاکہ ہم بہی دوست رکہین اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہی اونہین سی درحالیکہ فرماتی تہی آنحضرت

انکو نہین یا یعنی واسطے انکے اور کسیکی ساتھہ اسکی کہ وہ افضل ہین و نہین یا اسلیے تین بار فرمایا کہ دوست کہی اونکو بتقدیر نہین اونکی اور دوست
اور مقتدا اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجھکو خدا نی ساتھہ محبت اونکیکی اور خبر دی مجھکو کہ وہ دوست رکہتا ہی اونکو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا
کہ یہ حدیث غریب حسن ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہی جابر سی کہا کہ تہی عمر کہتی ابو بکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر و افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابو بکر نی سردار ہمارے کو مراد رکہتی تہی
عمر سردار دوسری سی بلال کو نقل کی یہ بخاری نی ف ع ح یہ حضرت عمر نی بطریق تواضع کی کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سی بالاجماع
اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ حبشہ سردار ولسی ہی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم فضلیت کو نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ ضمیر متکلم مع
الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی لیسی ہی او ضمیر کنایت صحابہ سی ہی پس اول مین شامل کل ہین او ثانی مین
اکثر اور اضافت اس فقرہ مین واسطے تخصیص کی ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِنْ
كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس
بن ابی حازم تابعی سی کہ بلال نی کہا واسطے ابی بکر کی ف ع ح جسوقت کہ ابو بکر نی بعد از وفات آنحضرت صلعم کی کہا بلال کو اور
درخواست کی کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیی کہتا تہا اور بلال کو ابو بکر نی خریدا تہا اور کافرون کی
ہاتہہ سی چہڑا کر آزاد کیا تہا اور اونہون نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونیکا کیا تہا بسبب صبر کرنیکی اونکی دیکہنے مسجد
کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور نہ کہسکتی اذان کی اونہین اور آگی آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہہ اونکی غالبًا شام ہی حاصل کیہ
بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کی اور ابو بکر مانع ہوئی اوسوقت مین بلال نی ابو بکر سی کہا مترجمہ کہ اگر ہی تو کہ نہین
خریدا ہی تو نی مجھکو بلکہ اپنی نفس کی لیی یعنی نفس کی خوشی کی لیی تو نگہہ رکہہ مجھکو یعنی اپنی پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا
تو نی مجھکو مگر واسطے خدا کی اور طلب رضا اور ثواب اوسکیکی پس چہوڑ تو مجھکو ساتہہ عمل خدا کی نقل کی یہ بخاری نی ف ح ع یعنی چہوڑ مجھکو تو
خدا کی لیی کام کرتا رہون اور خلق سی کچہہ سروکار رکہون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی مجہکو طاقت پیغمبر کی جگہہ دیکہنی کی بدون
اونکی نہین اور بغیر اونکی یہان نہین رہ سکتا مین بیت چہ مشکل منزلیست بر عاشق زار کہ بی دلدار بنشیند بجای دلدار پس گئی بلال ہمراہ ایک
لشکر کی کہ شام کو جاتا تہا اور دمشق مین بیسوین یا اٹھارہوین سال مین وفات پائی اور یہہ حدیث کو پہنچ کرنی بلال کی پہر رجوع کرنی کی طرف مدینہ
کی بعد دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان دینی اونکیکی اوسمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکیکی اسکی کچھہ
اصل نہین اوسکی وضعی معلوم ہوتی ہی ذکرہ السیوطی فی الذیل وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ
مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّضِيْفُهٗ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ
يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِيْ
قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيْهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ فَقُوْمِيْ اِلَى السِّرَاجِ كَيْ
تُصْلِحِيْهِ فَاَطْفِئِيْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُهٗ وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ وَفِيْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا اوسنی کہ میں رنج و مشقت کہینچی ہی یعنی فقیر ہون
رنج و مشقت اوٹہاتا ہون بہوک وغیرہ سی کچہہ دو مجکو پس بہیجا آنحضرت نی کسیکو اپنی کسی بیوی کی پاس یعنی اسلیے کہ دریافت کری کہ اگر کچہہ
اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیے پس کہا اون بیوی نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپکو ساتہہ حق کی نہین ہی میرے پاس یعنی
قسم کہانی پینی کی چیز سی مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نی کسیکو دوسری بیوی کی پاس پس کہا اون بیوی نی بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نی الخ
اور اسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سبھی بیویون نی مانند اوسکی ف ع اور شاید کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ
کی اور حاصل ہونی غنائم اور اموال کی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ جو کوئی کہ مہمانی کری اوسکی رحمت کریگا خدا سی تعالی اوپر
پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سی کہ کہا جاتا تہا اوسکو ابوطلحہ ف ع نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کی کہ جو ماں تہی انس
کی ترجمہ پس کہا ابوطلحہ نی مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس لیگئی ابوطلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابوطلحہ نی
واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ ماں انس کی تہین کیا ہی تیری پاس کچہہ طعام کہا اونہی نہین ہی کچہہ ہماری پاس طعام مگر موافق قوت لڑکون میری کی
ف ع یعنی چہوٹی لڑکون کیلیے کچہہ رکہہ چہوڑا ہی کہ اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات دن اور نہین ہی الا معلوم ہوتی ہی کہ نہین جانتی ہی بہوک کا کہنا سمجہہ لڑکا اور
کہلانا مہمان کو ترجمہ کہا ابوطلحہ نی یعنی اپنی بیوی سی پس بہلا دی اونکو ساتہہ کسی چیز کی اور سلا دی اونکو ف ع گویا ابوطلحہ نی قصد کیا کہ
بچی نہ دیکہین کہانا مہمان کا تو کہ خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جسوقت داخل ہو مہمان ہمارا پس دکہلا اوسکو یہ کہ
کہ ہم کہاتی ہین ف ع یعنی اوس طعام مین سی اسلیے کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو
اور مہمان کی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ پہلا زمانہ تہا یا قبل نزول پردہ کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کری
مہمان اور پہیلا دی ہاتہہ اپنا تو کہ کہاوی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اونکی سنوارنی اور بتی اوکسانی کیلیے پہر بجہا دینا تو اوسکو یعنی کہ
اندہیرا ہوجاوی اور وہ ہماری نہ کہانی سی مطلع نہوں پس کیا اون عورت نی ایسا ہی پس بیٹہی رہی یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان
طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابوطلحہ نی اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ نی آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی سبب معلوم کرنیکی انکی گذشتہ سی بطریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نے یا کہا راوی
نی کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابوطلحہ کا اور اونکی بیوی کا لیا اور روایت مین ابن عمر
سی مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظا و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نی یعنی اوس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابو
طلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کی یہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہ آیۃ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اورونکو اپنی نفسونپر
اگرچہ ہوا اونکو حاجت بہوک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا اوتری ہم ساتہہ رسول خدا صلعم کی ایک
منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی ہمارے سامنے سی پس فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچہتی کہ کون ہی یہ کہ گذرتا ہی
اے ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اونکا نام و وصف پس فرماتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچہا بندہ خدا کا ہی یہ

فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شخص کی لیے کہ گذرتا کون ہی یہ پس کہتا مین یہ فلانا ہی پس فرماتی آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی
ف ح شاید کہ یہ فرمانا اوس کسی کی لیے کہ جانتی کہ وہ منافقوں سی ہی اسلیے کہ مومن کی لیے فرمانا اس بات کا آنحضرت سی
دور تھا اور معمول نہ تھا آپ کا اگرچہ برا ہو ور دشمن بدتر ہو اور مومن خود اوس وقت مین ایسی بری نتھی کہ آپ ایسا کہہ فرمانی اوسکی حقمین
اور اگر ہو تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسطرح سوال وجواب رہا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نی
کون ہی یہ پس کہا مینی یہ خالد بن ولید ہی ف ع اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ مین تھی اور ابوہریرہ
باہر تھی خیمہ کی و الا خالد بن ولید جلیبی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا ہی خالد بن الولید ایک تلوار ہی اللہ
کی تلوارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ
اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی اے پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیے
تابعدار تھی اور تحقیق ہم بھی تابعدار ہی کی آپکی پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہماری تابع ہم مین سی ف ح یعنی ہماری خلفا اور موالی
کو بھی ہم مین سی کر دی کہ اونکو بھی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حقمین احسان کرنیکی کی ہی اونکو بھی شامل ہو جیسا
فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوائے انکی جو مناقب اور فضائل اور عنایتین اور کرامتین ہمارے
لیے فرمائی ہین وہ بھی اونمین شریک ہون یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجیے کہ کری ہماری تابعونکو ہمسے یعنی متصل ساتھ ہماری اور پیرو ہمارے
نیکی کرنی مین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہماری کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نی ساتھ
اوسکی یعنی ساتھ کرنی اتباع اونکی کی اونسی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ
اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین پہچانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبائل
عرب سی کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت عزیز ہون روز قیامت کی انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز تر ہونگی یعنی روز قیامت
مستحق ہوگا کسی کثرت سی وہ ماری گئی ہین اور کیا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نی ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص ف ع
ظاہر اور یہی ہی کہ انصار اور مہاجرین کی لوگ ملا کر ستر ماری گئی اسلیے کہ روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علما حدیث اور سیر سی حدیث ابی
سی کہ قتل کیی گئی انصار مین سی روز احد کی چونسٹھ شخص اور مہاجرین سی چھ شخص ترجمہ اور ماری گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص اونکو
قرا کہتی تھی اور قصہ اونکا سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابوبکر رض کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب
کی قوم کی ساتھ لڑنیکو گئی تھی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ
خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا تھی عطا بدر والونکی پانچ پانچ ہزار
یعنی جو کہ [illegible] حاضر ہوئی تھی اونکی ہر ہر شخص کو بیت المال مین سی پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تھی اور کہا عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون
مین اونکو اونکی غیر پر جو پیچھی ہین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی عطا مین اونکی کامل ہون بخلاف غیر اونکی کی اور مین بھی فضیلت دیتا ہون
اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کرونمین اس مقدار پر تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ یہ باب ہی بیچ
بیان ذکر کرنی ناموان اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیی گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری کی ف ح جاننا چاہیی کہ بخاری نی

نام ایک جماعۃ کی اہل بدر سی کہ اپنی کتاب مین اونکو ذکر کیا ہی اور اونسی حدیثین لایا ہی ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال تفصیل
کی لایا ہی تو ساتھہ معرفت فضیلت سبقت اور رجحان اونکی کی اوپر غیر اونکی کی حصہ ہی اوپر دعا ساتھہ رحمت و رضوان کی کیجا دی اور
کہا علمائی کہ دعا وقت ذکر اونکی صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوا رسول خدا صلی الله
علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ کی کہ اونکو مقدم کیا ہی اور باقی کو بترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مؤلف نی بہی اسی روش پر اتباع اوسکا
کیا ہی انتہی اور ملا علی رضی نی کہا کہ یعنی یہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہون
عثمان بہی نہ اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ اونکا کہ نہین ذکر کیے گئی اونہین صلاح کہا میرک نی کہ مراد اونسی کہ جنکی نام ذکر کیے گئی
ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایت اونسی ہی یا اونکی غیر سی با این نہج کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین نہ اونکہ
اونکا بدون تصریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتھہ اسکی جواب دیا گیا ہی نہ ذکر کرنی اوسکی سی عبیدہ بن الجراح کو اوسلیی
کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہہ مگر یہ نہین واقع ہوا ہی
اوسمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داؤد کی ابن عمر سی کہ آنحضرت
صلعم نکلی روز بدر کی ساتھہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہی اور صحابہ تین سو اور تیرہ
اول اونکی اور بہتر اونکی اور سردار اونکی اور تمام عالم کی لوگونکی النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ت نبی محمد بیٹی عبد الله
ہاشمی ف شارح شروع کیا حضرت کی ذکر سی تیمنا اور تبرکا یا واسطی دفع توہم اسکی کہ وہ نہین تہی ساتھہ اونکی ولادت آپکی سال فیل مین
اور بعثت آپکی شروع چالیسویں برس ہوئی اور دور نبوت آپکی تئیسویں برس اور عمر شریف آپکی تریسٹھہ برس کی آپ سردار سب مخلوق
اور خاتم النبیین تہی صلی الله علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحزابہ اجمعین عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ
ت عبد الله بیٹی عثمان کی ابو بکر صدیق قریشی ہی ف تیم بن مرہ سی ہین جمع ہونا اونکا ساتھہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی
پانچوین واسطی پر ہی یعنی پانچوین پشت مین نسب اونکا اور حضرت کا ملا ہی نام اونکا جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت
صلی الله علیہ وسلم نی اونکا نام عبد الله اور عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابو بکر اور بعضون نی کہا کہ عتیق قدیمی نام اونکا ہی آیا ہی کہ اونکی ماں
کا بچہ جیتا نہ تہا اور جب یہ پیدا ہوئی تو ماں اونکی انکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سی آزاد کر اور بخش یہ مجہکو اور بعضون
نی کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچہی ہونی قوم اونکیکی کہتی تہی اسلیی کہ عتیق یعنی کرم اور جمال اور نجابت کی بہا
آتا ہی اور اتفاق کیا ہی امت نی اوپر نام رکہنی اونکیکی ساتھہ صدیق کی بسبب جلدی کی تصدیق کرنی اونکیکی رسول خدا صلی الله علیہ و
سلم کو اور لازم کرنی اونکی کی بیچ کو تمام احوال مین رضی الله عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا بیچ سال فتح مکہ کی ایمان لائی
اور چودہوین سال مین حضرت ابو بکر کی چہہ مہینی اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر اونکی ستانوی برس کی تہی اور خلافت صدیق کی
دو سال اور چند مہینی رہی اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کی اور تہی وہ رضی الله عنہ معتدل قد خوبصورت زرد
تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور اونکی رخسارون مین رگین تہین سبز عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ ت عمر بیٹی خطاب کی عدوی
ف ح اولاد عدی بن کعب سی ہین اور ساتھہ پانچ واسطونکی آنحضرت کی ساتھہ جمع ہوتی ہین اور اشراف قریش سی تہی اور جاہلیت
مین سفارت اور رسالت اونہین کی نام مقرر تہی یعنی نامہ وپیغام انہین کی ہاتھہ سرداروں وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید
روی سرخ چشم بلند قد تہی اور اونچی تہی لوگون سی ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور ...

بہن ہشیار کر کہ وصف اونکا توریت مین یون آیا ہی کہ قرن حدید یعنی لوہی کی سینگ شدید ہین یعنی وہ بمنزلہ لوہی کی سینگ بہی تہی یعنی تیز ہی سخت ہی اور امانت دار ہی
اور فاروق لقب اونکا ہی بسبب فرق کر دینی اونکی درمیان حق و باطل کی اور کفر و اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانی
اونکی اور ہیبت اور شجاع تہی پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بحکم آپکی ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان
کا چلہ چڑہایا اور ہاتہہ مین تیر لیی اور کعبہ مین آئی سردار قریش کی سب وہان حاضر تہی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور
قریش کی حلقو پر جدا جدا آئی اور کہا بری ہوون مونہہ تمہاری جو کوئی چاہی کہ روو ی اوسکو مان اوسکی اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ
ہو بیوی اوسکی تو چاہیی کہ آوی اور ملی مجہسی پیچہی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچہی نہ جا سکا خلافت اونکی ساڑہی دس برس
رہی اور عمر اونکی تریسٹہہ سال کی ہوئی بحسب قول مشہور کی عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ
وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ عثمان بیٹی عفان کی قریشی پیچہی چہوڑ گئی تہی اونکو حضرت مدینہ مین نزدیک بیٹی اپنی کی کہ نام اونکا
رقیہ تہا اور لگایا اونکی لیی حصہ اونکا فتح حضرت رقیہ حضرت عثمان رض کی نکاح مین تہین جب حضرت بدر کو جانی لگی تو حضرت رقیہ
بیمار تہین پس عثمان رض کو آنحضرت نی واسطی بیمار داری اور خبر گیری بی بی رقیہ کی چہوڑا اور بدر کی غنیمت مین انکا حصہ بہی لگایا
اور اسی اعتبار کر اونکو اہل بدر سی گنا اور تولد اونکا چہٹی سال مین ہی سال فیل سی اسلام لائی پہلی داخل ہونیکی دار ارقم مین
بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی اور اسلام اونکا ابو بکر کی دعوت یعنی ترغیب سی تہا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم
بن ابی العاص بن امیہ نی اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا باپ دادو کی دین سی نئی دین مین آیا تو واللہ نہین چہوڑونگا مین تجہکو جب
تک کہ نہ چہوڑی تو اس دین کو کہا عثمان رض نی اس دین کو ہرگز نہین چہوڑونگا اور اس سی جدا نہین ہونیکا تو جو کچہ چاہی کر جب حکم
نی سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکہی تو چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زمان نبوت سی حضرت
عثمان رض کی نکاح مین تہین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سی آنحضرت نی نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بہی
مرین پس کہا آنحضرت نی اگر ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوای اونکی ایسا
نہ تہا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہوون اور اسی سبب سی ذو النورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت
عثمان میانہ قد خوبصورت رو سرخ و سفید اور اونکی مونہہ پر نشان تہی چیچک کی بڑی داڑہی تہی خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرت
نی ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مین تیرا ساتہہ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگون مین ساتہہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتہہ باپ
تیری محمد صلعم کی اور تہی حیا اونکی اس درجہ کی کہ گہر کی اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تہی اور حیا سی پیٹہہ اپنی سیدہی نہین کر سکتی
تہی اور شہید ہوئی درمیان مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیرہ سال رہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی برس
کی اور بعضون نی نوی برس اور چہیاسی برس کی بہی کہی ہی عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ایماسے شمیہ ست علی بیٹی ابی طالب کی
ہاشمی فتح ع پیغمبر خدا کی چچا کی بیٹی تہی اور بہائی آپکی ساتہہ مواخات کی یعنی بہائی چارہ بہی لینی سبب تہا اور خاوند فاطمہ زہرا
کی اور باپ حسن اور حسین کی اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئی دونو ہاشمی لیسی اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعت کثیر کی صحابہ سی اول
اسلام بہی لائی ہین اور کہا ہی علماء نی کہ نبی ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر اونکی اوس وقت
تیرہ برس کی تہی یا سات برس کی تہی اور ایسی اور بنشر لقب اونکا وصی اور حیدر اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانتین اور ابو تراب

اونکی تصنیفین سی ہین اور تہی میانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی کشادہ ہین بدن پر بال بہت تہی روشن چہرہ چمکتا تھا ہیبت بزرگ ناک بلند عظیم البطن خوب سیاہ چشم گھنی تہی ڈاڑھی اونکی اور طویل اور عریض تہی خوب صورت خندہ رو ہین تہی مانند چاند چودہوین رات کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تہی اونکو فتح یاب ہوتی تہی جہان لشکر جاتی واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس سخی ایسے سخی اور کریم وجیہ ابن عباس سی روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نی نیزہ لیا تہا رسول خدا صلعم کا روز بدر اور کہا حاکم نی کہ نیزہ لیا اونہون نی روز بدر کے اور سب غزوون مین روایت کیا اوسکو احمد نی مناقب مین مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی جمعہ کو وقت سحر کی سترہوین رمضان سن چالیس مین اور عمر اونکی تریسٹھ برس کی صحیح و مختار یہی ہی پہچاننا چاہیی کہ مصنف نی یہانتک رعایت کی مرتبہ کی پہر اعتبار کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا ایاس بن بکیر بیٹی ت ایاس بیٹی بکیر کی ف ح اور بعضی نسخون مین البکیر الف لام سے اور ایاس ساتہہ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر مین سین مہملہ اور بکیر ساتہہ پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ تصغیر بکر کی اور بعضون نی روایت بخاری کی میں ساتہہ زبر ب اور تشدید کاف کی ضبط کیا ہی یہ لیثی ہین مہاجرین اولین سے حاضر ہوئی بدر مین اور اول ہوا وہ جن کے بعد بدر کی مین اور تہا اسلام اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین اور وہ اور اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تہی اور اہل بدر سی ہوا اونکی سن چونتیس مین ہوئی بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق ت بلال بیٹی رباح کی غلام آزاد ابو بکر صدیق کی ف ح مؤذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہی اور بعضون نی ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نی ابو عبد الکریم اور بعضون نی ابو عامر اور رباح اونکی طامہ ساتہہ زبر ط مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام ہین پہلی اسلام مکہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور عذاب کی گئی دین مین اور آسان ہوا اونپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتہہ سی مارا گیا وہ طویل ہی اور کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور کوٹتا تہا اونکو لکڑی سی پس ابو بکر صدیق نی اونکو خریدا اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو بیچ سال فتح کی ساتہہ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور بس ہی اونکی فضیلت مین کہ آنحضرت نی فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب کا ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال حبشی نہایت سمت گندم گون دراز قد بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نی کہا اٹہارہوین سال مین اور عمر اونکی کچہ اوپر ساٹہہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا ستر برس کی اور کچہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین ہی گذرا ہی حمزۃ بن عبد المطلب الہاشمی ت حمزہ بیٹی عبد المطلب کے ہاشمی ف ح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بہی آیا ہی اور مان اونکی ہالہ بیٹی وہیب کی بہن آمنہ بنت وہب کی جو والدہ تہین آنحضرت کی پس چچا اور دودہ بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین اور حدیث مین آیا کہ دیکہا مین نی ملائکہ کو کہ غسل دیتی ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہ بہی آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہین وہ نزدیک خدا تبارک و تعالیٰ کی ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حاطب بن ابی بلتعۃ لخمی ت حاطب بیٹی ابی بلتعہ کی لخم قریش کی ف ح کنیت اونکی ابو عبد اللہ حاضر ہوئی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد ہوئی وفات پائی سال تیسری مین پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذرچکا ابو حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی ت ابو حذیفہ بیٹی عتبہ بن ربیعہ کی قریشی ف ح اور اونکی نام مین خلاف ہی اور مشہور یہ ہے کہ وہ ہشام بن عتبہ ہین بیچ مین سے تہی فضلا صحابہ سی اور مہاجرین اولین سی تہی دونون قبلون کیطرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف

اور تہا اسلام اونکا پہلی داخل ہونی کی دار ارقم میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور اونکی تحقیق غزوہ بئر معونہ میں شہید ہوئے اور تہی عمر اونکی تریسٹھ برس
کی تہی حارثۃ بن الربیع الانصاری قتل یوم بدر وہو حارثۃ بن ترجمہ حارثہ بیٹی ربیع کی انصاری ف م ربیع ساتہہ پیش را اور زبر با اور زیر ی
مشددہ کی اور بعضون نی ساتہہ زبر را اور زیر با اور تخفیف کی بہی ضبط کیا ہی اور صحیح قول یہ ہی سراقۃ کان فی النظارۃ ترجمہ شہید ہوئے روز بدر اور یہ حارثہ
ہی بیٹا سراقہ کا تہا یعنی وقت شہید ہونیکے بیچ نظر کرنیوالونکی ف ح ربیع نام اونکی مان کا ہی اور سراقہ نام اونکی باپ کا اور تہا حارثہ نظر کرنیوالون مین
نہ قتال کرنیوالون مین جیسا کہ احمد و نسائی نی روایت کیا ہی اور حواشی مین لکہا ہی کہ تہا وہ اون لوگون مین سی کہ بلند جگہ پر کہڑی تہی تو اوپر حال مشغول جنگ کے
نظر کرین اور خبر دین نظارہ ساتہہ زبر نون کی اور تشدید ظا کی وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور حارثہ نوجوان تہی کہ واسطی نظارگی کی معرکہ مین کہڑی تہی
ناگہان ایک تیر پہونچا کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نہ تہا حلق مین اونکی لگا پس مان اونکی آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول خدا صلعم تحقیق جانتی ہو تم
مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میرے کہ کسقدر چاہتی تہی مین اوسکو اور کسقدر تعلق تہا مجکو ساتہہ اوسکی اگر بہشت مین گیا ہی تو صبر کرون اور اگر دوزخ مین
گیا تو روؤن اور سینہ کوٹون ہوگی جیسی ای ام ... اور ایک روایت مین ہی اگر دوزخ مین ہی تو دیکہیگا خدا جو کچہہ کہ رونگی مین اوسپر فرمایا آنحضرت نی ای ام حارثہ وہاں
ایک بہشت نہین ہی کتنی ہی بہشتین ہین اونچی نیچی اور تیرا بیٹا فردوس اعلی مین ہی پس کہا اوسکی مان نی کہ صبر کرونگی مین اوسپر خبیب بن عدی
الانصاری ترجمہ خبیب بیٹے عدی کے انصاری ف ح ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر با کی اور جزم ی کی حاضر ہوئی بدر مین اور قید کئی گئی
غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسری کی ہجرت سی اور مکہ مین لیگئی اونکو مشرک پس خریدا اونکو حارث بن عامر کی بیٹون نی اور خبیب نے قتل کیا تہا حارث
کافر کو روز بدر کی پس خریدا خبیب کو حارث کی بیٹون نی تو کہ قتل کرین اوسکو پس رہی وہ قید اونکی پاس پہر سولی پر کہینچا اونکو تنعیم مین اور اول سولی
پر اسلام مین یہی کہینچی گئی ہین اور اول انہون نی جاری کیا طریقہ ادا کرنی دو رکعت کا وقت قتل کی اور قصہ اوسکا عجیب ہے چنانچہ مذکور ہی صحیح
بخاری مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ وقت قتل کی کہتی تہی خداوندا نہین کسیکو پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہونچاوے تو تو پہونچا سلام
میرا اونکو صلعم پس جبرئیل آنحضرت کی پاس آئی اور سلام اونکا پہنچایا ساری حدیث نقل کی ہی بخاری نی خنیس بن حذافۃ السہمی
ترجمہ خنیس بیٹی حذافہ سہمی کی ف خ خنیس ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر نون کی اور جزم ی کی اور سین مہملہ کی آخر مین قرشی ہین اور مہاجرین
مین سی تہی حاضر ہوئی بدر مین بعد ہجرت کرنیکی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی احد مین پہر مدینہ مین انتقال کیا بسبب زخم کی کہ لگی تہی جان مین اور وہ خاوند
تہی حفصہ بنت عمر بن الخطاب کی بیٹی کی پہلی آنحضرت صلعم کی رفاعۃ بن رافع الانصاری ترجمہ رفاعہ بیٹی رافع کی انصاری ف ع رفاعہ کی
زیر سی بدری ہین اور باپ اونکی سردار تہی اپنی قوم کی اور بہائی اونکی مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور تمام جہاد مین
رسول خدا صلعم کی ساتہہ اور حاضر ہوئی ساتہہ علی کی جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مرے بیچ اول امارت معاویہ کی رفاعۃ بن عبد المنذر
ابو لبابۃ الانصاری ترجمہ رفاعہ بیٹی عبد المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ع ح یہ اوس مین اور سردارون مین سی تہی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر
مین اور تمام جہادون مین اور بعضون نی کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوئی بلکہ امیر کیا تہا آنحضرت نی اونکو مدینہ مین اور لگایا اونکا حصہ اصحاب بدر کی ساتہہ
حضرت عثمان کی لیی لگایا تہا اور وفات اونکی حضرت علی کی خلافت مین ہوئی اور قصہ اونکی باندہنی کا اپنی تئین ستون مسجد سی واسطی قبول
توبہ کی اوس تقصیر سی کہ واقع ہوئی تہی اونسی بیچ قصہ بنی قریظہ کی مشہور ہی اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہی کہ اوسکو ستون ابو لبابہ کہتی ہین
یہ نام اوسکا اوسی تقریب سی مذکور ہی الزبیر بن العوام القرشی ترجمہ زبیر بیٹی عوام کی قرشی ف ح عوام ساتہہ زبر عین اور تشدید واؤ کے
ہین اور زبیر عشرۃ مبشرہ مین سی ہین جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت کی قصی مین چار واسطی کر اور اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پہپی آنحضرت کی ہین اور ام

المومنین خدیجہ سے پہلی اونکی بہن ام اسماء بیٹی ابوبکر کی بیوی اونکی اسلام لائی اور ... ابوبکر صدیق کی ہاتھہ پر اور سوقت ... کی تھی اونکی عمر بہت ... برس کی اور عذاب کیا اونکو اونکی حیاتی ساتھہ دہوپ کی تاکہ ترک کرین اسلام کو لیکن ترک نکیا اونہون نے اور ہجرت کی حبشہ کیطرف اور حاضر ہوئی بدر مین اور غزوہ ... مین ہمراہ آنحضرت صلعم کی اور ... رہی ساتھہ آنحضرت کی روز احد کی اور اول ... ہی راہ خدا مین ... شہید ہوے روز جمل کی سن چھتیس مین اور عمر اونکی ترانوی برس کی تھی اور دفن کی گئی ... مین ... اونکی ... مشہور ہے اور مارا اونکو ... بن جرموز نے کہ امیر المومنین علی کی لشکر مین تہا اور ابن جرموز حضرت علی کی پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتھہ قتل زبیر کی حضرت علی نے کہا بشارت ہو تجکو بہی ساتھہ آگ دوزخ کی اور قصہ اونکی قتل کا احادیث ... کتاب مین لکہا ہی ترجمہ زید بیٹی سہل کی کنیت ... ابو طلحہ انصاری نسب ف ح ع حاضر ہوے عقبہ مین ساتھہ ستر کی اور حاضر ہوئی بدر مین اور غزوہ ... مین بعد بدر ہوئی اور وہ کنیت سے کہ ابو طلحہ ہی مشہور ہے اور وہ خاوند ہین ام سلیم کی کہ ماں انس بن مالک کی ہین اور تیر اندازی مین مشہور تہی اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہی ایک گروہ سے اور ایک روایت مین سو مرد اور ایک روایت مین ہزار مرد سے بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نے درمیان اونکی اور ابو عبیدہ کی اور تہی انصار ... اور ... اونکو ... اور اونکی فضائل بہت ہین اور وفات ہوئی اونکی سن ... مین اور عمر اونکی ستر برس کی تہی ابو زید الانصاری ترجمہ ابو زید انصاری ف ح ع ہین ایک صحابی ہین اون مین سے کہ جنہون نے قرآن کو جمع کیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین اور انس کی چچا ... ہین حاضر ہوئی بدر مین اور مشہور ساتھہ ... کی اور انکی نام مین اختلاف کیا ہی بعضون نے کہا سعد بن عمیر اور بعضون نے کہا قیس بن سکن سعد بن مالک الزہری ترجمہ سعد بیٹی مالک کے زہری ف ح ع یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سے ہین اور مالک نام ابو وقاص کا ہی زہری قریشی تہی اسلام لائی سعد ابتدائی اسلام مین ابوبکر صدیق کی ہاتھہ پر ستر برس کی عمر مین اور بعضون نے کہا انیس برس کی عمر مین اور اونہون نے کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنی دو کی بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول ہی ہی تیر پہینکا راہ خدا مین حاضر ہوئی وہ بدر مین اور سب مشاہد مین ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نے اونکی لیے ماں اور باپ کو روز احد کی کہ فرمایا تیر پہینک ماں اور باپ میرے فدا ہون تجپر اور تہی وہ ... کلان ... گندم گون ... بدن پر بال تہی بہت مری اپنی محل مین کہ عقیق مین نزدیک مدینہ کی دس کوس پر ہی اور اوٹہا کر لائی گئی مدینہ مین اور دفن کی گئی بقیع مین ... سن پچپن مین یا اٹھاون مین ... اور ستر برس کی تہی اور بعضون نے کہا بیاسی برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سب سے پیچھے وہی مری اور فتح ہوئی اونکی ہاتھہ پر ملک عجم اور گری اونکی سعی سے بنیاد کسری کی ... اونکی ... بہت ہین سعد بن خولۃ القرشی ترجمہ سعد بیٹی خولہ کی قریشی ف ح ساتھہ ... مین اور ... کی بنی عامر بن لوی سے تہی اور بعضون نے کہا حلیف تہی ... اونکی تہی اور تہی حبشہ کی ہجرت کرنیوالون سے ہجرت ثانیہ مین اور بعضون نے کہا حاضر ہوئی بدر مین اور مرے مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کی سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی ترجمہ سعید بیٹی زید کی بیٹی عمرو بن نفیل کی قریشی ف ح نفیل ساتھہ ... نون اور ... فا ... کی اور کنیت سعید کی ابو الاعور ہے اور وہ قریشی عدوی ہین عشرہ مبشرہ سے تہی ... عمر بن الخطاب کی قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی ... کی اور ... حاضر ہوئی ... آنحضرت کی اور تہی وہ ... ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ کی کہ ... قافلہ قریش کی گئی تہی ... گون ... آنحضرت ... کی گیا ... مین ... کعب بن لوی کی اور اسلام لائی ... برس کی عمر مین اور ... ان کی اسلام ... اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کی بہن ... عمر بن الخطاب کی اور مری وہ عقیق مین قریب مدینہ کی ... اور ... برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نے جاہلیت مین دین

ابراہیم اختیار کیا تہا اور ذبائح مشرکوں سی پرہیز کیا تہا اور آنحضرت سے بہی پہلی اوتری وحی کی ملاقات کی اور اونکو موحد جاہلیت کہتی تہی سَہْلُ بْنُ
حُنَیْفٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور جہاد وغیرہ میں حاضر ہوئی اور روز احد کی ساتہہ آنحضرت کے ثابت رہی
اور بعد آنحضرت کی مصاحب حضرت علی کی رہی امیر المومنین نی اونکو مدینہ میں خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ میں بیچ سن اڑتیس کے وفات پائی اور علی
نی اونپر نماز ادا کی ظُہَیْرُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ وَاَخُوْہٗ ترجمہ ظہیر بیٹی رافع کی انصاری اور بہائی اونکی ف ح ظہیر ساتہہ نظر مہر کی اور ملا علی نی
کہا ساتہہ تصغیر کی اور بہائی ظہیر کی خدیج بن رافع اور ملا علی نی کہا مظہر نام تہا اونکا ساتہہ پیش میم اور زبر ظا کی اور زیر ہ مشددہ کے دونوں اہل بدر سے ہیں حاضر ہوئے بدر
میں اور جہاد دونوں کہ بعد بدر کے ہوئی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْھُذَلِیُّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی ف ع ساتہہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہے
طرف قبیلہ بنی ہذیل کی غیر قبائل قریش سی اور احوال انکا اوپر مذکور ہوچکا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّھْرِیُّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹے عوف کے زہری
ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی کلاب بن مرہ میں پہنچ کر اور تہا نام اونکا جاہلیت میں عبد الکعبہ پیدا ہوئے دس
برس بعد سال فیل کی اسلام لائے ابوبکر صدیق کی ہاتہہ پر ابتدا اسلام میں اور اونکی ماں بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی اونہوں نے حبشہ کو دو ہجرت اور
حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں ساتہہ آنحضرت کی اور ثابت رہی دن احد کی اور پہنچی اونکو بیس زخم یا زیادہ اور ادا کی رسول خدا نے اونکے پیچہی نماز ایک
سفر میں تو تمام کی آپنی نماز جو کچہہ کہ باقی رہی تہی جیسکہ حکم مسبوق کا ہی مگر غزوہ تبوک میں نہیں گئی اور تلافی کی اوسکی ساتہہ تصدق کی نصف چار ہزار
دینار کی راہ خدا میں بعد ازاں ساتہہ چالیس ہزار دینار کی اور سوار کیا لوگوں کو پانسو گہوڑوں پر راہ خدا میں پہر پانسو اونٹوں پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی
بعد آنحضرت کی اور تہا اکثر اموال اونکا تجارت سے اور مناقب اونکی بہت ہیں اور تہی وہ دراز قد تنک چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہوگئی تہی بسبب تیر کی کہ
اونکی پانوں میں لگی تہی اور تہی اغنیاء صحابہ سی اور وقت ہجرت کرنیکی مدینہ کو فقیر تہی اور خیر و برکت اونکو مدینہ میں حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار
بیویاں رکہتی تہی اور صلح کی گئیں وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اور پراسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک
کی لیے اہل بدر میں سی چار چار سو دینار کی دینی کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی ایک ہزار اور ساٹہہ نفر پر پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب سنی
اونہوں نی حدیث عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر صلعم سے کہ فرمایا دیکہا میں نی عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہیں بہشت میں اوپر پیٹہ کے اپنی اور سینے کے بطریق جہوم
کہ ازکو نکی چال ہی پس پر تصدق کیا ساتہہ تمام قافلہ کی کہ شام سی آیا تہا ساتہہ سات سو اونٹ بالادون اور جہولون ہمیت بسبب شکرانہ اوس بشارت کی اور دخول
جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتی تہی نماز کو پہلی ظہر سی اور روایت ہے کہ وقت وفات کی اور بیہوش ہوئی اور جب ہوش میں آئی تو کہا کہ آئی
میری پاس دو فرشتی سخت درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیز امین کے لیجاتی ہیں ہم اور دو فرشتی اور آئی اور کہا کہ انکو کہاں لیے جاتی ہو اونہوں
نی کہا لیے جاتی ہیں ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتوں نی کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین جبکہ وقت
کہ ماں کی پیٹ میں تہا روایت کیا اسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابوبکر و عمر و عثمان کی عہد میں اور وفات پائی حضرت عثمان کی
خلافت میں اور جب وفات پائی تو حضرت علی رض نی کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صاف چشمہ اور گدلا پن چہوڑ کر گیا اور مناقب اونکی بہت ہیں ابتدا اون کی
اسلام لانی کا قصہ غریب ہے اسماء الرجال میں اوسکو نقل کیا ہے ہمنی عُبَیْدَۃُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیُّ ترجمہ عبیدہ بیٹی حارث کی قرشی
ف ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضوں نی کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹی حارث کے بیٹی عبد المطلب کے بیٹی عبد مناف کی آنحضرت سے دس برس
بڑی تہی اسلام لائی پہلی آنیکی دار ارقم میں اور ہجرت کی اور تہی ساتہہ دو بہائیوں اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتی تہی اور لڑی روز بدر کی ولید
عتبہ سی اور دو ضربیں ہوئیں درمیان اونکی اور ماری عبیدہ کو اور مارا گیا ولید سی اور سی روز روایت کی اوسکی علی بن ابی طالب نی

ابن الصامت الانصاری ۔ ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کے انصاری ہیں خزرجی انصار کی سرداروں میں سے تھے حاضر ہوئے عقبہ اولیٰ اور ثانیہ اور ثالثہ میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور یہ ایک شخص تھے ان میں سے کہ جنہوں نے جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور تھے دراز قد جسیم خوب صورت بھیجا اونکو عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں قاضی و معلم کر کر پس حمص میں اقامت کی بعد ازان فلسطین میں آرہے رملہ میں وفات پائی اور بعضوں نے کہا بیت المقدس میں سن چونتیس میں اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور بعضوں نے کہا کہ معویہ کے زمانہ تک باقی تھے عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی ۔ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کے ف ع انصاری ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور سکونت اختیار کی مدینہ میں اور لاولد مرے مدینہ ہی میں بیچ آخر ایام معویہ کے اور تھے قدیم الاسلام اور یہ اون لوگوں میں سے ہیں کہ نازل ہوئی اونکے حق میں وتری اعینہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکھتا ہے تو آنکھیں اونکی کہ جاری ہیں اون سے آنسو اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا نہیں ڈرتا ہوں میں تم پر فقر سے ڈرتا ہوں میں فراخی دنیا سے ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری ۔ ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کے انصاری ف ع ح کنیت اونکی ابو مسعود ہے اور بدری ہیں مشاہیر صحابہ سے حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ میں اور جمہور اسپر ہیں کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہے کہ وہاں رہتے تھے نہ بسبب حاضر ہونیکی جنگ بدر میں وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور بعضے کہتے ہیں بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس میں عامر بن ربیعۃ العنزی ۔ ترجمہ عامر بیٹے ربیعہ کے عنزی ف ح ساتھ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور زی کے نسبت ہے عنز کی طرف کہ اونکے اجداد سے ہیں اور جامع الاصول میں العنوی ساتھ غین معجمہ اور واو کے حلیف عدی ہیں اور اسلیے اوسکی نسبت میں عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف میں حلیف آل خطاب کا کہا ہے کیے دونوں ہجرتیں اور حاضر ہوئے بدر میں اور سب جہادوں میں اور اسلام لائے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کے اور وفات پائی سن بتیس یا بیالیس میں اور قول اول مشہور ہے اور ثانی موافق ہے ساتھ اوس مضمون کے کہ کاشف میں کہا کہ مرے پہلے عثمان کے عاصم بن ثابت الانصاری ۔ ترجمہ عاصم بیٹے ثابت کے انصاری ف ح حاضر ہوئے بدر میں اور وہ شخص ہیں کہ نگاہ رکھا اونکو زنبوروں یعنی بھڑوں نے جس وقت کہ چاہا مشرکوں نے کہ سر اوسکا کاٹ لیں بسبب اسکے کہ قتل کیا تھا اونہوں نے کسی سردار کو اونکے سرداروں میں سے اور اونہوں نے دعا کی تھی خدا عز وجل سے کہ اوسکا جسم کافر کو نہ پہنچے پس بھیجا خدا تعالیٰ نے زنبوروں کو پس بچایا اونکو مشرکوں کے ہاتھ سے اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اونکو لیگئی اور یہ قصہ غزوہ رجیع میں ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر بن الخطاب کے ہیں رضی اللہ عنہما عویم بن ساعدۃ الانصاری ۔ ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کے انصاری ف ح حاضر ہوئے دونوں عقبوں اور بدر میں اور تمام غزووں میں اور وفات پائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور عمر اونکی پینسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی ہوئی عتبان بن مالک الانصاری ۔ ترجمہ عتبان بیٹے مالک کے انصاری ف ح حاضر ہوئے بدر میں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونسے روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نے اور تھے نابینا اور قصہ اونکا عذر کرنیکا مسجد میں اور آنے آنحضرت صلعم کا اونکے گھر میں اور ادا کرنی نماز کا اوس میں تاکہ اوسکو جگہ نماز کی پکڑیں مذکور ہے صحیح بخاری میں اور وہ خزرجی سلمی ہیں معویہ کے زمانہ میں وفات پائی قدامۃ بن مظعون ۔ ترجمہ قدامہ بیٹے مظعون کے ف ح ساتھ میم مفتوح اور ظاء معجمہ کے اور عین مضموم کے اور قدامہ ساتھ قاف اور تخفیف دال مہملہ کی قرشی ہیں ماموں عبد اللہ بن عمر کے ہجرت کی حبشہ میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عامل

کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بحرین کا جا ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسی عبداللہ بن عمر نی اور وفات پائی سن چہتیس میں ستر برس کی عمر میں قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ح ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا تھا حافظہ بغیر حافظہ خوب رکہتی تہی اپنی زمانہ مین کہ جو سنتی تہی بہولتی نہ تہی روایت رکہتی ہین انس بن مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی جہادون مین مری سنہ تئیس میں اور نماز پڑہی اونپر عمر رضی اللہ عنہ نی اور تہی فضلاء صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن جموح ف ح ع ساتہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور اونکا باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتہ معاذ بن عفراء کی ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم مین ہوچکا ہی مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْہُ ترجمہ معوذ بیٹی عفراء کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتہ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کی اور عفراء ساتہ زبر عین مہملہ اور جزم فا کی اور مدودہ کی نام اونکی ماں کا ہی اور نام اونکی باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہی باعانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور مارے گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادون مین لڑی ہین معوذ اور معاذ بیٹی عفراء کی دونون اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام اوسکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِکُ بْنُ رَبِیْعَۃَ اَبُوْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کی ابو اسید انصاری ف ح ساتہ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ہی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور وہ ساعدی ہین مری سنہ ساٹہ میں اور بعضی کہتی ہین پیچہتر برس کی عمر میں بعد نابینا ہونی کی اور بدریون سی سب سی پیچہی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کی بیٹی عبد مناف کی ف ح ع مسطح ساتہ زیر میم اور جزم سین اور زبر طاکی اور اثاثہ ساتہ پیش ہمزہ کی اور دو ثا مثلثہ کی اور عباد ساتہ زبر عین اور تشدید با کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور اور جہادون کرنہ اونکی ہوئی اور یہ وہی ہین کہ کہا عائشہ کی حق مین جو کچہ کہا قصہ افک یعنی بہتان زنا مین اور دری ماری اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اون لوگون مین کہ دری لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی چہپن برس کی ہوئی مُرَارَۃُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتہ پیش میم کی اور تخفیف رای کی اور ربیع ساتہ زبر را اور زیر با کی مراد ہی عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہ اونہین تینون مین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچہی رہ گئی تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسرا ہلال بن امیہ اور تیسری یہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عز وجل نی اور نازل کین آیتین قرآن کی اونکی حق مین اور اسی سبب نام رکہا گیا اوسکا سورۃ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن ساتہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید یا کی بیہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کی اور اسی سبب کہا جاتا اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کی کہ جو بہائی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور شہید ہوئی دونون یمامہ کی حضرت صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْکِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُھْرَۃَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی ف ح ع مقداد ساتہ زیر میم کی اور کندی ساتہ کسر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی تہی اور کندی اس سبب سی کہ تہی

کہ ابی لہب اوسکا مرد ہو ہی کہ ... ہوا وہ خود اسود بن عبد یغوث زہری سی اس سبب سی زہری کہا اور اونکو ابن الاسود
بہی اسی سبب کہتی ہیں اور قدیم الاسلام تہی وہ اور بعض کہتی ہیں بعد پانچ آدمیوں کی چہٹی یہ اسلام لائی اور بہت بزرگ اونکی
اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی ہیں روایت کی ہیں اونسی حدیثیں علی بن ابیطالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف
میں کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اور اوٹھا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کیی گئی بقیع میں سنہ تینتیس میں اور عمر اونکی ستر
برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اونپر عثمان بن عفان رض نی هِلَالُ بْنُ اُمَیَّةَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ہلال بیٹی امیہ کی انصاری فرقہ سی ایک
صحابی ہیں اون تین میں سی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی قذف یعنی بہتان زنا کیا اپنی
بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر میں اور روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن عباس نی رضی اللہ عنہم اجمعین راضی
ہوا اللہ اونسی۔ فائدہ جاننا چاہیی کہ اہل بدر کی ناموں کی گنتی میں اختلاف ہی بعضوں نی تین سو پندرہ اور بعضوں نی تین
سو تیرہ چنانچہ تین سو پندرہ اور تیرہ کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور استیعاب میں تین سو تیرہ نقل کیی ہیں چنانچہ لیس تو یہی ہیں اور
مابقی اور اور جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکی مع فضائل و فوائد اونکی مسمی بجالیۃ الکرب
باصحاب سید العجم والعرب لکہا ہی اوسمیں تین سو چھپن لکہی ہیں گنتی ہی کتابوں سی لیکن لکہا ہی کہ مرجح اقوال سی یہی گنتی تین سو
بدر کی یہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہیں پس صاحب استیعاب نی لکہا ہی پس اس عاجز نی اسماء مبارک مذکورہ استیعاب سی نقل کیی اور فضائل
و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کیی اور اسماء مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ میں متضمن لفظ و دعا و توسل کر لکہا
تہی اوسیطرح لکہا اور اخیر میں ایک دعا طویل المشکل المعانی لکہی تہی اس عاجز نی بجای اوسکی ایک دعا جامع حدیث شریف کی لکہدی
تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کہنا اونکی فضائل میں یہی سنا چاہیی کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبانپر کہ فرمایا اونکی
حقمیں فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوئی تمہاری لیی جنت اور اونکی فضائل میں سی یہ ہی کہ اللہ تعالی نی بخشدی اونکی لیی اگلی پچہلی
گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمیں سی تو حاجت توبہ کی نہیں تہی اوسکو اسلیی کہ جسدن وہ واقع ہوا بخشا گیا
اگرچہ مستحق ہوا فاعل حکم اوسکا شرعا و دنیا میں اور اونکی فضائل میں سی یہ ہی کہ حاضر ہوئی ملائکہ ساتہ اونکی جنگ بدر میں اور قتال
کیا اوسمیں اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکی احد اور حنین میں اختلاف ہی اور خواص اونکی اسماء کی یہ ہیں کہ کہا برہان حلبی نی اپنی سیرت میں
اور ذکر کیا دوانی نی کہ اونہوں نی سنا مشائخ حدیث سی یہ کہ دعا وقت ذکر ہونی اہل بدر کی قبول ہوجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی اور کہا شیخ عبد اللطیف
نی اپنی رسالہ میں کہ ذکر کیا ہی بعضی علمانی کہ بہت اولیا ولی گئی ہیں ولایت ساتہ برکت ناموں اونکی اور بلاشبہ بہت مرتبہ نی مانگی اللہ تعالی سی شفا
بوسیلہ اہل بدر کی بیچ شفا بیماروں اپنی کی پس شفا دی گئی اوس سی اور کہا بعضی عارفین نی کہ نہیں کہا مینی ہاتہ اپنا بیمار کی سرپر اور پڑہی نام اونکی بہ نیت
خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہو فی اجل اوسکی تو تخفیف دیدیتا اللہ اوس سی اور رکہا بعضوں نی کہ تجربہ کیا گیا ہی
اونکی ناموں کا بیچ امور مہمہ کی ازروی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہیں دیکہی ہی کوئی دعا جلد تر اوس سی قبولیت میں اور روایت
کیا گیا جعفر بن عبد اللہ رح سی کہ اونہوں نی کہا وصیت کی مجہکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنیکی
ساتہ اہل بدر کی بیچ تمام حاجات کی اور کہا مجہکو کہ اے بیٹی میری دعا وقت ذکر کرنی اونکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور
رضا و رضوان گہیر لیتی ہیں بندہ کو جسکہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتہ ناموں اونکی اور تحقیق جسنی ذکر کیا اونکو ہر خیر میں حصول کیا اللہ تعالی کی توسیلہ

حاجت بر لاوے اور کھانا بھی حاجت اونکی محتاج نہو ہی اونکی لی کہ ذکر کریا ونکا پیچ فضائل مہم کی یہ کہ رضی اللہ عنہ کہی وقت ذکر کرے نام ہر ایک کی اونمیں سے
پس کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اونکی آخر تک پس اسمیں سے بہت دعا
قبول ہوتی ہی اور بہت سے حکایات قبولیت دعا کی برکت ناموں کی لکھی ہیں بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہی اونکی اسمائی مبارک کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْهَاجِرِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُثْمَانَ اَبِيْ بَكْرِ
الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْقُرَشِيِّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَلٰى ابْنَتِهٖ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ وَبِسَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا
بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ
حَلِيْفٍ لِقُرَيْشٍ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَ
هُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ وَكَانَ فِي النَّظَّارَةِ وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبِيْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ
الْاَنْصَارِيِّ وَاَخِيْهِ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَلِيْفِ بَنِيْ عَامِرِ
بْنِ لُؤَيٍّ وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَبِسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَبِسَيِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَاَخِيْهِ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَبِسَيِّدِنَا مُرَارَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِيٍّ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ زُهْرَةَ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ عَمْرِو بْنِ
سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَشْهَلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُسَيْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
اُنَيْسِ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ
بْنِ ثَابِتٍ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْاَسْوَدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ غَنْمٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ وَدْفَةَ
الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْخَزْرَجِ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
بَسْبَسِ بْنِ اَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَحِيْرِ بْنِ اَبِيْ بَحِيْرٍ الْجُهَنِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمِ بْنِ يَعَارٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ

مولى بني عدي وسيدنا تميم مولى خراش بن الصمة وسيدنا ثابت بن الجذع الانصاري الاشهلي وسيدنا ثابت
بن هزال بن عمرو الانصاري العوفي وسيدنا ثابت بن عمرو بن زيد النجاري الانصاري وسيدنا ثابت بن خالد بن عمرو
ابن النعمان النجاري الانصاري وسيدنا ثابت بن خنساء النجاري الانصاري وسيدنا ثابت بن اقرم الانصاري حليف
بني عمرو بن عوف وسيدنا ثابت بن زيد الاشهلي الانصاري وسيدنا ثابت بن ربيعة الانصاري الخزرجي وسيدنا ثابت
بن عامر الانصاري وسيدنا ثابت بن عبيد الانصاري وسيدنا ثابت بن الحارث الانصاري وسيدنا ثعلبة بن عنمة الانصاري
وسيدنا ثعلبة بن ساعدة الساعدي الانصاري وسيدنا ثعلبة بن عمرو النجاري الانصاري وسيدنا ثعلبة بن حاطب الانصاري وسيدنا
ثقف بن عمرو الاسلمي وسيدنا جابر بن خالد بن مسعود الانصاري النجاري الاشهلي وسيدنا جابر بن عبد الله الحرامي الانصاري
وسيدنا جبار بن صخر الانصاري وسيدنا جبير بن اياس الانصاري الزرقي وسيدنا حارثة بن النعمان النجاري الانصاري و
سيدنا حارثة بن مالك الانصاري الزرقي وسيدنا حارث بن حمير الاشجعي الانصاري وسيدنا الحارث بن حمير الانصاري
وسيدنا حارث بن هشام المخزومي القرشي وسيدنا الحارث بن عتيك النجاري وسيدنا الحارث بن قيس الانصاري و
سيدنا الحارث بن اوس الانصاري وسيدنا الحارث بن انس الاشهلي الانصاري وسيدنا الحارث بن النعمان القيسي وسيدنا
الحارث بن النعمان بن خزمة الخزرجي الانصاري وسيدنا حريث بن زيد الخزرجي الانصاري وسيدنا الحليف بن عمرو والشمالي
وسيدنا حبيب مولى الانصاري وسيدنا حصين بن الحارث المطلبي وسيدنا حاطب بن عمرو الاوسي وسيدنا حرام بن
ملحان النجاري وسيدنا حباب بن المنذر الانصاري السلمي وسيدنا خالد بن البكير وسيدنا خالد بن العاصي قتل
يوم بدر وسيدنا خالد بن قيس الانصاري العجلاني وسيدنا خلاد بن رافع العجلاني الانصاري وسيدنا خلاد بن سويد
الانصاري الخزرجي وسيدنا خلاد بن عمرو الانصاري السلمي وسيدنا خزيمة بن ثابت الانصاري وسيدنا خارجة بن
زيد الانصاري الخزرجي وسيدنا خارجة بن حمير الاشجعي وسيدنا خباب بن الارت الخزاعي وسيدنا خباب مولى
عتبة بن غزوان وسيدنا خريم بن فاتك الاسدي وسيدنا خراش بن الصمة الانصاري السلمي وسيدنا خولي بن خولي
العجلي الجعفي وسيدنا خبيب بن اساف الانصاري وسيدنا خوات بن جبير الانصاري وسيدنا خيثمة بن الحارث
الانصاري وسيدنا خليفة بن عدي الانصاري وسيدنا خليدة بن قيس الانصاري وسيدنا ذكوان بن عبد قيس الانصاري
وسيدنا ذي الشمالين عمير الخثعمي وسيدنا ذي الشمالين الخزاعي وسيدنا رافع بن مالك الانصاري الخزرجي وسيدنا رافع بن
الحارث الانصاري وسيدنا رافع بن المعلى الانصاري وسيدنا رافع بن عنجدة الانصاري العوفي وسيدنا رافع بن سهل
الانصاري وسيدنا رافع بن زيد الانصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الانصاري وسيدنا رفاعة بن رافع الانصاري و
سيدنا رفاعة بن الحارث الانصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الجهني وسيدنا ربيعة ابن اكثم الانصاري وسيدنا
ربعي بن اياس الانصاري واخيه وسيدنا رخيلة بن ثعلبة الانصاري البياضي وسيدنا زيد بن الخطاب العدوي
وسيدنا زيد بن حارثة الكلبي وسيدنا زيد بن اسلم العجلاني الانصاري وسيدنا زيد بن الدثنة الانصاري
البياضي وسيدنا زيد بن عاصم المازني الانصاري وسيدنا زياد بن لبيد الانصاري البياضي وسيدنا زياد بن

عمرو الانصاري وسيدنا زياد بن كعب الانصاري وسيدنا زاهر بن حرام الاشجعي وسيدنا طليب بن عمرو القرشي و
سيدنا الطفيل بن الحارث المطلبي واخيه قتل يوم بدر وسيدنا الطفيل بن مالك الانصاري وسيدنا كعب بن
عمرو الانصاري السلمي وسيدنا كعب بن زيد النجاري الانصاري وسيدنا كعب بن جماز الانصاري وسيدنا
كناز بن حصن الانصاري وسيدنا محمد بن مسلمة الانصاري وسيدنا معاذ بن عفراء الانصاري وسيدنا عوف
ابن العفراء قتل يوم بدر وسيدنا معوذ وسيدنا معاذ بن ماعص الانصاري وسيدنا مالك بن عميلة العبدي وسيدنا
مالك بن قدامة الانصاري وسيدنا مالك بن رافع العجلاني وسيدنا مالك بن عمرو السلمي وسيدنا مالك
بن امية بن عمرو السلمي وسيدنا مالك بن ابي خولي العجلاني وسيدنا مالك بن نميلة الانصاري وسيدنا
معمر بن الحارث الجمحي وسيدنا محرز بن نضلة الاسدي وسيدنا محرز بن عامر الانصاري وسيدنا معن بن يزيد السلمي
وسيدنا معبد بن قيس الانصاري وسيدنا المنذر بن عمرو الانصاري الخزرجي وسيدنا المنذر بن الاوسي الانصاري
وسيدنا المنذر بن قدامة الانصاري وسيدنا معتب بن الحمراء الانصاري وسيدنا معتب بن بشير الانصاري و
سيدنا مصعب بن عمير القرشي وسيدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسي وسيدنا مليل بن وبرة الانصاري وسيدنا مهجع
بن صالح مولى عمر بن الخطاب وسيدنا مدلاج بن عمرو السلمي وسيدنا نوفل بن ثعلبة الانصاري وسيدنا النعمان بن عمرو النجاري
وسيدنا النعمان بن عصر الانصاري وسيدنا النعمان بن عمرو الانصاري وسيدنا النعمان بن ابي خزمة الانصاري و
سيدنا النعمان بن سنان الانصاري وسيدنا ابن نصر الحارث الانصاري الظفري وسيدنا نحاب بن ثعلبة الانصاري
وسيدنا نعيمان بن عمرو النجاري وسيدنا صهيب بن سنان الرومي وسيدنا صفوان بن امية بن عمرو السلمي واخيه مالك
بن امية وسيدنا الضحاك بن حارثة الانصاري وسيدنا الضحاك بن عبد الانصاري النجاري وسيدنا عبد الله بن ثعلبة
الانصاري وسيدنا عبد الله بن جبير الانصاري وسيدنا عبد الله بن الحمير الاشجعي وسيدنا عبد الله بن رواحة الانصاري
وسيدنا عبد الله بن رافع الانصاري وسيدنا عبد الله بن ربيع الانصاري وسيدنا عبد الله بن طارق الانصاري و
سيدنا عبد الله بن كعب الانصاري وسيدنا عبد الله بن مظعون الجمحي وسيدنا عبد الله بن النعمان الانصاري و
سيدنا عبد الله بن عبد الله بن سلول الانصاري وسيدنا عبد الله بن عمرو بن حرام الانصاري وسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري
وسيدنا عبد الله بن عمير الانصاري وسيدنا عبد الله بن عبس الخزرجي وسيدنا عبد الله بن سلمة العجلاني وسيدنا
عبد الرحمن بن كعب المازني وسيدنا عبد الرحمن بن جبير الانصاري وسيدنا عبد الرحمن بن عبد الله الانصاري و
سيدنا عبد الرحمن بن سهل الانصاري وسيدنا عبيد بن اوس وسيدنا عبيد بن زيد الانصاري وسيدنا عبيد بن كناني
بن حي الانصاري وسيدنا عبد ياليل بن ناشب الليثي وسيدنا عباد بن عبيد التيهان وسيدنا عباد بن قيس الانصاري
وسيدنا عمير بن حرام الانصاري وسيدنا عمرو بن قيس الانصاري وسيدنا عمرو بن ثعلبة الانصاري وسيدنا
سفيان بن بشر الانصاري وسيدنا سالم بن عمير الانصاري وسيدنا سنان بن سنان الاسدي وسيدنا سماك
بن خرشة الانصاري وسيدنا سهل بن عتيك الانصاري وسيدنا سهيل بن رافع الانصاري وسيدنا السائب

بْنِ مَظْعُونٍ الْجُمَحِيِّ وَ ٢٣٨ سَيِّدِنَا أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَ ٢٣٩ سَيِّدِنَا أَبِي مُعَاذٍ النَّجَّارِيِّ وَ ٢٤٠ سَيِّدِنَا أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ
النَّجَّارِيِّ وَ ٢٤١ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٤٢ سَيِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٤٣ سَيِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ
وَ ٢٤٤ سَيِّدِنَا عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيِّ وَ ٢٤٥ سَيِّدِنَا عَتِيكِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٤٦ سَيِّدِنَا عَنْتَرَةَ السُّلَمِيِّ وَ ٢٤٧ سَيِّدِنَا
عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَ ٢٤٨ سَيِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٤٩ سَيِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٥٠ سَيِّدِنَا الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ
الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٥١ سَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مَخْلَدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٥٢ سَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٥٣ سَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ
الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٥٤ سَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٥٥ سَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٥٦ سَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ
الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٥٧ سَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ السَّاعِدِيِّ وَ ٢٥٨ سَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَ ٢٥٩ سَيِّدِنَا
سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَ ٢٦٠ سَيِّدِنَا سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٦١ سَيِّدِنَا سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَوْفِيِّ وَ ٢٦٢ سَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ
عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٦٣ سَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٦٤ سَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٦٥ سَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ
مِلْحَانَ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٦٦ سَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَ ٢٦٧ سَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَ ٢٦٨ سَيِّدِنَا
سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٦٩ سَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ وَ ٢٧٠ سَيِّدِنَا سُوَيْدِ بْنِ مَخْشِيٍّ الطَّائِيِّ وَ ٢٧١ سَيِّدِنَا
سَلِيطِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَ ٢٧٢ سَيِّدِنَا سَلِيطِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَ ٢٧٣ سَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَ
٢٧٤ سَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَ ٢٧٥ سَيِّدِنَا سُبَيْعِ بْنِ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٧٦ سَيِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ
السُّلَمِيِّ وَ ٢٧٧ سَيِّدِنَا سَعِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَ ٢٧٨ سَيِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيِّ وَ ٢٧٩ سَيِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ وَهْبٍ
الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ عَبْدِ شَمْسٍ وَ ٢٨٠ سَيِّدِنَا هَانِئِ بْنِ نِيَارٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٨١ سَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلَّى الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٨٢ سَيِّدِنَا هِلَالِ
بْنِ خَوْلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٨٣ سَيِّدِنَا هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ وَ ٢٨٤ سَيِّدِنَا وَهْبِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْفِهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَ ٢٨٥ سَيِّدِنَا وَدِيعَةَ بْنِ عَمْرٍو
الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٨٦ سَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٨٧ سَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٨٨ سَيِّدِنَا أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ
وَ ٢٨٩ سَيِّدِنَا أَبِي الْحَمْرَاءِ مَوْلَى آلِ عَفْرَاءَ وَ ٢٩٠ سَيِّدِنَا أَبِي الْخَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٩١ سَيِّدِنَا أَبِي خُزَيْمَةَ بْنِ أَوْسٍ
الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٩٢ سَيِّدِنَا سُلَيْمٍ أَبِي كَبْشَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْسِيٍّ وَ ٢٩٣ سَيِّدِنَا أَبِي مُلَيْلٍ الضَّبْعِيِّ وَ ٢٩٤ سَيِّدِنَا
أَبِي الْمُنْذِرِ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٩٥ سَيِّدِنَا أَبِي نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٩٦ سَيِّدِنَا أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَ
٢٩٧ سَيِّدِنَا أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَزِيدَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٩٨ سَيِّدِنَا أَبِي عَيَّاشٍ الْحَارِثِيِّ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٢٩٩ سَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيِّ
وَ ٣٠٠ سَيِّدِنَا أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ وَ ٣٠١ سَيِّدِنَا أَبِي إِسْرَائِيلَ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٣٠٢ سَيِّدِنَا أَبِي الْأَعْوَرِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ
وَ ٣٠٣ سَيِّدِنَا سَعِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٣٠٤ سَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَ ٣٠٥ سَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِيٍّ مَوْلَى حَاطِبِ
بْنِ بَلْتَعَةَ وَ ٣٠٦ سَيِّدِنَا سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَ ٣٠٧ سَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٣٠٨ سَيِّدِنَا أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَ
٣٠٩ سَيِّدِنَا أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٣١٠ سَيِّدِنَا أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَ ٣١١ سَيِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ الْمُهَاجِرِيِّ وَ ٣١٢ سَيِّدِنَا طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ
الْقُرَشِيِّ وَ ٣١٣ سَيِّدِنَا سِمَاكِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا
إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کے **ف** یمن ساتہ دو زبروں کی وہ شہر کہ جانب یمین یعنی داہنی کعبہ کی ہی اور یمانی اور یمنی ساتہ تخفیف ی کی منسوب طرف یمن کے اور بعضوں نے ساتہ تشدید ی کی کہا ہی اور شام وہ شہر کہ بائیں طرف کعبہ کی ہی اور شام جانب چپ کو کہتی ہین جیسیکہ یمن جانب راست کو اور شام ساتہ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونوں طرح آیا ہی اور قرن ساتہ زبر ق اور ر کی ایک شہر ہی یمن کے شہروں میں سی اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہی ساتہ جزم ر کی ہی اور وہ ایک قریہ ہی نزدیک طائف کے اور نام ہی انکی ساری جنگل کا اور خطا کی ہے جوہری نی بیچ حرکت ر کی اوسکی کی اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اوسکی اسلیے کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد کی کہ ایک شخص ہے اونکی دادون مین سے کذا فی القاموس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عمر بن خطاب سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پس یمن کے جانب سی کہا جاویگا اوسکو اویس چہوڑیگا یمن مین سوای مان اپنی کی **ف ع** معنی اسکی یہ ہین کہ نہین ہے اوسکی لیے اہل و عیال یمن مین سوای مان کی اور نہین باز رکہا ہی اوسکو آنی سی طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نی **ترجمہ** تحقیق تہی اوسکی بدن مین سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالی نی اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی **ف ع** یہ شک راوی ہی کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکہنا علامت کی لیے ہو جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تہی اونکی جلد سابق کی یا کہہ اوسمین سے چہوڑ گیا تو کہ ہو سبب تنفیر اونکی کا یعنی لوگوں سی بار خاطر کی اور اسی لیے وہ دوست رکہتی تہی گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکہتی تہی شہرت اور خلط کو **ف ح** اور ایک روایت مین آیا ہی کہ یہ سبب تمنا کرنی اونکی کی تہا کہ دعا کی تہی خداوندا چہوڑ میری جسم مین کچہ اوسمین سے کہ یاد کروں مین سبب اوسکی نعمت تیری **ترجمہ** پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم مین سے پس چاہی کہ وہ بخشش طلب کری تمہاری لیے یعنی چاہیی درخواست کری وہ شخص اویس سے کہ بخشش طلب کری واسطی اوسکی لیے اور ایک روایت مین یوں آیا ہی کہ عمر نی سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بہتر تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور اوسکی لیے مان ہی اور تہی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوس سے کہ استغفار کری تمہاری لیے نقل کی یہ مسلم نی **ف ع** بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کی زمانہ مین تہی اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنی سی محروم رہے تہی اور اسمین تعریف ظاہر ہی اویس قرنی کی لیے اور یہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیی اہل خیر و صلاح سی اگرچہ ہو طالب افضل اونسی اور بعضوں نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ واسطی خوشی کرنی اویس کے دل کی فرمایا اور واسطی دفع توہم اوسکی کہ تو ہم کری کہ اوس نی مخالفت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اسلیے کہ وہ نہ آئی آنحضرت کی پاس بسبب خاطر ماں کی اور نیکی کرنی کی ساتہ اوسکی اور یہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اویس بہترین تابعین مین ہین اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہی کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہین اور یہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرعیہ کی ہی اور یہ منافات نہین رکہتا ہی خیریت اور فضیلت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کے اور قاموس مین کہا کہ اویس بزرگ سادات تابعین سے ہین اور شاید کہ لفظ حدیث بہی محمول ہی اسپر اور جاننا چاہیی کہ اخبار و آثار بیچ شان

اویس قرنی کی آئی ہیں کہ سیوطی نی جمع الجوامع میں ذکر کی ہیں میں نی بھی نکالا ترجمہ کیا ہی اگرچہ باعث طوالت کا ہوا اسلیٔ کہ نزدیک ذکر کرنے
اولیای خدا کی رحمت اترتی ہی پس کہا سیوطی نی روایت کی اسیر بن جابر نی کہ تھی عمر بن الخطاب کہ جب آتے اونکے پاس امداد اہل یمن پوچھتی
اونسی کہ آیا تم میں اویس بن عامر ایک شخص ہے اوس وقت تک کہ اویس سیان اونکی پونچی کہا عمر نی کیا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نی ہاں میں اویس
بن عامر ہوں کہا عمر نی قبیلہ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہاں اسیطرح ہی کہا کیا تھی تجکو برص پس اچہا ہوا تو اوس سی مگر جگہہ درہم کے
کہا ہاں کہا کیا تیری لیی ماں ہی کہا ہاں کہا عمر رض نی کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر
ساتہ امداد اہل یمن کے مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی ہی اوس سی مگر جگہہ ایک درہم کی اوسکی لیی ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوس سے
اگر قسم کہاوی خدا پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہوسکی تجہسی تو استغفار طلب کرنا اوس سی پس استغفار طلب کر میرے لیے اے اویس کہا اویس نے کہ مجہہ جیسا استغفار کری آپ
کی لیی ای امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر میری لیی پس استغفار کی اویس نے عمر رض کی لیی پہر کہا عمر رض نی کدہر ای اویس کہاں جایا چاہتا ہی تو کہا
اویس نے چاہتا ہوں میں کہ کوفہ کو جاؤں کہا کیا پہر لکہوں تیری لیی حاکم کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندوں کی یعنی عاجزوں اور گمناموں کے
لوگوں سے رہوں تو بہتر ہی نزدیک میری پس سال آیندہ ایک شخص اشراف میں سے حج کو اور ملاقات کی عمر رض سی اور عمر رض نی حال اویس کا پوچھا کہ کیا حال
رکہتا ہی کہا اوسنی کہ چہوڑ آیا میں نے اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر رض نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کے
پاس آیا اور استغفار طلب کی اونسی اویس نے کہا تو ہی استغفار کر میری لیی کہ سفر صالح سی آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نے کہ استغفار کرو میرے لیے اونہی حدیث
عمر رض کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیی پس پہچانا لوگوں نی اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اونکی کی پس وہاں سے باہر نکلی اور
روایت کی ابن سعد نی طبقات میں اور ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ میں اور بیہقی نی دلائل میں اور ایک روایت میں بھی اسیر بن
جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ میں کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق ہوتی لوگ اور ایک
جماعت اپنی جگہہ پر بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک شخص تہا کہ ایسی باتیں کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتیں کرتی نہ دیکہا میں نے پس چاہا کرتا
میں اوسکی پاس پہر ایک وقت نہ پایا میں نی اوسکو پس کہا میں نے اپنی یاروں سی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہ ہماری اور باتیں کرتا تہا
ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے کہ ہاں پہچانتا ہوں میں اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا میں نے پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہوں پس
گیا میں ساتہ اوسکی اور کہٹکہٹایا میں نے دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سی کہا میں نے ای بہائی میری کس چیز نے باز رکہا تجکو ہمسے کہا برہنگی نے
اور تہی یار اوسکی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے اور ستاتی تہی اوسکو کہا میں نے لی یہ چادر اور اوڑہ کہا مت دے مجکو کہ جب لوگ دیکہیں گے پاس میری یہ کپڑا تو
ایذا دینگی مجکو پس مبالغہ کیا میں نے یہانتک کہ اوڑہی اوسنی وہ چادر پہر باہر آیا لوگوں کی سامنی پس کہا لوگوں نے کہ کسکو فریب دیا ہی اسنے کپڑی سی
اور کس سے چہین لیا ہی یہ کہا اویس نے پس آیا میں اسیر بن جابر راوی ہی کہ دیکہا تو نے کیا کہتی ہیں یہ کہا میں نے لوگوں سے کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سے
اور کیوں ایذا دیتی ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنی ہوتا ہی سخت بات کہی میں نے اونکو اپنی زبان سے پہر اتفاقا آئی اہل کوفہ حضرت عمر رض کے
پاس آئی پس آیا درمیان اونکی ایک شخص اون میں سی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے پس کہا عمر رض نی کہ آیا اہل قرن میں سی کوئی ہی پس لائے
وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سے پس پڑہی عمر رض نی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان میں تہی کہا عمر رض
نی کہ سنا میں نے کہ وہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ میں اوس شخص نی کہا کہ نہیں ہی ایسا شخص درمیان ہماری اور نہیں پہچانتی ہیں ہم اوسکو کہا عمر رض
نے کہ ہاں ایک شخص ہے ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اوس شخص نے کہ درمیان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہیں ہم

اویس سے کہا عمر رضی نے کہ دل تو اویس سے ورنہ میں کہتا ہوں میں تجھکو کہ ملیگا تو اویس سے پس جب حج ہوا وہ شخص یمن کی طرف یہانتک کہ آیا وہ اونکے پاس پہلے اسکی کہ جاوے اپنے اہل و عیال میں پہر کہا اونسے اویس سے کہ یہ عادت تیری ساتھ میری کہاں تھی ہی کہا اونے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی میں نے کہ تیرے حق میں ایسا ایسا کہہ گئے ہیں تو نے بخشش مجھکو ہی اویس سچ کہہ کہ کیا میں نے ساتھ تیرے قسم ہے [illegible] اور بے ادبی ہی اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے کرتا ہوں میں بشرطیکہ تو نہ کہے کسی سے جو کچھ کہ سنا ہی تو نے عمر رضی سے پس استغفار کی اوسکے لیے کہا اسیر نے کہ راوی اس خبر کا ہی بعد اوسکے ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ میں روایت کیا اسکو ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں اور روایت میں آیا ہی یحیی بن سعید سے کہ اونہوں نے سعید بن المسیب سے اونہوں نے عمر بن الخطاب سے نقل کیے کہ کہا عمر رضی نے کہ فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ای عمر عرض کیا میں نے لبیک و سعدیک یعنے حاضر ہوں میں جو حکم ہو بجا لاؤں یا رسول اللہ پس گمان کیا میں نے کہ کسی کام کو بھیجینگے مجھکو آنحضرت نے فرمایا ای عمر میری امت میں ایک شخص ہوگا کہ اوسکو اویس قرنی کہینگے پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد میں یعنے برص پس دعا کریگا خدا سے پس دور کر دیگا اوسکو خدا تعالی مگر ایک درہم اوسکی پہلو میں رہ جائیگا جب دیکھیگا اوسکو تو یاد کریگا خدای عز و جل کو پس جب ملے تو اوس سے تو کہنا اوسکو میری طرف سے سلام اور کہنا اوسکو دعا کرے تیرے لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنے پروردگار کے نزدیک اگر قسم کہاوے خدا پر سچا کرے اوسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کے لیے کہ نام دو قبیلوں کی ہیں کہ بہت لوگ تھے اونمیں یعنی بہت سے لوگوں کے شفاعت کریگا عمر رضی کہتے ہیں کہ پس طلب کیا میں نے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پس قدرت نہ پائی میں نے اوسپر اور طلب کیا میں نے اوسکو ابو بکر کی خلافت میں پس قدرت نہ پائی میں نے اوسپر اور طلب کیا میں نے اوسکو اپنی امارت میں پس ڈہونڈہتا تہا میں قافلوں کو کہ شہروں سے آتی تہی اور کہتا تہا میں کہ آیا ہی مراد سے آیا ہی قرن سے درمیان میں تمہارے کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نے قوم قرن میں سے کہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچھتا ہی تو حال ایک مرد پست مرتبہ اور خوار و فنی کا اور نہیں ہی وہ ایسا شخص کہ تجھ جیسا شخص اوسکا حال پوچھے کہا میں نے کہ دیکھتا ہوں میں تجھکو اوسکی مقدمہ میں ہلاک ہونیوالوں میں سے [illegible] ذکر کرتا تہا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہے کہنہ جامہ پس میرے دل میں آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا میں نے ای بندہ خدا تو ہی اویس قرنی کہا ہاں کہا میں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تہا تجھکو کہا علی رسول اللہ السلام و علیک ایها امیر المومنین کہا میں نے کہ حکم کیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا کرو میرے لیے بعد ازاں ملاقات کرتا تہا میں اوس سے ہر سال یعنی حج میں پس کہتا میں حال اپنا اوس سے اور کہتا وہ مجھسے [illegible]

عبد العزیز بن جعفر الحرمی نے فوائد میں اور خطیب و ابن عساکر نے تاریخ میں اور ایک روایت میں حسن بصری سے آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج میں آئے تو پوچھا امیر المومنین عمر رضی نے اونسے کہ آیا تمہارے درمیان میں ایک شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے کہا ایک شخص نے اونمیں سے کہ کیا چاہتے ہو تم ای امیر المومنین اوس سے وہ تو ایک شخص ہے کہ جنگلوں میں رہتا ہی اور لوگوں میں نہیں آتا کہا عمر رضی نے میری طرف سے اونکو سلام پہنچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجھسے پس پہنچایا اوس شخص نے پیغام عمر رضی کا اونکو پس آئے اویس عمر رضی کے پاس کہا عمر رضی نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہاں ای امیر المومنین کہا تیرے بدن پر سفیدی تہی اور دعا کی تو نے خدا سے اور دور کیا اوسنے اوسکو تجھسے پہر دعا کی تو نے کہ باقی رہی کچھ اوسمیں سے تیرے [illegible] کہا ہاں تجھکو کسنے خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجھکو کہ سوال کرو تجھسے کہ دعا کرے تو میرے لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کے لیے اور کہا حاجت میری تمسے ای امیر المومنین یہی کہ چھپاو تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤں میں یہاں سے پس پہر گئے اویس [illegible] لوگوں میں یہانتک کہ شہید ہو روز نہاوند کی [illegible] اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر منی میں پس فرمایا ای اہل قرن اٹھے بڑہے اوس قوم کے اور کہا ہم حاضر ہیں ای امیر المومنین کیا فرماتے ہو کہا آیا قرن میں کوئی شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے پس کہا ایک بڑہے نے نہیں ہے ہم میں کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک دیوانہ کا

یا امیر کہ جنگلوں میں رہتا ہی کہ کسیکو اوسکی ساتھ الفت اور ربط اور سکو کسیکے ساتھ صحبت نہیں کہا عمر نے اوسی کو چاہتا ہوں میں جب قرن میں جاؤ تو اوسکو ڈہونڈہنا اور سلام میرا اوسکو پہنچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ کہوں میں تجکو سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب پہنچی قوم قرن میں تو ڈہونڈا اونکو اور پایا ریگستان میں پڑا ہوا پس پہنچایا اونکو سلام عمرؓ کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نے کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلی گئی جنگل کو وہ دق میں پایا گیا اونسی کچہ نشان یہانتک کہ پہر آئی حضرت علیؓ کی ایام میں پس لڑی اونکی سامنی اور شہید ہوئی جنگ صفین میں نقل کیا اوسکو ابن عساکر اور صعصعہ بن معاویہ سی منقول ہی کہ تہی عمر ابن الخطاب کہ پوچہا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی سی جسوقت کہ آتا تہا اونکی پاس آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہیں پہچانتی ہیں ہم اور اویس ایک شخص تہی کہ رہا کرتی تہی کوفہ کی ایک مسجد میں اور باہر نہیں نکلتی تہی اوس سی اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تہا کہ ایذا دیا کرتا تہا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا اونکا لوگوں میں کہ آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمرؓ نی کہ آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹی نی کہ ای امیر المومنین نہیں ہی اویس ایسا شخص کہ تم تیرہ کو پہنچے کہ پوچہو تم اور پہچانو تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیوں میں سے اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمرؓ نی وای تجپر ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ میں پہر پڑہی عمرؓ نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتی تہی اونکی حق میں اور کہا جب پہنچی تو وہاں تک سلام میرا اوسکو پہنچا پس مشہور ہوا امر اویس کا پہر گم ہوا وہ اور باہر گیا روایت کیا ابو یعلی و ابن مندہ و ابن عساکر اور ایک روایت میں ابن عباسؓ سی آیا ہی کہ کہا دیہ کی عمرؓ نی کہ نہ پوچہا احوال اویس قرنی کی سی دس برس تک یہانتک کہ کہا موسم حج میں آئی اہل یمن جو کوئی تم میں سی قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئی وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی رہی اور لوگ پس کہا عمرؓ نی کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نی ای امیر المومنین نہیں پہچانتی ہیں ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہی کہ اوسکو اویس کہتی ہیں اور وہ نہایت ضعیف و خوار ہی اس سی کہ تجہ جیسا پوچہی اوسی کا حال کہا عمرؓ نی وہ حرم میں ہی کہا ہاں وہ اراک عرفہ میں ہی چراتا ہی اونٹ قوم کی اپنی پس چلی کہ لوگ جائیں کہ اونٹوں کا چرانی والا ہی پس سوار ہوئی عمرؓ اور علیؓ دو گدہوں پر پس روانہ ہوئی یہانتک کہ آئی اراک کو ناگہاں دیکہا اوسکو کہڑا نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس دیکہا اونکو عمرؓ اور علیؓ نی کہا کہ جسکو ہم ڈہونڈہتی ہیں اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس سنی آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس السلام علیک کہا عمرؓ اور علیؓ نی اونسی پہر اونہوں نی جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عمرؓ اور علیؓ دونوں نی کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کری تجپر خدای تعالی کہا اونہوں نی عبداللہ کہا علی مرتضی نی جانتا ہوں میں کہ جو کوئی آسمان و زمین میں ہی عبداللہ یعنی بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہوں میں تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ تیری ماں نے رکہا ہی کہا کیا چاہتی ہو تم نام میرا اویس بن عامر ہی کہا عمرؓ اور علیؓ نی کہ کہول بایاں پہلو اپنا پس کہولا اور دیکہا اونہوں نی کہ ایک سپیدی ہی بقدر درہم کی پس دوڑی عمرؓ اور علیؓ کہ بوسہ دیں وہ سپیدی کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہیں تجکو یعنی آپکی طرف سے اور سوال کریں تجسی کہ دعا کری تو ہماری لیے کہا اونہی نے دعا میری تمام مشرق و مغرب کے مومنین مسلمانوں کی لیے ہی کہا ان دونوں صاحبوں نی کہ دعا کر واسطے ہماری لیے بالخصوص پس دعا کی اویس نے اونکی لیے اور تمام مومنین و مومنات کی لیے پہر کہا عمرؓ نی کہ دوں میں تجکو کچہ اپنے رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کپڑی میری پہنی ہوئی ہیں اور دونوں پاپوشیں گانٹہی ہوئی ہیں اور میری پاس چار درہم ہیں جب ہو چکیں گے یہ لیلوں گا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینہ کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی مہینہ کی آرزو کرتا ہی سال بہر کی یعنی حرص آرزو بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان پہر کی قوم کو اونٹ اونکی اور باہر گئی وہاں سی اور دیکہی نہ گئی بعد اوسکی روایت کیا ابن عساکر نی تاریخ میں واللہ اعلم **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ**

وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اونہون نے نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی جبکہ آئے
ابوموسی اشعری اور قوم اوسکی آئی تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہین دلون کی اور بہت نرم ہین قلب کے ف یعنی بسبب تمام لوگون کے
کہ آئی ہین تمہارے پاس ارق افئدة جو فرمایا رقت ضد قساوت اور غلاظت کے ہی اور فواد معنی دل کی اور بعضون نے کہا باطن قلب کا اور بعضون نے کہا ظاہر اوسکا اور معنے
یہ ہین وہ بہت نرمی اور رحمت رکھتی ہین جہت سے ملن کے اور الین قلوبا یعنی بہت نرم دل ہین واسطے قبول نصیحت و موعظت کے تمام لوگون کی لوگون سے بسبب ظاہر ہونے کے اور
بہت سے اقوال اسکی معنی مین نقل کیے ہین ملا علی قاری نے اور شیخ عبدالحق محدث نے لکھا ہی کہ افئدة جمع فواد کی ہی ساتھ پیش فے کی اور ہمزہ کی معنی دل کے اور قلوب جمع قلب
کی ہی تقلب سے یعنی پھرنی کی ایک حال سے طرف دوسرے حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتھ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور مکرر لانا اوسکا حدیث
مین تاکید کی لیے ہی اور حدیث باب مناقب النبی کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی اس جگہ فقط ارق افئدة مذکور ہی اور الین قلوبا نہین اس سبب سے متحد ہونا دونون کا
ظاہر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ فواد پردہ دل کا ہی کہ جب بات حق آتی ہی جاتی ہی اور پیٹھتی ہی بات حق اوسمین پہونچتی ہی دل کو اور دل جسم ہوتا ہی
وراء ہی بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلاظت کے ہی اور لین ضد صلابت کے مثلاً شیشہ رقیق ہی اور نرم نہین ہی دل جب متاثر نہین ہوتا اہل یمن
اور رقت والی ہی وصف کیا جاتا ہی اوسکو ساتھ غلاظت و صلابت کے اور جب متاثر ہوتا ہی وصف کیا جاتا ہی ساتھ رقت اور لین کے اور طیبی نے کہا احتمال
رکھتا ہی کہ مراد ساتھ رقت کے جودت فہم اور ساتھ لین کے قبول کرنا حق کا ہو پھر جبکہ وصف بیان کیا اونکا یہ جو کچھ اوسکی بعد بیان فرماتی ہین وہ مانند نتیجہ اور غایت
کی ہی ساتھ قول اپنی کی ... ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی یمن کی ہی ف یمانیة ساتھ تخفیف ی کی ہی اور یا ساتھ تشدید اوسکی کی بھی منقول ہی
نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کی واسطے کمال ایمان وہان کے رہنے والون کی ہی اور موقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اسکی اور یہی تاویلین
ذکر ہین باب مناقب النبی کی تیسری فصل مین فرق کر دی گئی ہین اور جب ابوموسی اشعری اپنی قوم کی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر
ہوئی اور پیدائش عالم اور ہدایت کا رسی پوچھا اور حکمتون اور اسرار اونکی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے اونکو سامنے اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق مین گذرا
اور ظاہر ہوا اور حصول اوسکا بوراثت شیخ ابوالحسن اشعری مین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کی اور اولاد ابوموسی اشعری سی ہین ہوا رحمة اللہ علیہ اور کہا
بعضون نے کہ مراد حکمت سی فہم ہی دین مین اور بعضون نے کہا جو کلمہ صائبہ کہ باز رکھی اپنی صاحب کو بڑی سی مہلکہ مین الفخر اور فخر یعنی تعریف کرنی
اپنی ساتھ مال و جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہی چیخین اور آہستگی اور بوجہہ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف جاننا چاہیے کہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس مین اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور
ہیئتین مناسب اونکی طبیعتون کے مین ... ہوا ان کا خلق و خو مناسب غیرہ اون جانورون کی ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت
مین سیاہی اور غلاظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہ صفتین اونکی چرانی والون اور مالکون اونکی طرف ... کی حکم مین گویا ملک
زیادہ واسطے اور بعضون نے کہا کہ چونکہ بکری پالی قریب آبادی کی رہتی ہین اور اختلاط و بانی اونکی والون کی رہتی ہین کیونکہ بکریان دور نہین کر سکتین
پانی سی اور تحمل نہین کر سکتین جانے کا انکی طبیعت مین نرمی ... اوسکا نتیجہ اوسپر ہی فرمانبرداری کی اور نیکی کی اطاعت امام سی اور اونٹ والی دور رہنا اون کا
آبادی سی اور رہنا جنگل مین ... اونکا خلق سی باعث ہوتا ہی سختی اور طغیان و سرکشی و نکلنی کی اطاعت العقلاء سی ایسا ہی کہا
شرح ... مشکوة کی اور کہا ... خدا کی توفیق سی ظاہر ہے کہ پال و مال ... باعث ہوتا ہی سختی کی بخلاف بکری کی
بالیکن ہین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ أَهْلِ
الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی سر کفر کا طرف مشرق کی ہی **ف** کفر کی سر وہ اکثر ہی ذکر کہ اسیوطی اور قاریؒ نے کہا کہ منشا کفر کا جانب مشرق کی ہی
کہا طیبی نے ایسا ہی جیسی فرمایا راس الکفر والاسلام یعنی ظہور کفر کا جانب مشرق سے ہوگا کہا ابن ملک نے یعنی شرقی ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال اور
یاجوج ماجوج وغیرہا کی کہا نووی نے مراد ساتھ اختصاص مشرق کے ساتھ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تہا یا آنحضرت کی عہد میں اور
آئندہ بھی ہوگا جس وقت کہ نکلیگا دجال مشرق سے اور وہ منشا فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نے بھی یہی نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہی یا اہل نجد اور
بعضوں نے کہا کہ اشارہ ہی ابلیس کی طرف جیسے آیا ہی کہ طلوع کرتا ہے آفتاب میان دو قرن شیطان کے **ترجمہ** اور فخر و تکبر بیچ گہوڑے والوں کے اور اونٹ والوں
اور چلانے والوں کے ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیموں کے رہنے والے ہیں یعنی رہنے والے جنگل کے اور صحرا نشین ہیں اسلیے کہ اونکی گہر اکثر بالون کی خیموں سے ہوتے ہیں اور آرام
اور نرمی بکری والوں میں ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا
جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ
وَمُضَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود انصاری سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے آئے ہیں فتنہ
یعنی جو چیزیں باعث شر و فساد کی ہیں اور باعث امتحان لوگوں کی ہیں ہمیشہ رہا لیکہ اشارہ کرنے والے تہے آنحضرت ساتھ لفظ ہہنا کی طرف مشرق
کی اور سختی اور سخت دلی بیچ چلانے والوں خیمہ نشینوں کی ہیں کہ جو پیچھے لگے ہوئے ہیں اونٹوں اور گایوں کی دموں کے **ف** کہ جاتی ہیں پیچھے چرانے
کی لیے مراد انسے اعراب ہیں یا اور جنگلی اور مذمت کی اونکی بسبب رہنے اونکی کی شہروں سے دور رہنے کے کہ موجب قلت علم کا ہی کہ جس سے حاصل
ہوتی ہیں اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ **ترجمہ**
بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوبِ
وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سخت دلی اور بدزبانی مشرق میں ہے یعنی سبب ہوا اونکی کی محل کفر و فتنوں کا اور ایمان اہل حجاز میں ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد ہی حجاز سے
مکہ اور مدینہ اور طائف اور متعلقات اوسکے اور کہا ابن ملک نے مراد ہیں اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہیں کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ
کی اور نجد اوس زمین کا نام ہی کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہے سوا حجاز کی جو زمین کہ متصل ہے ساتھ عراق کی اور اوسکی مقابل جو زمین پست ہی تہامہ کہتے ہیں
وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا
قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا
فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہماری کی **ف** شاید کہ پہلی ذکر کرنا شام کا اشارہ ہے اسپر کہ شام مبارک ہی بسبب
فرمانے اللہ تعالیٰ کی القری التی بارکنا حولہ اور انبیا ہی وہاں بہت اور اسلیے اوسے پہلے ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سے یا دینی برکت ہے یا برکت کہ حاصل ہو
واسطے اہل مدینہ کے اور شام سے منقول کی **ترجمہ** خداوندا برکت دے ہمارے لیے بیچ یمن ہماری کی **ف** مراد ہی برکت ظاہری اور معنوی اور اسی لیے بہت ہوتے اولیا
اوس میں ظاہر ان دونوں ملکوں کے لیے دعا برکت اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انہیں دونوں ملکوں سے آتا ہی **ترجمہ** کہا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ دو کہیں کہ
برکت دے ہمارے نجد میں **ف** نجد کہ حاصل ہو برکت ہماری لیے اوسکی جانب سے بھی اور معنی نجد کا اوپر کی حدیث کی شرح میں لکھے گئے ہیں **ف** کہا
یا الٰہی برکت دے ہماری لیے ہمارے شام میں یا الٰہی برکت دے ہمارے لیے ہمارے یمن میں کو بعضے صحابہ نے کہ ہمیں برکت دے ہماری نجد میں ابن عمر کہتے ہیں گمان

کہا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار میں یعنی بار دوسری بار میں ایسی جگہ **ف** یعنی جانب نجد میں اور وہی طرح ہی سا تہ قول آنحضرت کے نحو المشرق یُطلع قرن الشیطان کی آئی ہی **ف** یعنی جیسے یا سنو اور وہ بہانا لوکا ہی یہ بقر ہوا اہل اسکی کا ت اور فتنی **ف** یعنی بلیات اور محنتین کہ باعث ہوں ضعف دین کے اور قلت دیانت کی پس نہیں مناسب ہے دعا برکت کی اوسکی لیے **ت** اور زمین نجد میں اور اوسکی نواح میں ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نے کہ دعا کی آنحضرت نے یمن اور شام کی لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرت کی پیدایش کے مکہ ہی اور وہ یمن میں سے ہی اور جگہ ہجرت اور دفن آپ کی اونکی مدینہ ہے اور وہ شام میں سے ہے اور یہ دونوں چیزیں کافی ہیں اونکی فضیلت میں اور یہی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے اور مکرر دعا میں

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنْ** أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہیں انس زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کیلیے اور کہا یا الٰہی متوجہ کر اونکی لوگوں کو **ف** یعنی طرف ہمارے تو کہ آویں ہماری طرف یہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تہا یمن سے اور اسی لیے اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کے واسطے غلہ کی کہ آوی طرف انکی یمن سے پس کہا ت اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مراد ہی ان دونوں سے غلہ جو ناپا جاتا ہی او نکسیں صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمیں قریب ساڑہی تین سیر کی غلہ آتا ہے اور مد میں چوتہائی اوسکا اور کہا تورپشتی نے کہ وجہ مناسبت کے درمیان دونوں فصلوں کے یعنے دونوں جملوں کے کہ ایک یہ اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا وبارک لنا الخ یہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال اور تنگ معاش رہتی تہی پس جب دعا کی اللہ تعالی سی اہل یمن کے دلون کے متوجہ ہونے کی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت تہے اور اونکی آنے سے زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت الطعام کی کی کہ اہل مدینہ کی لیے تو کہ فراخی رہی وہانکی رہنے والون کیلیے بہی اور اونکی لیے کہ وارد ہون وہان پس نہ تنگ ہو جی آنیوالی کی سبب سے اور نہ دشوار ہو اقامت اوپر کہ ہجرت کر آوی طرف اوسکی **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِلشَّامِ قُلْنَا لِأَيٍّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہی واسطے اہل شام کے عرض کیا ہمنے کس سبب سے یہ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اسلیے کہ فرشتی رحمن کے پہیلائے ہوئے ہیں بازو اپنے بیچ شام پر اور اوسکی اہل پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** واسطے محافظت کرنیکی کفر سے اور لفظ رحمن میں اشارہ ہے اسپر کہ مراد فرشتوں سے فرشتے رحمت ہیں انتہی اور حضرت شیخ نے کہا کہ بازو پہیلانا فرشتوں کا کنایہ ہی پہیلانا رحمت اور رافت الٰہی سے اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتے ہیں یا تمام وہان کی رہنے والوں پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوؤں سے صفات اور قوای ملکیہ ہیں اور قیاس نکرنا چاہیے انکو پرندوں کی بازوؤں پر اسلیے کہ پرندوں کے سوا ہیں چار بازوؤں کی نہیں ہوتے ہیں چہ جای چہ سو بازو کہ آنحضرت نے شب معراج میں جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کی ہی ثابت کرنی چاہییں لیکن اونکی کیفیت کے بیان کرنیسے باز رہنا چاہیے **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت سے یا طرف دریاء حضرموت سے **ف** شک راوی کا اور اس روایت میں لفظ نحو کا نہیں ہے ظاہر ہے لیکن مقدر ہے کہ یعنی اس جانب سے وہ ہو تہا اور مراد آگ سے یا تو وہی آگ ہی حقیقۃ چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا مراد اوس سے فتنے ہیں اور حضرموت سا تہ زبر ح کے اور رے اور میم کی ... پیش سے بہی آئی ہی

نام ایک شہر مشہور کا ہے یمن سے تشریح کریگی [illegible] لوگوں واسطے اونکی کی [illegible] کہا صحابہ نے یا رسول اللہ [illegible] یعنی کیا کریں ہم اس وقت اور کہاں جاویں ہم فرمایا آنحضرت نے لازم ہے تمکو جانا شام کو نقل کیا یہ ترمذی نے **ف** یعنی ظاہر یہ ہے کہ وہ ہجرت [illegible] اگر نصیب [illegible] محافظت کرنی اللہ کے رحمت کی اور امارات ساعت میں سے [illegible] آگ [illegible] شام ہی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہانکے گی آدمیوں کو طرف شام کی [illegible] **وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنها ستكون هجرة بعد هجرة فخيار الناس إلى مهاجر إبراهيم وفي رواية فخيار أهل الأرض ألزمهم مهاجر إبراهيم ويبقى في الأرض شرار أهلها تلفظهم أرضوهم تقذرهم نفس الله تحشرهم النار مع القردة والخنازير تبيت معهم إذا باتوا وتقيل معهم إذا قالوا رواه أبو داود** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق قصہ یہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے **ف** معنی اسکی یہ ہیں کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کے کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضوں نے کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہے اور یہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہیں لفظ حدیث سے اور سیاق حدیث سے اور یہ اوس اوقات میں ہے کہ بہت ہوویں گے فتنے بندوں میں اور غالب ہونگے کافر شہروں میں اور کم رہیں گے حمایت کرنیوالے دین کے اور قائم [illegible] دار الاسلام میں باقی رہیں گے شہر شام کی محروس و محفوظ کہ نگہبانی کرینگے اوسکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب [illegible] مدد کرنیوالی حق کی ہونگی یہانتک کہ قتال کرینگے دجال سے پس ہجرت [illegible] جاتی کہ نگاہ رکھی اپنے دین کو ہجرت کرے اون شہروں کی طرف [illegible] فرمایا اس مجمل کو ساتھ قول اپنے کی [illegible] پس بہتر ہیں لوگوں سے وہ ہونگے کہ ہجرت کریں طرف ہجرت گاہ کی [illegible] کہ شام ہے [illegible] ابراہیم عراق سے [illegible] اور [illegible] ایسے [illegible] وہ ہونگے کہ بہت لازم پکڑنیوالے ہجرت گاہ ابراہیم کی [illegible] اور باقی رہینگے زمین میں [illegible] اہل [illegible] کفار و فجار [illegible] پھینکتی ہیں اونکو زمینیں اونکی یعنی اسکی یہ ہیں [illegible] انتقال کرینگے شہروں [illegible] کہ غالب ہونگی [illegible] ہجرت کرنیوالے [illegible] اور [illegible] واسطے حرص [illegible] اور [illegible] ابتر [illegible] دنیا [illegible] نفس [illegible] اپنی کی مانند [illegible] گناہوں کی ہونگی نزدیک [illegible] پلید [illegible] رکھی گا اونکو [illegible] اور [illegible] مانند [illegible] کہ [illegible] نفرت کرتی ہے [illegible] پس [illegible] رکھی گا اونکو [illegible] مانند قول اللہ تعالی کی ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم [illegible] رکھا اللہ تعالی نے اوٹھنا اونکا پس [illegible] اور [illegible] ذات اللہ کی ملازم رہی گی اونکی ساتھ [illegible] رجوع کری گی اونکو ساتھ [illegible] **ف** یہ ترجمہ موجب شرح ملا علی قاری کی لکھا گیا اور شیخ نے لکھا [illegible] اونکو [illegible] فتنہ کی [illegible] ہوگی [illegible] ہوگی اوس وقت [illegible] اور [illegible] صورت [illegible] خیال [illegible] اونکی کی [illegible] مراد آدمی [illegible] اور [illegible] وہ آگ ساتھ اونکی [illegible] وہ آگ ساتھ اونکی جسوقت [illegible] **ف** قیلولہ [illegible] دوپہر کی سونی کو یعنی وہ آگ [illegible] صاحب حال اونکی کے ہوگی [illegible] **وعن ابن حوالة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيصير الأمر أن تكونوا**

جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيَرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن حوالہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہی کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اس طرح پر کہ ہو گی تم لشکر جمع کئی کئی یعنی کلمۃ الاسلام میں اور مختلف یعنی بیچ مراعات احکام کی ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں ف یعنی عراق عرب یا بیچ والی بصرہ او کوفہ ہی یا عراق عجم میں اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراء النہر کی ت پس کہا ابن حوالہ نی کہ اختیار کر واسطی میری یا رسول کہ ان لشکروں میں سی کس لشکر کی ساتھ رہوں میں اگر پاؤں میں اوس وقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اسلئی کہ شام برگزیدہ خدا کی ہی زمین میں سی اسکی یعنی پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سی واسطی رہنی کی آخر زمانہ میں جمع کریگا طرف اوس زمین کی خدا تعالی برگزیدوں کو اپنی بندوں میں سی پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تم پر لازم ہی اپنی یمن میں رہنا ف اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکی ہے کہ مخاطب عرب تھی اور یمن اونکی زمین سی ہے اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی ت واسقوا الخ یعنی لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئیں اور اپنی جانوروں کو اپنی حوضوں سی ف غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زیر دال مہملہ کی جمع غدیر کی یعنی حوض کی یعنی چاہیی کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سی کہ مخصوص ہے ساتھ اوسکی اور مزاحمت اور معارضہ نکری ساتھ غیر کی حوضوں اوسکی کہ سبب اسکی بیٹھی ہیں تو ہو وی منازعہ اور اختلاف فتنہ انگیزی کا ت اسلئی کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب میری بیچ حق امت میری کی کہ محافظت کریگا شام کی اور اوسکی رہنی والوں کی کفار کی شر سی اور اونکی غالب آنی سی اس باب پر نقل کیا اسکو احمد اور ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيلَ الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت ہے شریح بن عبید تابعی نی کہا کہ ذکر کیی گئی اہل شام نزدیک علی رض کی ف مراد اہل شام سی یہاں مخالف علی رض کی ہیں معاویہ اور جو کہ اونکی ساتھ تھی شام میں کہ حاکم ملک شام کی تھی عمر کی زمانہ سی آخر تک اپنی اونکا ذکر ساتھ برائی کی کیا گیا حضرت علی کی سامنے ت اور کہا گیا حضرت علی سی کہ لعنت کرو اونکو ای امیر المومنین کہا علی رض نی کہ لعنت نہیں کرتا ہوں میں اہل شام کو تحقیق میں نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی ابدال ہوتی ہیں شام میں ف یعنی کیونکر لعنت کروں میں اونکو کہ ابدال وہاں ہوتی ہیں پس شاید اشارہ ہی لعنت ابدال کو بھی علماء اہل سنت کی کہتی ہیں کہ یہ دفع کرنا ہی علی رض سی اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطی دفع مجادلہ کی اور یہاں سی لازم نہیں آتا ہے جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سی جیسا کہ ابتداء سمجھا جاتا ہی اور یہ کیونکر ہو احتمال میں کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین سی کہ فرمایا بھائی ہمارے ہیں کہ بغی کی ہی ہم پر اور آیا ہی کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفوں کی لشکر والوں میں سی پکڑ لائی ایک شخص نی کہا ہم عجب میں تھا کہ وہ اچھا مسلمان ہے علی رض نی فرمایا کیا کہتا ہی تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوا اسکی آثار و اخبار میں کہ دلالت کرتی ہیں اونکی اسلام پر بعد از ان ہاں ان ابدال کا کرتی ہیں ت اور ابدال چالیس مرد ہیں جسکہ مرتا ہی ایک مرد لاتا ہی خدای تعالی بجای اوسکی ایک اور مرد کو اونکی وجود وبرکت سی مینہ برستا ہے اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتھ مدد اونکی کی دشمنوں دین کفار سی دفع کیا جاتا ہی اہل شام سی ساتھ برکت اونکی کی عذاب یعنی عذاب

شدید اور بحث بعض اہل شام کی بسبب جو اونکی زیادتی احتیاط اونکی کی ہوئی والا برکت تصرف اونکی عالم کو شامل ہی اور وجود ابدال کا اہل شام میں ہی اور بعد شیوخ میں بہی علی سے آیا ہی اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کی ان حدیثون کی ایک حدیث اور روایت ابن عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لایا ہی کہ فرمایا اخیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں نہ پانسو کم ہوتی ہیں نہ چالیس جبکہ مرتا ہے ایک ابدال ابدال کرتا ہی خدا تعالی ایک کو پانسو میں سے جگہ اوسکی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ بیان فرمائیے عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہیں کہ اسمرتبہ کو پہونچی ہیں فرمایا وہ عفو کرتی ہیں اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہیں اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہی اونسی اور خبر گیری فقر کی کرتی ہیں اوس چیز سے کہ دیا ہی خدا تعالی نی اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب میں ہے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالے غصہ کے اور عفو کرنیوالے لوگون سے اور اللہ دوست رکہتا ہی نیک کام کرنیوالوں کو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نی عبد اللہ ابن مسعود سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کی لیے تین سو شخص ہیں کہ دل اونکی آدم کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے چالیس ہیں کہ دل اونکی موسی کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے سات شخص ہیں کہ دل اونکی حضرت ابراہیم کے دل پر ہیں اور اوسکی لیے پانچ شخص ہیں کہ دل اونکی جبرئیل کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے تین شخص ہیں کہ دل اونکی میکائیل کے دل پر ہیں اور اوسکی لیے ایک شخص ہے کہ دل اوسکا اسرافیل کے دل پر ہی جبکہ مرتا ہی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی تین میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین میں سے بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی پانچ میں سے اور جبکہ مرتا ہے پانچ میں سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی سات میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک سات میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی چالیس میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک چالیس میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی تین سو میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک تین سو میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہ عوام میں سے اونکے سبب سے دفع کیجاتی ہی بلا اس امت سے کہا بعضی عارفین نے کہ نہیں ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کوئی آنحضرت کے دل پر ہو اسلیے کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے عالم خلق و امر میں کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سے پس نہیں برابر و مقابل ہے اونکی دل کی دل کسی کا اولیا میں سی برابر کہ وہ ابدال ہون یا اقطاب **وعن** رجل من الصحابة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستفتح الشام فاذا خيرتم المنازل فيها فعليكم بمدينة يقال لها دمشق فانها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها منها ارض يقال لها الغوطة رواهما احمد اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ میں سے **ف** کہ نام اوسکا معلوم نہیں ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ میں نقصان نہیں کرتی کہ صحابہ سب عدول ہیں **ت** یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیا جاویگا شہر شام میں پس جب اختیار دیئے جاو تم مکانو اونکے شہروں میں پس تمپر لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق **ف** ساتہ زیر دال اور زبر میم کی بموجب قول اکثر فصیح کی کہ بانی تخت شام کا ہی **ت** پس تحقیق شہر دمشق جگہ پناہ مسلمانونکی ہی لڑائیوں سے **ف** لفظ معقل ساتہ زبر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کی عقل سے ہی بمعنی حصن اور پناہ کی اور معنی یہ ہیں کہ دفع ہوتی ہیں مسلمان اور پناہ لاتی ہیں طرف اوسکی جیسے کہ پناہ لاتی ہے بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کی ہی یعنی جنگ و قتال کی **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف** فسطاط ساتہ پیش فے کی اور جزم سین کے اور کبہی فے کی زیر سے بہی آتا ہی یعنے شہر جامع کی کہ جمع کری لوگون کو اور اسی لیے مصر کو بہی فسطاط کہتی ہیں اور فسطاط یعنے خیمہ کے بہی آتا ہی **ت** دمشق کی زمینون میں سی ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ **ف** ساتہ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کی اور طا مہملہ کے نام ہی ایک اور باغون کا ہی کہ گرد دمشق کے ہیں اور بعضون نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کے **ت** روایت کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نی یعنی اپنی مسند میں **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بالمدينة والملك بالشام اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت مدینہ میں ہے **ف** یعنی غالبا اسلیے کہ علی کوفہ میں رہتے تہی پس زمانہ خلافت آپکی کی یا مراد یہ ہی کہ

خلافت مستقر مدینہ مین ہے اور ملک یعنی بادشاہت شام مین **ف** اور اسمین علامات ہی ساتھ اسکی کہ حسن نے جو خلافت ترک کی
اور کاروبار حضرت معاویہ کو کیا تو وہ نہین ہوئی خلیفہ اور وہ نہیدی اوسکو جو کچھ کہ روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو یعلی اور ابن حبان نے کہ خلافت بعد
میری بیچ امت میری کی تیس برس ہوگی پہر بادشاہت ہوگی بعد اسکے کہا بعضون نے کہ یہان اشارہ ہے علیؓ کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی طرف اسپر
ملک اور حدیث مین آنحضرت کے مسقط وقوع مین واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہہ پیدا ہونیکی مکہ ہی اور مہاجر یعنی جگہہ ہجرت اونکی کی مدینہ اور ملک اونکا
شام ہی مراد اوس سے نبوت و دین ہے یعنی کہ وہ شام مین اغلب واکثر تہا والا ملک ویسا نکا تمام عالم مین ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد اونکی قول سے
الملک بالشام یہ ہی کہ جہاد وقتال وہان ہے یعنی کہ منقطع نہین ہوتا جہاد بلاد شام مین سے اسمین رغبت دلانی ہی شام کی مسافرت کے واسطے پانی فضل جہاد
و رباط کی واللہ اعلم **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ خَرَجَ مِنْ
تَحْتِ رَأْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ایک ستون نور سی کہ باہر نکلا میری سر کی نیچے ہی درحالیکہ اوٹہنی والا ہوا یہانتک کہ ٹہرا شام مین
نقل کے یہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **ف** دلالت کرتا ہی یہ اوپر ثابت رہنے دین اور قرار پکڑنی اور غلبہ اوسکی کی شام مین اور اسی
قبیل سے ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سی وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام کی مکانون کا اوس سے **وَعَنْ**
أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ إِلٰى جَانِبِ
مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ جگہہ اجتماع مسلمانون کی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کے غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہتر ہین
شہر شام کی سی ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** من خیر المدائن الشام صفت دمشق کے ہی اور غوطہ بہی ایک جگہہ ہی نزدیک اوسکی جیسا کہ گذرا
اور اگلی حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کے ہی اور مضافات اور توابع اوسکی ہی ہی کچہہ خلاف میان دونون حدیثون کے
نہوا **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سی کہا نزدیک ہی کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہون سے پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سوا
دمشق کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** بیان نہین کیا شارحون نی کہ وہ بادشاہ کون ہے تنبیہ جاننا چاہئے کہ حدیثین بیچ فضیلت شام اور
بیت المقدس و صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوا ہی انکی کی آئی ہین اور محدثون نی حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکی کی ساتھ
ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ **بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ** یہ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے **ف**
یعنی ایسی جماعت کے کہ جامع ہی بیان اجابت و متابعت کے کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتی ہین پس تنقیح مین ہے کہ مبتدع نہین ہے امت علی الاطلاق کہا توضیح
مین مراد امت مطلقہ سی اہل سنت و جماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ اونکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت
کہا صاحب تلویح نی یعنی کہ مبتدع اگرچہ ہون اہل قبلہ ہی پس وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کی **ف** فضیلت اس امت کی جو امتہ کے اور کثرت
ثواب انکی بنسبت اور امتون کے خارج حد حصر و حیطہ بیان سے ہی اور اوسکی ثابت کرنی مین بس ہے قول حق سبحانہ کا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
یعنی تہی تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگون کی لیے اور قول اوسی تعالی کی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ پس سبب ہے یہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین و سید المرسلین و افضل الخلائق ہین کہ تمام انبیا اور رسول

لی آرزو کی ہی کاش کی لیکی امت سے ہوا ور یہ کرامات ہیں نبی کی اولیا کا اسا و رکرامات و فضائل ایسی ایسی طرح کی تھی امم سابق میں اللھم اجعلنا
من امتہ واذقنا محبتہ وتوفنا علی دینہ وسنتہ برحمتک یا ارحم الراحمین

الفصل الاول

نسل پہلے عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلاۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلاۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلاۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلاۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلاۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی ہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللہ تعالی فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری روایت ہے ابن عمر سی کہا اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں ہے مدت عمر تمہاری کی نسبت عمروں لوگوں کے کہ گذری ہیں امتوں سی مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونے تک ہے ف اجل کہتے ہیں ایک وقت کو کہ تعیین کے گئی ہو ایک چیز کے لیے فرمایا اللہ تعالی نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہی انسان کے مدت پر لیس اجل جاتا ہی دنا اجلہ یعنی قریب پہونچی موت اوسکی ملا علی قاری نے یہ تو طیبی سے لکھا ہی اور بعد اسکی لکھا ہی کہ توضیح اسکی یہ ہی کہ اجل کبھی تعبیر کیا جاتا ہی ساتھ تمام وقت کہ معین ہے عمر کی لیے جو آخر ہے کہ جو متعلق ہا مبرم جیسی کہ بیچ قول اللہ تعالی کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتا ہی اوپر انتہا مدت کی اور آخر اوسکی کی اور یہی مراد ہی ساتھ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آتی ہی موت اونکی نہ تاخیر کرینگی ایک ساعت اور نہ پہل کرینگی اور مراد اجل سی یہاں معنی اول ہی ہیں فرمائی ہیں مدت عمروں قلیل تمہارے کی بیچ مقابلہ عمروں امتوں سابقہ کی مقدار اوس وقت کی ہی کہ نماز عصر سی مغرب تک ہی بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سے زیادہ ہی خلاصہ یہ کہ مدت تمہاری عمل میں تھوڑی ہی اور ثواب تمہارا بہت بہ نسبت جو درمیان اہل امت کے اور درمیان یہود و نصاری کی ہی ساتھ قول اپنی کی ت اور نہیں ہی قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتھ رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنیوالوں اور مزدوروں کو پس کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتی ہیں آدہی دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا ت پس کام کیا یہود نی دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف یعنی عمل کیا موسی علیہ السلام کی تابعوں نی عمر دراز میں ثواب قلیل پر پس مشابہ ہیں یہ اون مزدوروں کے کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ت پھر کہا اوس مرد نے کون ہی کہ کام کرے میرے لیے دوپہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نے یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعوں نی بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر ف یعنی انہوں نے کام کیا بیچ مدت متوسط کی مشابہ اون مزدوروں کی کہ کام کیا دوپہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر ت پھر کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کرے میرے لیے نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ اون لوگوں کی کہ کام کیا مثلا نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیے اجر ہی دو چند ف یعنی بہ نسبت یہود و نصاری کی اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہی اللہ تعالی کی اس قول سی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وامنوا برسولہ یؤتکم کفلین

من رحمتہ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ ساتھ رسول اوسکی کے پس دیگا تمکو دو حصے اپنی رحمت سے پس اس امت کی تضعیف
کی اجر نبی کی اور اگلے نبیوں کی بہی اسلیے دوہرا ثواب ملا ت پس غصہ ہوئے یہود و نصاری پس کہا اونہون نے کہ ہم زیادہ ہین از روی
عمل کے اور کمتر ہین از روی ثواب کی ف ع یعنی کہا اہل کتاب نے ای رب ہمارے دیا تو نی امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال
اونکی کی اور دیا تو نی ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہیں گے یہ روز قیامت کے یا صادر ہوا اونسے مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئے
اوپر فضائل اس امت کے اپنی کتابوں مین یا زبانی رسولوں اپنے کی اور بہر تقدیر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب عمال کا نہیں ہے بقدر رنج اور اٹھانے
کی اور نہ بجہت استحقاق کی اسلیے کہ بندہ نہیں مستحق ہوتا اپنے مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنے کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنے فضل سے
اور پہونچاتا ہی اوسکو بہت کچہ تفضل کے ہے جسپر چاہے اپنے بندون میں سے فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتہ اس حدیث کے ہمارے
علما نے واسطے قوت دینے قول ابی حنیفہ کی یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونے سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیے کہ نہیں متصور ہی یہ کہ
ہون تمہاری زیادہ تر عمل مین اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے ت فرمایا اللہ تعالی نے پس کیا ظلم کیا مین نے تمپر یعنی کیا کم کیا مین نے کچہ
تمہاری حق سے کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہیں ظلم کیا تو نی ہماری حق مین کچہ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تو نی
فرمایا اللہ تعالی نے پس تحقیق یہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچہ چاہتا ہون کرتا ہون
نقل کی یہ بخاری نے ف ع مراد یہود و نصاری سے یہان وہ یہود و نصاری ہین کہ ثابت رہے دین حق پر نہ کفار اون مین کی اس لیے
کہ اونکے لیے نہیں ہے ثواب کچہ بہی اور اسمین شبہہ نہیں ہے کہ نصاری جو ایمان لائے حضرت عیسی اور انجیل پر باوجود ایمان لانے کی حضرت موسی کے
اور توریت پر تو نہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائے تہی وعن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدہم لو رآنی باہلہ
ومالہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت ترین از روی
امت میری کی بیچ محبت رکہنی کی مجہسی وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے پیچہی وفات میری کی دوست رکہی گا ایک اون مین سے اور آرزو کریگا
کہ دیکہی مجکو فدا کری اپنی اہل اور اپنی مال کو نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی آرزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کری
اگر اتفاق ہو میری دیکہنی کا اور پہونچنی کا طرف میری جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی
ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہو سکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آدمی کہ مساوی آدمی اونکی فضیلت مین یا افضل ہو
اونسے اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علمای حدیث سے ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتہ ان حدیثون کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے
صواعق محرقہ مین اسکو لائے ہین باوجود اسکی کہ اجماع رکہتی ہین علما اسپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور حمل کیا ہی علما نی ان حدیثو
کو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سے ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہی اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کی لیے ولیکن کہا ہے
اونہون نے کہ مراد صحابہ سے یہان وہ شخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سے بہت سیکہا ہو اور غزوات مین حاضر ہوئی ہون اور
اسپر بہی اعلم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف و تردد کا ہی اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی
اپنی جگہہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کے اگرچہ ایک ہی
نظر ہو مخصوص ہے ساتہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچہ شرکت نہیں ہے اور اسپر اور فضائل علمی اور عملی مین مجال سخن کے واسع ہی اور ساولی میہ ہے

کہ سلوک حکم کیا جاوی کہ صحابہ افضل ہین سب امت سی **وعن معاویۃ** قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرہم من خذلہم ولا من خالفہم حتی یاتی امر اللہ وہم علی ذلک متفق علیہ اور روایت ہی معاویہ سی کہا کہ سنا مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی ہمیشہ رہیگا امت میری سی ایک گروہ قائم ساتھ حکم اللہ کی

ف یعنی ساتھ امر دین اوسکی کی اور احکام شریعت اوسکی کی کہ یاد کرنا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سی اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنی اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالی کی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر یعنی اور چاہیی کہ ہو تم مین سی ایک جماعت کہ بلاوین طرف بھلائی کی اور حکم کرین اچھی باتون کا اور منع کرین بری باتون سی ترجمہ نہین ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین او امر کو وہ شخص کہ ترک کری مددگاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کری اونکی یعنی نہ موافقت کری اونکی امر کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضای عہد اونکا اور وہ اوپر اوسی کارا ہنی کی ہون گی

ف یعنی قائم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ روی زمین خالی نہین ہوگا صلحای کہ ثابت ہین امر خدا پر دور ہین نواہی کی اوسکی سی قائم ہین اوپر شریعت پر برابر ہی اونکی نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت اونکی اونسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتھ قیامت کی لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتھ حدیث لا تقوم الساعۃ حتی لا یکون فی الارض من یقول اللہ یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین مین وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنے قائمۃ بامر اللہ یہ ہین کہ چنگل مارین گی ساتھ دین اوسکی کی اور بعضون نی کہا مراد اس گروہ سی تعلیم کرنیوالی حدیث اور علوم دینیہ کی ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہی گی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قائم ہوگا اوسکی بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتھ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کی کرتی ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگی اور بعضی روایتون مین آیا ہی وہم بالشام یعنی اور وہ شام مین ہونگی اور بعضی روایتون مین آیا ہی حتی یقاتل آخرہم مسیح الدجال یعنی یہانتک کہ قتال کرینگی اخیر اونکی مسیح دجال سی یہ دو تعبیر دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی

وذکر حدیث انس ان من عباد اللہ فی کتاب القصاص اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ رواہ الترمذی روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال اور حال میری امت کا مشابہ مینہ اور حال مینہ کی ہی نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کیا یہ ترمذی نی

ف جانا چاہیی کہ ظاہر حدیث سی یہ سمجھا جاتا ہی کہ اونسی تردد اور عدم تفضیل سمجھی جاتی ہی کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور تحقیق یہ ہی کہ یہان مقصود تفضیل نہین بلکہ کنایہ اس سی کہ تمام امت بہتر ہی جیسا کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہی مینہ سمجھا جاتا ہی کہ سب اجزا اوسکی خیر اور نافع ہوتی ہین پس خیر بمعنی اسم تفضیل کی نہین ہی بلکہ یہ ہین کہ ان لوگون نی صحبت رکھی ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تبلیغ کیا اونکا اور پہنچایا بلانا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی اونکی قواعد دین کی اور تقویت کی اور مدد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پیچہلون نی نگاہ رکھا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکی منار کو اور پہیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنی اسم تفضیل کی کرین تو بھی درست ہو سکتا ہی باعتبار تعدد وجوہ خیریت کی حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونی یا تفاضل کی وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کی یہ ہی کہ فضل پہلی

ثابت ہی صحابہ کی لیی اور یہ منافات نہیں کہتا ہی ساتہ ثابت ہونی فضل کی وجوہ جزئیہ کراونکی لیی اور مراد فضل کلی سی کثرت ثواب کی ہی اللہ تعالی کی نزدیک **ف** کہا توربشتی نی کہ نہیں حمل کیجاوی گی یہ حدیث اوپر تردد کی بیچ فضیلت اول کی آخر پر اسلیی کہ قرن اول افضل ہین سب قرنون سی بلا شک بلا شبہہ پہر وہ کہ قریب اونکی ہین پہر وہ کہ قریب اونکی ہین اور جو تہی بیچ اشتباہ ہی اوسی کی جانب سی اور نہیں مراد اس سی مگر نافع ہونا اوسکا شریعت کی پہیلانی میں ایسا ہی قول قاضی کا طول وطویل لکہہ کر لکہا ہی کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتہ وجود النفع کی بیچ بعض مینہون کی بعض کی ایسا ہی نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتہ وجود خیریت کی بیچ بعض افراد امت کی نہ بعض کی جمیع وجوہ سی اسلیی کہ حیثیتین مختلفۃ الکیفیات ہین وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اور باوجود اسکی بیچ فضل مقدم کی لیی ہی اور نہیں ہی یہ مگر تسلی پہچلون کی لیی اشارہ کرنی کو طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کہلا ہوا ہی اور طلب کرنا فیض کا اوسکی جناب سی متوقع ہی کہا طیبی نی کہ تمثیل امت کی ساتہ مینہ کی نہیں ہی مگر بسبب ہدایت اور علم کی جیسیکہ تمثیل دی آنحضرت نی مینہ کو ساتہ ہدایت اور علم کی پس مخصوص ہوگی یہ مشابہت جو ساتہ مینہ کی ساتہ علما کی اور کاملین کی اونمین سی اور کامل کرنیوالون کی واسطی غیر اپنی کی پس ضروری ہی یہ تفسیر اسکو کہ ارادہ کیا جاوی ساتہ خیر کی نفع پس نہیں لازم آتی ہی اس سی مساوات بیچ فضیلت کی انتہی مختصرا اور خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہیں خالی ہی خیر سی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نی ساتہ قول اپنی کی ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نبی اوسکا ہی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتون کی کہ قصر تخصیص ہی اونکی اگلون ہی میں پہر آئی شر اونکی پچہلون میں کہ بدل ڈالیں انہون نی کتابین اپنی اور تحریف کر ڈالا اوس طریق کو کہ تہی اوسپر اول اونکی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری فصل

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَّاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَّاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کی انہون نی اپنی باپ سی یعنی امام باقر سی انہون نی نقل کی امام جعفر کی دادا سی یعنی امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہو جاؤ اور خوش ہو جاؤ **ف** مکرر فرمایا اوسکو تاکید کی لیی یا ایک دنیا کی لیی اور دوسرا آخرت کی لیی **ترجمہ** سوای اسکی نہیں کہ حال اور قصہ افراد امت اجابت میری کا مشابہ حال اور قصہ مینہ کی ہی یعنی مشابہ حال اور قصہ انواع مینہ کی ہی بیچ حصول منفعت کی نہیں جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا مانند ایک باغ کی ہی **ف** او تنویع کی لیی ہی یا تخییر کی لیی اور معنی اسکی یہ ہین کہ مانند ہی مثال ایک باغ درختون والی میوہ والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتہ اسکی بہ اعتبار ثمرات اور ارکان و شعبون اوسکی **ترجمہ** کہ کہلائی گئی اوس سی ایک فوج یعنی نفع اوٹہایا اوس سی ایک جماعت نی ایک سال پہر کہلائی گئی بعض اوسکی ثمر اوس باغ کی سی جماعت دوسری ایک سال اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا از روی جماعت کی یعنی جماعت آخری کہ باغ سی کہایا ہووی چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ جماعتون کا از روی چوڑائی کی اور ہووی گہرا زیادہ از روی گہرائی کی **ف** اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کی کثرت ہی ہجوم اوسکا ہی اور طول نہ کہا اسلیی کہ عرض وعمق بعد طول کی ہوتا ہی پس ضرور نہ تہا مستلزم اوسکا ہی **ترجمہ** اور بہت اچہا اوسکا از روی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی بالکل امت کہ میں اول اوسکی ہون اور ہوگا مہدی بیچ میں اوسکی اور ہوئی عیسی علیہ السلام آخر اوسکی ولیکن درمیان اسکی یعنی جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ متصل ہی ساتہ آخر اوسکی کی ایک جماعت ہوگی کج نہیں ہیں وہ مجہہ سی یعنی تابعین سی اور میری راہ و روش پر اور نہ میں اون سی ہوں **ف** یعنی آنحضرت اونسی مددگار اونکا بلکہ میں بیزار اور غیر راضی ہوں اونسی بسبب فسق اور ظلم اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہ رزین نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہی نقل کی اپنی باپ سے اونہی اپنی دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی پوچھا صحابہ سے کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمہاری از روی ایمان کی یعنی ایمان کسکا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچھا جانتی ہو کہا بعضے صحابہ نے فرشتے ہین کہ انکی ایمان کو بہت اچھا اور قوی جانتی ہین ہم فرمایا آنحضرت نے کیا ہی واسطے فرشتون کی کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکھتی ہین عجائب غرائب جبروت کی پس کیا عجب و غرابت ہی انکی ایمان مین کہا اونہوں نے بعض صحابہ نے اور بعضون نے پس پیغمبر ہین کہ ایمان انکا بہت کامل و قوی جانتی ہین ہم ف ح اور اسکا لازم نہین ہے تفضیل ملائکہ کی انبیا پر ایسی کہ فضیلت بمعنی کثرت ثواب کے ہے عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک و شبہہ مین پڑین حال آنکہ وحی آسمان سے اوترتی ہی اونپر ف ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور بیچ واسطہ پیام پروردگار تعالی کا پہنچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معاینہ اوسکی انوار کا کرتی ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دلیل فی الناحن پوشیدہ کا ہی اور جو کچھ کہ دوسرے کو بھیجی تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبریل امین لاوین پیغمبر پر ترجمہ کہا اونہون نے پس ہم کہ اصحاب آپکی ہین پس بہت قوی ہی ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتہ خدا کی اور یقین نہ کرو ساتہ احکام اور اوامر و نواہی کے حال آنکہ مین درمیان تمہاری ہون ف ح اور مشاہدہ کرتی ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکھتی ہو نشانیان نبوت کی اور معجزات اور مطالعہ کرتی ہو جمال باکمال میری سے انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سے اسرار حقیقت کے اور پیدا ہوتی ہین تصرف اور ارشاد میری سے بیچ ظاہر و باطن تمہاری کی کمالات و کرامات ترجمہ کہا راوی نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کی نزدیک میری از روی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی بعد میرے یعنی بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی روز قیامت تک پاوینگی صحیفے اور اجزا کہ اونمین لکھی ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوینگی ساتہ اوس چیز کی کہ بیچ اون صحیفون کے ہے ف ح یعنی غائبانہ ایمان لاوینگی ساتہ سننی اخبار و آثار کی بغیر مشاہدہ اور معاینہ انوار کی اور یہی مراد ہی ساتہ قول حق سبحانہ کی یؤمنون بالغیب ساتہ بعضی وجوہ تفسیر کی کی اور موید ہی اوسکو یہ جو روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ بن مسعود کی یارون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اونکی ایمان کا پس ابن مسعود نے کہ تحقیق تہا امر محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اوسکی لیے کہ دیکھا تہا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوای اوسکی نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سے پہر پڑہی یہ آیت یعنی یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین پر بہی انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلائل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکی مصرعہ از دیدہ ہی فرق بود تا بہ شنیدہ ہ حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بہی ایمان بالغیب تہا لیکن باعتبار بعضے مومن بہ کی یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتی تہی بخلاف تابعین اور اونکی بعد کے لوگون کی کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہے پس اس حیثیت سے ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ

اَوَّلُهُمْ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹے علا کی سی کہ حضرمی ہی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب اونکی لیی مانند ثواب اول اونکی کی کہ صحابہ ہین حکم کرینگی ساتھ شرعی باتون کی کہ پہچانا گیا ہی جو اونکا وین میں اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سی کہ وجود اوسکا ناآشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتھون یا زبانون سی فتنہ والون سے کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکھا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجہپر اور خوشی سات بار اوسکی لیی کہ نہ دیکھا مجکو اور ایمان لایا مجہپر نقل کی یہ احمد نی **ف** اور تعیین عدد سات کا شاید ہی شارع کی علم پر یا بسبب ہونی اوسکی کی عدد مبارک متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کی پس مراد اس سے تکثیر ہی نہ تحدید **وَعَنْ** اَبِيْ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اِلٰى اٰخِرِهِ اور روایت ہے ابن محیریز تابعی سی کہ کہا کہا مین نے واسطی ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ مین سے روایت کر میری لیی ایک حدیث کہ سنی ہو تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان روایت کرونگا مین تجہسے ایک حدیث بہت خوب کہ فائدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت او فضیلت کی طعام چاشت کا کہایا ہم نی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی ساتھ ہماری ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سی ہین پس کہا ابو عبیدہ نی یعنی واسطی اظہار شکر نعمت الٰہی کی اور احسان و انعام حضرت رسالت پناہ کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہم سی اسلام لائی ہم یعنی آپ کی ہاتھ پر اور جہاد کیا ہم نے ہمراہ آپ کی فرمایا آنحضرت نی ہان بہتر ہین تم سی وہ لوگ کہ ہونگی پیچھی تم سی ایمان لاوینگی مجہپر حالانکہ نہین دیکھا مجکو **ف ع** معنی اسکی یہ ہین کہ وہ بہتر ہونگی تم سی اس حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو اونسی بسبب مسابقت اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ترجمہ روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز اور روایت کی ابو عبیدہ سی قول اونکی ہی قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی **ف** یعنی قرہ بن ایاس سی کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور تابعی ہی عالم عادل فقیہ پیدا ہوئی اونکی روز جمل کی ہوئی اور وفات اونکی ایک سو تیرہ مین سن ہجری مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ تباہ ہوویں اہل شام پس نہین بہلائی ہوگی تم مین **ف** یعنی بیٹھنے کی لیی یا متوجہ ہونی کی لیی طرف اوسکی انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی ظاہر کہ مراد یہ ہی کہ اہل شام قائم ہونگی امر خدا پر آخر زمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگی اور یہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونی قیامت کے جس وقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ کہی لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قائم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خبر نہین ہوگی اسلیی کہ باقی نہ رہیگا اوس وقت کوئی اہل خیر سی ترجمہ اور ہمیشہ رہی گی ایک جماعت میری امت سی مدد کی گئی یعنی غالب اعدا پر نہین ضرر کریگا اونکو

یعنی غلبہ کرینگے دشمنوں پر اور مدد کریگا انکو اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ رہیگا یہاں تک کہ برپا ہو قیامت **ف** یعنی قرب قیامت ہو یعنی کہ اوپر گذر چکا ہے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ زمین میں ہو اللہ کہنے والا ترجمہ کہا ابن مدینی نے کہ اکابر محدثین سے ہے وہ جماعت اصحاب حدیث ہیں **ف** یعنی محدث کہ حفاظ حدیث کے ہیں اور راوی انکے اور عمل کرنیوالی سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہے کتاب کی یہ ہیں یعنی اہل سنت جماعت ہیں ترجمہ نقل کیا یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرہوا علیہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کیے گئے ہیں اوپر اوسکے نقل کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے **ف** جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کے ہے اس طرح میں ہے خطا نا راست نقیض صواب کے اور مقصود و عمد دونوں طرح آیا ہے خطیہ بمعنے گناہ کے یا جو گناہ کہ نہ کیا قصد کر کے ہو کذا فی القاموس خطا ساتھ زبر خ اور جزم ط کے ہے یعنی گناہ کی اور بعضوں نے کہا خطا کہتے ہیں اوس وقت کہ قصد کرے اور اخطاء اوس وقت کہ بقصد نہ کرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا کرے اور غیر صواب میں پڑ جاوے اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کرے اوس چیز کا کہ نہ کرنی چاہیے اور کہتے ہیں اوس شخص کو کہ چاہتا ہے ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوس چیز میں پڑ گیا خطا کی اور یہاں اوسی کی خطا مقابل عمد کی آتا ہے جیسے کہ چاہا کہ تیر مارے شکار کو ناگہاں آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو بخطا یا قصد کلی کرنے کا رکھتا تھا ناگہاں پانی حلق میں اوتر گیا اور مراد اس حدیث میں یہی معنی ہیں اور نسیان ضد حفظ کا ہے یعنی فراموشی کی اور سہو بھی معنی نسیان کے ہے بولتے ہیں کہ سہو کیا فلانی کام میں یعنے نسیان کیا اوس سے اور غافل ہوا اوس سے اور گیا دل اوسکا اور جگہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سے یہی ہے کہ گناہ نہیں اون میں اور گنہگار نہیں ہوتا بسبب انکے اور نہ یہ کہ مواخذہ نہیں ہوتا مثلا نماز اسلیے کہ بیچ قتل خطا کے ثابت ہے دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنے کے ساتھ خطا کے واجب ہے قضا روزے کی اور بیچ نسیان کی واجب نہیں ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے کہ صاحب حق کی جانب سے ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ تمام کر اپنے روزے کو اسلیے کہ نہیں کھلایا اور نہیں پلایا ہے تجکو مگر خدا نے اور بیچ نسیان کے بعد دو نماز کی واجب ہوتا ہے سجدہ اور بیچ تلف کر ڈالنے مال لوگوں کی ساتھ سہو کی واجب ہوتا ہے ضمان اور لفظ وما استکرہوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کی ہے یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گئے اوسی پر جبرا کراہ یعنے زبردستی کی ہے باعث ہو انسان کو کوئی اوس چیز پر کہ مکروہ رکھے وہ اوسکو اور نہ ارادہ کرے اوسکی کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتھ وعید مانند قتل کرنے کی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیے بڑی تفصیل ہے بیچ حق اللہ اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابوں میں وہ تفصیل لکھے ہوئی ہے اور یا جو دا اسکی گناہ مرتفع ہے اور مراد تجاوز سے یہی ہے **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالیٰ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا علی اللہ تعالیٰ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن اور روایت ہے بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ قشیری بصری کی ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم بن معاویہ سے اور اوسنے نقل کی بہز کے دادا سے یعنی معاویہ بیٹے حیدہ کی ہے کہ اوسنے سنا آنحضرت سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی کہ فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی ہو تم بہتر امت کی کہ ظاہر کی گئی لوگوں کے لیے **ف** یعنی تھی وہ ایسی ہی بیچ علم اللہ تعالیٰ کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتوں کی اور مراد تمام مومنین اس امت کی ہیں خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتوں پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان میں اور زیادتی محبت کی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونے کی اور نہ نکلنے کی ربقہ اسلام سے اور مانند انکی کی اور بعضوں نے کہا کہ مخصوص ہے یہ ساتھ

علماء اور شہداء اور صالحین کے اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد مہاجرین اولین ہیں وجہ تخصیص کے ظاہر نہیں ہے اور حق یہ ہی
کہ صادق ہیں ترجمہ فرمایا آنحضرت نے تم پورا کرتی ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو ان سب کی اور بہت گرامی قدر ہو انکی ہو اللہ کی نزدیک نقل کی یہ ترمذی نے
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **ف** مراد عدد ستر سے تکثیر ہی نہ تحدید اور یہ عدد بمعنی تکثیر کی بہت آتا ہی
یا یہ کہ ستر امتیں جو بڑی بڑی گذری ہیں تم وہ مراد ہیں اور مراد ساتھ اتمام کی ختم ہی یعنی جیسا کہ پیغمبر تمہاری خاتم النبیین ہیں سردار رسولوں کے
ہیں تم بھی خاتم امتوں کے اور اکرم اور اتمم انکی ہو اور ذکر کیا بغوی نے ساتھ سند اپنی کی بطریق مرفوع کی قال ان الجنة حرمت على الانبياء
كلهم حتى ادخلها وحرمت على الامم حتى تدخلها امتي یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہ جنت حرام ہی سب انبیاء پر یہانتک
کہ داخل ہوؤں میں اوسمیں اور حرام ہوئی جنت سب امتوں پر یہانتک کہ داخل ہو جنت میں امت میری اور یہ اشارہ ہی طرف حسن خاتمہ کی کہ
مبنی ہی حسن ابتدا پر جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نے ان الذين سبقت لهم منا الحسنى پس ہم آخر ہیں پیدائش میں اور سابق اول
ہیں رتبہ میں والحمد لله الذي جعلنا من اهل الاسلام وعلى دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم والحمد
لله الذي بنعمته تتم الصالحات وبشكره تزيد البركات والخيرات اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کی کہ مشعر
اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کے ہی عنایت اور کرم ختم کرنیوالی کی ہی یعنی اللہ تعالی کی ہی اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی
الخطاء والنسیان ہی مناسب ہے واسطے عذر کرنی کی اوس چیز کی کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا اور سہو و نسیان سی ختم الله لنا بالحسنى وتجاوز
عنا ما وقع من السهو والنسيان بحرمة نبي اخر الزمان صلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه ذوي الفضل
والاحسان انتہی جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کی شرحوں میں تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہی اور بعضی نسخوں میں یہ عبارت بھی لکھی ہے

ثم قال مؤلف الكتاب شكر الله سعيه واتم عليه نعمته وقع الفراغ من جمع
الاحاديث النبوية صلى الله عليه وسلم اخر يوم الجمعة من رمضان عند رؤية هلال شوال سنة سبع
وثلاثين وسبعمائة بحمد الله وحسن توفيقه والحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على محمد واله
وصحبه اجمعين پھر کہا مصنف کتاب مشکوۃ نے قدردانی کری اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کری اوپر نعمتیں اپنی واقع ہوئی فراغت جمع
کرنی حدیثوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکھنی ہلال شوال کی سات سو سینتیسویں برس میں ساتھ حمد اللہ
تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی کے تعریف واسطے اللہ کے کہ پالنی والا عالموں کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل انکی کی اور اصحاب
انکی کی اور تابعین انکی کی اور ذریات انکی کی سب پر **الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه**

تمام ہوا یہ ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کے الٰہی مولی میری کیا بعید ہی تیری رحمت واسعہ سے کہ اس میری سعی کو قبول فرمادی اور
اس عاجز ضعیف نحیف کی تصحیح اور سہول جو کچھ سی ہوئی درگذر فرمادی اور مجھکو اور میری استاد اور ماں باپ کو روز قیامت کے بخشش [illegible]
نفرمادی یارب العالمین مکرر یہ عرض ہی کہ مجھ شرمسار کو اور میری اوستاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میری ماں باپ اور
سب مسلمانوں کو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہماری حال پریشان بال پر ہو اللهم اتنا في الدنيا حسنة و
في الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته
ولا دينا الا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والاخرة الا قضيتها يا ارحم الراحمين اللهم

إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ
مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
بیت: از گدایان توام شاہ بفریادم رس ۔ کہ چو مرغان حرم در حرمت جا گیرم ۔ نظم: إِلٰهِي نَجِّنِي مِنْ كُلِّ ضِيقٍ ۔ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى
مَوْلَى الْجَمِيعِ ۔ وَهَبْ لِي فِي مَدِينَتِهِ قَرَارًا ۔ وَرِزْقَ الْإِيمَانِ وَدَفْنِي بِالْبَقِيعِ ۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تمت

خاتمۃ الطبع از نتائج افکار شاعر یکتای و نگارش فکر قدسی کلیم جناب منشی محمد انوار حسین صاحب سہسوانی متخلص بہ تسلیم

بعد حمد خدای جل وعلا و نعت خواجۂ دوسرا و منقبت آل اطہار و محبت اصحاب کبار آئینہ دار جوہر تسلیم سہسوانی مشتاقوں کو مژدہ سناتا ہے بہنگو کو راہ پر لاتا ہی
کہ کتاب افادت نصاب مفید خاص و عام ترجمہ مشکوٰۃ شریف مظاہر حق نام کہ محتاج ہی تعریف نہ آرزومند توصیف کے دو مرتبہ حضرت ... کی اہتمام مین
طبع ہوئی اور خاص و عام کی مقبول طبع ہوئی تیسری بار بہ ... آقائی نامدار برگزیدہ امصار قدردان فضلا و علما دستگیر طلبہ ... غریب نواز اصاغر و اکابر ذوالمکارم
منشی نول کشور ... مطبع اودھ اخبار نقش شوکت ... طبع ... ماہ جون ... اختتام کا
سال ... کتاب ... صوفی ... چھپا ... جلوہ ... الوف
تھا اگر حال تصحیح و کیفیت طبع ... ایک ... کتاب ... مطلب ... ہوں ... حضرت مولانا
محمد اسحٰق مہاجر رحمۃ اللہ ... فضائل ظاہری ... کمالات باطنی ... مشکوٰۃ شریف کی ... اور ایک شان کے
ساتھ انجام کو پہنچایا اسکی بعد ... متقدمین ... متاخرین ... علم ...
اسرار فروع و اصول ... منقول و معقول مولوی قطب الدین خان صاحب ... دہلوی شاگرد ممتاز ... حضرت مولانا محمد اسحٰق ...
نے ترجمہ احادیث ... کیا اور ... مسائل فقہ ... فوائد ... مؤلف ... کتاب ...
نام ... کتاب ... آخر ... علما ...
چنانچہ ... فاضل ... مولوی محمد ... صاحب ...
ہوا کیا ... قطعہ تاریخ

خدا ہی خلق کے فضل و کرم سے ۔ چھپا چوتھی بار خوبی سے یہ نسخا ۔ ۔ ۔ لکھی تسلیم نے تاریخ فی الحال ۔ ہوئی ابھی مظاہر طبع اچھا
۱۲۸۷ھ

... مظاہر حق ... کتاب ... قطعہ تاریخ طبع از منشی ... صاحب ... شایان ... گفت ... مظاہر حق
۱۲۸۷ھ
چھپ چکا نسخہ مظاہر حق ۔ ذکر اس میں ہے ... حدیثوں کا ۔ لکھی تاریخ طبع شایان نے ۔ خوب ... نسخہ حدیث چھپا
۱۲۸۷ھ
کتاب احادیث ... از نتیجۂ فکر منشی اشرف علی صاحب اشرف ... سال تاریخ ... رقم ساختہ ...
۱۲۸۷ھ